چھ سو سال تک مشرق و مغرب میں نصاب کے طور پر پڑھایا جانیوالا

طبِ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا

عظیم مسلمان سائنسدان بوعلی سینا کی شہرہ آفاق کتاب

"قانون" کا اردو ترجمہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

طبِ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا
HAKEEM SHOUKAT ALI

چھ سو سال تک مشرق و مغرب میں نصاب کے طور پر پڑھایا جانیوالا

طبِ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا

عظیم مسلمان سائنسدان بو علی سینا کی شہرہ آفاق کتاب

"قانون" کا اردو ترجمہ

جلد چہارم و پنجم

مترجم

مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب کنتوری

نگارشات ○ میاں چیمبرز ۳، ٹمپل روڈ ○ لاہور

فون: ۳۶۲۴۱۳

کتب خانہ
طبیب

ناشر
آصف جاوید
مطبع
بک پرنٹرز لاہور
۱۹۹۲
تزئین
نعیم احسن
قیمت
مکمل سیٹ ۱۲۵۰/-

فہرست مضامین ترجمہ کتاب چہارم حمیات از کتب پنجگانہ قانون شیخ الرئیس

تمت

بعون صناع ملکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

کتاب مستطاب افادات انتساب حاوی مطالب طبیہ جامع مآرب حکمیہ مخزن
عوائد معدن زوائد مستند حکما معتمد اطبا اعنے جلد چہارم

قانون شیخ بو علی سینا ترجمہ

۱۳۴۷ھ

بزبان اردو مترجمہ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یگانۂ آفاق مصدر علوم مولوی حکیم
سید غلام حسین صاحب مرحوم حسب ایمائے جناب منشی بشن نرائن صاحب بھارگو مالک نول کشور پریس

مطبع منشی نول کشور میں لکھنؤ طبع ہو کر مطبوع جہاں ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے بندہ خاکسار غلام حسنین کنتوری مولدًا و الکاظمی نسبًا و جدًا کہتا ہے کہ یہ جلد چہارم ہے مجلدات ترجمہ اردو قانون شیخ الرئیس سے فن طب میں جسے خاکسار نے حسب فرمائش سرآمد امرائے نامدار و گل سرسبد گلستان ثروت و اقتدار منشی عالی گوہر اعنی نولکشور کے ترجمہ کیا ہے اور جو شرط ہر ایک مجلد میں ملحوظ ہے وہ اس میں بھی مع شے زائد ملحوظ ہے اور زیادہ تر اعتماد اس جلد میں اُس نسخہ کی عبارت پر کیا گیا ہے جو لکھنؤ میں مطبوع ہو چکا ہے سوائے چند مقامات خاص کے جن کی تصریح اپنے مقام پر مترجم نے کر دی ہے اُمید ناظرین با تمکین سے اصلاح اور عفو کی کر کے شروع مقصود کرتا ہون کتاب چہارم قانون سے اُن بیماریوں کے بیان میں کہ جب پیدا ہوتی ہیں تو کسی عضو خاص میں بالتخصیص نہیں ہوتی ہیں بلکہ تمام بدن میں عام ہوتی ہیں اور اس کتاب میں سات فن ہیں فن اوّل شامل ہے پانچ مقالوں کو جن میں حمیات کا بیان ہے مقالہ پہلا فن اول کتاب چہارم کتب قانون سے مشتمل ہے اکتیس فصلوں پر **فصل پہلی بیان ماہیت حمیات کا** حمی یعنی تپ ایک حرارت غریبہ اجنبیہ ہے جو قلب سے مشتعل ہو کر بتوسط روح و خون کے شرائین اور عروق کی راہ سے تمام بدن میں پھیل جاتی ہے اُسوقت ایسا اشتعال حرارت کا تمام جسم میں ہوتا ہے کہ اُس کی وجہ سے اکثر افعال طبعیہ میں ضرر پیدا ہوتا ہے - کبھی جب آدمی خشمگین ہوتا ہے خواہ کسی قسم کا تعب اُسے پہونچتا ہے اُسوقت بھی ایک قسم کا اشتعال حرارت ہوتا ہے مگر یہ اشتعال حمی کے اشتعال سے جدا گانہ ہے - ہان اگر غضب خواہ تعب اتنی دیر تک باقی رہے اور اس درجہ کا ہو کہ اس اشتعال سے افعال طبعی میں ضرر پیدا ہو تو اُسوقت اشتعال حمی اور غضب کا یکسان ہو جاتا ہے جسے ہم حمی غضبیہ خواہ تعبیہ نام رکھتے ہیں آئندہ اوراق میں تفصیل انکا ذکر آتا ہے بعض لوگوں نے اول قسمین حمی کی فقط دو مقرر کی ہیں حمی مرض اور حمی عرض - اور جس قدر حمیات بوجہ اورام کے عارض ہوتے ہیں اُنھیں حمی عرض میں ہی داخل کیا ہے - اُن کی مراد حمی عرض سے یہ ہے کہ جو تپ ایسی ہو کہ درمیان اُسکے اور اُن کے سبب کے کوئی مرض واسطہ نہو وہ تو حمی مرض ہے مثلاً حمی عفنیہ کہ اس تپ کی علت عفونت ہے اب عفونت اور تپ کے بیچ میں کوئی تیسری شے ایسی نہیں ہے کہ واسطہ پڑے اور عفونت خود مرض نہیں ہے بلکہ وہ سبب ہے مرض کا یعنی حمی عفنہ کا - بخلاف حمیات اورام کے اسلیے کہ پہلے ورم پیدا ہو لیتا ہے پھر اُسکی تبعیت سے تپ

بھی عارض ہوتی ہے اور تا بقائے ورم تپ بھی رہتی ہے۔ پھر چونکہ سبب تپ کا بیان بھی عفونت خلط ہو گر اس سے پہلے پیدائش مرض ورم کی ہوتی ہے بعد
ازاں حمی کی پس صورت مین دربارہ سبب حمی از نفس حمی کے ایک اور تیسری چیز واسطہ ہو کہ وہ خود مرض ہے۔ اس تقسیم پر خواہ تعریف حمی عرض پر ایک
اعتراض صریح ہوتا ہے کہ حمی ورمیہ کو تم لوگ تابع ورم کے کہتے ہو اگر یہ تپ تابع حرارت ورم کی ہو اور بوجہ تعب جسم کے تپ لازم ہو جاتی ہے اس صورت مین لازم
آتا ہے کہ اکثر حمیات جو بوجہ درد خواہ گرمی آفتاب وغیرہ کے عارض ہوتی ہین حمی عرض مین داخل ہون حالانکہ تمام حمیات کو حمی مرض کہتے ہو اور اگر حمی ورمیہ
تابع عفونت ورم کے ہو اس صورت مین محض ورم سبب اولی حدوث حمی کا نہو گا بلکہ بنظر اُس عفونت کے جو ورم مین ہے یعنی ورم سبب حمی کا بالذات نہو گا بلکہ
بالعرض بواسطہ عفونت کے سبب ہے گا اور سبب اصلی عفونت یہان بھی ٹھہر گئی پھر کیا ضرور ہے کہ ہم عفونت کو سبب مستقل حمی کا نہ کہین اور ورم کو سبب قرار
دین اور معترض یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ اگر یہ بات نہین کہ حمی ورمیہ تابع اذیت درد خواہ عفونت کی ہے بلکہ تم نفس ورم کو سبب حدوث حمی ورمیہ جانتے ہو اور
تمھارے لئے مین یہ بات ہو کہ وجود حمی ورمیہ کا نا وجود ورم ہوتا ہے تو ہم کہین گے یہی حال حمیات عفنیہ کا بھی ہے کہ تا بقائے عفونت حمی عفنہ باقی رہتی
ہے یعنی حمی ورمیہ اور عفنہ دونون کو تم حمی عرض قرار دو کیونکہ ان دونون مین کچھ فرق نہین ہے خواہ حمی ورمیہ کو بھی حمی مرض نام رکھو۔ مگر ایسے جھگڑے اور اعتراضات
علم طب مین طبیب کو کچھ مفید نہین اور چونکہ منشا نزاع کا رسم خواہ حد حمی مرض اور عرض کا ہوا یا تسمیہ حمی کا ان دو ناموں سے موجب مناقشہ ہو اس جہت
سے طبیب کو یہ مناقشہ اپنے فن سے جدا کر کے مباحث منطقیہ کی طرف لیجائیگا اور اس صورت مین طب کو چھوڑ کر مشغول بہ مباحثات منطقیہ کا ہو گا۔
لہذا ہم بھی برطبق عادت سلف اور بموجب اصطلاح جمہور کے فرض کرتے ہین کہ حمیات اورام اور حمیات سدد حمیات عرض ہین۔ تمہید تمثیلی اب
مناسب ہے کہ ہم بدن انسان کو مثل حمام کے فرض کرین اور بیان کرین کہ تمام چیزین جو بدن انسان کی اجزا ہین اُن کی تین قسمین ہین پہلے تو اعضا ہین جنمین
رطوبات بدنیہ اور ارواح بھری ہوئی ہوتی ہین جس طرح حمام کی دیوارون کا حال ہے۔ دوسرے رطوبات بدنیہ ہین جو ان اعضا مین بھری ہوئی ہین جس طرح
پانی حمام کے حوضون مین بھرا رہتا ہے تیسری ارواح نفسانی خواہ ارواح طبعیہ یا حیوانیہ اور بخارات جو تمام بدن مین منتشر رہتی ہین اُن کی مثال ہوائے
حمام سے دیجاتی ہے حرارت غریبہ سے جو پہلے اشتعال بدن انسان مین ہوتا ہے ان تین چیزون مین سے ایک مین ضرور ہوتا ہے اس لئے کہ انسان
کے بدن کی کوئی فرد ایسی نہین ہے جو ان اجزائے ثلثہ سے مرکب نہو اشتعال اولی اور مشتعل اولی سے ہماری یہ مراد ہے کہ جس وقت اس مشتعل کا اشتعال
فرو ہو جائے تو اس کے قریب کی چیزین خود بخود ٹھنڈی ہو جائین اور برعکس اسکے اگر قریب کی چیزون کی حرارت بجھائی جائے تو مشتعل اول کا سرد
ہونا کچھ ضرور نہو بلکہ ممکن ہے کہ وہ اپنے اشتعال پر باقی رہکر پھر دوبارہ اپنے قریب کی چیزون کو گرم کر دے۔ اگر حرارت غریبہ کا اشتعال اعضائے اصلیہ
یعنی جو اعضا کہ منی سے پیدا ہوئے ہین اُن مین باشتعال اولی ہو جس طرح خورش اور حرارت حمام کی دیوارون کو گرم کرتی ہے خواہ لوہار کی دیگ کی
یا ان پڑی دیگ کو آگ گرم کر دیتی ہے اس قسم کے حمی کا نام تپ دق ہے۔ اور اگر اشتعال اولی اصطلاحی اس مقام خاص کا اخلاط مین پیدا ہو کر جب
اس کے حرارت اعضا تک پہونچے جیسے گرم پانی حمام کا دیوارون مین لگ جانے سے دیوارون کو گرم کر دیتا ہے خواہ گرم شوربا اور کوئی طعام دیگ
مین رکھنے سے دیگ بھی گرم ہو جاتی ہے ایسے حمی اور تپ کو حمی خلطی کہتے ہین۔ اور اگر حرارت پہلے پہل ارواح بخارات جسمانیہ کو مشتعل کرے اُس سے اجزا
اعضا اور اخلاط تک پہونچے جیسے کبھی ہوائے گرم حمام مین پہونچتی ہے خواہ حمام کے اندر آگ لگائی جاتی ہو اس جہت سے ہوائے حمام پہلے گرم ہو جاتی ہے
بعد ازان پانی حوضون کا اور دیوارین بھی گرم ہو جاتی ہین ایسی تپ کو حمی یوم نام رکھتے ہین اس لئے کہ اس کا تعلق بوجہ اشتعال ارواح کے ایک لطیف چیز ہے نیز
ارواح اور ابخرہ سے ہوتا ہے اس وجہ یہ تپ بہت جلد دفع ہو جاتی ہے حتی کہ ایک شبانہ روز سے زیادہ یہ تپ باقی نہین رہتی بشرطیکہ اس تپ کا
استحالہ کسی حمی عفنہ یا تپ دق کی طرف نہو جائے۔ اس تمثیل مین جو تعریفات حمیات کی مذکور ہوئین وہ علاوہ ناسہ کے قریب ہین اور گویا ہر ایک حمی کی

تعریف جنس اور فصل سے کی گئی اور تقسیم حمیات کی جو مذکور ہوئی ایسی ہے جیسے کسی مفہوم عام کو مختلف فصول سے مقید کر کے تقسیم کرین کبھی حمیات کو اور طرح سے
بھی تقسیم کرتے ہین کہ مآل اس تقسیم کا حمیات ثلثہ کے اصناف کی طرف ہوتا ہے مثلاً کہتے ہین کہ حمیات مین کچھ حادہ ہوتے ہین اور بعض اقسام غیر حادہ ہوتے ہین
بعضی تپین مزمنہ یعنی دیرپا ہوتی ہین اور بعضی غیر مزمنہ ہوتی ہین بعض اقسام لیلیہ ہوتی ہین کہ انکا دورہ شب کو اور بعض نہاریہ کہ وہ دن کو دورہ کرتی ہین
بعضی سلیمہ اور مستقیمہ ہوتی ہین کہ ان کے اعراض مہلک اور مخوف نہین ہوتے اور بعض حمیات مین اعراض شدید اور بد ہوتے ہین بعضی تپین لازم ہوتی ہین کہ
ہر وقت رہتی ہین اور بعضی غیر لازم ہوتی ہین کہ کسی وقت منفک نہین ہوتین بعضی تپین لازمہ حارہ ہوتی ہین کہ ان مین سوائے حرارت کے برودت کسیطرح
محسوس نہین ہوتی اور بعض کی حرارت کے ساتھ برد اور پھریری خواہ لرزہ بھی ہوتا ہے بعض حمیات بسیطہ ہین اور کچھ مرکب بھی ہوتی ہین مستعد حمیات
کے لوگ کس مزاج کے ہوتے ہین اطبا کہتے ہین کہ زیادہ تر قابلیت حمیات کی وہ لوگ رکھتے ہین جن کا مزاج گرم تر ہے بالخصوص جن کے مزاج مین
رطوبت بہ نسبت حرارت کے زیادہ ہو اُن کی ایک شناخت یہ بھی ہے کہ اُن کا بول و براز و پسینہ بدبودار ہوتا ہے اور جن لوگون کا مزاج گرم خشک ہے انھین
بھی استعداد حمیات حادہ کی ہے۔ مگر ابتداءً اُن کو حمی یومیہ عارض ہوتی ہے بعد ازان بہت جلد اُن کی تپ حمی عفنہ کی طرف منتقل ہوتی ہے اور بوجہ یبس مزاج
کے احتراق ہو جاتا ہے اور اکثر یہ تپ منجر دق کی طرف ہو جاتی ہے ان دونون مزاجون کے بعد پھر مستعد حمی کی اُن لوگون مین ہے جو رطوبت اور یبوست
مین مساوی ہون اور حرارت اُن کے مزاج مین غالب ہو ایسے لوگون کو ابتدا مین حمی حادہ عارض ہو کر طرف حمی غلطیہ کے منتقل ہو جاتی ہے۔ پھر اس
مزاج کے بعد وہ لوگ مستعد حمیات کے ہین جن کے بدن مین حرارت و برودت تو برابر ہو مگر رطوبت کا غلبہ اور کثرت ہو اُن کی ابتدا مین بجز حمی عفنہ کے اور
قسم کی تپ اکثر اوقات عارض نہین ہوتی ہے اور جن لوگون کے مزاج بارد رطب خواہ بارد یابس ہین ان سے حمیات دور رہتی ہین خصوصاً حمیات یومیہ
ان کو شاذ و نادر کبھی عارض ہوتی ہین **فصل دوسری بیان مین اوقات اربعہ حمیات کے** حمیات کیواسطے بھی مثل اور امراض کے اوقات اربعہ
ثابت ہین ایک وقت ابتدا کا ہے دوسرا صعود اور ترقی کا تیسرا وقوف اور سکون کا جو قریب بزمانہ منتہائے مرض ہوتا ہے چوتھا وقت
انحطاط کا جب سے مرض گھٹنے لگتا ہے اور یہ اوقات اربعہ بطور کلی بھی ہوتے ہین یعنی ابتدائے حمی سے تا زوال اور بصحت اعتبار اوقات اربعہ کیا جاتا ہے
اور بطور جزئی بھی ہوتے ہین کہ ہر ایک نوبت کیواسطے جداگانہ اوقات اربعہ کی تجویز کی جاتی ہے خوف و خطر ہلاکت مریض کا اس بیماری کی وجہ سے
زمانہ ابتدا سے لیکر تا وقت انتہا ہوتا ہے اور جب سے مرض کا انحطاط شروع ہوا پھر مریض بوجہ تپ کے بیمار ہلاک نہین ہو سکتا ہان اگر وہ اسباب پیدا ہو جائین
جن کا ہم آگے ذکر کرین گے مثلاً طبیب کو علاج مین خطا واقع ہو خواہ مریض تخمہ بلا اطلاع کرے وقت ابتدا بطور جزئی ہر نوبت مین یہ ہے کہ جس وقت
حرارت غریزی اور عمل اپنے تصرفات سے زیادہ رہے اور مادہ مرض جو عضو مین بھرا ہے وہ حرارت اصلی کی گنجائش کو ایسا روکے کہ حرارت غریزی
مین اختناق پیدا ہو۔ اور ابتدائے کلی کا زمانہ وہان تک ہے جب تک اثر ظاہر نہو کہ طبیعت نے مادہ پر غالب آ کر اثر نضج ظاہر کر دیا ہے خواہ یہ ظاہر
نہو جائے کہ طبیعت کو مادے نے بالکل مرعوب کر دیا اب نضج کی امید نہین ہے۔ ابتدا ایک عام وقت ہے جو ہر ایک مرض مین پایا جاتا ہے لیکن جیسے
بعض امراض مین زمانہ ابتدا کا مخفی ہوتا ہے جس طرح حمی سونوخس۔ جو تپ دموی ہے چونکہ اس مین روز اول سے شدت اعراض کی ہوتی ہے معلوم
نہین ہوتا ہے کہ ابتدا کس وقت ہوئی اور شدت اور صعود کا زمانہ کون ہے۔ اسی طرح سرسام اور سکتہ مین چونکہ مادہ طبیعت پر فوراً غالب آ جاتا ہے۔
بائین وجہ زمانہ ابتدا کا ظاہر نہین ہوتا ہے۔ کبھی زمانہ ابتدا کا بوجہ کمی اعراض مرض کے پوشیدہ ہوتا ہے پس گمان کرتے ہین کہ وقت ابتدا کا اس مرض
مین نہین ہے اسی طرح اکثر چونکہ اول روز تپ شدید مین یعنی حمی حادہ مین ایک جسم سطح جسے غمامہ کہتے ہین بالائے بول نظر آتا ہے خواہ کوئی اور
علامت نضج کے بروز اول پائی جاتی ہے تب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس تپ مین زمانہ ابتدا نہین تھا اگر در واقع مین ایسا نہین ہے اس لئے کہ

ان سب صورتوں میں زمانہ ابتدا تو ضرور ہوتا ہے مگر ایسا پوشیدہ ہوتا ہے کہ محسوس نہیں ہوتا۔ تزید یعنی صعود کا وہ زمانہ ہو کہ حرارت عزیزی اُسوقت بخوبی حرکت
کرتی ہے اور مقاومت خواہ مقابلہ مادہ کا اچھی طرح کرکے اگر غالب ہوئی تو آثار تنضیج کے ظاہر ہونے کی اُمید بجہت وقوف مرض کے پڑتی ہے ورنہ
خلاف تضیج کے آثار کا شروع ہونا مترقب ہوتا ہے۔ **وقوف** یعنی انتہا کا وہ زمانہ ہے کہ طبیعت اور مرض میں اُسوقت محاربہ عظیم ہوتا ہے اور غالب مغلوب
کی شناخت خواہ طبیعت ہو یا مادہ اُسوقت سے تھوڑے زمانہ کے بعد بخوبی ہوجاتی ہے اسی وقت کو یعنی منتہی کو ملحمہ یعنی زمانہ حرب یا جنگ گاہ کہتے ہیں
اور انتہا کی مدت اُن تپون میں جن کی نوبت تیزی سے ہوتی ہے ایک ہی نوبت ہوتی ہے مگر شناخت اس نوبت کی جو زمانہ منتہی تجویز کی گئی اسکے بعد جو
نوبت بخفت اعراض ہو اُس میں ہوتی ہے کیونکہ وہ زمانہ تو مقابلہ طبیعت اور مرض میں بسر ہوجاتا ہے دوسری نوبت میں انجام محاربہ کا دریافت ہوتا
ہے کبھی ایسے تپون میں امتداد زمانہ منتہی کا دو نوبت تک ہوتا ہے اُن کے بعد تیسری نوبت از روز شروع محاربہ جو ہوتی ہے اُس سے زمانہ منتہی کا پہچانا
جاتا ہے پس دو نوبت سے زیادہ امتداد زمانہ منتہی کو اکثر امراض میں نہیں ہوتا ہے۔ البتہ امراض مزمنہ میں وقت انتہا کا زمانہ دو نوبت سے بھی تجاوز ہوجاتا
ہے کہ بیشتر امراض مزمنہ میں چند نوبے ایک صورت کے اعراض میں ہوتے ہیں اور بلحاظ اُن نوائب کے متشابہ ہوتے ہیں پھر جو نوبہ اخیر وایسے نوائب کا ہوتا ہی
اُس میں آثار ایسے نضیج کے پورے ظاہر ہوجاتے ہیں اگر طبیعت مادہ پر غالب ہوئی ہے خواہ رداءت کیفیت بخوبی معلوم ہوجاتی ہے اگر طبیعت مادہ سے مغلوب
ہوگئی ہو۔ انحطاط کا وہ زمانہ ہے جسوقت حرارت عزیزیہ بخوبی مادۂ مرض پر غالب آکر مادہ کو مغلوب کردیتی ہے اور جتنی مقدار مادہ کی فراہم ہو کر مجتمع ہے اسکو
تھوڑے تھوڑے متفرق کرتی ہے پھر اُسوقت حرارت اندرونی مرض کی کم ہو کر بطرف اطراف بدن کے دفع ہوتی ہے تاکہ تنا اور تحلل ہوجائے۔ اور چونکہ
اطراف خارجیہ میں اُسوقت حرارت کی شدت ہوتی ہے اس جہت سے اکثر لوگ براہ اشتباہ غلط تجویز کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ زمانہ اشتداد
مرض کا ہے یا اس طرح غلطی واقع ہوتی ہے کہ مرض طبیعت پر بالکل غالب آگیا اور طبیعت اُس کے مقابلہ سے بالکل عاجز ہوگئی اس سے اعراض میں
خفت واقع ہوئی اور حرارت باطن میں خفت ظاہر ہوئی طبیب بغلط گمان کرتا ہے کہ مرض کا انحطاط شروع ہوا حالانکہ امر بالعکس ہو رہا ہے یعنی مرض
نے طبیعت کو بالکل مغلوب کردیا ہے۔ اس خفت کا نام افاقۃ الموت رکھا گیا ہے اس لئے کہ بعد ایسے افاقہ اور سکون کے موت اور ہلاکت واقع ہوتی
ہے۔ منتہی کا زمانہ بنظر قرب و بُعد کے بہ نسبت اختلاف امراض کے مختلف ہوتا ہے جو امراض نہایت حاد اور شدید ہوتے ہیں اُن کا زمانہ منتہی زیادہ
سے زیادہ چار دن کا ہوتا ہے اور یہی مقدار حمیات یوم کی منتہی کی بھی ہے مگر اصطلاح فن میں اُن کو امراض حادہ میں داخل نہیں کیا اس لئے کہ
مرض کے حاد ہونے کے واسطے فقط قرب زمانہ منتہی کا فی نہیں بلکہ باین ہمہ وہ مرض مہلک اور پر خطر بھی ہو تب اُسکا شمار امراض حادہ میں
کیا جائے۔ جو امراض بنہایت حاد اور بنہایت شدید ہیں ان کے بعد امراض حادہ علی الاطلاق کا منتہی القرب ہوتا ہے اور اُس کی مدت
زیادہ سے زیادہ سات دن کی ہے جیسے حمی محرقہ خواہ غب لازم۔ اور جو امراض کہ اُن کی حدت اور شدت اس سے بھی کم ہو اُن کا زمانہ
منتہی چودہ دن خواہ دو ہفتہ کا ہوتا ہے اسکے بعد امراض حادہ مزمنہ کی مدت انتہا اکیس روز کی ہوتی ہے اور امراض مزمنہ کی مدت منتہی
چالیس خواہ ساٹھ دن کی ہوتی ہے اور اس سے بھی زیادہ برسوں کے بعد زمانہ منتہی بعض امراض کا ہوتا ہے۔ امراض حادہ کے مراتب جو باعتبار
منتہی مذکور ہوئے اُس کی شناخت اور اسی طرح امراض مزمنہ کی معرفت اُسوقت بہت بکار آمد ہوگی جب ہم تدبیر تغذیہ مرضا کو بیان کریں گے
بہت سے حمیات کے اوقات کلی ابتدا اور تزید اور انتہا تینوں ایک ہی نوبہ میں گذر جاتے ہیں اور دوسری نوبت سے انکا انحطاط شروع
ہوتا ہے اگر طبیعت کو غلبہ مرض پر ہوا انتہا ورنہ دوسرے نوبہ میں انتہا ہلاکت کے ظاہر ہوجاتے ہیں جملہ حمیات۔ ان اوقات اربعہ میں بہت سا اختلاف
رکھتے ہیں بعض اقسام کا زمانہ تزید اور اشتداد زیادہ ہوتا ہو۔ اور بعض کا زمانہ انحطاط طولانی ہوتا ہے **فصل تیسری نبض بیان معرفت اوقات**

مرض کے خصوصاً شناخت زمانہ منتہی کے ! ور اوقات کلیہ امراض کے بہت طرح سے پہچانے جاتے ہین۔ کبھی بلحاظ نوع اور قسم مرض کی معرفت اوقات
اربعہ کیجاتی ہے مثلاً تشنج جیسی خواہ صرع اور سکتہ اور خناق چونکہ امراض حادہ شدیدہ مین سے ہین پس انکا زمانہ منتہی بھی چار دن سے زیادہ نہ ہوگا۔ اور
غب خالص ورتپ محرقہ چونکہ امراض حادہ کی دوسری قسم مین داخل ہین اُن کا منتہی سات دن سے زیادہ نہین ہوتا۔ اور ربع اور فالج کہ امراض مزمنہ
سے ہین انکا منتہی سال بھر تک ورا اُس سے زیادہ بھی ہو سکتا ہے ۲ کبھی شناخت اوقات مرض حرکت مرض سے بھی ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اگر زمانہ
شروع ہونے نوبت کا قصیر ہو معلوم ہوگا کہ اس مرض کا منتہی قریب ہو جیسے غب خالص چونکہ زمانہ اُس کے نوائب کا تین گھنٹے سے بکر چودہ گھنٹے تک
ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا منتہی قریب ہو اور اگر زمانہ اخذ نوبت کا طویل ہو دلیل برودت اور غلظ مادہ پر ہوگا اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ منتہی
بعید ہے جیسے غب غیر خالص۔ اگر ایسے امراض ہون تو اُن مین نوبت نہین ہوتی بلکہ مادہ اُن کا گرم ہو اور ایک ہی طور پر مستمر رہین جیسے سونوخس وغیرہ
ایسے مرض کو مرض حاد کہتے ہین۔ اور اگر مادہ مرض کا غلیظ و بارد ہو یا مائل طرف غلظ کے ہو اُس مرض کو غیر حاد کہتے ہین ۳ کبھی سحنہ مریض یعنی آثار بشرہ وغیرہ
سے بھی معرفت اوقات مرض کی ہوتی ہے مثلاً اگر تھوڑے زمانہ کی حرارت سے نقاہت اور لاغری اور ضعف پیدا ہو جائے کہ چہرہ دُبلا ہو اور سر شیف لاغر
ہو جائین تو معلوم ہوگا کہ مرض حاد ہے اور اگر سب اعضا بحال خود رہین تو مرض اتنا حاد نہ ہوگا اور منتہی صورت اول مین قریب ہو اور دوسرے مین بعید۔
۴ کبھی بلحاظ بقا اور زوال قوی کی شناخت اوقات مرض کی ہوتی ہے اگر بہت جلد قوت زائل ہو اور ضعف پیدا ہو جائے تو مرض حاد ہو اور منتہی
قریب اور اگر ضعف نہو بلکہ قوت باقی رہی ہو تو مرض غیر حاد ہو اور منتہی بعید ہے ۵ کبھی بنظر اوقات فصول اور سن مریض کے شناخت مدت امراض اور
اوقات کی ہوتی ہے مثلاً سن حار جیسے شباب خواہ فصل ربیع او صیف جو گرم ہین اُن مین جو امراض پیدا ہوتے ہین اُن کا منتہی بسرعت ہوتا ہے اور
بارد سن مین خواہ دونون بارد فصلون مین یعنی خریف او رشتا کہ اُن کی بیماریون کا منتہی بدیر ہوتا ہے۔ اور یہی حال بلاد حارہ اور باردہ کا ہے ۶ کبھی
معائنہ نبض سے شناخت اوقات مرض ہوتی ہے اگر نبض سریع متواتر عظیم ہو تو مرض حاد ہوگا اور منتہی قریب ہوگا ورنہ غیر حاد ہوگا ۷ کبھی بوجہ لرزہ
کے شناخت مرض اور منتہی کے ہوتی ہے اگر لرزہ دیر تک ٹھہرے تو مرض مزمن ہوگا اور منتہی بعید ہوگا اور اگر زمانہ لرزہ کا کم ہو تو وہ مرض مائل بحدت
ہے اور منتہی قریب ہو اور اگر لرزہ کسی قدر نہ ہو پس اس مرض کا منتہی بہت قریب ہو اور زمانہ بقائے مرض کا بہت تھوڑا ۸ کبھی شناخت اوقات
امراض کی بنظر اوقات نوائب ہوتی ہے مثلاً اگر کوئی تپ ایسی ہو کہ اُس کی ہر نوبت مین زمانہ تقدم کا محفوظ بنظام واحد ہو اور جسقدر زمانہ تقدم
ہر نوبت کا ہو وہ اصل زمانہ نوبت اول پر ہر روز بڑھتا جائے تو معلوم ہوگا کہ ابھی یہ مرض زمانہ تزید مین ہے اس لیئے کہ بعض امراض ایسے ہوتے
ہین کہ آخر اوقات یعنی زمانہ انحطاط تک اُن کا تزید باقی رہتا ہے مترجم کہتا ہے مثلاً ایک تپ کہ پہلی نوبت اُس کی ٹھیک بارہ بجے دوپہر دن
کے ہوئی اور تین بجے اُترگئی دوسری باری جب دوپہر بجنے مین پانچ دقیقہ خواہ منٹ باقی تھے شروع ہوئی اور پورے تین بجے موقوف ہوئی
اور تیسری نوبت جب دس دقیقہ خواہ منٹ بارہ مین باقی رہے شروع ہو کر پھر وہی تین بجے اُتری یہ صورت ایسی ہے کہ اُس مین نظام تفاضل
کا مستمر بھی ہے اور جسقدر روز مقدار زیادہ ہوتی ہے اصل مقدار اول یعنی تین گھنٹے پر بڑھتی جاتی ہے متن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک قسم کی
تپ مثلاً غب خواہ حمی مواظبہ کہ اُس کے چند نوبے بتفاضل مذکور بسبیل تقدم کے ہون اخیر مین ایک وقت خاص پر ٹھہر جاتی ہے اور
زیادتی اُس کی مادہ کی بھی ایک مقدار معین پر پہونچ کر آگے نہین بڑھتی یہ صورت بھی دلالت صریح اُس کے زمانہ منتہی پر کرتی ہے اور معلوم ہوتا
ہے کہ اب مادہ مرض ٹھہر گیا اور حرکت زیادتی کی اُس کی موقوف ہوگئی۔ اگر ایسی صورت مین وقت نوبت کا متاخر ہو جائے یعنی اگر بعد مقدم
ہونے نوبت کے چند نوبے وقت واحد پر آئین بعد اُن کے اُس وقت کی نسبت کچھ تاخیر ہونے لگے تو بالیقین جاننا چاہیئے کہ زمانہ انحطاط

مرض کا آگیا۔ جو تپ ایک ساعت خواہ گھنٹہ مخصوص پر نوبت کرتی ہو وہ دیر میں زائل ہوگی۔ ۹۔ اسی طرح اوقات مرض کی شناخت زیادتی اعراض کمی سے خواہ اعراض کے ایک شدت اور ضعف پر قیام کرنے سے خواہ اُس کی نوبت کی زیادتی اور کمی طول مدت اور کمی سے پہچانے جاتے ہیں۔ اس طرح کہ اگر مقدار زمانہ نوبہ کی یکسان اور برابر ہے تو مرض کی ابتدا ہے اور اگر کسی قدر گھٹ جائے تو زمانہ انحطاط کا ہے اور اگر مقدار زیادہ ہو تو اکثر حکم تزید کا کیا جائے گا اور کبھی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ انتہا کا آگیا اور کبھی نوائب میں اختلاف ہوتا ہے کہ زیادتی اور کمی میں تشابہ نہیں ہوتی۔ ۱۰۔ کبھی شناخت اوقات اربعہ مرض کی بذریعہ استفراغات کے ہوتی ہے مثلاً اگر کسی نوبت میں عرق زیادہ برآمد ہوا اور اسکے بعد جو نوبت آئے کسی قدر کمی اور خفت اعراض میں پائی جائے خواہ جس نوبت میں عرق یا اسہال ہوا اُس کے نسبت بہ نوبت کچھ شدت میں زیادہ ہو تو معلوم ہوگا کہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کے تھا قوت نے طبیعت کی اس مادہ کو بذریعہ استفراغ دفع نہیں کیا ورنہ دوسری نوبت میں خفت ضرور ہوتی اور ایسے استفراغات سے واضح ہوتا ہے کہ اس مرض کا زمانہ طولانی ہے خواہ یہ استفراغ زمانہ تزید میں ہو خواہ زمانہ ابتدا میں۔ ۱۱۔ کبھی شناخت اوقات بوجہ نضیج مادہ خواہ نہونے نضیج کے ہوتی ہے جیسا اوپر ہم نے ذکر بھی کیا مثلاً اگر ظہور نفس ہمراہ کسی قدر نضیج کے ہو خواہ بول کے اوپر غمامہ نمودار ہو تو یہ زمانہ اول تزید کا ہے پھر اگر نفث میں کثرت ہو خواہ اُس کی ضد واقع ہو کہ باعفونت نفث برآمد ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اب منتہی مرض کا یہی وقت ہوا اور ایسے ہی اگر نضیج یا خلاف نضیج کا بہت جلد ظاہر ہو خواہ بوجہ برآمد ہونے نفث کے یا بول میں غمامہ ہونے سے تو جاننا چاہیے کہ منتہی قریب ہوا اور اگر نضیج بدیر ظاہر ہو دلیل ہے بعید ہونے منتہی کے۔ اب اوقات جزئیہ کی شناخت یہ ہے کہ ہر نوبت کی ابتدا کا وقت وہی ہے جس وقت نبض میں انضغاط پیدا ہو یعنی نبض کی حرکت میں سستی اور ضعف اور صغر اور بطو ظاہر ہوا اور رنگ اطراف بدن کا مائل بہ تیرگی ہو جائے اور اطراف میں سردی پیدا ہو خصوصاً بن گوشہا اور اسی طرح کنارہ بینی بھی سرد ہو جائے اور یہ سردی اس وقت تک باقی رہتی ہے کہ انتشار حرارت کا تمام بدن میں محسوس ہو جائے۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ابتدا نوبت میں رنگ بدن کا متغیر ہوتا ہے اور کسل اور غم پیدا ہوتا ہے حرکات بدنی سست ہو جاتے ہیں گھڑی بیداری اور گھڑی نیند سے آنکھ جھپکی جاتی ہے بلکہ یہ بوجہ پیدا ہوتا ہے اور بوجہ استرخا خواہ ڈھیلے ہونے اعضا کے پلکون کا اُٹھنا دشوار معلوم ہوتا ہے کلام کرنے میں ثقل اور گرانی پیدا ہوتی ہے دونون شانون کے بیچ میں قشعریرہ یعنی جھرجھری پیدا ہوتی ہے اور اسی طرح پشت میں بھی قشعریرہ اُٹھتا ہے اکثر ابتدا نوبت میں بشدت لرزہ آجاتا ہے اور بشیر سیلان لعاب دہن عارض ہوتا ہے دونون کنپٹیان پھڑکنے لگتی ہیں۔ کان گونجنے لگتے ہیں چھینکیں بہت سی آتی ہیں یہ سب جوڑ بدن کے کھنچنے میں اور ضعف قوت کا زیادہ یا ابتدائے نوبہ میں ہوتا ہے یا انتہائے نوبہ میں۔ وقت صعود خواہ تزید کا ہر نوبت میں اُس کے دو حصے ہیں نصف اول میں تو نبض کی حرکت کا ظہور شروع ہوتا ہے اور عظیم سریع ہونے لگتی ہے اور حرارت تمام بدن میں منتشر برابر ہو جاتی ہے اور نصف آخر زمانہ تزید کا وہ ہے کہ جو حرارت تمام بدن میں برابر منتشر ہو چکی ہے اُس میں زیادتی ہوتی جائے اور بڑھتی جائے اور انتہائے نوبت کا وقت وہ ہے کہ جسقدر حرارت اور سب اعراض بڑھ چکے ہیں وہ کچھ دیر تک بدستور رہیں یعنی گھٹیں اور نہ بڑھیں اور نبض نہایت عظیم اور سریع اور متواتر ہو جائے اور انحطاط نوبت کا وقت وہ ہے کہ اُسمین نقصان حرارت اور اعراض کا شروع ہوتا ہو اور نبض حرکت اور قوام میں معتدل اور مستوی ہو جاتی ہے خصوص تپ کا معمول یہ ہے کہ اُس کے اترنے وقت پسینہ آتا ہے تو ادھر بدن میں عرق نمودار ہوا اُدھر تپ اُتر جاتی ہے اکثر یہ حالات خفت کے جو زمانہ انحطاط میں ہم نے بیان کیے بوقت نزدیکی موت کے بھی پیدا ہوتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب مریض بصحت ہوا ایسے خیال سے ان امور کو ذریعہ شناخت کرنا چاہیے بلکہ توجہ کامل بطرف ادراک اور شناخت حالات نبض کے کرنی چاہیے اگر ان حالات کی نبض قوی اور عظیم

ہے تو ضرور یہ انحطاط مرض کا زمانہ ہے اور افاقۃ الموت نہیں ہے۔ اگر ناظر کتاب کی خواہش ہو کہ ہم مثلاً حمی غب کی اوقات اربعہ کے بالتفصیل شناخت بیان کریں اس لیئے کہ اُس کے اعراض بہت خفی ہوتے ہیں پس وہ بخوبی تامل کرے اور معلوم کرے کہ غب اکثر اوقات قشعریرہ سے ابتدا کرتی ہے اُسکے بعد برودت اطراف اور لرزہ ہو جاتا ہے پھر لرزہ میں سکون اور برودت اطراف میں کمی پیدا ہو کر تمام بدن میں گرمی یکسان پیدا ہوتی ہے یہانتک تو زمانہ ابتدا کا حال ہے بعد اُس کے گرمی کی زیادتی ہوتی ہے اور یہ زمانہ صعود خواہ تزید کا ہے اُس کے بعد یہ حرارت بحال واحد ٹھہر جاتی ہے اور یہی وقت منتہی کا ہے بعد ازان حرارت میں کمی واقع ہوتی ہے حتی کہ تپ زائل ہو جاتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اسباب طول ہونے مرض کے کثرت مادہ اور غلیظ ہونا مادہ کا جیسے مادہ سوداوی خواہ برودت مادہ کی ہوتی ہے اور کبھی طول مدت کی اعانت فصل بارد اور بلد بارد بھی کرتے ہیں اور ضعف حرارت وغیرہ اور ٹھہرا ہونا جلد کا بھی طول مدت مرض کو معین ہیں

فصل چوتھی بیان حمیات یومیہ کا برنج کلی

جمیع اقسام حمیات یومیہ کے اسباب یہی چیزیں ہیں جو کہ جوہر بدن انسان میں داخل اور بالذات تسخین اور حرارت پیدا کرتی ہیں اور اُن کو ہم اسباب بادیہ کہتے ہیں یا وہ چیزیں ہیں جو بالعرض جسم انسانی میں بوجہ اتصال اور ملاقات کے حرارت پیدا کرتی ہیں خواہ از قسم ملاقات خارجیہ کے ہوں جیسے حرارت آفتاب خواہ آگ کی یا کھانے پینے کی چیزیں خواہ انفعالات بدنیہ جو بوجہ ریاضت بدنیہ کے عارض ہوتے ہیں یا انفعالات نفسانیہ جو بروقت غضب اور خوف وغیرہ کے ہوتے ہیں خواہ درد اور ورم جو ظاہری اعضا میں واقع ہوتا ہے کیونکہ ایسے درد اور ورم سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے وہ صورت فقط حمی یومیہ کی ہوتی ہے۔ کبھی حمی یومیہ بعض اقسام کے سدہ سے بھی پیدا ہوتی ہے جسکا سبب ظاہری اور خارجی نہیں ہوتا بلکہ یہ سدہ خواہ تخمہ کا سبب داخلی ہوتا ہے اور بہتر یہ جتنے اسباب حمیات یومیہ کے لکھے گئے اُن کا اشتداد اور اشتعال اولی اتنا نہیں ہوتا کہ ارواح اور بخارات سے بڑھکر اخلاط خواہ اعضا تک پہونچے اس لئے کہ اگر بقدر اشتعال بڑھے تو پھر تپ دق خواہ کوئی قسم حمی خلطی کی پیدا ہو جائے گی ہم اسباب بادیہ سے حمی خلطیہ کا پیدا ہونا معتبر نہیں سمجھتے اس لئے کہ اسباب خارجیہ بشتر ایسے اسباب کی تحریک بدن میں کر دیتے ہیں جو سابق سے مخفی موجود تھے اور اُن کی تحریک اگر اسباب خارجیہ کر دینگے تو حمی خلطی ضرور پیدا ہو جائے گی۔ بعض کم فہم آدمی نے خیال کیا ہے کہ حمی یوم بدون اس کے کہ بدن کو کسی قدر تعب پہونچے خواہ روح کو تعب ہو عارض نہیں ہوتی۔ یہ خیال محض غلط ہے اس لئے کہ محض فرح اور سرور سے بھی کبھی حمی یومیہ عارض ہوتی ہے اُس میں تعب جسمانی اور روحانی دونوں نہیں ہوتیں۔ حمیات یومیہ کا زوال بشتر ایک ہی روز میں ہو جاتا ہے اور تین روز سے زیادہ اُن کی مقدار بقا بہت کم ہوتی ہے اور اگر تین روز سے زیادہ حمی یوم کا زمانہ گذرے اُسوقت قیاس کرنا چاہیئے کہ یہ تپ منتقل کسی اور قسم کی طرف ہوئی ہے اور انتقال کے معنی یہ ہیں کہ اشتعال حرارت کا ارواح سے تجاوز کر کے اعضائے بدنی خواہ اخلاط تک پہونچا ہے علاوہ اس کے بعض طبیبوں نے بیان کیا ہے کہ حمی یوم چھ روز تک رہتی ہے اور پھر زائل ہو جاتی ہے بدون اس کے کہ حمی خلطی خواہ حمی دقیہ کی طرف انتقال کرے کیونکہ اگر منتقل کسی دوسری قسم کی طرف ہوتی تو اس ہمدگی اور صفائی سے ازالہ نہو سکتا حمی یومیہ کا علاج نہایت آسان ہے مگر شناخت بہت مشکل ہے اسی طرح ابتدا مرض دق کی اُس کی شناخت دشوار ہوتی ہے اور معالجہ آسان ہوتا ہے گرم خشک جن کا مزاج ہے وہ لوگ بہت جلد حمیات یومیہ میں مبتلا ہوتے ہیں اور اکثر ان حمیات کا ضرر بھی بہت پہونچتا ہے اگر تدبیر معالجہ میں غلط واقع ہو مثلاً زیادہ پرہیز اُن سے کرایا جائے خواہ دیر تک وہ لوگ بھوکے رہیں اور از قبیل سوء تدبیر سے یہ لوگ بہت جلد حمی یومیہ سے مدقوق ہو جاتے ہیں اگر سخونت اعضاء اصلیہ تک پہونچ گئی خواہ حمی غب میں مبتلا ہو جاتے ہیں اگر گرمی تپ کی اخلاط تک پہونچے۔ پھر جس کا مزاج گرم تر ہے اُس کی نسبت حمی یوم میں سوء تدبیر کا زیادہ احتمال ہوتا ہے کہ طبیب اُس کی تپ کو مادہ رطوبت سے تجویز کر کے مسخنات کا استعمال بہت کرتا ہے اسوجہ سے حرارت زیادہ بڑھ کے اخلاط تک منتقل ہو جاتی ہے اور حمی عفنہ کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ ایسے مزاج کے بعد جو

لوگ کہ اُن کے مزاج میں گرمی زیادہ ہے اُن کے بعد جنکا مزاج یابس زیادہ ہے وہ مبتلا حمی یوم ہوتے ہین گرم خشک مزاج کا آدمی جسوقت اُسے بھوک ہو اور
ہمراہ بھوک کے اُسے بیخوابی بھی عارض ہو خواہ کوئی تعب نفسانی یا بدنی عارض ہو فوراً حمی یوم اُسے عارض ہوجاتی ہے اور تپ کے ساتھ قشعریرہ
بھی ہوتا ہے پھر اگر اُس کی بھوک اور تعب کا تدارک نہ کیا۔ اور فوراً اُس کو غذا نہ دیجائے بہت جلد حمی عفونت مین مبتلا ہوجاے گا فصل پانچوین

بیان خاص علامتون حمیات یوم کا جو اور حمیات سے اُن کو جدا کرین بعض حمیات یومیہ سے یہ ہیکہ یہ حمیات بسبب اسباب قدیمہ کے

جو بدن مین مخفی تھے عارض نہین ہوتے جیسے کہ خاصہ حمیات عفونت کا اکثر یہی ہے اور حمیات یومیہ کا شروع بہ نہج تضاغط نہین ہوتا اور تضاغط
کے ابتدا ہونے سے یہ مراد ہے کہ اکثر لرزہ اور پھریری اور برد اطراف اور حرکات اندرون جسم مین چلا جانا اور مریض کا میل بطرف کسل اور نوم
کے ہونا نبض کی حرکت بخوبی ظاہر نہونی اور اسمین اختلاف پیدا ہونا اور صغیر ہوجانا یہ سب اُمور ابتدائے حمی یوم مین نہین ہوتے بلکہ اکثر ابتدا
مین ان حمیات کی ایک حالت شبیہ بہ برد عارض ہوتی ہے اور بدنکے قشعریرہ بھی ہوتا ہے اور تھوڑی دیر کانٹے کی چبھنے کی کیفیت جسے نخس کہتے
ہین پیدا ہوتی ہے اسکا سبب بخار ہے ایک کیموس ردی اور بہت جلد یہ کیفیت زائل ہوجاتی ہے اور کبھی ان حمیات مین بندرت لرزہ بھی عارض
ہوتا ہے اگر بدن مین کثرت ابخرہ کی ہو وہ بخارات جو ایذا دہندہ ہین اور عضلات مین چھپتے ہین لیکن جب ان بخارات کی کثرت بہت ہو تب
یہ بات پیدا ہوتی ہے۔ ان بخارات مین جو اشتعال تپ کا پیدا ہوتا ہے اور لذع یعنی سوزش نہین ہوتی ہے بلکہ اس کی گرمی خوشگوار ایسی ہوتی ہے
اور جسقدر کہ تب خواہ تی شراب سے بدن مین گرمی پیدا ہوتی ہو اگر بول اول روز تپ کے بانضیج ہو اور نبض مین نبون حالی ہو تو حمی یوم کا حکم اس
تپ مین کرنا چاہیئے۔ یہ بات اسواسطے ہو کہ بول مین حمی یومی بنظر ذات کے کچھ تغیر نہین کرتی اس لیئے کہ اس تپ کی حرارت سے کبد کے فعل کو
کچھ ضرر نہین پہونچتا ہے اور نقل بول کا نضیج یافتہ ہوتا ہے کہ اس مین کسی خلط کا رنگ نہین ہوتا ہے اس لیئے کہ خلط سے یہان کیا مطلب ہے اور
کبھی بول مین غمامہ بھی معلق ہوتا ہے اور کبھی یہ غمامہ بالکل اوپر سطح بول کے ہوتا ہے کہ اس کا رنگ اچھا ہوتا ہے اور شاید اگر کبھی ایسا اتفاق ہو
کہ رنگ بول کا معتدل نہو تو قوام ضرور معتدل ہوگا اور رنگ کا تغیر بوجہ تپ کے نہ ہوگا بلکہ کوئی اور سبب حادث ہوگا جس نے بول کے رنگ کو بدل
دیا ہے اور وہ سبب بدون حمی کے بھی تغیر بول مین کردینا اُس کی شان سے ہوتا ہے جیسا ہم حمی تعبیہ کے بیان مین اُس سبب کا ذکر کرینگے نبض
کی حالت حمی یومیہ مین ایسی ہوتی ہے کہ مائل بجانب اتزاد اور قوت اور عظم کے ہوتی ہے سوائے ان خاص حمیات یومیہ کے جو ضعف اور انفعلات کے
سبب سے واقع ہون یا اسکہ فم معدہ مین ایک خلط لاذع یا برودت موجود ہو خواہ اور کوئی سبب ایسا ہو جو نبض کی عظم کو منافی ہے اور صغیر کردیتا
ہے بروقت نسخہ اُس تپ کے اور حمی یوم مین کمتر یہ ہوتا ہے کہ نبض مین اختلاف کسی قسم کا پیدا ہو اور اگر کبھی اختلاف ہوتا بھی ہے تو اختلاف منتظم ہوتا
ہے اگر اختلاف کا نظام برہم ہو تو اور کسی سبب سے ہوگا خواہ وہ سبب قبل از حمی کے پیدا ہو یا کہ حمی کے ساتھ ہی وہ بھی حادث ہوا ہے جیسے تعب
شدید خواہ احشا مین لذع شدید کسی مادہ کی وجہ سے اور ایسے ہی اور اسباب موجب اختلاف نظم کے ہو سکتے ہین کبھی حمی یوم مین نبض کی یہ صورت
ہوتی ہے کہ اُس مین صلابت شدید پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی برودت شدید جو تکثیف ارواح کرے پہونچتی ہو یا حرارت نے آفتاب کی بشدت
تخفیف کی ہو خواہ تعب شدید کی تخفیف باعث اس صلابت کی ہو یا بھوک خواہ بیداری مفرط اور غم اُن مین سے کوئی امر باعث صلابت نبض
کا ہو کبھی جھٹ پٹ اس تپ مین انبساط نبض کا پیدا ہوتا ہے اور انقباض مین بطوء واقع ہوتا ہو مگر سرعت مقدار طبعی سے زیادہ نہین ہوتی الا شاذ
و نادر۔ سرعت نبض کی حمیات یومیہ مین کمتر ہوتی ہے اس لیئے کہ حاجت ترویح قلب کی اس تپ مین بہ نسبت حاجت اخراجات بخار فاسد کے زیادہ
ہوتی ہے اس لیئے کہ بخار اس تپ مین بہ نسبت بخار معتدل کے فاسد نہین ہے البتہ بقیاس معتدل کے گرم تو ہوتا ہی جب نبض کی کیفیت صحیحہ کا ادراک

خوف کہ اُن کے مزاج مین گرمی زیادہ ہے اُن کے بعد جنکا مزاج یابس زیادہ ہے وہ مبتلا حمی یوم ہوتے ہین گرم خشک مزاج کا آدمی جسوقت اُسے بھوک ہو اور
ہمراہ بھوک کے اُسے بیخوابی بھی عارض ہو خواہ کوئی تعب نفسانی یا بدنی عارض ہو فوراً حمی یوم اُسے عارض ہو جاتی ہے اور تپ کے ساتھ قشعریرہ
بھی ہوتا ہے پھر اگر اُس کی بھوک اور تعب کا تدارک نہ کیا۔ اور فوراً اُس کو غذا نہ دیجائے بہت جلد حمی عفونت مین مبتلا ہو جائے گا فصل پانچوین

بیان خاص علامتوں حمیات یوم کا جو اور حمیات سے اُن کو جدا کریں بعض حمیات یومیہ سے یہ ہیکہ یہ حمیات بسبب اسباب قدیمیہ کے
جو بدن مین مخفی تھے عارض نہین ہوتے جیسے کہ خاصہ حمیات عفونت کا اکثر یہی ہے اور حمیات یومیہ کا شروع بہ نہج تضاغط نہین ہوتا اور تضاغط
کے ابتدا ہونے سے یہ مراد ہے کہ اکثر لرزہ اور پھریری اور برد اطراف اور حرکات اندرون جسم مین چلا جانا اور مریض کا میل بطرف کسل اور نوم
کے ہونا نبض کی حرکت بخوبی ظاہر نہونی اور اسمین اختلاف پیدا ہونا اور صغیر ہو جانا یہ سب اُمور ابتدائے حمی یوم مین نہین ہوتے بلکہ اکثر ابتدا
مین ان حمیات کی ایک حالت شبیہ بہ برد عارض ہوتی ہے اور اندنوں قشعریرہ بھی ہوتا ہے اور تھوڑی دیر کانٹے کی چبھنے کی کیفیت جسے نخس کہتے
ہین پیدا ہوتی ہے اسکا سبب بخار ہے ایک کیموس ردی اور بہت جلد یہ کیفیت زائل ہو جاتی ہے اور کبھی ان حمیات مین بندرت لرزہ بھی عارض
ہوتا ہے اگر بدن مین کثرت ابخرہ کی ہو وہ بخارات جو ایذا دہندہ ہین اور عضلات مین چھپتے ہین لیکن جب ان بخارات کی کثرت بہت ہو تب
یہ بات پیدا ہوتی ہے۔ ان بخارات مین جو اشتعال تپ کا پیدا ہوتا ہے اور لذع یعنی سوزش نہین ہوتی ہے بلکہ اس کی گرمی خوشگوار ایسی ہوتی ہی
اور جسقدر کہ تپ سے خواہ تپ شراب سے بدن مین گرمی پیدا ہوتی ہو اگر بول اول روز تپ کے بانضیج ہو اور نبض مین بون حالی ہنو تو حمی یوم کا حکم اس
تپ مین کرنا چاہیئے۔ یہ بات اسواسطے ہو کہ بول مین حمی یومی بنظر ذات کے کچھ تغیر نہین کرتی اس لیئے کہ اس تپ کی حرارت سے کبد کے فعل کو
کچھ ضرر نہین پہونچتا ہے اور ثقل بول کا نضیج یافتہ ہوتا ہے کہ اس مین کسی خلط کا رنگ نہین ہوتا ہے اس لیئے کہ خلط سے یہان کیا مطلب ہو اور
کبھی بول مین غمامہ بھی معلق ہوتا ہے اور کبھی یہ غمامہ بالکل اوپر سطح بول کے ہوتا ہے کہ اس کا رنگ اچھا ہوتا ہے اور شاید اگر کبھی ایسا اتفاق ہو
کہ رنگ بول کا معتدل ہنو تو قوام ضرور معتدل ہوگا اور رنگ کا تغیر بوجہ تپ کے نہ ہوگا بلکہ کوئی اور سبب حادث ہوگا جس نے بول کے رنگ کو بدل
دیا ہے اور وہ سبب بدون حمی کے بھی تغیر بول مین کر دینا اُس کی شان سے ہوتا ہے جیسا ہم حمی تعبیہ کے بیان مین اُس سبب کا ذکر کرینگے۔ نبض
کی حالت حمی یومیہ مین ایسی ہوتی ہے کہ مائل بجانب تواتر اور قوت اور عظم کے ہوتی ہے سوائے ان خاص حمیات یومیہ کے جو ضعف اور انفعالات کے
سبب سے واقع ہون یا اسکہ فم معدہ مین ایک خلط لاذع یا برودت موجود ہو خواہ اور کوئی سبب ایسا ہو جو نبض کی عظم کو منافی ہے اور صغیر کر دیتا
ہے بروقت نسخ اس تپ کے اور حمی یوم مین کمتر یہ ہوتا ہے کہ نبض مین اختلاف کسی قسم کا پیدا ہوا اور اگر کبھی اختلاف ہوتا بھی ہے تو اختلاف منتظم ہوتا
ہے اگر اختلاف کا انتظام برہم ہو تو اور کسی سبب سے ہوگا خواہ وہ سبب قبل از حمی کے پیدا ہو یا کہ حمی کے ساتھ ہی وہ بھی حادث ہوا ہے جیسے تعب
شدید خواہ احشا مین لذع شدید کسی مادہ کی وجہ سے اور ایسے ہی اور اسباب موجب اختلاف نظم کے ہو سکتے ہین کبھی حمی یوم مین نبض کی یہ صورت
ہوتی ہے کہ اُس مین صلابت شدید پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی برودت شدید جو تکثیف ارواح کرے پہونچی ہو یا حرارت نے آفتاب کی بشدت
تخفیف کی ہو خواہ تعب شدید کی تخفیف باعث اس صلابت کی ہو یا بھوک خواہ بیداری مفرط اور غم اُن مین سے کوئی امر باعث صلابت نبض
کا ہو کبھی جھٹ پٹ اس تپ مین انبساط نبض کا پیدا ہوجاتا ہے اور انقباض مین بطوء واقع ہوتا ہو مگر سُرعت مقدار طبعی سے زیادہ نہین ہوتی الا شاذ
و نادر۔ سرعت نبض کی حمیات یومیہ مین کمتر ہوتی ہے اس لیئے کہ حاجت ترویح قلب کی اس تپ مین بہ نسبت حاجت اخراجات بخار فاسد کے زیادہ
ہوتی ہے اس لیئے کہ بخار اس تپ مین بہ نسبت بخار معتدل کے فاسد نہین ہے البتہ بقیاس معتدل کے گرم تو ہوتا ہی جب نبض کی کیفیت صحیحہ کا ادراک

اور اس کی حرکت انقباضیہ کی شناخت میں دشواری ہو تو حرکت انبساط سے شناخت کرنی چاہیئے اور ان حرکتوں کے نسبت دریافت کرنے کے بعد پھر آسانی ہوگی جب حمی یوم زائل ہوتی ہے فوراً نبض اپنی حالت طبعی پر آجاتی ہے جیسے عادت اس بدن میں نبض چلنے کی بحال صحت ہو اور ایسی حالت پر نبض کا بعد تپ کے ہو جانا اچھی حالت ہے۔ مجملاً یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس قدر کیفیت نبض کی بہتر اور اسی طرح بول بھی جید ہو دلیل کامل ہے کہ حمی یوم ہے اور یہ بات ضروری نہیں ہے کہ اگر نبض اور بول جید نہ ہو تو حمی یوم کا ہونا بھی ضرور ہو اس لیے کہ اکثر بوقت رنگین ہونے بول کے اور اختلاف نبض خواہ ضعیف اور صغیر ہونے نبض کے حمی یوم واقع ہوتی ہے مترجم کہتا ہے مراد شیخ کی یہ ہے کہ موجبہ کلیہ متصلہ لزومیہ کی نقیض سالبہ کلیہ نہیں ہے بلکہ یہاں سالبہ جزئیہ لزومیہ صادق ہے اسی جہت سے موجبہ معدولۃ الطرفین کو بولا ہے متن یہ بھی ایک علامت حمی یوم کی خاص ہے کہ ابتدا اس تپ کی بہت خفیف ہوتی ہے اور زمانہ اُس کی تزید کا دو گھنٹے سے زیادہ نہیں ہوتا اور اُس کے زمانہ منتہی میں اعراض شدید نہیں ہوتے اور حمی عفونت میں ان باتوں کی ضد ہوتی ہے۔ یہ بھی علامت حمی یوم کی ہے کہ اُس میں اعراض شدیدہ اور تندی حرارت کی بہت تیز نہیں ہوتی اور درد سر خواہ درد پشت یا اوجاع بھی حمیات یومیہ میں کم ہوتے ہیں اگر کبھی درد سر خواہ کوئی اور درد پیدا بھی ہوتا ہے تو اسکو ثبوت خواہ لزوم بعد زوال تپ کے نہیں ہوتا بلکہ ساتھ ہی زائل ہو جاتا ہے یہ بھی دلیل اُس تپ کی حمی یومیہ ہونے پر ہوتی ہے۔ اکثر حمی یوم پسینہ آنے کے بعد اُتر جاتی ہے خواہ بدن میں ایک قسم کی تری پیدا ہوتے ہی جیسے عرق طبعی ہوتا ہے اور جو پسینہ کسی خلط کی وجہ سے آتا ہے یہ رطوبت ویسی نہیں ہوتی ہے اور مقدار میں اس پسینہ کے بہت افراط نہیں ہوتی بلکہ جتنی مقدار عرق طبعی کی ہر جسم کے واسطے مقرر ہے اُسی قدر یہ بھی ہوتا ہے گویا کہ یہ عرق اُسی کے قریب مقدار میں ہوتا ہے اور بدبو بھی نہیں ہوتا۔ اگر پسینہ بکثرت تپ کے اخیر میں آئے تو معلوم کرنا چاہیے کہ حمی یومیہ نہیں ہے ایک بہت عمدہ تجربہ حمی یومیہ کی شناخت کرنے کا یہ بھی ہے کہ مریض کو حمام میں داخل کریں اگر تھوڑی دیر کے بعد شکل قشعریرہ کے بدن میں پیدا ہو اور وہ جھرجھری غیر معتاد ہو معلوم کرنا چاہیے کہ یہ حمی عفونت ہے اُسوقت مریض کو فوراً حمام سے نکال لینا چاہیئے اور اگر حمام میں ٹھہرنے سے مریض کی حالت کچھ متغیر بر دارت نہ ہو تو یہ حمی یومیہ ہے

فصل چھٹی بیان انتقال حمی یوم کا کبھی حمی یومیہ اور حمیات کی طرف منتقل بھی ہو جاتی ہے جس قدر بدن کے اخلاط مستعد بعفونت ہوتے ہیں اور بعضے اسباب عفونت کے علاوہ حمی موجودہ کے اور پیدا ہو جائیں کہ مریض بھوکا رہا ہے خواہ اُسے نیند کم آئے خواہ طبیب سے معالجہ میں اور تدبیر میں خطا واقع ہو مثلاً مناسب بحال مریض تو یہ تھا کہ اُس کی غذا اچھی طرح ہوتی اور طبیب نے اُسے بھوکا رکھنا تجویز کیا اس صورت میں جو لوگ صفراوی مزاج ہیں اُن کی تپ منجر حمی دق کی طرف ہو جاتی ہے خواہ حمی محرقہ کی طرف انتقال کرتی ہے اور جو لوگ دموی مزاج ہیں اور گوشت اُن کے بدن میں زیادہ ہے وہ ایسی سوء تدبیر سے سونوخس میں مبتلا ہو جاتے ہیں مگر وہ تپ دموی جو بلا عفونت ہے یہ حمی مطبقہ اور بیشتر حمی مطبقہ بھی عارض ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی حمی یومیہ محتاج معونت کی تھی تنقیح مسام میں خواہ اُس کے مناسب یہ تھا کہ اس بدن میں کسی قسم کا تخلخل پیدا ہوتا کہ حرارت باطنی کو بطرف ظاہر کے نکالے اور طبیب نے براہ اشتباہ مددگاری نہ کی اس وقت تپ کو اشتعال شدید اخلاط محتبسہ میں ہوتا ہے ایسا اشتعال کہ جس طرح کوئی قوی چیز بقوت گرم ہو اور متعفن ہو جائے **علامات انتقال حمی یوم کے اور قسم کی حمیات کی طرف** دلیل اُس کی یہ ہوتی ہے کہ اب بدن برآمد ہونے عرق کے خواہ اُس تری کے جو مشابہ عرق کے ہوتی ہے تپ میں کمی ہو خواہ عرق تو آئے مگر ابھی جسم عرق سے پاک نہ ہو کر تپ اُتر جائے اور زمانہ انحطاط کا تا دیر رہے یعنی جس قسم کی تپ یہ ہو اُس کے زمانہ انحطاط کے بہ نسبت زمانہ زیادہ ہونے لگے اور انحطاط میں دشواری بھی ہو اور نبض حرارت کی کیفیت سے بالکل پاک نہ ہو جائے بلکہ کچھ آثار حمی کے بعد مفارقت کے بھی نبض میں باقی رہا کریں اور درد سر اگر بوقت حمی کے عارض ہوا تھا بعد مفارقت کے بھی باقی رہے یہ سب باتیں دلالت کرتی ہیں کہ انتقال حمی یومیہ کا بطرف حمی

عفونت خلط کے ہوگیا ہے خواہ حمی دقیہ کی طرف منتقل ہوئی ہے اگر اسباب دیسے لئے زیادہ ہون کہ حمی خلطیہ کے حدوث سے بڑھکر اور فساد کا مظنہ
ہو اُسوقت بیشک حمی یومیہ کا انتقال خاص تپ دق کی طرف ہوگا جب دق کی طرف منتقل ہوجاتی ہے اُسوقت جلد مقام شریان یعنی خاص جگہ رگ
نبض کی نہایت گرم ہوتی ہے باقی تمام اعضا مین گرمی تپ کی یکسان اور برابر ہوتی ہے اور یہ گرمی بوقت امتلاء معدہ خواہ کھانا کھاتے ہی بہت تیز
ہوجاتی ہے اور نبض مین استوا حال ہوتا ہے یعنی جسقدر اُس کے کیفیات ردیہ ہین ایک ہی سے ہر حال مین رہتے ہین اور صلابت زیادہ ہوتی جاتی ہے
اور صغر بھی بڑھ جاتا ہے اور وہ سب باتین جو ہم علامات حمی دق مین بیان کرینگے پیدا ہوجاتی ہین اگر انتقال حمی یومیہ کا سونوخس یعنی وہ حمی
دموی جو بلا عفونت ہو اُس کی طرف ہو اُسوقت نبض مین امتلا اور حرارت زیادہ معلوم ہوگی اور چہرے پر انتفاخ ہوجائیگا۔ اگر حمی یومیہ اور
اصناف حمیات عفونت کی طرف منتقل ہو قشعریرہ اور اختلاف نبض اور صغر نبض ظاہر ہوگا اور تضاغط جس کے معنی اوپر مذکور ہوچکے ہین پیدا
ہوگا اور حرارت مین لذع اور یبوست پیدا ہوگی اور باقی اعراض مین بھی شدت ہوجائے گی۔ بول کی صورت بوقت انتقال یہ ہوتی ہے کہ جس طرح
بوقت حمی یوم ہونے کے اُس مین نضج تھا اب بھی ویسا ہی باقی رہتا ہے اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ظہور نضج کا نہین ہوتا ہے **فصل ساتوین معالجہ عام
طور پر حمیات یومیہ کا** سب بیمار جو حمیات یومیہ مین مبتلا ہون تدبیر ضروری اُن کی یہ ہے کہ اچھی غذا سریع الہضم اُن کو دیجائے۔ سریع الہضم
کی قید اسواسطے ہے کہ محموم علیل ہے اور علیل کی قوت مین نقصان ہوتا ہے اور ناقص القوت کو بطی الہضم خواہ فاسد غذا کی ہضم کرنے کی قوت نہین ہوتی
مگر بعض مرضا حمی یوم کیواسطے تغلیظ تدبیر کی اجازت ہے جیسے وہ لوگ جو حمی تعبی خواہ حمی جوعی یا حمی غمی مین مبتلا ہون خواہ وہ لوگ جن کے بدن مین
خلط صفراوی زیادہ ہو یا وہ لوگ جو ابتدا تپ مین قشعریرہ کی شکایت کرین اُن کے طعام کی تدبیر اس طرح کرنی چاہیے کہ چند لقمہ طعام کے
پانی خواہ کوئی اور پینے والی چیز مین ڈبو کر دینا چاہیے تاکہ غذا خوب نفوذ کرے اور غذا انکو ضرور دینی چاہیے اگرچہ تپ شروع بھی ہوجائے
اور بعض بیمار حمیات یومیہ کی زیادتی غذا سے منع کئے جاتے ہین بلکہ اُن کی غذا مین تلطیف ضروری ہوتی ہے جیسے مگر حمی یوم سددی خواہ استحصافی خواہ
ورمی ہو مناسب ان لوگون کے حق مین یہ ہے کہ تا انحطاط حمی کے اُن کو غذا نہ دیجائے سوائے ان اشخاص کے جن کو ہم مستثنیٰ کرچکے ہین یعنی مریض
حمی تعبی اور جوعی اور غمی کے۔ آب سرد کی ابتدا تپ مین کچھ ممانعت نہین اسلئے کہ اس زمانہ مین قوت قوی ہوتی ہے آب سرد سے کچھ اس مین ضعف نہوگا
بلکہ آب سرد تبرید روح کیواسطے افضل علاج ہے لیکن اگر احشا مین ضعف ہو خواہ تپ کو زمانہ دراز گذر جائے خواہ حمی سددی ہو البتہ کثرت استعمال
آب سرد کا ان صورتون مین ہرگز مناسب نہین حمام کا استعمال غیر مصلحت ہے اور اُسکا مشورہ اکثر دیا جاتا ہے مگر جب کہ تپ کا زوال ہوجائے
اور چند اعراض صالحہ استعمال حمام سے پیش نظر ہوتے ہین ترطیب بدن کی ہوتی ہے اور عرق بخوبی برآمد ہوجاتا ہے اور مسامات مین تخلخل پیدا
ہوتا ہے اور آیندہ جب حرارت عارضی آب حمام کی دفع ہوجاتی ہے پھر تبرید بھی کرتا ہے۔ اگر مظنہ یا خوف عفونت کے وقوع کا ہوتا ہے تو
استحمام سے وہ بھی برطرف ہوجاتا ہے۔ البتہ جسکی تپ سددی ہو اُسکو حمام بیشک مضر ہوتا ہے کہ بیشتر کوئی مرض عفونت کا ایسے شخص کی نسبت پیدا
ہوجاتا ہے استعمال حمام سے اور اسی طرح حمی تخمی کی حالت مین استحمام مضر ہے مگر آخر مین جب اتساع مسام ہوجائے اور غذا خواہ تخمہ منحدر
ہوچکے اُسوقت استحمام واجب ہوتا ہے جو شخص زکام مین گرفتار ہو البتہ اُس کو استحمام نہ کرنا چاہیے مگر اسکا مادہ احتراقی ہو اُس مین ترطیب کے خیال
سے حمام جائز ہے کل اصحاب حمیات یومیہ کو زیادہ ٹھہرنا ہولے حمام مین نہ چاہیے بلکہ جتنی دیر تک اُن کا جی چاہے پانی مین حمام کے ٹھہرین ہان
جسے بوجہ استحصاف اور تکاثف کے تپ یومیہ عارض ہو اُس کو ہولے حمام مین ٹھہرنا دیر تک جائز ہے تاآنکہ عرق برآمد ہو۔ تمریخ یعنی کوئی چیز
بدن مین ملنا بطور مرکب کے ہو یعنی دو دو سے کوئی شے جسم پر گرائی جائے خواہ بطور طلا کے ہو تو یہ دونون صورتین بُری ہین کہ مسامات بند کردیتی ہین

اور جسقدر بخارات بذریعہ مسامات جلد نکلتے تھے اب بوجہ بند ہونے راہون کے چونکہ دیر مین برآمد ہون گے اسوجہ سے زمانہ قیام تک کا بعد تریخ کے بڑھ جاتا ہے خواہ وہ تپ بوجہ سدہ ظاہریہ کے ہو جیسے کہ حمی استحصافیہ اور تشفیہ خواہ بوجہ سدہ باطنی کے ہو جیسے حمی سددی ہان اگر تریخ کے ساتھ دلک یعنی مالش بھی کرین البتہ مسامات کھلجائینگے ۔ باین ہمہ فائدہ تریخ کا یہ ہو کہ اگر بدن مین رطوبت زیادہ ہو اُسکی تحلیل ہوجاتی ہے اور اگر تھوڑی سی رطوبت ہو بذریعہ تمریخ اور دلک کے خشک ہوجاتی ہے ۔ جتنے بیمار حمیات یومیہ کے ہین کسی کو استفراغ کی ضرورت نہین ہے سوائے اسکے جو سُدہ یا امتلا کی وجہ سے خواہ بوجہ تخمہ کے ۔ حمی مین مبتلا ہوا اسی طرح جسے حمی یوم استحصافیہ ہوا اور اُس کا بدن مواد سے پُر ہو **فصل آٹھوین بیان مین اصناف حمیات یومیہ کے** اقسام حمیات یومیہ کے بعض قسمین احوال نفسانیہ کی طرف منسوب ہین اور بعض اقسام احوال بدنیہ کی طرف منسوب ہین اور اقسام امور خارجیہ کی طرف نسبت دئے جاتے ہین ۔ احوال نفسانیہ کی طرف منسوب اتنی قسمین ہین غمّی اور ہمّی اور فکری اور غضبی اور سہری اور نومی اور فرحی اور فزعی ۔ احوال بدنی کی طرف جو حمیات منسوب ہین ان مین کچھ تو ان اُمور بدنی کی طرف منسوب ہین جو افعال اور حرکات بدنیہ مین خواہ سکون بدنی ہین لیکن کچھ تمام ایسے ہین جو افعال اور حرکات بدنی کی طرف منسوب نہین جو اقسام کہ حرکات اور افعال بدنی کی طرف منسوب ہین وہ یہ ہین تعبی اور رنجی استفراغی اور اس مین حمی وجعی بھی داخل ہے اور حمی غشیہ اور جوعی اور عطشی ۔ اور جو اقسام غیر افعال اور حرکات بدنی کی طرف منسوب ہین ان مین سے ایک سددی اور تخمی اور ورمی اور تشنجی ۔ جو حمیات یومیہ امور خارجی کی طرف منسوب ہین جیسے احتراقی ایک تپ ہے جو احتراق شمس کی طرف منسوب ہے خواہ جو بوجہ برودت ہوا وغیرہ کے عارض ہو جسے استحصافیہ کہتے ہین یا جو نہانے اور غسل کرنے سے عارض ہو جسے اغتسالی کہتے ہین اب ہم ہر ایک قسم کو جدا جدا مع اُن کے علاج کے ذکر کرتے ہین **فصل نوین حمی یوم غمی کا بیان** کبھی بسبب حرکت روح کے بطرف اندرون جسم کے اور مختنق ہو جانے روح کے باطن مین بسبب زیادہ رنج اور غم کے حرارت بڑھ کر حمی وحیہ عارض ہوجاتی ہے علامت اُس کی بول کا رنگ ناری ہوجاتا ہے اور بوقت خروج بول کے اسقدر تیزی اور حدت ہوتی ہے کہ مریض اُسے بخوبی احساس کرلیتا ہے اور یہ حدت بوجہ غلبہ یبوست کے ہوتی ہے اور حرکت آنکھ مین غوض یعنی پستی عارض ہوتی ہے اور حلقے آنکھون کے بیٹھے ہوئے اور ٹھہرے ہوئے اور یہ بات تحلل کی اور سکون آنکھ کی حرکت مین بوجہ فتور اور ضعف قوتی کے پیدا ہوتی ہے ۔ چہرے پر زردی ہوتی ہے اس لئے کہ حرارت اندر کی طرف چلی گئی ہے اور نبض مین صغر اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور کبھی نبض مین اندر کے صلابت بھی پیدا ہوجاتی ہے **علاج** اس کا یہ ہے کہ آبزن مین داخل کیا جائے بشرطیکہ اُس مین گرمی اور سردی معتدل ہو اور اگر اسکا ارادہ استحمام کا ہو تو آب حمام مین اُسکو ٹھہرانا چاہیئے ہوائے حمام مین اُسے ٹھہرنے کی ممانعت ہے اور بعد حمام کے مالش روغن کی اُس کے بدن مین کرائی جائے اس لئے کہ روغن اُس کے واسطے بہت نافع ہے اتنا حمام نافع نہین ہے اور مفرحات قلبیہ مین اُس کو مشغول کرنا چاہیئے کہ اُسکا استعمال کرے اور سرد مزاج کی عطر سونگھے اُس کے سینہ پر سرد تر طلا جو مرکب لعابات اور عصارات سے ہون لگائے جائین اور اُن طلاؤن مین گلاب خواہ کیوڑہ وغیرہ جو نفیس عرق ہین داخل کئے جائین ۔ شراب جس مین پانی بکثرت ملا ہوا ہو اُن کو پلائی جائے کہ اُن کے واسطے بہت اچھی دوا ہے **فصل دسوین حمی یوم ہمیہ کے بیان مین** کبھی بسبب زیادہ اہتمام کے کسی امر مطلوب کی طرف حرکت تند اور عنیف روح کی ایسی ہوتی ہے کہ اس مین گرمی بہت پیدا ہوجاتی ہے یہانتک کہ تپ واقع ہوتی ہے **علامات** اس تپ کے مشابہ علامات حمی غمیہ کے ہین لیکن حرکت آنکھ کی باوجود دیکھ بوجہ تحلل کے غائر ہوتی ہے مگر بطرف خارج کے ہوتی ہے اور نبض مین ذبول اور انخفاض نہین ہوتا بلکہ نبض اگر ضعیف ہوتی ہے تو تب بھی کسیقدر شہوق ہوتا ہے **علاج** اس تپ کا مثل علاج حمی غمیہ کے ہے **فصل گیارہوین حمی یوم فکریہ کے بیان مین** کبھی بہت کثرت فکر کے امور معاش خواہ معاد مین حمی ایسی عارض ہوتی ہے جیسے ہمی غمی اور ہمی ہوتی ہے مگر اس تپ مین آنکھ کی

حرکت معتدل ہوتی ہے نہ اندر کو میلی ہوئی اور نہ باہر کو نکلی ہوئی مگر مائل غور اور فرورفتگی پر ہوتی ہے اور نبض کے شہوق اور غموض میں اختلاف ہوتا ہے مگر اکثر نبض ان دونوں کیفیت میں معتدل ہوتی ہے اور چہرے کا رنگ اس تپ میں بھی زردی مائل ہوتا ہے **علاج** اس تپ کا مثل سابقہ حمی یومیہ کے ہے

فصل بارہویں حمی یوم غضبیہ کا بیان کبھی بسبب زیادتی حرکت روح کے بطرف خارج کے حالت غضب میں ایک حرارت مفرطہ روح قلبی میں ایسی لاحق ہوتی ہے کہ اُس کی وجہ سے تپ عارض ہو جاتی ہے **علامات** اس تپ کی چہرے کا سرخ ہو جانا ہے لیکن اگر غصہ کے ہمراہ خوف بھی ہو تو پھر چہرہ زرد ہوتا ہے اور چہرہ پر ایک بھرا بھرا پن جیسے حمی یوم سہریہ میں ہوتا ہے اُسی قدر اس تپ میں ہوتا ہے اور آنکھیں دونوں سرخ اور ڈھیلے آنکھوں کے باہر نکلے ہوئے اس لیے کہ حرکت روح کی بطرف خارج کے شدید ہوتی ہے اور کبھی بعض آدمیوں کو تھرتھری بھی اسی حالت میں لاحق ہوتی ہے اس جہت سے کہ اُن کے بدن میں کوئی خلط متحرک ہوتی ہے خواہ اُن کی طبیعت میں کسی قدر ضعف ہوتا ہے اس وجہ سے تمام جسم کانپنے لگتا ہے۔ بول کا رنگ اس تپ میں سرخ اور بروقت خروج کے حدت محسوس ہوتی ہے۔ اور کسی قدر اُس میں چلک بھی ہوتی ہے نبض اس تپ میں ضخیم یعنی گندہ اور ممتلی وشاہق یعنی خوب اچھلتی ہوئی اور حرکت میں تواتر ہوتا ہے **علاج** اس تپ کا یہ کہ غصے کا دور کرنا خواہ جو حرارت غضب کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اُس کے مسکنات کا استعمال کرنا اور جو امور مفرح قلب ہیں از قسم حکایات مزاح آمیز اُن کی طرف متوجہ کرنا خواہ بہت خوش آواز جن کی آواز دردناک ہو اُن کا گانا سنانا بشرطیکہ وہ الحان خواہ راگ درد انگیز نہوں بلکہ طبیعت کو اُن کے سننے سے محض سرور حاصل ہو خواہ کھیل ولعب کے امور عجیبہ مثل شعبدہ وغیرہ کے اُن کی طرف مشغول کرنا اور حمام میں اچھے ہمراہیوں کے ساتھ لیجانا جس کا پانی شیر گرم ہو اور اُس میں حرارت زیادہ نہو اور مالش بہت سے روغن کی بدن میں کرنا کہ یہ مالش اُن کو نہایت مفید ہے اگر روغن سے کیجائے کہ آب گرم جو خالی از تسخین نہیں ہے اُس کی مالش چنداں مفید نہیں ہے۔ غذا جو بارد رطب ہو اُن کے واسطے تجویز کرنی چاہیئے اور شراب کے استعمال سے بالکل احتراز واجب ہے کہ اُن کے حق میں نہایت مضر ہے اس لیئے کہ قوت غضبی کو برانگیختہ کرتی ہے

فصل تیرہویں حمی یوم سہریہ کے بیان میں کبھی بوجہ بیداری کے بھی تپ عارض ہو جاتی ہے **علامات** اسکے یہ ہیں کہ قبل از تپ کے بیداری واقع ہوئی ہو اور پلکیں بوجھل ہو جائیں اسقدر کہ آنکھیں کھل نہ سکیں اور آنکھیں بیٹھی ہوئی نظر آئیں بوجہ تحلل رطوبات اور روح کے (جو بسبب حرارت حرکت بیداری کے پیدا ہوتا ہے) اور پپوٹے سوجے ہوئے نظر آئیں بجہت فساد ہضم کے اور کثرت بخارات جو سوء ہضم میں پیدا ہوتے ہیں اور بول میں کدورت ہو بوجہ ہضم نہ ہونے کے نبض میں بھی ضعف ہوتا ہے اس لیئے کہ قوت بوجہ تحلل کے ضعیف ہو جاتی ہے اور چہرہ بوجہ سوء ہضم کے زرد ہو جاتا ہے اور بھرا بھرا پن چہرے کا بوجہ تہبج کے اور بوجہ سوء ہضم کے عارض ہوتا ہے مگر اس تپ کی انتفاخ وجہ اور تہبج میں سرخی نہیں ہوتی جیسے حمی یوم غضبی میں ہوتی ہے مترجم کہتا ہے لطف عبارت کا اس مقام پر یہ تھا کہ چونکہ سوء ہضم علت زردی اور انتفاخ چہرے کی ہے اس لفظ کو مکرر کہنا خوب نہیں مگر ایک ہی جگہ کہنے سے ذکر تہبج وجہ کا دقت ہوتا ہے اس لیئے تکرار ہی بہتر ہے **علاج** اس تپ کا تودیع یعنی مریض کو بحال خود چھوڑ دینا اور تسکین حرارت اور ایسی تدبیر کرنی کہ نیند آجائے اور سر پر تریڑے بارد رطب دواؤں کے اور ایسے حمام میں لیجانا جہاں رطوبت زیادہ ہو یعنی آب حمام کا استعمال بہ نسبت ہوا کے زیادہ ہو اور غذائیں ہلکے کیموس والی یعنی جلد ہضم ہوں جیسے چوزہ مرغ خواہ تیہو وغیرہ کھلانا اور مالش ایسے تیلونکی جو ترطیب کریں اور شراب رقیق ایسے بیمار کو سب چیزوں سے زیادہ مفید ہے کہ بحفظ ملائی جائے بشرطیکہ درد سر نہو

فصل چودہویں حمی یوم نومی وراحتی کا بیان روح کے بخارات گرم اکثر تحلل ہوتے ہیں حالت بیداری میں بوجہ حرکت کے بعد اسکے جب آدمی دیر تک سوتا ہے اور راحت پاتا ہے خصوصاً اگر اسقدر نوم یا راحت کا عادی نہو بلکہ خلاف عادت کے اسقدر نوم غالب ہو جائے وہ بخارات تحلل نہیں ہو سکتے انھیں بخارات کی وجہ سے روح میں عفونت پیدا ہوتی ہے اور تپ عارض ہوتی ہے **علامات** اس تپ کے پہلے سے خواب اور نوم طویل واقع ہونا خصوصاً تخمینًا تمام اسقدر سونا

خلاف عادت ہو۔ استلاء بخاری جو نبض سے دریافت ہوتا ہے وہ بھی اس تپ کے وجود پر دلیل ہے **علاج** تولین ہو ہوئے حمام مین تاکہ بخارات
مستحلل ہون اور غسل معتدل گرم پانی سے کرنا اور غذا کم استعمال کرنی کہ اُسکا مزاج بھی مائل برودت اور رطوبت کی طرف ہو اور معتدل طور پر ریاضت
کرانی اور شراب کا پلانا ضرور نہین **فصل پندرہوین حمی یوم فرحیہ کے بیان مین** کبھی زیادہ خوشی سے بھی تپ پیدا ہوتی ہے جس طرح زیادہ غضب سے
پیدا ہو جاتی ہو **علامت** اس تپ کی قریب بعلامات حمی غضبی کے ہو مگر آنکھ کا انداز مثل انداز فرحان ہو اور دخونت آدمی کے ہوتا ہے غضبناک
آدمی کی چتون سے الگ ہوتی ہے اور نبض مین تواتر بھی کم ہوتا ہے **علاج** اس تپ کا علاج حمی غضبی کے قریب ہوتا ہو **فصل سولھوین حمی یوم فزعیہ**
کے بیان مین کبھی بوجہ خوف شدید کے تپ عارض ہوتی ہے جیسے بوجہ غم کے عارض ہوتی ہے اسلئے کہ خوف کو غم سے ایسی نسبت بالضد ہو جیسے نسبت
غضب کو فرح سے ہو کہ حرکت روح کی فزع اور خوف مین بطرف داخل کے ہوتی ہے اور حرکت غضب بطرف خارج کے ہوتی ہو اور یہ بھی بات ہو
کہ حرکت خوف اور غضب کی دفعۃً ہوتی ہے اور غم اور فرح کی حرکت بتدریج آہستہ آہستہ ہوتی ہے **علامت** اس تپ کی قریب علامت حمی یوم غمی کے
ہے مگر اس تپ مین اختلاف نبض کا بہ نسبت حمی غمی کے زیادہ ہوتا ہے اور تیور آنکھ کے خوف زدہ کی طرح پر ہوتے ہین **علاج** بھی اس تپ کا قریب
بعلاج حمی غمی کے ہو اور جس وجہ سے خوف زدہ ہوا ہے اُس سے بےخوف کر دینا چاہیئے اور اخبار ایسے سنانے چاہئین کہ دل خوش ہو جائے شراب
بھی اس تپ مین نفع کرتی ہے **فصل سترھوین حمی یوم تعبی کے بیان مین** تعب یا تھک جانا کبھی ایسی شدید گرمی روح کو پہونچاتا ہے کہ افعال روح کو
ضرر شدید پہونچتا ہے لیکن فقط افعال روح حیوانی و نفسانی کو تعب سے ضرر شدید پہونچتا ہے **علامت** اس تپ کی ایک تو یہی ہے کہ پہلے تعب پہونچا ہو
اور مفاصل خواہ جوڑ بدن کے سب گرم ہون بہ نسبت اور اعضا کے اور تھکاؤ خواہ ماندگی اور خشکی تمام بدن مین محسوس ہو اور اکثر آخر مین جب تپ کم ہونے
لگے کسی قدر تری بدن مین پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ تعب بوجہ ریاضت معتدلہ کے حادث ہوا ہو اور بحد تجفیف نہ پہونچا ہو اور نہ برودت خارجیہ مانع
تحلل کی ہو اور اگر تعب شدید ہو تو بدن مین عرق خواہ تری کم برآمد ہوتی ہے اور تعب شدید کے بعد اکثر خشک کھانسی بھی پیدا ہوتی ہے کہ ریہ کی رطوبت
بھی بمشارکت اور رطوبات بدنیہ کے خشک ہوتی ہے اور نبض اس تپ مین صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اور بیشتر بوجہ یبس کے نبض مین صلابت بھی پیدا ہو جاتی
ہے اور بول زرد رنگ اور حاد ہوتا ہے بوجہ حرکت کے جس سے ہیجان خلط مراری کا ہوتا ہو اور بوجہ تحلل کے رقیق بھی ہو جاتا ہے **علاج** اس تپ
کا راحت رسانی مریض کو تعب سے محفوظ رکھکر اور استحمام اور آبزن اور بعد حمام خواہ آبزن کے تیل کی مالش خصوصاً مفاصل پر اور کھلانا ایسی غذا کا
جس سے کیموس جید ہو اور ترطیب بھی کرے اور مقدار غذا کی اسی قدر ہو جسے بلا دقت مریض ہضم کرے مرغ کے چوزے ہون خواہ بکری کا بچہ کم عمر خواہ
بھیڑ رضیعی اس لیے کہ ان کی قوت بوجہ زیادتی تحلیل کے ضعیف ہوتی ہو اس لیے اُن سے امید اُن غذاؤن کے ہضم کی نہین ہو جو بحال صحت
کھا کر ہضم کر لیتے تھے بلکہ اب اس سے کم غذا تجویز کرنی چاہیئے۔ اسی سبب سے اگر ایسی غذا اُن کو دیجائے کہ جس کی تھوڑی مقدار سے تغذیہ کثیر حاصل ہوتا ہے
مثل ان لحوم کے جو ہم ذکر کر چکے خواہ زردی نیم برشت انڈے کی خواہ خصیہ مرغ خانگی کے کہ ان غذاؤن کا استعمال اُن کے حق مین بہت عمدہ ہے
بعض طبیبون کی یہ رائے ہو کہ جو حمی تعبی مین گرفتار اور ماندگی کی وجہ سے بیمار ہوا اُس کے حق مین تلطیف تدبیر یعنی کمی غذا کی بہت مناسب ہو بہ نسبت
اور بیمارون کے اور یہ رائے صائب نہین ہو۔ اگر کمی غذا سے کمی مقدار غذا مراد ہے گو تغذیہ اُسکا زائد ہو تو صحیح ہو ورنہ غلط ہو۔ تر فواکہ ایسے بیمار کو
دینا بہت ضرور ہے جیسے انار امرود سیب انگور ترش۔ اور شراب کثیر المزاج جسمین پانی زیادہ ملا ہوا اُسکا پلانا بھی جائز ہے اگر خوگر شراب کا نہین تو شربت
شکر خواہ مصری وغیرہ خواہ [?] سیب پلانا چاہیئے ایسکے بدن مین تیل کی مالش بہ نسبت اور بیمارون کے زیادہ چاہیئے تاکہ اسکے اعضا خواہ مفاصل
جو خشک ہو گئے ہین اُن مین ترطیب حاصل ہو۔ اور اعضا و مفاصل مین جو تمدد خواہ تناؤ واقع ہوا ہے وہ برطرف ہو جائے بذریعہ ترطیب و دہن کے [illegible]

کا ملنا سب سے افضل ہے اور تمام بدن میں روغن کی مالش کرنی چاہیے خصوصاً سر اور گردن اور مہرے پشت کے اور سب مفاصل کی خصوصاً بعد حمام کے مالش
ان اعضا کی بہت مفید ہے اس بیمار کے بچھونے خوب نرم چاہییں اور کپڑے خوشبودار مکان معطر کر دینا واجب ہے اگر بعد حمام اور مالش کے پھر بنظر
کسی بقیہ کے رائے طبیب کی ہو دوبارہ حمام کرنا چاہیے اور تمریخ آبزن وغیرہ جو جو تدبیریں اوپر بیان ہوئیں سب کو دوبارہ کرنا بنظر احتیاط کچھ ممنوع
نہیں ہے **فصل اٹھارویں حمی یوم استفراغی کا بیان** کبھی جب اخلاط مضطرب ہو کر بذریعہ اسہال کے خارج ہوتے ہیں اسوقت حرکت شدید جو
روح میں پیدا ہوتی ہے اس کے اشتعال سے روح میں ایسی حرارت پیدا ہوتی ہے کہ تپ واقع ہوتی ہے اور اشتعال حرارت اکثر تو اسی وجہ سے
ہوتا ہے کہ بعد اسہال کے ایک ماندگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی ادویہ مسہلہ مثل تربد اور سقمونیا کے بھی چونکہ گرم بالطبع ہیں ان سے بھی حرارت پیدا ہو جاتی
ہے کبھی چونکہ فصد کی وجہ سے ہمراہ خون کے رطوبت اور دموبت ابخرہ کی زائل ہو جاتی ہے اور اس وجہ سے دخانیت اور صفراویت کا غلبہ ان
بخارات پر ہوتا ہے حرارت تپ کی پیدا ہو جاتی ہے **علاج** اس تپ کا اول تو یہ ہے کہ حابس چیزیں جن سے اطلاق طبیعت اور روانی اخلاط کی موقوف
ہو استعمال کی جائیں اور ان چیزوں کو ہم اسہال و حبس کے ابواب میں بخوبی بیان کر چکے ہیں اور غذا ایسی دینی چاہیے کہ علاوہ تبرید اور ترطیب کے جسقدر
ہضم ہو اس سے زیادہ قوت بخشے اور مراد یہ ہے کہ سریع الہضم مقوی ہو اور ترطیب و تبرید کا فائدہ بخشنے اور غذا میں بھی قابضات کی شرکت مناسب
ہے مثل آب انار ترش خواہ آب سیب وغیرہ کے معدہ پر ضماد حابس لگائیں اور نطول مقوی جو بالفعل گرم ہو ٹھنڈا ہو استعمال کریں بلکہ شیر گرم نطول کا
بھی استعمال جائز نہیں اسلیے کہ جو چیز شیر گرم ہوتی ہے وہ مرخی اور محلل بالقوت بھی ہوتی ہے اور دفع قبض میں معین ہوتی ہے اور یہاں قبض درکار ہے منجملہ
تراکیب مسخنہ قابض کے مناسب اس مقام کے یہ ہے کہ ایک کپڑا روغن ناردین خواہ کوئی اور روغن جو اس سے بھی زیادہ سرد ہو اور خوشبو ہو اسمین ڈبو کر
نچوڑیں کہ بہت سا تیل تو نچوڑنے سے نکل جائے اور اس کو معدہ پر رکھے اور قلب اور جگر پر ایسی چیزوں سے ضماد کریں جو تبرید کرتی ہیں جیسے
صندل گلاب وغیرہ **فصل انیسویں حمی یوم وجعیہ کے بیان میں** درد کسی مقام پر کیوں نہو کبھی روح میں ایسی گرمی اس سے پیدا ہوتی ہے کہ
منجر بحمی وجعیہ ہو جاتی ہے **علامت** اس کی یہی ہے کہ سر یا آنکھ خواہ دانت خواہ مفاصل اور اطراف یا قولنج اور بواسیر میں درد ہو اور اور قسم کے
اوجاع جو دنبل وغیرہ کی جہت سے ہوتے ہیں **علاج** پہلے ازالہ درد کی تدبیر کریں جس طرح ہر ایک کی تدبیر مقام خاص میں اس کے لکھی ہے اس کے بعد
حمی کا علاج مثل حمی تعبیہ کے کرنا چاہیے اگر شراب پلانے سے زیادتی درد کا خوف ہو ہرگز نہ پلانی چاہیے **فصل بیسویں حمی یوم غشیہ کے
بیان میں** جس شخص کو غشی آتا ہے کبھی بوجہ اضطراب حرکت روح کے ایسی گرمی پیدا ہوتی ہے کہ اس گرمی سے حمی لاحق ہو جاتی ہے اور معتبر ایسا ہوتا
ہے کہ بعد زوال غش کے خطرے کی تپ باقی رہتی ہے **علامت** اس تپ کی یہی ہے کہ قریب حالت غشی کی ہوتی ہے اور قوت بالکل ساقط
ہوتی ہے اور کسی اور ایسے تپ کی علامت جس سے سقوط قوت ہو جائے نہیں ہوتی یعنی وہ تپ کہ حمیات یومیہ سے خارج ہو اسلیے کہ حمیات
یومیہ میں کوئی ایسی تپ نہیں ہے جسمیں سقوط قوت کا ہو سوائے اس تپ کے۔ اور نبض کا حال اس تپ میں نہایت مختلف ہوتا ہے کبھی جب برودت
غالب ہوتی ہے نبض سے ساقط ہو جاتی ہے کبھی جب غلبہ حرارت کا ہوتا ہے نبض میں سرعت پیدا ہو جاتی ہے اس تپ کی نبض مشابہ نبض
اصحاب ذبول کے ہوتی ہے وہ ذبول شدید جسمیں خشکی جلد کی بہت غالب ہوتی ہے جیسے دق کا بیمار اور مشابہت اس نبض کو اصحاب ذبول کی نبض
سے صلابت اور دودی ہونے میں ہوتی ہے **علاج** اس تپ کا پہلے غشی کا علاج اور غذا جو زود ہضم ہو اور جسکا کیموس جید ہے کھلائیں جنکا ذکر
اوپر ہو چکا اور اگر محتاج ہو تو شراب پلائیں اور اسکا کچھ خوف نکریں کہ بوجہ تسخین کے حرارت زیادہ ہو گی جب بیمار کو غشی سے افاقہ ہو جائے
اور تپ شبیہ حمی ذبول کے باقی رہے اسکا علاج بموجب اس قاعدہ کے کیا جائیگا جو قاعدہ تبرید اور ترطیب کا ہے **فصل اکیسویں حمی یوم**

جو عیہ کے بیان میں کبھی حرارت بخارات بدن کی تیز ہو جاتی ہے اگر غذا نہ پہونچے اور اس وجہ سے تپ عارض ہوتی ہے نبض اس تپ میں ضعیف اور
صغیر متواتر مائل بصلابت ہو جاتی ہے **علاج** اس تپ کا پہلے غذا دینا اگر تپ موجود ہو تو آش جو مین آب کدو خواہ پالک کا ساگ یا اور سرد ترنقول
کا استعمال کرانا چاہیے اور غذا میں اس بات کا ضرور ہے کہ اُن سے کیموس جید پیدا ہو اور قوت دار غذا بھی ہو اور بعد ازان حمام کیا جائے اور
اُس کے سر پر نیم گرم پانی بکثرت ڈالا جائے اور ایسے پانی مین بٹھلایا جائے اور بدن میں روغن بنفشہ خواہ روغن گل اور روغن کدو کی مالش واسطے ترطیب
کے کرنی چاہیے **فصل بائیسوین حمی یوم عطشیہ کے بیان میں** یہ تپ اعراض میں قریب حمی جوعی کے ہے اور پیاس کی وجہ سے اسکا پیدا ہونا
بہ نسبت حمی جوعیہ کے زیادہ قریب الوجود ہے اسلئے کہ پانی نہ پہونچنے سے جو حرارت قوی بخارات کی فرو ہوگی تو ضرور تپ پیدا ہوگی **علاج**
ٹھنڈا پانی پلانا اور آب لو اور تمر ہندی خصوصاً آب انار کا زیادہ استعمال کریں اور آبزن سے ترطیب اُن کی ضرور کریں اور اگر ممکن ہو یعنی ضرر کا گمان
نہو تو آب سرد سے غسل کرائیں **فصل تئیسوین حمی یوم سدیہ کے بیان میں** سدہ کبھی جلد کے مسام میں پڑتا ہے بوجہ سوختگی جلد کے حرارت جسم سے
بوجہ اس کے کہ دھونا جلد کا بہت کم ہو اور بکثرت گرد و غبار آلودہ ہونے سے جلد کے اور بوجہ پہونچنے برودت غسل کے اور مجفف پانی میں نہانے سے
جیسے پھٹکری ملی پانی سے کوئی نہائے اور آفتاب کی سوزش سے جو احتراق جلد کا ہوتا ہے کہ جلد مثل کوئلے کے بیوست میں ہو جاتی ہے اور کبھی
سدہ ریشہ ہائے عروق اور اُن کے سوراخ میں بھی پڑتا ہے اور رگوں کے منہ میں بھی اور جو ما بین رگون میں ہیں اُن میں سدہ پڑتا ہے حمی یوم سدی
میں یہی پھیلا سدہ مراد ہے مسامات کا سدہ یہاں مراد نہیں ہے اس قسم کے سدہ پڑنے سے کبھی تحلل کم ہو جاتا ہے تو امتلاء عروق بڑھ جاتا ہے
اور زیادہ دیر تک امتلاء سے احتقان بخارات پیدا ہوتا ہے اور تنفس میں کمی کی وجہ سے ارواح میں حرارت پیدا ہوتی ہے اور بخار گرم زیادہ
جمع ہوتے ہیں کہ تحلل نہیں ہوتے ان وجوہ سے حرارت مفرط پیدا ہوتی ہے جبتک اس حرارت کا اشتعال لطیف اجرام میں یعنی روح میں رہتا ہے
حمی یوم سدیہ پیدا ہوتی ہے اور اگر حرارت روح سے بڑھ کر خون تک پہونچے سونوخس عارض ہوگی اور آیندہ اوراق میں اس تپ کا بیان کیا
جائیگا کہ سونوخس اُن حمیات خلطیہ میں داخل ہے جنمیں تعفن اخلاط نہیں ہوتا ہے بلکہ محض اشتعال حرارت اور غلیان خون اور سخونت زائدہ کا اثر ہے
اگر یہی اشتعال جس سے حمی یوم سدی خواہ سونوخس عارض ہوتی ہے اور اسقدر بڑھ جائے کہ سدہ قوی پڑے اور اُس میں عفونت حاصل ہو اور تنفس
معدوم ہو جائے تو اور تمام حمیات عفونت کی طرف انتقال ہو جاتا ہے اور ایسا سدہ جو موجب حمی عفونت کا ہو یا بوجہ کثرت اخلاط اور خصوصاً
خون منی کے ہوتا ہے ۔ یا بوجہ غلاظت اخلاط کے ہوتا ہے خواہ اخلاط کی لزوجت سے ۔ یا اس سبب سے کہ کوئی شے اسباب سدہ سے نفس عضا میں جو منفذ
از تنفس میں واقع ہوئی جو منا نیکہ نقطہ مجری تنفس میں بسبب پیدا ہوا ہے جیسے کہ برودت منقبضہ عضا میں پیدا ہو خواہ ایسا ورم پیدا ہو کہ راہ میں
تنگی واقع ہو جائے خواہ کوئی چیز زائد مثل گوشت وغیرہ کے پیدا ہو جائے یا اور کوئی سبب نفس عضا میں حادث ہو جائے جنکا ذکر فن کلیات میں ذیل
موجبات سدہ کے میں ہو چکا ہے اس مقام کو یاد کرنا چاہیے ۔ یہ حمیات یومیہ میں ایسی ہے کہ جسکا انتقال دق کی طرف نہیں ہوتا ہے خواہ بہت کم ہوتا
ہے اسلئے کہ [illegible] اس تپ میں کثیر المادہ ہوتا ہے اسی حمی سدیہ میں تشنگی اور لزوم حرارت اور التہاب و رنگ قارورہ متوسط درمیان ناری اور قسم
کے ہوتا ہے یہی تپ ایسی ہے کہ عرق اسمیں بدشواری برآمد ہوتا ہے اور حمیات خلطیہ سے جسقدر یہ تپ مشابہ ہے اور کوئی حمی یومیہ اسقدر مشابہ نہیں
ہے یہ تپ ایسی ہے کہ تیسرے دن تک باقی رہتی ہے اور کبھی چار یا پانچ روز کے بعد زائل ہوتی ہے اور سدے بکثرت پڑجائیں اور قوی ہوں اور نہیں
نمانت خواہ استحصان خارج بدن سے ہو ۔ اگر سدے کم ہوں تو زوال اس تپ کا بہت جلد ہوتا ہے بشرطیکہ علاج اور اطاعت مریض میں
شناعت مرض میں خطا واقع نہو ۔ یہی تپ حمیات یومیہ میں ایسی ہے کہ بعد زوال کے پھر پلٹ آتی ہے بوجہ باقی رہنے بعض سدوں کے جو علت مرض واقع

ہیں اسوجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس تپ کیواسطے نوبے مقرر ہیں۔ اور یہی تپ اکثر منتقل بطرف بردہ و قشعریرہ کے ہوتی ہے اسوقت گمان ایسا ہوتا ہے
کہ یہ تپ عفونت کی طرف منتقل ہوگئی حمی سدی اگر بعد فصد کے بائیں جانب میں بدن کے درد پیدا کرے بدون اعادہ فصد کے کوئی چارہ نہوگا خصوصاً
کہ بعد فصد کے تپ زائل ہوجائے اور درد قائم رہے **علامات حمی یوم سدی کے** جسوقت حمی یوم عارض ہو اور اُسکا کوئی سبب ظاہری اور مادی
دریافت نہوسکے اور زمانہ انحطاط اسکا طولانی ہو فوراً معلوم کرنا چاہیے کہ حمی سدیہ ہے خصوصاً اگر انحطاط بدون استفراغ نداوت کے واقع ہو اس تجویز میں زیادہ
قوت ہوتی ہے اگر بدن مریض ممتلی ہو کہ اس میں خون کی کثرت ہو اور بکثرت پیدا ہوتا ہو خواہ اخلاط اس بدن کے غلیظ اور لزج ہوں۔ فرق درمیان ان
دوصورتوں کے یعنی امتلاء خون اور امتلاء اخلاط غلیظہ سے جو تپ واقع ہوئی ہے یہ ہے کہ جو حمی سدی بوجہ کثرت اخلاط لزجہ غلیظہ کے پیدا ہوگی اُسپر علامات
خاصہ اُن اخلاط کی دلالت کریں گے اور بدن میں انتفاخ اور تمدد اور سرخی منھ کی اور پُر ہونا رگوں کا خون سے اور باقی علامات کثرت خون کے نہوں گے۔ اور
جو تپ بوجہ کثرت خون کے سدہ پڑکر پیدا ہوئی ہے اسمیں علامتیں امتلاء خون کی مثلاً سرخی چہرہ اور پُری رگوں کی خون سے اور پھولنا منھ کا خواہ تمدد وغیرہ
جتنے علامات کثرت خون کے ہیں بدن میں ظاہر ہوں گے اگر سدے بہت سے پڑ جائیں نبض صغیر ہوجائے گی اور اگر افراط سدوں کی نہو صغیر ہونا نبض کا
کچھ ضرور نہیں **علاج** اس تپ کا یہ ہے کہ اگر سبب کثرت اخلاط خواہ بوجہ کثرت خون کے حمی سدی پیدا ہوئی ہے تو فصد اور استفراغ میں اخلاط کی جلدی چاہیے
اگر بعد فصد کے پھر تپ نہو تو اس سے بہتر کیا ہے اور اگر بعد فصد کے پھر تپ عارض ہو پھر بدون اس خوف کے کہ انصباب مواد قلب وغیرہ کی طرف نہ ہوجائے۔
دوبارہ فصد لینا مناسب نہیں ہے بلکہ فصد میں انتظار نضج کے توقف بہتر ہے اسواسطے کہ فصد سے اجزائے اخلاط کا ہوتا ہے اور اخلاط صالحہ اخلاط فاسدہ سے
ملکر فساد شدید پیدا کرتے ہیں۔ اگر بدون دوبارہ کھولنے فصد کے چارہ نہو یعنی مثلاً ضرر پہونچنا بطرف قلب وغیرہ کے متیقن ہوجائے اسوقت پھر دوبارہ
کھولنے میں تاخیر کچھ ضرور نہیں اور استفراغ اخلاط بھی کرنا چاہیے بعد فصد اور استفراغ کے استعمال ایسی چیزوں کا چاہیے کہ تفتیح سدہ کی کریں اور مجاری کو
مواد خواہ سدوں کی آلایش سے پاک کریں۔ قبل از استفراغ کے تفتیح سدہ اور تنقیہ مجاری کی طرف مبادرت کرنی جائز نہیں ہے اس لیے کہ یہ بات
اکثر سبب اس قباحت کا ہوتی ہے کہ جذب اخلاط دفعۃً بطرف مجاری کے ہوتا ہے اور بعد جذب یہ اخلاط اُن مجاری میں بستہ ہوجاتے ہیں بعد اس امر
میں بہت سے خطرے پیدا ہوتے ہیں بلکہ اکثر سدے زیادہ ہوجاتے ہیں اگر مواد غلیظ بدن میں ہوں خصوصاً اگر کسی بدن کے منافذ تنگ مخلوق ہوں علاوہ
براہ فصد اور استفراغ خود بھی کبھی ان فضول دخانیہ کو (جو موجب تنگی اخلاط ہوکر سبب حدوث تپ کی ہوتی ہیں) نکال دیتی ہے اور اُن اخلاط کو عفونت
سے باز رکھتی ہے خصوصاً اگر فصد میں اخراج خون کا اتنا مبالغہ کیا جائے کہ اُس کے بعد مریض قریب بغشی ہوجائے اگر کثرت اخلاط سبب عروض اس تپ کا
نہو بلکہ ایسا دریافت ہو کہ سدہ بوجہ غلاظت اور لزوجت اخلاط کے پڑا ہے تو پھر اسوقت فصد اور استفراغ ایک امر زائد تجویز کرکے کچھ اُن کی طرف حاجت
نہوگی بلکہ فقط تفتیح سدوں کی حاجت ہوگی تفتیح ایسے وقت میں جلا دینے والی دوا خواہ غذا سے کرنی چاہیے اور چونکہ بیماری گرم تپ کی ہے اس جہت سے
جو گرم چیزیں جلا دینے والی ہیں اُن کا استعمال تو کسی طرح جائز نہیں ہے بلکہ مثل سکنجبین سادہ اور آخر درجہ تک سکنجبین بزوری کا مضائقہ نہیں ہے اور آب
کاشی سے آب جلندیا نمک استعمال ہوسکتا ہے۔ اور غذا ایسی دینی چاہیے جو فضول کم دیوے اور جلاوے اور اسمیں لزوجت نہ ہو جیسے کشک جو اور شکر میں یہ
لطف ہے کہ باوجود غذائیت تفتیح اور جلا بھی کرتی ہے۔ اگر شکر کشک شعیر میں آمیز کرکے کھائیں تو کچھ مضائقہ نہیں ہے بعد استفراغ اس مادہ کے جسکا استفراغ
واجب ہو خواہ بعد تفتیح سدہ کے جہاں تفتیح ضروری ہو یہ بھی ملاحظہ کرنا ضرور ہے کہ ان دونوں تدبیروں سے تپ میں کسی قدر افاقہ ہوا خواہ اگر نوبت
آئی تھی تو استفراغ خواہ تفتیح کے بعد جو نوبت واقع ہوے ضعیف ہے اور اسی طرح بول کو دیکھنا چاہیے کہ ان تدبیروں کے بعد علائم النضج مائل
بطرف اعتدال قوام اور رسوب اور لون کے ہوا اور نبض کو معاینہ کرنا چاہیے کہ اب عفونت پر اس کو دلالت بھی ہے یا نہیں۔ اگر یہ فوائد

ان تدبیرات سے حاصل ہون بدستور تدبیر مذکور جاری کر کے تیسرے روز بعد اس نوبت کے جو خفیف ہوئی ہے مریض کو حمام مین داخل کرنا چاہیے ایسے وقت جسمین نوبت کے واقع ہونے کا گمان نہو اور پانچ گھنٹہ کا زمانہ کم سے کم وقت نوبت مین باقی ہو اور اس مین بدن مین روغن کی مالش اور جو چیزین باعتدال جلا دیتی ہین اُن کی مالش کرنی چاہیے اور وہ چیزین آرد باقلے سے شر کے آٹے تک استعمال کرنا جائز ہے خواہ ملٹھی پسی ہوئی اور زراوند سائیدہ کہ اُسمین کسیقدر شہد اور پانی ملایا جائے اگر اس سے زیادہ تیز چیز پر جسارت کیجائے تاکہ زیادہ جلا حاصل ہو تو پھر کٹ بورہ ارمنی کے ملنے سے خوب جلا حاصل ہوگی اگر یہ بات دریافت ہو کہ حمام مریض کی طبیعت مین کچھ تغیر مضر پیدا کریگا اور قشعریرہ پیدا ہو تو بقدر چشم زدن اُسکو حمام مین ٹھہرانا چاہیے اس لئے کہ یہ سُدہ اُس قسم کا نہین ہے جس کی حمام تفتیح کرے اور کھولدے جسوقت مریض حمام سے برآمد ہو اُسے کھانے پینے کی چیزین نہ دینی چاہئین جبتک پورا اطمینان اُس بات کا نہو کہ وقت تپ کے نوبت کا گذر گیا اور اب تپ لاحق نہوگی اگر مریض کی ایسی کیفیت ہو کہ بے کچھ کھائے ہوئے صبر نہین کرسکتا ہے بجائے غذا ایسی چیز پلائین کہ جس سے تفتیح سدہ ہو جائے جیسے چلا آش جو کہ اسمین پانی زیادہ ہو اور جو کم ہون اور خوب پکایا جائے تخم کرفس بقدر حاجت ملاکر پھر اگر نوبت عود نہ کرے دوبارہ حمام کرانا چاہیے بشرطیکہ مریض کی خواہش اس بات پر ہو اور اسکو غذا دینی چاہیے اور اگر تپ کا دورہ ہو اگر پہلی نوبت سے کم اور بول جید الالوان صاف ہو اس حالت کی صحت پر اعتماد کرنا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ اب سدے اس کے بدن مین کم باقی رہے اور بعد زوال اس خفیف دورے کے مثل سابق کے علاج کرنا چاہیے اور غذا دینی چاہیے اگر اور دورہ بلا خفت مثل سابق کے ہو خواہ سابق سے قوی تر ہو اور بول جیسا اچھا ہونا چاہیے ویسا نہو تو مرض نے حمائے عفونت کی طرف انتقال کیا ہوگا اب اس کا علاج وہی ہے جو حمیات عفنہ مین آیندہ مذکور ہوتا ہے

فصل چوبیسوین

حمی یوم تخمی امتلائی کے بیان مین کبھی بوجہ تخمے اور بدہضمی کے بخارات ردی پیدا ہوتے ہین جنمین اشتعال حرارت ہو کر روح مین ایک بھڑک پیدا ہوتی ہے اس جہت سے تپ عارض ہوتی ہے خصوصًا وہ بدن کہ صفراوی مزاج ہون اور وہ بدن کہ جن کے مسامات تنگ ہون اس لیئے کہ اکثر فضول ایسے بدن سے بطور بخرہ دخانی اُٹھتے ہین اور متعفن ہوتے ہین اور انھین کھٹی ڈکارین کم ہوتی ہین ۔ زیادہ تر مستعد حمائے تخمی کے وہ لوگ ہین جو بعد ہضمی کے کسی قسم کی ریاضت کرتے ہین خواہ حرکت زیادہ کرتے ہین یا دھوپ مین زیادہ ٹھہرتے ہین اور تخمے کے حمام مین نہاتے ہین اسوجہ سے انمین بخارات دخانی کی کثرت ہوتی ہے خصوصًا جسوقت اُن کے بدنون مین کسی قسم کا درد ہو یا چلنگ ہو خاص کر یہ درد اگر اُن کے احشا مین ہو اور جن مین مادہ کھٹی ڈکار کا ہوتا ہے اُن کے بدن مین اکثر تپ امتلائے تخمی پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہوتی ہے تو نہایت ضعیف ہوتی ہے بلکہ ہرگز نہین پیدا ہوتی ہے میرا گمان یہ ہے کہ اگر کھٹی ڈکار کے ساتھ تپ ہو اسکا سبب سوائے تخمہ کے اور کوئی چیز ہوگی اور یہ لوگ جسوقت ان کی طبیعت ملین ہو جائے بہت اُن کو فائدہ ہوتا ہے اور اُن کی تپ دور ہو جاتی ہے اس لیئے کہ فضلۂ دخانی بجہت استفراغ فاسد غذا کے کم ہو جاتا ہے ۔ انمین سے جس کی طبیعت مین حبس ہو اور جسکی طبیعت ملین ہو ان دونون کے علاج مین فرق ہے جس کو تپ بسبب تخمہ کے عارض ہوئی ہو اور دو مرتبہ اجابت نرم واقع ہو یا تین مرتبہ بعد اس کے اُس کی فصد لیجائے اسہال قوی اُس کو عارض ہوگا اور بیشتر وہ اسہال کبدی مین مبتلا ہوگا ۔ اسہال کبدی کی دلیل اس مقام پر بعد فصد کے خفقان عارض ہونا اور زبان کا سیاہ ہونا ہے ۔ اکثر اعراض حمی امتلائی اور اکثر اعراض حمی تخمی کے حمائے مطبقہ سے مشابہ ہو جاتی ہین کہ دونون کی آنکھین اور چہرے نہایت سُرخ ہو جاتے ہین اور التہاب شدید عارض ہوتا ہے نبض عظیم اور سریع ہو جاتی ہے قارورہ سُرخ ہو جاتا ہے مگر نہایت درجہ یہ کیفیت تین دن تک باقی رہتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حمائے تخمی کبھی چار دورے خواہ سات دورے تک آتی ہے اور پھر حمائے یوم کہلاتی ہے لیکن نبض اس تپ مین صحیح رہتی ہے علامتین اس تپ کی ڈکار کا بدل جانا کھٹی ڈکار کی طرف خواہ مشابہ دخانی کی طرف ہے جب ڈکار صاف آئینگے صحت کی دلیل ہوتی ہے اور بول ان لوگون کا عدیم النضج مائی ہوتا ہے اور اگر تخمہ یا فساد ہضم بسبب زیادہ جاگنے کے عارض ہوا ہو اُن کے چہرہ پر

بخر حرارت ہوتی ہے اور اُن کی پلکیں بھاری ہو جاتی ہیں **علاج** اس تخمے کا مریض دو حالت سے خالی نہیں یا اُس کی طبیعت نرم نہیں ہوتی ہو یا نرم ہوتی ہے
اگر طبیعت ملائم نہ ہو تو بھی مناسب ہو کہ نرم کیجائے اور اگر کسی قدر طعام یعنی فضلہ طعام معدہ میں باقی ہو تو واجب یہی ہے کہ پہلے اُس کو قے کرائیں اس کے بعد
ایسی دوا دیں کہ طبیعت نرم ہو جائے اور یہ بھی خیال کریں کہ ثقل یہ بجائے کس مقام پر مبتلا ہو اور اسکا استفراغ حقنہ اور حمول سے مناسب ہو یا پینے کی دوا سے
ہے تاکہ دفع اُسکا سہل ہو جائے اور اگر معدہ سے اوپر ہو نیچے اُتر آئے اور ہضم ہو جائے ان سب چیزوں میں رائے کے صائب ہونے پر ڈکار کی کیفیت
دیکھنی اچھی بات ہو کہ جبتک اگر طعام معدہ کے اوپر ٹھہرا ہوا ہوتا ہے اور قے دشوار ہوتی ہے تب کی طرف کچھ التفات نہیں کرتے معجون فلافلی جو نہایت
گرم ہے کھلائی جاتی ہے تاکہ غذا منحدر ہو جائے اور ہضم ہو کر اُتر آئے خواہ اس معجون سے کم قوت کا معجون مثل جوارش کمونی وغیرہ کے استعمال
کرتے ہیں یا تطول و ضماد ہاضم جو باب ہضم میں معروف ہیں ضماد ملین جو بالطلاق ہیں بیان ہو چکے اُن کا استعمال کرتے ہیں جسوقت غذا منحدر
ہو جائے یا تو بجنسہ خود نکل آتی ہو یا باعانت حمول کے نکالی جاتی ہو اور اتنی دیر بیمار کو بھوکا رکھتے ہیں کہ پھر شبطلان تخمہ میں باقی نہ رہے اس کے بعد غذائے
سبک سریع الہضم جیسے کیموس کھلاتے ہیں اور اگر بھوکا بیمار سو جائے تو تخفیف ہتلا اسیقدر تدبیر سے دفع ہو جاتی ہو۔ اگر طبیعت نرم ہو دیکھنا چاہیئے کہ جو شے
براہ براز دفع ہوتی ہے وہی چیز ہو جو فاسد ہو گئی یا نہیں اگر وہی چیز ہو تو جنبش نہ کرنا چاہیئے جبتک کہ سب کا اخراج نہ ہو جائے اور انتظار انحطاط نوبت
کا کرنا چاہیئے اگر تب میں کمی ہو تو اسوقت حمام میں لیجانا چاہیئے اور بعد استحمام کے غذا دینی چاہیئے مگر اسکے ضعف قوت نے بہت تنگ حالی اُس کی ہو
اُسوقت حمام نکرانا چاہیئے بلکہ اس کو غذا دینی چاہیئے اور تقویت معدہ کی ایسی چیزوں سے کرنی چاہیئے جو معلوم ہیں اور بعض ان دواؤں کی باب سہال میں
مذکور ہو چکی ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ترکیب ہو کہ پشمی کپڑا روغن زیتون جسمیں تھوڑی سی افسنتین شریک ہو ڈبو ئیں یا روغن ناردین بعد اس کے اسے
نچوڑیں تاکہ اکثر روغن اس میں سے جدا ہو جائے اور معدہ پر رکھیں اگر روانی شکم متصل باقی ہے اور جو چیز نکلے وہ شے فاسد نہ ہو تو روغن سفرجل عمدہ تازہ
اس صفت کا استعمال کریں گے جیسا بیان روغن زیتون کا اوپر کیا گیا اور روغن مصطگی بھی جائز ہے ایضاً روغن ناردین کے استعمال میں اُن کے واسطے کچھ قباحت نہیں
کبھی قیروطی کا بھی استعمال مناسب ہوتا ہے یعنی انھیں روغنوں کو بطور قیروطی استعمال کرتے ہیں جسوقت مریض کی حالت ایسی ابتر ہو کہ اسکے پیٹ پر بندش نہ ہو سکے
کبھی احتیاج اُن قوی ضمادوں کی ہوتی ہو جنکا بیان ہیضہ کے باب میں کیا گیا اور فواکہ جیسے آب انار یا آب بہی خواہ آب سیب بھی پلانا مریض کو دل خوش
کرتا ہے اور غذا اُسکی سبک سریع الہضم مثل خصیہ مرغ خانگی خواہ سمک رضراضی تجویز کرنی چاہیئے اور غذا کے پیشتر کسی قدر فواکہ عصارات مثل عصارہ انگور
یا ربوب قابضہ کے دینی چاہیئے۔ اگر اُن کی خواہش طعام باطل ہو جائے اُس کو پیدا کرنا چاہیئے اس تدبیر سے جو سقوط اشتہا کے باب میں بیان کی گئی
خصوصاً اُن غذاؤں سے جسمیں سرکہ کی شرکت ہو۔ جب ان تدبیروں سے فراغت ملے اور معدہ کی اصلاح بخوبی ہو جائے کچھ مضائقہ نہیں ہو کہ کسی
جوارش قوی کا استعمال کرائیں جو ہاضم اور مقوی معدہ اور مفتح سددوں کی ہو استعمال بعد زوال تپ کے کرنا چاہیئے بعد از آنکہ اعراض تپ کے زائل
ہو جائیں فصد کے بارے میں تجویز مناسب یہی ہے کہ اس تپ میں فصد کی عجلت نہ چاہیئے جبتک کہ تپ مانند انحطاط کو نہ ہو پہنچے اور بعد انحطاط کے استعمال
فصد کا جائز ہے سب سے بہتر جو چیز کہ مریض کو بوقت ارادہ فصد کے پلائی جائے آش جو ہے اور غذا جسمیں انگور اور کدو اگرچہ کم ہوں داخل ہوں
اُس کی خوابگاہ ٹھنڈی تجویز کرنی چاہیئے اور سونگھنے کی چیزیں بھی ٹھنڈی چاہیئیں اور اگر قرص کافور اُسکے واسطے تجویز کیا جائے تو اسمیں راوند شریک
نہ کرنی چاہیئے اسواسطے کہ زبان سیاہ ہو جائے گی **فصل چھبیسویں حمی یوم ورمی کے بیان میں** اندرونی اورام کے تابع جتنی تپیں ہوتی ہیں وہ
سب عفنہ ہوتی ہیں اور بیشتر اُن کے ہمراہ دق بھی ہوتی ہے اور وہ تپیں اقسام حمیات یومی سے نہیں ہیں۔ مگر ظاہری اورام جیسے دمل خواہ اور کوئی جراحات
یعنی پھوڑے کی قسم سے جو اعضائے ظاہری میں پیدا ہوتے ہیں خصوصاً اورام اُن ہڈیوں کے جو اعضائے غددی میں ہوتے ہیں خواہ اورام گوشتوں کے

جس کا نام خورہ ہو جیسے وہ ورم جو بن ان مین فضول کبد خواہ طحال مین فضول قلب سے حادثات ہوتا ہے خواہ وہ ورم جو بہ زیر گوش فضول دماغ سے حادث ہوتا ہو
ان سب ورمون کی جہت سے تپ عارض ہوتی ہے اس ورم سے تپ کا عارض ہونا دو حال سے خالی نہین یا جو مادہ ان اورام کا ہو قلب تک ہو کر اپنی
گرمی سے نقطہ دل کو گرم کرے یا اس مین عفونت بھی پیدا ہو پس اگر گرمی پیدا کرے تو جو تپ اس سے عارض ہوگی از قسم حمیات یومی ہوگی۔ اور اگر
گرمی مع عفونت کے پیدا ہو تو یہ تپ حمیات اورام باطنی مین سے ہوگی اکثر جو تپین کہ تابع اورام خارجی کی ہین تابع اسباب ظاہری کی ہوتی ہین
قروح اور جربے خواہ اوجاع خواہ ضربات اور سقطات کہ مواد ان قروح کی طرف دفع ہو کر اثنائے راہ مین قریب گوشت نرم کے محتبس ہو جاتا ہو
بس یہ تپین حمیات یومی کہلاتی ہین۔ اکثر جو حمیات تابع ورم کی ایسے ہون کہ ان اورام کے اسباب سابق سے مثل امتلا اور سدے وغیرہ کے
موجود ہون وہ حمیات عفنہ ہین اور اکثر اورام کے تابع حمیات یومیہ جب ہوتی ہین کہ حمیات بمنزلہ تابع اور فرع کے ہون اور اورام بمنزلہ اصل کے ہون
اور انھین اورام مین حمیات عفونت اکثر اسوقت ہوتے ہین جب حمیات بمنزلہ اصل کے ہون اور ورم حمیات کے طبیعت سے پیدا ہوا ہو۔
اور کبھی جب بعد ورم کے عفونت پیدا ہوتی ہو تو امر بالعکس بھی ہو جاتا ہو انھین حمیات اورام کو حمیات جنبیہ کہتے ہین یومیہ ہون خواہ عفنہ حمیات
یومیہ رسیہ اکثر تابع اورام دموی کے ہوتے ہین اور کبھی تابع ورم حمرہ وغیرہ کے بھی **علامات** جتنی علامتین اوپر مذکور ہوئین ہی اس تپ کی علامت
ہین کہ پہلے ورم ہوتا ہے اور چہرہ سرخ ہو کر بھری بھری چڑھ جاتی ہو اور یہ دونون اثر بہت نمایان ہوتے ہین بہ نسبت زمانہ صحت کے یعنی چونکہ
یہ تپ اکثر اسی شخص کو عارض ہوتی ہو کہ زمانہ صحت مین جسکے خون کثیر پیدا ہو۔ تو اگرچہ بحال صحت بھی اس کا چہرہ سرخ اور کسیقدر تہیج ہوتا ہو
مگر زمانۂ تپ مین یہ دونون اثر زیادہ نمودار ہوتے ہین اور اس تپ کی حرارت مین لذع شدید نہین ہوتی اگرچہ حرارت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ
ایسے اورام اکثر دموی ہوتے ہین ہان مگر وہ تپ جو بوجہ ورم حمرہ جو صفراوی ہو پیدا ہو کا مین بوجہ حدت خلط کے لذع بھی شدید ہوتی ہے۔
ان حمیات کے بعد یعنی زمانۂ منتہی مین اکثر بدن مین تری اور نداوت پیدا ہوتی ہے جو بدن سے بطور ترشح کے نکلتی ہو نبض ان حمیات
مین عظیم ہوتی ہو اور سریع اور متواتر عظم بوجہ امتلاء خلط کے اور سرعت اور تواتر بجہت حرارت کے۔ بول کا رنگ سپیدمائل ہوتا ہو اس لئے کہ
سواد بطرف اورام اور قروح کے متوجہ ہین بطرف آلات بول دفع نہین ہوتے **علاج** پہلے سب تدبیرون سے فصد کو مقدم کرنا ضرور ہو مگر ایسے
مقام کی فصد کرنی چاہیئے کہ جس این مادہ کا امالہ قریب ہو جائے اس کے بعد مسہل دینا چاہیئے اور ورم کا علاج جیسا اسکے حق مین مناسب
ہے کرنا چاہیئے اور غذا وغیرہ مین تقلیل کرنی لازم ہو کہ خون بدن مین کم پیدا ہو اور شراب ہرگز نہ پلانی چاہیئے اور غذا اگر کسیقدر ہو بھی
تو بعد ازان کہ بخوبی انحطاط ہو جائے۔ اور جو چیزین مطفی حرارت خون ہین اور تبرید اور ترطیب کرتی ہین انکا استعمال ضرور کرنا چاہیئے جو ضماد کہ
ورم پر لگایا جائے پہلے برف مین ٹھنڈا کر لیا جائے۔ بشرطیکہ ورم کو اس تدبیر سے مظنہ مضرت کا نہ ہو اور اسے خام کرنے کا خطرہ نہو
بلکہ عضو متورم اور قلب تک جو راہ ہو اس کی تبرید کیجائے خواہ بوجہ اختیار کرنے مقامات خوشبو اور سرد کے تدبیر کرنی چاہیئے تاکہ برودت
قلب تک پہونچے یا جو ضماد بارده مستعمل ہون انھین سرکہ ملایا جائے تاکہ بخوبی نفوذ پاکر قلب تک برودت پہونچے **فصل چھتیسوین حمی قشفیہ**
کے بیان مین یہ تپ بھی بوجہ تحلل نہونے سدون کے عارض ہوتی ہو جو میل اور چرک بدن کی وجہ سے پڑتے ہین اور اندر تک غائض نہین ہوتی
اکثر وہ جو حمام کے خوگر ہون اور یکایک ترک کرین ان کو اسی وجہ سے تپ لاحق ہو جاتی ہو اور جن لوگون کے بدن مین بخار مراری پیدا ہوتا ہو
خواہ بوجہ صفراویت مزاج کے یا کہ ایسی غذائین کھاتے ہین جو مولد صفرا ہون۔ خواہ ایسی ترچیزین پیتے ہین جنسے صفرا پیدا ہوتا ہو خواہ ایسے
حالات انھین عارض ہوتے ہین کہ مولد صفرا کے اسباب ہین جیسے بیداری اور تعب وہی لوگ اکثر اس تپ کے مریض ہوا کرتے ہین۔ **علاج**

اس تپ کا پاک صاف کرنا بدن کا چرک وغیرہ سے اور حمام میں نہانا اتنی دیر تک کہ عرق نکل آئے جس وقت کہ تپ کا زمانہ انحطاط ہو پہنچ جائے اور غبو سیلی اور
آرد باقلا بادام تلخ تخم خربزہ اشنان اور بورہ ارمنی سے بدن کی مالش کرانی چاہیے۔ اور غذا ایسی دینی چاہیے کہ اطفائے حرارت کرے اور ترطیب کا بھی
فائدہ دے اور شراب میں پانی کی آمیزش زیادہ کرکے پلانی چاہیے۔ اور حمام میں بار بار نہلانا مفید ہے **فصل ستائیسویں حمی حریہ کے بیان**
میں ہوا خواہ حمام وغیرہ کی گرمی سے بھی کبھی تپ پیدا ہوتی ہے اور بیشتر آفتاب کی حرارت سے یہ حمی عارض ہوتی ہے اول تعلق اس حمی کا روح نفسانی
سے ہوتا ہے اکثر پہلے یہ اذیت سر کو پہونچتی ہے پھر سر کی ہوا گرم ہو کر قلب تک جاتی ہے اسوقت تپ عارض ہوتی ہے اس کے بعد تمام بدن میں گرمی
پھیل جاتی ہے کبھی اگر سر کی حفاظت کیجائے تو بذریعہ نسیم اور ہوا کے پہلے ہی مرتبہ گرمی قلب تک پہونچ جاتی ہے مگر اکثر آفتاب کی حرارت سے جو تپ
ہوتی ہے اس کا اثر اول دماغ میں ہوتا ہے۔ اسیطرح اگر بدن ممتلی اخلاط سے ہو اور دھوپ کی گرمی اسے پہونچے تو بوجہ حدت حرارت کے قلب تک گرمی
پہونچ جاتی ہے سوائے حمی حریہ شمسیہ کے تپ لیلیہ اور حمامیہ وغیرہ پہلے قلب میں اثر کرتی ہے **علامات** جو سبب حرارت کا ہوا ہے وہ خود دریافت ہوگا اور سر میں
التہاب شدید ہوتا ہے اگر بوجہ حرارت آفتاب کے تپ واقع ہوئی ہو اور سر میں گرانی اور امتلا بھی محسوس ہوتا ہے جب کہ بدن اخلاط سے پر ہو اور حرارت قلب سے
اگر تپ ہو تو سانس دراز اور ظاہر بدن کی گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے بسبب اندرونی حرارت کے اور اس بات کی شناخت یہ ہے کہ جسقدر گرمی اس
مریض کے بدن میں ہو اگر اتنی خواہ اس سے کم گرمی کسی اور مریض کے بدن میں ہو تو اس کو پیاس بہت زیادہ معلوم ہوگی بہ نسبت اس بیمار کے یہ تپ
اس خاصیت میں بخلاف حمی استحصافیہ کے ہے کہ اس میں حرارت باطنی کی زیادتی کی وجہ سے پیاس کی بہت شدت ہوتی ہے اور یہی نسبت پیاس کو
حرارت سے مناسبت وہاں محفوظ رہتی ہے **علاج** آغاز معالجہ ایسی چیزوں سے کرنا چاہیے کہ تبرید اور ترطیب کریں نطول بارد سر پر استعمال کریں اور
سینہ پر ادہان باردہ مثل روغن بنفشہ وغیرہ کا استعمال کریں خصوصاً روغن گل کو برف سے ٹھنڈا کرکے اگر سر و سینہ پر مقام بعید سے ڈالیں تو بہت نفع
میں کریگا ٹھنڈا پانی خواہ اسکے عوض اور ٹھنڈے عصارات وغیرہ پلائیں اور یہی تدبیر کرتے رہیں تاآنکہ تپ اتر جائے اترنے کے بعد حمام میں لیجانا
چاہیے۔ اور اگر کسی قدر نزلہ کی شکایت ہو اسکا کچھ خوف نہیں شیر گرم پانی سے اس کو نہلانا چاہیے۔ مگر اسکا خیال رہے کہ نہلانے کی گرمی سے
اس کو زیادہ گرمی نہ پہونچے۔ گرم پانی اس بیمار کے سر پر خوب ڈالنا چاہیے اور کچھ نہ کرنا چاہیے اسلیئے کہ وہ ترطیب بھی کریگا اور تحلیل بھی اس بیمار کو
حمام کا غسل بہ نسبت تمریخ یعنی مالش کے زیادہ مفید ہے جب حمام سے نکلے بہت سے روغن سرد سے اس کا سر بھگو دینا چاہیے اتنا
کہ ڈوب جائے جیسے روغن گل خواہ روغن نیلوفر **فصل اٹھائیسویں بیان میں اس حمی یوم استحصافیہ کے جو کہ سردی سے پیدا ہوتی**
ہے کبھی بوجہ برودت کے خواہ سرد پانی میں نہانے سے چونکہ ظاہری مسامات بدن کے بند ہو جاتے ہیں اور بخار دخانی بند ہو جاتا ہے جس طرح
حمی یوم تشققیہ میں ہم لکھ چکے ہیں اسوجہ سے حمی استحصافیہ پیدا ہوتی ہے اور اکثر یہ تپ منجر بطرف عفونت ہو جاتی ہے۔ یہ سردی اور احتقان بخار اسیوقت موجب
حمی کا ہوگا کہ جو بخارات محتبس ہوں وہ حاد اور تیز ہوں نرم آمیز شیریں نہوں اسلیئے کہ بخار شیریں مولد حرارت کا نہیں ہوتا ہے **علامات** سبب
یعنی برد پہلے سے ہو چکا ہو اور بدن چھونے کے وقت تو اسقدر گرم معلوم نہو اور جسقدر زیادہ ہاتھ رکھا رہے حرارت بڑھتی ہوئی معلوم ہو اور نبض تنگ متغیر
جیسے حمیات عفونی و رجوعی میں متغیر ہوتی ہے نہو اسلیئے کہ اس تپ میں تحلیل زیادہ نہیں ہوتا بلکہ مریض زیادہ ہوتی ہے کہ تنفس کی حاجت ترویح کی زیادہ ہو مگر شدت برد میں بطی ہو جاتی ہے
ہونٹ بشرہ مائل بصلابت ہو جاتی ہے اور آنکھیں اندر کی طرف بیٹھی ہوئی نہیں ہوتی ہیں بلکہ اکثر کھلی خواہ پھولی ہوئی ہوتی ہیں کیونکہ بخار غلیظ ممتلی ہوتا ہے اور یوں کہو کہ بسبب احتقان حرارت کے
پسینہ رنگ میں ... اور کبھی رنگ زیادہ ہوتی ہے کیونکہ حرارت [illegible] تحلیل ہوتی ہے بوجہ انسداد مسام کے اطراف بدن کے نفع ہوتا ہے **علاج** تپ میں [illegible]
اگر پسینہ نکلا اور تپ میں کمی ہو بعد انحطاط حمام میں جا کر گرم پانی سے نہلانے چاہییں اور بعد اسکے گرم حمام میں ٹھہلائے جائیں اور ... سینے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہاتھ تر ترے ویلیس پانی سے جسمین مرزنجوش اور شبت اور تمام جوش دیا ہوا اور حمی قشفیہ مین جو وہ مذکور ہوئی اُسے اپنے بدن پر ملین کہ مسامات
مین جلا پیدا ہو اور نرم ہو جائین۔ اور روغن کی مالش مین اتنی تاخیر کرین کہ پسینہ نکل چکے پھر جو ادہان کہ توسیع مسامات کرتے ہین ان کو ملنا چاہیئے
اور سر پر اُن کے روغن شبت اور خیری اور بابونہ دور سے گرانا چاہیئے اور سبک غذا دینی چاہیئے اور خوشبو ملین اور سونگھین سپید شراب رقیق
خواہ پانی ملا کر پیئین کہ وہ خالی پانی سے اُن کے حق مین بہتر ہے اسلئے کہ تعریق اور ادرار کرتی ہے۔ روغن کی مالش بدن مین تعب سیدہ آدمیونکو
زیادہ نافع ہے بہ نسبت اشخاص رسیدہ کے **فصل بیان مین اُس حمی یوم استحصافیہ کے جو قابض پانی سے پیدا ہوتی ہے** جن کے بدن
مین سردی قابض پانی کی بوجہ نہانے کے پہونچتی ہے اور سو جہ سے تکاثف ظاہر مسامات کا ہو جاتا ہے اُن کے بخارات بدنیہ بھی محتقن ہو کر حرارت
پیدا کرتے ہین اور تپ عارض ہوتی ہے اور یہ پانی وہ ہے جسمین قوت شب وزاج وغیرہ کی غالب ہوتی ہو اور یہ تپ اکثر منجر بہ حمی عفونت ہو جاتی
ہے علامات سبب کا وجود اور جلد کا کھر کھراپن جیسے سوکھائی ہوئی اس تپ پر دلالت کرتا ہے اور جلد چھونے سے ایسی معلوم ہوتی ہے کہ جیسے
پھنگری خواہ انار کے چھلکے اور پانی مین جوش کر کے دباغت کی گئی۔ اور حرارت کے زیادہ ہونیکی صورت بعید ہاتھ رکھنے کے تھوڑی دیر کے بعد جیسے
وہ تپ سدو مسام سے عارض ہوتی ہے اس مین ہوتی ہے وہی حال اس تپ مین بھی ہوتا ہے اور نبض ضعیف صغیر اور سرعت مین شدید اور بول
سپید رنگ رقیق جیسے بکری کا پیشاب اور اُن کے بدن مین لاغری اور آنکھون مین غور یعنی فرورفتگی نہین ہوتی علاج جس طرح بیان کیا گیا وسا ہی
علاج اُن کا بھی مناسب ہے مگر شراب البتہ اُن کو دینی مناسب نہین ہے جب تک یقین کامل اس امر کا نہ ہو کہ مسامات خوب کھل گئے۔ ہان حمر
ستر یکا ضرر تھوڑا پہونچا ہو اُس سے جو شدہ پڑتا ہے فقط شراب کے پینے سے کھل جاتا ہے اور تدبیر اُن کی تلطیف غذا کی زیادہ ملحوظ رہے اور حمام مین
اُن کا ٹھہرنا اور گرم پانی سے نہانا زیادہ مناسب ہے اور مالش روغن کی اُن کے بدن پر کرنی چاہیئے **فصل تیسوین حمی یوم شرابیہ کا بیان**
شراب کے پینے سے بھی کبھی تپ پیدا ہو جاتی ہے اور علاج اس تپ کا مثل علاج شراب خوار کے ہے اور کبھی بنظر اطلاق پیدا کرنے کے طبیعت مین آپ فی الحال
ان سے جت ہوتی ہے۔ کہ اسہال کیوجہ سے جو بخارات دماغ پر چڑھ جاتے ہین انکا امالہ طرف اسفل کے ہو جاتا ہے اور فصد اور قے بھی مناسب ہوتی
ہے خصوصاً اگر درد سر ہر وقت رہے اور حمام مین بعد انحطاط کے داخل کرنا چاہیئے **فصل اکتیسوین حمی یوم غذائیہ کا بیان** گرم مزاج کی
غذا سے کبھی حمی یوم پیدا ہو جاتی ہے اور جس طرح سے اکثر تخمیہ دماغی ہوتی ہے اور اُسکا اثر روح نفسانی مین زیادہ ہوتا ہے اور جو تپ حرارت حمام
سے پیدا ہوتی ہے قلبی ہوتی ہے اور اُس کا اثر روح حیوانی مین زیادہ ہوتا ہے اسی طرح سے حمی یوم غذائی کبدی ہوتی ہے اور زیادہ اثر اسکا
روح طبعی مین ہوتا ہے علاج اور اسہال ادویات معروفہ سے کرین اور طبیعت کو شیرخشت اور تمر ہندی وغیرہ سے ملین کرنا ضرور ہے اور اصلاح جگر کی
آب برگ کاسنی اور بقول باردہ سے مقدم الامور ہے اور سکنجبین سادہ کا استعمال بعد تلیین طبیعت کے درکار ہے اور ضماد بارد صندل اور کافور
گلاب خواہ گلاب تازہ کے عصارے سے اور دیگر بقول باردہ کا عصارہ ملا کر اس کو خواہ برف مین سرد کر کے کرنا چاہیئے اور اطفائے
حرارت بارد رطب غذا سے کرین **مقالہ دوسرا فن اول کتاب چہارم** سے اس مقالہ مین ابتدا حمیات عفونت سے کر کے حمیات دمویہ اور
صفراویہ پر ختم کلام کیا جائیگا عام طور پر **بحث حمیات عفونت کی** عفونت ایک طور کا فساد رطوبت مین ایسا پیدا ہوتا ہے کہ جسمین حرارت غریبہ کے
اثر سے اکثر اُن رطوبات کے خواص بدل جاتے ہین اور جن باتون کی استعداد رطوبات مذکور مین ہوتی ہے اُن سے ظہور مین نہین آتی عفونت کے پیدا
ہونیکا سبب غذائے ردی ہے کہ جو اُس غذا سے پیدا ہوگا وہ آمادہ بر عفونت ہو بسبب اسکے کہ یا تو جوہر اس غذا کا ردی ہو جیسے گوشت
بقر و یعنی گوشت کبوتر بچہ یا جوہر تو اسکا ردی ہو بلکہ جید الجوہر ہو مگر فساد کو جلد قبول کرے جیسے دودھ خواہ اگر غذا مین غلبہ مائیت کا ہو کہ جو

خون اُس سے بنے متانت قوام اُس خون میں حاصل ہو جیسے فواکہ رطب سے جو غذا ہوتی ہے اُس سے خون بننے کی یہی کیفیت ہے پس یہ خون عفونت جلد قبول کرتا ہے۔ ۴ خواہ وہ ایسی غذا ہو کہ اس سے بوجہ غلبہ برودت کے خون صالح کم پیدا ہو بلکہ پیدا نہ ہو اور بلا استحالہ ایک ایک خلط ردی بن کر باقی رہے کہ حرارت عزیزی اس میں پورا تصرف نہ کر سکے اور حرارت عزیزی اُس میں عفونت پیدا کرے جس طرح ککڑی امرود وغیرہ سے جو خلط پیدا ہوتی ہے اُس کی یہی صورت ہوتی ہے۔ ۵۔ خواہ جوہر غذا تو ردی نہ ہو مگر پخت اور طبخ میں ردات پیدا ہو جائے جیسے گوشت خام رہجائے اور روٹی فطیر یعنی وہ خمیری روٹی جسکا خمیر نہ اُٹھے پکائی جائے۔ ۶۔ خواہ جوہر بھی صالح ہو اور صنعت میں بھی کوئی خرابی واقع نہ ہو مگر کھانا ایسے وقت اور ایسی بے ترتیبی سے کھایا جائے کہ اس سے رداءت حاصل ہو جیسے قبل از اشتہاء صادق اور بلا رعایت تقدیم و تاخیر اطعمہ و اشربہ کے کھایا جائے جسکا بیان کتاب اول میں بخوبی ہو چکا۔ کبھی سبب عفونت کا سدہ ہوتا ہے جو مانع تنفس اور ترویح کا ہو یہ سدہ بجہت رداءت مزاج بدن کے پیدا ہو کر احتباس حرارت غریبہ کا کرتا ہے اسی وجہ سے عفونت واقع ہوتی ہے اور رداءت بدن کی بوجہ اُس کے پیدا ہوتی ہے کہ بدن ہضم جید کی طاقت نہیں رکھتا اور اسقدر طاقت بھی نہیں ہوتی کہ غذا میں کسیطرح کا تصرف نہ کرے اور بالکل خلط خام پیدا ہو۔ ایسا مزاج جسے ہضم جید پر قدرت نہ ہو تو اخلاط ردی پیدا کرتا ہے یا جو چیز اُس بدن میں پیدا ہوتی ہے اُسے فاسد کر دیتا ہے کیونکہ ہضم کامل میں تو قاصر ہے اور جو چیز پیدا ہوتی ہے اُس کی تدبیر یہ مزاج خواہ یہ بطن پوری اور تمام نہیں کرتا ہے۔ اور یہ اسباب تب لہ سدہ میں معین ہیں اور سدوں کی وجہ سے عفونت پیدا ہوتی ہے۔ کبھی عفونت بوجہ اسباب خارجی کے مثل رداءت ہوا کے پیدا ہوتی ہے مثلاً ہوا وبائی اور نالی موریوں کی ہوا خواہ مزبلے اور گھونسلے وغیرہ کی ہوا جو متعفن ہوتی ہے ۔ کبھی چند اسباب عفونت کے یکجا ہو جاتے ہیں مگر اکثر عفونت بسبب سدہ کے پیدا ہوتی ہے اور سدہ یا تو کثرت خلط سے پیدا ہوتا ہے خواہ خلط میں غلاظت اور لزوجت ہو اسباب کثرت اخلاط اور غلاظت اور لزوجت کے کتاب اول میں بیان ہو چکے اور یہ بھی مذکور ہو چکا کہ ایسے اوصاف سدہ کے مورث ہیں۔ پھر جب سدہ پیدا ہو عفونت بھی پیدا ہو جاتی ہے اس لیے کہ ترویح کو سدہ مانع ہے خصوصاً جب ابتدا تفرع سدہ ایسی حرکات ناروا بے وقت سرزد ہوں خواہ حالت امتلاء معدہ میں قبل انحدار غذا کے یا کہ تخمہ موجود ہو اور حرکات بیجا واقع ہوں۔ یا بیوقت استحمام کرے خواہ دھوپ میں چلے خواہ گرم چیزیں تناول کرے اور معدہ میں امتلاء موجود ہو اور رعایت ہضم معدہ اور کبد کی ترک کرے۔ یا اگر معدہ اور جگر کے گرم کرنے کیواسطے ضماد سخن کا استعمال بیوقت کرے اور تسخین شدید غیر مطلوب حاصل ہو اُس کی تلافی نہ کرے اور پھر اس تقصیر کا تدارک نہ کرے۔ یہ سب امور ایسے ہیں کہ اُن کی وجہ سے تشنج عفونت پیدا ہوتی ہے عفونت کبھی تمام بدن میں پیدا ہوتی ہے اور کبھی کسی خاص عضو میں پیدا ہوتی ہے خواہ وہ ضعیف ہو یا حرارت غریبہ بشدت اس عضو میں پہنچے اور حدت حرارت کی تنبیہ کو برانگیختہ خواہ اس عضو میں ورم ہو جس خلط میں قابلیت عفونت کی ہے وہ یا تو صفرا ہے اُس کے لائق بحال یہ ہے کہ بطور دخان لطیف متبخر ہو اور حدت لیے ہوئے خون بھی لائق عفونت کے ہے اور اُس کے لائق یہ ہے کہ بطور بخار لطیف متبخر ہو اور بلغم کی عفونت میں بخار غلیظ متبخر ہونا چاہیے اور اگر سودا متعفن ہو بطور دخان کثیف کے متبخر ہو گا اور غباریت لیے ہوئے صفرا کی عفونت سے حمی غب پیدا ہوتی ہے خواہ اور حمیات صفراویہ۔ خون کی عفونت سے مطبقہ۔ اور بلغم کی عفونت سے وہ تپ جو ہر روز نوبت سے آئے جسے ایک ترا بھی کہتے ہیں سودے کی عفونت سے حمی ربع خواہ مخمس وغیرہ پیدا ہوتی ہے۔ خون کی عفونت اندر عروق کے ہوتی ہے اس لیے کہ اس کا مکان بھی داخل عروق ہے لیکن صفرا اور بلغم اور سودا ان تینوں کی عفونت کبھی داخل عروق ہوتی ہے اور کبھی خارج عروق۔ اخلاط سہ گانہ مذکور سے اگر کوئی خلط خارج از عروق متعفن ہو اور کوئی اور سبب مثل زیادتی رداءت کا نہ ہو اور نہ عفونت کسی ورم باطن میں پیدا ہوئی ہو جہاں سے قلب تک متصل عفونت پہونچتی رہے اسوقت جو تپ عارض ہو گی اُسکے واسطے دورات ہوں گے کبھی عارض ہو گی اور کبھی دفع ہو جائے گی۔ لیکن تپ بلغمیہ گو بوجہ عفونت خارج عروق کے بھی ہو

بالکل رفع نہیں ہوجاتی بلکہ بعد زمان نوبت کے بدن میں کسی قدر بقیہ اس تپ کا رہتا ہے۔ اگر یہی اخلاط قلیلہ داخل عروق میں متعفن ہوں تو پھر تپ لازم پیدا ہوتی ہے اور مقلعہ نہیں ہوتی اور آثار میں قریب مقلعہ کے ہوتی ہے بلکہ دائمہ لازمہ ہوتی ہے۔ مگر ایسی حمی دائمہ کے واسطے اوقات شدت کے ہیں کہ ان کے ذریعہ سے اوقات نوبت کی دریافت ہوتے ہیں۔ پھر اگر عفونت اخلاط کی اندرون عروق پر ہو خواہ اکثر جو ہیں متصل قلب کے ہیں کہ ان کے اندر عفونت ضرور ہو تو ایسے وقت میں تپ کی شدت اور نقصان بہت کم ظاہر ہوگا بلکہ یکساں رہیگی اور اگر تمام عروق خواہ عروق متصل با قلب میں عفونت نہو تو البتہ تغیرات جو تپ میں واقع ہوں گے بخوبی ظاہر ہوں گے۔ عفونت خارج عروق کو جو یہ لازم ہوا کہ اس کی تپ میں نوبت ہوتی ہے اور بعد نوبت کسیقدر زمانہ میں تپ نہیں ہوتی ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ جو مادہ متعفن ہوا ہو زمانہ خلو نوبت میں اس پر عفونت طاری ہوتی ہے اور بوقت نوبت وہ رطوبت جس سے حرارت متعلق ہوتی ہے۔ فنا ہو جاتے ہیں اور تحلل ہو کر ان کی رمادیت اور ارضیت باقی رہجاتی ہے اور چونکہ حرارت متعلق ارضیت اور رمادیت سے نہیں ہے بعد فنا ان رطوبات کی حرارت بھی زائل ہو جاتی ہے اور تحلل ہوجانا ان رطوبات کا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ رطوبات داخل عروق میں متعفن نہیں ہوتے ہیں کہ انکا نکلنا دشوار ہو بلکہ خارج عروق متعفن ہیں بذریعہ مسامات بدن کے تحلل ہو کر فنا ہو جاتے ہیں۔ مثال بعض اخلاط کی خارج عروق ایسی ہے کہ جیسے بول و براز وغیرہ چیزیں مزبلہ اور گھورے وغیرہ میں جمع ہوں کہ ان میں رفتہ رفتہ عفونت پیدا ہوتی ہے یہانتک کہ جب بالکل سڑ کے پانس ہو جائیں اور حرارت آفتاب کی ان کو خشک کرے اسوقت ان میں بالکل عفونت اور بدبو باقی نہیں رہتی اور خاکستر محض باقی رہجاتی ہے پھر جب کسی طرح کی رطوبت ان میں پڑے از سر نو وہ خاک متعفن ہوتی ہے اور ان میں حرارت پیدا ہوتی ہے اور اسی واسطے جب تحلیل اجساد کے واسطے کوئی چیز دفن مزابل کیجاتی ہے تو اس میں جو بھٹے پانچویں روز پانی ضرور چھڑکا جاتا ہے تاکہ رطوبت نئے متعفن کی جو حامل حرارت ہے باطل ہو جو خلط بذریعہ عفونت محترق ہوا ہے اگر اس کی حرارت بالکل زائل ہو جائے بوجہ تحلل کے پھر تپ بھی زائل ہو جائے گی تا اینکہ پھر دوبارہ عمل عفونت میں کہ بوجہ بقاء رمادیت کے کسی قدر حرارت عفونت اول سے باقی ہے) بوجہ پہنچنے رطوبت کے حرارت پیدا ہو اور متعفن ہو خواہ جو علت عفونت کی مادہ اولی میں پیدا ہوئی تھی وہی علت دوبارہ مادہ قریبہ پہلے مادہ کے پیدا ہو کر اس دوسرے مادہ کو متعفن کرے کہ دوسری نوبت تپ کی انھیں دو وجوہ سے پیدا ہوگی پس عفونت کا دورہ اسی بات پر موقوف ہے کہ جب ایسی حرارت کم ہو کہ پورا نضج نہ کر سکے تو اخلاط متعفن ہوں گے اور بعد تعفن تحلل رطوبات ہو کر زیادہ خاکستر باقی رہے گی اور قریبکے مادہ میں اثر حرارت سے تعفن پیدا ہوا کریگا یہاں تک کہ جو مشترک وہ سے جو قریب مادہ متعفنہ اور تحللہ اولی کے منقطع ہو جائے اور مادہ بالکل فنا ہو جائے اور اپنے قریب کو مادہ قابل عفونت کے نہ پائے اور نہ بقیہ تپ کا ایسا رہے کہ منتظر کسی اور مادہ کی عفونت کا ہو کہ اس کی عفونت کے بعد وہاں کھنچ جائے اسوقت ازالہ تپ کا بالکل ہو جائیگا خواہ یہ صورت محض بفعل طبیعت واقع ہو خواہ باعانت ادویہ و ترکیب کے زوال مادہ عفونت کا بالکلیہ کیا جائے جو فن طب میں بیان ہوتا ہے اگر عفونت اخلاط داخل عروق کے ہو چونکہ تحلل تام متعذر ہے دوران عفونت بھی اسیطرح متعذر ہے اسلئے کہ عروق کے بطون باہمدیگر متصل ہیں ایک جگہ کا تعفن بوجہ اتصال کے دوسری جگہ سرایت کرتا ہے اور وہاں سے ایک ہمسایہ اور پار آگے بڑھتا ہے اسیطرح لزوم تعفن اور دوام حرارت کا ہوتا ہے اور پھر چونکہ عروق میں جو مادہ متعفن ہوا ہے اسے قلب کے ساتھ نہایت اتصال ہے تو اسکا بخار متعفن ہمیشہ قلب میں پہونچ کر مضر افعال طبعی قلب کا ہوا کرتا ہے اور تپ میں زمانہ فترت کا پیدا نہیں ہوتا ہے یہ حمیات جن کے واسطے نوائب ہوتے ہیں خواہ بعد نوبت کی خواہ بالکل اقلاع اور زوال تپ کا ہو جاتا ہے الغرض انکے نوائب کا انتظام کبھی متروک ہو جاتا ہے اسلئے کہ جو مادہ موجب تپ ہوتے ہیں ان میں کمی اور بیشی اور غلظ اور رقت کی وجہ سے زمانہ فترت اور سکون کا بھی مختلف ہوا کرتا ہے اور کبھی جب جنس مادہ کی بدل جاتی ہے مثلاً مادہ بلغم جو متعفن تھا بوجہ شدت حرارت کے صفرا ہو گیا اسوقت نوع تپ کی

بھی بدل جاتی ہو کہ بلغمی کی صفراوی ہو جاتی ہے اور یہ اختلاف فقط قلت اور کثرت اور غلظ اور رقت مادہ مین ہوتا بلکہ جنس اور طبیعت کا اختلاف بھی پیدا ہو جاتا ہے
کبھی اختلاف زمانہ نوائب کا بوجہ سوء تدبیر علیل کے اور کبھی بوجہ ضعف مریض کے بھی پیدا ہوتا ہے مثلاً اگر غذا کثیر غلیظ کھائے تو مادہ مین غلظ پیدا ہو گا
اور مادہ غلیظ چونکہ بدشواری اور دیر مین تحلل ہوتا ہے زمانہ مدت کا طویل ہو جائیگا اور ضعف مین غذائے مناسب بھی بدیر منہضم ہونے سے طول
مدت لازم ہوگا۔ جو تپ مقلعہ ہو یعنی اسمین کسیقدر زمانہ زوال کا بھی ہو اکثر اُس کی نوبت برد اور قشعریرے اور نافض سے شروع ہوتی ہے اسلیئے
کے ذریعہ سے حرارت متحلل اور فنا ہوتی ہے جو تپ برد اور قشعریرے سے اکثر ابتدا کرتی ہے اسکا سبب یا برودت خلط ہوتی ہے خواہ
بوجہ حدت کے خلط عضل مین لذع پیدا کرتی ہے یا چونکہ حرارت سب کی سب لطافت مادہ کے باطن کی طرف متوجہ ہوتی ہے خارج بدن
مین برودت پیدا ہوتی ہے خواہ بوجہ ضعف قوت مریض کے برد پیدا ہوتا ہے خواہ ہوائے بارد کے اثر سے بردھتا ہے جو سردی بوجہ لذع
خلط کے پیدا ہو اُسکا قشعریرہ نام رکھنا بنسبت برد کے اولی ہے اکثر لذع خلط سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ ہر عضو بدن مین کانٹے سے چبھنے لگتے
ہین ایسے حمیات مین تحلل مادہ کا بذریعہ عرق کے ہو جسے ہوتا ہے کہ جو حرارت موجب عفونت ہو رطوبت کو تحلیل کرتی ہے کہ وہ بذریعہ مسامات
نکل آتی ہے عرق ہو کر اور یبوست باقی رہجاتی ہے۔ اگر یہ رطوبت متعفنہ اندر عروق کے ہو تو اُسکا دفع بذریعہ مسام کے نہایت آسان ہوتا ہے۔
لازم تپ کے نوائب مین خفت اور تغیر تو ہے مگر اقلاع اور زوال بالکل نہین ہوتا اور سوائے اسکے کہ بیمار ضعیف القوت ہو برد اور قشعریرہ سے ابتدا نہین کرتی
اور حرارت بالکل اندرون جسم کے طرف مادہ چلی جائے تو فقط برد اطراف عارض ہو جاتا ہے اور اس تپ مین برد اطراف گرمی علامت ہے کبھی بعض حمیات
مین برد اور قشعریرہ ساتھ ہی مرکب ہو جاتا ہے اسلیئے کہ جو مادہ متعفن ہوا ہے مرکب خلط بارد اور خلط لاذع دونون سے ہوتا ہے اور کبھی حمیات عفنہ مین
ایسی ترکیب ہو جاتی ہے کہ باوجود تفتر اور اقلاع کے مشابہ لازمہ کے معلوم ہوتی ہے اسکی مثال ایسی ہے کہ مثلاً ایک مادہ مین عفونت پیدا ہوئی کسی خاص مقام
پس جب اسپر عفونت آگئی بعد ازان ایک اور خلط اُسی کے جنس سے خواہ غیر جنس مین عفونت شروع ہوئی اور جسقدر زمانہ مفرد ہونے حرارت اور عفونت خلط
اول کا تھا اُتنے زمانہ مین یہ دوسرا بھی متعفن ہوا اور تپ اس کی عفونت کی وجہ سے کوئی اور انحطاط بھی پا کے پھر دورہ عفونت خلط اول کا آپہونچا اور اسیطرح دونون
اخلاط کی عفونت کا اتصال چلا گیا۔ ایسی صورت مین اگرچہ تپ دونون مقلعہ مین مگر بصورت لازمہ دائرہ ہونگی تا وقتیکہ ایک تپ زائل ہو جائے اور جس وجہ سے
حمیات عفنہ مین ترکیب ہوتی ہے اُسکا تفصیلی بیان اول باب حمیات مرکبہ مین کیا جائے گا۔ حمیات کے دورے طولانی اور قصیر بھی ہوتے ہین طول اُسکا بوجہ
غلاظت مادہ خواہ لزوجت یا بوجہ کثرت کے ہوتا ہے خواہ مادہ مین سکون زیادہ ہوتا ہے خواہ ضعف قوت کی وجہ سے تحلل مادہ کا نہین ہوسکتا۔ یا مریض کو حس
کمتر ہوتی ہو اور ضعف حس ہوتا ہے خواہ مسام مین تکاثف زائد ہو کہ جلد مادہ کو تحلل ہونے دے اور کوتاہی زمانہ دورہ کی ان ساتون صورتون کی ضد مین ہوتی ہے
اور نوبت مین سرعت اور بطوء ہوتا ہے بطوء زمانہ نوبت کا یا بسبب قلت مادہ متعفنہ کے خواہ اس سبب سے کہ مادہ کی حرکت بطئی ہو طرف معدن عفونت کے
اسلیئے کہ مادہ غلیظ ہو جس طرح مادہ بلغم کا۔ اور سرعت زمانہ نوبت کی اس سبب سے ہوتی ہو کہ مادہ کثیر ہو جیسے بلغم سوائے بلغم زجاجی کے اس لیئے
کہ اُس کی عفونت کی تپ نوبت کبھی بدیر ہوتی ہے لطیف مادہ صفراوی بسبب سرعت نوبت کا ہوتا ہو اسلیئے کہ اُس کی حرکت معدن عفونت کی طرف
بہت جلد ہوتی ہو سب سے بدترین حمیات عفنہ وہی تپ ہے جو لازم ہو اور اسکا مادہ داخل عروق متعفن ہو بعد اس کے وہ حرارت متعلقہ تپ کی ہے جسم
تمام بدن مین منتشر ہو خواہ اطراف قلب کے عروق مین عفونت مادہ کی ہو مشائخ کو زمانہ شخوخت مین ایسی شدید دائمی ہو عارض نہین ہوتی اس لیئے کہ
اُنکا مزاج بسبب سن کے بارد ہے اور تپ اُنکو کم عارض ہوتا ہے جس سے غذا مستحیل بدخانیت ہوا اور معدہ پیدا کرکے متعفن ہو جائے بعض کا اختلاف
حمیات عفونت مین بسبب اختلاف اجناس حمیات کے ہوتا ہے اور کبھی ایک جنس مین بسبب انواع تپ کے شدت اور ضعف مین مختلف ہوا ہے [illegible]

اختلاف نبض کا ہے اور قوت اور ضعف اعراض حمیات سے نبض بھی ضعیف اور قوی ہوتی ہے کبھی نبض مائل بصلابت ہو جاتی ہے انھیں حمیات میں خواہ
بوجہ ورم گرم کے جسمیں تمدد شدید ہو خواہ کسی عضو عصبی میں ورم گرم ہو خواہ سخت ورم کسی عضو میں کیوں نہ ہو خواہ شدت یبس مزاج مریض میں ہو خواہ
ابتدائے نوبت میں غلبہ برد کا ہو جائے کہ ان صورتوں میں صلابت نبض کی پیدا ہوتی ہے کبھی نبض میں نرمی پیدا ہوتی ہے بسبب رطوبت مادہ لینیہ
بلغمیہ کے خواہ مادہ دموی ہے یا آنکہ ورم عضو نرم میں ہو مثلاً نفس کبد کا ورم حمی ذات کبد میں خواہ حمی ذات الریہ اور اسیطرح لیثرغس۔ نرمی اسوجہ سے
بھی نبض میں آتی ہے کہ جسوقت تپ منقطع اور زوال کی طرف آتی ہے اور عرق نکلکر دفع ہونیکا وقت آتا ہے اسوقت نبض میں نرمی آجاتی ہے
ابتدا نوائب میں نبض ضعیف ہوتی ہے اور انضغاط یعنی تنگی نبض میں پیدا ہو جاتی ہے اسلیئے کہ قوت یکسر متوجہ بطرف دفع عفنہ کے ہوتی ہے اور تنقیہ اور ترویح
سے اُسے اتنی وسعت نہیں ملتی کہ شریان نبض کے انبساط کو بڑھائے **عام طور پر بیان علامات حمیات عفنہ** حمیات عفونت پر بڑی دلیل تو یہ ہوتی
ہے کہ اسباب عفونت جو مذکور ہو چکے انمیں سے چند خواہ کوئی جمع یا موجود ہو چکا ہے خصوصاً جب کوئی اور سبب ظاہری نہ نکلا ایسا دریافت ہو
جو حمیات یومیہ میں مذکور ہو چکے ہے سرعت نبض اور سرعت انقباض نفس بھی دلیل حمی عفنہ پر ہے اسلیئے کہ بوجہ عفونت کے احتیاج تنقیہ اور دفع بخار
دخانی کی قلب کا زیادہ ہوتی ہے۔ حرارت تپ کی تیز اور لذع ہوتی ہے خوشگوار مثل گرمی حمی یوم کے نہیں ہوتی ہے۔ اکثر حمیات عفنہ سے پہلے ایک کیفیت
ایسی طاری ہوتی ہے کہ تھوڑی سی گرمی بدن میں ظاہر ہوتی ہے اور اُسکو طلیلہ کہتے ہیں اور ہاتھ پاؤں ٹوٹنے لگتے ہیں اور ماندگی اور سستی بدن میں پیدا
ہو جاتی ہے انگڑائی اور جمائی آتی ہے بیداری اور خواب میں اضطراب واقع ہوتا ہے تنگی نفس میں اور گرہن کھنچی جاتی ہیں اور شراسیف بھی اسیطرح۔ اور درد سر اور دھمک
پیدا ہوتی ہے یہ کیفیات جب دیر تک ہیں تپ عفونت کی پیدا ہو جاتی ہے اور خود بھی کیفیات قبل لحوق تپ کی ضعف شدید پیدا کر دیتی ہے اور رنگ چہرے
خواہ جسم کا زرد ہو جاتا ہے اکثر ہمراہ طلیلہ کے جسکا ابھی ذکر ہو چکا کثرت فضول اور امتلائی کے اور ثقل اور مثانہ زیادہ از حد معین اور ریاح بھی اسیطرح گرد بوا ور
گرانی سر اور چہرے پر بھرا پن پیدا ہوتا ہے اور نبض میں تواتر بلا سبب ظاہری خارجی کے پیدا ہوتا ہے کہ مثلاً غصہ اور غضب خواہ تعب وغیرہ واقع نہ ہو جب نبض
میں انضغاط اور کوتاہی پیدا ہوئی فوراً نوبت آجاتی ہے اور انضغاط کے یہ معنی ہیں کہ نبض اندر کو ڈوب جائے اور صغر میں اسقدر مختلف ہو کہ اُس میں نبضات کبار
تو یہ واقع ہوں اور سرعت نبض کی قوی ہو نبض میں اختلاف زمانہ ابتدا اور تزاید میں پیدا ہونا یہ دلیل خاص حمی عفونت کی ہے اگرچہ حمی غب میں بوجہ خفت مادہ
صفراویہ کے یہ اختلاف بخوبی ظاہر نہیں ہوتا یہ بھی ایک خاص علامت حمی عفونت کی ہے کہ پہلا دورہ عرق سے خالی ہوتا ہے اور تری بھی بدن پر نہیں آتی
اس لئے کہ حمی یومیہ اسکے برخلاف ہے اور زمانہ تزاید کا مختلط اور غیر متناسب ہونا اور ناخشابہ ہونا بھی اور زمانہ تزید کا طولانی ہونا بھی علامات خاص حمی عفونت
سے ہے نبض کا عظم بڑھنا بالاستمرار دلالت کرتا ہے طول تزاید پر۔ یہانتک علامات مشترکہ حمیات عفنہ کی تھی اب لازمہ مفترہ اور غیر مفترہ خواہ مقلعہ کا تفرقہ بیان ہوتا
ہے جو اگر تپ مقلعہ ہو تو نافض اور قشعریرہ سے شروع کرتی ہے اور اکثر بعد برآمد ہونے عرق خواہ نداوت کے رہا کرتی ہے اور اُس کے نوائب کے دورے
ہوتے ہیں اور اگر تپ لازم ہے خواہ اُس میں تفتیر ہوتا ہو اُسے حمی یومیہ سے نبض اور بول تمام نقاء میں مشابہت نہیں ہوتی اور سکون اسکے اعراض کا
بھی مثل حمی یومیہ کے نہیں ہوتا۔ اکثر حمی عفنہ کیساتھ اعراض کثیرہ مثل تشنگی اور درد سر اور سیاہی زبان کے ہوتی ہے خصوصاً وقت منتہی کے۔ اور قلق اور
تشویش خاطر کرب اور اضطراب شدید عارض ہوتا ہے اسلیئے کہ طبیعت اور مادہ کا مقابلہ ہوتا ہے کبھی مادہ غالب ہوتا ہے اور کبھی طبیعت۔ اور نبض کی
بھی یہی کیفیت ہوتی ہے کبھی جب غلبہ قوت کا ہوتا ہے نبض قوی اور عظیم ہو جاتی ہے اور کبھی جب قوت مغلوب ہوتی ہے صغیر اور ضعیف
ہو جاتی ہے۔ مگر صلابت کا نبض میں ہونا کچھ دائمی نہیں ہے کبھی ہوتی ہے اور کبھی نہیں مگر جب تپ کیساتھ ہمراہ ورم سوداوی ہو کسی عضو میں خواہ کسی عضو
سخت میں ورم پیدا ہو گو کہ ورم سخت نہ ہو خواہ بہت سا پانی سرد کا استعمال کرے خواہ کوئی اور شے جو موجب صلابت نبض کے ہوتی ہے واقع ہو

اسوقت البتہ نبض مین صلابت بخوبی پیدا ہوگی اور سہر بھی رہیگی زمانہ ابتدا اور تزاید مین اختلاف نبض کا سرعت اور بطو خواہ صلابت اور لین مین خواص دلائل
حمیات عفنہ سے ہے اور دلائل قویہ سے حمیات عفونت کی ہر چند کہ یہ اختلاف حمی غب مین بوجہ خفت کے بخوبی ظاہر نہین ہوتا جب تک نبض مین قوت اور سرعت مذکور
پیدا نہو معلوم کرنا چاہئے کہ ابھی حمی یومیہ باقی ہے اور اسکا انتقال حمی عفونت کی طرف نہوا۔ بول ابتدا مین حمیات عفونت کی بالکل بے نضج خواہ قلیل النضج
ہوتا ہے اور شیر حدت اسمین بھی پیدا ہوتی ہے ضروری بات یہ قابل لحاظ رکھنے کے ہے کہ جو حمیات حادہ مہلک ہوتی ہین سے بدل اسکے کہ کوئی عضو انکا رفتہ ہو جائے نجات کمتر
نصیب ہوتی ہے اور جسوقت تپ بعد سکون دم کے ذات الجنب وغیرہ مین باقی سمجہائے بیقین جاننا چاہئے کہ مطلبی ہو کامل زائل نہین ہوا بلکہ کسی طرف مائل ہوا ہے جہان درد کا
ظاہر ہونا ممکن نہین **علامات حمی لازمہ دائمی** تپ مین اختلاف نبض کا جیسا اُس تپکے لائق ہے بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور اکثر اوقات نبض مین نظم اور وزن
مناسب نہین ہوتا اور قارورہ اس تپکا چوبیس گھنٹے تک رہتا ہے کہ اُترتی نہین اور جو احوال متعلقہ مین بیان ہوئے اس تپ مین نہین ہوتے یعنی اسکے
قبل نافض و قشعریرہ وغیرہ نہین ہوتے اور لزوم اس تپکا اور شدت اختلاف ہر وقت تزید کے کہ ابھی کم تھی اور فوراً زیادہ ہو گئی اور پھر کم ہوئی یہ
بڑی دلیل ہے اُس کے لازمہ ہونے پر **چند امور مشترک اور چند امور خاص کا بیان**۔ جو تپ بوجہ عفونت صفرا کے ہو اُس کی حرکت ایک روز
درمیان ہوتی ہے خواہ ابتدائے نوبت کی حرکت غبی ہو جیسے غب نائبہ مین خواہ ابتداء اختدادی نوبت جیسے غب لازم مین مگر ایک تپ صفراوی جسکا نام محرقہ
ہے اسکی حرکت بہت پوشیدہ ہوتی ہے اور تپ مثل حمی مطبقہ لازمہ کے ہے غب خالص جسکا مادہ بلغم وغیرہ سے خالی ہو بہت تیز ہوتی ہے اسواسطے کہ
اسکا مادہ لطیف ہوتا ہے اور اسکی حرارت بہت زیادہ اور لذاع ہوتی ہے اس لئے کہ مرہ صفراوی قوی ہے مگر باین ہمہ اسمین خوف ہلاکت کا کمتر اور اعراض
ردی سے سلیم ہوتی ہے اسلئے کہ صفراوی خلط سبک ہے طبیعت پر اور کسیقدر زمانہ راحت کا بھی اسمین ہوتا ہے غب غیر خالص کی مدت مین طول ہوتا ہے
بہ نسبت غب خالص کے اور غب خالص سات نوبت سے بڑھ کر بہت کم باقی رہتی ہے۔ مگر اسکا معالجہ خواہ تبرید مین خطا واقع ہو اور دائرہ کبھی ایک
ہی ہفتہ مین جاتی رہتی ہے جو تپ عفنہ خون سے پیدا ہوتی ہے وہ دائمی اور لازم ہوتی ہے اور حرارت اُس کی بہت اور تمام گرمی کیساتھ وہ تیزی صفراوی تپ
کی سی اُس مین نہین ہوتی اور کبھی دموی تپ چار ہی دن مین جاتی رہتی ہے۔ بلغمی تپ جو ہر روز ہوا کرتی ہے یعنی ہر روز ایک وقت خاص کی محافظت
کے ساتھ آتی ہو اُس کی حرارت بہ نسبت صفراوی تپکے نرم ہوتی ہے مگر مدت دورہ کی اُس کی طولانی ہوتی ہے اسلئے کہ مادہ بلغم بوجہ لزوجت اور برودت
کے دیر مین تحلل ہوتا ہے اور باینہمہ بہ نسبت صفرا کے کثیر بھی ہوتا ہے اور خطرہ ہلاکت مریض کا بھی اس تپ مین زیادہ ہے اسلئے کہ زمانہ اسکے زوال کا
خواہ زمانہ تفتیر اور خفت کا بہت کم ہوتا ہے اور اسکے ہمراہ فساد اور ضعف بھی فم معدہ مین ضرور ہوتا ہے جسکی وجہ سے اکثر اعراض ردی مہلک مثل غشی
اور خفقان اور سقوط اشتہا پیدا ہوتے ہین بلغمیہ لازمہ جسکو لنقہ کہتے ہین نہایت مشابہ دق سے ہوتی ہے مگر نبض مین البتہ نرمی ہوتی ہے اور کبھی اگر بلغم مائل
بسوداویت ہوا تو پھر نبض مین بھی صلابت مثل دق کے پیدا ہو جاتی ہے اُسوقت تفرقہ لنقہ اور دق کا ماہران فن پر بھی دشوار ہوتا ہے سوائے
چند علامات خاص کے جو تپ دق کے آگے مذکور ہوتے ہین وہی مدار تفرقہ ہونگے جسقدر مادہ بلغمی خالص نہوگا اُسیقدر زمانہ ایک نوبت سے
دوسری نوبت تک کم ہوگا یعنی جلد جلد نوبت کریگی ہان اگر باوصف اختلاط صفرا کے مائل بسوداویت بھی ہوا اُسوقت زمانہ کا طولانی بھی ہو سکتا ہے
ربع سوداوی حادہ نہین ہوتی ہے اس لئے کہ مادہ سرد ہے اسی جہت سے طولانی ہوتی ہے اور کبھی ربع خالص سال بھر تک رہتی ہے اور غیر خالص کی
مدت کم ہے ہر قسم کے ربع مین اندیشہ ہلاکت کا کم ہوتا ہے اسواسطے کہ زمانہ راحت و سکون کا زیادہ ہوتا ہے اور حدت بھی اس مین اسقدر نہین ہوتی ہے کہ جسکے
پیچھے اعراض شدیدہ پیدا ہوں ربع اور غب دائرہ ہو یا مفترہ بذریعہ قے اور دستوں کے اور پسینے اور ادرار بول کے دفع ہوتی ہے۔ تپ محرقہ صفراوی بذریعہ امور مذکورہ
بالا بھی دفع ہوتی ہے اور کبھی رعاف سے زائل ہوتی ہے۔ اس تپکا جاننا ضرور ہے کہ زمانہ ابتدا غب مین طولانی ہوتا ہے اور زمانہ انتہا کا مطبقہ مین اور

انحطاط کا زمانہ تپ محرقہ میں اور انحطاط اور منتہا دونوں کا حمیات بلغمیہ میں طولانی ہوتا ہے علاوہ بحران کے یہ بات ہوتی ہے کہ ربع لازمی اور دائمی ہو اور ہوا عنبا ہکل
بنی حرارت بدن سے فنا کرے البتہ کسی قدر خفت اور تخفیف ہو جاتی ہو کل تپین اگر ان کا معالجہ کیا جائے نہ ہو خصوصاً وہ تپ جو بوجہ ورم باطنی کے پیدا ہوئی ہو
انجام کار منجر بدق ہو جاتی ہیں علی الخصوص جو حمیات حادہ ایسے میں جنمیں مریض کو غذا دینا واجب ہے اور طبیب بوجہ خطائے تجویز کے حکم غذا کا نہ دے بلکہ
یہ تجویز کرے کہ حالت گرسنگی میں کل نوبت طبیعت کے بطلان نضج مادہ ہوگی تو وہ تپین ضرور منجر بدق ہو جاتی ہیں یا جن تپوں میں سرد پانی دینا واجب ہے اور
نہ دیا جائے اس غرض سے کہ سرد پانی کی برودت سے مادہ میں خامی پیدا ہوتی ہے اور باوجود سرد پانی کے ترک کے اطفاء حرارت کا اور کسی وجہ سے بھی نہ کیا
جائے اس وقت فوراً منجر بدق ہو جاتی ہے جس وقت غذا دینی اور سرد پانی پلانے کی غرض زیادہ ہو اور نضج مادہ اور خام رہنا مادہ کا امر ضروری نہ ہو
اس مقام پر مقدم یہی ٹھہرایا جائیگا کہ مریض کو غذا دیں اور سرد پانی بھی پلائیں اور اس مقام خاص کو ہم آگے ذکر کرینگے اعراض حمیات کے دلائل
کا بیان تمام دلائل حمیات کا ماخذ یہی ہے کہ قبل عارض ہونے تپ کے سوء تدبیری کیا ہوئی اور مریض کی کیا کیفیت تھی اس کے بعد جو احوال اور اعراض جن
تپ میں موجود ہوتے ہیں مثل درد سر و ہذیان و بیخوابی وغیرہ کے ان کو دیکھنا چاہیے اور عرض بلد و فصل اور مزاج اور نبض اور بول اور قے اور براز اور عادت
ان کا ملاحظہ کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے اور حال تپ کا لرزہ اور عرق کے برآمد ہونے میں کیسا ہے اور نوبت کیسی ہوتی ہے اور اشتہائے طعام کیسی ہے اور پیاس
کی کیا کیفیت ہے اور تنفس تو نہیں ہے اور باہمہ اعراض مقادہ مثل درد سر اور بیخوابی اور ہذیان اور قلق اور اضطراب وغیرہ ان کا بھی لحاظ کرنا چاہیے اس لئے کہ
حمیات کو واسطے مختلف اعراض میں جو مختلف احوال پر دلالت کرتے ہیں بعض اعراض تو حمیات کے عظیم اور صغیر ہونے پر دلالت کرتے ہیں جیسی کیفیت
حرارت اور مقدار حرارت کی کہ بعض حرارت میں لذع ضعیف شروع تپ سے آخر تک بنی رہتی ہے اور ایک قسم کی حرارت تو ایسی ہوتی ہے کہ ابتدا میں لذع شدید پیدا ہوتی ہے اور پھر ضعیف ہو جاتی
ہے اس لئے کہ اول وہ جلد پر کو حرارت میں تیزی پیدا ہوتی ہے اور ایک قسم کی ایسی حمیات ہے کہ جسمیں بالکل لذع نہیں ہوتی ہے اور ایک قسم میں نیز ساتھ حرارت کے رطوبت بھی محسوس ہوتی ہے
اگر تپ بلغمی ہو اور ایک قسم میں نجاست پائی جاتی ہے اور بعض اعراض ایسے ہیں کہ جو جاہیت حمیات پر دلالت کرتے ہیں جیسے ہوم کہ نوع تپ مفسرہ میں شامل نہ ہو [illegible]
پیدا ہونا خواہ وہ نوع کا ظاہر ہونا بعض اعراض خباثت حمیات پر دلالت کرتے ہیں جیسے قلق اور ہذیان اور سہر کا تپ کے ساتھ ظاہر ہونا کچھ اعراض نضج اور غیر
نضج پر دلیل ہوتی ہیں مثلاً احوال بول کے جو اوپر ہم نے ذکر کیے ہیں کچھ اعراض ایسے ہیں جو بحران پر دلیل ہوتے ہیں جن کو آگے ذکر کرینگے کچھ اعراض ایسے ہیں
جو سلامت یا ہلاکت مریض پر دلالت کرتے ہیں ان سب کو آخر میں اس فن کے بیان کرینگے جیسے یعنی حال بدن کا فربہی و لاغری اور دق و بردنقی ورنگ
اس کے بھی بہت سے احکام ہیں مثلاً جس شخص کا رنگ سپیدی اور سرخی سے جاہمیت کی طرف تغیر ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اخلاط میں برودت آگئی ہے اور
جا رہی ہے زردی پیلی اور خون کم ہو گیا ہے اور تیج یعنی ہمراہ بحران اور آماس پیدا ہو جیسے جائے تخمی میں ہوتا ہے یا جھٹ پٹ بہرہ و لاغر ہو جائے اور ناک پتلی
ہو جائے یہ بات یا شدت حرارت پر دلالت کرے گی یا بگاڑ اخلاط رقیق ہوں اور جھٹ پٹ تحلیل ہو جائیں اور مسامات کھلے ہوئے ہوں اس پر دلیل
ہوگی حرکات بدنی یا نفسانی بھی بہت سے امور پر دلالت کرتے ہیں انکا موافق عادت کے ہونا یا خلاف عادت ہونا خواہ حرکات کا بالکل ساقط
ہو جانا ہر طرح سے کسی خاص حالت مرض پر حرکات بدنی پر دلیل ہوتے ہیں جیسا ہم آگے ذکر کرینگے بعض اعراض حمیات کے ایسے ہیں جن کا وقت
زمانہ منتہی میں ہو جیسے ہذیان یا اختلاط ذہن کہ بسبب اس کے کہ حرارت سے التہاب شدید سر میں وقت منتہی پیدا ہوتا ہے۔ بعض اعراض ایسے ہیں کہ انکا
وقت زمانہ ابتدا میں ہوتا ہے جیسے بھری بھری یا سردی معلوم ہوتی اور نیند گہری جو اوائل حمیات میں اکثر بسبب ضعف دماغ کے پیدا ہوتی ہے اور حرارت
بطرف باطن کے جہاں مادہ ٹھہرا ہوا ہے رجوع کرتی ہے اور بہت سے بخارات صعود کرتے ہیں بوجہ اس اضطراب کے جو بدن میں شروع ہوتا ہے اور زیادتی
اشتعال حرارت کی ان کو فنا کرتی ہے اور کبھی اگر کسی کا دماغ فی نفسہ سرد ہوتا ہے تو اس کی برودت زیادہ اس نیند کے حدوث پر معین ہوتی ہے اسی طرح

اسی طرح جس خلط میں عفونت آنیوالی ہو اور بدن اسکے وہ گرم ہو جائیگی وہ خلط اگر بارد ہو تو پھر پھری اور سردی اور نیند کے حدوث میں تعین ہوتی ہو جن چیزون
سے حال تپ کا معلوم ہوتا ہو یا یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ تپ کس قسم کی ہو وہ چیزیں بھی ہیں کہ یہ تپ کی حالت کو نرمی اور تیزی میں خیال کرنا اور یہ دیکھنا
کہ اس تپ کا وقوع اسباب خارجی سے ہو جو بالفعل پیدا ہوئے ہیں یا اسباب سابقہ اس تپ کی علت ہیں کسی شرط جس کو ہم نے باب تپہائے یومیہ میں ذکر
کیا ہو اور بھی تپ کا لازم ہونا اور مفارق ہونا اور اسکے فترات یعنی زمانہ خفت کو دیکھنا چاہیے اور لحاظ کرنا چاہیے کہ شروع میں تپ کے لرزہ سردی پھر پھری ہوتی
ہے یا نہیں اور کون چیز کس وقت ہوتی ہو پھر تپ کے اترنے کے وقت دیکھنا چاہیے کہ بہت پسینہ آکر اترتی ہے یا تھوڑا آیا ہے پسینے کے اتر جاتی ہو اور
بدن پر سابق کا بھی لحاظ کرنا چاہیے یعنی خیال رہے کہ مریض ہے کیا سو تدبیر واقع ہوئی اور سن مریض کا کیا ہے اور سحنہ کیسا ہے اور فصل کونسی ہے اور پیشہ
مریض کا کیا ہو اور نبض اور بول کی کیا حالت ہو **بیان نافض اور برد اور قشعریرہ اور نکسہ کا** قشعریرہ یعنی پھر پھری ایک حالت ہو کہ اسوقت بدن
میں ایک اختلاف سردی میں پایا جاتا ہو اور جلد اور اسکے نیچے ایک چبھن سی پیدا ہوتی ہو اس سے پہلے ہاتھ پاؤں ٹوٹنے لگتے ہیں اور نکسہ گویا قشعریرہ سے ضعیف
ہوتا ہے۔ برد یعنی سردی اس طرح پر ہوتی ہے کہ تمام اعضا میں اور پسلیوں کی پشت میں سردی صاف معلوم ہوتی ہے۔ نافض یعنی لرزہ وہ حالت ہے
ہوتا ہو کہ اعضا کی جنبش اور لرزے کو مریض روک نہیں سکتا اور اسوقت اکثر حرکات غیر ارادی واقع ہوتے ہیں کبھی سردی قوی ہوتی ہے اور لرزہ قوی
نہیں ہوتا جیسے بلغمی تپوں میں اور ربع میں لرزہ کی شدت کے اسباب سے ایک یہ بھی ہو کہ فصل میں قوت دافعہ بہت ہو اور جتنا مادہ نافض میں لذاع زیادہ
ہوگی اتنا لرزہ شدید ہوگا خون کی گرمی کثرت نافض کو روک نہیں سکتی اس لیے کہ بروقت لرزہ کے خون داخل بدن میں واسطے محافظت بر و
عضو رئیس کے چلا جاتا ہو اسی جہت سے رنگ تن کا زرد ہو جاتا ہے یہ بھی جاننا چاہیے کہ جو خلط بارد سبب لرزہ کا ہے اگرچہ وہ قبل از لرزہ کے بدن
میں موجود ہوتا ہو مگر ایک مکان خاص میں ٹھہرا ہوا اور ساکن ہوتا ہو اور وہ عضو جو مکان اس خلط کا ہو چونکہ مدت سے خوگر اس کی سردی کا ہو رہا ہے کچھ
اس کی سردی سے متاثر نہیں ہوتا ہے اور اس کی برودت اس عضو کو محسوس نہیں ہوتی ہاں جسوقت اس خلط بارد کو حرکت ہو اور اپنے مکان خاص کو
چھوڑے خواہ حرکت قوی ہو یا ضعیف کسی سبب سے مثل حرارت کے جو خلط کو متفرق کر دیتی ہے یا اور کسی وجہ سے اس وقت جو عضو اس خلط سے نہیں ملا
ہوا تھا اور نہ اس کی برودت کا خوگر تھا بسبب اختلاف مزاج کے اسکی برودت کا احساس کر کے متاذی ہوتا ہے اور اسی جہت سے لرزہ پیدا ہوتا
ہے۔ کلیات کے فن میں جہاں اصول کلیہ علم طب کے بیان ہوئے ہیں اس مسئلہ کی بخوبی توضیح ہو چکی ہو جس سبب بلغم زجاجی کے جو بدن میں پھیلا ہو لرزہ
پیدا ہوتا ہے اور تپ نہیں ہوتی ہو اور اکثر ایسے لرزہ کے دورے ہوتے ہیں مگر اس لرزہ کی قوت اتنی نہیں ہوتی ہے کہ بعد اسکے تپ آئے جو مادہ ماندگی اور کسل بدن
میں بجانب قلب پیدا کرتا ہے جب وہ کثیر ہو جاتا ہے مگر متعفن نہیں ہوتا ہے تو فقط لرزہ پیدا کرتا ہے اگر اس میں عفونت نہ آئے تو اسیقدر اس کی اذیت
رہیگی کہ نافض واقع ہو اور کبھی برد اور نافض بسبب اندر چلے جانے حرارت کے واسطے ہضم غذا کے پیدا ہوتی ہیں یا حرارت غریزی کم ہو اور غذا کھائی
جائے اس کے ہضم کے واسطے اجتماع حرارت کا اندرون جسم میں ضرور درکار ہوتا ہے تب بھی برد اور نافض پیدا ہوتا ہے نافض اور برد تپ سے
بیشتر واقع ہوتا ہے اسلیے کہ پہلے خلط خام عضل پر گرتا ہے اور اس کی برودت بنظر مزاج عضل کے موذی ہے اسلیے کہ عضل عضو لحمی ہو اور گرم خلط
سے جلد و خلط خام یعنی بلغم بارد الزجاج اور بارد بالفعل ہوتا ہے پھر جسوقت اس خلط میں عفونت شروع ہوتی ہے اور گرمی پیدا ہوتی ہے جتنی جتنی گرمی اسمیں
آتی جاتی ہو اسیقدر برد اور نافض کم ہوتا جاتا ہے کبھی لرزہ تپ کے پیشتر اس جہت سے آتا ہے کہ خلط صفراوی میں لذع شدید ہوتا ہے اور قوت دافعہ
جو عضل میں ہو قوی ہوتی ہے جیسے آدمی بہت گرم پانی اپنے بدن پر ڈالے خصوصاً اگر پانی شور ہو اور خوب گرم ہو اسوقت بھی لرزہ کی کیفیت پیدا
ہوتی ہو کبھی جو خلط کم لذع رکھتی ہے اس کی تبعیت سے بھی حار غریزی یعنی خون اور روح بطرف باطن کے گریز کرتا ہوا اسوقت پھیلا سے برد ہوتا ہو

ایسے وقت میں لذع اور برد ساتھ ہوتا ہے پر دو تمام بدن میں محسوس ہوتا ہے اور لذع اندر کی جھلی میں پایا جاتا ہے کبھی اورام باطنیہ کے نضیج کے واسطے
جب حرارت متوجہ اندرون جسم کے ہوتی ہے لرزہ پیدا ہوتا ہے کبھی لرزہ اور پھریری لازم ہوں گی تو صحت پر دلالت کرتی ہے اس نظر سے کہ مظنون ہوتا
ہے مادہ نضج کا داخل عروق سے جدا ہو کر خارج عروق میں آیا ہے گر یہ لرزہ اگر با نضج مادہ اور بوقت بحران واقع ہو اور اس لرزہ کے بعد تپ میں خفت ہو
اسوقت دریافت کرنا چاہیئے کہ انتشار مادہ کا خارج عروق میں اس جہت سے نہیں ہوا ہے کہ قوت نے غالب آکر مادہ کو پریشان کیا ہے بلکہ یہ
جاننا چاہیئے کہ مادہ میں اسقدر کثرت ہوئی ہے کہ بطون عروق متحمل ہو کر باہر نکل آتا ہے ایک قسم کا وہ لرزہ ہے جو موت پر دلالت کرتا ہے یعنی جو لرزہ
بعد ضعف قوت اور سقوط حار غریزی کے وغیرہ بعد سقوط تنفس کے واقع ہو اس کے بعد موت ضرور ہوتی ہے پھریری کے واسطے حاجب بہ نسبت نافض کے
کم درکار ہیں تجبر اور وحشت کا ہیجان اور دوران سر اکثر ہونا ان حمیات میں معدے کی ضرورت میں شائع کی تپیں اکثر محرقہ یعنی پوشیدہ ہوتی ہیں کبھی تپ
میں طول اس جہت سے ہوتا ہے کہ اندرونی اعضا میں کسی جگہ غلط یا ورم موجود ہوتا ہے مناسب ہے کہ بیمار کو چت لٹائیں اور دونوں پاؤں اُسکے
پھیلادیں اور ہاتھ سے دیکھیں کہ درد کس مقام پر ہے بعد اس کے مناسب اس عضو کے تدبیر کریں تپ کے مرض میں جب زبان سیاہ ہو جائے اور
تپ خفیف ہو اُسکا نام حمائے مدفونہ ہے کبھی تپ اور فالج دونوں جمع ہو جاتے ہیں اسوقت پہلے علاج تپ کا کرنا چاہیئے جو دوا ان دونوں
بیماریوں کے مناسب ہیں یہی سکنجبین ہیں گلقند ملا کر استعمال کریں اور چنے کا پانی روغن زیتون کے ساتھ اگر تحمل اس دوا کی قوت کی ہو۔
سرسڈانے سے تپ میں چونکہ تکثیف جلد ہوتی ہے بخارات سر میں پیچیدہ ہو کر لپٹ جاتے ہیں اور تپ میں شدت ہوتی ہے عام طور کا
معالجہ حمای عفونت کا ان تپوں میں علاج کی غرض کبھی تو یہ ہوتی ہے کہ تپ جاتی رہے اسوقت تبرید اور ترطیب دوا و غذا سے کیجاتی ہے اور
کبھی غرض علاج سے یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کی اصلاح کیجائے خواہ اُس کو نضج کیا جائے یا استفراغ مادہ کیا جائے اور نضیج مادہ رقیق اور غلیظ
دونوں کا ہوتا ہے غلیظ کا نضج یہ ہے کہ اُس کو رقیق بقدر معتدل کریں اور رقیق کا نضج یہ ہے کہ اُس کو بقدر معتدل غلیظ کریں مترجم کہتا ہے آخر میں اس فصل
کے جو مباحثات اس مسئلہ میں پیش آتے ہیں منجملہ کبھی تپ کی خواہش ایسی تدبیر کی ہوتی ہے اور خلط کی خواہش متوجہ نضیج یا استفراغ یا تحلیل کے جس قسم کی
ہوتی ہے ان دونوں میں تناقض ہوتا ہے مثلاً تپ مستدعی تبرید کو ہوتی ہے اور نضیج خلط استعمال گرم دواؤں کا چاہتا ہے اسواسطے کہ اکثر دوا
نضیج یا مسہل گرم اور تیز ہوتی ہے بلکہ سرد مزاج کی دوا میں نضیج اور استفراغ کی قوت کم تر ہے ایسے وقت میں رعایت اہم کی کرنی چاہیئے یعنی جس کی
مضرت زیادہ ہو پہلے اسکی تدبیر کریں یہی تناقض مقتضا اور مادہ میں اس قسم کا ہوتا ہے کہ تپ کا مقتضا یہ ہوتا ہے کہ آب تربز خواہ آب کاسنی یا آب کدو
یا آب خیار وغیرہ سے تبرید کیجائے اور یہ آب فواکہ بمقدار کثیر پلایا جائے اور مادہ کی نضیج میں کثرت استعمال سے خامی لاحق ہوتی ہے اسکا
مقتضا یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے دیئے جائیں لیکن اگر مادہ میں کمی ہو تو انکا دینا چنداں ممنوع نہیں ہے پھر بھی مقتضائے ہوشیار طبیب یہی ہے کہ
آب فواکہ ایک ہفتہ تک محموم کو نہ دینا چاہیئے اور آب جو پر اکتفا کرنی چاہیئے اتنی مدت میں حال مادہ کا بخوبی دریافت ہو جائیگا۔ جمیع فواکہ محموم کو
مضر ہیں مادہ میں غلیان پیدا کرتے ہیں اور معدہ میں فساد پیدا کر کے خود بھی فاسد ہو کر متعفن ہو جاتے ہیں بشرطیکہ حسب اتفاق ایسی بھی دوا پیدا ہو جاتی
ہے کہ بارد المزاج بھی ہے اور نضیج اور تلطیف اور استفراغ بھی کرتی ہے جیسے سکنجبین سادہ۔ ضرور جاننا چاہیئے کہ اکثر تپ میں اسقدر شدت اور حدت
ہوتی ہے کہ مہلت علاج مادہ کی نہیں ملتی بلکہ اسوقت علاج حدت کی تبرید کرنی مناسب ہے خصوصاً اگر مریض میں اتنی قوت نہ ہو کہ مقابلہ مرض کا
کر سکے اور اذیت مرض پر صبر نہ کر سکے اگر قوت اسقدر ہو کہ مقابلہ مرض اور صبر اذیت مرض پر ہو سکے پس قطع سبب کو مقدم کرنا چاہیئے اس طرح پر کہ
خلط کا نضیج کیا جائے اور غذا ترک کیجائے اور تبرید اتنی نہ ہو جو تحلل مادہ کو منع کرے۔ اگر قوت میں کمی ہو تو جو منافی قوت خواہ مسقط قوت کی

ہو اُس کی تعدیل کرنی چاہیے اور قوت کو اُس سے ذریعہ غذا کے پیدا کرنی چاہیے جب قوت کسیقدر آجائے اور اُسکا مخالف دفع ہو جائے پھر از سر نو تسویہ و اصلاح مادہ
پر ہونا چاہیے اور جو تپ میں تبرید یعنی دواؤن سے کرنی چاہیے کہ جنمین قبض و تکثیف ہو جیسے ترمس کافور و زعفران ترمس طباشیر وغیرہ البتہ بعد نضج و استفراغ کے ایسی دواؤن کا استعمال
ہو سکتا ہے یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ حمی عفونت کا علاج مخالف تپ دق کے علاج کے ہے اسلیئے کہ دق میں مادہ نہیں ہوتا اُسکا علاج یہی ہے کہ
نفس مرض کا علاج کیا جائے یعنی تبرید اور ترطیب سے فقط اُسکا علاج ہوتا ہے اور حمیات عفونت مین فقط علاج مفید مرض نہین ہوتا بلکہ اُس مین
قطع مادہ کی بھی تدبیر ضرور ہوتی ہے گو تدبیر قطع مادہ کی مناسب مرض کے ہو مثلاً مرض حار میں اجزائے حارہ منضجہ یا مستفرغہ دیئے جائین غذا قوت کی
دوست بھی ہے اور دشمن بھی ہے دوست اُس وجہ سے ہے کہ قوت کو برانگیختہ کرتی ہے اور دشمن اس وجہ سے ہے کہ قوت کی دشمن یعنی مادہ کی دوست
ہے اسلیئے کہ مستحیل بمادہ ہو کر مخالفت قوت کی کرتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ مادہ اور قوت دونون کی غذا معین ہے باین نظر غذا کے تدبیر کا ایک قاعدہ
مقرر کرنا چاہیے ہم ایک بات جداگانہ اس قاعدے کے بیان کے واسطے لکھتے ہین - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج کسی تپ کا بے اُس کی شناخت
کے ممکن نہین جب تک کہ تپ پہچانی جائے تدبیر تلطیف کرنی چاہیے اور اس باب مین کوشش کرنی نہ چاہیے کہ مریض بوقت نوبت کے گرسنہ ہو ورنہ
بعد وزن نوبت کسیطرح مادہ کو چھیڑنا نہ چاہیے جہان تک ممکن ہو اور نہ علاج کرنا چاہیے اور سب باتون مین رعایت قوت مریض کی ضرور کرنی چاہیے
پس اگر قوت قوی ہو اور تپ موسمی ہو یا جو خلط غالب بدن مین ہو اُس کے ہمراہ خون ہے اس صورت مین فصد بہت ضرور ہے خصوصاً اگر بول مین سرخی
ہو اور غلیظ ہو اور نبض در گنجان ہو یا ایسا ہو کہ بعد فصد کے غلبہ صفرا کا خوف معلوم ہو یا صفرے مین حدت کا گمان ہو بعد فصد کے تلطیف اسہال کرنا چاہیے خصوصاً
اگر فصد کی جہت سے خشکی پیدا ہوئی ہو اجزائے مسہل مثل آب جو اور تھوڑی سی شیرخشت یا آب جو اور سکنجبین تجویز کرنا چاہیے اگر اسقدر اجزا سے
طبیعت نرم نہ ہو تو شربت بنفشہ بڑھانا چاہیے اور مطلوب اس تدبیر سے تلئین طبیعت ہے نہ اسہال مادہ اور نہ سخت مسہل مجھکو نہایت پسند ہے کہ ایسے
مقام پر حقنہ کا استعمال کیا جائے مگر حقنہ کی نرمی اور تیزی قوت مین مناسب کا لحاظ رہے بعض حقنہ جو مشترک النفع اور سب ہے اسکے اجزا یہ ہین روغن بنفشہ
آب برگ چقندر دو حصہ شکر سرخ بورہ ارمنی - ابتدا میں جب ان اجزا سے تلئین کیجائے پھر دوبارہ ان دواؤن کی نسبت ضعیف تر دواؤن کی
حاجت ہوگی اور ابتدا میں قوی دواؤن کی حاجت اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ طبیعت مین احتباس ہوتا ہے بعد تلئین کے ادرار کرنا چاہیے مثلاً سکنجبین
تخم کرفس وغیرہ اور مدرات کے ساتھ پانی مین جوش کرکے دینا چاہیے اس کے بعد تعریق یعنی پسینہ نکالنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تفتیح مسام
کی ایسی دواؤن سے جن کی حرارت قوی نہ ہو کرنی چاہیے مثلاً روغن بابونہ کی مالش کیجائے اور سپید شراب آب شیرین جو نیم گرم ہو ان چیزون
سے نطول کرنا چاہیے اگر تپ پر تکسیر آتی ہو یہ مالش اور نطول ہرگز جائز نہین ہے پھر اگر اول امر سے یہ معلوم ہو کہ خلط معدہ کی طرف مائل ہے
مثلاً متلی ہوتی ہو اور سانس اکثر ٹوٹی آتی ہوئے کرانا چاہیے بشرطیکہ خلاف عادت نہ ہو بلکہ محض سکنجبین سادہ آب گرم مین ملا کے قے کرانا چاہیے
اور اگر سیلان خلط کا طرف احشا کے ہو اور قراقر خواہ گرانی کا اوپر یا نیچے کی طرف معلوم ہو اُسوقت ہرگز قے کرانا نہ چاہیے بلکہ اجزائے مسہلہ
بالمینہ جیسے مناسب ہون استعمال کرانے چاہئین ابتدا میں تپ کے مریض کو سونے نہ دینا چاہیے خصوصاً اگر تپ کے ساتھ پھریری یا سردی یا
لرزہ ہوتا ہو اس لیئے کہ سونے سے سردی اور لرزہ میں طول ہوتا ہے کہ نیند اعانت کرتی ہے مواد کے متوجہ ہونے کو طرف احشا کے اور نضج خلط
کو منع کرتی ہے اور بروقت انحطاط کے نیند بہت نفع کرتی ہے اور شیر زمانہ منتہی مین بھی نیند مضر نہین ہوتی ہے آب سرد پینے سے مریض کو ممانعت نہ کرنی
چاہیے مگر اسکا خلط مین خامی اور غلاظت ہو اُسوقت استعمال آب سرد کا نضج کو منع کرتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کے بعد اگر کسیقدر نفع معلوم
ہوا اور کچھ طرح کی بدتدبیری آب سرد وغیرہ پلانے سے ہو جائے پھر شفا نہین ہوتی خلط صفراوی کا نضج یہ ہے کہ اندکے اسمین غلاظت پیدا ہو جائے

فقط سرد پانی اس بات کیواسطے کافی ہوتا ہے لیکن سرد پانی کے استعمال کی شرط یہ ہو کہ معدہ اور جگر میں ضعف اور برودت نہ ہو اور اعضائے باطنی میں ورم نہ ہو یا انھیں اعضا میں درد نہ ہو اور بدن میں مریض کے خون کی قلت نہ ہو اور حرارت غریزی اسقدر ضعیف نہو کہ بعد پینے آب سرد کے ضعف پیدا ہو خواہ مریض خوگرفتہ یا عادی آب سرد کے نہ پینے کا ہو جیسے گرم ملکوں کے رہنے والے اور یہ لوگ آب سرد پینے سے فوراً تشنج میں مبتلا ہوتے ہیں اور جو لوگ لاغر اور نحیف ہیں اُنکا حال بھی انھیں گرم ملکوں کے رہنے والوں کا سا ہے لیکن اگر مادہ گرم ہو یا غلیظ ہے تو نضج پا چکا ہے اور بدن توانا ہے اور حرارت غریزی بکثرت ہو اور قوت قوی ہو اور اعضائے اندرونی ورم سے اور آفات سے صحیح و سالم ہیں اور مزاج اصلی ان اعضا کا سرد نہیں ہے اور نہ مریض غیر معتاد آب سرد کا ہے بلکہ آب سرد پینے کا خوگر ہو ایسے اوقات میں آب سرد سے بہتر کوئی چیز نہیں اسلیے کہ تنہا آب سرد کا استعمال مادہ کو اکثر بذریعہ روانی شکم یا قی یا بول یا پسینہ کے دفع کر دیتا ہو یا آب سرد کے پینے سے ایسے وقت میں ان سب طریقوں سے مادہ نکل جاتا ہے اور فی الفور صحت حاصل ہوتی ہے بیشتر طبیب بنظر مصلحت وقت کے مریض کو اسقدر زیادہ سرد پانی پلاتا ہے کہ اُس کا رنگ سبز ہو جاتا ہے اور اُس کے جوڑ بند ہلنے لگتے ہیں اگرچہ وزن میں خواہ نصف من تک کی نوبت پہونچے اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ فقط اسی تدبیر سے صفراوی تپ بلغمی ہو جاتی ہو اور اگر طبیعت قوی ہوئی اور مادہ کو بطرف عرق اور بول اور اسہال کے دفع کیا تو صحت اور عافیت حاصل ہوتی ہو اگر بعض اعضائے اندرونی میں ورم ہو مع ذلک حرارت اور پیاس کی بھی مضرت کا اسقدر خوف ہو کہ اس تپ کا منجر بدق ہونا بہ گمان قوی مظنون ہو جائے اُسوقت ورم کا خوف نہ کرنا چاہیے اور آب سرد پلانا چاہیے اس لیے کہ ورم کا زیادہ ہونا یا خام رہجانا بنسبت دق کے آسان ہو ایسے مقام پر آب سرد بنسبت سکنجبین کے زیادہ مفید ہو اسلیے کہ تشنگی میں تسکین دیتی ہو بلکہ پیاس بجھا دیتی ہے اور دست لانیوالی بھی ہو اور مثل سرد پانی کے ورم کو اذیت نہیں پہونچاتی ہے مگر مادہ کا جمع کرنا اور تکثیف کرنے کی طاقت سکنجبین میں نہیں ہو اسیطرح جلاب جسمیں پانی زیادہ ہو وہ بھی مفید ہو جس مقام پر آب سرد کا پلانا جائز نہ ہو اور پھر پلایا جائے وہاں خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ مسامات بند ہو جائینگے اور ہو جبہ ایک سدہ و دوسرا اُڑکے ایک دوسری قسم کی تپ پیدا کرے گا بیشتر یہ تپ باسدہ بہ نسبت پہلی تپ اور پہلے سے شدید ہوتا ہے آب سرد کا یہ قاعدہ ہو کہ جب ضعیف عضو سے ملتا ہو اسکے فعل کو فاسد کر دیتا ہے اور دشواری لقمہ اُتارنے کی اور دشواری سانس لینے کی آب سرد کے پینے سے پیدا ہوتی ہے اور رعشہ تشنج ضعف مثانہ و گردہ ضعف قولون بھی آب سرد کے استعمال سے پیدا ہوتا ہو جس شخص کو حالت صحت میں آب سرد مضر کرتا ہو حالت بیماری میں بہت ضرور ہے کہ اُس کو آب سرد کے استعمال سے منع کریں بلکہ اگر آثار قوت کے بدن میں ظاہر ہوں اور سیلی سوئی ہو اور مزاج گرم خشک ہو اور استفراغ مادہ کا ہو چکا ہو اُسوقت آب سرد کے استعمال کی اجازت اسقدر دینی چاہیے کہ گویا مریض اسمیں بھیگ جائے۔ زمانہ انحطاط میں اور بوقت ظہور علامات نضج کے اور بعد استفراغ اخلاط کے بخوف استعمال حاکم کرنا چاہیے اور شراب رقیق جسمیں بہت سا پانی ملا ہو پلانی چاہیے اور مالش بدن میں ایسے تیل کی چاہیے کہ محلل ہو جسوقت استعمال قواعد مذکورہ بالا کا ابتدائے عروض تپ میں ہو چکے اُس کے بعد نضج مادہ کی طرف اشتغال ضروری ہو اور بعد نضج کے اُس قسم کا استفراغ نہ کرنا چاہیے جس سے مادہ میں کمی اور خشکی پیدا ہوتی ہو اور اُس کا بیان اوپر ہو چکا بلکہ استفراغ اس طرح پر کرنا چاہیے کہ سبب مرض کا منقطع ہو جائے اور بلا نضج کسی مادہ کا استفراغ کرنا جائز نہیں ہو خواہ گرم مزاج ہو یا سرد اس لیے کہ اکثر بے نضج کے جب استفراغ کیا جاتا ہو تو جو خلط آمادہ استفراغ کے نہیں ہوتی وہ بھی نکل جاتی ہے اور اکثر خلط نافع کے ہمراہ خلط صالح بھی کھچ جاتی ہے اکثر استفراغ بلا نضج دافع ہو جس شخص کا یہ مذہب ہو کہ نضج خلط سے غرض یہی ہے کہ خلط غلیظ رقیق ہو جائے اور جو خلط خود رقیق ہو اُس کے رقیق کرنے کی ضرورت نہیں ہو تو اُس کا نضج بھی نہ کرنا چاہیے ایسے شخص کے کلام کو گو فی الواقع سننا چاہیے اسلیے کہ نضج کے فقط یہی معنی نہیں ہیں جو وہ

بیان کرتا ہے غرض نضج دینے سے مادہ کے قوام کو معتدل کرتا ہے تاکہ وہ آمادہ دفع پر بسہولت ہوجائے جو شئے پتلی اور رقیق زیادہ ہو اور غلیظ خلندہ یا
لزوجت دار اور چسپندہ ہو یعنی ہر گز سہل الدفع نہیں ہیں بلکہ رقیق ہیں کیسقدر غلظ آنے کے بعد اور غلیظ میں اسکے رقت قوام ہوکر اور لزوجت
میں کیسقدر بھربھراپن آکر قابلیت سہولت دفع کی ہوتی ہے۔ اگر یہ شخص جو منکر انضاج رقیق ہے متقدمین اطبا کے مقالات جو بہ نسبت وجوب انضاج
رقیق ہیں یہ بھی سنتا اور فقط کیفیت اُن اخلاط کی جو کھنکھار اور عرق کے خواہ براہ بینی دفع ہوتے ہیں بنظر سرسری دیکھتا تو اُسے ضرور معلوم ہوتا کہ رقیق شئے
بے کسیقدر غلیظ ہوئے اور غلیظ بدون کسیقدر رقیق ہوئے کس دشواری سے دفع ہوتی ہے سوائے اس کیفیت کا اُس کو ہدایت کرتا اور وہ ایسی گمراہی
میں نہ پڑتا پھر یہ منکر شخص خود یہ نہیں سوچتا ہے کہ ابتداء حمیات میں اول میں رسوب کیوں نہیں ہوتے اور آخر میں جب طبیعت از خود نضج اخلاط کر دیتی
ہے رسوب پیدا ہوتا ہے اور کیا اس کے نزدیک رسوب محمود جو بعد نضج پیدا ہوتا ہے مرض کا مادہ نہیں ہے اور اسکے دفع سے خصت مرض میں نہیں
ہوتی پھر اگر رسوب محمود کو مادہ نضج یافتہ افراز دینا ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ قبل از نضج طبیعت کیوں دفع نہیں کرتی اور اوائل مرض میں اخراج
اگر سہل تھا پھر طبیعت جو مدبر بدن ہے کیوں عاجز ہوتی ہے اور اگر نضج سے فقط یہی مطلب ہے کہ خلط میں رقت پائی جائے تو اُن کے حمیات
دموی خواہ صفراویہ میں ضرور ہے کہ رسوب محمود اول میں ہو پھر جب طبیعت کا یہ حال ہے کہ بدون ایسے وقت کے کہ مادہ میں نضج آجائے اور
دفع سہل بالقبول ہوئے اخراج مادہ نہیں کرتی اسیواسطے صناعت طب جو خادم طبیعت ہے اور ایضاً طبیب کو بھی اقتدار اور پیروی طبیعت کی
درکار ہے یعنی ضرور ہے کہ طبیب پہلے عتقاد کرے کہ استفراغ کسی خلط کا قبل از نضج کے اور قبل از آنکہ قارورہ سے آثار نضج کے ظاہر
ہوں ممتنع ہے خواہ نہایت دشوار اور کبھی اگر براہ ضرورت خواہ سہواً تحریک مادہ بے نضج کے کریگا تو استفراغ تام نہ ہوگا یا ہوگا تو
مادہ فاسد کے ہمراہ خلط صالح بھی نکل جائے گی اور اس شخص کو تو یہی مناسب تھا کہ پہلے حسن ظن بہ نسبت بانیان فن مثل بقراط اور
جالینوس کے کرکے اُن کے اقوال کو بہ نسبت وجوب انضاج خلط رقیق کے بنظر غور اور تامل کے دیکھتا اور حسب تامل اور خوض
اُن کے حسن اور قبح میں کرکے بعد ازاں اُن کے اقوال کی مخالفت کرتا اور اپنی تجویز پر دلائل خواہ تجربات پیش کرتا اگر بعد غور اور تامل
کے اس مخالفت میں راہ صواب پر ہوتا تو ہم اُسے معذور جانتے اور قدما کی مخالفت کی تشنیع علاوہ تشنیع اختیار امر باطل کے نکرتے اس سے
پہلے تو مناسب یہی ہے کہ بخوبی کلام قدما میں بغور نظر کرے مگر مجھے گمان ہے کہ اس شخص نے چند تجربات کیے ہیں کہ بدون نضج
کے اخراج مواد کیا اور تدبیر مفید ہوئی ہے پس اسی وجہ سے یہ معتقد اس مسئلہ کا ہوگیا کہ رقیق کے انضاج کی ضرورت نہیں حالانکہ ایسے
تجربات جو خلاف قوانین عقلیہ ہوں اُنکا کیا اعتبار ہے کبھی اتفاقیہ چل جاتے ہیں اور مفید ہوتے ہیں اور کبھی ایک بھی نہیں چلتا بلکہ تعقل
صحیح اور وجدان الاذعان یہی ہے جو ہم نے اوپر لکھا کہ رقیق اور غلیظ اور لزج ہر ایک کا تعدیل قوام نضج سے ہوتا ہے اگر مادہ میں ایسی کثرت
ہوکہ جو دیکھو ہیجان کرکے ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف منتقل ہوتا نظر آئے اور گمان قریب بیقین اس بات کا ہو کہ مہلت نضج کی
نہیں ہے یا یہ گمان ہو کہ اگر تنقیہ میں دیر ہوئی تو یہ مادہ اورام سرسامی وغیرہ پیدا کریگا یا اگر بدن میں باقی رہا تو قبل از آنکہ اس مادہ میں
نضج آئے ہلاکت مریض کی ہوجائے گی اسلیے کہ زمانہ اسکے نضج کا بوجہ زیادتی رقت کے طولانی ہے بہ نسبت زمانہ انضاج ایسے خلط کے
جو بہ نسبت اس خلط کے رقیق کم ہو اور معتدل ہو پس بدون نضج کے اسکا استفراغ بلا نضج میں کم ہے بہ نسبت اسکے کہ یہ مادہ کسی عضو رئیس کی طرف
گرے اور طبیعت کا آمادہ ہو اسکے اخراج پر ہونا یہ بھی ایک عمدہ موقع ہے کہ اگر تھوڑی اعانت طبیعت کی تدبیر استفراغ میں کیجائیگی
مناسب طبیعت ہوگی اور ضرور اسکا استفراغ کر دینا چاہیئے فصد کا استفراغ ایسا نہیں ہے کہ اسمیں انتظار نضج کا کیا جائے جیسا مسہل میں کیا

جاتا ہے انتظار نضج سوائے خون کے اور اخلاط میں کیا جاتا ہے اگر ابتدائے مرض میں فصد نہ ہو تو پھر انتہائے مرض میں ہرگز نہ کرنی چاہیئے اسواسطے
کہ انتہائے مرض میں فصد سے کیا واسطہ بلکہ اکثر جو کہ فصد ضعف قوت میں بہت پیدا کرتی ہے مریض ہلاک ہو جاتا ہے اگر انتہائے مرض میں فصد ہو۔
اسیطرح انتظار نضج کا جائز نہیں ہے اگر خوف غلبہ خلط کا ہو اور قاعدہ احتیاط مقتضی استفراغ کا ہو۔ اگر مادہ میں نضج ہو تو ابتدائے مرض میں اسکی
تحریک یا استفراغ جائز ہے مگر انتہائے مرض میں جبتک غلبہ طبیعت کا ثابت نہو اور نضج تام نہ ہو کسی طرح کی تحریک کرنی چاہیئے پھر اگر طبیعت بذات
خود تحریک کرے طبیب کو چاہیئے کہ مناسب طبیعت کی حرکت میں لائے اور اگر طبیعت متحرک ہو چکی ہو اُسے بحال خود چھوڑ دینا چاہیئے اور
اسیکا نام بقراط مایخ رکھتا ہے جس مقام پر اُسنے کہا ہے (مناسب ہے کہ استعمال دوائے مسہل کا بعد نضج مادہ کے کریں مگر کچی مرض میں نہیں لاگی
ہے استعمال دوائے مسہل کا مگر اسکے کہ مادہ مرض ہیاج ہو یعنی بکثرت ہیجان میں ہو) اور شاید کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مرض ہیاج نہیں ہوتا مثال
اس استفراغ ضروری کی جو غیر وقت مناسب میں تجویز کیا گیا ہے مثل اس تغذیہ ضروری کے ہے جو خلاف وقت تجویز کیا جاتا ہے اور جسطرح سے یہ
استفراغ نہ مادہ سے محفوظ رکھتا ہے جسمیں نسبت وہ تغذیہ ضروری سقوط قوت کو منع کرتا ہے پھر جب استعمال کسی قسم استفراغ کا ہو اس میں رعایت
اسبات کی ضرور ہے کہ یا تو جب تپ اُتر جائے اسوقت خواہ سکون کے وقت خواہ جو وقت نہایت ٹھنڈا ہو اُسوقت استفراغ کیا جائے مگر مسہل بروز
نوبت نہ تجویز کرنا چاہیئے اور نہ فصد لینی چاہیئے اور جسطرح خواہش طبیعت کی استفراغ مادہ کا چاہتی ہو اُس کے خلاف جہت میں استفراغ مادہ کا نہ کرنا
چاہیئے اور کسی قسم کا استفراغ کہ جس سے اخلاط میں قوران پیدا ہو بروز نوبت نہ کرنا چاہیئے خلاصہ یہ کہ بروز نوبت اور دورہ تپ کے جہانتک
ممکن ہو تدبیر غلیظ نہ کرنی چاہیئے یہانتک کہ آش جو میں شکر تک بھی نہ ڈالیں اور نہ جلاب یا گلقند اسدن کھلانا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ دورہ میں
شدت ہو جائے بسبب تنگ ہو جانے مسامات کے کہ یہ نہایت پرخطر ہے بلکہ طبیعت کی اعانت کرنی چاہیئے غذائے لطیف سے مگر یہ کہ
تسعف میں افراط ہو اُسوقت آش جو میں شکر ڈال کر دینے کا مضائقہ نہیں اسلیئے کہ طبیب طبیعت کا معین ہے طبیعت سے نزاع کرنا طبیب
کا کام نہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ایسے مسہل کی ضرورت ہوتی ہے جو قوی بھی ہو اور ضعیف بھی ہو قوی تو اس نظر سے ہو کہ خلط غلیظ بالزوجت ثبوت
دفع کرسکے اور ضعیف اتنا ہو کہ ایک یا دو دستوں میں کفایت ہو جائے زیادہ اسہال نہ ہو مادہ کثیر کا ایکبارگی استفراغ نہ کرنا چاہیئے تاکہ سقوط قوت
پیدا ہو فصد کی نسبت ہماری یہ رائے ہے جہانتک ممکن ہو ٹالنا چاہیئے پھر اگر چارہ نہو تو ایکبارگی خون کثیر نکالنا بہتر نہیں ہے بلکہ اسیقدر خون چند مرتبہ
فصد لیکر نکالنا چاہیئے بسبب خون نکالنے سے ارواح اور اخلاط صالحہ بھی نکلجاتے ہیں جن کے نکلنے کی حاجت نہیں اور باقیماندہ خون میں سازو
سامان ایسا باقی نہیں رہتا کہ آئندہ طبیعت جو استفراغ کرے گی اُسمیں بکار آمد ہو باوجودیکہ اکثر اسکی حاجت پڑتی ہے اور قوت آنے والی بحرانوں
کی تحمل اور برداشت میں ضعیف ہو جاتی ہے درد سر اور تپ جب ساتھ جمع ہوں پہلے علاج تپ کا کرنا چاہیئے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر بوجہ درد
سر کے کہ ہو کر تپ پھر زیادہ ہو جاتی ہے اسواسطے ایسی تدبیر ضرور کرنی چاہیئے کہ درد میں تسکین ہو جائے دودھ پیتے ہوئے لڑکے کو اگر تپ آئے
تو اسکی ماں کے دودھ کی اصلاح ایسی دواؤں سے کرنی چاہیئے کہ دودھ کے اثر سے لڑکے کا مرض جاتا رہے اور قارورہ یرقانی تپ میں ورم جگر پر دلالت
کرے اُسوقت میں علاج یہ ہے کہ آش جو اور سکنجبین بلا ثمر جبتک تپ میں سکون ہو اُسوقت علاج ورم جگر کرنا چاہیئے اگر تپ کے ساتھ قولنج ہو جبتک نضج
سدہ نہو اور راہ صاف نہو جائے آش جو نہ دینا چاہیئے بلکہ شوربائے مرغ بشرط ضرورت دینا جائز ہے اور حقنہ نرم جسمیں چکنائی زیادہ ہو
استعمال کرنا چاہیئے بعد نضج کے آش جو اور املتاس کا استعمال ہو سکتا ہے اور کبھی تھوڑی سی سقمونیا بھی ڈالدیجاتی ہے اور کبھی جلاب میں یعنی شہد کو گلاب
میں پکا کر فقط سقمونیا ملا کر بھی استعمال کراتے ہیں اور کبھی تھوڑے سے ایلوا ملانے کی بھی احتیاج ہوتی ہے اگر مادہ غلیظ ہو اور بہتر یہ ہے کہ ایلوے

آب کاسنی خواہ آب لعنبہ میں جو شاہ کاسنی کے ہمراہ دھو کر خشک کریں بعد اس کے گولی باندھ لیں۔ ہلیلہ زرد کا استعمال بھی ایک قوم نے جائز جانا ہے۔ مگر جبتک ممکن ہو اسکے استعمال سے احتراز کرنا چاہیے اسلیے کہ بعد اسہال کے وہ مسامات میں تنگی اور قبض پیدا کرتا ہے اور احشاء یعنی اوجھ میں خشونت پیدا کرتا ہے اگر بے استعمال ہلیلہ زرد کے چارہ نہ ہو تو بعد نضج کے مضائقہ نہیں ہے۔ آب انار میں نفع زیادہ ہے خصوصاً اگر مع پوست اندرونی کے نچوڑیں یا ان ادویات میں استعمال کریں کہ یبوست مزاج پر غالب ہو اور صفرے کی زیادتی ہو اور ترطیب بدن کی حاجت ہو جس مسہل میں بنفشہ اور سقمونیا شریک ہونا چاہیے کہ بنفشہ کا وزن ایک مثقال ہو اور سقمونیا بوزن ایک قیراط کے ہو یعنی سقمونیا کے وزن کو بنفشہ کے وزن سے ۱/۲۴ کی نسبت ہو کبھی مسہل میں تھوڑا سا بودینہ بھی داخل کر دیتے ہیں تاکہ قوت نافذہ ادویہ مسہلہ کی بڑھ جاوے اور معدہ کی تقویت ہو اور سقمونیا اور بنفشہ کی اصلاح ہو جائے کبھی ایسی دوا میں جسے تبرید اور بجھانا حرارت کا مطلوب ہوتا ہے اُن میں سقمونیا داخل کرتے ہیں جیسے یہ گولی جسکا نسخہ یہ ہے۔ دھنیا۔ طباشیر کہو۔ گل سرخ ہر ایک نصف درم کافور دو جو سقمونیا نصف دام یا ایک دانگ اسکی گولی بنا کے دیتے ہیں دوسرا نسخہ شیرخشت دو درم ترنجبین پانچ درم عصارہ سیب شامی عصارہ بہی ہموزن آب کشنیز تر تازہ ایک سدس تھوڑا پانی ملا کر کے شیرخشت اور ترنجبین کو اسمیں بھگو کر رکھیا گاڑھا قوام بناتے ہیں کہ قریب جم جانے کے ہو پہنچے بعد اسکے کافور ڈیڑھ دانگ سقمونیا ایک درم پیس کر اور اس قوام کو آگ پر سے اُتار کر چھڑکتے ہیں اور مکان محفوظ میں رکھتے ہیں تاکہ بوجہ بخار کے تحلیل نہ ہو جائے اور اتنی دیر تک بنے دیتے ہیں کہ خود بخود یہ دوا بستہ ہو جائے مقدار شربت دو درم سے ڈہائی درم تک یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شیرخشت اور ترنجبین اور شکر طبرزد کی سے شل ریوڑی کے بنائیں اور اسمیں سقمونیا اور کافور اتنا ڈالیں کہ اگر پوری مقدار شربت تینوں دواؤں مذکورہ بالا کی استعمال کیجائے تو کافور سے بوزن دو جو اور سقمونیا سے بوزن ایک دانگ کے مسہل ہو مترجم کہتا ہے مثلاً اگر ترنجبین تین مثقال اور شیرخشت بھی تین مثقال ہو اور شکر طبرزد بھی یعنی قند بھی تین مثقال ہو اُسوقت کافور بوزن دو جو ہو اور سقمونیا بوزن ایک دانگ ملانا چاہیے اسی نسبت سے کمی اور بیشی کا اختیار ہے بعض شراح اس فقرہ کا مطلب ایسا سمجھے ہیں کہ اگر مجموع تینوں اجزا بقدر ایک مثقال کے ہوں اسمیں کافور اور سقمونیا بوزن دو جو یا ایک دانگ ہونا چاہیے مترجم کی رائے یہ ہے کہ چونکہ اوپر شیخ نے مقدار سقمونیا اور کافور کو تصریح ذکر کیا ہے وہی نسبت اگر اس جگہ پر بھی ملحوظ رہے تو بہتر ہے متن یہ دوائے مرکب جو شکل ریوڑی کے بنائی جائے نہایت مرغوب در طبیعت پر گراں نہ ہوگی جس شخص کو فصل گرما میں تپ سرد مادہ سے عارض ہو حمام خواہ اور ایسی جگہ جو کتان کے خشک پردوں وغیرہ کے ذریعہ سے سرد ہو رہی ہو اسمیں بیٹھنا جائز نہیں ہے خصوصاً جسوقت عرق نکلتا ہو تاکہ بوجہ برودت حمام وغیرہ کے مادہ تحلیل سے باز رہکر اُلٹ نہ پڑے اور طبیعت پر زیادہ دشواری لائے۔ قرص بنا کر استعمال کرنا اوائل ابتدا میں ان تپوں کے موافق نہیں ہے البتہ بعد نضج اور استفراغ کے قرص کا استعمال ہو سکتا ہے بہت موافق اور مفید قرص اُس شخص کے واسطے ہے جس کی تپ معدہ میں پھیلی ہو ایسا معلوم ہو کہ حمی دق ہے جس شخص کی کوئی عادت ہو گئی ہو جسے اُسے ترک کرتا ہو تو اُسے کبھی کبھی تپ کا شبہ ہوتا ہے مگر یہ گرمی یا تپ اتنی مضر نہیں ہے جتنی تپ مضر ہوتی ہے اسلیے کہ سبب اسکا فقط ترک عادت اپنی تدبیرات ضروری میں ہوتا ہے اور فقط برطبق عادت کے تدبیر کرنا علاج اس حرارت کا ہو سکتا ہے

محمومین کے غذا دینے کا بیان

مناسب تر غذا محمومین کی وہی چیز ہے جو تر ہو خصوصاً اُس شخص کے مزاج میں رطوبت ہو جیسے لڑکے یا کم مشقت لوگ خواہ عورتیں کہ ان لوگوں کو غذائے تر دو وجہ سے مناسب ہے اول تو مشابہ مزاج اصلی کے ہے دوسری یہ کہ ضد ہے مرض کی کیونکہ تپ مرض یابس ہے جسوقت تپ شروع ہو اور طبیعت میں یبوست ہو ہرگز غذا نہ دینی چاہیے تاکہ خوب کھلکر فضلہ دفع نہ ہو جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو لوگ مبتلائے تپ ہوں اُنکا وقت نوبت خواہ وقت شدت مرض ایسے وقت ہونا چاہیے کہ شکم خالی ہے اور معدہ میں غذا بالکل نہ ہو اسلیے کہ اگر بروقت نوبت خواہ

بروقت شدت معدہ مین غذا ہوگی طبیعت متوجہ ہضم غذا پر ہوکر نضج مادہ اور دفع مواد سے باز رہیگی اور مرض مستحکم ہوجائے گا اسی واسطے ضرور ہے کہ
تا زمانہ انحطاط خواہ بعد زمانہ انحطاط غذا دیجائے اور اگر بحسب اتفاق ایسا ہوجائے کہ زمانہ انحطاط نوبت کا اور وقت غذا کا معمولی ایک ہی
ہو اس سے بہتر کوئی بات نہین ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تغذیہ اور تدبیر نہایت لطیف ہوتی ہے اور نہایت غلیظ ہوتی ہے اور بین بین
بھی ہوتی ہے اس طرح پر کہ بعض تدبیر مائل بطرف لطافت کے زیادہ ہوتی ہے اور کوئی تدبیر بطرف غلاظت کے زیادہ مائل ہوتی ہے نہایت
درجہ کی لطافت تدبیر مین یہ ہے کہ غذا بالکل نہ دیجائے اور نہایت درجہ کی تدبیر غلیظ یہ ہے کہ غذا مثل حالت صحت کے تجویز کیجائے وہ تدبیر
متوسط جو مائل بجانب لطافت ہو یہ ہے کہ فقط آب انار کھلائین خواہ جلاب یعنی تھوڑی شکر کو گلاب مین پکاکر بجائے غذا کے کھلائین کہ اُس سے
جو خون پیدا ہوگا نہایت لطیف ہوگا اور اسکے بعد آب جو رقیق بعد اسکے آب جو گاڑھا اور ساگ جو سبز ترہون جیسے بتھوا خواہ پالک یا چولائی وغیرہ
اور بعد ان کے آش جو جسے صاف نکرین اور یہ غذا پوری درجہ اوسط مین ہے کسی جانب مائل نہین ہے جو متوسط غذا کہ مائل بجانب غلاظت ہو جیسے
مرغیان اور پائے بکری اور بھیڑ کے اور اس سے زیادہ لطیف کبک اور چوزہائے مرغ اور اس سے بھی لطیف تیہو اور مچھلی اور اس سے زیادہ لطافت بازو
مرغ کے چوزون کی اور بازو تیہو کی رکھتے ہین اور بیضہ نیمبرشت جسکا قوام رقیق ہو اور بہت چھوٹی چھوٹی مچھلیان اور اس سے زیادہ لطیف وہی آش
جو ابھی مذکور ہوا اور اس سے زیادہ لطیف میدہ کی روٹی جو کسی سرد پانی مین کہ میٹھا ہو گھل جائے۔ غذائے غلیظ ہم اُسی غذا کو کہتے ہین جو قوی
ہو اور جو خون اُس سے پیدا ہو غلیظ اور متین ہو آش جو سے بہتر کوئی غذا محمومین کے واسطے نہین ہے اسلیے کہ اسمین بارہ صفات جمع ہین غلیظ
القوام ہے اور لزوجت اسکی ایسا مجاری مین چھنس نہین جاتا ہے اور جلا دیتا ہے اور ترطیب پیدا کرتا ہے اور غذائے نرم ہے اور تپ کی حرارت سے
مخالف ہے کہ سرد مزاج ہے تشنگی کو فرو کرتا ہے جسم مین نفوذ ہے کہ بہت جلد ہضم ہوجاتا ہے جس راہ سے گذرتا ہے اُس مین لپٹ نہین جاتا اور نہ کہین
مین چھپتا ہے اور مشیر بلغم کی جلا کرتا ہے اور اچھی طرح پکایا جائے نفخ شکم نہین پیدا کرتا قدیم زمانہ مین اطبا کو جب ضرورت تلطیف غذا کی اسقدر ہوتی
تھی کہ وہ تلطیف آش جو سے حاصل نہین ہوسکتی اور آب جو سے وہ لطافت پیدا ہوتی ہے وہ لوگ ماء العسل جسمین پانی زیادہ تجویز کرتی تھی اسلیے
کہ غذائیت ماء العسل مین بہت کم ہے اور پانی کا نفوذ اس ترکیب سے معدہ وغیرہ مین بہت اچھی طرح ہوتا ہے اور اسی وجہ سے ترطیب بھی خوب
کرتا ہے اور جلا اور تفتیح اور ادرار بوجہ آمیزش عسل کے بخوبی ہے اور شہد کی حرارت پانی کی شرکت سے جاتی رہے اور چونکہ جزو بدن ہوتا ہے کسی نہ
کسی قدر قوت بھی پیدا کرتا ہے اگرچہ قلیل کیون نہو کثرت غذائیت مین ماء العسل کے بعد سکنجبین عسلی کا مرتبہ ہے کہ وہ زیادہ غلیظ اور تقطیع اخلاط لزجہ مین
قوی تر ہے اور جلا بھی زیادہ کرتی ہے اور بہ نسبت ماء العسل کے اسمین گرمی اور ضرر رحشا کا بھی کم ہے۔ اب اس زمانے مین بجائے شہد کے گنے کا رس
جس کا شکر بنتی ہے بلکہ شکر خواہ اگر قند یا مصری ملے تو شہد سے افضل ہے اگرچہ بہ نسبت شہد کے اسمین جلا کم ہے اسیطرح سکنجبین جو شکر
سے بنائی جائے وہ بھی سکنجبین اصلی سے افضل ہے لیکن فقط سکنجبین پر غذا مین اقتصار کرنے سے اکثر سحج امعا یعنی خراش روده مین پیدا ہوتا
ہے اور امراض حادہ مین سحج کا نہایت خوف ہوتا ہے ہم ایک قول جداگانہ ماء الشعیر اور سکنجبین کے بنانے اور استعمال کے قواعد مین لکھتے ہین
تلطیف تدبیر کو طبیعت مادہ مرض مقتضی ہے اسلیے کہ پیدائش مادہ کی جسقدر غذا کم ہوگی کم ہوگی اسیقدر طبیعت انضاج مادہ اور تحلیل اور استفراغ
پر زیادہ قادر ہوگی زیادہ مناسب تلطیف تدبیر کے وقت منتہی مرض کا ہے کہ اس وقت طبیعت بخوبی قتال مادہ اور دفع مواد پر متوجہ ہوتی ہے لہذا اسکو
بہضم غذا وغیرہ کی طرف مشغول کرنا جائز نہین ہے خصوصاً بحران کے وقت تلطیف زیادہ تر مناسب ہے اور قبل زمانہ منتہی خواہ بحران چونکہ استحکام
اس قتال کا نہین ہوتا ہے چندان تلطیف کی ضرورت نہین ہے۔ سوائے زمانہ منتہی اور بحران کے اگر حاجت فصد خواہ مسہل یا حقنے کی ہو خواہ تسکین

وجہ کی حاجت ہو تو یہ بھی تلطیف تدبیر کو مقتضی ہے ایسے اوقات میں بمقتضائے حاجات مذکورۂ بالا غذا دینی چاہیے بشرطیکہ غذا دینے کی ضرورت
شدید ہو اور کوئی اور مانع پیدا نہ ہو جائے تغلیظ تدبیر کی ضرورت بنظر حفظ قوت خواہ ازدیاد قوت کے ہوتی ہے مناسب تغلیظ تدبیر کے وہی زمانہ
ہے جبتک طبیعت کو زیادہ اشتغال دفع مادہ پر نہ ہو یعنی ابتدائے مرض میں تغلیظ تدبیر اولی ہے مگر ایسی غذا کو دفعہ دفعہ دینا واجب ہوتا کہ جبر تغلیظ
کا تدارک ہو جائے اسلئے کہ غذائے سنگین اگر بدفعات دیجائے قوت پر چندان گران نہیں ہوتی اور بسہولت ہضم ہو جاتی ہے گرمی کی فصل میں چونکہ تحلیل
قوت زیادہ ہوتی ہے ہو اسلئے زیادتی غذا کی ضرورت ہوتی ہے مگر متفاریق غذا ہونی چاہیے اسلئے کہ غذا کثیر کے ہضم پر دفعۃً قوت کو امکان نہیں ہے
اور پھر چونکہ تحلیل قوت بھی دفعہ دفعہ ہوتی ہے مناسب ہے کہ بدل کا بھی استعمال متفاریق ہو۔ جاڑوں کی فصل کا حال بالکل مخالف ہے فصل ضعیف کے چونکہ
تحلیل قوت کمتر ہوتی ہے بدل کثیر یعنی غذائے وافر کی بھی حاجت نہیں ہوتی لہذا اگر محموم کو فصل زمستان میں بدل مساوی تحلیل قوت کی خواہ بدل قلیل دفعۃً
دیا جائے چونکہ قوت بحال خود ہی غالبا ہضم کریگی اور تدبیر غذائی سے دفعۃً فراغ حاصل ہوگا اور تفریق کی زحمت سے نجات ہوگی خریف کی
فصل چونکہ ردی ہوتی ہے اسوقت حاجت ایسی تلطیف تدبیر کی نہیں ہے کہ حفظ قوت اور قہر مادہ نہ ہو سکے بلکہ ایسی تدبیر درکار ہے جس میں دونوں امروں کی
رعایت ہو یعنی قوت بھی باقی رہے اور مادہ میں کثرت بھی نہ ہونے پائے بس تھوڑی تھوڑی غذا چند مرتبہ دینی فصل خریف میں اولی ہے مجملاً
یہ حکم عام ہے کہ جسوقت قوت میں ضعف پایا جائے غذا متفاریق کھلانی چاہیے یہ بھی ضرور معلوم رہے کہ اگر قوت میں کمی روز بروز نہ ہوا کرتی تو ہم علاج
میں جسقدر ممکن ہے تلطیف اور کمی کا عموماً حکم دیتے لیکن چونکہ قوت اس کی متحمل نہیں بلکہ ایک تو بوجہ مرض اس میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے اور تقلیل غذا
سے زیادہ ضعیف ہو جائے گی اور جب قوت میں ضعف بدرجہ غایت ہو کوئی علاج سود مند نہیں ہو سکتا اس لئے کہ معالج مریض کے واسطے قوت
اور طبیعت ہے طبیب معالج نہیں ہے بلکہ وہ تو خادم طبیعت کا ہے کہ آلات اور اسباب معالجہ از قسم دوا و غذا کے قوت تک پہونچاتا ہے پس منتہی کا طبیب
ہوگا بدست قوت کی ہے قواعد مذکورۂ بالا کی تصور کے بعد پھر غور کرنا چاہیے کہ اگر مرض حاد ہے یعنی اسکا منتہی بہت قریب ہے کہ چوتھے
خواہ ساتویں دن تک ہو جائیگا اور حدس صحیح حاکم ہے کہ اتنی مدت میں جو درمیان ابتدا اور انتہائے مرض کی مظنون ہوتی ہے قوت چندان ضعیف
نہ ہو جائے گی تو پھر طبیعت کو حتی الوسع کسی اور طرف مشغول نہ کرنا چاہیے بلکہ مادہ کے نضج اور دفع پر اسے مقرر رکھنا ضرور ہے اور
غذائے کثیر کے ہضم کی تکلیف بھی طبیعت کو نہ کرنی چاہیے بلکہ تدبیر لطیف کرنی چاہیے یہانتک کہ ترک غذا کی بھی کبھی نوبت آجائے خصوصاً بروز
بحران کے اگر مرض زیادہ حادہ نہ ہو بلکہ حاد مطلق ہو جسمیں منتہی بعید ہوتا ہے تو تلطیف تدبیر بدرجہ غایت مناسب نہیں ہے سوائے وقت منتہی اور روز
بحران کے بالتخصیص تلطیف تدبیر بدرجہ غایت کرنی چاہیے مگر کوئی سبب عظیم ایسا پیدا ہو تو بحران کے روز بھی غذا ضرور ہوگی اگر مرض مزمن ہو
خواہ طول منتہی میں قریب بن کے ہو پھر تدبیر لطیف جائز نہیں ہے اسلئے کہ بوجہ بعد منتہی کے قوت باقی نہیں رہ سکتی اگر تدبیر لطیف کیجائے مگر ہر جگہ اس
بات ضرور خیال رہے کہ اول تدبیر غلیظ ہو اور آخر میں بروقت منتہی کے لطیف ہو اور درمیانی تدبیرات غلیظ سے بطرف لطیف کے درجہ بدرجہ
گھٹتی بڑھتی جائیں تاکہ قوت زمانہ منتہی میں محفوظ رہے اور جب منتہی آجائے بہمہ تن قوت بطرف دفع مادہ کے متوجہ کیجائے اور اسوقت کسی طرف اسکا توجہ
باقی نہ رہے اگر کسی مریض کی قوت قوی معلوم ہو تو ایک ہفتہ تک فقط جلاب وغیرہ پر اکتفا ہو سکتی ہے خصوصاً حمیات اورام میں پھر اگر تلطیف تدبیر سے
خوف ضعف قوت کا مظنون ہو فقط آب جو پر اقتصار کرنا مناسب ہے جب کبھی مرض کی شناخت دشوار ہو یعنی اسکے حاد اور مزمن ہونے میں اشتباہ ہو
ایسے وقت تلطیف تدبیر کرنا بہ نسبت تغلیظ تدبیر اور زیادتی غذا کی بہتر ہے بشرطیکہ قوت کی رعایت بھی رہے اور یہ کہا گیا ظاہر ہے کہ اس غذا کا تحمل
بھی ہو سکتا ہو یا نہیں جس شخص نے یہ کہا ہے کہ مرض حاد صفراوی میں بعد [illegible] تبرید اور تقویت مریض کی درکار ہے اور تغلیظ تدبیر مناسب ہے اسلئے

کہ اس مادہ کے نضج کی حاجت نہین ہے ہر وقت طبیب کو اختیار ہے طبیعت آمادہ اخراج پر ہو یا نہ ہو چونکہ اس قول کا مبنی یہی ہے کہ نضاج
نضج کی حاجت نہین ہے ہم اسکی خطا پہلے ثابت کر چکے ہین ہان اگر امراض حادہ مین خوف سقوط قوت کا ہو اسوقت تغذیہ نہایت مناسب
ہے جن بیمارون کے ابدان مین خلط صفراوی زیادہ ہو تدبیر لطیف اور ترک غذا اسکی مناسب نہین ہے خصوصًا اگر عادی پُرخوری کے ہون
اگر انھین غذا نہ دیجائے گو شروع تپ کیون نہ ہو بلکہ اس زمانہ سے بھی زیادہ سخت زمانہ منتہی مین بھی اگر اُن کو غذا نہ پہونچے تو دو حال سے اُنکی
کیفیت خالی نہ ہوگی اگر وہ ضعیف القوی ہین بوجہ بے غذائی کے اُنپر غشی طاری ہوگا اور بہت جلد مر جائینگے اور اگر قوی تر ہون گے بوجہ ترک
غذا کے مدقوق ہو جائین گے اور علامات ذبول بدن سے ظاہر ہون گے کہ بینی باریک ہو جائیگی اور آنکھین اندر کو بیٹھ جائینگی اور کنپٹی بیٹھ جائیگی اور کبھی قبل از ظہور
دق اُنپر غشی طاری ہوگی اسلئے کہ اُن کے معدہ پر صفرا گرتا ہے اور لذع شدید پیدا ہوتی ہے بعض آدمی ایسا بھی ہوتا ہے کہ نہایت فربہ اور
گوشت اُس کے بدن مین زیادہ ہو مگر فاقہ کا تحمل اُسے بہت کم ہوتا ہے اگر چند بار غذا نہ پائے ضعیف اور لاغر ہو جاتا ہے اس کو تحمل زیادہ غذا
کا نہین ہے اور جس شخص کی حرارت عزیزی زیادہ قوی ہوتی ہے یا حرارت عزیزی اُس کی نہایت ضعیف اور قلیل ہو ترک غذا پر یہ دونون قادر نہین
ہین بعض بیمارون کے معدے مین ہر وقت درد رہتا ہے اور بشرکت معدہ درد سر بھی ہوا کرتا ہے یہ لوگ بھی ترک غذا پر صابر نہین ہوتے اور غذا مین
فقط آش جو پر قناعت کر لیتے ہین اور کبھی آش جو مین آب انار کے ملانے کی حاجت ہوتی ہے تاکہ اُن کے فم معدہ کی تقویت ہو جائے کبھی
ایسے بیمارون کو قبل از غذا بہ نرمی قے کرانے کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور بہت سے مریض اس قسم کے بوجہ ترک غذا کے جب ضعیف ہوتے
ہین انھین غشی آجاتا ہے اس غشی کا سبب شدت ضعف نہین ہوتی بلکہ انصباب صفرے کا فم معدہ پر بوجہ لذع کے اُن کو غشی مین ڈالتا ہے
اگر انھین سکنجبین تھوڑی سی بہت سا پانی ملاکر پلائین خواہ تھوڑی شراب مین پانی زیادہ ملاکر پلائین صفراوی قے اُن کو فورًا عارض ہوتی ہے اور
بعد قے کے قوت بحال خود عود کرتی ہے غذا پائین خواہ نہ پائین پھر بعد استفراغ اگر تھوڑی سی مقدار آب سیب خواہ بہی وغیرہ جو قابض ہین
اُن کو چکھائی جائے اُن کے ضعف اور درد سر اور وجع معدہ مین فورًا تسکین ہو جاتی ہے مشائخ اور ضعفا اور لڑکے ہرگز گرسنگی پر صبر نہین کر سکتے
اگر کہول اور اُن کے بعد شبان کو صبر بھوک پر بہت ہوتا ہے خصوصًا اُن مین جس کے اعضا استوار ہون اور گرمی ہوتی اور موسم رگون کے پھیلے ہوے
اور ہوا مین برودت ہو۔ اکثر طبیب کو ایسے ہی بیماریون کی تدبیر مین ایک اور قسم کا دھوکا ہو جاتا ہے کہ بوجہ قوت اور مصابرت کے اوائل مرض مین
تو اُن کو غذا سے طبیب منع کرتا ہے اور جب زمانہ منتہی کا قریب آتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب اگر غذا مین زیادتی نہ ہوگی قوت بالکل ساقط
ہو جائے گی پھر ناچار اُسوقت غذا وافر تجویز کیجاتی ہے اسلئے دو خطا کا صدور طبیب سے ہوتا ہے کہ جو زمانہ ابتدائے مرض کا تغلیظ تدبیر کے لائق
تھا اُس مین تلطیف کرتا ہے مگر منتہی مین کہ تدبیر لطیف چاہیے غلیظ تدبیر کرتا ہے اگر ابتدائے مرض مین اُن کو غذا دیجاتی اور بالفرض کسی وجہ خاص
سے اُسوقت کا تغذیہ خطا بھی ہوتا تاہم اس دوہری غلطی سے وہ خطا کمتر ہے ایسے ہی بیمارون کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ نزلے خام پیدا ہوتے
ہین اور صفراویت کا غلبہ اور بیخوابی اکثر رہتی ہے اسلئے کہ بوجہ عدم نضج کے جو بخارات صعود کرتے ہین نیند مین قلق اور تشویش پڑ جاتی ہے اور اکثر
قلق مین رہتے ہین اور بیچینی اور ہذیان مین گرفتار ہو اور فاسد اُن کے قوی مین تنگی پیدا کرتے ہین اور بخارات بکثرت اُن کے معدے سے اُٹھتے
ہین اور سر تک پہونچتے ہین اسی وجہ سے اکثر ایسی آوازین اُن کی سماعت مین پہونچتی ہین کہ اُن کا وجود نہین ہوتا اور فرش خواب پر کروٹین لیا
کرتے ہین اور خیالات بیجا مین گرفتار رہتے ہین اور اُن کے نیچے کے ہونٹ مین رعشہ اور اختلاج اکثر رہا کرتا ہے بوجہ درد فم معدہ کے اور ثقل معدہ کی وجہ سے
[illegible] ایسی حالت مین غذا نون آب جو اور سکنجبین ملا کر پلانا آب جو جبکہ ہر قسم خمیر سے کم مل جائے اور اگر ملے تو فقط اتنا کہ صورت پانے کی تمیز ہو جائے علاج

میں ہی بیکار آمد ہے اور اسی کا فائدہ مترتب ہوتا ہے جسکے پکانے میں بخوبی اہتمام کیا جائے عمدہ طریقہ اُس کے طبخ کا یہ ہو کہ بیس استکر جو پانی میں ایک گرہ
جو پڑے میں چھانک کر پھر جو قریب سوا سیر پانی میں پکائے جائیں اور پانی جلتے جلتے قریب دو خمس کے رہجائے مثلاً سوا سیر میں آدھ سیر باقی رہے اس میں
جسقدر پانی تحریر خ اور رقیق ہو لیا جائے یہ وہی آب رقیق ہے جس میں غذائیت کم ہے اور ترطیب زیادہ اور غسل اور جلا اسمین کثیر اور اخراج فضول بخوبی آتا
ہے اور نضیج بھی اچھی طرح سے کرتا ہے اور تبرید اسکی معتدل ہے ۔ ایک قسم آب جو کی وہ ہے جسمین کسیقدر جرم شعیر کا بھی ملتا ہے اور آرد جو اسمین داخل
ہو جاتا ہے اس قسم کی ترکیب میں مجھے پسند یہی ہے کہ خوب اچھی طرح پکایا نہ جائے بلکہ اسیقدر پکائیں کہ جو پھول کر پھٹ جائیں اور بھوسے نہ رہیں پختہ
ہو کر لزوجت پیدا نہ ہو یعنی زیادہ پختگی میں جیسے لزوجت پیدا ہوتی ہے ایسا آب جو زیادہ غذائیت پیدا کرتا ہے اور غسل اسہال اور نضیج جلا اسمین کمتر
ہے اور بتیر سرد مزاج معدہ میں ترش ہو جاتا ہے اگرچہ اس معدہ میں حرارت غریبہ بوجہ سوء مزاج کے موجود بھی ہو مگر وہ حرارت بسبب ہضم جید نہیں ہوتی
آب جو کبھی اسطرح بنتا ہے کہ جو کو مقشر نہیں کرتے تاکہ فوائد قشر یعنی بھوسی میں جو کے ہیں وہ بھی حاصل ہوں اور کبھی جو کو مقشر کرکے آب جو بناتے ہیں ۔
سکنجبین بھی عمدہ ہو جو اسطور سے بنائی جائے کہ پہلے شکر دیگچی میں بھریں بعد ازاں شکر پر سرکہ تند خواہ کہنہ گرائیں اتنا کہ شکر سے اوپر تک نہ آنے پائے بلکہ
شکر کھلی رہے پھر دیگچی کے نیچے دھیمی آنچ کوئلے کی خواہ خاکستر گرم کی کریں تاکہ شکر پگھل کر سرکہ سے ایک ذات ہو جائے اور جوش نہ آنے پائے اور جسقدر
کف خواہ میل شکر کا ہو اوپر سے اُتار لیں اور زیادہ آنچ نہ کریں بعد ازاں دو انگشت آب خالص جو خوب گرم ہو اُسپر ڈالکر اسقدر جوش دیں کہ قوام درست
ہو جائے ۔ سکنجبین سادہ اور آب جو کیبارگی استعمال کرنا کرب اور اذیت پیدا کرتا ہے اور آب جو کی سکنجبین مفید ہے ۔ اگر طبیعت میں خشکی ہو اور نرم نہ ہو آب جو کا
استعمال مناسب نہیں بلکہ حقنہ کرکے فضول محتبسہ کا اخراج کر لیا جائے تب آب جو پلانا چاہیئے ۔ اگر آب جو معدہ میں ترش ہو جائے تو قسم رقیق کا استعمال کرنا چاہیئے
اگر وہ بھی ترش ہو تو بیخ کرفس بیخ بادیان وغیرہ مسخنات معدہ بھی جوش دیکر آب جو میں ملائیں اگر پھر ترش ہو تو تھوڑی سی مرچ سیاہ داخل کریں خصوصاً اگر مادہ
تپ کا صفراوی رقیق ہو نہایت گرم نہ ہو اگر آب جو سے نفخ شکم زیادہ ہو تو محرورین کے واسطے تھوڑا سا سرکہ شراب انگوری ملانا چاہیئے اگر صبح کو سکنجبین
پلانے سے اخلاط قطع ہوئے ہوں اور فضول آمادہ دفع اور خروج پر معلوم ہوں تو ایسی صورت میں جمع درمیان آب جو اور سکنجبین کے جائز ہے ۔ اس سکنجبین
پلانے سے دو گھنٹہ کے بعد آب جو رقیق جو اوپر مذکور ہو چکا جسمین جرم شعیر کمتر ہوتا ہے پلانا چاہیئے تاکہ جس قدر اخلاط اُکھڑ چکے ہیں انھیں آب جو دھو ڈالے
اور نکالدے بذریعہ عرق خواہ ادرار کے اور جلا پیدا کرے بروقت غشی کے اگر غذا معدہ سے اُتر چکی ہو گو وہ غذا آب جو کیوں نہ ہو سکنجبین کے پلانے میں کچھ
ضرر نہیں ہے کبھی آب جو سے پہلے جلاب کے پلانے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ترطیب زیادہ حاصل ہو اور یہ ضرورت اسوقت ہوتی ہے کہ تمام بدن اور زبان
پر خشکی غالب ہو کبھی آب جو اور جلاب دونوں سے پہلے آب تمر ہندی پلانے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن خواہ جلاب پلائیں خواہ آب تمر ہندی دو گھنٹے آب جو
سے پہلے پلانا چاہیئے **معالجہ حمیات حادہ کا** ۔ جو جو تدبیریں از قسم تلئین اور ادرار اور تعریق اور نضیج کرنے مادہ کی اُس کے بعد استفراغ
بذریعہ دوا کے کرنا خواہ غذا دینا وغیرہ ذلک اوپر مذکور ہو چکیں انھیں محفوظ رکھکر اور جنکا محل ہو اُن کے استعمال کا خیال کرکے حمیات حادہ
میں اسقدر اہتمام زیادہ درکار ہے کہ سردست شدت حرارت کو کسی تدبیر سے بجھا دینا چاہیئے اور یہ بات ہوا کے سرد کرنے اور سرد غذا کھلانے
خواہ طلا اور ضمادات باردہ بالفعل اور باردہ مزاج کے استعمال سے حاصل ہوتی ہے اور دوائیں سرد بالفعل و بالقوہ بھی اس مطلب کو پورا کر سکتی ہیں
اور لعاب اسبغول اور بہدانہ اور آب بقلۃ الحمقا یعنی خرفہ منھ میں رکھنے سے بھی تسکین حرارت ہوتی ہے اور رب السوس منھ میں رکھنا موجب تسکین عطش ہے
خبر گیری خشکی اور تری حلق اس بیمار کی جو مرض حاد میں گرفتار ہو اسقدر کہ حلق تر رہے خشک نہ ہو جائے بہت ضرور ہے اور بہت نافع ہے ورنہ تھوڑے زمانے
میں تشنج یبسی پیدا ہو جاتا ہے مترجم نے ایک مریض کو حمی محرقہ میں دیکھا کہ دو پہر کے بعد تمام اُسکی حلق کی خشک ہو گئی اور پانی کا اُترنا بلکہ لعاب دہن کا

سکنجبین سادہ بنانے کی

بھی دشوار ہو گیا آخر وہاں بارد مثل روغن بنفشہ اور کدو وغیرہ سے جب پوری ترطیب کی گئی تب یبس رفع ہوا اور دوائے مشروب کے پلانے کا موقع ملا پھر تپ
کا علاج کیا گیا متن یہ لوگ اگر آب تربوز اور آب خیار و کدو و خرفہ روغن گل میں ملا کر تھوڑا سا کافور شریک کر کے حقنہ لیتے ہیں بہت نفع پاتے ہیں۔ ہوائے
مکان کے سرد کرنے کی اور زیادہ کرنے کی یہ تدبیر ہے اور جہاں تک ممکن ہو اسمیں زیادہ کوشش کرنی چاہیے اسطرح کہ بدبو کوئی چیز مکان میں نہ رہے اور
فرشی پنکھے متعدد لگا دیے جائیں اور برف بھی اسی جگہ جا بجا رکھی جائیں اور اگر مکان خام نو طیار ہو تو اسمیں سوندھی مٹی سے کہگل کیا جائے جیسے ولایت میں طین حر
اور ہندوستان میں پنڈول وغیرہ خصوصاً اگر بجائے بھوسہ کے کہگل میں کنول کی روئی پڑے اور سڑائی نہ جائے تو بہتر ہے۔ اگر مکان میں فوارے جاری
کئے جائیں اور موریاں کھولدی جائیں اور آب شیرین خنک اُن میں رواں ہو اور عین حوض پر بیمار کا پلنگ خواہ چارپائی گہوارہ وغیرہ رکھا جائے
اور حوض پر ایک جال پانی گیروں کے جالوں سے بچھا ہوا اور بچھونا بوریائے طبری کا ہو اور فرش سارا برگ بید کی کناروں کا خواہ برگ بہی اور ریحان
کا ہو اور گلاب پر بھی چھڑکا ہوا جا بجا سیب اور گل نیلوفر اور گلاب کے پھول اور گل بنفشہ فرش پر پڑے ہوئے گرد فرش کے گلدستے خواہ
ڈالیاں جنمیں پتلی پتلی شاخیں تر و تازہ اُن فواکہ کی جو نہایت خوشبو اور سرد مزاج ہیں جیسے بہی سیب امرود ہر ایک قسم کا اُن میں عرق گلاب اور
نیلوفر اور عرق پڑا ہوا اور صندل اور کافور چھڑکا ہوا تھوڑا عطر بھی خواہ عطر ٹپکا کر رکھے جائیں پھر تو اعلی درجہ کی تدبیر ہوائے مکان میں پیدا ہو گی۔
غذا کی تبرید تو ابھی مذکور ہو چکی ہے اور اگر باوجود تبرید غذا کے تسکین بھی درکار ہو تو آب کدو تربز اور خیار شوی یعنے بھنا ہوا بالخصوص زیادہ مفید ہے اور اگر
اور اگر ککڑی کا پانی آب برگ کاہو کے ساتھ سرکہ ملا کر استعمال کریں نہایت تبرید حاصل ہو گی۔ اُن کی پیاس کی تسکین کے لائق فقاع ہے یعنی ڈبو
اس طرح طیار کریں کہ میدہ کی روٹی کو دس دن ماء الجبن میں سڑائیں جبکا مکھن نکال چکے ہوں اور خوب اُسے صاف کر لیں۔ اگر یہ مرکوز
ہو کہ تبرید بھی حاصل ہو اور حبس طبیعت تو آب انار میخوش اور ترش اور آب انگور آب توت شامی اور آب لیموں ترش بے نمک اور آب اترج
وغیرہ مثل آب زرشک کے استعمال کریں طلا و ضماد بارد رطب عصارات کے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں مفید ہوتے ہیں بالخصوص گلاب
خواہ تازہ پھول گلاب کا نچوڑ کر تھوڑا صندل گھس کر اور قدرے کافور ملائیں اور ضماد کریں اور اگر آب برگ کشنیز آب برگ کاسنی اضافہ
کریں نہایت تبرید حاصل ہو گی اور لعاب اسپغول ہمراہ سرکہ خواہ گلاب کے یہی خاصیت رکھتا ہے۔ سرد تر چیزوں سے نطول موضع جگر پر
عظیم النفع ہے اسلیے کہ اگر جگر کا مزاج معتدل ہو جائے کل اعضا کی اصلاح ہو جائے اور کبھی فقط سرد پانی سے نطول جگر کافی ہوتا ہے اگر
تپ کے ہمراہ نزلہ کی شکایت ہو اور کھانسی آتی ہو اور سر میں گرانی خواہ تمدد ہو جو کثرت صعود بخارات پر دلیل ہے ایسے وقت واجب ہے کہ سر پر
ترٹرہ پانی خواہ سرکے کا نہ ڈالیں بلکہ ادویہ مفتح مسام کو جوش دیکر مریض کا سر جھکا کر بخارات ان دواؤں کے پہونچائیں اور دواؤں کی
قوت اور ضعف بحسب مقتضائے مقام ملحوظ رکھیں۔ اگر نزلہ اور درد سر خواہ گرانی اور تمدد کی سر میں شکایت نہ ہو استعمال نطول اور طلا ہر قسم کا
سر پر جائز ہے۔ امتلاء بخارات سے اگر اعراض مذکورہ بالا پیدا ہوں اُس وقت بہت مضر نطول یہ ہے کہ بکری وغیرہ کا دودھ سر پر دوہا جائے
کہ بیشتر سر میں ورم پیدا ہوتا ہے اور بعد ازاں مریض ہلاک ہو جاتا ہے بہتر یہ اوقات نطول سر کرنے کا جس میں آفت سے سالم رہے اگر سر بخارات سے
ممتلی نہ ہو یہی کہ بخارات صفراوی ہوں جن میں یبوست غالب ہوتی ہے کہ ایسے وقت میں نطول سے ضرر نہیں ہوتا بلکہ اگر ہوتا ہے تو کسی قدر فائدہ
ہوتا ہے اور شناخت بخارات صفراوی کی خواب و بیداری اور نتھنوں کی خشکی اور تری سے ہو سکتی ہے اگر نیند کا غلبہ ہو خواہ خشکی غالب ہے
اور نتھنے تر ہیں ہرگز تنطیل خواہ تمریخ یعنے مالش روغن کی نہ کریں کہ یہ علامت بخارات صفراویہ کی نہیں ہے بلکہ ایسی کوشش کرنی چاہیے
کہ مادہ بجانب اسفل جذب ہو جائے اگر منہ پر خواہ ناک میں سرخی بہت ہو ناخن سے کھجا کر نتھنوں سے خون نکالنا کچھ خوف کی بات نہیں خواہ ادویہ

جن سے رعاف پیدا ہو اُن کا استعمال کرے جگر کی تبرید اگر ضماد وغیرہ سے کیجائے تو اسکا لحاظ رہے کہ بروقت برآمد ہونے عرق کے اور تحلل ہونے بخارات کے نہ ہونی چاہیئے اسلئے کہ تبرید جگر بذریعہ ضمادات کے مانع تعریق اور تحلل ہو کر اکثر مرض میں طول پیدا کرتی ہے لیکن اگر مرض میں طول ہو جانا بہ نسبت حدت مرض کے سلامت حال میں انسب معلوم ہو اُسوقت تبرید جگر خواہ کوئی اور تدبیر جس سے مرض کی حدت کم ہو اور طول پیدا ہو ممنوع نہیں ہر حمیات حادہ میں وقوع سحج یعنی خراش امعا سے بہت ڈرنا چاہیئے اسلئے کہ اگر سحج پیدا ہو گیا تو قوت میں ضعف ہو جائیگا ۔ اور بعد خراش امعا کے طبیعت متنفر ہو جاتی ہے بوجہ حفاظت امعا کے کہ فضول امعا کی طرف گرائے اور وہاں سے براہ بول یا براز دفع کرے ہاں مگر جب بسا ہی غلبہ فضول ہوتا ہے اسوقت بدون دفع کے چارہ نہیں ہوتا اور کبھی سحج کیوجہ سے یہ بھی ضرر پیدا ہوتا ہے کہ فضول برعکس عالی بدن کی طرف رجوع کرتے اور شراسیف کو ایذا دیتے ہیں حتی کہ شراسیف میں نفخ پیدا ہوتا ہے اور اُنکے بخارات اطراف سر کے صعود کر کے دماغ کو اذیت دیتے ہیں شربت خشخاش یعنی دانہ خشخاش کا شربت ایسے موقع میں نہایت بکار آمد ہوتا ہے کہ مادہ رقیق کو اسقدر غلیظ کر کے نضیج و بنا ہے اور منفیہ بھی بخوبی لاتا ہے **جو عوارض حمیات حادہ میں بشماری لگتے ہیں اُن کا بیان** ۔ جو اعراض حمیات حادہ میں شدید اور سخت ہوتے ہیں پہلے ہم اُن کو ذکر کریں اسکے اُن کے علاج کا بیان کریں بعد ازاں حمیات حادہ کا مفصل بیان کرینگے یہ اعراض جو اکثر حمیات حادہ میں پیدا ہوتے ہیں اُن کی تفصیل یہ ہے اور شمار میں اُنیس ہیں ۱؎ ناقص یعنی لرزہ ۲؎ برد یعنی سردی ۳؎ قشعریرہ یعنی پھریری ۴؎ پسینہ بکثرت نکلنا ۵؎ رعاف مفرط یعنی نکسیر بافراط پھوٹنی ۶؎ قے شدید ہونی ۷؎ دست اسقدر آئیں کہ ضعف ہو جائے ۸؎ خشکی دہان ۹؎ تشنگی بحدیکہ اسپر صبر نہ ہو سکے ۱۰؎ سبات یعنی گہری نیند ہر وقت رہے ۱۱؎ بیداری لازم ۱۲؎ زبان میں بوجہ خشکی کے کھردراپن آجائے ۱۳؎ ہچکی پے درپے آئے جس سے چین نہ رہے ۱۴؎ اور درد سر میں شدت ہے ۱۵؎ کھانسی متواتر آئے کہ دم نہ لینے دے ۱۶؎ کھانے کی بالکل خواہش جاتی رہے ۱۷؎ جوع البقری پیدا ہو ۱۸؎ جوع کلبی دی عارض ہو ۱۹؎ ہچکی بھی آئے **لرزہ اور پھریری اور سردی کی تدبیر** اگر تینوں اعراض بافراط ہوں اور بعد ہر ایک کے اُن میں سے پسینہ نکلتا ہو وہ خود بخود بسرعت زائل ہو جاتا ہے اور محتاج تدبیر نہیں ہے اور جو لرزہ خواہ برد اور قشعریرہ بحران مرض کا سے ہوتا ہے اسکا اور یہ برد عمدہ حالبہ سے دفع کرنا بھی نہ چاہیئے اور نہ اُسکے آنے سے ضعف ہوتا ہے اگر یہ تینوں بحرانی نہ ہوں اور خفیف ہوں کبھی فقط ہاتھ یا اون باندھنے سے یا خفیف مالش خواہ کمل کی گرمی سے تسکین ہوتی ہے اور روغن سوئے کے بیج کا اور بابونہ کے تیل کے ملنے کی کبھی ضرورت ہوتی ہے اگر لرزہ وغیرہ قوی ہو اور ہمیشہ سے خواہ تپ میں ہو یا بلاتپ کے اطراف کا باندھنا جب ہے اور چند مقامات میں بندش کرنی چاہیئے اور روغن بابونہ مٹھی کی مالش بدن میں کرنی چاہیئے بعض اطبا راسن داکی قوت بڑھانے کے واسطے الائچی اور جند بیدستر اور سداب یعنی تتلی اور شیح یعنی درمنہ اور فودنج یعنی پودینہ کوہی اور بورہ ارمنی اور فلفل سیاہ عاقرقرحا بھی ملاتے ہیں اور کبھی اگر سبب لرزہ کا قوی ہوتا ہے نطول مرکب لائی اور ہینگ کے استعمال کرتے ہیں اور کبھی یہ دوائیں یعنی الائچی سے عاقرقرحا تک جو مذکور ہوئیں پانی میں پکا کر اُسمیں روغن ملا کر پکا کر مالش کرتے ہیں آب جرجیر یعنی ہالون کا لرزہ کی روک میں تنہا بقوت کافی ہے خواہ کسی روغن کو اُسمیں پکائیں اور بدن میں ملیں اسطرح جوشاندہ حبق یعنی پودینہ کوہی خواہ اسکے بیجوں کا عرق نچوڑا ہو **صفت روغن** جسکی سو بانخک اور کنوچہ اور پودینہ اور تتلی اور سیاہ مرچ عاقرقرحا لیکر شراب انگوری میں پکائیں نرم آنچ سے اور چھانکر نصف وزن اسکے روغن کنجد ڈالکر پھر جوش دیں تاکہ پانی جل جائے اور روغن باقی رہے اور مالش کریں ۔ ایسا قوی روغن جو لرزہ میں رنج کے مفید ہو روغن قسط یعنی کٹکی اور روغن قیسوم یعنی برنجاسف جسے گندنا کہتے ہیں اور روغن ملٹھی خواہ روغن بادام تلخ اسطرح پر کہ ایک اوقیہ روغن میں یعنی دو تولہ نو ماشہ چھوٹی میں درم خواہ ساڑھے دس ماشہ مرچ ایک دانگ یعنی چھوٹی عاقرقرحا پیس کر ملاتے ہیں اور کبھی فرفیون کو روغن میں پکا کر خواہ روغن زیتون کرفس پکا کر استعمال کرتے ہیں اور روغن زیتون گرم میں بیٹھنا بھی منع لرزہ میں بہت مفید ہے اکثر منع لرزہ کے واسطے دوائے سنٹروپ کی بھی حاجت ہوتی ہے چنانچہ فقط آب گرم جس کی گرمی بخوبی محسوس ہو لرزہ کو روک لیتا ہے خواہ اسکے بخارات پر سر جھکا کر گرمی لینا یہ بھی مفید ہوتا ہے اگر فقط گرم پانی کا

منوار تسکین نہ ہو اور مادہ غلیظ تر ہو نیسون نوتیج تخم کرفس مصطگی جرجیر شبت وغیرہ پانی مین پکا کر ملائین یا بجوائے پانی سے کرین جس مین تیل شیخ و قیصوم نوتیج
شبت و خزامیٰ گندہ بیس اور سداب مرزنجوش یعنی دونا مروا اور فسطا اور گرم دوا ان کے بجائے گئے ہون جتنی دوا دانین اور زیادہ قوی ہے لرزہ کو تسکین
ہے ان مین شدید لرزہ کی تسکین دینے کو حتی کہ ربع اور مخمس وغیرہ مین سطاخیرین ایک مثقال گرم پانی مین ملا کر پلا دی جائے سغاریقون ایک مثقال آب گرم کے ہمراہ
پلائین غاریقون بلغمی لرزہ مین بہت فوائد پر مشتمل ہوتا ہے کبھی اسکے ساتھ تھوڑی سی افیون بھی داخل کیجاتی ہے کہ نیند آجائے اور پسینہ نکلے اور شدت لرزہ کو
مٹائے اور قلق وغیرہ دفع کرے۔ ایرسا یعنی بیخ سوسن ایک مثقال آب گرم کے ہمراہ پلائین یا مہاجل یعنی دیودار بھی گرم پانی کے ہمراہ ایک مثقال
اور فطراسالیون جو کرفس کوہی ہے ایک مثقال ہمراہ آب گرم کے مرکبات ادویہ مین لرزہ کو مفید ہے تریاق فاروق اور تریاق حکیم عزرہ اور معجون کمونی اور نونجی
اور فلافلی اور شربت شہد جس مین سداب حلتیت عاقرقرحا اور فلفل کو جوش دیا ہو حب مجرب لرزہ سے ایک گھنٹہ پیشتر کھلائی جاتی ہے اور بیمار کو جب
لٹاتے ہین اور ہوا نکال کے آگ اور کمل وغیرہ سے گرم کیجاتی ہے تو لرزہ مین خفت ہوتی ہے خواہ نہین آتا صفت اُس کی یہ ہے کہ سپید
مرفیون جاوشیر فلفل ہموزن میسکر کمعین مین تر کر کے گولی بقدر باقلے کے بنائین دوسری گولی جاوشیر جندبیدستر دو دو لے یعنی تخم کرفس بری اور
حلتیت افیون عاقرقرحا برابر میسکر یہ ترکیب مذکورہ بالا گولی بنائین۔ ایک اور نسخہ اس سے بھی عمدہ استعمال کیا جاتا ہے جاوشیر سکنجبین انجدان کوہی
کرمانی تخم کرفس فلفل سیاہ ہر ایک ڈیڑھ مثقال بورہ ارمنی زعفران ندا و جندبیدستر فربیون دم نانخواہ زنجبیل ہر ایک یکدانگ تخم حرمل عاقرقرحا ایک مثقال
میسکر شہد مین گولی بنائین اور بقدر ایک بندق گرم پانی کے ہمراہ کھلائین۔ کبھی لرزہ مین شراب گرم اور ادویہ سخنہ کیحاجت ہوتی ہے اور ایارج کی بھی مسہل مین
ضرورت ہوتی ہے اور معجون سفرجلی اور تریاق بھی مستعمل ہوتی ہے ملکہ اگر لرزہ ایک روز درمیان آئے خصوصاً بدون تپ کے اگر ہو تو حب منتن کے پلانے سے شفا
ہو جاتی ہے مترجم کہتا ہے نسخہ حب منتن کا یہ ہے ایارج فیقرا دس درم تخم حنظل قنطوریون دقیق عصارہ قثاء الحمار فربیون جندبیدستر فلفل حلتیت سکبینج جاوشیر
مقل ہر ایک مثقال گوند آب سداب مین گھول کر گولی باندھین **تدبیر افراط عرق کے حمیات مین** جو عرق ہمراہ بحران برآمد ہو خواہ بحران بذریعہ عرق
ہونا امکان اُسے بند کرنا جائز نہین اگر حد ضرورت سے بڑھ جائے اور ضرورت بند کرنے کی شدید ہو جائز ہے کہ مروحہ جھلا کرین یا اور کسی ذریعہ سے
ترویح کرین اور مقام عرق کو سرد کرین اگر یہ تدبیر عرق کے بند کرنے مین کافی نہ ہو ضرور ہے کہ بچھونا درست کرین اور گہوارہ مین ہلائین کہ ہوا ساعت
بساعت ہو پہنچے اور مقام سرد مین اُس کی جگہ تجویز کرین جسقدر پسینہ برآمد ہو چکا ہے اوسے بار بار پونچھنا ضرور نہین اسلیے کہ بار بار پونچھنے سے زیادہ
اوراُسکا ہوتا ہے اور کبھی اس جہت سے جب غشی پیدا ہوتی ہے اُسوقت پونچھنے سے غشی مین زیادتی پیدا ہوتی ہے بوجہ تفتیح مسام کے اور پونچھنے کو ترک
کرنے کے پسینہ نکلنا موقوف ہو جاتا ہے بدن مین روغن گل کی مالش ضرور ہے بشرطیکہ قوی ہو اور روغن بید اور گلنار فارسی یا ایسا ایک
روغن ایسا بنایا جائے جسمین بہی خواہ مازو بھی اور کمیجا سیب ورد گلاب پھول اور گلنار دیگر قوابض پانی مین جوش دیکر روغن کنجد وغیرہ
اس پانی مین پکایا جائے۔ اور کبھی حب الآس اور گلنار اور کہربا باریک پیسکر اوپر سے چھڑک دیتے ہین روغن وغیرہ مین تو یہ اجزا عرق کے نکلنے کو خوب بند کرتے
ہین اور کبھی سرکہ پانی ملا ہوا کافی ہوتا ہے اور آب انگور ترش اور گلنار خواہ جوشاندہ مازو جوشاندہ حب الآس آب برگ بید عجیب النفع ہے اور آب حی العالم کا بہت مفید ہے
اگر عرق کثرت سے نکلے کہ دشواری پیدا ہو اور اُسکا بند کرنا بہت ضرور معلوم ہو لعاب اسپغول بارد طلاء استعمال کرنے چاہئین اور صمغ عربی گھول کر لگانا
مفید ہوتا ہے خصوصاً اگر ایسی قابض چیزین جیسے صندل اور کافور داخل ہو علی الخصوص اس طلاء کے بعد پنکھے وغیرہ سے ٹھنڈی ہوا بدن پر لگے اگر ضرورت
حبس عرق کی اس سے بھی زیادہ ہو ہاتھ پاؤن کے اطراف پر برف کے کپڑے رکھتے ہین خواہ برف مین ان اعضا کو داخل کرنے سے خواہ نہایت
ٹھنڈے پانی مین نہانے سے بشرطیکہ طاقت وفا کرے۔ نیند کرنا چاہیے رعایت ماندگی تدبیر اگر بذریعہ پسینہ چھوٹ جانے کے بحران تپ کا ہوا ہے اسکے بعد

کرنے مین جلدی نہ کرنی چاہیے اور نا معتدد جاری رہنا اُسکا بہتر ہو اور جس وقت رعاف کا بند کرنا بنظر مصلحت کے ہو جب ہو حمیات حادہ کی رعاف مین خلاف کو
باندھ کر اُن مین پچھنے لگانے چاہئیں اُسی نتھنے کی طرف جدھر سے خون روان ہو اُس کے بعد اس مقام کی تدبیر کرنی چاہیے جہان پچھنے لگائے ہوں اور اگر نہ
بذریعہ تدبیر کے رعاف بند ہو سکے تو پچھنے لگانے نہ چاہئیں اور جو تطویلات باب رعاف مین لکھے ہیں اُن مین سے کوئی نسخہ تجویز کر کے ٹپکانا چاہیے اور اگر
کوئی امر مانع نہ ہو سر کی تبرید بھی کرنی چاہیے اُن سرد اجزا سے جن کا ذکر اپنی جگہ پر ہو چکا ہے کبھی صاحب نبض کو ایسے رعاف ہوتا ہے تو ایسی دوا کا استعمال کیا جائے
کہ خوب خشک کر اُن کی نکسیر چلے اس لیے کہ ربع کی شفا رعاف سے بہت جلد ہوتی ہے اگر ایسی دوا کے استعمال سے خوف افراط رعاف کا ہو تو بذریعہ ادویہ
حابسہ حبس کیا جائیگا۔ **تدبیر قے مفرط کی جو حمیات مین عارض ہو** بحران قے کا بھی بند کرنا درست نہیں ہے مگر ایسا کہ کوئی ضرورت ہو اور اکثر اوقات اگر قے
کرائی جائے تو تسلی اور قے دفع ہو جاتی ہے اور اگر بہ غایت خلط موذی کی قے سکنجبین سادہ اور آب گرم ملا کر کرائی تب بھی بند ہو جاتی ہے کبھی تدبیر فوری
کی ضرورت ہوتی ہے اسوقت بجائے سکنجبین سادہ کے سکنجبین بزوری مستعمل ہوتی ہے اگر خلط مستشرب ہو یعنی تھوڑا پتلا اور کچھ غلیظ اور گاڑھا ہو اسوقت قے کو بہ
کہ صبر اور ایارج سے بذریعہ اسہال دفع کیا جائے اور اگر مستشرب ہو تو تب بھی اکثر ایارج اور صبر مفید ہوتا ہے اور اگر رقیق ہو یا غلیظ کی آمیزش ہو سکنجبین اور آب گرم
سے دفع ہو جاتا ہے بعد اس کے آب انار سے اسکی تعدیل کر دیجاتی ہے اگر اُسے قے کرنے قصداً خواہ بلا قصد پھر دوبارہ پلانا چاہیے تاکہ خلط مین اعتدال
آجائے اور حرارت مین سکون آئے۔ اسیطرح جو شربت پودینہ اور انار سے بنتا ہے وہ بھی مفید ہے کبھی قے کو فقط معدہ کو ٹھنڈا کر دینا خارج سے باز رکھتا
ہے جو دوا کبھی اور قے کی مسکن ہے کہ بوجہ اپنی عفوصت اور حموضت کے قبض پیدا کرتی ہے اگر مادہ قے کا مستشرب ہو اسوقت استعمال اسکا جائز نہیں ہے اسلیے
کہ وہ ردی ہے اور تشنج یا دہ پیدا کر کے زیادہ تکلیف دیگی لیکن اگر مادہ غیر مستشرب ہو تو کبھی یہ دوا مادہ کو گرا دیتی ہے اگرچہ غلیظ ہو اور بجانب اسفل مائل کر دیتی
ہے اور کبھی معدہ کو قوی کر کے بذریعہ قے کے مادہ کو دفع کر دیتی ہے اگر صفرا کا بذریعہ قے برآمد ہونا مدامت کرے اور مستشرب نہ ہو استعمال قوابض کا بہت
ہے خصوصاً اضمادہ بہت سود مند ہوتے ہیں خاص کر وہ ضماد جو انار کی جڑ کے چھلکے اور مازو وغیرہ سے شراب مین یا پانی ملا کر بنائیں خواہ سرکہ مین پانی ملا کر طیار کریں
سوداوی قے کے بند کرنے کے واسطے اسفنج کو سرکے مین ڈبو کر معدہ پر رکھتے ہیں اور اگر اس سے زیادہ ضرورت ہو تو ادویہ باب حبس قے مین بیان
ہو چکی ہین اُنکا استعمال کرنا چاہیے **اسہال مفرط کی تدبیر** اسہال کے بند کرنے کی تدبیر خواہ معالجہ اور طرح کا جو مناسب ہو باب اسہال مین جداگانہ
سب امور ہم بیان کر چکے ہیں وہان پر ملاحظہ کرنا چاہیے اور بطور غذا جو حبس اسہال مین مفید ہے مونگ خواہ مسور خواہ دھنیا بھون کر جوش دیں اور پانی
پھینک کر دانہ انار سے ترش کر کے تناول کریں **پیاس کی تدبیر** یہ ہے کہ سر پر سرد روغن برف سے ٹھنڈا کر کے اسطرح پر ملیں کہ پہلے یافوخ پر
ڈالیں اور کوئی مانع نہ ہو اور سرد پانی سے سر کو برودت پہونچائیں اور لعاب بہدانہ منہ مین رکھیں جو بذریعہ روغن گل کے نکالا گیا ہو خواہ روغن گل
اس مین شریک ہو کہ اس سے بخوبی تسکین پیاس مین ہوتی ہے زلال آلو بخارا اور آب خیارین اور کدو اور تخم خشخاش سیاہ و اصل السوس بھی
نافع ہے اور قرابادین مین ایسی کتابیں جو حسب مذکور ہونگی وہ بھی پیاس کو فرو کرتی ہے مترجم کہتا ہے اُس کا نسخہ یہ ہے تخم خیار آٹھ درم کتیرا
چار درم بیاض بیضہ مرغ مین کتیرا بھگو کر پیچ کو پیسکر ڈالیں اور گولی تیار کریں اور سایہ مین خشک کریں متن جانے اور چوسنے کی چیزیں جیسے املی
پیاس کبھی بسبب خشکی کے ہوتی ہے وہ فقط سونے سے جاتی رہتی ہے اور پیاس جو بوجہ حرارت کے ہوتی ہے بیدار رہنے سے فرو ہوتی
ہے **سبات جو عارض ہوتی ہے اُس کی تدبیر** جسوقت اونگھ آتی ہو قصہ کہانی کی طرف مشغول کریں اور زور زور سے باتیں کریں اور اطراف کو شدت
سے باندھیں کہ ایذا معلوم ہو مگر بقدر ایذا ہو کہ اُسکا صدمہ اُٹھا سکے اور کوئی مانع بندش اطراف کا نہ ہو اور ایک شیاف لطیف کا حمول کریں اگر
طبیعت بستہ ہو اور جسوقت اُسے نیند کی ہو تو اُو فرد ہو جائے درمیان دونوں شانوں کے پچھنے لگائیں اور گردن کے نقروں مین بھی پچھنے لگانا مفید رہے

تدبیر بیداری مفرط کی خواہ محموم کو خواہ اور کسی کو اگر بیداری مفرط عارض ہو اُس کی دوا روغن خشخاش اور اُسکا ناک مین پہونچانا تخم کاہو کے روغن کے ہمراہ اور
ہمراہ روغن نیلوفر اور کدو کے خواہ چھپانا اشیاء مخدرہ کا جیسے افیون بزرالبنج وغیرہ خواہ سر جھکا کر بخار لینا ترچیزون کا خواہ سونگھانا نیلوفر اور لفاح اور تلسی کا جو
دورے بجھ گئی جائے مگر یہ سب تدبیرین نہ فائدہ دین کیونکہ اسطے کیجاتی ہین خواہ جو نطولات ترطیب دینے والے ہوتے ہین یہ سب باتین ایسی ہین جنھین ہر کس و ناکس جانتا ہے
اسیطرح اگر مانع نہ ہو تو شربت خشخاش خواہ سوق خشخاش کا استعمال کیا جاتا ہے بعد جب تبرید مخدرات کی دماغ مین پہونچتی ہے بہت سے چراغ اسکے سامنے روشن
کئے جاتے ہین اور بہت سے آدمی باآواز بلند باتین کرنے لگتے ہین اور اطراف دست و پا ایسی مذہبی سے گرہ لگائے جاتے ہین کہ بآسانی کھل جائے اور
بندش کسیقدر سختی کیساتھ ہوتی ہے کہ اُس سے ایذا ہوئے اور تکلف سے آنکھ بند کرکے سو رہنے کی تکلیف دیجاتی ہے ادھر اس کی آنکھ جھپکی کہ فوراً
سب چراغ دفعۃ بجھا دیتے ہین اور یکبارگی سب چپ ہو جاتے ہین اور گرہین اطراف کی فوراً کھولدیتے ہین اور پھر اُسے سونے دیتے ہین۔ اگر نوبت مین
اس تنویم کی وجہ سے خفت خواہ سکون ہو جائے ہمیشہ اسکا منہ دُہلائین گے جوشاندہ خشخاش سیاہ اور لفاح اور اُسکی جڑ یعنی یبروج الصنم سے۔ اگر خلط بورقی شور
اور تیز مادہ مرض ہو تو یہ جوشاندہ مفید ہوگا کہ نام اور اکلیل الملک اور اقحوان اور خشخاش کو پانی مین پکا کر منہ دُہلائین اور اُسکے بخارات پر سر جھکا کر بیٹھین درد شکم
کے دفع کی تدبیر خلط صفراوی معدہ پر گرنے سے درد شکم پیدا ہوتا ہے اگر شروع دورہ مین عارض ہو تو تھوڑا سا شربت سیب سکنجبین کے ہمراہ دینا کافی ہے
خشونت زبان کے دفع کرنے کی تدبیر از جہت جو زبان مین پیدا ہوتی ہے بہت کی لکڑی کی وجہ سے زائل ہو جاتی ہے خواہ بید کی لکڑی اور روغن
گل اور طبرزد کے ملنے سے بہا نگ کہ سارہ لزوجت برطرف ہو علاج کرتے ہین۔ خواہ اسفنج اور تھوڑا سا نمک اور روغن گل سے ملتے ہین کہ اسطرح
پھیلنے اور ملنے سے نہایت تخفیف پیدا ہوتی ہے اور مریض پر تخفیف تعب بھی ایسی تدابیر سے زیادہ ہوتی ہے اور بعد ترکیب کے پھر زیادہ دوا ایذا بھی نہین ہوتی
اگر زبان مین خشونت خود بخود بوجہ یبوست کے پیدا ہو اور لزوجت کے دفع سے یہ خشونت نہ ہوئی ہو پس چاہیے کہ منہ مین سپستان خواہ گٹھلی آلو بخارا کی رکھے خواہ
وہ نمک سپید جو ہندوستان سے آتا ہے بصورت نمک ہے اور مزہ مین شہد سے زیادہ شیرین اُسے منہ مین رکھے چوسین۔ مترجم کہتا ہے شاید مراد اس سے مصری
سپید ہے جو ہند مین طیار ہوتی ہے مگر مترجم نے ایک قسم کی مصری بہت عمدہ مصر کی بنی ہوئی دیکھی ہے جو ایک شخص نہایت خوش عقیدگی سے واسطے جناب
ملاذ ایاب استاد دکل جامع علوم عقلیہ و نقلیہ سیدی سندی مجتہد العصر وحید الدہر مولانا و مولی المؤمنین کہف عدہ ابی عبداللہ الحسین یعنی جناب مولانا سید حسین عرف
میرن صاحب قبلہ ملقب بعلیین مکان کے لایا تھا اور بیان کرتا تھا کہ جہ قند سے یہ مصری بنائی گئی ہے اور قیمتی بکتی ہے صاف اور سفید بہت تھی مگر چراغ کے
عکس سے ایک سُرخی کی جھلک ایسی نظر آتی تھی کہ اُسکی لطافت جب یاد آتی ہے کمال وجد ہوتا ہے غرض اس حکایت سے یہ ہے کہ قدیم زمانہ مین شاید مصری
اور قند وغیرہ ولایت مین کم ہوتی تھا جو شیخ اپنا مشاہدہ نہین بیان کرتا ہے اب اس زمانہ مین تو ادنی سے اعلی تک بخوبی ہندوستان کی چیزون سے واقف
ہو چکا ہے قصہ مختصر اس مصری سے بعد جب قبل سے حب اس حکیم لقد ربا فلے لیکر ہیدانہ کے ساتھ زبان پر رکھین کہ ترطیب کامل کرتی ہے اور خشکی و لاغری
زبان سے برطرف ہوتی ہے مریض کا منہ اکثر اوقات کھلا رہنا اور چت لیٹنا اچھا نہین اور اس ہیئت پر سونا بُرا ہے کہ زبان مین خشکی زائد پیدا ہوتی ہے چھینک
پے درپے جو آئے اُس کی تدبیر اگر چھینک بار بار آتی ہو تو کبھی اس سے ضرر پیدا ہوتا ہے یعنی بیمار کو تکلیف اور ایذا ہوتی ہے اور بخارات سے سر
ممتلی ہو جاتا ہے اور قوی مین ضعف عارض ہوتا ہے اور کبھی چھینکتے چھینکتے نکسیر چلنے لگتی ہے لہذا ضرور ہے کہ پیشانی اور آنکھ اور ناک کی مالش کیجائے اور انکے
منہ کھولدیے جائین اور حنک یعنی زیر ذقن کی مالش شدت سے کیجائے اور آن کے سر کھینچے جائین اور نشست برخاست کی وضع بدل دی جائے یعنی پہلی
وضع سے دوسری وضع کی طرف لائی جائیگی اور اطراف یعنی کنارے اعضاء کے دبائے جائین اور ان کے کانون مین روغن نیم گرم مائل بحرارت ڈالے
جائین مگر ان روغن کی حرارت مزاج خفیف ہو بہت گرم نہون اور ان کے عضل اور فک یعنی جبڑے کی ترطیب اعضاء کے رکاب کرنی چاہیے

اور ان کے زیر پشت تکیہ خواہ سہارا لگانے کے کوئی اور شے رکھی جائے جسکے رکھنے سے تسکین پیدا ہو اور دفعۃً سونے سے جھنگتے جائیں اور اسیطرح کا
غبار اور دخان بلکہ جو شے کہ اسکی بو میں تیزی ہو اس سے اُن کی حفاظت کرنی چاہیئے اور ستو جو کا اور طین نجاح جو طین ماکول ہے اور مینا پوری مٹی بھی
کہتے ہیں ہمراہ اسفنج دریائی کے بھگو کر سونگھانا چاہیئے **درد سر اگر محموم کو عارض ہو اُس کی تدبیر** اطراف کو بخوبی باندھیں خصوصاً ران کو اور پنڈلی
وغیرہ سے خوب کس دیں اور قدموں کی مالش کریں اور شیافات ملین کا استعمال کریں جو مادہ کو اعلےٰ سے بطرف اسفل کے جذب کرے اور سرکہ اور روغن
سے جو اوپر مذکور ہوئی ہیں تقویت سر کی کریں اور کوئی شے مانع از قسم نزلہ اور کھانسی وغیرہ کے نہو جوشاندہ گل سرخ اور بنفشہ اور جو اور برگ
سادہ وغیرہ سے سر کو تر کر دینا چاہیئے اسیطرح بشرط نہونے مانع کے روغن گل اور روغن بید سادہ کا استعمال مالش وغیرہ سے کرنا چاہیئے اگر
ایسی تدبیرات تسکین اور کم کرنے میں درد سر کے کافی نہوں اُسوقت نطولات مبردہ کے ہمراہ ملینات بھی شریک کریں مثلاً بابونہ خواہ مخدرات کو
اضافہ کریں جیسے خشخاش وغیرہ اور دودھ سر پر نچوڑا ہو وقت سے کہ تپ اُتر جائے اور کسیوقت جائز نہیں پھر بعد زوال تپ کے یعنی بعد گزر لے اس کی
نوبت کے اگر قوت مریض کی قوی ہو بکری کا دودھ سر پر دوہنا چاہیئے اور اگر قوت ضعیف ہو عورتوں کا دودھ اگر بدن میں امتلا رطوبت جو مورث
ہوتا ہے سبات کا موجود ہو اُسوقت دودھ کے دوہنے سے اجتناب کرنا واجب ہے اسیطرح جمیع تدبیرات جن سے ترطیب پیدا ہوتی ہو انکا ترک بھی ضرور ہے
البتہ مرطبات کا استعمال اسوقت کیا جاتا ہے کہ بخار دخانی اٹھتا ہو اور سر میں خشکی باقی ہو کہ نیند کم پڑے اور اگر سر میں امتلا بخارات رطبہ کا ہو مناسب
ہے کہ بذریعہ شیاف خواہ حقنہ کے اسفل کی طرف جذب کریں اور اعضاء اسفل کو باستحکام باندھیں حتی کہ خصیتین بذریعہ لنگوٹے وغیرہ کے **کھانسی**
جو محموم کو عارض ہو کھانسی اکثر اوقات محمومین کو حرارت خواہ خشکی سے عارض ہوتی ہے ایسی کھانسی کے دفع کیواسطے منہ میں گولیاں کھانسی کی اور
لعوق خشخاش جن کی ساخت لبوب باردہ سے اور نشاستہ وغیرہ سے ہوئی ہو رکھیں اور جن قیروطیوں کے استعمال سے تبرید اور ترطیب حاصل
ہوتی ہے جیسے وہ قیروطی جو خالص روغن گل اور لعاب اسبغول اور عصارہ برگ خرفہ سے بنائی جائے اُس کا استعمال کریں **بطلان**
شہوت طعام محموم کی اکثر سقوط اشتہا کا سبب فساد معدہ میں ہوتا ہے اور انھیں علامات سے جو باب سقوط اشتہا میں مذکور ہو چکے پہچان سکتے ہیں
اور بذریعہ قے خواہ دست کے اس مادہ کا اخراج بھی ہو سکتا ہے اور یہی تدبیر کافی ہے کبھی اس تدبیر سے بھی نفع ہوتا ہے کہ انگلی حلق میں ڈالکر
خلط اور مادہ کو جو معدہ میں ہے آمادہ نکلنے پر بذریعہ قے کے کریں خصوصاً اگر معدہ سے مرہ خواہ کوئی شے کھٹی نکل چکی ہو کہ اسوقت یہ تدبیر بہت
مفید ہے اور جو تقصیر سقوط اشتہا بوجہ ضعف کے ہوتا ہے اسوقت اُس سوء مزاج کا علاج کرنا چاہیئے کہ جسکی وجہ سے یہ ضعف پیدا ہوا ہے اور انھیں
قواعد سے جو طریق علاج بالضد میں معلوم ہیں ان بیماروں کے پاس ایسی چیزیں جنکی بو سے تنبہ اشتہا کا ہوتا ہے رکھنی چاہئیں اور سونگھانی چاہئیں
جیسے جو کے ستو پانی میں بھگو کر خواہ پانی اور سرکہ میں تر کر کے اور ایسی جوارشات جو محمومین کے واسطے خاص ہیں جیسے طباشیر خواہ جلارغی آملہ وغیرہ
کھلانی چاہیئے اور تھوڑی سی شراب بھی پلانی چاہیئے اور کچھ فواکہ جن کی بو پاکیزہ ہو جیسے سیب اور بہی بروقت نیم خام ہونے کے ایسے فواکہ بھی
تھوڑے تھوڑے کھلانے چاہئیں اور سرکا اُس غذا کا جسے قریص کہتے ہیں جو گوشت اور ترکاری اور سرکہ سے طیار کرتے ہیں خواہ مچھلی
اور حلوان سے جو قریص طیار ہو خواہ اور کسی چیز سے بنائیں بطور لعوق کے چٹانا چاہیئے اور معدہ پر بعد ایام اول کے ضمادات لگانے چاہئیں جو فواکہ
سے بنائے جائیں اور اُن میں کسی قدر افسنتین اور ایلوا بھی بہ نسبت ادویہ وزن معلوم شریک کیا جائے اور مالش خوشبودار ان کی معدہ پر بہت مفید ہے
بولیموس جو محموم کو عارض ہو معدہ کی اشتہا کا سقوط اور تمامی اعضا کا بھوکا ہونا ہے جوع البقر بھی کہتے ہیں اگر محموم کو عارض ہو اسکا علاج خوشبو
ایسی سونگھانے کی چیزوں سے کرنا چاہیئے اور گل خراسانی خواہ گل ارمنی سرکہ میں تر کر کے سونگھانا چاہیئے اور معصوصات جو ایک غذا خاص مرکب

گوشت کھو زیرہ اور ترکاریوں وغیرہ کے ساتھ پختہ کرتے ہیں وہ سونگھنا چاہیے اور فقط روٹی گرم گرم اور گوشت بریان کی بو اُن کے دماغ تک پہونچائی جائے اور اطراف میں بندش کیجائے اور کان اُن کے زور سے کھینچے جائیں اور بال بھی خوب کھینچے جائیں اور تقویت دماغ کی نطولات مبردہ سے کیجائے۔ جو ترطیب بھی پیدا کرسکیں اسلیے کہ اکثر لوگوں میں خواہ جوع البقری بوجہ بطلان حس فم معدہ کے عارض ہوتی ہے اور فم معدہ جس میں بطلان بوجہ شارکت فم معدے دماغ سے بذریعہ اُن شعبوں کے اعصاب دماغ کے (جس کی راہ سے حس معدہ تک پہونچتی ہے) ہوتا ہے یعنی چونکہ دماغ مبدء حس میں فساد پیدا ہوتا ہے لہذا فم معدہ میں بھی بوجہ شارکت دماغی کے بذریعہ اُن شعبوں کے بطلان حس ہوجاتا ہے اور تمام بدن خواہشگار غذا کا رہتا ہے گر حس فم معدہ کی خواہشگار غذا کی نہیں ہوتی سیاہی زبان جو محموم کو عارض ہو زبان کی سیاہی کو واجب ہے کہ بہت جلد چھیل ڈالیں جلا کرنے والی دواؤں سے ورنہ سرنگ بخارات خبیثہ چڑھ کے مریض کو مبتلائے سرسام کردیں گے شہوت کلبی جو محموم کو عارض ہو اسکا علاج چکنی چیزوں سرد مزاج اور شیرینی سے کریں غشی جو محموم کو عارض ہو کبھی اُن کو غشی اس وجہ سے عارض ہوتی ہے کہ فم معدہ پر صفرا بشدت گرتا ہے اور اذیت پیدا کرتا ہے ایسی غشی کا علاج یہ ہے کہ قبل از نوبت خواہ بروقت نوبت کے میدہ کی روٹی کا ٹکڑا آب انار اور آب انگور کے ہمراہ کھلائیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر غشی اور تپ مجتمع ہو مقدم اور مناسب علاج غشی کا ہے۔ اگر بوجہ ضعف کے حاجت غذا دینے کی بروقت غشی کے ہو تھوڑی سی روٹی مرا ایکدم شراب کہنہ ملا کر کھلائیں اور اگر حاجت طعام کی نہ ہو شراب سیب کہنہ جسکے فضول ان میں منحلل ہوچکے ہیں بلائیں فصد اکثر غشی کو زیادہ کرتی ہے اور حقنہ زہر تب مناسب ہوتا ہے اور قے کرانی بھی نافع سے دونوں پنڈلیوں کا باندھنا اور اطراف ہاتھ پاؤں کا گرم پانیوں میں رکھنا مفید ہے اور جیسے ہی غش سے افاقہ ہو مقتضائے حزم اور ہوشیاری یہی ہے کہ جو کے ستو جسمیں آب انار بھی شریک ہوں ٹھنڈے ٹھنڈے فوراً کھلانے چاہییں ضیق النفس جو محموم کو عارض ہو ضیق النفس ان لوگوں کو یا بوجہ عروض تشنج اور خشکی عضل نفس میں بوجہ حرارت حمی کے عارض ہوتی ہے یا کوئی مادہ گلوگیر دماغ سے حلق میں اُترتا ہے اُس سے ضیق النفس عارض ہوتی ہے یا اُس پٹھے میں جو دماغ سے عضلات تنفس تک آتا ہے غلبہ ضعف کا ہوتا ہے لہذا تنفس میں تنگی پیدا ہوتی ہے پہلی قسم کا علاج ایسے مرہم سے کرنا چاہیے جس سے خشکی دفع ہو اور دوسری قسم کا ایسی چیزوں سے جو انصباب دہ خانقہ کو منع کریں اور تیسری قسم کا علاج یہ ہے کہ مزاج دماغ کی تعدیل کریں اور جس سوء مزاج سے ضعف اعصاب حاصل ہوا ہو اُسکا علاج کریں اور مالش گردن میں ایسی چیزوں کی کریں جن سے تبرید اور ترطیب حاصل ہو اور بیشتر معدہ پر بھی مثل تراشہ کدو اور خرفہ اور صندل و روغن گل وغیرہ ملا کر رکھا جاتا ہے شدت کرب جو محموم کو عارض ہو اگر شدت اور کثرت کرب کی بوجہ فم معدہ کے ہو کہ اُسمیں ایک لذع اور چبھنے والی چیز پیدا ہو کر اذیت اُس کے قلب تک پہونچتی ہو ایسی صورت میں معدہ کی تبرید اُن غذاؤں سے کرنی چاہیے جو مفصلاً مذکور ہوچکی ہیں اور ٹھنڈی ہوا پنکھے وغیرہ سے اُن کی نزدیک کرنی چاہیے اور جو مقام قریب متحرک پانی کے ہو وہاں اُنکا بستر اور خوابگاہ تجویز کر کے بچھونے پر کونپل اور شاخیں سرد مزاج درختوں کی اور بھی سرد پھول جیسے گلاب نیلوفر وغیرہ بکھیرنے چاہییں خواہ ایسے موضع سے جسکے قریب نضوحات ہوں یعنی عرق خواہ پانی جو خوشبو اور سرد چیزوں سے نکالا گیا ہو اکثر کرب میں اُن لوگوں کو خشخاش بارد نافع ہوتے ہیں جو آب کدو اور خیار آب برگ خرفہ سے مع آب حی العالم اور روغن گل کے طیار کیے جائیں دشواری نوالا اُتارنے کی جو محموم کو عارض ہو نوالہ خواہ لقمہ اُتارنے میں دشواری اگر حمی مطبقہ میں پیدا ہو فصد کرکے تھوڑا سا خون نکالڈالنا چاہیے اور سرکا اور کاہو کے سبز تخم کر کے غذا دینی چاہیے اگر اس تپ میں کسیقدر اشتہائے طعام میں جودت ہو اور اچھی طرح مریض کھانے کو کھاسکے ورنہ فقط آب جو پر اکتفا کرنا لازم ہے مگر ایسی غذا جو قبض شکم پیدا کرے ہرگز نہ دینی چاہیے اور اگر باوجود عسر ازدراد کے قبض بھی ہو حمول اور حقنہ سے رفع قبض کرنا بہتر ہے بہ نسبت مسہل شربت کے برد اطراف جو محموم کو عارض ہو اکثر محموم کی حرارت اندر جسم کے بیٹھ جاتی ہے

اور ساتھ پاؤن ٹھنڈے ہوجاتے ہین اور علامات اندرونی کی خبر سے بخارات سر پر چڑھنے لگتے ہین ایسے وقت مین چاہیے کہ ان کے ہاتھ پاؤن گرم پانی مین رکھین
جائین اور آب سرد چھینٹا دین بیان عام حمی صفراوی کا صفراوی تپ کی تین قسمین ہین تپ غب دائرہ اور غب لازم اور محرقہ غب دائرہ یا خالص ہے کہ عفونت
صفراوی سے پیدا ہوتی ہو یا غیر خالص ہے کہ صفرائے غلیظ سے جس مین آمیزش بلغم کی ہے پیدا ہو مگر خلاف دونون خلط یعنی صفرا اور بلغم کا ایسا ہو
ہو کہ دونون ملکر ایک ہوجائین اور اجزا مین تفرقہ باقی نہ رہے اور یہی اتحاد فارق ہے درمیان غب غیر خالص اور شطر الغب کے اسلیے کہ شطر الغب کی پیدائش
دو مادہ صفرا اور بلغم سے ہوتی ہے مگر دونون جدا جدا ہوتے ہین اور اس تپ یعنی غیر خالص کا باعث ایک ہی مادہ ہے جو مرکب ہوا دو سے ہو یعنی بلغم اور صفرے سے
اور گرم کا اختلاط خلط مثل یکجا ہو جائے اور بدشواری یہ اس مرکب مادہ مین عفونت پیدا ہوتی ہے اور بعد عفونت کے زوال عفونت بھی اس مادہ مرکبہ کا
دشوار ہوتا ہے اور دیر مین ہوتا ہو اور چونکہ شطر الغب مین دونون مادہ الگ الگ متعفن ہوتے ہین دونون تپ کی نوبت بھی جدا جدا ہوتی ہے اور غب غیر خالص
مین بوجہ اتحاد اور اختلاط کے ایک ہی نوبت ہوتی ہے اور غیر خالص کبھی اس قدر دیرپا ہوجاتی ہے کہ ایک ششماہی تک زائل نہین ہوتی اور اکثر تو جاڑے
تپ کے اعضا مین ترہل اور ڈھیلا پن اور طحال کی مقدار بڑھ جاتی ہے محرقہ قسم لازم سے ہر گاہ اسکی کمی بیشی کا فرق محسوس نہین ہوتا اور اعراض اسکے بہت شدید
ہوتے ہین اسلیے کہ مادہ بہت زیادہ اور تیز ہوتا ہے اور قریب قلب کے رگون مین قرب معدہ کے خواہ اطراف جگر مین خاص کر متعفن ہوتا ہے اور حاصل یہ ہے کہ
محرقہ کا مادہ انہین شریف اعضا مین ہوتا ہے جو قریب قلب کے ہین اور غب دائرہ مین عفونت صفرا گوشت خواہ جلد مین ہوتی ہے جو قلب سے دور ہین اور غب لازم
مین مادہ مرض پھیلا ہوتا ہے تمام بدن کی ان رگون مین جو قلب سے دور ہین پیاس بشدت اور کرب اور قلق اور بیداری زبان تلخی دہان ہونٹھ کی خشکی اور انکا
پھٹ جانا اور درد سر یہ سب اعراض صفراوی حمیات مین بہت ہوتے ہین اور طبیعت اکثر اوقات مائل بخشکی ہوتی ہے اور قبض رہتا ہے اسلیے کہ مادہ
صفراوی بوجہ لطافت کے بطرف اعلی کے متوجہ رہتا ہے اگر کیفیت سرسامی پیدا ہو یا ظاہر بدن کی طرف آتا ہے جسوقت بذریعہ عرق کے بحران ہو
غب مطلق کا بیان اور اسکو طرطاوس بھی کہتے ہین نوبت غب دائرہ پہلے قشعریرہ سے شروع ہوتی ہے اور کانٹے سے چبھنے لگتے ہین پھر سردی
لگکر لرزہ شروع ہوتا ہے اور بہت شدید اور سخت ہوتا ہے بہ نسبت اور لرزون کے کہ اس لرزہ مین بالکل سردی نہین ہوتی خواہ بہت کم ہوتی ہے اور جب
سردی اس لرزہ مین محسوس ہوتی ہے اس کا سبب یہی ہوتا ہے کہ حرارت اندرون جسم کے جہان مادہ تپ ٹھہرا ہو متوجہ ہو کر بیٹھ جاتی ہے اور بیرون
جسم برودت محسوس نہین ہوتی ہو اور کانٹے سے چبھتے ہین اور یہ لرزہ باوجودیکہ شدید ہوتا ہے مگر اس مین سکون اور گرمی جلد نمودار ہوتی ہے اور ایسے لرزہ
کے حدوث کا سبب اوپر بیان ہو چکا ہے غب دائرہ کے پہلے تین چار اول نوبت مین لرزہ قوی پیدا ہوتا ہے اور شدید بھی ہوتا ہے اور ربع مین
اور بالعکس ہے ایضا غب کا لرزہ شروع بقوت ہوتا ہو پھر تھوڑا تھوڑا ضعیف اور نرم ہوتا جاتا ہے اور بہت جلد بر طرف ہوتا ہو اور ربع مین اسکے
برعکس ہو اور پسینہ غب مین بروقت اترنے نوبت کے زیادہ برآمد ہوتا ہو اور بول سرخ رنگ قریب ہناری کے ہین یا وہ غلیظ قوام نہین ہوتا
مگر اینکہ غب غیر خالصہ ہو تو پھر البتہ بول خام اور غلیظ ہوتا ہے حرارت غب کی بہ نسبت محرقہ کے اسلم ہوتی ہے اور ہاتھ لمس پر جتنی دیر تک رکھا جائے
التہاب کی زیادتی نہ ہوگی بلکہ آنا فانا کمی التہاب کی محسوس ہوگی اور محرقہ مین دمبدم التہاب کی زیادتی محسوس ہوتی ہے جو عوارض کہ غب مین پیدا ہوتے
بیداری درد گرانی سر کے مگر بعض اقسام غب غیر خالص مین کہ سرگرانی بھی ہوتا ہے پیاس اور غشی اور بد تنگی بولنا کسیکا ناگوار اور نبض مین حدت اور
سرعت بقیاس نبض جمیع حمیات کے اور انقباض اور انبساط کا اختلاف اس لیے کہ خلط صفراوی نبض کو بسرعت متحرک کرتی ہے اور بروقت
منتہی کے اختلاف مین زیادتی پیدا کرتی ہے مگر اختلاف نبض کا غب مین تمام حمیات خلطی سے کم ہوتا ہے اور باوجود اسکے نبض مین صلابت بھی
ہوتی ہے اور قوت بھی نبض مین بہت ہوتی ہے لیکن غب کی نبض مین سوائے ایک اختلاف خاص کے جو قوت حرارت عفونت سے عارض ہوا ہو

اور اُسی نے تپ پیدا کی ہے اور کسی قسم کا اختلاف اکثر واقع نہیں ہوتا۔ ابتدا میں ہر نوبت کی جب تک کہ تپ خوب پھیل نہ جائے نبض میں انضغاط یعنی
تنگی پیدا ہوتی ہے بعد ازاں قوت، سرعت اور تواتر پیدا ہوتی ہے اور اختلاف نبض کا اتنا نمایاں نہیں ہوتا جتنا غب کے وجود پر سن اور عادات اور بلد اور
پیشہ اور سحنہ یعنی انداز جسم کا اور فصل بھی دلالت کرتی ہے اور جو زمانہ کثرت وقوع غب کا ہو وہ بھی دلیل غب کے وجود پر ہوتا ہے اگر دو غب مرکب ہوجائیں
ہر روز ایک تپ کا یوم نوبت ہوگا پس جو شخص غب کی شناخت میں رعایت نوبت کی کرے اسے غلط واقع ہوگا بلکہ واجب ہے کہ ذریعہ شناخت اور
دلائل کو جانے اور نوبت کو ان دلائل کی تائید اور تائید میں رعایت کرے غب کے بیماروں کو کبھی بیداری اور محبت خلوت اور تنہائی کی پیدا ہوتی
ہے اور کبھی انھیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قریب جگر کے کوئی شے جوش میں آرہی ہے **فرق درمیان غب خالص و غیر خالص**
کے غب خالص لطیف و خفیف ہوتی ہے اور اسکی نوبت چار گھنٹے سے بارہ گھنٹے پر ختم ہوجاتی ہے اور بارہ گھنٹے سے بہت زیادہ نہیں ٹھہرتی
پھر اگر زیادہ ٹھہرے غب غیر خالص ہے اور اس کی نوبت کا زمانہ اکثر سات گھنٹے رہتا ہے اور گرمی بدن میں بہت جلد پیدا ہوجاتی ہے
اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حرارت بدن کی پراگندہ ہوتی ہے حالانکہ ابھی اطراف سرد ہوتے ہیں اسیطرح غب خالص کی تدبیر میں اگر غلط واقع ہو سات
دورہ سے زیادہ نہیں رہتی اور بیشتر بوجہ لطافت مادہ کے ایک ہی نوبت میں بوجہ واقع ہونے قے خواہ اسہال صفراوی کے دفع ہوجاتی ہے
بشرطیکہ قے خواہ اسہال سے تنقیہ کل مادہ کا ہوجائے اس تپ میں نضیج بول پہلے خواہ تیسرے یا چوتھے نہایت درجہ ساتویں روز ظاہر ہوتا
ہے اگر سات دورہ سے زیادہ طول ہو غب غیر خالص سمجھنا چاہیے اسیطرح اگر لرزہ دیر تک رہے وہ بھی غیر خالص ہے غب خالص کے نوائب کی
زیادتی اور لرزہ کا ہر نوبت میں بہ نسبت سابق کے مقدم ہونا محفوظ اور منتظم نسبت سے ہوتا ہے اور غیر خالص میں تزید مختلف اور بدون کسی نسبت معین
کے ہوتا ہے اسیطرح اگر چند نوبت بہم برنہج واحد کمی اور بیشی اعراض کے واقع ہوں غب خالص خیال کرنی چاہیے۔ جملہ علامات حمی کی طوالت
ہونیکے بھی بیان ہو چکے اگر ابتدائے تپ میں لرزہ شدید اور چبھنا کا سوزن کا پایا جائے اور اُترتے وقت عرق کثیر برآمد ہو پھر اُس تپ کی غب خالص
ہونے میں ہرگز شک نہ کرنا چاہیے غب خالص میں اگر مریض پانی پیتا ہے اس کے بدن میں ایک قسم کا بخار رطب اٹھتا ہے گویا پسینہ نکلا چاہتا ہے
اور اکثر بعد اس کے پسینہ برآمد ہوجاتا ہے غیر خالص میں سرگرانی زیادہ اور امتداد پیدا ہوتا اور زمانہ نوبت کا دراز ہوتے ہوتے چوبیس خواہ تیس گھنٹے تک
ہوسکتا ہے جس قدر زمانہ اٹھائیس گھنٹے میں باقی رہتا ہے وہ زمانہ سکون اور فترت کا اس تپ کا ہوتا ہے مثلاً اگر بیس گھنٹے نوبت رہی تو اٹھارہ گھنٹے
سکون و فترت کی ہوگی اور چوبیس گھنٹے کی نوبت میں فترت بھی چوبیس گھنٹے ہوا جسقدر زمانہ نوبت کا بارہ گھنٹے سے بڑھا اُسیقدر اسکو خالص سے دوری ہوتی
ہے اور ترکیب سے قریب اور غب غیر خالص میں نضیج مادہ کا دیر میں ظاہر ہوتا ہے اور سحنہ بدن میں ضعف یعنی دبلا پن اور لاغری ظاہر نہیں ہوتی اور
بیشتر تپ بدون برآمد ہونے عرق کثیر کے اتر جاتی ہے اور اکثر بدن پر رعشہ شروع ہوتی ہے اور حرارت اس تپ کی ایسی قوی نہیں ہوتی جیسی غب خالص کی اور تزید اسکا یعنی مقدار نوبت
کی زیادتی مستوی اور برابر نہیں ہوتی وقت میں تقدیم پیدا ہوتا ہے کبھی ہوجاتی ہے اور اعراض سخت اس تپ میں کم ہوتے ہیں **غب لازم کا بیان**
شناخت اُس کی یہی ہے کہ باوجودیکہ تپ ہر روز رہے مگر ایک دن درمیان کر کے نوبت میں شدید ہوجاتی ہے اور جو اعراض غب دائرہ
کے بیان ہوئے اُن کی شدت ایک دن کے بعد ہوتی ہے جالینوس کی رائے یہ ہے کہ خون کی عفونت سے غب لازم پیدا ہوتی ہے ہم کو
اس رائے میں کچھ شبہ ہے آئندہ بحث حمی دم میں ذکر کریں گے علاج غب خالص کا پہلے جو قواعد اور علاج حمیات میں بطور عام بیان ہوئے
اُنھیں یاد رکھے جو چیز قسم اسہال خواہ تلطیف یا مدر مومن کی مراعات تپ میں ضرور ہی کرنی چاہیے اور جو شخص ابتدا میں مسہلات قوی خواہ
استعمال ملینات کی اجازت دیتا ہے اُس کے قول کی طرف التفات نہ کرنا چاہیے ہاں اگر وہ ضرورت ہو جو ہم نے بیان کی ہے کہ مرض نضج ہو

اسوقت مضائقہ نہیں بلکہ ابتدا مین بہت جلد کسی قدر تلیین طبیعت تمر ہندی وغیرہ سے بمقدار بارہ تولہ کہ آب گرم مین تمام شب بھگو کر صاف کرکے شیرخشت
یا ترنجبین ڈال کر پلائین خواہ آب انارین اور شکر سے اور یا جوشاندہ لبلاب ہمراہ ترنجبین اور زبیب خستہ برآوردہ یا زلال آلوئے بخارا ہمراہ ترنجبین
اور شیرخشت کے خواہ شربت بنفشہ اور شیر لعاب اسبغول ہمراہ شربت آلو وغیرہ ازلاق اور تلیین دونون کرتا ہے یا تلیین بذریعہ جوشاندہ عدس
اور لبلاب کے کرین اور حقنہ ہائے نرم جیسے جوشاندہ خطمی اور عناب اور سپستان اصل السوس بروغن بنفشہ اور آب برگ چقندر روغن بنفشہ اور بورہ جیسا کہ معلوم
ہو چکا ہے تلیین اور ان غیرہ سے اور حقنہ کا استعمال بروقت حاجت کے اولی ہے بلکہ اچھا ہے کہ آب جو خواہ کوئی اور غذا بدون تلیین کے
نہ دی جائے علاوہ یہ ہے کہ مسہل کا استعمال ابتدائے غب خالص مین اتنا مضر نہیں ہے جسقدر اور حمیات مین اگرچہ عالم خواہ فساد مسہل کا عظیم ہو اگر
ممکن ہو تین دورے تک فصد نہ کرین تو بھی کرنا چاہیئے۔ اور اسیطرح اگر مرض محتاج ہو اور بدون فصد کے خوف ضرر زیادہ ہو اسمین بھی فصد کرنا
چاہیئے پس جو خطا تدبیر اس فصد کی وجہ سے واقع ہوگی از قسم ضعف قوت وغیرہ بہت کم ہے بہ نسبت اس خطا کے جو ترک مین اس تدبیر کے واقع
ہوگی اور بروز نوبت واجب ہے کہ مریض کو کسی طرح تحریک کیجائے مگر کسی ضرورت سے اور غذا نہ دیجائے مگر بعد حصول شرائط مذکورہ کے اور
اور ادرار بول کا شیرجات تخمہائے مدرہ سے کیا جائے اور اسکا لحاظ رہے کہ بروقت نوبت آنے کے مریض گرسنہ ہو بلکہ اس کے معدہ مین کوئی شے
ہضم یافتہ بھی نہ ہو بلکہ واجب ہے کہ ہر صبح کو پہلے سکنجبین پلائی جائے اور اس کے دو گھنٹے بعد آب جو مگر یہ تدبیر اس دن کی ہے کہ جو روز نوبت
نہ ہو اور بروز نوبت بعد نوبت کے سکنجبین کا استعمال بہتر ہے اسیطرح پاؤن کا گرم پانی مین رکھنا مناسب ہے بعد نوبت کے تاکہ بقایائے حرارت کو
بطرف اسفل کے کھینچ لائے۔ مجھے پسند ہے کہ اواخر ایام مین ہمراہ سکنجبین کے شیرجات بزور بارد کے جو مدر بھی شریک ہون خواہ قبل از نوبت
تین چار گھنٹے سکنجبین پلائی جائے اور بعد نوبت کے آش جو کا استعمال کیا جائے اگر تدبیر لطیف کی ضرورت ہو آب انار آب تربوز وغیرہ پلایا جائے کہ
بجائے غذا کے رفتہ رفتہ تدبیر کی تلطیف وغیرہ جیسا اوپر بیان ہو چکا کرنی چاہیئے اور جسقدر منتہی قریب ہو تلطیف زیادہ کیجائے اور ایام اوائل مین آش
جو کھلائین خواہ سرد پانی مین روٹی کے ٹکڑے بطور سلم کرکے کھلائین خواہ اسکو چھانکر رقیق کرکے کھلائین اور کبھی مونگ خواہ مسور کا خلاصہ بنایا جاتا
ہے اگر معدہ مین غذا ترش ہو کر فاسد ہو جاتی ہو تو اسوقت دوسری قسم آش جو کی جو بہت رقیق نہین ہوتی نہ دینا چاہیئے پھر اگر اسکے پلانے کی حاجت شدید
ہو تھوڑی سی بیخ کرفس اسمین جوش کرکے ڈالین کہ قوی ہو جائیگی اور اگر معدہ کی برودت اس سے بھی زیادہ اور تپ بہت شدید اور صفراوی
محض نہو جب تجویز صاحب بقراط کے تھوڑی سی مرچ سیاہ آش جو مین شریک کرین اگر بذریعہ علامات کے دریافت ہو جائے کہ بحران قریب ہے
فقط آش جو اور آب انار سکنجبین پر اکتفا کرنا چاہیئے تو لائق ایسے محموم کے ہین انار خیرین اور خربوزہ اور آلو بخارا پختہ اور خام اور زرد آلو اگر ہضم ہو سکے
تو نہایت نافع ہے اور لذیذ بھی ہے طبیعت کو نرم کرتا ہے اور مدر بھی ہوتا ہے اور شدت حرارت کو توڑتا ہے اور پسینہ بھی نکالتا ہے۔ اور
کبھی ککڑی جسے اہل دیہات بھٹوا کہتے ہین ایسے وقت مین مضر نہین کرتی ترکاری مین کدو کھیرا ککڑی کا ہونا مناسب ہے یہ بھی ضرور جاننا چاہیئے کہ
تپ غب مین غذائے مریض سے یا مقصود ترطیب ہوتی ہے جس طرح اخیر زمانہ تپ مین پائے بز اور خصیہ مرغ اور دماغ بزغالہ یعنی بچہ بکری کا بشرطیکہ
ثقل نہو خواہ زردی بیضہ کی کھلائی جاتی ہے کہ ان سب چیزون سے ترطیب بدن حاصل ہوتی ہے یا غرض تبرید اور ترطیب دونون ہوتی ہین جسطرح
شیرہ دیتے ہین مگر تبرید مین مبالغہ ازحد افراط جائز نہین ہے خصوصاً ابتدائے غب مین مگر اسکے التہاب شدید ہو یا غب کا انقلاب محرقہ کیطرف مظنون ہو
خواہ غب سے لازمہ ہو جانے کا خوف ہو جب بحران کا وقت اور اس کی آمد دریافت ہو جائے اور بول مین نضج معلوم ہو یعنی رسوب محمود
پیدا ہو جیسا فن کلیات مین بیان ہو چکا ہے اسوقت خیال کرنا چاہیئے اگر طبیعت بمقدار غالب آچکی ہے کہ جس طرح نضج کیا ہے خود بحران بذریعہ

اور اگر خواہ کسی اور طرح کے مادہ منضور کرے گی اور زوال مرض کا ہو جائیگا تو نیا اچھی بات ہے ورنہ ایسی تدبیر علاجی کرنی چاہیے کہ طبیعت کی اعانت کرے
خواہ ادرار پر خواہ اسہال پانے اور عرق پر اور جو رو اطلاق توجہ طبیعت ہوا سے ہرگز دینا جائز نہیں ہے اور اگر میلان طبیعت کا کسی استفراغ خاص
کی طرف ظاہر نہ ہو طبیعت کو اجزائے مسہلہ دینے مناسب ہیں مثلاً سقمونیا بقدر یک دانگ جلاب میں شریک کر کے خواہ جو شاندہ ہلیلہ زرد اور
تمر ہندی اور ترنجبین اور زبیب مع بیخ کاسنی اور رازیانہ اور انیسون کے ہمراہ بموجب مقدار اور طریق معلوم کے استعمال کرنا چاہیے اور ان اجزا کی تقویت
شیر خشت اور سنا اور سقمونیا سے بھی جائز ہے۔ قرص طباشیر مسہلہ بھی ایسے مریض کے مناسب طبع ہے اور ایک نسخہ یہ بھی اچھا ہے ہلیلہ زرد خستہ
برآوردہ چار درم شکر طبرزد بیس درم سقمونیا ایک دانگ سفوف کر کے ہمراہ آب سرد کے پینا چاہیے بعد از مسہل مبردات کا استعمال کرنا چاہیے اگر
التہاب شدید ہو اور استفراغ ہو چکا ہے تو مطفیات قوی کا پلانا مضر نہیں ہے جیسا امراض حارہ کی تدبیر میں بیان ہو چکا اور کبھی یہ التہاب فقط
ضماد بارد جگر پر کرنے سے دفع ہو جاتا ہے۔ حمام قبل از نضیج کے جائز نہیں اور بعد نضیج اور بوقت انحطاط کے بہت افضل علاج ہے خصوصاً
جو عادت غسل حمام کی رکھتا ہو۔ علاوہ یہ ہے کہ غب میں قبل از نضیج کے حمام میں غسل تجویز کرنا ایسی بڑی خطا نہیں ہے جیسے اور حمیات عفنہ میں خطا ہے۔
حمام وہی مناسب ہے جس کی گرمی معتدل ہو اور ہوا خوشبو اور تر ہو کہ اس میں بہ آسانی عرق برآمد ہو اور قلب میں حرارت حمام سے التہاب پیدا
نہ ہو اور روغن بنفشہ اور روغن گل پانی میں ملا کر بدن میں بخوبی مالش کیجائے۔ دیر تک حمام میں نہ ٹھہریں بلکہ بہت جلد نکل آئیں دیر تک ٹھہرنے سے
تو چند بار جانا بہتر ہے۔ نکلتے وقت نیم گرم پانی سے بدن بھگونا خواہ اس میں غوطہ لگانا اور اتنا ٹھہرنا جب تک ناگواری پیدا نہ ہو بہتر ہے جب حمام
سے باہر آئیں شراب سپید رنگ پلانا چاہیے جس میں پانی کی آمیزش زیادہ ہو کپڑے وغیرہ اوڑھ کر بیٹھیں کہ خوب سا پسینہ نکلیگا اور بقیہ مادہ مرض اگر
ہوگا نضیج پائے گا بعد اسکے غذا بارد رطب اور بقولات بھی اسی مزاج کے کھائیں گے بعد انحطاط مرض کے شراب پانی ملی ہوئی کے پلانے میں
کچھ خوف نہ کرنا چاہیے اس لیے کہ جس شراب کا سکر خواہ شدت کم ہو جائے یا ٹوٹ جائے باقیماندہ کیفیت سکر کی جو خفیف ہوتی ہے شئے محتاج
بہ تحلیل کی اچھی طرح تحلیل کرتی ہے اور پانی کی برودت جب اس میں سرایت کر کے نافذ ہوتی ہے تھوڑی سی تسکین باقیماندہ کی تدارک میں
بخوبی کافی ہوتی ہے اسی وجہ سے یہ شراب بخوبی تبرید اور ترطیب کرتی ہے اگر اعراض شدیدہ مثل پیاس اور درد سر اور بیخوابی وغیرہ کے ہوں ان
کا علاج تو فرداً فرداً بیان ہو چکا اور اگر بعد بحران کے کسی قدر حرارت باقی رہجائے کہ لازم ہو اس وقت سکنجبین سادہ مع عصارات
مبردہ کے دینا چاہیے خواہ انہیں بزورہ جوش کر کے داخل کریں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج غب لازم کا بعینہ علاج غب دائرہ کا ہے فرق
اتنا ہے کہ چونکہ غب لازم کا مادہ داخل عروق میں ہوتا ہے اس لیے مراعات احوال نضیج کی اور خبرگیری زیادہ کرنی چاہیے اور شربت بھی
بعد نضیج سکنجبین بزوری جس میں تخم خیار اور تخم کاسنی خصوصاً دونوں کو نیم کوب کر کے بخوبی کرنی چاہیے اور سکنجبین مذکور کے دو گھنٹے بعد آب جو دینا
چاہیے اور تلطیف غذا کا خیال غب لازم میں زیادہ رہے اور زم حقنہ آئندہ میں استعمال کیے جائیں اور ادرار بخوبی کرانا چاہیے اور ہر ایک تدبیر
میں ملائمت کا التزام رہے کہ مسہلات قویہ ابتدا میں تجویز نہ کیے جائیں خواہ جو ادویہ قریب بمسہل ہیں ان سے بھی احتراز واجب ہے
ہاں بقدر شربت بنفشہ مضائقہ نہیں اور آب فواکہ جو مسہل خواہ ملین ہیں اور سوائے حقنہ ملینہ کے اور کسی طرح کی ملین خواہ مسہل کا استعمال درست
نہیں ہے علاج **غب غیر خالص کا** چند امور ایسے ہیں کہ جن کی وجہ سے علاج غب غیر خالص اور غب خالص میں فرق ہے وہ ایسے
امور ہیں کہ جمیع حمیات بارہ اُن میں شریک ہیں انہیں امور میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اکثر چیزوں کی اجازت غب غیر خالص میں نہیں دی جاتی ہے
اور غب خالص میں اُن کی اجازت دیسکتے ہیں مثلاً غب خالص میں بلا انتظار نضیج مادہ استفراغ کی اجازت ہے خواہ اگر کسیقدر انتظار نضیج کا

غب خالص میں کریں تو انتظار انحطاط کا اثر نہیں کرتے۔ اسیطرح حمام کا استعمال غب خالص میں جائز ہے اور غیر خالص میں بالکل ناجائز ہے اسلئے
کہ چونکہ مادہ غب غیر خالص کا بلغم سے مخلوط ہوتا ہے اور حمام بلغم نا پختہ کو اس مادہ سے ملا دیتا ہے جو موضع عفونت پر گر رہا ہے اور وہ
گرکے ردی اور متعفن خلط سے ملتا ہے اور بقدر لطیف متحلل ہو جاتا ہے اور کثیف باقی رہجاتا ہے یہ بھی فرق ہے کہ غب خالص میں غذا ہر روز دینی
چاہیئے اور غیر خالص میں غذا خواہ وہ چیزیں جو قریب بغذا ہیں جیسے آب جو جو تیلا ہو ایک دن چاہیئے اور ایک دن نہ چاہیئے جبکہ روز نوبت ہو۔ غیر
خالص میں غذا ایسی جو مادہ کے غیر میں ہو اور اسیقدر سخونت بھی پیدا کرے جائز ہے اور ابتدائے مرض میں غذائے غلیظ بھی درست ہے بخلاف
غب خالص کے کہ اسمیں اسقدر تغلیظ جائز نہیں ہے پھر جب تلطیف غذا کیجائے تو جتنے بڑھتے جائیں اسقدر تلطیف ہو سکتی ہے مگر اتنی غب
خالص میں درست نہیں ہے اور غب غیر خالص میں اگر اوائل میں غذائے غلیظ کا موقع نہ ہو اور تلطیف کریں تو غذائے لطیف دینے
سے بھوکا رہنا بیمار کا انسب ہے بخلاف غب خالص کے کہ اسمیں یہ بات درست نہیں۔ بتبرید بھی غب غیر خالص میں بوجہ شرکت بلغم کے کم ہوتی ہے
اور ابتدا میں تیز حقنہ سے استفراغ بھی غیر خالص میں جائز ہے اسہال قوی میں انتظار نضج کا بخوبی کرنا پڑتا ہے اور بہت زیادہ انتظار کرنا چاہیئے۔
اور آب جو میں اور سکنجبین ساتھ مثل تخم کرفس وغیرہ کے جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے غب غیر خالص میں جائز ہے جس طرح کسی معدہ میں غذا ترش ہونیکے
سبب سے آمیزش کا جواز اوپر مذکور ہو چکا ہے بلکہ غب غیر خالص میں اس سے بھی قوی تر چیزیں آب جو میں پڑ سکتی ہیں تا اینکہ بیشتر زوفائے خشک
اور سعتر اور فوتنج اور سنبل الطیب وغیرہ بھی شریک کرنے کی بحسب مزاج ضرورت ہوتی ہے۔ جسقدر ان کو بہت سود مند ہے اگر آب جو کیسا تھ
پکایا جائے اور آب نخود اور آب جو میں ملا کر بھی مفید ہے اور آخر میں نقطے چنے کا پانی مفید ہوتا ہے بخلاف غب خالص کے اسکا بھی خیال
رکھنا بہت ضرور ہے کہ مادہ غیر خالص کا غب خالص کے مادہ سے کسی قدر قریب اور بعید ہے یعنی آمیزش بلغم کی صفرا سے کس قدر ہے کہ
بطریق اسکے علاج میں اختلاف کیا جائے اگر تھوڑی سی شرکت بلغم کی ہونے سے غب غیر خالص پیدا ہوا اور قریب غب خالص کے ہے تو پھر معالجہ میں تھوڑی
سی مخالفت کرنی چاہیئے جب قارورہ غب غیر خالص میں غلیظ ہو جائے تو فصد کرنی چاہیئے اور فصد کے بعد حقنہ کی ضرورت نہیں ہے غب غیر خالص
میں بعد غذا کے قے کرانے سے کچھ فائدہ نہیں ہے جو مسہل اول میں اس تپ کے دیا جائے اور مزاج اسکا معتدل ہو ان اجزا سے ترکیب
اس کی اچھی ہے گلقند کو پانی میں پکائیں اور سکنجبین اس میں داخل کریں اور بیشتر گلقند اور سکنجبین میں املتاس بھی شریک کیا جاتا
ہے اور اس سے قوی تر یہ ہو کہ تھوڑا تربد داخل کیا جائے اگر بلغم کی زیادتی معلوم ہو ابتدا میں حقنہ کا استعمال مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت
اور قسم کے مسہلات کے اجزا حقنہ کے یہ ہیں گو کھرو بابونہ جسقدر قرطم یعنی کرو بنفشہ سپستان انجیر تھوڑا سا زبد اور ان اجزا میں املتاس اسود عرق
گھیکوار اور بورہ ارمنی وغیرہ بھی شریک کریں اور کبھی ان مذکورات میں سے ایک ہی جز و کی حاجت ہوتی ہے بحسب کمی بعد حمی ورا کے غب خالص
سے یعنی جسقدر زیادہ غیر خالص ہوگی اسیقدر قوی دوا مسہل بلغم کی ضرورت زیادہ ہوگی۔ نضج کی مددگار دوا جیسے کہ سکنجبین حسین کسیقدر گلقند
شریک کریں خواہ سکنجبین اصولی اور بعد روز ہفتم کے طبیخ افسنتین دینا چاہیئے کہ وہ نفع کرے اور تلطیف مادہ کی اور تقویت معدہ بھی حاصل ہوگی اسیطرح
آب زیانہ اور کرفس ہمراہ سکنجبین کے بھی نافع ہے اگر چودہ دن سے یہ تپ زیادہ ٹھہرے پھر قرص ورد صغیر جسکا نسخہ قرابادین میں مذکور ہے اور اسکا
استعمال کچھ مضر نہیں اور اگر اس سے بھی زیادہ تپ کا طول ہو جائے پھر بدون استعمال قرص غافث کے چارہ نہ ہوگا اور جو شاندہ غافث کا بھی
ضرور دینا چاہیئے کہ اب زیادہ تفتیح اور تحلیل و تسخین کی ضرورت ہے اور اطراف شراسیف کی تسخین کما دلینی سینک کے ذریعہ سے کرنی چاہیئے
اور اگر ضماد سے تسخین کریں ہو سکتا ہے اور مراق پر ان کے ضماد منضج اور مرخی لگائیں اگر اس مقام پر تمدد خواہ کسی طرح کی سختی وغیرہ عارض ہو

ایسی تدبیرات کے بعد جب یقین کامل ہو کہ نضج ہو چکا پھر استفراغ اسہال اور ادرار سے کرنا چاہیئے۔ اگر بعد اسہال اور ادرار کے کچھ گرانی شراشیف
میں مریض اپنی طرف پائی جائے اُس سے خوف نہ کرنا چاہیئے اور یہ سفوف جدید ایسے وقت میں یہ مینا ایارج پانچ درم تربد سات درم آب برگ
کاہو یا کاسنی اور غافث تین درم تخم کرفس ہلیلہ زرد کابلی ہر ایک پانچ درم کوٹ چھیکر آب کرفس میں گولی باندھ کر خشک کریں اور دو درم مقدار شربت
مقرر کریں اور یہ قلیل یہ جوشاندہ مجربہ خاص ہمارا ہے۔ غافث اور افسنتین اور ہلیلہ کابلی ہر ایک پانچ درم تخم خربزہ تخم خیار تخم کرفس اونٹ کٹارا
بادآورد ہر ایک دس درم تربد ایک درم املتاس چھ درم زبیب خستہ برآوردہ بیس عدد سپستان تیس عدد انجیر زرد دس عدد گلقند جو گلاب تین سے
بنی ہو پندرہ درم برسم معمول سب کو جوش دیں اس قدر پانی میں جو ان اوزان کو مناسب ہو اور ایک بڑا پیالہ لبریز کریں اور سقمونیا
بقدر ربع دانگ کے اضافہ کریں اور پی جائیں۔ کبھی احتیاج ایسی دوا کی ہوتی ہے جو ایک جہت سے قوی ہو اور ایک جہت سے ضعیف ہو قوت تو اسکی
اس مراد سے درکار ہوتی ہے کہ خلط لزوجت دار چپکی ہوئی کو بقوت نکالے اور ضعف بوجہ سے کہ دفعۃً بہت سا مادہ خارج نہ کرے
اور یہ صفت قوی اور دست آور دوائیں جب مقدار کم کرکے استعمال کریں پیدا ہوتی ہے کہ رفتہ رفتہ خلط ردی جو قابل استفراغ ہے اُسے چند
دفعہ میں نکال دیتی ہے اور فائدہ اس تدبیر کا یہ ہے کہ بوجہ اسہال کے ضعف عارض نہیں ہوتا۔ یہ دوا قوی دست آور ایسی ہے کہ تھوڑی بھی
مستعمل ہو سکتی ہے اور بہت سی بھی استعمال میں آتی ہے۔ تھوڑی سی اگر پلائی جائے کم دست آئیں گے اور بہت پلانے سے زیادہ دست
آئیں گے سلاقات یعنی جو دوائیں عصارہ اولی کسی چیز کی ہیں اُن کی مقدار قلیل سے بیشتر کچھ برآمد کار نہیں ہوتا۔ وہ دوا جسکی صفت قوت اور ضعف
کی بیان ہوئی مثل تربد کے ہے اگر ضعف درکار ہو خواہ اس سے کم لیا جائے بقدر حاجت کے خواہ تھوڑا زیادہ وجہ کے لیں یا اس سے زیادہ مسقدر استعمال کریں اسطرح کہ گلقند میں ملا کر کھائیں
خواہ خیار شنبر یا ترنجبین یا دونوں بقدر مناسب شریک کریں یا گلقند موصوف کے ہمراہ دوائیں خواہ تازہ پھول گلاب کا عرق نچوڑ کر بقدر ایک اوقیہ خواہ شربت [illegible] میں حل کریں حمی محرقہ جسکا نام
فنا دسوس ہے محرقہ بھی مثل غب کے دو قسم ہیں ایک محرقہ صفراوی ہے کہ اُس کا سبب کثرت عفونت صفرا یا اندرون عروق کے ہو
خواہ اُن رگوں میں جو متصل اطراف قلب کی ہیں خواہ وہ رگیں جو گرد فم معدہ کے ہیں اور یہ محرقہ مثل غب خالص کے ہے۔ دوسری قسم محرقہ کی بوجہ بلغم شور کے
ہوتی ہے جس کی عفونت نواحی قلب کے عروق میں ہوتی ہے بنابر قول بقراط کے جیسا کتاب ہذیان میں لکھا ہے بلغم شور کی پیدائش جیسے
کلیات میں بیان ہو چکی ماہیت بلغم سے آمیزش صفرائے حادہ کی ہوتی ہے پس جو صفرا کہ متعفن ہوتا ہے اُس کی رمادیت بلغم کی
ماہیت سے مل کر شوریت پیدا کرے گی اس لیے کہ نمک کی پیدائش بدون رمادیت اور مائیت کے نہیں ہوتی جیسا کلیات میں ثابت ہو چکا
ہے مترجم کہتا ہے غرض اس بیان سے یہ ہے کہ چونکہ دخول اس قسم کا حمی غب میں بظاہر دشوار ہے اور بقراط امام فن نے اسے داخل
کیا وجہ اسکی یہ ہے کہ یہ بلغم بمنزلہ صفرا ردی کے ہے اور جس طرح غب خالص مرکب بلغم اور صفرائے ردی سے ہوتی ہے یہ تپ بھی رمادیت
صفرا اور مائیت بلغم سے مل کر جو بلغم شور پیدا ہوتا ہے اُسی سے پیدا ہوتی ہے متن چونکہ حمی محرقہ میں بہ نسبت غب کے اعراض شدید ہوتے
ہیں اسی جہت سے مدت بقا اس تپ کی بھی کم ہے غب کی مدت سے مشائخ کو باوصف باقی ہونے مزاج شیخوخت کے تپ محرقہ کمتر عارض
ہوتی ہے اگر شاذ و نادر کسی کو عارض ہوئے تو ہلاک ہو جاتا ہے اسلیئے کہ یہ تپ اُن میں جو موجب تپ کے ہیں وہ دفعۃً اُن کی طبیعت کو فنا
کرے عارض نہیں ہوگی اور پھر چونکہ قوتیں اُن کے نہایت ضعیف ہوتے ہیں اس مرض کی تکلیف شدید کے متحمل نہیں ہو سکتے باین وجہ
ہلاک ہو جاتے ہیں مترجم نے بچشم خود شہر گوالیار میں ایک شیخ نوے برس کا ایسا قوی دیکھا ہے کہ اُس کی نبض اگرچہ صغیر تھی مگر بقدر
سریع اور قوی تھی جس طرح شبان کی ہوتی ہے اور اشتہائے طعام اور استمرا بھی اُسکا جوان قوی سے زیادہ تھا اور سبب اس

قوت کا استعمال بعض ادویہ بندیہ کا تھا وہ شخص وجع مفاصل میں گرفتار تھا مگر بسبب مصیبون پر لا اعانت خود چڑھ کر آیا تھا اور خلط صفراوی کے ہمال سے اُسکا وجع مفاصل ہوا۔ اسی وجہ سے قید لقائے مزاج شیخوخت ہم نے زیادہ کی ہے متن جوان اور لڑکون کو اکثر حمی محرقہ لاحق ہوتی ہے مگر لڑکون میں تیزی اس تپ کی کم ہوتی ہے اسلئے کہ ان کا مزاج مرطوب ہے کبھی لڑکون میں جب یہ تپ پیدا ہوتی ہے تو اس کثرت سے بخارات بطرف سر کے اُٹھتے ہین کہ انگی طرف اشارہ ہو سکتا ہے یعنی بخوبی اُٹھتے ہوئے معلوم ہوتے ہین اگر ہاتھ سر کے اوپر رکھا جائے بقراط نے فصول مین بیان کیا ہے جس شخص کو حمی محرقہ مین غشہ عارض ہو جائے تو بکلی بیہوشی اور اختلاط حواس تپ کی وجہ سے ہوتی ہے بوجہ غشہ کے زائل ہو جاتی ہین۔ شاید مراد بقراط کی یہ ہو کہ چونکہ دماغ مین گرمی زیادہ ہو گئی ہے اور عصب بھی زیادہ گرم ہو جاتا ہے اس سے اختلاط ذہن اور جنون پیدا ہوتے ہین اور یہ بھی محتمل ہے کہ زوال اختلاط ذہن کا سبب غشہ کے سبب سے ہوتا ہے کہ مواد حارہ دماغ بطرف معدے کے ریزش کرتے ہین اور دماغ صاف ہو جاتا ہے اکثر تپ محرقہ کا زوال قے خواہ دوا نی مشکم اور رعاف سے ہوتا ہے علامات اس تپ کا ہمیشہ لازم رہنا اور فترات یعنی زمانہ سکون پوشیدہ ہوتا ہے اور اعراض مین شدت ہوتی ہے کہ پہلے زبان مین خشونت اور زردی پیدا ہوتی ہے بعد ازان سیاہ ہو جاتی ہے پسینہ سوائے بوقت بحران برآمد نہین ہوتا۔ پیاس بہت ہی بیتابی کی ہوتی ہے بقراط کہتا ہے کہ اگر تپ محرقہ مین تھوڑی سی کھانسی پیدا ہو تو پیاس مین تسکین ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تپ مین پیاس جھوٹی بوجہ ریہ کے عارض ہوتی ہے جب پھیپھڑے کو تھوڑی سی جنبش بوجہ کھانسی کے ہوئی نرم گوشت مثل لغانغ اور مری سے جو تری اُس پر ٹپکتی ہے اُس تری سے بھیگ کر حرارت اپنی بجھا لیتا ہے اور پیاس بھی زائل ہو جاتی ہے حرارت تپ محرقہ کی اکثر جسقدر باطن مین شدید ہوتی ہے اتنی ظاہر مین نہین محسوس ہوتی اور تشنگی جھنا کی بہ نسبت اور خون کے محرقہ مین کم ہوتی ہے محرقہ صفراویہ مین اعراض دیہ شدید ہونے مین خلل پیدا کی اور قلق اور احتراق یعنی سوزش اور رعاف اور دردسر اور کنپٹیون کا دھمکنا آنکھون کا اندر بیٹھ جانا اور براز مین صفرائے خالص کا برآمد ہونا بھوک بالکل نہ ہونی اور لڑکون کو جب یہ تپ عارض ہوتی ہے دودھ منہ مین نہین لیتے بلکہ چھاتی کی طرف سے منہ پھیر لیتے ہین اور جسقدر دودھ بھر لیا جائے فاسد اور ترش ہو جاتا ہے علاج تپ محرقہ کا جو علاج غب خالص کا ہے وہی اس تپ کا بھی علاج ہے اور اگر احتیاج استفراغ کی ہو پھر جلدی مناسب ہے اس لیے کہ مہلت اس تپ مین کم ہے مگر پورا استفراغ بعد نضج کے کرنا چاہیئے بفصد سے کبھی محرقہ مین بھڑک زیادہ بڑھ جاتی ہے اگر صفرا بمقدار کثیر برآمد ہو اور کبھی نفع ہوتا ہے اگر قارورہ مین کدورت اور حمرت زائد ہو کہ یہ دلیل زیادتی خون کی ہے مگر تپ محرقہ لطیف تدبیر کی زیادہ لائق ہے اور جو چیز کھلائی پلائی جائے برف وغیرہ مین خوب سرد کر کے دینی چاہیئے اور اگر سقوط قوت کا خوف ہو تو پھر تدبیر غلیظ بھی درکار ہوتی ہے پھر اچھی طرح غذا دینی چاہیئے اگرچہ بظاہر مریض شکایت بھوک کی نہ کرے خواہ غذا کی طرف طبیعت مائل نہ ہو خصوصاً جس شخص کے بدن سے اجزا کثیر گھلتے جاتے ہون اس لئے کہ اکثر اس تپ مین بولیموس یعنی سقوط اشتہائے طعام بھی عارض ہو جاتا ہے اور ابتدا میں اس تپ کے تلطیف قوی کی طرف حاجت ہوتی ہے اور معالجات حمیات حادہ جو اوپر مذکور ہو چکے ہین ان کے جمیع اقسام مذکورہ کی ضرورت ہوتی ہے کبھی یہ تدبیر اچھی ہوتی ہے کہ جسوقت کسی قدر تپ کے عوارض مین کمی محسوس ہو جائے کی تدبیر کرنی چاہیئے اسطرح پر کہ تھوڑا آب لال تمر ہندی اس مین قدرے کافور داخل کر کے پلا دین اور جو بوسے مین پسند کرتا ہون تبرید قوی کے واسطے سکنجبین یا شیرہ تخم خرفہ خواہ شیرہ تخم کاسنی اور آب زرد آلو کے واسطے بہت سودمند ہے اور شربت پلانے کے جو شروط اوپر بیان ہو چکے ہین ان کا لحاظ کر کے پلانا چاہیئے پھر اگر مانع نہ ہو یہان تک پلانا جائز ہے کہ رنگ بدن سبز ہو جائے بشرطیکہ مریض قوی الجثہ ہو کبھی بوجہ اختلاط ذہن کے باوجود نہایت تشنگی کے پانی طلب نہین کرتے اسواسطے واجب ہے کہ تھوڑا تھوڑا ہر وقت کثرت سے پلایا جائے جب اُن کی زبان سوکھی ہوئی نظر آئے جو عوارض اس تپ کے شدید مین انکا معالجہ جدا جہان مذکور ہوا ہی

کرنا چاہیے۔ ممنوع اطرعات سے ایسے بیماروں کو بچانا ضرور ہے کہ محرقہ میں عادت سے بڑی دشواری عارض ہوتی ہے۔ پیہم سانس چلنی
بھی اس مرض میں بہت مضر ہے بخورات لخلخہ وغیرہ سے اسکی تدبیر کرنی چاہیے اور اطراف سینہ میں ان کے کسی طرح تشنج پیدا نہ ہونے پائے۔ ان کے سر پر
سرکہ اور روغن گل اور صندل گلاب اور کافور وغیرہ لگا کر ملا جائے اور انکی خشکی کی حفاظت بخوبی کیجائے۔ اگر بیداری زیادہ عارض ہو تو منومات
خفیفہ مثل شیرہ تخم کوکنار و تخم کدو سے علاج کرنا چاہیے اور شربت خشخاش سیاہ بھی ایسے وقت دینا کچھ مضر نہیں ہے اور اخیر تپ میں جو قرص منوم
ہیں وہ بھی مستعمل ہو سکتے ہیں جیسے قرص کافور اور قرص کے ہمراہ سکنجبین شیرہ تخم کرنی اور تخم کاسنی اور تخم خرفہ بھی شریک کرنا چاہیے ہر ایک تخم کی مقدار
دو درم اور سکنجبین پندرہ درم سے پچیس درم تک۔ اگر ایسے وقت اسہال ہو قرص طباشیر مسک دینا چاہیے قرص بہت عمدہ یہ ہے طباشیر گل سرخ
ہر ایک ڈھائی درم زعفران دو دانگ تخم خرفہ سیاہ تخم کاسنی ہر ایک تین درم تخم کدو اور تخم خیار دو درم صندل ڈیڑھ درم رب السوس نشاستہ
ایک درم کافور ڈیڑھ دانگ ان دواؤں کو بسبگول کے پانی میں قرص بنائیں۔ دوسرا نسخہ قرص کا گل سرخ چار درم تخم خیار تخم خربزہ و تربز اور کدو ہی اور خرفہ
ہر ایک درم زعفران دو دانگ کافور ایک دانگ اور نصف صمغ عربی نشاستہ کتیرا رب السوس ہر ایک ایک درم بذریعہ پانی اور کوند کے قرص بناویں مقدار
شربت تین درم جب تپ محرقہ میں انحطاط صریح پیدا ہو اور بخوبی خفت ہو جائے۔ پھر حمام مائل برودت کرانا کچھ مضر نہیں۔ حمی محرقہ کی دوسری
قسم جو مادہ بلغم شوری سے پیدا ہوتی ہے اسمیں جسقدر حمام بعد انحطاط کے مجھے پسند ہے اتنا دوسری قسم میں نہیں بلکہ اسی قسم میں حمام کی اجازت بھی ہے۔

حمی دموی کا بیان۔ جالینوس کا یہ خیال ہے کہ عفونت خون سے کوئی تپ پیدا نہیں ہوتی ہے اسلئے کہ خون میں اگر عفونت پیدا ہو تو وہ صفرا بنجاتا
ہے اور خون نہیں رہتا نہ اسکا نام اسوقت خون ہے اور نہ اس سے فائدہ خون کا برآمد ہو سکتا ہے پس جس تپ کو اور لوگ دموی کہتے ہیں واقعی میں
وہ تپ صفراوی ہے دموی نہیں ہے یا وہ تپ تپ محرقہ میں داخل ہوگی خواہ حمی غب کی کسی قسم میں یہ قول جالینوس کا مخالف مذہب بقراط کے ہے اور
غیر واجبی بھی ہے یعنی درست نہیں سب سے زیادہ نزدیک قریب خلط کا اس مذہب میں یہ قول مناسب ہے جو وہ کہتے ہیں کہ خون جسوقت متعفن ہو صفرا ہو جاتا ہے
اس لئے کہ اس قول کے دو معنی سمجھ میں آتے ہیں ایک معنی تو یہ ہیں کہ خون میں اگر عفونت پیدا ہو اس رتبہ کو پہنچتا ہے کہ بعد عفونت کے صفرا ہو جائے
جیسے کہتے ہیں کہ لکڑی جسوقت مشتعل ہو جب اسکا اشتعال تمام ہو جائے راکھ ہو جاتی ہے دوسرے معنی یہ ہیں کہ خون جسوقت متعفن ہو اسی حال میں صفرا ہو جاتا ہے
جیسے کہ لکڑی میں جلتے وقت کوئلہ ہو جاتی ہے اب دیکھنا چاہیے ان دونوں معنوں میں کونسے درست ہیں پہلے معنی تو ٹھیک ہیں دوسرے فاسد اسلئے کہ ممکن نہیں ہے کہ خون جسوقت متعفن ہوتا ہے جز رقیق کا
استحالہ صفرا کی طرف ہوتا ہے اور جز کثیف کا استحالہ سودا کی طرف ہوتا ہے پس مجموع اجزا خون کے مستحیل بصفرا نہیں ہو جاتے اور ظاہر قول جالینوس
سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ جمیع اجزا خون کے متعفن ہو کر صفرا ہو جاتے ہیں مترجم کہتا ہے غرض شیخ کی یہ ہے کہ چونکہ عفونت سے خون کی
دو خلط صفرا اور سودا بنتے ہیں تپ فقط صفراوی کیونکر ہوگی بلکہ مرکب صفرا اور سودا سے سمجھنی چاہیے۔ **متن** دوسرا فساد یہ ہے کہ خون کا صفرا
ہو جانا بعد عفونت کے ہوتا ہے اور ہم بحث کرتے ہیں کہ عین وقت عفونت میں خون سے تپ پیدا ہوتی ہے جس طرح بروقت عفونت ہر خلط
کی تپ علیحدہ ہر قسم کی پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ اوپر تعریف میں تپ کے بیان ہو چکا ہے کہ عفونت ہر خلط کی اسطرح ہوتی ہے کہ حرارت غریبہ کسی خلط
میں اثر کرے کہ ایسی حالت نا ملائم پر کرے مگر وہ خلط اپنے نوع اور قسم پر باقی رہے یعنی صفرا خواہ بلغم اگر متعفن ہو تو نوع صفرا خواہ بلغم بدل نہ جائے
اور پھر حالت نامناسب بوجہ حرارت غریبہ کے پیدا ہو پس اگر اسقدر تغیر ہو جائے کہ خون کا صفرا بنجائے اسے عفونت نہ کہیں گے بلکہ
وہ تو استحالہ ایک خلط کا دوسرے خلط کی طرف ہو گیا اسلئے موضوع بحث سے خارج ہوا۔ تیسرا فساد قول جالینوس میں یہ ہے
کہ فرض کیا ہم نے کہ خون کی عفونت سے صفرا پیدا ہوتا ہے مگر یہ کیا ضرور ہے کہ صفرا متعفن پیدا ہوا اور تپ صفراوی صفرائے متعفن سے

پیدا ہوتی ہے اس لیے کہ اگر چیزیں اس طرح متعفن ہوتی ہیں کہ اُن کے اجزائے رقیق اور کثیف بعد عفونت متمیز تو ہوتے ہیں مگر نہ جز رقیق سے جو
نئی چیز پیدا ہوتی ہے متعفن ہوتی ہے اور نہ جز کثیف سے بھی متعفن سے کسی اور چیز کا پیدا ہونا وجود باسکا مستدعی نہیں ہے کہ نئی چیز جو پیدا ہو وہ بھی
ضرور متعفن ہو اور اگر ضرور ہو کہ شے عفنی سے جو چیز پیدا ہو وہ بھی ضرور متعفن ہو تو خون کی عفونت سے جو شے کثیف مستحیل بسودا ہوتی ہے وہ بھی متعفن ہو
اور تپ صفراوی کے ساتھ اس جگہ سوداوی بھی ہو اور یہ بات محض باطل ہے یہ تین مفسدے اسوقت پیدا ہوتے ہیں کہ قول جالینوس کو معنی اول پر
محمول کرے اور اگر یہ معنی کہیں کہ خون بروقت عفونت کے صفرا ہو جاتا ہے تو یہ معنی غلط محض ہیں اس لیے کہ عفونت ایک نظرہ فساد اخلاط اور استحالہ کا
ہے نفس استحالہ نہیں اور وجہ یہ ہے عفونت چونکہ استحالہ کیفیت کا ہے کہ اُس سے تبدیل نوع نہیں ہوتی اور استحالہ کیفی زمانی ہوتا ہے اور استحالہ نوعی
مثلاً استحالہ خون بطرف صفرا آنی ہے زمانی نہیں ہے بلکہ عفونت ایک قسم کا فساد ہے جو کیفیت میں خون کے عارض ہوتا ہے اور خون اپنی
ماہیت پر باقی رہتا ہے جیسے بلغم جب متعفن ہوتا ہے تو بلغم باقی رہتا ہے سودا نہیں ہوتا ہے اور نہ صفرا بنجاتا ہے بعد تمام ہونے عفونت
کے پھر دفعتہً خواہ مستحیل بسودا ہو یا مستحیل بصفرا ہو بلکہ حق یہ ہے کہ قول بقراط کا ہو کہ خون کی عفونت کبھی حمیٰ پیدا ہوتی ہے اور اس قول کو درست نہ کرا اب ہم کہتے ہیں
کہ حمیٰ دموی کی دو قسمیں ہیں ایک سی حمیٰ عفونت اور دوسری حمیٰ سخونت اور غلیان اور اس دوسری قسم کا بقراط سونوخس یعنی مطبقہ نام رکھتا ہے اور
پہلی قسم کو وہ مطبقہ نہیں کہتا ہے اور اکثر غلیان اس تپ کے مادہ کا بوجہ وقوع سدوں کے باطنی عروق میں ہوتا ہے کہ حرارت عزیزی بوجہ اُن سدوں
کے مختنق ہوتی ہے۔ اور کبھی ہے اور کبھی اور ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اسباب حمیات یوم کے شدید ہوں اور سونوخس کا
نام کبھی بقراط شائبہ قویہ بھی رکھتا ہے یعنی بہ نسبت حمیٰ یوم کے قوی تر ہے اور یہ شائبہ قویہ وہی تپ ہے کہ درمیان حمیات عفونت اور حمیات یومیہ
کے واقع ہے حمیات یومیہ سے اسکو فرق ہے کہ اسمیں اشتعال اول خلط کو ہوتا ہے اور حمیات یومیہ میں جیسا بیان ہو چکا اشتعال اول روح کو ہوتا
ہے اور حمیات عفونت سے اسمیں فرق یہ ہے کہ عفونت خلط کی اس تپ میں نہیں ہے فقط غلیان اور جوش خون میں ہو گیا ہے اور یہ تپ
بہ نسبت حمیٰ یومی کے حادہ ہوتی ہے نہ حمیٰ یومی ہے اور نہ حمیٰ دق ہے اور نہ حمیٰ عفونت ہے لیکن اکثر بطرف حمیٰ عفنہ خواہ حمیٰ دقیہ کے منتقل ہو جاتی
ہے جالینوس نے اکثر اس تپ کو مثل حمیات یومیہ کے تحریر کیا ہے اور اس کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ حمیٰ دموی اور حمیات کے ہمراہ مرکب نہیں
ہوتی کس واسطے کہ عفونت اگر خون میں پیدا ہوئے تو جمیع اخلاط متعفن ہو جائیں گے پھر ترکیب کیونکر ہو گی اور یہ قول جالینوس کا اسکے
اکثر اقوال سے متناقض ہے کہ ہم طول کلام اس کے ذکر سے نہیں چاہتے اس لیے کہ طبیب کو مناقشہ کچھ مفید نہیں ہے طبیب کو اس جگہ تو وہی
کلام مفید ہے ۔ جو اس تپ کے معالجہ میں بکار آمد ہو سبب اس تپ کا امتلا اور سدد ہے اور اکثر بسبب ریاضت خصوصاً ریاضت بے عادت
سے پیدا ہوتا ہے اور ریاضت کرکے کسی قسم کا استفراغ نہ کرنا امتلا اور سدہ کا معین ہے اور تارک استفراغ جب ریاضت سخت کرتا ہے
زیادہ سخونت اخلاط پیدا ہوتی ہے کبھی موجب عفونت یہ امر بھی ہوتا ہے کہ بکثرت فواکہ شاداب ور تر کھائے جائیں کہ مستحیل بطرف
عفونت ہو جائیں خواہ خلط خام جیسی بلغم زیادہ پیدا ہو کہ خون کو آمادہ عفونت پر کر دے جس طرح ککڑی اور کھیرا امرود وغیرہ کے کھانے
سے پیدائش مائیت کی خون میں خواہ پیدائش خلط بلغم کی ہوتی ہے یہ تپ لازم ہوتی ہے کہ اسمیں زمانہ فوت اور نوبت کا نہیں ہوتا اس لیے
مادہ جمیع عروق کو شامل ہے اور نادر وقت بحران جیدہ ہوتا ہے عادۃً مرض اسکا لزوم باقی رہتا ہے اقسام اس تپ کے تین ہیں اسلم اقسام متناقصہ ہے جو شروع
میں بہت شدید ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ گھٹتی جاتی ہے اور وجہ سلامت زیادہ ہونے کی اس قسم میں واضح ہے کہ تحلل اور دفع اخلاط موذی اکثر متعفن
کا اسمیں زیادہ ہے اور تعفن روز بروز کم ہو جاتا ہے اس قسم کے بعد پھر سلامت میں وہ قسم ہے جو تا زوال حال واحد پر باقی رہے اور شبیہ سنات درج

نقصان اعراض مین رہتی ہے اور سب سے بدتر وہ قسم ہے جو ہر روز اعراض مین زیادہ ہوتی جائے اور اسکو متزایدہ کہتے ہین اسلیے کہ برعکس قسم اول کے تحلل یسیر ہے اور تعفن روز بروز بڑھتا ہے۔ بحران اس تپ کا بروز ہفتم اکثر ہوتا ہے اور زوال اس تپ کا کسی استفراغ محسوس سے مثل رعاف وغیرہ کے خواہ استفراغ غیر محسوس مثل تحللات مخفی کے ہوتا ہے کبھی اس تپ کا انتقال محرقہ صفراویہ کی طرف ہوتا ہے اور کبھی سرسام بھی اس سے پیدا ہوجاتا ہے کبھی بعد زیادہ تبرید کے اثر غشی لیثنی کی طرف منتقل ہوجاتی ہے اور کبھی حصبہ اور جدری کی طرف انتقال کرتی ہے جس وقت اس تپ مین سبات پیدا ہو اور پیٹ اسقدر پھولے کہ بجانے سے آواز طبل کی پیدا ہو اور باوجود اسہال کے پیٹ ذرا بھی نہ پچکے اور نفع کم ہو اور اس کے ساتھ تحلل طبع عارض ہو اور اسہال کسی قسم کا فائدہ نہ بخشے بعد اس کے چھوٹے دانے برنگ سبز برآمد ہون تو یہ امور علامات موت کے ہین علامات حمی دموی تپ کا ہمیشہ لازم رہنا اور آنکھون کا سرخ ہوجانا اور چہرے کا بھی سرخ ہوجانا اور رگ یعنی ساکن گون کا پھول جانا اور کنپٹی کا پھولنا اور ہر طرح کی امتلا ہونی اور نبض کا تند ہونا اور سینہ کا برآمد ہونا سوائے بروز بحران کے اور اکثر اسکے ہمراہ ناک مین کھجلی ہوتی ہے اور ماجز یعنی حدقہ چشم مین چکاک پیدا ہوتا ہے اور سانس رک جاتی ہے اور اکثر ان کو سبات اور دشواری کلام کرنا عارض ہوتا ہے یہ علامات زبون ہے اسیطرح اکثر اورام حلق اور لوزتین عارض ہوتے ہین اور اماق یعنی کوئے مین ورم ہوتا ہے اور آنسو رواں بہتے ہین اس تپ کی حرارت کثیر ہوتی ہے مگر رطوبت بھی حرارت کیساتھ پیدا ہوتی ہے اور حرارت بخارات حمامیہ کی سی ہوتی ہے کہ بہت تیز مثل حرارت محرقہ کے نہین ہوتی نبض اس تپ مین عظیم ہوتی ہے اور نرم اور متواتر اور ممتلی اور قوی اور سریع اور باینہمہ مختلف بھی ہوتی ہے مگر زیادہ اختلاف نہین ہوتا اور بہ نسبت محرقہ اور غب کے خلاف اور سرعت مین کم ہوتی ہے اور اس تپ کی حرارت حرارت محرقہ اور غب کے حد تک نہین پہونچتی ہے یہ علامات اس تپ دموی کے ہین جو غلیان خون سے پیدا ہوتی ہے اور اگر خون مین عفونت آجانے سے پیدا ہوئی ہو اُس کی حرارت اور اعراض شدید تر اور اُسکا معالجہ نہایت مشکل ہوا اور وہ نہایت مشابہ محرقہ کے ہے خون کی رقت اور غلاظت کی شناخت انھین چیزون سے ہوتی ہے جو چیزین اس تپ مین برآمد ہوتی ہین جیسے بول اور براز و عرق اور نفث وغیرہ کے۔ سونوخس جو بسبب غلیان خون کے پیدا ہو ابتدا مین نہایت مشابہ حمی یومی کے ہوتی ہے مگر حرارت مین اس کی لذع کمتر ہے اور اذیت کم ہوتی ہے اور التہاب اور ہواوں سے پیدا ہوتے ہین اور زیادہ اثر اس تپ کا نزدیک دل کے ہوتا ہے۔ حمی دموی جو عفونت سے خون کے پیدا ہوتی ہے اسکی حرارت تمام بدن مین برابر ہوتی ہے خواہ قریب برابر کے ہوتی ہے یعنی اگر کسی جگہ کمی اور بیشی ہوتی ہے وہ خلاف بدقت محسوس ہوتا ہے علامات انتقال اس تپ کی بطرف خناق وغیرہ وہی ہین جو اُن امراض کے علامات یعنی خناق وغیرہ کے ہوتے ہین اور اُنکا بیان بخوبی ہوچکا ہے یا وہ علامات جو ورم حلق اور لوزتین کے ہین اور علامات جدری کے آئندہ بیان ہون گے اور علامات سرسام اور درد سر اور اختلاط ذہن وغیرہ کے امراض خاصہ مین اور نیز اوپر کے مباحث مین بیان ہوچکے اس تپ کی طولانی ہونے کی شناخت جیسا اوپر معلوم ہوچکا یہ ہے کہ علامات نضج کی دیر پیدا ہو اور چہرہ دُبلا ہوجائے اور مدت مین زیادتی اور کمی توقف کے خلاف پیدا ہو اور وقوف خواہ سکون کا زمانہ ایسا ہو جو مفترہ کے مشابہ معلوم ہونے لگے یہ بات دلیل ہے اسپر کہ بدن مین خلط بھری ہوئی ہے ورنہ حرارت غریزی اثر کرکے اوقات مین انتظام پیدا کرتی ہے اس تپ کے بحران کے علامات پر علامات نضج دلالت کرتے ہین اگر قریب چوتھے روز تک نضج نہ ہوا پھر بحران بروز ہفتم نہ ہوگا اور اکثر اس تپ کا بحران بروز چہارم ہوجاتا ہے علاج حمی دموی کا اس تپ کے معالجہ مین غرض اصلی یہ ہوتی ہے کہ اسقدر خون نکالا جائے کہ غشی پیدا ہو اور قوام مین خون کی غلظت پیدا ہوجائے اگر رقیق مائی ہو خواہ صفراوی ہو اور تبرید خون کی کرنی چاہیے اور اسکا تنقیہ کرکے رقیق کیا جائے اگر غلیظ ہو اور سوداویت غالب ہو بوجہ کثرت استعمال ایسی

چیزون کی جن سے خون سوداوی پیدا ہوتا ہے خواہ ایسی چیزون کا استعمال ہوا ہو جن سے خلط خام رقیق پیدا ہوتی ہے اور دوسری غرض یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کا نضج دیکر اسکی تحلیل کیجائے۔ استفراغ اس مادہ کا بابت کی فصد سے بڑھکر کوئی نہیں ہے جس فصل مین یہ تپ کیون نہ عارض ہوا ور فصد کے استفراغ مین کچھ انتظار نضج کا نہین اور نہ فصد مین انتظار بحران کا کیا جاتا ہے البتہ اگر تخمہ ہو اس وقت اُس کے خوف سے تامل کرکے پہلے اصلاح تخمہ اور اخراج مادہ تخمہ کرکے بعد فصد کرنی چاہیئے۔ پھر اگر تپ ہر وقت ہے تو فصد کرنی چاہیئے اور ہمیں فصد کیجائے یہان تک کہ مریض قریب بغشی ہوجاوے خواہ غش مین پڑجائے بشرطیکہ بدن مین طاقت ہو اسلئے کہ بذریعہ غشی کے مزاج قوی مین برودت پیدا ہوتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کھولنا اور سرد پانی پلانا اس تپ کے زوال مین کبھی کافی ہوجاتی ہین اور دوسرے معالجہ اور تدبیر کی ضرورت نہین ہوتی گر فصد چند مرتبہ کھولنی مناسب ہے اگر کوئی ایسا سبب نہ ہو جو زیادہ خون کے استفراغ کو ایک ہی مرتبہ واجب کرے بیلئے کہ اکثر تھوڑے سے خون نکالنے مین تپ کا زوال ہوجاتا ہے اور قریب بحد غشی مریض نہین ہونے پاتا۔ کبھی جب پوری فصد ہوچکتی ہے اسکے بعد فوراً اسہال صفراوی ہوتا ہے اور عرق بھی بہ کثرت برآمد ہوتا ہے اس عرق کو پونچھنا چاہیئے تاکہ ہیضہ نکلے اور رک نہ جائے اور کبھی جب تنقیہ کامل بذریعہ فصد کے یقین ہوتا ہے خروج عرق کو منع بھی کرتے ہین اور جو ضعف اور غشی عارض ہوتی ہے اُسکا تدارک غذائے لطیف سے کیا جاتا ہے اور سکون و آرام مریض کو دیا جاتا ہے طبیعت کو معین رکھنا ہر وقت ضرور ہے ان اجزا سے جو معروف ہین مثل آب انار ترش خواہ میٹھی اور مخیوش انار کا پانی اور زیادہ تر تلیین کی حد تک شیرخشت اور تمر ہندی تک ہے اور خفیف شیاف جو ابھی مذکور ہوچکے ہین اور کبھی بروقت نضج کے استفراغ کی حاجت ہو تو طبیلہ زرد اور شاہترہ اور املتاس وغیرہ سے کیا جاتا ہے اگر مریض کی حالت ایسی ہو کہ ہاتھ کی فصد نہ ہوسکے مثلاً لڑکا ہو تو رگ پیشانی کی فصد کھولنی چاہیئے خواہ دونون شانون کے بیچ مین پچھنے لگانے چاہیئین اگر یہ بھی ممکن نہ ہوسکے کسی عارض مانع کی وجہ سے مثلاً ضعف کی شدت ہو پھر بذریعہ اسہال کے دفع مادہ کرنا چاہیئے جسطرح کہ محرقہ مین بیان ہوچکا۔ بہرحال اس تپ مین ایسے اجزا سے کرنی چاہیئے جو تفتیح کرین اور صفرا قطع ہوجائے اور خون کے جوش مین تسکین ہو جیسے شربت عناب خواہ شربت انار وغیرہ۔ اگر فصد سے غشی پیدا ہو۔ روٹی آب انگور کے ساتھ کھلانی چاہیئے۔ اگر نکسیر خود بخود جاری ہو اسکا بند کرنا مناسب نہین ہے مگر جب قریب بغشی ہو پہنچے خون کی تغلیظ رب عناب سے خوب ہوسکتی ہے اور رب عناب اس طرح بناتے ہین کہ سو دانہ عناب کے پانچ رطل پانی مین پکائے جائین اسقدر کہ ایک ثلث پانی یعنی ڈیڑھ رطل باقی رہجائے اور شکر سے قوام کیا جائے اور شکر جسقدر کم ہو اتنی ہی اچھی بات ہے اور مسور بھی تغلیظ مین خون کی بہت مفید ہے خصوصاً سرکہ تندی اگر مسور کو پکائین جو خوب گلتا ہو اور اگر مادہ غلیظ ہو تو ہرگز رب عناب خواہ مسور کا استعمال نہ کرنا چاہیئے تبرید خون کی اسطرح پر کرین کہ مسور کو پانی مین بھگو کر اسکا منقوع بنائین اور برف سے ٹھنڈا کرکے پلائین خواہ آب برگ کاہو سرد کرکے پلائین اور فقط سرد پانی بھی کافی ہے بشرطیکہ کوئی مانع سوا نع مذکورہ بالا سے نہ ہو اکثر اس کثرت سے پانی پلایا جاتا ہے کہ جوڑ ہلنے لگتے ہین اور رنگ بدن کا سبز ہوجاتا ہے اور اسی تدبیر سے شفا حاصل ہوتی ہے اور کبھی تپ کا انتقال بلغمی تپ کی طرف ہوجاتا ہے اُسوقت قرص ورد وغیرہ جو ادویہ حمی بلغمی کے ہین اُن سے علاج کیا جاتا ہے ایسا علاج بعض متقدمین کیا کرتے تھے یعنی پانی بہ کثرت پلا دیتے تھے اور بعض متاخرین نے براہ کمزور ایکا دسے اس حالت کو لکھا ہے آب جو کا پلانا یہ بھی علاج اس تپ مین نافع ہے بشرطیکہ طبیعت نرم ہو اور بہترین اوقات استعمال آب جو کا وقت شدت غلیان اور کرب کا ہے اور جسوقت اشتعال حرارت زیادہ ہو اور خفقان کا دورہ متواتر ہو رہا ہو۔ یہ بھی جاننا چاہیئے کہ فقط تبرید پر اقتصار کرکے نضج اور اسہال کا ترک کرنا فصد سے زیادہ پیدا کرتا ہے اور خفقان حرارت کا زیادہ کرتا ہے اس سبب سے عفونت اور حرارت

دوبارہ بھر بڑھ جاتی ہے تنقیہ بار دہ کا مسہلات صفرا سے کرنا چاہیے جس طرح قوت اور ضعف مریض مقتضی قوت اور ضعیف اجزاء مسہلہ کے ہوں اور منضجات ایسے دینے چاہئیں کہ جو نضیج بلغم کے واسطے معروف ہیں اسلئے کہ اکثر بلغم سبب عفونت خون کا ہوتا ہے اور آخر میں اس تپ کے قرص طباشیر دینا چاہیے اور یہ قرص بھی بہت عمدہ ہے۔ طباشیر تین جزو تخم خرفہ پانچ جزو تخم خیار چار جزو تخم کدو چھ جزو صمغ عربی کتیرا نشاستہ ہر واحد تین جزو رب السوس سات جزو کوٹ پیسکر قرص طیار کریں اور دوسرا نسخہ خصوصاً اگر ضعف جگر ہو بہت مفید ہے گلسرخ تین درم عصارہ زرشک دو درم تخم خیارین دو درم تخم خربزہ تخم خرفہ طباشیر ہر واحد ایک درم صمغ عربی نشاستہ کتیرا نصف درم ریوند چینی زعفران کافور ہر ایک ربع درم ان کے قرص بنائیں۔ غذا اس تپ میں مزورات عنابی اور عدسی جو ترش کیے ہوئے ہوں اور مزورات رمانی اور سماقی مناسب ہیں اور اگر ان غذاؤں سے کسی غذا کے استعمال میں خوف قبض کا ہو تو شدت ترشی کی کم کر دینی چاہیے شیر خشت ملا کر اور آلو بخارا ڈال کر اور غذا جو کدو سے اور حماض سے طیار کیجائے اور فواکہ اس تپ میں امرود اور انار اور سیب مناسب ہیں۔ اور ترکاری کدو ککڑی اور کاسنی کھیرا اور لوبیا حماض یعنی جو کا اور کشنیز اور امثال اس کی جو بقولات سرد اور مسکن غلیان خون ہوں اگر درد سر خواہ بیداری یا خفقان خواہ سبات یا رعاف یعنی جو قوت کو فنا کرے خواہ اور اعراض ردی عارض ہوں اور سخت ہوں ہر ایک کا علاج اسی طور پر کرنا چاہیے جو سابق میں جداگانہ بیان کیا گیا حمی بلغمیہ کا بیان اوپر بیان ہو چکا کہ بلغمی تپ نائبہ بھی ہوتی ہے اور لازمہ بھی ہوتی ہے اور نوبت لزوم کا سبب بھی اوپر بیان ہو چکا کہ داخل عروق کی عفونت سے لزوم ہوتا ہے اور خارج عروق کی عفونت سے نوبت اور دورہ پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جس طرح اور حمیات کیواسطے اوقات کلیہ خواہ جزئیہ ہیں بلغمی تپ کیواسطے بھی اوقات اربعہ مقرر ہیں سکر سے کم وقت ابتدا حمی کا اکثر بیماروں کے اٹھارہ دن ہوتے ہیں اور زوال اس تپ کا درمیان چالیس اور ساٹھ دن کے ہوتا ہے۔ اسلئے حمیات بلغمیہ وہی ہے کہ اس کے زمانہ فترت اور سکون میں بدن حرارت سے پاک ہو جایا کرے خصوصاً اگر عرق بر آمد ہو کر سکون پیدا ہو کہ اس قرینہ مادہ اور قلت مادہ کی اور بدن کا متخلخل ہونا اور بذریعہ مسامات کے تحلل مادہ کا ہونا ثابت ہوتا ہے اور طول اوقات اس تپ کے زمانہ تزید کا بہ علاوہ یہ ہے کہ زمانہ اس کے انحطاط کا بھی اطول ہوتا ہے بہ نسبت زمانہ انحطاط غب کے اور زیادہ طول اسکا زمانہ انحطاط میں محسوس ہوتا ہے بلغم میں جب عفونت آتی ہے کبھی زجاجی ہوتا ہے اور کبھی ترش ہوتا ہے اور کبھی شیریں ہوتا ہے اور کبھی نمکین ہوتا ہے اور یہ بات اوپر بیان ہو چکی کہ حمی محرقہ کس طرح بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اور اکثر تپ بلغمی شخصین کو عارض ہوتی ہے جن کا مزاج مرطوب ہے خواہ جو لوگ تارک ریاضت کے ہوتے ہیں خواہ مشائخ کو اور لڑکوں کو اور ارباب تخمہ کو اور جو لوگ ریاضت خواہ بہتمام حالت امتلا میں کریں اور جن لوگوں کو اکثر کھٹی ڈکار آتی ہو خواہ وہ لوگ جن کے معدہ میں بوجہ امتلا کے نزلہ اترے اور متعفن ہو جائے اُن کے فم معدہ میں اکثر الم محسوس ہوا کرے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے اگر تپ کیسا ہی برد بھی ہو تو نبض میں ضیق اور صغر پیدا ہوتا ہے علامات بلغمیہ دائرہ کے اس تپ کو زبان یونانی میں امفرپوس کہتے ہیں جس تپ کا سبب بلغم زجاجی ہو خواہ بلغم ترش اس میں برد بہت زیادہ ہوتا ہے اور زجاجی بلغم کی تپ میں زیادہ ہوتا ہے مگر برد اس تپ میں دفعتہ نہیں شروع ہوتا ہے بلکہ تھوڑا تھوڑا اطراف میں پیدا ہو کر بمقدار بڑھ جاتا ہے کہ جیسے بدن برف ہو گیا اگر اسکو گرم کرنا چاہیں بہت دشواری سے گرم ہوتا ہے اور اگر گرم بھی ہوتا ہے تو دفعتہ گرم نہیں ہوتا ہے اور نہ بتدریج گرمی پیدا ہوتی ہے بلکہ گرمی پیدا ہو کر پھر سرد ہو جاتا ہے اور پھر گرم ہوتا ہے اور کبھی برد اس تپ کا قشعریرہ سے ملا ہوا ہوتا ہے اسوقت برد اس حصہ سے خلط کے پیدا ہوتا ہے جس میں تعفن نہیں ہوا اور قشعریرہ خلط متعفن سے پیدا ہوتا ہے زیادہ تر برودت خواہ لرزہ منتہی کے دور میں ہوتے ہیں اور یہ تپ اس مادہ سے نہیں ہے جو جہت

حدت کے نفس تپ پیدا ہونے تاکہ طریق باہر نکالنے مادہ کے لرزہ پیدا کرے جس طرح مادۂ صفراوی سے یہ ہیجان پیدا ہوتی ہے
اسلئے کہ عفونت اس مادہ کی عفونت سے نرم کی ہے اور یہ تپ بدن میں گرانی پیدا کرکے شروع ہوتی ہے اور سبات بھی ابتدا میں
عارض ہوتا ہے اور بیشتر اوائل میں جو نوبتیں ہوتی ہیں ان میں برد نہیں ہوتا اور نہ لرزہ ہوتا ہے بلکہ ایک مدت کے بعد برد اور لرزہ
پیدا ہوتا ہے اور کبھی مدت تک ایسا بھی ہوتا ہے کہ فقط برد ہوتا ہے لرزہ نہیں ہوتا۔ اب ورا کثر اس تپ کا شروع غشی سے ہوتا ہے
اور کبھی غشی نہیں بھی ہوتی ہے مگر اس بیماری میں غشی بیشتر ہوتی ہے اسلئے کہ فم معدہ ضعیف ہوتا ہے اور اشتہا ساقط اور ہضم جید بھی
نہیں ہوتا جس کے ذریعہ سے خون پیدا ہوا اور جزو بدن ہو کر قوت پیدا کرے۔ جو تپ بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اس سے بیشتر نوبتیں
ہوتی ہیں جن میں پھریری ہوتی ہے اور برد اس میں شدید نہیں ہوتا۔ اور جو تپ بلغم شیریں سے پیدا ہوتی ہے کثر اس میں بہت سی
نوبتیں اوائل کی ایسی ہوتی ہیں جن میں پھریری ہو خواہ برد ہو یا لرزہ ہو۔ اکثر دورہ بلغمی جیسے غشی عارض ہو کر ابتدا کرتے ہیں اور کبھی اوائل
کے دورے میں حرارت شدید پائی جاتی ہے اور آخر میں کم ہوتی ہے سبب اسکا شاید یہ ہو کہ عفونت پہلے بلغم شیریں اور شور رقیق میں
پیدا ہوتی ہے اس وقت حرارت شدید ہوتی ہے بعد ازاں بلغم غلیظ اور بارد میں تعفن پیدا ہوتا ہے۔ مریض کے لمس کی گرمی کا
یہ حال ہوتا ہے کہ ہاتھ رکھتے وقت تو گرمی کم اور ضعیف مثل حرارت بخارات کے معلوم ہوتی ہے پھر جب دیر تک ہاتھ رکھا رہے
ایک حدت اور حرقت محسوس ہوتی ہے مگر تمام بدن جسقدر ہاتھ کے نیچے ہوتا ہے سب جگہ برابر اور یکساں گرمی نہیں ہوتی جیسے
دق میں بلکہ حرقت کسی مقام پر زیادہ اور کہیں کم اور نرم معلوم ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے حرارت پیچھے کسی ایسی چیز
کے جو چھلنے وغیرہ میں چھنتی ہے صاف ہو کر آتی ہے اس لئے کہ بلغم لزج ہے اسکا انفعال اور پتلا ہونا حرارت سے مختلف
ہوتا ہے جس طرح تمام لزوجت دار چیزوں کا بھی دستور ہے کہ حرارت انہیں اسیطرح اثر کرتی ہے کہ کہیں کوئی جزو گرم ہو جاتا ہے اور کہیں سرد باقی رہتا
ہے خواہ کسی مقام پر لزوجت دار چیز پھٹ جاتی ہے اور کسی مقام پر نہیں پھٹتی ہے۔ کچھ ہو مگر حرارت اس تپ کی اکثر تو اس مقدار سے
کم ہوتی ہے کہ التہاب پیدا ہوا اور کرب و بے چینی ایسی ہو کہ شوق سرد ہوا کا پیدا ہو خواہ ٹھنڈے پانی کو جی چاہے یا کپڑے
پھاڑے اور بستر پر پہلو بدلا کرے ایک کروٹ پر بوجہ کرب کے آرام نہ کر سکے اور بڑی بڑی سانس لے اور پنکھے ہلانے کی
زیادہ ضرورت ہو۔ اکثر اس تپ کی حرارت تزید کے زمانے میں کبھی ایسی ہوتی ہے کہ گھنٹہ دو گھنٹہ ٹھہر جاتی ہے اور ایسا گمان
ہوتا ہے کہ اب یہ تپ زائل ہوگئی اور یہ تپ یکایک پھر موجود ہو کر تزید اور زیادتی کرتی ہے اس لئے کہ ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ بعد توقف
پھر جب شروع کرتی ہے بتزید شروع کرتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے اگر اسکا وقفہ انتہائی ہوتا تو بعد وقفہ کے زیادہ نہ ہوتی۔ اسیطرح
اس تپ کے زمانہ انحطاط میں بھی وقفے ہوتے ہیں۔ کل بلغمی حمیات میں نداوت اور تری زیادہ ہوتی ہے اسلئے کہ مادہ بلغمی میں رطوبت
زیادہ ہے اور بخارات اس مادہ کے پسینے کی طرف بہت کم دفع ہوتے ہیں اسلئے کہ بلغم میں لزوجت زیادہ ہے اور اگر کبھی پسینہ آتا بھی ہوتا
ہے تو کبھی کبھی قطرے قطرے معلوم ہوتا ہے اور تمام بدن میں شائع نہیں ہوتا ہے کمی عرق کی بلکہ عرق کا بالکل مفقود ہونا خاص دلائل
سے اس تپ کے ہے۔ پیاس بلغمی تپ میں کم ہوتی ہے ہاں اگر بلغم شور ہو خواہ عفونت شدید عارض ہو کر گرمی زیادہ پیدا کرے اس وقت کسیقدر
پیاس جو ہوتی ہے وہ بھی اور تپ کی بہ نسبت بہت کم ہوتی ہے۔ پیشانی کا پھول جانا اس تپ کے بیماروں کو زیادہ ہوتا ہے اور پہلو کی
جلد میں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ رقیق ہو جاتی ہے اور تمدد پیدا ہوتا ہے رنگ بیمار کا حمی بلغمی میں مائل بسبزی اور زردی ہوتا ہے اور

دونوں رنگ سپیدی سے بلغم کے ملکر پھیکے پیدا ہوتے ہیں اس طرح کہ سبزی سپیدی سے مل کر مثل رصاص کے رنگ پیدا ہوتا ہے اور منتہی تک لون کی یہی کیفیت رہتی ہے اور کمتر سرخی رنگ میں بوقت منتہی پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اور حمیات میں بوقت منتہی کے رنگ میں سرخی پیدا ہوتی ہے نبض بلغمی تپ میں ضعیف اور منخفض یعنی پست اور صغیر ہوتی ہے پہلے تو اس میں تفاوت پیدا ہوتا ہے بعد اس کے اخیر میں تواتر ہوجاتا ہے اور تواتر اور صغر نبض کا بہ نسبت تواتر ربع اور غب کے شدید تر ہوتا ہے اور ربع و غب کے صغر سے بھی اس میں صغر زیادہ ہوتا ہے اور تواتر میں شدت بوجہ زیادتی صغر کے ہوتی ہے مگر سرعت اس کی نبض میں مربوع کی سرعت سے زیادہ نہیں ہے کبھی ربع سے زیادہ بطی خواہ مثل اس کے سرعت اور بطو میں اول مرض میں ہوتی ہے مگر اختلاف میں شدید اور نظام میں ابتر اور نبضات صغار اور ضعاف اس اختلاف میں زیادہ ہوتے ہیں بہ نسبت نبضات قویہ و کبار کے۔ نبض کے دلائل اس تپ کے واسطے اصح دلائل ہیں۔ بول اس تپ کے اول میں اجمل اور رقیق ہوتا ہے اس لئے کہ سدوں کی کثرت ہوتی ہے اور برودت زیادہ ہوتی ہے اور قاعدہ برودت کا ہے کہ جسم کا رنگ سپید پیدا کرتی ہے اور بعد ازاں بول میں سرخی بوجہ عفونت کے پیدا ہوتی ہے اور قوام میں کدورت آتی ہے اس لئے کہ نضج ناقص ہوتا ہے اور کبھی تپ میں حال بول کا وقتاً فوقتاً متغیر ہوجاتا ہے پھر جس وقت بدن مادہ غلیظہ سے پاک ہوجائے اور جسقدر مادہ متعفن ہوا ہو تحلیل ہوجائے اور مجاری میں سدہ مانع باقی رہ جائیں جو مادہ صابغہ بول کو اترنے نہ دیں سپید ہوجاتا ہے پھر بعد اس کیفیت کے جب مادہ کثیر متعفن ہو کر رفع ہو اور تفتیح سدہ کی ہوجائے سرخ ہوجاتا ہے یہاں تک کہ پھر سدے پیدا ہوں کہ وہ مانع ہوجائیں مادہ صابغہ کے نکلنے سے دوبارہ کہ پھر سپید ہوجائے گا اور اسطرح سپیدی اور سرخی رنگ کی بدلتی رہتی ہے۔ براز اس تپ میں نرم اور رقیق بلغمی برآمد ہوتا ہے از جملہ دلائل حمی بلغمی کے ہونے پر یہ ہے کہ اٹھارہ گھنٹے تک تپ ہے اور چھ گھنٹے کا وقفہ ہو اور حالت سکون میں نبض تپ سے بالکل پاک نہ ہوجائے اس لئے کہ مادہ باوصف غلاظت اور لزوجت کے بہت ہی ہوتا ہے کہ تھوڑا زمانہ سکون بعد تحلیل کے بھی باقی رہجاتا ہے۔ کبھی سن اور فصل اور عادت اور بلد اور غذا بھی اس تپ پر دلیل کامل ہوتی ہے اور اسباب سابقہ کا ایسا مجتمع ہونا تخمہ وغیرہ سے بھی دلیل حمی بلغمیہ پر ہے اور سمنہ از قبیل رنگ چہرہ کا جیسا مذکور ہوا یعنی رصاصی اور تہبج اور لمس کا نرم ہونا اور فم معدہ کا ضعیف ہونا اور سقوط اشتہا یہ دلائل خاص اس تپ کے ہیں۔ کبھی حال اس تپ میں بڑھ جاتی ہے اور تپ سے پہلے کھٹی ڈکاریں بہت سی آتی ہیں۔ علامات بلغمی لازم سے اور اس تپ کا نام شطر ہو سب علامتیں بلغمی تپ کی جو اوپر بیان ہو چکیں اس میں ہوتی ہیں ہاں یہ تپ اتنی نہیں سے لازم کہ مشابہ اختلاف کے ہوتی ہے اور ابتدا میں اس کے لرزہ اور برد اور پھریری نہیں ہوتی اور دق سے نہایت مشابہ ہوتی ہے اور نہ چھ گھنٹے کی خفت ہوتی ہے خواہ اس سے کچھ کم و بیش برخلاف بلغمی دائرہ کے اسلئے کہ دائرہ اگرچہ بوقت فترت بالکل برطرف نہیں ہوجاتی مگر پھر بھی اس میں جو بقیہ حرارت رہتی ہے بہت پوشیدہ ہوتی ہے ظاہر نہیں ہوتی ہے چند حمیات ایسے جو اکثر احوال میں از قسم بلغمی تپ کے معدود ہیں اور خلط صفراوی سے بھی کبھی ایسے حمیات ہوتے ہیں مگر خلط سوداوی سے ہرگز نہیں ہوتے ہیں اور حمیات از قسم بلغمی خواہ صفراوی باستثنائے مخصوص اور احکام خاصہ مختص ہیں ان میں ایک حمی افیلوس اور دوسری لیفوریا اور یہ دونوں حمیات بلغم سے ایسی قسمیں ہیں کہ جن میں جگہ حرارت اور برودت کی مختلف ہوتی ہے کہ کسی میں حرارت داخل جسم میں ہوتی ہے اور کسی میں خارج از جسم از حرارت پائی جاتی ہے اور منشاء اس اختلاف کا اختلاف محل عفونت مادی کا ہے اور یہ بلغمی حمیات تین قسم پر ہیں اور منجملہ ان حمیات کے جسکا نام خاص ہے حمی غشیہ خلطیہ ہے اور حمی نہاری اور حمی لیلی ہے حمی جس میں اندر جسم کے برودت ہو اور ظاہر جسم میں گرمی جس کا نام

ہے اور بلغم زجاجی سے پیدا ہوتی ہے جو باطن اور قعر بدن میں پیدا ہوتا ہے اور جہاں وہ بلغم موجود ہے اس جگہ سردی ہوتی ہے پھر جب اس میں عفونت آجاتی ہے اس سے بخارات اٹھتے ہیں اور ان بخارات میں جزء لطیف حار صفراوی کی جو شرکت ہوتی ہے اس لئے ظاہر میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور جو شے غیر متعفن مختلط خلط سوداوی سے اندرون جسم میں ہوتی ہے وہ سرد رہتی ہے اور قبل از وقت عفونت کے بلغم زجاجی کی سردی اندرون جسم میں اسلئے ظاہر نہیں ہوتی کہ چونکہ وہ ایک مکان خاص میں مدت سے ٹھہرا ہوا تھا اور وہ عضو اس کی برودت سے حاوی ہو گیا تھا اور بوجہ عفونت کے جب اس میں حرکت پیدا ہوئی اور قریب کے اعضا جو اس کی برودت کے خوگر نہ تھے ان سے کسی قدر اتصال ہوا تب اس کی برودت محسوس ہوئی علامات اس تپ کی بھی وہی ہیں جو علامات حمی بلغمی کے مذکور ہوئے اور پھر یہ بھی پہچان ہے کہ بول اس تپ میں سرد اور خام ہوتا ہے اور بہ نسبت اور تپہائے بلغمی کے بول میں گرمی کم ہوتی ہے اور نبض لیل اور متفاوت ہوتی ہے اور اکثر اس تپ میں پھریری بشدت پیدا ہوتی ہے مگر بوجہ غلیظ ہونے مادہ کے کبھی ربع کی طرف مستحیل ہوتی ہے اور کبھی غب کی طرف کیونکہ ایسا مادہ بدن میں کم ہوتا ہے اور بعض میں کمتر اور شاذ و نادر واقع ہوتا ہے اور کبھی بعض خواہ کسی مقدار سے دورہ میں بعد اور دیر ہوتی ہے مگر غب خواہ ربع کی طرف انتقال سے اس تپ کا بلغمی ہونا موقوف نہیں ہوتا اس لیے کہ مادہ بلغم میں عفونت آجانے سے یہ تپ پیدا ہوتی ہے اور دورہ کی طرف التفات بعید اور اصل سبب کے جائز نہیں ہے اور نہ انقسام حمیات کا فقط دورہ پر ہے ورنہ بلغم تپ کو ہر روز خواہ صفراوی کو بطور غب آنا بھی اس کے ادراک مادہ کے واسطے کافی ہے اس تپ کی نوبت چار گھنٹے سے چوبیس گھنٹے تک رہتی ہے اور بیشتر اس سے کم بھی رہا کرتی ہے اس لیے کہ یہ مادہ بقدر کثیر نہیں ہے کہ چوبیس گھنٹے تک نوبت باقی رہے جس تپ میں اندر گرمی ہو اور باہر سردی اسکا لیفوریا نام ہے یہ تپ اکثر بلغمی ہوتی ہے اور کبھی صفراوی بھی ہوتی ہے مگر صفرائے غلیظ سے پیدا ہوتی ہے بلغمی ہونا اس تپ کا اس طرح سے ممکن ہے کہ چونکہ بلغم اندرون جسم کے متعفن اور مستقل ہوتا ہے تو وہ مقام گرم ہوتا ہے اور چونکہ تحلیل اس بلغم کا نہیں ہوتا ہے اس جہت سے خارج بدن میں گرمی پیدا نہیں ہوتی اس لیے کہ اس کے بخارات کا زیادہ انتشار خارج بدن میں نہیں ہو سکتا لہذا سخونت اور گرمی نائرہ بھی نہیں پیدا ہوتی اور یہ بھی ایک سبب ہے کہ قوت غریزی اور حرارت اصلی ہر مقام سے اندرون جسم محل عفونت متعفن میں جمع ہو جاتی ہے واسطے نضج مادہ کے اس لیے کہ ظاہر بدن حرارت سے خالی ہو جاتا ہے اور سرد ہو جاتا ہے خصوصاً اگر اکثر حصہ بلغم خام زجاجی موجود ہوں اور ان میں عفونت واقع نہ ہو اور حرارت اندرونی اسقدر نہ ہو کہ بیرونی بلغم کی تحلیل خاطر خواہ نہ کر سکے۔ یہ بھی ایک دلیل ہے خارج کے بارد رہنے کی کہ اکثر بلغم باطن سے بخارات غیر متعفن اٹھتے ہیں جس وقت وہ بلغم متعفن ہوتا ہے مگر وہ بخارات صعود کر کے ظاہر بدن تک آتے ہیں اور جدا ہوتے ہیں اور صعود ان بخارات کا بوجہ اس حرارت کے ہوتا ہے جو مادہ کو متعفن کرتی ہے اور یہ حرارت تھوڑی دیر تک ہمراہ ان بخار صاعدہ کے رہتی ہے اور بعد تھوڑی دیر کے بخارات سے جدا ہو جاتی ہے جس طرح گرم پانی کے بخارات سے حرارت جلد تر جدا ہوتی ہے پھر جب حرارت غریبہ بخارات مذکور سے جدا ہوتی ہے اور یہ بخار جس مادہ کا ہے وہ مادہ بلغمیہ قبل از عفونت کے چونکہ نہایت سرد تھا لہذا اصلی برودت عود کرتی ہے اس سبب سے ظاہر بدن جہاں پہ یہ بخارات پہونچتے ہیں سرد ہو جاتا ہے لیفوریا کے صفراوی ہونے کا بیان یہ ہے کہ صفرا جب تھوڑا ہو اور اندرون جسم کے متعفن ہو اور اسمیں سخونت پیدا ہو اور اس کے مکان میں سخونت واقع ہو اس وقت بھی ظاہر بدن اسی طرح سے سرد رہے گا جیسے بلغم کے بیان میں ابھی ہم کہہ چکے یعنی چونکہ بقدر صفرا سے زیادہ بخار نہیں اٹھ سکتا جو ظاہر جسم تک حرارت پہونچائے اسواسطے فقط موضع عفونت گرم ہوگا اور ظاہر بدن سرد رہے گا۔ اس قسم خاص کا نام لیفوروس ہے اور لیفوریا بمنزلہ بعض نسخے ہے کہ بلغمی اور صفراوی دونوں پر اسکا اطلاق

ہوتا ہے۔ لیفوریا کی مدت شطر الغب سے زیادہ ہے سوال معترض اس مقام پر یہ اعتراض کرسکتا ہے کہ اور تعریف حمی کی یہی کی ہے کہ اشتعال حرارت غریبہ کا قلب میں ہو کر بتوسط روح اور شرائین کے حرارت تمام بدن میں پھیل جاتی ہے اور لیفوریا کیسی تپ ہے کہ نہ اسمیں اشتعال حرارت قلب میں ہوتا ہے اور نہ بذریعہ شرائین اور ارواح کے تمام بدن میں حرارت منتشر ہوتی ہے جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ جو حد و خواص موسوم ایسی چیزوں کی بیان کی جاتی ہیں سب میں ایک شرط معتبر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو مثلاً پانی کی تعریف میں کہتے ہیں کہ پانی سرد تر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ پانی جس وقت اپنی ذاتی حالت پر ہو اور کوئی مانع خارج نہ ہو تو اس کی برودت اور رطوبت محسوس ہوگی خواہ ثقیل اور وزنی کی تعریف یہ کرتے ہیں جو نیچے کی طرف گر پڑے یہاں بھی مراد یہی ہے کہ بشرطیکہ مانع کوئی نہ ہو۔ اور ان حمیات میں حال یہی ہے کہ حرارت قلب تک پہونچتی ہے اور شرائین کے ذریعہ سے بدن میں منتشر ہوتی ہے مگر کسی تپ میں کوئی ایسا مانع پیدا ہوتا ہے کہ ظہور اس انتشار کا نہیں ہوسکتا ہے جیسے اگر تپ میں کسی مقام پر برف رکھیں کہ وہ جگہ سرد ہو جاتی ہے مگر ضرر اسکا انحلال طبعی میں ہے تو جملہ تمام میں ہوتا ہے وہ تپ جس میں گرمی سردی دونوں جگہ ہو یعنی اندر اور باہر ایسی تپ کا وجود اگر ممکن ہے تو وہیں ہوگا جہاں دو مادے سرد بسبب تعفن کے متحرک ہوں ایک اندر ہو اور ایک باہر ہو اور دونوں میں کوئی کثرت نہ ہو جو پھیل سکے پھر جب تعفن شروع ہو دونوں سے بخار لطیف اس کے گرد ہوئے گا اور جہاں خود مادہ ہوگا وہ مقام سرد رہیگا اور حالت حرکت میں جو خلط بارد سے سردی پیدا ہوگی اُسکا سبب تو ابھی بیان ہو چکا ہے کہ جو عضو غیر معتاد ہے برودت سے بلغم کی ایذا کا احساس کرتا ہے حمی غشی خلطی یہ تپ اکثر بسبب بلغم خام کے ہوتی ہے جو تخمہ میں بوجہ کثرت مقدار کے متفرق ہو جاتا ہے اور بوجہ کثرت کے قوت کو مغلوب اور ضعیف کر دیتا ہے اور اکثر اس بلغم کا منشا ضعف معدہ پیدا کرتا ہے جب اس بلغم میں حرکت بوجہ عفونت کے پیدا ہوتی ہے تو قوت حیوانی اور طبعی کو زیادہ مغلوب کرتا ہے اور اُسے متحیر کرتا ہے اگر قوت کو بحال خود چھوڑ دے اور مادہ کی تحریک سے مدد قوت کی نہ کرے تو تنہا قوت تدبیر تحلیل اور دفع مادہ میں کافی نہیں ہوتی اور اگر بآسانی استفراغ مادہ کا قصد کریں مادہ جو عاصی ہو مستفرغ تو نہیں ہوتا مگر ایسی حرکت نا ملائم کرتا ہے کہ قوت کی گلوگیری اور روح کی بیقراری پیدا ہوتی ہے یا روح کا اختناق ہو جاتا ہے اگر استفراغ شدید کا قصد کیا جاتا ہے کہ بذریعہ اسہال شدید خواہ فصد قوی کے اخراج اس مادہ خبیثہ کا ہو جائے قوت اس کی تحمل نہیں ہوتی اور قوت کیونکر متحمل ہو حالانکہ اس تپ میں اوقات سکون مادہ کے غش پر غش چلے آتے ہیں پھر جب تحریک قوی کی جائے گی تو کیسا ضرر نہ پیدا ہوگا مگر باایں ہمہ استفراغ کی ضرورت اس مرض میں شدید ہے اس لیے کہ مادہ کیفیت میں ردی اور کمیت میں کثیر ہے اور پھر تنقیہ کی حاجت زیادہ ہے اس لیے کہ جو اخلاط بدن میں بالفعل موجود ہیں بوجہ خامی اور نادرستی کے قابل اسکے نہیں ہیں کہ جزو بدن ہوں اور اُن کے جزو بدن ہونے سے قوت میں کسیقدر انتعاش ہو اور بدن چونکہ غذا اخلاط خام سے نہیں پاتا ہے اب یہ ایک اور خرابی ہے کہ اگر بہ تکلف غذائے جید کھائے چونکہ ضعف ہضم پیدا ہو چکا ہے وہی اخلاط خام پیدا ہوں گے اور فساد مادہ میں زیادتی ہوگی اور اگر غذا قطعاً متروک ہو قوت بالکل ساقط ہوگی اس تپ کی ابتدا میں ایسا ہوتا ہے کہ ایک سرد چیز بطرف قلب گرتی ہے اور اس سے غشی پیدا ہوتی ہے اور نبض صغیر ہو جاتی ہے اور بطی اور متفاوت ہوتی ہے اور پھر جب طبیعت کوشش کرکے مادہ مذکور کو گرم اور لطیف کر دیتی ہے اور جب عفونت سے بعض اجزا اس مادے کے قلب تک پہونچ جاتے ہیں وہ طبیعت کی اس فعل میں اعانت کرتی ہے اسوقت قلب ضرر سے اس شے بارد کے جو سبب غشی کا ہے نجات پاتا ہے لیکن اب اُس کی حرارت سے قلب کو ضرر پہونچتا ہے اسی سبب سے نبض میں سرعت پیدا ہوتی ہے خصوصاً حرکت انقباض میں سرعت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت انبساط وغیرہ کے علاوہ یہ کہ پھر نبض میں باوجود

سرعت کے صغیر اور لطوبر اور تفاوت غالب ہوتا ہے۔ دورہ اس تپ کا جیسے اور بلغمی حمیات کا ہو ویسا ہی ہوتا ہے کچھ تغیر تبدل یا فرق
نہیں ہوتا اور تہیج چہرے اور بدن کا ڈھیلا ہونا اس تپ میں زیادہ ہوتا ہے۔ رنگ ان بیماروں کا ایک طور پر نہیں رہتا ہے کبھی مائی اور
رصاصی ہوتا ہے اور کبھی زرد ہوتا ہے اور کبھی سیاہ ہوتا ہے اور کبھی ہونٹ کا رنگ لیلا اُودا ہوتا ہے جیسے توت کھانے والوں کے ہونٹھ
کا رنگ آنکھوں میں تیرگی سبزی لیے ہوئے ہوتی ہے اور بند ہو جاتی ہیں بروقت ہیجان مادہ مرض کے اور کبھی آنکھیں مختنق کی ایسی ہو جاتی
ہیں شراسیف کے نیچے انتفاخ زیادہ ہوتا ہے اور اسی طرح احشا میں نفخ زیادہ پیدا ہوتا ہے کبھی مریض کو گھٹی تے بھی ہوتی ہے اگر
اندرون احشا کے کسی مقام پر ورم ہو اس تپ کی وجہ سے اُس مریض کی صحت کی امید قطعاً نہیں ہوتی ہے۔ کبھی صفراسے غالب و غلیظ
سے بھی یہ تپ پیدا ہوتی ہے ایسے وقت سوزش احشا میں بہت ہوتی ہے اور قے صفراوی بار بار ہوتی ہے اور دورے بلغمی
تپ کے خلل ہونے میں حمی غشیہ وقیعہ فیقیہ پر تپ حادہ ہو بعض سقوط اور قوت کا ایک ہی نوبت خواہ دو نوبت میں کر دیتی ہے اور رطوبت
ثانیہ قریب الانعقاد کا ذوبان بہت جلد ہو جاتا ہے اور اکثر اس تپ میں قوت چوتھے دن تک قائم نہیں رہتی بلکہ فنا ہو جاتی ہے اس تپ کی
پیدائش اکثر کیموسات رقیق صفراوی سے ہوتی ہے جن میں رقت اور غوص زیادہ ہوتی ہیں اور اُن کا جوہر ردی و رسمی ہوتا ہے کہ اُن میں
عفونت پیدا ہوتی ہے اُن لوگوں کے بدنوں میں جن کا مزاج نہایت گرم خشک ہو اور اکثر اسکی نوبت بطور غب کے ہوتی ہے حمی
لیلی اور نہاری اقسام بلغمی سے نہاری وہ تپ ہے جس کے دورے دن کو ہوں اور رات کو فترت اور کمی ہو جائے اور لیلی وہ تپ ہو
کہ رات کو دورہ ہو اور دن کو سکون ہو یہ دونوں ہیں مگر نہاری زیادہ ردی ہے اور بوجہ طول امت اور دن کے عارض ہونے کی [illegible]
اسمیں یہ بھی خوف ہے کہ دق کی طرف منتقل ہو اسکی نہانت کی ظاہر دلیل ایک یہی ہے کہ بروقت حرارت نہار اور کھلنے مسامات کے عارض ہوتی
ہے اور باوجودیکہ ایسے وقت بخارات تحلل زیادہ ہوتے ہیں پھر بھی بدن میں اسقدر کثرت مادہ کی ہے اور اسقدر مادہ قوی ہے کہ تحلل
نہیں ہوتا جب تو حمی پیدا ہوتی ہے بالجملہ مریض کو اس تپ میں بوقت شب غذا دینے کی ضرورت ہو اور پیٹ بھر جانے کے بعد
سونا اسکے حق میں مضر ہے تکلیف جاگنے کا حکم دیا جاتا ہے تاکہ غذا کا انحدار اور ہضم ثانی شروع ہو اور یہ بات ایسی ہے کہ قوت کو
جلد ساقط کر دیتی ہے اور تپ کا صدمہ اٹھانا دن کی گرمی میں اور رات کی سردی میں جاگنا مقتضی اسکا ہے کہ تپ دق میں پڑ جائے
حاصل یہ ہے کہ یہ تپ عسیرۃ البرء ہے کہ اس سے نجات مریض کو کمتر ہوتی ہے۔ علاج بلغمی تپ کا علاج اس تپ کا بحسب اوقات اربعہ یعنی
ابتدا اور انتہا اور انحطاط کے مختلف ہوتا ہے اور بحسب ظہور نضج و عدم ظہور اور نیز بحسب اختلاف مواد بھی مختلف ہوتا ہے کبھی بلغم ترش
اور کبھی بلغم پھیکا ہو اور کبھی مالح اور شور اور کبھی بلغم حلو اور شیرین سے ہوتی ہے اور جمیع اقسام اس تپ کے ابتدا میں تین چیزوں میں مشترک ہوتے
ہیں تلیین معتدل اور قے کرانا اور ملطفات اور مقطعات اور مدرات کا استعمال کرنا۔ اور جیسے تین دن اس تپ میں گزر جاتے ہیں کہ انمیں مادہ
رقیق ہوتا جاتا ہے بسبب تپ کے اور قبل ازیں متحرک ہوتا ہے اور اذیت دیتا ہے اور کچھ نفع کا فعل ظاہر نہیں ہوتا تقویت دینا طبیعت کو
لطیف تدبیر بوجہ اعتدال اس میں بھی جمیع اقسام یکساں ہیں بلکہ مشترک ہے جو بہ تین سوز ابتدا میں انحصار کیا جاتا ہے ہاں امید کہ شاید
کہ منتہی قریب ہو خواہ قرب منتہی کا بوجہ رقت مادہ کے ہو خواہ بوجہ قلت مادہ کے اگر یقیناً دریافت ہو جائے
کہ منتہی دور ہے اس قدر تلطیف تدبیر کی نہ ہوگی علاوہ برآں گرسنہ رہنا اور اسی حالت میں ریاضت کرنا بشرطیکہ
ریاضت سے ضعف زیادہ نہ ہو جائے اس مرض میں بہت نافع ہے بلکہ تغلیظ تدبیر کی طرف روز ہفتم تک توجہ کریں گے پھر

رفتہ رفتہ جس قدر قرب منتہی ہوتا جائے گا تلطیف بڑھائی جائے گی مگر مقتضائے احتیاط یہی ہے کہ اول تلطیف تدبیر کریں پھر جب بخوبی ظاہر ہو جائے کہ منتہی دور ہے تو تلافی اس ضعف قوت کی تغلیظ تدبیر سے کریں بعد ازاں آہستہ آہستہ تلطیف کریں تا اینکہ زمانہ منتہی کا آ جائے اس لئے کہ طول زمانہ تپ کا ایسا ہے کہ اسمیں تغیرات تلطیف و تغلیظ اور اس کے بعد پھر رفتہ رفتہ تلطیف ممکن ہے جو حادہ میں البتہ یہ تدبیرات ممکن نہیں ہوتے اور جب سات دن سے زیادہ زمانہ گذر جائے پھر تلطیف تدبیر پر قیام کرنا چاہیئے ورنہ ضعف شدید عارض ہوگا اور معدہ ضعیف ہو جائے گا۔ اور جسقدر مرض میں طول زیادہ محسوس ہو تو جائے تلطیف میں کمی کرنی چاہیئے بااینہمہ بنسبت ربع کے اس تپ میں تلطیف زیادہ چاہیے ہے اور اسیوجہ سے ضرور ہے کہ مریض کو جلد بچہ ہائے مرغ وغیرہ جو خون غلیظ پیدا کرتے ہیں نہ دینے چاہیئیں بلکہ روٹی کیساتھ شوربا فقط کھلانا چاہیئے ہاں اگر ضعف کا زیادہ خوف ہو خواہ انحطاط کا ظہور ہو جائے پھر گوشت وغیرہ کھلانا مضر نہیں ہے پھر اختلاف اس تپ کا بوجہ مادہ شورا و شیرین کے اور بوجہ مادہ زجاجی اور ترش کے اگر دیکھا جائے تو بھی [illegible] جو مادہ زجاجی خواہ ترشی سے ہوتی ہے اور جسمیں بدن کی تسکین چند ساعت تک نہیں ہوتی ہے اسمیں فرق معالجہ کا یہ ہے کہ پہلے دونوں مادہ کی تپ یعنی بلغم شورا و شیرین کے تلطیف ایسی دوا سے مناسب ہے جو نرم ہو اور کسیقدر تبرید بھی کرے اور زجاجی اور ترش مادہ سے جو تپ آئے اسمیں دوائے سخت درکار ہے اسیطرح پہلے دونوں مادہ یعنی مادہ شورا و شیرین میں تقطیع مادہ کی ایسے ملطفات اور مقطعات سے مناسب ہے جو گرم زیادہ نہ ہوں اگر خشکی اُن میں زیادہ ہو اور دوسرے دو مادہ یعنی زجاجی اور ترشی میں گرم چیزیں جو لطیف ہوں اپنی تیزی سے تقطیع پیدا کریں اُن کی ضرورت ہے خصوصاً اگر بلغم کے ہمراہ سودا بھی ملا ہوا ہو اسوقت استعمال کلونجی اور معجون کبریت کا مناسب ہے اور سکنجبین چیزیں بھی استعمال کرنی چاہیئیں مناسب تر وہ دوا جو ابتدا میں درکار ہے گلقند ہو ساتویں دن تک اور اگر آب رازیانہ اور آب کاسنی اور آب کرفس ہمراہ گلقند بحسب حاجت دیا جائے اسمیں بھی کچھ مضائقہ نہیں سکنجبین بھی نفیس ہے اور ماء العسل ہمراہ نوفا کے بھی خالی از فائدہ نہیں ہے کبھی یہ بھی مناسب ہوتا ہے کہ جسقدر تلئین طبیعت زیادہ مطلوب ہو مقدار گلقند کی خواہ اور ادویہ مذکورہ بالا کی زیادہ کیجائے خصوصاً وہ مسہل جو شربت ورد فارسی سے بنایا جاتا ہے کہ وہ مسہل ملین ہے اگر ضرورت ہو کہ اسکی تلئین قوی کی جائے آب لبلاب زیادہ کریں اور اگر چاہے املتاس بڑھا دیں اور شکر خواہ قند شریک کریں گلقند جس کی ساخت شیرہ ترنجبین رجو لبلاب کے پانی میں نکالا گیا ہو سے ہو وہ بھی قوی ہے۔ زیادہ مبالغہ ابتدا میں ادویہ مسہلہ کا مناسب نہیں ہے اور بعد زمانہ ابتدا کے تھوڑا سا توقف مسہل میں ضرور ہے خصوصاً اگر مادہ بلغمی کے ساتھ صفرے کی بھی شرکت ہو اس لیے کہ اسوقت مسہل سے مزاج میں فساد پیدا ہوتا ہے اکثر آدمی ابتدا میں واسطے اسہال بار بار ادرار کے ہر شب کو دوائے تربد کا استعمال کرتے ہیں نسخہ دوائے تربد کا زنجبیل [illegible] ہر ایک لیکر برابر کے مجموعے کے تربد ملاتے ہیں۔ اور شکر طبرزد برابر مجموعے کے یعنی چالیس درم شریک کرتے ہیں اور ہر شب ایک مثقال استعمال کراتے ہیں مگر اس دوا کا استعمال اسوقت چاہیئے کہ طبیعت نرم نہ ہو اور اگر ہر روز دو مرتبہ اجابت از خود ہوتی ہو پھر اس دوا کی ضرورت نہیں ہے مگر مجھے پسند یہی ہے کہ یہ دوا بعد نضج مادہ کے دی جائے اور پہلے اُن دواؤں سے تلئین کیجائے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے بلکہ میرے نزدیک مناسب ہے کہ تھوڑے سے بلغم کا اخراج ایسی دوا سے پہلے کرے تب بقیہ مادہ کا نضج کریں اور تا نضج استعمال ادویہ مسہلہ پر صبر کریں اور جب نضج ہو جائے استفراغ میں نرمی ملحوظ رکھیں کہ تھوڑا تھوڑا مادہ نکالیں ایسا نہو کہ ضعف شدید پیدا ہو جائے بعد اسہال کے مدات کا استعمال کریں اسیطرح مجھے ناپسند ہے استعمال مثل آب آلو اور تمر ہندی وغیرہ کا جیسے معدہ ضعیف ہوتا ہے اور خلط رقیق کا اخراج کرتے ہیں اور اگر مادہ زیادہ سرد ہو اُن کے ہمراہ قرطم بھی شریک کریں اور اگر مادہ صفراوی شرکت ہو شربت بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ یا شیر خشت خواہ خشک بنفشہ میسر ملائیں بمسہلات کی مدد کے واسطے حقنے کا استعمال کریں جو ان اجزا سے

بنایا جائے شہد اور نمک اور آب برگ چقندر اور روغن کنجد کہ یہ حقنہ ابتدا میں مفید ہے اور آب شرب و رمولی جو سکنجبین بزوری میں ترکی ہوا مثل
اس کے اور چیزیں سکنجبین سے قے کرائیں اور اگر قے کی حاجت ہو مثلاً متلی زیادہ ہوتی ہو خواہ ذائقہ منہ کا بہت متغیر ہوتا ہے تو جب قبل جسکا نسخہ
قرابادین میں لکھا ہوا ہے استعمال کریں اور ایک مثقال یہ دوا ٹھنڈے پانی کے ہمراہ استعمال کریں سے باوجودیکہ معدہ میں ضعف پیدا کرتی ہے
مگر اس مرض تپ کو دفع کرتی ہے قے کرانے میں انتظار نضج کا روز ہفتم تک ضرور کرنا چاہیے تاکہ ابتدا میں بوجہ سختی قے کے ورم معدہ
نہ ہو جائے اگر کسی شخص کو قے بدشواری شدید آتی ہو خواہ نہایت اُس پر جبر ہو تو ہرگز جبر کرنا مناسب نہیں ہے اگر اس مرض کی ابتدا میں
قذف یعنی قے عارض ہو خصوصاً اگر ابتدائے دورہ میں واقع ہو اُس کا روکنا مناسب نہیں ہے اسواسطے کہ دفع طبعی ہے ہاں اگر بکثرت قذف
بے طاقت ہو جائے اور ضعف اسکا خوف ہو اُسوقت شراب میبہ اور شربت النعناع سے خواہ اُن دواؤں سے جو آئندہ وبائی فصل میں
مذکور ہوتی ہیں بند کر دینا چاہیے۔ اگر معدہ میں عارض ہو وہ نطولات جن میں بابونہ خرعو دے استعمال کریں اور ہاتھ پاؤں گرم پانی میں طین اور
دونوں پنڈلیاں بقوت اور مضبوط باندھیں۔ اور اگر آب جو کی حاجت ہو بالاصول اُس میں جو سرکہ دیگر ملائیں بقدر مناسب اور سکنجبین عسلی اُس میں
شریک کریں اگر غذا معدہ میں ترش ہو جاتی ہو اور اگر ترش ہوتی ہے ماء العسل شریک کریں آب جو کا پلانا اسوقت مناسب ہے کہ پہلا قارورہ رنگین ہوا
ہو تو ایسے وقت میں پہلے گلقند ملا کر پھر بعد دو گھنٹے کے آب جو پلائیں ایسے بیمار کے بدن میں ملنے والی چیزیں جن میں تحلیل ہے ملنی مناسب نہیں اور نہ
نزدیک ایسے جن سے تلطیف ہوتی ہے استعمال کریں شروع مرض میں خواہ جسوقت بدن میں کوئی خلط متحرک معلوم ہو اس لیے کہ یہ چیزیں خلط
رطب کو گرم کر کے احشا میں نرمی پیدا کریں گی اور رطوبت کا سیلان احشا میں ہوگا۔ سرد پانی سے احتراز واجب ہے کہ مادہ میں خامی اور غلظ
پیدا ہوگا جسوقت قارورہ میں سرخی اور غلاظت ظاہر ہو فصد کرنے میں کچھ خوف نہیں ہے مگر اُسوقت توجہ استعمال سکنجبین کی طرف کیجائے دلک
یعنی بدن کی مالش علاج نافع ہے کہ جسقدر بلغم میں غلظ اور لزوجت زیادہ ہو دلک زیادہ تر مفید ہوتا ہے بعض طبیبوں نے تجربہ کیا ہے کہ گرم
کا جالہ اور روغن زیتون سے اگر بدن ملا جائے بہت مفید ہوتا ہے جب اس مرض کا زمانہ تزاید شروع ہوا اور بھی زمانہ انتہا میں اکثر توجہ
طبیب کو معدہ کی طرف اور اُسکی اصلاح کی طرف چاہیے مقویات معدہ چاہنے کی دوائیں میں جو پودینہ اور مصطگی اور انیسون سے مرکب بنائی
اور قے کا استعمال جیسا اوپر ذکر کیا گیا مولی کے ذریعہ سے کریں اور غذا کم کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور گلقند ایسے وقت تزاید خواہ
انتہا میں اگر پلائیں خواہ بعد روز ہفتم کے استعمال کریں ضرور ساتھ میں وہ چیزیں ملائیں جو معدہ کی تقویت کریں اور اُن میں بادیان اور کشنیز کی قوت ہو مثل
انیسون اور مصطگی کے اور گرم پانی میں گھول کر گلقند پلانا چاہیے خصوصاً ابتدائے نوبت میں کہ یہ ترکیب نفخ کو اور برد کو بھی روکتی ہے اور پیاس کو
بھی بجھاتی ہے اگر پیاس کی شدت ہو اکثر اجازت استفراغ بلغم اور خلط خام کی ایسے وقت انتہا خواہ تزاید میں دیجاتی ہے اور مناسب یہی ہے کہ تمام
نضج کا پھر بھی انتظار کریں۔ اگر مرض میں حدت پیدا ہو یہ قرص بہت نفع کریگا بلیلہ زرد صبر اور عصارہ غافث عصارہ افسنتین ہر ایک پانچ درم
زعفران مصطگی ہر ایک نیم درم سب کا قرص بنائیں اور دن کو بقدر ایک درم کے اور رات کو نصف درم استعمال کریں اگر ظہور نضج کا ہونے لگے اعانت
نضج کی بذریعہ قرص ورد اور بادیان اور بیخ اذخر اور پرسیاؤشاں سے کرنی چاہیے اور اگر بیمار غشی ہو جائے کہ مادہ میں برودت زیادہ ہو تو قدرے فلفل
سیاہ کا استعمال بھی ممکن ہے اور شراب رقیق بہت تھوڑی سی بھی دے سکتے ہیں زیادہ نہیں کبھی نضج کی اعانت قوی مرخات مطلقہ سے بھی کیجاتی ہے اور
مرخات کا استعمال ایسے وقت اس مرض کے واسطے جیسا مناسب ہے کسی اور تپ کو ایسا مناسب نہیں ہے ان مرخات کے استعمال میں قوت اور تپ
اور نضج تین چیزوں کا خیال کرنا چاہیے کہ اگر قوت قوی ہو اور تپ بادہ شدید ہو مرخات کی قوت زیادہ کرنی چاہیے ورنہ ادویات لطیف جو

مستعمل قوت میں اِن استعمال کرنی چاہئیں جب چودھواں روز گذر جائے تو استعمال ملطفات کا اکثر کرنا چاہیے جیسے رازیانہ اور کرفس اور کبھی تخم کرفس اور
رازیانہ کی حاجت ہوتی ہے اور افسنتین خواہ اُس سکنجبین بزوری کی بھی حاجت ہوتی ہے جس میں زوفا اور حاشا شریک ہو خواہ حاجت استعمال قرص
ورد کی ہوتی ہے اور کبھی قرص ورد میں تقویت معدہ کیواسطے کندر اور مصطگی بھی بڑھائی جاتی ہے اور سعد کوفی اور افسنتین وغیرہ جیسا مشاہدہ حال مریض
سے مناسب اور معلوم ہو اضافہ کیا جائے۔ شراب قبل بعد چودہ روز کے اُن کو نفع کرتی ہے کہ تلطیف مادہ اور تقویت حار غریزی اور ادرار اور پسینہ
نکلنا اس سے حاصل ہوتا ہے اگر نضج کے ساتھ قوت بھی مریض کی دریافت ہو کہ تحلیل مواد کرے گی تو قرص افسنتین دیکر اگر اسکے بعد سردی ابتدا سے
قربت میں ایسی دریافت ہو کہ ایذا دیتی ہو اور مرض نا نہ ابتداء سے گذر گیا ہو گرم پانی میں تخم کرفس اور افسیون اور پودینہ کسی قسم کا پکا کے پلانا چاہیے۔ اور
ادویہ واد اُن کا استعمال خواہ اُن سے قوی تر جیسے اکلیل الملک وغیرہ وبذریعہ نطول کرنا چاہیے اور انکا تجویز ان کے ذریعے سے بھی استعمال کیا جائے۔ کبھی
شدید لرزہ میں یہ نسخہ پلایا جاتا ہے۔ زنجبیل صعتر نانخواہ ہر ایک تین درم کشنیز چار درم گلسرخ فودنج ہر ایک تین درم مویز پختہ برآوردہ سات عدد
درسم سول جوش دیکر بقدر تین اوقیہ یعنی ساڑھے آٹھ تولہ تھمنا پلایا جائے جب نضج کامل ہو جائے استفراغ اور ادرار کرنا چاہیے ایسی دوا سے
جو قوی ہو اور بعد کثرت اُسکو پلانی چاہیے اگر مادہ تپ کا نہایت سرد بلغم سے ہو تریاق کبیر دینی چاہیے اور واجب ہے کہ اقراص ورد کبیر انکو پلائے
جائیں کہ بعد زیادہ کیساتھ اور ہر شب کو نطولات زیادہ کے استعمال پر جرأت کیجائے اور حب صبر جو غافث ذاکر طیار ہو خواہ افاویہ یعنی خوشبودار چیزیں مثل قرنفل
وارچینی وغیرہ کی شرکت اس میں ہو استفراغ کرنے کیواسطے منجملہ ادویہ کے یہ بھی ایک دوا ہے ایارج سات درم تربد دس درم ہلیلہ سیاہ پانچ درم غاریقون
نمک ہندی تین درم بادآورد و شکاعی ہر ایک ... درم افسیون تین درم آب کرفس میں جوش دیکر بقدر حاجت پلایا جائے اور اس سے قوی تر یہ
اجزا ہیں بیخ بادیان بیخ کاسنی اصل السوس ہر واحد دس درم ایارج آٹھ درم عصارہ غافث پانچ درم تخم کرفس اور رازیانہ ہر ایک چار درم
گلسرخ سنبل الطیب پودینہ ہر واحد سات درم قرص بنا کر استعمال کریں مطبوخ جدید بیخ بادیان بیخ کاسنی دس درم مویز پختہ برآوردہ سات درم
افسیون مصطگی ہر ایک تین درم شکاعی بادآورد غافث ہر ایک چار درم تین رطل پانی یعنی ستو تولہ میں جوش دیں تاکہ ثلث باقی رہجائے اور چند روز
نہار منہ اُسکو مریض پیا کرے قرص جدید جو بوقت مزمن ہونے اور شدت لرزہ کے مستعمل ہے ایارج عصارہ غافث افسنتین شکاعی
بادآورد ہر ایک سے پانچ درم تخم کرفس رازیانہ افسیون ہر ایک سے تین درم نمک سیاہ چار درم کشوث ہلیلہ کابلی ہر ایک دس درم غاریقون
پندرہ درم قرص ورد بیس درم تربد بیس درم ان سب اجزا سے قرص طیار کریں اور یہ قرص مادہ جو نضج دینے کے مسہل قوی بھی ہے ایضاً صبر ہلیلہ زرد
ریوند مصطگی عصارہ غافث افسنتین ہر ایک ایک درم زعفران نصف درم کوٹ پیسکر استعمال کریں اور یہ نسخہ بنسبت اول کے ضعیف ہے ایضاً ایارج ہلیلہ
کابلی نمک ہر واحد سے چار درم تخم کرفس رازیانہ افسیون ہر واحد سے ڈیڑھ درم افسنتین پانچ درم قرص ورد تین درم شکاعی بادآورد ہر ایک
سے دو درم پیسکر گولیاں طیار کریں مطبوخ جدید غافث پانچ درم اصل السوس نانخواہ ہر واحد سے دس درم تخم کرفس رازیانہ ہر واحد سے چار درم
گلسرخ پانچ درم جوش دیکر ہر روز تین اوقیہ پلائیں ایضاً بیخ بادیان بیخ کاسنی بیخ کرفس ہر واحد سے دس درم افسیون تخم کرفس ہر واحد دو درم
شکاعی بادآورد غافث افسنتین ہر واحد پانچ درم فنطوریون تین درم جوش دیکر چار اوقیہ یعنی گیارہ تولہ پلانا چاہیے۔ ایضاً لکڑی غافث
کی شاہترہ شکاعی بادآورد افسنتین ہر واحد پانچ درم مویز بے تخم بیس عدد ہلیلہ زرد دس عدد اور یہ اجزا واسطے شور بلغم کے خواہ جسمیں صفرا غالب ہو
مناسب ہیں غاریقون اگر تین وزن برابر ثلث درم کے اندازہ پر استعمال کیجائے طول کو اس مرض کی منع کرے گی خواہ شہد ملا کر آب گرم کے ہمراہ
پلائی جائے اور تخم انگشت بعد نضج مادہ کے عجیب النفع ہے سفوف بنا کر کھلائیں یا شہد کے ساتھ کھلائیں اور اگر مسہل کی ادویہ گولی بنا کر

محروم کو دیجائین تو برعایت ضعف جگر کے ربوند اور تخم کشوث ضرور زیادہ کرنا چاہیے اور برعایت ضعف معدہ کے مصطگی اور افسنتین بڑھانا چاہیے
اور برعایت ضعف طحال اور غلظ طحال کے بیخ کبر اور اسقولوقندریون اضافہ کرنا ضرور ہو اسلیے کہ اس مرض مین اکثر طحال بڑھ جاتی ہے اکثر
بوجہ ضعف خواہ غلظ طحال کے سعد اور حب البان اور حلیلہ بڑھایا جاتا ہے اور باینہمہ رعایت شدت تپ کی بھی اہم ہے ایسا نہو زیادہ مین
سے بڑھ جائے جو ادویہ مستفرغ ان ادویہ مذکورہ بالا سے قوی تر ہین اگر ان کی اس مرض مین حاجت ہو بعد نضج کے۔ از انجملہ یہ ہے کہ جب تربد
جسکا نسخہ قرابادین مین مذکور ہوگا انھین مسہلات مین زیادہ کرین اور قوی تر حقنہ کا استعمال کرین اور ازین قبیل یہ ہے حب مصطگی ایک دانگ عصارہ
افسنتین ربع درہم شحم حنظل ایک دانگ ایارج فیقرا نصف درہم غاریقون نصف درہم سکنجبین عسلی گولی باندھ کر گرم پانی کے ساتھ کھلائین اور ازین قبیل
حب مصطگی اور حب جن کے نسخے قرابادین مین ذکر کیے گئے اگر مادہ مائل بحرارت ہو قرص طباشیر مسہل تین عدد اور تربد ایک مثقال اور سقمونیا نصف
مثقال عصارہ غافث دو مثقال لیکر بقدر قوت کھلائین۔ غافث اور افسنتین پر سیاوشان اور ہلیلہ زرد شاہترہ زبیب خستہ برآوردہ ہموزن لیکر بقدر
حاجت کھلائین۔ اگر بدن متحمل اسہال کا بوجہ ضعف کے نہو ادویہ ملطفہ اور مدرہ اور عرق نکالنے والی دواؤن کی استعمال پر توجہ کرنا چاہیے منجملہ ان
دواؤن کے جو بوقت عدم تحمل مسہل کے مستعمل ہونی چاہیئن ضماد صبر کا ہے ہمراہ شہد کے جب مرض مین انحطاط ہو جائے قبل از
طعام کے حمام مین داخل ہونا مریض کا کچھ مضر نہین ہے۔ غذا ان بیمارون کی لطیف ہو جیسے سرکہ اور روغن زیتون اور کبھی کبھی تھوڑی سی مقدار
مری یعنی آب کامہ کے بھی شریک کیجاتی ہے خصوصاً آخر مرض مین اور قوی غذا جیسے تیہو اور چوزہائے مرغ اور چکور وغیرہ مگر یہ غذا بعد انحطاط
مرض کے مفید ہے کہ غذا مین بوقت نضج کے ایسی چیز شریک کرین جسمین تقطیع ہو مثل سرکہ اور برائی اور مری کے۔ اور اگر بلغم ترش اور ردی اور
لزوجت دار ہو تو گندنا اور آب نخود عمدہ تر غذا ہے جسوقت اسمین نیرہ اور سویا اور روغن زیتون شریک کرین اور بوارد یعنی قسم غذا
کہ نقولات کی جڑون مین ترش چیز ڈال کر پختہ کرین مثلاً چقندر اور ترے اور سرکہ اور زیت مغسول کو پکا کر کھلائین یہ بھی غذا بہت مفید
ہے اور نانخورش جیسے کامخ کبر اور نانخورش سویہ کی یا صعتر کی اور انجدان اور لیمون کی نانخورش بھی عمدہ ہے جن ترکاریون مین تبرید اور
ترطیب ہے انکے استعمال سے احتراز واجب ہے غذا کا وقت یہ ہے کہ باری تپ کی ہو جائے خواہ تپ اترجائے قبل نوبت کم سے کم چار گھنٹے پیشتر غذا دینی چاہیے
اور چھ گھنٹے پہلے بہت مناسب ہے سونے کا انداز یہ ہے کہ بیداری کے برابر ہو یعنی زمانہ خواب کا زیادہ زمانہ بیداری سے نہو تاکہ نضج ہو اور بوقت خواب کے
ہوا کرے اور تحلیل بوقت بیداری کے حمام انھین بہت مضر ہے مگر بعد انحطاط کے مضر نہین کرناز یادتی قے کا تدارک مناسب ہے کہ ایسے
وقت سیب اور شربت انار میخوش جسمین پودینہ شریک ہو اور اسکی ترکیب مشہور ہے استعمال کرین اگر اس سے قوی تر زیادہ دوا کی ضرورت ہو دانہ
انار میخوش دس درم کندر سپید اور مصطگی ہر واحد پانچ درم پودینہ سات درم دو رطل پانی مین رات مین جوش دین اور پودینہ کی گڈیان پڑی رہین
تاکہ نصف پانی جلجائے تدارک اسہال مفرط کا بند کرنا اسہال مفرط کا اس کی دوا اور تدبیرات پہلے سے معلوم ہو چکی ہین اور مکرر بیان
ہو چکا ہے اور ضعف کی تلافی یہ ہے کہ چوزہائے مرغ بریان خواہ پختہ کرکے کھلائے جائین اور بخورات مقویہ دماغ اور دماغ کے خوشبو جن سے دماغ
معطر ہو جائے اور قوت کو تازگی حاصل ہو اور اگر تشنج یعنی بھربھراہٹ منہ مین خواہ اطراف مین عارض ہو اس قرص کے استعمال سے بہت نفع
ہوتا ہے تخم سیون لک مغسول ہر ایک پانچ درم بادام مقشر زعفران مرکوہی ہر ایک چار درم تخم کرفس بادیان شگوفہ اذخر ہر واحد تین درم عصارہ غافث
ساڑھے تین درم سنبل الطیب ایارج فیقرا سات درم گل سرخ دس درم ان سب کو قرص طیار کرکے استعمال کرین اور کبھی احتیاج ہوتی ہے اور دوسا کی جو
دوائے مرکب ہے اور دوا لمسک اور دوائے نورمحی بادام تلخ کی قرص کہ اگر تپ مین طول ہو اور سرفہ بھی معلوم ہو اسکے لیے مفید ہے مصطگی سنبل الطیب

رازیانہ تخم کرفس تخم کاسنی عصارہ غافث افسنتین ہر ایک چار درم طباشیر پانچ درم قرص تیار کریں مقدار شربت ایک درم سے دو درم تک ہمراہ دو سلم
گلقند کے جوشاندہ رازیانہ بقدر دو اوقیہ کے نانخواہ کو شہد سے ملا کر معجون کر کے استعمال کرنے میں ایسی وقت بہت منفعت ہے جب تپ
میں طحل ہوا ہو کبھی جب سردی بدن میں دیر تک رہتی ہے دلک کی حاجت ہوتی ہے اُسکا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ دونوں مونڈھوں سے اور دونوں
رانوں کی جڑوں سے شروع کریں جب ہاتھ میں گرمی پھیل جائے اور پاؤں میں بھی اسیطرح حرارت منتشر ہو جائے اور دونوں گرم ہو جائیں اور ماندگی سی
معلوم ہونے لگے پھر نیچے کی طرف دلک کو استعمال کریں جب خوب گرمی پیدا ہو تیل سے مالش اور دلک کرنا چاہیئے تاکہ جو عضو محتاج گرمی کا ہے اُس تک
گرمی پہونچے پھر اُس عضو کی مالش چھوڑ کر دوسرے عضو کو ملنا چاہیئے۔ اور ادہان جیدہ سے روغن زیت شیریں جسمیں قبض نہ ہو اور روغن بابونہ اور سویہ کا
تیل جو دوہرے برتن میں پکایا جائے جب روغن ملنے سے فراغت ہو جائے تو اُسے پونچھ ڈالنا چاہیئے۔ تاکہ بشدت کرب پیدا نہ کرے۔ کچھ
مضائقہ نہیں ہے کہ پہلے خالی مالش بدن کی کر کے پھر تیل کی مالش کیجائے معدہ کی حفاظت ضعف سے کرنے کی ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ اُن کے
معدے کے سرے پر مالش روغن بابونہ اور ناردین اور روغن شبت کی کریں اور اُس سے قوی تر یہ ہے کہ رازقی یعنی رائے بیل کے پھول کا تیل جس میں
اذخر پکا ہو اس باب میں مفید ہیں اتنا بچاؤ یہ ہے کہ بابونہ کسیقدر مصطگی شراب میں پکا کر وہ جیدہ وزن مجموع کا شہد ملا کر ضماد کریں اور اگر سقوط شہوت ہو گیا
ہو تو بہتر یہ ہے کہ شراب کا استعمال نہ کریں بلکہ میفختج یعنی وہ شراب انگور جسمیں جوش آچکا ہو اور اُس کے دو ثلث جل گئے ہیں اور شکر ملائی گئی ہو اسمیں
خرما جو پختہ نہو اور خرمائے خشک اور اکلیل الملک افسنتین جوش دیکر ضماد کریں **علاج بلغمیہ لازمہ کا** جسکو نقہ کہتے ہیں جو علاج اُس بلغمی تپ کا ہے
جس کا ہر روز نوبہ ہوتا ہے وہی علاج نقہ کا بھی ہے فرق اتنا ہے کہ نقہ میں استعمال ملطفات حادہ کا بہ نسبت ہوتا ہے اور اگر سکنجبین اور گلقند خواہ جلاب
عسل پر اقتصار کریں خواہ ماء العسل اور آب رازیانہ خواہ آب کرفس اور آب بیخ کاسنی بیخ بادیان بیخ کبر پر قناعت کریں شاید نافع ہو گا کبھی
اُن کو نانخواہ شربت نہیں سویا خواہ نانخواہ کبر کی مفید ہوتی ہے خصوصاً جسوقت آثار نضج کے ظاہر ہوں اُن کی غذا کی تدبیر میں رعایت
ازمان اور دیرپا ہونے مرض کے خواہ برعایت خلاف ازمان کے تغلیظ اور توسیع کرنا چاہیئے تاکہ قوت میں ضعف نہو جائے اور اگر خلاف
ازمان کے رعایت کیجائے تو اُس وقت تعلیل اور تلطیف غذا کی چاہیئے بہرحال جیسی تدبیر فصل گذشتہ میں حمی نائبہ کے واسطے لکھی گئی ویسی
یہاں بھی کرنی چاہیئے۔ دوا جیدہ اُن کے واسطے قرص عشرہ ہے جس میں دس دوائیں ہیں جسکا نسخہ قرابادین میں مذکور ہوگا **ایضاً** یہ دوا بہت اچھی
اور مجرب ہے گل سرخ چھ درم رب السوس شاہترہ سنبل الطیب ہر واحد سے چار درم مصطگی تین درم کہربا تین درم انیسون دو درم **ایضاً**
غافث نسخہ اسکا یہ ہے غافث چار درم گل سرخ یا طباشیر ڈھائی درم **ایضاً** غافث تین اوقیہ یعنی ساڑھے آٹھ تولہ گل سرخ نصف رطل
یعنی تیرہ تولہ سنبل الطیب بھی اسیقدر طباشیر چار اوقیہ یعنی گیارہ تولہ **ایضاً** قرص افسنتین اسکا نسخہ یہ ہے افسنتین ساروں تخم کرفس انیسون مغز بادام
تلخ کی بادآورد عصارہ غافث مصطگی سنبل الطیب ایک ایک درم **علاج القیالوس اور لیفوریا کا** ان دونوں تپوں کا علاج قریب
بعلاج اُس تپ کے ہے جسکا اوپر ہم نے ذکر کیا اور یہ دونوں تپیں طریق علاج میں قریب قریب ہیں ضرور ہے کہ ابتدا علاج کی سکنجبین عسلی اور
شکری سے کیجائے اور کبھی ان دونوں کے علاج میں رب نمک کی بھی اجازت دیجاتی ہے جو شہد کیساتھ پکایا گیا ہو اور شربت ورد کا بھی استعمال
جائز کیا جاتا ہے بعد اُس کے رفتہ رفتہ جوشاندہ بزوری مثل تخم کرفس اور رازیانہ اور انیسون بیخ مکہ خواہ ان کے پانی کو پلاتے پلاتے خیساندہ
تک پہونچتے ہیں اور قرص ورد کو مصطگی اور حب الصبر کیساتھ اور ایارج فیقرا اور حب غافث کا استعمال کراتے ہیں ان دونوں تپوں میں معدہ
کی رعایت پر توجہ تام کرنی چاہیئے کہ ضعیف نہو جائے اور بیا اور ہولی اور سویا اور فوذنج کے پانی سے قے کرانی چاہیئے اور مدرات اور مسہلات

کے نافع اجزا ان دونوں تپوں میں یہ ہیں بلیلہ زرد زنجبیل بہت زیادہ نفع ان تپوں میں ان حقنوں سے ہوتا ہے جو مائل بحدت ہوں کہ ان میں آب
قرطم اندر منظور ہوں دقیق اور سوہا اور بابونہ اور خسک یعنی گوکھرو اور اکلیل الملک ورمی اور شہد پڑا ہو۔ تدبیر لطیف ہر باکی زیادہ نرمی سے کرنی چاہیے بہ نسبت
انقباضوں کے علاج حمی غشیہ خلطیہ کا اس تپ کا علاج بہت پرخطر ہے عمدہ تدبیر اسکے علاج میں یہ ہے کہ استفراغ مادہ کا اور دوا لطیفہ سے رفتہ
رفتہ قوی دواؤں تک کریں خصوصاً اگر طبیعت خود بخود ذیبیط ہو پسینے کے ذریعہ سے تنقیہ اس مادہ کا جو اعضا اور قریب کی رگوں میں ہو کرنا چاہیے اور
باقی مادہ جو دور کی رگوں میں ہو اسمیں تلطیف تدبیر بذریعہ دلک وغیرہ کے استعمال کرنا چاہیے جالینوس نے ایسا گمان کیا ہے کہ اکثر اس تپ کے
بیماروں کا استفراغ مادے سے عاجز ہو کر سوائے دلک اجزائے قوی سے اور کوئی تدبیر نہیں کر سکتے اچھا طریقہ ان کے واسطے دلک کا یہ ہے
کہ دونوں بالوں سے پنڈلیوں تک شروع کرے اور اوپر سے نیچے تک اترے اور دلک میں رومال سخت پڑے کے ایسا اختیار کریں کہ جلد کے
چھیلنے والے ہوں پنڈلیوں کی مالش کے بعد دونوں ہاتھوں کا دلک اسطرح کریں کہ مونڈھے سے کف دست تک مالش کیجائے حتی کہ جلد
سرخ ہو جائے پھر پشت اور سینہ کی مالش کریں پھر پنڈلیوں سے مالش کریں اور دلک طبیب والے کو ملحوظ رکھیں جتنا زمانہ اس تدبیر کا نکل سکے اسکے
نصف مقدار میں استعمال دلک اور نصف زمانہ میں ان کی تنویم یعنی سولانے کی تدبیر بشرط امکان کرنی چاہیے حاصل یہ ہے کہ قانون ان کے علاج
کا تلطیف تدبیر ہے اور زیادہ یہ چاہیں کہ جس سے مادہ میں سختی آ جائے نہ کرنی چاہیے ملطفات میں سے ماء العسل ہے خصوصاً تھوڑا سا زوفہ یا تخم کرفس
صبح کے وقت دینا چاہیے اور مثل اسکے سکنجبین اور جلاب وغیرہ بھی جائز ہے اگر اسہال با فراط ہو ماء العسل کو خوب پکا کر دینا چاہیے کہ پھر زیادہ
بہت نقصان جلاب کے اسہال نہیں کرتا مگر تھوڑا سا اسہال جو معتدل اور نافع ہے وہی باقی رہجاتا ہے سکنجبین عسلی بھی ان کو نفع کرتی ہے فصل
گرما میں خواہ اگر عادت ٹھنڈے پانی پینے کی ہو تو آب سرد ملا کے یہ دوائیں دینی چاہیے جاڑوں میں ضرور ہے کہ سرد پانی نہ پئیں اور گرم پانی
پر اقتصار کریں لیکن شربت انار کا پینا انکے واسطے ہر حال میں افضل ہے بنظر ضرورت گرمی کے اور شدت کربہ حرارت کی ترک بھی ہو سکتا ہے بہت مناسب
ان کے پیاس کے رفع کرنے کے واسطے سکنجبین عسلی سے اور شراب انگور ابتدائے مرض سے نفع کرتی ہے خصوصاً اگر تپ بھی نہ ہو تو ایسا اکثر ہوتا
ہے کہ تپ خفیف ہو خصوصاً مشائخ میں کہ ضرور قوی ہوتی ہے اور بعد غذا کے استعمال شراب انگور کا ضرور ہے طبیب کو واجب ہے کہ ہمیشہ
اس مریض کے حالات نبض کی رعایت کرتا رہے جس وقت دیکھے کہ نبض میں دفعتہً ضعف یا سقوط شروع ہوا ہے فوراً شراب پانی ملی ہوئی میں
روٹی بھگو کر کھلا دینی چاہیے اگر ورم حشا مانع نہ ہو اسلیے کہ ورم حشا یعنی اوجھ کا ورم جب اس تپ میں پیدا ہو پھر علاج کا موقع باقی
نہیں رہتا اور نہ امید صحت کی ہو سکتی ہے میری مراد یہ ہے کہ جس وقت ایسا تغیر یعنی ضعف اور سقوط کا نبض میں پیدا ہوا اور ورم احشا میں ہو۔
اسوقت کھلانا روٹی کا کچھ مفید نہیں ہے ایسی تدبیر سے کھلانے کے وہ لوگ بوقت غشی کے بھی محتاج ہوتے ہیں مگر بعد کھلانے کے دلک
بھی ضرور کرنا چاہیے رات کو جو غذا کھا کر سو رہنے کے مناسب ہے وہ مثل آش جو کے ہے اس سے زیادہ قوت کی غذا سوائے اسکے کہ خوف
سقوط قوت کا ہو نہ دینی چاہیے اور اگر ضرورت ہو تو روٹی جلاب یا ماء العسل میں بھگو کر دیجائے حمام ان لوگوں کو بہت مضر ہے اور زیادہ
گرم یا زیادہ سرد ہوا بھی مضر ہے اسلیے کہ زیادہ گرم ہوا میں خوف سیلان بخارات کا پھیلنے اور ضعف اور دماغ کی طرف چڑھتا ہے اور زیادہ سرد
ہوا تنفیس خلط کو منع کرتی اور نہیں ہضم ہونے کے شدے پیدا کرتی ہے اس مرض میں جسقدر غلط صفراوی ہو اور قے کرنا سہل اور آسان ہو تو بہت
نافع ہو گی حاصل یہ ہے کہ قے کرانا اس تپ میں حاجت بیداری کی زیادہ لائق ہے علاج حمی غشیہ دقیقہ قیقہ کا بیمار کے سینے پر ضماد
صندل اور گلاب کا لگانا واجب ہے اور اسکا ہوشیار کرنا تھوڑی تھوڑی غذا دیکر مناسب ہے غذا اسکو اس قسم کی دینی چاہیے جیسے ستو آب انار میں

بھگو کر برف مین سرد کرکے کھلائین اور اگر خواہش اور بھوک ہو اسیطرح آب فواکہ تا بعضے بھی دینے جائز ہین اور اگر واسطے بڑھانے قوت کے مصوصات کے رئیسی ناخورش جو چوزہائے مرغ اور سرکہ اور آب انگور اور سبز ترکاریون سے بنائی جاتی ہین اُسکی حاجت ہو اور خصوصًا اُسمین دعنیا ترکیب کرکے کھلائین بہت نفع کرے گی تدبیر حمی بلیلی اور نہاری کی اُن کی تدبیر بعینہ اور علاج بلغمی تپ جو مذکور ہو چکی ہو ویسی ہی کچھ فرق نہین ہے -

ربع دائرہ کا بیان اسکا نام طرطار طاوس ہے اکثر نوبت ربع کا دورہ ہوتا ہے اور ربع لازم بہت کم ہوتی ہے اسباب ربع کے وہی ہین جنسے تولید سودا کی ہوتی ہے اور پھر سودا کو متعفن کردیتی ہے اور سیطرح کی چیزین اور پر کے ابواب مین بتفصیل مذکور ہو چکی ہین اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ سودا کی ایک قسم تو ثفل خون ہے اور یہ سودائے طبعی ہے اور ایک قسم حراقی اور خاکستر اخلاط ہے اور پھر حراقی مین بھی ایک تو سودائے [illegible] ہوتا ہے اور ایک بلغمی ہوتا ہے اور ایک صفراوی اور ایک احتراقی وہ ہے کہ سودائے سوختہ کی خاکستر ہوتی ہے بعض آدمیون نے ایسا گمان کیا ہے کہ حمی ربع سودائے طبعی سے پیدا نہین ہوتی اسلیئے کہ سودائے طبعی متعفن نہین ہوتا ہے ایسا قول قابل اسکے نہین ہے کہ سنا جائے بلکہ جو رطوبت ہو اسکی شان سے ہے کہ متعفن ہو جائے گو استعداد تعفن کی کسی مین کم ہے اور کسی مین زیادہ اکثر ربع کی پیدایش امراض حمیات مختلفہ کے بعد ہوتی ہے خواہ حمیات متفقۃ النوع جن کا مادہ مختلف ہو اون کے بعد ہوتی ہے کہ ان مختلف اخلاط مین عفونت آجائے اور جب یہ ختم ہو کر راد ہو جائین اور سودا پیدا ہو اور استفراغ ان کا بذریعہ طبیعت کے خود بخود ہو سکے اور نہ استفراغ صناعی طبی کیا جائے اور سودا متعفن ہو جائے تو ظاہر ہے کہ ربع پیدا ہوگی اکثر بعد مرض طحال کے جسمین تلی جذب سودا سے عاجز ہوتی ہے حمی ربع پیدا ہوتی ہے اسلیئے کہ جب طحال سے جذب خلط سوختہ کا نہین ہوتا تمام بدن مین منتشر ہو کر متعفن ہو جاتا ہے اور ہر گونہ مرض ربع خالی طحال کی وجہ خواہ صلابت سے نہین ہوتی ہے حمی ربع کسی جسمین سلامت مریض یا دہ طلنون ہے وہی سبب ہے کہ بوجہ ورم طحال خواہ اور کسی مرض کی عادت نہوئی ہو اور بعد حدوث ربع کے طحال مین ورم آگیا ہو اسواسطے کہ جو ربع ورم طحال سے پیدا ہوتی ہے اکثر انجام اسکا استسقا خواہ قبلیہ جو ورم سوداوی تخمین کا ہے ہوتا ہے جو ربع کی سلیم قسم ہے اکثر امراض سوداوی مثل مالیخولیا اور صرع سوداوی نجات دیتی ہے اور جب تک مرض ہے تشنج رطوبی سے امان ہوتی ہے اس لیئے کہ خلط یابس اکثر اسمین ہلاکت سے بے خوفی ہوتی ہے اگر اس تپ کی تدبیر اور معالجہ مین خطا نہ ہو سال بھر سے زیادہ نہین رہتی ہے اور بہتیر بارہ برس تک بھی خواہ اس سے کم و بیش رہتی ہے مترجم کہتا ہے علی گیلانی اس مقام پر بمفاخرت کہتے ہین کہ مین نے ہزارون بیمارون کا جو مریع تھے علاج کیا اور چھ مہینے سے کم مین انھین صحت حاصل ہوئی اور صاحب غایۃ المفہوم بھی اسکی نقل کے بعد کہتے ہین کہ شاید اس مفاخرت مین کوئی اور بھی علی گیلانی کا شریک ہو اگر خدمت ماہران فن کی اُسنے کی ہے اور خاندان اطبائے ماہرین سے ہو یعنی مین بھی اسیطرح اس تپ کا علاج کر چکا ہون مترجم نا کسار نے بنظر قواعد تدبیر نفسانی یعنے عمل جذب اور سلب امراض کے تجربہ کیا تو قطن بندوف یعنی روئی دھنی ہوئی مریض کے ہاتھ پر بعد بھر دینے از نفسانی کے جیسا کہ ماہران فن پر واضح ہے قبل از نوبت نصف ساعت آگے اور دونون پاؤن مین تا بیدا انجیر کی پتی کعب پر باندھے اور مریض طرف روئی کے دیکھتا ہے پہلے وہ اس تپ اور لرزہ سے نجات پاتا ہے اور لکھنؤ مین بعض احباب نے بارہا امتحانًا چند مریض پر اپنے روبرو یہ تدبیر کرائی اور شفا ہوئی اور معمول اور مجرب اکثر احباب مترجم کا حمی ربع اور ناقص خفیف غیرہ مین یہی تدبیر ٹھہر گئی ہے اور نہایت سہولت کے ساتھ صحت حاصل ہوتی ہے کبھی شاذ ایسا ہوتا ہے کہ دوسری نوبت یہ تدبیر کرنی پڑے سال بھر اور چھ مہینے کے علاج کا انتظار کیا ضرور ہے ایک ہی روز مین زوال مرض ہوتا ہے بس مین حمد الٰہی ہزار زبان سے کرتا ہون کہ یہ دولت خاص میرے واسطے اُسنے اُٹھا رکھی تھی وکم ترک الاول للآخر تتمہ حمی ربع جو طولانی ہو اخیر کو منجر باستسقا ہوتی ہے

یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ فصل خریف ربع کی دشمن ہے اسلئے کہ اس فصل میں تخلیط مواد زیادہ ہوتی ہے اور سبب وہ ربع کا بڑھتا ہے علامات معلوم
ہو کہ حمی ربع پہلے تھوڑی سردی سے شروع ہوتی ہے بعد اسکے بروقت زیادہ ہوتی جاتی ہے پھر نزدیک قریب ختم نوبت کے تھوڑی تھوڑی
سردی کم ہوجاتی ہے جیسے تپ بلغم کی۔ تپ سردی کا بھی یہی حال ہے جب ربع میں دورہ ہو اور بدن گرم ہوتا جائے تو گرمی زیادہ نہیں ہوتی
اگرچہ بہ نسبت بلغمی تپ کے اسکی گرمی زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے اسلئے کہ حرارت ربع کی چونکہ بدشواری مشتعل ہوتی ہے کہ مادہ بارد ہو اور غلیظ
بھی ہے اور مشتعل ہوتی ہے تو بقدر معتد بہ بھڑکتی ہے یعنی دیر تک ٹھہرتی ہے جیسے موٹی لکڑی سوکھی کہ اسمیں اگرچہ آگ دیر میں اثر کرتی ہے
مگر دیرپا بھی ہوتی ہے ربع کی حرارت تمام بدن میں نہیں ہوتی بلکہ وہ ایسی گرمی ہوتی ہے کہ بوجہ لذع خلط کے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے
اور رونگٹے جلد پر کھڑے ہوتے ہیں اور ثقل یا گرانی بھی پیدا ہوتی ہے اُسکا سبب غلاظت مادہ کی ہے کہ اُسکا بخار بھی ثقیل ہوتا ہے اور
اس تپ کی سردی کے ہمراہ درد بقدر ہوتا ہے گویا ہڈیاں ٹوٹی جاتی ہیں اور لرزہ کی شدت ایسی ہوتی ہے کہ دانت پر دانت بجتے ہیں مگر ایسا
لرزہ نہیں جیسا کہ بلغمی تپ میں ہوتا ہے اور ربع کے لرزہ کے وقت ضعف بصر بھی عارض ہوتا ہے یہ تاریکی اُسی بخار کی ہے جو سودائے متعفن
سے ظلام اور تاریک اُٹھتا ہے مگر یہ تاریکی بروقت نضج کے زائل ہوجاتی ہے اسلئے کہ رداءت مادہ کی بعد نضج کے کم ہوجاتی ہے اور جیسی ابتدا
میں ہوتی ہے ویسی باقی نہیں رہتی علامات ربع سے جو پہلے اس تپ سے پہلے ہوتے ہیں از قسم طولانی حمیات کے خواہ ضعف طحال اور
درد ہونا تلی میں ایضاً علامات ربع سے حال مزاج کا اور دلائل سوداوی ہونے مزاج کے خواہ سن اور فصل اور غذائے بارد یابس کا
استعمال اور سحنہ کا تضعیف یعنی نحیف ہونا اور عادت کا لحاظ کہ غسل زیادہ کرتا ہو خواہ کپڑے خشونت دار پہنے اور گرم خشک مکان میں سکونت
اختیار کرتا ہو اور مثل اسکے اور چیزیں۔ دورہ اس تپ کا چوبیس گھنٹے کا ہوتا ہے یعنی وہ زمانہ جس میں تپ شروع ہو کر اُتر جائے اور اڑتالیس گھنٹہ
زمانہ فترت کا ہوتا ہے کہ مریض تپ سے خالی ہوتا ہے پس مجموع زمانہ ایک دورہ کا بہتر گھنٹہ ہوتا ہے اکثر فصل صیف میں جو تپ ایکدن درمیان
کرکے آتی ہو چار دورہ میں وہی تپ ربع ہوجاتی ہے اکثر وہ حمیات جن کے مادے مختلف ہوتے ہیں اُن سے ایسے حمیات ربع پیدا ہوجاتے ہیں کہ
انتظام میں اُن کے خلل ہوتا ہے سبب اُسکا اختلاف اخلاط باقیہ کا ہوتا ہے جو بعد زوال پہلے حمیات کے باقی رہجاتے ہیں پھر جسوقت ان اخلاط باقیہ
کا استقرار ترمد یعنے خاکستر ہونے پر حال واحد پر ہوجاتا ہے ربع منتظم پیدا ہوتی ہے جو ربع بلغم کے احتراق اور سودا بننے سے پیدا ہوتی ہے اُسکے
دورے طولانی ہوتے ہیں اور اکثر یہ ربع بعد مواد طبیہ بلغمیہ کے پیدا ہوتی ہے اور عرق دیر میں نکلتا ہے اور بدن غلیظ ہوتا ہے اور صلابت نبض میں کم ہوتی ہے اکثر [illegible]
حمیات بلغمی کے پیدا ہوتی ہے اور جو ربع خون کے احتراق سے پیدا ہوتی ہے اُس سے پیشتر علامات خون کے پیدا ہوتے ہیں کہ منہ میں حلاوت اور اشتہائے طعام کم اور ثقل بدن اور ماندگی زیادہ
ہوتی ہے اور دموی تپ کے علامات مطبقہ ہو یا سونوخس قبل اس ربع کے واقع ہوتے ہیں اور سرخی بول کی بھی اس ربع پر مقدم ہوتی ہے اور سحنہ بدن بوجہ سرخی اور انتفاخ کے اور سن شباب
یا طفولیت اور فصل ربیع بھی اسی پر دلیل ہوتی ہیں کہ انتقال حمی دموی کا ربع کی طرف ہوا ہے اور اکثر بعد حمیات دموی کے یہ ربع واقع
ہوتی ہے جو ربع احتراق صفرا سے ہوا ہو اس میں نبض بہت سریع اور متواتر ہوتی ہے اور لرزہ اور سردی سے شروع کرتی ہے اور ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ گوشت پسا جاتا ہے پیاس بہت لگتی ہے پسینا بھی خوب نکلتا ہے اور غضب اور پیاس میں التہاب یعنی بھڑک پیدا ہوتی ہے سحنہ
بدن اور سن اور فصل بھی اسپر دلالت کرتی ہیں اور کبھی بعد حمی صفراوی کے اس ربع کا پیدا ہونا اسی پر دلالت کرتا ہے کہ احتراق صفرا سے پیدا ہوتی ہے
نبض اس ربع میں مائل بصلابت ہوتی ہے بسبب یبوست خلط کے اس لیے کہ یہ خلط جذب کرتی ہے شریان کو اندر کی طرف پس شہوت اس
نبض کا باطل ہوجاتا ہے جیسے نبض شیخ کی ابتدا میں ہوتی ہے اور کبھی ابتدا میں نبض مستوی ہوتی ہے جب تک خلط سوداوی نہ تحرک

ز پیدا ہو اور جب مادہ متحرک ہو نبض میں اختلاف نمایاں پیدا ہو جاتا ہے اسلیے کہ فضول میں غلاظت ہے اور تفاوت اس نبض کا بروقت فترت کے بخوبی
ظاہر ہوتا ہے اور یہ تفاوت کامل دلالت ربع پر کرتا ہے اگر نبض میں انبساط غیر مستوی اور انقباض جسمیں سرعت زیادہ ہو برخلاف غب کے پیدا ہوتا
ہے نبض ربع کی بہ نسبت غب کے زیادہ صغر اور تواتر میں محسوس ہوتی ہے مگر بطی ہونے میں بلغمی کی شکل ہوتی ہے اور ابتدائے نوبت میں اسکا بطور زیادہ
ہوتا ہے اور تفاوت اور اختلاف میں کثرت ہوتی ہے اختلاف کل حمیات کی نسبت بعد ابتدائے نوبت کی عظم اور تواتر اور سرعت شروع ہوتی ہے
بول ربع میں جمیع اوقات میں عدم نضج پر مشابہ ہوتا ہے اس لیے کہ مادہ بارد اور غلیظ ہے لیکن منتہی کے وقت جید ہو جاتا ہے مگر اسکے احوال اور
الوان مختلف ہوتے ہیں اسواسطے کہ سودا چند اخلاط سے پیدا ہوتا ہے ربع میں نضج پیدا ہونے کی علامت یہ ہے کہ لرزہ میں نرمی پیدا ہو۔
مگر بول ابتدا میں سپید مائل بہ سبزی اور خام ہوتا ہے کہ اس میں نضج جید نہیں ہوتا اور بعد ابتدائے اسکا حال مختلف اور رنگ برنگ ہوتا ہے اسلیے کہ
تولد سودا کا چند اخلاط سے ہوتا ہے اور انحطاط کے وقت البتہ سیاہ ہو جاتا ہے اور پسینا ربع میں بہ نسبت بلغمی تپ کے زیادہ نکلتا ہے اور صفراوی تپ
کی بہ نسبت کم نکلتا ہے اور پیاس کم ہوتی ہے ہاں اگر سودائے صفراوی سے ربع پیدا ہو تو پیاس بھی زیادہ ہوتی ہے علاج اس مرض میں پہلے یہ
دیکھنا چاہیے کہ یہ ربع سودائے دموی سے ہے یا سودائے بلغمی سے یا سودائے صفراوی سے یا سودائے سوداوی سے بعد اس کے جیسا مادہ
ٹھہرے اس کے مناسب جو تدبیر ہم بیان کرتے ہیں کرنی چاہیے۔ مگر جمیع اقسام اس تپ کے بعض احکام علاج میں شریک ہیں اسلیے کہ جمیع
اقسام کی ابتدا میں لرزہ پیدا ہوتا ہے اسواسطے ضرور ہے کہ تامل کریں کہ آیا خون میں غلبہ ہے خصوصاً جس وقت کہ ربع سودائے دموی سے پیدا ہوتی
ہو کہ اسوقت فصد کر کے خون بقدر حاجت نکالا جائیگا اور بیشتر بوجہ کثرت اور رداءت خون کے مقدار کثیر کا نکالنا واجب ہوتا ہے اگر فصد بے حاجت
کی جائیگی تو دو وجہ سے مضر ہوتی ہے اول تو ضعف پیدا کرتی ہے دوسرے سودا کی ضد یعنی خون جو نکلتا ہے اور حرارت اور رطوبت کم ہوتی ہے تو برودت
اور یبوست غالب ہوتی ہے اور تحریک اخلاط فاسدہ کی طرف خارج کے ہو کر اچھے اخلاط کو بھی فاسد کر دیتی ہے لیکن یہ بھی حکم مشترک جمیع اقسام
ربع میں ہے کہ ابتدا میں استفراغ مادہ مرض کا تھوڑا سا واسطے تخفیف مرض کے کرنا چاہیے بالکل اخراج مادہ کا کہ جس سے بالکل بدن
پاک ہو جائے نکرنا چاہیے۔ کہ یہ بات وقت نضج کے مناسب ہے جیسا ہم آگے اس کی طرف اشارہ کریں گے اور استفراغ سبک بھی ایک دن
بعد نوبت کے کرنا چاہیے اور قوی دوا مرض میں نکرنا چاہیے۔ استعمال مرطبات کا یعنی جو دوائیں مزاج کو مائل برطوبت کریں واجب ہے اور اگر شرب
دوا بوجہ ضعف معدہ کے مناسب نہ ہوں ان کے عوض اسی فائدہ کے حقنے کی دوائیں قوی نہ ہوں قوی دوا ان کا حقنہ بوقت منتہی کے
البتہ جائز ہے اگر طبیب بناء تعود یعنی جرأت جاہلانہ ابتدا میں سودا کا اخراج کئی مرتبہ قوی حقنوں سے کر کے مرض کو دور کرے تو کبھی یہ تدبیر کارگر
ہوتی ہے مگر صواب یہ ایسا ہے کہ خطا کرنے کے بعد پیدا ہوا ہے اور اس صفت کو ایسی سود تدبیری سے تپ ایسی دائمی نہ جاتا چاہیے بروز
نوبت کے کھانے سے منع کرنا چاہیے اور فاقہ کی تکلیف دینی چاہیے اور آب سرد سے قطعاً باز رکھنا چاہیے ہر روز گوشت تیہو خواہ چوزہ مرغ کا
ابتدا میں تین خواہ چار روز تک دینا چاہیے پانچویں دن سے فقط چوزہ مرغ کا دینا چاہیے کہ ہر وقت میں بہتر ہے۔ سوائے روز نوبت کے بہتر وقت
گلقند گرم پانی میں ملا کر دو مرتبہ پلانا چاہیے یا تین تین گھنٹہ درم سکنجبین ملا کر استعمال کریں اور یہ معلوم ہو چکا ہے کہ اگر سودا صفراوی ہو ابتدا
میں ایسی چیز کا استعمال ہو طبیعت میں اطلاق صفرا پیدا کرے ضرور ہے مثلاً ہلیلہ زرد اور بنفشہ وغیرہ اور اگر سودا بلغمی ہو ایسی چیز کا استعمال
واجب ہے کہ جس سے کسیقدر اخراج بلغم کا ہو مثلاً دوا میں تھوڑا سا تربد شریک کریں اگر سودا سوداوی ہو ایسی دوا ابتدا میں جس میں کسیقدر
بسفائج اور افتیمون شریک ہو واسطے اخراج بلغم کے ضرور ہے یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ ہر ایک میں جس قوت کی دوا ملا کر استعمال کریں

اچھی طرح اُس قوت کو اُٹھا لیتا ہے اور بیشتر تنہا ماء الجبن کا استعمال خصوصاً اگر حرارت غالب ہو انجاح مرام اور برآمد کام میں کافی ہوتا ہے اور گلقند
اور اُسکا صاف پانی جو خوب پانی بھگاکر نکالا جائے قائم مقام ماء الجبن کے ہے خصوصاً اگر معدہ میں ضعف ہو تو ماء الجبن سے افضل ہے اِسیطرح
اگر غلیظ مادہ ہو یعنی سوداے بلغمی ہو جب بھی گلقند کا استعمال تسکین ہو اور قے کرانا بھی بہت نافع ہے خصوصاً قبل از طعام کے اور بعد طعام کے نہار
مناسب ہے بالتخصیص سوز نوبت کے قبل از نوبت علی الخصوص اگر سوداء بلغمی ہو بہت سودمند ہے اور قے کا نفع فقط ابتداے مرض میں مخصوص نہیں
بلکہ یہ تدبیر ہر وقت مفید ہے اسواسطے واجب ہے کہ زمانہ ابتدا اور اوائل نضج میں بہ سختی استفراغ فضول کا ایسی چیز سے نکرایا جائے جسمین
سخونت قوی ہو یا وہ دوا جو خشکی زیادہ پیدا کرے خواہ ترک غذا سے وہ خشکی پیدا ہوا اور ایسی دوا کا استعمال کرین جو ضعف پیدا کرے اسلیے
کہ اُس سے اگر ابتدا میں اسہال ہوگا سواد صالح زیادہ نکلجائینگے لہٰذا ابتدا میں تدبیر لطیف بھی نکرنی چاہیے کہ اُس سے بھی ضعف
پیدا ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر صیف میں خواہ جاڑون میں ربع شروع ہو پہلے آب جو ہمراہ سکنجبین کے واسطے کھولنے اُن [illegible] ہونے سے
جمع ہونے سے اخراج اور ادرار فضول کا ہوتا ہو پلانا چاہیے اور اس فصل کی ربع جلد تر زائل ہوجاتی ہے استعمال آب شعیر اور سکنجبین کا بعد
نوبت اول کے دوسری نوبت میں تین چار گھنٹے پیشتر کرانا چاہیے ۔ اگر جاڑون میں ربع عارض ہو تو مدرات کا استعمال مناسب ہو اسلیے
کہ قے اور اسہال اس فصل میں دشوار ہے قرص کا استعمال کسی طرح درست نہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سرد تر چیزین جو باسانی نہ ہضم
ہو سکین اور کیموس جن کا جید ہے اس مرض میں کبھی موافق ہوتے ہیں اسلیے اُن کی برودت ضد تپ کی ہے اور رطوبت سودا کے یبوست
کی ضد ہے اسلیے واجب ہے جسوقت ضرر کا خوف نضج میں نہ ہو ایسی چیزون کا استعمال کیا جائے اور وہ مقدار جسمین خوف نضج کی ضرر کا
نہیں ہے تنہا خواہ کوئی ایسی چیز شریک کرکے جو حار رطب ہو دیجائے کہ اُن چیزون کی برودت کی تعدیل کرے اور رطوبت میں کمی نکرے
ایسی چیزین یہ ہی ہیں جنمین حرارت اعتدال کے ساتھ ہو۔ سرد خشک چیزون سے نہایت احتراز کرنا چاہیے کہ اُن کی جہت سے خلط سوداوی
بھی پیدا ہوتی ہے اور نضج میں خامی بھی واقع ہوتی ہے سرد تر چیزین جو اس مرض میں موافق ہیں۔ جیسے کاسنی کاہو خربوزہ شفتالو۔ کبھی
ایسی چیزون سے اجتناب بوجہ شدت برودت کے کیا جاتا ہے جیسے کاہو میں ہو اور میٹھے خربوزے میں نہیں ہے بالخوف ادرار جسکی
جہت سے خون میں غلاظت پیدا ہوتی ہے اور یہ بات خربوزے میں ہو یا اس جہت سے پرہیز کیا جاتا ہے کہ اُس شے میں ایک ایسا بھی جز
ہے جو عفونت پر آمادہ ہو یہ بات شفتالو میں ہے الغرض سرد چیزون کے استعمال میں ان قباحتون کا لحاظ رکھنا چاہیے ۔ گرم غذا جس میں گرمی
باعتدال ہو اور رطوبت زیادہ ہو بہت نافع ہے خصوصاً جسوقت اُسکی گرمی کی تعدیل کیجائے اور مادے کے نضج میں اس غذا سے کچھ اعانت
تچاہی جائے اور سرد تر غذا ملائی جائے جیسے انجیر کو کاسنی میں ملا کر کھلائیں شروع تپ میں ایسی چیزون کا کھانا جسمین شوریت اور تیزی
اور تقطیع ہو کچھ مضر نہیں بشرطیکہ حرارت کے بڑھجانیکا خوف نہو اور آخر میں چونکہ حرارت نرم ہوجاتی ہے ایسی چیزون کا استعمال ضرور چاہیے ۔
قرص افسنتین ابتداے انتہا تک نافع ہے منجملہ اُن چیزون کے جو اس مرض میں نافع ہیں گرم پانی میں بیٹھنا خواہ میٹھے پانی میں ہر روز قبل
غذا کے اور حمام ایسا کرنا جس سے ترطیب حاصل ہو اور عرق برآمد نہو اور حرارت ہیجان میں نہ آے اور خوش حالی اور آسایش کا التزام کرنا
اور ریاضت اور حرکات بدنی اور نفسانی کا ترک کرنا کل سوداوی تپون میں احتیاج ترطیب کی ہے لیکن اُسکے تبرید اور تسخین کے محتاج ایسے
ہونے میں اختلاف ہو اور مسہلات کی طرف اسواسطے حاجت ہو کہ اُن میں تقطیع اور جلا اور اطلاق کی قوت ہوتی ہے بغرض تخفیف
کے محتاج ایسے مسہلات نہیں ہیں بمعدہ کی بھی رعایت اپنے ضمادات سے جو مقوی ہون اور حرارت اُن کی قوت اور لطافت کی درمیانی ہو

حسب مقتضائے حال کے ضرور ہے اور طحال و جگر کی رعایت کرنی چاہیئے کہ ان میں سے کسی میں ورم یا سختی پیدا نہ ہو جائے کبھی قے سے تنقیہ کرنے
میں اور تپ خواہ تخم ترب کی بھی حاجت ہوتی ہے کہ سکنجبین ملا کر استعمال کریں اور کبھی قے کرانے میں پہلے چقندر اور نمکین مچھلی اور رائی وغیرہ بنظر
اسقاط کھلاتے ہیں اور کبھی بعد ان چیزوں کے کھلانے کے بہت سا پانی ملا کر سکنجبین پلاتے ہیں اور قے کراتے ہیں منجملہ ان چیزوں کے
جو بروز نوبت کھلا کر قے کرائیں تاکہ سردی برد اور لرزہ تیزی تپ سے امان حاصل ہو یہ ہے کہ لہسن اور شہد کھلا کر سکنجبین عسلی پلائیں اور پیٹ بھر کے
کھانا کھلائیں پھر گرم پانی سے قے کرائیں جب نوبت کا زمانہ گذر جائے رات کو تھوڑا سا کھانا دینا چاہیئے اور صبح کو حمام کرانا چاہیئے۔ قے کرانے
کیواسطے کھانا پانچ گھنٹے نوبت سے پہلے کھلانا چاہیئے اسلیئے کہ تدبیر اکثر نافع ہوتی ہے اگر چہ قے نہ آئے قبل از نوبت کے قے کرانا ہر خلط کی
تپ کی نوبت میں خفت پیدا کرتا ہے اور اس تپ کو زائل بھی کر دیتا ہے ایک عمدہ تدبیر یہ بھی ہے کہ بروز نوبت فاقہ کرائیں اگر کوئی مانع ضعف وغیرہ
کی قسم سے ہو اور تب تک کہ نوبت تمام ہو جائے کچھ نہ کھائیں اور نوبت کے دوسرے روز حمام میں داخل ہوں اگر مادہ میں نضج آچکا ہو تو برہم سعرف
حمام کریں ورنہ فقط گرم پانی اتنا بدن پر ڈالیں جس سے لذت بدنی اور ترطیب حاصل ہو مگر بقدر پانی گرم نہ ہو جو خلط میں ثوران اور جوش پیدا
کرے اور نوبت کے تیسرے دن قے کا استعمال کرانا چاہیئے سواسطے کہ فضلہ طعام باقی ہوتا ہے اور واسطے اخراج اس فضلہ کے جسمیں بلغم
نے رقت پیدا کر لی ہے علاوہ برین مناسب ہے کہ قے بروز نوبت بھی کرائی جائے اگر سودا دموی ہو فصد باسلیق نافع ہے اور بعد فصد کے استفراغ
لطیف اسہیل و ان سے بعد تنقیہ خون کا ہو اور ورم کے شکاعی باد اور دسفائج شاہترہ ہلیلہ کابلی اسمیں داخل ہو یہ قسم ربع کے علاج کو جلد قبول کرتی
ہے اگر سودا صفراوی ہو تبرید اور ترطیب میں بذریعہ دوا اور غذا کے مبالغہ کرنا چاہیئے اور صندل پانی میں بٹھلانا اور ایسے ہی پانی سے نہلانا جب ہو اور
تلئین طبیعت کی ایسی دوا سے جیسے بنفشہ اور ماء الجبن سے ہوتی ہے جسمیں تھوڑی بسفائج اور سکنجبین افتیمونی شربت ورد آب اللبلاب ملا ہوا
ابتدا میں کرنی چاہیئں اور اسہال بیشتر تو بعد بیس دن کے مؤثر ہوتا ہے اس لیئے کہ نضج مادہ کا سودائے صفراوی میں بعد بیس دن کے ہوتا ہے بعد مسہل
کے تلئین خفیف کے رفتہ رفتہ ایسی دوا دیجاتی ہے جس سے تلطیف اور تقطیع حاصل ہو اگر ایسے بیمار کے معدہ کی اصلاح کی حاجت ہو مزورات
اور ادہان سے اور ایسا طلا جس کی قوت حرارت کی ہا ہو اور برگ افسنتین اور اکلیل الملک وغیرہ سے زیادہ نہ ہو کرنی چاہیئے۔ زیادہ فاقہ کرنا تا اینکہ بروز
نوبت بھی اس بیمار کیواسطے مناسب نہیں ہے اگر چہ بروز نوبت تھوڑی سی غذا بے مزا پر کیوں نہ اقتصار کیا جائے تنقیہ کرنے والی دواؤں میں جو اس قسم
میں نافع ہیں ان میں ایک جوشاندہ ہے ہلیلہ افتیمون سنا سکنجبین جسمیں بنفشہ بھی جوش دیا گیا ہو ان دواؤں سے جوشاندہ طیار کر کے پلائیں کبھی ایسے
بیمار کو حلتیت یعنی ہینگ بھی پانی میں گھول کر نہار منھ پلاتے ہیں اگر متلی پیدا ہو تو قے کریں اگر سودا بلغمی ہو سکنجبین عسلی کی اصلاح آب کرفس اور
رازیانہ وغیرہ سے کر کے استعمال کریں گے اور اگر تلئین کی حاجت ہو اس دوا میں پہلے تھوڑا سا زہرہ جو مخرج بلغم ہو اور بسفائج شریک کریں گے
اور رفتہ رفتہ غاریقون تک قوت اجزائے مسہلہ کی بڑھائیں گے اور سکنجبین بزوری جو شہد سے بنے اور اس کے ذریعہ سے قے کرائیں گے خواہ
مثل سکنجبین کے اور دوا سے تا اینکہ نضج شروع ہو جائے اور معدے کی سینک اور ضماد قوی تر دواؤں سے بہ نسبت سودائے صفراوی کریں گے
یہاں تک کہ خرمائے خشک اور انجیر خشک و مثل اسکے استعمال کرینگے اسیطرح مالش معدہ کی ادہان حارہ سے بڑھتے بڑھتے روغن قسط تک کرینگے
بھی قے کرانے میں سکنجبین کیساتھ تھوڑی سی خربق سفید بھی ملانی پڑتی ہے اور اگر مادہ اس سے زیادہ غلیظ ہو تو خربق سفید ملیکر مولی میں داخل کر کے
رکھتے ہیں خواہ رات کو خربق مولی میں رکھکر صبح کو خربق نکالکر مولی کھلاتے ہیں خواہ خربق کو مولی میں رکھا خود بھی مگر استعمال کراتے ہیں اگر خوف
ضعف قوت کا نہ ہو اگر سودا سے سوداوی ہو یعنی خالص درد خون سے پیدا ہوا ہو سکا اسہال ابتدا میں بہ نسبت بستہ ہو آب بلاب لے کر

سے مناسب ہے اور یہ بھی اچھا ہے کہ گلقند عسلی خواہ گلقند شکری کا استعمال کیا جائے اور آخر میں تپ کے استفراغ ایسے جوشاندہ سے کرانا چاہیے جسمیں ہلیلہ زرد
ہلیلہ سیاہ شاہترہ زبیب داخل ہو مرض میں نضج پیدا ہو اسوقت بھی فصد کا عمدہ موقع ہے رگ باسلیق کی فصد لینی چاہیے اور کھانا کھانے کے بعد قے
خواہ بقوت یا بنرمی کرانی چاہیے جیسا مقتضائے وقت ہو اور جیسی حاجت ہو اور قے کی مداومت کرانی چاہیے کہ وہ اصل تدبیر ہے اور کامل علاج
ہے اور استفراغ مادہ کا مشروبات اور ان سے اور قوی حقنوں سے کرنا چاہیے جو دوائیں ایسے وقت قابل استعمال کے ہیں وہ یہ ہیں افتیمون بسفائج
غاریقون اسطوخودوس حجر ارمنی مغسول یا غیر مغسول لاجورد مغسول یا غیر مغسول عصارہ برگ تخمکشت شراب عسل اور کبھی اگر مادہ زیادہ خامی ہو
خربق سود کی بھی حاجت ہوتی ہے اور کبھی ربع صفراوی میں سنا اور شاہترہ مع افتیمون کے ہمراہ سکنجبین کے دیتے ہیں اور اسی پر قناعت کرتے
ہیں بعد استفراغ کے مدرات کا استعمال کرتے ہیں اور اسوقت جب استفراغ سے فراغت ہو چکے ربع بلغمی اور سوداوی میں تریاق اور
مثرودیطوس اور دوائے حلتیت اور دوائے کبریت پلاتے ہیں اور مرچ سیاہ تنہا پانی میں پیس کے پلانی چاہیے اور رائی کا استعمال ہر روز
درست نہیں ہے بلکہ تین دن میں ایک دن دے سکتے ہیں داخل ہو اس تپ کے اور قبل استفراغ کے بیچ ایسے اوقات کے دیں کہ ان میں فاصلہ ایسا
ہو یعنی کبھی کبھی استعمال کریں اسطرح سے معجون فلافلی اور مثل اسکے تیز جوارشات کا استعمال کرنا چاہیے اور ان دواؤں کے دینے میں قبل نضج کے
جلدی نہ کرنی چاہیے اسلیے کہ اگر تریاق وغیرہ اول تپ میں دیئے جائیں ایک نئی قسم کی ربع پیدا ہوگی اور بیشتر اور قسم کے امراض پیدا کرے گی۔
خصوصاً جاڑوں کی فصل میں اور آخر میں مرض کے اگر فصد واجب ہو میں اسپر جسارت کرتا ہوں جالینوس کہتا ہے میں نے ایک خلق کثیر کو
ربع سے نجات دی ہے اسطرح پر کہ ان کو بعد نضج کے مسہل پلایا ہے اس کے بعد عصارہ افسنتین اسکے بعد استعمال تریاق کا کیا ہے میں کہتا
ہوں کہ فقط حلتیت اور فلفل نہایت نافع ہیں اگر نضج ظاہر ہو جائے اور مرض منتہی کو پہونچ جائے صحنا یعنی ماہیابہ جو ایک طور خاص پر مچھلی
کو طیار کرتے ہیں اور نانخواہ کبر اور رائی اور مری کی بھی اسکو کھلانی چاہیے اور جو چیز کہ اسمیں قوت تلطیف کی زیادہ ہو وہ بھی مناسب ہے اور
کبھی بعد چالیس دن کے ہر روز صبح شام بقدر کنار دشتی کے دوائے حلتیت کھلانے کی حاجت ہوتی ہے اگر تپ میں تیزی نہ ہو اور مادہ
سوائے سوداوی نہ ہو بعد ظہور نضج اور ہو پہنچنے منتہی کے یہ قرص نافع ہے عصارہ غافث زعفران ہر ایک پانچدرم سقولوقندریون لک [illegible]
طباشیر ہر ایک پانچدرم تخم حماض تخم خرفہ گل سرخ سنبل الطیب تخم کشوث انیسون تخم کرفس بیخ کبر لسان ثور تخم رازیانہ ہر ایک چار درم
آب کرفس میں قرص طیار کریں اور آب رازیانہ اور کاسنی اور کشوث کیساتھ پلائیں یہ دوا وجود ذخیرہ سے نافع ہے جب نضج اچھی طرح سے
مادہ میں آجائے اسوقت مرستاقیش ۲ درم سنبل الطیب تیرہ درم فطراسالیون پندرہ درم انیسون پندرہ درم عاقرقرحا قسط فقاح اذخر پانچدرم
شراب کہنہ خواہ شیرہ یا سکنجبین [illegible] معجون بنائیں مقدار شربت اس معجون کی سات درم کبھی آخر میں اس تپ کے جب مرض کتفیہ ہو جاتا ہے اس غرض
سے کہ تپ کی اذیت کم ہو پہنچے اور کثرت حرارت میں تخفیف ہو اور مادہ کی تلطیف بھی ہو جائے یہ دوا پلاتے ہیں بزرالبنج بسرج ایک قیراط
حلتیت قریب ثلث باقلا کے اذین قبیل یہ بھی دوا ہے فوتنج بستانی چار مثقال تخم ادمنگن [illegible] مثقال افیون ایک مثقال چھوٹے چھوٹے قرص
بنا کر سایہ میں خشک کریں مقدار شربت اس دوا کی ایک درم یہ بھی دوا جید ہے۔ اسکا استعمال بعد ظہور نضج آخر مرض تک ہو سکتا ہے زبیب
بستانی یا نہری سوم بری یعنی لہسن اور انار تازہ ہموزن پہلے پانی میں بھگوئیں اس کے بعد جوش دیں اسقدر کہ خوب اثر نکل آئے اور صاف
کرکے بقدر ایک دقیقہ کے پلائیں ایضاً تخم کرفس انیسون قردمانا ہر ایک پانچدرم سعتر بری غافث ہر ایک سات درم نانخواہ چار درم
نمک عربی تین درم زبیب منقی تین رطل پانی میں پکائیں جب ایک رطل باقی رہجائے تب پلائیں یہ بھی دوا ان کیواسطے بہتر ہے نانخواہ

سنبل الطیب مویز منقی ہر ایک سے ایک درم زیرہ رومی انیسون ہر ایک سات درم حلتیت پانچدرم زنجبیل چار درم سلیخہ تین درم بقدر کفایت کے شہد ڈال کر
معجون بنائیں آب کرفس اور رازیانہ کے ہمراہ پلائیں مقدار شربت اس معجون کی ایکدرم ایضاً یہ بھی قرص نافع ہے عصارہ غافث دس درم سقولوقندریون
طباشیر رازیانہ سنبل زعفران پانچ پانچدرم لک مغسول چار چار درم تخم خربزہ تخم خیار چھ چھ درم آب کرفس میں قرص بنائیں ایضاً ریح بلغمی کیواسطے
مر پانچدرم زعفران فطراسالیون پانچ پانچ درم سنبل الطیب ساڑھے چار درم جندبیدستر تین درم انیسون ساڑھے تین درم تخم کرفس کرویا یعنی
زیرہ رومی چار چار درم حب بلسان پوست سلیخہ سپید ہر ایک دو درم سیالیوس مقدونی معجون ہر ایک سے ایک ایکدرم۔ اگر لرزہ میں شدت ہو جائے
شیر گرم پانی اور سکنجبین بست نے کرنا نافع ہے اگر اس سے نہ آئے تقویت اس دوا کی جو دوا میں اوپر مذکور ہو چکیں ہیں ان سے کسب تقویت کرنی
چاہیئے بخیر اس نطول سے جسمیں شبت و بابونہ وغیرہ جوش دیا گیا ہو کے بہت سے چادرے اڑھا کر سخونت کو جمع کرنا ہے بیان ان نسخجات مسہل
کا جن کی حاجت بعد نضج کے ہوتی ہے ہلیلہ کابلی چھ درم افتیمون افسنتین ہر ایک پانچدرم ہلیلہ زرد عصارہ غافث آملہ ہر واحد چار درم تخم
کرفس انیسون رازیانہ ہر ایک دو درم اسکا جوشاندہ بنائیں بہ نرمی اسہال کرتا ہے۔ کشمش دس درم ہلیلہ کابلی افتیمون ہر ایک آٹھ درم شاہترہ سات
درم شکاعی قنطوریون غلیظ ہر واحد چھ درم غافث بیخ اذخر ہر واحد پانچدرم پانچ رطل پانی میں جوش دیں جب ایک رطل باقی رہجائے استعمال
کریں جب خفیف اگر پانچ دن میں ایک مرتبہ استعمال کیا جائے نافع ہوگا اور مجرب ہے۔ افتیمون تربد ہر ایک دس درم کرویا انیسون
ہر ایک سات درم نانخواہ آٹھ درم تخم کرفس رازیانہ ہر واحد تین درم بسفائج چھ درم غاریقون سپید آٹھ درم نمک ہندی پانچدرم ایارج فیقرا
گیارہ درم پودینہ کے پانی میں گولی بنائیں مقدار شربت ڈیڑھ ایکدرم اگر مادہ بلغمی ہو یہ گولی نفع کرے گی نانخواہ غاریقون افتیمون ہر ایک آٹھ درم
تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ ہر ایک تین درم ملح نفطی پانچدرم ایارج ہر ایک ایکدرم مقدار شربت ڈیڑھ دو درم اگر تپ کیساتھ طحال میں درد ہو یہ دوا
نفع کرے گی اور بعد میں اسہال کرنیکو سقولوقندریون پندرہ درم غاریقون بارہ درم ہلیلہ سیاہ ایارج ہر ایک دس درم ہلیلہ کابلی افسنتین ہر ایک آٹھ درم
شکاعی بادآورد کمافیطوس یعنی گلکمندنہ عصارہ غافث ہر ایک سے سات درم ثمرۃ الطرفا یعنی جھاؤ کا پھل بیخ کبر ہر ایک پانچدرم تخم کرفس انیسون
تخم رازیانہ ہر ایک تین درم خواہ اس سے معجون بنائیں یا گولی تیار کریں تغذیہ اصحاب ربع کا صواب یہی ہے کہ ان کی تدبیر میں ہفتہ اول سے تین ہفتہ
تک بقدر تلطیف کیجائے نہ اتنی کہ جس سے ضعف پیدا ہو اور یہ تدبیر اسطرح پر ہو کہ گوشت اور دسومات یعنی ان چیزوں سے جنمیں بساند
اور بدبو آتی ہے بالکل پرہیز کرایا جائے اسلیئے کہ یہ تدبیر ان کے مادہ کو کم کریگی اور اسمیں خفت پیدا کرے گی اور ان کی مدت مرض میں
کمی ہو جائے گی بعد تین ہفتوں کے البتہ قوت کے زیادہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیئے اور مثل سمک صغار راضی خواہ نیمبرشت خواہ چوزہائے مرغ اور تیتر
وغیرہ کے کھلائیں جب ایسی غذا تین ہفتہ تک دیجائے اور ساتھ ان تین ہفتوں کے جسمیں تدبیر تلطیف ہو چکی ہے۔ اب چھ ہفتہ گذر جائیں اور مرض
میں نقصان پیدا نہ ہو پھر رعایت قوت کی اس سے زیادہ قوی غذا سے کرنی چاہیئے اور ایسی چیزیں کھلانی چاہئیں جو زیادہ قوی ہوں مثلاً گوشت
مرغ جوان و بز یکسالہ اور جس طائر کا گوشت نرم ہوتا ہے جیسے تدرو اور دراج اور وہ مچھلی جو بہت بڑی نہو۔ یہ بھی ضرور جاننا چاہیئے کہ مریض ربع
کی غذا میں شرط یہ ہے کہ اسمیں چند خصلتیں جمع ہوں۔ اول تو یہ کہ نفخ پیدا نہ کرے بلکہ محلل ہو اس نفخ کی جو خلط سوداء سے پیدا ہوتا ہے دوسرے یہ کہ
غلیظ نہو بلکہ لطیف غلیظ کی ہو تیسرے یہ کہ قابض نہو خواہ تنگی طبیعت کی صورت نہو بلکہ روانی شکم پیدا کرے۔ چوتھے خون جو اس غذا سے پیدا ہو
تھوڑا و صالح ہو اکثر ایسی غذا وہی ہوتی ہے جسمیں حرارت مع رطوبت ہو۔ اور یہ بات تو پہلے معلوم ہو چکی ہے کہ قبل از نوبت کیونکر غذا دیجاتی ہے اور
نفع گھٹنے نوبت کے پہلے کسقدر بروز نوبت دیسکتے ہیں اور یہ بھی اوپر بیان ہو چکا کہ بیشتر عین وقت نوبت خواہ قریب اسوقت کے دیجاتی ہے

اگر غلبۂ ضعف کا خوف ہو تو بھی یہی صواب ہے کہ تپ حالت گرفتگی میں آئے تاکہ طبیعت مشغول کسی دوسری چیز کی طرف سوائے مادہ مرض کے نہ ہو جائے اور
نقطہ مادہ مرض کے کو نضج اور تحلیل میں مشغول رہے۔ یہ قریب صواب ہے تحقیق اس مرض میں نافع ہے علاج ربع لازمہ کا حال اس تپ کا جیسا ہم اوپر بیان
کر چکے وہی ہے کہ بندرت واقع ہوتی ہے اور قانون علاج کا موافق قاعدہ علاج ربع مفترہ کے ہے اتنا فرق تو ضرور ہے کہ چند چیزیں اس میں بالتخصیص
ایسی ہوتی ہیں کہ اس میں نہیں ہوتی۔ اُن میں سے یہ بھی ایک بات ہے کہ ربع لازمہ میں اگر ادویہ مسخنہ کا استعمال ہو تو سیلان بجانب اعتدال خواہ نہ ہو یہ ہے کہ
اس تپ کے مناسب یہی ہے اسلیئے کہ تپ لازم ہے اسواسطے واجب ہے کہ اسکے علاج میں سکنجبین گلقند اور سکنجبین بزوری اور ماء الاصول جسکا
مزاج معتدل ہو اور فقوع سرحبہ شہد سے تسخین کی جائیں۔ از جملہ خصائص یہ بھی ہے کہ فصد اس مرض میں واجب تر ہے اسلیئے کہ مادہ عروق کے اندر
محصور ہے۔ از آن جملہ یہ بھی ہے کہ اس میں اجازت گوشت کی بہ نسبت ربع مفترہ کے کمتر ہے حمی خمس اور سدس اور سبع وغیرہ اور اُن کا نام
فیماطوس ہے اور کچھ لوگ ان حمیات کو دوار بھی کہتے ہیں یہ سب حمیات ایسے مادہ سے پیدا ہوتے ہیں جو ہم جنس مادہ ربع کی یعنی سوداویت
میں ہوتا ہے مگر انکا مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہے اور کمتر ہوتا ہے اور اکثر سوداے بلغمی سے یہ حمیات پیدا ہوتے ہیں مثل خمس اور سبع اور اُن کے علاوہ
تسع وغیرہ اُن کی نسبت بقراط کا یہ حال ہے کہ ذکر کرتا ہے اور قائل اُن کے وجود کا ہے لیکن جالینوس کا بیان یہ ہے کہ میں نے اپنی تمام عمر میں کوئی تپ
ان اقسام کی نہیں دیکھی بلکہ خمس بھی جو بخوبی متمیز ہو اور بقوت دورہ کرے نظر سے نہیں گذری شاید اگر اس تپ کا وجود ہو تو مخفی اور پوشیدہ ہو گی۔
جالینوس نے توجیہ قول بقراط میں لکھا ہے کہ اگر بموجب قول بقراط ایسی حمیات کی موجودگی مانی جائے تو حمی سبع خواہ تسع کا سبب صرف فقط سوء تدبیر
جو کھانے اور پینے کے امور میں واقع ہو ٹھہرے گی اسطرح پر کہ جسوقت کوئی شخص استعمال سوء تدبیر کا کرے اور اسی طور پر چند روز کرتا رہے اور لا
تو اس سے حمی پیدا ہو گی پھر جب ایسی تدبیر کو اپنی عادت مقرر کرے وقت اسکا ایسا ہی ٹھہرائے اجتماع مادہ اور سوء تدبیر سے برابر اوقات سبع اور تسع
کے ہوا اور یہ تپ پیدا ہو اور اگر اس عادت کو ترک کریں اور صلاح کرے تو پھر آئندہ تپ اس قسم کی عارض نہ ہوتی پس ظاہر ہوا کہ سبب ایسی تپ کا اعادہ سوء
تدبیر کا اوقات معینہ پر ہے اور دورات انہیں تدبیرات کے ہیں کچھ ایسے سوا نہیں ہیں جسکا دورہ ہوتا ہے پھر اسکے بعد جالینوس نے یہ بھی کہا
ہے کہ ایسے حمیات کے امتحان میں ایسی ہی سوء تدبیرات کی رعایت کیجائے تاکہ غلط واقع نہ ہو اور مریض کو حکم ترک کرنے ایسے ماکولات اور مشروبات
کا ایسے اوقات میں کیا جائے جو مستلزم سوء حمیات کے ہونے ہیں علاوہ بریں خود جالینوس گویا ایسے حمیات کے وجود کا منکر ہے اور گویا اسکی
رائے میں اگر ایسے حمیات کا وجود ہو تو اُسکا سبب خواہ مخواہ موجب کوئی اور چیز علاوہ مادہ کے ہو مثلاً سوء تدبیر وغیرہ مگر بقراط بعد تحقیق کے قائل
حمیات سبع اور تسع کا ہوتا ہے اور پھر چونکہ محال ہونا ایسی حمیات کا خواہ متعذر ہونا بوجہ مادہ کے ثابت اور بدیہی نہیں ہے اور بخوبی واضح نہیں ہوا ہے کہ
احتیاج اس تاویل کی ہو جو کہ جالینوس نے سوء تدبیر وغیرہ تجویز کی ہے مترجم کہتا ہے کہ مراد شیخ کی یہ ہے کہ جسطرح دوران مادہ عفونت کا ربع میں
چوتھے دن ہوتا ہے اگر پانچویں خواہ ساتویں خواہ نویں روز کوئی مادہ متعفن دورہ کرے تو کون سا استحالہ اور تعذر پیدا ہو گا پھر ظاہر وجہ کون سی
اسکے تاویل بعید صرف ایسے حمیات کی کیوں پیدا کیجائے اور جالینوس نے جو مادہ کو سبب حمیات کا نہیں تجویز کیا باوجودیکہ ربع میں اُسکی
نظیر موجود ہے اس سے صاف یہی پیدا ہے کہ وہ ان حمیات کو عفونت مادہ کے سبب سے نہیں تجویز کرتا ہے بلکہ محال جانتا ہے **متن** وہ باتیں جو
بقراط نے ان حمیات کے بارہ میں ذکر کی ہیں یہ ہیں کہ حمی سبع طویل ہوتی ہے اور قتال نہیں ہوتی اور حمی تسع اُس سے زیادہ طولانی ہوتی ہے
اور یہ بھی قتال ہوتی ہے۔ یہ بھی بقراط نے کہا ہے کہ حمی خمس سب حمیات سے زیادہ ردی کی ہے اس لیے کہ وہ مرض سل سے پیشتر ہوتی ہے خواہ
بعد سل کے ہوتی ہے اور جالینوس کا قول بہ نسبت حمی خمس کے جیسا ہو وہ اوپر لکھا گیا کہ جالینوس منکر ہے اور کہتا ہے کہ میں نے اس قسم کی

تپ نہیں دیکھی۔ مجھے بہ نسبت قول بقراط کے ایسا گمان ہے کہ وہ حمی خماسی کو جو ارداز حمیات کہتا ہے اسکی یہ وجہ ہو کہ سل سے اُس کی مراد دق ہے یعنی لازم
کو ذکر کیا ہے اور ملزوم مراد لیا اور لفظ خماسیہ کی جو اس کے قول میں موضوع قضیہ مہملہ کی ہو کہ اس الف لام سے استغراق و عموم نہیں مراد لیا ہے اور چونکہ قضیہ
مہملہ حکم میں جزئیہ کے ہوتا ہے اس سے یہ برآمد ہوگا گویا بقراط نے اسطرح پر کہا کہ خماسیہ کی ایک قسم ایسی ہو کہ جو ارداز حمیات ہو اسلیئے کہ وہ قسم
قبل دق کے اور بعد دق کے ہوتی ہے اور اس قول کے معنی کہ قبل دق یا بعد دق کے ہوتی ہو یہ ہیں کہ حمیات میں جسوقت طول ہو جاتا ہو اور
اذیت بڑھ جاتی ہے اور اختلاط اور اختلاف پیدا ہوتا ہو اکثر استعمال ان چیزوں کا اعضاے رئیسہ تک ہوتا ہے اور منجر بہ دق ہو جاتی ہیں اور ایسے
حمیات کی شان سے یہ بات ہو کہ اخیر میں ایک اسلوب معین پر ٹھہر جاتی ہیں اکثر یہ اسلوب ایسا ہی ہوتا ہو کہ تپ ربع پیدا ہوا اسکو ہم نے ربع کی بحث
میں بیان بھی کر دیا مگر ان حمیات کا ربع کی طرف منتقل ہونا اُسوقت ہوتا ہو کہ اخلاط اور رطوبت میں کثرت ہو لیکن اگر ذوبان زیادہ ہو جائے اور
استفراغ محسوس اور غیر محسوس متواتر ہو چکے ہوں اور مادیت اخلاط کی قدرے جسمیں غلظت ہو باقی رہجائے اُسوقت ربع کا ہونا ضرور نہو گا بلکہ
نوبت اس تپ کی ربع سے زیادہ بطے اور دیر میں نہ ہونی چاہیئے اور جب مادہ کو ربع کی طرف انتقال کرنا چاہیئے تھا اُس سے خمس پیدا ہو جائیگی
اور ایسے ہی تقریر سے لائق حال جن کے یہ ہو کہ اُنمیں استعداد ایسے اشتعال کی ہو جائے جس سے دق پیدا ہو یہ وجہ تپ خمس کی قبل از دق ہونیکے
بیان ہوئی پھر چونکہ دق جسوقت پہلے پہل پیدا ہو کچھ دور دن ہیں ہو کہ اواخر دق میں اخلاط موجودہ بدن میں محفوظ رمادیت میں عفونت عارض
ہوگی ایک تپ پیدا کرے گی جو نہبہ کی جہت سے چونکہ بدن پہلے نحیف ولاغر ہو چکا ہے اب اس تپ عفنہ کے پیدا ہونے سے رداءت اور زیادہ
بڑھے گی اسلیئے کہ یہ تپ خلطی علامات حرارت کی ہوگی کہ احتراق اُس خلط میں بھی پیدا ہو گیا جس میں سے مقدار قلیل باقی تھی اور اسی جہت سے
حرارت و سوزش اس کی کم ہوگی اور یہ بھی ایک وجہ اُسکی زیادتی رداءت کی ہو کہ یہ تپ خلطی حمی دق کی زیادہ ہونے اور دو چند ہونے کی سبب
ہوگی ضرور نہیں ہے کہ جن امراض کے مشاہدہ کا اتفاق کسی زمانہ یا کسی بلد میں نہ ہو تو ان امراض کے وجود سے مطلق انکار کیا جائے جیسا
جالینوس نے کیا ہو اور یہ بھی ضرور نہیں کہ اگر حمی خمس کا وجود مانا جائے تو اُسکے واسطے ایک پانچواں مادہ علاوہ اخلاط چہارگانہ کے تجویز کیا
جائے کہ اس لیئے کہ خلط سوداوی کا دورہ چوتھے دن میں ہوتا ہے اُسکی وجہ نہیں ہے کہ مقتضا اس خلط کا یہی ہے کہ چوتھے دن عود کرے بلکہ اُسکی وجہ یہ
ہے کہ چونکہ یہ مادہ غلیظ اور کم ہوتا ہے بہ نسبت قلت اور غلظ کے اس کے زمانہ میں اتنی مدت کھچتی ہے اور کبھی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض ابدان میں سوداے
غلیظ بہ نسبت مقدار بدن معروف کے کم ہو کہ اُسمیں عفونت پانچویں خواہ ساتویں خواہ نویں دن عارض ہو کسی معترض کو یہ منصب نہیں ہو کہ ہمارے اس دعوی
میں یہ احتمال پیدا کر کے باطل کرے اور کہے کہ مادہ بلغم کو بھی ممکن ہو اگر اُسمیں کمی اور غلاظت زیادہ ہو اُس کی جہت سے ایک دور نوبت سوائے غب کے
پیدا ہو مثلاً ربع یا خمس وغیرہ مادہ بلغم سے پیدا ہوں اسلیئے ہم جواب دیتے ہیں کہ تجویز اور فرض ایک امر واسع ہے کمتر کوئی مدعی ایسا ہو جو اپنے
دعوے کے نقیض سے براہ تجویز ملزم نہ ہو مگر مجرد تجویز اور فرض محض اُس چیز کی جسکا وقوع کبھی دیکھا نہ گیا ہو اور نہ سنا گیا ہو اور نہ کسی تجربہ کار یا
عالم نے اُسکا مشاہدہ کیا ہو کوئی ابطال مدعی میں نہیں ہو سکتی اور نہ یہ تجویز برابر اس تجویز کے ہو سکتی ہے جسکا مشاہدہ مثل بقراط یا ابن زہر نے
کیا ہے مجھے ایک ثقہ اور معتمد نے خبر دی ہو کہ اُسنے حمی تسع کا مشاہدہ کیا اور خمس کا مشاہدہ خود میں نے چند بار کیا ہو اور اُسکے معالجہ میں مجھے باخلاط
سوات کا قائل ہونا نہیں پڑا کہ اس تپ کا مادہ سوداء کے سوائے اور خلط بھی ہے علاج مصنف ان حمیات کا حمی خمس وغیرہ کا علاج مانند
ربع متعبیہ کے ہو اور اس کے علاج میں حاجت فاقے اور تلطیف تدبیر کی زیادہ ہو اور منفذ یسی جس سے مادہ غلیظ متحلل ہو جائے اور نضج
بھی پیدا کرنی چاہیئے اور تغلیظ تدبیر کی بھی حاجت اسواسطے ہو کہ قوت میں بوجہ ضعف نفوذ تلطیف تدبیر اور تغلیظ تدبیر دونوں میں مناسب ہو اسلیئے ایک ایسی تدبیر چاہیئے کہ دونوں کا

احتیاج ہو جائے چونکہ حیات بستہ نہیں ہیں کہ اُنکی جہت سے زمانہ میں قبا دہ ضعف پیدا ہوا چلے ہیں اُنکو لطیف تغیر کرتے ہیں اور کثیف تک کثیف غذا کی بعض دیتے ہیں اور اُنکے فرائض لائق
جسوقت ہم چاہتے ہیں ایسی غذا ذکر کرتے ہیں جو غذائیت جید رکھتی ہو اور سریع الہضم ہو انکو صالح اس سے زیادہ پیدا ہو اور تغلیظ مادہ کی نہ کرے اور نہ مادہ میں زیادتی پیدا کرے - نہایت
نافع معالجات اس تپ کا یہ ہے کہ خرفہ اور تخم خرفہ جسمین خرفہ داخل ہو اور جو زالقی اور تخم خیارین کے بیج سے نئے کر امین اور استفراغ مسہل میں بارہ کا
استعمال کر لیں سکے بعد استعمال زرباج وغیرہ کا مناسب ہو بروقت استفراغ کے تعرق بذریعہ ادویہ کے حمام گرم میں نفع کرتی ہے مگر اب حمام کا
استعمال نہ کیا جائے اور مرطبات کا استعمال ہو حمی دق کا علاج اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ اعضائے بدنی میں مختلف قسم کی رطوبتیں ہیں اُن میں سے بعض
رطوبتیں ایسی ہیں جو واسطے تغذیہ اور ترطیب مفاصل کی آمادہ کی گئی ہیں اور اغلاط اُنہیں کا نام ہے ایک قسم کے رطوبات یہ بھی ہیں جو رگون میں مخزون
رہتی ہیں اُن میں سے ایک وہ بھی قسم ہے جو تمام اعضائے اصلیہ میں پراگندہ ہیں مثل شبنم کے اور یہ دونوں قسمیں یعنی جو عروق میں مخزون ہیں اور جو اعضا
میں پراگندہ ہیں وہ اُن کی پہلی قسم جو تغذیہ اور ترطیب مفاصل کرتی ہے حمی عفونت کا مادہ جیسے ابتدا میں حمیات کے بیان ہو چکا اسواسطے کہ کل
غذا جسقدر بدن میں حاصل ہوتی ہے صرف نہیں ہو جاتی بلکہ اُس میں سے ایک حصہ تغذیہ اعضا میں صرف کرنے کیواسطے باقی رہتا ہے بعض
رطوبتیں ایسی ہیں جن کے بستہ ہونے کا زمانہ قریب ہو گیا ہے یہ وہ رطوبتیں ہیں جو بقوت قریب بالفعل غذا اعضا کی ہوتی ہیں یعنی اُس مقام تک
پہنچ جاتی ہیں اور اُس عضو تک پہونچ جاتی ہیں جسکی جز متحلل کا یہ بدل بنیں گی اور اُس کے قائم مقام ہوں گی اور یہ رطوبات اُس عضو میں یادتی
پیدا کر کے اسکے مشابہ ہوں گے اگر زمانہ اُن کے سیلان کا قریب ہو اور ابھی یہ بستہ نہیں ہوئی ہیں اُن میں سے کچھ رطوبتیں ایسی ہیں جن کے
ذریعہ سے اعضا متشابہۃ الاجزا اول خلقت سے اپنے اجزا میں اتصال بہم پہونچاتے ہیں اگر یہ رطوبت باقی نہ رہی تو اُن اجزا میں تفرق ہو جائے
اور تفتت یعنی ریزہ ریزہ ہونا اور تترب یعنی خاکستر ہو جانے کی کیفیت پیدا ہو جائے مثال رطوبت اولی کی یعنی اُس رطوبت کی جو مثل شبنم
کے پھیلی ہے چراغ کے تیل کی ہے جو چراغ میں بھرا ہوا متراکم رہتا ہے رطوبت اولی کی تفسیر میں شرح قانون اختلاف کرتے ہیں ہم نے بلحاظ ترتیب
ثانی اور ثالث کے فاضل شریف خان کے قول کو اختیار کر کے ترجمہ کیا ہے - مثال رطوبت ثانی کی یعنی وہ رطوبت جسکی بستگی کا زمانہ قریب ہو
ایسی ہے جس تیل کو چراغ کی بتی نے پی لیا ہو اور مثال تیسری رطوبت کی وہ رطوبت ہے جسکے ذریعہ سے اجزا روئی کے آپس میں متصل ہیں جس سے
بتی بنائی گئی ہے جسوقت اعضائے اصلی جو منی سے پیدا ہوتے ہیں خصوصاً قلب میں اشتعال اولی پیدا ہو اُس سے وہ مرض پیدا ہوتا ہے جسکا
نام دق ہے چنانچہ اوائل حمیات میں اسکا بیان ہو چکا ہے حرارت جگر کی بھی اگرچہ کبھی منجر بدق ہوتی ہے لیکن محض حرارت جگر کو دق نہیں
کہتے بلکہ دق وہی ہے جو بسبب حرارت قلب کے ہو یہی حال حرارت ریہ اور معدہ کا ہے کہ وہ بھی بذات خود دق نہیں ہوتی گو منجر بدق ہو جاتی ہے یہ اشتعال
اول جو قلب میں پیدا ہوتا ہے اگر پہلی اعضائے رطوبت کو فنا کرے خصوصاً قلب سے اس رطوبت کو جذب کرے جیسے چراغ کی حرارت چراغ
کے تیل کو جذب کرتی ہے یہ پہلا درجہ دق کا ہوتا ہے اور اسپر اطلاق لفظ دق کا جو اسم جنس ہے کیا جاتا ہے اور زبان یونانی میں اسکو انطیقوس
کہتے ہیں اسلیے کہ اس درجہ کا کوئی خاص نام جداگانہ مثل درجہ دوم اور سوم کے نہیں ہے جسوقت حرارت دق قسم اول کی رطوبت کو فنا کر کے
دوسرے قسم کی رطوبت کی تحلیل شروع کرے یعنی جس رطوبت کی بستگی کا زمانہ قریب ہے اس رطوبت کے فنا کرنے میں مصروف ہو جیسے شعلہ
چراغ کا سارے تیل کو جلا کر اُس تیل کو جلانا شروع کرے جسے بتی نے پیا ہے اسوقت دوسرا درجہ دق کا ہوتا ہے اور اس درجہ کا نام
ذبول ہے اور یونانی میں نارسیوس کہتے ہیں اس درجہ کیواسطے ابتدا رہے اور تین زمانہ اسکے ابتدا اور وسط اور انتہا کے پیدا ہوتے ہیں مگر جو شخص
انتہائے ذبول کو پہونچ جائے جانبر نہیں ہوتا اور اکثر اس زمانہ میں قابلیت علاج کی باقی رہتی ہے مگر شستیت اکثی میں غالب ہے خصوصاً جب

اس درجہ کو پہونچنے کہ اُسکا گوشت باریک اور کم ہو جائے یہ جب فنا ہو چکتی ہے دو تیسری کی رطوبت میں اشتعال پیدا ہو جیسے شعلہ چراغ کا بتی کے جرم کو اور وہ رطوبت جو روئی کے اصلی اجزا میں اتصال پیدا کرتی ہے جلائے یہ تیسرا درجہ دق کا ہے اُس کو مفتت اور مخشف کہتے ہیں اور یونانی میں بجمیس اسکا نام ہے یہ دق ایسا مرض ہے کہ اسکے واسطے نوبت نہیں ہوتی اور نہ نوبت کے اوقات مقرر ہیں ایک قوم نے یہ کہا ہے کہ تعلق حمی دقیہ کا یا اُن رطوبات سے ہو جن کی لیسٹگی کا زمانہ قریب ہوا اُسکا اشتعال مثل گوشت وغیرہ سے متعلق ہو یا اعضائے اصلی جو سخت ہوں مثل ہڈی اور پٹھے کے اُس سے تعلق ہو۔ اس قول سے اگر یہ معنی سمجھے جائیں کہ تعلق دق اسطرح پر ہو کہ فنا اس رطوبت کا کرتی ہے جو رطوبت اسکے متعلق یعنی عضو خاص میں موجود ہے پھر یہاں کی تفسیر اور اس قول میں کچھ فرق نہو گا اور اگر یہ مراد ہو کہ پہلی دق انھیں رطوبات کو فنا کرتی ہے جن کی لیسٹگی کا زمانہ قریب ہوا سوقت یہ قول صحیح نہو گا یعنی بدن فنائے رطوبت اولی جو مثل شبنم کے ہے اس رطوبت قریب الانجماد کا فنا ہونا بعید از قیاس ہے کبھی دق بعد حمی یومی کے واقع ہوتی ہے اور کبھی بعد حمیات عفونت اور حمیات اورام کے پیدا ہوتی ہے اور یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ دق ابتداءً عارض ہو اسطرح پر کہ اعضائے اصلیہ میں پہلے اشتعال پیدا ہو اور کسی خلط اور روح میں اس سے پہلے اشتعال نہو مگر بحسب عادت یہی واقع ہوتا ہے کہ پہلے خلط یا روح میں سخونت عارض ہو بے اسکے بعد دونوں بعد اعضائے اصلی میں سخونت پیدا ہوتی ہے ہاں اگر کوئی ایسا ہی سبب قوی عارض ہو جسکی حرارت ابتداءً اعضائے اصلی تک پہونچے ایک ہی سبب کبھی دق پیدا کرتا ہے اور کبھی حمی یوم پیدا کرتا ہے اگر تعلق اسکا بشدت ہوا دق پیدا ہوگی اور اگر ضعیف ہوا تو حمی یوم پیدا ہوگی جیسے آگ لکڑی کو دو طرح سے فنا کرتی ہے کبھی اس میں گرمی پیدا کرتی ہے کہ اسمیں دھواں اُٹھتا ہے اور کبھی لکڑی میں آگ بھڑک جاتی ہے حمی عفونت اور حمی ورم اکثر دق کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اس لیئے کہ عفونت میں شدت زیادہ ہوتی ہے اور بشدت تلطیف غذا کی اس میں حاجت ہوتی ہے اور سرد پانی کی قطعاً ممانعت ہوتی ہے اور مراعات جانب قلب کی طلا اور ضماد سے کم کیجاتی ہے خصوصاً اُن اعضا کی بیماریوں میں جو گردو نواح میں جیسے حجاب اکثر اضطرار طبیب کا جو بوجہ سقوط قوت مریض اور تواتر غشی کے ہوتا ہے اور شراب ورماء اللحم پلانے اور دوار المسک وغیرہ کھلانے کی اجازت دیتا ہے یہ تدبیر انجام کار میں دق پیدا کرتی ہے کبھی دق عفونت اور اورام کے ساتھ مرکب ہو جاتی ہے دق کا پہلا درجہ پہچاننا دشوار ہے اور علاج اس درجہ کا سہل ہے اور آخر میں یعنی دوسرے درجہ میں شناخت آسان اور علاج دشوار ہے اور آخر درجہ دوم یعنی ذبول میں یقیناً قابلیت علاج کی باقی نہیں رہتی ہے پھر تیسرے درجہ کا کیا مذکور علامات دق کے نبض نہیں صلب متواتر ضعیف ہوتی ہے اور ایک ہی کیفیت پر ثابت رہتی ہے لمس مدقوق کا ایسا ہونا ہے کہ ابتدا میں جو ہاتھ بدن پر رکھا جائے تو حرارت سوزش سے کمتر گرمی محسوس ہوتی ہے خواہ اور کوئی حرارت جو دیگر اخلاط میں مشتعل ہو اُن سے بھی مدقوق کے بدن کی گرمی کم معلوم ہوتی ہے جب ہاتھ تھوڑی دیر تک رکھا رہے حرارت کا ظہور بقوت اور لذع ہوتا ہے اور ساعتاً بساعت بڑھتی جاتی ہے سب مقام سے زیادہ گرمی اس تپ میں جہاں عروق اور شرائین ہیں ہوتی ہے اور اُن بیماروں کی حرارت متشابہ اور یکسان ہر وقت رہتی ہے لیکن جسوقت معدہ میں غذا رہے حرارت میں ترقی اور بالیدگی پیدا ہو کر شدت ہو جاتی ہے اور نبض قوی اور عظیم ہو جاتی ہے ایسے خوف سے بعض جہال اطبا مدقوق کو غذا سے منع کرتے ہیں اور بہت جلد بیماروں کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں دق کی حرارت بڑھنے کی مثال بعد غذا کے ایسی ہے جیسے چراغ کی روشنی تیل ڈالنے سے بڑھجاتی ہے خواہ دیگ کی گرمی پانی چھڑکنے سے زیادہ ہو اور یہ علامت یعنی شدت حرارت بعد غذا کے پیدا ہونے کی علامات قویہ میں سے ہے غذا سے سب قسم کی حمیات اور خصوصاً تنفس میں یہ بھڑک پیدا ہوتی ہے مگر واجب نہیں ہے کہ یہ بھڑک ضرور پیدا ہو اگرچہ اضطراب حرکات کا واسطے طبیعت کے ضرور ہے۔ دق میں یہ بھڑک ایسی نہیں ہے جو اور حمیات میں بعد تفضا غذا کے پیدا ہوتی ہے اور نہ بطور دورہ معینہ کے یہ اشتعال دق میں ہوتا ہے بلکہ جسوقت غذا کا استعمال ہوا اُسیوقت یہ بھڑک پیدا ہوتی ہے۔ دق کا مریض جسقدر حرارت اُس کے بدن میں ہوتی ہے

اُسپر آگاہ نہین ہوتا ہے اسلیئے کہ اُس کی حرارت ایسی ہوتی ہے کہ اُسکا خوگر ہو جاتا ہے اور گویا عضو کا مزاج اصلی وہی ہو جاتا ہے اور کتاب اول مین خوبی بیان
ہو چکا ہے کہ ایسی حرارت جسکی خوگری ہو جائے اُسکا کیا حال ہے مگر اُس مریض کو غذا یا شربت کھانے کے حال اُس حرارت کا معلوم ہوتا ہے اس لیے
کہ ہوقت اس حرارت کا اشتداد ہوتا ہے حمی یوم کا منتقل ہونا بطرف دق کے اُس کی یہ بھی ایک دلیل ہے کہ تیسرے دن حرارت زیادہ اور
اکثر بارہ گھنٹے کے بعد تپ مین انحطاط ہو اور اگر حمی یوم بارہ گھنٹے سے تجاوز کر جائے اور تیسرے دن تک برہی اور شدت کرے پھر اُسکو ضرور دق
جاننا چاہیئے دق کا مرکب ہونا اور حبات کیساتھ اُس کی علامت یہ ہے کہ جب تپ اُتر جائے اُس کے بعد حرارت یا پسینہ بعد آخر انحطاط کی باقی رہے
اور بعد زمانہ عرق برآمد ہونے کے بھی حرارت باقی رہے اور ذبول اور طاقت بھی زیادہ ہو جیسے اس دق کا خاصہ ہے اور براز اور بول مین ہیئت
پیدا ہو اگر ظاہر مین تو حمی دق پیدا ہو اور پوشیدہ کوئی اور تپ بھی ہو اُس کی شناخت یہ ہے کہ نبض مین بروقت ابتدائے نوبت کے تقضا غلواقع
ہو جس کے معنی اوپر بیان ہو چکے اسلیئے کہ تقضا غط حمی دق مین نہین ہوتا یہ بھی ضرور جاننا چاہیئے کہ اکثر جو تپ دق بذریعہ معدہ کے پیدا ہوتی
ہے یعنی پہلی حرارت معدہ مین پیدا ہو کر قلب مین بسرایت کرے اور دق پیدا ہو تو ایسی دق مین مزاج کبد بھی فاسد ہو جاتا ہے بوجہ قرب معدہ کے
اور تہیج قدم اور منھ پر بھی پیدا ہوتا ہے علامات ذبول کے جسوقت حمی دق مرتبۂ ذبول کو پہونچے صلابت نبض کی اور ضعف اور صغر اور تواتر
بڑھ جاتا ہے خصوصاً اگر دق مین پڑنے کا سبب ایسے اورام ہون جو تحلل نہو سکین کہ سوقت نبض مین تواتر اور بھی زیادہ ہوتا ہے اور اسیطرح سُرعت بھی
بڑھجاتی ہے اور نبض کی وہ قسم ہو جاتی ہے جسے ذنب الفار کہتے ہین اگر بحبت پینے شراب حار کے درجۂ ذبول مع ورم کے پیدا ہوا ہو نبض کی قسم بدنی
ذنب الفار کی مسلی ہو جائے گی اور ذبول کے عوارض زیادہ شدید نہین ہونگے اسلیئے کہ اسمین اسقدر مہلت نہین ہوتی اور شباب مین حکنی اور چھلکے چھلکے
سے پیدا ہون گے اور آنکھ اندر کو بیٹھنے لگے گی جسوقت ذبول انتہا کو پہونچے آنکھیں بالکل بیٹھ جائین گی اور براز خشک مثل مینگنی کے ہو کر نکلا اور
ہر ایک عضو کی ہڈیون کے سرے اونچے ہو جائین گے خصوصاً چہرے کی ہڈیان بالکل نمودار ہو جائین گی اور دونون کنپٹیان بیٹھ جائین گی اور
کھال پیشانی کی کھچ جائے گی رونق جلد کی جاتی رہیگی ایسا معلوم ہوگا کہ چہرہ غبار آلودہ ہے اور آفتاب نے جلا کر خشک کر دیا ہے پلکون پر ایسا بوجھ
ہو جائے گا کہ اُٹھ نہ سکین گی آنکھ ایسی ہو جائے گی جیسے نیند بھری ہوئی اور بند رہیگی حالانکہ نیند نہ آئے گی ناک کی نوک پتلی ہو جائے گی اور
بال بڑھ جائینگے جوان بہت پڑین گے پیٹ ایسا دبلا ہو گا کہ پیٹھ سے ملجائیگا گویا ایک خشک جلد کھینچکر دونون جلدین ایک ہو جائینگی اور اُسکے
ساتھ سینہ کی بھی جلد کھچ جائے گی پھر جسوقت ناخن ٹیڑھے ہو کر مثل قوس کے ہو جائین مرتبۂ ذبول کا تمام ہوا اور تفتت کا مرتبہ آ گیا جب اس مرتبہ کو
پہونچے تو غضروف پگھلنے لگتے ہین پھر اُس کے اچھے ہونے کی اُمید نہین ہے علاج دق کا تبرید اور ترطیب سے ہوتا ہے منضج اور مسہل کی اسمین
ضرورت نہین اور پھر ایک تبرید اور ترطیب اپنے اسباب کی موجودگی سے تمام ہوتی ہے اور اپنے ضد کے اسباب کے دور ہونے سے کبھی سبب ایک کا
واسطے دوسرے فائدہ کے ضد ہوتا ہے مثلاً سبب تبرید کا کہ وہ سبب تکثیف کا بھی سبب ہے اور تکثیف ضد ہے ترطیب کی جیسے قرص کافور یا قرص طباشیر
وغیرہ سے تبرید کریں اس سے یبس بھی پیدا ہوتا ہے کبھی سبب ترطیب کا بھی بعینہ سبب تسخین یا حرارت کا ہوتا ہے اور یہ ضد تبرید کی ہے جیسے شرب
بلانا کہ اُس سے ترطیب حاصل ہوتی ہے مگر حرارت بھی پیدا ہوتی ہے لہذا اسکے معالجہ مین اس امر کی رعایت کرنی چاہیئے کہ ایک تبرید دوسرے کی
ضد دافع ہو اور اگر تبرید قوی کی حاجت ہو اور کوئی چیز بارد ایسی میسر ہو جو خالی از یبوست ہو اس کیساتھ خواہ اس سے پہلے یا پیچھے ایسی چیز
دینی چاہیئے جسمین قوت ترطیب کی بھی ہو یا اگر حاجت ترطیب قوی کی ہو جسمین بہت جلد ترطیب حاصل ہو جیسے ماء اللحم یا شراب لبن وجبن ہو
کہ اُسکے ساتھ خواہ پہلے یا پیچھے ایسی چیزین جسمین قوت تبرید کی ہو بھی دینی چاہئین اگر سبب دق کا کوئی ورم خواہ الم کسی عضو اندرونی کا ہو اُسکا

سخن چینے واجب ہے جسکو حرکت پسند ہو کہ اپنی تدبیر علاجی کو مختلف طریقون سے مرکب کرے کہ ہر ایک طریقہ مناسب حال محموم کے لیتا ہو تو اُس شخص پر واجب
ہے کہ شروع معالجہ کا اسطرح پر کرے کہ تڑکے علی الصباح مریض کو قرص کافور وغیرہ مع سکنجبین کے پلائے اور بعد طلوع آفتاب کے آش جو کو
مع سرطان نہری گھنگے کی کھلائے اگر مریض سرطان کا استعمال ناپسند نہ کرتا ہو اور مکروہ نہ جانتا ہو یا آش جو مع جلاب یا آب انار کے پلائین اور سوتے
وقت شام کو لعاب بہیدانہ کا استعمال کرائے اگر کوئی مانع از قسم ضعف معدہ وغیرہ کے نہو۔ تدبیر بارد کا بیان حمی محرقہ مین بخوبی ہو چکا ہے اور ٹھنڈی
ترکاریون کا بھی استعمال کرانا چاہیئے۔ قرص کافور کا بھی استعمال مناسب ہے اور ضمادات باردہ اور ملنے کی چیزین سرد مزاج کی جو قلب اور جگر پر رکھی جائین
اور ہوائے مکان کی تبرید حتی کہ جاڑون مین بھی کرنی چاہیئے اگر بوجہ ضعف کے تحمل ہوائے سرد کا نہو تو ایک چادر اُڑہا دینی چاہیئے اسواسطے کہ ہوا کی
تبرید قوت کے واسطے بہت افضل ہے۔ صندل مین بھگے ہوئے کپڑے خواہ کافور مین اُسکو بچھانے چاہئین نسخہ جسمین گلاب کافور صندل پڑا ہو اور
فواکہ سرد اور ضماد مثل اسفرم ہو تیلی جسپر گلاب چھڑکا ہو استعمال کرنا چاہیئے اور بخارات نکالنا بذریعہ عرق اور حمام کے کرنا چاہیئے کہ بوقت برآمد ہونے عرق کے
حمام مین بھیجوی اور زیادہ ضماد سرد کا لگانا اُن اعضا پر جو قریب اعضائے تنفس کے ہین جائز نہین ہے کہ ایسی تدبیر کبھی نفس اور صوت کو ضرر عظیم پہنچاتی ہے
اور واجب ہے کہ میل خاطر مریض کا بطرف راحت اور آسایش اور نوم اور خوشی کے رہے اور جس سے غصہ یا حزن یا غم پیدا ہوا اس سے اور بھوک اور
پیاس سے بچانا چاہیئے۔ ضماد صبر جس کا استعمال مدقوق کے واسطے مناسب ہے اُسکا خوشبو ہونا ضرور ہے اسلیئے کہ خوشبو ضماد کا نفع زیادہ ہے
خصوصاً سینہ پر اور مثل سینہ کے اور اُسکا مبرد بالفعل ہونا بھی برف وغیرہ سے واجب ہے مگر چاہیئے کہ اُن مین اجزائے قابضہ شریک نہون
اس لیئے کہ قبض جسطرح تخفیف پیدا کرتا ہے نفوذ کو قوت دوا کے مانع بھی ہوتا ہے اور ضماد کو جلد جلد بدلنا بھی واجب ہے اتنی دیر تک باقی رہے کہ نہین
گرم آجائے اور سرعت عارضی گرمی سے بدن اور قلب مین حرارت پیدا ہوئے۔ ضماد مین اس بات کی بھی رعایت رہے کہ زیادہ مبرد نہ ہو اسلیئے کہ
اگر تبرید شدید پیدا کرے گا دور نہین کہ عضو مین ضعف آجائے یا اگر قریب اعضائے تنفس کے ہو گا دور نہین کہ حجاب وغیرہ مین تخدیر پیدا کر کے
باسانی برامد نفس کو منع کرے۔ تدبیر ایسی کہ جس سے ترطیب پیدا ہو غذائے لبنی سے بھی ہوتی ہے اور فواکہ سے بھی اور آبزن اور مروخات
یعنی ملنے کی چیزین مثل روغن اور ضمادات اور مشمومات یعنی سونگھنے کی چیزون اور سعوطات اور راحت اور آسایش سے بھی ہوتی ہے اور حمام سے بھی ترطیب
حاصل ہوتی ہے ادویہ مبردہ کا بیان ترطیب پیدا کرنے والی سب چیزین از قسم غذا کی ہین خواہ اُنپر غذائیت غالب ہے جیسے آب جو مین سرطان
اگر پختہ کرین بجہت شرکت سرطان کے مبرد اور مرطب ہو گا مگر سرطان کے اوپر کے جلد وغیرہ اُتار ڈالنا ضرور ہے اور سرد پانی اور نمک خیرین
اور خاکستر سے اُن کو خوب دھونا چاہیئے تین مرتبہ خواہ زیادہ تاکہ خوب صاف ہو جائے اور زہومت یعنی بوئے ناخوش خواہ شم وغیرہ جو کچھ ہو سب نکل
جائے بعد ازان آب شعیر مین پکانا چاہیئے خواہ مادہ گاؤ کے دودھ کی چھاچھ مین پکنے چاہیئے دہی مین۔ خواہ عصارہ بقولات مشہورہ کے جو اوپر اور حمیات
کے بیان مین مذکور ہو چکے خواہ لعاب بہیدانہ کہ یہ بھی مرطب ہے۔ سرکہ مین تخفیف شدید ہے اور قوت تحلیل کی بھی زیادہ ہے اسلیئے استعمال دونون
فاسد ہے کے لیئے ضرور ہے مگر بہت سا پانی خواہ اور مرطبات لعبیہ ملا کر پلانا چاہیئے۔ گدہی کا دودھ گمان غالب ہے کہ باوجود ترطیب کے تبرید بھی پیدا
کرے تا ایک گروہ اطبا نے مادہ گاؤ کے دہی پر اسکو فضیلت دی ہے مگر اُسی مریض کو مادہ خر کا دودھ موافق ہوتا ہے کہ سوائے دق کے
کوئی دوسری تپ عفنی مین مبتلا نہو اور نہ کوئی ایسا مادہ یا خلط اُس کے بدن مین ہو جو عفونت پر آمادہ ہو پھر اگر دودھ پلانے کی حالت مسہل ہو تو اُس کے کھٹے
جانے اور معدہ مین ہی بنجانے کا بچاؤ ضرور کرنا چاہیئے شکر کا استعمال اُسکے ہمراہ اس ضرر کو دفع کرتا ہے اگر دودھ پلانے سے کسی عفونت کا
وقت ہوا ہو بہ نسبی اُسکا اسہال کرانا چاہیئے۔ اور اجزائے مسہلہ سے اگر خون زیادہ ہونے عفونت کا ہو چند روز تک ٹھہر جانا مناسب ہے اور قرص

کافور خواہ اقراص طباشیر سے علاج کرنا چاہیے اور آب فواکہ کا استعمال جاری ہے بعد ازاں پھر از سر نو وہی معالجہ جس سے خون عفونت کا پیدا ہوا تھا اور
اب اطمینان ہو گیا کرنا چاہیے جو دوائیں تبرید معتدل کرتی ہیں ان میں ترطیب مطلق نہیں ہے جیسے قرص کافور یا قرص سبد علاوہ ان کے یہ قرص بھی بکار آمد ہے طباشیر
گل ارمنی ہر واحد چار درم گل سرخ چھ درم تخم خرفہ تخم خیار تخم کدو کہربا ہر واحد تین درم ان اجزا سے قرص طیار ہوں مقدار شربت دو درم ہو اور یہ قرص بہت
ہی عمدہ ہے ایضاً قریب بادل بار تنگ نشاستہ صمغ عربی کثیرا ہر واحد تین درم گل ارمنی طباشیر ہر واحد چار درم خشخاش پانچ درم گلسرخ تخم کدو تخم خیار
تخم خرفہ ہر واحد چھ درم بہدانہ مقشر تخم خربزہ ککڑی کے بیج ہر واحد سات درم رب السوس دس درم لعاب بہدانہ میں گوندھ کر قرص طیار کریں مروخات اور
طلاؤں اور ضمادات مبردہ اور نشوقات اور سعوطات مبردہ ان کا بیان کتاب ثالث میں ہو چکا ہے سب سے بہتر وہ مروخات ہیں جیسے روغن کدو اور خشخاش
اور نیلوفر اور بید سادہ اور بنفشہ پڑتا ہے بچھاون اور فرش خواب مریض مدقوق کے ایسی چاہئیں کہ پھیلتے ہوں اور پاؤں اُن پر ٹھہر سکے جیسے کسی
چمڑے سے بنائی جائیں کہ جیسیں گلاب خواہ کتان یعنی السی جھڑکی ہو جیسے طبرستان میں بنائے جاتے ہیں اور اُس کے اندر بجائے روئی کے ریشہ
کتان محلوق یعنی دھنی ہوئی بھرے جائیں اور ہر روز بدل جایا کریں خواہ بچھاون چمڑے کے ہوں کہ اُن کے اندر پانی بھرا ہے جیسے مشک اور
پکھال وغیرہ مگر ان کی وضعت ایسی ہو کہ پانی پھیلا رہے اور یکجا نہ ہو سکے جیسے لحاف وغیرہ میں ایسے ڈورے ڈالتے ہیں کہ روئی سمٹنے نہیں
پاتی اور فرش کی جگہ قریب پانی اور چشموں کی ہو اور بچھونے کے سرد تر درختوں کے پتے مثل بید خواہ حی العالم کے اور ترکاری کی چیزیں
اور پھول بھی سرد مزاج کے جیسے گلاب وغیرہ اور تیل تبلی ڈالیاں انگور کی اور مثل اُسکے بیان ادویہ کا جن سے مدقوق کے مزاج میں
ترطیب پیدا ہو جن دواؤں سے ترطیب اور تبرید دونوں پیدا ہوتی ہیں اُن کا بیان تو اوپر ہو چکا اب طریقہ استعمال دودھ اور چھاچھ جس کا
مکھن نکال لیا ہو اُسکا طریقہ خواہ استعمال آب زن اور حمام اور استعمال مروخات اور تیل کی مالش اور طلاء وغیرہ تمام تدابیر میں کلام باقی ہے دودھ
کے پلانے کا طریقہ باب سل اور سبب معدہ میں لاد پر بیان ہو چکا اُسے قانون کلی سمجھکر اُس پر کاربند ہونا چاہیے کوئی دودھ بعد عورت کے
دودھ کے مقابلہ گدھی کے دودھ کا نہیں کر سکتا ہے اور اُس کے بعد دودھ بکری کا ہے لیکن اُس کے چرنے کیواسطے سرد تر گھاس اور
ترکاری بھی ایسے مزاج کی تجویز کرنی چاہیے اور جس طرح یہ چیزیں توڑی جائیں ویسی ہی تازہ اور تر کھلائی جائیں یہ سب تسکین دودھ کی خصوصاً
شیر مادہ خر دق کو زائل کر دیتی ہیں اور دودھ پر اور کوئی چیز مقدم نہیں کیجاتی جبتک کوئی مانع از عفونت موجود خواہ عفونت متوقعہ بہ نسبت کسی
مادہ کے ہو استعمال میں دودھ کے ابتدائے دق کے انتہا تک برابر فائدہ مترتب ہوتا ہے اور عورتوں کا دودھ بطور رضاع کے جیسے لڑکا
پستان سے پیتا ہے اسطرح پلانا چاہیے اور چھاچھ پلانے کا طریقہ بھی دودھ کے پلانے کے قریب ہے مناسب ہے کہ دس درم سے شروع
کرکے تیس درم خواہ اس سے زیادہ تک بڑھاویں اگر قوت ہضم کی ہو اور قرص جیسے تبرید حاصل ہوتی ہے اُن کا بھی دودھ چھاچھ میں
شریک کر دینا جائز ہے اور جو وزن ابتدائی دس درم کا مذکور ہے خواہ تیس درم کا انتہائے وزن لکھا ہے اُس سے کم و بیش بھی کرنا ممکن ہے بشرطیکہ
قوت مریض میں باقی ہو اور ہضم بھی ہو سکے اور آب زن وہی افضل ہے جو شیر گرم ہو اور اُس میں زیادہ گرمی نہ ہو اور بابونہ اُس میں اثر بقول اور خشخاش
بارد و رطب کا ہو اور اُس کے استعمال سے بدن میں سیلن خواہ تری بھی نہ آنے پائے چہ جائیکہ پسینا برآمد ہونے کی نوبت آئے اور نہ آب زن سے بخار
گرم اُٹھے اور اگر آب زن ٹھنڈا کرنے کا کوئی مانع ہو تو نیم گرم کو اختیار کرنا جائز نہیں ہے مگر ضعف بدن مریض کا سرد آب زن کے استعمال کا
مانع ہوتا ہے اور ابتدائے دق میں فقط آب زن سرد سے شفا حاصل ہوتی ہے اور بحالت ضعف بدن کے آبزن سرد سے شفا ہوتی ہے مگر
تھوڑی سی برودت مدقوق کے مزاج میں پیدا کرتا ہے جس کی اصلاح آسانی سے ہو سکتی ہے اور اگر ضعف بدن میں زیادہ ہو ابتدائے دق

مین بھی خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ سرد آبزن سے دق شیخوخت مین نہ پڑجاے مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور اگر دق شیخوخت پیدا ہو بھی جائے
تب بھی بہ نسبت دق کے موت اسمین دیر مین آتی ہے اور ایک مدت تک زندہ رہتا ہے اکثر یہی مناسب ہوتا ہے کہ مدقوق کی ایسی دوا کرین
کہ انجام مین اسکو دق شیخوخت عارض ہو آبزن کرنے کی جو تدبیر باقی رہی صواب اسی تدبیر مین ہے کہ کسیقدر گرم آبزن سے ابتدا کرین اور رفتہ رفتہ
اتنا بارد آبزن کرین جسکی برودت معتدل ہو اور تحمل اسکا ہو سکے کہ اس آہستگی سے بدن قابل سرد پانے کی برداشت کا ہوجاتا ہے اسواسطے کہ
تکثیف اور الم اسوقت ہوتا ہے کہ دفعۃً مخالف مزاج کے کوئی چیز مستعمل ہو ایضاً چونکہ بدن گرم پانی سے لیکتا ازگی اور توانائی ایسی پاتا ہے
کہ اس توانائی کی جہت سے متحمل سرد پانی کا ہوجاتا ہے اگر تمام دن مین تین مرتبہ آبزن کیا جاے تو بہتر ہووے استعمال آبزن کا آسانی کرنا چاہیئے
تاکہ قوت ساقط نہ ہوجاے اور آب جو کا استعمال آبزن سے پہلے دو گھنٹے بہتر ہے اور اگر بدن پر واسطے کھولنے مسامات کے دودھ دینے کے
بعد بیچ آبزن کرین اور پھر آب جو وغیرہ پلائین بعد اسکے تھوڑی دیر صبر کرکے پھر آبزن کا استعمال کرین تاکہ غذا تمام بدن مین پھیل جائے
یہ طریقہ بہت اچھا ہے اور بعد آبزن اور حمام کے استعمال مالش کا ایسے تیل سے جو تبرید اور ترطیب کرین مناسب ہے جیسے روغن بنفشہ خصوصاً
اگر روغن بنفشہ روغن کدو مین بنایا جاے اسیطرح روغن کدو اور نیلوفر اور اگر بعد آبزن گرم کے استعمال بیسے آبزن کی طرف کرین جو مائل بہ انک برودت
ہو اور اس برودت کا تحمل بھی ہو سکے بعد اسکے مالش تیل کی کرین یہ بھی اچھا ہے اور اگر پہلے تیل کی مالش کرلین اسکے بعد آبزن نہایت سرد
کا استعمال کرین جب بھی اچھا ہے مگر سرد پانی مین داخل ہونا بقدر برداشت کے چاہیئے اور رفتہ رفتہ اس تدبیر کو کرنا کچھ مضر نہین ہے اس تدبیر کا عمدہ
وقت یہی ہے کہ بعد ہضم طعام کے واقع ہو اگر ممکن ہو کہ بعد گرم آبزن کرنے کے دفعۃً آب سرد مین غوطہ لگائین علاج کی راہ سے یہ طریقہ بہت
کامل ہے اور اندیشہ ضرر کا اسمین شدید ہے اور آسانی سے سرد پانی مریض کے بدن پر گرانا بہ نسبت غوطہ لگانے کے خطرناک کم ہے مگر منفعت بھی اسمین
کم ہے جو پانی مدقوق کے بدن پر ڈالا جاے اُسکی برودت اتنی ہو جیسے گرمیون کا پانی سرد ہوتا ہے کہ اسکی سردی غیر گرم اور نہایت سرد کے بیچ
مین ہوتی ہے اگر خاص دودھ کا دوہنا اُسکے بدن پر بشرطیکہ ضعیف نہو خواہ گرم پانی ملا کر دودھ مین اگر ضعیف ہو مقدم کرکے بعد اسکے استعمال
آبزن کا کیا جاے یہ بھی بہتر ہے اسلیئے کہ دودھ دوہنا بدن پر ترطیب زیادہ کرتا ہے دودھ عمدہ جو قابل دوہنے کے بدن پر ہے وہی ہے جنکو ہم دودھ مین
ہوا و بد لکھ گئے ضرور ہے کہ پستان سے بدن پر دوہے جائین مناسب ہے کہ سرد تیلون کی مالش بعد کل بدن اور مفاصل پر کرکے رات اسیطرح
پر سویا کرین ۔ حمام مین اس مریض کے داخل ہونے کی اجازت نہین دیجا سکتی ہے لیکن اگر اتنی گرمی نہو کہ پسینا آجاے خواہ اور کسی طرح کی گرمی بدن
مین پیدا کرے اور ٹھنڈی سانس کی طرف بدل نہ دے ۔ اس حمام مین جانا کچھ مضر نہین وہ حمام ایسا ہونا چاہیئے کہ پانی تو اسکا گرم ہو اور ہوا
اُسکی گرم نہ ہو اور پانی کی گرمی بھی اتنی ہو کہ وہ شیر گرم اور مسامات مین نفوذ کرجاے ایذا نہ دے اور نہ پسینا نکالے اور اگر اسکے بدن مین کوئی مادہ
ایسا نہ ہو جو آمادہ عفونت ہو اور خصوصاً اگر ایسا مادہ ہو اور ہضم طعام نہ ہوا ہو جب بھی استعمال حمام جائز ہے بلکہ استعمال حمام کا اسوقت جائز ہے کہ غذا
ہضم شدہ کا بدن مین پھیلنے کا وقت ہو اور پھر حمام مین جاکر زیادہ ٹھہرنا نہ چاہیئے بلکہ جلد اُس سے نکل آئے اور بعد نکلنے کے حمام سے کوئی چیز
ترطیب کرنیوالی تیلی غذاؤن مین سے مثل حریرے وغیرہ کے کھاے جو اُسکو ضرر نہ کرے جیسے وہ چیزین کہ جَو اور دودھ سے بنائی جاتی
ہین اگر حمام مین اسکو پیاس معلوم ہو اُس کی تسکین آب جو خواہ دہی کے تو یہ خواہ گدھی کے دودھ پینے سے کرے ۔ ان بیمارون کا حمام مین
داخل کرنا اور پھر حمام سے اُن کو نکالنا اسیطرح چاہیئے کہ اُن کو آنے جانے مین کسی طرح کی مشقت اور تعب زیادہ روی سے نہ پہونچے اسکو ہم نے
چند مقامات مین بیان کردیا ہے اور کچھ دوبارہ بیان بھی بیان کرتے مین عجب ہے کہ مدقوق کو حمام مین عماری دار سواری پر بٹھاوین جس مین

بچھونے نرم بچھے ہوں اور بے تکان لیجائیں تا اینکہ سامنے بیت اول حمام کے پہونچیں اُسکے بعد ایسا بچھونا جو نرم ہو اُسپر اُتاریں جو حمام میں لیجانے کے لائق ہوں بیت اول خواہ بیت اوسط میں اُس کے کپڑے اُتاریں مگر خیال رہے کہ یہ دونوں مقام بہت گرم نہ ہوں اور ان دونوں مقام میں سے کسی جگہ اس سے زیادہ نہ ٹھہرائیں جو زمانہ عماری سے اُتارنے میں نرم بچھونے تک لے جانے کا ہو اور اُسکے بعد چند نفس ٹھہرنے میں خواہ جتنا زمانہ کپڑے اُتارنے میں درکار ہو بعد اُسکے تیسرے درجہ میں حمام کے داخل ہوں اُس کی گرمی بھی زیادہ ہونی چاہیے اُس درجہ میں اسکو اتنا ٹھہرائیں جتنی دیر میں آب زن کا تحمل کر سکتا ہو یہ تدبیر اطبائے تجربہ کی ہے مگر مجھے پسند یہ ہے کہ اُس کا آب زن درجہ اوسط میں باعتدال کیا جائے اسلئے کہ تیسرا درجہ غالباً حرارت شدیدہ سے کم خالی ہوتا ہے جب آب زن سے فراغت ملے ایک رومال اُسکے بدن پر رکھیں یا ایسا کپڑا اسکے دو کرتے ہوں بدن پر اوڑھا کر اُسی نرم بستر پر لٹا کر پھر عماری میں سوار کریں اور پسینے کو رومال وغیرہ سے پونچھیں پھر روغن بنفشہ وغیرہ کی مالش کرکے غذا دیں تغذیہ صاحب دق کا غذا اُن لوگوں کو بدفعات دینی چاہیے ایک ہی مرتبہ پیٹ بھر کے نہ کھلانا چاہیے عمدہ غذا آب جو خواہ جو یا گیہوں کی روٹی جو سرد پانی میں بھگوئی ہوئی ہوں یا دودھ جو اور پہلے مذکور ہو چکا بشرطیکہ مانع مذکور موجود نہو اور بہتر گائے کا ہے اسمیں غذائیت زیادہ ہے اور مونگ ودال کدو سے بھی غذا ہو سکتی ہے اور فواکہ میں تربوز ہندی مناسب ہے اگر توجہ اور رغبت طبیعت کی پوری دریافت ہو پھر کھلانا پنیر کا مگر مضر نہیں ہے مگر اسمیں نمک نہ ڈالیں اور اگر قوت ضعیف ہو تو شوربا زیرباجہ جو شرکت سرکہ کے پختہ کیا جاتا ہے دینا چاہیے اور اُس کو کشنیز سے خوشبو کریں کہ پکنے وقت اسمیں ڈالدیں اور شوربا دراج اور تیہو کے گوشت کا بنائیں اور کبھی شراب رقیق پلانے کی بھی حاجت ہوتی ہے جسمیں پانی زیادہ ملا ہو اور کبھی مصوصات یعنی شوربائے ترش جو گوشت سے دراج اور تیہو اور چکور اور چوزہ ہائے مرغ کے پختہ کریں جو شمات ملا کر اور ملائم ترش یعنی گوشت غلیظ جو سرکہ میں پکایا جائے خواہ قریص یعنی گوشت جو خالص سرکہ میں پختہ کریں اُن کو نافع ہوتا ہے اور مقوی بھی ہے ایسے وقت اور کبھی بدن استعمال ماء اللحم کی شراب فواکہ کے ہمراہ چارہ نہیں ہوتا مگر فواکہ سرد مزاج اور ترش ہونی چاہئیں خواہ زردی نیمبرشت کی ضرورت ہوتی ہے اگر ضعف کو زمانہ زیادہ گذر جائے اور غشی کی نوبت پہونچے اسوقت ماء اللحم جو بزغالہ کی پسلیوں سے لیا ہو دینا چاہیے کہ بہت جلد قوت پیدا کریگا اور یہ ماء اللحم اسطرح بنائیں کہ اسکی پسلیوں کو قدرے نمک سے صاف کرکے ہموزن اُس کے آب سیب ملائیں اور دسواں حصہ شراب ریحانی داخل کرکے نیم گرم پلائیں سرد پانی جسکی برودت زیادہ ہو اُس کے پینے میں خوف نہیں ہے مگر اینکہ کوئی مانع ہو اور یہ مانع یا تو ورم ہے جو شراسیف کے نیچے کسی جگہ ہو خواہ بدن میں کیموسات ردی متعفن ہوں یا کیموسات خام اور چونکہ دونوں قسم کی کیموسات محتاج نضج کے ہیں لہذا آب سرد مانع نضج کا ہوتا ہے اس لیے اُسکا استعمال ایسے وقت ممنوع ہے جبتک علامات نضج کے ظاہر نہ ہوں اور بعد ظہور علامات نضج کے خوف استعمال میں آب سرد کے کم ہے اسطرح استعمال آب سرد کا ناجائز ہے اگر سرسام سے انتقال بطرف دق کے ہو اور اس صورت میں ممانعت آب سرد کی زیادہ تر مناسب ہے کہ دق جب بعد امراض ضعف قوت کے اور قوت کی نرمی اور سستی کرنیوالے امراض کے پیدا ہوتی ہے اور گوشت و استخوان کے لاغر کرنیوالی امراض سے منتقل ہوتی ہے اسوقت ضعف شدید قوت میں ہوتا ہے پھر اگر دق کا ورود زمانہ ضعف میں ہو اور اُسی زمانہ میں سرد پانی کا بھی استعمال ہو فوراً دوسری قسم دق کی یعنی دق شیخوخت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ قسم یبس اور خشکی میں تو مثل تپ دق کے ہے مگر حرارت اور برودت میں اُس کی مخالف ہے اور اُسکا نام دق الھرم بھی رکھتے ہیں اور یہ مرض نہایت سخت ہے کہ اسمیں قوت غریزی کا بالکل بطلان ہو جاتا ہے اسیطرح جس پانی میں برودت شدید اور بکثرت ہو اگر پیا جائے وہ بھی کبھی اسکو مضر ہوتا ہے اور اُن کے اعضا کی قوت غریزی باطل کر دیتا ہے اور بیشتر موت اُن کی بہت جلد استعمال سے آب سرد کے واقع ہوتی ہے خواہ اُن کو دوسری قسم کی دق میں

جسکا ابھی مذکور ہوا ہے ڈالا جاتا ہے۔ **تدارک اُن احوال کا جو دق کے تابع ہوتے ہین۔** منجملہ اُن چیزون کے غشی ہے اور اسکی
اندبیر غذائی اوپر بیان کی گئی از انجملہ اسہال بھی ہے اسکا معالجہ بہت ضرور ہے جلد تر اسکا تدارک کرنا چاہیئے کہ اسمین اندیشہ بڑا ہے اول معالجہ اسکا
یہ ہے کہ اُن کی غذا سویق حب الرمان اور تفاح سے مقرر کرنی چاہیئے یا اُن کے آش جو مین بھنا ہوا جو ملانا چاہیئے خواہ گوندیا سوربیر شربت جسکا طبخ مکرر
ہو کھلانا چاہیئے خواہ دودھ جسمین سنگریزے گرم کیئے ہوئے ڈالے گئے ہون خواہ رابڑی کے طور پر بنایا گیا ہو کہ اُس کی ماہیت بالکل جاتی
رہی ہو خصوصاً باجرہ کیب تو بہت مفید ہے اور یہ قرص نافع ہے گل ارمنی یا پچدرم نشاستہ بلوط برابان گل سرخ ہر واحد چار درم طباشیر کہربا ہر واحد تین درم
تخم حماض مقشر دانہ زرشک ہر ایک چھ درم آب بہی مین قرص بنائین اور امرود کا پانی نچوڑ کر صمغ اُسکے ساتھ پیئین اور سوتے وقت اسپغول بھنا ہوا پھکنا
چاہیئے اسیطرح سفوف طباشیر جسمین تھوڑی سی مقل کی شرکت ہو بہت نافع ہے اگر اسہال تجربہ زخ یعنی خراش سا ہو جائے جو حقنے اول کتاب
ثالث مین مذکور ہوئے اُن کے ذریعہ سے علاج کرنا چاہیئے **دق شیخوخت** عادت طبیبون کی جاری ہے کہ بعد حمی دق کے شیخوخت کو بیان کرتے
ہین ہم بھی اسی طریقہ سے اوپر چلتے ہین۔ دق شیخوخت کی معنی یہ ہین کہ مزاج پر خشکی غالب جائے اور تپ نہو اور حرارت اور برودت مین اعتدال ہو
مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور کبھی برودت غالب آتی ہے اس حالت کا نام دق شیخوخت اور دق ہرم ہے اسواسطے کہ بدن مین خلاف سن شیخ کے
ذبول اور یبس اسوقت عارض ہوتا ہے جبکا سن زیادہ ہو بہ نسبت جوان کے وہ اس مرض مین زیادہ مبتلا ہوتا ہے اور جوان لڑکون کی بہ نسبت
زیادہ ہر مرض مین گرفتار ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ کبھی جوان اور لڑکون کو بھی یہ دق عارض ہوتی ہے جس سبب سے یہ دق عارض ہوتی ہے یا برودت
ہے جو بدن پر غالب آجائے برودت ضعف بدن کے پس قوت غاذیہ کو اپنی پوری فعل سے منع کرے جیسے آخر عمر مین خود بخود یہ بات
پیدا ہوتی ہے از منجملہ اسباب برودت کے سرد پانی بے وقت مین پینا خواہ بحالت ضعف بدن کے سرد پانی کا استعمال کرنا کہ اسوقت تپ
بھی ہو جسوقت غذا نیم ہضم ہو جائے خواہ بعد اُس یا حمت کے جسنے تحلیل قوت کر کے تفتیح مسامات کی ہو اور جسنا کو آب سرد کے بھیجنے پر دفعتاً
آمادہ کیا ہو ایسے اوقات مین سرد پانی پینے سے یہ دق پیدا ہوتی ہے بخارات ردی سرقلب کی طرف صعود کر کے اُسکے مزاج کو سرد کر دیتے ہیں یا
حرارت رطوبت کو تحلیل کر کے گھلا دے اور حرارت عزیزی بجھ جائے اور اُس کے بعد برودت اور خشکی غالب ہو کہ اسوقت بھی یہ دق پیدا
ہوتی ہے کبھی زیادہ استفراغ کے بعد یہ دق پیدا ہوتی ہے۔ کبھی اگر زیادہ تبرید صاحب حمیات کی کیجائے اور بارد شربت خواہ ضماد کا زیادہ
استعمال ہو جب بھی یہ دق پیدا ہوتی ہے یہ مرض جسوقت محکم ہو جائے اور دیر تک ٹھہرے علاج پذیر نہین ہوتا اور اگر بعد استحکام کے اسکے
دفع کرنیکا کوئی حیلہ ہوتا تو ہر آئینہ موت سے کنے کا بھی کوئی حیلہ ضرور ہوتا علامات اس مرض کے بیمارون مین علامات ذبول اور خشونت کے
جلد پیدا ہوتے ہین اور اشتعال حرارت اور التہاب اُن کے بدن مین نہین ہوتا بلکہ اکثر اُن کے ملمس سرد پائے جاتے ہین اور اُن کی نبض
مثل مدقوق کے نہین ہوتی بلکہ اُن کی نبض صغیر بطی متفاوت ہوتی ہے مگر جسوقت ضعف شدید ہو جاتا ہے نبض مین تواتر پیدا ہوتا ہے خصوصاً
جس شخص کو یہ مرض سرد پانی پینے سے عارض ہوا ہے اکثر حالات مین یہ لوگ مشابہ مشائخ کے ہوتے ہین **علاج دق شیخوخت** کا طبیب
معالج اس مرض کا علاج جب تک مستحکم نہ ہو یا ان اُمید کرتا ہے کہ اسمین استحکام نہ ہو جائے اور بعد استحکام کے بھی اُمید پر کرتا ہے کہ جلد
ہلاکت نہ واقع ہو شفا اور صحت کی اُمید کسی حال مین نہین ہوتی۔ قاعدہ اُن کی معالجہ مین یہی ہے کہ تسخین اور ترطیب پیدا کیا جائے۔ حمام ایک ذریعہ
ترطیب کا ہے جیسا اوپر بیان ہوا مگر قبل ہضم غذا کے نہ کرنا چاہیئے کہ اگر بعد غذا کے استعمال حمام کا ہو گا قوت بہت جلد ساقط ہو جائیگی
حقنے کے ذریعہ سے بھی ترطیب حاصل ہوتی ہے ترکیب حقنے کی یہ ہے کہ کلہ پائے اور چنے گیہون جو بطور حریرہ کے پکائے گئے ہون اور

انجیر خشک اور گوگرد وا بونہ اجزائے حقنہ میں داخل ہوں نصف رطل یہ اجزا اور دوا وقیہ روغن گنجد اور تھوڑا سا دہن البان ملا کر استعمال کریں دلک غذا
کے اوپر استعمال کرنا چاہیے اور دودھ پستان سے پلانا اُن کو بہت فائدہ کرتا ہے شہد بھی نہایت درجہ اُنکو مفید ہے جیسے حمی دق میں نہایت مضر ہے اور جو
غذا کہ ترطیب پیدا کرے اور آسانی نافذ ہو جائے اور جلد پیٹ معدہ سے اُتر جائے اور اُسمیں لزوجت ہو جیسے ماء الشعیر یا زردی بیضۂ نیمبرشت کی خواہ شراب
رقیق خوشبو تھوڑی سی ایسی چیزیں بہت نافع ہیں واسطے ترطیب کے جو تدبیریں وغیرہ کی تپ دق میں بیان ہوئی اُسکی یہاں بھی رعایت کرنی چاہیے
ایسے اجزا ملا کر جو گرمی پیدا کریں اور خوشبو ہوں اور ضمادات اور مروخات اور غذائیں وغیرہ جن سے دونوں فائدے حاصل ہوں استعمال کرنی چاہئیں ۔

حمیات وبائیہ اور وہ حمی جو از قسم حمی بائی ہیں جیسے حمی جدری اور حصبہ حمی زبا ہوا میں ایسا تغیر پیدا ہونے سے جس کا بیان کلیات میں ہم کر چکے ہیں عارض ہوتا ہے جیسا
پانی میں ہوتا ہے کہ پانی کی کیفیت کا استحالہ حرارت اور برودت کی طرف ہو جاتا ہے یا اسکی طبیعت ایسی مستحیل ہوتی ہے کہ طعم اور رنگ اسکا بدل جاتا ہے اور
عفونت آجاتی ہے جیسے پانی متغیر اور بدبو اور متعفن ہو جاتا ہے اور یہ تغیر جسطرح پانی کو حالت بساطت میں نہیں ہوتا بلکہ بسبب ملنے خبیث اجسام ارضی کے
جو خبیث ہوتے ہیں اور پانی سے ملجاتے ہیں اور مجموع کیواسطے کیفیت ردی پیدا کرتے ہیں بیشتر یہ خرابی اس جہت سے ہوتی ہے کہ موضع جسکی طرف
ہوا لیکن بخارات ردی کو در اندر کرتی ہیں اُن مقامات بعیدہ سے جن کے نالوں کا پانی کہنہ درختوں کے سایہ میں سڑ رہا ہے اور اجسام گندہ جنگ گاہ
میں پڑے ہوئے ہیں یا اُن مقامات سے جہاں مُردے بوجہ ہلاکت قتال کے خواہ لاشے کشتوں کے غیر مدفون ہیں اور بند نہیں ہوتے ہیں اور نہ ابھی
جلائے گئے ہیں وہاں کی ہوا آکر اس مقام جسکی ہوا کو خراب کر دیتی ہے ۔ کبھی سبب اُس تر ابن مقام کے ہوتا ہے جہاں وبا حادث ہوا اور بیشتر عفونت اندر
زمین کے ایسے اسباب سے پیدا ہو جاتی ہے کہ ہم کو آگاہی انکے مجزئیات پر نہیں ہوتی پس آب و ہوا تک عفونت کو پہنچا دیتے ہیں جو حمیات بوجہ
ہوائے خشک کے جسقدر پیدا ہوتے ہیں وہ بہت کم ہیں بہ نسبت اُن حمیات کے جو ہوائے مرطوب سے پیدا ہوتی ہیں مگر خلط صفراوی ہوائے یابس میں زیادہ
پیدا ہوتی ہے اور اس خلط سے بھی حمیات صفراوی پیدا ہوتے ہیں اور حمیات وبائیہ کی پیدائش ہوائے مکدر مرطوب سے ہوتی ہے ہوائے مرطوب میں
اگرچہ حمیات زیادہ پیدا ہوتے ہیں مگر اُن میں حدت کم ہوتی ہے اور مدت اُن کے بقا کی زیادہ ہے اور صیف یابس میں جسمیں پانی کم برسے اگرچہ حمیات کم
پیدا ہوتے ہیں مگر اُن میں حدت زیادہ ہوتی ہے اور نضج اُن کا بطرف صحت خواہ ہلاک کے جلد پر ہو جاتا ہے ۔ افضل فصول وہی فصل ہے جو اپنی طبیعت
پر محفوظ ہو ۔ اور مبداء جمیع تغیرات کا جیسے استحالہ کیفیت خواہ تغیر طبیعت کا ہو جائے کوئی ہیئت اوّل شکل آسمانی سے ظاہر ہوتی ہے کہ اسکو تخصیص ہم
نہیں جانتے کہ وہ کیوں موجب اس تغیر کی ہے اگرچہ ایک قوم یعنی منجمین اسکے ہونیکا دعوی کرتے ہیں اور اسکی دلیل خواہ طبیعت سے خارج
براہ تجربہ وجہ اوضاع خاصہ کو یکجا دیر احوال معلومہ کے موثر بیان کرتے ہیں بلکہ واجب ہو یہ بات معلوم رہے کہ سبب بعید تغیرات کا
شکل آسمانی ہے اور سبب قریب احوال زمین کے ہوتے ہیں اور جب قوی فاعلی سماوی اور قوی منفعلہ ارضی ترطیب شدید ہوا میں اسطرح
کی پیدا کرتے ہیں کہ بخارات و دخنہ اٹھکر ہوا تک جاتے ہیں اور ہوا میں پھیل کر حرارت ضعیف الجرم کی ہوا میں اثر کرتی ہیں پس جب ہوا اس کیفیت
پر پہنچتی ہے قلب پر ناگوار ہو کر بوجہ غلبہ حرارت کے مزاج روح قلبی کو فاسد کر دیتی ہے اور جو رطوبت گرد قلب ہے ہوا اُس کو متعفن کر دیتی ہے
پھر اُسوقت ایسی حرارت جو خارج اعتدال طبعی سے ہے پیدا ہوتی ہے اور بذریعہ عروق اور شرائین کے تمام بدن میں منتشر ہوتی ہے پس یہی
کیفیت پیدائش حمی وبائی کی ہے اور خلق کثیر میں یہ تپ پھیل جاتی ہے جسمیں فی نفسہ استعداد لینے تغیر کی موجود ہے ۔ اسلیے کہ تنہا فاعل کا وجود
اگر منفعل قبول فعل پر مستعد نہ ہو کافی حصول فعل اور انفعال میں نہیں ہے اور ہوائے وبائی کی وجہ سے منفعل ہونا ابدان کا سبب قوی یہ ہے کہ اخلاط کی
ابدان میں کثرت ہو اسلیے کہ اخلاط سے جو بدن پاک ہو اُسکا انفعال اس ہوا سے بقدر نہیں ہوتا اور جو ابدان بوجہ کثرت جماع کے خواہ کسی

اور وجہ کے ضعیف ہون وہ بھی مستعد ایسے حمیات کے ہوتے ہین خواہ جن ابدان کے مسامات وسیع اور تر ہو جائین اور بکثرت استحمام کا استعمال ہوا ہو
وہ بھی اس تپ کے قبول کرنے پر زیادہ آمادہ ہوتے ہین **علامات حمی وبائی**۔ یہ تپ ظاہر مین نرم ہوتی اور باطن مین اُسکی اذیت زیادہ ہوتی اور اکثر مہلک
ہوتی ہے بیمار کو اس تپ مین ایک سوزش اور اشتعال قوی معلوم ہوتا ہے اور اس تپ مین سانس بڑی ہوتی ہے اور بلند ہوتی ہے اور متواتر اور اکثر تنفس
مین تنگی پیدا ہوتی ہے اور بوئے بد سانس مین پیدا ہوتی ہے پیاس بہت غالب ہوتی ہے اور زبان پر خشکی رہتی ہے کبھی تتلی اور سقوط اشتہا ایسی ہوتی
کہ اگر بھوک پر صبر کرے کے مقابلہ اُس ضعف کا جو بوجہ سقوط اشتہا کے ہوتا ہے تناول غذا سے نہ کرین اور اسکا تدارک نہ کرین ضرور ہلاک ہو جائے اور وجع
فواد یعنی درد فم معدہ مین ہوتا ہے اور کرب شدید عارض ہوتا ہے طحال بڑھ جاتی ہے اور تململ یعنی بیچینی اور کرب عارض ہوتا ہے کبھی خشک کھانسی پیدا ہوتی
ہے اور قوت ساقط ہو کر نوبت غشی اور اختلاط عقل کی پہونچتی ہے اور نیچے شراسیف یعنی سرا استخوان پہلو کے تمدد پیدا ہوتا ہے اور بیداری اور بدن
کا ڈھیلا ہونا اور سستی بھی پیدا ہوتی ہے۔ اور کبھی پھنسیان گلابی رنگ کی خواہ سرخ بر آمد ہوتی ہین اور کبھی یہ بثور ظاہر تو بہت جلد ہوتے ہین اور مٹتے دیر
مین ہین اور قلاع اور قروح بھی عارض ہوتے ہین نبض اکثر متواتر صغیر ہوتی ہے اور رات کو یہ تپ اکثر شدید ہو جاتی ہے کبھی ان کو ایک حالت ایسی عارض
ہوتی ہو جیسے استسقا مین پیٹ پھول جاتا ہو اور کبھی صفراوی دست بھی آتے ہین اور بلغمی خلط بھی بر آمد ہوتی ہو اور براز نرم اور خراب ہوتا ہو قوام اور لون اور بو
خلاف براز طبعی کے ہوتا ہو اور کبھی سوداوی رجیع بھی اور بعض بہت اور بدبو ہین کسیقدر ایسی چیزین ہوتی ہین جو اعضا اور اخلاط پگھل کر بر آمد ہوتی ہے۔
بول مائی اور مکدر سوداوی رنگت لیے ہوئے ہوتا ہے اور اکثر تپ سوداوی بھی عارض ہوتی ہے اور صفراوی تپ بہ نسبت سوداوی کے بہت زیادہ
ہوتی ہو عرق اُن کے بدن سے بدبو نکلتا ہو۔ یہ تپ اعراض مذکورۂ بالا سے ابتدا کرتی ہو اور قوی پیدا ہوتی ہے اور آخر مین غشی اور برد اطراف
کی نوبت پہونچتی ہو اور تنفس اور تشنج اور کزاز پیدا ہوتا ہے۔ کبھی ان حمیات وبائیہ کی حرارت خود مریض کو خواہ اُسکے قریب بیٹھکر احساس کرنا چاہیے
زیادہ محسوس نہین ہوتی اور نبض اور بول مین بھی زیادہ تغیر پیدا نہین ہوتا اور باوجود بہت جلد مہلک ہوتی ہو کہ طبیبون کو نہایت حیرت ہوتی ہے باوجود
کہ آثار ہلاکت کے نبض اور قارورہ وغیرہ سے کچھ بھی ظاہر نہین ہوتے اور پھر جھٹ پٹ مریض مر جاتا ہو اکثر اُن مین سے جنکی سانس مین بدبو پیدا ہو تو تپ
مین خفت ہو یا کہ بدبوئے نفس ہمراہ اور اعراض شدیدہ کے ہو مر جاتا ہو اس لیے کہ عفونت سانس کی دلیل اس بات پر ہو کہ قلب تک
عفونت مستحکم ہو گئی **علامات قرب وبا** پر دلالت کرنے والی ایسی چیزین جو قائم مقام اسباب وبائی کے ہون ستارون کا زیادہ ٹوٹنا اوائل
خریف مین طلوع کے مہینے مین اگر اس زمانہ مین ستارے زیادہ ٹوٹین تو منذر وبا کے ہوتے ہین یعنی آگاہی دیتے ہین متوقع وبا پر آئیندہ جس طرح اور
اسباب پے بسبب کے وجود پر آگاہی دیتے ہین اگر ہوائے جنوبی اور صبا چند روز کانون اول کانون ثانی آخر مین چلے یعنی فصل زمستان مین دھند لو زہری
چلا کرے چونکہ رطوبت مستعد عفونت پر ہوتی ہین اسیلئے یہ بھی دلیل حدوث وبا پر ہو اور جسوقت ہوا مین غلاظت پیدا ہو اور ابر گھرا رہے
اور گمان ہو کہ اب پانی برسیگا یا مطلع غبار آلودہ ہو اور خشک غبار چھایا ہو اور پانی نہ برسے دریافت کرنا چاہیے کہ مزاج فصل
سرما کا فاسد ہو گیا ہے۔ جو وبا فصل گرما مین پیدا ہوتی ہے اور اس کی خباثت اور حرارت بہت زیادہ ہے اسپر دلیل یہ ہے
کہ ربیع مین پانی کم برسا ہو اور برودت رہے پھر جب ہوائے جنوبی صیف مین بکثرت چلے اور ہوا مین کدورت آجائے اور چند روز
مکدر رہے بعد اُسکے صاف ہو اور ایک ہفتہ تک خواہ اس سے زیادہ آسمان صاف رہے اور رات کو سردی ہونے لگے اور دن کو گرمی
کی شدت ہو اور ابر گھرا رہے اور کدورت اور حرارت پیدا ہو پھر وبا کے آنے مین کچھ دیر نہین ہوتی اور حمیات وبائیہ اور چیچک وغیرہ کی اُمید قوی
ہوتی ہو اسیطرح اگر گرمی فصل صیف مین بخوبی ہو اور کدورت زیادہ ہو اور درختون کا یہ حال ہو کہ غبار آلودہ ہو جائین اور اس سے پہلے

فصل خریف میں شہب یعنی تارے ٹوٹ ٹوٹ کر گریں اور نیازک یعنی ہوا میں آگ کے سے شعلے اور نیزان یعنی شعلے آتشی پیدا ہوں جبکہ ہوں تو
یہی علامت وبا کی ہے اسیطرح اگر ہوا دن بھر میں چند مرتبہ بدلے اور ایک دن تو صاف ہوا اور آفتاب صاف برآمد دوسرے روز مکدر ہوا اور
آفتاب پردہ غبار میں طلوع کرے تو حکم وبا کے آنیکا یقیناً کرنا چاہیئے جو اسباب ہمراہ وبا کے حادث ہوتے ہیں جیسے مینڈک بہت پیدا
ہوں اور حشرات ارض عفونت سے زیادہ پیدا ہوں از انجملہ یہ بھی علامت ہمراہ وبا کے ہوتی ہے کہ چوہے وغیرہ اور حیوانات جو زمین
میں سوراخ کرکے گھر بناتے ہیں وہ زمین کے اندر سے باہر نکل آئیں اور اندر کا رہنا چھوڑ دیں اور تاریکی اُن کے بصر میں پیدا ہو کر اپنے
سوراخ کو شناخت نہ کر سکیں اور جو قسم حیوان کی ذکی الطبع اور قوی الحس ہیں جیسے لقلق یعنی لکلک وغیرہ اپنے آشیانہ کو چھوڑ دیں اور بھی
بیضا وغیرہ اسیطرح آشیانہ میں چھوڑ کر چلے جائیں اور اکثر ایسے مقام پر جہاں وبا نمودار ہوتی ہے وہ حیوانات بطبع کثرت مردار کے جمع
ہوجاتے ہیں علاج حمی وبائی کا تمام علاج اس تپ کا یہی ہے کہ سیلان خلط میں کمی پیدا کی جائے اور تخفیف بذریعہ فصد اور اسہال کے پیدا
ہو اور اس تنقیہ میں جلدی کرنی چاہیئے جب تک خوب تنقیہ نہو اور بخوبی استفراغ اخلاط متعفنہ کا نہو جائے پھر اگر فاسد خون ہے فصد کرنی چاہیئے
اور اگر سوائے خون کے اور اخلاط فاسد ہوگئے ہیں مسہل وغیرہ سے استفراغ کرنا چاہیئے مگر مکان مریض کا خوب سرد کیا جائے اور ہوائے مکان
کی بخوبی اصلاح کیجائے مکان کے سرد کرنے کی یہ تدبیر ہے کہ اُس مکان کے گرد نواح کے اور پھول خوشبو سرد مزاج کے رکھے جائیں اور نونہال
درخت کی جیسے بید اور انگور وغیرہ بھی گرد مکان کے رکھی جائیں اور نطولہ اور خوشبو جو فواکہ سرد سے کہ اس قسم کافور اور صندل اور گلاب وغیرہ سے
طیار ہو مہیا کیا جائے اور تمام دن میں چند مرتبہ مکان میں چھڑکاؤ کیا جائے خصوصاً گلاب یا عرق بید سادہ سے خواہ عرق نیلوفر سے اور اگر فوارے
جاری ہوں اور مزاروں کے ذریعہ سے چھڑکاؤ کیا جائے تو بہتر ہے ہوا کے اصلاح کی تدبیرات کا آئندہ سطور میں بیان کیا جاتا ہے
قرص کافور اور لوبیا رودہ اور آب نارنج جسکا عرق نکالا ہوا ہو اور گلاب جسمیں مصل حامض جو ایک قسم کا مصنوعی دوغ نمکین ہے اور سرکہ اور
پانی بھی جو بہت سرد ہو اور سرکہ کثیر المقدار ہو دفعۃً پلایا جائے بہت نافع ہوتا ہے اور تھوڑا سرکہ پئے در پئے پلانے سے ہیجان حرارت
کا ہوتا ہے اگر بیماری اتنک نوبت پہونچے کہ نفس سیف میں تمدد پیدا ہو اور برد اطراف اور بیداری طویل اور اختلاط ذہن عارض ہو اور سینہ اور
اُسکے اوپر کے کپڑے مثل صدری وغیرہ اوپر کو اُٹھیں اور پھر نیچے کی طرف بیٹھیں اسوقت ایسی چادر جو حرارت کو بطرف خارج کے جذب
کرے ضرور اُڑھانی چاہیئے۔ اگر تنہا ایسے طعام میں سقوط پیدا ہو پھر کھانا کھلانا چاہیئے اسلیئے کہ اکثر تجربہ اسیطرح ہوا ہے کہ اس حالت میں
جرأت کرکے اگر غذا دیدی ہے اور بار بار کھلائی گئی ہے طبیعت اُسکو قبول کرلیتی ہے اور زندہ رہتا ہے پس بالضرور اُن پر جبر غذا کا کرنا چاہیئے مگر غذا
اُن کی ترش اور لطیف تجویز کرنی چاہیئے اور مقدار میں تھوڑی اسلیئے کہ غذا بھی اُن کے بدن میں جا کر فاسد ہو جاتی ہے اگر مقدار کثیر ہوگی
اُسکی برودت بکثرت مضر ہوگی اور امتلا بھی غذائے کثیر سے زیادہ ہوتا ہے کہ وہ بھی مضر ہے ہوائے وبائی کی اصلاح بنظر صحیح لوگوں کے
بھی ہوتی ہے اور بیماروں کی نسبت بھی ہوتی ہے۔ صحیح لوگوں کے واسطے اصلاح اس ہوا کی باین مراد ہوتی ہے کہ ہوا میں خشکی پیدا ہو کر عفونت
سے محفوظ ہے اور خشکی ہوا میں کسی طرح پیدا ہو یعنی اگرچہ استعمال سخنات سے خشکی پیدا ہو جب بھی کچھ مضر نہیں ہے مصلحات ہوا کے یہ
اجزا ہیں عود خام عنبر کندر مشک قسط نسرین میعہ سائلہ سندروس حلتیت علک قرنفل علک البطم لادن شہد زعفران سک مر اشنہ غار سعد
اذخر ابہل سرو ترکی شاہ بابک بادام تلخ اسارون کبھی ان اجزاء سے مرکبات طیار کرکے استعمال کرتے ہیں اور مکان کو سرکے اور ہینگ سے
بھرتے ہیں اور اصلاح ہوا جو بیمار اور صحیح دونوں کو مفید ہوتی ہے کہ صندل اور کافور اور انار کے چھلکے اور سیب اور آس اور بہی اور آبنوس

اور ساج اور بھاؤ اور ریباس خشک سے دھونی دیجائے اور دھونی کا دور سے دینا ضرور ہے کہ دماغ کو گزند نہ پہونچے طریقہ احتراز کا وبا سے
جس کو وبا کی ضرر سے حفاظت منظور ہو بطور تقدم بالحفظ بذریعہ فصد کے رطوبات اپنے بدن کی نکال ڈالے اور بہت ایسی تدبیر کرے کہ
بدن میں خشکی پیدا ہو خصوصاً تقلیل غذا سے خشکی ضرور بدن میں پیدا کرے مگر ریاضت کی وجہ سے خشکی بدن میں پیدا نہ کرے بلکہ ہرگز استعمال
ریاضت کا نہ کرے اور نہ حمام کا استعمال کرے اور نہ شرابوں کا استعمال کرے اور پیاس پر صبر بھی نہ کرے اور ہوا کو اُنھیں دواؤں سے
اصلاح کرے جو اوپر مذکور ہو چکیں اور غذا ترش کی طرف میل کرے اور دوپہر کو غذا تناول کرکے قیلولہ کرے اگر گوشت کا استعمال کرے تو
اُسمیں بہت سی کھٹائی ملاکر پکایا جائے اور لہام اور قریص یا مصوص کا استعمال کرے خواہ سرکہ میں بنایا جائے خواہ اور کسی ترشی میں مثل سماق اور
آب انگور ترش خواہ آب لیموں آب انار وغیرہ میں۔ سرکہ میں پڑی ہوئی چیزیں اُسکو بہت نافع ہیں خصوصاً کبر جو سرکہ میں پڑا ہو خواہ بھینگ سرکہ
میں پروردہ کی ہوئی بالخاصہ مفید ہے اور عفونت کو منع کرتی ہے۔ وبا کے ضرر سے محافظت تریاق کا استعمال بھی کرتا ہے اور مثرودیطوس
بھی اسیطرح بشرطیکہ قبل از تاثیر ہوائے وبائی کے استعمال کیا جائے اور باقی تدابیر جو صابئیہ بھی عمل میں آتی ہیں اور دوا جو صبر اور زعفران اور
مر کی سے بنائی جائے ہر روز قریب ایک درہم کے استعمال اسکا مناسب ہے کہ بہت نافع ہے **چیچک کا بیان** کبھی خون میں ایک قسم کا جوش بسبب
عفونت پیدا ہوتا ہے از قسم ایسے غلیان کی جو عصارہ انگور وغیرہ میں پیدا ہوتا ہے جس غلیان اور جوش میں اجزا خون کے آپس میں جدا ہوتے
ہیں اور اس غلیان کا سبب کبھی ایک امر طبعی سا ہوتا ہے کہ خون میں جوش پیدا کرکے جو کچھ بقیہ غذائے طمثی خواہ حیض کے خون سے اس
خون میں ملا ہوا ہے اُس بقیہ کو کہ از وقت حمل آمیختہ چلا آیا ہے اور اس خون سے کم کرتا ہے خواہ جو چیز ناقص اس خون میں بعد از وقت حمل پیدا ہوئی ہے بوجہ استعمال غذائے ردی کے
جسمیں بگاڑ کر اور زیادہ پیدا ہو اور وارد ہے سو کہ قوام خون کا مختلف کرکے اسکو دوران اور جوش میں لائے تاکہ اس خون کا نیا قوام بہ نسبت قوام اول کے اقوی اور اطہر پیدا ہو
جیسے طبیعت عصارہ انگور میں فعل کرتی ہے کہ اسمیں جوش پیدا کرکے شراب ایسی بنا دیتی ہے کہ جوہر اسکا یک رنگ ہو جاتا ہے اور جوش سے بنزلہ
رغوہ اور کف کی اجزائے ہوائی سے ہوتی ہے اور جوش سے ثقیل اجزائے ارضی کی ہے اُس شراب سے کم ہو جاتی ہے کبھی غلیان خون کا سبب ایک
امر خارجی ہوتا ہے کہ خارج سے وارد ہو کر اخلاط کو خون سے پہلے بذریعہ ثوران کے آمیختہ کرکے پھر غلیان شدید مجموع اخلاط اور خون
میں پیدا کرتا ہے اور آواز چلکر کھانے اور بیج بجانے کی جیسے بروقت جوش کے اُٹھتی ہے پیدا ہوتی ہے جسطرح بروقت تغیر فصول خصوصاً
بروقت تغیر ربیع کے بشرطیکہ وہ اختلاط لاحق ہوا ہو کہ اخلاط کو اصلی کیفیت سے منحرف کرکے اپنے انتظام اصلی تبدیل کرے۔ جدری اور
حصبہ ایسے امراض میں سے ہیں کہ انکے مواد دور دراز تک پہونچتے ہیں جیسے کوئی بیماری ایک کا دوسرے تک پہونچے اسیطرح جدری اور حصبہ کے حالات ہیں کہ ایک شہر سے دیگر شہر اور ایک
آدمی سے دوسرے آدمی تک پہونچتے ہیں جنوبی ہوا جب کثرت سے چلتی ہے اسکے بعد چیچک کی پیدائش ہوتی ہے جو بدن گرم تر ہے اسمیں استعداد چیچک نکلنے کی ہوتی ہے خواہ جس
بدن کی رطوبت میں کدورت ہو یا جس بدن کا خون فصد وغیرہ سے کم نکالا گیا ہو۔ غذاؤں میں بھی ایسی چیزیں ہیں جن کے کھانے سے
مرض چیچک کا پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر ویسی غذا کھانے کی عادت نہ ہو اور اُن غذاؤں کے اوپر دوائیں یا غذائیں گرم کھائی جائیں
جیسے دودھ ہر قسم کا خصوصاً اُونٹنی اور گھوڑی کا دودھ جسوقت بکثرت کھایا جائے اور عادت اُس کے کھانے کی نہ ہو بعدہ شراب
بکثرت پی جائے یا اور گرم دواؤں کا استعمال ہو تو چیچک ضرور نکلے گی چیچک کی بیماری گویا ایک قسم ہے بحران کی اور اکثر چیچک لڑکوں کو
عارض ہوتی ہے اُسکے بعد جوانوں کو اور بڈھوں کے بدن میں چیچک کم نکلتی ہے مگر ایسے ہی اسباب قوی ہوں یا اُس شہر کی حرارت اور
رطوبت شدید ہو اور جس بدن میں رطوبت زیادہ ہے اسمیں نکلنا چیچک کا اکثر ہے بہ نسبت اس بدن کے جسمیں خشکی ہے فصل ربیع میں جدری

بنسبت جاڑون کے زیادہ پیدا ہوتی ہے اور بیچ سے کم آخر مین خریف کے خصوصاً جب خریف سے پیشتر فصل گرما نہایت گرم خشک گذری ہو اور اس خریف مین بھی گرمی اور خشکی کسیقدر باقی ہو۔ جدری کا نکلنا فقط جلد مین بدن کے یا جو چیز متصل جلد کے ہو نہین ہوتا بلکہ جتنے عضا تشابہۃ الاجزا مین ظاہر مین ہون خواہ باطن مین حتی کہ حجاب اور پردہ باطنی اور پٹھے وغیرہ سب مین جدری پیدا ہوتی ہو جسوقت جدری کا ظہور ہوتا ہو پہلے بدن مین کھجلی سی اٹھتی ہو پھر ایسی چیزین نمودار ہوتی ہین جیسے کاٹون کے سرے اور گول شکل باجرے کے اُسکے بعد سب دانے نکل آتے ہین اور پیپ سے بھر جاتے ہین بعد اُسکے ٹوٹ کر مواد نکل جاتا ہو اور خشک ریشہ رنگ برنگ کے ہو جاتے ہین اُس کے بعد پپڑی گر جاتی ہے اور صحت حاصل ہوتی ہے کبھی جدری کا انتقال فلغمونی اور شرہ کی طرف ہوتا ہو اور کبھی اسکا انجام دبیلہ کیطرف ہوتا ہے اسمین سب مادہ جمع ہوتا ہو اکثر جدری جب ظاہر ہوتی ہے اسکا رنگ مثل رنگ فلغمونی کے سرخی مائل ہوتا ہو مگر کبھی رنگت مختلف مثل خاکستری اور بنفشی اور سیاہ بھی ہوتی ہو اسلیئے کہ جدری کی بہت سے قسام اور الوان بھی مختلف ہوتے ہین ایک قسم سپید رنگ ہوتی ہو ایک کا زرد رنگ ہوتا ہو کوئی سبز ہوتی ہے کوئی بنفشی اور کوئی مائل بسیاہی سبز اور بنفشی رنگ کی جدری نہایت بد ہو اور جسقدر رنگت مین سیاہی زیادہ ہو خباثت اُسکی بڑھ جاتی ہو اور جتنی سیاہی کم ہو برائی کم ہوگی اور سپید رنگ کی جدری سب سے زیادہ بہتر ہے خصوصاً اگر چند دانہ نکلین اور حجم مین بڑے ہون نکلنے مین اُن کے آسانی ہو کرب بہت کم ہو تپ نرم ہو اور بعد نکلنے کے تپ جاتی رہے اور اول زمانہ اسکے نکلنے کا تیسرا دن شروع تپ سے ہو خواہ قریب تیسرے دن کے ہو ایک قسم کے دانہ جسکو ہندوستان کے اکثر شہرون مین موتی جھرا کہتے ہین اُسیر بیاو صادق جو شیخ نے سپید رنگ چیچک کے ذکر کے صادق آتے ہین بعد ان سپید بڑے دانون کے اچھی قسم چیچک کی وہ ہو جسکے دانہ بڑے ہون اور عدد مین بہت ہون اور نزدیک نزدیک ہون مگر دانہ آپس مین مل نہ جائین اسلیئے کہ جو دانہ ملجاتے ہین اسطرح پر کہ بہت سے گوشت کو گھیر لیتے ہین اور اُن کے اجتماع سے ایک شکل مضلع یعنی پہل دار یا گول پیدا ہوتی ہے وہ بہت بد ہوتے ہین اسطرح وہ بڑے دانہ دوہرے کہ ایک پر دوسرا نکلے وہ بھی ناقص ہین سپید دانہ چھوٹے سخت قریب قریب جو بدشواری نکلین اگرچہ ابتدائے مرض مین گمان سلامت مریض کا زیادہ ہوتا ہو لیکن اخیر مین اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ بدشواری دانون کا نضج ہوگا اور حالت مریض کی بری ہو جائیگی اور نوبت ہلاکت کی ہو پہنچیگی اسلیئے کہ سبب اس قسم کے جدری کا مادہ غلیظ ہوتا ہو۔ ایک قسم بڑی خوفناک جدری کی جسمین ہلاکت مریض کی محتمل زیادہ ہوتی ہو وہ ہی کہ اسکے حال مین اختلاف ہو کبھی دانہ نمودار ہو جائین اور کبھی اندر بیٹھ جائین خصوصاً اگر بنفشی رنگ کی یہ چیچک ہو اور بجوج ہو یعنی جلد کے اوپر بخوبی نہ اُبھرے اور نہ اسکے بخوبی اُبھرنے کی اُمید ہو بسبب ضعف قوت کے اور کسی عضو کے سبز ہو جانے یا سیاہ ہو جانے سے ہلاکت مریض کی ہو جاتی ہو اگر عضو کا سبز یا سیاہ ہونا بعد ابھرنے دانون کے ہوا ہو قوت ساقط نہین ہوتی بلکہ بڑھتی جاتی ہو تو خوف ہلاکت کا نہین ہوتا اگر قروح خبیثہ پیدا ہوتے ہین پہلے تپ ہو کر جدری کا نکلنا اسمین سلامت زیادہ ہے بہ نسبت اسکے کہ پہلی جدری نکلے تب تپ عارض ہو جس شخص کو جدری عارض ہو اُس کی سانس اور آواز کا بہت خیال رکھنا چاہیئے اگر یہ دونون اچھے ہون تو مرض مین سلامت ہو اور اگر جدری کے مریض کی سانس پئے در پئے چلے اسیطرح حصبہ کے مریض کی سانس کا حال ہو تو یقیناً جاننا چاہیئے کہ قوت ساقط ہو چکی یا حجاب مین ورم پیدا ہو گیا ہے پھر اگر پیاس کی شدت بڑھتی جائے اور کرب مین ساعت بساعت زیادتی ہو ظاہر بدن سرد ہو جائے اور جدری یا حصبہ سرد ہونے لگے اسوقت مریض قریب بہلاکت ہوتا ہو اور اس دلیل کی زیادہ تر تائید اس سے ہوتی ہو کہ جدری ایسے قسم کی ہو جسکا نکلنا اور ظاہر ہونا دیر مین ہوا ہو اکثر جدری کا بیمار خناق یا بعد ظاہر ہونے خناق کے مرجاتا ہو اور کبھی سقوط قوت ہو کر یا تخم

یعنی خروش، ورده یا غسال میں مبتلا ہو کر مر جاتا ہے۔ اگر بنفشی رنگ کی جدری یا حصبہ اندر بیٹھ جائے معلوم کرنا چاہیے کہ بیماری کی غشی قریب ہے
اگر خون کا پیشاب ہو اور اس کے بعد سیاہ پیشاب ہو تو فوراً ہلاکت ہو جائے گی خصوصاً اگر قوت ساقط ہو اور دست سبز یا خون کے یا
غسالی یعنی جیسے گوشت کا پانی اس رنگ کے ہوں اور قوت ساقط ہوتی جائے پھر موت میں کچھ شک نہیں جھیکا ایک قسم کی چیچک ہے
درمیان جدری اور حصبہ کے اور وہ ان دونوں سے اسلم ہے یعنی سلامتی زیادہ ہوتی ہے اکثر جدری انسان کے بدن میں دو مرتبہ نکلتی
ہے جس وقت مادہ دوبارہ جمع ہو اور مادہ دفع کا ہو اور سوم رصاصی ایک قسم جدری کی ہے کہ جس کے دانہ چہرے اور سینہ اور پیٹ پر کے
بہ نسبت پنڈلی اور قدم کے زیادہ نکلتے ہیں اور ردی ہے اور مادہ غلیظ پر دلالت کرتی ہے جو اطراف میں دفع نہیں ہوتا علامات ظہور جدری کے کبھی
جدری کے ظہور سے پیشتر پشت میں درد اور ناک میں کھجلی ہوتی ہے اور سوتے وقت مریض ڈرتا ہے اور بدن میں کانٹے سے چبھتے ہیں تمام
بدن میں بوجھ پیدا ہوتا ہے رنگ چہرے کا اور آنکھ کا سرخ ہو جاتا ہے آنسو بہنے لگتے ہیں حرارت تمام بدن میں مشتعل ہوتی ہے انگڑائی جمائی
بہت ہوتی ہے سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہے آواز بیٹھ جاتی ہے تھوک گاڑھا ہو جاتا ہے سر میں بوجھ اور درد پیدا ہوتا ہے منہ خشک ہو جاتا
ہے کرب و درد گلے میں اور سینہ میں پیدا ہوتا ہے پاؤں کپنے لگتے ہیں جس وقت چت لیٹے اور چت لیٹنے کی رغبت زیادہ ہوتی ہے ان سب باتوں
کے ساتھ تپ مطبقہ موجود ہوتی ہے حصبہ گویا ایک قسم جدری صفراوی کی ہے ہندی میں اسکو کھسرا کہتے ہیں۔ جدری اور حصبہ میں اکثر احوال کا
کچھ فرق نہیں ہے اتنا فرق ہے کہ حصبہ صفراوی ہوتی ہے اور اسکے دانہ چھوٹے گویا جلد کے اوپر نہیں نکلتے اور جلد میں ایسی بلندی نہیں ہوتی
جسکا کچھ خیال کیا جائے خصوصاً ابتدا میں حصبہ بہت کم جلد کے اوپر معلوم ہوتی ہے ابتدا میں جدری کے دانہ اونچے ہو جاتے ہیں حصبہ کے
دانہ جدری سے شمار میں کم ہوتے ہیں اور آنکھ میں حصبہ بہ نسبت جدری کے کم نکلتی ہے علامات ظہور جدری کے اور حصبہ کے قریب قریب
ہوتے ہیں مگر متورع یعنی اُبکائی آنا حصبہ میں زیادہ ہوتی ہے اور کرب و اشتعال حرارت زیادہ اور درد پشت کم ہوتا ہے اسلیے کہ یہ باتیں
جدری میں بسبب امتلائے خون فاسد کے ہوتی ہیں جو کثیر ہوتا ہے اور حصبہ میں خون کی حرارت شدید ہوتی ہے مگر کثرت اسقدر نہیں ہوتی ہے
جسقدر جدری میں ہوتی ہے حصبہ اکثر اوقات یکبارگی نکل آتی ہے اور جدری تھوڑی تھوڑی نکلتی ہے جو جو علامات سلامت مریض کے
جدری میں بیان ہو چکے ہیں وہی حصبہ میں ہیں کہ جو قسم حصبہ کی سریع الظہور اور بزرد ہو اور اسمیں نضج جلد ہو وہ سلیم ہے اور سخت اور سبز اور بنفشی گون حصبہ بھی ردی ہے
اور جس قسم کی حصبہ میں نضیج دیر ہو غشی متواتر عارض ہو وہ قاتل ہے اور اگر دفعۃً نکلکر غائب ہو جائے وہ بھی ردی اور غشی آور ہے جدری کے
علاج میں مبادرت کرے اخراج خون کا بقدر کافی کرنا چاہیے اگر شرائط اخراج خون کے جمع ہو جائیں اور اسیطرح اگر مرض حصبہ
کا بوجہ امتلائے خون کے ہو زمانہ اخراج خون کا روز چہارم تک باقی رہتا ہے جب دانہ جدری کے نکل آئیں پھر فصد نہ لینی چاہیے ہاں
اگر امتلائے شدید ہو اور غلبہ مادہ کا زیادہ پیدا ہو جائے پھر بذریعہ فصد کے اتنا خون نکالنا چاہیے کہ تخفیف غلبہ میں مادہ کے پیدا ہو فصد کھولنی
اس مرض میں بہت ہی موافق ہے اور اگر ناک کی رگ کھول جائے فائدہ رعاف کا حاصل ہوگا اور نواحی عالیہ یعنی اوپر کے جانب کے اعضا کی مضرت
جدری سے حفاظت ہو جائے گی اور لڑکوں کے واسطے اسمیں آسانی ہوتی ہے اگر فصد لینی واجب ہو اور بخوبی اخراج خون کا نہ کیا جائے
کسی جانب بدن کے فساد کا خوف ہے اسیطرح جو شخص ہمیشہ اپنے بدن کی حرارت بذریعہ مبردات کے بجھاتا ہو اس کے نسبت فساد کسی جانب
بدن کے ہو جانے کا خوف ہے اول مرض جدری اور حصبہ میں ایسی غذا کھلانی چاہیے کہ مقوی ہو اور اطفائے حرارت بھی کرے اور مادہ کو بطرف خارج
کے دفع کرے اور طبیعت میں قبض پیدا نہ کرے اور خون کو غلیظ نہ کرے جیسے ناخورش عنابی ہمراہ زلال تمر ہندی کے خرفہ شگوفہ خرما اور سرکا

شوربا اسیطرح جس غذا مین تلیین طبیعت کی ہو مگر زیادہ نہ ہو اسیواسطے ضرور ہو کہ ان غذاؤن مین تمر ہندی شریک ہو خواہ جو چیز مثل تمر ہندی کے ہو
اور کدو سے جو غذا طیار ہو وہ بھی مناسب ہو اور تربوز بڑے قسم کا بھی جائز ہے بلکہ ابتدائے مرض مین طبیعت کا نرم رہنا واجب ہو اور جمیع ملینات
سے تمر ہندی افضل ہو اور اگر فقط تمر ہندی سے اجابت نہو شیر خشت بھی زیادہ کرین مگر یہ کہ نرمی طبیعت آسانی ہو جائے اور زیادہ اسہال سے
احتراز واجب ہو خواہ کسیقدر ترنجبین خواہ آلو شریک کرین کبھی اول ظہور مین جدری کے قی نیم رہیم بگذر یعنی گیہون کا رُب ہمراہ قرص کافور اور
شراب شگوفہ خرما کے بہت مفید ہوتا ہو اگر دریافت ہو جائے کہ مرض مین طول ہوگا اور دو سہ دن گذر جائے اور جدری کا ظہور شروع ہو
اُسوقت تبرید کا استعمال بیشتر سبب خطائے عظیم کا ہوتا ہو اسواسطے کہ فضول جلد ون کو بوجہ تغلیظ کے اندر روک رکھتا ہو اور اعضائے رئیسہ پر بوجھ
اُس چیز کا جسے گنجایش بروز اور ظہور کی نہین ہے ڈالتا ہے اور قلق اور کرب پیدا کرتا ہو اور اکثر غشی عارض ہوتی ہے بلکہ ایسے وقت مین لطافت
مادہ کی ایسی دواؤن سے کرنی چاہیے جو غلیان کو زیادہ کرین اور سدے مواد جلد کی کھولدین جیسے رازیانہ کرفس ہمراہ شکر کے بطور عصارہ کے یعنی
ان دونون کے بیجون کا عرق نچوڑ کر شکر سے شیرین کر کے پلائین یا جوشاندہ حلبہ اور بہروز کا جن مین زیادہ حرارت نہ ہو کبھی ان دواؤن مین بقدر
خوشبو آجانے کے زعفران بھی شریک کرتے ہین اور آب انجیر بہت نافع ہے اسلیے کہ انجیر مین طاقت باہر نکالنے مادہ کی بہت ہو اور باہر
نکلنا مادہ کا ایک سبب ہو اس مرض سے نجات پانے مین ایسے وقت مین یہ بھی ایک دوا نہایت نافع ہو کہ عنصول پانچدرم عدس مقشر سات درم
کتیرا تین درم نصف رطل یعنی سترہ تولہ پانی مین جوش دین جب نصف جلجائے تب پلائین اس سے بھی زیادہ جدری نکالنے پر مددگار یہ دوا ہو انجیر
زرد سات عدد عدس مقشر تین درم کتیرا تخم رازیانہ ہر واحد دو درم ڈھائی پاؤ پانی مین جوش دین جب ایک ثلث باقی رہے صاف کرکے پلائین حرارت
قلب کے گرد سے باہر نکالدیگی اور خفقان کو منع کرے گی ایسے وقت مین تیل بیمار کے پاس بھی نہ لیجانا چاہیے اور کپڑے سے اُڑھانا واجب ہو تاکہ تفتیح
مسام ہو اور سرد ہوا سے خصوصًا جاڑون مین بہت بچانا چاہیے اور اگر اسکے ساتھ ایسا معاملہ ہر وقت جاری ہے جو تدبیر پسینا نکالنے کیواسطے کیجاتی ہو
اسواسطے کہ سردی سے مسامات بند ہو جاتے ہین اور جو مواد آمادہ نکلنے پر ہوتے ہین اندر کی طرف پلٹ جاتے ہین کبثرت سرد پانی پینا جیسے برف
سے ٹھنڈا کیا ہو اور خیش مین داخل کرنا یعنی اس مکان مین جس کی ہوا سرد کرنے کیواسطے پردے کتان کے چھوڑے گئے ہون بہت برا ہو کبھی فصد کی مضرت
اسطرح پر ہوتی ہے کہ بعد فصد کے جو برودت پیدا ہوتی ہے اُس کی وجہ سے مادہ مستعد بخروج اندر کو پلٹ جاتا ہے پس مناسب ہو کہ بعد گذرنے
دو دن یا تین دن کے فصد سے بچائین اگر کسی تدبیر کی وجہ سے خواہ اُڑھانے وغیرہ کی گرمی سے ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہو یا غشی خود بخود عارض
ہو رہی ہو اسوقت تبرید اس ہوا کی جو بذریعہ سونگھنے کے دماغ تک پہونچتی ہے باتخصیص کرنی چاہیے اور خوشبو کافور اور صندل کی سونگھانی چاہیے
اگر بدن کے کھولنے سے چارہ نہو اور غشی یا ہولنے اندر کبار دین بے دخل کیئے ہو نہ بن پڑے تو پھر کچھ مضائقہ نہین اسیطرح اگر مادہ کی حالت
عدیمہ سمجھین یا ترک تبرید کیواسطے جلدی نکلنے جدری کی کیجائے اور اس تدبیر سے مریض کو کسی طرح کی سختی ظاہر نہ ہو بلکہ حرارت کا اشتعال بڑھتا
جائے اور زبان کی سیاہی ساعت بساعت زیادہ ہوتی جائے اسوقت تسخین سے ڈرنا چاہیے اور ترک کرنا چاہیے اور کسیقدر تبرید کا
استعمال کرنا چاہیئے جدری اور حصبہ کی بیماری مین پیٹ پر لیپ اور ضماد کرنے سے بیمار کو بچانا چاہیے کہ اس تدبیر مین دو خطرے ہین ایک تو سانس اپنی جگہ پر
تنگ ہو جائیگی اور اسہال ذرب و بول الدم عارض ہوگا اور آخر مین اس مرض کی حفاظت طبیعت کے اسہال وغیرہ سے کرنی چاہیے عوض عدس مسلم کے یعنی
چھلے مسور چیدہ پانی بلا جوش دیکر کے کھلاتے ہین اور بیرے اس مسور کے جو تمر ہندی سے ترش کیجائے اور آب انار خواہ آب سماق خواہ
آب غورہ وغیرہ سے ترش کرکے کھلانے مین دوائین جو خون کی تبرید اور تغلیظ کرین اور اس کے جوش کو منع کرین ابتدائے مرض مین ایسی دوائین جائز

ہین جیسے ربّ ریباس اور ربّ انگور اور آب فواکہ سرد شربت گندم خصوصاً اور شراب شگوفہ خرما خواہ خود شگوفہ خرما یا درخت خرما کا دودھ۔ شربت کیوڑے کے
بہت سے نسخے ہین جن کو ہم قرابادین مین ذکر کرین گے یہان پر ایک نسخہ عجیب اور قوی التاثیر ہم ذکر کرتے ہین کہ اُسکی ساخت دیکھی کے ترو
سے جو ترش اور کسیلی ہوتی ہے اور قوت اس کی بہت زیادہ ہے اور ابتدائے مرض مین اُسکا استعمال بہتر ہے نسخہ ربّ کندر حصہ اور اگر ربّ کندر نہ میسر
آئے تو خود کندر مسلم لیکر سکو ترش انار کا پانی [illegible] پیسین پھر بقدر نصف اُس کے صندل لیکر سرکہ مقطر یا آب انگور خالص مین چند روز تک بھگوئین
جب اُسکے نرم ہو جائین پھر اتنی دیر تک پکائین کہ کڑوی کیوڑہ کی گل جائے اور اسکے بعد نچوڑ لین بعد اس کے نچوڑے ہوئے پانی کو ربیلی مین جسقدر سرکہ یا آب انگور
زیادہ ہو بہتر ہو جائے تب وہ ترش [illegible] کا کف نکال لیا ہو پکانے کے ذریعہ سے آلایش وغیرہ اس سے پاک کرین یا مثل ربّ الجبن کے اس طرح
پکائین کہ اس سے مائیت دہی کی یعنی تو وہ جدا ہو جائے بعد اسکے آرد جو کو اس پانی مین ملا کر فقاع یعنی [illegible] طیار کرین اور ترش کرین بعد اسکے
پھر اس [illegible] کو بذریعہ پکانے وغیرہ کے صاف کرین اور پھر آرد جو ملا کے اُسی سے فقاع بنائین اور دھوپ کی گرمی سے ترش کرین جسقدر
مگر اس عمل کو کرین گے بہتر ہوگا اس پانی سے پانچ جز لیکر آب امرود آب سفرجل ترش جسمین اجزائے مائی زیادہ ہون اور آب انار ترش آب سیب
ترش جسمین رطوبت زیادہ ہو اور آب غورہ [illegible] خوخ کی تفاح بری یعنی جنگلی سیب ہی آب لیمو آب آلو بخارا جو ترش ہو آب شگوفہ
خرما جو نچوڑ لیا ہو اور آب کنڈش تازہ آب توت شامی جو خوب پختہ نہ ہو آب خوبانی خام ترش عصارہ انگور عصارہ ریباس عصارہ شاخہائے [illegible]
انگور عصارہ [illegible] فارسی عصارہ نیلوفر عصارہ بنفشہ ہر ایک سے تین حصے عصارہ افرج عصارہ ترشاوہ [illegible] سے ثلث ایک جز
کے عصارہ کشنیز عصارہ کاہو عصارہ برگ خشخاش سبز عصارہ برگ کاسنی عصارہ برگ خرفہ ہر ایک سے ربع جز اور عصارہ برگ بید اور برگ
سیب اور برگ امرود برگ [illegible] برگ گل عصارہ برگ خبازی یعنی لال ساگ عصارہ لحیۃ التیس اور گل سرخ خشک گل نیلوفر خشک
عصارہ [illegible] خشک تخم کاسنی تخم کاہو گلنار تخم نیلوفر تخم گل ہر ایک سیوان حصہ ایک جز کا عصارہ پودینہ تر چہارم حصہ ایک جز کا عصارہ [illegible]
نصف ایک جز کا سیب اور یہ اجزا جمع کرکے آگ پر چڑھائین اور سو چار جز [illegible] طباشیر دو جز اور سماق تین جز [illegible] تین جز [illegible] حل کرکے
پکائین تا کہ نصف باقی رہجائے بعد ازان اُتار کے خوب ملین اور چھان کر وزن کرین اور فی تین سو درہم یعنی قریب پختہ سیر کے ایک مثقال خالص
۴ ماشہ کافور خوب پیسکر ظرف کے پیندے مین چھڑکین اور اس کے اوپر دوائے مذکور آہستگی سے ڈالین اور اسکا منہ خوب تنگ سرپوش سے
بند کرین کہ بخارات باہر نکل نہ سکین اور پھر آگ پر چڑھائین جب گمان ہو کہ اب جوش آگیا ہے اُتار کر خوب سا ہلائین اور مضبوط یعنی جس برتن مین
آچار وغیرہ رکھا جاتا ہے جیسے مرتبان وغیرہ اسمین رکھکر خوب [illegible] کرین کہ اس سے کافور کے اُڑ جانے سے اطمینان ہو اور مقدار شربت اسکی
دس درہم یا قریب تین تولہ کے ہے بعض لوگ اس دوا مین کسیقدر سنبل الطیب جلیل اور رازیانہ انیسون فلفل اور سعد کوفی شریک کرتے ہین جسقدر مناسب
معلوم ہو جب اخراج جدری کا تمام اور کمال ہو جائے اور دانے سب پختہ ہو جائین اور ساتوان دن گذر جائے تدبیر صائب یہی ہے کہ سونے
کی سوئی سے چھید کر رطوبت دانہ کی نکال لیجائے اور روئی سے پونچھ لین اور نمک ملنا بہت ضرور ہے لیکن بعد دانہ ٹوٹنے اور رطوبت نکلنے
کے نمک ملنے مین کسیقدر تاخیر کرنی مناسب ہے ایسلئے کہ زخم تازہ پر نمک چھڑکنا ایذا اور الم پہونچاتا ہے بلکہ بڑے دانے کے سوا اور دانے
ٹوٹے ہون یا نہون اُن پر نمک ملنا ضرور ہے اور بڑے دانون کو بحال خود چھوڑ دینا چاہیے کہ راہ نکلنے رطوبت کی بند ہو جائے پھر اُسکے بعد
تملیح کیجائے اور قبل خوب پختہ ہونے کے مالش نمک کی نکرنی چاہیے کہ ورم پیدا ہو جائیگا اور درد شدید عارض ہوتا ہے مگر بعد نضج کے تملیح
ضرور ہے اور تملیح کا طریقہ یہ ہے کہ پانی مین نمک گھول کر اُسکے زعفران بھی حل کرین اور گلاب مین اگر نمک گھولین تو بہت بہتر ہے اور اگر پانی

میں جھاؤ اور سرو اور گلاب کے پھول جوش دیکر رنگ گھولیں یہ بہت خوب ہے خصوصاً اگر اسمیں صندل کافور بھی شریک کریں تلیع سے نفیج بخوبی پیدا ہوتا
ہے اور خشکی دانوں میں بہت جلد آجاتی ہے اور چیچک جلد گر جاتی ہے۔ جھاؤ کی لکڑی کا دھوان پہونچانا نافع ہے اور جاڑون میں جو لکڑی آگ کیواسطے
جلتی ہے وہ جھاؤ کی لکڑی ہونی چاہیے اور اگر جدری میں رطوبت شدید ہو اُسوقت آس اور برگ آس کی دھونی دینی چاہیئے اور جیسے تدبیر بروقت
نفیج کے اور بروقت اہتمام اُسکے خشک کرنے کے مریض کے سولانے میں اہتمام زیادہ کرتا ہو اور آرد گندم اور جوار اور جو یا قلا بھوسے پر ڈالنا
چاہیے اور بہتر یہ طریقہ ہو کہ آٹے کو کسی توشک کے اندر بھریں جسکا کپڑا اچھوتا جھر جھرا ہو اور سنگین نہ ہو اور اُسکے اندر سے ان دوائوں کا
یقوت ہو پنے اور برگ سوسن یعنی ملٹھی تجفیف رطوبت جدری کیواسطے بہت مناسب ہو کہ باوجود خشکی پیدا کرنیکے خوشبو بھی پیدا کرتی ہے تیل کا
استعمال ہو قت بھی بہت برا ہے کہ خشک ہونے سے منع کرتا ہے جب جدری خشک ہونے لگے ایسی دوائیں طلا کریں جو خشکی پر معین ہوں اور
کسیقدر ایسی دوائیں جو اوپر مذکور ہو چکیں ہیں انمیں تھوڑی سی زعفران شریک کریں اور اگر جدری سے زخم پڑ جائیں مرہم اسفیداج خصوصاً اسمیں
قدرے کافور شریک کرکے لگانا بہت نافع ہے اور تھوڑا سا تراشہ بیخ سرکنڈہ کا خواہ بید سادہ کی تیلی جڑون کا خواہ زعفران کا مرہم اسفیداج
میں ملائیں اور بہتر سپیدہ کاشغری اور مردار سنگ کا چھڑکنا کافی ہوتا ہے اگر ان میں خشک ریشہ پڑ جائے یہ بہت نافع ہو روغن گل خالص سپیدہ تھوڑا
سپیدہ اور اقلیمیا ملا کر استعمال کریں اور بعد خشکی کے یا جب زخم برے لگے استعمال روغن کا ایسے دانہ میں جنکی جڑیں جلد گرنے والی ہو مناسب ہے
اور بروقت قرحہ پڑ جانے کے چونکہ روغن مادہ اور اصل جمیع مرہموں کی ہو اُسکا استعمال ضرور ہوتا ہو مرہم سرخ واسطے قروح جدری کے
بہت نافع ہے **بیان حفاظت اور رعایت اعضا کا آفت جدری اور حصبہ سے** جن اعضا کا جدری کی آفت سے بچانا واجب ہو
وہ یہ ہیں آنکھ اور حلق اور نتھنے پھیپھڑا انتریان یہی اعضا ایسے ہیں کہ جدری کے مرض میں انمیں قرحہ پڑ جاتا ہو آنکھ تو کبھی جاتی رہتی ہو اور کبھی
اُسپر ایک سپیدی پڑ جاتی ہے اور حلق میں بیشتر خناق عارض ہوتا ہو اور کبھی ایسے زخم پڑ جاتے ہیں کہ بلع یعنی نگلنا دشوار ہوتا ہو اور کبھی اکلۃ الفم
پیدا ہوتا ہو جو مہلک ہو اور نتھنوں میں کبھی ایسے قروح پیدا ہوتے ہیں کہ ہوا کی آمد و رفت بند ہو جاتی ہے اور پھیپھڑے میں جدری کے دانے ایسے
پڑ جاتے ہیں کہ ضیق النفس پیدا ہوتا ہو اور اگر ان قروح میں قرح پڑ جائے سل پیدا ہوتی ہے اسامین کبھی بوجہ جدری کے سحج یعنی خراش اور زخم
پیدا ہو جاتا ہو کہ اُس کی تلافی اور دوا بہت عسیر اور دشوار ہوتی ہو۔ آنکھ کی حفاظت کا عمدہ طریقہ یہ ہو کہ مری اور آب کشنیز سے جسمیں سماق
شریک ہو اور تھوڑا سا کافور بھی ملا ہو اکتحال کریں برود اول اور تنہا مری بھی کافی ہو اسیطرح نقطہ سرمہ سیاہ جو آب کشنیز میں پرورده
کیا جائے اور آب سماق جسمیں کافور کی ساخت ہوئی ہو اور عصارہ تخم رمان یعنی وہ چھلکے جو اندر سے انار کے زرد زرد برآمد ہوتے ہیں وہ بھی
جید ہو خصوصاً اوائل میں اور اگر جدری ظاہر ہو جائے پھر اسوقت گلاب اور کافور سے اکتحال مناسب ہو۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ سپیدہ ال سر
اکتحال بہت مفید ہو آنکھ کی سپیدی وغیرہ کیواسطے روغن پستہ جس کو ہماری ملک کی عورات بعد جدری کے اور آنکھوں میں کوئی آفت آجانے
کے استعمال کرتی ہیں، غاشیہ چشم یعنی پردہ سا جو پڑ جاتا ہو اُسے دور کرتا ہو اور آنکھ کی اصلاح کرتا ہو اور شیاف ابیض بعد دانے اُبھر آنے کے
آنکھ میں بہت مفید ہو منہ اور حلق کی حفاظت اسطرح کریں کہ انار چوسیں اور دانہ انار کو ابتدا میں چبائیں خواہ توت شامی چوسیں اور توت کے
رب کا غرغرہ کریں خصوصاً اگر درد گلو کی شکایت ہو اور اُسوقت رب توت کا چاٹنا بھی تھوڑا تھوڑا مفید ہو نتھنوں کی حفاظت کیواسطے
ماش اور صندل اور رب انگور اور سرکہ سے طلا کریں اور فقط سرکہ سونگھنا بھی کافی ہے اور پھیپھڑے کی حفاظت کیواسطے کوئی چیز لعوق
سپستان اچھی نہیں ہو کہ اسمیں تخم خشخاش شریک کریں اور قلب کی حفظ کیواسطے جوشاندہ انجیر اور سورنج جو قبل از فصل کے بیان ہو چکا

ہے کہ وہ حرارت کو نواحی قلب سے منع کرتا ہے اور اسہال کی حفاظت بعد زمانہ ابتدا کے واجب ہے کیونکہ اسی زمانہ میں اسہال کا زیادہ خوف ہوتا ہے واجب ہے کہ
استعمال قوابض کا کریں اور اگر آخر مرض میں اسہال عارض ہو قرص طباشیر اور رب ریباس سے علاج کریں خواہ قرص تخم حماض سے معالجہ کریں ۔
نشانات جدری کے دفع کرنے کا طریقہ اس مقدمہ کا بیان ہم آگے جہاں زینت کا ذکر ہوگا بتفصیل کرینگے اور یہاں پر مخصوص دوا جو مناسب
مرض کے بھی ہے اور نشان چیچک کا بھی مٹا دیتی ہے لکھی جاتی ہے منجملہ اُن ادویہ کے جن سے نشان چیچک کے برطرف ہوتے ہیں سوکھی جڑ بانس کی
اور آرد باقلا اور تراشہ چوب بید اور تراشہ چوب عنزروت اور تخم خربزہ کے چھلکے خشک کیے ہوئے اور چاول ہوئے ہوئے اور آب جو اور سپیدہ
بیضہ مرغ اور مٹی پھولی ہوئی نیز یہ سب کے اور مردار سنگ شکر طبرزد اور نشاستہ بادام شیریں اور بادام تلخ اور روغن اور دھان کی قسم سے
روغن سوسن اور روغن پستہ چربی گدھے کی مع روغن گل اور جو مزاج میں قریب اس کے ہو اور وہ پانی جو اونٹ کے سموں سے نکلتا ہے جس وقت سم کو
بھونیں اور جلائیں کہ نہایت مفید ہے اور اس سے زیادہ قوی سندروس اور مجاد فلفل یعنی وہ سنگریزے گول جو مرچ سیاہ میں ملے ہوتے ہیں اور مرچ
کی تاثیر اُن میں سرایت کر جاتی ہے اور قسط اور شق کنند صابون بورہ کاوسنی استخوان سوختہ پورانی ہڈیاں جو کہ چونا ہو جائیں تخم ترب آرد ترب سوکھا یا
ہوا اور وذ ترمس کھلانے کی چیزیں بہتر جیسے رنگ کی خوبی پیدا ہو انار میخوش اور شراب خوشبو پاکیزہ بیضہ نیم برشت شوربا سے مرغ اور کبک اور مصلح
اور مدد وجوفربہ ہو۔ استحمام اس مریض کو ہمیشہ کرانا ضرور ہے مرکب ادویہ اس فائدے کیواسطے استخوان سوختہ اور سنگینی ہیجڑ کی بشر شکستہ پورانی ہو اُن
طورنی اینٹ اور نشاستہ برنج شستہ نخود ہر واحد بس سم حبالبان ترمس قسط زراوند طویل ہر واحد پانچ درم بانس کی جڑ سوکھی بیس درم اس
مجموعے سے طلا بنا کر آب خربزہ خواہ جنگلی کھیرے کے پانی میں اور آب جو خواہ آب باقلا میں ہیکر عضو ماؤف پر رات کو لگائیں اور صبح کو بنفشہ
پانی میں جوش دیکر دھو ڈالیں اقریطن نامی حکیم کا نسخہ ہے خشت جدید پرانی ہڈی اصل تعیب فارسی نشاستہ ترمس تخم خربزہ برنج سائیدہ شستہ
حب لسان قسط اجزا ہموزن لیکر ابتدا طیار کریں ترمس اور نخود سیاہ کو پیکر پاش کریں حمیات ورمی کا بیان اور باب حمیات یومیہ میں بیان ہو چکا
ہے کہ جو حمیات تابع اورام ظاہری کے ہوتے ہیں وہ اکثر حمیات یومیہ میں داخل ہیں اسلئے کہ اورام ظاہری بیشتر اُن کے سخونت قلب تک
پہونچتی ہے اور اُن کی عفونت قلب تک نہیں پہونچتی اور اکثر یہ اورام اسباب بادیہ یعنی غیر داخلی اسباب سے پیدا ہوتے ہیں لیکن اگر بوجہ بڑے
ہونے خواہ قریب القلب ہونے اُن کی عفونت تا بہ قلب پہونچے اسوقت اُس قسم کی یومی باقی نہ رہیگی بلکہ حمی عفونت کی طرف منتقل ہو جاے گی اور
اکثر یہ بات یعنی حدوث ایسے اورام کا انتقال حمی کا بطرف حمی عفونت کے اسباب سابقہ بدنی کی وجہ سے ہوتا ہے اور امتلائے اخلاط جو بدن میں
ہو رہا ہے وہ بھی اس ورم کا سبب واقع ہوتا ہے اور کبھی بوجہ ایسے قروح کے جن کے مواد خبیثہ متوجہ ہو کر محتبس ہو جاتے گوشت نرم میں مگر جو حمیات
تابع اورام باطنی کے ہیں اُنکا وجود فقط قلب تک سخونت پہونچنے سے نہیں ہوتا بلکہ عفونت اخلاط کی قلب تک پہونچ جاتی ہے بڑے حمیات جو بوجہ اورام
باطنی کے پیدا ہوں خصوصاً جبکہ ورم حار اسیجو بعض احشا میں جاے پیدا ہوں کہ اس تپ میں درد شدید اور پیاس اور التہاب عارض ہوتا ہے اور اس ورم پر
دلائل اختلاط مرہ صفراوی جو بہت سا بحران میں ظاہر ہوتے ہیں اور اورام باطنی جیسے ورم دماغ خواہ ورم حجاب دماغ اور صماخ یعنی کان کا پردہ
جس کے ذریعہ سے سماعت ہوتی ہے اور کبھی ورم حلق جب عظیم اور دموی ہو اور اس حجاب کا ورم جو متصل سینہ کے ہے اور ورم جگر اور گردہ اور
مثانہ اور رحم اور ورم معا اور جو مشابہ اسکے ہے کبھی حمیات اورام میں بوجہ قرب اور بعد کے قلب سے شدت اور ضعف میں اختلاف ہوتا ہے
اسیطرح اگر ورم اعضائے لحمی میں ہو تو اس ورم کی تپ شدید ہوگی اور اعضائے غشائی میں خواہ غضروفی اور عصبانی میں تپ ضعیف ہوتی ہے خواہ جو
ورم قریب بہ شرائین ہو اس کی تپ شدید ہوتی ہے اور جو ورم قریب اور دہ کے ہو اُسکی تپ ضعیف ہوتی ہے اور یہ سب حمیات بطور دورہ کے ہوتی

ہیں جیسا جیسا مادہ ورم پر گرتا ہے اُسی قدر تپ کی نوبت ہوتی ہے اور جسقدر پیدائش مواد کی ہوتی ہے اُسقدر اُن مواد کو حرکت ہوتی ہے اور جتنا جذب حرارت اور الم کا یہ اورام کرتے ہیں اُسیقدر دورہ حمیات کا ہوتا ہے پس ہر خلط کے لائق جیسا دورہ لائق ہے ویسا ہی ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر ورم ذات الجنب وغیرہ کا ہوجاتا ہے اور تپ باقی رہجاتی ہے یہ دلیل اُسکی ہے کہ ابھی تنقیہ تمام نہیں ہوا ہے حمیات اورام اگر دیرپا ہوں انجام میں دق پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر جگر میں ورم ہو اور حجابی اورام بہت جلد منجر بہلاکت ہوجاتے ہیں مثل اُسکے کہ بطرف دق کے منتقل ہوں **ذکر علامات اور احکام حمیات اورام** کا حمیات ورام جو اعضائے باطنی کے ورم سے پیدا ہوں اُن کے ہمراہ تین قسم کے علامات ہوتے ہیں کچھ علامات اور اعراض ایسے ہوتے ہیں جن کی دلالت عضو متورم پر ہوتی ہے اور کچھ علامات اور اعراض حالات مادہ و مرض پر دلالت کرتے ہیں اور بعض علامات مریض کے حال پر دلیل ہوتی ہیں سلامت پانے یا ہلاک ہونے سے۔ قسم اول کی مثال جیسے نبض منشاری اور درد چھبتا ہوا اطراف سینہ کے اورام پر دلالت کرتا ہے اور اسیطرح خشک کھانسی ابتدا میں اور پھر تر کھانسی اور ثقل اسکے رد اعراض ذات الجنب کے جو اطراف سینہ کے ورم پر دلیل ہیں جیسے سرخی قارورہ اور ضیق النفس اور تپ وغیرہ خلاصہ یہ ہے کہ درد اور ثقل عضو علیل میں ہوتا ہے اور جمیع اعضاے گرمی عضو ماؤف کی زیادہ ہوتی ہے اور گرمی خلاف عادت اس عضو میں ہوتی ہے اور جیسے تشنج کہ اعضائے عصبیہ کے اورام گرم میں ہوتا ہے۔ اور مثال دوسری قسم کی جیسے تپ کی شدت بطور غب کے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مادہ مرض کا صفراوی ہے اور تیسری قسم کے وہ اعراض ہیں جو بیمار کے سلامت حال پر خوشخبری دیں خواہ اُس کی ہلاکت پر منذر ہوتے ہیں کبھی حالات اورام باطنی تپ کی ضرور ہوتی ہے اور اسکے قوی اور دائم ہونے پر خواہ اُسکے مفترہ ہونے میں مختلف ہوتے ہیں بسبب اختلاف اعضا کے عظم اور بزرگی میں اور اُن کی رگوں کے بڑے ہونے میں خواہ بایں وجہ کہ بعض اعضائے باطنی قریب قلب ہیں اور اُن کو قلب سے شرکت زیادہ ہوتی ہے جیسے جگر اور دیگر خواہ قلب سے دور ہوں اُن کو شرکت قلب سے کم ہو جیسے گردہ کہ اُسکے ورم سے ہمیشہ حمیات لازم اور قوی کا ہونا کچھ ضرور نہیں ہوتا بلکہ ایسے اعضا کے اورام سے حمیات مفترہ پیدا ہوتے ہیں اور اقسام حمیات مختلفہ خواہ حمی غب یا ربع اور خمس اور سدس پیدا ہوتے ہیں اور اُن حمیات کے ہمراہ نافض اور لرزہ بھی ہوتا ہے اور پھریری بھی موجود ہوتی ہے اور تفرقہ اس بات کا بہت دشوار ہوتا ہے کہ یہ حمیات ورام ہیں یا حمیات عفونت خاص علامت اُن کے حمیات ورام ہونے پر ثقل موضع گردہ اور گرانی جانب قطن کے اور درد اور خصائص زیادتی حرارت کا زائد حرارت متاد عضو متورم میں اگر کسی میں یہ بات پیدا ہو کہ عضو دیگر کے قریب ہو یا اس سے مشارکت قوی رکھتا ہو یا شدید الحس ہو اور یا اینہمہ عضو عصبی بھی ہو پس ایسے وقت میں قطع نظر شدت اس کے جو مانع ورم اس عضو کے ہوتی ہے قلق عظیم اور تشنج بھی عارض ہوتا ہے اور نسبتہ بہ نسبت اس ورم کے اور اعراض غریب پیدا ہوتے ہیں جیسے ورم رحم کا کہ اسکے ہمراہ درد سر اور درد گردے کا بھی پیدا ہوتا ہے۔ حرارت اگرچہ ان اورام میں زیادہ مشتعل ہو گر حدت زیادہ اس حرارت میں اتنی نہیں ہوتی جیسے تپ محرقہ میں مگر کوئی ایسا ہی سبب قوی و عظیم الخطر پیدا ہوا اُسوقت حدت بھی ہوجاتی ہے حدت نہونے کا سبب یہ ہے کہ عفونت اُس تپ کی داخل میں فرو رفتہ ایسی نہیں ہے جیسے حمیات عفنہ کہ میں ہوتی ہے اور نہ اُسکو بطرف خارج کے حرکت ہوتی ہے فقط عضو متورم میں عفونت ہوتی ہے اور مادہ متعفن اسی مقام پر پہنچ جاتا ہے نبض حمیات ورم باطنی کی مثل نبض حمیات عفونت کے ہوتی ہے کہ ابتدا میں صغیر اور بروقت منتہی کے سریع الانقباض اور بعد ازاں عظیم ہوجاتی ہے اور عنا و تواتر بھی حسب اقتضائے عضو اور مادہ کے جیسا کلیات میں بیان ہوچکا ہے اسکے منشاری خواہ موجی ہوتی ہے بطریق عضو کے لحمی یا عصبی ہونے کے: اور بول اکثر حمیات ورام میں بطرف بیاض کے مائل ہوتا ہے اور رنگ میں کم ہوتی ہے اسلئے کہ مادہ بطرف ورم کے متوجہ ہوتا ہے اور رنج

کو اپنے مقام میں جذب مادیکا لازم ہے۔ **ذکر علاج حمیات ورمیہ کا علاج ان حمیات کا بعینہ علاج حمیات حادہ کا ہے بعد ازآنکہ اصل ورم**
کا علاج ہو چکے اسلئے کہ حل معالجہ ورم کا ہے اور وہی مقدم ہے مگر انمیں رعایت تپ کی بھی بابعیہ تبرید اور ترطیب کے ضروری ہے حمیات اورام کے علاج
میں بہ نسبت اور حمیات عفونت کے جو بلا ورم ہوں یہ فرق ہے کہ ورمی تپ میں اجازت سرد پانی پینے کی نہیں ہے اور نہ حمام میں داخل ہونے
کی رخصت ہے اور اگر ورم از قسم حمرہ ہو سرد چیزوں کا رکھنا مقام ورم پر جن میں برودت بالفعل ہونا جائز ہے جیسے عصارہ کاہو اور حی العالم اور
خرفہ وغیرہ کسیقدر آرد جو سپید کے ہمراہ یخ میں سرد کرکے اور جب گرم ہو جائے پھر بدل دیں اور کبھی بہ اتفاق جو نجالت خامی نچوڑا
گیا ہو اور روغن گل بھی شریک کرتے ہیں اور اگر کاہو کو دھو کے یخ میں سرد کرکے کھلائیں جائز ہے اور نافع بھی ہے **حمیات مرکبہ کا**
بیان حمیات کی ترکیب ایک قسم سے دوسرے قسم کے ساتھ چند صورتوں سے ہوتی ہے۔ کبھی اصناف بعیدہ کی آپس میں ترکیب ہو جاتی ہے
جیسے حمی دق کی ترکیب حمی عفونت کیساتھ ہے۔ اور کبھی ترکیب ایسے حمیات میں ہوتی ہے جو کہ جنس قریب میں متحد ہوں جیسے ترکیب اصناف حمیات
عفونت کی مثلاً حمی غب حمی بلغمیہ کیساتھ مرکب ہو ایسے ہی مرکبات ثنائیہ سو وہ تپ ہے کہ جو بنام شطر الغب معروف ہے۔ اور کبھی حمیات اورام کی
ترکیب باہم ہو جاتی ہے۔ اور کبھی نوع واحد کی حمیات میں ترکیب ہوتی ہے جیسے دو غب مرکب ہوں خواہ دو ربع میں ترکیب ہو یا تین ربع مرکب
ہوں دو غب کی ترکیب میں کیفیت نوائب بلغمی کی ہوگی کہ یوم راحت غب اول کا عین روز دورہ اور نوبت غب ثانی کا ہوگا پس ظاہر میں نائبہ کا ایسا
حال ہوگا اور یہی حال ترکیب میں ربع کا ہے کہ ہر دو یوم راحت کے بعد جو دن ہو وہ یوم نوبت ربع اول کا ہے اور اندک تخیل سے واضح ہوتا ہے کہ ہر روز
ایک تپ کا دورہ ہوگا پس مشابہ بلغمیہ لازمہ کے ہو جائے گی۔ اور کبھی تین قسم حمیات غب کی مرکب ہوتی ہیں اگر ترتیب بر سبیل مناوبت
ہو اور تداخل کسی غب کا دوسری غب میں نہ ہو تو تیسرے روز کی نوبت میں شدت زیادہ ہوگی اسلئے کہ یہ دن منتہی نوبت حمی اول کا اور ابتدا
غب ثالث کا ہے اور اسیطرح پانچواں روز شدت میں زیادہ ہوگا اور یہی تپ شطر الغب سے مشابہ ہے جیسے دو غب سے مرکب ہونا
بلغمیہ لازمہ کے مشابہ ہے مگر ایسے حساب اور نسبت کی طرف زیادہ التفات سے کچھ طبیب کو فائدہ مقصود نہیں اور نوائب کے حال سے اشتغال
سے چنداں ثمرہ نہیں ہے بلکہ اعراض کی طرف متوجہ ہو کر ملاحظہ کرنا چاہیے منجملہ اعراض کے ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر ترکیب حمی کی غب خالص
سے ہو جسکا مادہ صفراوی خالص ہے اور ایک تپ کا مادہ صفراوی کم ہو پس نوبت میں سرعت پیدا ہوگی اور کوتاہی زمانہ نوبت بوجہ شدت
حرارت کے عارض ہوگی تا آنکہ جس تپ کا مادہ قلیل ہے اور وہ تپ اعراض میں ضعیف ہے پہلے زائل ہو جائے گی کبھی تپ کے مرکب ہونے
پر یہ بھی دلیل ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ پھر بھی پیدا ہو کر سکون ورآرام ہو جائے اور پھر از سر نو قشعریرہ طاری ہو جو طبیب عالم
دلائل حمیات بخوبی ہو اور ہر ایک قسم کی تپ کو مع اُسکے اعراض کے پہچانتا ہو اُسکی نسبت نہایت قبیح یہ امر ہے کہ پہلے روز شناخت
ترکیب تپ کی نہ کرسکے خواہ دوسرے دن ترکیب تپ دق کے ہمراہ حمی عفونت کی خصوصاً ہمراہ حمی نفقہ کے جسکا مادہ بلغم بالغم ہو بہت دشواری
سے شناخت کیجاتی ہے اسلیئے کہ معالج اس حمی مرکب میں فترات اور سکون اور چند بار ابتدا ناقص اور قشعریرہ کی بار بار برآمد ہونے عرق کو
بشرطیکہ تپ کے اوقات جزئیہ ہوں ملاحظہ کرتا ہے اور اکثر مفترہ ہوئی تو یہ امور بہت ظاہر اور واضح ہوتے ہیں اسوقت ظن بلکہ یقین بھی ہوتا
ہے کہ فقط حمیات عفونت سے بیان ترکیب ہے خواہ وہ حمیات لازم ہوں یا مفترہ اور لازمہ سے مرکب ہو اور حمی بہا فرج کا قطعاً وہم و گمان نہیں ہوتا
اور کبھی ترکیب متوالی پے در پے ہو جاتی ہے اسطرح کہ بعد نوبت ایک تپ کے فوراً دوسری شروع ہو جاتی ہے جیسے کہ زمانہ ابتداء جزوی تپ ورم
کا جسمیں فی الجملہ اعراض میں خفت ہوتی ہے زمانہ منتہی حمی اول میں متداخل ہوتا ہے اُسوقت یہ تپ مرکب مشابہ ہو کر سونوخس کے جو غلیان خون

خارج عروق میں پیدا ہوتی ہے شبیہ ہو جاتی ہے پھر ایسے وقت بدن رجوع کرنے بطرف لائل خاصہ ہر تپ کے چارہ نہیں ہوتا ہے اور
علامات خاص جو سونوخس کے اوپر بیان ہوئے ان کے ملاحظہ سے تفرقہ کامل ہوتا ہے اور اگر نوائب تعصیر المدت ہوں اسوقت دونوں
تپ کا اتصال ایسا نہیں ہوتا کہ دونوں ملکر ایک تپ معلوم ہوں بلکہ درمیان دونوں کی نوبتوں کے کسیقدر وقفہ پیدا ہوتا ہے دہی فاقہ
ہے مگر شاید کوئی ایسا ہی امر عظیم پیدا ہو کہ مثلاً جن حمیات سے ترکیب ہوئی ہے اُن کے عدد کثیر ہوں خصوصاً اگر زمانہ فترات کا طولانی
ہو کہ اسوقت کثرت عدد کی بدون اتصال اور تلاصق کے نہیں ہوتی اگر ترکیب حمیات مختلفہ سے ہو مثلاً ایک حمی سادہ ہو اور دوسری مزمنہ
جیسے شطر الغب اس صورت میں حادہ پہلی رفع ہو جاتی ہے اور مزمنہ باقی رہتی ہے یہ دونوں تپ مفترہ ہوں خواہ دونوں لازمہ ہوں یا ایک لازمہ
ہو دوسری مفترہ اور کبھی شطر الغب کے ہمراہ اور ایک غب مرکب ہوتی ہے خواہ بلغمی اور سوداوی ہوتی ہے ۔ اگر غب ہمراہ شطر الغب کے ہو تو پہلے بوجہ
حدت کے غب کا زوال ہوتا ہے اور فقط شطر الغب باقی رہجاتی ہے اور اگر حمی بلغمی خواہ سوداوی ہمراہ شطر الغب کے ہو پہلے شطر الغب رفع ہوتی
ہے اور خالص بلغمی خواہ سوداوی باقی رہجاتی ہے کبھی حمیات مرکبہ میں ترکیب ایسطرح سے پیدا ہوتی ہے مثلاً حمی مفترہ اور لازمہ جن کی جنس میں اختلاف
ہو خواہ جنس واحد کے ہوں یا نوع واحد کے ہوں اُن سے تپ کی ترکیب ہوتی ہے جیسے غب دائرہ ہمراہ غب لازمہ کے مرکب ہو اور جیسے دو
مفترہ مرکب ہو جاتے ہیں اسیطرح دو لازمہ بھی مرکب ہوتی ہیں بعض اطباء نے گمان کیا ہے کہ دو لازمہ میں ترکیب نہیں ہوتی وہ غب مرکب ہوتی
ہیں اسلیئے کہ مادہ جسوقت داخل عروق میں ہوا یہ ممکن نہیں ہے کہ جس شے میں عفونت واقع ہو وہ مختلف ہو بلکہ جمیع مادہ جو اندر عروق کے ہے یکساں
متعفن ہو گا اور تعفن اُسکا ہر جگہ ظاہر رہیگا یہ رائے ہمارے نزدیک واجب التسلیم نہیں ہے اس لئے کہ عفونت جو داخل عروق ہو ضرور اُس کی
ابتدا کسی تاریخ اور وقت معین سے ہوتی ہے اور بعد ابتدا کے تعفن پھیلتا ہو اور اُس کے بعد احکام اشتداد اور تغیر کے اُسپر جاری ہوتے ہیں بنا بر
تاریخ عفونت اول کے اور اس عفونت کو حرکات بنا بر اسی روز کے اور اسی حساب سے ہوتے ہیں پس کیا بعید ہے اگر ایسا اتفاق ہو کہ ایک جگہ
داخل عروق میں کسی مادہ کی عفونت شروع ہو کر اسکو غلبہ ہو اور بالاصالتہ متعفن ہو اور دوسرا جز اسی مادہ کا جو دوسرے مقام میں ہو اسے اسقدر
غلبہ نہو کہ خود بخود متعفن ہو بلکہ یہ اتباع اسی جزء کے اپنی ذاتی عفونت کو جو غالب تھی بڑھائی اور نشأ اُسکی عفونت کا اصالتہً بھی ہو اور بہ
اتباع بھی ہو پھر اُسکے واسطے زمانہ تغیر اور اشتداد کا جداگانہ ہوگا ۔ اقسام ترکیب حمیات کی تین ہیں مداخلہ اور مبادلہ اور مشابکہ ۔ مداخلہ یہ ہے
کہ ابھی ایک تپ کا زمانہ تمام نہ ہوا ہو کہ دوسری شروع ہو جائے اور مبادلہ وہ صورت ہے کہ بعد فرو ہونے ایک تپ کے دوسری شروع ہو اور
مشابکہ یہ صورت ہے کہ دونوں ساتھ ہی شروع ہوں اگر حمی مطبقہ ہمراہ لرزہ ہو اور عرق بر آمد نہ ہو خواہ چند بار لرزہ پیدا ہو کر ایک ہی مرتبہ عرق بر آمد ہو
اُسوقت ترکیب میں گمان قوی کرنا چاہیے اسیطرح اگر مطبقہ میں بافراد برد اطراف ہو اور تقشعر یعنی سکڑنا پیدا ہو جب بھی ترکیب ہوگی اور
اگر برد اطراف کم ہو تو فقط مطبقہ بھی ہو سکتی ہے ذکر شطر الغب کا شطر الغب مرکب دو تپ سے ہوتی ہے ایک حمی غب ہوتی ہے دوسری بلغمی اور
اُسدن چونکہ بلغمی اور غب دونوں کی نوبت یکبارگی ہوتی ہے اس لیئے اس روز شدت اعراض میں زیادہ ہوتی ہے یا دونوں کی ترکیب بسبیل مشابکت
ہو یعنی دونوں ساتھ ہی شروع ہوں خواہ بسبیل مبادلہ کہ ایک کے اُترنے کے بعد دوسری تپ کی نوبت شروع ہو خواہ بسبیل مداخلت یعنی ابھی
ایک تپ اُترنے نہ پائے کہ دوسری شروع ہو جائے سب سے زیادہ دشوار شناخت قسم اول کی ہے جسمیں دونوں ہمراہ شروع نوبت کرتی ہیں اسکے بعد
دوسرے قسم کی شناخت کہ اُس کی ایک صورت یہی ہے کہ فوراً بعد اُترنے پہلی تپ کے دوسری شروع ہو اور گمان شروع کا خواہ اتحاد کا ہوتا
ہے کبھی دونوں تپ لازمہ ہوتی ہیں اسلیئے کہ عفونت داخل عروق سے دونوں پیدا ہوئی ہیں اور کبھی دونوں دائرہ ہوں کہ زمانہ اقلاع کا پیدا ہو جاتا

جس وقت کہ دونوں کی عفونت خارج عروق ہو۔ اور کبھی صفراوی لازم ہوتی ہے اس لیئے کہ اسکی عفونت داخل عروق ہوتی ہے اور بلغمی برخلاف
صفراوی کے ہوتی ہے اور کبھی دونوں برعکس اسکے ہوتی ہیں یعنی کبھی شطر الغب خالصہ اس حمی کو بھی جو مرکب غب خارجہ اور بلغمی داخلہ سے ہو کہتے ہیں اور بعض
اس قسم کے سب کو غیر خالصہ مقرر کرتے ہیں مگر اس بحث سے چندان فائدہ نہیں اسلیئے کہ مجرد امر اصطلاحی ہے کبھی بتقدم عفونت میں حمی صفراوی ہوتی ہے
اور وہی پہلے ابتدا کرتی ہے بعد اسکے بلغمی پیدا ہو کر مرکب ہو جاتی ہے اور کبھی دونوں مادہ میں ساتھ ہی عفونت پیدا ہوتی ہے اور کبھی غالب مادہ بلغمی
تپ کا ہوتا ہے اور کبھی صفراوی کا اور ہر ایک صورت میں شرکت مادہ بلغم سے نوائب صفراوی کی طولانی ہو جاتی ہے اور بحران اسکا دیر ہوتا ہے اور نائب
صفراوی بلغمی کا حال برعکس کرتا ہے یعنی اُس کی مدت میں کمی ہو جاتی ہے اور بحران اسکا بہ نسبت بلغم ساذج کے جلد تر ہوتا ہے کبھی شطر الغب کا زمانہ بہت طولانی
ہوتا ہے حتی کہ نو مہینے تک باقی رہتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور کبھی شطر الغب سے عوض حادہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی شطر الغب بہ نسبت اور حمیات کے بد تر
اور قاتل ہوتی ہے اسلیئے کہ انجام اسکا بطرف دق خواہ اور امراض مزمنہ کے جنکا زوال دشوار ہو جاتا ہے علامات شطر الغب کے خاص علامات اور
اعلیٰ شناخت شطر الغب کی گو اُسکے ہمراہ اور قرائن بھی ہوتے ہیں یہ ہے کہ مدت تپ کی ایک روز طولانی اور حدت میں سکون لیئے ہوئے ہو بہ نسبت
غب مفردہ کے بعد اسکے دوسرے روز نوبت خفیف اور اعراض میں کم ہو اور قشعریرہ کبھی اس تپ میں مکرر واقع ہوتا ہے یعنی چند مرتبہ پھر پھری واقع
ہوتی ہے اسلیئے کہ دونوں مادوں میں تصادم اور کشتی واقع ہوتی ہے اگر طور بر شابکت ترکیب ہوئی ہو یا بوجہ دخول ایک مادہ کے دوسرے
مادہ پر اگر متداخلہ ہوں کبھی یہ تکرار تین مرتبہ ہوتی ہے یعنی قشعریرہ تین مرتبہ معلوم ہوتا ہے اور کبھی بعض اعضا میں گرمی آجاتی ہے اور ہنوز
قشعریرہ باقی ہوتا ہے اور یہی تپ شطر الغب ہے اسلیئے کہ بدن کا نقاء اور خالص ہونا تمام اور کامل اس تپ میں نہیں ہوتا اور ابتدا اور زیادت کا
زمانہ اس تپ میں زیادہ اضطراب پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر ترکیب میں صنف شابکہ سے ہو خواہ اور اگر قسم شابک نہو بلکہ متداخلہ ہو تو جس وقت
متداخل کا ہوتا ہے اُسوقت اضطراب عارض ہوتا ہے اُسوقت پھر پھری بار بار ہوتی ہے اور تپ میں طول ہوتا ہے اور جسوقت گمان ہو کہ اب
بدن خوب گرم ہو چکا ہے اور اب قریب ہے کہ اُتر جائے گی یکایک پھر قشعریرہ عود کرتا ہے اسلیئے کہ اعراض کا مجاہدہ اور کوشش بسبب مجاہدہ
اختلاط کے ہوتا ہے اور منتہی اسکا اوقات جزوی اور کلی دونوں میں قبل منتہی بلغمی کے ہوتا ہے اور بہ نسبت اُسکے جلد تر ہوتا ہے اور بہ نسبت صفراوی
کے دیر میں ہوتا ہے اسلیئے کہ حرارت کا پھیلاؤ شطر الغب میں بڑی قوت سے ہوتا ہے خصوصاً اول مرض میں اور اُسکی حدت بروقت منتہی کے شدید ہوتی ہے
اسیطرح زمانہ انحطاط کا بھی طولانی ہوتا ہے اسلیئے کہ وقفے بہم بسبب نزاع دونوں مادوں کے واقع ہوتے ہیں اور عرق برآمد ہو کر یہ تپ بہت کم
اُترتی ہے اور اس تپ کا تیسرا دن پہلے دن کے مشابہ ہوتا ہے اور چوتھا دن دوسرے دن کے مشابہ ہوتا ہے شطر الغب کے وجود پر
استدلال خارجی متعلق سے ہو سکتا ہے کبھی بنظر عادات کے اور کبھی بذریعہ اعراض کے عادات کے راہ اسطرح کہ ایک آدمی کے بدن میں خلط صفراوی کی
کثرت تھی اور عفونت بھی اسمیں آگئی تھی اُسکے بعد مرفہ الحال ہوا اور ریاضات کو ترک کرکے اچھی اچھی غذا اور گوناگون تدبیریں ایسی کیں کہ اُن سے
بلغم پیدا ہو گیا خواہ کسی شخص کے بدن میں بلغم کی کثرت تھی اور بلغم میں عفونت بھی پڑ گئی تھی بعد ازاں اُسنے ایسی ریاضت کی اور ایسی چیزوں کا استعمال
کیا جس سے صفرا پیدا ہو گیا خواہ سن کے بدلنے کی وجہ سے اسمیں یہ بات پیدا ہو گئی مثلاً لڑکے سے جوان ہو گیا اور غلبہ رطوبت سن کا کم ہو گیا خواہ
سن کہولت کو بعد شباب کے پہونچا اور حدت مزاج تبدیل سن سے برطرف ہو گئی اور اعراض کے ذریعہ سے شناخت شطر الغب کی اسطرح
ہوتی ہے کہ نبض اور قارورہ کو دیکھے اور جو مادہ مقعد کی طرف سے نکلتا ہے اُسکا خیال کرے اور براز کا حال بھی ملحوظ رکھے اور حال نضج کا اور اُسکے علامات
بھی دریافت کرے اور پیاس اور کیفیت لمس کی اور قشعریرہ اور لرزہ بھی دریافت کرتا رہے کہ مکرر لرزہ آتا ہے یا نہیں اور حالات اوقات

اور نوبت کے معلوم کرنے میں نبض کا حال تو یہ ہے کہ اس تپ میں بہ نسبت غب کے عظم میں کمتر ہوتی ہے اور بہ نسبت بلغمی تپ کے صغر اور بطوء اور تفاوت
میں زیادہ ہوتی ہے۔ بول اس تپ میں بدیر نضیج پاتا ہے اسلئے بلغم اور صفرا سے ملی ہوئی ہوتی ہے اور براز کی بھی ایسی کیفیت ہوتی ہے اور حالت
گرمی اور سردی بدن کی اور پیاس اور قشعریرہ اور کیفیت اوقات اربعہ اور بے انتظام ہونا نوائب کا جسقدر ضرور تھا اوپر بیان ہو گیا البتہ جو خلط غالب
دونوں خلطوں میں سے ہو اُسپر آگہی کی اُمید جو دلائل غالب ہوں اُنسے ہو سکتی ہے اگر بلغم کا غلبہ ہوگا نوبت میں طول ہوگا اور پھریری کم ہوگی
اور تقاضا غذا یعنی تنگی اعضا میں خصوصاً نبض میں قوی تر ہوگی اور اطراف سردی کو بہت جلد قبول کرینگے ابتدائے مرض اور برودت اطراف کی
دیر تک لگی رہیگی پیاس کم ہوگی اور قے صفراوی بھی نہ ہوگی اور بول میں سپیدی اور خامی ہوگی اور پسینا بھی کم برآمد ہوگا سن لڑکپن خواہ بڑھاپے کا سن
اور مزاج بدن کا بھی کبھی اُسپر دلیل ہوتا ہے گو سن میں حرارت ہو اسیطرح عادت خواہ فصل اور بلد اور صناعت دلیل ہو سکتی ہے اگر بارد ہو۔
صفراوی خلط اگر غالب ہوگی نوبت کا زمانہ قصیر اور اطراف جھٹ پٹ گرم ہو جائینگے اور پیاس کا غلبہ قے صفراوی کی کثرت پسینا بے انداز
کبھی بوجہ غلاظت صفرا کے پھریری لرزہ کی طرف مائل ہوگی۔ بول نہایت رنگین لڑکپن جوانی کا اور مزاج گرم بدن کا گو سن شباب نہو تو
بھی غلبہ صفرا پر دلیل ہے اسیطرح عادت وغیرہ اگر حار ہو دلالت غلبہ صفرا پر کرتی ہے اگر دونوں خلط برابر آمد ہوں دونوں قسم کے دلائل
برابر ہوتے ہیں اور فقط قشعریرہ پیدا ہوگا لرزہ واقع نہ ہوگا اور نہ اس تپ کا قشعریرہ کسیوقت لرزہ کی طرف منتقل ہوگا اسلئے کہ اسمین برد اور
لذع دونوں مفقود ہیں اگر ترکیب اس تپ میں دائرہ اور لازمہ سے ہو اور ایسے مرکب کو اکثر اطبا شطر الغب خالصہ نام رکھتے ہیں اور لازم تپ
بلغمی ہو اس صورت میں لرزہ اور ضعف بھی ہوگا اسلئے کہ مادہ صفراوی خارج عروق ہے اور خارج بدن میں کوئی شے مقابل مادہ صفراوی کے
نہیں ہے اور طرف بلغم کے جو صفرا کی لذع کو توڑے بس لرزہ بوجہ لذع کے ضرور پیدا ہوگا مگر لرزہ ضعیف ہوگا اور بیشتر برد اور قشعریرہ
مکرر واقع ہوگا تا اینکہ نبض میں مادہ غلیظ ہو جائے جیسا اوپر بیان ہو چکا اور حرارت احشا اور شکم کی زیادہ ہوگی باوجود یکہ اطراف میں برد
موجود ہے اور نبض میں صغر اور تفاوت زیادہ ہوگا اور اگر تپ لازم صفراوی ہو لرزہ ہوگا اور نہ زیادہ پھریری ہوگی اور نبض بہت عظیم اور سریع اور کرب
شدید ہوگا اور اگر دونوں تپ دائمی ہوں لرزہ یقیناً نہ ہوگا غب لازم کو یہ بھی عارض ہوتا ہے کہ اسمیں خفت قبل خفت بلغمی کے پیدا ہو اگرچہ اس تپ
صفراوی کا رجوع بطرف شدت کے قبل انتہائے اشتداد بلغمی کے ہو شطر الغب کے علاج کا بیان واجب اور ضروری امر علاج میں شطر الغب
کے یہ ہے کہ توجہ تمام بطرف استفراغ مادہ کے ہر قسم استفراغ سے رہے اسہال اور فصد اور ادرار و تعریق کی طرف زیادہ توجہ اس غرض سے چاہیئے
کہ اطفائے حدت صفراوی کی اس سے ہوتی ہے اور مسہل کے استعمال میں انتظار نضیج کا ضرور ہے مگر تلیین خفیف کا استعمال بلا انتظار بھی
ہو سکتا ہے کیونکہ روانی شکم پیدا ہو اور زیادہ تشویش مادہ کو بوجہ اضطراب کے نہو جیسے ماء لبلاب ہمراہ گلقند کے اگر خلط غالب بلغم ہو اور ترنجبین
اور شیر خشت زلال تمر ہندی شربت بنفشہ اگر خلط غالب صفرا ہو اور دونوں قسم کی دوا مرکب کرے اگر دونوں خلط برابر ہوں اور جب نضیج کا
بخوبی ظہور ہو جائے پھر اگر استفراغ دوائے قوی سے کیا جائے ہو سکتا ہے اور کچھ خطر نہیں۔ اور قے کرانے میں بھی خلط غالب کی رعایت
ضرور ہے مثلاً آب ترب ہمراہ سکنجبین کے گرم خواہ سکنجبین آب گرم کے ساتھ اگر صفرا غالب ہو اور ایسی دوا سے کرانا چاہیئے جسمیں اعتدال ہو اگر
جوشاندہ مسہل قبل از نضیج کے جلدی کر کے پلائے جائیں خوف عروض سرسام کا ہوگا جو دوا زمانہ تزید سے زمانہ منتہی تک نافع ہے کہ اصلاح
مادہ کی کرے اور نضیج بھی پیدا ہو جائے اور آفات فساد مزاج اور ضعف معدہ وغیرہ کی تلافی ہوتی رہے مفردات میں خل افسنتین رومی
کے ہے مگر بعد ہفتم کے اور بشرط ظہور آثار نضیج کے اور قسم جدید ہی سے ہو اور اگر ساتوین روز سے پہلے جلدی کر کے استعمال کیا جائیگی خلط کو

تجربہ کرے گی مگر استفراغ نہ کر سکے گی اس وجہ سے کرب اور غم اور تشنج پیدا کرے گی اور پھر جب طرف مادہ رجوع کر کے اپنے جز ہوائی اور لطیف کے مادہ کو خشک کرے گی
اور بوجہ اپنی قوت قابضہ کے مادہ کو تحلل سے باز رکھے گی اور جالینوس اور اس سے مقدم جو اطبا تھے اس مرض کا علاج ایسے وقت میں آب جو میں تھوڑی
سی مرچ سیاہ کی آمیزش سے کر لیا کرتے تھے مگر آمیزش اس سے کم ہوتی تھی کہ فقط بو فلفل کی آجائے اور بہت سے پچھلے زمانہ کے اطبا جو بعد جالینوس کے
ہوئے اس تدبیر کو نا روا تصور کرتے ہیں کہ اس تدبیر میں جالینوس نے بہت دھوکا کھایا بلکہ اس شخص نے جالینوس کی تجویز پر کمال تعجب کیا ہے مگر اس شخص کو یہ
خیال تو ہوا کہ مرچ سیاہ سے التہاب حمی کا ہونا ہے اور اسکا کچھ خیال نہ ہوا کہ آب جو بوجہ برودت کے مرچ کی حدت کو توڑ دیتا ہے اور بقدر
گرمی اسمیں باقی نہیں رہتی کہ تپ کی حرارت میں التہاب پیدا کرے ایک اور خطا اس معترض کی ایسی ہے کہ خاص اس بیماری کی وجہ سے نہیں ہوتی ہے
مرکب اشیا کے استعمال سے مرکب مرض میں اعتراض کرنا اس عام قاعدہ کو توڑتا ہے جس کی رو سے یہ لازم ہے کہ جب قوت مبنی مقابلہ امراض مرکبہ
کے مواد پر قائم ہو اسوقت اعانت طبیعت کی ادویہ مرکبہ سے جسمیں مسخنات اور مبردات دونوں شامل ہونی چاہیے کہ طبیعت دونوں قوت
میں دو کی تمیز کر کے دوائے مبرد کے دوائے مبرد سے تپ کی شدت اور اطراف قلب کی حرارت کا اطفا کرے اور دوائے گرم سے تحلیل اور نضج
مادہ کا کرے وہ کون شخص ہے جو شطر الغب کا علاج بدون ترکیب دوائے حار اور بارد کے کر سکتا ہے ہاں اگر طبیعت بقدر ضعیف ہو کہ اسمیں قوت
تمیز حار اور بارد کی باقی نہ رہے اسوقت کسی قسم کا علاج نافع نہیں ہے اور یہ زمانہ محل بحث سے خارج ہے اس معترض نے اور چند وجوہ سے خطا
کی ہے ہم اپنی کتاب کو ان کے ذکر تفصیلی سے طولانی نہیں کرتے بلکہ باختصار ان کو بیان کرتے ہیں ایک یہ بھی اس کی خطا ہے جو کہتا ہے کہ جالینوس
کو واجب تھا کہ ایسے وقت استعمال ان ملطفات کا کرتا جنمیں قوت تسخین کی قوی نہ ہو جیسے کرفس اور شبت اینسوں یا اور اس معترض کو یہ معلوم نہ ہوا
کہ مرچ سیاہ کی بھی تدبیر ممکن ہے اس طرح سے کہ اسکی مقدار قلیل بہت سی دوائے بارد کی آمیزش سے ایسی ہو جاتی ہے کہ اس کی حرارت
ٹوٹ جائے اور قوت لطیف اسکی باقی رہتی چاہیے جسقدر اسکی قوت باقی رہتی ہے باوجود قلت مقدار کے کرفس کی لطیف سے گو بمقدار زائد ہو کم نہیں ہوتی
ہے اور پھر آب جو کہ خود اسمیں جلا اور سیلان ہے اس قوت ملطفہ کی اعانت کرتا ہے کہ بوجہ سیلان اور رقت کے اسکی قوت کو پہونچاتا ہے اور افراط حرارت کو
دفع کرتا ہے اور مادہ مرضی کو اپنے سیلان سے بھگو دیتا ہے تا کہ قوت ملطفہ فلفل کی اسمیں بخوبی نفوذ کرے لیکن سب اغلاط کے نہایت عجیب معترض
سے یہ امر واقع ہوا کہ یہ شخص جالینوس کو اس بات سے جاہل سمجھتا ہے کہ فلفل تپ میں التہاب پیدا کرتی ہے جالینوس کا شمار ان لوگوں میں کرتا ہے جو
فلفل کی اس تاثیر سے غافل ہوں بوجہ اسکے کہ اس نے فلفل کی آمیزش آش جو میں تجویز کی ہے۔ **ادویہ مرکبہ** جنکا استعمال درمیان زمانہ تزید اور
انتہا کے مناسب ہے مثل قرص افسنتین اور قرص عود کے ہیں اقراص جید خفیفہ جو واسطے شطر الغب کے بہت عمدہ نسخہ ہے گل سرخ اصل السوس ہر ایک
چار درم تخم خیارین تین درم سنبل الطیب عصارہ افسنتین طباشیر ہر ایک دو درم ان دواؤں سے قرص طیار کریں نسخہ دیگر جو شطر الغب التہاب شدید کے
ساتھ ہو اسکو مفید ہے گل سرخ چھ درم تخم حماض صمغ عربی ہر واحد چار درم نشاستہ تین درم زرشک طباشیر تخم خرفہ ہر واحد دو درم کتیرا زعفران
سنبل الطیب لونہ مر ہر واحد دو درم کافور ایک دانگ ان سے قرص طیار کریں قرص دیگر بہت عمدہ ہے واسطے شطر الغب کے مریض کے خصوصاً اگر باوجود التہاب
اور سوزش کے اسہال کی بھی شکایت ہو اور کھانسی بھی آتی ہو سنبل الطیب عود زعفران زرشک خواہ عصارہ زرشک ہر واحد تین درم ریوند چار درم
طباشیر گل سرخ سے جوتری کے تک صمغ عربی کہربا ہر واحد پانچ درم تخم حماض بریشتہ چھ درم افسنتین رومی سات درم قرص طیار کریں۔
قرص منضج دیگر گل سرخ تین درم زرشک صمغ عربی تخم حماض ہر واحد چار درم سنبل الطیب غافث طباشیر نشاستہ تخم خرفہ تخم خیار ہر واحد دو درم
تخم کاسنی تخم کشوث ہر واحد ڈیڑھ درم رب السوس لکیدم لک لیونہ ہر واحد نصف درم سب دواؤں کو ملا کر قرص طیار کریں **حبوب**

واسطے شطر الغب اور جمیع حمیات مزمنہ کے خواہ حمیات احشا کو ابتدا دین خصوصاً اگر مادہ بلغمی زیادہ ہو دبر مصطگی بلیلہ زرد ریوند عصارہ افسنتین گل سرخ سب
اجزا ہموزن زعفران بقدر نصف وزن ایک دوا کے آب کاسنی مین گولی باندھین مقدار شربت دو درہم ہمراہ سکنجبین کے نسخہ جدیدہ کہ بہت عمدہ ہو اور
قریب بوقت نضج کے استعمال کرنا چاہیے اور اصل بھی ہو دبر مصطگی عصارہ غافث عصارہ افسنتین گل سرخ ہموزن اور زعفران نصف وزن کسی ایک
دوا کے آب کاسنی مین گولی تیار کرین مقدار شربت دو درہم ہمراہ سکنجبین مترجم کہتا ہے اوقات اربعہ مین اس تپ کے مجرب خاکسار کا یہ ہو کہ برگ سدر
املی دو درم سے تین درم تک اور بقدر پیسا جو ایک پتی کشی ہوتی ہے ملا کر استعمال کرین تساوی ہین دونون مادہ کے ہموزن اور اگر بلغم زیادہ ہو برگ
سدر کا وزن زیادہ کرین اور اگر صفرا زیادہ ہو تو پیسا زیادہ کرین بعون اللہ بر الساعت حاصل ہو حتیٰ نکس کے یہ معنی ہین کہ مرض اولٰی کسی بے اعتدالی
کی وجہ سے دوبارہ عود کرے بعد اُسکے کہ بخوبی زائل ہو چکا ہو اصل مرض سے دوبارہ علیٰ مرض کا ثبت بدہو تجویز مناسب نکس کے صاحب
مین یہ ہو کہ جب تک حقیقت حال بخوبی واضح نہ ہو علاج مین عجلت نکرنی چاہیے خصوصاً آلمیین وغیرہ اسلیئے کہ نکس اکثر خبیث اور زبون ہوتا ہے
اور چونکہ ہنوز طبیعت ضعیف ہوتی ہے مقابلہ مرض کا بخوبی نہین کرسکتی اس جہت سے احتمال ہلاکت کا زیادہ ہوتا ہو فن ثانی پیشین بینی اور
پیشین گوئی شناخت احوال و امراض کے اور احکام بحران کے بیان مین اس فن مین دو مقالہ ہین ہم اس فن مین احوال بحران اور
ایام بحران اور علامات نضج اور چیزین ایک ایک سے خصوصیت رکھتی ہین از قسم دلائل حکمی بیان کرینگے اور علامات جید اور غیر جید کا بھی ذکر
کرینگے یہ علامات وہی باتین ہین جن پر مدار پیشین بینی معرفت کا ہو پیشین بینی اُس سے یہ مراد ہو کہ دلائل موجودہ سے ایک امر جو آیندہ ہونیوالا ہو
اور جسطرح مآل کار مریض کا صحت خواہ ہلاکت سے ہونیوالا ہو اُسپر پہلے سے حکم لگائے بسبب پہچاننے وقت کے اسطرح پر کہ ثابت ہوگی
یا ساقط ہوگی اور یہ بھی پہچان جائے کہ وقت صحت یا ہلاکت رات کو ہو یا دن کو اور کس طریقے سے ہوگا یا نہ ہوگا مقالہ اولی بحران کا بیان
اور طریقہ استدلال کے بحران پر اور اُسکی خیر اور شر ہونے پر اور اُسکی ماہیت اور احکام و اقسام بحران کے معنی لغت مین قول فیصل کے
ہین اور اصطلاح مین طب کے جو تغیر مرض مین دفعتہً ہو خواہ بجانب صحت یا بجانب یا ترقی مرض و ہلاکت اُسکو بحران کہتے ہین بحران کے دلائل
ایسے ہین کہ اُن کے ذریعہ سے طبیب کو معلوم ہو جاتا ہے کہ آیندہ کیا ہونیوالا ہو تفصیل اس اجمال کی یہ ہو کہ مرض واسطے بدن کے مثل دشمن
بیرونی کے واسطے شہر کے اور طبیعت بدن مثل سلطان محافظ کے ہو بدن کے لیئے اور کبھی درمیان دشمن بیرونی و سلطان حافظ کے ایسی خفیف لڑائیان
ہوتی ہین کہ اُن کا شمار نہین کیا جاتا ہے اور کبھی ان دونون مین جدال و قتال بشدت ہوتا ہو اُسوقت ایسے ہول و اسباب پائے جاتے
ہین جیسے سوارون کے لڑنے سے زیادہ شور و غل مچے اور غبار اُٹھے اور میدان آواز طبل جنگ سے گونجنے لگے اور خون کی ندیان جاری ہو
بعد اس معرکہ کے جب وقت فیصلہ کا کرده زمانہ غیر محسوس ہو کہ گویا آن واحد مین ہو جاتا ہو جیسے تلوار کی لڑائی کا فیصلہ اُسوقت بادشاہ
محافظ غالب ہوتا ہو یا دشمن باغی اور غلبہ بھی یا پورا ہوتا ہو کہ ایک جانب کے لوگ بالکل شکست پا جائین اور اُن سے شہر بالکل خالی ہوجائے
یا غلبہ ناقص ہوتا ہے کہ بعد شکست کے دوبارہ لڑائی واقع ہونے کی اُمیدواری ہوتی ہے لیکن مرتبہ خواہ چند مرتبہ ایسی ہزیمت مین انفصال
اور شکست پوری سب سے اخیر کی لڑائی ہوتی ہے اور جسطرح بادشاہ بروقت غلبہ کے دشمن باغی پر اسکو دفع کرتا ہو اور کبھی اُسکا دفع کرنا
قرار واقعی ہوتا ہو کہ شہر اور میدان اور تمام اطراف متصل شہر کے دشمن باغی سے خالی ہو جائین یا اُسے بقدر دفع کرتا ہو کہ اطراف شہر کے قریب
مین دشمن باقی رہجائے اسیطرح پر حال قوت بدنی کا ہو کہ بروز بحران جید یا مادہ موذی کو مکان بدن سے یعنی قلب و اعضائے رئیسہ اور
اُن کے اطراف سے بالکل دور کردیتی ہے یا اعضائے رئیسہ سے تو دور کردیتی ہے مگر اطراف سے اعضائے رئیسہ کے دور کرنے پر

تاور معین ہوتی ہے بلکہ اس طبیعت کا فعل اسیقدر ہوتا ہے کہ مادہ مرض کو اعضائے رئیسہ سے بطرف اطراف کے ہٹادے اسکا نام بحران انتقالی ہے اور درجہ
مرض زائل ہوتا ہے اسکا زوال یا بطور بحران ہوجاتا ہے جیسا بیان ہوا یا بسبیل تحلل ہوتا ہے یعنی مادہ خود تھوڑا تھوڑا تحلل ہوکر بتدریج فانی ہوجائے زوال
مرض بطور تحلل امراض مزمنہ میں ہوتا ہے یا وہ امراض جن کے مواد بارد ہوں اور ایسے زوال کے بیشتر علامات خوفناک و حرکات سخت واقع نہیں
ہوتے اسیطرح جو مرض مہلک ہے اسکا اہلاک یا بسبیل بحران ہوتا ہے یا بسبیل ذبول اور ذبول کے یہ معنی ہیں کہ قوت تھوڑی تھوڑی تحلیل ہو کر
فانی ہوجائے افضل یہی بحران ہے جو تام ہو اور طبیب اسپر اعتماد کرسکے کہ بدن مادہ سے پاک ہوگیا اور واضح ہو اور ظاہر ہو اور سالم ہو ان اعراض سے
جنکا انذار یعنی خوف ہی کسی دن قبل اس روز بحران کے ہو چکی ہے اور اسکے وقوع اس بحران کا بروز بحرانی محمود کے ہے جو بحران ہے یا جید ہے یا ردی اور
ہر ایک ان میں کا یا تام ہے یا ناقص بحران تام جید یا اسطرح پر ہو کہ طبیعت مادہ کو تمام بدن سے دفع کرے اور یا انتقال مادہ کا عضو شریف سے طرف
عضو خسیس کے کرے کبھی ناقص بحران بھی متصل و مشابہ بحران تام کے ہوتا ہے تام جید کی مشابہت تحلل میں ہوتی ہے اور ردی کی مشابہت ذبول
میں ہوتی ہے بحران ناقص کا دن بحران تام کا سند یا مخبر ہوتا ہے مگر انذار اس قاعدہ پر ہو جسکا حال ہم ایام بحران و آثار انذار کے بیان میں ذکر کرینگے
اور یہ انذار جید اور ردی دونوں قسموں میں ہوتا ہے چشم داشت اس بحران کی جو دفع تام کرے ان امراض میں کرنی چاہیئے جن کے مواد رقیق اور تیز اور قوت
قوی ہو اور بحران انتقال کی امید ان امراض میں کہ قوت ضعیف ہو اور مادہ غلیظ ہو ایضاً بحران تام کا حال مختلف ہوتا ہے کہ اگر مادہ میں قوت زیادہ ہو
بحران بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور اگر قوت اس سے کم ہو مثلاً حرارت زیادہ ہو بحران بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے اگر قوت اس سے بھی کم
ہو بحران بذریعہ ادرار ہوگا اور اس سے بھی کم ہو بذریعہ اسہال و قے کے بحران ہوگا معلوم کرنا چاہیئے کہ خطا یعنی رینٹ اور کان کا میل اور آنکھ کا کیچڑ
اور آنسو سر کے بیماریوں کا بحران ان چیزوں سے ہوتا ہے اور نفث یعنی خون یا ریم یا کھنکار اور تھوک میں نکلنے سے امراض بحران سینہ کا ہوتا ہے
کھل جانا اور جاری ہونا خون بواسیر کا اکثر بیماریوں کیواسطے بحران جید ہے لیکن یہ بات اکثر انھیں لوگوں کو ہوتی ہے جنکا خون بواسیر جاری ہونا
معتاد ہو۔ جمیع بحرانات میں افضل عمدہ اور قریب انفصال مرض کے وہ بحران ہے جو بذریعہ رعاف ہو اسلئے کہ وہ مادہ کو ایک ہی مرتبہ میں
پریشان کردیتا ہے اسکے بعد عمدہ بحران اسہال ہے اسکے بعد وہ بحران جو بذریعہ قے کے ہو اسکے بعد وہ بحران ہے جو بذریعہ ادرار بول کے ہو اسکے بعد بحران بذریعہ عرق کے اسکے بعد بحران خراجات
جس میں بدن پر پھوڑے دنبل وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اور خراجات از قبیل بحران انتقالی ہیں کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بحران خراجات کا قوی تر بحران عرق
سے ہوتا ہے اور اکثر بذریعہ خراجات کے امراض دفعتہً زائل ہوتے ہیں اگر خراجات سلیم ہوں اور اگر ردی ہوں جن اعضا میں خراجات واقع ہوئے
ہیں ان کی موت واقع ہوجاتی ہے اسلئے کہ جن خراجات کے ذریعہ سے بحران ہوتا ہے چند اقسام کے ہوتے ہیں دمل و سلیہ طاعون خلہ جمرہ نار فارسی
کنہ جلدی خوانیق قروح جو بدن میں بکثرت ہوں کبھی بحران تام یا ناقص بشکل اختلال عقل اور عصب کے ہوتا ہے اور کبھی بذریعہ خارش اور اسکے اقسام اور درد
کے ہوتا ہے ایضاً بذریعہ سرطان اور برص اور تمدد اور داء الفیل دوالی انتفاخ اطراف وغیرہ کے ہوتا ہے اقسام بحران انتقالی سے ایک وہی قسم ہے
جس میں خراج تک نوبت نہیں پہونچتی بلکہ مثل لقوہ و تشنج و سنجار وجع الورک درد پشت و نقرس و داء الفیل و دوالی پیدا ہوجاتے ہیں یہ بھی جاننا
ضرور ہے کہ جو بحران بذریعہ انتقال کے ہو جب تک وہ انتقال پورا نہ واقع ہولے جسکے ساتھ بحران ہو نیز الا ہو عافیت مریض کی نہیں پیدا ہوتی البتہ
انتقال کا معین اور مستقر ہوجانا مثلاً خراج کسی عضو میں ہوجائے یا کسی اور قسم کا انتقال خاص شخص ہوجانا بعد عافیت کے بھی ہوتا ہے انتقالات
کے اقسام میں بجز یہی قسم ہے جو بجانب سفل ہو اور خروج اور انتقال میں عمدہ یہی بات ہے کہ بطرف خارج بعد نضج تام کے وہ اعضا
شریفہ سے منجر ہو مستدل ہو مجھکو ممکن ہے کہ لڑائی کا حال دیکھکر بطور پیشینگوئی کے انجام کار کی خبر دے یا پیش خود تجویز کرے کہ بادشاہ محافظ غالب

ہوگا یا دشمن باغی اسیطرح طبیب کو بھی ممکن ہے کہ بذریعہ مشاہدہ احوال کے استدلال بحران جید اور ردی پر کرے اور جیسے دشمن باغی جب لڑائی کا قصد کرکے شہر کے قریب آئے اور خوب ہنگامہ دار وگیر کو گرم کرے اور رعایائے شہر کو ہر طرح کی تنگی میں ڈالے اور فتنہ و آشوب برپا ہو اور علامات محاربہ شدیدہ کے پیدا ہوں اور بادشاہ محافظ ابھی تک اتنا سامان جنگ جدل کا درست نہ کرچکا ہو اور نہ آلات حرب وضرب کے استعمال پر قادر ہو اُسوقت علامات مشاہدہ کی دلالت اوپر بدحالی سلطان کے کرینگے اور اگر بادشاہ کا سامان ہر طرح درست ہو اور دشمن باغی کا ساز وسامان نادرست ہو اُسوقت حال بالعکس ہوگا اسیطرح اگر مرض ان علامات بحران کو حرکت دے جنکو ہم آئندہ ذکر کرینگے قبل تام ہونے نضج کے یہ بات دلیل متین ہوگی بحران ردی پر اور اگر نضج ہو چکا ہو تو اس حرکت کو دلالت اوپر بحران ناقص کے نہ ہوگی اور اگر نضج تام ہو چکا ہو اس حرکت کو دلالت اوپر بحران جید تام کے ہوگی۔ بحران تام بروقت زمانہ منتہی کے ہوتا ہے اور کبھی شروع انحطاط میں اور بوجہ سے بہت سُرعت زمانہ میں بحران تام کی تعویق ہو جاتی ہے اسلیئے کہ مرض کا زمانہ منتہی بدشواری ہوتا ہو بہ جائیکہ زمانہ انحطاط کو پہونچے اکثر بے وقت طبیب پر واجب ہوتا ہو کہ تلافی ضرر برودت کی کرے پس مکان کو گرم کرے اور بیمار کے پیپے پر روغن گرم گرائے تا اینکہ پسینا شروع ہو سکے بعد روغن گرانا موقوف کرے اور پسینے کو پونچھے مکان گرمی اور سردی میں معتدل بنے دے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حرکات بحران کے اگر ایسے ایام اور اوقات میں واقع ہوں جنمیں عادت طبیعت کی اسطرح پر جاری ہو کہ اگر اسوقت طبیعت مقابلہ مرض کا کریگی اختیار وقت اور اعتبار حال میں باذن اللہ تعالیٰ قوی رہیگی ایسے وقت بحران کے واقع ہونے سے امید بحران جید کی ہو سکتی ہے اور اگر قائم ہوا طبیعت کا مقابلہ مرض پر قبل اُسوقت کے جو حسین طبیعت باختیار خود مقابلہ کرے یہ مقابلہ طبیعت کا مرض سے اضطراری ہوگا اور یہ مقابلہ کو دلالت اسباب پر ہوگی کہ مرض کی مزاحمت طبیعت پر زیادہ ہے اور ثقل مادہ کا بحد ہے جیسی طبیعت قائم ہوتی ہے بروقت ایذا دینے کسی خلط کے فم معدہ کو پس حرکت قے کی پیدا ہوتی ہے ۔ یا اگر کوئی چیز فم معدہ کو ایذا دے تو اسی شے کی تحریک طبیعت بذریعہ اسہال کرتی ہو اور یہی حال ہو طبیعت کا کھانسی اور چھینک کے پیدا کرنے میں اسیطرح اگر دلائل حاضر کا مقتضا یہ ہو کہ بحران کسی روز معین مثل چودھویں دن کے واقع ہوگا اور اس سے پہلے ہی واقع ہو جائے کہ مبادی بحران کے قبل چودھویں دن کے کسی دن اگرچہ وہ یوم باحوری ہو مثل گیارھویں دن کے متحرک ہوں یہ بات دلیل کامل ہوگی کہ بحران تام نہیں ہے گو جید ہو جائے اسلیئے کہ طبیعت کو قبل از وقت مناسب کے اضطرار نے بعجلت مقابلہ مرض پر آمادہ کیا اگر ایسی صورت میں مرض خبیث اور ردی ہوگا تو امید بحران جید کی نہ ہوگی اور اگر مرض سلیم ہو تو بحران تام نہ ہوگا ۔ خلاصہ یہ ہے کہ حرکات بحرانی قبل از منتہی کے جسکا استحقاق اس مرض کو ہو یا بوجہ قوت مرض کے ہوتی ہیں یا بوجہ شدت حرکت اور حدت مرض کے یا بسبب امر خارج کے جو مریض ساکن میں حرکت بیقراری کی پیدا کرے ۔ مثلاً ماکول اور مشروب خواہ ریاضت وغیرہ میں خطا واقع ہو خواہ کوئی امر نفسانی ایسا عارض ہو اسلیئے کہ عوارض نفسانی کو تحریک میں بحران کے بڑا دخل ہے اور بحران کی جہت بھی بوجہ عوارض نفسانی کے متغیر ہو جاتی ہے کہ خوف کے عارض ہونے سے جو بحران بذریعہ عرق کے ہونے والا ہو بذریعہ اسہال خواہ بطرف قے کے یا بطرف ادرار بول کے ہو جاتا ہے اور سفر کے پیدا ہونے سے بحران بولی خواہ اسہالی بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور یہ معاملہ بوجہ حرکت روح کے طرف داخل کے جیسے خوف میں اور بطرف خارج کے جیسے سفر میں واقع ہوتا ہو اگر مقدم ہونا حرکت بحران کا طبیعت کو اسقدر ضعیف کردے کہ زمانہ منتہی تک کوئی فعل طبعی نہ ہو سکے یہ نشانی موت کی ہے اور اگر زمانہ منتہی تک قوت کسیقدر باقی رہجائے پس سلامت حال مریض پر دلیل ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بحران کسی مرض میں بروقت راحت خواہ سبب کرنے نوبت مرض کی یا سکون شدت اور فترت کے واقع نہیں ہوتا

مگر بندرت اور خصوصاً بروقت راحت کے نوبت کم واقع ہوتا ہے ارکاغانیس طبیب نے اپنی تمام عمر کے تجربات میں دو مرتبہ اور جالینوس نے ایک
مرتبہ بحران بوقت راحت کے واقع ہوتے ہوئے دیکھا۔ افضل بحران وہی ہے جو بروقت منتہی حقیقی اور وقتی کے واقع ہو کہ اُس وقت منتہی ہونے
میں طبیب کو کسیطرح کا شک نہو اور جو بحران اس زمانہ سے پہلے واقع ہو اُس پر اعتماد نہیں ہے بلکہ یا تو ناقص ہوگا یا ردی اور ازعاجی یعنی اضطراری
ہوگا اور زمانہ ابتدا کا بحران ضرور مہلک ہوتا ہے۔ اور حاصل یہ ہے کہ ظہور علامات بحران کے اوائل مرض میں ہلاکت مریض پر دلیل ہوتے ہیں۔
اور زمانہ تزید میں اگر علامات نضج دیدہ ظاہر ہوں علامات بحران ناقص کے ہوں گے اور زمانہ انحطاط مرض میں ہرگز بحران نہیں ہوتا رہی یہ بات کہ صورت کسیطرح
حالت انحطاط میں واقع ہوتی ہے خواہ ایسی حالت پیدا ہوتی ہے جو مشابہ بحران جید کے ہو اُسکا حال ہم آئندہ اوراق میں لکھتے ہیں۔ یہ بھی
جاننا ضرور ہے کہ بحران سلیم امراض کا اکثر بدیر ہوتا ہے اسلئے کہ ان امراض میں طبیعت مضطر نہیں ہوتی بلکہ اُسکو یہ امر ممکن ہوتا ہے کہ بمقابلہ مرض
تا وقت اتمام نضج کے صبر کرے اور امراض قتالہ اور مہلکہ میں بحران مقدم ہو جاتا ہے اور مریض اپنے عمدہ مرض اور کیفیت علالت سے یکبارگی خلاص
نہیں پاتا کہ تحلیل مادہ بتدریج نہو اور دفعتہً نجات مرض سے ہو جائے مگر اسیکہ استفراغ محمود واقع ہو یا اخراج محمود کے ذریعہ سے بحران
واقع ہو کہ اسطرح خلاص دفعتہً بھی ہوتا ہے اور تحلیل تدریجی کی ضرورت نہیں ہوتی جس تحلیل کی وجہ سے نجات مرض سے ہوتی ہے یا جس
ذبول کی وجہ سے ہلاکت پیدا ہوتی ہے اُن سے پہلے اعراض خوفناک پیدا نہیں ہوتے اور نہ استفراغات محسوسہ پیدا ہوتے ہیں یہ بھی
جاننا ضرور ہے کہ امراض کے حالات مختلف ہیں بعض امراض زمانہ ابتدا میں متحرک ہوتے ہیں اور پھر ٹھہر جاتے ہیں اور اُن میں سکون
عارض ہوتا ہے اور بعض امراض ان کے برعکس ہوتے ہیں کہ ابتدا میں سکون اور بعد ازاں متحرک ہوتے ہیں اور اکثر دلائل اس حال پر دلالت
کرتے ہیں کہ بحران میں طبیعت مادہ کو کسی طرف دفع کرے گی جسطرف مادہ کے دفع ہونے سے ضرر ہے اُسوقت طبیب پر واجب ہوتا
ہے کہ اس جانب کو قوی کرے خواہ اس عضو کو ایسا قوی کرے کہ مادہ کا انصباب وہاں ہونے پائے اور کسی اور طرف مادے کو برخلاف
خواہش طبیعت کے رجوع کرے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر بحران جید واقع ہوتا ہے اور طبیب بوجہ نادانی کے اُس دن کو یوم ششم تجویز
کرتا ہے حالانکہ واقع میں وہ دن ساتواں ہوتا ہے اور وجہ اشتباہ کی یہ ہوتی ہے کہ مریض بروز اول مرض چونکہ صحیح تھا اسلئے طبیب اُس دن کو
مرض کے ایام میں شمار نہیں کرتا اسواسطے روز ششم بحران قرار دیتا ہے اور یہ غلطی تجویز کی ہے اسلئے کہ بحران جید چھٹے دن کم ہوتا ہے۔ اقسام تغیر
امراض کے چھ ہیں پہلی قسم یہ ہے کہ مرض کا تغیر بطرف صحت کے دفعتہً ہو دوسری قسم یہ ہے کہ مرض کا تغیر بطرف موت کے دفعتہً ہو۔
تیسری قسم یہ ہے کہ مرض بطرف صحت کے تھوڑا تھوڑا متغیر ہو چوتھی قسم یہ ہے کہ مرض بطرف موت کے آہستہ آہستہ متغیر ہو پانچویں قسم یہ ہے کہ تغیر دفعی
اور تدریجی بطرف صحت کے مجتمع ہوں کہ دفعتہً بطرف صحت کے متغیر ہو کر ٹھہر جائے اور پھر رفتہ رفتہ صحت حاصل ہو چھٹی قسم یہ کہ تغیر
دفعی اور تدریجی بطرف موت کے مجتمع ہوں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ لفظ بحران کی۔ بنا بر قول اُس شخص کے جسکا قول معتمد اور معتبر ہے زبان
یونانی میں مشتق ہے فصل خطاب سے یعنی وہ حکم اخیر جو حاکم یا قاضی مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان صادر کرے گویا اُسی حکم پر فیصلہ مقدمہ کا
ہو جائے اور بعد اُسی حکم کے مقدمہ باقیات سے خارج اور ذمہ داری قاضی خواہ حاکم کی اُس کی سماعت سے برطرف ہو۔ قول کلی علامات
بحران کے ذکر میں بحران سے بیشتر دن کو اگر رات کو بحران ہوگا خواہ رات کو اگر دن کو امید بحران ہو چند احوال اور علامات ایسے ہو جاتے ہیں
کہ وہ بحران کے واقع ہونے پر پیش از وقوع دلائل ہوتے ہیں جیسے قلق اور کرب اور بستر خواب پر بے چین ہونا اور بدن کا بھاری ہونا ذہن میں
اختلاط پیدا ہونا درد سر اور گردن اور دوران اور خیالات آنکھوں میں اور طنین اور دوی یعنی کان کا گونجنا اور پھڑ پھڑانا ناک میں کھجلی کا پیدا ہونا

چہرے کا رنگ متغیر ہونا اور ناک میں یکا دفعتہ بدل جانا بطرف سرخی خواہ زردی کے ہو یا عضو میں اختلاج یا بحرک پیدا ہونا تشنگی اور پیاس اور خفقان درد فم معدہ میں اور جگر اور دشواری کہ دفعتہ پیدا ہوتی ہے اور سر اسیف میں گرانی اور تمدد پیدا ہوتا ہو اور پشت میں درد اور عضل بطن میں اختلاج اور مروڑ پیدا ہوتا ہو اور کبھی ناقص پیدا ہوتا ہے کہ اُس کو بھی دلالت بحران پر ہوتی ہو اور درد ایسا جیسے تھکنے اور ماندگی میں ہو پیدا ہوتا ہے اور کبھی نبض اپنی حالت سے متغیر ہو جاتی ہے اور بحران پر دلالت کرتی ہے اور کبھی بوجہ بحران کے نکلنا ایسی چیزوں کا بند ہو جاتا ہے جن کا نکلنا مناسب خواہ معین ہے جیسے خون حیض یا بواسیر خواہ اسہال وغیرہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مادہ کو کسی اور طرف دفع کیا ہو جو علامات متقدم رات کو قبل از بحران ہوتے ہیں وہ نہایت شدید ہوتے ہیں اور اسکا سبب یعنی تقدم علامات کا یہ ہو جس مادہ سے مرض پیدا ہوا ہے وہ بہت سے اعراض اور دلائل ایسے برانگیختہ کرتا ہو کہ اُن کی دلالت بسبب حرکت اسی مادہ کے ہوتی ہے اور اُن دلائل میں اختلاف پیدا ہوتا ہے خواہ بوجہ اختلاف مادہ کے یا بوجہ اختلاف جہت حرکت کے۔ جو اختلاف بسبب مادہ کے ہوتا ہے اُس کی مثال یہ ہو کہ اگر حرکت مادہ کی بجانب فوقانی ہو بعد اُس کے دلائل از قسم مرض اور سن اور مزاج وغیرہ کے اسپر دلالت کریں کہ مادہ دموی ہے طبیب کو اُسوقت اُمید یہ ہوتی ہے کہ بحران بذریعہ رعاف کے ہوگا اور اگر دلالت ان دلائل کی یہ ہو کہ مادہ صفراوی ہو اُسوقت اکثر یہ ہو کہ طبیب منتظر بحران کا بذریعہ قے کے ہوگا مگر کچھ اور دلائل خاص ایسے پیدا ہوں کہ اس بحران کو رعاف سے خاص کریں اور اکثر جب صفراوی ہوتا ہے اسکا بحران بھی بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے اور اس سے پہلے خیالات یعنی آنکھوں میں پتنگے سے زرد زرد دکھلاتا ہے اُڑنے لگتے ہیں اور رعاف شدید جس سے خوف معلوم ہو اکثر امراض کے مواد خبیثہ کا ایسا استیصال کر دیتا ہے کہ فوراً صحت حاصل ہو جاتی ہے جہت حرکت کی وجہ سے اختلاف دلائل میں اسطرح ہوتا ہے کہ مثلاً مادہ کی حرکت ایسی معلوم ہو کہ اسکو طبیعت اعضائے رئیسہ پر گرائے گی خواہ جو اعضا متصل اعضائے رئیسہ کے ہیں اُن کی طرف مواد کو دفع کریگی جیسے بطرف احشا کے اور اسوجہ سے اسحال میں اعضاء مذکورہ کے آفات عارض ہوں گے اور بہت سے ضرر ان اعضا کو لاحق ہوں گے جس طرح بطرف دماغ کے اگر مادہ رجوع کرے اختلاط ذہن اور درد سر پیدا ہو اور جو چیزیں ہم نے صداع کے ہمراہ ذکر کی ہیں مثل دوار اور سدر اور خیالات وغیرہ کے اور اگر مادہ بطرف نواحی قلب کے متوجہ ہو خفقان اور سوء تنفس اور وجع فم معدہ اور ضیق النفس وغیرہ عارض ہوں گے اور اگر مادہ بطرف خارج کے دفع ہو اسکے دفع کی دو صورتیں ہوتی ہیں ایک تو ہر طرف سے اور ہر سبب سے ابعاد ثلثہ کی دفع ہو اسوقت تمام اعضائے ظاہری میں دفع مادہ کا ہوگا اور یہ صورت عرق اور پسینہ برآمد ہونے میں پیدا ہوتی ہو یا یہ کہ دفع بطرف خارج کے ایک طرف سے ہو اور پھر جب اُس جانب کو اختیار کرے جدھر سے مادہ کا دفع ہونا اولیٰ ہے اسوقت بدون اسکے کہ اعضائے رئیسہ سے ہو کر گذرے کچھ اور چارہ نہیں ہوتا اسلیئے کہ بعض اعضائے رئیسہ اس راہ میں واقع ہیں جیسے اگر سیلان مادہ کا اوپر کی طرف ہو وہ مادہ نواحی سینہ اور اعضائے نفس میں ہو کر ضرور گذریگا اور اعضائے دماغ سے بھی مرور اسکا ضرور ہوگا تو بحران اسوقت بھی ویسے ہی اعراض ردی اور شدید پیدا ہوں گے جو اعراض بر وقت گرنے مادہ کے فقط اعضائے رئیسہ پر پیدا ہونے اور کبھی جہت مرور مواد کی اعضائے رئیسہ سے الگ بھی ہوتی ہے جیسے فم معدہ جسوقت ارادہ مادہ کا جو بذریعہ بحران آمادہ اندفاع پر ہو یہ ہو کہ قے کی طرف سے دفع ہو خواہ یہ عضو اعضائے رئیسہ میں سے ہو مگر تحمل ایسی مشقت کا ہو سکتا ہو کہ اسمیں فساد دیر میں پہونچے گا جیسے اگر مادہ اطراف جگر میں گرے اور مثانہ کی طرف سے دفع ہو خواہ مرارہ سے۔ ہر طرف بدن میں راہ دفع بحرانی کی ہو جیسے معدہ میں راہ قریب اُس کے مادہ کے واسطے یہ ہو کہ قے سے مندفع ہو اور جانب سر کے واسطے رعاف وغیرہ کے اور طرف جگر واسطے بول کے اور جانب امعاء کے واسطے اسہال کے اور جب یا

بات متحقق ہوئی کہ ہر ایک بحران کی ایک وجہ جداگانہ ہے پھر کچھ دور نہیں کہ واسطے حرکت مادہ کے ہر جہت میں خاص خاص علامات بھی ہوں جو اس بات
پر دلالت کریں کہ اس مادہ کا بحران جو متوقع ہے وہ خاص فلاں جہت میں ہونیوالا ہے اگر بحران جید ہو خواہ اس بات پر دلالت کریں کہ پہلی بلیدا اور
بہا لے ضرر اس ردی مادہ کے اُٹھانے کا اس عضو خاص کو پہونچے گا اگر بحران ردی ہو۔ اکثر ایک ہی علامت ایسی ہوتی ہے کہ اسکو صلاحیت دلالت
کی جہات کثیرہ پر ہوتی ہے جیسے خفقان کبھی دلالت کرتا ہے کہ مادہ کا بوجھ قلب پر پڑے گا اور کبھی ایک ہی علامت ایک ہی امر کلی پر جو
مشترک جمیع انتقالات اور حرکات میں ہو دلالت کرتی ہے اور اُس کے بعد اور علامات کی توقع ہوتی ہے جس سے خصوصیت اس جہت
کی واضح ہوتی ہے جدھر مادہ دفع ہوگا جیسے درد سر اور ضیق نفس اور تمدد شراسیف میں اوپر کی طرف یہ باتیں دلالت کرتی ہیں کہ مادہ کی
حرکت فوقانی ہے لیکن اسکی تمیز نہیں ہوتی کہ فوقانی حرکت بطرف قے کے ہوگی یا بطرف رعاف کے جبتک ان علامات کیساتھ اور علامات
نہ شریک کئے جائیں کبھی بحران واقع ہونیوالے پر کسی جہت سے اعتبار اس چیز کا دلالت کرتا ہے جدھر وہ مائل تھی اور جدا ہوتی تھی مخالف
میں اس جہت کے جسطرف بحران واقع ہونیوالا ہو مثلاً امساک طبیعت کا اسہال سے باوجود علامات بحران جید کے دلالت کرتا ہو اس بات
پر کہ حرکت بحران کی فوقانی ہے تحتانی نہیں ہے یا بحران بادرار ہوگا یا العرق یا قے یا رعاف سے۔ کبھی قسم مریض کی خود اپنی جہت بحران پر
دلالت کرتی ہے مثلاً ورم جگر اگر جانب محدب میں ہو اُسکا بحران یا داہنے نتھنے سے بذریعہ رعاف کے ہوگا یا بذریعہ عرق محمود یا بول کے اور
اگر ورم جگر جانب مقعر میں ہو بحران باسہال یا قے یا عرق کے ہوگا۔ یا مثلاً حمائے محرقہ کہ اکثر اسکا بحران رعاف یا عرق سے ہوتا ہے اور بحران
سے پیشتر لرزہ آجاتا ہے اور کبھی بذریعہ قے اور اسہال کے بھی ہوتا ہے خصوصاً غب کا بحران اور مثل حمی محرقہ کے وہ تپ ہے جو اورام سر کی وجہ سے
پیدا ہو کہ اُسکا بحران بھی رعاف خواہ عرق کثیر سے ہوتا ہے اور حمیات باردہ اور بلغمیہ کا بحران رعاف سے نہیں ہوتا اور نہ ذات الریہ اور نیز عرض
کا بحران رعاف سے ہوتا ہے مگر ذات الجنب کا حال یہ ہے کہ نفث مدہ اور رعاف دونوں طرح سے بحران اس مرض کا ہوتا ہے اکثر
امراض چند قسم کے بحران ناقص سے بحران کرتے ہیں کہ مجموعے کے اجتماع سے اُنکا بحران تمام ہوتا ہے مثل تپ محرقہ کہ پہلے رعاف سے
بحران اُسکا شروع ہو کر تمام بحران کا عرق کثیر سے ہوتا ہے زن حاملہ کا بحران اکثر اسقاط سے ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب علامات
بحران کے پیدا ہو جائیں پھر بحران جید خواہ ردی کا واقع ہونا کچھ واجب نہیں بلکہ اکثر بعد ظہور علامات کے کسی قسم کا بحران واقع نہیں ہوتا ہے اسوقت
کہ جسوقت کہ توقع پر علامات نے دلالت کی ہو اگرچہ بدون وقوع بحران کے بعد علامات مذکورہ کے چارہ نہیں ہے یعنی اُسدن نہ ہوگا تو اور
کسی روز ضرور ہوگا پس یہ بات عجب نہیں ہے کہ جب عرق برآمد ہو جائے خواہ اسہال اور درد خواہ اختلاط ذہن اور سوء تنفس پیدا ہو خواہ
سبات غیرہ دیگر علامات مذکورہ موجود ہوں اُن کے بعد علی الاتصال بحران ضرور ہو جائے گو اکثر یہی ہے کہ بحران ہوتا ہے بعض ان دلائل
کے نفقود علامت بحران پر ہوتی ہیں اور بعض امور علامت بھی ہیں اور جہت یعنی راہ بحران پر بھی دلالت کرتے ہیں پھر جسوقت علامات بحران کے
ظاہر ہوں اور بحران واقع نہ ہو یہ بات بنا بر قول بقراط کے یا علامت موت پر ہوگی یا اینکہ بحران کے تغیر پر دلیل ہوگی خواہ تغیر جہت
کا ہو یا وقت کا کبھی بعض امور جو بحران پر دلیل ہیں کسی اور عارض کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں سوائے قرب مادہ بحران کے اگرچہ اُنکا وقوع
عین وقت توقع علامات بحران میں ہوتا ہے جیسے غب منطاول یعنی غیر خالص میں قبل نوبت کے صعوبت پیدا ہوتی ہے اور اضطراب اکثر اوقات
قبل از نوبت عارض ہوتا ہے اور اُسکو کچھ دلالت بحران پر نہیں ہوتی اور غب خالص میں اُسکا واقع ہونا علامت بحران کی ہوتا ہے اور وہ ناعدم
جب سے ہدایت کامل اس بات کی ہو کہ بحران سے مریض بسلامت جان بر ہوگا یا موت واقع ہوگی یہ ہے کہ حرکت کو مرض کی اور مرض کی قوت

اور طبیعت اور وقت موجود کو بخوبی لحاظ کرے پس ان امور کے لحاظ سے بخوبی واضح ہوگا کہ طبیعت اور مرض مین مصارعت اور دلائل قوی ہونگی یا وہ مصارعت قوی سے باز رہیگی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خوبی بحران کے وہی دلائل ہین جو مرض پر غلبہ طبیعت کے دلیل ہون اور ان دلائل سے اس دلالت کا تخلف نہین ہوتا اور بحران ردی کے دلائل وہی ہین جنکا منشا یہ ہے کہ جس مادہ اور طبیعت مین مقابلہ ہے بدشواری طبیعت اسکے زور کو رد کرتی ہے گر یہ ضرور نہین ہے کہ ایسے وقت طبیعت کے مغلوب ہونے پر حکم قطعی کیا جائے مگر اسکی ایسی ہی کثرت دلائل ردی ہو طبیعت کے مغلوب ہونے پر ہم نے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ ایسے علامات خوفناک واقع ہوے کہ سبات اور سقوط نبض ہوگیا اور پسینہ بہتے بہتے تھم گیا اور جسم ٹھنڈے تک ایسی کیفیت طاری ہے کہ گویا موت واقع ہوگی کہ یکبارگی آثار بحران تام جید کے نمودار ہوے اور وجہ اسکی یہی ہوتی ہے کہ ایسے وقت طبیعت جمیع افعال سے باز رہتی ہے اور تمام و کمال دفع مرض پر متوجہ ہوتی ہے پس جب تمام قوت اپنی طرف مرض کے صرف کرتی ہے اسکو زائل کردیتی ہے اور پچھاڑ ڈالتی ہے اور دفع کردیتی ہے کبھی باوجود اسقدر اہتمام طبیعت کے دفع مرض پر پھر بھی پورا مقابلہ جیسا چاہیے طبیعت کو مرض سے نہین ہوتا ہے اسلیے کہ جمیع افعال سے طبیعت کا معطل ہوجانا سوائے امر عظیم کے وقوع کے باسانی نہین ہوسکتا اور اس امر عظیم کے وقوع سے عجب نہین کہ طبیعت عاجز ہوجائے اسوقت یہ خیال کرنا چاہیے کہ ظہور ان علامات بحران کا باتصال دو دن پے درپے مثلاً تیسرے اور چوتھے روز رہنا سرعت بحران پر دلیل ہے اسکے بعد خوشحالی مریض کی خواہ بدحالی بموجب ان قرائن کے جنکو ہم آیندہ ذکر کرینگے خصوصاً اگر نوبت تپ کی بہت زیادہ مقدم ہو اور خصوصاً جس وقت نبض مین دفعۃً تغیر پیدا ہوجائے اور یہ تغیر اگر ایسا ہو کہ نبض مین عظیم پیدا ہو اور انخفاض ہو خوش ہونا چاہیے اور سلامت حال مریض پر یقین رکھنا چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خشکی اور کھر کھرا ہونا زبان کا ایام مرض مین دیر واقع ہونے بحران پر دلیل ہوتا ہے اور جو امراض نہایت خشک ہین یا قتال ہوتے ہین یا ان کا بحران دیر مین ہوتا ہے کبھی بحران کے اوقات اور تمامی احوال اور احکام علامات بحران پر حالات بیمارون کے دلیل ہوتی ہین مثلاً اکثر بیمارون کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ کسی فصل خاص مین ان کے بحران یکسان ہوتے ہین اور ایک ہی قسم کے ہوا کرتے ہین کہ اکثر انکے بحران رعاف سے ہوتے ہین پس ان کے عادات خواہ مقتضائے طبیعت اسی بات پر دلالت کرتی ہے مع اور علامات موجودہ کے کہ شاید اکثر ان کے بحران بذریعہ رعاف کے ہونگے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نبض مشرف اور بلند گویا دلیل مشترک ہے واسطے تمام بحرانات استفراغیہ مگر نبض کی دلالت یہ ہے کہ استفراغ مادہ خارج مین بذریعہ عرق کے ہوگا خواہ رعاف واقع ہوگا اور سوائے عظیم کے اور بھی سوائے نبض سریع کے اور قسم کی نبض کو دلالت یہ ہے کہ حرکت مادہ کی بطرف باطن کے ہوگی اور اسی کی دلالت یہ بھی ہے کہ بحران بذریعہ قے خواہ اسہال کے ہوگا خلاصہ یہ کہ جسوقت شروع اعزم حزم طبیب کا دفع کرنے پر مادہ کے کسی طرح کا ہو اور طبیعت قوی ہوجائے اسوقت نبض شہوق اور اشراف سے خالی نہ ہوگی طرفین یعنی جانبین مین میلان پیدا نہ ہو اور قبل از انکہ نبض قوی ہوجائے بالضرور انخفاض اور انضغاط پیدا ہوگا اور بیشتر دونون علامات یکجا ہوتے ہین اسوقت دونون باتین پیدا ہوجاتی ہین جیسے قے اور عرق خواہ رعاف اور قے۔ اب کہ ہم قواعد کلیہ بحران کے بیان سے فارغ ہوچکے شروع تفصیل احکام تھوڑا تھوڑا کرتے ہین اور زیادہ تفصیل آیندہ کے ابواب مین کی جائے گی۔ علامات حرکت مادہ کے اوپر کی طرف بحران مین اس کی پہچان یہ ہے کہ دردسر پیدا ہو بوجہ صعود بخارات کے خواہ بوجہ مشارکت فم معدہ کے اور بھی جب علامات قے کے پیدا ہون اور دردسر عارض ہوجائے وہان بھی شرکت فم معدہ کی ہوتی ہے۔ ایضاً علامات سے حرکت مادہ کی بطرف فوق کے دوار اور ثقل کنپٹیون و پیشانی اور گرمی ہین پیدا ہونا دفعۃً اور اسکے قریب خواہ اسکے اس سے مقدم ضیق نفس اور سرگرانی اور تمدد مراق اور قرع سیف مین اوپر کی طرف بلا درد اور سر مین اشتعال پیدا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دلالت کو مرض اور عمر خاص

مرض مین شدت ہوتی ہے اسلیئے کہ شب کو طبیعت نضج مادہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور ہر طرف سے توجہ طبیعت کا بطرف ہو جاتا ہے تفصیل
علامات ہر ایک کی بحرانات فوقانیہ سے اگر ہمراہ توجہ مادہ کے بطرف فوق کے تاریکی بصر ہو اور پردہ سا آنکھ مین پڑ جائے اور نباریق اُسکے ساتھ
ہون یعنی آنکھ کے سامنے چمکتی ہوئی شے سُرخ سُرخ اُٹھتی ہوئی معلوم ہون اور منھ مین تلخی اور ہونٹ پھڑکنے لگے نیچے والا اور اگر فم معدہ مین
درد پیدا ہو خواہ متلی نرم یا سریع ہو اور لعاب دہن سے جاری ہو خواہ پانی سے کلی بھر بھر آئین اور خفقان معدی اور اضطراب اور انخفاض نبض مین پیدا ہو
بھر اُسوقت علامات مذکورہ اپنے نتیجہ پر موکد ہو جاتے ہین خصوصاً اگر اسکے بعد بیمار کے بدن مین لرزہ خواہ سردی پیدا ہو خواہ جسقدر گرمی پہلے تھی اسمین
کسیقدر کمی محسوس ہو بہر حال سردی خواہ کمی حرارت کی شراسیف کے نیچے پیدا ہو ایسی صورت مین حکم بحران کا بذریعہ قے کے کرنا چاہیئے خاصکر
زیادہ صفراوی ہو مگر یہ تپ صفراوی محرقہ ہو اور با اینہمہ رنگ چہرے کا اُسوقت زرد ہو جائے اور رنگ مین سقوط پیدا ہو اکثر جوفی بعد گرانی
سر اور درد معدہ کے اطلاق کہ ہوتی ہے بجہت ضعف عصب کے تشنج پیدا کرتی ہے اور عورات مین بوجہ خوگر ہونے رحم کے درد رحم پیدا کرتی ہے اور
مشائخ مین چونکہ اُن کے قوی مین ضعف ہوتا ہے مختلف امراض بوجہ انتشار مادہ کے پیدا کرتی ہے اگر علامات رجوع مادہ بطرف فوق کے
ہمراہ تمدد اور کشش کے جہت جگر مین پیدا ہون خواہ جہت طحال مین تمدد ہو مگر درد نہ ہو اسلیئے کہ طحال کو اعضائے فوقانی سے بوجہ عروق
کے جو طحال مین ہین اور قریب بجہت مینی کے ہین اشتراکت ہے اور جو عروق کہ بجانب مینی کے ہین اُن کے وجہ سے اگرچہ بذریعہ ان عروق کے
اتصال طحال مینی سے نہین ہے اور مریض کو سُرخ و دُور سے چمکتے ہوئے اور نباریق نظر آئین اور چہرہ خوب سُرخ ہو جائے خواہ آنکھ یا ناک
خواہ ناک کی ایک جانب سُرخ ہو جائے اور دفعتہ خون جاری ہو اور نبض شاہق اور موجی ہو جائے اور سرعت انبساط پیدا ہو اور ناک مین
کھجلی اُٹھے اور اشتعال حرارت کا سر مین شدید ہو اور درد سر از قسم ضربانی ہو جائے اُسوقت اُمید رعاف کی کرنی چاہیئے خصوصاً اگر دلالت عمر
اور سن اور عادت اور مزاج کی و نیز جملہ دلائل کے اسپر ہو کہ مادہ مرض کا دموی ہے اگرچہ امراض صفراوی کا بحران بھی اکثر بذریعہ رعاف کے
ہوتا ہے مگر اسکا انداز یعنی خبر دہی نباریق اور خیالات خطی سے ہوتا ہے جو بشکل رنگ و آتش کے ہوتے ہین اور زردی غالب ہوتی ہے
اور سامنے آنکھ کے معلوم ہوتے ہین اور اکثر بحران رعاف کا محرقہ صفراوی مین ہوتا ہے اور کبھی جانب چمکنے شعاع کے اور جہت کھجلی اُٹھنے
کے ناک مین دلالت کرتی ہے کہ رعاف داہنے خواہ بائین نتھنے سے ہوگا خواہ دونون نتھنون سے ہوگا اور کبھی ان دلائل کی اعانت کیفیت
کرتی ہے کہ بروز بحران سردی بدن مین پیدا ہو جاتی ہے اور خشکی شکم مین یا قبض پیدا ہوتا ہے اور طبیعت مین یبوست پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی سن
کی وجہ سے بھی ان دلائل کو تقویت ہوتی ہے اسلیئے کہ رعاف کا بحران اکثر اُسی شخص کو عارض ہوتا ہے جسکا سن تیس برس سے کم ہے کبھی
زیادتی مدد کی بھی اسقدر کہ بحران سے مین جسقدر رہی ہو وہ بھی دلیل وقوع بحران رعاف پر ہوتی ہے اور درد سر کے ہمراہ اور قسم کے آلام مثل
دگرگون اور جنبش گردن کے بھی ہوتے ہین اور رنگ کا اشتعال و دیگر علامات جیدہ کا ظہور بشرطیکہ علامات موت کے نہ ہون وہ بھی وقوع رعاف
پر معین استدلال ہوتی ہے اور ایسے وقت رعاف کا واقع ہونا ضروری ہے جملہ علامات مذکورہ کا کہ کون مشترک ہین اور کون خاص
ان علامات مشترک سے جنکا ذکر ہو چکا کچھ تو ایسے ہین کہ تخمین رعاف پر دلالت کرنے کی اولویت ہے جیسے آنسو اور طنین گوش اور گرمی اور
تمدد شراسیف کسی جانب مین دو جانبون جگر خواہ طحال سے بلا وجع اور اشتعال سر کا اور بعض علامات خاص قے سے ہین مثلاً ضیق نفس اور تمدد
شراسیف داہنے خواہ بائین آگے کی طرف اور اکثر یہ تمدد اگر ہمراہ درد فم معدہ کے ہو خاص قے پر دلیل ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ضیق نفس
علامات رعاف مین داخل ہے اُسکا عارض ہونا بوقت استعداد طبیعت کے واسطے دفع مادہ بطور رعاف کے ہوتا ہے اس سبب سے کہ رگ اجوف

جو رشپت پر بھی مادہ سے بھر جاتی ہے اور اپنے مادہ کو اوپر کی طرف دفع کرتی ہے اُسوقت اعضائے تنفس کو مزاحمت پیدا ہوتی ہو اور ضیق النفس
عارض ہوتا ہو بعض علامات خاصہ تے اور رعاف کے ایسے ہین کہ اُن مین تقابل ہو یعنی اگر ایک علامت تے مین ہے اُسکے مقابل دوسرے مین
رعاف پائی جاتی ہو جیسے تخیل خیالات براقہ کا رعاف مین اور اُسکے مقابل تخیل ظلمت اور غشاوے کا علامات تے مین ہوتا ہو خواہ سُرخی
چہرے کی دلائل رعاف مین سے ہو اُسکے مقابل سقوط لون اور صفرت یعنی زردی علامات تے مین ہو اور بعض علامات خاصہ ہر ایک کے
ایسے ہین کہ اُن مین تقابل نہین مثلاً اختلاج لب زیرین کا علامات قے سے ہو اور اُسکے مقابل کوئی علامت رعاف مین نہین خواہ ناک
مین کھجلی رعاف کی علامت ہو اُسکے مقابل کوئی علامت تے مین نہین ہو علامات میل مادہ کے پسینے کی طرف اگر نبض مین بشدت موجیت
پیدا ہو جائے اور ہاتھ جلد پر رکھنے سے ہاتھ کے نیچے تری سی معلوم ہو اور ہاتھ کے نیچے جسقدر جلد آئے سرخ رنگ ہو جائے اور بالخصوص جلد
مین گرمی پیدا ہو زیادہ بہ نسبت اُس گرمی کے جو اور ایام مین تھی اور سُرخی جلد کی اور بھر لنا جلد کا بہ نسبت ایام گذشتہ کے اسوقت زیادہ ہو اور بول
رنگین مائل بہ غلظت ہو خصوصاً اگر رنگین چوتھے روز ہوا ہو اور غلیظ ساتوین روز پھر بحران کا بذریعہ عرق کے یقین کرنا چاہیے اسیطرح اگر کسی مرض
مزمن مین لرزہ قوی عارض ہو اور بعد لرزہ کے تپ مین شدت پیدا ہو اور قوت قوی ہو اور سب علامات جیدہ موجود ہون اُسوقت بھی اُمید وقوع
بحران کی بذریعہ عرق کے کرنی چاہیے خصوصاً اگر براز خواہ ادرار بول مین کمی واقع ہو اور اسی طور پر استمرار علامات کا رہے خلاصہ یہ کہ حمیات محرقہ کا
بحران اگر بذریعہ رعاف نہ ہو تو بذریعہ عرق کے ہوتا ہو اور عرق سے پہلے لرزہ آتا ہو اگر مریض خواب مین حمام کو دیکھے خواہ آبزن کو خواب مین
دیکھے اور اُسے ایسا معلوم ہو کہ گویا آمادہ غسل پر ہوتا ہے یا آبزن کرانے پر مستعد ہو یہ بھی دلیل ہو کہ بحران بذریعہ عرق کے ہوگا رنگین ہو جانا
بول کا بعلامات اول اس بات پر دلیل ہو کہ مادہ کا بحران بطرف عرق کے ہوگا اور یہ طریق منحصر اسی مین ہو کہ یا عرق برآمد ہو یا ادرار بول کا ہو
بعد ازان خاص دلائل سے ہر ایک کی امتیاز حاصل کرنی چاہیے اگر طبیعت مین روانی ہو اور براز طین ہوتا ہو اور نرمی غالب ہو اسوقت توقع بحران عرق
کی نہ کرنی چاہیے اور استفراغ مادہ کا بذریعہ عرق کے اُسی وقت متوقع ہوتا ہو کہ حرارت مین تزید اور انتشار ہو اور مدمگاسی حرارت کی نقل قوت
پر غلبہ ہون اور قوت بھی دفع مادہ پر قوی ہو علامات میلان مادہ کے اعضائے بول کی طرف اس بحران کی نو علامتین ہین ثقل مثانہ اور
احتباس براز اور معدوم ہونا علامات اسہال کا جو آیندہ مذکور ہوتے ہین اسی طرح فقدان علامات تے خواہ رعاف اور عرق کا جنکو ہم لکھ چکے ہین
دلالت کرتا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نائزہ مین سوزش پیدا ہونی اور مثانہ مین ثقل پیدا ہونا مع دیگر علامات کے دلیل قوی ہو کہ بحران مادہ
کا بذریعہ ادرار بول کے ہوگا اور کبھی بول مین جوش پیدا ہونا اور اُسکا قوام بہ سوز غلیظ ہونا اور اسمین رسوب کا موجود ہونا بیشتر دلائل براز کے وجہ سے
سے اندر بول عارض ہوتا ہے جیسے ہمنے بیان مین براز کے ذکر کیا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت اجتماع بول کا مثانہ مین زیادہ ہو جائے
اور روانی شکم مین کمی ہو اور پسینا بھی اُسوقت کم نکلے یا طبیعت مریض کی اور اُسکے اعضا کی ہیئت ایسی ہو کہ پسینہ کم نکلتا ہو یا جلد ظاہری بدن کی
سخت ہو تو سمجھو کہ بحران بذریعہ ادرار بول کے ہوگا نہ بوسیلہ اسہال اور عرق کے خصوصاً جاڑون مین علامات میلان مادہ بطرف براز کے پندرہ
علامتین ہین پہلے جنس فضلہ کے اسپر دلالت کرتی ہے جسوقت جانا جائے کہ فضلہ دموی نہین ہے اور اُسکے ساتھ یہ بھی معلوم ہو کہ فضلہ کثیر ہے
اور اُسکی تاکید تعیین کرتا ہے کہ بول مین کمی ہو اور تمام شکم مین پیچ سا پیدا ہو اور سفل شکم مین بوجھ معلوم ہو اور علامات قے کے مفقود ہون بلکہ
قراقر پیدا ہو اور حالت مین یعنی اسفل شکم مین نفخ پیدا ہو اور اس حالت سے پہلے براز رنگین زیادہ ہو جائے اور مقدار معتاد سے زائد ہو اور
پنچے شراسیف کے یعنی پیٹ بلند اور اونچا ہو اور قراقر ہوتے ہوئے روشپت پیدا ہو مگر بیشتر یہ بات بوجہ اجتماع ریاح کے بھی ہوتی ہو اور

کثرت ادرار بول ہو جاتا ہے پس علامات بحران براز کا معارضہ کرتا ہے خصوصًا وہ مریض جسے ہمیشہ سے عادت ہو کہ دشواری دفع براز میں ہوتی ہو اور سختی شکم ہیں ہو اور مقام براز تنگ ہو خصوصًا جب ہوا سر جلتی ہو اور نبض صغیر اور قوی ہو اور صلابت نہ ہو اور صغر نبض کا بوجہ انقباض کے پیدا ہوا ہو بھی بحران اسہال پر عادت قلت رعاف اور قلت برآمد ہونے عرق کی اور اکثر روانی شکم کی خصوصًا جو شخص خوگر سر دبانی بیٹنے کا ہو دلالت کرتی ہے اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر بعد بحران کے حمی عفنی میں بول سپید رنگ اور رقیق ہو جائے ایسے اسہال کی توقع ہوتی ہے کہ خراش امعا میں پڑ جائے اسلیے کہ مرارہ کا اخراج بطرف بول کے جب نہ ہوگا بطرف براز کے ضرور برآمد ہوگا ۔ بحران بذریعہ اسہال کے باوجود غلبہ عرق اور ادرار بول کے بہت کم ہوتا ہے علامات اُن بحران کے جو بطریق رحم ہو اگر تمامی علامات مذکورہ بالا نہ پائے جائیں اور استفراغ اسہال بھی نہ ہو اور رحم میں گرانی پیدا ہو اور قطن یعنی تہیگاہ میں بھی ثقل معلوم ہو اور وہاں درد بھی معلوم ہو اور تمدد بھی پیدا ہو اُسوقت حکم بحران طمثی کا کرنا چاہیے ۔

علامات بحران بذریعہ کھلجانے رگ مقعد کے جملہ علامات مذکورہ بالا کا نابود ہونا اور عادت مریض کی اسطور پر ہونی کہ اکثر اسکی رگ مقعد کی کھلجاتی ہو اُس بحران پر دلیل ہوتی ہے اور باوجود اسکے نبض کا عظیم مائل بقوت ہونا اور نواحی مقعد میں گرانی کا پیدا ہونا بھی دلائل سے اس بحران کی ہے علامات بحران کے جو بذریعہ انتقال ہو علامات بحران انتقالی کے حمی کا قوی ہونا اور کسی مقام میں درد کا ثابت رہنا اور جملہ استفراغات مثل بول براز عرق نفس مدہ یا خون خواہ عرق کثیر کا بند ہونا اور نضج میں تاخیر خواہ عدم نضج قطعًا باوجود صحت قوت اور درستی نبض کے خصوصًا اگر نضج سلیم میں جو ہو یا میں اور حمی نضج نہیں ہوتا دلیل بحران انتقالی کی ہے اور تعیین جہت انتقال کی اُسپر دلیل درد موضع خاص کا ہے اور پھول جانا رگوں کا اُن مقامات کی جو خالی ہیں اور متصل اسی جہت کے ہیں جیسے ابط اور حالب اور خلف اذنین اور شدت التہاب کی بوجہ حدت مادہ کے ایضًا وہ جہت خود دلیل انتقال پر ہوتی ہے کہ جسمیں کوئی عضو ضعیف واقع ہو ۔ یا درد مفاصل میں ہونا خواہ ایسا درد اُٹھے جس سے تعب بیجا کسی عضو میں پیدا ہو ۔ شراسیف میں اگر تمدد ہو اور درد کریں اس سے خاص کسی مقام پر انتقال کا استدلال نہیں ہو سکتا ہے اور نہ کسی جہت خاص کا انتقال معلوم ہو سکتا ہے اسلیے کہ یہ امر گویا مشترک ہے اکثر جہت میں سیلان مادہ کے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جمیع انتقالات اور خراجات سن پیری میں ہوتے ہیں اور فصل بارد میں اور سن کہولت میں اکثر ہوتا ہے سن پیری میں خراجات اسوجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ حبس اور مساک پیدا ہوتا ہے اور سن کہولت میں سبب خروج کا یہ ہے کہ سن کہولت میں قوت دفع تام بحرانی سے عاجز ہوتی ہے بعض اطبا کا قول یہ ہے کہ جسکا سن پچاس برس بلکہ تیس برس سے متجاوز ہو جائے اسکا امراض کا بحران خراجی اور انتقالی بہت کم ہوتا ہے اور یہ قول معتمد نہیں بلکہ انتقال کے واسطے دو سبب درکار ہیں ایک مادہ کا ایسا ہونا کہ قابل دفع کلی کے نہ ہو بوجہ غلاظت کے اکثر ابدان میں اور بوجہ کثرت کے کثر اشخاص میں دوسری قوت کا قوی اور شدید نہ ہونا کہ تمام مادہ کو بوجہ تسلط کے متفرق کرے اور ایسی ضعیف بھی نہ ہو کہ اعضائے رئیسہ سے دفع مواد میں عاجز ہو اور جو خیر اسباب یعنی غلظ مادہ اور توسط قوت اوائل زمانہ شیخوخت کے مناسب ہیں یعنی زمانہ اکتہال کے اکثر علامات انتقال کے قائم ہوتے ہیں اسکے بعد استفراغ عظیم طاری ہوتا ہے خصوصًا استفراغ بذریعہ بول کثیر کے جو سپید ہوتا ہے اسوجہ سے انتقال نہیں ہوتا ہے علامات انتقال کے بطرف اسافل جسم کے درد کا بطرف اسفل کے پیدا ہونا اور التہاب و انتفاخ حالبین یعنی وہ رگ جو قریب ناف کے ہے اور دونوں رگ یعنی کولون میں پیدا ہونا علامت اس بات کی ہے کہ انتقال بطرف اسفل ہوگا علامات انتقال اعلیٰ کی طرف اعلے کی طرف کے انتقال پر گرانی سر اور ثقل حواس خصوصًا گرانی گوش تا اینکہ بعض اوقات کری گوش تک نوبت پہونچتی ہے بعد ازانکہ ضیق نفس اور تغیر نظام میں اسطرح پر کہ ادھر ہو اور پھوٹ گیا اور یہ ظاہر ہونا اور مٹ جانا دفعۃً ہو اور اختلال عظیم سر میں پیدا ہو اسیطرح اگر سبات پیدا ہو اور اکثر یہ انتقال بذریعہ خراج کے ہوتا ہے جو کان کی

جز میں پڑتا ہے اسی طرح ہوا رہ اگر اوداج کی بھڑک رگ کنپٹی میں دھمک ہو اور سرخی چہرے کی دیر تک ٹھہرے علامات انتقال دوسرے مرض کی طرف
اگر کوئی مرض حاد زمانہ انحطاط میں قوت پکڑ جائے دلیل ہے کہ انتقال اسکا کسی مرض مزمن کی طرف ہوگا علامات بحران خراجی کے اگر قوت صحیح ہو اور علامات جید
اور بول رقیق رہے مدت تک ان علامات کو انداز خراج سمجھو اور مرض کا مادہ گرم ہو اور اسیطرح مریض کی صورت بطرف صحت کے مائل ہو اور کوئی بحران
ظاہری ہو بلکہ سیلان بر سبیل انتقال ہو بعد ازاں دونوں شریان بعد ظہیر کے زیادہ انبساط میں آگئیں اور ضربان خواہ تنگ اُن میں بعید ہو ایسا کہ سکون انکی
حرکت میں نمو ہو اور رنگ بجھا ہوا اور بے رونق ہو جائے اور سانس میں تواتر پیدا ہوا ہو اور اکثر سوکھی کھانسی اُٹھے جیسے یہ علامات مجموعاً عارض ہوں
تو ایسے علامات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کے مفاصل میں خراج ہونیوالا ہے اور جس عضو میں زیادہ عرق کسی بیماری میں نکلتا ہو اکثر اسی میں خراج
واقع ہوگا فصل جاڑوں کی اور سن کہولت کا علامات اور دلائل خراج سے ہے جیسا کہ مذکور ہوا بلکہ یہ فصل اور یہ سن اسباب وقوع خراج سے ہے۔
خراجات فصل شتا اور سن کہولت سے نضج کو بدیر قبول کرتے ہیں مگر بار بار خراجات کا واقع ہونا جاڑوں اور سن شیخوخت میں کم
ہوتا ہے اس لیئے کہ برودت سن اور فصل کی سکون مادہ کے موجب ہوتی ہے علاوہ یہ ہے کہ بعض آدمی خلاف اس جہت کے کہتے ہیں کہ پچاس خواہ تیس برس کے
بعد خراج پھر ہرگز نہیں ہوتا۔ اگر زمانہ معود میں تپ کے بول اکثر رائی ہو دلالت کرے گا کہ اسفل بدن میں کسی قسم کا درد خراجی ہوگا اور منجملہ دلائل قوی کے بحران خراجی
پر اور تمام کے بحرانات میں تاخیر واقع ہوتی ہے اور مرض حار کا زمانہ بیس دن سے بڑھ جانا اور ایسے مرض میں جو وقت بعض مقامات بدن میں دفعتًہ جا بجا درد
پیدا ہوا امید وقوع خراجات کی ہوتی ہے اور حمیات اعیائی یعنی جو تپ بوجہ ماندگی اور تعب کے پیدا ہوئی ہو جب ادرار بول غلیظ اور تخمین کا نہو اور نہ رعاف
اور اسہال عارض ہو امید خراج کی مفاصل میں ہوتی ہے خصوصاً بعد بحران کے منجملہ قوی دلائل کے بحران خراجی پر یہ ہے کہ جو بحران دیر میں واقع
ہوا ہو بحران تام نہو اور باوجودیکہ بحران دیر میں ہوا معاودت اور علامات کی نہ ہو یعنی ایسے علامات دیگر اُسکے ہمراہ نہوں کہ آئندہ اور کوئی بحران
پھر ہوگا۔ حمیات اعیائی کا بحران اگرچہ چھٹے دن بول غلیظ سے نہوا امید بحران رعاف کی ہوگی اور اگر اس سے بھی زیادہ بحران میں تاخیر ہو تو ان مفاصل
میں خراج کی اُمید ہوگی جن میں تعب پیدا ہوا ہے خواہ لحیین سکے پیچھے خراج واقع ہوگا یہ ماندگی بوجہ افراط ریاضت کے پیدا ہوئی ہو یا خود بخود
حاصل ہوئی ہو مگر جو خراج لحیین میں واقع ہو وہ حمیائے غددی میں اکثر ہوتا ہے اسلیئے کہ مفاصل کا تعب چنداں شدید نہیں ہوتا ہے اسوجہ سے
حمیات میں مفاصل زیادہ جذب مادہ نہیں کرتے اور تپ حرارت کی تصعید کرتی ہے اور نرم گوشت جو پیچھے لحیین کے ہے ان بخارات کو قبول کرتا
ہے اسوجہ سے خراج اسی مقام پر پیدا ہوتا ہے اور جو جہاں اور تعب بوجہ حرکت کے پیدا ہوا ہو اسکا اثر مفاصل میں زیادہ ہوتا ہے اکثر امید خراج کی ہوتی
ہے اور منجملہ علامات خراج پر دلیل بھی ہوتے ہیں کہ یکایک مریض بول کثیر غلیظ سپید کرتا ہے لہذا مادہ خراج کا براہ بول رفع ہو جاتا ہے اگر تپ کا شروع
لرزہ سے ہوتا ہو اور عرق اگر آ جاتی ہو ایسی تپ میں خراج کمتر واقع ہوتا ہے جیسے غب خالصہ و ربع مگر اسکا مادہ کثیر ہو اور کثرت مادہ کی زیادہ ہو
خلاصہ یہ کہ جو لرزہ معاود ہو بذریعہ جھاڑنے مادہ کے ہر روز استفراغ کرتا ہے بہت سے مادہ کو اور کمتر مادہ بعد لرزہ آنے کے ایسا باقی رہجاتا
ہے کہ جس سے خراج واقع ہو یہ بات اسوقت ہوتی ہے کہ نقطہ لرزہ واقع ہوا ہو پھر اگر لرزہ کے ہمراہ عرق بھی پیدا ہو اسوقت مادہ کہاں باقی
رہیگا کہ اُس سے خراج کی توقع کیجائے۔ اور ادرار بول غلیظ کا بھی جب ہوتا ہے تو خراج کمتر واقع ہوتا ہے جو خراجات امراض مزمنہ اور امراض بطیئہ میں واقع ہوتے ہیں اکثر اعضائے زیرین
میں واقع ہوتے ہیں اور جو امراض حادہ میں اُن کے خراجات اعضائے فوقانی میں اور جو امراض حدت اور ازمان میں متوسط ہیں ان میں خراجات اوپر
اور نیچے دونوں جانب کے اعضا میں واقع ہیں اور تشنج میں خراجات بیخ گوش میں واقع ہوتے ہیں اور ان خراجات سے بحران اکثر تام ہوتا
ہے اور ذات الریہ میں اکثر بحران خراجات مفاصل کا ہوتا ہے بیان احکام خراجات کا جو خراج ایسے اقسام سے پیدا ہو اور غائب ہو جائے

بعد دن انضاج اور کھلنے منہ کے اُسکا حال دوام جدید سے خالی نہیں ہوتا یا یہ کہ دوبارہ اُس سے بڑا ہو کر کسی دوسری جگہ خواہ اسی جگہ برآمد ہو یا مرض کا
عود بعینہ واقع ہو اور یہ کوئی جدید مرض نہیں ہے اسلیے اسکو جداگانہ شمار نہیں کرتے) یا مادہ بطرف مفاصل اور عضائے دردناک منصب ہوتا اور ضعیف
کے دفع ہونے خراجات میں بہتر وہی خراج ہے جس کی جہت سے مرض میں خفت پیدا ہو اور بعد نضج مادہ کے پیدا ہوا ہو اور اسکا سیلان بطرف خارج
بدن کے زیادہ ہو اور جو ورم خراجی نرم ہو اور ہاتھ کے دبانے سے بڑھ جائے اسکا گزند کم ہوگا بہ نسبت اس ورم کے جو سخت اور گرم ہو گر ورم کا
تحلل دیر میں ہوتا ہے اسلیے کہ بارد ہے اور ضرر میں اس وجہ سے کم ہوتا ہے کہ اس میں درد شدید نہیں ہوتا اور اگر ایسے اورام کے ساتھ تپ بھی ہو اور زائل
نہو تو اسکی پختگی ساٹھ روز میں ہوتی ہے اور جو ورم پر وقت میں اس سے کم ہو درمیان ساٹھ دن اور بیس دن کے اسکا مادہ جمع ہوتا ہے خراجات میں
سے مضر وہی خراج کا ہے کہ جس بطرف اسکا سیلان ہوا ہے وہ عضو سافل ہو اور نیچے کے اعضا میں بھی عضو خسیس ہوئیں نہو اور گنجائش اُس عضو میں
زیادہ ہو کہ تمام مادہ خراج کو بلا وقت جگہ ملے اور گنجائش میں کمی نہ ہو اگر مادہ اسمیں پوری گنجائش نہ پائے گا جہاں سے آیا ہے جسوقت طبیب جاہل
استعمال ادعات کا کرے گا اور یہ مبرد ہے اسیطرف پلٹ جائیگا اور بعد رجوع کے مقام سابق میں یعنی جہاں سے آیا تھا ایسے حال سے کہ
اُسکی عفونت زیادہ ہو چکی اور آنے جانے کی حرکات سے اسمیں حرارت اور حدت زائد پیدا ہو چکی اس جہت سے پلٹ کر قتل کریگا۔ بدترین
خراجات بحرانیہ وہ خراجات ہیں جنکا سیلان اندرون جسم کی طرف ہو خواہ اندر جسم کے واقع ہوں اور مناسب تر مقام وقوع خراج کا اندر خواہ باہر
وہی موضع ہے جو ضعیف ہو اور اسمیں کوئی عضو شریف بھی نہو خصوصاً اگر بجانب اسفل کے ہو اور وہ بھی موضع اولی تر وقوع خراج کا ہے جس کو
خصوصیت سیلان عرق کی ہو افضل ترین خراجات جسمیں نکس مرض کا احتمال بہت بعید ہوتا ہے وہی خراج ہے جسکا منہ کھل جائے جیسا کہ اگر منہ نہ کھلے
تو اس سے زیادہ دلیل نکس پر کوئی اور خراج نہیں ہے علامات وقوع تشنج کے لڑکوں کو جب بحالت مرض خوف نیند میں زیادہ ہوتا ہے کہ چونک
چونک پڑیں اور قبض شکم بھی عارض ہو اور اکثر رویا کریں اور انکی رنگت سرخی اور سبزی اور تیرگی کی طرف مائل ہو خوف عروض تشنج کا ہوتا ہے اور یہ حکم زیر
کے سن کے بچے اور جتنا لڑکا چھوٹا ہے بعد عروض علامات مذکورہ کے خوف وقوع تشنج کا زیادہ ہوتا ہے جوان لوگ جسوقت اُن کی آنکھوں میں حولی
پیدا ہو اور حمی حادہ ہو اور ڈھلکا زیادہ ہو یعنی آنکھ سے پانی زیادہ بہے اور پلکیں جھپکا کریں اور گردن اور منہ کج ہو جائے دانت زیادہ پیسیں کہ آواز
پیدا ہو اُسوقت حکم وقوع تشنج کا کرنا چاہیے اور اکثر گردن میں درد اور سر میں گرانی ہمراہ تپ خواہ بدون تپ کے پیدا ہوتی ہے اگر با ایں ہمہ ورم گرم خصوصاً
سر گردن میں موجود ہو پھر تشنج کے واقع ہونے کا یقین کرنا چاہیے۔ علامات واقع ہونے لرزے کے جسوقت حمی حادہ میں علامت سلامت
و بحران جید کے پیدا ہوں اور بول میں کمی ہو جائے معلوم کرنا چاہیے کہ عنقریب لرزہ پیدا ہونیوالا ہے کہ اُس سے بحران مرض کا ہوگا مگر اسکے سہال حد اعتدال
سے زیادہ عارض ہو اور سہال مستدل کے عارض ہونے سے لرزہ موقوف نہیں ہوتا اور اکثر بعد ایسے لرزے کے عرق بھی نکلتا ہے اس لیے کہ لرزہ اور اس حادہ
محرقہ میں تعدد عرق کا ہے علامات دلالت کرنے والے بحران جید پر عمدہ علامات بحران جید کے یہ ہیں کہ نضج تمام ہو جائے اسکے بعد وہ دن جسمیں بحران
ہو ان ایام محمودہ سے ہو جسکا آئندہ ذکر کیا جائیگا اور اس بحران کا انذار یعنی خبر وہی پیش از وقوع ایسے دن ہوئی ہو جو مناسب اس بحران کے ایام انذار
سے ہے اور بحران استفراغی ہو انتقالی اور خراجی نہو استفراغ بھی اُسی خلط کا ہو جس سے مرض پیدا ہوا ہے اور اسی جہت میں ہو جو جہت اُس مادہ کا نکلنا مناسب
ہے اور اسکا تحمل طبیعت پر آسان ہو کبھی خوبی بحران میں طبیعت نوعی مرض پر اعتماد کیا جاتا ہے مثل غب خالص محرقہ کے کہ جسوقت ہر واحد ان دونوں سے بحران
مناسب پائے مثل غب میں بحران عرق کا اور محرقہ میں رعاف کا ہو عموماً اس بحران کی خوبی پر یقین ہوگا کبھی اعتماد خوبی بحران پر احوال بحران سے کیا
جاتا ہے جیسے وہ مرض جنمیں قوت و نبض کیفیت مناسب پر باقی رہیں اور حالت قوت اور نبض کی اوقات سختی میں دیکھنا چاہیے اگر نبض ایسی حالت میں

HAKEEM SHOUKAT ALI

قوی اور استوار ہو خصوصاً قوت نبض کی بڑھتی جائے اور اختلاف کم ہو اور ستودے حال پیدا ہوں عمدہ علامات بحران جیدکی ہین کہ اُسپر اعتماد کیا جائے اور اگر انہیں
از دیاد قوت وغیرہ بعد بحران کے رہتا اور خفت بھی پیدا ہو پھر بحران جیسے کہ تام ہونے مین کچھ شک نہیں ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علامات ردی جسوقت
یوم باحوری مین یکجا ہو جائین اُس وقت صحت کی توقع قوی تر اور صحیح تر ہے بہ نسبت اُسکے کہ یہ علامات ردی ایسے دن مجتمع ہون کہ وہ بحران نہیں ہے پس واجب ہے کہ
اعتماد جوبی بحران مین یوم باحوری پر کرنا مناسب ہے نہ علامات ردی پر اکثر علامات خوفناک زیادہ ہوتے ہین کہ اُن کے ہمراہ نبض کی صحت اور ستودے حال اور
قوت بڑھتی جاتی ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کے اخلاط اچھے ہوں اور بیمار ہو جائے پس اگر نضیج اسکے بول مین ابتدائے مرض مین ظاہر ہو اُسکی
ہلاکت سے بے خوف ہونا چاہیے اور جسقدر علامات بد پر خطر ظاہر ہون اسکی سلامتی پر خوشوقتی زیادہ کرنی چاہیے کہ بحران مرض کا قریب ہے علامات علامات
کرنے والے بحران ردی پر چلی اور اول علامات بحران ردی کی یہ ہے کہ مخالف علامات بحران جیدکے پائے جائین جو اوپر مذکور ہوئے مثلاً حرکت بحران
کی قبل زمانہ منتہی اور قبل نضیج کے ہو ایسے بحران کا نام بقراط سابق بسبیل رکھتا ہے ردی ہونا ایسے بحران کا پہلے مذکور ہو چکا یہ بھی ایک علامت ردارت بحران کی
ہے کہ روز باحوری مین واقع ہو اور نبض اُسدن سقوط اور صغر کی طرف مائل ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت علامات بحران کے قبل از منتہی اور نضیج کے پیدا
ہون اور اُن کے بعد استفراغ کثیر متواتر عارض ہو اسپر فریفتہ ہو کر مطمئن نہونا چاہیے اسلیے کہ یہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کے ہے کہ طبیعت کے عاجز ہونے سے
یہ استفراغ عارض ہوا ہو نہ اسلیے کہ تدبیر اور تصرف طبیعت سے جیسے وہ خفت کہ مریض کو بدون استفراغ ظاہری کے معلوم ہو اسی قسم کی ہے کہ اسپر بھی فریفتہ نہونا چاہیے
اسلیے کہ خفت بھی بسبب خود بخود ساکن ہونے مادے کے ہوتی ہے نہ اسلیے کہ طبیعت اصلاح مادہ کی کرے بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طبیعت نضیج مادہ کا بھی کرتی ہے اور بوجہ
اپنے ضعف کے اُس مادہ کے دفع سے عاجز ہوتی ہے احکام اُن علامات کے جو دلالت کرنے والے بحران ردی پر ہین جب علامات ردی
جمع ہون کہ نضیج نہ ہوا یا نضیج کیفیت مناسب سے متغیر ہو جائے خواہ اور قسم کے حالات ردی پیدا ہون بیمار کی موت پر حکم کرنا چاہیے اور جلد یا بدیر موت کے
واقع ہونے مین حکم کرنا موقوف ہے معرفت پر خیالات ان اسباب کے جو بحران سے مقدم ہین جیسے ہم اوپر ذکر کر چکے ہین مثلاً حرکت بحران کی قبل از منتہی
وغیرہ کے تھی مثال اسکی جیسے اگر علامات ردی نبض اور قارورہ سے پائی جائین اور رسوب سیاہ ہو خواہ کوئی اور علامت ردی نہ ہو اور یہ امور بعد چوتھے دن
مرض کے واقع ہون پس موت ساتوین یا چھٹے روز ہوگی بشرطیکہ اسباب مذکور تقدم بحران کو واجب کرین قبل اسی روز بحران کے علامات نضیج اور احکام علامات
نضیج کے نضیج بول سے پہچانا جاتا ہے اور اسکا بیان کلیات کی بحث بول مین ہو چکا ہے واجب ہے کہ زیادہ رنگین ہونے بول سے بدون رسوب کے
طبیب فریفتہ نہو اسلیے کہ یہ رنگ بسبب کثرت صفرا کے ہوتا ہے قوام مین نضیج نہونا بہ نسبت لون مین نضیج نہ ہونے کی زیادہ مضر ہے اسلیے کہ قوام
مین نضیج نہ ہونے سے مادہ بدشواری اور نضیج ہونے سے آسانی دفع ہوتا ہے جسوقت علامات نضیج کی ابتدائے مرض سے ظاہر ہون اُس مرض کے سلیم
ہونے مین کچھ شک نہیں اور اگر علامات نضیج کے ابتدا مین نہون اُس مرض کا پرخطر ہونا کچھ ضرور نہین اسلیے کہ اکثر مرض طولانی ہوتا ہے اور پرخطر نہین ہوتا
بلکہ ایسا مرض ضرور ہے کہ طولانی ہو جسوقت بحران جید ہوتا ہے نضیج ضرور ہوتا ہے اور جسوقت نضیج ہو ضرور نہین کہ بحران جید ہو بلکہ مشتبہ بعد نضیج کے مرض
بذریعہ تحلل کے دفع ہو جاتا ہے اور بحران نہین ہوتا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تپ مین بعد ظہور نضیج کے طبیعت پر غلبہ مرض نہین ہوتا جیسے بعد نضیج
رسوب کے درد شدید نہو اگر نضیج مین تاخیر ہو اور اعراض اچھے ہون اور قوت ثابت ہو پس امید بحران کی رکھنی چاہیے احکام علامات کے بر سبیل اطلاق
ہر ایک تغیر جو دفعتہ ہو خواہ ملمس مین واقع ہو ردی نہین ہوتا بلکہ مشتبہ دلیل نیکی اور خیریت پر ہوتا ہے اور بحران سودمند پر بھی دلالت کرتا ہے بلکہ
اعتبار حال بدن کا بعد تغیر کے ضرور کرنا چاہیے اور جسقدر علامات ذبول کے سحنہ اور چہرے پر خواہ اطراف بدن پر واقع ہون بسبب بیداری
اور ریاضت اور تعب اور اسہال کے وہ سب سلیم ہین اور حال مریض کا بسبب ان علامات کے بطرف درستی اور خوبی کے عود کریگا اور روزہ خواہ تپ

ہیں اور اگر یہی علامات بجہت احتراق اور سقوط قوت کے ہوں نہایت ردی ہیں **ذکر علامات جیدہ کا** علامات جیدہ وہ ہیں کہ مریض احتمال مرض کا بخوبی کر سکے اور قوت ثابت ہے اور سحنہ درست ہو اگر اعراض مرض کے شدید ہوں اور نبض قوی ہو اور شدید اور منتظم ہو اور علامات نضج کے ظاہر ہوں اور بحران بر وقت لائق ایسا واقع ہو کہ اس سے مطلب آری ہو سکے اور علامات بحران کے جید ہوں اور بعد استفراغ بحرانی کے خفت مرض میں حاصل ہو اور نبض بر فرحت درستی پر آتی جائے بخیر ہی جو بعد استفراغ کے حاصل ہو علامات جیدہ سے ہے اسلیے کہ تشعر یہ مگر بعد استفراغ کی دلالت اسپر ہوتی ہے کہ سخونت مادہ کی مرتفع ہوئی اور بعد دفع ہونے مادہ کے برودت کا محسوس ہونا ضرور ہے اور افضل اس سے یہ ہو کہ استفراغ خلط موذی کا آسانی ہو اور بہ امداد طبیعت کے واقع ہو بلا وجہ کثرت مادہ کے استفراغ بلا دفع طبیعت کے واقع ہو واضح ہو کہ باقی رہنا قوت کا ہمراہ علامات ردی کے امیدوار صحت مریض پر کرتا ہے اسیطرح ثبات عقل اور درستی نفس کی اور با آسانی تحمل ہونا ان احوال خوف دہندہ کا جو عجیب اور غریب ہیں اور بعد غنیہ کے خفت کا پیدا ہونا منجملہ علامات جیدہ کے اشتہائے طعام باعتدال ہونی اور غذا کو بخوبی قبول کرنا اور غذا سے منفعت پانا اور باختیار خود مریض کا بھوکا رہنا اور چاق اور تیز ہوش ہونا اور بحالت طبیعی فرش خواب پر لیٹنا اور نیند کا مطابق مقتضائے طبعی کے واقع ہونا اور تمام اعضا میں گرمی برابر اور بحالات اوسط ہونی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علامات جیدہ باوجود صحت قوی کے عافیت عاجل یعنی جلد آنے والے پر دلیل ہے اور اگر قوتوں میں ضعف ہو اسوقت علامات جیدہ بہر دلیل ہے کہ عافیت دیر میں ہوگی حکم علامات ردیہ کے جو علامات نہایت ردی ہیں موت کی خبر دیتے ہیں پھر ایسے علامات کے ساتھ اگر قوت قوی ہو مرض طولانی ہو کر ہلاک کرتا ہے اور مگر باوجود علامات مہلکہ کے قوت میں بھی ضعف ہو فوراً موت واقع ہوگی اور اکثر علامات مہلکہ کے ایام ردی میں ظاہر ہونے کے بعد بحران جید واقع ہوتا ہے اور انتقال مادہ کا کسی عضو کی طرف ہوتا ہے اسوقت سلامتی مریض کی ہوتی ہے علامات جیدہ اگر بوقت منتہی کے واقع ہوں اُنپر وثوق اور اعتماد کرنا ضرور ہے اور جو علامات اپنے وقت سے پہلے ظاہر ہوں اس سے خوف ہلاکت کرنا چاہیے مگر حکم ہلاکت اسوقت کرنا لازم ہے کہ سقوط قوت ظاہر ہو اور تنہا سقوط قوت علامات ردی ہے چہ جائیکہ اسکے ہمراہ اور علامات بھی دلالت وارد کریں لیکن بعد ازاں ضرور ہے کہ امراض حادہ میں جو ایسے ہیں کہ اُنکا مبدا ایک عضو معین ہو مثل سینہ کے ذات الجنب میں اسی عضو معین کی رعایت کریں یعنی لحاظ رکھیں کہ وہ عضو کیسا ہے اور اُسکا کیا حال ہے کہ اسکے حال کی دلالت اس مرض میں زیادہ مفید ہے بہ نسبت دوسرے عضو کے پس نضج اور تحلیل نفث کی ذات الجنب میں بہ نسبت نضج بول کے زیادہ سلامت پر دلیل ہوتی ہے طبیب متفرس اور ذی ہوش پر واجب ہے کہ جب بیمار کے چہرہ اور آنکھ کی صورت دگرگون دیکھے یعنی ردی اور غیر طبیعی ہو اکثر فرضی نسبت پہلے شناخت کرے کہ یہ صورت اس شخص خاص کی نسبت بھی غیر طبیعی ہے یا نہیں اور اگر ہو پھر بھی جزماً حکم اُسکی ہلاکت پر نہ کرے تا وقتیکہ نبض اگر ردی ہو جائے جب بھی حکم جزمی فوراً نہ کرنا چاہیے اور یہی شناخت کرنا طبیب پر واجب ہے کہ یہ علامات بوجہ خاص مرض کے پیدا ہوئے ہیں یا کسی اور سبب خارجی سے مثلاً اکثر زبان کا رنگ بدل اور خشونت زبان کسی شے کے کھانے سے پیدا ہو وہ فعل اس شے ماکول کا ہو نہ کہ مرض کا فعل ہے پس حکم ہلاکت کا مجرد وجود ایسی علامات ردی کے نہ کرنا چاہیے۔ **ذکر علامات ردیہ کا** علامات ردی میں بھی سب ایک یک فعل اور ایک ایک عضو کے اختلاف ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ ہم اسکو بتفصیل ذکر کریں **ذکر اُن علامات ردیہ کا جو ظاہر جلد اور رنگ سے متعلق ہیں** جس وقت سحنہ زندہ آدمی کا مثل سحنہ مردہ کے ہو نہ بوجہ بیداری اور بھوک کے اور نہ کسی استفراغ کی وجہ سے پس یہ علامت بہت بری ہے چہرہ جو مشابہ چہرہ میت کے اور مخالف چہرہ صحیح آدمیوں کے ہو یہ ہے کہ آنکھیں بیٹھ جائیں اور ناک پتلی ہو جائے اور کنپٹی میں گڑھا پڑ جائے اور سُت جائیں اور کان ٹھنڈے ہو جائیں اور کانوں کی لو سمٹ کر پلٹ جائے اور چہرے کی جلد کھنچ جائے اور رنگ چہرہ کا تیرہ خواہ سیاہ یا مندر ہو اور چہرہ غبار آلودہ سا ہو جائے خصوصاً اگر اُسکا غبار آلودہ ہونا مثل دُھنی ہوئی روئی کے ہو یہ سب علامات وقوع موت کے نسبت ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص کم بیمار ہوتا ہے اُسکی بیماری خطرہ عظیم پر دلالت کرتی اور اگر یہ تغیرات مذکورہ بوجہ کسی اور سبب کے علاوہ مرض کے

ہون تو وہ بیمار بہت جلد حالت طبعی پر عود کرتا ہے بلکہ اکثر ایک شبانہ روز میں صحیح ہو جاتا ہے اور جسکے بدن میں یہ علامات ردی بوجہ مرض کے پیدا ہوئے ہون اُسکا حال بطرف صلاح کے بآسانی عود نہیں کرتا۔ علاوہ بحران قسم اول یعنی جسکے علامات ردی بوجہ مرض کے نہ ہون بلکہ بسبب بھوک خواہ استفراغ خواہ بوجہ بیداری مفرط کے یہ علامات بد پیدا ہوئے ہون خواہ بسبب اُن چیزون کے جو ہمراہ بھوک وغیرہ دیگر علامات کے کتاب سوم میں مذکور ہو چکی ہیں اور تشنج وغیرہ جو بیداری سے پیدا ہوتے ہیں وہ بھی اچھے نہیں مگر بہ نسبت اسکے کہ نفس مرض سے یہ علامات پیدا ہون وہ شخص یعنی قسم اول کا ہلاکت سے زیادہ سالم ہے اگر ایسے علامات امراض حادہ میں نمودار ہون بہت ردی ہیں اور اسپر دلیل ہون گے کہ مرض طبیعت پر قریب ہے کہ غالب ہو جاتا ہے پھر بھی ابتدائے امراض حادہ میں ظہور ان علامات کا بوجہ نفس مرض کے اچھا ہے اور امید سلامت کی زیادہ ہے بہ نسبت اسکے کہ منتہی میں خود مرض کی وجہ سے بلا سادت سہر اور جوع اور استفراغ وغیرہ کے یہ علامات پیدا ہون اسیطرح ضرور ہے شناخت انحطاط اور الغوی بادہ تغیرات کی اس طرح سے بوجہ فساد مرض کے ہے یا بوجہ بیداری اور استفراغ کے کہ اگر بسبب مرض کے اسوقت زیادہ خوف نہیں ہوتا اسیطرح آنکھ کے علامات بد اگر بوجہ مرض کے ہون آنکھ کا بیٹھ جانا اگر بوجہ بیداری کے ہو پلکین بوجھل ہون گی اور سیلان خاطر بطرف سبات اور سونے کے رہیگا اور بعض میں تو اثر شدید پیدا ہوگا اور قبل ازین بیداری ایذا دہندہ ہو چکی ہوگی اور اگر بسبب اسہال کے ہون گے پہلے اسہال واقع ہوا ہوگا اور بافراط اسکے علامات نمودار ہون گے اور بوجہ بھوک کے یہ علامات عارض ہون گے اور رفتہ رفتہ پیدا ہون گے دفعتہً نہ ہون گے مرض کی وجہ سے ان علامات کے وجود پر بتاکید یہ بات دلالت کرے گی کہ یہ امور جا بجا ہمراہ ہوئے مثل بھوک کے سہر وغیرہ کے مفقود ہون اور تیزی تپ کی شدید ہو گئی ہو اور بہت بہت سی چیزین مثل شریعون کے محسوس ہون جسوقت بدن مس کیا جائے۔ رنگ کا دفعتہً زرد ہو جانا بری علامت ہے اور سیاہ ہو جانا یکایک بھی علامت بد ہے بہت زیادہ سیاہ ہو جانا نہایت بد ہے کہ اکثر موت طبیعت کے بعد نوبت سیاہ رنگ ہو جانیکے ہوتی ہے اور تیرہ ہو جانا قریب سیاہ ہو جانے کے ہے اور سبز رنگ ہو جانا اچھا تو نہیں ہے مگر بہ نسبت سیاہی اور تیرگی کے اچھا ہے اسلئے اکثر کبھی بسبب حرارت کے بھی رنگت زرد ہو جاتی ہے جیسے یرقان میں اور ہمیشہ زرد رنگ ہونیکا سبب برودت نہیں ہوتی علاوہ بریں بسبب بیداری یا بھوک یا درد کے بھی رنگ زرد ہو جاتا ہے اسمین امید سلامت زیادہ ہوتی ہے اگر پیشانی یا ناک میں شکن پڑ آئے ہو کہ پہلے نہ تھی علامت بد ہے علامات ردی جو باعتبار درد سر کے ماخوذ ہیں اگر درد سر ہمیشہ رہے اور قوت ضعیف ہو اور مرض میں تیزی ہو اور علامات ردی بھی اُسکے ساتھ پائے جائیں یہ مرض قتال ہے اگر قتل نہ کرے تو ساتوین دن رعاف واقع ہوگا اور بعد ساتوین دن کے ناک اور کان سے ایک رطوبت جاری ہوگی پھر اگر درد سر چودھوین دن تک رہے اور ساتوین دن رعاف واقع نہ ہوا اس مرض کا زوال رعاف سے کمتر ہوتا ہے یا پیپ نکلنے یا کانون سے جاری ہوگا اخراج و نفع ہوگا خصوصاً دماغ کے پیچھے اکثر جس شخص کو ابتدائے مرض سے درد سر عارض ہو چوتھے یا پانچوین دن اُسکو بہت اذیت ہوتی ہے اور ساتوین دن درد سر زائل ہو جاتا ہے بیشتر ابتدا درد سر کی تیسرے دن ہوتی ہے اور پانچوین دن صعوبت ہوتی ہے اور نوین دن زائل ہو جاتا ہے یا گیارہوین دن۔ اطبا کہتے ہیں کہ اگرچہ قیاس مقتضی اس بات کا ہے کہ درد سر دسوین دن زائل ہو اسلئے کہ دسوان دن بہ نسبت تیسرے دن کے ساتوان ہے لیکن چونکہ ساتوان دن یوم بحران نہیں ہے بلکہ آٹھوان دن یوم بحران ہے اسلئے گیارہوین دن یہ درد سر زائل ہوگا اسواسطے کہ گیارہوین دن بہ نسبت تیسرے دن کے آٹھوان دن ہے یہ قول طبیبون کا میرے نزدیک صحیح نہیں ہے اسلئے کہ حساب بحران کا اس قاعدہ پر نہیں ہوتا یعنی از روئے کا ایام بحران ہونا ضرور نہیں ہے اگر درد سر پانچوین دن شروع ہو چودھوین دن زائل ہوگا بشرطیکہ مریض سلیم ہو اور طبیب معالجہ میں خطا نہ کرے اکثر یہ درد سر تپ غب میں عارض ہوتا ہے

میں اور اگر یہی علامات بحبت احتراق اور سقوط قوت کے ہوں نہایت ردی ہیں ذکر علامات جیدہ کا علامات جیدہ وہ ہیں کہ مریض احتمال مرض کا بخوبی کر سکے
اور قوت ثابت رہے اور سحنہ درست ہو اگر اعراض مرض کے شدید ہوں اور نبض قوی ہو اور شدید اور منتظم ہو اور علامات نضج کے ظاہر ہوں اور بحران بر وقت
لائق ایسا واقع ہو کہ اس سے مطلب آری ہو سکے اور علامات بحران کے جید ہوں اور بعد استفراغ بحرانی کے خفت مرض میں حاصل ہو اور نبض بحرکت
درستی پر آ جائے بخیر ہری جو بعد استفراغ کے عارض ہو علامات جیدہ سے ہے اسلئے کہ تشعریرہ کو بعد استفراغ کی دلالت اسپر ہوتی ہے کہ سخونت مادہ کی مرتفع
ہوئی اور بعد دفع ہونے مادہ کے برودت کا محسوس ہونا ضرور ہے اور افضل اس سے یہ ہے کہ استفراغ خلط موذی کا باسانی ہو اور بہ امر دی طبیعت کے واقع
ہو علی ہذا کثرت مادہ کے استفراغ بلا دفع طبیعت کے واقع ہو نافع ہے کہ باقی رہنا قوت کا ہمراہ علامات ردی کے امیدوار صحت مریض پر کرتا ہے اسیطرح
ثبات عقل اور درستی نفس کی اور باسانی تحمل ہونا ان احوال خوف دہندہ کا جو عجیب اور غریب ہیں اور بعد نیند کے خفت کا پیدا ہونا منجملہ علامات جیدہ کے
اشتہائے طعام باعتدال ہونی اور غذا کو بخوبی قبول کرنا اور غذا سے منفعت پانا اور باختیار خود مریض کا بھوکا رہنا اور چاق اور تیز ہوش ہونا اور بحالت
طبعی فرش خواب پر لیٹنا اور نیند کا مطابق تقاضائے طبعی کے واقع ہونا اور تمام اعضا میں گرمی برابر اور بحالت اوسط ہونی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علامات
جیدہ باوجود صحت قوی کے عافیت عاجل یعنی جلد آنے والے پر دلیل ہے اور اگر قوتوں میں ضعف ہو اسوقت علامات جیدہ پر دلیل ہے کہ عافیت دیر
میں ہوگی حکم علامات ردیہ کے جو علامات نہایت ردی ہیں موت کی خبر دیتے ہیں پھر ایسے علامات کے ساتھ اگر قوت قوی ہو مرض طولانی ہو کر
ہلاک کرتا ہے اور اگر باوجود علامات مہلکہ کے قوت میں بھی ضعف ہو فوراً موت واقع ہوگی اور اکثر علامات مہلکہ کے ایام ردی میں ظاہر ہونے کے بعد
بحران جید واقع ہوتا ہے اور انتقال مادہ کا کسی عضو کی طرف ہوتا ہے اسوقت سلامتی مریض کی ہوتی ہے علامات جیدہ اگر بوقت منتہی کے واقع ہوں تو انپر
وثوق اور اعتماد کرنا ضرور ہے اور جو علامات اپنے وقت سے پہلے ظاہر ہوں اس سے خوف ہلاکت کرنا چاہئے مگر حکم ہلاکت اسیوقت کرنا لازم ہے کہ سقوط
قوت ظاہر ہو اور تنہا سقوط قوت علامات ردی ہے چہ جائیکہ اسکے ہمراہ اور علامات بھی دلالت وارد کریں بعد ازاں ضرور ہے کہ امراض حادہ میں
جو ایسے ہیں کہ انکا فساد ایک عضو معین میں ہو مثل سینہ کے ذات الجنب میں اسی عضو معین کی رعایت کریں یعنی لحاظ رکھیں کہ وہ عضو کیسا ہے اور اسکا کیا حال ہے
کہ اسکے حال کی دلالت اس مرض میں زیادہ مفید ہے بہ نسبت دوسرے عضو کے پس نضج اور سہل نفث کی ذات الجنب میں بہ نسبت نضج بول کے زیادہ سلامت
پر دلیل ہوتی ہے طبیب متفرس اور ذی ہوش پر واجب ہے کہ جب بیمار کے چہرہ اور آنکھ کی صورت دگرگوں دیکھے یعنی ردی اور غیر طبعی ہو اکثر مرضی نسبت
پہلے شناخت کرے کہ یہ صورت اس شخص خاص کی نسبت بھی غیر طبعی ہے یا نہیں اور اگر ہو پھر بھی جزماً حکم اسکی ہلاکت پر نہ کرے تا اینکہ نبض اگر ردی ہو جائے جب
بھی حکم جزمی فوراً نہ کرنا چاہئے اور یہ بھی شناخت کرنا طبیب پر واجب ہے کہ یہ علامات بوجہ خاص مرض کے پیدا ہوئے ہیں یا کسی اور سبب خارجی سے مثلاً اکثر زبان کا
رنگ برا اور خشونت زبان کسی شے کے کھانے سے پیدا ہو وہ فعل اس شے ماکول کا ہے نہ کہ مرض کا فعل ہے پس حکم ہلاکت کا بمجرد وجود ایسی علامات ردی
کے نہ کرنا چاہئے۔ ذکر علامات ردیہ کا علامات ردی میں بھی بسبب ایک ایک فعل اور ایک ایک عضو کے اختلاف ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ ہم ہر ایک
تفصیل ذکر کریں ذکر ان علامات ردیہ کا جو ظاہر جلد اور رنگ سے متعلق ہیں جسوقت سحنہ زندہ آدمی کا مثل سحنہ مردہ کے ہو نہ بوجہ بیداری
اور بھوک اور کسی استفراغ کی وجہ سے پس یہ علامت بہت بری ہے چہرہ جو مشابہ چہرہ میت کے اور مخالف چہرہ صحیح آدمیوں کے ہو یہ ہے کہ آنکھیں بیٹھ جائیں اور
ناک پتلی ہو جائے اور کنپٹی میں گڑھا پڑ جائے اور سرد ہو جائیں اور کان ٹھنڈے ہو جائیں اور کانوں کی لو سمٹ کر پلٹ جائے اور چہرے کی جلد کھچ جائے اور رنگ
چہرہ کا تیرہ خواہ سیاہ یا زرد ہو اور چہرہ غبار آلودہ سا ہو جائے خصوصاً اگر اسکا غبار آلودہ ہونا مثل دھنی ہوئی روئی کے ہو یہ سب علامات وقوع موت
کے نسبت ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص کم بیمار ہوتا ہے اسکی بیماری خطرہ عظیم پر دلالت کرتی اور اگر یہ تغیرات مذکورہ بوجہ کسی اور سبب کے علاوہ مرض کے

ہون تو وہ بیمار بہت جلد حالت طبعی پر عود کرتا ہے۔ بلکہ اکثر ایک ہفتہ روز مین صحیح ہوجاتا ہے اور جسکے بدن مین یہ علامات ردی بوجہ مرض کے پیدا ہوئے
ہون اُسکا حال بطرف صلاح کے بآسانی عود نہین کرتا۔ علاوہ بحران قسم اول یعنی جسکے علامات ردی بوجہ مرض کے نہ ہون بلکہ بسبب بھوک خواہ
استفراغ خواہ بوجہ بیداری مفرط کے یہ علامات بد پیدا ہوئے ہون خواہ بسبب اُن چیزون کے جو ہمراہ بھوک وغیرہ دیگر علامات کے کتاب سوم مین
ذکر ہوچکے ہین از قسم نفث وغیرہ جو بیداری سے پیدا ہوتے ہین وہ بھی اچھے نہین مگر بہ نسبت اسکے کہ نفس مرض سے یہ علامات پیدا ہون وہ شخص یعنی قسم اول
کا ہلاکت سے زیادہ سالم ہے اگر ایسے علامات امراض حادہ مین نمودار ہون بہت ردی ہین اور اسپر دلیل ہون گے کہ مرض طبیعت پر قریب ہے کہ غالب
ہوجاتا ہے پھر بھی ابتدائے امراض حادہ مین ظہور ان علامات کا بوجہ نفس مرض کے اچھا ہے اور امید سلامت کی باوجود ہے بہ نسبت اسکے کہ منتہی
مین خود مرض کی وجہ سے بلا مساعدت سہر اور جوع اور استفراغ وغیرہ کے یہ علامات پیدا ہون اسیطرح ضرور ہے شناخت اختلاط اور لاغری بدن
تغیر لون کی اس طرح سے بوجہ فساد مرض کے ہے یا بوجہ بیداری اور استفراغ کے کہ اگر بسبب مرض کے اسقدر زیادہ خوف نہین ہوتا اسیطرح آنکھ
کے علامات بد اگر بوجہ مرض کے ہون آنکھ کا بیٹھ جانا اگر بوجہ بیداری کے ہو پلکین بوجھل ہون گی اور میلان خاطر بطرف سبات اور سونے کے
ہوگا اور نبض مین تواتر شدید پیدا ہوگا اور قبل ازین بیداری انفیاد ہندہ ہوچکی ہوگی اور اگر بسبب اسہال کے ہون گے پہلے اسہال واقع ہوا ہوگا اور
بافراط اسکے علامات نمودار ہون گے اور بوجہ بھوک کے یہ علامات عارض ہون گے اور رفتہ رفتہ پیدا ہون گے دفعتہً نہ ہون گے مرض کی
وجہ سے ان علامات کے وجود پر بتاکید یہ بات دلالت کرے گی کہ یہ امور جابجا ذکر ہوئے مثل بھوک کے سہر وغیرہ کے مفقود ہون اور تیزی تپ
کی شدید ہوگئی ہو اور بہت بہت سی چیزین مثل خرابیون کے محسوس ہون جسوقت بدن مس کیا جائے۔ رنگ کا دفعتہً زرد ہوجانا بری علامت
ہے اور سیاہ ہوجانا یکایک بھی علامت بد ہے بہت زیادہ سیاہ ہوجانا نہایت بد ہے کہ اکثر موت طبیعت کے بعد نوبت سیاہ رنگ ہوجانیکے
ہوتی ہے اور تیرہ ہوجانا قریب سیاہ ہوجانے کے ہے اور سبز ہوجانا اچھا تو نہین ہے مگر بہ نسبت سیاہی اور تیرگی کے اچھا ہے اسلئے
اکثر بسبب حرارت کے بھی رنگت زرد ہوجاتی ہے جیسے یرقان مین اور ہمیشہ زرد رنگ ہونیکا سبب برودت نہین ہوتی اور نیز بسبب بیداری یا بھوک
یا درد کے بھی رنگ زرد ہوجاتا ہے اسمین امید سلامت زیادہ ہوتی ہے اگر پیشانی یا ناک مین چھینکن برآمد ہوکر چلے نہ تھمی علامت بد ہے اور علامات
ردی جو باعتبار درد سر کے ماخوذ ہین اگر درد سر ہمیشہ رہے اور قوت ضعیف ہو اور مرض مین تیزی ہو اور علامات ردی بھی اُسکے ساتھ
پائے جائین وہ مرض قتال ہے اگر قتل نہ کرے تو ساتوین دن رعاف واقع ہوگا اور بعد ساتوین دن کے ناک اور کان سے ایک رطوبت
جاری ہوگی پھر اگر درد سر بیسوین دن تک رہے اور ساتوین دن رعاف واقع نہ ہو اس مرض کا زوال رعاف سے کمتر ہوتا ہے بلکہ بدبو منخنے یا
کانون سے جاری ہوگا اخراج و نفع ہوگا خصوصاً دماغ کے پیچھے اکثر جس شخص کو ابتدائے مرض سے درد سر عارض ہوچکی پانچوین دن
اُسکو بہت اذیت ہوتی ہے اور ساتوین دن درد سر زائل ہوجاتا ہے بیشتر ابتدا درد سر کی تیسرے دن ہوتی ہے اور پانچوین دن صعوبت
ہوتی ہے اور نوین دن زائل ہوجاتا ہے یا گیارھوین دن۔ اطبا کہتے ہین کہ اگرچہ قیاس مقتضی اس بات کا ہے کہ درد سر دسوین دن زائل ہو
اسلئے کہ دسوان دن بہ نسبت تیسرے دن کے ساتوان ہے لیکن چونکہ ساتوان دن یوم بحران نہین ہے بلکہ آٹھوان دن یوم بحران ہے اسلئے
گیارھوین دن یہ درد سر زائل ہوگا اسواسطے کہ گیارھوین دن بہ نسبت تیسرے دن کے آٹھوان دن ہے یہ قول طبیبون کا میرے نزدیک
صحیح نہین ہے اسلئے کہ حساب بحران کا اس قاعدہ پر نہین ہوتا یعنی ازدواج کا ایام بحران ہونا ضرور نہین ہے اگر درد سر پانچوین دن
شروع ہو چودھوین دن زائل ہوگا بشرطیکہ مریض مطیع ہو اور طبیب معالجہ مین خطا نہ کرے اکثر یہ درد سر حمیٰ غب مین عارض ہوتا ہے

علامات ردیہ جو حواس مریض سے متعلق ہیں مریض کا آنکھوں سے نہ دیکھنا یعنی بصارت زائل ہو جانی اور کانوں سے نہ سننا علامت ردی ہے آواز
کے سننے سے گریز کرنا اور سرخ رنگ کے دیکھنے سے بھاگنا علامت ردی ہے کہ دلالت کرتی ہے روح نفسانی کے ضعف پر علامات ردیہ جو آنکھ
میں پائے جائیں دونوں آنکھوں کا بیٹھ جانا اور پھٹ جانا بدون اسہال اور بیداری اور بھوک کے علامت اچھی نہیں ہے اور تیرہ ہونا سپیدی
چشم کا اور سرخ ہو جانا اسکا مائل بہ فرفیریت کے یعنی ارغوانی سے بنفشی ہو جانا یا آسمانی رنگ کا بعد سرخی کے آنکھ میں پیدا ہو جانا یہ بھی علامت بری
ہے ایک آنکھ کا چھوٹا ہو جانا امراض حادہ اور سرسام وغیرہ میں نہایت برا ہے مریض کی آنکھ سے کچھ نظر نہ آنا علامت ہلاکت کی ہے۔ التواء چشم یعنی
بھینگی اور حول یعنی ٹیڑھا ہونا امراض حادہ میں علامت ردی ہے اگر یہ حول بوجہ تشنج خاص کے عضل چشم میں تابع ہوا ہو اور دماغ میں کچھ
آفت نہ پہنچی ہو پیدا ہوا اسکی پہچان یہ ہے کہ اختلاط عقل وغیرہ آفات دماغی اسکے ساتھ نہیں ہوتے وہ علامات ردیہ جو باعتبار مبصرات خواہ دیکھنے
والی یا چمکتی چیزوں کے معتبر ہیں ان کی تفصیل یہ ہے سیاہ مگرے چمکتے ہوئے دیکھنے اکثر تپ پر دلالت کرتے ہیں اور سرخ رنگ کے براق آنکھوں کے
سامنے نظر آتے ہیں رعاف پر اکثر دلیل ہوتی ہیں اور اسپر بھی دلالت کرتے ہیں کہ خون کا سیلان جانب فوقانی ہوا ہے اور بعد اسکے دلائل خاص تعلق
رعاف کے جلد پر مذکور ہو چکے کی حاجت کیجاتی ہے آنکھوں سے آنسو بلا تسبب جاری ہونا علامت ردی ہے خصوصاً اگر آنکھ سے آنسو بہا کریں لیکن اگر اسکے ساتھ علامت بحران صالح کی ہو تو اسی بحران
صالح ہونگی اور وہ آنسو نکلے اور علامات صالح کے بھی بشرط سالم ہونے اور علامات کی دلیل صالح پر ہوتے ہیں آنسوؤں کی کمی بیشی کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے اور اسکا بھی خیال ہے کہ آنسو رقیق نکلتے
ہیں یا غلیظ اور گرم ہوتے ہیں یا سرد اور بار بار نکلتے ہیں یا بدون ارادہ کے روشنی سے مریض کو نفرت پیدا ہونی علامت ردی ہے اگر تاریکی
کو زیادہ دوست رکھے پس مرض ضرور مہلک ہوگا مگر اینکہ کسی درد کی شدت کی وجہ سے تاریکی پسند کرے اور اگر درد نہ ہو پھر مریض کو اندھیرے
میں بیٹھنے کی رغبت بوجہ سقوط قوت روح نفسانی کے ہوتی ہے۔ نگاہ کا ٹھہر جانا بدون اسکے کہ کسی شے کی طرف دیکھتا ہو خواہ کسی طرف آنکھیں
پھیر کر ٹھہرائی ہوں ردی ہے اور اسے آنکھوں کا پتھرانا کہتے ہیں۔ زیادہ چرک آنکھوں میں جمع ہونا اس طرح کہ پونچھتا جائے اور پھر نکلتا چلا آئے
بہت ہی زبون ہے اور خشک کیچڑ کا آنکھوں سے برآمد ہونا ردی ہے اسلیے چرک آنکھیں بوجہ عجز قوت عزیزی کے انضاج اور پختہ کرنے مادہ سے
پیدا ہوتا ہے اور اسی جہت سے بروقت کثرت کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھ کے اندر کوئی چیز زور دھنسی جاتی ہے اور چبھتی ہے اور اسکا قطعہ آنکھ
سے باہر نکلنے کا ہے یہ امر ممکن نہیں ہے اگر تجویز کیا جائے کہ یہ چرک بوجہ کثرت رطوبت کے جو آنکھ کی طرف آتی ہے پیدا ہوتا ہے بوجہ اسکے کہ طبیعت
اس رطوبت کے انضاج اور پختہ کرنے سے عاجز ہے اسلیے کہ آنکھ بروقت پیدا ہونے اس چرک کے خشک اور اندر گھسی ہوتی ہے اور علامت
یبس کی آنکھ میں غالب ہوتی ہے اسیوجہ سے یہ چرک بھی خشک ہو جاتا ہے منجملہ ایسے علامات کے جو مناسب علامات مذکورہ کے ہیں ایک یہ بھی
علامت ہے کہ حدقہ چشم پر بروقت کھلی ہونے آنکھ کے ایک چیز مثل مکڑی کے جالے کے پڑے اور آنکھوں کے کونے میں جا کر یہ جالہ
چرک خواہ کیچڑ ہو جائے اور اسیطرح بار بار جالہ پڑا کرے اور کنارے پر پہنچ کے جا جا کر چرک ہو جایا کرے اسکو دلالت قرب موت
پر ہے آنکھ کا سرخ شدید ہو جانا اور سرخ باقی رہنا تپ کی حدت میں علامت ردی ہے اور دلالت کرتا ہے کہ دماغ میں ورم گرم یا فم معدہ
میں مائع ہے اور سرخی چشم کا انتقال طاؤسی خواہ آسمانی رنگ کی طرف نہایت ردی ہے آنکھ کے ڈھیلے باہر نکل آنے خواہ آنکھوں کا بڑا ہو جانا
اور تبازیق کا سامنے زیادہ پیدا ہونا دلیل بد ہے اور اکثر تبازیق یعنی چمکتے ہوئے پتنگے بوجہ کثرت مواد حارہ کے خواہ اطراف دماغ کے متورم
ہونے کے پیدا ہوتے ہیں۔ پلکوں کا سوتے وقت کھلے رہنا بدون عادت کے علامت ردی اور زبون ہے۔ پلکوں کا خشک ہونا علامت
ردی ہے اور حالت بیداری میں آنکھ کھلی ہو اور اسکے قریب انگلی لیجائیں اور ہلائیں مگر مریض کو خبر نہ ہو اور آنکھ نہ جھپکے دلیل ہلاکت کی ہے اور قاتل ہے

آنکھ کا پار دو پھیل جانا ہمراہ ہذیان اور ضعف کے قاتل ہے بعض اطبا نے لکھا ہے جس شخص کی دونون آنکھ کے نیچے جھلی سعد برابر سپید رنگ پڑے دوسرے
دن پھنسی پڑنے کے مرجائیگا اور شیرینی کی خواہش اُسے زیادہ ہوتی ہے وہ علامات جو ناک سے ماخوذ ہین ناک کا پیچیدہ ہونا اور سہن
زخم پڑجانا علامت ردی ہے ناک کا بیٹھ جانا بھی ردی ہے ناک خواہ نتھنون مین لگا کر کوئی چیز سونگھنا اور بدون ناک سے لائے سونگھ نہ سکے اور نادر سونگھنے
پر ہو یہ بھی علامات بران مین خود بخود ناک مین بے شک بالکل اور کھجن خواہ سوندھی مٹی کی آنے کی علامت بد ہے زرد پانی حمیات حادہ مین ناک سے ٹپکنا
علامت قرب موت کی ہے عطسہ اور جنبیدن سے مثل کھجلی وغیرہ کے چھینک نہ آنی دلیل موت اور بطلان حس شامہ کی ہے ۔ ناک کے زخمی ہونے خواہ
بشدت ختم ہونے سے رعاف کا پیدا ہونا بھی علامت نیک ہے ۔ ناک کا کھجلانا اور بار بار انگلی ناک مین ڈالنی خواہ کھجن جیسے اُسکا میل وغیرہ
صاف کرتا ہے حالانکہ اندر میل وغیرہ نہ پڑی ہو بلکہ صاف ہو علامت بد ہے ناک سے پانی برآمد ہونا علامت ردی ہے علامات جو احوال کان
سے ماخوذ ہین کان کی لو کا کھنچ جانا اور خشک ہونی اور اُسکا منقلب ہوجانا اور صدف گوش کا سمٹ جانا یعنی اونچی لگر خواہ باز دھمٹ جائے ردی ہے
کان کا میل جب کڑوا نہ رہے اور میٹھا ہوجائے جالینوس کے نزدیک علامت ردی ہے اور قدمائے اطبا جو پہلے جالینوس کے زمانہ سے تھے
اُن کے نزدیک مہلک ہے کسی قسم کا الم کان مین ہمراہ حمی حادہ کے پیدا ہونا خطرناک ہے اور قاتل ہے لیکن اگر بعد اس الم کے رطوبت کان سے جاری ہو
اور الم مین سکون ہوجائے اُسوقت ہلاکت سے امان ہوتی ہے اور یہ حکم اخیر واسطے مشائخ کے ہے اور جوان آدمی بعد حدوث الم کے قبل جریان رطوبت اور
پیپ کے مرجاتے ہین علامات جو دانتون کے اعتبار سے ماخوذ ہین دانت پر دانت بجنا حمیات حادہ مین یا خالی منہ دانت پیسنا جیسے کچھ
کھاتا ہے علامت ردی ہے بعض اطبا نے لکھا ہے جس شخص کے دانتون پر رطوبت لزج بکثرت جم جائے اور وہ مبتلائے تپ ہو اس سے دلالت
ہوتی ہے کہ اُسکی تپ مین شدت ہوگی اسلیئے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حرارت شدید ہے اور مادہ لزج جو دیر مین متحلل ہوگا پیدا ہوا ہے رقت
دانتون کی صفائی پر بیمار کا متوجہ ہونا بشرطیکہ اُسکے عادات ہمیشہ اسطور پر جاری نہ ہون علامت اچھی نہین ہے دانت پیسنا اور دانت پر دانت
پھیرنا کسی ادنیٰ پیدا ہو بدون عادت سابق کے علامت بد ہے کہ بیشتر سرسام جنون ہے اور اگر جنون پیدا ہونے کے بعد یہ کیفیت طاری ہو دلیل ہلاکت
مریض پر ہے ہان اگر کوئی شخص بوجہ ضعف عضل لکھنے جبڑے کے تھوڑے سے سبب دانت پیسا کرے اور اُسکی عادت یہی ہو اُسکی نسبت
یہ حکم نہین ہے ۔ دانت کا رنگ سبز ہوجانا علامت بد ہے خصوصاً وہ دانت جسکو ثنایا کہتے ہین علامات جو زبان اور منہ وغیرہ سے ماخوذ
ہین زبان کا سیاہ ہوجانا امراض حادہ مین زبون حالی کی نشانی ہے منہ کا خشک ہوجانا اور لعاب دہن سوکھ جانا علامت جید نہین اگر ابتدائے مرض
مین منہ خشک اور منتہی مین خشونت پیدا ہو بعد اسکے سیاہ ہوجائے تو قاتل ہے خصوصاً چودھوین روز یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت بڑی بو آنی منہ سے
امراض حادہ مین دلیل ہلاکت کی ہے اسلیئے کہ وہ دلالت کرتی ہے فساد کلی اخلاط پر ۔ اونچا ہونا ایک ہونٹھ کا دوسرے پر بشرطیکہ خلقی نہ ہو علامت
ردی ہے پیچیدہ ہونا ہونٹھ کا حمیات حادہ مین زبون ہے ۔ دونون ہونٹھ کا پھٹ جانا حمیات حادہ مین افراط التہاب پر دلالت کرتا ہے اور پھٹ
جانا اور ان دونون کا سرد ہوجانا علامت غیر جید ہے بعض اطبا نے لکھا ہے کہ جسوقت زبان پر حمی حادہ مین چھالے مثل سیاہ دانے کے اُبھر آئے خواہ
مثل دانہ رینڈی کے پس موت قریب ہے اور اُسوقت خواہش تیز چیزون کی خورش کی زیادہ ہوتی ہے خشونت زبان دلیل برسام کی ہے
مگر زبان کی خشونت مین بخوبی تامل کرنا لازم ہے شاید اُسکا سبب استعمال کسی شے صابغ کا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ زبان کا غلط اغلب
سے ہر حال مین رنگین ہونا کچھ لازم نہین ہے جبتک جوہر اس خلط کا خواہ اُسکا جزء بخاری بعض اعضائے مشارکہ سے چڑھنے والا نہ ہو ۔
علامات جو حالات حلق اور مری اور قصبہ سے ماخوذ ہین اختناق یعنی بند ہوجانا الفوذ کا رستہ تنگ دفعۃً غیر روز بحران کے ردی ہے

اختناق بدون برآمد ہونے نفث کے خفیف ہی اسلئے کہ از یادتی کف برآمد ہونا اُسوقت ہوتا ہے کہ قلب مین زیادہ گرمی اور سخونت بقدر ہو پہنچے
کہ نہایت ہی سے معطل ہون اور نیز افعال حجاب کے تباہ ہوجائین اور سانس کا پھیرنا استوار انتظام ممکن ہو اور بیرا زیادہ رقت ہونے دم کے حلق مین
بدون توزع کسی اعظیم کے نہین ہوتا اور کبھی اختناق بکثرت بلکہ اکثر اوقات بسبب دماغ کے ہوتا ہی بالجملہ اگر حمی قوی مین خوانیق شدید پیدا ہون
پس موت قریب پہونچی ہی اسلئے کہ قلب بوجہ شدت حرارت کے ہوائے بارد کا زیادہ محتاج ہوتا ہی اور اختناق اسکی جانے کی راہ بند کردیتا ہے
پس التہاب قلب کا بڑھ جاتا ہے اور سوء مزاج قلب کا افراط ہوتا ہی یا بوجہ تحمل حیات کا نہین ہوتا اسیطرح گردن مین خم پڑجائے تا نگر اس کی
سبب سے بلیع مین لقمہ اتارنا ممکن نہو خواہ بوجہ زوال فقرات گردن کے پیدا ہو یا بوجہ شدت یبس کے بہرحال یہ سے زیادہ آفت اور شر حمی ہی اور
نیز اسیطرح استرخائے لقمہ کا بدشواری دلیل نہایت حالی کی ہی اسیطرح اچھو آئے کہ پانی ناک کی طرف چڑھکر نکل آئے اور ہر وقت تھوک کا پھندا
پڑجایا کرے یہ بھی دلیل ردی ہی اور یہ ہی علامات جو معدہ اور فم معدہ سے ماخوذ ہین ہچکی امراض حادہ مین ردی ہی خصوصًا بعد اسہال کے ہچکی
سے بہت خوف ہوتا ہی اسیطرح معدہ مین التہاب پیدا ہونا اور خفقان معدی باوجود حرارت حمی کے ردی ہے علامات جو حصائے تنفس سے
ماخوذ ہین ٹھنڈی سانس امراض حادہ مین ردی ہی کہ اسکو دلالت موت پر حرارت غریزی کے ہی اسیطرح مختلف سانس بھی ردی ہے اور جب
سانس مشابہ رونے والے کی سانس کے ہو کہ رک جائے اور اختناق ہو اگرچہ وہ بھی ردی ہے اسیطرح سوء تنفس جو بوجہ اختلاط عقل کے
پیدا ہو ردی ہے مگر وہ سوء تنفس جو بوجہ اورام کے اطراف صدر مین پیدا ہو سب زیادہ ردی ہے جو لوگ کہ اُن کی موت کا وقت حاضر
ہوتا ہی اُسوقت اُنکا پیٹ پھیل جاتا ہی اور سانس اُن کی بہم چلی جاتی ہے اور سرد اور دراز ہوجاتی ہے علامات جو رنگون کی صورت
اور رنگ سے ماخوذ ہین بقراط نے کہا ہی جسوقت چھوٹی رگین نزدیک پیشانی اور پلک اور حنجر گردن کی کھڑی ہوجائین یہ علامات ردی ہی جو رگین
ظاہر جسم مین نظر آتی ہین اُن کا رنگ طاؤسی اور اسمانی مائل بہ بنفشی ہوجانا خواہ جو حصہ رگ کی پہلے سے نمودار نہ تھی اور اب اسی رنگ پر ظاہر
ہوجائے نہایت ردی ہی علامات ردیہ جو استرخائے بدن اور بُری طرح لیٹنے سے ماخوذ ہین بدن کا ڈھیلا ہونا اور بدپہلوی لیٹنے مین
پیدا ہوتی اور ضعف کبھی بسبب کثرت اخلاط غلیظہ کے ہوتے ہین جو احشا مین جمع ہو اور کبھی بوجہ خشکی تمام بدن کے اور بشدت اخلاط مین کمی پیدا
ہونے سے اور کبھی بوجہ افراط ضعف قوت کے جو عضل حرکت مین عارض ہوتی ہے اور ضعف قوت بسبب طرب احشا کی وجہ سے جو یہ امور پیدا
ہون اسکا تفرقہ بدن کی غلاظت اور نحافت سے نہین ہوسکتا ہی جیسے بعض لوگون کو گمان ہوا ہی اسلئے کہ بدن اکثر فربہ اور سمین نہین ہوتا ہی
بلکہ لاغر اور نحیف ہوتا ہی اور احشا اخلاط سے مملو اور پُر ہوتے ہین اور اکثر ضعف قوی مین ہوتا ہی عضل کے اور بدن فربہ ہوتا ہی بلکہ علامات تمام
و کمال اپنے مواضع اور مقامات مناسب مین مذکور ہوچکی علامات ردیہ جو صورت لیٹنے سے ماخوذ ہین لیٹنا فرش خواب پر خلاف صورت
عادت کے بلکہ عادت کی وضع اور خلاف عادت مین آمیزش کرکے علامت ردی ہے خصوصًا اگر بیمار فرش سے قدرے قدرے نیچے اُترے
اور جب اُسے اچھی طرح لٹائین خواہ عمدہ طور سے بٹھائین پیچھے کے بل پلٹ جائے اور اطراف کے کھولنے کو پسند کرے اور اطراف کو غیر طبعی
اور نامناسب وضع سے گرادے اگر حرارت ظاہری زیادہ نہ ہو اور بہ نسبت کرب عظیم کے جو اذیت معدہ خواہ جگر خواہ قلب کو پہونچتا ہو یہ
حالت اُسکی ہو مگر اس بارہ مین ایک بات کا لحاظ بہت ضروری ہے کہ اکثر اشخاص فربہ اور بدن اُن کا بھاری ہوتا ہی اور اُن کے جسم مین استرخا
بہت جلد پیدا ہوتا ہی اور بوقت صحت بھی اُسے یہی پسند ہوتا ہی کہ ہر وقت اسیطرح سے لیٹا رہے یعنی چت لیٹنے کی عادت اسکی ہمیشہ
سے ہوتی ہی تو ایسے شخص کے چت لیٹنے کو علامات ردی سمجھنا نہ چاہیے خواہ اگر کوئی درد ایسا ہو کہ سوائے چت لیٹنے کے اور کسی پہلو آرام

نے اور کل پڑے تو اس شخص کی بھی اِن تعلقات سے خوف عظیم نہیں ہے جو کوئی کسی طرح کی نشست خواہ استلقا امراض حادہ میں ایسی اختیار کرنے
کہ وہ صورت اُس کی عادت زمانہ صحت کے مخالف ہو نہایت ردی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص استلقا اور لیٹنے کی خواہش حالت مرض
میں کرتا ہے یا اسکے احشا میں اخلاط کی کثرت ہوتی ہے خواہ یبس اور تحلل اخلاط کی وجہ سے ضعف اُسکے عضل حرکت میں پیدا ہوتا ہو خواہ کسی
اور وجہ سے عضل اُسکے ضعیف ہوتے ہیں اگر کوئی مریض قادر استلقا خواہ چت اور پٹ لیٹنے پر نہو بلکہ ہمیشہ ہر وقت بیٹھے رہنے کی خواہش پیدا
ہو یہ بھی ردی ہے اور اکثر یہ خواہش بوجہ حدوث ایسے ورام کے پیدا ہوتی ہے کہ لیٹنے کی حالت میں سانس لینا دشوار ہوتا ہے خواہ اور آفات
اعضائے تنفس میں پیدا ہوتے ہیں جس کی تفصیل کتاب سوم میں بخوبی بیان ہو چکی ہے آدمیوں کی صحبت و ملاقات سے مریض کا متنفر ہوتا
اور دیوار کی طرف منہ پھیرے بیٹھنا علامات اچھی نہیں ہے پیٹ کے بل سونا بدون عادت کے بھی علامت ردی ہے اسلیئے کہ یہ کیفیت
یا بوجہ اختلاط عقل کے پیدا ہوتی ہے یا پیٹ میں کوئی ایذا ہو۔ اضطجاع طبعی علامت محمود ہے اور اسکے معنی یہ ہیں کہ جوڑ بند مریض کے بآسانی
ڈھیلے ہو سکیں اور حرکت میں تکلیف نہو علامات جو جلد سے ماخوذ ہیں اگر جلد بدن کی ایسی خشک ہو جائے کہ بعد کھینچنے کے جس قدر
گوشت سے جدا ہو پھر گوشت سے نہ ملے بلکہ اسیطرح الگ رہے علامت ردی ہے اگر جلد سے بخار گرم بروقت تنفس بارد کے برآمد ہو یعنی سانس تو
ٹھنڈی نکلے اور جلد سے بخارات گرم برآمد ہوں دلیل ہلاکت کی ہے اور یہ بات اسی وقت پیدا ہوتی ہے کہ حرارت قلب کی بالکل فنا ہو جائے۔
علامات ماخوذہ شکم اور نواحی شراسیف کی پیٹ پھولنا امراض حادہ میں اسیطرح پیٹ کھنچنا باوجودیکہ دست آتے ہوں علامات موت کی ہیں
خصوصاً اگر باوجود اِن علامات کے دانہ تیرہ رنگ برآمد ہو۔ شراسیف میں تمدد پیدا ہونا اور ایک جانب کا دوسری جانب سے بلند ہو جانا
بھی ردی ہے پھر ایک جانب شق بدن کا بقدر غیر مناسب یعنی جسقدر شکل ایسی جانب کو اونچا ہونا چاہیئے اُس سے زیادہ اونچی ہو خواہ اُس سے
زیادہ نیچی ہو جائے علامت ردی ہے اسیطرح لمس مراق کی نرمی اور سختی بھی خارج از حد مناسب اُس جانب کے ردی ہے مراق کا پھیلنا اگر یکی
نہ ہو اور باوجود دبانے کے لاغری اور خشکی بھی پیدا ہو دلالت کرتا ہے کہ اندر اس پردہ کے ورم ہے مگر خاص جرم میں مراق کے ورم نہیں ہے بلکہ جو اعضا
اندر اس پردہ کے ہیں وہ متورم ہو گئے ہیں اسلیئے کہ اگر خاص مراق میں ورم ہوتا تو یہ دُبلا اور پتلا نہ ہوتا بلکہ پھولا ہوا ہوتا۔ تمدد شراسیف کا اگر ریح ورم سے
ہو یہ پارہ مائل بطرف اسفل بدن ہے اور اگر بدون وجع شراسیف میں تمدد پیدا ہو وہ اس کا میلان بجانب فوق ہوگا علامات جو باعتبار مقعد کے ماخوذ
ہیں مقعد کا امراض حادہ میں خود بخود باہر نکل آنا دلیل ردی ہے علامات دیگر جو قضیب و انثیین کے حال سے معلوم ہوتے ہیں
خصیتین کا ورم ہو جانا دلیل بد ہے اسیطرح ورم پیدا ہونا انثیین میں بشرطیکہ مرض عارضہ ہو انثیین کا اور قضیب کے سمٹ جانا حرارت غریزی کی فنا اور موت پر دلیل ہے
اول مرض میں احتلام ہونا طول مرض پر دلالت کرتا ہے اور آخر مرض میں بہت اچھا ہے اگر حاجت نہانے کی ہو علامات دیگر جو بسط رحم کے
دریافت ہوتے ہیں رحم اور زنج عورت کا مرض حادہ میں باہر نکل آنا دلیل ردی ہے علامات جو اطراف سے بدن کے ماخوذ ہیں اطراف
میں علامات ردی چند قسم کے ہوتے ہیں بعض بنظر کیفیت اطراف کے اطراف کا سرد ہو جانا حرارت حمی حادہ سے باوجودیکہ اطراف سرد ہوں اور تپ
ہنوز ثابت ہے اور نہ اترے علامت ردی ہے مگر امراض مزمنہ خواہ حمیات مزمنہ میں برد اطراف چنداں برا نہیں حمیات حادہ میں سبب برد اطراف
ورم عظیم جو بدن کا ہوتا ہے یا فرو ہو جانا حرارت غریزی کا خواہ غشی کا عنقریب طاری ہونا خواہ انحلال قوی پیدا ہونا برد اطراف کی دلالت قوی ہلاکت مریض پر
جب ہوتی ہے کہ اوائل مرض میں برد اطراف پیدا ہو۔ اسیطرح اگر زوال برد اطراف کی تدبیر مستحسن کیجائے اور گرمی عود نہ کرے۔ یہ سب اُسکی دلیل
ہیں کہ خون بدن کا ظاہر سے بھاگ کر باطن بدن کی طرف چلا گیا ہے بوجہ اسکے ورم اندرون جسم کے موجود ہے۔ تیرہ رنگ ہونا ہاتھ اور پاؤں

کی بگلیں ان کا ناخن کا علامت ہلاکت کی ہے سرخ رنگ ہونا اطراف کا خواہ بنفشی رنگ خواہ زیادہ مہلک ہے بہ نسبت تیرہ رنگ ہو جانے کے پر اگر بعد
سرخ ہو جانے خواہ بنفشی ہونے کے ثقل بھی اطراف خواہ تمام جسم میں پایا جائے بس موت قریب ہے اور نزدیک آپہونچی ہے اسلیئے کہ ثقل دلالت کرتا
ہے ضعف قوت نفسانی پر اور کمزوری ضعف حرارت غریزی پر اور سرخی اور بنفشی رنگ فساد اور غلبہ اخلاط پر دلالت کرتا ہے سیاہ رنگ ہونا بہ نسبت
کمودت کے اور نیز بہ نسبت سرخی کے بہتر ہے اور باین ہمہ اگر چند اور قسم کے علامات پیدا ہوں مریض کا ہلاکت سے بچ جانا کچھ بعید نہ ہوگا وجہ اطراف
حالت اصلی سے متغیر ہوتے ہیں مثل اوس نسبت کے وہ ساقط ہو جائیں گے۔ احتراق اطراف اور جلد کا مع برودت باطن کے دلیل موت ہے منجملہ تمام
علامات ردی کے بنظر وضع اور شکل اطراف کی لحاظ کیے جاتے ہیں جیسے تشنج اور خصوصاً اگر بعد اسہال کے تشنج ہو کر وہ ضرور قتل کرتا ہے اگر نہ ہمراہ
ہذیان کے اور خفت حس کی دلیل موت ہے علامات جو سونے اور جاگنے سے ماخوذ ہیں دن کو نیند آنی اور رات کو نہ آنی علامت جید نہیں ہے
اور حالت ان کی صورت نہ آنے شب و روز کے سونے سے بہت بہتر ہے اسلیئے کہ بیخوابی کا سبب فساد دماغ ہے کسی قسم کا فساد کیوں نہ ہو دن میں ایک
روز سونا اسلم ہے اور یہ سبب اونہی منتہی نوائب حمیات میں بہتر ہیں مگر ابتدا میں اکثر ہوتے ہیں اور مضر نہیں ہوتے۔ سبات کا واقع ہونا بشرطیکہ
نبض میں ضعف ہمدردی ہے اسلیئے کہ یہ سبات بوجہ ضعف قوت کے پیدا ہوتا ہے نہ بوجہ رطوبت دماغ کے اور خصوصاً اگر سبات کیساتھ اختلال
عقل ہو اور اکثر یہ سبات بوجہ عفونت خلط بارد کے ہوتا ہے۔ زیادہ نیند آتی اس مرض میں جسکے پیچھے اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے اور اسکے ہمراہ
ہم اطراف بھی سرد ہو تو مرد نفی ہے جیسے جس نیند کے بعد خفت اور سکون مرض میں پیدا ہو جید ہے علامات جو ہاتھوں کے کاموں سے
دریافت ہوں کپڑے کے تکڑے چنا خواہ ریزے جمع کرنا یا ہر وقت ایسے افعال کرنے جیسے اپنے بدن خواہ کپڑوں سے کوئی شے چننا خواہ
دیوار سے کچھ چنتا ہے علامت ذبول ہے اور اسکا سبب صعود بخارات ردی کا بطرف دماغ کے ہے کہ اوجہ سے نامو جود شئے نظر آتی ہے جیسے بخارات
آنکھ خواہ رطوبت بیضیہ کی طرف اترتے ہیں علامات جو درد کے اعتبار سے دریافت ہوں درد شدید احشا کے حمیات حادہ میں علامت
ردی ہے کہ دلالت احتراق شدید اور ورم عظیم باخراج احشا پر کرتی ہے اگر کسی عضو کا درد شدید خود بخود دفعتاً ٹھہر جائے اور کسی طرح کا اثر درد کا باقی
نہ رہے اور کوئی سبب ظاہر سکون درد کا نہ ہو یہ علامت بھی ردی ہے علامات جو زور زور بات کرنے اور سکوت سے ماخوذ ہیں صوت
قوی بہت جید علامت ہے اور کلام مسلسل اور منتظم بھی علامت جید ہے اور خلاف اسکا ردی ہے سکوت جو طولانی ہو اکثر وسواس پر دلالت کرتا ہے
اور عضل زبان کی استرخا اور عضل حنجرہ کی استرخا پر دلیل ہے اور تشنج حنجرہ پر دلیل ہے خواہ اسپر دلیل ہے کہ تخیل جو مبدء کلام ہے رہ جاتا ہے
مریض اگر عین بحران میں کلام کرے بہت اچھی علامت ہے خلاصہ یہ کہ مدہوش کا چپ رہنا ابتدائے سبات وسواس پر خواہ اور کسی چیز پر خواہ پر بذکور
ہوئے ہیں دلالت کرتا ہے اور کثرت کلام مردکم کی دلیل ابتدائے ہذیان اور اختلاط عقل پر ہوتی ہے علامات جو حالات عقل سے دریافت
ہوتے ہیں ہذیان کے ہمراہ اگر کثرت حرکت اور سر میں دھمک ہو ضربان خواہ آنکھوں میں دھمک ہو بہتر ہے اور اگر ہذیان میں سکون اور اطمینان ہو قاتل
ہوتا ہے علامات جو حرکات مریض سے ماخوذ ہیں کثرت اختلاط اور کثرت قلق علامت اچھی نہیں ہے اور زیادتی بخار پر دلالت کرتی ہے
جو مریض کی سر کی طرف اٹھتا ہے کودنا اور پھاندنا بیمار کا اور بیٹھ جانا ہر ساعت کا علامت بد ہے کہ بوجہ کرب اور اختلاط عقل اور ضیق نفس
اور خناق اور ذات الریہ کے پیدا ہوتا ہے مگر ذات الریہ میں اچھلنا کودنا اور بیٹھنا نہایت ردی ہے اسلیئے کہ اس مرض میں اکثر جب خناق اور
ضیق نفس پیدا ہو اسیوقت یہ حرکات پیدا ہوتے ہیں اگرچہ کبھی اور اسباب سے بھی حادث ہوتے ہیں اگر اعضا حرکت سے بھاری
ہو کر بتکلف متحرک ہوں اور تو شب در جلوس بھی اس ثقل کے ہمراہ ہو یہ بھی ردی ہے ناخن کا رنگ تیرہ ہو جانا حضور موت پر دلیل ہے

اگر عشہ بحرانی نہ ہو علامت ردی ہو اور اگر رو بحران جیسے کہ ہو تو بہتر ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر مریض کو خوف موت زیادہ ہو یہ امر خالی از خطر
نہیں ہے علامات ماخوذہ جمائی اور انگڑائی کے اعتبار سے جمائی اور انگڑائی کی پیدائش اسطرح پر ہوتی ہے کہ طبیعت اعضائے عضلانی
کو واسطے دفع فضول کے حرکت دیتی ہے پھر وہ عضو جسمیں یہ فضول جمع ہیں کثیف ہوا اور مادہ فضول کا قلیل اور مجیب ہوا اس دفع کی چنداں
حاجت نہیں ہوتی اگر عضو مذکور خفیف نہو بلکہ قوی ہو اور مادہ زیادہ ہو اسوقت دفع فضول کی ضرورت ہوتی ہے پھر اگر بدن انتقال حرارت
طرف برودت کے ہو اسوقت طبیعت کو اعانت دفع فضول پر پڑتی ہے اسوقت متوقع تشاوب وغیرہ کا ردی نہیں ہے کیونکہ اکثر دلالت بھی ہوتی ہے
کہ طبیعت تادہ تحلیل پر قادر نہیں ہوتی اگر ساتھ صورت لیف کے بوجہ کثرت مادہ یا ضعف قوت کے اور یہ امر سہل ہے چنداں دشوار نہیں ہے علامات
باعتبار چیزوں کے جو مریض کو دکھلائی دیں اکثر خواب میں بیمار ریسی اشیا دیکھتا ہے جو اسکے بحران سے مناسب ہوتی ہیں مثلاً جسکا بحران
عرق سے ہونیوالا ہے وہ خواب میں یہی دیکھتا ہے کہ حمام میں داخل ہوا ہے خواہ آمادہ دخول پر حمام کے ہے علامات ماخوذہ بھوک اور پیاس سے
اشتہا کا باطل ہو جانا امراض مزمنہ میں ردی ہے اور امراض حادہ میں بھی ردی ہے مگر نہ اسقدر نہیں ہے جیسے امراض مزمنہ میں اور حاصل یہ ہے کہ
بطلان شہوت فساد اخلاط پر دلالت کرتا ہے خواہ قوت نفسانی کی موت پر یا قوت طبعی کی موت پر۔ اگر حمیات محرقہ میں پیاس باطل ہو جائے دلیل ہے خصوصاً
اگر زبان سیاہ ہو جائے اور پیاس باطل ہو ذکر ان احکام کا جو یرقانی استدلال پر محمول ہیں یرقان قبل از سابع یعنی ساتویں روز سے پہلے برا ہے
اور سبب اسکا قبل از نضج مادہ کے اگر یرقان ہو جاوے ان اگر تدارک اس فساد یرقانی کا اسہال سے ہو جائے جیسا بعض اطبا نے گمان کیا ہے اور قیاس
بھی متقضی اس قول کی صحت کا ہے یعنی کثرت مادہ کی دفع ہو جائے گی۔ اور مجملاً یہ حکم ہے کہ بحران قبل ساتویں روز کے چونکہ محمود نہیں ہوتا اسوجہ سے
یرقان بھی ردی ہے اگر یرقان بعد ساتویں روز کے ہو مگر بھی بحران جید نہیں ہے اسواسطے کہ وہ ایک مرض مستقل پر خطر ہے بشرطیکہ اسکے ہمراہ علامات
سلامت حال مریض موجود نہ ہوں اگر یرقان بعد ہفتم خواہ نہم خواہ چہاردہم ہمراہ علامات محمودہ کے واقع ہو اور کوئی آفت بطرف جگر خواہ علامات
اور ورم نہ ہو تو وہ محمود ہے اور اکثر بحران تام اس طریق سے واقع ہوتا ہے اور اسکا بحران کی جہت گی بر خفت جملہ اعراض میں مرض کے پیدا ہوتی ہے
دلالت کرتی ہے اور بحرانی پر بعد بحران کے خفت نہوئی بلکہ اعراض میں زیادتی دلیل ہوتی ہے منجملہ علامات ردائت یرقان کے یہ ہے کہ صفرا دست
بکثرت آئیں اور خرخر غرغرہ میں پیدا اور سوختہ اخلاط براز میں برآمد ہوں اور ایسے وقت میں بیمار کے مرنے کا خوف زیادہ ہوتا ہے پھر اگر اسہال بافراط
جس سے تنقیہ کامل مادہ کا ہو جائے خواہ پسینا بے اندازہ تمام جسم سے برآمد ہو اور قوت بھی قوی باقی ہے البتہ خفت مرض میں بہت جلد ہو جاتی ہے
علامات جو ورموں سے ماخوذ ہیں جسوقت حمی حادہ کی وجہ سے اورام مثل بن ران یعنی بن ران اور ورم اطراف پیدا ہوا اسمیں سلامت زیادہ ہے بہ نسبت اسکے
پہلے ورم پیدا ہو کر تپ بوجہ عفونت عارض ہوئی ہو اگر چہ برا یہ بھی ہے جو اورام بیخ گوش میں پیدا ہوں اور گنگی ان کی قیح اور ریم سے نہ ہو وہ بھی ردی
ہوتے ہیں مگر یہ کہ بعد ظاہر ہونے ورم کے کوئی اور استفراغ مادہ کو دفع کرے اور اگر یہ اورم ہوں اور نہ پختہ ہوا اور ان کے ظہور کے بعد استفراغ
قوی پیدا نہ ہو پھر اورام کی ردائت یقینی ہے اور نقطہ اور اورام مذاکی نضج سے بھی بہ نسبت نہ ہونا چاہیے جسوقت ایسے اورام کا میلان خروج کیطرف
معلوم ہو اور تمام اخلاط میں نضج نہ ہو کہ اسوقت فقط نضج ورم کا دلیل خوبی پر نہیں ہو سکتا جیسے اکثر یہی صورت واقع ہوتی ہو اور گمان انحطاط
مرض کا ہوتا ہے اور بعد ازاں مریض کو ہلاکت عارض ہوتی ہے جو پھنسی اور ورم کہ نمودار ہو کر بیٹھ جائے وہ بھی ردی ہے مگر پھر دوبارہ برآمد ہو کہ وہ علامت
بہتر ہے اور قوت طبیعت پر دلالت کریگا اور بیشتر چونکہ بعض لوگ اس بات سے خوگر ہوتے ہیں کہ ورم خواہ پھنسی ان کے برآمد ہو کر بیٹھ جاتی ہیں ان کے
واسطے کچھ ایسی خرابی اور ضرر متصور نہیں علامات جو پھوڑوں پھنسیوں وغیرہ سے ماخوذ ہیں اگر نمود سیاہ کی شکل کی پھنسی حمیات

دو دین برآمد ہون بہت بد علامت ہے اور اگر کبھی تھوڑا ٹھہر جائین خواہ جوشش اور ثوران انکے مادہ کا بوجہ کثرت کے ہو دوسرے روز مریض مرجائیگا بدن کے زخمون کا رنگ مائل بسبزی خواہ سیاہی خواہ آسمانی خواہ زردی مائل ہو یا بلا ہو گزیدہ کی سی ہوجائین کثرالدم سگ تر پر بعض الیاسنے کہا ہے کہ اگر مریض کے زانون پر کوئی شے مثل بکوئے سیاہ کے برآمد ہو اور اسکے گرد سرخی ہو بہت جلد مرجائیگا - اور اگر بعد برآمد ہونے اُس کے انکے پچاس روز زندہ رہیگا اُس کی موت کی علامت یہ ہے کہ عرق سر بدن سے نکلے - یہ بھی کہتے ہین کہ اگر دو جین پر کسی ایک طرف گردن کی کوئی شے مثل تخم [illegible] کے نکلے اور اُسکے ساتھ تمام بدن مین ضعف ابیض یعنی سپیدہ دانے بوجہ غلبہ صفرا کے پڑجائین یہ مریض کی خواہش گرم چیزون کے کھانیکی پیدا ہوئی اور بیسوین روز مرجاتا ہے وزبان پر جو ثبور مہلک پیدا ہوتے ہین انکا ذکر تفصیلی امراض خاصہ مین ہو چکا یہ بھی کہا ہے کہ اگر تپ مین کسی قسم کی [illegible] نہ ہو کل انگلیون مین دونون ہاتھ کے ورم سیاہ مثل دانہ مرچ کے ظاہر ہو اور اُس ورم مین درد شدید پیدا ہو چوتھے روز مرجائے اور [illegible] اور ثبات بھی ایسے مریض کو عارض ہوتا ہے باوجود ان امور کے اگر طبیعت نرم نہ ہو سر سام بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی اس قسم مین مواد دماغ مین اسقدر بستہ ہو جاتا ہے کہ شبیہ بعض اختلاجی کی ہوتا ہے **علامات جو لرزہ لاحق ہونے سے ماخوذ ہین** لرزہ جو کہ بار بار کسی تپ شدید مین آئے اور قوت ضعیف ہو مہلک ہے اور بحالت ثبات قوت بھی پیہم لرزے کا آنا بشرطیکہ بوجہ لرزے کے تپ زائل نہ ہوا اچھا نہیں لرزہ سے بدتر وہ لرزہ ہے جو باوجود نہایت قوت اور پیہم آنے کے اسکے بعد استفراغ مفید واقع نہ ہو کہ بعد اسکے تپ مین سکون پیدا نہ ہوا اور اگر استفراغ لرزہ مین باوجود ثبات قوت کے عارض نہ ہو دریافت ہوگا کہ خلط متحرک ہے مگر غالب اسقدر ہے کہ طبیعت اسکی دفع سے عاجز ہے اور یہ علامت ردی ہے اور جو لرزہ کہ ایک ہی مرتبہ عارض ہوتا ہے اسکی نسبت قول فصیل اور حکم قوی یہ نہین ہو سکتا کہ بوجہ ضعف زائد کے عارض ہوتا ہے خواہ کسی اور وجہ سے **حکم استفراغ کا** جو استفراغ نافع اور مفید ہے اسہال یاقے وغیرہ سے اسکی علامت یہ ہے کہ بعد نضج مادہ کے واقع ہو اور جس خلط کا نکالنا مناسب ہے اُسی کو نکالے اور بسہولت واقع ہو اور اسکے بعد خفت پیدا ہو خلط کے تمام و کمال نکل جانے کے بذریعہ استفراغ دوائی خواہ طبیعی یہ شناخت ہے کہ وہ خلط مستفرغ ہو کر دوسرے خلط نکلنے شروع ہون اور استفراغ ردی وہ ہے کہ ظہور استفراغ سے جرد اور خراطہ اور خون سیاہ یا خلط جو برآمد ہو خواہ محض خلط بدون اور فضول کے دفع ہو اور یہی حکم قے کا بھی ہے اگر استفراغ ہو کر کمی کرے واجب ہے کہ اسکے اخراج کی اعانت بذریعہ تدبیر کی جائے اگر افراط استفراغ مین ہو اور ہنوز نضج مادہ نہین ہوا ہے اسکے فائدہ کا گمان نہین ہو سکتا - استفراغ ضعیف اور قلیل جو عرق سے ہو خواہ رعاف وغیرہ سے دلالت کرتا ہے کہ طبیعت دفع کی طرف متحرک ہوئی مگر قادر دفع پر نہ ہو سکی پھر اگر اسکے ہمراہ علامات بد ہون دلالت موت پر کرینگے اور اگر علامات بد نہ ہون طول عرض پر دلالت ہوگی **احکام پسینے کے** عرق کا برآمد ہونا اچھا بحران ہے امراض حادہ اور مزمنہ مین جو بلغمی ہون اور اورام حادہ مین اور اورام احشا مین **بیان وجہ زیادتی عرق کا** عرق کی افزایش یا بسبب کثرت اور قوت یا بسبب قوت اشتداد دافعہ کے اور استرخائے قوت ماسکہ کے ہوتی ہے یا بسبب اسکے کہ مجاری عرق وسیع ہو جائین کسی سبب اتساع پیدا ہونے کی وجہ سے اور کمی عرق مین بوجہ حدوث اضداد ان امور کے ہوتی ہے عرق کا یہ بھی دستور ہے کہ اگر پونچھا جائے خوب ادرار ہوتا ہے اور اگر بحال خود چھوڑ دیا جائے بند ہوتا ہے **بیان اُن اعضا کا جنمین عرق زیادہ برآمد ہوتا ہے اور جنمین کم** جس عضو مین مادہ مرض ہوتا ہے اُسی مین عرق زیادہ نکلتا ہے اور جس عضو مین مادہ مرض نہین ہوتا اُسمین عرق بھی کم برآمد ہوتا ہے اور اسیطرح جسم مین اسباب ضیق مسام پیدا ہون اُن مین بھی عرق کم نکلتا ہے اسیطرح جس پہلو پر مریض سوتا ہے اُس جانب بھی عرق کم برآمد ہوتا ہے اسلیے کہ بوجہ اتصال زمین خواہ فرش کے اُدھر انضغاط اور تنگی مسام پیدا ہوتی ہے اور مجاری اُدھر کے خشک ہوتے ہین کہ رطوبت کی روانی اُدھر نہین ہوتی ہے اور نہ

اُس طرف سے پسینہ نکلتا ہے بیشتر پیچھے کی طرف سے جو اعضا ہیں جیسے پیٹھ وغیرہ اُنھیں میں عرق زیادہ برآمد ہوتا ہے بہ نسبت اعضائے اگلی جانب کے نیز پسینہ اوپر جانب اعالی یعنی سر و گردن سے زیادہ نکلتا ہے بہ نسبت اسافل جسم کے خصوصاً سر میں زیادہ پسینہ نکلتا ہے بیان اُن وقتوں کا جنمیں عرق زیادہ برآمد ہو یا کم نوم اور خواب میں بہ نسبت بیداری کے عرق زیادہ برآمد ہوتا ہے اسلئے کہ تصرف حار عزیزی کا رطوبات بدنی میں بوقت نوم کے زیادہ ہوتا ہے اور یہ بھی وجہ ہے کہ ازدیاد تنفس کی نوم میں سخت ہوتی ہے اور یہ امر محرک مواد کا بطرف باطن کے ہے بقراط نے کہا ہے کہ عرق کثیر حالت نوم میں بدون وجود کسی ایسے سبب کے جو مستلزم برآمد عرق کا ہو دلیل ہے کہ صاحب عرق نے غذا اسقدر کھائی ہے کہ اُسکا تحمل بدن پر دشوار ہے اور مقدار عمل سے زیادہ پھر اگر غذا اسقدر نہ کھائی ہو اور عرق بوقت خواب کے برآمد ہو معلوم ہوگا کہ بدن اُس شخص کا محتاج استفراغ کا ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ عرق کثیر باوجود صحت قوت کے بدون اسکے کہ مادہ میں کثرت ہو اور وہ مادہ سزاوار دفع طبعی کے ہو نہیں نکلتا اور یہ کثرت یا سبب قریب سے ہوتی ہے جیسے امتلائے قریب العہد یعنی بعد کھانے کسی چیز کے فوراً جو امتلا اُسی وقت پیدا ہو ایسی امتلا کو بھوک اور ریاضت دفع کر دیتی ہے اور وہ پسینہ جو خود بخود محض بالفعل طبیعت برآمد ہو وہ بھی اس امتلا کو دفع کر دیتا ہے یا امتلا سبب بعید سے ہو یعنی فضول غذائی سے جمع ہوتے ہوتے موجب امتلاء ہوئے ہوں اور اس امتلا میں جب تک ایسا استفراغ جو بدن کو خوب پاک کر دے نکیا جائے کوئی اور تدبیر کافی نہیں ہوتی اور پسینہ ایسے امتلا میں فقط رقیق اجزا فضول کو دفع کرتا ہے اور باوجود رقت کے وہ اجزا لطیف اور قلیل بھی ہوتے ہیں اور جو شئے فاسد ہوتی ہے اور اخراج میں اسکے دشواری وہ بذریعہ عرق کے دفع نہیں ہوتی اور بعد اخراج عرق کے ایسی امتلا میں طبیعت زیر بار خلط فاسد کی ہو کر ضعیف ہو جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسقدر حرارت غریزی قوی ہوتی ہے تحلل مواد کا مخفی ہوتا ہے اسلئے کہ نوبت اجتماع مواد کی نہیں پہنچتی ہے اور تھوڑا تھوڑا مادہ جو پیدا ہوتا ہے ہر وقت متحلل ہوتا رہتا ہے پس بوقت قوت حرارت غریزی عرق برآمد نہ ہوگا مگر انکے اور اسباب مخالف قوت کے جمع ہوں اسواسطے عرق کو اعتدال طبیعت سے خارج کہتے ہیں کیونکہ برآمد عرق کی یا بوجہ امتلا کے ہوتی ہے یا مسام میں زیادہ وسعت پیدا ہو یا قوت ہضم جیسے عاجز ہو خواہ حرکت شدید رطوبات کو رقیق کرنے ذکر اُن ایام کا جن میں عرق زیادہ یا کم برآمد ہو اکثر امراض حادی میں عرق تیسرے خواہ پانچویں روز برآمد ہوتا ہے اور چوتھے دن یہ امراض کثر بذریعہ عرق کے بحران پاتے ہیں مگر شاذ و نادر اور بموجب تجربہ مجربین کے ستائیسویں خواہ اکتیسویں یا چونتیسویں روز بہت کم عرق برآمد ہوتا ہے وجوہ استدلال کے بذریعہ عرق کے وجوہ استدلال عرق کے یہ ہیں کہ بذریعہ لمس کے عرق کا گرم اور سرد ہونا دریافت ہوتا ہے اور بذریعہ رنگ کے اُسکا صاف اور زرد خواہ سبز ہونا معلوم ہو سکتا ہے اور چکھنے سے اسکا شیریں اور تلخ خواہ ترش ہونا دریافت ہوتا ہے اور سونگھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدبو ہے یا خوشبو وغیر ذلک اور قوام اسکا رقیق اور لزج ہونے پر دلیل ہے اور مقدار اُس کی کثرت اور قلت پر آگاہ کرتی ہے اور محل عرق سے مثلاً پیشانی اور پشت اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ پورا نکلے گا یا تھوڑا نکل کر موقوف ہو جائیگا اور جس عضو سے زیادہ برآمد ہو مرض اسی عضو میں ہے اور وقت برآمد ہونے عرق کا دلالت کرتا ہے کہ ابتدا سے مرض ہے خواہ انتہا یا انحطاط اور انجام کار عرق کا اس بات پر دلیل ہے کہ بعد پسینہ آ جانے کے مرض میں خفت ہوتی ہے یا نہیں بلکہ ایذا ہوتی ہے اور لرزہ خواہ تشنج وغیرہ پیدا ہوتا ہے علاوہ اس جو کیفیت عرق سے ماخوذ ہیں مثلاً پسینا بوقت حرارت حمی کے بہت ردی ہے خصوصاً اگر سر اور گردن سے نکلے اور یہ عرق منذر بہ غشی ہوتا ہے اور اگرچہ عرق سرد نہ ہو وہ بھی منذر بہ غشی ہے پھر سرد عرق کو کیا پوچھنا وہ بدترین اقسام عرق ہے کہ موجودہ غشی پر دلیل ہے نیز غشی آئندہ پر دلالت کرے پھر اگر تپ شدید ہو اور عرق سرد برآمد ہو موت قریب ہے اور عرق بارد بدون سقوط حرارت غریزی کے نہیں پیدا ہوتا

اسلئے کہ جب حرارت عزیزی ساقط ہوجاتی ہے رطوبات کی حفاظت نہیں کرسکتی بلکہ رطوبات کو چھوڑ دیتی ہے پس رطوبات کو متفرق کردیتی ہے اور حرارت غریبی
کی وجہ سے ان رطوبات میں تبخیر پیدا ہوتی ہے پھر جب حرارت غریبی بخارات سے جدا ہوجاتی ہے بخارات اپنی کیفیت اصلی پر آکر سرد ہوجاتے ہیں
عرق جو کہ زرک رنگ نکلے ردی ہے اور عرق کثیر طول مرض پر دلالت کرتا ہے بوجہ کثرت مادہ کے اور ایسے مریض کو فصد اور اسہال بوجہ ضعف کے
مفید نہیں ہے بلکہ حقنہ نرم البتہ مفید ہے بعد برآمد ہونے عرق کے اگر خفت مرض میں نہ ہو علامت جید نہیں ہے پھر اگر بعد خروج عرق کے مرض کی اذیت
زیادہ ہو پس علامت ردی ہے اگرچہ تمام بدن میں عرق برآمد ہو عرق شائع جو منتشر ہو تمام بدن میں اگر ابتدائے مرض میں برآمد ہو ردی ہے کثرت مادہ پر دلالت
کرتا ہے مگر اسلئے سبب عرق کا رطوبت ہوا کی ہو جو بارش کثیر میں ہوتی ہے اسوقت عرق میں باوجود برودت کے اسکی رداءت بہ نسبت اس عرق کی
رداءت کے جو حرارت قوی اور کثرت اخلاط سے پیدا ہو بہت کم ہے اکثر ابتدا عرق کی ہو کر بعد ازاں تپ پیدا ہوتی ہے اور تپ میں طول ہوتا ہے
اگر بوجہ عرق کے پھر پھری عارض ہو بہتر نہیں ہے بلکہ ردی ہے اسواسطے کہ تشعریرہ کو دلالت انتشار خلط ردی پر ہوتی ہے جو موذی ہو بدن میں اور عرق کا
برآمد ہونا اس بات پر دلیل ہوتا ہے کہ بوجہ عرق کے تنقیہ بدن کا مادہ موذی سے ہوا بلکہ اخلاط ردی سے جسقدر ایسی شے تھی کہ اس کی حدت ٹوٹ گئی تھی بوجہ ملنے
رطوبت کے وہ شے نکل گئی اور اسکا تحلل بذریعہ عرق کے ہوگیا اور یہ عرق یا تشعریرہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ مادہ کثیر ہے ایسا نہیں ہے کہ بمحض استفراغ عرق
سے اسکا تحلل ہوجائے ۔ سقوط قوت اور نبض میں ضعف پیدا ہو اور پیشانی پر تھوڑا سا عرق برآمد ہو یہ علامت زبون ہے پھر اگر نبض ساقط ہوجاتی
موت واقع ہوگی ۔ عرق بہتر جس کے ذریعہ سے بحران تام اور جید واقع ہوتا ہے وہی عرق ہے جو بروز بحران واقع ہو اور تمام بدن میں برآمد ہو اور
بہت سا نکلے اور بعد برآمد ہونے کے مریض کو خفت معلوم ہو اور اسکے قریب جودت اور قبول میں وہ عرق ہے کہ اگرچہ تمام بدن میں برآمد نہ ہو مگر اسکے
ہونے سے خفت مریض کو پیدا ہو خلاصہ یہ کہ عرق کی حرارت اور برودت کی کیفیت اور اسکے رنگ و بو اور ذائقہ اور مقدار کثرت اور قلت اور زمانہ خروج
کہ ابتدا ہے یا انتہا اور یا انحطاط ہو اور جو چیز ہمراہ عرق کے تپ وغیرہ سے ہو اس کی قوت و ضعف اور جو کیفیت بعد برآمد ہونے عرق کے خفت اور
ثقل سے ہو ان سب امور کا لحاظ کرنا ضرور ہے اور بعض امور پر مدار حکم کا ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص مرض سے ناقہ ہوتا ہے اسکے بدن
سے عرق بکثرت نکلتا ہے بجہت ابقائے مواد کے اور اگر بعد ضعف اس کی کیفیت کچھ قباحت نہیں علامات جو نبض کی جہت سے ماخوذ
ہیں نبض مطرقی اور نملی اور منشاری جو شدید ہو منشاریت میں خواہ جس نبض کی موجب زیادہ ہو ردی ہے اور غزالی بروقت ضعف کے ردی ہے خلاف
نبض کا جسمیں انقطاع شدید ہو اور حرکات ضعیف ہو کر تدارک اس ضعف کا ایک نبض واحد سے جو نہایت قوی ہو اسطرح پر ہو کہ یہ نبض قوی متصل
اور نبض قوی سے نہ ہو بلکہ اوقات بعید میں یہ تدارک پیدا ہو ایسا اختلاف بہ ہمہ ردی ہے ۔ کہتے ہیں کہ اگر بائیں طرف کی نبض متواتر ہو اور داہنی
متفاوت اور معہذا ضعف بھی ہو دلیل ردی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر آدمیوں کی نبض طبعی مختلف ردی ہوتی ہے حالانکہ وہ مریض نہیں
ہوتے لہذا اس کی شناخت بھی واجب ہے ورنہ غلط واقع ہوگا احکام تکسیر پھوٹنے کے سرسام دموی خواہ صفراوی اور ورم جگر جسمیں حرارت غالب
ہو اور اورام جو زیر شراسیف واقع ہوں ان سب کا بحران تام بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے ۔ سرسام کے رعاف میں کسی نتھنے کی تخصیص کی
ضرورت نہیں ہے ہاں اورام جو ورم ہے اسمیں رعاف اسی نتھنے سے ہوتا ہے جو عضو متورم کے سیدھ میں اور قریب پڑے ۔ اور حمیات محرقہ میں بھی
بحران بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے مگر کسی نتھنے کی تخصیص نہیں ہے ۔ اور ذات الریہ کا بحران رعاف سے نہیں ہوتا اور ذات الجنب کا بحران
متوسط ہو کہ بذریعہ رعاف و نفث کے بھی ہوتا ہے ۔ اور حب لازم کا بحران بھی کبھی رعاف سے ہوتا ہے اسلئے رعاف نافع اس میں وہی ہے
جو ایام انذار یعنی طاق ایام میں مثل پانچ سات نو وغیرہ کے ہو اور کمتر چوتھے روز واقع ہوتا ہے ۔ تکسیر پھوٹنے

اور پانچویں اور ساتویں اور نویں روز چھینک ہوتا ہے۔ اگر بذریعہ رعاف کے امید بہبودی کی ہو اور یہ بھی دریافت ہو جائے کہ رعاف شدید نہ ہوگا بلکہ ضعیف
اور خفیف ہونے والا ہو بموجب تعلیم بقراط کے اعانت رعاف کی کرنی چاہیئے۔ اسطرح کہ آب گرم سر پر ڈالیں اور تکمید کریں جیسے اگر دریافت ہو کہ
رعاف مفرط ہے تو آب سرد کے ذریعہ سے روکنا مناسب ہے خواہ محجمہ خواہ اسفنج بطرف جس نتھنے سے رعاف جاری ہو لگائیں گے تاکہ امالہ قریب
حاصل ہو۔ عمدہ رعاف وہی ہے جو بطرف جانب مرض کے واقع ہو اور جانب مخالف کا رعاف بقدر اچھا نہیں ہے مناسب ورلائق تر اور الم سے
رعاف کے رہ ہیں کہ جو ناف سے اوپر ہوں خواہ سینہ اور سر کے قریب ہوں مثل ورم طبنی اور جو ورم صلب ہو سخت کہ قریب تحجر کے پہونچا ہو اور بہت سے خون
کا ہو گیا ہو اسمیں امید رحم پھٹنے اور پھیٹ جانے کی ہوتی ہے اور بحران بذریعہ رعاف اسکا نہیں ہوتا۔ نزلہ کسی قسم کا بحران۔ ایضاً جو ورم بارد کہ
دماغ میں ہو اور ذات الریہ میں بحران بذریعہ رعاف کے نہیں ہوتا۔ دلائل جو رعاف سے ماخوذ ہیں رعاف قلیل برا ہے اور اکثر ردی رعاف وہی
ہے جسمیں خون سیاہ برآمد ہو اور خون سرخ کا رعاف کمتر ردی ہوتا ہے خصوصاً جب سرخی میں چمک ہو جو رعاف چودھویں روز واقع ہو دلالت دشواری
بحران پر کرے گا۔ بحران جید بذریعہ رعاف کے وہی ہے جو طاق دنوں میں واقع ہو۔ دلائل جو چھینک سے ماخوذ ہیں چھینک اگر زمانہ منتہی میں
آئے بہتر ہے اور اوائل مرض میں چھینک دلالت زکام کی ہے یا کسی خلط لذاع پر۔ **احکام براز کے** کتاب اول یعنی فن کلیات میں گفتار عام بہ نسبت براز
کے باختصار ہو چکی ہے اور اب کلام طولانی جیسا مناسب بحال امراض حادہ ہے بسبب براز کے کرنا ضرور ہے اور یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ جس مریض کے بدن سے عرق کثیر برآمد ہوتا ہے اسکا بحران تام بذریعہ اسہال کے نہیں ہوتا **علامات ماخوذہ براز سے** اختلاف الوان براز
بوجہ نکلنے ایسے فضول کے جن کے رنگ مختلف ہوں مدت بہت ہے کہ اول تو جب اسہال بحرانی ہو اور بعد نضج کے براز بحران جید واقع ہو اور اسمیں
علامات محمودہ بھی پائی جائیں۔ دوسرے بعد پینے کسی دوا کے جو مسہل اخلاط مختلف کی ہے اگر براز کا رنگ مختلف ہو وہ بھی اچھا ہے اور دونوں
صورتوں میں اختلاف لون براز سے بدن کے صاف ہونے اور تنقیہ پر دلالت ہوتی اور امید کیجاتی ہے سوائے دونوں وقت کے اور سب اوقات
میں اختلاف لون براز احتراق اور ذوبان اور کثرت اخلاط فاسدہ پر دلالت کرتا ہے۔ براز منتفخ جو مشابہ براز لڑکوں کے اور بصورت اس براز کے
ہو جو بوقت ولادت خواہ قبل کھلنے غذا کے لڑکے اپنے فضول برازی دفع کرتے ہیں الغرض ایسا براز ردی ہے۔ زرد براز جس پر صفراویت غالب ہو
اول مرض میں دلالت غلبہ صفرا پر کرتا ہے اور غیر جید ہے اور آخر میں جب زمانہ انحطاط کا ہو ایسا براز دلالت کرتا ہے کہ بدن کا تنقیہ ہو رہا ہے اور دلیل
جید ہے کہ براز مراری بکثرت نکلتا ہے اور مرض میں خفت حاصل نہ ہو علامت ردی ہے اسہال کثیر بعد علامت ردی کے اور بعد سقوط قوت کے اور خشکی
اس سے خفت مرض میں پیدا نہ ہو دلیل موت کی ہے اگرچہ حمی مقلعہ بھی ہو یعنی ایسے براز کی رطوبت مخصوص حمی لازمہ سے نہیں ہے جس براز میں چکناہٹ
پیدا ہو اور کسی چیز کا استعمال نہ ہوا ہو ذوبان اور اعضائے اصلی کے پگھلنے پر دلیل ہوتا ہے اور یہ دلیل ردی ہے مگر مہلک نہیں ہوا اسلیئے کہ
دسومت کبھی پگھلنے سے بھی براز میں پیدا ہوتی ہے اور جسوقت براز میں کوئی شئے مثل صدید یعنی پیپ کے ظاہر ہو اور زردی پراگندہ ہو جائے
اور بدبو غالب ہو اور یہ سب امور حمیات حارہ میں ہوتے ہیں ایسا براز مہلک ہے جس اسہال کے براز میں گرد براز کے ایک شئے رقیق بیٹھ جائے۔
دریافت کرنا چاہیئے کہ یہ صدید جگر کا ہے اور اسکا خاصہ ہے کہ لذع اسمیں ہوتا ہے اور براز بہت جلد برآمد ہوتا ہے اور کبھی تنہا بھی صدید بدون
آمیزش براز کے ہوتا ہے اور یہ صدید بہر حال ردی ہوتا ہے جسوقت براز میں چھلکے ترس کے ایسے برآمد ہوں جیسے امراض میں ایسا براز
مہلک ہوتا ہے **بیان احکام جو قے سے متعلق ہیں**۔ قے کا بیان بھی کتاب اول یعنی فن کلیات میں ہو چکا مگر اس مقام پر بھی بعض احکام
قے کے جو بیان ہو چکے خواہ احکام جدید کا ذکر ضرور ہے بشرطیکہ وہ مناسب اس مقام کے ہوں۔ قے فائدہ مند وہی ہے جو مرکب خلط بلغم اور

صفرا سے ہو اشتعال کیونکہ وزن میں خوب تیز مرض ہوا اور بہت غلیظ القوام نہ ہوا اور جسقدر رنگ صرف یعنی ایک ہی خلط کی ہو اسیقدر زبون ہے اسلئے کہ محض
صفرا کی شدت حرارت پر دلالت کرتی ہے اور محض بلغمی شدت برودت پر علامات جو رنگ سے ماخوذ ہیں جسکا رنگ خلاف عادی رنگ کے
رنگ کے مثلاً رنگ کے کا سپید پانی ہو خواہ زرد ہو ایسی رنگ ردی ہے اور خلاف رنگ کے عادی کی یہ رنگ ہیں جیسے سبز خواہ کراثی خصوصاً اگر
نفتی یعنی جو ہو خواہ بنفشہ کا رنگ ہو خواہ احمر قانی ہو خواہ تیرہ رنگ ہو اور سب سے بدتر رنگ زنگاری اور سیاہ بالخصوص۔ اگر رنگ کے ہمراہ مریض کے بدن
میں تشنج پیدا ہو فوراً قتل کرتی ہے مگر اسکے قوت مریض کی قوی ہو کہ دو دن تک بقائے حیات کی امید ہو سکتی ہے لیکن طبیب کو لحاظ اسکا ضرور ہے
کہ رنگ کے کا کسی شے ماکول کی وجہ سے سبز خواہ سیاہ نہ ہوا ہو۔ اگر ایک مرتبہ رنگ کے ہیں یہ سب الوان مختلف بر آمد ہوں وہ نہایت
ردی ہے بد ہونے ہر طرح کی ردی ہو اور خالص یا ایک خلط کی رنگ بھی ردی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا **بیان احکام کا جو بول سے متعلق ہیں**
ہم نے بہت سے احکام کلی بول کے فن اول کتاب دوم میں جہاں بیان اعراض کا ہو بیان کر دیئے ہیں اور اب اس مقام پر بعض احکام مذکورہ بالا اور علاوہ انکے
اور بھی احکام بول جو مناسب اس مقام کے ہیں مذکور ہوتے ہیں پہلے ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر بول میں علامات نضج کے پائے جائیں خواہ نضیج قوی کے علامات
مفقود ہوں فوراً ہلاکت مریض کا حکم کرنا ضرور نہیں ہے اسلئے کہ اکثر ایسی صورت میں مریض کو خلاص کسی اور استفراغ کے ذریعہ سے جو بوجہ قوت کے واقع
ہو جاتا ہے کہ اس استفراغ سے اخلاط پختہ اور خام سب نکل جاتے ہیں اور کبھی تحلیل خلط مرض کا اگر مہلت زیادہ ملے بھی ہو جاتا ہے اور کبھی بحران
بذریعہ خراج کے واقع ہوتا ہے خصوصاً اگر اس خلط میں حرارت شدیدہ نہ ہو مگر یاد رہے یہاں ظاہر نہ ہونا نضیج کا بول میں اکثر علامات ردی ہے اور دلالت
کرتا ہے قوت پر مرض کے اسکے دلالت اسکی یہ ہے کہ مرض میں طول ہو گا۔ اسیطرح جو بول برنگ صحیح آدمی کے حالت مرض میں باقی رہے اور چار دن
زمانہ ابتدا یا انحطاط اسی حالت میں گذر جائیں جو بول زمانہ تزید مرض میں متغیر ہو جائے اور تغیر اسکا روز بروز بڑھتا ہو وہ نہایت اسلم ہے کبھی بول امراض
وبائی میں جودت اور قوام اور لون اور رسوب میں طبعی ہوتا ہے اور مریض قریب ہلاکت پہونچ جاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر اوقات
بیمار کے بول ردی ہوتے ہیں قوام اور لون اور رسوب میں و نیز دیگر علامات رداءت بول سے ظاہر ہوتے ہیں مگر سبب اس خرابی کا دفع بحرانی ہوتا
ہے خصوصاً امراض حادہ میں جو بسبب جگر اور نواحی بول کے پیدا ہوں **علامات جو بول کی قلت اور کثرت پر مبنی ہیں** جو شخص ایک مرتبہ
تھوڑا پیشاب کرے اور دوسری بار بہت اور ایک مرتبہ حبس بول اسے عارض ہو یہ علامات بد ہے اور حمیات حادہ میں اس علامت کو دلالت ہوتی
ہے کہ طبیعت کو ساتھ مرض کے مجاہدہ شدید واقع ہے کہ کبھی مرض غالب ہوتا ہے اور فضول محتبس ہو جاتے ہیں اور کبھی طبیعت غالب ہو کر اخراج
فضول بذریعہ بول کے کرتی ہے اسیطرح یہ کیفیت بول کی قلت اور کثرت میں غلاظت مادہ پر دلیل ہے اور یہ کہ مادہ بدشواری نضیج کو
قبول کریگا پس اگر حمیات حادہ نہ ہوں بلکہ خفیف حمیات ہوں ایسی کیفیت بول کی منذر طول مرض ہوتی ہے **علامات جو بول کے رقیق ہونے
سے ماخوذ ہیں** ۔ رقت بول کی کبھی مثل مرض ذیابیطس کے ہوتی ہے اور اسوقت پیاس ہر وقت معلوم ہوا کرتی ہے اور لحظہ لحظہ پیشاب
ہوا کرتا ہے اور آسانی دفع ہوتا ہے اور رقت بول کی بوجہ خامی اور وقوع سدہ کے ہوتی ہے جو خروج مادہ کو مانع ہو اور کبھی بوجہ ضعف قوت مغیرہ
کے اور ایسے وقت میں خروج بول کا بسہولت نہیں ہوتا اور رقت میں خرابی بہ نسبت ذیابیطس کے کم ہے اگر بول رقیق امراض حادہ میں چند روز
رہے تو اختلاط عقل کا خوف ہو گا پھر اگر بعد عروض اختلاط کے بھی رقت بول یکساں رہے موت سریع پر دلالت کریگا اسلئے کہ مواد حار اور
دماغ پر ہوتے ہیں پس اپنے افعال سے معطل ہو جاتا ہے اگر بول میں غلاظت پیدا ہو مگر مرض میں خفت حاصل ہو اکثر یہ غلظ بوجہ پگھلنے اعضاء کے ہوگا
اگر بول سپید بکثرت خارج ہو زمانہ تزید حمی میں یعنی زمانہ صعود کی میں ہ صعود لذت و انحدر میں تو یہ رنگ اور کثرت بول اورام اعضاء کے زیریں پر

HAKEEM SHOUKAT ALI

دلالت کریگا قوام بول مین بحث مفصل انشاء اللہ آیندہ مین کیجاتی ہے اور جداگانہ اُسکا بیان ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ رقت قوام بول شامہ بول سیاہ اور
سرخ کے ہمراہ جمع نہین ہوتی اگر کسی مقام پر ایسا اتفاق ہو دو صورت سے خالی نہ ہوگا یا کوئی شے مطعوم اور مشروب سبب اس رنگ کی ہو خواہ جو خلط
کہ اُسکا رنگ بول مین ہے اسقدر قوی ہے کہ باوجود قلت مقدار کے صبغ ہوا ہے اسلیئے کہ اگر اسکے مقدار مین کثرت ہوتی بول مین غلظ بھی پیدا ہوتا علامات
جو بول غلیظ القوام و مکدر ہونے سے ماخوذ ہین جسوقت بول رقیق حمی لازمہ مین غلیظ ہوجائے اور علامات جیدہ موجود ہون بحران مرض کا بذریعہ
عرق ہوگا اور علامات جیدہ نہ ہون اور تپ مین احتراق شدید ہو دلیل مشتعل ہونے حرارت کی قلب یا کبد مین ہے بول غلیظ کا صاف ہوجانا قبل بحران
کے علامات جیدہ نہین ہے اسلیئے کہ یہ امر جس مادہ پر دلیل ہو نیز اس بات پر کہ طبیعت دفع مادہ مذکور سے عاجز ہے بول غلیظ یا کدورت جسمین کوئی شے
تہ نشین نہ ہو اور اس مین قوام کی صفائی کسی طرح پر نہ ہو جوشش اخلاط پر بوجہ شدت حرارت غریب کے اور ضعف حرارت عزیزی پر دلیل ہوتا ہے
یعنی حرارت عزیزی بوجہ ضعف کے نضج مادہ کا نہین کرسکتی اور یہ علامات ردی ہے بول غلیظ سے خصوصاً بروز چہارم پیشتر بحران حیات اعیائی
وغیرہ کا ہوتا ہے خصوصاً اگر ہمراہ اس بول کے رعاف بھی ہو **علامات جو بول کے رنگ سے ماخوذ ہین** بول سپید حمی حادہ مین سیلان مدہ
کو مخالف جہت عروق اور آلات بول مین دلالت کرتا ہے پس اگر یہ مادہ بطرف دماغ کے متوجہ ہوتا ہے اُسوقت درد سر اور سرسام پیدا ہوتا ہے
اور اکثر بطرف احشا کے رجوع کرتا ہے اسوقت ورم احشا پر دلیل ہوتا ہے پھر اگر علامت سلامت کی موجود ہو کثر اسکا اخراج بذریعہ قے پر دلیل ہوگا
اور اکثر اخراج اُسکا بذریعہ اسہال کے ہوتا ہے خصوصاً اگر علامت قے کی نہ ہو اور اسوقت تیج اور خراش امعا اس سے واقع ہوگا پھر اگر بول سپید
اور رقیق ہو اور حمی حادہ ہو بعد اُسکے کدورت اور غلاظت پیدا ہو مگر سپیدی رنگ کی باقی رہے تشنج اور موت پر دلیل ہے **علامات جو ماخوذ
ہین بر وقت سیاہ ہونے بول کے حمیات مین**۔ ہر وقت بول سیاہ سے امراض حادہ مین حکم ہلاکت مریض کا صحیح نہین ہے اگر بول سیاہ بذات
خود علامت ردی ہے اور اگرچہ ہمراہ بول سیاہ کے دیگر علامات ردی بھی موجود ہون مگر قوت قوی ہو اور استفراغ اخلاط مختلف پر قادر ہو کہ ہر جنس کے
مادہ کو مستفرغ کرسکے اور اس بول کے بعد خفت اور استراحت حاصل ہو جیسے وہ عورات جو استفراغ طمث خواہ حیض کے ساتھ اخلاط ردی کا بھی
استفراغ کرتی ہین اسلیئے بول سیاہ عورات مین اسلم ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بول سیاہ جس قدر مقدار مین کم ہو اُسیقدر بُرا ہے کہ دلالت
فنائے رطوبت پر کرتا ہے ایضاً جسقدر بول سیاہ امراض مین غلیظ ہو بُرا ہے اگر بول سیاہ مائل برقت اور لطافت ہو اور اُسمین ثفل متعلق ہو یعنی وسط
مین ٹھہرا ہے اور بو اُسکی تیز ہو اور ظہور ان علامات کا بول مین امراض حادہ کے ہو درد سر اور اختلاط عقل کی خبر دیگا علاوہ اسکے بول سیاہ کا یہ ہو کہ رعاف
خون سیاہ پر دلالت کرتا ہے اسلیئے کہ مادہ تیز اور غالب ہوا اور پیشتر اس بول کے ہمراہ عرق بھی بوجہ حرارت کے برآمد ہوتا ہے بشرطیکہ حرارت نہ بہت کم ہو اور نہ
بافراط ہو اور بطرف عضل اور مسام کے دفع ہو اور عرق سے پہلے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اگر اس بول سیاہ کے ہمراہ جسمین کوئی شے گول اور مدور ہو عدم
رائحہ یعنی مطلق کسی قسم کی بو نہ ہو اور تلاحجین مین اور ورم شراسیف کے نیچے اور عرق بارد موت مریض پر دلیل ہے اور اسطرح کا تمدد شراسیف مین تشنج پہ
اور اسطرح کا عرق ضعف قوت پر دلیل ہوتا ہے بول رقیق مائی جو مائل بسواد ہو بوجہ رقت کے طول مرض پر اور بوجہ سواد کے برودت پر دلالت کرتا
ہے۔ یہ بھی کہتے ہین کہ بول سیاہ اور لطیف جس شخص کے برآمد ہو اور اُسے خواہش طعام کی ہو فوراً مرجائے گا۔ بول سیاہ رقیق جسوقت سنجین یا منتقل
ہو جائے اور غلاظت بھی نمودار ہو اور باین ہمہ راحت مریض کو پیدا ہو جگر کے مرض پر دلالت کریگا خصوصاً یرقان پر اسلیئے کہ یہ تغیر اور احتمال ہے جوقت کہ
بطرف غلظ کے اور سواد سے بطرف شقرت کے ہوا ہے نقصان حرارت اور وقوع ہضم پر دلیل ہے اور نقصان حرارت اور درستی ہضم کے ہمراہ
خواہ اُن کے اجناس اعراض کی وجہ سے ہو اور یہان مفروض ہو کہ خفت نہین ہوتی اسلیئے کوئی مادہ جگر مین ضرور ایسا جائے گیر ہوا ہو کہ اسکا تغیہ

نہیں ہوسکتا اور بوجہ اسکے سدہ واقع ہوتے ہیں بلکہ اگر یہ مادہ بحدت ہو بہت جلد دیکھتے ہی دیکھتے ورم پیدا کریگا۔ وہ بول سیاہ جو حمیات حادہ میں تھوڑا تھوڑا
زمانہ طویل میں خارج ہو اور اُسکے ہمراہ درد سر دوار گردن بھی موجود ہو زوال عقل پر رفتہ رفتہ دلیل ہے مگر عورات میں یہ بول بہ نسبت مردوں کے اسلم ہوتا
ہے علامات ماخوذہ حمرت بول سے امراض حادہ میں جسوقت بول سرخ میں رقت ہو اور دیگر علامات اچھے اُسکے ساتھ پائے جائیں بحران
کے جلد واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے اور علامات ردی ہوں تو سرعت موت پر دلیل ہے مگر جس حال میں التہاب شدید پر دلالت کی غرض سے رقت بول مع سرخی کے امراض حادہ میں بوجہ خوف اختلاط عقل پر
دلیل ہے بول سرخ غلیظ امراض حادہ میں اگر تھوڑا تھوڑا اور متواتر آئے بہتر ہے مگر خطرناک ہے اسلئے کہ ایسا بول حرارت شدیدہ اضطراب پر ہے طبیعت پر لیکن اگر کثرت سے ہو اور ثقل زیادہ ہو تو دلالت
کرے گا کہ مادہ مرض کو طبیعت نے منحرف کر دیا خصوصاً حمیات مختلطہ میں۔ محض خون کا پیشاب امراض حادہ میں قاتل ہے اسواسطے کہ اشتعال شدید
خون پر دلالت کرتا ہے کہ جسمیں تیزی اور غلیان ہے اور ایسے ہی بول سے خوف اُس اختناق کا ہوتا ہے جو بسبب امتلائے تجاویف قلب کے پیدا
ہوتا ہے اگر یہ خون بطرف قلب کے متوجہ ہو اور سکتہ کا خوف ہوتا ہے اگر اسکا میلان بطرف دماغ کے ہو جو بول نہایت سرخ ہو اور حمیات احیائی ہو اور
اسمیں اگر غلظ پیدا ہو جائے بعد اسکے ثقل بکثرت بالاستیطاح ہو جو تہ نشین نہ ہو سکے اور درد سر بھی موجود ہو طول مرض پر دال ہوگا اسلئے کہ مادہ عاصی ہے قبول
نضج نہیں کرتا اسی وجہ سے ابتدا میں غلیظ نہ تھا اور جب غلیظ ہوا اور رسوب بسرعت پیدا نہ ہوا اسکا بحران غالباً بذریعہ عرق کے ہوگا اسلئے کہ مادہ بطرف
عروق کے مائل ہے اور یہی بول مشابہ بول یرقانی کے ہوتا ہے فرق اسمیں اور بول یرقانی میں یہ ہے کہ یہ بول کپڑے کو رنگین نہیں کرتا خلاصہ یہ ہے کہ
بول سرخ جسکا ثقل بھی سرخ ہو نیم خام اور خامی پر دلالت کرتا ہے اور طول مرض پر بھی دلیل ہوتا ہے خصوصاً سرخی جسوقت شدید نہ ہو اور مائل
بہ کدورت ہو۔ بول اشقر حمی حادہ میں جسوقت مائل بسیاہی یا بسپیدی ہو جائے ردی ہے اسلئے کہ سپید ہونا اشقر کا کسی طرف صعود مادہ پر دلالت کرتا ہے
اور سیاہ ہونا اُسکا تیزی کیفیت مرض پر علامات جو رسوب سے ماخوذ ہیں جو رسوب کہ اسکا قوام اور رنگ ایسا مختلف ہو جو کثرت اخلاط مختلفہ
پر دلالت کرے ردی ہے اور نہایت ردی وہ رسوب ہے جسکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہوں کہ یہ رسوب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ طبیعت دفع مادہ جب
قادر ہوئی کہ اجزا چھوٹے ہوئے۔ ملاست یعنی چکنا ہونا رسوب کا اکثر خوبی حال پر دلالت کرتی ہے بہ نسبت بیاض کے لیکن اکثر جس کے بول میں
ثقل چکنا چھوڑ دیا رہتا ہے اور جسکا ثقل سپید ہو جاتا ہے بشرطیکہ ثقل ایسا مختلف ہو اور اجزا اُسکے پراگندہ ہوں اسلئے کہ قوام کی درستی سے
قابلیت دفع ہونے کی زیادہ پیدا ہوتی ہے بہ نسبت درستی رنگ کے ایضاً ملاست ثقل دلالت کرتی ہے کہ اخلاط مرض سے زیادہ متاثر نہیں ہوئے جیسے
کہ رسوب جید کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جائیں دلالت کرینگے کہ طبیعت نے اپنا فعل رسوب میں زیادہ کیا اور مرض نے اُسمیں کچھ فعل نہیں کیا رسوب
جو بطور کف اور جھاگ کے ہو کہ اُس کی سپیدی میں اجزائے ہوائی کی آمیزش زیادہ ہو بہت ردی ہے اور خارج حد طبیعت سے ہے رسوب خام بھی
ردی ہے جس رسوب کی فوقانی جانب باریک اور متحرک ہو افضل ہے اس رسوب سے جسکی اوپر کیجانب مسطح اور بستہ ہو اور اسی رسوب متحرک کو زیادہ
دلالت اس بات پر ہے کہ مرض کا منتہی قریب ہے اور مرض حاد ہے جس رسوب سے پہلے رقت بول نہ ہو اور ثقل مفقود نہ ہو بلکہ وہ ابتدا سے موجود رہے
دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ خلط میں کثرت ہے مگر اسپر دلالت نہیں ہے کہ خلط میں نضج بھی ہے بلکہ نضج اُسوقت دریافت ہوتا ہے کہ رسوب بعد زمانہ
نضج کے آئے اور ابتدا میں بول رقیق ہو اور پہلے رسوب کم ہوتا ہو اور بعد نضج کے زیادہ ہوا ہو اور جب تک یہ باتیں نہ ہوں دلالت یہی ہوگی کہ مادہ غلیظ
اور ثقیل بکثرت ہے اور مزمن ثقیل ہے اسیطرح رنگ میں بھی یا وقتیکہ بدون رسوب کے خیریت اور نضج پر دلالت نہیں کرتی اور کبھی زیادتی رنگ کی بسبب الم اور شدت
حرارت اور گرسنگی کے پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ بھوک میں رنگ بول کا بڑھ جاتا ہے۔ اور ثقل کم ہو جاتا ہے رسوب سرخ کثرت خون اور نضج کی تاخیر پر
دلالت کرتا ہے اور ہمراہ رسوب سرخ کے حمیات محرقہ میں کرب اور غم بھی پایا جاتا ہے اگر رسوب سرخ چالیس دن برابر پایا جائے مرض میں طول

ہوگا اور بحران کی تائید ساتویں دن حرکت ہوگی ایضاً رسوب سرخ جو متعلق ہو اور اسکو میلان اوپر کی جانب ہو جس وقت لطیف بول میں پایا جائے امراض حادہ
میں اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہے پھر اگر ایسا رسوب ہمیشہ ہے تو خوف ہلاکت کا ہے اور اگر قوام بول کا غلیظ ہونا شروع ہو اور رسوب متعلق بیٹھنے لگے
اور سفید ہوتا جائے سلامت مریض پر دلیل ہوگا جو رسوب بشکل پارہ گوشت کے حمیات حادہ میں بدون دلائل نضیج کے پیدا ہو اسبات پر دلیل ہے کہ
اعضا سے کٹ کر گرتا ہے اور گردہ سے نہیں۔ اور اگر ہو وقت نضیج موجود ہو اور تپ ایسی نہو جو اعضا کو گھلادے حالات گردہ پر جیسا امراض گردہ میں بیان
ہوا دلالت کریگا۔ جو رسوب مشابہ مچھلی کے چھلکوں کے سفید اور سخت ہو اور علامات نضیج کی نہ ہو اور حمی حادہ ہو دریافت کرنا چاہئے کہ تپ تیز تھے اور
پڑی اور رگوں کو چھیلا ہو اگر یہ باتیں نہ ہوں تو یہ چھلکے مثانہ کے جاننا چاہیے۔ رسوب نخالی یعنی بشکل بھوسی کے بھی مثانہ کے چھلنے پر دلالت
کرتا ہے اور اس بات پر کہ تپ تند اور عمق بدن سے نکلتی ہے اور فرق درمیان اس رسوب کے جو شبیہ پوست ماہی کی ہو اور درمیان رسوب
نخالی کے یہ ہے کہ نخالی میں باوجود علامات الم مثانہ کے نضیج بول اور غلاظت قوام بھی ہوتی ہے **علامات جن کا اعتبار چند احوال کے اجتماع
سے بسبب چند دلائل کے لون اور قوام وغیرہ سے ہوتا ہے** اول ان علامات کا جنکی بول سے ذکر ہوتا ہے بول دہنی وہ بول
ہے جسکا رنگ اور قوام مشابہ تیل کے ہو اور یہ بول اگرچہ ردی ہے لیکن جس وقت اور دلائل سلامت پر دلیل کریں اس بول سے کچھ اندیشہ نہیں۔ ہان اگر
رسوب زیتی ہو تو نہایت ردی ہے خلاصہ یہ ہے کہ رسوب خالص زیتی ردی ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے کہ تیل کے رنگ میں زردی اور سرخی ملی ہوئی نظر آئے
جس وقت زیتی بعد بول سیاہ کے پیدا ہو دلیل خوبی کی ہے جیسا حکیم روفس نے دیکھا ہے زیتی میں سب سے بدتر یہ ہے کہ ابتدائے مرض میں
ہو اور جس وقت دلائل رداءت کے موجود ہوں اور چوتھے دن بول زیتی پیدا ہو مریض کے چھٹے روز مرجانے کی خبر دیتا ہے اور بدون علامات ردی
کے ساتویں روز جو بول دفعتہً علامات محمودہ سے متغیر ہو علامات ردی کی طرف امراض حادہ میں موت پر دلیل ہے اسلیئے کہ یہ بول سقوط قوت پر
دلیل ہوتا ہے جو دفعتہً بوجہ صعوبت اعراض کے پیدا ہو بول دہنی مشیر اختلاط عقل پر دلیل ہوتا ہے اسلیئے کہ یہ بول بوجہ خشکی کے پیدا ہوتا ہے
جس بول میں خون کے خشک ٹکڑے حمی حادہ میں برآمد ہوں اگر اسکے ہمراہ خشکی پیدا ہو علامات ردی ہے پھر اگر سیاہی بھی اسکے ساتھ ہو بہت
ردی ہے خون کا پیشاب حمی حادہ میں بدون شدت اور احتراق اور شگافتہ ہونے اوعیہ خون اور ان رگوں کے جو بنامہ جداول ملقب میں نہیں ہوتا
اور خون کا بستہ ہونا بوجہ شدت حرارت کے ہوتا ہے۔ بول سپید اور رقیق جسمیں برنیثی یعنی پھیپھڑے اور سحاب یعنی بلکہ ابر سا ہو اور اسکا رنگ زرد ہو خطرہ عظیم
پر دلالت کرتا ہے اسلیئے کہ اسکے دلالت اضطراب اور بشدت تیزی مادہ پر ہوتی ہے۔ بول سیاہ رقیق کے احکام فصل سابق میں بقدر کفایت بیان ہو چکے
بول رقیق اشقر ابتدائے حمیات حادہ میں جس وقت متغیر بطرف سپیدی یا اور غلاظت کے ہو جائے بعد اسکے حکم ظاہر ہوتا ہے اور تیرہ رنگ مثل بول خر کے اور بعد
تصعد نکلنا شروع ہو بعد بیداری اور قلق بھی ہو دونوں جانب کے تشنج پر دلیل ہوتا ہے کہ اس کے بعد موت واقع ہوتی ہے بشرطیکہ علامات جیدہ ان
علامات پر غالب نہوں اسلیئے کہ بول اشقر میں رقت بدون غلبہ خلط صفراوی اور حادہ کے نہیں ہوتی اور اسمیں غلاظت اور تیرگی بدون صعوبت مرض کے پیدا
نہیں ہوتی اور بدون اسکے کہ اضطراب احوال مادہ میں ہو۔ بعض اطبا کا قول ہے کہ خونی رنگ کا بول جو مقدار میں معتدل ہو نہایت ردی ہے خصوصاً اگر
محموم کو مرض عرق النسا کا بھی ہو **علامات ردیہ جو کیفیت خروج بول سے ماخوذ ہیں** جس وقت وہ مریض جو مبتلا حمی حادہ میں ہے دفع بول
قلیل پر قادر ہو اور بخوبی اخراج بول نہ کر سکے اور بوقت پیشاب کرنے کے درد بھی پیدا ہو مگر قرحہ خراوہ ورم آلات بول میں نہ ہو اور نبض میں تواتر اور
ضعف پیدا ہو پس علامت ردی ہے اگر حمی دائمی حادہ میں بول کا احتباس ہو جائے اور درد سر کی شدت اور عرق کی کثرت ہو دلالت حدوث کزاز
پر ہے جو بول قطرہ قطرہ حمی خفیف میں رکے اعراض میں سکون ہو برآمد ہو دلالت رعاف پر کریگا۔ پھر اگر حمی حادہ محرقہ ہو حالت ردی پر دلالت

کرے گا جو دماغ پر طاری ہوتی ہے اور تپ خفیف اور سبب ہو کثرت امتلا اور ضعف طبیعت پر دفع بول کی دلیل ہو گی جو بول بدون ارادہ کے حمیات میں
خارج ہو سبب اسکا ضعف قوت ماسکہ اور پیدا ہونا کسی آفت کا دماغ میں ہوتا ہے اور یہ کیفیت پیدا نہ ہو گی بدون اسکے کہ مادہ تیز اور گرم دماغ تک
پہونچے اور اسکی اذیت میں اعضائے عضلی بھی شریک ہوں مثل مثانہ وغیرہ کے **علامات ردیہ جو بول میں ہوتے ہیں**
بول مائی اور اسود اور بدبو اور غلیظ اور ردی ہے اور جو بول کہ جو اسکے نیچے اور تنگ مثل دخان کے ظاہر ہو بہت جلد مہلک ہوتا ہے ایضاً جو بول کہ اسکا
رنگ مثل بول الحمیر کے ہو اور بدبو اسپر غالب ہو قتال ہے **علامات مردیہ اجناس مختلفہ کا بیان اور یہ کہ ان میں سے کون قتال ہے** جس وقت
تپ اور نفس یعنی ہر دو اور اختلاط عقل مجتمع ہوں یہ علامت قتال ہے جس وقت تمام بدن کا لمس میں ہوا اور بول میں بھی اختلاف پایا جائے اور
تپ اور دست کا رنگ بھی مختلف ہو واضح ہو گا کہ طبیعت مبتلائے اخلاط مختلف اور امراض مختلفہ کی ہے کہ ان سب کی مقاومت کی محتاج ہے اور یہ مقاومت
ضرور آخر کار طبیعت کو عاجز کرے گی جس وقت حمی لازم میں برودت ظاہر جسم کی اور سوزش اور حرارت اندرونی اور شدت تشنگی کی یکجا ہو پس مرض قاتل ہو جس وقت
دانت بجنے کیساتھ اختلاط عقل بھی مجتمع ہو مریض قریب بہلاکت ہو گا اگر بیمار کو دفعۃً اسہال سوداوی عارض ہو اور شکم میں سوزش اور لذع اور الم جو سوزش
پیدا کرتا ہے پیدا ہو اور خفقان اور غشی بھی عارض ہو پس یہ علامت موت مریض کی ہے جس وقت پیشانی سے عرق سرد بر آمد ہو اور ناخن زرد ہو جائیں خواہ سبز
اور سوت میں ناخن کے تغیر پیدا ہو اور زبان میں ورم ہو جائے اور زبان پر خواہ بدن میں کسی اور جگہ شور غریب یعنی نئے طرح کے دانے پیدا ہوں پس موت
قریب ہے جس وقت اطراف سرد ہیں مع ضربانی ہو اور اختلاج بھی ہمراہ تپ کے ہو اور رہا ہے ہمراہ آنکھ کی حرکت بڑہی ہو خرابی اور زبون حالی کی ضرور امید
کرنی چاہیے اسلیے کہ اختلاج ریاح نافخ پر دلالت کرتا ہے اور ضربان بوجہ ورم شدید اور شدت حرکت رگ سے پیدا ہوتا ہے عرق کثیر اور نفس جس میں ضربت
شدید متصل حرکت عظیم کی ہو ہمراہ جنون مرض کے ہوتی ہے پھر بھی تامل کرنا ضرور ہے کہ اکثر ضربان اور اختلاج اندرون حشا تک نہیں پہونچتا بلکہ فقط اکثر
مراق میں ہوتا ہے اور یہ ضربان مضر نہیں ہے اگرچہ ورم بھی اسکے ساتھ ہو لیکن اگر ورم بافراط عظیم ہو البتہ اسوقت ضربان مضر ہے اگر یہی حال
ضربان وغیرہ کا میں و تنگ برابر ہے اور ورم اور تپ میں تسکین پیدا نہ ہو ظاہر ہے ورم پھٹ کر خون جاری ہو گا اور بیشتر اس اذیت سے مریض کو نجات
اس طرح ہوتی ہے کہ بول بکثرت بر آمد ہوتا ہے اور مادہ ورم براہ بول دفع ہو جاتا ہے اور انتقال مادہ کا بجانب اطراف خصوصاً پاؤں کی طرف
دفع ہوتا ہے جو لوگ بوجہ امراض کے ضعیف ہو گئے ہیں جس وقت ان مریضوں کو نفس متواتر اور غشی عارض ہو پس قریب بموت پہونچے ہیں اور چار گھنٹہ
سے زیادہ نہیں جی سکتے جس وقت کوئی شخص جو حمی محرقہ میں گرفتار ہو اور دفعۃً خفت اور سکون حرارت میں بدون آثار بحران کے پیدا ہو کہ نہ کسی
طرح کا استفراغ ظاہر ہو اور نہ انتقال مادہ کا اور نہ فرو ہونا بخوبی حرارت کا ظاہر ہو اور نہ ہوائے گرم سے بطرف ہوائے سرد کے ایک ہی شہر
خواہ دوسرے شہر میں گیا ہو اور ایسے نبض کی شدت فرو شت ہو جائے اور سکون پیدا ہو جائے حکم اسکی موت کا فوراً ہی کرنا چاہیے جس وقت کوئی مریض
تپ میں مبتلا ہو اور دفعۃً اسکا قلب پھڑکنے لگے اور قبض شکم بدون کسی سبب معلوم اور معروف کے پیدا ہو عنقریب مرجائیگا جو کوئی مرض گرم
میں مبتلا ہے اور پہلے اسکا بول متغیر لطیف ہوتا ہو بعد ازاں غلیظ ہو جائے اور اجزا میں پراگندگی بوجہ جوشش کے پیدا ہو اور رنگ بول کا
سپید ہو اور ایسا ہی متفرق الاجزا باقی رہے گویا گدھے کا پیشاب ہے اور بدون قصد اور ارادہ کے پیشاب ہوا کرے اور بیداری اور قلق کی زیادتی
ہو پہلے اس کے بدن کی دونوں جانب میں تمدد ظاہر ہو گا بعد ازاں مرجائے گا۔ کہتے ہیں کہ اگر پہلے سپید پیشاب ہوتا ہو اور پھر مری یعنی آبکامہ جو دوا
مرکب ہے اسکے مانند ہو جائے اور اسپر کف بھی نمودار ہو بعد ازاں ناک سے دونوں طرف خون سیاہ روان ہو یہ علامت بد ہے اور ردی بہت
بعض ایسے علامات مردیہ جو براہ تجربہ اطبانے ذکر کیے ہیں اور قیاسی دلائل سے انکا اثبات بہت دشواری سے ہو سکتا ہے از انجملہ یہ ہے کہ جب

کسی آدمی کی ورید شریانی پر جو گردن مین ہے ایک دانہ مثل کدو دانہ کے برآمد ہو اور اُسکے ہمراہ سپید دانہ چھوٹے چھوٹے بہت سے نمودار ہون اور تیز
چیزون کے کھانے کی خواہش اور رغبت پیدا ہو بہت جلد مرجائے گا۔ یہ بھی کہتے ہین اگر کسی آدمی کی کنپٹی پر دانہ سُرخ اور سخت پیدا ہو اور اُس کی آنکھون
مین خارش بشدت پیدا ہو چوتھے روز مرجائے گا از انجملہ جس شخص کے جسم مین دانے مثل مسور کے اُس کی آنکھ کے نیچے برآمد ہون دسوین روز مرجائے گا
اور یہ مریض شیرینی کو بہت دوست رکھے گا اور خصوص حلوائے شیرین کو کہتے ہین کہ مرض شدید کوئی کیون نہ ہو اگر دفعتہً عارض ہو اور اُسکے بعد تپ یا خلفہ عارض
ہو دلیل موت کی ہے کہتے ہین جسوقت محموم خواہ اور کسی مریض کو ورم یا قرحہ زم عارض ہون ابداً اُس کی عقل زائل ہو جائے مرجائے گا۔ کہتے ہین جب
کسی آدمی کے بدن مین خواہ چہرے مین ترہل یعنی ڈھیلا پن عارض ہو اور آنکھین بے رونق ہون اور اوائل مرض کے ناک مین کھجلی پیدا ہو دوسرے روز
مرجائے گا خواہ تیسرے روز۔ کہتے ہین کہ اگر کسی شخص کے زانو پر مثل نخود کے دانے گول اور سیاہ پیدا ہون اُسکے گرد سُرخی بھی ہو بہت جلد مرجائیگا
پچاس روز اُس کی ہلاکت کا انتظار کرنا چاہیے اور علامات اسکے موت کی یہ ہے کہ سر اور سینہ نکلے **علامات طول مرض** کے طول مرض یا بوجہ غلظت اخلاط
کے ہوتا ہے خواہ تدبیر مین غلط اور بیقاعدہ کرنے سے اور بہرحال طول مرض مین قوت معدہ ضعیف ہو جاتا ہے اسلیے کہ طول مرض سے ہزال اور ناتوانی قسم معدہ مین آجاتی
ہے علامات طول مرض کے نضج مین دیر اور تاخیر ہونی اُس قسم خاص کے نضج مین جس سے نضج پر استدلال کیا جاتا ہے یا رسوب تہ نشین ہونے مین تعلل مین
تاخیر ہو جو متعلق رہتا ہو خواہ ہمیشہ رسوب احمر برآمد ہو۔ ایضاً لاغری بدن اور خصوصاً چہرے کی کہ ظاہر ہونی طول مرض پر دلیل ہے اسی طرح اگر مرض حادہ
مین ورم عظیم اور چہرہ پھولا ہوا ہو اور شراسیف متنفخ ہون ایسے کہ دُبلے نہ ہوسکین۔ دریافت کرنا چاہیے کہ تحلل ہو اور کم ہوتا ہے اور مرض مین طول ہوگا
اگر بحران کے علامات قبل نضج مادہ کے پیدا ہون۔ اور قوت ساقطہ ہو خواہ علامات موت کے پیدا ہون مرض مین طول ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ
خوف دلانیوالی چیزین اور آلام جو بروز بحران واقع ہون اور اُن کے ہونے سے کوئی ضرر پیدا ہو نہ فائدہ اور بحال خود باقی رہین تو مرض مین طول ہوگا خصوصاً
اگر یہ علامات ابتدائے مرض سے شروع ہون اور آخر مرض مین ظہور ایسے علامات ہائلہ کا اچھا ہے اور کثرت سے برآمد ہونا عرق کا بھی طول مرض پر دلیل
ہوتا ہے جسوقت ہمراہ استفراغ قلیل کے جو دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مقابلہ مادہ کے پیئے حرکت کی ہو اور باوجود تحریک کے دفع مواد سے طبیعت
کے عاجز ہونے کو تمام اور کمال ظاہر کرتا ہو خواہ یہ استفراغ عرق ہو خواہ رعاف خواہ اسہال وغیرہ حاصل یہ ہے کہ جب ایسے استفراغات کے ہمراہ اور علامات
جید پیدا ہون یا علامات ردی ہمراہ اُن استفراغات کے موجود نہ ہون طول مرض پر دلیل ہونگے۔ اگر رسوب سُرخ چالیس روز تک برابر باقی رہے
اور سپید ہو خبر طول کی دیگا تا اینکہ اُمید بحران اور زوال کے ساٹھ دن تک ہوگی ابتدائے مرض مین احتلام دلیل طول مرض پر ہوتا ہے۔ اگر
علامات طول مرض کے اوائل مرض مین پائے جائین اُن کی دلالت قوی نہین ہے مثل اُن علامات کے جو بعد زمانہ ابتدا کے پائے جائین اور طول مرض
پر دلیل ہون اگر ایسے علامات جو مرض کی عسرت زوال پر دلیل ہون اور اُن کے ظہور کا زمانہ اوسط ایام خواہ اواخر ایام مرض مین مشتبہ ہو اسوقت
حکم اور انداز مین تامل کرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ یہ علامات کسدن تھے اور کسدن متغیر ہوئے اسلیے ہے اور جو شروع اوسط ایام انداز کے مذکور
ہین اُن کی مراعات کرنی چاہیے اور حال قوت اور سن اور بلد اور فصل اور مزاج اور حال حرکات مرض کی کیفیت اور کمیت اور تقدم و تاخر مین اور
اُن کے اوقات مین نظر کرنی چاہیے خصوصاً منتہی حمیات حادہ اور اُن حمیات کی طول اور قصر مین کہ یہ امور از قسم حرکت ہین خواہ از قسم سکون اور جیسا مناسب
بحال حالات ہو ویسا حکم کرنا چاہیے **علامات اس بات کے کہ مرض بذریعہ بحران منقضی ہوگا یا بطریق تحلل** ۔ اگر قوت قوی ہو
اور مرض مین حدت ہو اور تپ تیز ہو اور مرض مین زیادہ ہو مقدار اور کیفیت نوبت کی بڑھتی جائے اور سن اور فصل ایسی ہو کہ تحریک مادہ کو بطرف بحران کے مائل
کرے اور سکون مادہ کی باعث نہ ہو اور اسیطرح نضج خواہ عدم نضج کے علامات ہائلہ اور خوف دلانے والے موجود ہون اور اُن کے ذریعہ سے

بعجلت انقضائے مرض خواہ وقوع موت دریافت ہو۔ مرض بذریعہ بحران کے دفع نہ ہوگا اور اگر اشیائے مذکورہ از قسم تنگی قوت اور شدت اعراض کم اور کیف
میں برعکس سابق ہو علامات الطول کے موجود ہوں مرض میں طول ہوگا پس خواہ بذریعہ تحلیل کی ہلاکت مریض ہوگی خواہ زوال مرض کا بھی بذریعہ تحلیل ہو جائے گا۔
اور اگر بعض امور مقتضی طول کے ہوں اور بعض امور سے سرعت زوال مرض کا سمجھا جائے ایسی صورت میں بحرانات مرض کے ناقص ہوں گے اور اوقات
میں تاخیر از قسم ان کی انتقال ہوگی۔ موت و حیات پر استدلال براہ قوت اور بذریعہ تعیین کرنے والے علامات ہر ایک قسم کے کیا جاتا ہے احکام نکس کے
نکس اور دوبارہ واپس آنا مرض اول کا سب سے برا وہ ہے جو بعد ضعف قوت کے ہو کیونکہ اس کے ہمراہ بالضرور علامات ہلاکت کے ہوتے ہیں اگر سوء تدبیر
مریض یا طبیب سے نکس واقع ہو بہتر ہے بہ نسبت اس نکس کے جو خود بخود با وصف صواب تدبیر کے پیدا ہو۔ منجملہ ان خطاؤں کے جو موجب نکس ہوتی ہیں
مسخنات کا زیادہ استعمال کرانا خواہ ایسی دواؤں کا جن سے اشتہائے طعام اور درستی ہضم کی بہت جلد ہو جائے جیسے گلقند عسلی یا قرص ورد خواہ اور
جوارشات جنہیں تسخین زیادہ ہے جو بقیہ مادہ کا بعد بحران رہجاتا ہے اور اسکے اخراج خواہ تحلیل کی تدبیر طبیعت خواہ صناعت سے نہ ہو نکس پیدا کرتا ہے
علامات نکس کے جس شخص کی تپ بعد بحران کے بشرطیکہ بحران تام اور جید ہو ٹھہر نہ جائے خصوصاً اگر بحران بذریعہ جدری یا یرقان خواہ بذریعہ جرب کے ہوا ہو
اور خلاصہ یہ ہے کہ جو بحران بذریعہ اخراج مادہ کے بطرف جلد کے ہوا ہو اور پھر تپ میں سکون اور خفت پیدا نہ ہو نکس واقع ہوگا کبھی نکس پر استدلال بوجہ ضعف
قوت اور ضعف اشتہا اور غثیان سے کیا جاتا ہے اور خبث نفس اور قلت ہضم اور فساد طعام معدہ میں اسطرح کہ غذا ترش ہو جائے خواہ
بطرف دخانیت کے مائل ہو اور ترسیعے میں اور نواحی جگر اور طحال میں انتفاخ پیدا ہو اور نوم میں فساد واقع ہو اور بیداری دیر تک ہو اور پیاس میں شدت
ہو اور چہرے پر تہیج زیادہ پیدا ہو کہ بالخصوص یہ علامت نکس کی بہت بری ہو اور خصوصاً تہیج اوپر کی پلک میں علی الخصوص ورم اس پلک کا اور اسیطرح
اسکا باقی رہنا اگرچہ تہیج چہرہ کا زائل ہو جائے۔ منجملہ دلائل نکس کے یہ بھی ہے کہ بدن مریض کا قبول طعام اچھی طرح نہ کرے اور بوجہ تغلیظ تدبیر کے لاغری
بدن کی زائل نہ ہو خصوصاً اگر ایسے اعراض روز بروز نکلا ہوں اور اشتداد ہر وقت نوبت اس مرض کے جو پہلے تھا ہوا کرے کبھی استدلال نکس پر
بذریعہ نبض کے کیا جاتا ہے اگر نبض میں سرعت اور تواتر باقی رہجائے اور خراجات بحرانی جو برآمد ہو کر اندر کیطرف غائب ہو جائیں اور بول سے بھی استدلال
کیا جاتا ہے اگر اسمیں کسیقدر زیادتی رنگ کی زردی خواہ شقرت یا حمرت سے باقی رہ جائے یا خام ہو کہ نہ اسمیں تعلق ہے اور نہ رسوب۔ ایضاً
استدلال بذریعہ بول اسوقت بھی کیا جاتا ہے کہ مریض صحت یافتہ کا بول ہنوز لون طبعی کو نہ پہنچا ہو بعض فصول کو نکس پر زیادہ دلالت ہے بہ نسبت
بعض فصول کے جیسے خریف کہ اس میں نکس زیادہ واقع ہوتا ہے بہ نسبت اور فصلوں کے۔ اور بعض اقسام مرض کے بھی زیادہ لائق نکس کے
ہیں اور انہیں حالت زیادہ ہے نکس کے واقع ہونے پر جیسے حمیات ورام اگر بعد ان کے زوال کے کسیقدر التہاب حرارت باقی رہجائے
احشا میں خواہ صرع اور سدر یا دوار خواہ درد گردہ اور طحال درد شقیقہ خواہ درد سر جسے بیضہ کہتے ہیں اور امراض نوازل اور جو امراض کہ نزلہ سے پیدا ہوں مثل
رمد چشم وغیرہ اور امراض نفس کے اسباب موت کے موت کے حدوث کا سبب یا ایسی شے ہو جس سے مزاج قلب کا فاسد ہوتا ہے خواہ
ایسا سبب جو قوی کو متحلل کر دیتا ہے پس حرارت غریزی بجھ جاتی ہے فساد مزاج قلب کی وجہ سے جو موت واقع ہوتی ہے یا الم شدید ہے
یا افراط کسی کیفیت میں کیفیات چہارگانہ سے پیدا ہو جائے خواہ کوئی کیفیت غریب مثل زہر کی پیدا ہو خواہ احتباس مادہ نفس کا بوجہ ضیق یا دو
اختناق کے پیدا ہو برسام کے مریض اکثر بوجہ عدم تنفس کے مرجاتے ہیں اسواسطے واجب ہے خیال اس امر کا کہ وہ چت نہ لیٹنے پائیں اور ان کے
حلق خشک ہونے پائیں۔ **اقسام موت کے جو حمیات میں واقع ہوتے ہیں اور علامات کیفیت موت مریض کے**
از قسم تحلیل وہ موت ہے جو بوجہ امتداد نوبت میں تپ کے بوقت تزید اور دورہ حمی کے عارض ہوتی ہے اور یہ موت اکثر حمیات اورام باطنہ میں

HAKEEM SHOUKAT ALI

جسوقت انصباب فضول کا بطرف باطن کے دفع ہوتا ہے اور ایسے خبیث امراض میں جن سے طبیعت بوجہ خباثت کے گریز کرتی ہے بروقت حرکت علی امراض کے
کہ اسوقت قوت اُن امراض کے زیادہ ہوتی ہے خصوصاً اگر قوت ضعیف ہو زیادہ گریز کرتی ہے اور حاصل یہ ہو کہ اس کیفیت کی تمثیل مثل خشک کے ہے
طواء جیسے بہت سی لکڑی آگ کو بجھا دے از یں قبیل موت ہو جو تپ نوائب میں بوجہ شکست کھانے طبیعت کے مرض سے واقع ہوتی ہے تیسری
قسم کی موت ہوتی ہے جو زمانہ انحطاط میں پیدا ہوتی ہے اور یہ بہت کم اور نادر ہوتی ہے اور اگر ہوتی ہے تو زمانہ انحطاط جزئی اور خاص میں ہوتی ہے
نہ زمانہ انحطاط کلی میں اور سبب یہ ہو کہ طبیعت زمانہ انحطاط جزئی میں گویا بیخودی کی حالت میں ہوتی ہے اور حرارت منتشر متفرق ہو کر بوجہ طغیان خلع مادہ مرض
کے حافظ قلب یعنی روح اور حرارت مجتمعہ جو قلب میں ہے (اور اس کی حاجت اس سے پہلے کی جمیع اوقات میں تھی) اُس سے جُدا ہوتی ہے اور اسی غفلت
سے موت عارض ہوتی ہے ۔ اکثر یہ بیمار بوجہ غشی کے دفعۃً مر جاتے ہیں اور بعض لوگ بتدریج آہستہ آہستہ مرتے ہیں اور کبھی انحطاط میں دور
او قریب بھی ہو جاتا ہو کہ قوت میں استرخا اور تحلل حرارت غریزی کا ہوتا ہے اسوجہ سے گمان انحطاط حقیقی کا ہوتا ہے مگر بعض دونوں انحطاط
کی الگ الگ ہو کہ انحطاط وقتی اور صحیح میں نبض قوی ہوتی ہے اور انحطاط کاذب کی نبض سست رخی اور ڈھیلی ہوتی ہو کہ انحطاط حقیقی میں نبض مستوی اور
انحطاط باطل میں مختلف ہوتی ہو اور نظام صحیح سے خارج ہو جاتی ہے اور انحطاط کلی میں مریض کی موت بدون اسباب سخت اور دہشت کے
جو خارج سے طاری ہوں نہیں ہوتی اور مریض کا ضعیف ہونا بھی بروقت طاری ہونے ایسے اسباب کے ضرور ہو جیسے حرکت شدید خواہ قیام جو تعب
پیدا کرے یا غضب حد سے زیادہ اور کبھی ایسے اسباب انحطاط جزئی میں ہوتے ہیں اور ایسی موت سے پہلے عرق لزوجت دار تھوڑا سا برآمد ہوتا ہے ۔
جسمیں آدمی اکثر زمانہ انحطاط میں مرتا ہے اور مرنے سے پہلے عرق مختلف مائل بہ برودت پیدا ہوتا ہے اور یہ عرق تنہا سر اور گردن میں برآمد ہوتا ہے
یا فقط سینہ میں اور اگر جلد حالت نزع میں خشک ہو اُسوقت موت بعد عرق کے نہ ہوگی اور اگر جلد اُسوقت تر ہو موت بعد عرق کے واقع ہوگی ۔ اکثر موت جو
امراض قتالہ میں ہوتی ہے اسیوقت ہوتی ہے جسوقت بحران جید امراض سلیم میں ہوتا ہو مثلاً اگر بحران مرض کا ازواج میں ہوتا تو موت بھی ازواج
یعنی جفت میں ہوگی اور اگر بحران کا وقت طاق دنوں میں ہو تو موت بھی افراد میں ہوگی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ غب لازم میں موت بروقت منتہی
نوبت کے ہوتی ہے اور اُسوقت ہمراہ مرض کے اعراض ردی پیدا ہوتے ہیں جیسے اختلاط عقل اور شدت کرب و رسبات اور ضعف تحمل حمی کا بعد اُسکے
پیدا ہوتا ہے اور آنکھوں میں تاریکی اور وجع فواد اور قلق بلغمی تپ کے اول نوبت میں موت واقع ہوتی ہے کہ بدن میں گرمی پیدا نہیں ہوتی اور نبض
صغیر زیادہ ہوتی ہے اور کیفیت نبض کی ردی اور سبات و کسل میں اشتداد و خلاصہ یہ کہ اس تپ میں جب شدت ان اعراض کی ہوتی ہو موت
واقع ہوتی ہے خواہ زمانہ ابتدا کا ہو خواہ تزید کا یا منتہی کا اور موت زمانہ تزید میں جو ظاہر ہو اور محقق ابھی بحد منتہی نہیں ہو چکا ہے کبھی کبھی واقع ہوتی
ہے اگر علامات موت کے وقت ابتدا بغور اور تامل دیکھے جائیں انھیں دلائل کی نظر سے جو ہم بیان کر چکے اور پائے جائیں پھر کچھ خوف نہ کرنا چاہئے
اور اگر پائے جائیں حکم وقوع موت کا کرنا چاہیے ۔ پھر اگر باوجود علامات مذکورہ بالا کے اور علامات ردی بھی پائے جائیں موت کے اسباب سے رنجیدگی
زیادہ کرنا چاہیے اسلئے کہ یہ علامات اس حکم ظنی کے تقویت کرینگے اکثر اگر نوائب افراد میں ہوں ساتویں روز مر جائے گا اور نوائب ازواج ہوں
چھٹے دن خصوصاً اگر مرض کی حرکت سریع ہو **علامات موت کے بغیر بحران کے** ضعف قوت میں پیدا ہونا اور قوت کا مقابلہ مرض سے عاجز
ہونا اور علامات نضج میں تاخیر ہونی خواہ مرض قوی ہو حرکت اُسکی بطی ہو کہ ہر واحد ان علامات کا دلیل ہے کہ موت بدون بحران کے واقع ہوگی اور
اگر یہ سب مجتمع ہوں ملالت زیادہ ہوگی **بیان حالات کا جو ضعیف او نقیہ لوگوں کو لاحق ہوں** ناقہین یعنی وہ لوگ جو بیماری سے صحیح
ہوں مگر ابھی ضعف اور نقاہت باقی ہے ایسے لوگوں کو نکس مرض بیشتر ہوتا ہے جب اسباب مذکورہ بالا نکس پائے جائیں یا کبھی اُن کی قوت شدید ہو

ضعیف ہو جاتی ہے اگر تدبیر مناسب بحال ان کے جیسے ہم آئندہ ذکر کرتے ہیں کیجائے اور یہ بھی ایک امر اُن کو عارض ہوتا ہے کہ غذا وغیرہ سے کچھ فائدہ واکثر
نہیں ہوتا اور نہ اُن کے بدن میں طاقت اور توانائی بڑھتی ہے اور خراجات اُن کے بدن میں اکثر پیدا ہوتے ہیں اگر چنانچہ اُن کے بدن کا بخوبی ہوا ہو
ان اخلاط سے جو پہلے تھے اور کبھی اُن کے بدن کے بعض اعضا میں فساد عارض ہوتا ہے کہ بقیہ مادہ اسی طرف دفع ہوتا ہے اور کبھی اُن کو ایسے امراض لاحق
ہوتے ہیں جو بہ نسبت امراض سابقہ کے ضد اور متصور ہوتے ہیں اگر تدبیر بالضد بہ نسبت امراض سابقہ کے بافراط کی گئی ہو مثلاً ثقل زبان اور فالج
اور قولنج بارد اور سکتہ اور صرع اور صداع لازم اور شقیقہ وغیرہ عارض ہوتا ہو اگر تبرید میں مبالغہ کیا گیا ہو اور قدر ضرورت سے زائد ہوگئی ہو اور اکثر خارش
اُن کے بدن میں پیدا ہوتی ہے اور نیم گرم پانی میں نہانے سے زائل ہو جاتی ہے اور اُن کے بال اکثر سپید ہو جاتے ہیں اسلئے کہ بوجہ کثرت حرص
اور آز کے غذا کا شعور اُن میں باقی نہیں رہتا اور طوبت عزیزی جو بالوں کو سیاہ باقی رکھتی ہے وہ بند ہو جاتی ہے جیسے کھیتی جب خشک ہوتی ہے
سپید ہو جاتی ہے پھر جب اُن کی نقاہت دور ہوتی ہے بال سیاہ ہو جاتے ہیں جیسے کھیتی خشک ہونے کے بعد پھر سے ہری ہوتی ہے تدبیر ضعیف
لوگوں کے واسطے ناقہ کی تدبیر میں نرمی کرنی ضرور ہے اور نرم شے کا استعمال بہ نرمی کیا جائے اور کوئی غذائے ثقیل اُس کے بدن پر وارد نہ کی جائے
اور نہ کسی قسم کی حرکات خواہ حمام گرم سے اُس کی تدبیر کرنی چاہیئے اور جو اسباب ناگوار خاطر ہیں حتی کہ سخت آواز وغیرہ سے بھی اُس کی حفاظت
ضرور ہو اور بتدریج ریاضت معتدل تک اُسکو پہونچانا چاہیئے اور نرم ریاضت سے ابتدا کرنی مناسب ہو کہ ایسی ریاضت اُس کو نافع ہو اور بہت
سود مند ہے اور ایسی تدبیر میں مشغول ہوں کہ خون اُسکے بدن میں زیادہ پیدا ہو اور ضرور ہے کہ ایسے حال پر چھوڑیں کہ فرحت اور سرور میں بسر
کرے اور جمیع استفراغات سے خصوصاً جماع سے باز رکھیں شراب معتدل ناقہ کو نافع ہے خصوصاً جو شراب لطیف اور رقیق ہو سب سے زیادہ وہ تمام
زیادہ قابل ممانعت کے ہے۔ تو سیع غذا میں جسکا بحران پوشیدہ ہوا ہے یعنی حالت مرض میں جو بحرانات واقع ہوئے تھے بخوبی ظاہر نہ تھے
ایسا شخص کسی مرض کا چونکہ مستعد ہوتا ہے اسواسطے افراط غذا خواہ اغذیہ ثقیل سے اُسکو باز رکھنا چاہیئے اور کبھی ایسا ناقہ محتاج استفراغ بقیہ
مادہ کا بھی حالت نقاہت میں ہوتا ہے مناسب ہو کہ اسہال لطیف سے اسکے مادہ کا اخراج کریں خصوصاً اگر براز میں غلبہ صفراویت کا معلوم ہو
خواہ کسی اور خلط کے رنگ اور قوام کی طرف مائل ہو جس خلط سے تپ اُسکے بدن میں پیدا ہوئی تھی اور اشتہائے طعام میں خلل پیدا ہو اگر ایسی کیفیت
پیدا ہو ناقہ کو پھر ایک تب سے رحت دینی چاہیئے اور اُسکی قوت بڑھانی چاہیئے مگر بہ نرمی بعد ازان استفراغ کرنا چاہیئے اور کبھی احتیاج مسہل
اور تقویت کیساتھ ہی ہوتی ہے تو پھر اسہال بذریعہ دوا و تقویت بذریعہ غذا کے کیجاتی ہے بلکہ غذائے دوائی جو مسہل ہو جیسے شربت ورد اور
گلقند وغیرہ سے کیجاتی ہو یا اُسمیں قوت ادویہ مسہلہ کی بھی شریک کریں جو مسہل ہوں اور غذائے دوائی کے مزاج کے موافق اور مخالف مزاج مرض کے
ہوں جیسے آلو بخارا اور تمر ہندی شیر خشت اور ترنجبین وغیرہ صفراوی مزاج کیواسطے اور کبھی ادرار بول سے منتفع ہوتے ہیں کہ فقط ادرار سے انکے
عروق کا تنقیہ ہو جاتا ہو اور کبھی یہ فعل مدرات مشہورہ سے حاصل ہو جاتا ہے جیسے خیارین گوکھرو وغیرہ بفصد کی حاجت ناقہ کو بہت کم ہوتی ہے
اور خون کے اخراج سے بے پرواہ ہے مگر کبھی اس کی بھی ضرورت ہو جاتی ہے اور اُسکے انتفاخ سحنہ اور بھر لنا رگوں کا دلیل ہوتا ہو اور دیگر
علامات غلبہ خون کی بھی دلالت کرتے ہیں خصوصاً اگر تپ کا کسی قدر بقیہ معلوم ہو کہ رگوں میں اُسکا مادہ ابھی کسیقدر باقی ہے اور ہو نہ میں چھپا ہے
برآمد ہوں کبھی طبیب کو حاجت فصد محسوم کی ہوتی ہے بنظر ردارت خون کے کہ اُسمیں کسیقدر فضلا خبث اخلاط ردی کی باقی رہ جاتی ہے اُسوقت
اخراج خون فاسد کا ضرور ہوتا ہے اور تولید خون صالح کی تدبیر ہو سکے جب تک بے غرض تدبیر میں مناسب یہ ہو کہ جو استفراغ اس مسہل
خواہ فصد وغیرہ کے کیا جائے اسمیں رفق اور نرمی ملحوظ رہے اور نقاہت کوئی تحریک کی جائے وزن کو موزون نہ یہ ناقہ کو مضر ہوتا ہے کہ اُن کے

بدن کو ڈھیلا کرتا ہے اور کبھی سود مند بھی ہوتا ہے کہ خواب کی گرمی حرارت عزیزی میں انتعاش اور ضعف دماغی پیدا کرتی ہے اور جس ناقہ کو نیند مفید نہیں ہوتی
اکثر اُسکے بدن میں تپ ہوتی ہو اسلیئے کہ مادہ میں خامی پیدا ہوتی ہے اور حرارت عزیزی میں کسر قوت پیدا ہوتی ہے مقتضائے احتیاط جیسے ناقہین میں
خواہ اُن کے بدن بقیہ اخلاط سے پاک ہوں کہ نہ ہوں یہی ہو کہ جو تدبیر غذائی نسبت اُن کی حالت مرض میں جاری رہی ہی ہر شل شوربا اور آب جو وغیرہ کے
دو تین روز خواہ تھوڑے دن وہی تدبیر جاری رہے خلاصہ یہ ہو کہ بعد صحت کے جو روز بحران حالت نقاہت میں آنے والا ہے اسدن تک تدبیر غذائے
وہی جاری رہے جو پہلے جاری تھی اور مفید ہوئی تھی بعد اُس روز کے افزائش غذا میں ایسی کیجائے کہ خون صالح بخوبی پیدا ہو اور جو ناقہ کہ اُسکا بدن بخوبی
اخلاط سے پاک ہو اور نیز وہ شخص جس کی تپ سلیم تھی اور دردی نہ تھی اُسکے حق میں یہی بہتر ہے کہ لطیف تدبیر نکل جائے ورنہ اُسکے بدن میں کمی غذا سے
گرمی پیدا ہو گی اور اُسکا حال ابتر ہو جائے گا اور جو شخص لاغر اور نحیف ہو گیا ہو بہت جلد اُسکو فربہی اور خوشحالی کی طرف لانا چاہیئے اسلیئے کہ قوت
اُس کی باقی ہے اور جسکا بدن پاک نہ ہو اُس کی تدبیر فربہی دیر میں کرنی چاہیئے اگر اشتہا ناقہ کی بعد صحت کے زیادہ نہ ہو اسکے معدہ میں امتلا موجود
ہے اور اگر اشتہا تو ہو مگر ہضم بخوبی نہ کر سکے تو وہ غذا اپنی طاقت سے زیادہ کھاتا ہو اور جسقدر اُس کی طبیعت قابل قبول غذا کی ہو اُس سے
زیادہ کھا کر قادر اُسکے ہضم پر نہیں ہوتا ہے اور وہ غذا بعد ہضم کے اُس کے بدن میں پھیلتی ہے یا اُسکے بدن میں اخلاط اکثر موجود ہیں کہ طبیعت اُنکی
تدبیر میں مصروف ہو اسلیئے ہضم کی طرف توجہ نہیں ہوتی ہے یا اُسکے معدہ کی قوت ساقط ہو گئی خواہ تمام بدن کی قوت اور حرارت عزیزی ساقط ہو گئی
پس غذا میں تغیر بخوبی نہیں کرتی کہ جس سے طبیعت اسمیں امتیاز کر سکے اور ایسے لوگ اگر اول صحت میں خواہش طعام کی کرتے ہیں آخر آخر اُنکا
حال یہ ہوتا ہے کہ اُن کی اشتہا ساقط ہو جاتی ہے ہو اسطے کہ آفات اور امتلا و اخلاط ردی کی روز بروز بڑھتی جاتی ہے اگر بعد صحت کے اشتہا
کم ہو اور پھر بڑھتے بڑھتے زیادہ ہو جائے یہ بات بہت خوب ہو اس سے کہ پہلے اشتہا زائد ہو اور پھر کم ہو جائے پھر اگر اشتہا ہمیشہ یکساں رہے
اور با وجود تغذیہ کے بدن میں تغیر بجانب قوت اور فربہی کی نہ ہو پس قوت اشتہا کی اور قوت آلہ اشتہا یعنی عصب کی جو کہ سبد حس سے طرف فم معدہ
کے آیا ہے ساقط نہیں ہوئی بلکہ صحیح ہے مگر قوت ہضم اور آلہ ہضم یعنی قعر معدہ کی ساقط ہے اور ضعیف ہے۔ مناسب یہ ہے کہ ناقہ کو تبدیج گوشت
تیہو اور چوزہائے مرغ سے گوشت جدی یعنی بچہ گاؤ کا کھلائیں اور عادت پر اس شخص کو مقدار خواہ مرغوب غذا میں نہ آنے دیں جب تک کہ
عروق میں بقیہ مادہ کا باعث ضیق مسامات ہو خواہ انجمن عروق کا باقی ہو سکنجبین سے کبھی تنج اسہال پیدا ہوتا ہے بجہت ضعف امعا کے ایسلیئے
اور ترش چیزوں کے استعمال سے منجملہ تدبیر ناقہین ایک یہ بھی ہو کہ اُن کو ہوائے مخالف مرض کی طرف لیجائیں بہ نسبت اس ہوا کے جہاں ان کو مرض
لاحق ہوا تھا منجملہ تدبیر ناقہین کے مراعات اس چیز کی ہر وقت رکھنی ہے جسکا خوف عود مرض اس مرض سے ہوا تھا تاکہ جس چیز سے امان کی ضرورت ہو اُسکا
مقابلہ ناقہ نہ کر سکے جیسے صاحب برسام کو خوف خشونت سینہ کا مرض برسام سے پیدا ہوا تھا مناسب ہو کہ بعد زوال مرض کے بھی خیال رکھیں کہ اُسکے سینہ
میں خشونت پیدا نہ ہو۔ حمام میں ناقہ کے بدن سے اسقدر عرق نکالنا چاہیئے کہ اُسکا ضعیف بھی متحمل ہو جائے اگر حمام میں جا کر ناقہ کے بدن سے عرق بکثرت
برآمد ہو بشرطیکہ اُس کے بدن میں کثرت فضول کی ہے استرے سے بال نہ اترانا زمانہ نقاہت میں بھی مضر ہے جیسا باب حمیات میں مذکور ہوا ہے تغذیہ
ناقہ کا واجب ہو کہ غذا ناقہ کی کیفیت میں ایسی ہو کہ اُسکا کیموس جید بنے اور بسہولت ہضم ہو جائے اور بھوک پر اسکو صبر کرانا ضرور ہو اور پیاس کا روکنا نہ چاہیئے
مگر اسکی بھی ضرورت ہوتی ہو کہ غذا کا مزاج مخالف مرض سابق کے ہو تا کہ بقیہ اثر مرض کو برطرف کرے اور احتیاطاً بھی ایسی غذا دینے کو مقتضی ہو۔ یہ بھی جاننا
ضرور ہے کہ تناول غذائے تغذیہ بدن کا جلد ہوتا ہے اور گرانی اس غذا سے کم پیدا ہوتی ہے اور غذائے غلیظ اور کثیف اُسکے مخالف ہیں طعام کی
قسم سے ہوں خواہ شراب کے قسم سے۔ سرد چیزیں ناقہ کو ہرگز نہ دینی چاہئیں جب تک وجہ بقیہ حرارت کے ضرورت داعی نہ ہو بلکہ اُسکی تدبیر حرارت اور

برودت مین معتدل سے کرنی واجب ہے جسمین حرارت لطیف مع رطوبت کے ہو اور قبول اُسکا معدہ پر آسان ہو اور روے ہضم کے اور مقدار مین اُس کی غذا بقدر ہو جسے بخوبی ہضم کر سکے اور ہماے اُسکا انفصال اچھی طرح ممکن ہو اور بتدریج زیادتی مقدار کی ہوتی ہے اگر معدہ مین ثقل پیدا نہ ہو اور نہ قراقر خواہش انحدار اور دیر مین ہضم ہونا پیدا ہو اور اگر اُن مین سے کوئی چیز ہوین اور ناپسند معلوم ہو مقدار کم کر دینی چاہیے اگر دفعۃً امتلائے معدہ پیدا ہو اور معدہ مین تمدد اور کشش معلوم ہو اکثر ایسے وقت مین تپ پیدا ہوتی ہے اسی طرح یہ بھی واجب ہے کہ دفعۃً کوئی چیز مشروب کا استعمال نہ کرے کہ اکثر اُسمین خطرہ ہوتا ہے ناقہ کی غذا دینے کا وہ وقت ہے کہ ہوا اُسوقت حرارت اور برودت مین معتدل ہو جیسے گرمیون کی فصل مین اول شب یا جاڑے دن مین دوپہر دن چڑھے لیکن اگر ضرورت بھوک داعی ہو یعنی مثلاً بھوک سے بے طاقت ہو اُسوقت واجب ہے کہ اُس کی غذا کے دو حصہ کرین اور تھوڑی تھوڑی کھلائین جس سے شکم سیر نہ ہو بہت سرد پانی سے نقیہ کو بچانا ضرور ہے اسلیے کہ اکثر بعض احشا کی حرارت پر گران باری پیدا کرتا ہے اور اکثر موجب تشنج ہو جاتا ہے اور ہم نے ایسا دیکھا ہے کہ سرد پانی پینے سے حالت نقاہت مین آدمی مر گیا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اشتہا ناقہ کی کبھی بوجہ ضعف معدہ کے خواہ بوجہ اجتماع اخلاط کے معدہ مین پیدا ہوتی ہے اور اُسکے ہمراہ اکثر ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی بوجہ ضعف جگر کے چونکہ جذب کیلوس بہت کم کرتا ہے اور لون بدن اور براز مین جو رقیق اور سپید ہوے ضعف بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور اشتہا کم ہو جاتی ہے کبھی بسبب امتلائے اخلاط کے تمام بدن اور حدوث تخمہ کے اشتہا مین کمی ہوتی ہے کبھی بسبب ضعف قوت بدن اور حرارت غریزی کے خواہ محض بوجہ ضعف معدہ قلت اشتہا پیدا ہوتی ہے ہر ایک قسم قلت اشتہا کی تدبیر جیسے معلوم ہو چکی ہے کرنی چاہیے مگر رفق اور نرمی کا لحاظ ضرور کرنا چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سکنجبین سفرجلی بہت ہی عمدہ دوا ناقہین کے واسطے ہے خصوصاً جبکہ اُن کی اشتہا ساقط ہو بوجہ ضعف معدہ کے اور چونکہ سفرجل مقوی معدہ ہے ضرر ہیج کا جو سرکہ مین ہے اُس سے امان ہوتی ہے اور ادویہ مقوی معدہ جو بہ نسبت سکنجبین سفرجلی کے گرم ہین جیسے ترمس دود وغیرہ اُن سے اکثر نکس کا خوف ہوتا ہے **حرکات مرض کا بیان** اوقات اربعہ مرض کی ابتداے حمیات مین مفصل بیان ہو چکی اب یہ جاننا چاہیے کہ حرکات ادوار کے کبھی درشتی مین زیادہ ہوتے ہین یہ بات انتہائے مرض پر دلالت کرتی ہے اور کبھی دور کی حرکت بہ طرف نقصان کے ہوتی ہے یہ دلیل ہے انحطاط مرض کی اور رات کو حرکت امراض اور امراض کے اعراض مین شدت زیادہ ہوتی ہے اسواسطے کہ بوقت شب طبیعت کو اشتغال طرف انضاج مادہ کے زیادہ ہوتا ہے اور ہر طرف سے فارغ ہو کر متوجہ مقابلہ مرض کے ہوتی ہے **مقالہ دوسرا اوقات بحران اور بحران کے ایام اور دورے بحران کے ابتدائے مرض مین اور اول حساب بحران کا بیان** بعض اطبا کہتے ہین کہ اول مرض جسوقت سے شمار ایام بحران کا کیا جاتا ہے وہ زمانہ ہے کہ مریض اُسوقت آثار مرض جیسے تکسر اعضا اور ملیلہ حمیات مین دریافت کرتا ہے اور بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ نہین بلکہ جسوقت سے مریض صاحب فراش ہوتا ہے اور بستر بمجبوری پر گرتا ہے اور ضرر فعل کا بوجہ مرض کے بخوبی واضح ہوتا ہے اُسوقت سے شمار ایام بحران کا کرنا چاہیے ثمرہ اس نزاع اور خلاف کا انھین حمیات مین ظاہر ہوتا ہے جو دفعۃً عارض نہ ہون اور جو حمیات کہ دفعۃً عارض ہوتے ہین اُن مین اول وقت پوشیدہ نہین رہ سکتا ہے جیسے بعض محمومین کی تپ دفعۃً شروع ہو جاتی ہے اور ابتدا تپ کی خوب ظاہر ہوتی ہے اور تپ سے پہلے وہ مریض ایسا خوشحال تھا کہ کسی طرح کی ایذا اور تعب محسوس نہین ہوتا تھا اور ناگاہ سو گیا خواہ حمام مین داخل ہوا خواہ اور کسی قسم کا تعب پہونچا اور یکایک تپ آگئی لیکن جن تپون مین ہاتھ پاؤن ٹوٹنا خواہ درد سر وغیرہ مقدم ہوتا ہے خواہ اور قسم کے آثار پہلے شروع ہو کر بعد ازان تپ شروع ہوتی ہے ایسے حمیات مین یہ اختلاف شمار یوم بحران کا چل سکتا ہے ہمارے نزدیک رائے صحیح اور مذہب مختار شروع حساب بحران کا یہ ہے کہ خاص تپ کے وقت ابتدا کو اول یوم شمار کرین اور وہ زمانہ وہی ہے جسوقت خروج مزاج انسان کا حالت اصلی اور طبعی سے بخوبی ظاہر ہوا ہے اور ابتدا اکثر خواہ درد سر اور

اسہال وغیرہ کا کچھ اعتبار نہین ہے جیسا فرقہ اول کہتے ہین اور اسیطرح صاحب فراش ہونا خواہ نہ ہونا بھی قابل اعتماد کے نہین ہو سکتا اسلیئے کہ اکثر مریض صاحب فراش نہین ہوتے اور تپ موجود بھی ہوتی ہے اگر حاملہ کو بعد از ولادت تپ عارض ہو از روز ولادت حساب کرنا چاہیئے کہ بعض خطا ہو گو اسکے قائل ایک قسم ہین اور اکثر زمان حامل کو تپ بعد دیکھ کر خواہ تیسرے روز وضع حمل کے عارض ہوتی ہے بیان سبب ایام بحران اور اسکے دورون کا اکثر لوگ سبب مقرر ہونے زمانہ بحران امراض حادہ کا ماہتاب کی حرکت اور دورہ سے تجویز کرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ قوت ماہتاب کی تمامی رطوبات عالم مین پھیلی ہوئی ہے کہ بذریعہ اسی قوت کے اقسام تغیرات کے پیدا ہوتے ہین نضج ثمرات اور اغذیہ پر بھی قوت قمری معین ہوتی ہے خواہ عدم نضج اور عدم ہضم پر جیسی جس مادہ کی استعداد ہو اور اسی دعوے پر ایک استدلال تجربہ کا یہ لاتے ہین کہ دریا کے پانی کا جذر اور مد ہر مہینے مین بحسب اختلاف زیادتی نور قمر کے ہوتا ہے اور کیفیت حدوث جذر اور مد کی یہ ہو کہ جسوقت سے ماہتاب کا نور بڑھتا جاتا ہے دریا پانی مین زیادہ ہوتا جاتا ہے یعنی بڑھنا پانی کا شروع ہوتا ہے اور جتنا ماہتاب کا نور زیادہ ہوتا جاتا ہے اسیقدر پانی کا مد زیادہ ہوتا جاتا ہے تا اینکہ نہایت زیادتی کو چاند پہونچ جائے اسوقت انتہائے مد کو آب دریا پہونچ جاتا ہے جب ماہتاب پندرہوین تاریخ قمری سے ہر مہینے کے گھٹتا ہو جذر یعنی کشش اسکی پھیلاؤ مین شروع ہوتی ہے پھر جب چاند چھپ جاتا ہے آخر مہینہ کے ایام محاق مین اسوقت انتہا کو پانی پہونچکر جہان سے مد شروع ہوا تھا اسقدر کم ہو جاتا ہے اور پھر جب بعد محاق سے نکل کر بشکل ہلال نظر آتا ہے دوسرا مد شروع ہوتا ہے اور یہی سلسلہ جذر اور مد کا ہمیشہ چلا جاتا ہے ملاح اکثر کشتی کے مسافر اس بات کو بدیہی جانتے ہین اسیطرح جو لوگ کنارہ بحر اعظم کے ہین اُن کو اس قول کی بخوبی تصدیق ہے اور روزانہ جذر اور مد کا طریقہ بعد ہر جزو مفصلاً کتب قدیم مین مذکور ہے دوسرا تجربہ تاثیر نور قمر کا یہ ہو کہ حیوانات کے سرون کا بھیجا بقدر زیادتی نور قمر کے زیادہ ہوتا جاتا ہے حتی کہ چودھوین تاریخ قمری عظم بلاد معمورہ مین جسقدر بھیجا اور دماغ سر مین نکلتا ہے اور تاریخ مین اسقدر نہین ہوتا قصاب وغیرہ جو ذبح حیوانات کا پیشہ کرتے ہین وہ اس سے بخوبی آگاہ ہین تیسرا تجربہ بہ نسبت سرعت نضج اکثر پھل درختہائے باردار کی خواہ زیادتی ترکاری اور بقولات کی زمانہ بدر ہونے مین قمر کی جب زیادتی نور کی ہوتی ہے اور یہ لوگ بھی دعوی کرتے ہین کہ رطوبات بدن انسان کے قمر سے اثر پذیر ہین پس ان کے احوال مین ضرور اختلاف ہوتا ہے بلحاظ اختلاف احوال قمر کے اور جسقدر ظہور اختلاف احوال قمر کا شدید ہوگا بدن کے رطوبات کے حالات اختلاف بھی زیادہ ظاہر ہون گے بہت شدید زمانہ ظہور اختلاف احوال بدنی کا وہی وقت ہوگا جسوقت قمر مقابلہ پر اس موضع کے ہو پہنچے جس نقطہ پر کوئی تغیر جسم انسان مین ہوا ہو یعنی ایک سو اسی درجہ پر مثلاً اول درجہ حمل پر جب ماہتاب تھا اور کوئی مرض جسم انسان مین پیدا ہو پھر آخر سنبلہ مین ماہتاب ہوا اسدن نہایت تغیر کذائی کا ظہور ہوگا اور اس سے کم ظہور اشتداد کا اسدن ہو کہ قمر وضع تربیع پر اس نقطہ کے ہو پہنچے یعنی نوے درجہ کا فاصلہ مثلاً درمیان مبدا تغیر سے اور مقام قمر کے ہو جیسے مثال مفروض مین آخر درجہ ثور کا ٹھہریگا اور یہ خیال اسلئے کا واجب کرتا ہو کہ دورہ قمر کی تنصیف ہو پھر تنصیف کی تنصیف یعنی تربیع ہو جائے جیسا مثال مذکور مین ہم بیان کر چکے ہین یہ لوگ کہتے ہین کہ چونکہ دورہ قمر کا $29\frac{1}{3}$ روز یعنی اُنتیس روز اور تہائی ایکدن کی جو مساوی آٹھ گھنٹے کے تقریباً ہے تمام ہوتا ہے اس مین سے ایام اجتماع یعنی محاق کا زمانہ کم کرنا چاہیئے کیونکہ قمر کو ایام محاق مین کچھ تاثیر نہین ہوتی ہے اور یہ زمانہ تقریباً دو دن اور نصف اور ثلث ایکدن کا ہوتا ہے جو برابر ہے $2\frac{5}{6}$ دن کے یعنی دو دن اور بیس گھنٹے کا تخمینا ہوتا ہے بعد تفریق اس تعداد کے چھبیس دن اور نصف روز باقی رہیگا یعنی $26\frac{1}{2}$ اور اُسکا نصف $13\frac{1}{4}$ یعنی سوا تیرہ روز یعنی چودھوان روز بحران ہو اور اسکا نصف $6\frac{5}{8}$ یعنی چھ دن اور پانچ ثمن ایکدن کے یعنی ساتوان روز بحران کا اور اُسکا نصف $3\frac{5}{16}$ یعنی تین دن اور پانچ سولھوین ایکدن کی یعنی چوتھا دن بحران کا اور یہ چوتھا روز چھوٹا سا دورہ اُسکا ہو۔ اور بعض لوگ اس حساب کو دوسرے طور پر لیتے ہین کہ

اسمین اور اس حساب مین تھوڑا سا فرق ہے یعنی وہ لوگ دو دن اور آٹھ گھنٹے یعنی تقریباً ثلث ایکدن کو ایام محاق کے نکال کر ستائیس مین سے تنصیف شروع
کرتے ہین پس ان کی تنصیف اسطرح پر ہو کہ ستائیس کا نصف ۱۳ ۱/۲ اور اُسکا نصف ۶ ۳/۴ اور اُسکا نصف ۳ ۳/۸ پس حساب اول سے حساب
دوم آخر تنصیف مین بقدر ایک نصف ثمن کے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ حساب اول مین آخر تنصیف ۳ ۵/۱۶ ہے اور حساب دوم مین ۳ ۳/۸ پس بقاعدہ تفریق
کسور چونکہ ۳/۸ = ۶/۱۶ اور ۶/۱۶ - ۵/۱۶ = ۱/۱۶ یعنی سولھوان حساب دوم مین زیادہ ہے لیکن اس دوسری رائے مین کسی قدر تعصب اور اصرار بیجا ہے
اسلئے کہ اکثر تیرھوین روز بھی بحران واقع ہوتا ہے اگر ساڑھے تیرہ روز تنصیف اول ٹھہرین تیرھوین روز بھی بحران ممکن نہو گا چنانچہ آئندہ مفصلاً
مذکور ہوتا ہے اب یہ ایام جو اوپر مذکور ہوئے یہ وہ ازمنہ اور اوقات ہین کہ اُن مین اختلاف عظیم ظاہر ہوتے ہین وہی ادوار سفری کہلاتے ہین
اور ادوار اسابیع بھی انھین کا نام ہے اور ادوار گھڑے خواہ ادوار ا تعینیات کہلاتے ہین جس وقت کوئی مدت ان ایام مذکورہ کے مثلاً چوتھے خواہ
ساتوین روز کی شروع ہو یعنی روز بحران کا آئے اور مادہ صالح ہو اور عاصی نہو بروقت انتہا اُس مدت کے مرض مین کوئی تغیر ایسا ہوگا جو
صلاح اور خوشحالی مریض پر شامل ہو اور روز بحران کا آئے اور آثار بحرانی شروع ہون اور مادہ اور دیگر احوال فاسد ہون تو بتغیر بروقت اختتام اس مدت یعنی
زمانہ بحران کے ظاہر ہوگا اس سے فساد اور ابتری حالی مریض کی واضح ہوگی جو امراض خواہ اعراض مزمنہ ہین اور ایک مہینہ سے زیادہ باقی رہتے ہین
اُن کے بحران کا حساب حرکت شمس سے کیا جاتا ہے اگرچہ اندازہ مقدار کرنا بحران کا ان اوقات مخصوصہ مین ایک مشکل امر ہے اور اس تجربہ مین گنجایش
بحث اور شک کی زیادہ ہے اور کوئی دلیل برہانی اسکے ثبوت پر کیا منبعی قائم نہین ہوسکتی ہے لیکن طبیب کو مناسب ہے کہ جو نتیجہ کثرت مشاہدہ اور تجربات
سے معلوم ہوا ہے اسی پر مدار معالجہ اور علاج کا رکھے اور اُسکی علت واقعی کی شناخت کے درپے نہو اسلئے کہ بیان اس علت کا طبیب کو درحد صناعت
تک پہونچاتا ہے اور طبیعیات خواہ فلسفہ اولی تک لیجاتا ہے بلکہ واجب ہے کہ طبیب ایام بحران کے وجود کا قائل اور معتقد بدلیل تجربہ ہو جائے خواہ
مسئلہ بحران اور تطبیق اوقات مذکورہ کا بطور اصول موضوعہ کے مان لے خواہ اگر اسکے دل مین خلش باقی رہے پس بنظر ضرورت معالجہ کے
مصادرات سے اس حکم کو تصور کرین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر اطبا دور اس زمانہ کا نام رکھتے ہین کہ اگر اسکو دونا کرین حاصل تضعیف جو مقدار ہو
وہ بھی یوم بحران ہو اور پھر جسقدر اُس کی تضعیف کرتے جائین حاصل تضعیف یوم بحرانی ہوتا جائے اور غیر بحرانی کوئی دن نہ رہے تاکہ آخر مین
تضعیف کا حاصل مساوی ساڑھے چھبیس کے ہو جو زمانہ دور قمری بعد نقصان ایام محاق کے فرض کیا گیا ہے خیال ہر دو کی رابوع اور سابوع
سے دیتے ہین اسلئے کہ یہ دونون دن ایسے ہین کہ اُن کے تضعیف سے بموجب اعتبار ایام بحران ان امراض کے جسکے لائق رابوع
اور سابوع ہے ہمیشہ یوم بحران پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ رابوع جن امراض کیواسطے لائق ہے جب اُسے دوچند کرین ساتوین دن حاصل
ہوگا اور جس مرض کا بحران چوتھے دن ہوتا ہے اور اُسکا ساتوین بھی ہوتا ہے اور دوسری تضعیف مین چودھوان روز پیدا ہوگا یہ بھی یوم بحران
ہے اور تیسری تضعیف مین اٹھائیسوان روز پیدا ہوتا ہے اور وہ بھی یوم بحران ہے مگر عشرینات کا دورہ سب سے زیادہ پورا ہے کہ جو عشرہ بعد کسی
عشرہ کے ہو برابر بحران کا دن ہے اور دونون دورے جو اربع اور سابع کے ہین عشرینات سے اس بات مین کم ہین کہ پوری تضعیف ہر ایک
دورے کی بحران کی حد ہو اسلئے کہ جو کسر اور جذر صحیح ۲ ۱/۲ مین واقع ہوا ہے اُسکی رعایت کرنی پڑتی ہے اور اسی جہت سے تین ہفتہ بیس یوم
مین پورے ہوتے ہین اکیس دن تین ہفتہ کے شمار نہین ہوتے پس سابوع پہلا پورے چار دن کا معدود ہوتا ہے اگرچہ فی الواقع ۳ ۳/۴ خواہ ۳ ۱۱/۱۶
ہے مگر اُسکی کسر دور کرنے مین نکل جاتی ہے کہ وہ ساتوان دن قرار دیا جاتا ہے کیونکہ دوچند ۳ ۱۱/۱۶ کا = ۶ ۲۲/۱۶ = ۶ ۳/۸ یا) چھ دن اور
سولہ گھنٹے ہوتا ہے اور تیسرا بحران گیارھوین دن ہوتا ہے کیونکہ ۶ ۳/۸ + ۳ ۳/۴ = ۱۰ ۱/۸ یعنی دس دن اور تین گھنٹے پس اس تیسرے بحران

میں ہوئے پس کچھ یہی کسر نکل جاتی ہے اس طرح پر کہ روز یازدہم مشترک سابوع سوم اور چہارم میں شمار کرتے ہیں پس چوتھا بحران بروز چہاردہم ہوتا ہے
اور اس وقت بھی کسر مذکور کے آخر اسابیع چہارم روز چہاردہم ہوا اسلئے مقرر کرتے ہیں جسمیں سابوع دوم کا آخر اور اسابوع چہارم کا متحد ہو جائے
اور چودھواں روز بحساب اسابیع اور سابوع کے ہر طرح سے یوم بحران ٹھہرے پھر چونکہ جبر نقصان تیسرے سابوع کا کرتے ہیں پانچویں بحران
بیسویں روز پڑتا ہے اسلئے کہ چوتھا اور گیارھواں روز مشترک شمار کیا گیا ہے اسکے لحاظ سے دو دن ادھر بڑھائے جاتے ہیں ورنہ اٹھارہویں
روز پانچواں بحران ہونا چاہیے توضیح شمار ایام بحران کی یہ ہے ۱ + ۲ + ۳ + ۴ پہلا بحران پھر ۴ + ۵ + ۶ + ۷ دوسرا بحران ہوا اور یہ بحران
موصول ہے اسلئے کہ آخر روز بحران اول اور اول روز بحران دوم کا مشترک ہے اسکے بعد ۸ + ۹ + ۱۰ + ۱۱ تیسرا بحران ہے اور یہ بحران منفصل ہے
یعنی اسکا اول روز آخر بحران مقدم سے جدا ہے پھر ۱۱ + ۱۲ + ۱۳ + ۱۴ چوتھا بحران ہے اور یہ بھی موصول ہے اسلئے کہ روز یازدہم تیسرے اور
چوتھے بحران میں مشترک ہے پھر چونکہ اب دو دن مشترک پائے گئے یعنی چوتھا اور گیارھواں لہذا یہ دونوں پانچویں بحران میں اضافہ کیے گئے اسوجہ سے بحران
بیسویں روز پڑتا ہے اور یہ دورہ پنجم بھی منفصل ہے موصول نہیں ہے اسابیع میں بالاتفاق یہی طریقہ جاری ہوا ہے کہ اسابوع اول اور دوم موصول ہے
اسلئے کہ روز چہارم دونوں میں مشترک واقع ہوا ہے اور دوسرا اور تیسرا منفصل ہے پھر تیسرا اور چوتھا موصول ہے اسلئے کہ ساتواں روز دونوں میں شمار
کیا جاتا ہے پھر جب چودھویں روز سے بڑھکر پانچواں دورہ اسابوع کا شمار کیا جائے اسمیں اطبا کے اختلافات واقع ہے افاضل اطبا مثل بقراط
اور جالینوس کے خلاف قاعدہ سابقہ بنظر قوت نسبت مقابلہ کے ابتدا میں پانچویں دورہ کے چودھواں روز موصول قرار دیتے ہیں پس ترتیب اسطرح
پر ہوتی ہے کہ سترھواں روز دو اسابیع یعنی پنجم اور ششم میں موصول ہوتا ہے اسلئے کہ چودہ سے بیس تک شمار کرتے ہیں ۱۴ + ۱۵ + ۱۶ + ۱۷
اسابوع پنجم اور پھر ۱۷ + ۱۸ + ۱۹ + ۲۰ اسابوع ششم ہوا اور خلاف قاعدہ یہ ہوا کہ چودھویں روز کو منفصل کرنا چاہیے اسلئے کہ ہر ایک اسابوع
موصول کے بعد اسابوع منفصل بڑھتا چلا آیا ہے اور بحساب سابوع کے اکیسواں روز تیسرے سابوع کا آخر ہے اگر تیسرا سابوع
منفصل ٹھہرایا جائے اور اگر دوسرا سابوع منفصل لیکر تیسرا موصول قرار دیں بیسواں روز آخر سابوع سوم پڑے گا اور دونوں دورے اسابوع اور سابوع
کے حساب سے بیسواں روز بحران قرار دیا جائے گا پس اسابوع ششم اور سابوع سوم کا آخر بیسواں روز ہوگا اسطرح پر کہ سابوع اول اور دوم
منفصل شمار کریں اور سابوع سوم موصول ٹھہرائیں اور اکیسواں روز مضاعف سابوعات ٹھہریگا اگر تینوں سابوع کو منفصل قرار دیں اگر اس قاعدے کی
رعایت کریں کہ دو سابوع منفصل کے بعد تیسرا سابوع موصول شمار کریں تو روز بستم بحران اور آخر سابوع سوم ہوگا پھر بیسویں روز کے بعد دورہ ربوعات
کا اسطرح پر ہے کہ اکیسویں روز سے شمار کریں پس چوبیسویں روز بحران پڑیگا۔ اور اربوع منفصل ہے کہ بہ نسبت ابتدائے مرض کے اربوع ہفتم ہے
اور تیسرا اربوع منفصل ہے اور اسکے بعد ستائیسواں روز بحران کا اربوع ہشتم موصول ہے اور سابوع چہارم منفصل ہے اسکے بعد اکتیسواں روز
اربوع نہم منفصل ہے بعد اسکے چونتیسواں روز اربوع دہم موصول ہے اور سابوع پنجم منفصل اسکے بعد چالیسواں روز سابوع پنجم موصول پڑیگا
اور یہی قاعدہ کہ ہر دو سابوع منفصل کے بعد تیسرا سابوع متصل خواہ موصول واقع ہوگا اور یہ بیس روز میں ابتدائے روز بستم لغایت یوم چہلم
کے بھی تمام ہوں گے اور یہ مقدار نہایت اور انتہائے زمانہ بحران امراض حادہ کی ہے اور جب بیس بیس کے دو تمام ہو جائیں عمل بحران خواہ اثر
مرض بلحاظ تاثیر قمری کے ضعیف ہوگا اور مرض مزمن ہو جائے گا بجائے سات روز چودہ روز کا ایک دور بحران کا شمار کیا جاتا ہے اور بعد اسکے
تین ہفتہ یعنی بیس روز پر تضعیف خواہ زیادتی فرض کرینگے پس علی الاتصال روز ششتم خواہ ہشتادم خواہ صد و بستم ایام بحران قرار دیے جائیں گے
اور ان کے درمیان جو حضرات پڑتے ہیں جیسے چہل و ہشتم وغیرہ اگرچہ وہ بھی ایام بحران بموجب قاعدہ مذکورہ بالا ہیں مگر ایک مرض مزمن ہوچکا

بوجہ ضعف تاثیر کے ان کی طرف چندان التفات نہین ہے اور اطبا سوائے بقراط اور جالینوس کے مثل ارکاغانیس وغیرہ اسکے قائل ہین کہ دوابوعات
مین بعد چہاردہم کے اٹھارہوان روز یوم بحران ہی اگر منفصل ہوا اسکے بعد اکیسوان روز بحران متصل اور موصول ہوا اسکے بعد چوبیسوان منفصل ہوکر
دفعۃ ستائیسوان موصول پڑتا ہے اسکے بعد تیسوان روز منفصل اسکے بعد اکتیسوان متصل پڑتا ہی چونتیسوان سے جو متصل ہی سینتیسوین سے اور یہ
سلسلہ چالیسوین تمام ہوتا ہے بعض اطبا نے بیالیسوان اور پینتالیسوین کو ایام بحران سے شمار کیا ہی اسطرح کہ انھون نے دور رابوع بعد چالیسوین
روز کے جو یوم بحران ہی متصل قرار دیئے ہین مگر اس شمار مین انھون نے ناحق بہت کوشش کی ہی اسلیئے کہ امراض مزمنہ مین اعتبار رابوع کا
ساقط ہی جیسا اوپر بیان ہو چکا اب بنظر غور دیکھنا چاہیئے کہ ان لوگون نے تفصیل بحرانات سابوعی اور رابوعی مین کیسی بے ضابطگی کی ہے
اور کیسے خلاف قاعدہ تجویز ایام بحران کی کرتے ہین اور جو سلسلہ معتبر اور نظام صحیح مطابق قاعدہ تاثیرات قمری کی ہر فصل بدل بدل ان سے قطعاً ساقط
کردیا ہی چوتھے روز کے بحران جسقدر مین ان کی قوت بیس روز تک ابتداے مرض سے قوی رہتی ہے اور بعد ازان قوت سابوعات کی شروع
ہوتی ہے چالیسوین روز تک پس جب مریض کو بیس روز مرض مین گذر جائین اسکے مرض کا بحران بحساب سابوعات بموجب بیان بالا کرنا چاہیئے
کیونکہ مادہ مرض غلیظ ہو جاتا ہی اور ارکاغانیس کے نزدیک اکیسوین روز اکثر بحران جید ہوتا ہی بہ نسبت بیسوین روز کے جیسے روز بستم سترھوین
روز کی فضیلت پر اور اٹھارھوین کے گواہی دیتا ہے بحساب سابع کے مترجم کہتا ہے مراد یہ ہی کہ بیسوان روز سترھوین روز کے منفصل ہونے
پر دال ہی بحساب سابوع کے اسلیئے کہ تیسرا سابوع اپنے ماقبل سے متصل ضرور ہوتا ہے چنانچہ اوپر بیان ہوا اس حساب سے ابتدا سابوع سوم کی
چودھوین روز سے ہی اور انتہا اسکی بیسوین روز ہوگی اور چونکہ جس روز سے سلسلہ رابوعات کا شروع ہوا ہے اسی دن سے سابوعات کا شروع ہی
جسدن سے بعد روز چہاردہم کے سابوع شروع ہوگا اسی دن سے رابوع بھی شروع ہوگا اور وہ روز وہی روز چہاردہم ہے اسکا چوتھا
روز سترھوان روز ہے نہ اٹھارھوان اسوجہ سے ظاہر ہوا کہ جسطرح بیسوان روز بحران بحساب سابوع سوم کے ہی اسیطرح سترھوان روز بحساب
رابوع کے ہی افضل یوم بحران ہی متن بقراط اور جالینوس کے تجربہ مین اکیسوین روز بحران جید کا اکثر ہونا درست نہین ٹھہرا اسیطرح ستائیسوین اور
اٹھائیسوین روز کے بحران جید ہونے مین اختلاف واقع ہے کہ ارکاغانیس نے ستائیسوین پر اٹھائیسوین روز کو ترجیح اور فضیلت دی ہی اور اسیطرح
اکتیسوین اور چونتیسوین روز مین اور چونتیسوین اور سینتیسوین مین اور چالیسوین اور پینتالیسوین مین باعتبار فصل اور وصل کے اختلاف واقع ہی
اگر سلسلہ وار حساب کیا جائے تو غلط واقع نہ ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض امراض کا بحران سات مہینے بلکہ سات برس کے بعد ہوتا ہے
اور چودہ برس اور اکیسوین برس تک بحران کا امتداد ہوتا ہے بعض اطبا نے ایسا خیال کیا ہی کہ بعد چالیس روز کے بحران کسی مرض کا باستفراغ قوی نہین
ہوتا ہے اور واقع مین یہ رائے صحیح نہین ہے بلکہ معتبر لوگون نے مشاہدہ کیا ہی کہ باستفراغ قوی بعد چالیس روز کے واقع ہوا اور یہ بھی کچھ
ضرور نہین کہ بعد الاربعین کے بحران باستفراغ قوی محتاج اسکا ہو کہ پہلے مرض مین حدت از سر نو پیدا ہووے تب استفراغ قوی سے بحران ہو خواہ
کسی مرض کا ہو کہ بعد الاربعین کے ہو خواہ مرض مین ترکیب ہو اسطرح پر کہ حدوث مرض مزمن کے چند دنون بعد ایک اور مرض حادہ پیدا ہوا اور دونون
ملکر ایک ہو جائین اسوجہ سے بعد الاربعین بحران استفراغ قوی سے ہوا اسلیئے کہ مرض مزمن مین کچھ محال نہین کہ طبیعت آہستہ آہستہ انضاج مادہ کا
کرتے کرتے اسکی دفع اور اخراج پر ایک ہی دفعہ مین قادر ہو اور استفراغ قوی بحرانی اسی روز واقع ہو۔ اگرچہ وقوع ایسے بحران کا بعد الاربعین کمتر
ہوتا ہے اور اکثر یہی ہوتا ہے کہ بعد الاربعین بحران باستفراغ قوی نہین ہوتا اور ناقص بحرانات سے خواہ بذریعہ اخراج کے جسکے مادہ کی حرکت
بدیر ہوتی ہی بحران بعد الاربعین ہوتا ہے خواہ مادہ رفتہ رفتہ متحلل ہوتا ہے بقراط نے کہا ہی کہ ایام بحران کے جفت بھی ہوتے ہین اور

طاق بھی ہوتے ہین مگر افراد مین طاق دنون کی قوت بنا بر تجربہ کے بحران مین زیادہ اور شمار مین بھی ایام افراد زیادہ ہین ایام ازواج سے مثل جو تھا چھٹا
آٹھوان دسوان چودھوان بیسوان چوبیسوان اور اسی مثال مین بقراط اور ارکاغانیس دونون کے مذہب کے موافق شمار ایام کا ہوا ہے۔ مثال
ایام افراد کی تیسرا پانچوان ساتوان نوان گیارھوان سترھوان اکیسوان ستائیسوان اکتیسوان جالینوس نے اس مثال مین جو بقراط
نے آٹھوان اور دسوان روز ایام ازواج مین شمار کیا ہے ناجائز تجویز کیا ہے اور کہا ہے کہ موجب اصول اور قواعد بقراط یہ دونون روز یوم بحران ہو
نہین سکتے اور شاید کہ تغیر بقراط کے کلام مین واقع ہوئی ہو قبل اسکے کہ تجویز ہو اور باستحکام علم ایام بحران کا بقراط کو ہوا ہو حسب کلام بقراط سے صادر
ہوا ہے یا آخر اس قول کی کوئی اور تاویل صحیح بنائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ایام بحران مین اتصال ہو جاتا ہے بس دو دن بحران کے مع
ایام درمیانی بمنزلہ ایک دن کے ہو جاتے ہین لیکن یہ کیفیت اکثر بعد بیس روز کے پیدا ہوتی ہین خواہ بحران استفراغ کا ہو یا خراج کا یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ ہر روز بحران جیسا کہ علامات بظاہر ہون بنہایت مجرب اور موت پر دلالت کرتا ہو جیسے اگر علامات ردی ساتوین روز خواہ چودھوین روز پیدا ہون گا انکی
دلالت ہلاک مریض پر زیادہ ہوگی **مناسبات ایام بحران** کے مقدم روز بحرانی آیندہ یوم بحران سے وہی مناسبت رکھتا ہو جو دوسرا تضعیف سے
پہلے کے حاصل ہو جیسے ساتوان اور چودھوان اور مراد یوم بحران سے چوبیس گھنٹہ کا زمانہ ہو خواہ تمام اس مدت مین آثار بحرانی کا ظہور ہو خواہ بعض مین خواہ
دن مین ہو خواہ رات مین خواہ دونون مین۔ بہرحال ایام باحوری بعض بدرجہ غایت قوی ہین کہ شاید اسمین ہمیشہ امید وقوع بحران ہوتی ہو اور بعض ایام بدرجہ
غایت ضعیف اور بعض ایام متوسط ہین اور انکی تفصیل ہم بیان کرتے ہین مگر پہلے ہم کہتے ہین کہ اول ایام بحرانی چہارم ہے اگرچہ ضعیف ہے اور اکثر اسمین وقوع بحران کا نہین ہوتی مگر روز چہارم بوجہ مناسبت
تضعیف کے ساتھ روز ہفتم کا علامت ہمین وقوع بحران کی خبر دیتا ہو اور ساتوان روز یوم بحران قوی ہو اسکی خبر جو تھا روز دیتا ہو اور ساتوان بوجہ قوت کے ایسا ہو کہ اول طبقہ عالی مین قرار دینے کے
لائق ہو اسلیے کہ نصف مقابلہ اور ربع دورہ قمری پر واقع ہے اور گیارھوان روز مثل چودھوین روز کے اگرچہ قوی نہین ہو لیکن وہ امراض صفراوی
جن کا دورہ افراد مین ہوتا ہو جیسے حمی غب وغیرہ ان امراض مین گیارھوان روز بحران قوی ہو بہ نسبت چودھوین روز کے۔ چودھوان روز بھی
روز قوی ہے اسلیے کہ یوم مقابلہ دور قمری کا ہو اور منجملہ وجوہ قوت کے ایک وجہ اسمین یہ ہو کہ جو روز بحران ایسا ہو کہ اسے مناسبت روز چہارم
سے ہو اسمین قوت احکام بحران اور سلامت آثار بحرانی کی تعیین ہوتی ہے جبکہ اسمین بحران تام اور جید کی امید کی جاے سترھوان روز یوم بحران قوی
ہے اور جو دن اسکی مناسبت تضعیف مین ہو جیسے نوان روز وہ قوی تر ہے اور سترھوین روز کو تئیسوین روز سے وہی مناسبت ہو جو گیارھوین روز کو
چودھوین روز سے ہو یعنی جیسے کہ روز ہفتم ہم رابع اول ہو غیرے سابوع کا اسیطرح گیارھوان روز رابع اول سابوع دوم کا ہی اٹھارھوان
روز یوم بحران ہے مگر کمتر اسمین بحران واقع ہوتا ہے اور کمتر امراض مین اٹھارھوین روز ہوتا ہے بہ نسبت اکیسوین روز کے چوبیسوین روز اور ستائیسوین
روز بھی کمتر بحران ہوتا ہے اور اس سے کم ستیسوین روز بلکہ ستیسوین روز بحران واقع نہین ہوتا ہو کہ اسکے قریب چالیسوان روز موجود ہی چالیسوان روز
بہ نسبت چونتیسوین کے قوی تر ہے اور صحرا چونتیسوان روز بھی صلاحیت بحران قوی کی بہ نسبت اکتیسوین کے رکھتا ہے اس لیے کہ آخرین سابوعات
کے واقع ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جن امراض کی نوبت افراد مین واقع ہوتی ہو جیسے غب خواہ اور امراض حادہ انکا بحران جلد تر ہوتا ہو اور اکثر
ان امراض کا بحران ایام افراد مین واقع ہوتا ہے کہ یہی ایام نوبت امراض مذکورہ کے ہین اسیلیے حمی غب مین گیارھوین روز مثلاً بحران کا کیا جاتا ہے علاوہ
چودھوین روز نہین کیا جاتا ہے مگر بقلت جیسے کہ اگر نوبت مین تقدیم خواہ تاخیر پیدا ہو اگرچہ کبھی غب کی ساتوین نوبت مین بخلط ایسا ہوتا ہو کہ تیرھوین
روز واقع ہوتی ہے پس بحران بھی تیرھوین روز ہو جاتا ہے جبکہ مرض کی نوبت ازواج مین ہوتی ہے جیسے ربع وغیرہ انکا بحران دیر مین ہوتا ہے اور
اکثر ایام ازواج مین انکا بحران ہوتا ہے۔ اکثر ایام باحوری سابوعات کے طبقہ عالی مین شمار کیے گئے ہین کہ ان مین بحران جید اکثر ہوتا ہو یہ ہین

ساتواں اور گیارھواں اور چودھواں اور سترھواں کبھی دورے کسی مرض کے مطابق شمار ایام بحرانات دورے کے مرض کے ہوتے ہیں مثلا سات دورے غب کے مطابق سات دن مخصوصہ کے ہو جاتے ہیں یعنی ساتویں دورے سے غب میں عجلت ہوتی ہے اور کبھی بتقاضائے مرض مزمن مہینوں اور برسوں میں موجب شمار ایام امراض حادہ ہوتا ہے پس ربع سات مہینہ میں تمام ہوتی ہے جیسے بحرقہ سات دن میں اور ان امراض کا اندازہ ماہانہ مثل انداز ایام امراض حادہ ہوتا ہے مثلاً چوتھا مہینہ ربع میں مثل ساتویں ماہ کا ہو جاتا ہے اور تقدیم اور تاخیر بھی ان امراض میں مثل امراض حادہ کے واقع ہوتی ہے اور عنقریب ہم بیان کرینگے ایام جو وسط میں واقع ہیں جن ایام کا اوپر کی فصل میں بیان ہوا وہی ایام باعوری اصلی ہیں اور بموجب اصول اور قواعد خواہ تجربات کے وقوع بحران کے وہی ایام مرئی اور قیاسی حکم ظہور آثار بحران کا انھیں ایام میں کرنا چاہیے لیکن کبھی بنظر بعض وجوہ اور اسباب عارضی جو خارج سے پیدا ہوں جو انفس مرض سے بوجہ عدم حرکت مادہ حادہ یا بطور حرکت مادہ بارہ کے خواہ بوجہ موت یا ضعف بدن مریض کے خواہ اور اعراض کی جہت سے جیسے بیداری مفرط پیدا ہو کسی امر خارجی کی وجہ سے مثلاً مطالعہ کتب علمی کرنے سے خواہ بدنی اسباب سے مثلاً خشکی دماغ وغیرہ سے خواہ نفسانی جیسے خوف وغیرہ جو بافراط پیدا ہو الغرض ایسے وجوہ سے کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بحران مرض میں تقدیم خواہ تاخیر ہو جاتی ہے اور ایام مذکورہ بالا کے پہلے خواہ ان سے پیچھے بحران واقع ہوتا ہے اگرچہ یہ بحران غیر وقت کا قائم مقام بحران واقع کے نہیں ہوتا بلکہ اس سے کم ہوتا ہے اور اگر سبب قوی عارض ہوتا ہے لاجرم روز یوم حقیقی بحران واقع ہوتا اور تقدیم اور تاخیر واقع نہ ہوتا مگر چونکہ عارض قوی پیدا ہونے سے وقت اصلی سے انحراف پیدا کر کے غیر وقت میں آثار بحرانی پیدا کیے ہیں اور اگر یہ عارض ضعیف ہوتا اس کا اثر فقط اس قدر ہوتا کہ بحران اپنے یوم اصلی میں ہوتا مگر بدشواری اور بحران تام نہ ہو سکتا الغرض جو ایام کہ انہیں بسبب ایسے عوارض کے کہ خلاف قاعدہ رابع اور سابع کے بحران واقع ہوتا ہے اُن ایام کو ایام واقع فی الوسط یعنی ایام درمیانی کہتے ہیں اسلیے کہ وہ ایام درمیان ایام بحران کے واقع ہیں اور ان ایام کے واسطے بھی چند احکام خاص ہیں مثل ایام بحران کے ایک وجہ خاص سے جو ابھی مذکور ہوئی اور یہ ایام جیسے تیسرا دن خواہ پانچواں خواہ چھٹا خواہ نواں۔ یا تیرھواں ہیں پس تیسرا اور پانچواں دن اول بحران یعنی روز چہارم کو گھیرے ہیں اور نواں دن بیچ میں ساتویں اور گیارھویں کے واقع ہے کبھی چھٹا دن حاقع وسط میں دو ایام بحران کے ہو اول اور انسب واسطے بحران کے ہوتا ہے اور یہ دونوں روز بہ نسبت اس درمیانی روز کے اولیٰ نہیں ہوتے جیسے نواں روز درمیانی بہ نسبت ساتویں اور گیارھویں روز بحرانی کے۔ اور کبھی جو یوم بحران درمیان دو یوم واقع فی الوسط کے ہو وہی لائق تر بہ نسبت دونوں ایام درمیانی کے ہوتا ہے جیسے ساتواں روز جو بیچ میں چھٹے اور آٹھویں روز کے واقع ہے پہلی صورت کی دلیل یہ ہے کہ گیارھویں۔ دن کا بحران نویں دن واقع ہو جاتا اکثر ہے بہ نسبت اسکے کہ ساتویں دن کا بحران نویں دن تک مؤخر ہو جائے اگرچہ یہ دونوں باتیں یعنی تقدیم گیارھویں کے نویں دن اور تاخیر ساتویں کی نویں تک اکثر واقع ہوتے ہیں قوت اور ضعف ایام واقع فی الوسط۔ نواں دن جو یوم درمیانی ہے وہ یوم قوی ہے اور تمام ایام واقع فی الوسط میں یہی دن قوت میں مقدم ہے اسکے بعد پانچواں دن بعد اسکے تیسرا دن اور نواں اور پانچواں دن چوتھے دن سے جو روز بحران اصلی ہے بہت کم نہیں ہے اور تیرھواں دن شاید بوجہ ضعف قوت کے اس میں کبھی بحران نہیں ہوتا چھٹے دن میں کبھی بحران ہو جاتا ہے مگر ردی ہوتا ہے اگر ردی نہ ہو تو بحران بدشواری ہے اور پوشیدہ ناقص ہوتا ہے اور خطرہ سے سلیم نہیں ہوتا گویا کہ چھٹا دن ساتویں دن کے تین باتوں میں ضد ہے اول چھٹے دن میں بحران کم ہوتا ہے اور ساتویں دن زیادہ ہوتا ہے دوسرے چھٹے دن کا بحران ردی ہوتا ہے اور ساتویں دن کا سلیم ہے تیسرے چھٹے دن بحران بدشواری ہوتا ہے اور ساتویں دن بآسانی و سہولت۔ چھٹے دن کے بحران کا انداز برائی میں چوتھا دن کا ہے اور کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ چوتھا دن مثل خیریت چھٹے دن کا ہو مگر بہت دشوار ہے جب چوتھا دن مثل چھٹے دن کے شر کا ہوتا ہے اس وقت چوتھے دن اکثر علامات خوفناک پیدا ہوتے ہیں جیسے سکتہ اور غشی خصوصاً اگر بحران استفراغی ہو اور غشی بوجہ سستی کے واقع ہوتی ہے اور اس سے سقوط قوت اور لرزنا مفاصل کا اور رعشہ اور بطلان نبض کا پیدا ہوتا ہے اگر اس دن پسینا برآمد ظہور عرق

یکسان نہ ہوگا اور بیشتر یہ بحران استفراغی بہ نقصان ہوتا ہے کہ اُس نقصان کا تمام خراج ردی یا یرقان کر دیتا ہے۔ بول بھی لون اور قوام میں سوی ہوتا ہے رسوب بھی برے پیدا ہوتے ہیں یہ باتیں اُس وقت پیدا ہوتی ہیں کہ جب مریض بعد بحران کے سلامت رہے اور اگر سلامت نہ رہے پس کیا حال ہوگا سلامت مریض بذریعہ خلاص رستگاری ہوتی ہے اور سلامت اُس کی بوجہ عارض نکس کے ہوتی ہے اور جالینوس کا قول ہے کہ ساتواں دن مثل بادشاہ عادل کے ہے اور چھٹا دن مثل متغلب جابر کے اور آٹھواں دن برائی میں چھٹے دن کے قریب ہے۔ بیان اچھے اور برے دنوں کا بترتیب ایام بحرانی ہوں یا درمیانی خواہ ایام انذار افضل جمیع ایام میں ساتواں اور چودھواں دن ہے اور ان دونوں کے بعد سترھواں اور بیسواں اور اُسکے بعد پانچواں اور اُسکے بعد چوتھا اور اٹھارہواں اور بعد اُسکے تیرھواں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ایام قریب ابتدائے مرض اور مقدم بنسبت مقابلہ سے تا روز چہاردہم واقع ہیں اُنھیں ایام میں حکم بحران کا قوی تر اور اُمید وقوع بحران کی اقوی اور صفت ایام انذار ہونے کی بخوبی ہوتی ہے اور جسقدر ابتدا مرض سے بعد بڑھتا جاتا ہے ضعف ان امور میں زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ بیان ان دنوں کا جو ایام بحرانی نہیں ہیں نہ بقصد اول یعنی بطریق انذار اور نہ بقصد ثانی یعنی بطریق بحران روز اول اور دوم اور سوم اور دوازدہم اور شانزدہم اور نوزدہم بھی یہ دن ہیں جو دونوں طرح سے ایام بحران نہیں ہیں اور سیزدھواں دن بھی اُنھیں میں داخل ہے اور سبب یہ ہے کہ اکثر ایام اُن میں سے متصل یوم بحرانی کے واقع ہیں اور پھر بھی نہ اُن میں بحران ہوتا ہے اور نہ انذار واقع ہوتا ہے ایام انذار کا بیان یہ دن وہ ہیں جنمیں آثار اُن چیزوں کے جو دلیل تغیر مادہ کے ہیں یا دلیل غالب ہونے ایک کے دونوں میں سے مرض اور قوت کی ہے ظاہر ہوتی ہے یا ان دونوں میں ابتدائے مقابلہ خفیف کا ہوتا ہے جو درمیان طبیعت اور مرض کے پیدا ہوتا ہے اور غرض اُس مقابلہ سے فیصلہ اور خاتمہ بخیر یا بہلاکت نہیں ہوتی بلکہ وہ بمقابلہ واسطے چھیڑنے مادہ کے اور اُسکے ہیجان میں لانے کے ہوتا ہے تغیر مادہ کے دلائل کی مثال جیسے دلائل نضج کے یا خامی مادہ کے۔ دلائل نضج کے جیسے غمامہ سرخ یا مائل بہ سفیدی بول میں پیدا ہونا اور غیر نضج کے دلائل مشہور و معروف ہیں جیسے رقت بول وغیرہ۔ مثال غلبہ طبیعت یا مرض کی جیسے قوت اشتہا کا ظاہر یا ساقط ہونا یا اس ان قوت کا ظاہر اور ساقط ہونا یا حرکت میں سبکی خواہ گرانی کا پیدا ہونا۔ اور ابتدائے مقابلہ خفیف کی یہ مثال ہے کہ درد سر اور کرب و ضیق نفس اور جنبش مفاصل اور پسینا بدن میں کہیں کہیں اور استفراغ غیر تام پیدا ہوں پس یہ آثار جسدن ظاہر ہوں اسکے بعد جو یوم بحران ہے ان میں بحران ضرور واقع ہوتا ہے پس چوتھا دن اگر اُس میں علامات جید پائے جائیں منذر بحران ساتویں دن کا ہوتا ہے اور اگر علامات بُرے پائے جائیں منذر چھٹے دن کے بحران کا ہوتا ہے خصوصاً محرقہ اور نائبہ میں علاوہ یہ ہے کہ باوجود علامات ردی کے روز چہارم میں کبھی بحران ساتویں دن ہوجاتا ہے اور اکثر نویں دن ہوتا ہے مگر غب میں اکثر بحران ساتویں دن چوتھے دن کے انذار کے بعد ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ چھٹے دن بھی غب میں بحران ہوتا ہے اور نواں دن یا منذر گیارھواں دن کا ہوتا ہے یا اکثر چودھویں دن کا اور گیارھواں دن بھی چودھویں دن کا منذر ہوتا ہے۔ اور چودھواں یا سترھویں دن یا اٹھارھویں دن یا بیسویں دن یا اکیسویں دن کا منذر ہوتا ہے اور سترھویں روز بھی بیسویں خواہ اکیسویں روز کا منذر ہے اور اٹھارواں روز اکیسویں روز کا منذر ہے اور بیسویں دن انذار چالیسویں روز کا ہے جو ایام واقع فی الوسط اور درمیانی ہیں اُنمیں سے تیسرا دن پانچواں روز کا منذر ہے اور اگر بحران ردی ہو تو اُس وقت تیسرا دن چھٹے دن کا منذر ہوتا ہے اور پانچواں دن منذر نویں دن کا ہوتا ہے۔ اور اگر ردی ہو پس آٹھویں دن کا منذر رہتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دلائل انذار کے بھی اکثر قاعدہ کے خلاف واقع ہوتے ہیں جسطرح دلائل بحران میں انحراف ہوجاتا ہے اور جو انذار کسی یوم کا مقرر ہوا ہے اُس کے سوا اور دن کا انذار واقع ہوتا ہے اور سبب اس بھی ضعیف

کا بعینہ وہی ہے جو بحران کے بحساب ہونے میں ذکر کیا گیا خواہ بسبب تقدیم کا ہو یا تاخیر کا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر کسی یوم انذار کے بعد دوسرے دن بھی کوئی تغیر مثل روز انذار کے واقع ہو اس مرض کے مادہ کی حرکت میں سرعت ہوگی جیسے چوتھے روز کے بعد پانچویں دن بھی کوئی تغیر مثل یوم چہارم کے پیدا ہو جتنے علامات بحران کے جلد واقع کرنے والے خواہ بحران میں تاخیر کرنے والے ہیں انھیں بخوبی تامل کرنا چاہیے اور ہمواری اور تنگی سے ایام انذار میں غور کرنا چاہیے کہ یہ باتیں واقع ہوئے ہیں یا تاخیر ہوتی ہے۔ **معرفت ایام بحران کی بروقت اشکال کے** ایام بحران کی شناخت کا فائدہ چند وجہ سے ہوتا ہے اسواسطے طبیب پر لازم ہو کہ اگرچہ دریافت ہو کہ بحران قریب ہونے والا ہے تو اس کی اور طرح کی تدبیر کرے اور اگر بحران میں تاخیر ہو اسکے لائق دوسری تدبیر کرے اور بروز بحران خواہ قریب بہ یوم بحران ایک تدبیر خاص کرنی چاہیے کہ اسدن تحریک طبیعت کی زیادہ دوا سے مناسب نہیں اسلیے کہ اکثر ایسی تدبیر سے اگر اسنے طبیعت کی اعانت بخوبی ہو کر استفراغ زائد اور بحد افراط عارض ہو جاتا ہے اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور بیشتر اگر تحریک طبیعت مخالف خواہش کی ہوتی ہے اور جس استفراغ کی خواہش طبیعت کو ہو دوا سے وہ استفراغ نہیں ہوتا بلکہ اور طرح کا استفراغ پیدا ہونا چاہیے ایسی صورت خواہش طبیعت اور دوا میں بوجہ تضاد کے تعارض پیدا ہو کر دونوں قسم کا استفراغ باطل ہو جاتا ہے اور اسکا ضرر جیسا ہو وہ مخفی نہیں ہر شناخت میں ایام بحران کی رعایت اس امر کی بھی ضرور ہے کہ جو امور ایام بحران میں تغیر اور تبدیل کرتے ہیں انکا بھی لحاظ بخوبی کیا جائے اور وہ اوپر معلوم ہو چکے ہیں طریقہ شناخت ایام بحران کا دو طرح کا ہے ایک تو شناخت بحران مرض کی علی الاطلاق یعنی شناخت اس بات کی کہ اس مرض کا بحران کس قسم کے استفراغ وغیرہ سے ہوگا دوسرا طریقہ یہ کہ منجملہ ایام بحران مذکورہ بالا کے اس مرض کا بحران کسدن ہوگا پس ایسا ہوتا ہے کہ احوال اور اعراض بحران کے دو دن خواہ تین روز تک برابر رہتے ہیں اسوقت یہ اشکال پیدا ہوتے ہیں کہ اب کونسا دن روز بحران قرار دیا جائے پہلی بات کی شناخت دو وجہ سے ہوتی ہے اول تو مرض طول اور کوتاہی سے اور دوسری طباع امراض اور قوت سے اس طرح کی شناخت ہوتی ہو کہ استدلال طول اور قصر سے مرض کی بیماری انقضا اور تمامی پر ہوتا ہے مثلاً کوئی مرض ایسا ہو کہ چوتھے خواہ تیسرے روز اسکا زوال نہ ہو سکے اسلیے کہ اسمیں زیادہ حدت ہو اور ساتویں دن اسکا زوال ممکن ہو خواہ بعد ساتویں دن کے ایسے مرض میں اگر علامات نضج کے قریب بروز چہارم بخوبی ظاہر ہو جائیں امید بحران کی ساتویں روز ہو سکتی ہے اور اگر علامات طول مرض کے ویسے ظاہر ہوں جو اوپر بیان ہو چکے ہیں معلوم ہوگا کہ اسکا بحران ساتویں روز بہت دیر کے بعد ہوگا اور یہ بھی دریافت ہوگا کہ نجات اس مرض سے صرف بحران کے ذریعہ تحلیل وغیرہ کے ہوگی اور اگر دونوں باتوں میں سے کوئی امر ظاہر نہ ہو یعنی نہ ظہور نضج قریب ابتدائے مرض ہو اور نہ آثار طول مرض کے نمودار ہوں امید ہو کہ درمیان روز چہارم اور ہفتم کے مرض کا زوال ہو جائے مرض کی طبیعت سے استدلال بحران پر یوں کیا جاتا ہو کہ طاق دنوں میں حرکت امراض صفراویہ کی اصل ہو اور ایام ازواج میں حرکت امراض باردہ وغیر حادہ کی ہوتی ہے تعیین یوم بحران کی چند وجوہ سے کیجاتی ہے بقیاس دورات اور عدد اوقات بحران اور زمانہ بحران اور استحقاق ایام اور موثر تر تین وجہ ہر ایک ان کی ہیں۔ قیاس ادوار سے استدلال یہ ہو جفت روز میں مرض جن کے واقع ہونے کی دو نوبت ہو اور طاق دن لائق بحران مرض حادہ کے ہر زمانہ بحران سے استدلال اسطرح پر ہوتا ہو کہ جن دنوں میں آثار بحران پیدا ہوئے ان میں سے زیادہ تحمل شدید کسدن ہوا اور دیر تک کس روز رہا پس وہ روز بحران وہی قرار دیا جائے گا لیکن اگر کوئی اور دلیل اس دن کی بحران ہونے کو منع کرے اور اس دلیل میں قوت زیادہ ہو اسوقت بنا چاہیے ہم ہی روز بحران قرار دیا جائے گا جسمیں علامات کم تھے مثلاً جسدن شدت اعراض بحران اور دیر تک ظہور آثار رہا اسکے ابتدا دسیوں رعاف خواہ اسہال یا قے عارض ہوا اسوقت ہم بھی تجویز کرینگے کہ روز بحران وہ دن جسمیں تکلیف شدید ہوئی نہ تھا اسی قسم کے استدلال سے جو بر طبق زمانہ بحران ہوتا ہو حکم وقوع بحران کا یوم درمیانی میں ایام [illegible] کے کیا جاتا ہے

بشرطیکہ روز آخر کا حکم بہ نسبت بحران کے قوی تر نہ ہو۔ استدلال بنظر قوت ایام اور بنظر طبیعت ایام کے اسطرح پر ہوتا ہے کہ مثلاً ساتوین شب کو برآمد ہونا عرق
کا شروع ہوا اور آٹھوین روز صبح سے شام تک برابر نکلتا رہا پھر اسوقت یہی حکم کرنا چاہیے کہ بحران ساتوین روز ہوگا نہ آٹھوین روز اگرچہ تپ کا زوال
آٹھوین دن محسوس ہوا اور اگر امر اسکے خلاف ہو کہ عرق تیرھوین روز سے نکلنا شروع ہوا اور چودھوین روز تک برابر نکلا کرے اور تپ چودھوین
روز اترے بحران کا حکم چودھوین روز کیا جائے گا اسلیے کہ آٹھواں روز اور تیرھواں روز حکم مین ساتوین اور چودھوین کی خیریت مین نہین ہے
اور موت کا چھٹے روز واقع ہونا اولی ہے بوجہ علامات ہائلہ کے بہ نسبت ساتوین روز کے اور دسوان بہ نسبت نوین روز بنظر وقوع موت
کے اولی ہے۔ استدلال اجتماع احکام بموجب بیان گذشتہ کے کرنا چاہیے مثال مین چودھوین روز کے اسلیے کہ اگرچہ عرق کا ظہور
تیرھوین روز ہوا تھا مگر برآمد عرق اور زوال حمی دونون کا اجتماع چودھوین روز چونکہ ہوا اسلیے یوم بحران وہی ہے۔ استدلال بذریعہ
ایام انذار کے اسطرح پر ہوتا ہے کہ جتنی مثالین اوپر گذر چکین ان مین سے اگر چوتھے روز علامات انذار کے پائے جائین یقین کرنا چاہیے
کہ بحران منسوب بروز ہفتم ہے گو زوال مرض آٹھوین روز ہو خواہ مین ساتوین روز بحران ہوگا اور اگر علامات انذار کے گیارھوین روز پیدا
ہون بحران چودھوین روز ہوگا بیان نسبت اکثر امراض کی طرف بحران کے یہ بات اوپر معلوم ہو چکی ہے کہ جو امراض نہایت درجہ حاد ہین انکا
بحران ساتوین روز تک ہو جاتا ہے اور جو امراض قریب بحدت ان امراض کے ہین اُن کا بحران چودھوین روز خواہ بیسوین روز تک ہو جانا چاہیے اور
ان امراض کے متصل جنکی حدت ہے اُن کا بحران چالیس روز تک ہوتا ہے اور چالیس روز کے بعد ساٹھ دن خواہ اسی دن مین بحران امراض مزمنہ
کا ہوتا ہے اگرچہ حمی محرقہ کی شدت ایام ازواج ہوتی ہو بہ نہایت ردی ہے اور اکثر چھٹے روز قتل کرتی ہے اور اس قتل کا انذار چوتھے روز ہوتا ہے اور
ٹھنڈا پسینہ چوتھے روز برآمد ہوتا ہے اور ازین قبیل علامات بھی ردی سرسام وغیرہ کے پیدا ہوتے ہین بحران گیارھوین روز ہوتا ہے اگرچہ حدت
کے ساتھ پیدا ہوا ہو اسلیے کہ ابتدا اکثر آثار سرسام کی بعد تیسرے خواہ چوتھے روز کے ہوتی ہے اُس کے بعد ایک اسبوع مین بحران واقع ہوتا ہے
اور وہ روز یازدہم ٹھہرتا ہے بحرانات کا بیان یہان تک ختم ہوا فن تیسرا اورام اور بثور کے بیان مین۔ اور اس مین تین مقالے ہین مقالہ پہلا
اورام حارہ اور فاسدہ کے بیان مین کتاب اول فن کلیات مین بیان اورام اور اجناس اورام اور معالجہ عام اورام کا ہو چکا جو شخص اس مقام کو جواب ہم تحریر کرتے
ہین ملاحظہ کرنا چاہے اسے لازم ہے کہ قواعد مذکورہ کو یاد کرے اور اُن کی طرف رجوع کرے اسلیے کہ اس مقام پر فقط قواعد جزئیہ باقی ماندہ کو بموجب
وعدہ کے ہم بیان کرتے ہین بیان اورام اور بثور کا جو ورم خواہ بثر یعنی پھنسی وغیرہ ہو مادہ حارہ سے پیدا ہوگا یا غیر حارہ سے اور مادہ حارہ سے جو ورم
پیدا ہو یا وہ مادہ خون ہو خواہ اور رطوبات جو قریب بمزاج خون کے ہون یا مادہ صفراوی سے خواہ جو رطوبت قریب بمزاج صفراوی خلط کے
ہو خون سے جو ورم پیدا ہو۔ یا تو خون صالح سے ہوگا یا خون فاسد سے پھر خون صالح یا رقیق ہو یا غلیظ اگر ورم خون صالح غلیظ سے
پیدا ہو اُس کو فلغمونی کہتے ہین جو گوشت اور جلد دونون مین پیدا ہوتا ہے اور اُسمین ضربان بھی ہوتا ہے اور جو ورم خون صالح رقیق سے پیدا ہوتا
ہے فلغمونی کی وہ قسم ہے جو فقط جلد مین عارض ہوتا ہے اور لحم تک اسکا اثر نہین پہونچتا ایسے ورم کو ذرمی یعنی پتی کہتے ہین اور اس مین ضربان نہین ہوتا
جو ورم خون غلیظ فاسد سے پیدا ہو اُس سے اقسام جراحات کے پیدا ہوتے ہین جو ردی اور فاسد ہین ایسے خراجکی دواعات اور احتراق اگر شدید ہو جائے
حمرہ پیدا ہوگا اور احتراق اور خشکی لبشرہ عارض کریگا انھین جراحات کے اقسام مین سے بد ترین اقسام وہ ہے جسے نار فارسی کہتے ہین جو ورم خون فاسد
رقیق سے پیدا ہو اس سے وہ قسم فلغمونی کی عارض ہوتی ہے جو مائل بطرف حمرہ کے ہو اور اسمین برودت اور خبث ہوتا ہے پھر اگر رقت اس خون مین زیادہ
ہو حمرہ فلغمونیہ پیدا ہوگا اور اگر حرارت زیادہ ہو وہ حمرہ پیدا ہوگا جسمین نفاخات اور نفاطات اور احتراق اور خشکی لبشرہ ہوتا ہے صفراوی ورم کا عروض

ایسے صفرائے لطیف سے ہوتا ہے جو نہایت لطیف ہے کہ اُسکا احتباس اُس مقام میں جو ظاہر جلد کے اندر ہے نہیں ہوتا ہے اور باوجود لطافت کے اُسمین حرارت
بھی ہوتی ہے اور اس ورم میں نملہ بھی داخل ہے ساعیہ نہانا کا عروض نہایت لطیف صفرا سے ہوتا ہے ساعیہ اکالہ صفرائے ردی سے پیدا ہوتا ہے جو
صفرا اُس سے غلیظ ہو اور سوزش اُسمین کم ہو اور بہ نسبت صفرائے مذکور کے کچھ اندر کی طرف ہٹکر محتبس ہو اور اُسمین کسیقدر آمیزش بلغم کی بھی ہو ایسے
صفرا سے نملہ جاورسیہ پیدا ہوتا ہے کہ اُسمین التہاب کم ہوتا ہے اور تحلل خواہ تحلیل اُس کی دیر میں ہوتی ہے اگر اس سے زیادہ غلاظت مادہ میں ہو
نملہ اکالہ پیدا ہوگا پھر اگر یہ صفرا اپنے قوام کی غلاظت میں خون کے قوام سے بڑھ جائے اور ردی بھی ہو حمرہ ردی پیدا کرے گا اور ان سب صورتوں میں
مادہ ردی اور لطیف ہوتا ہے اور بعد ازان کہ لطیف ہوا اگر اُس کی لطافت اسقدر ہو کہ طبیعت اسے اعماق بدن سے دفع کر دیتی ہے اور سوائے جلد کے اور کسی جگہ
ٹھہر نہیں سکتا ہے یا قریب جلد کے ورم گرم کا مادہ اگر زیادہ ہو اور ورم بھی مقدار میں عظیم ہو وہ از قسم اورام طاعونیہ خالی سے نہ ہوگا اور داخل اس قسم
میں ہوگا جو بنام [illegible] معروف ہے یہ جتنے اقسام اورام ردی کے مذکور ہوئے جس سال وبا پیدا ہوتی ہے اسی سال یہ اورام بھی عارض ہوتے
ہیں جو اورام حارہ میں اور ردی ہیں جب تک مادہ انحطاط کو نہیں پہونچتی نرم اور میٹھے ہوتے ہیں اور مدہ ان میں اچھی طرح جمع نہیں ہوتا بلکہ عضو متورم
کے فساد کیطرف زیادہ مائل ہوتے ہیں اور یہ فساد ہمیشہ بوجہ عظیم مدہ اور کثرت مادہ سے نہیں ہوتا ہے بلکہ اکثر بوجہ خبث مادہ کے فساد پیدا ہوتا ہے یہ بھی جاننا
ضرور ہے اورام اکثر مفرد اور خالص ایک ہی مادہ سے ہوتے ہیں اور اکثر مرکب چند مادہ سے ہوتے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ورم ظاہر اور محسوس
ہو اور اُسمین ضربان نہ ہو اُسمین تیج اور ریم نہیں پڑتی اور جو باطن میں اسیطرح کا ہو اُسکا حال تو ہم بیان کر چکے **فلغمونی کا بیان** فلغمونی کی شناخت اور اُس کی
علامت حرارت اور التہاب اور زیادتی حجم اور تمدد اور مدافعت اور ضربان بھی ہوگا اگر اندر کی طرف نفوذ رفتہ ہوا اور قریب شرائین کے ورم ہو اور اس عضو میں
موٹی موٹی اعصاب حس [illegible] آتا ہو مثل اُن کے جو اعصاب سے خالی ہیں اور اُنکا حال دیر کے ابواب میں کچھ بلکہ ذکر ہو چکا ہے اور جسقدر عضو
متورم میں شرائین زیادہ اور مقدار اُن کی عظیم ہوگی اسی قدر ورم میں ضربان اور درد رسانی اُسکی اشد ہوگی اور تحلل اور جمع اُسکا جلد ہوگا اگر فلغمونی کسی
عضو حساس میں پیدا ہوا اسکے تابع درد شدید ضرور ہوگا کسی قسم کا ورم فلغمونی کیوں نہ ہو اور جسقدر چھوٹی چھوٹی رگیں اس عضو متورم میں ہونگی سب نمایان
اور ظاہر ہونگی گو قبل از ورم وہ رگیں مخفی تھیں اور قابل ظہور کے نہ تھیں واضح ہو کہ فلغمونی زبان یونانی میں بطور اسم جنس کے ہر ایک التہاب اور علی الاطلاق
بولا جاتا تھا بعد ازان ہر ایک ورم گرم کو کہنے لگے اُسکے بعد ہر ایک ورم گرم جو بصفات مذکورہ بالا متصف ہو اسی پر اطلاق کرنے لگے مگر خالی التہاب سے یہ ورم
نہیں ہوتا اسلئے کہ اتفاق خون کا اور انسداد منافذ اور راہوں کا ہو جاتا ہے فلغمونی کبھی بسیط اور یاد واحد سے عارض ہوتا ہے اور اکثر اُسکے ہمراہ ہم یا
اسلاح [illegible] سے ہوتا ہے اور اُس کی پیدایش کے چند اسباب ہوتے ہیں کہ بعض اقسام اُن کے اسباب جالبہ کے بدے ہوتے ہیں از قسم امتلا اور
درارت خلط [illegible] ضعف عضو قابل کے خواہ محض عضو قابل کا ضعف اگرچہ امتلائے خلط اور درارت نہ ہو کبھی اسباب بادی مثل فسخ اور قطع
اور کسر اور خلع کے خواہ قروح جو کثرت کسی عضو میں پیدا ہوں اور اُن کی حدت سے بوجہ درد کے مادہ اسی عضو کی طرف کھنچے خواہ بوجہ ضعف
عضو کی قصبہ سے حدت مادہ زیادہ ہو کبھی اُن قروح کی طرف اسقدر مواد مائل ہوتے ہیں کہ مسالک ضعیف کو بند کر دیتے ہیں اسکی مثال یہ ہے جیسے
ہمراہ قروح اور جرب کے اورام عارض ہوتے ہیں ہوا صحیح حالیہ میں اور زیادتی تحلیل کی بقدر زیادتی حجم کے ہوتی جاتی ہے اور تمدد اور انتہائے تمدد
منتہائے ورم کے پیدا ہوتا ہے اور اب بنا بر منتہی میں مدہ جمع ہوتا ہے اگر جمع کے قابل ہے اور انحطاط کا زمانہ اُس وقت سے شروع ہوتا ہے جب سے
ترقی اور ضعف پیدا ہو فلغمونی ردی وہی ہے جسکا انحطاط نہ ہو اور نہ اُسکا مدہ جمع ہو اگر ایسا ہی ورم عضو متورم کی موت اور بحیثیت حرکت ہونا لازم
کرتا ہے اور تعفن بھی اسی عضو میں پیدا کرتا ہے اور اکثر یہ امر بوجہ بندگی ورم اور کثرت مادہ کے بھی عارض ہوتے ہیں اور کبھی بوجہ خبث مادہ کے بھی پیدا ہوتے ہیں

اگر ورم صنوبری ہو یہ بات سب پر ظاہر ہے کہ جو ورم بیٹھ جاتا ہے اس وقت ضربان میں آرام تنگی میں سکون پیدا ہوتا ہے اور مدہ کے جمع ہونے کی
علامت یہ ہے کہ ضربان میں زیادتی ہو اور حرارت بھی بڑھ جائے اور پھر دونوں مقدار واحد پر ٹھہر جائیں تعفن کی شناخت اس سے ہوتی ہے کہ تبضیح میں دشواری
ہو اور رنگ تیرہ ہو جائے اور تمدد شدید پیدا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب تک طبیعت مادہ کو مغلوب نہ کرے گی ظاہر ورم فلغمونی کا ظاہر جلد میں نہ ہوگا یہ بھی
جاننا ضرور ہے کہ بثور دملی جب مثل زحلے قریب قریب پیدا ہوں خبر دیں گے کہ ایک دمل بہت بڑا اور خبیث پیدا ہوگا ان سے علاوہ جب کہ مریض اورام باطنی
کو آب برگ کاسنی اور مکو ہمراہ املتاس کے پلایا جائے علاج فلغمونی اگر فلغمونی کسی سبب بادی سے پیدا ہوا اس وقت بدن کا حال دو صورت سے خالی نہیں
کہ یا تو بدن اس کے ہمراہ خواہ بعد حدوث ورم کے اخلاط اور مواد سے پاک صاف ہو یا بدن میں امتلاء مواد کا ہو اگر ہمراہ ورم کے بدن مواد سے خالی اور
پاک ہے اس وقت ورم کا علاج خاص جو نظر کر کے کیا جاتا ہے کچھ ضرور نہیں ہوتا خاص معالجہ ورم کا یہی ہے کہ اخراج اس مادہ کا کریں جو غریب ہے اور جسنے
ورم پیدا کیا ہے اور یہ اخراج مادہ کا بذریعہ ادویہ مرخیہ یا ادویہ محللہ لینہ کے جیسے یہ ضماد کیا جاتا ہے کہ سبوس کو پانی اور روغن میں جوش دیں اور فقط
کبھی پچھنے لگانے کفایت کر جاتے ہیں خصوصاً اگر ورم کا مادہ زیادہ ہو اس وقت پچھنے کی ضرورت شدید ہے پھر اگر ورم کے ہوتے وقت خواہ بعد
حدوث ورم کے بدن میں امتلائے اخلاط ہو اس وقت لازم ہے کہ مرخیات ورم سے چھوڑ دی جائیں ورنہ جذب مادہ کا بہ نسبت تحلیل ورم کے بہت زیادہ ہوگا
بلکہ پہلے استفراغ مادہ کا بذریعہ فصد کے کرنا لازم ہے اکثر اسہال کی بھی ضرورت ہوتی ہے جب فصد اور اسہال سے فراغت ملے اس کے بعد استعمال
مرخیات کا کرنا چاہیے اس ورم کا علاج قریب ہے اس ورم کے علاج کے جس کا سبب امتلائے بدنی ہو اور فرق اس ورم کے علاج میں بہ نسبت اس ورم کے
جو بہ نسبت امتلائے بدن کے ہو یہ ہے کہ یہ ورم زیادہ روادع کا محتاج نہیں ہے جیسے کہ اسے اسکی احتیاج ہے بلکہ یہ ورم اس سے کم محتاج روادع کا ہے
جس ورم کا سبب سابق ہو اور بادی خود جب ہے کہ ابتداء علاج کی استفراغ سے کریں اور پہلا استفراغ جیسا اسکا حق ہے کر کے فصد خواہ اسہال وغیرہ بشرط
حاجت کے کریں اور حاجت کبھی اس جہت سے ہوتی ہے کہ بدن اخلاط ردیہ سے پاک نہیں ہوتا اور کبھی بوجہ عظیم اور پر خطر ہونے مرض کے استفراغ اور تقلیل مادہ
کی ضرورت ہوتی ہے خواہ جذب مادہ کا بطرف جانب مخالف کے جب ہوتا ہے اس لیے اگرچہ بدن میں کثرت فضول کی نہ ہوتا ہم عضو میں کبھی ایسا تمدد اور ضرر
پیدا ہوتا ہے جو ضعیف کر دیتا ہے اور بوجہ ضعف کے مواد بدن کے اسی عضو کی طرف پہنچتے ہیں اگرچہ مواد فضول نہ ہوں مگر استفراغ اور جذب
الی الخلاف میں جو جو شرطیں اپنے اپنے مقام پر مذکور ہو چکے ہیں ان سب کی رعایت واجب ہے اور سستی اور بلد حاضر وغیرہ جو اس لائق لحاظ کے ہیں ان
امور کے جو فصل استفراغ میں فن کلیات کے درج ہیں انکا خیال کرنا ضرور ہے ہم کو مناسب ہے کہ اس ورم کے علاج میں ابتدا روادع سے کریں سوائے
ان مقامات کے جنہیں کتاب اول میں ہم نے مستثنیٰ کیا ہے کہ وہاں ابتداء استعمال روادع کا جائز نہیں ہے پھر جب زمانہ تزاید کا سامنا ہو مرخیات کا ملانا
روادع کے ہمراہ کرنا چاہیے اور جیوں جیوں تزاید بڑھتا جائے مرخیات کی بھی زیادتی کرتے جائیں مگر ہر روز تھوڑی تھوڑی زیادتی کرتے رہیں اور
جب زمانہ منتہی اور وقوف کا پہنچے اور حجم ورم کا درجہ غایت کو بڑھ جائے اور تمدد بھی انتہا کو پہنچ جائے اس وقت مرخیات کی مقدار غالب ہونی
ضرور ہے بہ نسبت روادع کے اور ان میں تصرف اور تبدیل کا اہتمام کماینبغی کرنا چاہیے اور بعض اقسام محللات مرخیہ کے ایسے ہیں کہ زمانہ منتہی میں انکے
استعمال سے صحت تام حاصل ہوتی ہے اور مرخیات مرطبہ کا استعمال اس غرض سے کرتے ہیں کہ مسامات میں توسیع ہو جائے اور درد میں آرام اور
سکون پیدا ہو اور محللات بھی مواد ہیں جس سے شفا حاصل ہوتی ہے اور جو ورم مادہ ہونے کے لائق رہے اسے باقی نہیں رہنے دیتی ہے اگر بسبب
اتفاق پوری صحت حاصل نہ ہو اور کسی قدر کسر باقی رہ جائے اسکی مقدار اسی قدر ہوتی ہے کہ جس کی تحلیل دوا سے حاد کر دیتی ہے کبھی بوجہ استعمال روادع
کے وجع شدید عارض ہو اور رجا سکی یہ ہے کہ احتقان مادہ میں پیدا ہوتا ہے اور عضو متورم ہو گویا یہ مادہ متحجر ہو جاتا ہے الغرض روادع سے کبھی یہ ضرر

پیدا ہوتا ہے کہ مادہ دوسرے اطراف اعضائے رئیسہ کے رجوع کرتا ہے اور کبھی وہ رادع سے ورم میں صلابت پیدا ہوتی ہے اور کبھی یہ ضرر ہوتا ہے کہ عضو متورم
کا رنگ مائل بہ سبزی اور سیاہی ہو جاتا ہے خصوصاً اگر رادع سے علاج آخر دور زمانہ انتہا میں کیا جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شدت وجع سے تحلیل
استعمال کرے ادویہ کی ہوتی ہے جو مرخی ہوں اور جاذب نہ ہوں اور کبھی انہیں ادویہ میں اگرچہ کسیقدر تبرید ہوتی ہو مگر وہ مانع ارخا کی نہیں ہوتی رجوع کرانے سے مواد کا
طرف اعضائے رئیسہ کے اس سے بچنے بذریعہ استفراغ کے حاصل ہوتی ہے ہاں جو اعضا ایسے ہیں کہ ان کی طرف مواد خبیثہ کو اعضائے رئیسہ دفع
کرتے ہیں جیسے ابط واسطے قلب کے یا اور اعضائے خسیسہ جو بطور مفرغہ کے واسطے اعضائے رئیسہ کے مخلوق ہوئے ہیں کہ ان کے مواد کا ردع البتہ
بہ نسبت اعضائے رئیسہ کے بہت مضر ہے اور ہرگز مناسب نہیں ہے اور اس کو ہم نے مقامات مناسب میں بخوبی تحقیق کے ساتھ بیان کر دیا ہے جب
خون اسکا ہو کر ورم مائل بہ صلابت ہو گیا ہے اسوقت ایسے مرخیات کا استعمال کرنا چاہیے جن میں کسیقدر تسخین بھی ہو اور ترطیب قوی پیدا کرے اور یہ
ادویہ میں جو متوسط ہیں ان کی مثال یہ ہے جیسے عصارات البقول باردہ جن کا اکثر ذکر کر چکے ہیں اور مواضع متعددہ میں بیان ہو چکا جیسے عصارہ خرفہ اور
کدو اور کاسنی اور عصا الراعی وغیرہ اور عصارہ عنب الثعلب خاص کر اور انہیں ادویہ کے اجرام کوٹ کر ضماد کے قابل ہیں اور عصارہ البقول بھی از ین قبیل ہے اور
تر روٹی آب سرد کی اور کبھی اس علاج میں فقط اسیقدر کافی ہوتا ہے کہ اسفنج کو سرکہ خواہ آب سرد میں ڈبو کر استعمال کریں کا کیچ کا فائدہ قوی زمانہ ابتدا میں ہے
اسیطرح پوست انار اور حی العالم اور سویق جو خوب بھگایا گیا ہو خصوصاً سرکہ خواہ سماق ملاکر طحلب یعنی کائی بھی بہت عمدہ ہے اگر اس سے زیادہ قوی دوا
کی حاجت ہو جو صندل اور اقاقیا اور ماشیا اور فوفل اور بھنگ اور وہ گھاس جو بنام حشیشۃ الاورام اور بیرحب تصریح شیخ کے حاشیے میں اس کا نام
سیدورہ ہے یہ گھاس بھی بہت مفید ہے مگر زمانہ ابتدا میں کبھی تخفیف اورام میں زعفران سے بھی اعانت ہو سکتی ہے ابتدائے اورام میں ترطیب پیدا
کرنا خطرناک ہے اور اگر تبرید عضو کی زیادہ کرے اکثر منجر بافساد عضو متورم اور فساد اس خلط کی ہوتی ہے جو ورم میں بھری ہوئی ہے اور رنگ ورم کا
بوجہ تبرید زیادہ کے سبز اور سیاہ ہو جاتا ہے اگر ہلاکا خوف ہو مقام ورم پر ضماد آرد جو اور لبلاب کا خواہ ایسی دوا کا جس میں ارخا کی قوت ہو کرنا
چاہیے پھر اگر سبزی خواہ سیاہی ظاہر ہو جائے استعمال شرط کا کریں اور ورم کو چاک کر دیں اور انتظار جمع مواد اور نضج کا اسوقت کچھ ضرور نہیں اور یہ تدبیر اسوقت
مناسب ہے جب وہ گرتا ہوا دیکھیں کہ بکثرت انصباب کر رہا ہے کہ اکثر یہ انصباب موجب موت عضو کا ہوتا ہے۔ شرط کے بھی چند تمام میں ایک قسم ظاہر
ہوتی ہے یعنی ظاہر جلد میں اسکا اثر زیادہ ہوتا ہے اور کوئی قسم اعمق یعنی اندرون جسم کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے الغرض مقام ورم اور حال عضو متورم
جس قسم کے لائق ہو اسیکا استعمال کرنا چاہیے اور بعد استعمال شرط کے نطول آب دریا سے کرنا چاہیے اور ضماد ایسے ادویہ سے جو ارخا پیدا کرنا چاہیے۔ اگر
حاجت پانی چھڑکنے کی خواہ نطول کی ہو فقط مرخیات پر اقتصار کرنا لازم ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استعمال ایسے ادویہ کا جنمیں ردع قوی ہو ابتدائے ورم
میں اور محللات قویہ کا استعمال آخر ورم میں مسری مدبر تا بامکان اس سے احتراز کرنا چاہیے اسلیے کہ تبرید شدید سے وہی ضرر پیدا ہوگا جو ابھی مذکور
ہو چکا ہے آب سرد کے استعمال سے وہی ضرر متصور ہے چاہیے کہ ترک کریں ایضاً سوائے ورم حمرہ کے اور اورام میں آب سرد سے گریز چاہیے
اور تحلیل شدید سے درد میں شدت پیدا ہوتی ہے اگر ابتدائے ورم میں بوجہ تسکین وجع کوئی تدبیر کرنی ضرور ہو آب گرم اور روغن جو مرخی ہیں اور اسیطرح ضماد
جو اسی غرض سے ایسے ادہان کے بنائے جاتے ہیں ادویہ محللہ سے ان سب سے احتراز کرنا ضرور ہے اسلیے کہ یہ ادویہ نہایت مضاد ہیں اس مادہ کے
جسکا انصباب ہو رہا ہو ہاں گل ارمنی آب سرد میں گھول کر خواہ روغن گل میں بھگو کر استعمال کرنا چاہیے روغن گل اورام کے واسطے وہی افضل ہے جو گل
سرخ اور زیت سے بنایا جائے اسلیے کہ زیت میں بھی کسیقدر تحلیل ہے خواہ عدس کو ہمراہ گل سرخ کے جوش دے کے استعمال کریں خواہ مردار سنگ
روغن گل کے ہمراہ استعمال کریں اگر ان ادویہ سے برآمد کار نہ ہو خواہ از ین قبیل اور دواؤں کے استعمال سے کچھ ترتیب نہ ہو لبلاب کا استعمال

کرین کہ ابتدا مین حتی المقدور سفید ہو اور انتہا مین بھی سودمند ہو سرکہ یعنی تھوڑا اور خشکہ اسرکہ اور فس اور بادروج بھی ازین قبیل ہو اور اکثر شراب شیرین روغن گل مین ملکر
ملکہ شیرہ انگور اور تھوڑا سا موم کسی پارچہ صوف کو آلودہ کرکے خواہ صوف نرم فاز میون مین سرد کرکے اور جاڑون مین گرم کرکے خواہ اسفنج کو شراب قابض خواہ سرکہ اور
آب سرد مین ڈبو کر یعنی سفیدہ سے زعفران کی شرکت واسطے تسکین وجع کے ہوتی ہو اگر ورم کا حال ایسا نظر آئے کہ اب بھرا ہوا جاتا ہے اسوقت تبرید
کو قطعا ترک کرنا چاہیے اور ایسی تدبیر کرنا چاہیے جس سے نضج اور تفتیح پیدا ہو جب ورم زمانہ منتہی کو پہونچ جائے شبت اور بابونہ اور خطمی اور تخم کتان وغیرہ
کا استعمال ضرور کرنا چاہیے ملکہ مراہم دخلیون اور باسلیقون کا استعمال ضرور ہے اور مرہم قلقطار تحفیف پیدا کرتا ہے اور لطف یہ ہو کہ اس کی تحفیف سے
درد مین شدت نہین ہوتی اسیطرح اسکا استعمال بروقت سکون لیپ فلغمونی کے مناسب ہو اور جسوقت خون جمع ہو مواد کا نہ ہو اسوقت بھی اسکا استعمال بہت
مناسب ہو اور بہتر یہ ہو کہ اس مرہم کو لگا کر اوپر سے پارچہ صوف شراب قابض مین ڈبو کر رکھین اگر ورم کا موضع لحمی ہو بہ نسبت موضع عصبانی کے حاجت
تجفیف کی اسے زیادہ ہوگی اسلیئے کہ لحم اپنے مزاج اصلی کی جانب جو یابس ہو عود کرنے کی مدد اور نصرت اور اندک تجفیف سے بھر جاتا ہے اور
جس گوشت مین تری کم ہو اسکو حاجت تجفیف کی کم ہوگی اکثر حاجت پچھنے کی قبل از نضج کے ہوتی ہو اور بیشتر عضو شریف کے ورم کا جذب بطرف عضو خسیس
کے واسطے تدبیر جاذب کے کرکے پھر اسکا علاج اور تفتیح کرنے مین جو ورم گرم محتاج تفتیح کا ہو چاہیے کہ اس کے منھ پر ضماد اسفنول کا کرین اور اودیہ
مطفیہ کا ضماد گرد اگرد ورم کے کرین اور جو کچھ ورم پر از قسم ضماد خواہ طلا کے لگائین چاہیے کہ پر وغیرہ کے ذریعہ سے لگائین اسلیئے کہ انگلی سے ایذا
اور الم پہونچتا ہو **حمرہ کا بیان** اسباب حدوث حمرہ اور اصناف حمرہ کے کتاب اول فن کلیات مین بخوبی بیان ہو چکے کہ اس بیان سے ماہیت
اسکی بخوبی دریافت ہو چکی اب وہ امور جو فلغمونی اور حمرہ کے درمیان مین فارق ہوں یہ ہین کہ حمرہ بخوبی ظاہر اور احمر ناصع یعنی درخشندہ ہوتا ہے اور
فلغمونی کی سرخی سے سیاہی خواہ سبزی پیدا ہوتی ہو اور اکثر اسکی سرخی جلد مین پوشیدہ اور اندک طرف ہوتی ہو اور حمرہ کی سرخی موضع ورم کے مس
کرنے سے مٹ جاتی ہو اور اتنی جگہ بوجہ لطافت مادہ حمرہ کے سپید ہو جاتی ہو خواہ فی الفور سرخی متفرق ہو جاتی ہو اور پھر بسرعت پلٹ آتی ہو اور فلغمونی
کی سرخی ایسی نہین ہو یہ بھی ایک علامت خاص ہو کہ سرخی حمرہ کی زعفرانی اور زردی کسیقدر ظاہر کرتی ہو اور فلغمونی کی سرخی مین یہ بات نہین ہوتی
اور حمرہ کا ورم فقط ظاہر جلد مین ہوتا ہے اور فلغمونی اندر جلد کے بھی پیوست ہوتا ہو حمرہ خالص چلتا ہوا نظر آتا ہے اور فلغمونی اپنی جگہ پر ٹھہرا ہوا ہوتا ہو
حمرہ صدیدی مین آبلہ پڑتا ہے اور فلغمونی مین یہ بات بہت کم ہوتی ہے اور حمرہ خالص مین بوجہ سختی کے مدافعت نہین ہوتا ہے اور فلغمونی مین ایسا تدافع
ہوتا ہے کہ ہاتھ کے دبانے سے خوب نہین دبتا ہو اور جسقدر زیادتی خون کی صفراوی خلط پر ہوتی ہو مدافعت زیادہ ہوتی ہو اور وجع اور ضربان
شدید ہوتا ہو حمرہ مین تپ زیادہ شدید ہوتی ہے بہ نسبت فلغمونی کے کبھی حرارت حمرہ کی اس قدر تیز ہوتی ہے کہ جلد اور بشرہ سوختہ کر دیتی ہے
اور فلغمونی کی سوزش اور التہاب اسقدر نہین ہوتی فلغمونی مین تمدد اور درد پیدا کرنا اُس کا بوجہ تمدد کے البتہ بہ نسبت حمرہ کے زیادہ ہوتا ہے
اسیوجہ سے درد حمرہ کا کمتر لذیغ ہوتا ہے اکثر حمرہ جب عارض ہوتا ہو چہرہ پر عارض ہوتا ہو اور ناک کے بیچ کی ہڈی سے حمرہ کی ابتدا ہوتی ہے اور بڑھتے
بڑھتے ورم تمام چہرہ مین پھیل جاتا ہے اگر حمرہ بوجہ ٹوٹنے کسی ہڈی کے جلد کے پھٹنے سے پیدا ہو نہایت ردی ہو۔ حمرہ فلغمونی اور فلغمونی حمرہ
مین جو فرق ہے اسکا بیان فن کلیات مین ہو چکا ہو یہان اُسکے اعادہ کی ضرورت نہین ہو **علاج حمرہ کا** اس مرض مین پہلے استفراغ بدن کا
مسہل صفراوی سے کرنا چاہیے پھر اگر حاجت فصد کی ہو فصد بھی کرنی چاہیے زیادہ فائدہ فصد کا اسیوقت ہو کہ مادہ دونون جلد کے بیچ مین جمع ہو
اور اگر اندر کے جلد مادہ گوشت تک پیوست ہو فصد کا فائدہ اسوقت کمتر ہو بلکہ بیشتر حدت مادہ کی وجہ سے ضرر کا گمان ہوتا ہو بعد فصد کے اگر
ضرورت تکرار مسہل کی ہو کرنا چاہیے اور پہلے تخمینہ اسکا کرنا ضرور ہو کہ مادہ صفراوی اور دموی مین کسقدر کمی بیشی ہے اسی حساب اجزائے

مسہل کی تجویز میں عجلت کرنا چاہیے بعد فراغ کے مسہل سے تبرید مادہ کی تدبیر بذریعہ مبردات قوی کے جو معلوم ہیں کرنی چاہیے اور جراحات و فلغمونی کی تدبیر کے واسطے
مذکور ہوئیں ہیں انھیں کا استعمال کرنا چاہیے۔ سرد پانی بھی حمرہ پر ایسے وقت گرانا چاہیے اور متعدد پانی کا استعمال رہے کہ رنگ حمرہ کا متغیر ہو جائے اگر
حمرہ خالص ہو فقط اپنی ہی تدبیر سے بعد اسہال کے زائل ہو جائے گا کہ اسکا رنگ متغیر ہو جائے اور لون میں نقصان پیدا ہو اور حاصل یہ ہے کہ تبرید حمرہ
کی پر ضرور ہے اسلیے کہ لیپ اور وجع التہابی حمرہ میں زیادہ ہوتی ہے اور استفراغ زائد کی حاجت فلغمونی میں ہے کہ اسکا مادہ عاصی اور اغلظ ہوتا ہے
مبردات جو ابتدائے حمرہ میں استعمال کیے جائیں ضرور ہے کہ قبض کی قوت تبرید سے زیادہ ہو زمانہ انتہا کے قریب میں برودت بہ نسبت قبض کے زیادہ
درکار ہے اور با اینہمہ استعمال مبردات میں اسکا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے کہ مادہ کسی عضو باطنی کی طرف رجوع نہ کرے خواہ کسی عضو شریف کی طرف
توجہ نہ ہو اور اسکا بھی خیال رہے کہ عضو متورم میں سیاہی نہ آجائے اور تیرگی اور فساد کی راہ پیدا نہ ہو اگر ان خرابیوں میں سے کوئی امر ظاہر ہو جائے
کہ ضد قبض اور تبرید کو اختیار کریں پھر اگر حمرہ جلد پر دوڑتا پھرتا ہو خبث رصاص درشراب یا زوفا کو برگ چقندر کے ہمراہ جوش دیکر علاج کرنا چاہیے اور
جو دوا کہ اسمیں تحلیل اور تخفیف قوی ہو اور تبرید بھی ہو اسے استعمال کریں جیسے صوف کہنہ سوختہ ناشستہ ساڑھے بارہ درہم انگشت ہیہ صنوبر
یعنی اس لکڑی کا کوئلہ جو صنوبر کے درخت کے بیچ میں نکلتی ہے ساڑھے بارہ درہم موم سپید ۵ درہم خبث رصاص نو درہم پیہ کہنہ بز مغسول پانی سے
پندرہ درہم روغن آس پانچ اوقیہ۔ ایضاً ایک مرہم اس سے بھی سبک تر ہے خبث رصاص در عصارہ عنب الثعلب اور روغن گل اور موم کو ملاکے مرہم طیار
کریں **نملہ جاورسیہ کا بیان** نملہ ایک دانے یا خواہ چند دانہ ہوتے ہیں کہ پیدا ہو کر ورم پیدا کرتے ہیں مگر ورم تھوڑا سا پیدا ہوتا ہے اور پھر خارش گوشت کی
بڑھ جاتی ہے اور دوڑتا پھرتا ہے بیشتر اس ورم سے قرحہ پیدا ہوتا ہے اور بیشتر عضو متورم سڑ جاتا ہے اور ان سب چیزوں کے اسباب اچھی طرح
سے بیان ہو چکے رنگ نملہ کا مائل بہ صفرت ہوتا ہے اور التہاب اور قوام اسکا ثولولی یعنی سخت بطور مسے کے گول ہوتا ہے اور اکثر دانے نملہ کے
چھوٹے اور چپٹے ہوتے ہیں مگر ایک قسم نملہ کی جسکا نام افروخوردن ہے کہ وہ اصل میں ہوتے ہیں اور ان کی جڑیں باریک ہوتی ہیں جیسے لٹکتے ہوئے اور چیونٹی نملہ
کے ہمراہ ایں میں شہد کی مکھی کے کاٹنے کی سی ہوتی ہے حاصل یہ ہے کہ جو ورم جلدی ہو اور ساعی ہو اور اس ورم میں غوص کی قوت نہ ہو اسے نملہ کہتے ہیں کوئی
نملہ جاورسیہ بشکل یا جرے کے ہوتا ہے۔ اور ایک نملہ آکالہ ہوتا ہے جیسا اوپر مذکور ہو چکا اور جسوقت یہ بثور قروح ہو جائیں اور عفونت پیدا کریں
بنام نغفن موسوم ہونے لگے علاج نملہ کا نملہ وغیرہ جو ایسے اورام ہیں اگر انھیں ابتدائے معالجہ کی اسطرح نہ ہو کہ استفراغ خلط کا کریں اور جیسا
استفراغ واجب ہو اسیطرح کا کریں بلکہ پہلے علاج قروح کا کرکے انھیں قروح کو اچھا کر دیں ایسے علاج میں یہ خرابی درپیش ہوتی ہے کہ یہ بثور دوسرے
مقام پر خواہ مقام اول کے قریب جوار میں یا بعید اس مقام سے دوبارہ پیدا ہوتے ہیں اور جلد کو سڑایا کرتے ہیں ماء الجبن ہمراہ افتیمون کے استفراغ
مادہ نملہ وغیرہ میں بہت نافع ہے اور جس طریقہ خاص سے نملہ کا علاج کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ نملہ آکالہ کے علاج میں ان مرطبات سے اجتناب کرنا
چاہیے جو حمرہ کیواسطے مستعمل ہوتے ہیں اسلیے کہ ترطیب قروح کے مناسب نہیں ہے اوائل حمرہ میں غسل کا ہو اور کدو اور نیلوفر اور حی العالم اور طحلب
اور جلبہ یعنی خرفہ کے استعمال کرنا جائز نہیں بلکہ اگر تبرید ضرور ہو تو غسل کو کہ خصوصاً خشک کو پیسکر استعمال کریں کہ اسمیں تخفیف ہے خواہ بارتنگ اور علیق یعنی
دردا اور عدس بعد اسکے سویق شعیر اور پوست انار و شاخ انگور کو استعمال کریں اور اگر مرہم اور تقرح کا خوف ہو ان ادویہ مردہ کے ہمراہ کسیقدر شہد
وغیرہ خواہ دقاق کندر ہمراہ سرکہ کے اور وہ پانی جو انگور کی لکڑی سے بروقت جلانے کے ٹپکتا ہے بہت عمدہ ہے بکری کی مینگنی اور فضلہ گاؤ
ہمراہ سرکہ کے اور جسوقت تقرح ظاہر ہو قرص اندرون شراب خالص خواہ سرکہ جسمیں آمیزش پانی کی خواہ عصارہ قثاء الحمار خواہ نمک یا [illegible]
اور سداب و نطرون اور فلفل یا نطرون ہمراہ پیشاب لڑکے کے جالینوس کو یہ طریقہ پسند ہے کہ ایک شے شل انبوبہ کے روغن وغیرہ کے [illegible]

بنائین کہ اسکا سر تیز اور نوک دار ہو اور ایسا ہو کہ نملہ کی پھنسی اُسکے اندر سما جائے پھر ایسی ہی شے کو اُس پھنسی پر گھما کر گرد پھنسی کے اس نوع سے گرد مین
کر نملہ کو کاٹ ڈالے اور جڑ سے اُسے بے بنیاد کر دے لڑکون کا نملہ دور کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ اُنھین حمام مین داخل کرین اور یہ ہوا چونکہ انھین مضر ہے
چاہیئے کہ بسرعت نکال لین اور روغن گل خواہ گلاب کو ظاہر کرین علاج جاورسیہ کا نملہ کے اقسام مین جاورسیہ شامل ہے علاج مین نملہ سے مگر جو
مسہل صفراوی اس مین دیا جائے اسمین کسیقدر شرکت تبرید کی بھی ضرور کرنی چاہیئے اور اگر کسی قدر ہتیون داخل کرین یہ سب سے بہتر ہے اسلیئے کہ اسکے
مادہ مین ہمیشہ صفرا کے سوداوی بلغم کی بھی آمیزش ضرور ہوتی ہے اُسکے بعد ماذو اور کرمازک عندلیب اور انار کے چھلکے گل ارمنی ان سب اجزا کو سرکہ اور گلاب
میں حل کرکے اسقدر طلا ئین جو لذع پیدا نہ کرسکے اور زیادہ سرکہ کچھ ضرور نہین ہے اور پر کے ذریعہ سے اس دوا کو لگائین دودھ تازہ دوھا اس مرض کے لئے نہایت
مناسب ہے جب مادہ ابتدا کا گاڑھا جائے چاہیئے کہ سمک ملیح کا سر جلا کر زراریح عفص خواہ اور کوئی قوی تر چیز آمیختہ کرکے استعمال کرین اور ابشرطیکہ حیا ج
تجفیف شدید کی ہو ورق یا اور ح کوٹ کر اسمین تلقدیس داخل کرکے استعمال کرین اس سے زیادہ قوی تر یہ ہے کہ زنگار اور کبریت زرد سوختہ اس سے طرح
بذریعہ شراب کے طیار کرین خواہ چوب تازہ انگور کے پانی سے جو بروقت جلانے کے ٹپکتا ہے **جمرہ بالجیم اور نار فارسی کا بیان** یہ دونوں اسم
کبھی ہر ایک پھنسی پر جو اکال ہو اور منفط یعنی آبلہ دار اور سوزان اور خشک لیشہ پیدا کرنے والی ہو بولے جاتے ہین اور اُس پھنسی کی سوزش اور احراق
ایسی ہو کہ جیسے آگ کی سوزش خواہ داغ لگانے کی ہوتی ہے اور کبھی بالتخصیص نار فارسی اس بثرہ کو کہتے ہین جو از قسم نملہ اکال محرق منفط کے ہو جسمین سی بہ
یسی پھیلتی ہو اور بڑھتی جاتی ہو اور رطوبت بھی ہو اور مادہ صفراوی زیادہ ہو اور سوداوی کم ہو اور بعض اسمین کم ہو اور بہت سے دانہ چھوٹے چھوٹے اس
مقام پر برآمد ہون جہان خلط حادہ ایسی ہو جسمین غلیان اور جوش زیادہ اور پھولنا پیدا ہو اور جمرہ بجیم موحدہ کا اطلاق اسپر کرتے ہین جو مکان خاص کو سیاہ
کردے اور مثل کوئلے کے سیاہ اور خشک کردے عضو خاص کو اور رطوبت کسی قدر اسمین نہ ہو اور سوداویت اُس کے اندر کی طرف فرورفتہ اور بلندی خواہ
اُبھار اسکا کم ہو حجم اسکا ابھار رنگ ترس یعنی بالملائے مصری کے اور کبھی بثرہ کا وجود نہین ہوتا بلکہ اول مین جمرہ پیدا ہوتا اور جمیع اقسام کی ابتدا مین کھجلی ضرور
ہوتی ہے اور جمرہ بجیم موحدہ اور نار فارسی مین بھی کبھی آبلہ پیدا ہوتا ہے اور جمرہ ایک طرف ایسی ہوا کرتی ہے جیسے کسی عضو پر داغ لگانے سے بوجہ جلنے
کے رطوبت برآمد ہو اور مقام ماؤف کا رنگ خاکی ہوتا ہے اور سیاہ زیادہ اور کبھی سیاسی بھی ہوتا ہے اور سوزش اسمین بشدت اور گرد اگرد اُسکے سوزش
نہ رہتی ہے اور اُس پر جمرہ کا صدق نہین ہوتا ہے بلکہ سیاہی کی طرف میلان مادہ ہوتا ہے خاص نام جمرے کا اسی پر اطلاق کیا جاتا ہے جسکی جڑ ناری ہو اور جسمین
چمک آگ کی چنگاری کی سی ہو نار فارسی کا ظہور ان دونون قسمون مین زیادہ ہوتا ہے اور بسرعت حرکت کرتی ہے اور جمرہ بہ نسبت اسکے دیر مین ظاہر ہوتا ہے
اور اندر کی طرف زیادہ پیوست ہوتا ہے گویا کہ اسکا مادہ بثر اور قوبا یعنی داد کا مادہ ہوتا ہے لیکن یہ مادہ نار فارسی مین زیادہ حدت رکھتا ہے اور جو قسم ان دونون
مین سے بوجہ صفراوی مادہ کے عارض ہو اُس کے عضو مین احتراق پیدا ہو کر مخالطت مادہ سوداوی کی ہوتی ہے اور اسی جہت سے ان دونون مادہ کی آمیزش
کی وجہ سے خشک لیشہ سیاہ پیدا ہوتا ہے نار فارسی مین غلبہ صفراویت کا ہوتا ہے اور جمرہ مین سوداویت کی شدت ہوتی ہے یہ بھی ممکن ہے کہ ہر ایک نار فارسی
اور جمرہ کو اسلیئے ایک علاوہ مشترک نام سے نام رکھتے ہین مثلاً جمرہ کہین اور پھر دونون قسم خاص کی طرف تقسیم کرین خواہ دونون کو نار فارسی سے موسوم کرین اسے
عام معنی کی نظر سے جدا جدا تقسیم کرین خواہ ہر ایک معنی کا اسم جداگانہ تجویز کرین اور یہ سب جو تین نام اور تسمیہ کی اصطلاح اطبا مین مروج ہین مگر کچھ فرق
چندان نہین ہے کیونکہ کبھی ہمراہ نار فارسی اور جمرہ کے نملہ اور جاورسیہ ردی کی حیات شدیدہ ایسے ہوتے ہین جن کی رداءت زیادہ ہوتی ہے اور مہلک ہوتے ہین
اور کبھی یہی نار فارسی خواہ جمرہ بوجہ وبا کے پیدا ہوتی ہے اور اکثر مشابہ نغنغوف کے ہوتی ہے اور اصل بہ سوداوی ہو جیسے کہ ابتدا مین سیاہ ہوتی ہے
مصر صاحب سالع بابادہ ہو **علاج نار فارسی اور جمرے کا** ۔ پہلے فصد کھولنی ضرور ہے تاکہ خون صفراوی کا استفراغ ہو جائے اور اگر

مرض قوی ہو کر خون اس سے زیادہ نکلوانا ہو فصد ایسی گہری چاہیئے کہ نوبت غشی کی پہونچے اور کبھی حاجت ہوتی ہے خصوصاً جریے میں گہرے پچھنے لگانے کی
تاکہ جو خون بستہ اور گھٹا ہوا ہے اس سے سب نکل جائے کہ اس خون کی طبیعت سم کی ہے مگر یہ تدبیر بروقت صفراوی ہونے مادہ کے نہیں کیجاتی ہے۔ علاج
موضعی یعنی خاص مقام کا علاج جمرہ بجائے سہلے کے کرنا چاہیئے۔ مگر نملہ طرح میں زیادہ بہتر یہ ہونی چاہیئے جس طرح جمرہ میں اور لکھ چکے ہیں اسلیئے کہ اس
مرض کا مادہ بطرف غلاظت کے مائل ہے اور سہو جہ سے کہ اس مادہ کی تھوڑی مقدار بھی بطرف باطن کے نہیں جاسکتی ہے اس وجہ سے کہ مادہ سمی ہے
اور زیادہ قبض کا استعمال کرنا اس مرض میں جائز نہیں ہے اسلیئے کہ مادہ غلیظ ہے اور دیر میں تحلیل ہوتا ہے اور محللات کا استعمال نہ ابتدا میں جائز ہے جب
ظہور مرض کا ہو اور نہ بروقت سکون التہاب کے کہ اسوقت کیفیت مادہ میں ادویہ محللہ زیادتی پیدا کرینگے بلکہ ایسے ادویہ مجففہ کا استعمال کرنا
چاہیئے جن میں کسیقدر تبرید کے ہمراہ تحلیل بھی ہو اور کسیقدر دفع مادہ کا بھی کریں جیسے بارتنگ اور عدس اور وہ روئی جس میں بھوسی زیادہ
ہو ان اجزا سے ضماد طیار کریں اسلیئے کہ جس روئی میں بھوسی زیادہ ہوتی ہے اور وہ لطیف زیادہ ہے ایضاً اسی قسم کے اور ضمادات جو قرابادین
میں مذکور ہیں ایضاً انار دو کو سرکہ انگوری خواہ پھٹکری کو اُسی سرکہ میں داخل کرکے ضماد کریں دوائے جید ایسے وقت میں اور بعد اسوقت کے یہ ہے کہ انار ترش کو چاک
کرکے سرکہ میں اسقدر پختہ کریں کہ نرم ہو جائے بعد ازان خوب مسکر کسی کپڑے پر لگا کر استعمال کریں یہ دوا ہر وقت مفید ہوتی ہے اور ابتدا اور انتہائے مرض میں ازالہ
مرض کردیتی ہے کبھی ایسے وقت کی سوائیں یعنی ابتدائے ظہور خواہ سکون التہاب کے وقت جوز طری یعنی تازہ اخروٹ اور اسکے پتے بھی مع سویق اور زبیب اور
انجیر اور شراب اور خشخاش سیاہ داخل کرتے ہیں اور بہتر یہ ہے کہ مجموع ادویہ مذکورہ سے ضماد طیار کریں منجملہ ایسی ادویہ کے جو لائق استعمال اکثر اوقات
کے ہیں افیون اور اقاقیا اور وہ زاج جسے موری کہتے ہیں یعنی سرخ رنگ کی پھٹکری پوست انار مکہ دو درم زہرہ نحاس ایک درم بزرالبنج درہم لیکن ایسی دوائیں
اسوقت تک مستعمل ہوتی ہیں جب تک قرحہ پیدا نہ ہو پھر جب قرحہ پیدا ہو جائے اُسوقت مجفف قوی کا استعمال ضرور ہے جیسے دوائے اندرون خواہ دوائے
مراسیون یا فاسون یا ابولوانندوس کے قرص یا دوائے قیصور شراب حلو یا سکنجبین میں ملاکر ضماد کریں اسیطرح جو دوائیں جمرہ منفرجہ اور نملہ جاورسیہ کے علاج
میں مذکور ہوئیں ہیں اُنکا استعمال کریں ضرور ہے کہ ضماد کا استعمال ان اوقات میں ہر روز دو مرتبہ کیا جائے اور رات کو بھی ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ ضماد
لگائیں جن دواؤں سے عفونت تولد وغیرہ میں پیدا ہوتی ہے تا مقدور انکا استعمال کرنا جائز نہیں ہے کہ ان سے رداءت مرض میں زیادہ ہوتی ہے
وجہ یہ ہے کہ گرداگرد مقام ماؤف اور مواضع احتراق کے بالالتزام گل ارمنی اور سرکہ اور ماميثا اور جملہ وہ چیزیں جو سرد اور رادع ہیں خواہ جن آلی شیر
قریب رادع ہو لگایا کریں جیسے صوف وفا شراب میں تر کرکے استعمال کریں جب التہاب میں سکون پیدا ہو اور قرحہ باقی رہجائیں تو انکا علاج مرہم اسفیداج اور
مرہم زبالوطالبین سے کریں خواہ جو مرہم قروح خبیثہ کیواسطے قرابادین میں مذکور ہیں اُن سے علاج کریں جو کہنہ جمرہ و عنقریب بعد علاج کے نار فارسی
کے نار فارسی کے سکون التہاب اور باقی رہنے قرحہ کے لیئے بہت مفید ہے۔ **نفاطات اور نفاخات کا بیان** نفاطات کا حدوث دو طرح سے
ہوتا ہے ایک صورت یہ ہے کہ غلیان اخلاط سے بطرف ظاہر جلد کے ایک رطوبت مندفع ہوتی ہے اس طرح پر کہ دفع واحد میں مادہ اُس رطوبت کو لیکر بطرف
ماتحت جلد کے صعود کرتا ہے اور چونکہ ماتحت جلد کثافت زیادہ اس جہت سے اس رطوبت کا نفوذ جلد میں بخوبی نہیں ہونے پاتا بلکہ نفاطہ مائیہ باقی رہجاتی ہے
یعنی جیسے پانی بھر جانے سے جلد میں کسی طرح کا نفخ پیدا ہوتا ہے اسیطرح یہاں بھی کیفیت نمودار ہوتی ہے اور دوسری صورت اُسکے حدوث کی یہ ہے
کہ جوہر مائیت کے خون سے جگہ بھر جاتا ہے اور زیر جلد نفخ پیدا ہوتا ہے **علاج نفاطات اور نفاخات** کا تنقیہ بدن کا اور فصد وغیرہ جیسے معلوم
ہو چکا ہے بدستور کرنا چاہیئے اور دیگر تدابیر غذا وغیرہ کے بھی جیسے اورام حار مناسب میں مندرج ہیں یہی یہاں بھی جاری رہیں اور ابتدائے ظہور
میں اس مرض کے عدس کو پانی میں پختہ کرے خواہ پوست انار خواہ پوست شاخہائے درخت انار پانی میں جوش دیکر موضع مرض پر بعد طبخ اور تلیین کے

بلکہ ضماد کرنا چاہیے اگر نفاخات سے پھوڑے پیدا ہو جائیں اور خاص صاحب نفاخات کے پھوڑوں کا منظور ہو تدبیر یہ ہو کہ جن کی جلد موٹی ہو اور دباکر گوشت
سے درد ہو گا لہذا کسی سوئی وغیرہ سے انمیں سوراخ کریں اور جو رطوبت اس خراج میں ہے اسے نکالڈالیں اور باریک جلد کا خراج کبھی خود بخود منفجر
کرلیتا ہو تاہم اگر خود بخود منفجر نہ کرے ضرور در سوئی وغیرہ سے چھید کر بہ نرمی تمام رطوبت نکال ڈالنی چاہیے بعد اس رطوبت کے نکالنے کے دو حال سے
خالی نہیں یا تو اچھا ہو جائے گا یا قرحہ پڑے گا اگر قرحہ پڑے مرہم اسفیداج اور مرداسنج وغیرہ سے علاج کریں خصوصًا جب ان مرہموں میں ایرسا داخل کریں
اور مرہم مرہ کا استعمال سوقت کرینگے جب پھیلنے لگے خواہ سڑنے کی نوبت پہونچے اور نملہ کا علاج خواہ اور علاج مناسب سوقت کے مذکور ہو چکے
انکا استعمال کرینگے دوائے مرکب مرداسنگ ایک رطل زیت کہنہ ڈیڑھ رطل زرنیخ ایک رطل مرداسنج کو زیت کہنہ میں اسقدر پکائیں کہ زیت کی چکناہٹ جاتی
رہے اسکے بعد زرنیخ پیسکر چھڑکیں۔ ایضًا ایک دوا ایسی ہو جو بادامی سرخی حشفہ یعنی سپاری اور منہ پر لگانے کے لائق یہ ہو خلاصہ یہ ہو کہ دوا لائق ان عضا
کے ہو جنمیں حاجت تجفیف کی زیادہ ہے قلقطار اور قلقدیس آٹھ جزو لہسن ارمنی دو جزو پانی میں پیسکر استعمال کریں اور بکری کی مینگنیں شہد میں ملاکر بھی مفید
ہے جب ان پھوڑوں کی ہڈیاں بھی گر جائیں اور گوشت فاسد ہو جائے اور گوشت صحیح باقی رہے اسوقت خالص پھوڑوں کا جو علاج ہو اسی طور پر
معالجہ کرنا چاہیے۔ اور شہر اسکندریہ کے اطبا ایک لکڑی سے ان دونوں کو گرا دیتے ہیں جسے سارا نیا س کہتے ہیں اور نیز نارخس اور طراکیس
اور جرا قوان بھی انکے اسقاط کیواسطے بہت مفید ہیں حاصل یہ ہے کہ خشکریشہ کے اسقاط کے بعد بقیہ کا علاج مثل علاج خراجات کے کرنا اور انھیں تدبیرات میں
مشغول رہنا بہت بہتر ہے سوائے مجرب قدما کی ہو اور متاخرین نے اپنی طرف سے اسکی نسبت کی ہے انزروت صبر کندر سفیدہ زنگار ہموزن لیکر
ہموزن مجموعہ کے گل ارمنی شامل کریں اور گولیاں بنا رکھیں بقدر حاجت سرکہ خواہ پانی میں گولی گھولکر طلا کریں اور طلا کرکے پھر اسی پر دوبارہ دوا کو طلا
کریں تاکہ بہت خوب سا تقبض پیدا ہو جائے اور سمٹ کر خشک ریشہ پڑ جائے اگر اس پپڑی کے نیچے رطوبت ہوگی خود بخود گر پڑے گی ورنہ چھڑانے کی
ضرورت ہوگی اور ہمیشہ یہی تدبیر جاری رکھیں تاکہ سب مقام سے پپڑیاں چھٹ کر گر پڑیں **شری کا بیان** شری پتی کو کہتے ہیں اسکی صورت یہ ہو کہ چھوٹے
چھوٹے دانے اور چپٹے مثل نفاخات کے مائل بسرخی ہوتے ہیں اور کھجلی انمیں زیادہ ہوتی ہے اور اڑتے ہیں اور اکثر دفعۃً تمام بدن میں پیدا ہو جاتے ہیں
اور کبھی انمیں شہد سے ایک قسم کی رطوبت بھی رواں ہوتی ہو بیشتر شری سری ہوتی ہے اور رات کو اکثر اسمیں شدت ہوا کرتی ہو اور کرب اور غم بھی اسکا شب کو زیادہ
ہوتا ہے سبب حدوث اس مرض کا ایک بخار گرم ہوتا ہو جو تمام بدن میں دفعۃً ثوران میں آتا ہو اور بعد اسکی ثوران کی یا یہ ہو کہ صفراوی ہوتا ہو خواہ بلغم یوسکی
کی اسمیں شرکت ہوتی ہے صفراوی خون سے جو شری پیدا ہوتی ہے اسمیں سرخی اور حرارت زیادہ ہوتی ہو اور ظہور اسکا بسرعت ہو جاتا ہے اور بلغمی میں ان
سب امور کی کمی ہوتی ہے مگر بلغمی کی شدت رات کو بہ نسبت صفراوی کے زیادہ ہوتی ہو اگر شری کسی موضع وسیع میں برآمد ہوئی ہو اور فصد نہ کھولی جائے
غب پیدا ہونے کا خوف ہوتا ہو اور واجب ہے کہ فصد اس مرض میں ایسے وقت کھولیں جو درمیان مادہ ابتدا اور نوبت ثانی کے ہو اور جسطرح حمی غب دائرہ
خواہ غب دائرہ میں بروقت رجحت کے نہ بروقت شدت حمی کے فصد کھولتے ہیں اسیطرح اس مرض میں فصد کا وقت اختیار کریں علاج شری کا اگر غلبہ
خون کا ہے بہت جلد فصد کھولنی چاہیے اس کے بعد تحمل ہو سکے تو مسہل صفرے کا استعمال کریں کہ ہلیلہ دو حصہ اور ایارج فیقرا ایک حصہ بمقدار
شربت مجموعہ کے تین درہم سکنجبین داخل کرکے استعمال کریں یا تسکین اس مرض کی تمر ہندی اور آب انار میں خواہ آب انار مع شحم کا مع اس کے
چھلکے کے اور ضماد شمش اور ساد ارائب اور اقراص طباشیر جس میں کافور داخل ہے ہمراہ آب انار کے اور آب گرم
کا پینا دن بھر میں چند مرتبہ اس مرض میں بہت نافع ہے اور مریض کی طبیعت نرم کرتا ہے۔ منجملہ مسکنات کے ضماد سماق مصفی کا
بقدر تین اوقیہ کے۔ غذا ان کے لائق مقشر یعنی مسور مقشر جو سرکہ میں پکائی ہو اور سرکہ اور زیت ہمراہ روغن بادام خواہ سرکہ ہمراہ انگور

اور زیت کے اور سارا الرئیس کہتے ہیں کہ اگر خلط مرض کی بہت قوی ہو تو استفراغ مادہ کا بدن سے بذریعہ طبیخ ہلیلہ اور نصف اسکی تربد ہے کہ مجموع کی مقدار تین درہم ہو تو استعمال
کریں خواہ خوزہ لسرو تر و تازہ ایک رتیہ ہمراہ مسمر یزد ایک درہم کے دیں - یا عصفر کو پیس کر سرکہ ترش میں آمیختہ کر کے پلائیں خواہ آب سفرجل یعنی گل مختوم
اور آب جیرہ جدید یعنی نئی اینٹ کا پانی پلائیں - اگر مرض میں بلغم کی شرکت ہو ایک درہم کبابہ اور تین درہم شکر خواہ تین درہم تخم خشخاش لیکر جلیب میں استعمال
کریں - مبرتسرکی شہری میں نفع تجربہ کیے ہوئے یہ دوا مفید ہوتی ہے فودنج دو درہم طباشیر ایک درہم گل سرخ نصف درہم کافور ایک قیراط آب نار
ترش میں پلائیں خواہ نہار منہ اہل کا استعمال کریں **آکلہ اور فساد عضو اور فرق درمیان غانغرایا اور سقاقلوس** کے ان امراض میں آکلہ کہا جاتا ہے
امراض مذکورہ بالا کے بہت قریب ہے - اب ہم کہتے ہیں کہ عضو جسمانی میں فساد اور تعفن یا کسی ایسے سبب سے پیدا ہوتا ہے جو اس عضو کی روح حیوانی
کو فاسد کر دے خواہ روح حیوانی مذکورہ کو اس عضو خاص تک وصول سے منع کرے خواہ وہ سبب مفسد روح بھی ہو اور مانع وصول بھی ہو - مفسد
روح کی مثال جیسے سموم حارہ اور باردہ جو بنظر اپنے مادہ اور جوہر کے مضاد اور مخالف روح حیوانی کے ہیں خواہ اورام اور بثور اور قروح
ردی جو پھیلتے ہوں اور مادہ انکا سمی ہو - یا وہ قروح جن کے معالجہ میں طبیب کے خطا کرنے سے کسی قسم کی خباثت پیدا ہو جائے جیسے قروح
غائرہ میں روغن ٹپکانے سے گوشت متعفن ہو جاتا ہے خواہ اورام گرم کی تبرید شدید کرنے سے مزاج عضو کا فاسد ہو جاتا ہے - وصول روح
کا مانع سدہ ہوتا ہے اور یہ سدہ یا عرضی اور بادی ہے جس طرح بعض اعضا کو بہت زور سے پٹی وغیرہ سے کسکر باندھنا کہ اگر یہ کیفیت اثر بستگی
عضو کو فاسد کر دے گی ایسلئے کہ روح حیوانی کا وصول اس عضو تک نہیں ہو سکتا ہے جو قوت کہ قلب میں نفس سے روح حیوانی سے اس عضو
خاص کی منتشر ہوتی ہے اسے یہ بندش محتبس کر دے گی اسلئے مزاج اسکا فاسد ہو جائیگا اور ہلاکت عضو کی واقع ہوگی کبھی
احتباس روح کا بوجہ کسی سدہ بدنی کے ہوتا ہے جیسے ورم گرم ردی و نبات ورم عظیم غلیظ المادہ ہو کہ منافذ اور مداخل نفس کو جس سے
آمد و رفت حیات روح حیوانی کی ہے بند کر دے اور اس انسداد سے باوجود احتباس روح کے فساد مزاج میں بھی پیدا ہوتا ہے جو
انسداد جاتا ہے فساد ہے اسکے زمانہ ابتدا میں جب تک عضو حساس کے حس میں فساد کامل عارض ہوا ہو اسکو غانغرایا کہتے ہیں خصوصاً اگر ابتدا میں
غلغونی ہو پھر جب اس مرض میں ایسا استحکام ہو جائے کہ حاس کی حس باطل ہو اور یہ کیفیت اسوقت پیدا ہوگی جب لحم اور اسکے قریب کی ہڈی
ابتدا خواہ ورم کے بعد فاسد ہو جائے - اسوقت اسکا نام سقاقلوس ہوا اور کبھی غانغرایا سے سقاقلوس پیدا ہوتا ہے بلکہ غانغرایا ہو کر ہمیشہ
سقاقلوس پیدا ہوتا ہے اور یہ سب خرابیاں گوشت میں عارض ہوتی ہیں اور مثل اسکے ہڈی وغیرہ میں بھی پیدا ہوتی ہیں جب اس مرض کا درجہ یہ پہنچے کہ عضو کے
انسداد میں ترقی روز بروز نظر آئے اور بڑھتا جائے اور جو چیز گرد کے فاسد کے ہو انمیں ورم بھی پیدا ہو کر گرد کے عضو کے فساد کا ذریعہ ہو ایسے
وقت میں مجموع اس عارضہ کا نام آکلہ ہوا اور جو حال کیفیت عضو مائت پر طاری ہوتی ہے اسکا نام تعفن موت کہتے ہیں اور اگر یہ مادہ مفسد
اور غلیظ نہ ہوتا مقام خاص میں اسقدر گزین کیوں ہوتا ... بہی طرف منتشر ہو جاتا **معالجات** غانغرایا کا علاج ابتدا میں ہو سکتا ہے اور اس
سے انتہا صحت بھی ہوتی ہے جب گوشت میں فساد مستحکم ہو گیا لازم ہوگا کہ تمام گوشت اسوقت نکال ڈالیں جب معلوم ہو کہ عضو کا رنگ متغیر
ہو چلا ہے بس معلوم کرنا چاہئے کہ طریق تعفن میں آگیا ہے اسوقت بہت جلد ایسے لطوخ کا استعمال کریں جو مانع عفونت ہو جیسے گل ارمنی
اور گل مختوم سرکہ میں ملا کر استعمال کریں - اگر اس دوا سے کچھ فائدہ نہ ہو پھر پچھنے کے بدون کچھ چارہ نہ ہوگا کہ مختلف طریقوں سے اور مختلف
مقامات سے پچھنے کا استعمال کریں اور جونک لگائیں اور جو رگیں قریب قریب کی ہوں خواہ مقابل کے جہت میں واقع ہیں اور جھری میں ان کی
فصد کھولیں تاکہ خون فاسد کا اخراج ہو جائے مگر ان تدابیر کے ہمراہ موضع مائت کے گرد کی بھی حفاظت ایسی طلا وغیرہ سے کرتے رہیں۔

جو مذکور ہو چکے ہیں اور پچھنے کے مقام پر ایسی چیزیں رکھیں جو مخالف عفونت کی ہوں اور خوب طرح سے اندر جسم کے اثر کرتی ہوں جیسے آرد
کرسنہ ہمراہ سکنجبین کے خواہ آرد باقلہ خصوصاً اسمیں نمک آمیزش ہو۔ منجملہ طلاؤں کے یہ ہے کہ حلتیت طلا کریں اور لحم قریب یعنی گوشت رگہائے گردن کا
ورلے مجرب چیز زراوند مدحرج اور عصارہ ورق تنبول ایک ایک حصہ زنگار نصف حصہ باہم شہد میں کہ شہد کے مثل گاڑھا ہوجائے اور قرحہ
پر طلا کریں اور گرد قرحہ کے بھی لگائیں منجملہ اُن دواؤں کے جو مانع حدوث آکلہ کے ہیں یہ دوا ہے کہ زنگار اور مشکبری اور شہد ہموزن لیکر
بطور مطبوخ کے استعمال کریں کہ یہ دوا بھی مانع عفونت خواہ مانع حدوث آکلہ کی ہے اور مقدار متعفن کو ساقط
کردیتی ہے اور صحیح مقدار کی حفاظت کرتی ہے۔ اگر نوبت ورم اور فساد خون کی گندہ کے زائل شروع ہوگیا ہو تھوڑی سی ترطیب بھی پیدا
ہوگئی ہو اور یہی طریقہ شروع عفونت کا ہو کہ اسوقت واجب ہو کہ زراوند مدحرج اور مازو ہموزن پیسکر چھڑکیں تاکہ خشکی پیدا ہو اسی طرح اگر
زاج اور قلقطار کو استعمال کریں بہت مفید ہے خصوصاً ہمراہ سرکہ اور ورق جوز کے اور اسی طرح قشار انار اور اُسکا عصارہ اگر طلا کریں پھر
اگر تھوڑا سا گوشت سڑ گیا ہے اسے قطع کر ڈالنا چاہیئے۔ یا گرا دینا چاہیئے۔ بذریعہ قرص اندروت کے اور اس سے قوی تو یہ دوا ہے
کہ فلدفیون کے ذریعہ سے گرادیں۔ اور بعد گرا دینے کے چربی سے اُسکا تدارک کریں۔ یعنی چربی اُسپر رکھیں جب ضعف کی وجہ سے
حدت دوا کی برطرف ہوجائے بقیہ لحم کو جو ناقص ہو اسے بھی ساقط کردیں تا اینکہ صحیح گوشت باقی رہجائے زاج احمر کا چھڑکنا بروقت
ترہل و تعفن کے بہت بہتر ہے اور جب تعفن ظاہر ہوجائے اسقاط میں قدر متعفن کی تاخیر کرنی جائز نہیں ہے ورنہ بڑی دشواری واقع ہوگی اور
اگر گرد ورم کے تعفن زائد پیدا ہوجائے اسوقت دوا کے استعمال کی نہایت تعریف کرتے ہیں کہ سویق ہمراہ عصارہ بیخ کے استعمال کریں
اور میری رائے میں یہ دوا جید نہیں ہے بلکہ ایسی دوا کا استعمال موضع صحیح پر کرنا چاہیئے تاکہ عفونت کو منع اور ردع مادہ کرے جب
کسیقدر عضو متعفن کو کاٹ ڈالیں واجب ہو کہ اُسکے گرد داغ دیں آگ سے کہ مقتضائے حزم اور ہوشیاری یہی ہے خواہ ادویہ کاویہ سے
جو محرق ہیں اُن کے ذریعہ سے داغ دیں خصوصاً جو عضا عفونت کو بسرعت قبول کرتے ہیں خواہ بوجہ اپنی حرارت کے خواہ بوجہ قرب
اور مجاورت اُن فضول کے جو اعضائے مذکورہ سے جاری رہتے ہیں جیسے مذاکیر اور دبر وغیرہ۔ اسقدر تدبیر اور علاج کو ہم اس مقام پر بیان
کرتے ہیں اور قروح متعفنہ کے باب میں ایسی تدبیریں مذکور ہونگی جو اس فصل پر اضافہ کے لائق ہیں **طواعین کا بیان** قدمائے اطبا
طاعون کا استعمال اپنی زبان یونانی میں ایسے معانی کے واسطے کرتے تھے کہ زبان عربی میں اسکا ترجمہ یہ ہوسکتا ہے طاعون وہ ورم
ہے کہ اعضائے غددی میں پیدا ہو خواہ جو عصب سے خالی ہے اسکا ورم جیسے وہ لحم جو سینہ میں خواہ پستان اور بیخ زبان میں ہے خواہ وہ
گوشت جسمیں ہو اُسکا ورم جیسے وہ لحم غددی جو زیر بغل ہے خواہ وہ یعنی بد جو بیخ ران کے قریب ہو اور ازین قبیل اور لحوم کے ورم
کو طاعون کہتے تھے بعد ازاں استعمال لفظ طاعون کا ہر ایک ایسے ورم کے واسطے ہوا جو مواضع مذکورہ میں ہی ہو اور مہلک ورم حار
اور قتال بھی ہو کہ اُسکا جوہر سمیت کی طرف مستحیل ہوکر مفسد عضو ہو اور قریب جوار کے مقامات کے رنگ کو متغیر کرے اور قے اس سے خون
اور صدید وغیرہ مترشح ہو اور اُس کی کیفیت ردی قلب تک بذریعہ شرائین کے پہونچکر مورث قے اور غشی اور خفقان کی ہو کر قاتل ہو اور ثانیہ
دوسری اصطلاح بنسبت طاعون کے جو ہوئی ہے یہ وہی ورم ہے جو اب بنام دخس موسوم ہے اور اوائل اطبا اُسکا نام قوما طار رکھتے
تھے لیکن یہ ضرور ہے کہ عروض اس ورم کا اکثر اعضائے ضعیفہ میں ہو جیسے ابط اور اربیہ خواہ پس گوش وغیرہ اور اُس کی نہایت ردی قسم یہ
جو ابط یعنی زیر بغل اور اربیہ یعنی کنج ران میں ہو اسلئے کہ یہ عضا قریب ہیں ان اعضا کے جن کی ریاست کامل ہے جیسے قلب اور دماغ۔ اسلم طاعون غیر قتال کے

بہتر وہ طاعون ہے جسکا رنگ سرخ ہو اُسکے بعد جسکا رنگ زرد ہو اور جو طاعون مائل بہ سیاہی ہو اُس کی وجہ سے کوئی بچا نہیں ہوتا اور دفعۃً مہلک
ہوتا ہے۔ طاعون اکثر انھیں بلاد میں پیدا ہوتا ہے جنمیں وبا کی کثرت ہو زبان یونانی میں اکثر الفاظ ایسے امراض کے واسطے موضوع ہوئے ہیں
جو مشابہ طاعون کے ہیں جیسے طرفیس اور قوما طا اور قوما طادیوٹوس مگر ہماری زبان میں ان اسمار کی مسمیات کی زیادہ تفصیل نہیں ہے علاج
ہمیں بذریعہ فصد کے استفراغ کرنا کبھی بہ نظر وقت کے اسکا تحمل ممکن ہوتا ہے اور کبھی بہ نظر رداءت اس خلط کے جو برآمد ہوتی ہے استفراغ بذریعہ
فصد کے واجب ہوتا ہے بعد فصد کے واجب ہوتا ہے بعد فصد کے واجب ہے کہ قلب کی تقویت اور حفظ پر متوجہ ہوں اور ایسی دواؤں کا استعمال کریں
جنمیں عطریت اور تبرید ہو مثلاً حماض ترنج اور سیب خواہ رُب نفاح اور دیگر فواکہ کے خواہ بہی اور انار ترش اور سونگھانے کی چیزیں جیسے گل سرخ
اور کافور اور صندل وغیرہ تجویز کریں اور غذا میں عدس جو سرکہ میں پکا یا ہے خواہ مصوص حامض جو ایک قسم کا کھانا ہوتا ہے اور جدی کے گوشت سے پکتا ہے
بیمار کے مکان کی نزہت اور آرائش برف کے ٹکڑوں اور برگ بید سادہ اور بنفشہ اور گلاب کے پھولوں سے خواہ گل نیلوفر وغیرہ سے کریں
اور قلب پر ضماد مبرد اور مقوی جو ادویہ صاحب خفقان مذکور ہو چکے ہیں اُنسے کرنا چاہیئے خواہ جو ادویہ صاحب وبا کے واسطے لکھی گئی ہیں
خلاصہ یہ ہے کہ تدبیر اصحاب وبا کی کرنی ضرور ہے اور خاص ورم طاعون خواہ جو ادویہ قائم مقام طاعون کے ہیں اسکا علاج ادویہ مذکورہ ذیل
سے کرنا چاہیئے ابتدا میں ایسی دوا جو تبرید اور قبض پیدا کرے خواہ اسفنج کو سرکہ اور پانی میں خواہ روغن گل یا روغن نفاح یا روغن درخت مصطگی یا روغن
آس میں ڈبو کر استعمال کریں۔ یہ تدبیر ابتدائے مرض کی ہے اور پچھنے لگانا اگر ممکن ہو لگائیں اور جو رطوبت وغیرہ اس سے بعد شرط کے نکلتی ہو جاری
ہونے دیں اور بند نہ کریں اور نہ منجمد ہونے دیں ورنہ سمیت زیادہ ہو جائے گی پھر اگر ایسے محجمہ کی حاجت ہو جو بادوا لطیف کدوس لے لگانا چاہیئے
اور جو طاعون بطور پھوڑے کے ہو کسی زمانہ منتہی یا قریب انتہا میں تفتیح کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور اگر پھر اخراج کے تب بھی ہو تبرید موضع
میں درنگ کرنا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ مادہ بطرف خلف کے پلٹ کے زیادہ رداءت پیدا کرے۔ تفتیح بذریعہ نطول کے کرنی چاہیئے اسطرح پر کہ
بابونہ اور شبت خواہ مفتحات لطیفہ کو پانی میں جوش دیکر نطول کریں اور ایسے مفتحات کا ذکر خراجات کے علاج میں آتا ہے۔ کہتے ہیں کہ قوما طا اور یوٹوس
کو ضماد پر سیاوشان اور سرق اور لبلاب اور بیخ خطمی کا جسمیں تھوڑی سی اشق اور شہد اور شراب ملی ہو خواہ دبق یعنی سریش علی مفید ہے اور قیروطی
یا چکنی درمیل اور شہد مکھی کے چھتے کا اور ترمس سرکہ میں بھگو کر یا بیخ کرپلیا اور علک البطم یا انظروت ہمراہ انجیر کے خواہ ہمراہ خمیر کے جو ایک میوہ مثل انجیر کے
ہوتا ہے **فصل ان اورام کے بیان میں جو غدد میں پیدا ہوتے ہیں** جو اورام غدد میں مثل طاعون کے نہ ہوں کبھی بوجہ دفع بحرانی کے پیدا ہوتے
ہیں اور کبھی بوجہ دفع اعضائے اصلی کے ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی قروح اور اورام دوسری قسم کے ایسے اطراف میں ایسے اورام کو پیدا کرتے ہیں جدھر سے
مواد ان اورام کے جاری ہوتے ہیں اور ان طرق اور راہوں میں بہ لحوم غددی واقع ہوتے ہیں اور اسوجہ سے لحوم غددیہ میں یہ مواد ٹھہر جاتے ہیں
جیسے ارنبہ اور ابط کا یہی حال ہے کہ ان کے ورم کا عارض اس شخص کے بدن میں ہوتا ہے کہ جسکے بدن میں کھجلی یا قروح ہاتھ پاؤں میں ہوں اور
کبھی یہ اورام بوقت امتلائے بدن کے مادہ سے پیدا ہوتے ہیں اور کبھی بدن میں زیادہ امتلا نہیں ہوتی اور ان اورام کا علاج مخالف اور اورام
کے ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا یعنی کہ ان کے علاج میں ابتدا دفع مادہ سے نہیں کیجاتی ہے اور نہ ان میں عجلت دفع مواد کی ہوتی ہے استفراغ بذریعہ
فصد اور اسہال کے اس مرض میں پر ضرور ہے باقی اور اقسام کے علاجات کے استعمال میں بسبب خوف انکشاف کے توقف کرنا چاہیئے مثلاً اگر یہ ورم بطور بحران خواہ
بوجہ دفع طبعی کے کسی عضو رئیس سے بطرف عضو خسیس کے ہو ایسے مادہ کو روکنا اور منع کرنا جائز نہیں بلکہ اعانت طبیعت کی کر کے اچھی طرح اسی عضو
کی طرف جذب کر لینا چاہیئے جس طرح پر جذب ممکن ہو خواہ بذریعہ دوا یا محجمہ وغیرہ کے اور اگر ورم بوجہ کثرت مادہ کے پیدا ہوا اور امتلائے خلط

صورت اُسکا ہو سوقت استفراغ مادہ کرنا اصل معالجہ ہو اور غذا کی تقلیل اور تلطیف بھی ضرور ہو اور دافعات کا استعمال نہ کرنا چاہیئے بلکہ مرخیات کو
استعمال کریں اور مرخیات کا استعمال بھی بدون استفراغ مادہ کے جائز نہیں ورنہ اکثر عضو متورم پر بوجہ کثرت جذب مادہ کے گزند ہو پہنچتا ہے لہذا
جب مرخیات کا استعمال منظور ہو پہلے استفراغ مادہ کا کریں بعد ازاں جذب مادہ کا بطرف خلاف جہت کے کریں - دافعات کے استعمال میں یہ ضرر متصور
ہے کہ رد مادہ کا بطرف احشاء کے خواہ اعضائے رئیسہ نہ ہو جائے اور مرخیات کے استعمال میں بھی خطرہ ہے کہ مادہ کی مقدار زیادہ ہے اور استفراغ مادہ
اور ازالہ مادہ کا مرخیات کی مضرت سے امان دیتا ہے اگر درد میں شدت ہو اُسوقت تسکین درد کی ضرور کرنی چاہیئے اسطرح پر کہ صوف کو زیت گرم میں
بھگو کر استعمال کریں اور آخر میں تھوڑا سا نمک بھی شریک کریں تا اینکہ درد میں تسکین پیدا ہو اسلیئے کہ ورم میں تحلیل اس کی وجہ سے ہوتی ہے اوائل
میں اسکے استعمال سے درد زیادہ پیدا ہوتا ہو اگر بدن مواد سے پاک ہو خواہ بوجہ استفراغ کے پاک کیا جائے پھر تحلیل ورم کی بخطر کرنی چاہیئے
کبھی تحلیل لقطاء آرد گندم کے استعمال سے حاصل ہوتی ہو اُس سے بہتر یہ ہو کہ آرد جو کا استعمال کریں اور کبھی جس دوا میں قوت تحلیل کی زیادہ ہوتی ہو
اُسکے استعمال سے ورم میں زیادتی پیدا کرتی ہے لہذا اس قوی دوا کا استعمال نہ کرنا چاہیئے مگر جسوقت یہ منظور ہو کہ جذب مادہ کا اعضائے رئیسہ
بطرف دفع کے ہو جائے اور اگر جذب کرے اعضائے رئیسہ کی نسبت خوف پیدا ہو - اگر ابتدائے ورم میں فقط زیت کو گرم کرکے ورم پر ٹپکائیں
مزیل ورم کسی عمر خو یعنی نرم گوشت میں ہو اور عضو متورم شریف ہو جیسے پستان اور خصیہ اور منع مادہ سے کسی طرح کا خوف اور کوئی آفت
متصور نہو منع مادہ اور ردع کرنا کچھ مضر نہیں ہے اور اگر سیلان ہو ورم کا بطرف سختی کے محسوس ہو نرم کرنے کی تدبیر ضرور کرنی چاہیئے
خراجات حارہ کا بیان خراج دبیلہ کی وہ قسم ہے جو اورام حار میں جمع مادہ پر شامل ہو شاید لفظ دبیلہ کی ہر ایک ورم پر واقع ہوتی ہے
جو رفتہ رفتہ بھر جائے اور باطن میں اس ورم کے ایک مقام ایسا ہو جہاں انصباب مدہ کا ہوا کرے اور بعد ازاں کہ اس مقام میں انصباب مادہ
کا ہو جتنا مادہ وہاں پہونچے وہیں ٹھہرے ایسے ورم کو خراج جب کہیں گے کہ مادہ اس ورم کا حار ہو اور اُس میں اجتماع مدہ کا ہوتا ہو - کبھی ورم
گرم کی ابتدا اسی طرح سے ہوتی ہے کہ باوجود اجتماع مادہ کے تفرق اتصال باطن ورم میں بھی ہوتا ہے اور کبھی اس طرح سے ابتدا نہیں ہوتی کیونکہ
ابتدائے ورم حار صحیح کی ہو کر آخر کار میں بوقت نضج کے جمع مادہ کی نوبت پہونچتی ہے - ہم ان دبیلات باردہ کو جو شامل ہیں مادہ مخاطی اور خلط
حصی اور حصوی یعنی شکل سنگریزے کے اور رملی یعنی مانند ریگ کے اور اخلاط شعری یعنی بشکل بالوں کے ہیں - آئندہ سطور میں ذکر کرینگے
بعد ازاں کہ خراجات حارہ کا بیان کریں علاوہ یہ ہو کہ بعض اطباء نے ایسے دبیلات کو جو شامل ایسے ہی اخلاط پر ہوں بھی بنام دبیلہ
مخصوص کیا ہے لیکن ابھی ہم انھیں اورام اور اخراجات کا ذکر کرتے ہیں جسمیں اجتماع مدہ کا ہوتا ہے اسلیئے کہ یہ خراج جب ابتدا کرتا ہے
بوجہ کسی ایسے مادہ کے جسے طبیعت نے دفع کیا ہے اُسکا نفوذ جلد میں ممکن نہیں ہوتا اور نہ گوشت میں اُسکا تشرب اور سما جانا ممکن
ہوتا ہے بلکہ اس سے تفرق اتصال ظاہر پیدا ہوتا ہے بوجہ غلاظت اسی مادہ کے اور اندر انھیں شگاف اور سوراخوں کے جنھیں مادہ
متفرق ہوا ہو پوشیدہ ہو کر ٹھہر جاتا ہے اور اکثر اوقات ان اورام کے سرے پر ایک نوک تیز اونچی بلند ہو جاتی ہے اور یہ نوک اس پھوڑے
کا منہ کہلاتی ہے خصوصاً اگر مادہ خراج کا حاد ہو اُسوقت یہ نوک ضرور اونچی ہوتی ہے یہ خراجات شروع ہو کر اجتماع مدہ ان میں ہو جاتا
ہے اور بعد اجتماع کے مدہ میں پختگی اور نضج پیدا ہوتا ہے بعد ازاں خود بخود پھوٹ جاتے ہیں اور کبھی تقویت انضاج کی بھی ضرورت
ہوتی ہے یعنی استعمال ادویہ منضجہ کا اُن پر اس غرض سے کرتے ہیں تاکہ طبیعت کو نضج مادہ میں مدد ملے اور شگافتہ ہونا اُن کا بآسانی
ہو سکے اور کبھی اس تدبیر کی ضرورت نہیں ہوتی جسقدر پھوڑا زیادہ اونچا ہو اور نوک اُس کی زیادہ باریک ہو اور اُسمیں سرخی زیادہ نمایاں ہو

اُسی قدر اُس کے خلط میں حرارت زیادہ ہوگی اور نضج اور تحلل اسکا زیادہ سرعت سے ہوگا اور بسرعت شگافتہ ہوجائے گا خصوصاً وہ پھوڑا بلند مخروطی شکل
صنوبری برآمد ہوا اور جو پھوڑا اسکے برخلاف پست اور چوڑا ہو سرخی اُس میں کم ہو اُسکا مادہ غلیظ اور سردی اور مائل بطرف باطن کے اور درد اُس میں
بہت کم حرکت وہ کی ثقیل اور گران ہو ایسے پھوڑے کی نہایت ردی وہ قسم ہے جو اندر کی طرف پھوٹے گا جو رطوبت خواہ روح وغیرہ اُس پر ہو کر
گزرتی ہے سب کو فاسد کرتا ہے ایک قسم پھوڑے کی وہ بھی ہے جو اندر باہر دونوں طرف پھوٹتا ہے بہت عمدہ پھوٹنا پھوڑے کا وہی ہے
جس سے اس عضو خاص اندرونی کی تخفیف حاصل ہو جسمیں پھوڑا پیدا ہوتا ہے اور اس عضو اندرونی کے مواد نکلنے کی راہ بطرف خارج بھی کشادہ
اور اچھی ہو جیسے معدہ کا پھوڑا اندر کی طرف پھوٹے خوب ہے بہ نسبت اسکے کہ باہر پھوٹے خواہ بطرف ان تجاویف کے پھوٹے جس کو مراق محیط ہے کہ
یہ بھی زبون ہے اُسی طرح پھوٹنا خراج دماغ کا بطرف دونوں بطن مقدم کے بہت بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ بطن مؤخر کی طرف پھوٹے اس لیئے
کہ دونوں بطن مقدم دماغ کے رطوبات کی راہ بطرف خارج کے منہ اور ناک اور کان سے ہوکر بہت کشادہ ہے اور اگر دماغ کا پھوڑا بطرف ان غشاء کے
جو دماغ سے محیط ہے پھوٹے خواہ بطرف بطن مؤخر کے منہ کر کے اس طرح کہ باہر نکلنے کی راہ تنگی اور ضرر شدید پیدا کرے گا۔ ہر ایک عضو اسکے لائق نہیں ہے
کہ اسمیں پھوڑا نکلے مثلاً مفاصل میں پھوڑا اکثر نکلتا ہے اسلیئے کہ مفاصل میں اخلاط مخاطی بھرے ہوئے ہیں اور جگہ ان اخلاط کی کشادہ ہے کہ مادہ
وجود کی گھٹنے اور تنگی میں پڑنے کی نوبت نہیں پہونچتی اور نہ کوئی چیز خالص ان مواد کے مفاصل میں ایسے پائے جاتے ہیں کہ بوجہ حبس کے مادہ کو متعفن
کرے اسی وسیع جگہ میں پھر اگر بندرت کوئی پھوڑا پیدا ہو کسی امر عظیم اور پرخطر کی وجہ سے ہوگا۔ سب پھوڑوں سے بدتر وہ پھوڑا ہے جو اطراف عضلات
میں پیدا ہو جسمیں اعصاب کثیرہ موجود ہیں اقسام خراجات کے پختہ ہونے کی مدت بھی مختلف ہوتی ہے بنظر لطافت اور غلاظت خلط کے اور بنظر مزاج
خلط کی حرارت اور برودت اور اعتدال میں اور بحسب فصل اور سن اور بحسب عضو خاص کے جسمیں پھوڑا نکلا ہے پھوڑے کا خام رہنا اور پختہ رہنا اور اُسکے
مادہ کا قیح کی طرف مستحیل ہونا اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ حرارت غریزی کی اسمیں قلت ہوتی ہے خواہ جوہر مادہ خراج کا غلیظ ہو اور انہیں خرابیوں کی وجہ
سے یہ برائی پیدا ہوتی ہے کہ اندر کی طرف قیح پڑتی ہے اور باہر بذریعہ حس کے کچھ دریافت نہیں ہوتا اسلیئے کہ ریم اندر کی طرف ہوتی ہے اور خارج
کی طرف مادہ غلیظ اسے نمایاں ہونے نہیں دیتا۔ مدہ کا حال یہ ہے کہ کبھی اپنے نضج پر بسرعت ٹھہرتا ہے اور کبھی نہیں ٹھہرتا جیسا مادہ میں غلظ ہو اُسیقدر سرعت
نرم نہیں ہوتا اور اگر مدہ میں نضیج بحال رقت پیدا ہو بہت جلد نرمی پیدا ہوتی ہے اور جسقدر اُسپر گوشت کی قلت اور کثرت ہوگی اسیقدر نرمی بھی کم و بیش ہوگی
اسباب خراج کے اور اُسمیں مدہ کے پیدا ہونے کے اسباب یہ ہیں کہ امتلا اور کثرت مادہ اور فساد مدہ کا پیدا ہوا اور ان تینوں کے اسباب تخمہ اور ریاضت سوء
اور وہ امراض ہیں جنکا بحران استفراغ ظاہری سے ہو خواہ آفات نفسانی مثل غم اور ہم جو مفسد خون کے ہیں عارض ہوں ایک قسم خراج کی جسکا نام مقبوس
ہے وہ ایسا پھوڑا ہوتا ہے کہ بعد پھوٹنے کے اُسکے نیچے جو گوشت بھرا ہوتا ہے گوشت اچھا اور جدید بے عیب نظر آتا ہے اسکے بعد اسی گوشت سے
مدہ برآمد ہوتا ہے ایک قسم پھوڑے کی وہ ہے جسکا نام ثمین ہے وہ گول پھوڑا سرخ رنگ ہوتا ہے اور جس کے یہ پھوڑا نکلتا ہے تپ سے ضرور
لاحق ہوتی ہے اور اکثر یہ پھوڑا سر میں نکلتا ہے کبھی اور مقامات میں پیدا ہوتا ہے۔ دلائل ورم کے پھوڑے ہونے پر۔ جب
ورم میں ضربان کثیر اور صلابت اور حرارت پیدا ہو گمان کرنا چاہیئے کہ اس ورم سے پھوڑا پیدا ہوگا دلائل نضج و علامات نضج کے جب پھوڑے میں
نرمی اور [illegible] درد میں سکون پیدا ہو معلوم کرنا چاہیئے کہ پھوڑے میں نضج شروع ہوا۔ احکام مدہ کے۔ مدہ بہتر وہی ہے کہ سپید اور چکنا ہو اور رائحہ
کریہ اسمیں پیدا نہ ہو اور سوائے حرارت غریزی کے اور کسی حرارت وغیرہ نے اس میں تصرف نہ کیا ہو اگرچہ شرکت حرارت غریبہ سے چارہ نہیں ہے
لیکن غلبہ تصرف کا حرارت غریزی کو اور چکنے ہونے کی شرط اسواسطے ہم کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ خلط مذکور کو قوت ہاضمہ سے انفعال یکساں ہے اور

یہ بات نہیں ہے کہ خود مادہ مطیع ہے اور سپید رحامی اور غیر مطیع اور بو میں شدت کراہت کی نہ ہونی ہو اسلئے شرط ہے تاکہ عفونت سے بعید ہو اور سپیدی رنگ کی اس غرض سے مطلوب ہے کہ رنگ اعضائے اصلی کا سپید ہے مدہ کو اس رنگ کی طرف تب رنگ لیتے ہی وقت طبیعت کر گئی جب تام اور تصرف تام پر ہو۔ مدہ ردی وہ ہے جو بدبو ہو کہ اسے دلالت عفونت پر ہے اور چونکہ عفونت نضج کی ضد ہے اسلئے ہو سکتا ہے ردی ہوگا اور استیلا اور غلبہ حرارت غریبہ پر دلالت کریگا جب مدہ مختلف الاجزا رنگ برنگ مختلف قوام کا برآمد ہو یہ قسم بھی مدہ جید کی مخالف ہے جو مدہ کسی بدن میں پیدا ہو عفونت خواہ نضج یا برودت خواہ کسی اور قسم کے استحالہ سے خالی نہ ہوگا **باطنی پھوڑے کے دلائل** - جب کوئی ورم گرم حشا میں پیدا ہوا اور اسکی جہت سے قشعریرہ اور حمیات غیر مرتب و بے نظام عارض ہوں اور درد میں شدت ہو اور اول میں ثقل ہو پس میں پھر ہمیشہ اس کی مدت اخذ اور تپ کی گھٹتی جائے اور ثقل ورم کا بڑھتا جائے اسوقت یقین کرنا چاہیئے کہ ورم کا پھوڑا ہو گیا اور اب اس ورم کا مادہ جمع ہوتا ہے یہ درد ابتدا میں شدید ہو سکتے ہوتے ہیں اور جسقدر منتہی قریب ہوتا جاتا ہے شدت گھٹتی جاتی ہے کہ ابتدا میں تمزق اور پھٹنا ہوتا ہے اور تمزق اور تفرق اتصال جسوقت پیدا ہوتا ہے اسیوقت درد بھی پیدا ہوتا ہے اور زیادہ جمع اور درد بعد حصول تفرق اتصال کے پیدا نہیں ہوتا جسوقت مادہ ورم مدہ بنتا ہے حرارت شدید میں بھی تسکین ہوتی ہے اور التہاب بھی کم ہو جاتا ہے اسی وجہ سے تپ جو بشرکت قلب کے عارض ہوتی ہے اسمین بھی تخفیف نمودار ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ صلابت نبض کی گواہ معتبر اور پوری شاہد ہے ورم کے خراج ہونے پر۔ پھر اگر علامات خراج اور دبیلہ کے حشا میں ظاہر ہوں اور نبض میں صلابت پیدا نہ ہو حکم قطعی خراج باطنی پر نہ کرنا چاہیئے اسلئے کہ ایسی کیفیت یعنی باوجود ظہور علامات ورم کے نبض میں صلابت پیدا نہ ہونی کبھی بوجہ ورم متعلق کے یعنی اس پردے کے جو حشا پر محیط ہے کبھی پیدا ہوتی ہے طبیب کو چاہیئے اس جانب کا جہاں خراج ہے بذریعہ ثقل اور گرانی اسی جانب کے اور بذریعہ وجع اور درد کے ہو سکتا ہے **دلائل نضج خراج باطنی کے** جب اندرونی پھوڑے کے دلائل پیدا ہو کر اعراض میں اسکے مثل تپ اور قشعریرہ اور درد وغیرہ کے کسی قدر سکون پیدا ہوا اور گرانی اور ثقل باقی رہے یقین کرنا چاہیئے کہ مدہ مستحکم ہو گیا اور نضج ہو چکا جو دلائل کہ قریب پھوٹنے اندرونی **پھوڑے کے پیدا ہوتے ہیں** بعد سکون اعراض کے پھر جب دوبارہ اعراض میں شدت پیدا ہو اور نخس یعنی چبھنا اور لذع اور شدت ثقل نمودار ہو اور حمیات متشابہ اور یکساں عارض ہوں زمانہ پھوڑے کے پھوٹنے کا قریب ہے پھر اگر کسی دن لرزہ دفعتہ پیدا ہو کر ثقل اور وجع میں سکون پیدا ہو جائے معلوم کرنا چاہیئے کہ اب پھوڑا ٹوٹ گیا جبکہ مدہ کا استفراغ بعض مجاری سے ہو اور جدھر سے یہ مدہ نکلے خواہ بول یا براز یا کسی اور طرف کے اور ادھر راہ میں جو جو اعضائے اندرونی واقع ہیں ان میں لذع پیدا کرے پھر تو پھوٹنا پھوڑے کا بمنزلہ مشاہدہ کے ہو جائے گا اور قوت کا ذبول اور ضعف بدخل ضرور ہوتا ہے اگر اندرونی پھوڑا دفعتہ پھوٹ جائے اور بہت سی ریم وغیرہ اسمیں سے برآمد ہو اکثر کثرت اخراج مدہ سے خفقان اور غشی مہلک عارض ہوتی ہے اور بیشتر اگر سینہ میں مدہ پھوڑے کا گرتا ہے اور مقدار اسکی زیادہ ہوتی ہے تو اختناق بھی پیدا ہوتی ہے **ظاہری پھوڑوں کا علاج** جو استفراغ اور علاج ابتدائی اورام کے بشرطیکہ ان علاجات سے رجوع مادہ کا بطرف عضو شریف کے خوف نہو جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے اور نیز ایسی تدبیر جو عوام اور جہال جراح کرتے ہیں الغرض یہ تدبیر خراج حارہ اور اورام حارہ میں جو درجہ خراج تک پہونچی ہوں مشترک ہیں اور جو تدبیر خراج سے مختص ہے وہ یہ ہے کہ تحلیل مادہ مجتمع کی کریں اور تحلیل دو طرح سے ممکن ہے ایک طریقہ بہت استواری کے ساتھ جاری ہو بشرطیکہ مرض حد معتاد سے زیادہ خارج نہ ہو دوسرا طریقہ یہ ہے کہ نضاج مادہ کا پھوڑے دلوں تک کریں اور اسکے بعد پھوڑے کے شگافتہ کرنے اور توڑنے کی تدبیر کریں اور قوت کی نگاہداشت میں اہتمام بلیغ کرتے رہیں کہ اس کی حفاظت سب سے اقرب ہے ورد کی جو مثل موج ہے خواہ دیکھا گیا پھوڑے کے ٹوٹنے سے چونکہ اخراج مادہ کثیر کا ہوتا ہے سقوط قوت کا نہ ہو جائے اس لیئے کہ اکثر لوگ بوجہ غشی کے اور ذبول قوت کے مرجاتے ہیں بلکہ وجہ یہ ہے کہ طبیب

ہر وقت نگران رہے کہ غلط قوت ہو سکتا ہے اور جو جو ابر غلط قوت کے ہیں اُنکا استعمال کرتا ہے اسطرح کہ جید غذا اور ضمائے دبیلہ کو دیتا رہے ہاں اگر پھوڑا
اندرونی اعضا میں ہو کہ بہوقت تلطیف تدبیر کی ضرورت ہو ۔ دوسری تدبیر طریقہ سداد اور راستی سے خارج ہے اور اسکا استعمال بنظر ضرورت وقت کے
اضطراراً ہوتا ہے وہ تدبیر اسوقت کیجاتی ہے کہ مرض عظیم ہو اور پھوڑا بہت ہی بڑا ہو کہ اعتدال سے بڑھا ہوا ہو اور نضج کے انتظار میں ہلاکت اور زیادتی
مرارت پر وقتاً فوقتاً یقین کامل ہوتا جائے خواہ بالیقین ثابت ہو کہ قوت مریض کی جمیع مادہ کی انضاج پر کافی نہ ہوگی اور اگر قصد انضاج کا کیا جائے
اس تدبیر کا نتیجہ کچھ نہ ہوگا اور نہ خلاف نضج کی تاثیر ہوگی ایسے وقت پھوڑے کو چاک کرتے ہیں اور چاک کرنے میں بچاؤ کا خیال کرتے ہیں کہ اعضائے کریمہ
جو قریب پھوڑے کے ہیں اُن سے استرہ وغیرہ آلہ حدید مس نہ کرے کہ ان اعضا تک لوہے کے پہونچنے میں خطرہ عظیم ہے اسی وجہ سے اگر یقیناً معلوم
ہو کہ ایسا مادہ غلیظ ہے کہ اثر نضج کا قبول نہ کرے گا یا اسکا خوف ہو کہ حار غریزی عضو ماؤف میں بقدر قوت پہ ہو کہ نضج نہ ہوگا خواہ بقدر قوت کم ہے
کہ انضاج مادہ میں تقصیر کرے گی اور امالہ مادہ کا بطرف نضج کے جو کہ حق نضج ہو نہ کرے گی یا آنکہ خراج قرب مفاصل کے عارض ہو خواہ عضلے
جیسے کے قریب پھوڑا پیدا ہو کہ چاک کرنے سے اُس کے فساد کا خواہ لوہے کی اذیت پہونچنے کی مضرت کا خیال ہو اور اگر انضاج مادہ کا بذریعہ
ادویہ مفرحہ او منضجہ کے کریں کچھ دور نہیں ہے کہ ادویہ مفرحہ کے استعمال سے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ نفوذ نسیم کو مجری نفس کی طرف سے مانع ہو اور ادویہ
منضجہ حرارت ضعیف پیدا کریں کہ اُس سے نضج کامل نہ ہو سکے الغرض یہ سب صورتیں ایسی ہیں کہ اُن سے تعفن مادہ پر اعانت ہوتی ہے ۔ اسی وجہ سے
ایسی صورتوں میں گرم سینگیں پچھنے لگانے چاہئیں اور اگر چاک کریں وہ عمیق ہو اور بعد شرط اور بط کے ادویہ ایسے مستعمل ہوں جنمیں قوت تحلیل کی اور
تخفیف پیدا کرنے کی شدید ہو اور واجب ہے کہ چاک کرنا اور پچھنے لگانے لیف میں حسب عضو کی جہت طول میں ہو ۔ ہاں اگر ارادہ یہ ہو کہ فعل اس عضو کا
باطل ہو بنظر خوف وقوع تشنج کے اُسوقت لیف کو عرض میں قطع کرنا چاہیئے ۔ اور اس خوف سے اُمید سلامت کی ہوتی ہے ۔ اکثر طول لیف کا طول
بدن میں ہوتا ہے سوائے چند اعضائے مخصوصہ کے اور اسیطرح اکثر لیف بھی طول بدن میں موضوع ہے باوجود کثرت شعبہ اور شاخوں کے ۔ مگر چند
اعضائے مخصوص سے جیسے جبہہ جس عضو کو چاک کریں خواہ اسمیں پچھنے لگائیں چاہیئے کہ روغن خواہ چربی ایسی ہو کہ اُسمیں چربی کا لگاؤ ہو قریب
اُسکے نہ لیجائیں اور اگر بدن دھونے کے چارہ نہ ہو شہد اور پانی یا شراب اور سرکہ سے دھوئیں جب ورم اور التہاب میں بعد چاک کرنے کے شدت
پیدا ہو عدس کا ضماد کریں اور اگر بقدر حاجت نہ ہو ادویہ ملحمہ اور مرہم کا استعمال کریں ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے ۔ کہ یہ چاک کرنا پھوڑے کا
سورت ہوتا ہے صدید اور ریم اور ناسور کا لیکن اگر چارہ کار اسی میں منحصر ہو اور کوئی اور حیلہ سوائے چاک کرنے کے نہو پھر مجبوری ہے ۔ اور مناسب
اسمیں بھی یہ ہے کہ جو مواضع کمی ایسے ہیں کہ اُنمیں کمین اور پیچھے کم ہیں تا انکا نضج ہو جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے ۔ کہ جو پھوڑے بشکل صنوبری
اور بلند ہوں اور سر اُن کا باریک ہو اُن کو حاجت چاک کرنے کی بہت کم ہوتی ہے نہ قبل نضج کے اور نہ بعد نضج کے تدبیر نضج پیدا کرنے کی اور
حیلہ انضاج کا ظاہری پھوڑوں میں ۔ ادویہ منضجہ کو ضرور ہے اُن کی حرارت قریب حرارت بدن کے ہو اور ان میں تغریہ بھی کسیقدر ہو انھیں ادویہ
میں سے درجہ اول میں یہ ہے کہ نطول آب گرم سے اور تفصیلاً آرد گندم یا آرد جو سے کریں اور گیہوں منہ سے چبا کر اگر ضماد کریں بہت عمدہ ہے اور روئی
ہمراہ پانی اور زیت اور موم اور زعفران اور وفاق کندر اور زفت مع روغن گل اور چربی سور کی خواہ ضماد خطمی اور السی کا استعمال کریں ایضاً ایک ضماد
انجیر خشک شیریں اور بادام مست اور سمین ہو تنہا یا دقیق شعیر اور آرد جو بھی خصوصاً اگر اُسمیں زوفا اور ستبریزی بھی شریک ہو خواہ اسمیں تھوڑا سا نمک جو
بعد افراط نہ پہونچے پانی میں جوش کریں اور کبھی اُسمیں چربی خواہ روغن بھی زیادہ کرتے ہیں ۔ اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ حرف یعنی بالم ہمراہ علک البطم
کے استعمال کریں اور جو ادویہ زیت اور سپید سے مع شورہ کے مرکب ہوں اور مراکلا ذن اور وامنج اور سکہ اور مسطگی اور زوفائے رطب اور

نخ قثاء الحمار بیخ دم الاخوین کا استعمال بھی مفید ہے اور مرہم جالینوس روغن بید انجیر یہ دن ہو خصوصاً اگر اس مرہم کو زیت میں گھلائیں اسیطرح مرہم
دو ورس حکیم اور مرہم باسلیقون اور عمدہ یہ ہے کہ دوائے بھرمار قیشیا اور اشق سے تیار کرکے اُسپر رکھیں شاید اسی پکانے تدبیر ظاہری پھوڑون
کے بعد نضج کے اگر پھوڑے کی ایسی صورت ہو کہ پختہ ہو جانے کے بعد اسکے پھٹ جانے کی نہ ہو اور جہان پھوڑا نکلا ہے وہان پر رگین اور اوتار
اور عصب کی کثرت ہو اُسوقت وہ جب ہو کہ پھوڑے کو چاک کرین اسواسطے کہ اگر ایسے پھوڑے کو ایسے وقت بھی چاک کرین اور مدہ کو بحال خود باقی
رہنے دین خود فاسد ہو جائے گا اور فساد پیدا کرکے عروق اور لیف در عصاب کو سڑا دیگا اور فساد ایسے پھوڑے کی وجہ سے اسوقت مترتب
ہوتا ہے کہ جب قریب خاصل کے ہو۔ چاک کرنے مین پھوڑے کے اسکا خیال ضرور ہے کہ جہان مدہ پڑ گیا ہے اور دکھائی دیتا ہے اسی جگہ کو
چاک کر دینا چاہیئے اور راہ چاک کرنے کی بطرف اسفل کے ہو نہ بطرف جدھر سے نکلنا مدہ کا دشوار ہو۔ اگر پھوڑے کا حجم لندہ نظر آئے اور
اُس پھوڑے کو شق کرین فقط راہ کھول دینی چاہیئے اسلیئے کہ بہین کا قاعدہ یہی ہے کہ اپنے پیچھے یعنی سامنے کی جانب مقابل مین چسپیدہ نہین ہوتا ہے اور
اگر مقدار مین پھوڑا کم اور نحیف ہو سارے پھوڑے کو طول مین شق کرنا چاہیئے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس مقام مین مدہ ہو مس کرنے سے معلوم
ہو جاتا ہے خصوصاً اگر پھوڑے کو انگلی سے دبائین اور دوسری انگلی سے اُس کو آتا ہوا دیکھین گو دوسرے ہاتھ کی انگلی ہو اور دیکھنے کے لائق
یہ بات ہو کہ انگلی کے جانے سے کسقدر مدہ ہلتا اور ہٹتا ہے یا نہین اور مدہ کے ہٹنے کے بعد جسمین مدہ بھرا ہوا ہے وہ اپنے اصلی رنگ پر آتا
ہے یا نہین اور بطرف سپیدی کے اسکا رنگ مائل ہوتا ہے یا نہین ہوتا ہے اسلیئے کہ جب تک نضج نہین ہوتا رنگ مین سرخی باقی رہتی ہے
اور مقام کبھی مدہ کا مائل بہ سبزی اور زردی بھی ہوتا ہے اگر مدہ اچھا نہ ہو اور ردی ہو۔ مستمد اور پختہ طریقہ شناخت کا چھونا اور دبانا ہے فقط
آنکھ کے ذریعہ سے اُسکا امتحان پختہ اور صحیح نہین ہو سکتا ہے گو آنکھ کے دیکھنے کو بھی کسیقدر دخل ہے اور معین ہو سکتا ہے وہ جب ہو کہ
پھوڑے کے چاک کرنے مین جو خطوط جلد مین خلقی اور طبعی بنے ہوئے ہین اُنھین خطوط پر چاک کرین اور اُنھین خطون پر چاک استرہ کا واقع
کرین سوائے کسی ضرورت خاص کے اور جس اعضا کے ریشے اور رگون مین قریب ہو خواہ پھوڑے ہون اُن اعضا مین استرے کو لیف کی طول
مین جھکا کر چاک کرنا چاہیئے اسلیئے کہ اگر پیشانی کے پھوڑے کو سیدھی طور سے چاک کرین پیشانی جلد کٹ کر چہرہ پر گر پڑے گی بلکہ مخالف وضع استرہ
کے چاک کرنا چاہیئے رنبہ یعنی ناک کے بیچ کی ہڈی کا پھوڑا جلد کے عرض مین چاک کرین جب پھوڑے کو چاک کر چکین اور جو آلائش اسمین ہے اُسے
نکال ڈالین بعد ازان وہ جب ہو کہ گوشت اور جلد کے التیام کی تدبیر بہت جلد کرین تاکہ جلد مین حرقت اور صلابت پیدا نہ ہو کہ اُس کی وجہ سے کیا
کیفیت ہو جائے گی کہ چسپیدگی اور پیوند ہونا دشوار ہوگا اور اسمین بلندی ایسی پیدا ہوگی جو ہر روز متصل ہو ہو کر پھر دوبارہ پھوڑے کی صورت
پیدا کرے گی اور جسقدر اُس کی صفائی چرک اور ریم سے کیجائے گی پھر بہت جلد بھر آئے گا اور درحقیقت بمنزلہ ناصور کے ہو جائے گا اور
قبل ازانکہ دونون بازو یعنی چاک کی وصل ہو جائین اُنکا تنقیہ ضرور ہے اور اگر احتیاج ہو تو سلائی کے سرے پر کرم اسخت لگا کر داخل کرین
تاکہ چرک وغیرہ کو پاک کرے اور بخوبی اندر زخم کے جاکر کھلائے اور بعد صاف کرنے کے دونون سرے آپس مین ملا کر ایسی بندش کرین جسے
ہم آئندہ سطور مین لکھنے مین یعنی وہ بندش جو غار اور قروح غائرہ کے واسطے تجویز کرینگے اسی کو یہان بھی استعمال کرنا بہت خوب ہے اور جو شرط
اوپر بیان ہو چکے ہین چاک کرنے مین اُن کا لحاظ کرین اور جو مقام بخوبی نضج یافتہ ہو چکا ہے اور پر گوشت یعنی گوشت کی زیادتی اُس پر سب
مقام سے زیادہ ہے اور وہ اور شرائین اور اوتار بھی اس مقام سے زیادہ دور ہین بہ نسبت کل مقام ماؤف کے اسی مقام کو چاک
کرنا چاہیئے انطیلس حکیم نے کہا ہو کہ پھوڑا اگر سر مین ہو اسے برابر چاک کرین اور بالون کی جڑون سے چاک کرنا چاہیئے اسطرح پر

اور موتیین نہ ہو مگر طول میں واقع ہو تا کہ مقام شگاف کو بعد وصل اور پیوند کے بال چھپا لیں اور بعد صحت کے نشان چاک کرنے کا ظاہر نہ ہو یہاں باقی نہ رہے اور
اسی حکیم کا یہ بھی قول ہے کہ اگر چہ خراج موضع چشم کے مقابل میں واقع ہو اسکو عرض میں چاک کرتے ہیں اور اگر چہ ناک میں پھوڑا پیدا ہو شق مستوی کی
سے چاک کرینگے اور جسقدر ناک لانبی ہے اسیقدر چاک کا زخم طولانی لگائیں گے - اگر ناک کا پھوڑا قریب آنکھ کے ہوگا اُس کو اس شکل سے
چاک کرینگے جیسے چاند کا سر ترچھا ہوتا ہے اور ترچھا اُس کا نیچے کی طرف رکھیں گے اور اگر فک اعلی خواہ فک اسفل میں پھوڑا پیدا ہو اُسے بھی
سیدھا چاک کرینگے اسلئے کہ ترکیب خلقی اس مقام کی سیدھی ہے اور شیرخ کے جبا(?) کی شکل جبڑوں کی مستوی ہونے پر دلالت کرتی ہے پس گوش
کا پھوڑا بھی برابر اور سیدھا چاک کرنا چاہیئے ذراعین اور مرفقین اور دونوں ہاتھ اور انگلیاں اور دونوں کش ران یعنی بڑے پھوڑے طول میں
چاک کیے جاتے ہیں اسی حکیم نے کہا ہے کہ اگر قریب جان کے پھوڑا نکلے اُسے بشکل مستدیر چاک کرینگے اور ربط مستدیر سے مراد یہ ہے کہ طول بدن میں
بھی اور عرض میں بھی جسقدر واقع ہو اسی حکیم نے کہا ہے کہ اگر اس مقام پر چاک مستدیر نہ ہو کھٹکا اس بات کا رہیگا کہ پھر مواد مجتمع ہو کر ناسور پیدا کرے اور اسی
شکل سے جو پھوڑا مقعد کے قریب ہو اُسے بھی مستدیر چاک کرینگے باین خیال کہ اس عضو میں رطوبت زیادہ مجتمع ہوتی ہے وہی رطوبت سیل
مادہ خراج کی نہ ہو جائے اور پہلو اور پسلیوں کا پھوڑا بشکل مورب چاک کرنا چاہیئے اور خصیہ اور قضیب کا خراج ربط مستوی سے چاک کرو
یہی حکم ہے کہ اُسے تلاش اسباب کی ہمیشہ سے ہے کہ چاک بشکل کیا نی تابمقدور واقع ہو دونوں ساق اور دونوں عضو کا پھوڑا طول میں
چاک کرنا چاہیئے اور پٹھے تک ضرر نشتر کا نہ پہونچنے پائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چاک کرنے کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں بسبب اختلاف مقامات
اور مواضع کے اگر آنکھ کے قریب پھوڑا ہو اُسکا چاک شبیہ اور ہمشکل کی وضع کے ہونا چاہیئے اور ناک کے پھوڑے کا چاک طول انف میں اور جبڑے
اور قریب کان کی شق مستوی کرنا چاہیئے اسلئے کہ ترکیب اس مقام کی مستوی واقع ہے اور شیرخ کے جبا دے اسکی صورت ظاہر ہوتی ہے اور پس
گوش اور ذراع اور ساق اور ران اور عضد ان سب مقامات میں بشکل مستوی طول میں چاک کرنا چاہیئے اور اسیطرح عضل بطن کا اور پشت کا پھوڑا
بھی اسیطرح اور ران بیچ کش ران کا اور بغل کے پھوڑے کا چاک عرض میں بھی لینا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ اسمیں جوڑ رہجائے اسی طرح جو پھوڑا مقعد کے
قریب ہو اُس کو عرض میں چاک کرنا کہ جوڑ پیدا ہونا ضرور نہ آوے - خصیین اور قضیب میں ربط مستوی کرنا چاہیئے - طول میں اور جنب اور اضلاع
میں چاہئے تا کہ مقرون ہو یعنی بندش ہو سکے اسلئے کہ وضع پسلیوں کی اسی طرح پر ہے اور جو گوشت پسلیوں پر واقع ہے وہ بھی ایسا ہی واقع ہے -
اسی حکیم انطیلس نے کہا ہے کہ ہموار گوشت کی وضع پھوڑے کے مقام سے دیکھنی چاہیئے اور لیف عضلہ کا بھی خیال رکھنا چاہیئے اسلئے کہ ہم چاک
کرنے میں احتیاط اسی بات کی زیادہ کرتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کوئی رگ یا عضلہ غیر واقع(?) لٹ جائے اور چاہیئے کہ موضع التحام اچھا ہو وحشی نہ ہو کہ آسانی
اُسپر گوشت بھر جائے اور ہر وقت خراج کے صحت ہمہ تن اسیطرف ضرور ہو کہ چاک کرتے وقت کوئی شریان خواہ بڑی رگ اور پٹھا اور لیف
عضلہ کی کٹ نہ جائے - بعد چاک کرنے خراج عظیم کے اگر ربط عظیم نہ ہو جو بادھوڑے کا ہے اس شگاف سے بہتا ہو پھر اُسکو اسی مقام تک نہ یا وہ
کھولدینا چاہیئے اور اگر خراج عظیم ہے اُسمیں چاک در شگاف درمیانی لگانا چاہیئے اسکے بعد انگشت شہادت بائیں ہاتھ کی زخم کے اندر ڈال کر
جہان تک انگلی کا سرا پہونچے چاک کردینا چاہیئے پھر دوبارہ چاک کرنے کے واسطے پھر انگلی کو اندر ڈال کر وہی تدبیر کرنی چاہیئے اور اسی طرح
کرتے جائیں تا کہ تمام پھوڑا چاک ہو اور سب آلائش نکل جائے اگر پھوڑا ایسے مقام مستقل میں ہو کہ اُس کی آلائش کا نکلنا اسی مقام سے ممکن
ہو ہم اسی جگہ سے پھوڑے کو چاک کرینگے بشرطیکہ اُس مقام کی شکل مستدیر ہو اور اگر ایسی شکل ہو کہ ایک ہی مرتبہ کے چاک کرنے سے ساری
آلائش پھوڑے کی نکل نہ جائے گی اس مقام کے پھوڑے کو نیچے سے دو جگہ خواہ تین جگہ سے چاک کریں جیسی تجویز اسکے آلائش نکلنے کے واسطے

سفید نظر آئے۔ اسی جگہ ہمنے کہا ہے کہ اگر پھوڑا کسی مفصل میں خواہ کسی عضو شریف میں ہو خواہ کسی ایسے مقام میں جو ہڈی سے قریب ہو خواہ عشائے نزدیک
واقع ہوا ہو اسکے چاک کرنے میں جلدی کرنا چاہیئے قبل ازانکہ نضیج اس پھوڑے کا مستحکم ہوجائے تاکہ ریم پڑنے سے عضا اور اشیاء مذکورہ بالا میں
کسی طرح کا فساد واقع نہ ہو میں کہتا ہوں کہ یہ سب تدبیرات جو بیان ہوئے اُسیوقت کی ہیں جب سوائے چاک کرنے کے اور کوئی تدبیر نہ بن پڑے
اور اگر اس کی یہ امید ہو کہ یہ پھوڑا خود بخود پھوٹ جائیگا اور جتنا زمانہ اسکے پھوٹ جانے میں درکار ہے اُسمیں کسی عضو کا فساد وغیرہ پیدا نہ ہوگا
پھر ہرگز چاک کرنے پر جسارت کرنی مناسب نہیں ہے۔ اسی طرح اگر ادویہ منفجرہ کے استعمال سے امید فوٹ جانے کی ہو جب بھی چاک کرنے پر جسارت
نکریں کبھی بعض ادویہ منفجرہ ایسی ہوتی ہیں کہ انکا استعمال قائم مقام چاک کرنے کے ہوتا ہے اور اکثر وہ دوائیں جلد کو سیقہ چاک کر کے پھر دوبارا جب ان کا
استعمال ہوتا ہے زیادہ گہرا اثر پیدا کرتا ہے اور اندر کی طرف خوب در آئیں **پھوڑوں کی شگافتہ کرنیوالی دوا**۔ جو پھوڑے سلیم اور
بے خطر ہوں اور زیادہ دلالت ان میں نہ ہو آب گرم سے اُن کی تنضیج ہوجاتی ہے اور فقط گرم پانی سے ان کا انفجار بھی ہوجاتا ہے اور جن میں عفونت
ہوتی ہے اُن کو آب گرم سے ضرر شدید پہونچتا ہے اسلیے کہ آب گرم کی جہت سے مادہ اُن کی طرف کھچتا ہے۔ اگر کسی پھوڑے کی کیفیت آب گرم
کے استعمال سے اچھی ہوتی نظر آئے اور روز بروز صلاح پذیر ہوتا جائے اس پھوڑے کے جید ہونے پر اعتماد کرنا چاہیئے اور معلوم کرنا چاہیئے
کہ پھوڑا اجنبی الشادہ نہیں ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بیخ نرجس کے ضماد کرنے سے ہر ایک نرم سخت اور پھوڑا سخت پھوٹ جاتا ہے
خصوصاً اگر پانی اور شہد کے ہمراہ روغن سوسن میں پختہ کریں یا بیخ نے تر و تازہ ہمراہ شہد اور زفت یابس اور ہمراہ چرک اور میل کے جو شہد
کی مکھی کے چھتے میں ہوتا ہے یا مرہم اور بسلیقون خواہ موم اور اتنج اور سکہ پروا ایک رطل اور زفت یابس اور شہد نصف رطل اور زنگار تین اوقیہ
اور زیت نقید کفایت ملا کر استعمال کریں اور دوائے ثوم بہت عمدہ اور خوب مفید ہے یہ کہ شحم چھ اوقیہ موم چار اوقیہ قلقطار چار اوقیہ کبریت زرد
تیرا اوقیہ نطرون تین اوقیہ ان سب اجزا سے مرہم تیار کریں ہمارے تجربہ میں یہ دوا آچکی ہے حب القلقل اور حب ورنج جو مثل سیب ایک محلل ہے اور جمیز
یعنی انجیر اور کبریت مطبوخ جو دودھ وغیرہ میں جوش دیا گیا ہو اور ابصل مطبوخ اور خردل بنجال کبوتران سب کا ضماد بنا کر استعمال کریں بہت جلد
توڑ دیگا الضیاء خلیون کو لعاب خردل اور صابون کو تیح میں ملا کر ضماد کریں منجملہ ان ادویہ کے جو قائم مقام نطر یعنی چاک کرنیکے ہیں ایک دوا
ہے کہ زفت رطب اور عسل بلادر کو ہموزن لیکر آگ پر پکائیں بعد ازاں نصف یوم تک پھوڑے پر اسے لگا رہنے دیں یقین ہے کہ ٹوٹ جائے
اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ سجی اور چونا جو ہنوز بجھایا نہ گیا ہو ان دونوں کو ڈیڑھ گونے پانی میں بھگوئیں اور نتھاریں اور پھر مکرر چونا اور سجی کسی
پانی میں ڈالتے رہیں اور صاف کرتے جائیں تاکہ اثر شوریت کا اس پانی میں اچھی طرح پیدا ہو جائے بعد ازاں تانبے کے برتن میں آتش نرم
پر اس پانی کو جلائیں کہ بستہ ہو کر نمک ہو جائے۔ ایک حصہ اس نمک سے اور چار حصہ نوشادر لعاب بالم میں گھولیں اور بسیقدر عسل بلادر بھی اسمیں
شریک کریں اور استعمال کریں خواہ فرازیج کو میسکر تھوڑا ریت کہنہ اسمیں داخل کر کے کوئلے کی آنچ پر جوش نرم ہو رکھیں تاآنکہ سب یکذات ہوجائے
بعد ازاں مثل مرہم کے پیسیں اور ضماد تیار کریں خصوصاً اگر اسمیں باز کی بیٹ داخل ہو یا کبوتر یا گنجشک یا بط کی اور بعض اطباء نے کیسکیج یعنی
اشیری کو واسطے توڑنے پھوڑے کے ذکر کیا ہے جو دوائے محلل دن بھر میں کئی عضو پر دو مرتبہ لگائی جائے بشرطیکہ پہلے اس عضو کی تسخین
اور تحلیل کی تدبیر ہو چکی ہو نہ پیدا ایسے کہ مادات کے جو یہی اثر پیدا کرتے ہیں اور اُن میں رطوبت جارہ موجود ہے الغرض ایسی دوا کے مکرر استعمال
کرنے سے اثر تیل ظاہر ہوگا اور جسقدر تحلل پیدا ہوا باقی مادہ کے واسطے پھر چند مرتبہ دوا کا استعمال اور تکمید کرنی چاہیئے اور جو تدبیر کیجائے آتش
ادویہ ملینہ کی شرکت ضرور ہے کہ پھوڑے کی صلابت نرم ہوتی جائے اور مدہ منجمد نہ ہونے پائے پھر اگر مدہ کا زوال ہو جائے اور متحلل ہو جائے

مسلابت کی مقدر بھی ہوئی ہیں باقی ہو سوقت نضج مادہ ادویہ منضجہ کا استعمال واجب ہے ادویہ ملینہ اور محلل مدہ کی یہ ہیں جیسے بورہ ارمنی خردل پیاز کبوتر لوزہ ونزنجبیل
ترو ماما اور آمیزش اُن کی لندر خکات سبز مصطگی اور دق یعنی لاسے سی ہوتی ہے اور جمیع ان اجزا کا سرکہ اور زیت کہنہ سے کیا جاتا ہے جو دوا مدیولیس کے
خمار ہوتی ہے خواہ اخوان سے بنائی جاتی ہے یا عاقرقرحا اور مویزج اور لبوق سے شہد ملاکر طیار کرتے ہیں یہ سب دوائیں ایسی ہیں کہ اُن کے استعمال
سے پہلے موضع خروج کو آب گرم سے دھو کر پاک اور صاف کرنا ضرور ہے اور دو دوسے زنگار تیشا اسکا نسخہ یہ ہے زنگار تیشا بارہ درہم افیق بارہ درہم
زیتق باقلا چھ درہم رائینج تازہ ملاکر جلد میں لگائیں اور جہاں پر مدہ ہو وہاں اتنی دیر تک رکھیں کہ خودبخود سوکھکر چپٹ جائے اور گر پڑے اور جسوقت
یہ دوا طیار ہو فوراً استعمال کریں کہ بہت جلد سوکھ جائے ایک دوا نوشادر سے بناتے ہیں اُسکا نسخہ یہ ہے نوشادر ایک جزو بازرد ربع جزو
زنگ ایک جزو اور ثلث جزو زیت کہنہ ایک جزو اور دو ثلث ان سب اجزا سے اسطرح طیار کریں اور جب دوا دن سے کچھ فائدہ مرتب نہ ہو پس بموجب
بیان بالا چاک کرنے کی طرف حاجت ہوگی خواہ داغ لگانے کی تدبیر کرینگے اندرونی پھوڑوں کی تدبیر باطنی دنبلات کی تدبیر بذریعہ استفراغ
کے کرنی چاہیے اور اگر مدہ براہ براز خارج ہوتا ہو یا براہ بول خروج مدہ کا ہوتا ہو اسوقت تدبیر استفراغ کی ضرور ہے اسلیے کہ خروج
مدہ دلیل ہے اس بات پر کہ سب خون میں حرارت پیدا ہوئی ہے جب بول وبراز کی اصلاح ہوجائے اور طبیب بعد ہمہ مساعی دریافت کرے کہ خون
جید ہو چکا اور فاسد کا اخراج خواہ اصلاح ہوگئی اور اب فاسد خون اسی قدر باقی ہے جو بطرف اخراج کے رجوع کرکے دفع طبیعت سے آیا ہے
پس بعد استفراغ کے نضج مادہ خراج کا ادویہ منضجہ سے جو مستعمل ہیں جیسے شراب رقیق لطیف اگر تھوڑی تھوڑی پلائی جائے اور زیادہ حمام نضج
دینے پر اس مادہ کے جو اس سے نضج نہ پائے۔ ایسی ادویہ پر ہمہ جو ملطف اور مجفف ہوں جیسے مر اور دارچینی اور تمام افاویہ کہ بعد شراب رقیق مائل
بسیاضی کے استعمال کرنا چاہیے۔ اور ادویہ مرکبہ میں سے تریاق اور شرودیطوس اور امروسیاہ کا استعمال کریں دمامیل کا بیان۔ دمامیل جمع دمل کی
ہے دمل بھی پھوڑے کی قسم ہے اور اکثر دمل کا پیدا ہونا بعادات ہضم سے ہے خواہ امتلا پر حرکات کرنے سے خواہ ازیں قبیل اور امور جو واقع ہوں سب ترین
دمل وہی ہیں جو اندر کی طرف زیادہ غائر ہوں علاج دمامیل کا جب دمل ظاہر ہو جائے اُسکا علاج قریب قریب ان کے مثل علاج اورام حارہ کے ہے
اور بعد تین دن کے تحلیل اور انضاج کی طرف متوجہ ہونا چاہیے کبھی تحلل ہوجاتا ہے مگر اکثر پیدا ہوتا ہے اور بہتر یہی ہے کہ اسمیں نضج پیدا ہوتا ہے
اگر دمل کے علاج سے غافل نہ رہنا چاہیے کہ اکثر انجام کار میں اسکے بڑا پھوڑا پیدا ہوتا ہے اور اس خطرے سے اطمینان کا طریقہ یہی ہے کہ استفراغ
بقدر جب بذریعہ فصد اور اسہال کے کرلیں اور اگر دمل میں ضربان ہو اور خراب بھی کر چکا ہو اور بدون نضج کے چارہ نہ ہو اُسپر توجہ کرنی چاہیے جو کوئی
کثرت خروج دمامیل میں مبتلا ہو بعد اسہال کے اس سے نجات پاتا ہو اور حمام کے ذریعہ سے آدمی کی جلد میں تسخیف پیدا کرنی چاہیے اور ریاضت
سے بھی سخافت جلد کی پیدا کریں منجملہ منضجات دمامیل کے تخم مر دودھ میں کوٹ کر یا ہمراہ انجیر اور شہد خواہ فقط انجیر اور شہد کی استعمال کریں گیہوں چبائے
ہوئے انضاج مادہ دمل کے واسطے بہت مفید ہیں اسیطرح زبیب کو بورہ اور انجیر میں گوندھ کر خواہ ہمراہ انجیر اور شہد کے روغن سوسن میں ملاکر استعمال
کریں اور دمل کی جو دوائیں مشہور ہیں اُن میں سے ایک دوا یہ بھی مفید ہے کہ بآسانی نضج پیدا کرتی ہے سکر ڈیڑھ اوقیہ خمیر ترش دو اوقیہ تخم مرد کوفتہ
بزر قطونا ایک انگشت ڈیڑھ اوقیہ مغز انجیر تین اوقیہ طلب کرتان کیدا پانچ درہم دودھ میں جوش دیکر استعمال کریں کہ دوائے مستعمل ہے اگر دمل بہت سخت ہو کہ اسمیں
ورم کا بڑا بہت دشوار ہو اور حرارت اُس کی ٹھہری ہوئی ہو اور ثقل اُس میں زیادہ ہو چاہیے کہ جس رگ سے اسمیں مادہ آتا ہے اسی کی فصد کھولیں بعد ان
مقام دمل کی حجامت کریں اور یہ تدبیر ابتدائے ورم میں نہ کرنی چاہیے ورنہ خون صدیدی نکل جائے گا اور خون غلیظ باقی رہیگا اور اس مقام میں
ترہ صلب ورسخت پیدا ہوگا اور جب دمل میں نضج پیدا ہوجائے اور از خود منہ نہ کرے چاک کرنا چاہیے خواہ ادویہ حادہ یا لوہے کے ذریعہ سے

جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے خراجات کے بیان میں۔ دمل کی توڑنے والی بہت عمدہ یہ دوا ہے کہ تخم کتان اور بنجال کبوتر اور خمیر کا استعمال کریں توثہ کا
بیان یہ ورم قرحی ہے گوشت زائد سے ایسے گوشت میں جو نحیف اور کمزور ہو پیدا ہوتا ہے اور اکثر مقعد اور فرج میں عارض ہوتا ہے کبھی یہ ورم
سلیم ہوتا ہے اور کبھی خبیث اور مولم ہوتا ہے **علاج توثہ کا بیان** جو توثہ بہت اونچا اور بلند ہوئے اور بہت کاٹ ڈالنا چاہیے بعد اس کے
استعمال مراہم مدملہ کا کریں اور کبھی جو توثہ کہ اس کی جڑ باریک ہوتی ہے اسکی جڑ بریشم خواہ گھوڑے کے بال کے تنگ باندھنے سے کٹ جاتی ہے اور
کبھی دیگ بردیگ و زنگار وغیرہ سے بقدر تحمل اور برداشت بدن کے استعمال ادویہ کا کیا جاتا ہے بعد ازاں اصلاح زخم کی مرہم سے کرتے ہیں

مقالہ دوسرا اورام باردہ کا بیان اخلاط باردہ خواہ اور چیزیں جو بدن میں قائم مقام اخلاط باردہ کی ہیں وہ بلغم اور سودا اور جو ان دونوں سے
مرکب ہو اور ان سب چیزوں کا بیان فن کلیات میں بخوبی ہو چکا بہر حال اورام باردہ بلغمی ہوتے ہیں یا سوداوی یا ریحی خواہ مرکب ریح اور مادہ سے جو ورم
فقط بلغم خالص سے پیدا ہو اس کو ورم رخو یعنی ڈھیلا کہتے ہیں خواہ ورم مائی ہو جیسے کسی عضو میں بہت سا پانی جمع ہو جائے جیسے استسقاء مائی میں بھی
کیفیت ہوتی ہیں خواہ وطلات لینیہ پیدا ہوں جیسے سلع لینیہ یعنی تہوڑی جو نہایت نرم ہو خواہ ایسے اورام جن کے اوپر کی جلد سخت ہو جیسے خنازیر اور سخت
جوزی خواہ اورام سوداوی ورم مثل سقیروس اور سرطان کے اور سقیروس اور سرطان میں جو فرق ہے اسے ہم آئندہ ذکر کرینگے اور اورام ریحی ہوں ان کی دو قسمیں
ہیں تہیج اور نفخہ تہیج اسوقت پیدا ہوتا ہے جب ریح منتشر ہو اور ریح میں مخالطت بخارات کی ہو اور نفخہ کی پیدائش ایسی ریح سے ہوتی ہے جو مقام واحد
میں مجتمع اور گڑی ہوئی ہو کبھی یہ اقسام اورام باہم مرکب ہو جاتے ہیں اور کبھی ان کی ترکیب ورم حارہ سے بھی ہوتی ہے ورم رخو بلغمی جس کا
نام اوذیما ہے یہ ورم سپید اور سرخی ہوتا ہے اور اس میں حرارت نہیں ہوتی اور جسقدر مادہ رقیق زیادہ تر ہوتا ہے اتنا ہی زیادہ ڈھیلا ہوتا ہے
اور اسیقدر انگلی سے زیادہ دبتا ہے اور باوجود دب جانے کے کسیقدر ممانعت اسمیں اسقدر ہوتی ہے جو تہیج میں نہیں ہوتی اور جسقدر مادہ زیادہ
غلیظ ہوتا ہے اسیقدر سخت اور مائل بہ برودت زیادہ ہوتا ہے اگر یہ قسم اوذیما کی بخار اور بلغم سے پیدا ہوتی ہے اسوقت یہ ورم مانند تہبیل تہیج
ہوتا ہے اوذیما اور ورم سوداوی میں فرق ہے کہ اوذیما کی سختی اور کدورت یعنی تیرگی کم ہوتی ہے اور اگر کسی چوٹ وغیرہ کے لگ جانے سے
اوذیما پیدا ہوتا ہے سوائے مادہ بلغمی کے اپنے موضع خاص کی طرف اور کسی مادہ کو جذب نہیں کرتا اور اسیوجہ سے سوائے ورم بلغمی کے اور
کسی قسم کا ورم پیدا نہیں کرتا مگر یہ ثقل اور نرمی درد سے خالی نہیں ہوتی۔ **علاج ورم رخو کا** استفراغ مادہ کا بذریعہ اسہال کے اور باہر
نکال ڈالنا اس شے کا جو مولد بلغم ہے یہ تدبیر پر ضرور ہے جب اس تدبیر سے فراغ حاصل ہو چکے پس ابتدا میں [illegible] ایسی دواؤں
سے جن میں تجفیف و تحلیل دونوں ہوں اور جب [illegible] ضرور ہے کہ ابتدا میں مکان ورم کو رومال وغیرہ سے خوب سختی سے مالش کریں اسکے بعد استعمال
ضمادات کا کریں اور پانی کا چھو جانا ابتدا میں ہرگز جائز نہیں ہے اور عمدہ تدبیر یہ ہو کہ ابتدا میں جدید اسفنج کو خل خمر میں خواہ ماء البحر میں ڈبو کر ورم
پر پھیریں اسلیئے کہ جوہر اسفنج میں تجفیف و تحلیل دونوں موجود ہیں اور جوں جوں مرض بڑھتا جائے سرکہ اسفنج کے ڈبونے کیواسطے بڑھانا اور ترشی میں
اکثر اختیار کرنا چاہیئے اور منتہی کے وقت زیادہ ترش جو نہایت درجہ حموضت کو پہونچا ہو اور تنہا سرکہ اسفنج کے ذریعہ سے استعمال کرینگے اور
اسمیں وہ روغن جو بقوت شدید محلل ہیں ملا دیں [illegible] منتہی کے زمانہ میں اسفنج کو آب خاکستر انجیر اور انگور [illegible] وغیرہ میں ڈبو کر استعمال کریں اور ضرور ہی
کہ اسفنج مذکور جملہ اطراف ورم میں باندھا جائے کوئی جگہ چھوٹ نہ جائے ایسا نہ ہو کہ مادہ کسی طرف خاص میں ریزش کرے کبھی بجائے [illegible] اسفنج
کے خرقہ [illegible] کی دو گدیاں [illegible] اور آب خاکستر ہائے مذکورہ میں ڈبو کر استعمال کرتے ہیں اور اگر ورم پر ایک ہی خرقہ اسطرح مستعمل ہو
اکثر کافی ہوتا ہے [illegible] جیسا اوپر بیان ہو چکا زیادہ قوی ہے روغن گل و سرکہ اور نمک اور کبریت سوختہ بھی نہایت درجہ مفید ہے

اور خود کبریت تنہا بھی سود مند ہو اور نخود آب کبریت کے ہمراہ بہت اچھا ہے اور نفع عجیب پیدا کرتا ہے ماتیا ابتدائے ورم میں تنہا خواہ ہمراہ بعض مجففات کے حارہ جید ہے اور رباط کو باندھنا بشرطیکہ مادہ ورم کا غلیظ ہو بہت نفع کرتا ہے اور رباط کی مالش میں اسفل سے شروع کریں اور اطراف فوق کے لئے چلے آئیں عصارہ آس کا استعمال زمانہ ابتدا میں خوب ہو اور بعد زمانہ ابتدا کے اس عصارہ میں مدار دیر ملا کر استعمال کریں۔ اگر یہ ورم کسی عضو عصبی کثیف میں پیدا ہو خواہ کسی رباط یا وتر میں عارض ہو اسوقت دوا میں ایسی چیزیں ملانی چاہئیں کہ جنمیں تقطیع کے ہمراہ تلیین بھی ہو اور اگر یا ہمنہ کہ ورم ایسے مقامات میں پیدا ہو بوجوہات مذکورہ بالا جس میں درد بھی ہو پہلے تسکین درد کی زوفائے رطب اور سینخ اور قیروطی سے جزئیت سے بنائی جاویں کرنی لازم ہے اور نطول شراب سیاہ قابض کا کرکے اسکے بعد استعمال مارالرماد وغیرہ کا کریں بہت عمدہ ایک طلا یہ ہو کہ مرداسنگ مقل سعد اور صبر اور زعفران اور اقاقیا اور گل ارمنی تھوڑی سی لیکر سرکہ اور آب کرنب میں گوندھیں ایضاً برگ جھاؤ اور زیت اور نمک اور گل ارمنی سے سرکہ ملا کر ضماد طلیا کریں۔ ایضاً جس ورم کے سنہ میں درد بہت دنوں سے ہو بچھاڑ کبوتر کو جوش دیں اور چونہ میں قوام درست کریں یعنی اسقدر چونہ اس میں ڈالیں جیسے نرم خمیر کو گوندھتے ہیں اور بعد ازاں طلا کریں۔ ایضاً ایسے ورم کے موضع پر زیت کو طلا کریں اور سینخ خواہ صوف سرکہ میں بھگو کر باندھیں دوائے خمیر بھی نافع ہے زیادہ نافع یہ دوا ہے کہ برگ سوسن کو نرم نرم آنچ میں بریان کریں اور رطوبت اسکی نچوڑ کر ورم پر رکھیں کہ عجیب النفع ہے۔ زیادہ نافع یہ دوا ہے۔ دونوں کو سرکہ میں پیسکر خواہ مارالرماد میں پیسکر طلا کریں منجملہ قوی طلا کے یہ ہو کہ کرسنہ گاؤ اور کندر اور میدہ اور اشنہ اور قصب الذریرہ اور سنبل اور فنستین یہ سب نافع ہیں اور جمیع ادویہ جو اورام کے واسطے مفردات اور ادویہ میں مذکور ہیں خواہ جو قرابادین میں مذکور ہیں انکا استعمال کریں اور کبھی زنان حاملہ کے پاؤں پر جو ترہل عارض ہوتا ہے اسے زیرہ سینک کا جس کی جھاڑ مو بناتے ہیں سرکہ میں پیسکر ضماد کرنا بہت مفید ہوتا ہے اور بہتر یہ دوا ہے جو کوٹنے کے بعد برآمد ہوا اور قیمولیا سرکہ اور پھٹکری میں ملا کر بھی مفید ہے نطولات میں آب کرنب اور شبت اور پوست اترج کا استعمال کریں جو ترہل تابع استسقا کی ہو خواہ اور امراض کے تابع اسکا بطلان اور زوال اسی علاج سے مناسب ہو جو موافق اس مرض کے ہے۔

سلع کا بیان۔ تھیلی دنبلہ بلغمی کو کہتے ہیں کہ اسمیں اخلاط بھرے ہوئے ہوتے ہیں وہ اخلاط بلغمی ہوتے ہیں خواہ بلغم سے کوئی اور شے پیدا ہو کر تھیلی میں بھر جاتی ہے جیسے گوشت بلغمی خواہ کوئی گرہ پیدا ہو خواہ کوئی شے غلیظ مثل شہد کے خواہ اور کسی قسم کی کوئی شے پیدا ہوتی ہے خصوصاً وہ تھیلی جو مفاصل اور جوڑوں کے اندر پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی چیز سخت ایسی جسکا الحاق مادہ سوداوی سے بعید نہیں ہو مگر ہم نے اسے بلغمی اسی واسطے تجویز کیا ہے کہ اسکی اصل بلغم ہوتی ہے اور بوجہ عارض ہونے یبوست کے غلیظ ہو گئی ہے اور کبھی بچہ کو بستر کرے کے مشابہ سلع کے کر دیتی ہے اگرچہ واقع میں وہ سلع نہیں ہوتی اسمیں اور سلع میں فقط اسیقدر فرق ہوتا ہے کہ ہر طرف سے زائل نہیں ہوتی اور سرکتی نہیں ہے بلکہ یمین اور یسار میں سرکتی ہے اکثر بوجہ چوٹ لگنے کے سلعہ پیدا ہوتی ہو اگر ابتدا میں تبدش کے ذریعہ سے علاج کیا جائے زائل ہو جائے گی اور متحلل ہو جاتی ہے

سلع کا علاج جو سلع غددی ہو اسکا علاج کاٹنے اور چاک کرنے سے کرنا چاہیئے فقط اسی طرح خوشگوار علاج اس تھیلی کا جو عسلی ہو یا مثل اسکے اور اقسام کی تھیلی جو مذکور ہو چکی ہیں انطلس حکیم نے لکھا ہے سلع کا علاج اسطرح پر کریں کہ پہلے اس جلد کو کھینچیں جو تھیلی کے اوپر ہے بائیں ہاتھ سے اور جس طرح پر اسکا کھینچنا ممکن ہو اسطرح اسے کھینچے رہیں اسلئے کہ اسمیں احتیاج اس امر کی ضرور ہے کہ تھیلی کا ظرف جو بطور کیسہ کے ہے شق نہ ہونے پائے کہ اگر پھٹ جائیگا۔ چھلنے کی آسانی کو روکے گا جب جلد اور پردہ ای ہر زی پہنچتے پہنچتے جدا ہو جائے اسوقت تھیلی کو ہر طرف چاک کرنا چاہیئے اسلئے کہ اکثر یہ علی ہوتا ہے کہ حجاب سلعہ کا اسکے ہمراہ کھچ جاتا ہے۔ لہذا اتنی دیر کرنا چاہیئے کہ حجاب مذکور بخوبی ظاہر ہو جائے بعد ازاں جلد کو دونوں طرف سے کھینچیں

سوچنے وغیرہ سے اور کیسہ سلع کو چھیلنا شروع کریں یعنی گوشت سے اسکو جدا کریں اسلئے کہ اکثر اسکا چھیلنا ممکن ہوتا ہے اور اکثر بوجہ زیادہ متصل ہونے
کیسہ کے گوشت سے چھیلنا دشوار ہوتا ہے اسوقت قمادین یعنی رائی وغیرہ سے اودھیڑ لینا چاہیئے تاکہ تبوڑی کی تھیلی میں جو شے ہے صحیح اور پوری
نکل آئے پس یہ تدبیر نہایت استوار اور درست ہے جب اخراج اُسکا ہو چکے اور جلد بڑھا ان کی زیادہ موضع خراج سے نہو بوجہ چھوٹے ہونے مقدار
سلعہ کے پس خون کو پونچھکر زخم کو ماء العسل سے دھو ڈالیں اور ٹانکے لگا کر ملا دیں اور اگر جلد اُس مقام کی زائد ہو یعنی بوجہ تبوڑی کے عظیم ہونے کے
جلد بڑھ گئی ہو جتنی زیادہ ہو اُسے کاٹ ڈالیں بعد ازاں علاج کریں اور اگر تبوڑی پٹھ خواہ رگ سے تجاوز کر گئی ہے گر چل جانا اُسکا آسان ہے کہ
چھیل ڈالنے میں کچھ حرج نہیں اور اگر محتاج اُدھیڑنے کا بذریعہ قمادین کے ہوا اور بوجہ شدت اتصال عصب وغیرہ کے خوف یہ ہو کہ سوائے سلعہ کے
اور بھی کوئی چیز کٹ جائیگی پس جسقدر نکل سکے اُس کو نکال لیں اور جسقدر باقی رہے اُسپر [illegible] اتنا انتظار کریں ورنہ زخم کو کھلا رہنے دیں کہ باقیماندہ
کیسہ سب کا سب گر جائے اور کسیقدر کا بھی اس سے باقی نہ رہے کہ پھر عود کرنے کا خوف ہو اگر بڑی مقدار کی تبوڑی نکال لینے سے گڑھا مقام سلع
میں پڑ گیا ہو اُسوقت اُس میں روئی بھر دینی چاہیئے اور بذریعہ دوا کے انشاء اللہ اُسکا گڑھا بھر جائے گا اور اگر چاک کیا ہے اُسوقت واجب ہے کہ
سارا کیسہ جسمیں تبوڑی ہو نکال لینا چاہیئے گو بذریعہ سوچنے کے نکل سکے اسلئے کہ اگر تھوڑی سی مقدار بھی باقی رہجائے گی پھر عود کرے گی اور اگر
اُدھیڑنا اُسکا ممکن ہو اور تبوڑی تھیلی سمیت نکل سکے نہایت عمدہ ہے اور اگر کیسہ کی کسیقدر مقدار باقی رہجائے دوائے حاد اُسمیں لگا کر باقیماندہ
کو گرا دینا چاہیئے جو سلع سوئی الشکل عسل کی ہو اُسکا حق علاج یہ ہے کہ کوشش کریں کہ اُسکا کیسہ پھٹنے نہ پائے اور جو حیلہ ممکن ہو ایسا ہی
لحاظ رکھیں کہ سلع مع کیسہ کے نکل آئے اسلئے کہ ایسی تبوڑی کا کیسہ اگر پھٹ جائیگا پھر اُسکا اخراج بہت دشوار ہو گا پھر شاید بوجہ سوء تدبیری
کے پھٹ جائے اُس کے واسطے تدبیر صائب یہ ہے کہ اُسمیں جو باقیماندہ ہے اُس سمیت ٹانکے لگا دیں تاکہ کھال اور مجتمع ہو جائے - اور مضبوط اور مستحکم ہو جائے
اور اسی رباطات کے ذریعہ سے باندھ دیں یا اگر اُسمیں رطوبت زیادہ بہا رہے اسوقت ان ہو مریض کی قوت کی تدبیر بذریعہ مقویات کے کرنی چاہیئے اور
سوتے وقت اُس کی نگرانی زیادہ کرنی چاہیئے کہ اکثر ایسے وقت اُسپر غشی طاری ہو جاتی ہے وجہ یہ ہے کہ جس شخص پر غشی عارض ہونے کا خوف ہو اُسکا
علاج مناسب حال کیا جائے اکثر جو لوگ نازک مزاج ہوتے ہیں اُنھیں تحمل سلع اور اُدھیڑنے کا نہیں ہوتا اور نہ ادویہ حادہ کا استعمال اُن کے مناسب
ہوتا ہے اور کبھی بوجہ زیادتی مرض کے بھی اُن کی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ اس تدبیر کی ایذا پہونچانی اُنھیں مناسب نہیں ہوتی اور سوائے چاک کرنے کے
اور کوئی تدبیر اُسکے حسب حال نہیں ہوتی پس اُچیت ہے کہ ایسے بیماروں کے پھوڑے چاک کر ڈالیں اور جو کچھ اُسمیں سے نکل سکے اُسے خارج کر ڈالیں اور
کیسہ سلع سے تعرض نہ ہوں بلکہ پھر رفتہ کیسہ میں جو کچھ مجتمع ہو جائے اُسے نکال کر بگرم روغن زیت ڈالا کریں کہ اسی تدبیر سے کیسہ متعفن ہو کر خود بخود
گر پڑے گا - سلع عسلی اور شہدیکا علاج عمدہ یہ ہے کہ پہلے کسی گرم چیز سے تکمید اُس کی شروع کریں بعد ازاں زبیب پختہ برآمدہ کا ضماد کریں اور
اولی یہ ہے کہ پہلے جلد کو چھیل ڈالیں بعد اُسکے اُسپر مرہم وغیرہ رکھیں - کبھی بعض ادویہ حادہ ایسی اچھی طرح سے جلد کو چھیلتے ہیں کہ جو مقدار مطلوب
ہے اُسیقدر چھیل ڈالتے ہیں جیسے چونا اور صابون اور خاکستر وغیرہ کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے پھوڑے کی توڑنیوالی دوا کرنی ہیں ایضاً چار حصہ چونہ
اور قند سیاہ سوختہ دو درہم اور نطرون دو درہم گیرو ایک درہم چند بار ما اور باد میں جوش دیں اور سیسے کے ڈبہ میں بھر رکھیں اور مقام سلع پر
ٹپکایا کریں تاکہ تر رہے اور خشک نہونے پائے یہ دوا اکلیل ہے یعنی مسوں اور غدد کیواسطے بکار آمد ہے خرتق زنگ اور حصہ قشور نحاس یعنی
تانبے کا چھیلن جو خراد سے پیدا ہوتا ہے چار حصہ روغن گل میں ملا کر اسطرح طلا کریں یا تخم ادشنگ اور قشور نحاس اور زرنیخ سے روغن گل
میں ملا کر طلا کریں - سلع عسلی کے واسطے یہ ضماد بہت جید ہے اور سب پھوڑوں اور اورام حارہ کو مفید ہے اور اسمیں کوئی خلط لین نہیں بلکہ روغن

یعنی بہروزہ حق مقل شہد مکھی کے چھتے کی بیٹ علک البطم سب جزا ہموزن لیکر ضماد طیار کرین ۔ تھوہانی ہوئی ادویہ مین ایک دوا یسی ہے کہ ہمین یاد دلدحا اور سوئش
چھین ہے بورہ ارمنی اور اسکا نصف حصہ خراطین لیکر روغن گل اور موم کے ذریعہ سے موم روغن طیار کرین ایضا بورہ ایک جز قلقطار ایک جز وزرنیخ
آدہہ جز سب کو کوٹ کر کے استعمال کرین ۔ جو غدد کہ مشابہ سلع کے ہین اور نیز ایک قسم کی تعقد اور تنگی سے پیدا ہوتے ہین اُنکا اخراج محض ہوا اور
نشتر تبوزی سے نکل سکیں یا اُن کے اخراج سے پٹھے وغیرہ کو کچھ ضرر نہ پہونچ خواہ کسی اور عضو قریب کو گزند نہ پہونچے اُنکا ملی نکال اخراج کر دینا چاہیئے
اور اگر غدد ہاتھ یا اُن مین خواہ ایسے مقام مین جو پٹھے کے قریب ہو پیدا ہون خواہ اوتار کے قریب غدد سے ہوا اسکے نکالنے کے درپے نہ ہونا چاہیئے
اسلئے کہ ایسے مقام کے غدد کے نکالنے سے مریض تشنج مین مبتلا ہو جاتا ہے بلکہ اس غدد کو پارہ پارہ کرکے کوئی وزنی شئے اُسپر باندھ دینی چاہیئے
تاکہ اُسکو ہضم کرے اور نابود ہو جائے ایسے غدد کی علامت یہ ہے کہ اگر اُسے دبائین عضو مین خدر پیدا ہوتا ہے **غدد کا بیان** کبھی بعض اعضا مین ورم
غددی پیدا ہوتا ہے مدور جیسے ریٹھا کا پھل یا مثل جوزہ کے اور کبھی مقدار مین کم بھی ہوتا ہے اور اکثر یہ ورم غددی کفدست اور پیشانی پر ظاہر ہوتا
ہے اور ابتدا مین یہ ورم ایسا ہوتا ہے کہ اگر دبائین جدا ہو جاتا ہے اور پھر مل جاتا ہے اور کبھی بعد متفرق ہونے کے پھر نہین ملتا ہے **علاج غدد کا**
اُسکا علاج مثل سلع کے ہے اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ لت توڑین اور ریزہ ریزہ کر ڈالین بعد ازان اسقدر حرکت دین کہ جمعین سا مادہ اسکا
پھیل جائے اسکے بعد اسپر وزنی اور کُرکر دار چیز علے اوتیا کرین مثل اس شئے کو اسپر باندھ دین تاکہ منہضم ہو جائے خصوصاً اگر اسپر اسکے
نیچے کوئی طلا ہے یا مرہم لگا کر باندھ دین ۔ جو او پر مذکور ہو چکین یا اور منضج ادویہ بعض اور مٹ جانے کے بھی بہت دنون تک بندش اُسپر جاے کہ اُس کی وجہ
سے دو بارہ عود نہین کرتا ہے **ثبور غددیہ کا بیان** ۔ کبھی چھوٹے چھوٹے بثور غددی پیدا ہوتے ہین **علاج** اُنکا سر توڑ کر جو رطوبت اُن مین ہو
نکال ڈالین اور خوب سا نچوڑین اور اُسکے بعد اُسپر کی بندش بطور بیان بالا اسپر کرین **نوخیلا کا بیان** نوخیلا بھی ایک ورم غددی ہے اور شاید جو ایسا
ورم ہے گوش ماہی کو نوخیلا کہتے ہین ہم نے بیان عام بہ نسبت ایسے اورام کے کر دیا ہے اور اب مکرر بیان کی کچھ ضرورت نہین ہے **علاج نوخیلا کا علاج**
بھی مثل علاج اورام غددی کے ہے اور مثل علاج اُن اورام کے جو بس گرش پیدا ہوتے ہین اور خاص دوا اس ورم کے واسطے خاکستر خرمہرہ کلان یعنی
سنکھ کی راکھ پرانی چربی جو نمک آلودہ ہو ملا کر استعمال کرین یہ دوا بے نظیر ہے ۔ ایضاً گھونگے کی راکھ روغن سوسن مین ملا کر لگایا کرین یعنی زمانہ دراز تک رہنے
دین اور جب کہنہ ہو جائے استعمال کرین **خنازیر کا بیان** خنازیر بھی سلع کے مشابہ ہوتا ہے اور فرق یہ ہو کہ خنازیر گوشت اور جلد سے الگ اور جدا
نشتر تبوزی کے نہین ہوتا بلکہ خنازیر گوشت سے تعلق ہوتا ہے ۔ اور اکثر جب عارض ہوتا ہے گوشت نرم مین عارض ہوتا ہے اور ایک حجاب عصبی
اسکے واسطے ہوتا ہے اور کثر خنزیر ایسا پیدا ہوتا ہے جو زیادہ عظیم ہو اور اکثر ایک غدد خنزیر سے بہت سے خنازیر پیدا ہو جاتے ہین اس حالت مین
مین خنازیر اور ثالیل یکسان ہے ۔ اور کبھی گرہین سی پڑ کر مثل گردن بند خواہ ہنسلی کے ہو جاتی ہین جیسے انگور کی فوشے مین گوندھے ہوئے
ہون خلاصہ یہ ہو کہ خنازیر غدد صلبہ ہوتے ہین اور بعض خنازیر کے ہمراہ درد بھی ہوتا ہے اور اسی خنازیر کے ہمراہ ورم گرم بھی ہوتا ہے اور
بعض خنازیر کے ہمراہ درد نہین ہوتا ہے اُسکا علاج نہایت دشوار ہے اور مشیر کی خنازیر کے علاج مین چاک کرنے کی احتیاج ہوتی ہو جیسے ابھی مذکور
ہو چکا ہے اکثر جو لوگ بتلی گردن کے اور مرطوب المزاج ہوتے ہین اُن مین استعداد حدوث خنازیر کے زیادہ ہوتی ہے اور اکثر مقام حدوث خنازیر کا
رقبہ اور زیر بغل ہے ۔ کیا عجب ہو کہ نام خنازیر کا اسیوجہ سے خنازیر رکھا گیا ہے کہ مشابہ خنازیر کے ہوتا ہے شکل مین خواہ شرا اور فسادین مشابہ
خنازیر کے ہوتا ہے جو اوہ بیماران خنازیر کے گردن کی شکل مشابہ خنازیر کے ہوتی ہے خنازیر کی قسم نہایت سلیم ہے جو زکون کو عارض ہوتی ہے
اور زیادہ شدید اور پر خطر وہ قسم ہے جو شبان اور جوانون کو عارض ہوتی ہے **علاج** تا عدہ کلی جسپر اعتماد کامل خنازیر کے حالت مین استفراغ

اور تلطیف تدبیر اور تفرح میں عمدہ طریقہ ہے کہ اب اور رب سہل سے تنقیہ خلط کا سامان کرنا بھی ضرور ہے خصوصاً حب بنام منضج معروف ہو۔ ایضاً تر
زنجبیل شکر ہموزن لیکر قریب دو درہم کے استعمال کریں یہ سفوف بادصفیکہ مخرج تنقیہ غلیظ ہے تسخین پیدا کرتا ہے ورنہ خراش سا پیدا ہوتی ہے فصد بھی خنازیر
میں نافع ہوتی ہے لیکن بہیاں کی فصد کھولنی چاہیئے اور تدبیر تلطیف یہ ہو کہ غذا ہائے غلیظہ اور ان کے صد بازی سبب سے اجتناب کریں۔ اسیطرح
تخمہ اور امتلاء اور گرسنگی زیادہ سے تا امکان احتراز کریں اور جو چیزیں کہ ان کے استعمال سے مادہ سر میں پیدا ہوتا ہے سب کو چھوڑ دیں اور جتنی حرکات ایسی ہیں
کہ ان کے سبب سے سر کی طرف میلان مواد کا ہوتا ہے جیسے سجدہ میں دیر تک سر رکھنا خواہ رکوع میں دیر تک سر جھکائے رہنا خواہ بنا تکیہ اور
بچھونا جس سے سر طرف زمین کے مائل ہو اسپر سر رکھنا ان سب سے احتراز کرو۔ تا ہمیں خیال سے مواد بہ طرف سر کے جذب ہوتے ہیں جیسے کلام کثیر اور
چلانا اور دل تنگ ہونا ان کو بھی ترک کریں حجامت اصحاب خنازیر کو موافق نہیں ہوتی اور اکثر مضر ہوتی ہے وجہ اسکی یہ ہو کہ حجامت میں اسقدر قوت
نہیں ہے کہ استفراغ مادہ خنازیر کا کرے خواہ جو مادہ مثل خنازیر کے ردی اور توہم ہو سکا اخراج کرے بلکہ مادہ کو جذب کرکے غلیظ کردیتی ہے
سو واسطے کہ خون رقیق کا اخراج بوجہ حجامت کے ہو جاتا ہے اور غلیظ باقی رہجاتا ہے اور جو خنازیر ذبول اور تحلل خود بخود پیدا کرچکے ہوں اسکی
کیفیت اور حالت اولی پھر اعادہ کرتی ہے خلاصہ تدبیر خنازیر کی بنظر نفس مرض کے مشابہ سقیروس کے ہو اگر خنازیر بڑے بڑے ہوں اکثر خرج
ان کا علاج لوہے کے ذریعہ سے خواہ دوائے حادہ سے نہیں کرتے۔ بلکہ حتی الوسع ایسے خنازیر کے علاج میں لوہے وغیرہ سے اجتناب کرتے
ہیں بایں نظر کہ ایسی تدابیر موجب فساد اور تفرح خنازیر کی ہوتی ہیں پس ضرور ہے کہ ایسی قسم میں خنازیر کے استفراغ اور تنقیہ اور تلطیف غذا اور استعمال
ادویہ محللہ موضعیہ بنرمی کریں۔ ہم نے مرہم رسل جسکا موجد شلیخا حکیم ہے اور اسکا نسخہ قرابادین میں مذکور ہے خنازیر قاوحہ متقرحہ میں بہت موثر
اور نہایت درجہ مفید پایا ہے لیکن اس مرہم کا استعمال برفق اور نرمی کرنا چاہیئے جن مراہم سے تسخین خنازیر میں پیدا ہوتی ہے جیسے مرہم باسلیقون
اور کبھی اس مرہم میں ایک اور دوا شریک کرتے ہیں کہ اسکی شرکت سے عمل اس مرہم کا زیادہ ہوتا ہے جیسے بیخ سوسن خصوصاً بنظر اس خاصیت
کے جو بیخ مذکور میں ہے خواہ بکری کی مینگنی خواہ بھیڑ کی مینگنی خواہ حرف بابلی اور کریلے کی جڑ اور زبیب کوہی اور حب الصنوبر قبل از پختگی کے توڑ کر گرے
اور سپید اور خشک ہو جائے اور آرد باقلا اور بادام تلخ اور حنظل یہ دوائیں اس مرہم پر اضافہ کرنے کے لائق ہیں ایک اور مرہم بہت ہی عمدہ اسکی صفت
یہ ہے۔ آرد باقلا آرد جو بطخ کی چربی مکر کھجور بیخ حنظل شب یمانی اصل السوس زفت رطب نصف جزو مجموع اجزا کو زیت کہنہ میں بطریقہ معلوم سحق کریں اور
چربی اور زفت کو زیت میں گداختہ کریں۔ ایک اور مرہم ہے جو خنازیر سخت کو ایک ہفتہ خواہ دو ہفتہ سے کم عرصہ میں تحلیل کر دیتا ہے اس مرہم کا موجد
جالینوس ہو کہ اس نے قاطاجانس میں تجویز کیا ہے رائی اور تخم [illegible] کبریت اور [illegible] زیت کہنہ موم مجموع ادویہ سے مرہم
درست کریں۔ منجملہ ادویہ کے جو خنازیر پر لگائی جاتی ہیں یہ ہو کہ زفت کو اور جو خواہ عسل میں آمیختہ کرکے استعمال کریں خواہ بیخ کرنب سحوق اور بیخ
کبر ہمراہ حنظل اور ترمس ہمراہ شہد اور سرکہ کے خواہ انجیر [illegible] سرگین گاؤ [illegible] یہ سب جزا کرکے خواہ سرکہ میں جوش دیکر ان سب اجزا پر تخم [illegible]
خواہ زیت کو اضافہ کرکے استعمال کریں۔ یہ دوا بھی بہت عمدہ ہے حلبہ چار جزو بورہ نطرون ایک جزو شہد میں تر کرکے استعمال کریں اضماد کریں
ورق غار ہمراہ ملک سلیم کے کوٹ کر خون دونوں کے [illegible] لیکر استعمال کریں ایضاً آرد کرسنہ اور بکری کی مینگنی اور بھیڑ کی خصوصاً پہاڑی بکری کے پیشاب
میں ملکر اسطرح طیار کریں۔ ایضاً یہ دوا ہے مرکی دس جزو [illegible] تخم سات جزو دقیق [illegible] پانچ جزو [illegible] جنکو بارزد بھی کہتے ہیں اور شہد مکھی کے چھتے کا
نشاستہ [illegible] ایک جزو سب کو کوٹ کر استعمال کریں۔ ایضاً کسی ہاون وغیرہ میں دلق مشروب یا مصنوع [illegible] ہمراہ ایک طل [illegible]
سب کو ایک جا کرکے استعمال کریں۔ یہ طریق بہت نافع اور مجید ہو۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے صنوبر تخم خنزیر [illegible] کی آمیزش [illegible]

خنازیر سب اجزا ہموزن لیکر بطور ضماد کریں ایضاً تخم ایک جزو قشور نحاس دو جزو شب یمانی مصطکی پانچ جزو ان ادویہ سے بطور ضماد تیار کریں منجملہ ادویہ جیدہ
کے دوائے قطران اور دوائے قثاء الحمار اور دوائے کندش اور وہ دوا ہے جسکا نام اسقلوس ہے عمدہ دواحیات یعنی سانپ سے بنائی جاتی ہے ہمین سے
سادہ یہ دوا ہے کہ مرا ہوا سانپ لیکر کسی دیگ کو گل حکمت کرکے اسمین رکھکر خوب وصل کرکے تنور وغیرہ مین رکھین جب خاکستر ہو جائے سرکہ اور نصف اس
کے شہد ملا کر استعمال کریں ۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے وہ دوا ہے جو قرن ایائل اور حنظل اور پیخال کبوتر ہمراہ زیت کے بنائی جاتی ہے اور یہ سب ادویہ
جید اور جید ایسی نافع ہوتی ہین جس طرح آرد کرسنہ ہمراہ ان ادویہ کے اور تنہا دقیق کرسنہ ہمراہ سرکہ اور شہد کے اور ہمراہ زفت اور موم کے ایضاً زبیب جبلی اور
نطرون اور زراوند اور دقیق کرسنہ شہد اور سرکہ مین آمیختہ کرکے استعمال کریں ۔ یا بیخ سوسن آسمانجونی کتان کو شراب مین جوش دین اور بعد جوش کے پیخال کبوتر
بحسب حال اور مناسب وقت اور مرض کے ملا کر استعمال کرنا چاہیئے کہ اس سے بطور ضماد کے بنا لین عجیب النفع ہے شیاف امٹی کا اور اسکو سرکہ کے
لگانا بھی اس مرض کے علاج مین مجرب ہو چکا ہے خواہ بطور مرہم کے اسی شیاف مین ستک کی چربی وغیرہ ملا کر استعمال کریں ۔ منات یعنی سیدہ لکڑی کا بھی
منافع عجیب النفع خنزیر کی چربی وغیرہ کے مثل ہے ۔ حکیم کندی کا قول ہے کہ گینڈے کے سینگ کے نرم نرم ٹکڑے جو اُن کے سر پر ہوتے ہین وہ بھی
اسی طرح پر مفید ہین کہ اُن کو سوختہ کرکے ہفتہ تک ہر روز دو درم ہم پلائین غالباً خنازیر بیخ و بن سے جاتا رہیگا ۔ واجب ہے کہ ہر مہینہ مین ایک ہفتہ پلائین
تا اینکہ زائل ہو جائے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض خنازیر ایسے ہوتے ہین کہ اُن مین سرطانیت بھی ہوتی ہے ایسی ہی سرطان کے علاج مین
واجب ہے کہ ادویہ حارہ مذکورہ کا الادہن گل مین ملا کے چند روز تامل کرکے استعمال کریں تاکہ حدت ادویہ حارہ کی گھٹ جائے اور جو خنازیر زیادہ گرم
مزاج ہین اُن کے علاج مین بافراط استعمال ادویہ حارہ کا نہ کریں بلکہ فقط آرد گندم ہمراہ آب کشنیز کے اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ مرکی ہمراہ دخنید
موزون اس کے حصص جزو آب کشنیز مین ترکی ہو اس کا استعمال کریں ۔ اور آب کشنیز جزو غالب ہو خواہ کوئی اور جزو بحسب مشاہدہ حال کے زیادہ
ہو یعنی ایسی دوا جو بنظر التہاب غذا و قلت التہاب اس کی کمی بیشی مناسب ہو اسکا لحاظ رکھین خستہ تنفشہ اور سوختہ کا روغن بھی ایسے وقت نافع ہے اگر
خنازیر کے علاج مین احتیاج عمل جراحی کے بذریعہ دست کے ہو جانا چاہیئے کہ جو خنازیر قریب قریب بڑی رگون کے ہین اُنھین پہلے باحتیاط تمام
چاک کریں خواہ جو خنازیر قریب اعصاب کے ہین اُن کو نہایت ہوشیاری سے درست کریں اور حتی الوسع اگر اُن کے چاک وغیرہ سے کسی طرح کا صدمہ
عروق شریفہ اور اعصاب کو پہونچتا ہو بچا کر چاک کریں ۔ ایک جراح نے بعض خنازیر متصل عصب کو چاک کیا اور براہ خطا آلہ جدید عصب راجع یعنی جو پیچ گردن
مین بنام راجع باب تشریح مین موسوم ہو چکا ہے اُس پر جا پڑا مریض کی آواز باطل ہو گئی کبھی باوجودیکہ احتیاط کامل کی وجہ سے عصب تک جراحت نہین
پہونچتی لیکن پھر کسی قدر نقصان اور ظاہر ہو جاتا ہے بوجہ برودت کے اور اسی جہت سے اسکا مزاج نادرست ہو کر فعل خاص عصب کو باطل کر دیتا ہے
تا اینکہ پھر جب اُسکی تسخین کا بندوبست کرتے ہین اور اپنے مزاج اصلی پر عود کرتا ہے جب اُس کا فعل پورا اور درست ہوتا ہے کبھی جراح کی خطا سے نشتر
دواج پر پہونچ جاتا ہے اور زیادہ بُرائی جب ہوتی ہے کہ دواج خاص تک نشتر کا صدمہ پہونچے اسواسطے ضرور ہے کہ جب ارادہ کسطاور چھیلنے
کا جانب صحیح سے کریں چاہیئے کہ جو مقدار متصل خنزیر کے ہو اُسی کو چھیلے اور باقی کو بذریعہ دوائے حادہ کے ساقط کرے اور جانب اذن کے
چھیلنے پر متوجہ نہو ۔ مترجم کے مجربات مین سے ایک نبات ہندی ہے جسے بچھیچے کہتے ہین اور یہ اکثر ٹیلے اور اونچی زمین پر ہوتی ہے اور جس کو چرنا
پانی سکتے ہین اُس کے سوا ہے اس مرض کے واسطے حکم اکسیر کا رکھتی ہے حتی کہ اگر خنازیر مین سرطانیت بھی ہو اور ناصور کی نوبت پہونچے اور تاکل
پیدا ہوا ہو جب بھی اُسکا فائدہ کم نہین ہوتا بارہا تجربہ کیا ہے اور کتب مفردات مین اسکا ذکر نہین ہے **اورام صلبہ کا بیان** ورم صلب وہ
ہے جسکا سقیرس و مثل ہے سقیرس خالص وہ ہے جن کے ہمراہ حس ہوا اور الم نہ ہو اور اگر تھوڑی سی حس باقی رہے اسکو سقیرس خالص نہ کہنا

چاہیے اور سقیروس غیر خالص اس ورم کو کہتے ہیں جسکے ہمراہ حس نہ ہو مگر درد میں اُس کو حس نہ ہوگا۔ یہ ورم سقیروس کبھی سودائے علکر الدم سے پیدا ہوتا ہے یا سودائے
اصلی سے پیدا ہوتا ہے اور اُسکا رنگ آسمانی یعنی نیلگوں یعنی سرب سوختہ کے ہوتا ہے اور کبھی سقیروس کا حدوث سودائے مخلوط بلغم سے ہوتا ہے اُسکا رنگ بدن کے
رنگ کی طرف مائل ہوتا ہے اور کبھی محض بلغم سے سقیروس پیدا ہوتا ہے یعنی جس بلغم میں کسی طرح کی صلابت عارض نہ ہوئی ہو سقیروس خالص کا رنگ اکثر شل سیسہ
کے ہوتا ہے اور اسمیں تمدد شدید اور صلابت زیادہ ہوتی ہے اور کبھی اسمیں جھنے سے پڑتے ہیں اور کھرکرا ہو جاتا ہے اور ایسے ورم سقیروس سے نجات اور صحت
ممکن نہیں ہے۔ کبھی وہ سقیروس جسکا رنگ شل لون بدن کے ہو منتقل ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف ہوتا ہے اسکا نام فرونس کھا جاتا ہے اور کبھی جسد کے
ہمرنگ سخت اور عظیم ہوتا ہے نہ اسمیں بلندی ہوتی ہے اور نہ کسی طرح منتقل ہوتا ہے جو سقیروس ہو یا مبتدی ہوتا ہے یا متمیل سقیروس مبتدی تھوڑا تھوڑا ظاہر ہوتا
ہے اور بڑھتا جاتا ہے اور سقیروس متمیل فلغمونی وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے خواہ کسی خاص مقام کے پھوڑے سے پیدا ہوتا ہے۔ اکثر احشا میں جو صلابت عارض ہوتی ہے
اسکا ورم حار کے ہوتی ہے اور اگر سقیروس کا علاج مبردات یا زوجت سے کریں سرطان کی طرف منتقل ہو جاتا ہے سقیروس اور سرطان کا قرب در بعد موجب کثرت
اور قلت التہاب اور قلت ظہور ضربان اور خفائے ضربان کے اور ظہور رگوں کا گرد ورم کے یا رگوں کا ظاہر نہ ہونا اس سے دریافت ہوتا ہے علاج جو ورم سقیروس
ایسا ہو کہ اسمیں حس ہو اُسکا علاج کرنا چاہیے لیکن اس کے پہلے بدن کا تنقیہ اس خلط سے جس سے مرض پیدا ہوا ہو کر لیں اور اکثر تنقیہ بذریعہ فصد کے کرتے ہیں۔
اگر خون میں کثرت سودا کی ہو اُسکے علاج میں اعتماد ایسی دواؤں پر کرنا چاہیے جو تحلیل اور تلیین ساتھ ہی پیدا کریں اور جو دوا تحلیل اور تجفیف پیدا کرے اُس سے
اُسکا علاج نہ کرنا چاہیے کہ اس سے بشدت تحجر پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ مادہ غلیظ میں تجفیف پیدا ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل ہو جاتی ہے اور واجب ہے کہ اُس کے
علاج میں دو دوائیں کیے جائیں ایک دوا وہ جس میں تحلیل ایسی دوا کے جسمیں زیادہ تجفیف کی قوت نہ ہو اسلیے کہ دوائے محلل اکثر مجفف بھی ہوتی ہے اور جس دوا
میں ترطیب کا اثر ہے اس سے تحلیل کمتر پیدا ہوتی ہے اور دوائے محلل کا درجہ حرارت دوسرے درجہ سے لیکر تیسرے درجہ تک ہو اور تجفیف کا درجہ اول سے
زیادہ نہ ہو اور دوسرے دوا مصالحہ تلیین کا کرنا چاہیے اور یہ دونوں دوائیں متعاقب ہوں اور ایک کی اعانت دوسرا دوا کرتا رہے اور تحلیل کے دوران میں عضو متورم
کو اسکی غذائے خاص سے باز رکھنا چاہیے اور اسی عضو کی جانب مقابل کی طرف جذب غذا کرنا چاہیے اسطرح پر کہ عضو مقابل میں حرکت پیدا کریں اور اُس میں
ریاضت ایسی پیدا کریں کہ اپنی غذائے خاص سے زیادہ غذا کا طالب ہو اور عضو مقابل جو متورم ہو اسکی غذا کو بھی جذب کرلے اور جب درد و تسکین کا آئے
غذائے عضو متورم کو برکریں۔ اور اُس کی تدبیر یہ ہو کہ عضو متورم کو دلک وغیرہ سے قابل جذب غذا کا کریں اور ذفت کا طلا کریں اور یہ طلا اور طلیس کی قوت اور ضعف
بمقدار تحلل اور تکاثف تجویز کرنی چاہیے یعنا شدت صلابت اور ضعف صلابت کا بھی قوت ادویہ میں لحاظ ہو اور ترکیب ادویہ کی ایسی ہو کہ اسمیں دونوں
قوتیں مجتمع ہوں حمام میں بکثرت ٹھہرنا ایسے بیماروں کو نہ چاہیے اسلیے کہ مادہ لطیف کی تحلیل ہوتی ہے اور مادہ کثیف مجتمع اور فراہم ہو کر سختی زیادہ پیدا کرتا ہے اور
اتنی قوت حمام میں نہیں ہے کہ مادہ کثیف کی تحلیل پیدا کرے جن محللات میں کسیقدر تحلیل ہے وہ یہی ہیں جیسے شحوم دجاجی و مرغابی اور بط کی چربی اور بچہ گاؤ اور
نر گاؤ اور ابیل خصوصًا بچہ بیل کے ابیل کی چربی اور بکری کی چربی اور گدھے کی چربی بھی بہت عمدہ ہے اور چربی درندہ جانوروں کی جیسے شیر اور چیتا یا
اور بھیڑیا اور چیتا وغیرہ کی اور قسم لومڑی اور سوسمار کی خواہ چربی شکاری طائروں کی جیسے باز اور شاہین وغیرہ۔ مذاہب ہو کہ ان چربیوں میں شل پشیخ یعنی اشق
اور مصل اور شعر اور میعہ اور مصطگی کے برابر قوت آمادنی تحلیل کے علاوہ میں اور تنہا یہ دوائیں بخوبیت و تلیین کے مستعمل ہوں سب چربیوں سے بہتر شحوم ذکور یا آب
شیر کی چربیاں اور ریچھ کی چربی اور لعاب حلبہ اور کتان ہے کہ ان میں تحلیل اور تلیین دونوں کی قوت ہے واجب ہے کہ ان چربیوں میں اور بھی دیگر ملینات میں نمک کی
شرکت نہ ہو اسلیے کہ نمک سے تجفیف پیدا ہوتی ہے اور صلابت زیادہ بڑھتی ہے۔ بلکہ ان ادویہ کا اثر مثل آفتاب کے ہے اور مثل پیالے کی ہو کہ جس طرح دھوپ میں موم
پگھل بھی جاتا ہے اور نرم بھی ہوتا ہے اسیطرح ان دواؤں میں بھی یہی قوت ہو کہ تلیین اور تذویب دونوں پیدا کریں اور درجہ تجفیف تک نہ پہنچیں منجملہ ان

اور یہ طلا کہ جن میں تلئین بھی ہے مثل صفلی اور زیت کہنہ اور روغن حنا اور روغن سوسن اور شورہ ہے اور لادن اور میعہ سائلہ اور روفائے رطب ہے اور بہتر یہ ہو
کہ تنگی میں زیادہ نہ ہو اور رطوبت میں اشد ہو مصطکی بھی قریب قریب ادویہ مذکورہ کے ہے اور روغن حنا و روغن سوسن و روغن انجیر البا اور روغن بید انجیر میں تحلیل اور
تلئین ساتھ ہی اس قدر ہے کہ قدر کفایت سے زیادہ ہے منجملہ ملینات کے تلچھٹ روغن نہ اور تلچھٹ روغن گندم غیر مقشر کے دونوں کو جوش دیکر اور بعد خوب
جوش دینے کے اول اسیں اسپر ڈالیں اور استعمال کریں دوائے جیدہ جس سے تحلیل وغیرہ حاصل ہو یہ ہو کہ کتیرا اور کمار اور خطمی کی جڑ دونوں کو سرکہ میں طبخ
طیار کریں اور دونوں کے ہمراہ میعہ بھی شریک ہو بہت عمدہ ہے ایضاً جس وقت ورم میں نرمی ظاہر ہو جائے کہ پُرانے سرکہ میں اشق کو حل کریں بہت دنوں تک
اور طبخ کی طور سے استعمال کریں اور پھر دوبارہ تلئین کی تدبیر کریں خواہ شورہ اور جاؤشیر کو بکائیں یا شورہ اور اشق اور مقل کو کھلا کر کے میعہ اور روغن بلسان
اور روغن سوسن ملا کر اور تھوڑا سا لعاب حلبہ اور لعاب کتان داخل کرکے جب مثل مرہم کے ہو جائے اسوقت استعمال کریں چرک حمام بھی اس بارہ میں زیادہ
نافع ہے اگر ادرام صلبہ کے مراہم کو داخل کریں اور اگر چرک حمام دستیاب نہ ہو سکے عوض میں خطمی اور نطرون داخل کریں اضمدہ جیدہ بوقت تحلیل کے وہی
مناسب ہیں جو خنازیر کی تحلیل کے واسطے بیان ہو چکے اور ضماد نارلبس اور قوباون بھی مفید ہے۔ اگر ورم میں زیادہ غلاظت ہو اُسوقت سرکہ کا استعمال
ضرور ہے کہ تقطیع پیدا کرکے قوت میں عضو کے سستی پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر عضو متورم عصبانی ہو کہ ایسا عضو بوجہ استعمال سرکہ کے مادہ کو زیادہ چھوڑ دیتا ہے
اور زیادہ تحلیل مادہ کا اس سے ہو جاتا ہے اور بسبب خارجی مادہ کے تحلیل وغیرہ میں اثر کرنے والا ہے اُس کی اطاعت کرنے پر مادہ عضو عصبانی کو زیادہ
آمادہ کر دیتا ہے بعد استعمال سرکہ کے لیکن استعمال سرکہ کا اور شرکت اُس کی ادویہ مذکورہ میں آخر زمانہ ورم میں ہونی چاہیئے اول زمانہ میں اُسکا استعمال مناسب
نہیں ہے اور اسوقت تلئین میں مبالغہ واقع ہونے کا احتمال ہو یا دورات ملئین میں تحلیل کے فترات ہو چکے ہوں اُسوقت بہ نرمی استعمال سرکہ کا کرنا چاہیئے۔
اگر سرکہ کے استعمال میں نرمی کا لحاظ نہ ہے گا تو ضرر پہنچے گا ضرر ہو گا اور تحجر پیدا کریگا۔ زیادہ تر جرأت طبیب کو استعمال میں سرکہ کے اُسوقت مناسب
ہے کہ ورم مذکور کسی عضو لحمی میں پیدا ہوا ہو مثلاً جیسے طحال وغیرہ میں ورم سقیروس ہو کبھی محل متورم پر سرکہ طلا کرتے ہیں اور تبخیر موضع کی سرکہ سے کرتے ہیں
بعد اُسکے جاؤشیر کو طلا کرتے ہیں بعد ازاں اشق کو طلا کرتے ہیں لیکن ابتدا میں بہت کم اور ہلکا لیپ کرتے ہیں اسکے بعد قوت زیادہ کرتے ہیں لہذا اسکے رفتہ
رفتہ تلئین تک پہونچتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ورم پر ایسا روغن لگائیں جسمیں قوت قبض مطلق نہ ہو ایسا روغن بہ نسبت پانی کے بہت مناسب ہے
خصوصاً روغن شبت تر و تازہ سوئے سے طیار کیا جائے اور اگر اوتار میں صلابت پیدا ہوئی ہو اور اس صلابت کی وجہ سے ورم سقیروس پیدا ہوا ہو
اُسکا علاج منضجات سے کرنا چاہیئے۔ ایک علاج عمدہ اسکا یہ بھی ہے کہ حجارہ تفتیدہ سے تبخیر کریں خصوصاً حجارہ رحی یعنی سنگ آسیا سے بہت بہتر یہ ہو کہ
سرکہ سے تبخیر کریں اس سے بہتر یہ ہے کہ آتشی شیشہ پیکر سرکہ میں ملا کر تبخیر کریں اور بہتر یہ ہے کہ تبخیر مذکورہ میں بقدر مناسب اطلاء و استحمام کریں کہ عرق نمودار ہو جائے اور بعد اس آتشی شیشہ پیکر ہمراہ سرکہ کے ملاتے ہیں یہ بھی
نفع کرتی ہے اور سرکہ کے استعمال میں نفع اور نرمی کا لحاظ ضرور ہے ایسا نہ ہو کہ تحلیل زیادہ لطیف کی اور تصلیب باکثیف کی پیدا ہو اور ایسا نہ ہو کہ قوت عصب کی باطل ہو جائے علاوہ اسکے مقدار استعمال سرکہ کا اعتدال
میں ہو وہی بہت لہذا مناسب ہے کہ اسکے استعمال کے واسطے فترات مقرر کریں اور زمانہ فترہ میں ایسی چیز کا استعمال کریں جسمیں تلئین کی قوت ہو جب منتہی کو
پہونچے تبخیر عضو کی ایسی دوائے کریں جو اوپر مذکور ہوئی اور طلا ادویہ مناسبہ سے کریں اور یہ ترکیب عضو لحمی کے ورم میں انشاءاللہ تعالیٰ بہت اسلم ہے

صلابت مفاصل کا بیان۔ کبھی مفاصل میں صلابت ایسی عارض ہوتی ہے کہ اُس کی تحریک کو منع کرتی ہے اور آسانی حرکت مفاصل میں
پیدا نہیں ہو سکتی ہے اور حس باطل نہیں ہوتی اور کبھی یہ صلابت عصبانی ہوتی ہے اور کبھی لحمی ہوتی ہے اور علاج سب کا وہی ہے جو معلوم ہو چکا

مسامیر کا بیان مسمار ایک گرہ گول اور سپید سی پیدا ہوتی ہے جیسے کیل کے سر پر گرہ ہوتی ہے اور اکثر یہ گرہ بوجہ خراش کے خواہ بعد خراجات کے پیدا
ہوتی ہے خواہ خراجات کے علاج کرنے کے بعد مسمار پیدا ہوتی ہے بعد ازاں تمام جسم میں مسامیر کی کثرت ہوتی ہے اور اکثر اُسکے حدوث کا مقام پاؤں

اور پاؤں کی انگلیاں اور اسافل بدن ہے کہ چلنے پھرنے سے مانع ہوتے ہیں واجب ہے کہ اُسے جاؤ کی کر نکال لیں خواہ ہاتھ سے ترچھی کرتے رہیں اور اسپ کو
جوڑ دیا ہو سکتا ہے اس مقام کے مسار میں جہاں اخراج ممکن نہ ہو اور اکثر مسار کا جب علاج نہیں کرتے ہیں بطرف سرطان کے رجوع کرتا ہے **سرطان کا
بیان** سرطان ورم سوداوی ہے اسکا تولد اُس سودا سے احتراقی سے ہوتا ہے جو مادہ صفراوی کے احتراق سے پیدا ہو خواہ اس مادہ کے احتراق
سے جسمیں مادہ صفراوی ملا ہوا ہو اور مل کر احتراق عارض پیدا ہوا ہو اور فقط سودائے عکری سے یعنی جو سودا عکر دم ہے ۔ سقیروس میں اور سرطان میں یہ
فرق ہے کہ سرطان میں درد اور حدت اور ضربان ہوتا ہے اور بہت جلد بڑھتا جاتا ہے بوجہ کثرت مادہ کے اور تفاخ بھی اُسمیں زیادہ ہوتا ہے ایسلیے کہ
اس مادہ میں جوش اور غلیان زیادہ پیدا ہوتا ہے جسوقت یہ مادہ سرطانی منفصل ہو کر کسی عضو پر گرتا ہے ایک فرق سرطان اور سقیروس میں یہ بھی ہے کہ
سرطان اپنے گرد چند ریشہ اور رگیں ایسی چھوڑتا ہے جیسے کیکڑے کے پاؤں ہوں اور یہ رگیں ویسی سُرخ نہیں ہوتی ہیں جسطرح فلغمونی میں پھیلتی
ہیں بلکہ سرطان کے پاؤں خواہ رگیں مائل بہ سواد و کدورت اور سبزی ہوتی ہیں ۔ کبھی سقیروس اور سرطان میں یہ بھی فرق ہوتا ہے کہ اکثر سرطان کا حدوث
ابتدائی ہوتا ہے اور ورم صلب یعنی سقیروس کا حدوث بوجہ انتقال کے ورم حادث ہوتا ہے اور سرطان کے حار سے ہوتا ہے اور سرطان میں حس
باطل نہیں ہوتی اور سقیروس خالص میں حس باطل ہوتی ہے اکثر عروض سرطان کا اعضائے متخلخلہ میں ہوتا ہے اور اسی جہت سے عورات میں یہ مرض
بکثرت ہوتا ہے اور اعضائے عصبیہ میں بھی اکثر پیدا ہوتا ہے اول ظہور اسکا بہت خفی اور پوشیدہ ہوتا ہے اور جب ظہور سرطان کا ہوتا ہے پھر بڑی
دشواری واقع ہوتی ہے اور پہلے ورم سرطانی ظاہر ہو لیتا ہے اس کے بعد اسکے علامات نمودار ہوتے ہیں ابتدا میں ایک دانہ باجرے کی شکل کا چھوٹا
اور سخت پیدا ہوتا ہے گول گول اور تیرہ گون اُسمیں کسی قدر حرارت بھی ہوتی ہے بعض اقسام میں سرطان کے درد شدید ہوتی ہے اور بعض اقسام میں درد
کم اور ساکن بعض اقسام اُس کے تا بتقرح پہونچ جاتے ہیں یہ وہی قسم ہے جو حرارت سے صفراوی خالص کے عارض ہوتی ہے اور بعض قسم سرطان
کی ثابت رہتی ہے اور تقرح نہیں ہوتی ہے اور کبھی انتقال قسم متقرح کا بطرف غیر متقرح کے ہوتا ہے اور کبھی علاج بذریعہ آہن کے سرطان میں تقرح
پیدا کرتا ہے اور اسکی باڑھیں موٹی اور سخت بوجہ استعمال حدید کے پیدا ہو جاتی ہیں اس ورم کا نام سرطان شاید دو وجہ سے رکھا گیا ہے اول یہ کہ
عضو میں اس ورم کا تشبث اور ورنگ کرنا مثل تشبث اور پھیلنے سرطان کے اس لیے ہوتا ہے جسکے ذریعہ سے سرطان کو شکار کریں جیسے شست
اور جال وغیرہ ۔ یا وجہ تسمیہ یہ ہو کہ اسکی صورت استدارت وغیرہ میں اور رنگ میں اور پاؤں وغیرہ میں جو گرد اس ورم کے ہوتے ہیں مثل سرطان کے
ہوتی ہے **علاج** جو علاج کارگر اور جس کے نفع کی اُمید اس ورم کی ابتدا میں ہو سکتی ہے اور جس سے سرطانی مادہ کی روک اور ٹھہرا دینا
اسکا جسقدر ابتدا میں نمودار ہو کہ اُس سے زیادہ بڑھنے نہ پائے خواہ متقرح نہ ہونے پائے اور اکثر ایسے ادویہ اگر ابتدا میں استعمال کیجائیں
شاید صحت بھی ہو جاتی ہے مگر جب مستحکم ہو جائے پھر اُمید صحت کی نہیں ہوتی اور اکثر عروض سرطان کا باطن میں پوشیدہ ہوتا ہے الغرض اس کے
علاج میں درست تدبیر یہی ہے کہ قول بقراط پر عمل کریں انہوں نے کہا ہے کہ ہرگز اسکی تحریک نہ کرنی چاہیئے ایسلیے کہ تحریک اُسکی کرینگے نتیجہ ہلاک ہوگا
اور اگر بحال خود اُسے چھوڑ دینگے اور کچھ علاج نہ کریں اکثر زمانہ دراز تک سلامت جان مریض کی رہتی ہے خصوصاً اگر غذائے صالحہ کا استعمال کرتا ہے
اور وہ غذا ایسی ہو کہ تبرید اور ترطیب پیدا کرے اور مادہ ہادیہ کو یعنی جس مادہ میں نرمی حرارت کی ہو پیدا کرے اور وہ مادہ سالم آفات سے
بھی ہو جیسے ماء الشعیر اور سمک رضراضی اور زردی بیضہ نیمبرشت وغیرہ اور اگر ایسے سرطان باطنی میں حرارت بھی ہو مخیض لبن جس طرح جمایا جاتا ہے
یعنی اُس کا مسکہ وغیرہ نکالا ہوا اور یہی صحیح جو غذا القبول مرطب سے تیار ہوتی ہے حتی کہ ترکاری کدو کی بھی بہت فائدہ دیتی ہے کبھی چھوٹے قسم کے
سرطان قابل ایسے ہوتے ہیں کہ قطع کیے جائیں اگر کسی طرح سے ممکن ہو کہ سرطان کی بنا اور جڑ کٹ جائے اور کچھ اسکا اثر باقی نہ رہے اسکی تدبیر

یہی ہے کہ جو سرطان شدید الاتصال ہو۔ اسکو ایسی طرح قطع کریں کہ جو چیزیں گرد ورم کے از قسم غدد اور عروق ہیں وہ بھی کٹ جائیں اور جن چیزوں سے سرطان وغیرہ کو
مدد مادہ وغیرہ کی ملتی ہو انکا بھی اثر اور نشان باقی نہ رہے اور بخوبی اطمینان نقائے مادہ سرطانی کا گرد و پیش کے عروق وغیرہ سے ہو جائے اور بعد قطع کرنے
کے خون کثیر اس سے جاری ہو کر سیاہ سا باقی مادہ ہمراہ اس خون کے بہ جائے اور اس کاٹنے سے پہلے تنقیہ مادہ کا بذریعہ اسہال اور فصد کے ہو چکا ہو بعد اس قطع
اور تنقیہ کے حفظ قوت کیواسطے غذائے جید کمیت اور کیفیت میں دینی چاہیئے اور تقویت عضو کی کرنی چاہیئے۔ اگرچہ کاٹنا سرطان کا اکثر شر اور فساد زیادہ
کرتا ہے اور کبھی بعد کاٹنے کے داغ کرنے کی بھی حاجت ہوتی ہے اور بیشتر داغ کرنے میں خطرہ عظیم ہوتا ہے جسوقت سرطان قریب اعضائے رئیسہ
کے ہو۔ بعض اوائل نے حکایت کی ہے کہ ایک طبیب نے ایک پستان جو متورم بورم سرطانی تھی جڑ سے کاٹ ڈالی بعد کاٹنے کے دوسری پستان میں ورم
سرطانی پیدا ہوا اور گمان یہ ہے کہ اسکا سبب یہ نہیں ہے کہ بوجہ قطع کے دوسری پستان میں سرطان پیدا ہوا بلکہ دوسری پستان میں پہلے سے مادہ سرطانی جمع
ہوتا جاتا تھا اور حسب اتفاق اس مرض کا ظہور اس پستان میں اسوقت ہوا جب تدبیر قطع کی اس پستان میں کی گئی اور کبھی یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ مرض سرطان
کا بوجہ انتقال کے ایک مقام سے دوسرے مقام میں پیدا ہو چنانچہ اظہر احتمال پستان کے ورم سرطانی کا یہی ہے تدبیر اسہال کی ورم سرطان
میں یہ ہو کہ چند مرتبہ چند دنوں تک متفرقہ دنوں کا فاصلہ دیکر چار مثقال افتیمون ہمراہ ماء الجبن کے اور ماء العسل کے پلائیں خواہ مطبوخ افتیمون ہمراہ
سکنجبین کے اور جو لوگ قوی مزاج ہیں اُن کے واسطے ایارج خربق کا استعمال کریں **بیان ادویۂ موضعیہ کا** ۔ خاص ورم سرطان پر
لگانے والی دواؤں سے چار قسم کے اغراض متعلق ہوتے ہیں ابطال سرطان کا اصل سے اور یہ غرض اس کی شافی اور اس غرض کا حاصل ہونا
دشوار ہے دوسری غرض یہ ہو کہ زیادہ بڑھنے نہ پائے تیسری یہ کہ متقرح نہ ہونے پائے چوتھے اگر متقرح ہو گیا ہے اسکا علاج کرنا جس
دواسے ابطال سرطان کا کیا جائے چاہیئے کہ ہمیں قوت تحلیل کی ہو بہ نسبت اس مادہ ردی کے جو بالفعل سرطان میں حاصل ہو گیا ہے اور
قوت دفع کی ہو بہ نسبت اس مادہ کے جو مستعد اور آمادہ ہے سرطان میں حاصل ہونے اور آنے پر اور یہ بھی واجب ہو کہ ایسی دوا میں
قوت شدیدہ نہ ہو اور نہ تحریک شدید پیدا کرے اسلئے کہ قوی دوائیں جتنی ہیں سرطان میں شر و فساد زیادہ پیدا کرتی ہیں۔ اسوجہ سے واجب
ہے کہ ادویہ لذاعہ سے اجتناب کریں اور بنظر اسی فائدہ کے ادویہ معدنیہ مغسولہ کا اختیار کرنا اولی ہے جیسے توتیائے مغسول کہ اس میں
روغنہائے سلو سے بھی ملائے جائیں۔ جیسے روغن گل یا روغن خیری جس دواسے مادہ کا روکنا مطلوب ہو اسمیں قوت قطع مادہ کی چاہیئے
اور غذائے مریض خواہ عضو خاص کے غذا کی اصلاح موجب بیان بالا کے اور تقویت اسی عضو کی بذریعہ ادویہ اگرچہ مشہورہ کے اور استعمال لطوخات
معدنیہ کے جیسے لطوخ برادہ سنگ سیاہ اور برادہ حجر المسن یعنی جس پتھر سے تلوار وغیرہ پر باڑھ رکھتے ہیں جسے سان کہتے ہیں اُسکا استعمال
کریں خواہ کھرل کے رگڑنے سے کف سنگ اور سرب کا کسی رطوبت کے ذریعہ سے مثلاً روغن گل خواہ آب کشنیز وغیرہ کی پیدا کریں جیسے
مسیقل کر کھرل وغیرہ پر تیل ٹپکا کر رگڑنے کے ذریعہ سے پیدا کرتے ہیں اور اسکا استعمال کریں۔ ایضاً انگور کو پیس کر ضماد کرنا بھی نہایت درجہ نافع
ہے جس دواسے منع تقرح مطلوب ہو اُسکے واسطے وہی لطوخات مذکورہ کافی ہیں جو واسطے منع زیادتی مادہ کے مذکور ہوئے اور جن لطوخ
میں لذع نہ ہو وہ سب اس غرض کو پورا کرینگے اور بھی نافع ہوں گے خصوصاً اگر ایسے لطوخ میں کھرل وغیرہ کا چھیچھن اور کف بھی اُسمیں داخل کیا
جائے اور اگر ان سب دواؤں میں گل مختوم اور گل ارمنی اور سندیت نفاق اور آب حی العالم اور سپیدہ کاشغری عصارہ برگ کاہو لعاب اسپغول
سپیدہ قلعی بھی داخل کریں۔ یہ ترکیب بہت ہی جید ہو منجملہ اُن دواؤں کے جو زیادہ نافع ہیں اور اسکا نفع بعید ہے یہ ہو کہ سرطان نہری تازہ
کا ضماد لگائیں خصوصاً اگر اسمیں اقلیمیا بھی شریک کریں زیادہ مفید ہوگا جو سرطان متقرح ہو گیا ہو اسکا علاج عمدہ یہ ہو کہ ہر وقت اسپر

پارچہ کتان آب عنب الثعلب میں ڈبو کر رکھا جائے اور جب خشک ہونے لگے پھر وہی پانی اسپر ٹپکاتے رہیں خواہ آب قمح یعنی گندم اور لبان اور سپیدہ قلعی مد
ایک درم گل مختوم گل ارمنی صبر مغسول دو درہم سب کو ملا کر کے اگر سرطان میں رطوبت ہو بطور ذرور کے استعمال اور خشکی سرطان میں ہو تو بطور مرہم کے استعمال
کریں روغن گل کی شرکت سے اسکا مرہم طیار کریں کبھی خاکستر سرطان اور روغن گل کے قیروطی کا استعمال اس ورم کو نافع ہوتا ہے اور اجود وہ ہے کہ
ہمرنگ یا زیادہ سرطان کے اطلیہ میں بھی داخل کریں کبھی دوائے توتیا اور توتیائے مغسول آب خرفہ اور لعاب اسبغول ملا کر نافع ہوتی ہے مترجم کہتا ہے
بعض مجربین کے مرہم اکسیر جسکا نسخہ اکثر لکھ چکا ہوں ایسا عمدہ دستیاب ہوا ہے کہ ہشت و سال کا سرطان اور اتنی مقدار عظیم کا جسکا بیان مبالغہ سے
خالی نہیں ہے فقط اسی مرہم کے ذریعہ سے اچھا ہوتا ہے اور اوقات اربعہ میں اسکا استعمال افعال ادا تا لا القا اوقات اربعہ کے کرتا ہے اور تجربات
مکررہ سے یہ دریافت ہوا کہ اس مرہم کی صحت میں کسی طرح کا تردد نہیں ہوتا والحمد للہ علی منہ وکرمہ

اورام ریحی اور نفاخات عضل کا بیان۔

بعض اورام ریحی بخار زدہ سے پیدا ہوتے ہیں اور وہ اورام مشابہ تہبیج اور قائم مقام تہبیج کے ہوتے ہیں اور بعض اورام بخار ریحی سے پیدا ہوتے
ہیں اسکا نام نفخہ ہے اور اسمیں مدافعت اور حکہ بھی ہوتی ہے اور کبھی اگر ہاتھ کی ضربت ان پر دیجے آواز بھی پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر تمام حجبہ جسقدر
متورم ہے سب پر صدمہ ہاتھ کا نہ پہونچے اور عضو متورم میں کسی قدر فضا اور خلا بھی ہو جیسے معدہ امعا اور درمیانی جلد ان جھلیوں کی جو گرد ہڈیوں کے
ہیں خواہ گرد ہڈی اور عضل کے جو غشا محیط ہے اسی طرح جو پردہ اور جھلی گرداگرد ہے۔ اور کبھی یہ ورم اندر فضا کے نہیں پیدا ہوتا بلکہ اعضا کو
متصلہ کو جدا کر کے آپس میں جدری پیدا کرتا ہے بعد تفرق اتصال کے ورم بیچ میں آجاتا ہے خواہ بیچ میں پیدا ہو کر ان اعضائے متصلہ کو بطور
شگافتہ کرتی ہے ریح کا قاعدہ ہے کہ باقی رہتی ہے اور بوجہ کثافت کے محتبس بھی ہو جاتی ہے اور غلاظت ریح میں بوجہ کثافت اس عضو کے
ہوتی ہے جیسے ریح محیط ہوتی ہے اور اس عضو کے مسامات بند ہوتے ہیں کبھی کسی عضو میں جیسے زانو وغیرہ ایک درد سا محسوس ہوتا ہے جب
اسے چاک کرتے ہیں فقط ایک قسم کی ریح نکل جاتی ہے اور پھر کچھ اثر باقی نہیں رہتا ہے علاج جو ورم ریحی مشابہ تہبیج کے ہو اسکا علاج مثل
علاج تہبیج کے ہے اور نفخہ کا علاج یا محتاج تحلیل جلد کا ہوتا ہے اور تحلیل اس شے کا جو کہ جلد میں موجود ہے اور شاید قیام اسکا موضع
مذکور میں زمانہ دراز تک رہتا ہے مگر علاج کو چاہیے کہ بدرجہ غایت لطیف ہو تا کہ وہ دوا بوجہ لطافت اپنے اجزا کے بخوبی غواص ہو کر اندر اثر
کرے اور کبھی حاجت وضع محاجم بلا شرط کی بھی ہوتی ہے اور یہ ضرورت مثل نفخہ کی ہے اور منجملہ ادویہ موضعیہ کے روغنہائے گرم مثل زیت
لطیف الاجزا کہ اسمیں سداب اور کمون اور بزور لطیفہ مثل تخم کرفس اور انیسون اور نانخواہ وغیرہ کے مطبوخ ہوں اور مراہم محللہ بھی استعمال کرنی چاہئیں
خصوصاً اگر یہ ورم ریحی اعضائے وتریہ میں پیدا ہو خواہ اعضائے عضلیہ میں لازم ہے کہ جرک کبوتر کی کسی طنجیر میں ملکر ایک آب نا رسیدہ اسپر اسقدر
ڈالیں کہ اسکا قوام مثل گوندھی مٹی کے پیدا ہو اور استعمال کریں کبھی خمیر اور نورہ سے مرہم طیار کر کے استعمال کرتے ہیں۔ ایک مرہم معتدل مزاج بہت
عمدہ یہ ہے جسکا تجربہ ایسے ورم کی نسبت ہوا ہے۔ زوفائے خشک لیکر ایک قیروطی جو موم اور روغن سے بنائی ہو اسپر زوفائے سائیدہ کو
چھڑکیں اور اسکا مرہم طیار کریں خواہ لطوخ بنائیں جو ورم ریحی بوجہ نفخہ کے عضل میں کسی کوفتگی اور شکستگی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے واجب ہے
کہ اس ورم میں ادویہ حارہ اور حرارت لطیفہ کے استعمال سے اجتناب کریں تا کہ اعضا میں وحشت بوجہ ان ادویہ کے پیدا نہ ہو اور نہ احتراز یعنی ناگواری
اندر لوازم حالی پیدا ہو بلکہ اگر ایسے ورم کا علاج بذریعہ محللات کے کریں اس دوا میں مسکنات وجع کو بھی شریک کرنا ضرور ہو جیسے سفنج زیت
ملا کر صرف زوفا اسمیں ڈبو کر استعمال کریں اور باوجود ورم کے کسیقدر حرارت بھی ہو روغن گل میں صرف زوفا ملا کر خواہ زوفائے تر کو روغن گل
میں محلول کر کے استعمال کریں اور یہ سب ادویہ کمگرم مائل بحرارت مستعمل کرنی چاہیئے اور اتنی دیر نہ ہونے پائے کہ ورم اسپر ہو جائے اسیلئے

اگر برودت ایسے ورم کو مضر ہے اگر ایسے ورم میں ابتدا سے درد بھی عارض ہو موضع ورم پر روغن مستعمل ہوں جنمیں تسکین وجع کی قوت ہو اور مادہ ابتدائی کو
منع فساد اور اجتماع سے بھی کرتے ہیں جیسے روغن بنفشہ اور روغن گل جنمیں کسیقدر روغن شبت بھی شریک ہو جب کسی قدر خفت پیدا ہو دوا میں محللات
زیادہ شریک کریں جیسے نطرون اور سرکہ اسکے بعد مالا رماد اسکے بعد مراہم محللہ جیسے اوپر مذکور ہو چکے **عرق مدنی کا بیان** ہندی زبان
میں اسکو نارو کہتے ہیں اس کی ابتدا اس طرح سے ہوتی ہے کہ بدن کے کسی مقام پر پہلے ایک دانہ سا پیدا ہو کر پھیل جاتا ہے اُس کے
بعد آبلہ ہو جاتا ہے پھر آبلہ ٹوٹ کر ایک سوراخ پڑتا ہے اس سوراخ سے ایک چیز سرخ مائل بسیاہی نکل کر رفتہ رفتہ بڑھتی جاتی ہے اور
کبھی بہ شکل کیڑے کے متحرک بھی ہوتی ہے جلد کے نیچے جیسے کوئی زندہ چیز حرکت کرے گویا کیڑا ہے کہ حرکت کر رہا ہے اور شاید کہ نارو
درحقیقت کیڑا ہی پیدا ہوتا ہے تا اینکہ بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ نارو ایک حیوان ہے جو بدن انسان میں پیدا ہوتا ہے اور بعض کا قول یہ ہی
کہ عصب کا شعبہ ہے جو فاسد ہو کر غلیظ اور سخت ہو گیا ہے اکثر نارو کے نکلنے کا مقام دونوں ساق پر دیکھا گیا ہے اور میں نے دونوں ہاتھ اور پہلو
میں بھی نکلتے ہوئے دیکھا ہے اور صبیان کے بدن میں اکثر جنبین پر نارو نکلتا ہے جب نارو کو بقدر کھینچیں کہ پورا نہ نکلے اور ٹوٹ کر رہجائے بری
مصیبت پیدا ہوتی ہے اور درد بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے بلکہ اُسکا کھینچنا درد پیدا کرتا ہے گو ٹوٹ نہ جائے جالینوس کہتا ہے کہ مجھا تبک
اسکی کوئی بات صحیح معلوم نہیں ہوئی اور نہ اسکی حقیقت پوری دریافت ہوئی اور نہ کوئی ایسی واضح چیز دریافت ہوئی کہ اُسپر اعتماد کروں اور
وجہ یہ ہے کہ جالینوس نے کبھی نارو نکلتے ہوئے آنکھ سے نہیں دیکھا میں کہتا ہوں کہ سبب نارو کے حدوث کا خون گرم اور ردی اور سوداوی
خواہ بلغم محترق غیر جید مع شدت میس مزاج کے ہوتا ہے اور کبھی بعض شہروں کے پانی میں ایک خاصیت ایسی ہوتی ہے کہ اُن سے نارو پیدا ہوتا
ہے اور اسی طرح بعض اقسام بقول اور ترکاریوں کے براہ خاصیت نارو پیدا کرتی ہیں اکثر جن غذاؤں سے نارو پیدا ہوتا ہے وہ گرم خشک ہوتے
ہیں اور جسقدر مادہ مولدہ نارو حاد اور تیز ہوتا ہے اُسی قدر درد کی شدت ہوتی ہے اور کبھی ایک ہی شخص کے بدن میں چالیس اور پچاس نارو مختلف
مقامات پر پیدا ہوتے ہیں اور باینہمہ مریض کو صحت ہو جاتی ہے اور اس مرض سے نجات پاسکتا ہے جو بدن مرطوب ہیں ان میں تولد نارو کا بہت
کم ہوتا ہے اسیطرح جو لوگ حمام اور اغذیہ رطب کا استعمال کرتے ہیں خواہ جو لوگ استعمال شراب کا بمقدار مناسب کرتے ہیں ان کے ابدان
میں بھی نارو کمتر نکلتا ہے اور اکثر نارو مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفا کے باشندوں کے ابدان میں زیادہ نکلتا تھا اسی وجہ سے اسکا نام عرق
مدنی منسوب بطرف مدینہ کے رکھا گیا ہے اور بلاد خوزستان وغیرہ میں بھی نارو نکلتا ہے اور بلاد مصر وغیرہ دیگر بلاد میں بھی پیدا ہوتا ہے مترجم
کہتا ہے ہندوستان میں زیادہ کثرت اس مرض کی بڑودہ گجرات اور کوہ آبو جودھپور ملک مارواڑ اور جو ایسے بلاد ہیں کہ قرب سمندر کے آباد
ہیں وہاں کے لوگوں میں بہت ہی پائی جاتی ہے **متن علاج** اول تو نارو کے نکلنے سے حفاظت اور حراست کی تدبیر کرنی چاہیئے اُن بلاد میں جہاں بکثرت
نکلتا ہے اور یہ تدبیر منحصر ہے اسی بات میں کہ مخالفت سبب و مادہ کی کیجاوے مثلاً خون فاسد کا استفراغ بذریعہ فصد باسلیق یا صافن کے جہاں
کی فصد مناسب ہو کریں اور تنقیہ و تصفیہ خون کا شربت ہلیلہ زرد اور سیاہ سے اور طبیخ افتیمون خواہ استعمال حب قوقایا سے بالخصوص اور استعمال
اطریفل کا جو سنا اور شاہترہ سے مرکب ہو کیا جائے اور ترطیب بدن کی اغذیہ مرطبہ سے اور استحمام سے خواہ اور تدابیر جو مقامات گذشتہ
میں مفصل مذکور ہو چکے ہیں اُن کا استعمال کریں جب اثر نارو کا پہلے پہل ظاہر ہو تدبیر صائب یہ ہے کہ اس عضو کی تبرید ضمادات سبردہ مرطبہ سے جیسے
عصارات باردہ معروفہ مع صندلین اور کافور کے بعد تنقیہ بدن کے ایضاً خاص موضع ماؤف پر جونک لگا کر بھی کسیقدر اخراج پر مددلیں منجملہ
طلاہائے جیدہ کے یہ طلا ہے صبر اور صندل اور کافور اور مرو اور بزرقطونا شیر تازہ میں ملیکر لیپ کریں اگر مادہ پلٹ نہ جائے اور دانہ خواہ

آبلہ نمودار ہونے لگے ایسے وقت اکثر انفع طبور اور زیادہ تر مرضا اور بہی سے غذائی مادہ کو بطرف دوسری جہت کے اور موجب تخفیف ایلاو تکلیف کے یہ تدبیر
ہوتی ہے کہ مریض پے در پے تین روز برابر ایک درہم شبر ڈبا صبر کو استعمال کرے خواہ ایک روز نصف درہم اور دوسرے روز پورا درہم اور تیسرے روز
ڈیڑھ درہم استعمال کرے اور خاص مقام پر صبر کو طلا بھی کرے خواہ نارو کے منھ پر گھیکوار کے لعاب اور زردچوب کو لگائے اور یہی طرح ابتدائے ظہور
میں نارو کی یہی تدبیر درکار ہے اگر کارگر نہ ہو اور نارو نکل آئے اُسوقت تدبیر صائب یہ ہو کہ اسکی بندش اور پیچیدہ کرنے کے در پے ہو اور کسی چیز
سے ہر روز اسے تھوڑا باندھے اور یہاں تک صبر کرے کہ تمام و کمال نارو اندر سے باہر نکل آئے اور ٹوٹ کر رہ نہ جائے بہت اچھی تدبیر یہ ہو
کہ ایک ٹکڑا رصاص کا ایسی طرح سے لپیٹا جائے کہ اسی کی بوجھ پر اختصار کریں اور وہی وزن اس کو اندر سے باہر کی طرف جذب کرنے میں کافی
ہوگا اور بآسانی جذب کریگا۔ ٹوٹ رہنے کا احتمال اس تدبیر میں نہیں ہے۔ اور بآسانی نکل آنے میں نارو کے زیادہ کوشش کرنی چاہیے اسطرح
پر کہ ہمیشہ عضو مائوف کی تسخین اور اسکا ڈھیلا کرنا بذریعہ نطول آب گرم کے اور لعابات مبرد مرطب کے اور وہاں کے جو بارد ہوں۔ اور حرارت لطیف بھی
اُن میں ہو خواہ اور تدبیرات جو از یں قبیل ہوں کہ اُن کے ذریعہ سے نارو کا اخراج بآسانی ہو جائے کرنی چاہیے۔ کبھی ایسی تدبیرات سے خروج
نارو کا بہ آسانی نہیں ہوتا بلکہ احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ روغن خیری خواہ روغن زنبق بلکہ روغن بان کی تلطیخ کریں اگرچہ کسی مرہم خواہ روغن کا
استعمال نہ کرنا پڑے یعنی اگرچہ اسقدر زیادہ دشواری نہ پیدا ہو کہ مرہم وغیرہ لگانے کی ضرورت ہو۔ اگر حدث طبیب مقتضی اسکا نہ ہو کہ چاک
کرنے سے تمام و کمال نارو کا اخراج ہو جائیگا۔ اور قرنی اور مانع چاک کرنے سے نہ ہو بلا تردد چاک کرنا چاہیے۔ اور چاک کرکے نارو کو
نکال ڈالیں اور اگر اخراج نارو کا نہ بذریعہ جذب مذکور آسان ہوا اور نہ چاک کرنے سے بھی پورا نکلنا اسکا آسان نظر آئے اُسوقت نارو کی
تعفین اور سڑانے کی تدبیر بذریعہ سمن یعنی روغن زرد کے کرنی چاہیے جیسے اور بعض اورام کے باب میں مندرج ہو چکے کہ سڑنے کے بعد تمام
و کمال نکل آئے گا۔ ہمیشہ طبیب کو احتیاط کرنی چاہیے کہ استعمال ادویہ حادہ کا ہرگز نہ کرے اسلئے کہ ایسے ادویہ کا مآل کار اکثر بطرف اکلہ
کے ہوتا ہو۔ اگر اواخر میں اسکی تھوڑی تھوڑی نمک کی مالش بجانب خلف کے کریں۔ اور ہمیشہ بلطف اور نرمی اسیطرح ملا کریں تمام و کمال
نکل آئے گا خصوصاً اگر بجانب پشت کے تھوڑی دور اور ہٹ کر چاک کریں اور ایک سلائی کو اسی مقام پر داخل کریں۔ اور اٹھائیں یعنی
اونچا کریں۔ اور ہمیشہ ملتے رہیں اور نمک لگاکر تھوڑا تھوڑا نکالیں۔ کہ اسطرح اگر تدبیر کرتے رہیں پورا نارو نکل آئیگا۔ اگر ٹوٹ کر نارو اندر
کی طرف رہجائے اور پوشیدہ ہو پھر بدون چاک کرنے کے کوئی چارہ نہ ہوگا چاک کرکے اسکا پتا جب لگ جائے اور پھر از سر نو اسکا منہ [illegible]
پھر وہی تدبیر کریں گے اور اسے نکالیں گے اور موضع چاک شدہ کا علاج مثل علاج جراحات کے کیا جائے۔ فقط مقالہ تیسرا جذام
کے بیان میں **ماہیت جذام کا بیان اور اسکے سبب کا**۔ جذام ایک مرض ردی ہو اسکا حدوث بوجہ انتشار مرہ سودا کے تمام بدن میں
ہوتا ہے یعنی مرہ سودا تمام بدن میں پھیل کر تمام اعضا کے مزاج کو فاسد کر دیتا ہے اور ہیئت اور شکل اعضا کی بھی بگڑ جاتی ہو اور بیشتر
اسکا فساد اسقدر زیادہ بڑھ جاتا ہے کہ اعضا کا اتصال جو اسلوب خاص پر ہے وہ بھی باطل کر دیتا ہے تا آنکہ سڑ سڑ کے اعضا گرنے
لگتے ہیں اور قرحہ پڑتا جاتا ہے۔ جذام کی مثال ایسی ہے گویا سرطان عام تمام بدن میں پیدا ہوا ہو یعنی متقرح ہوتا ہے اور کبھی تقرح نہیں بھی ہوتا ہے
کبھی جذام کی کوئی قسم ایسی ہوتی ہے کہ مجذوم زمانہ دراز تک تندرست رہتا ہے خلط سودا کبھی ایک ہی عضو خاص کی طرف دفع ہوتی ہے اسوقت
صلابت خواہ سقیروس یا سرطان بحسب احوال مذکورہ بالا پیدا ہوتا ہو۔ اور اگر خلط مذکور رقیق ہوتی ہے تو کلہ پیدا ہوتا ہے اور اگر بطرف جلد
کے دفع ہو سوئے برص پیدا ہوتا ہے خواہ بہق اسود اور تو بالیتی داد وغیرہ پیدا ہوتا ہے کبھی خلط سوداوی تمام بدن میں منتشر ہوتی ہو اگر اسوقت

عفونت بھی اس خلط میں پیدا ہو گی سوداوی عارض ہو گی اور اگر متنشر ہو کر ٹھہر جائے اور متعفن نہ ہو جذام پیدا ہوتا ہے۔ جذام کا سبب فاعلی جو مقدم مرض
پر ہو سوء مزاج ہے کا یعنی جگر کا مزاج مائل بہ حرارت اور یبوست ہوتا ہے اور خون میں احتراق پیدا ہو کر سودا بن جاتا ہے۔ خواہ سبب فاعلی جذام
کا تمام بدن کا سوء مزاج خواہ دونوں ملکر سبب جذام کے ہوتے ہیں اسطرح پر کہ خون بسبب ان دونوں سوء مزاج کے کثافت اور برودت پیدا
کرتا ہے۔ سبب مادی جذام کا استعمال ایسی غذاؤں کا جو مولد سودا ہے اور جن اغذیہ سے بلغم پیدا ہوتا ہے وہ بھی سبب حدوث جذام
اسوقت ہوتی ہیں جب پے در پے تخمے کے بعد استعمال اُن اغذیہ کے پیدا ہوں اور حرارت اُن میں عمل کر کے لطیف کی تحلیل کرے اور کثیف باقیماندہ
کو سودا بنائے اسیطرح باوجود شکم سیر ہونے کے کھانے سے احتراز نہ کرے اور بیدھڑک بھوک ہو یا نہ ہو مثل بہائم کے کھاتا رہے پر امتلا
اور خورش بیجا بھی سبب مادی جذام کی ہوتی ہے۔ اسباب معین اور پر حدوث جذام کے یہ ہیں کہ مسامات کا انسداد ہو جائے اور بوجہ انسداد مسام
کے حرارت عزیزی اندرون جسم کے مختنق ہوتی ہے اسی وجہ سے خون میں برودت پیدا ہو کر غلیظ ہوتا ہے خصوصاً اگر طحال یعنی مرض طحال کا بوجہ
سدے کے عارض ہو اور خاص طحال میں ضعف پیدا ہو کر جذب سودا بخوبی نہ کر سکے اور نہ خون کا تنقیہ خلط سوداوی سے اچھی طرح سے ہو سکے خواہ
قوت دافعہ احشا میں ضعیف ہو اور اس درجہ ضعیف ہو کہ جو کچھ خلط سوداوی کو طحال نے جدا کر دیا ہے اُسکا دفع عروق مقعد اور رحم کی طرف نہ کر سکے
خواہ مسامات راہ اندفاع کے بند ہوں کبھی ان سب معینوں کی اعانت فساد ہوا بھی کرتا ہے اور مجذومین کے قریب اور متصل رہنا اور اُن
سے اختلاط کرنا بھی معین ہوتا ہے اسلیئے کہ یہ مرض بھی منجملہ امراض متوارثہ کے ہے اور کبھی بوجہ وراثت اور خرابی مزاج نطفہ کے جس سے مولود پیدا
ہوا ہے خواہ بوجہ فساد اس رحم کے جہاں اس نطفہ نے قرار پایا ہے بھی جذام پیدا ہوتا ہے اور وہ فساد اس قسم کا یہ ہے کہ مثلاً انعقاد نطفہ کا
ایام حیض میں ہو جسوقت حرارت ہوا غذا کی رداءت کے ہمراہ جمع ہو جائے مثلاً غذا از قسم مچھلی اور گوشت بریان اور خشک کے خواہ اور لحوم غلیظ
یا گوشت خچر کا ہو خواہ مسور سے غذا تیار کی ہو لائق یہی ہے کہ جذام پیدا ہو گا جسطرح کہ اسکندریہ میں چونکہ اجتماع ایسے امور کا زیادہ ہوتا ہے جذام بھی
زیادہ پیدا ہوتا ہے خلط سوداوی جبکہ خون سے ملتی ہے اگر تھوڑی سی ہو تو زیادہ سودا پیدا کرتی ہے اسلیئے کہ خون میں اسکے ملنے سے دو وجہ
سے غلاظت پیدا ہوتی ہے اول تو جوہر خلط سوداوی کا غلیظ ہے دوسری قوت تجمید کی اس خلط میں بوجہ برودت مزاج کے ہے اور جب خون کی تغلیظ
ہوتی ہے اسکی رطوبت کم ہو جاتی ہے پھر حرارت بدنی سے اُس خون کی تجفیف باسانی ہو سکتی ہے کبھی مجذومین کے خون کی غلاظت اسقدر بڑھ جاتی ہے کہ اگر
فصد اُن کی کھولی جائے خون کے عوض ایک شے مثل زیت اور بالوں کے سیاہ سیاہ نکلتی ہے۔ جذام کو داء الاسد بھی کہتے ہیں وجہ اسکی بعض اطبا یہ بیان
کرتے ہیں کہ اکثر یہ مرض شیر کو عارض ہوتا ہے بعض کا یہ قول ہے چونکہ مجذوم کا چہرہ اور کلہ مثل شیر کے چہرے کے ہو جاتا ہے اور سخنہ چہرے کا مشابہ سخنہ
اسد کے ہوتا ہے اس سے داء الاسد کہتے ہیں اور بعض لوگ یہ سبب بیان کرتے ہیں کہ چونکہ مجذوم کو جو شخص پکڑے اُسپر مثل شیر درندہ کے حملہ آور ہوتا
ہے اس وجہ سے اسکا نام داء الاسد رکھا ہے اگر جذام مرض ضعیف اور خفیف ہو علاج دشوار ہے اور قوی جذام کا علاج بنظر قواعد متعارفہ
طبیہ کے ممکن نہیں ہے جب یہ مرض شروع اور نشانہ ابتدا میں ہو اُسوقت زیادہ قبول علاج اور تدبیر کرتا ہے اور بعد رسوخ کے ہرگز قابل علاج
نہیں رہتا ہے جو قسم جذام کی سودائے صفراوی سے پیدا ہو اُسمیں ہیجان اور اذیت زیادہ اور اعراض اسکے نہایت سخت اور سوزش میں شدت اور
التہاب پیدا ہوتی ہے لیکن علاج سے قابل ہوتا ہے اور جس جذام کا مادہ سودائے ثقیل خون ہو وہ نہایت اہلم اور اُسکے اعراض میں سکون زیادہ ہوتا
ہے لیکن تیزی نہیں ہوتی ہے جو قسم جذام کی سودائے محترقہ سے پیدا ہو مشابہ سودائے صفراوی کے اعراض میں ہوتی ہے لیکن قبول علاج دیر میں
کرتی ہے اور مرض کا نام ہے کہ جو بیشہ اعضائے مزاج کو فاسد کرتا جاتا ہے اور یہ کہ اس مرض کی کیفیت میں برودت اور یبوست غلاوہ کیفیت

ماء الحیوۃ یعنی روح کے ہو کہ وہ حار رطب ہوتا ایسے کہ جب اس مادے کا اثر اعضائے رئیسہ تک پہونچتا ہے ہلاکت واقع ہوتی ہے۔ جذام کی ابتدا اطراف
اور اعضائے نرم سے ہوتی ہے کہ اس مقام کے بال پراگندہ ہو کر بالون کا اور ان مقامات کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے اور بیشتر نوبت تقرح کی بھی پہونچتی
ہے پھر تھوڑا تھوڑا تمام بدن مین پھیلتا اور اثر کرتا ہے یہان تک کہ اگرچہ اول تولد اس مادہ کا احشا مین ہو جب بھی اول اثر اسکا اطراف ہی مین ظاہر
ہوتا ہے کیونکہ اطراف زیادہ ضعیف ہین اور مادہ کے اثر قبول کرنے پر زیادہ مستعد ہین بلکہ مجذوم اکثر مر جاتا ہے اور اثر مرض کا احشا تک پہونچنے
بھی نہین پاتا یعنی باوجودیکہ ظہور مرض اور زیادتی کا درجہ یہان تک ہوتا ہے اور پھر احشا محفوظ ہوتے ہین اور اسیطرح اعضائے رئیسہ بھی سالم
ہوتے ہین مگر اطراف سب خواہ اکثر ماؤف ہوتے ہین اور موت ایسے مریض کی بوجہ جذام اور سوء مزاج کے واقع ہوتی ہے اور چونکہ سرطان ایک
عضو خاص کے جذام کو کہتے ہین اور جس عضو مین سرطان پیدا ہوا اسکی صحت اور اسکا عود حالت اصلی پر تب نہین ہوتا پھر جذام کہ سرطان عام ہے اور
تمام بدن کو فاسد کر دیتا ہے اس سے نجات کی امید کیونکر ہوگی۔ ہان اتنا فرق ضرور ہے کہ جذام مین ایک ہی چیز تمام بدن مین پھیلتی ہے یعنی
مرض ظاہر ہوتا ہے اگر استعمال علاج قوی کا کرین اشتغال دفع مرض مین ہوگا اور جو عضو ساقط ہو چکا یعنی سوداوی خلط سے سالم ہین ان مین
باز رہ جاوین گے اور سرطان مین یہ بات نہین ہوتی۔ علامات جذام جب ہوتا ہو رنگ کی سرخی مائل بہ سیاہی ابتدا کرتی ہو اور آنکھوں مین تیرگی
مائل بہ سرخی پیدا ہوتی ہو۔ سانس مین تنگی اور گھٹی جاتی ہے اسلئے کہ ریہ اور قصبہ ریہ کو ایذا پہونچتی ہے اور چھینکیں زیادہ آتی ہین آواز
مین غنہ پیدا ہوتا ہے جسے عوام لوگ ناک مین بولنا کہتے ہین اور بیشتر ناک مین سدہ پڑ جاتا ہے اور خشم یعنی فقدان قوت شامہ پیدا ہوتا ہے اور
بالون مین کمی اور رقت یعنی باریکی پیدا ہوتی ہے۔ سینہ اور چہرے کے اطراف مین پسینا زیادہ نکلتا ہے بوئے بدن خصوصاً پسینا اور سانس
کی گندہ بستن یعنی بدبو ہوتی ہے۔ اور جو اخلاق اور عادات افراط خلط سوداوی کے ہین سب نمودار ہوتے ہین مثلاً نیت فاسد اور حقد یعنی
کینہ کشی۔ سوتے وقت بکثرت ایسے خواب دیکھتا ہے جو سوداوی مادہ پر دلیل ہون اور سوتے وقت اسے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تمام
بدن پر بوجھ عظیم پڑا ہوا ہے اس کے بالون مین انتشار شروع ہوتا ہے اور سیدھے ہو جاتے ہین خصوصاً جو بال چہرے پر ہوتے ہین خواہ چہرے
کے گرد جسقدر بال ہین کہ وہ سیدھے ضرور ہو جاتے ہین اور کبھی بالون کی جڑون مین شگاف پیدا ہوتا ہے اور ناخن پھٹ جاتے ہین صورت
بری اور خشن ہو جاتی ہے اور چہرہ بوجہ بھربھری اور تہیج کے بدنما اور بھیانک ہو جاتا ہے اور رنگ سیاہ ہونے لگتا ہے اور تمام حاصل
بدن سے خون مین انجماد پیدا ہوتا ہے اور بدن پر گڑی گڑی (جو صورت مین شبیہ اس حیوان کے ہون جسے یونانی زبان مین طاطوس کہتے ہین)
پیدا ہوتی ہین دونون ہونٹھ موٹے اور سیاہ ہو جاتے ہین ضیق النفس کی اسقدر ہوتی ہے کہ نوبت عسر النفس کی پہونچتی ہے اور پھر جو ایک
دمہ کی قسم خاص ہو نمودار ہوتی ہو آواز بالکل بیٹھ جاتی ہو۔ اسکے بعد بدن مین قرحے پیدا ہوتے ہین اگر جذام ساکن نہو یعنی مادہ جذام کا متحرک
ہو تو ناک کا غضروف سڑنے لگتا ہے اور اسی طرح جو غضروف اطراف اور جوڑون پر واقع ہین ان مین بھی آکل پیدا ہوتا ہے اور
صدید منتن یعنی رطوبت بدبو بہنے لگتی ہو آواز پست اور مخفی ہو جاتی ہے اور تمام بدن مین کوئی بال باقی نہین رہتا جو گر نہ جائے اور
رنگ بہت ہی سیاہ ہو جاتا ہو۔ نبض مجذوم کی ضعیف ہوتی ہے اسلئے کہ قوت مین اسکے ضعف پیدا ہوتا ہے اور حاجت ترویح کی بوجہ حرارت
مرض کی کثرت سے اس جہت سے بطی ہوتی ہے مگر تواتر ضرور ہوتا ہے اسواسطے کہ جب سرعت اور عظم نہو تو اتر کا ہونا ضرور ہے جیسا کہ فن کلیات
مین ثابت ہو چکا ہو۔ علاج۔ واجب ہو کہ جذام کے مرض مین مبادرت اور جلدی استفراغ مواد کی کرین اور تنقیہ عام اتنا جلد کر ڈالین
کہ مرض کا استقرار نہونے پائے اگر دریافت ہو کہ بدن مین خون فاسد کی کثرت ہے بہت جلد فصد کرنی چاہیئے اور خوب گہری فصد کر کے

اخراج اس خون کا کرین اگر دونون ہاتھ کی فصد کیون نہ ہو اور اگر یہ بات یعنی کثرت خون فاسد کی دریافت ہو پھر فصد ہرگز کرنی چاہیے اسلیے کہ فصد بڑی رگون کی اکثر مجذوم کو زیادہ مضر ہوتی ہو اور اُس کی مضرت بہ نسبت منفعت کے زیادہ ہوتی ہے لیکن ایسے مرض مین فصد کی اجازت متفرق اوقات مین دینی چاہیے - کہ چھوٹی رگون کی فصد کھولی جائے جیسے عرق جبہہ اور دو ہین اور ناک کی رگ وغیرہ اور اگر بڑی رگون کی فصد کرنے مین خوف مضرت کا ہو اور خون سوداوی بار وظاہر بدن مین دریافت ہو کہ یہ فصد بہ نسبت حجامت کے زیادہ نافع ہوگی اسیطرح جونک لگانے سے بھی زیادہ نافع ہے لیکن اکثر اوقات تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ اس مرض مین فصد کی ضرورت زیادہ ہوتی ہو اکثر ایک بھی ضرورت نسد کی ہے کہ ضیق النفس خواہ عسر النفس کو فصد زیادہ مفید ہو اور کبھی اوداج کی فصد کی بھی ضرورت ہوتی ہو جب کہ تجتہ الصوت کی شدت ہو اور خوف ہو کا ہو کہ خناق پیدا نہ ہو جائے - جب مجذوم کی فصد کھل جائے پھر اسے ایک ہفتہ تک راحت دینی چاہیے بعد ازان استفراغ کرین دوسرے قسم کا کرین اور مسہلات مین ایارج لوغاذیا اور ایارج شحم حنظل کو اختیار کرین - اور ان مطبوخات اور حبوب سے استفراغ کرین جو افتیمون اور اسطوخودوس بسفائج ہلیلہ سیاہ و ہلیلہ کابلی خربق سیاہ والجوہ حجر ارمنی سے مرکب ہون اور اگر شحم حنظل اور سقمونیا کو ان اجزا کے ہمراہ مرکب کرین کچھ خطر نہین خصوصاً اگر خلط صفراوی بھی ہمراہ خلط سودا کے ہو ضرور ہے کہ اجزائے مذکورہ بالا پر صبر اور قثاء الحمار کو اضافہ کرین اور بادرطیس ان بیمارون کے واسطے بہت عمدہ ہے اور ایارج فیقرا خصوصاً اگر سقمونیا سے اسکی تقویت کرین مجذوم کا عمدہ مسہل ہو خصوصاً اگر کسی قدر خربق بھی داخل کرین خواہ حجر ارمنی کو شریک کرین - گرمی کی فصل مین واجب ہو کہ ادویہ مین تخفیف کا لحاظ رہے اور مطبوخ مین کوئی دوا قوی الاثر نہ ڈالین تاکہ مادہ کو ثوران اور جوش مین لائے اور بعد اُس کے تعدیل مین خلط کے اسیطرح اخراج خلط کیواسطے ایسی دوا اختیار کرین جو ثوران خلط کا پیدا نہ کرے مطبوخ مجذومین کے واسطے ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ ملک دس درہم نانخواہ پانچدرہم سپر اہیننگ نصف درہم زبیب خستہ بر آوردہ نصف درہم تین رطل پانی مین جوش دین اور جب ثلث باقی رہجائے نچوڑ کے صاف کرین اور آٹھ درہم شہد خالص حل کرکے استعمال کرین بدن پر مجذوم کی تمریخ روغن نرد کی کرنی چاہیے اور بعد مالش کے دھوپ مین بیٹھے تاکہ روغن گھل جائے خواہ شتر قدم ٹہلے اور داہنے بائین اُلٹے پلٹے اور پیٹ اور پیٹھ کے بھل لیٹے اور روئی شہد کیساتھ کھائے اور یہ دوا جو ابھی مذکور ہوئی سات روز پلانی چاہیے اور ہر روز طبخ جدید درکار ہے جن لوگون کا مرض مستحکم نہین ہوا ہے فقط ایک ہی استفراغ انکو کافی نہین ہو بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک مہینہ مین دو مرتبہ خواہ ہر مہینہ مین ایک ہی مرتبہ استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے جیسا مشاہدہ حال مریض کا معلوم کرے اور استفراغ بذریعہ ادویہ معتدل کے کرنا چاہیے کبھی ایسی ایک دوا ہر روز پلاتے ہین کہ ایک دست خواہ دو بہ نرمی آجایا کرین وہ دوا اسی قسم کی ہو کہ چالیس دن تک مقدار شربت مین کم کرکے دیجاتی ہو اور پہلی دوا یہ مسہلہ جو اوپر مذکور ہو چکین اُنہین مین سے کوئی نہ کوئی دوا انکے واسطے تجویز کیجاتی ہے جو دوا زیادہ قوی ہے جیسے خربق وغیرہ خواہ دوائے غیر قوی بمقدار کثیر اسکا استعمال سال بھر مین ایک مرتبہ فصل ربیع مین اور دوبارہ فصل خریف خواہ اس سے بھی زیادہ اور دوا ایک مرتبہ استعمال کرتے ہین مجذوم کے دماغ کا تنقیہ بھی بذریعہ اُن غرغرون کے جو امراض سر کے ابواب مین مذکور ہو چکے ہین ضرور ہو اسیطرح جو سعوط امراض سر کے ابواب مین مذکور ہو چکے ہین اُن کا بھی استعمال کرنا چاہیے نسخہ سعوط دار فلفل ماہیران شیطرج جوف ہر یک ملکر ایک درہم عصارہ پنجنگشت تین رطل پانی مین جوش دین تاکہ سب پانی جل جائے اور کسی ظرف آبگینہ مین بحفاظت رکھین اور جب تک کافی ہو دونون نتھنون مین ناس لیا کرین اور جب بکثرت ایسی ناس کا استعمال ہو جسکے سبب سے خشکی پیدا ہوتی ہو کوئی سعوط مرطب ایسا استعمال کرین جو سعوط سابق کی تعدیل کرے - یہ بھی واجب ہو کہ مجذومین استعمال سے کسی دوا کے جو مجفف اور مقلل رطوبت غریزی ہو باز رہین اور تعب اور غم سے بھی اُن کو بچانا چاہیے اور ایک ہوا سے دوسری ہوا کو نہ

جو علامات ظاہر ہوں اول کے ہمراہ اُن کو رکھنا چاہیئے اور پھر ایک تنقیہ کے بعد ادہان کا استعمال شروع کرانا چاہیئے جیسے روغن بادام ہمراہ دوشاب انگور لیکن یہ
تدبیر اسوقت درکار ہے کہ چندمرتبہ تنقیہ ہو چکا ہو اور یبس کے پیدا ہوجانے کا خوف ہو۔ اور ہر صبح کو بعد قضائے حاجت اور دفع فضول امعا
کے ریاضت اُن سے کرانی چاہیئے۔ اور آواز بلند سے پڑھنا خواہ کوئی اور مشق آوازی کرنا اُنھیں ضرور ہے اور آواز لگاکر اُسی پر ٹھہرے
رہنا چاہیئے اور کود پھاند کی مشق کریں اور کشتی لڑیں۔ اور بعد کشتی لڑنے کے مالش اور دلک اُن کے بدن کا کیا جائے جب پسینہ نکلے پونچھ ڈالیں
اُس کے بعد گرمیوں میں ادہان معتدلہ سے تدہین کریں اور جاڑوں میں ادہان مرطبہ سے اکثر اوقات مقویات ادہان کا استعمال مناسب ہے
اسلیئے کہ اوائل میں اُن کو مقویات کی حاجت زیادہ ہوتی ہے جیسے ہلیلہ اور سازج ہمراہ سرکہ کے اور بیشتر تمریخ روغن کے ہمراہ عورت کے
دودھ کے مناسب ہوتی ہے اور اسیواسطے جب یبس زیادہ بڑھ جائے سعوط بھی کرایا جاتا ہے اگر تلی کا ہیجان ہو فصد کرانی چاہیئے بہتر یہ ہے
کہ پہلے استحمام کریں اسکے بعد تمریخ کیجائے جب استحمام کریں اسکے بعد تمریخ روغن آس اور روغن مصطگی اور روغن نقاح گرم یعنی شگوفہ انگور سے اور
روغن ارشیشعان اور روغن قسط سے اطراف پر کرنی چاہیئے۔ اسکے بعد معالج کو چاہیئے کہ آدھے گھنٹے تک اُنھیں آرام دے اور پھر بذریعہ سعوط وغیرہ
کے قے کرائے بعد ازاں کسیقدر نشستیں دلائے اور اکثر اُن کے بدن کی تمریخ میں حاجت لطوخ کے جنمیں نطرون اور کبریت پڑتی ہے اور حب الغار
اور سرشیرج جو بخار بذریعہ اُسکے رندہ خواہ آری وغیرہ کے نکالتے ہیں بلکہ رائی اور صعتر اور فلفل اور دار فلفل عاقرقرحا مویزج اور خردل اور صبر اور فرفیخ
کے ہوتی ہے اور اُنھیں ادویہ سے ضماد کرنے کی اجازت اُن لوگوں کو اُن کے بدن کے اوصال پر دینی چاہیئے۔ بلکہ بیشتر احتیاج فرفیون تک کی ہوتی ہے
اور یہ تدبیر اُس وقت کرنی چاہیئے جب بہ تکلف اُن سے استحمام کرایا جائے۔ تاکہ اُن کے فضول کی تحلیل ہو اور پسینا اُن کے بدن سے برآمد ہو اسلیئے
کہ پسینہ مجذوم کے بدن سے نکلنا قاعدہ جیدہ ہے۔ مجذوم کے علاج میں کبھی اُن کے بدن کی تمریخ بربا اور سلینا اور قفطار غان یعنی قفطار غان
سے بھی کیجاتی ہے اور کبھی ایسی ادویہ سے تمریخ اُن کے بدن کی تیز دھوپ میں ضرور ہوتی ہے بہت عمدہ ہے حمام میں نہانے کے واسطے وہ پانی ہے جسمیں
حلبہ اور صابون سپید کو جوش دیا ہو۔ مجذوم پر واجب ہے کہ جماع سے پرہیز کرے جو دوائیں اُن کے پینے کے لائق ہیں سب سے بڑھکر تریاق فاروق
ہے جو بشرکت سانپ کی پوست کے طیار ہووے اور قفطار غان اور تریاق اربعہ اور دیگر بردیگ چنانچہ اسکا بیان آگے ہم کرینگے اور کبھی اُنھیں
ادویہ سے سعوط بھی کراتے ہیں اور تنہا اقراص افاعی بھی استعمال کرتے ہیں بوزن ایک مثقال کے ایک اوقیہ شراب میں جو غلیظ ہو خواہ اُنھیں اقراص کو طلاء استعمال
کرتے ہیں اور اقراص عنصل بھی مفید ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سانپ کا گوشت خواہ جسچیز میں قوت اور اثر ایسے گوشت کا ہو بہت عمدہ دوا ہے
مجذوم کیواسطے مگر مناسب نہیں ہے کہ سانپ میں شورہ زار کا ہو خواہ ریگستان سراب نما کا یا زمین نرم خواہ کنارہ دریا کا ہو کہ ان مقامات کے سانپ میں زہر کم
ہوتا ہے اور منفعت بھی کم ہوتی ہے اور نہ ایسا سانپ زہر دار ہو کہ جس سے ضرر پیاس پیدا کرنے کا خواہ ہلاک کر ڈالنے کا بہت مظنون ہو جیسے اکثر اقسام
سانپ کے مشہور ہیں جو پرانے مکرے پر ہوتے ہیں نعوذ باللہ من شرورہا بلکہ پہاڑی سانپ خصوصاً سپید رنگ کو اختیار کرنا چاہیئے اور سر اور دُم اُس کی ساتھ
ہی کاٹ کر ملاحظہ کریں اگر سیلان خون کا بکثرت ہو اور دیر تک تڑپتا رہے وہی مطلوب ہے ورنہ اُسے ترک کریں اور جسمیں یہ صفت نہ پائی جائے اُسکو
اختیار نہ کریں کہ موافق اس مرض کے وہی سانپ ہے جو سر اور دُم کاٹنے کے بعد دیر تک تڑپے اور خون اُسکے بدن سے بکثرت جاری ہو پھر بعد ازاں کہ اُسکا
ترنیا ہر طرف ہوا آلائش سے پاک کرکے اُسی طرح پختہ کریں جیسا ہم آگے بیان کرینگے۔ اور پختہ کرکے خود گوشت کو اور شوربا بھی کھلانا چاہیئے جس
شراب میں سانپ مرجائے خواہ بھبھوند پیدا ہو اسکے استعمال سے ایک قوم نے نفع براہ اتفاق خواہ بنظر قصد ہلاک کے مجذوم کو پلایا تاکہ وہ مرجائے
اور اُسکے زندہ رہنے سے مگر تقدیر خدائے عزوجل مجذوم کو شفائے عاجل حاصل ہوئی خواہ یہ شراب بحکم حاکم واسطے پیدا کرنے مرگ مفاجات کے

پلائی تھی۔ یا اس سانپ کو فقط براہ اطاعت کسی خواب اور رویا کے کھلایا تھا۔ نمک افاعی کا بھی بہت مفید ہے مجذوم کو اور شوربا افاعی کے ساخت کی
یہ تدبیر ہے کہ سانپ کا سر اور دم کاٹ کر صاف کرکے اندرونی آلائش سے کراث اور شبت اور چقندر اور تھوڑے نمک کی شرکت کرکے پکائیں بہت سے پانی
مین تاکہ مہرا ہو جائے اسکے بعد شوربا اور پسلیاں چن کر الگ کرین اور گوشت رہنے دین پہلے گوشت کھلائین اُسکے اوپر شوربا پلا دین اسطرح سے کہ
سیدہ کی روٹی کا ٹکڑا کھلا کھلا کر تھوڑا تھوڑا شوربا پلائین خواہ ایک ٹکڑا روٹی کا کھا کر پی جائے۔ کبھی ہمراہ سانپ کے کبوتر بچہ بھی پختہ کرتے مین تاکہ خوش
ذائقہ ہو جائے اسکا نفع کبھی ابتدا مین کچھ بھی ظاہر نہین ہوتا اور تھوڑے دنون بعد دفعتہ اسکا فائدہ بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور کبھی صحت اور عافیت مریض
سے پہلے چند روز زوال عقل مریض کا ہوتا ہے۔ علامات ظہور فائدہ کی اس مرض مین بعد معالجہ مذکور کے اور نیز علامات ہو چکنی اسوقت کی جب اس معالجہ کو وجہ
استنا کے کرین یہ ہے کہ مجذوم کا بدن پھولنے لگے پھر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعد تہفاخ کے عقل اسکی زائل ہو جاتی ہے اسکے بعد پوست بدن کی گر پڑتی
ہے پھر اچھا ہو جاتا ہے اگر مجذوم کو سدر یعنی زوال عقل نہ ہوا اور نہ بدن اُسکا پھول جائے مگر یہی تدبیر کرنی چاہیے جب تک اثر مذکور پیدا ہو جائے۔ اطبا
نے مجذوم کے علاج مین ایک یہ بھی دوا بیان کی ہے کہ اسود سالخ یعنی کالا کینچلی ڈال چکا ہو ذبح کرکے دفن کرین یہان تک کہ اس مین کیڑے پڑ جائین
اور کیڑون سمیت نکال کر خشک کرین اور جسکو جذام بافراط عارض ہوا ہو تین ہر روز بوزن ایک درہم کے کھلائین اسکے اوپر شراب عسل پلائین جس جس چیز
مین قوت سانپ کی ہو اُس کی مالش بھی مجذوم کے بدن پر مفید ہے جیسے اگر روغن زیت مین سانپ کو پختہ کرکے مالش کرین۔ اسیطرح کی یہ بھی دوا ہے کالا
سانپ جو کینچلی ڈال چکا ہے اُسے لیکر ایک دیگ مین رکھین اور پر اسکے آٹھ اوقیہ اور پانی ایک اوقیہ اسیطرح تر و تازہ بیخ لوف یعنی اروی مکہ دو اوقیہ
داخل کرکے آتش نرم مین پختہ کرین تا اینکہ سانپ خوب مہرا ہو جائے بعد ازان اُس کی ہڈی اور پسلی نکال کر بدن کے بال تراش کر مالش کرین اور آٹھ
دن تک یہی تدبیر کرتے رہین یہ امر تجربہ مین آ چکا ہے کہ ادویہ مذکورہ کے استعمال سے مجذومین کے بدن کی کھال گر جاتی ہے جلد جو فاسد ہوتی ہے اور
اُسکے بدن کی جلد اور گوشت صحیح پیدا ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ تمریخ جسم مجذوم کی ادویہ مرطبہ معتدلہ سے جسمین حرارت باعتدال ہو بعض اوقات مین جب
ہین یا دہ ہو بہت مفید ہے اسیطرح ان ادویہ سے سعوط کرانا جیسے روغن بنفشہ کہ اسمین تھوڑا سا روغن خیری داخل کرین۔ ایضاً چربی درندہ جانورون کی
اور چربی گدھ سیاہ اور سپیلی اور چربی طیہور کی اور اسیطرح روغن قسط اور دار شیشعان اور روغن سوسن کی مالش بعد تنقیہ کے اطراف کے مرض کو بچاتی ہے
اور قبل تنقیہ کے ہرگز تمریخ جائز نہین ہے ورنہ انسداد مسام پیدا کرکے مضر ہوگی۔ مشروبات جیدہ مین سے بزرجلی اور دوائے سلاطین دود کے
ذریعہ سے بھی علاج اس مرض کا بہت عمدہ علاج ہے خصوصاً صاحب ضیق کے نفس یا عسر نفس خواہ بتجہ ابصورت پیدا ہوا اور جو زمانہ فترہ اور آرام
دہی کا دو استفراغ کے درمیان مین ہوتا ہے اُسوقت بھی دودھ کا استعمال مناسب ہے لیکن واجب ہے کہ دودھ کا استعمال دوہنے کے بعد فوراً کرین کہ
ابھی اسکی گرمی باقی ہو بھیڑ کا دودھ زیادہ مفید ہے اور اسی قدر پلانا چاہیے کہ ہضم ہو جائے اور اگر تنہا اسی پر اکتفا کرین بشرطیکہ یہ بات ممکن بھی ہو یعنی کوئی
ضرر اور دوسرے ترک سے پیدا نہ ہو بھی جائز ہے اور اگر ملانا دوسری چیز کا ضرور ہو اسکے آمیزش کے چارہ نہ ہو سوائے خبز نقی یعنی صاف اور پاکیزہ روٹی کے
بشرط امکان اور کوئی چیز نہ داخل کرین خواہ شوربا گوشت حلان وغیرہ کا ملائین جو آئندہ ہم بیان کرینگے اور جب سانس کسی قدر درست ہونے لگے لازم
ہے کہ دودھ کو ترک کرین اور ایسی حریف اور تیز چیزین استعمال مین لائین کہ تنے ہو جایا کرے نقلاً انھین اشیا کی جہت سے تاکہ کسی دوسری کی ضرورت
نہ ہو اور استفراغ اُن چیزون سے کرائین جو اوپر مذکور ہو چکی ہین پھر دوبارہ اگر حاجت ہو دودھ کا استعمال پھر کرین اسی حد تک جسکا ابھی ذکر ہو چکا ہے اور جب
ہے کہ یہ تدبیر سال بھر مین چند مرتبہ کرین۔ جن بیمارون کا مرض مستحکم ہو چکا ہو اُن کی فصد کرنی کچھ ضرور نہین ہے اور نہ انھین مسہلات قویہ دینے کی
ضرورت ہے اسلیے کہ مقصود اُن سے معالجہ مین کچھ ازالہ مرض نہین ہے اور چونکہ اُن کے فضول مین حرکت پیدا ہوتی ہے اور اُن فضول کا انفصال بدن سے

نہیں ہوتا ورنہ اُن کا اخراج ممکن ہے مغلظ رقیق اُن کے مواد کی اسواسطے کی جاتی ہے تاکہ بطرف امعا کے امالہ ہو لہذا مسہلات خفیفہ اس غرض کو پورا کرسکتے ہیں اور
خارج بدن سے وہ دوا استعمال کیجائے گی جو انتعاش وتحلیل پیدا کرے - شروبات صالحہ میں سے اُن کیواسطے ایک دوا ہے سرکہ ڈیڑھ اوقیہ قطران ڈیڑھ اوقیہ عصارہ کرنبا
بری تین اوقیہ سب ملاکر صبح کو استعمال کریں اور شام کو بھی یا برادہ دندان فیل دس قیراط ہمراہ تین اوقیہ شراب اسود غلیظ زردک کے استعمال کریں خواہ بقدر ایک جوزہ
کے ہمراہ شہد کے خواہ عنصل بوزن دس قیراط ہمراہ شراب عسل کے جسکا قوام مثل سویق کے ہو خواہ کمون یعنی زیرہ پانچ درہم ہمراہ شہد بقدر کفایت کے مثل لعوق
کے استعمال کریں عصارہ فودنج تین تولہ سے چھ تولہ تک اُن کے واسطے مفید ہے - اور نمکین مچھلی کا بھی کبھی کبھی بطور دوا کے استعمال کریں اور کل حریف
اور تیز چیزوں سے اجتناب کریں مگر واسطے قے کرنے کے اُن کا استعمال جائز ہے خواہ بطور ابازیر کے تھوڑی مقدار کا کچھ مضائقہ نہیں مگر وہی چیزیں جو صالح
گرم میں پڑتی ہیں اور تیز بھی ہیں جیسے فلفل سیاہ وغیرہ کبھی مریض کی اور داغ دینے اعضائے مخصوصہ پر بھی اُنکا علاج کیا جاتا ہے جیسے یافوخ اور درزین
سر کے اور بیچ جبہہ اور صدغین اور قفا اور دونوں ہاتھ کے مفاصل اور پاؤں کے جوڑ بند بعض اطبا کہتے ہیں کہ ابتدائے عروض جذام میں مقدم
سر پر جو یافوخ سے اوپر ہے ایک داغ لگانا چاہیئے اور دوسرا داغ اس سے نیچے قصاص کے نزدیک یعنی جہاں بال سر کے بطرف پیشانی نہیں اُگتے ہیں
ابرو کے اوپر اور ایک داغ سر کے داہنے اور ایک بائین طرف اور ایک سر کے پیچھے نقرہ یعنی گدی کے اوپر اور دو داغ نزدیک دو دو زون کے جن کا
قرنتین نام ہے اور ایک داغ طحال پر اور یہ سب داغ ایک لہ سبک اور باریک سے لگائے جائیں اور سر پر ایک داغ لگایا جائے چاہیئے کہ ہڈی تک
پہونچے تاکہ ہڈی کھل جائے گو یہ بات چند بار میں پیدا ہو مگر اسکا خیال بھی ضرور ہے کہ صدمہ داغ لگانے کا دماغ تک پہونچے کہ اسکے مزاج کو فاسد کرے
اسلئے کہ اکثر جہال جنکا ہاتھ سبک نہیں ہوتا اکثروں کو ہلاک کر ڈالتے ہیں مرکب دوا جو مجذوم کو نافع ہیں بزرجلی اور مثبی جو قائم مقام لحم افاعی کے
ہو اس مرض میں اور منجملہ انہیں ادویہ کے دواء السلاحہ ہے - بزرجلی کے نسخے بہت سے ایسے ہیں کہ ان کو حکمائے ہند نے ذکر کیا ہے اور تجربہ میں اُنکا فائدہ
پورا پایا ہے ایک مشہور نسخہ یہ ہے بلیلہ سیاہ شیطرج ہندی ہر ایک دس درہم دار فلفل پانچ درہم بیخ سپید اڑھائی درہم کوٹ کر روغن گاؤ میں لت کرکے
بذریعہ شہد کے معجون کریں مقدار شربت ایک مثقال سے دو درہم تک بعد تنقیہ بدن کے اگر اُسکے ہمراہ ہموزن دواء المسک بھی شریک کریں -
اُس کی مضرت کا خوف بالکل جاتا ہے کہ دواء المسک بزرجلی کے واسطے بمنزلہ فادزہر کے ہے صفت ایک معجون کی جس کا نام بزرجلی کبیر ہے
اور حکمائے ہند اندران دارو کہتے ہیں جو نافع ہے جذام کو اور برص اور بہق اور قوبا اور مار سعفر اور حکہ اور جرب کہنہ کو بھی نافع ہے اور عقل میں ثبات پیدا کرکے
نسیان کو دور کرتی ہے اور حافظہ کیواسطے بھی مفید ہے اور غش کو نافع ہے اور یہ وہ دوا ہے جسے حکمائے ہندوستان نے اپنے بادشاہوں کیواسطے ایجاد
کیا ہے اخلاط اسکے ہلیلہ بلیلہ آملہ شیطرج ہندی ہر ایک چودہ درہم جوز بوا تشو کندر اور مر اور فوادر فلفل دار فلفل وفلفلمویہ نارسیر یعنی ناگیسر اور نار مشک
اور کندش اور عصارہ افتیل ساذج ہندی ہر واحد آٹھ مثقال مشک کیو دہت عمدہ چار مثقال یہ سب دوائیں کوٹ میکر چھانی جائیں اور مشک کو جداگانہ پیسا
چاہیئے اور پیسنے والے کو ضرور ہے کہ اپنا منہ اور ناک کے نتھنے بند کرے اور قبل بند کرنے کے روغن گاؤ سے ان مقامات کو چکنے کرے اور پھر اُس کو پیسے
اسکے بعد قند خراسانی بہت عمدہ خواہ قند سنجری بوزن ادویات مع ادویہ کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے ایک نئی دیگ میں رکھے اور بقدر پانی ڈالے جس میں قند
گھل جائے اور کسیقدر قوام بھی پیدا ہو اس کے بعد آگ پر سے اُتارے اور خوب طرح سفوف ادویہ مذکور چھڑکے اور اچھی طرح ملائے اور بعد خوب
ملجانے ادویہ کے گولیاں بوزن ایک مثقال کے طیار کریں اور نہار منہ ایک گولی ہمراہ آب گرم خواہ نبیذ کے تناول کرے صفت معجون سلاطہ کہ وہ بھی
دوائے ہندی ہے از قسم بزرجلی کے اور یہ دوا بھی نافع ہے کہ بالوں کے پراگندہ ہونے کو اور بال کے سپید ہوجانے کو اور بہر یعنی دمہ کو اور خفقان
کو منع کرتی ہے اور خواہش طعام میں اگر فتور پیدا ہو خواہ اسہال مفرط اور استسقا اور یرقان عارض ہو یا قلت ذرع اور ناسور کو مفید ہے اور

پیری میں لطف جوانی پیدا کرتی ہے اور حکما اور تروح کو بھی سود مند ہے نسخہ ہکا سلاخہ یعنی بول خر کو بھی جو پاکیزہ اور مغسول ہو دو سو ساٹھ مثقال اس دوا کا نام سلاخہ ہو واسطے رکھا گیا ہے کہ پہاڑوں کی دراڑوں سے سست ہوتا ہے ایک پتھر پر اس پہاڑ کے پیشاب کرتا ہے جسکا سلاخہ نام ہے اس کے پیشاب کی تاثیر سے وہ پتھر سیاہ ہو جاتا ہے اور مثل قار کے چکنا اور رقیق ہو جاتا ہے الغرض دو سو ساٹھ مثقال سلاخہ اور ہلیلہ بلیلہ آملہ اور دہشت یعنی غار اور قرنفل جوز ابوالبسا سیاہ اور عود اور بالہ اور ہکا اور بلبا شیرازہ کرنجوا اور برنج اور سارقیش اور زرنا قسیر یعنی ناگیسر ہر ایک چار مثقال اور مقل یعنی گوگل دو سو ساٹھ مثقال شکر طبرزد ایک سو چالیس خواہ ایک سو چالیس مثقال زر سرخ چاندی خالص نحاس حرق یا اور سیسا اور فولاد ہر واحد آٹھ مثقال احجار و فلزات کو حلالاگر کشتہ کریں اور کوٹ چھان کر ہمراہ ادویہ کے پھر دوبارہ چھانیں اور سب دواؤں کو شہد کے ذریعہ سے ملائیں اور کسی سبز رنگ کے برتن میں رکھیں اور ایک مثقال اس کی مقدار شربت ہے شیر گوسپند کے ساتھ خواہ ہمراہ آب گرم کے اگر اس میں شہد کف گرفتہ جیسا کہ سمٹ آٹھ مثقال اور روغن زرد چھتیس مثقال کریں بہتر ہے اگر بعد ملانے شہد وغیرہ کے اسیقدر آنچ بھی کھا دیں نہایت عمدہ ہوگا اسلئے کہ پکانے سے کچھ مقدار بھی گھٹ جائے گی اور کیس ان میں ہو جاتا ہے حرارت خارجی کے مزاج بگڑ جائے گی **صفت** احراق فولاد کے لوہے کے پتر بنائیں اور بعد ازاں ہلیلہ بلیلہ آملہ پانی میں جوش دیں اور بعد جوش دینے کے پانی کو صاف کریں اور تانبے کی دیگ میں رکھیں اور اسکے نیچے نرم آنچ کریں اور فولاد کے پتروں کو اس میں گرم کریں جب سرخ ہو جائیں اسی پانی میں بجھائیں پھر دوبارہ آگ میں سرخ کریں اور پھر بجھائیں اسی طرح اکیس مرتبہ بجھا کر اس پانی کو نتھاریں جو کچھ ثقل اسمیں تہ نشین ہو وہی فولاد کا کشتہ ہے بعد ازاں اس دیگ کو پھر آگ پر پیشاب مادہ گاؤ بھر کر چڑھائیں اور فولاد کے ٹکڑے گرم کرکے اسمیں بجھائیں اکیس مرتبہ اور اسکا بھی ثقل جو کچھ ہو جدا کریں تاکہ آٹھ مثقال اسکا ثقل اور آٹھ مثقال فولاد کا جو پہلے پانی میں بر آمد ہوا ہے مجموعہ سولہ مثقال ہو جائے اسیطرح نحاس کو بھی بجھائیں تاکہ اسکا ثقل بھی آٹھ مثقال کو پہونچے اور چاندی کے احراق کی تدبیر یہ ہے کہ پہلے بذریعہ سوہن کے ایسا باریک برادہ کریں جیسے مٹی پسی ہوئی ہوتی ہے بعد اسکے ماء الملح خواہ نمک محلول میں کسی لوہے کے برتن میں پکائیں تاکہ بخوبی جل جائے اور نمک کے پانی میں پکانے سے احتراق ہو اسیقدر زرد گندھک اسمیں شریک کریں کہ اب ضرور سوختہ ہو جائے گی اور آٹھ مثقال اسمیں سے بھی لینا چاہیے اور سونا بھی اسطرح پہلے برادہ کرکے ایک مثقال سیسا بھی سوہن سے برادہ کریں اسکے بعد کسی ظرف آہنی میں دونوں کو رکھکر ماء الملح ڈالکر جوش دیں تاکہ سب پانی جلجائے اور سونا اور سیسا باقی رہجائے اسکے بعد ہاون دستہ میں اسقدر پیسیں کہ خوب باریک ہو جائے اور بعد ازاں ادویہ میں آمیختہ کریں **تصفیہ** سلاخہ کی تدبیر یہ ہے کہ آب خشک اور ببول لیکر دونوں کو سلاخہ کے ساتھ کسی جدید برتن میں گھولکر ڈالیں کہ سلاخہ کے اوپر تک پانی آ جائے اور دھوپ کی تمازت میں رکھیں لیکن ایک گھنٹہ تک بعد ازاں خوب ہلائیں اور پانی اس سے جدا کرکے کسی نئے برتن میں رکھیں اور تین دن تک اس پانی کو دھوپ میں رہنے دیں اور جو کچھ ثقل اس پانی میں ٹھہر جائے اس کو الگ کرلیں پھر بار دیگر اسی طرح آب خشک اور ببول لیکر اسپر ڈالیں اور وہی تدبیر جو اوپر گذری کریں حتی کہ تین مرتبہ اسیطرح تدبیر کریں اور بعد ازاں اکیس روز دھوپ میں رکھیں تاکہ غلیظ ہو جائے اور مشابہ شہد کے ہو جائے قوام میں اور سیاہ مثل قار کے **صفت** سلاخہ صغری اور اسکے منافع بھی مثل منافع سلاخہ کبری کے ہیں سلاخہ مصفی ایک جزو اور گوگل یعنی مقل چار جزو لیکر دونوں کے ہموزن شہد خالص اور سب کے برابر شکر اور نصف وزن شہد کے روغن گاؤ ملاکر کسی شیشہ کے برتن میں رکھ چھوڑیں اور ایک مثقال شیر مادہ گاؤ نیم گرم کے ہمراہ استعمال کریں **صفت** دوائی جو نافع ہر جذام کو ہلیلہ سیاہ پختہ بر آوردہ ہلیلہ زرد بھینا پختہ بر آوردہ بہلیلہ ہر یک دس درم ناخنواہ پانچ درم بیر ابنگ تین درم بسپائج پختہ بر آوردہ نصف طوک بارہ رطل پانی میں جو ہموزن تین دواؤں کے ہیں جوش دیں اور جب ثلث یعنی آٹھ رطل پانی جلجائے اور چار رطل باقی رہجائے تو اتاریں اور خوب ملیں اور صاف کریں اور خوب پکائیں اور صاف کرکے شہد بقدر ضرورت ڈالیں اور بقدر ایک رطل کے مقدار شربت ہے اور جسطرح مریض بیٹھا ہو بدون تحریک اس کے بدن کی مالش روغن گاؤ سے کرکے اسے دھوپ میں بٹھائیں اور آتشی

دیر تک بٹھائیں کہ پسینا برآمد ہو اور اگر طاقت وفا کرے ستر قدم ٹہلنے کی تکلیف اسکو دیں اور تھوڑی دیر تک داہنی کروٹ اور تھوڑی دیر تک بائیں
کروٹ لٹائیں اور کسیقدر پیٹ کے بل اور اسیطرح بیٹھ کے بل لٹائیں اور روٹی اور شہد بقدر میانہ اور معتدل ایک ہفتہ غذا دیتے رہیں اور ہر روز دوا کو
خوشبو کرکے استعمال کریں **صفت طلا کی** واسطے جذام کے کالا سانپ جو تفصیل گزر چکا ہو لیکر ذبح کریں اور کسی دیگ میں اُسے رکھکر اسپر اتنا
سرکہ آٹھ اوقیہ اور رائی ایک اوقیہ اور شیطرج ہندی تر و تازہ اور بیخ لوف کمد دو اوقیہ سب کو آتش نرم میں پختہ کریں تاکہ سانپ بالکل مہرا ہو جائے
بعد ازاں کپڑے وغیرہ سے ایسا صاف کریں کہ ہڈی اور پسلی وغیرہ جدا ہو جائیں اور بعد ازاں نقل کر کسی شیشہ کے برتن میں رکھدیں جب ارادہ استعمال
کا ہو یکبارگی دونوں ابرو اور سر کے بال منڈوا کر اسی دوا کو تین دن تک طلا کریں **دوسرا طلا** - مویزج اور ہلیلہ اور آملہ ہر واحد ہموزن لیکر زیت انفاق
میں پختہ کریں اور مقام مناسب پر لگائیں لیکن اس دوا کے لگانے سے پہلے جوشاندہ تخم بیخ اور گلنار سے اس مقام کو دھو لینے کی ضرورت ہو۔
غذا مجذومین کی وہی چیز ہے جو سریع الہضم جید الکیموس ہو جیسے گوشت ان طائروں کا جو معروف و مشہور ہیں اور اُن کا شوربا طیار کر کے
استعمال کریں اور مچھلی تر و تازہ جو خشک نہوئی ہو اور اسکا گوشت سبک ہو اور اسمیں ابازیر کی بھی شرکت کریں جو ضروری ہیں جیسے ادویہ اُن کا بیان
ہو چکا بہتر غذا مجذوم کی جو مقشر کی روٹی اور خندروس یعنی جوارکی روٹی اور حریرے جو ان دونوں سے بنائے جائیں اور بقول اطبا ور کبھی حاجت
اسکی بھی ہوتی ہے کہ اس غذا میں چقندر خواہ مولی اور گندنا بھی ملائیں مقطعات کے استعمال سے غفلت نکرنی چاہیئے خصوصاً قبل تنقیہ کے جیسے کبر
[illegible] اور زیا بیخ اور کرات وغیرہ اسلیئے کہ ان دواؤں سے اُن کی غذا کا امر خوب درست ہوتا ہے اور فضول غذائی کا تنقیہ ہو جاتا ہے اور فضول کو
آمادگی اندفاع پر مجبور کرتی ہے اور جب ادویہ محمودہ کا استعمال ہو جب بھی تخم بیر کا استعمال کرنا چاہیئے مچھلی نمکین اس مرض میں غذائے جید ہے
اور ہم مریض کو زیادہ آمادہ کرتے ہیں مچھلی کے استعمال پر جسوقت اُسے قے کرانے کی حاجت ہوتی ہے خواہ جسوقت اُسے مسہل دینے کا ارادہ ہوتا ہو
کرنب کا استعمال بھی مریض جذام کیواسطے نہایت درجہ مفید ہے اور یہ فائدہ محض باہ خاصیت کے ہے اور روٹی ہمراہ دودھ اور شہد کے بھی
نافع ہے اور انجیر اور انگور تازہ خشک اور بادام اور بان قرطم اور حب صنوبر اور جو چیزیں ان ادویہ سے بنائی جائے وہ بھی نافع ہے اگر ہضم ہو جائے
دن بھر میں دو مرتبہ غذا دینی چاہیئے اسلیئے ایک مرتبہ کی غذا اُن کو مضر ہے۔ اور شراب کا استعمال بروقت ہیجان مرض کے مناسب نہیں ہاں تھوڑی
سی شراب کا مضائقہ نہیں ہے اور جب ہیجان مرض میں سکون ہو اُسوقت اگر شراب رقیق سے جو بہت کہنہ نہو مقدار معتدل تناول کرے جائز ہے جو بال
بھوں اور پلکوں وغیرہ کے گر پڑے ہوں اُن کا علاج داء الثعلب یعنی بال خورہ کا کرنا چاہیئے اور جلد وہ چیزیں جو اب نیت میں ہم بیان کرینگے اُن کے علاج
کے واسطے مفید ہیں **فن ۴ تفرق اتصال کا بیان** - سوائے ان چیزوں کے جو متعلق جبر اور کسر کے ہیں اور اس فن میں چار مقالہ ہیں مقالہ پہلا
جراحات اور زخموں کا بیان **بیان عام تفرق اتصال کا** ۔ ہم نے کتاب اول فن کلیات میں بیان تفرق اتصال کا جسقدر اس مقام کے مناسب تھا کر دیا
اور باقی مادہ کا حوالہ اس مقام پر کیا تھا اور اب پہلے ہم مجملاً چند احوال ایسے بیان کرتے ہیں جن کا معلوم ہونا قبل از بیان تفرق کے ضروری ہے اب ہم کہتے ہیں کہ کو
اکثر بعض ایسے اعضا جن کا اتصال جاتا رہا ہے اور اُن میں تفرق اتصال پیدا ہوا ہے اُن میں اس امر کی خواہش ہوتی ہے کہ پھر از سر نو اُن کا اتصال
برطرف شدہ عود کرے اور جیسا حال اتصال کا پہلے تھا اس طرح پھر ہو جائے اور یہ بات اکثر ازید میں مقصود ہوتی ہے اور بعض مقامات کے تفرق اتصال میں
اس امر کا خیال ہوتا ہے کہ ان اعضا کا ایک دوسرے سے ملاپ اور آمیزش بدستور محفوظ رہے گو اتصال اور وصل سابق عود نہ کرے اور یہ بات ہڈی کے
تفرق اتصال میں مقصود ہوتی ہے ہاں لڑکوں کی ہڈیاں چونکہ بدرجہ نرم ہوتی ہیں اُن میں کبھی حالت سابقہ پر عود کرنے کا خیال اور اصلاح کامل کی
اُمید ہوتی ہے بیشک اور لوگوں کا یہ حال ہے کہ بعض اطبا ان کا بھی دوبارہ جوڑنا اور شکل سابق کے ہونا محال جانتے ہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ان کی اصلاح متعذر

ہو سکتی ہے کہ ماس انتصاقی محفوظ رہے یعنی دونوں کنارے آپس میں متصل ہو کر مل جائیں اور بیچ میں کچھ فاصلہ باقی نہ رہے یہ نہیں کہ جوڑ کر کے واحد شکل حالت سابقہ کے ہو جائے اور ایک قوم کی یہ رائے ہے کہ دوبارہ جوڑ کر ایک ذات ہونا فقط شرائین میں ناممکن ہے ہٹے میں چنداں دشوار نہیں ہے۔ **جالینوس** نے بڑا تجربہ اور قیاس اس رائے کو باطل سمجھ کر انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ شرائین کا التحام اور ایک ذات ہونا مشاہدہ اور تجویز عقل دونوں کے مخالف نہیں ہے۔ مشاہدہ کی کیفیت یہ ہے کہ باسلیق کے نیچے جو شریان ہے اور کنپٹی کی شریان اور ساق کو خود جالینوس نے جڑتے دیکھا ہے اور قیاس یہ ہے کہ ہڈی البتہ بوجہ زیادتی صلابت کے ایسا عضو ہے کہ بدن میں اس سے زیادہ کوئی عضو سخت مخلوق نہیں ہوا ہے گویا آخر درجہ صلابت پر واقع ہے کہ سوائے اطفال کے وہ بھی بقبولیت التحام نہیں قبول کرتی ہے اور گوشت آخر درجہ نرمی میں واقع ہے کہ زیادہ ملتحم ہوتا ہے اور جیسا ہڈی کا اتصال محال خواہ نادر ہے اسیطرح گوشت کا عدم التحام بسیار غمناس ہے اور عروق اور شرائین نرمی اور سختی میں ہڈی اور گوشت کے درمیانی ہیں قیاس مقتضی اسکا ہے کہ اس صفت میں بھی بین بین یعنی بہ نسبت گوشت کے قبول التحام میں کم ہوں اور بہ نسبت ہڈی کے ان کا التحام سہل و آسان ہو پس مناسب ہے کہ اگر مقدار قلیل کا شق عروق اور شرائین میں ہو اور بدن بھی نرم اور تر ہو جڑ جائے اور اگر ایسا نہ والتیام نہ ہو سکے مگر یہ قیاس جالینوس کا برہانی نہیں ہے بلکہ خطابی کی ایک قسم معلوم ہوتی ہے لہذا چنداں اعتماد کے قابل نہیں بلکہ اعتماد اس مقام پر فقط اس تجربہ پر ہے جو کہ مشاہدہ جالینوس میں آچکا ہے **مجملی بیان جراحات کا** بعض اعضا ایسے ہیں کہ ان میں اگر جراحت واقع ہو ضرر عظیم پیدا ہو اکثر نوبت ہلاکت کی پہونچتی ہے اور شاذ و نادر کوئی بچ بھی جاتا ہے جیسے مثانہ اور گردہ اور دماغ اور امعائے دقاق اور جگر اگرچہ سلامت موت سے بھی ممکن ہے بشرطیکہ زخم خفیف ہو مگر قلب میں کیسی ہی خفیف جراحت کیوں نہ پہونچے اس کے بعد جان بر ہونے کی امید نہیں ہوتی اگر جس شخص کو جراحت بطن کی پہونچتی ہے جب اسکو ابکائی اور ہچکی بار بار اور تشنج عارض ہو مر جائے گا اگر جراحت چند مقام پر ہوگی درد اور ورم کی شدت ضرور ہوگی جیسے رؤس عضل خواہ عضلات کی نمایش کے مقامات جو عصبانی ہیں اور جب تک ورم پیدا نہ ہو یہی معلوم کرنا چاہیئے کہ زخم اندرونی جانب میں ہے کہ انصراف مواد کا اطراف انکے ہو پس جراحت کیواسطے کسیقدر مادہ نہیں پہونچتا ہے جو ورم پیدا کرے جو احکام اور قواعد باب قروح میں مذکور ہیں ان کا تامل بھی جراحات کی تدبیر میں درکار ہے اسلیئے کہ اکثر امور قروح اور جروح کے مشترک ہیں اور وہاں تک ان احکام مشترکہ کا ذکر ہم نے فقط اس غرض کیا کہ مناسبت اور موافقت دونوں میں تھی **بیان عام جراحات لحمیہ کا** گوشت کا زخم یا سیدھی شکل پر اور بسیط ہوتا ہے یا گول اور دو ہلالی ہوتا ہے خواہ ایسا زخم ہو کہ مقدار گوشت کی کسیقدر گھٹ گئی ہو اور کبھی زخم ایسا گہرا ہوتا ہے کہ اندر کی طرف زیادہ اور باہر سے کم نظر آتا ہے اور کبھی کھلا ہوا کہ بخوبی باہر سے نظر آتا ہے جملہ اقسام جراحات کے خون کے بند کرنے میں یکساں ہیں اور یہ تدبیر سب کیواسطے مشترک ہے اور اس خاص تدبیر کے بیان کیواسطے ہم نے ایک باب جداگانہ تجویز کیا ہے۔ کبھی سیلان خون کا بقدر معتدل ہوتا ہے کہ اتنی مقدار پر خون کا نکلنا زخم کیواسطے مفید ہے کہ ورم کو مانع ہوتا ہے اور تبشیر یعنی پھنسی پھوڑا ہونا اور تپ بھی ہونے نہیں پاتی اسلیئے کہ عمدہ تدبیرات جراحات کی یہی ہیں کہ زخم میں ورم پیدا نہ ہونے پائے اور جب ورم پیدا نہ ہوگا ہر طرح کا علاج و ہر ایک طرح کی تدبیر ہو سکے گی۔ پھر اگر زخم کی جگہ میں ورم ہو خواہ مرض اور تشنج عارض ہوا ہو زخم کے اندرون میں کسیقدر خون ایسا جمع ہوگا جسے آمادگی ورم پیدا کرنے کی خواہ ریم بن جانے کی ہوگی ایسے زخم کا علاج بدون اصلاح اور تدبیر اس خون کی ممکن نہ ہوگا پھر اسکا علاج بطور ورم کے کرنا چاہیئے۔ اگر مقام مرض میں کسیقدر خون مجتمع ہوا ہو اور مقدار اس کی معتدبہ بھی ہو بہت جلد اسکے تحلیل کی تدبیر کرنی واجب ہے اسطرح پر کریں کہ اسکا احالہ ریم کی طرف ہو جائے اور تحلیل بھی اسکی کرنی چاہیئے اور یہ غرض ہر ایک شے حار اور نرم سے پوری ہوتی ہے اور ان اشیا کا بیان اوپر ہو چکا ہے اور اسواسطے واجب ہے کہ سیلان خون کی اعانت کریں اگر نکلنے میں خون کے کسیقدر نقصان پیدا ہوا ہو۔ پھر اگر زخم بسیط اور مستقیم ہو اور کسی قدر گوشت ساقط نہ ہوا ہو اس کی تدبیر فقط بندش سے ہو سکتی ہے اور چکنائی اور رطوبت

کے استعمال سے بچنا چاہیے اور حفاظت اس امر کی ضرور ہے کہ دونوں بار ہونٹوں کے بیچ میں کوئی شے از قسم غبار اور بال وغیرہ کے نہ پہونچ جائے جو مانع التیام
کی ہو اور مزاج اس عضو کا جو زخم رسیدہ ہو اسے بھی درست کرنا چاہیے اور خوب کوشش کرنی چاہیے کہ سوائے خون طبعی کے کسی طرح کا خون غیر طبعی کا جذب
اس مقام تک نہونے پائے۔ اگر زخم کی مقدار بڑی ہو اور کنارے آپس میں نہ مل سکیں اسوجہ سے کہ وہ مستدیر ہوں اور دور دور ہوں بوجہ پھیلنے کے ہو گئے ہیں یا اسکی
شکل مختلف ہے خواہ کسیقدر بوجہ ہر طرح کا جگہ سے کم ہو گیا ہے اسکا علاج ٹانکے لگانے سے کرنا چاہیے اور بعد ٹانکے لگانے کے ایسی تدبیر جیسے درکار ہے
کہ اسمیں کسی قسم کی رطوبت جمع نہ ہونے پائے استعمال ادویات مجفف کا اور استعمال ملصقات کا جو آئندہ مذکور ہوتے ہیں اس غرض کو پورا کرے گا۔ اگر زخم
گہرا ہو اس کی بندش کبھی کافی ہوتی ہے اسکے الصاق میں اور کچھ کھولنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے اور کبھی بشرط امکان ہوتی بھی ہے اور یہ ضرورت
اُسوقت ہوتی ہے جب بندش باستواری سے گہرے زخم کو فائدہ نہ ہو چنانچہ آئندہ ہم تفصیل بیان کرینگے خصوصاً جہان پر بندش اصل قدر یعنی خاص مقام
پر گڑھے کی درست بندش نہو سکے پس بوجہ تنگی پیدا نہ ہونے کے انصباب مواد کا اُسکی طرف ہوتا ہے اور ضعف عضو کا بھی انصباب مواد پر ہوتا ہے خواہ
درد اور درد کی وجہ سے جذب مواد ہوتا ہے خواہ اور وجوہ جذب مواد کے ہوتے ہیں جنکا ذکر ہم باب قروح میں کرینگے جب کسی زخم کے کھولنے
کی ضرورت ہو اُسوقت روئی وغیرہ اُسکے منہ پر واسطے جذب رطوبت خواہ زخم پونچھنے کے ضرور رکھنی چاہیئے خصوصاً اگر بندش ٹھیک مقام غور پر درست
نہ ہوئی ہو جیسا ابھی مذکور ہو چکا خواہ زخم کی جگہ ایسی ہو کہ مادہ ردی کا خارج ہونا اُس زخم سے بدون پونچھنے اور صاف کرنے کے ممکن نہ ہو خواہ
زخم میں کوئی ہڈی واقع ہو خواہ زخم بھٹ کر ناصور ہو گیا ہو خواہ اس میں رطوبت ردی بہت زیادہ پہونچی ہو کہ اسوقت وہ زخم قروح کے حکم میں
ہے جراحات کے اقسام سے نکل گیا عالم فن **جالینوس** نے کہا ہے کہ زخم محتاج ایسی بندش کا جس سے دونوں سرے یکجا ہو جائیں اسیوقت
ہوتا ہے جب ارادہ الصاق اور التحام کا کیا جائے لیکن ارادہ یہ ہو کہ اس میں از سر نو گوشت پیدا ہو اُسوقت کچھ بندش کی ضرورت نہیں ہے مگر ایک مرتبہ قماط
بندش کا ہوتا ہے تاکہ جو چرک وغیرہ اسکے منہ پر ہو نکل جائے اور پھر ایکمرتبہ حاجت بندش کی اسواسطے ہوتی ہے تاکہ دوائے مطرا اس مقام پر ٹھہری
رہے۔ اسی حکیم کا قول ہے کہ اگر کسی زخم کا چرک وغیرہ دفع ہونے کیواسطے جو مکان ایسا ہو کہ اُدھر سے گمان چرک دفع ہو سکنے کا ہو اُسے کسیقدر
چاک کردیں اگر یہ خاص ٹھیک اسی جگہ پر واقع ہو جو مکان قابلیت خروج وسخ اور ریم کی رکھتا ہے سبحان اللہ اس سے بہتر کیا ہے ورنہ اُس کو اُس شکل
پر چاک کردیں کہ باسانی اُدھر سے مادہ نکل کر اسی مکان تک پہونچ جائے۔ وہی حکیم کہتا ہے میں نے بہت سے زخم ایسے اچھے کر دیئے ہیں کہ اُنکا
گڑھا زانو میں تھا اور منہ بطرف خارج خواہ ران میں اُسکا منہ تھا ایسے زخم کے علاج میں کچھ مجھے اُس کی حاجت ہوئی کہ اُن کے واسطے کوئی اور منہ پیدا کرتا
جو زانو سے نیچے ہوتا بلکہ میں نے ران کو سطوح پر نصب کیا کہ گڑھا زخم کا اوپر ہو گیا اور منہ زخم کا نیچے ہوا اور بندش کی کچھ ضرورت نہیں ہوئی۔ اسیطرح کبھی
ساعد اور کف کو میں نے اسطرح لٹکا دیا ہے کہ زخم کا منہ ہمیشہ نیچے رہا اور ریم وغیرہ سب اسی منہ کی طرف سے نکل جایا کیا یہ قول جالینوس کا تھا میں
کہتا ہوں کبھی جراحت ایسے مقام پر واقع ہوتی ہے کہ بدون بالکل کاٹ ڈالنے کے اور عضو مجروح کے جدا کرنے کے کچھ چارہ نہیں ہوتا ہے۔ اگر
زخم سے بہت سا گوشت کٹ کر نکل گیا ہو اسوقت حاجت ایسی ادویہ کی ہوتی ہے جو نیا گوشت پیدا کریں اور فقط وہی دوا جو مجفف رطوبات
اور مانع جذب مواد ہو کافی نہیں ہوتی بلکہ اکثر ایسی دوا مضر بھی ہوتی ہے جو مجفف اور مانع ہو اسواسطے کہ جس مادے سے انبات لحم ہوتا ہے اسکو روع
کرتی ہے کبھی خود اور نقصان ہڈی کا ہوتا ہے کہ وہ گڑھا تمام بھر نہیں سکتا ہے بلکہ وہ گڑھا باقی رہجاتا ہے جیسے کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہے کہ دوا کے استعمال
سے گوشت زیادہ از مقدار مطلوب پیدا ہوتا ہے جس مریض کے زخم میں گوشت جدید پیدا کرنا منظور ہو واجب ہے کہ غذائے محمود جید کہ مولد ہو اسکے واسطے
تجویز کریں کبھی دوا جو منبت لحم ہوتی ہے اسمیں یہ طاقت نہیں ہوتی کہ نئی جلد بھی پیدا کرے بشرطیکہ جلد بالکل کٹ گئی ہو کیونکہ اس جلد کی جگہ سخت گوشت ایسا

پیدا کرتی ہے کہ اُس پر بال نہیں اُگتے۔ رگوں کا حال یہ ہے کہ اکثر اُن کے شعبے جدید پیدا ہوتے ہیں اور مثل گوشت کے اُن میں انبات اور نمو ہوتا ہے بعض اقسام
جراحات کے ایسے ہیں کہ اُن میں خطرہ زیادہ ہوتا ہے جیسے وہ زخم جو عصاب و عضل میں واقع ہوں اُن کا بیان ہم احوال عصب کے ہمراہ کرینگے اور اکثر ایسے
جراحات کے تابع اعراض بد اور ردی ہوتے ہیں جس طرح کہ اکثر زخم کنارہ عضل کا تغیر لون اور سقوط نبض پیدا کرتا ہے اور سقوط نبض کے بعد تواتر اور
ضعف کے عارض ہوتا ہے اور نوبت غشی کی پہونچتی ہے اور قوت ساقط ہو جاتی ہے اور کبھی ایسے زخم کے بعد تشنج بھی پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح وہ زخم
جو نوک کے آگے نزدیک سعفہ یعنی اُس ہڈی کے جو بطور ڈھکنے کے واقع ہے پہونچے کہ اُس کے بعد یہی اعراض بد اور منکر پیدا ہوتے ہیں اور وہ اعراض
مہلک ہیں کیونکہ اکثر اُن سے جانبری ہوتی ہے اگر ایسے جراحات میں جو عضل پر واقع ہوں تشنج واقع ہو سکے اس عضلہ کو عرض میں قطع کر دینا چاہیے اور اُس کے
عمل کے بطلان پر راضی ہونا چاہیے لیکن جب تک اصلاح تشنج کی ہو سکے اس تدبیر میں تاخیر کرنی چاہیے خواہ اگر اختلاط عقل کی تدبیر کسی اور
تدبیر سے ممکن ہو عضلہ کو قطع نہ کرینگے یہی حال رکبہ یعنی زانو کے جراحت کا ہے اور یہی ضرر اُس سے بھی متوقع ہوتا ہے اور کبھی احتیاج خنق صلیبی
کی ہوتی ہے یعنی اس شکل کا + چاک اور ضیاء مقتضی کی ہوتی ہے کہ اسکے اورام اور قروح میں فصد اور اسہال سے مدد چاہیے اور التحام کو منع کریں تاکہ
دونوں سرے بخوبی مل جائیں اور پھر تدبیر التحام کی کریں **ادویہ منبت لحم اور ادویہ خاتمہ اور اکالہ کا بیان** دوائے منبت لحم وہی ہے جو خون
صحیح کو بستہ کر کے گوشت بنا دے اگر ایسی دوا میں تجفیف زیادہ ہو خون کے درد کو موضع جراحت میں روکے پس مادہ گوشت بننے کا پیدا نہ ہوگا اور
اگر دوا میں قوت جلا کی زیادہ ہوگی خون کو رقیق اور سائل کر کے جو مادہ موجود لحم ہے اُسے مفقود کر دیگی لہذا واجب ہے کہ اس دوا میں نہ جلاء شدید
ہو اور نہ زیادہ تجفیف ہو بلکہ ایک حد معین پر تجفیف بھی ہو اور کسیقدر جلا بھی کہ ریم وغیرہ کو پاک کرے اور نہ زیادہ قبض معتدبہ کی ضرورت نہیں ہے
اور حرارت اور برودت میں یہ دوا بقدر احتیاج جراحات اور قرحہ کی محتاج ہے اگر حرارت زائل ہونے والی ہو علاج بالتقلید کریں کہ زوال ہو جائے
اور اگر جراحت غیر زائلہ ہو یعنی اُسکا زوال بقدر معتدبہ ہوتا ہو بلکہ کسیقدر باقی رہی ہو اُسکا علاج بالمثل اور بالشاکل کرنا چاہیے کہ حار کا حار سے اور
بارد کا بارد سے اور نہ تاثیر دوا کی مراعات بھی واجب ہے یعنی جس مقام پر اور جس موضع پر دوا لگائی گئی ہو اُسکا حال بھی ہر وقت ملحوظ رہے اسلیے کہ اگر با فراط
استعمال ہوگا خرابی مزاج عضو کی زیادہ ہو جائیگی ادویہ ملحمہ وہی ہیں جو زخم کی دونوں بازوؤں کو اگر پھیلی ہوں ملا دیں اور اُس دوا کو زیادہ احتیاج تجفیف
اور حل کی زخم میں نہیں ہوتی فقط زخم کے سطح میں اثر کرے کہ بوجہ اُسی مداومت اور تری کے جو کہ جوہر سطح میں اور دونوں سروں میں زخم کے ہو وصل
پیدا کر دیتی ہے اور اگر کسیقدر خون موجود ہو یہ دوائے ملحم خون کی تجفیف کرکے اسقدر خون جو لصاق زخم کے واسطے کافی ہو چھوڑ دیتی ہے
اور تجفیف خون کی اتنی جلد کرتی ہے کہ تقیح نہیں پڑنے پاتی اور یہ بات اس دوا سے جب ہی ممکن ہوتی ہے کہ قوت تجفیف کی اُس میں زیادہ ہو لیکن ضرور
ہے کہ اُسمیں قوت جلا کی نہو اسلیے کہ جلا اور التحام میں ضد ہے وجہ یہ ہے کہ غرض اس دوا کے استعمال سے یہ ہے کہ جو خون موجود اور حاصل ہے اُس میں لیس
اور چپک پیدا کرے اور جالی دوا سے یہ خون رقیق ہو کر بہ جائیگا۔ اور جس مادہ کے پیدا ہونے سے اُمید چسپیدگی کی ہے وہ مادہ کم ہو جائیگا اور وہ خون
جس سے وہ مادہ پیدا ہوتا ہے وہ بھی کم ہو جائے گا یہ دوائے ملحم تجفیف کے نقصان کی محتاج نہیں ہے جیسے کہ منبت لحم کو اس کی حاجت ہے اسلیے
کہ منبت لحم کو حاجت یہ ہے کہ مادہ سیلان کرکے اُسکی طرف آئے اور تجفیف اس سیلان کو منع کرتی ہے اور دوائے ملحمہ محتاج مادہ کی نہیں ہے
بلکہ جو مادہ موجود ہے اُسی میں اثر کرتی ہے لہذا اُس کو تجفیف قوی اور قبض اندک کی حاجت ہے جو دوا مدمل اور خاتم ہے یعنی زخم میں پیپڑی پڑنے کی
غرض سے مستعمل ہوتی ہے اُسے احتیاج قبض کی ان دونوں سے بھی زیادہ ہے اسلیے کہ اس دوا کو حاجت خشک کرنے اس شے کی ہے جو بالطبع خشک
ہے یعنی جلد میں جو رطوبت زخم کی ہے اسکے خشک کرنے کے بعد جلد میں بھی جب خشکی پیدا ہوا اُس وقت تک اس دوا کو فعل تجفیف کرنا پڑتا ہے اور رطوبت

غریبہ اور رطوبت اصلیہ دونون کو فنا کرنا اس دوا کو لازم ہوتا ہے اور وہ تینوں اقسام فقط رطوبت غریبہ کو خشک کرتے ہیں اور رطوبت اصلی میں اسی قدر خشکی پیدا
کرنے کی اُن کو ضرورت ہے کہ چسپیدگی پیدا ہو اور قوام غلیظ ہو جائے اور جوہر اصلی رطوبت مین کمی نہ ہونے پائے جو دوا کا کام ہے۔ اور گوشت زائد
کے واسطے خواہ کم کرنے کی غرض سے مستعمل ہوتی ہے اس مین جلا کی زیادہ ضرورت ہے زخم وغیرہ کا چاک کرنا کھولنا کیواسطے جالینوس کا قول
یہ ہے کہ زخم کا جو مقام زیادہ بلند ہو اسی جگہ سے چاک کرنا چاہیئے اور جو مقام رگیک خواہ رقیق اور ٹیلا ہو وہان پر چاک کرنا چاہیئے اور شگاف
کا منہ اسطرف ہو جدھر مادہ پیپ وغیرہ جاری ہو کر نکل جائے اور اسکی نکاس اسفل کی طرف ہونی چاہیئے جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے۔ اور
چاک کرنے مین استرہ کا خیال ہے کہ جو شکل اور جیسی اس عضو مین ہین اُن کو بچا کر اور اُلٹے اور سیدھے تورب کا بچاؤ جیسا اوپر مفصل بیان
کر دیا ہے سب اچھی طرح ملحوظ رہین اور خراجات اور پھوڑے چاک کرنے مین جو شروط اور قواعد لکھے گئے اُن کو دوبارہ لکھنے کی
کیا ضرورت ہے سوائے اُن مقامات کے جن کو ہم نے مستثنیٰ کر دیا ہے کہ وہان ضرورت اس حفاظت کی نہین ہے اور سب جگہ ضرور ہے کہ قواعد کا لحاظ رکھین
ہان البتہ اربیہ یعنی کش ران اور زیر بغل مین چاک اسطرح پر کرین کہ جلد کے ہمراہ کسیقدر اندر دار بھی چاک کا اثر پہونچ جائے بعد ازان اُسپر مجففات
ایسے رکھین جن مین لذع نہ ہو اور وہ مجففات جلد اول ادویہ مفردہ مین بخوبی اور تفصیل تمام ہم نے لکھ دیئے ہین۔ دقاق کندر ایسے وقت کندر سے
افضل ہے اسلیئے کہ دقاق کندر مین قبض بہت زیادہ ہے جراحات اور زخم کا علاج اگر چاک کرنے کے ذریعہ سے کرین افضل یہ ہے کہ پانی
اس مقام پر نہ لگنے پائے اور اگر مریض کو بے استعمال کیئے ہوئے چارہ نہ ہو جیسے حمام وغیرہ بس واجب ہے کہ زخم کو مرہم وغیرہ سے چھپا لین تاکہ
اثر پانی کا زخم تک نہ پہونچے خواہ تیل مین کپڑا ڈبو کر زخم کے اوپر رکھ لین جو آب حمام اور رطوبات حمام مین اور پانی مین حائل ہو خواہ کوئی اور حیلہ
اور تدبیر جسطرح ممکن ہو اسے کرین تدبیر اُن زخمون کی جن مین ورم اور درد ہو ایسے جراحات اور زخم محتاج نرمی اور تسکین کے ہوتے ہین۔
اور اسکا اعتقاد بالجزم کرنا چاہیئے کہ اندمال جراحت کا بدون تسکین ورم کے نہین ہو سکتا ہے اور تسکین اُسی چیز سے ہوگی جسمین اول تبرید اور
تجفیف ہو اور اس اثر کے بعد دوسرا اثر ارخا کا بھی اس دوا مین موجود ہو۔ اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ ایسے جراحات کا علاج مجملاً وہی ہے کہ اورام
کا علاج جسطرح ہوتا ہے اور خاص علاج ایسے زخمون کا از سر تا پا ایسا جسکا نفع عام ہے اور جملہ اعضا مین فائدہ اُسکا یقینی ہے یہ ہے کہ ایک انار شیرین
لیکر شراب عفص مین اُسے پختہ کرین اور موضع مجروح کے اوپر ضماد کرین واجب ہے کہ حال ورم کا بغور تامل دیکھین کہ انجام کار اُسکا کس طرف ہونے والا ہے
مثلاً اگر مرہم سیاہ کا استعمال کرین اور اُس کے استعمال سے سرخی اُسکی بڑھتی جائے اور چھالے پیدا ہونے لگین اسوقت مبردات کی طرف زیادہ
مائل ہونا چاہیئے اور مرہم ابیض کا استعمال مناسب ہوگا اور اگر پہلے خواہ بعد استعمال مرہم اسود کے استعمال مرہم ابیض کا کیا ہو اور ترہل خواہ صلابت زخم
کی بڑھتی ہو پھر استعمال مرہم اسود کا کرینگے **جراحات احشا ظاہری اور باطنی کی تدبیر کلی کا بیان** باطن مین کسی عضو کے شق ہونے کا خواہ
پھٹ جانے کا اگر احتمال ہو اُس کے علاج کی غرض یہ ہے کہ پھر سے التحام ہو جائے اور اندر کی طرف خون منجمد نہ ہونے پائے اور نزف خون
بطرف خارج کے بھی نہ ہونے پائے پہلے دو غرض کے پورا کرنے کے واسطے اگر طالیس یعنی خشخاش زبدی کو سرکہ مین پختہ کر کے استعمال کرین برگ
ہو جائے گا یا قنطوریون کبیر ایک درہم خوراک اختیار کرین جب بھی مراد حاصل ہوگی اور گل مختوم ایسی شے ہے کہ اُسکے استعمال کے بعد پھر دوسری
دوا کی احتیاج باقی نہین رہتی۔ اور تیسری غرض یعنی منع نزف الدم کے واسطے ڈیڑھ دانگ بزر البنج ماء العسل کے ہمراہ استعمال کرین خواہ وہ
جملہ ادویہ جو باب نزف الدم مین مذکور ہو چکین اُن مین سے جسے چاہین اختیار کرین جو زخم اور شگاف ظاہر مین ہو اُسکے واسطے قول بقراط عالم کا یہ ہے
اگر مراق بطن کو پھاڑ کے بعض امعا باہر نکل آئی ہو اُسوقت پہلے اس بات کو جاننا چاہیئے کہ امعا کیونکر آپس مین ملائی جائینگی اور ان کے انضمام

کی کیا تدبیر ہو اور اُن کے اندر لیجانے کی کیا صورت اچھی پیدا ہو سکتی ہو اور اگر ثرب یعنی پردہ خاص باہر نکل آئی ہو اُسوقت اُس کی تدبیر مین خیال یہ ہو
یہ ہو دیکھیں کہ استوار بندش سے اسکی بندش مناسب ہو یا نہیں اور اس بندش سے جراحت مین اتصال ہوگا یا نہ ہو گا اور ٹانکے لگانے کی گنجائش ہو یا
نہیں جالینوس نے تشریح مراق کو ذکر کیا ہے اور ہم نے بھی تشریح مین اُسکا بیان کر دیا ہو جالینوس کا قول تو یہ ہو کہ بموجب بیان مذکور تشریح کے
مناسب یہی ہو کہ اگر موضع بہرہ یعنی وسط بدن مین خرق اور شگاف عارض ہوا ہے موضع خصرین مین ٹانکے لگانا خواہ اور تدبیر کرنا کمتر خطرناک ہو اور
خصرین دونون جانب واقع ہے اور بائین طرف مین بقدر چار انگشت کے بہرہ یعنی درمیان جسم سے واقع ہین۔ جالینوس کہتا ہو اگر شق موضع بہرہ مین
واقع ہوگا ضرور امعا بھی نکل آئین گے اور امعا کا پھر اندر کی طرف پھیرنا ضرور دشوار ہوگا اسلیئے کہ امعا کو جو چیز روکے ہوئے تھی وہی دو عضلے تھے
جو طول بدن مین اُترے ہین سینہ سے تا استخوان عانہ اور اسیوجہ سے جب تک عضلہ بھی ان دونون مین سے منحرف اور کج ہو جائے گا بعض امعا بطرف
خارج کے ضرور نکل آئین گی اور امعا کے باہر نکل آنے سے شگاف اور زخم مین تنو اور بلندی پیدا ہوگی اسکی وجہ یہ ہو کہ جو عضلہ خصرین مین ہو اُس کی تنگ
گیری سے یہ رگ جہوٹی تھی اور وسط مین کوئی اور عضلہ قوی ایسا نہین ہو جو اسے روک سکے پھر اگر ایسے اسباب آمادہ اور مہیا ہون کہ جراحت عظیم ہو جائے
چند امعا باہر نکل آئین گے اُسوقت اُنکا اندر داخل کرنا اور اپنی اصلی جگہ پر واپس کرنا بہت دشوار کام ہے اور چھوٹے چھوٹے زخم مین بھی اگر
ادخال امعا کا بہت جلد نہ کیا جائے پھول کر غلیظ ہو جاتے ہین اُس کی وجہ یہ ہو کہ جسقدر ریح پیدا ہوتی ہو اُسی کے پیدا ہونے سے زخم پھول جاتا ہو اور
اسیوجہ سے خرق اور شگاف اندر داخل نہین ہوتا اسیوجہ سے اہل جراحات نے یہی ہو کہ باوجودیکہ مراق کو اُسنے پھاڑ ڈالا ہو مگر بقدر اُسکی عظم اور صغر مین
مستدل ہو۔ پھر جالینوس نے کہا ہو کہ ایسے زخم کا علاج محتاج چند اشیا کا ہو پہلے تو امعا کو اندر کی طرف پھیر لیجانا اور جو آنت باہر کسیطرف
نکل آئی ہے اُسے اپنی خاص جگہ پر پہونچا دینا چاہیئے۔ دوسرے یہ ہو کہ بعد اُسکے کہ اُس کو اپنے اصلی مقام پر پہونچا دین ٹانکے لگا کر تیسرے یہ کہ بعد
ٹانکے لگانے کے اُسپر دوائے موافق اور مناسب لگائین چوتھے اس امر کا خیال رہے کہ پوری کوشش کیجائے کہ اعضائے شریف کو اُن تدبیرات
کی وجہ سے کسیطرح کا ضرر خواہ ایذا نہ پہونچے اب مین کہتا ہون کہ اگر زخم بوجہ چھوٹے ہونے کے ایسا ہو کہ جو آنت باہر نکل آئی ہو وہ اندر پھیر
نہ سکے اُسوقت معالج پر واجب ہو کہ تحلیل ریح کی کرے جس سے نفاخ پیدا ہوا ہے یا اُس شگاف کو بڑھا دے اور ریح کا تحلل کر دینا
زخم کے بڑھانے سے بہتر ہو اگر قدرت تحلیل پر ہو آنت کے پھول جانے کا سبب برودت ہوا کی ہو اسوجہ سے واجب ہو کہ اسفنج کاٹ کر آب گرم مین
ڈبو مین اور نچوڑ کر سینک کرین شراب خالص کے ذریعہ سے اگر تکمید کرینگے ایسے موضع پر وہ بھی نافع ہوگی اسواسطے کہ شراب مین تسخین پانی کی تسخین
سے زیادہ ہو اور امعا کو قوت بھی دیتی ہو پھر اگر امعا متحلل نہ ہو اور یہ علاج کچھ اثر نہ کرے اُسوقت زخم کے بڑھانے کی تدبیر کرنی چاہیئے اور
بہت مناسب آلہ جس سے زخم کو بڑھائین وہ آلہ ہو جو بنام سیطلوا صمیر معروف ہو اور وہ چھریان اور چاکو جو چاک کرنے کے واسطے جراح لوگ
بہت تیز بناتے ہین اور اسطرح جن کے دونون سرے بہت تیز ہوتے ہین اُن سے حذر کرنا چاہیئے بہت مناسب شکل مریض کی کھڑے کرنے کی
بشرطیکہ جراحت نیچے کے دھڑ مین ہو یہ شکل ہو کہ اُسے اُلٹا کھڑا کرین اور اگر زخم اوپر کے دھڑ مین ہو اُسکے ٹھہرانے کی شکل سیدھا کھڑا رہنا اور
دونون صورتون مین غرض اصلی مریض کے ٹھہرانے کی یہی ہو کہ جو آنت باہر نکل آئی ہو اُسپر اور امعا کا بوجھ نہ پڑنے پائے جب اس غرض پر اطلاع
حاصل ہوئی واضح ہو کہ اگر زخم داہنی جانب ہو گا مریض کو بائین جانب سیلان ضرور کرنا چاہیئے اور اگر زخم بائین ہو داہنے شق کی
سیلان ضرور چاہیئے یعنی جانب زخم کے اوپر اور خلاف جہت مرکز ثقل مین ہونی چاہیئے اور یہ قاعدہ جمیع اقسام جراحات مین عام ہے اور عظیم نفع
ہے اور آنت کا اسی مقام پر محفوظ رہنا جس موضع سے اُسے خصوصیت ہو لیکن نہ کہ وہ اندر کی طرف داخل کر دیجائے بشرطیکہ جراحت عظیم

ہواس بات کے پورے ہونے کے واسطے ایک چوڑی رسن خواہ تسمہ چمڑے کا درکار ہوگا اور اس سے غرض یہ ہے کہ مقام اس جراحت کا باہر سے ہاتھ مین
گرفت کرکے دونون سرے زخم کے ملا دینے چاہیئے کہ دونون کو یکجا کرکے جسقدر ضرورت ہو تھوڑا تھوڑا کھولتے جائین اور آنت کو اندر داخل
کرتے جائین خواہ ٹانکے لگاتے ہین اور جہان ٹانکے لگا چکے ہین اُسے بھی زور سے گرفت کیئے رہین ایسا نہ ہو کہ ٹانکا ٹوٹ جائے خواہ ڈھیلا
ہوجائے تا اینکہ تمام زخم کے ٹانکے لگ جائین اور باستواری خیاطت سے فراغ حاصل ہو اگر تسمہ وغیرہ سے بندش نہوگی یہ صفائی اور
درستی نہ حاصل ہوگی۔ اب مین اندر کے ٹانکے لگانے کی ترکیب عمدہ بیان کرتا ہون کہ سطور سے زخم اندرونی کا سینا اور ٹانکے لگانا بہت عمدہ
اور بخطر ہے پس کہتا ہون کہ چونکہ غرض اصلی خیاطت اور ٹانکے لگانے سے یہی ہے کہ مابین صفاق و مراق کے وصل پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ابتدا
دوخت اور ٹانکے لگانے کی اسطرح پر کرنی چاہیئے کہ باہر سے سوئی اندر کی طرف و بائین اور ہر ایک ڈوب کی ابتدا باہر کی طرف سے کرین
جب سوئی ڈوب جائے اور اس عضلہ تک پہونچے جو طول بدن مین سیدھا ہو پہونچا ہے اُسوقت کہ پردہ کا دوسرا جو ہی باڑھ کی طرف واقع ہے اُسمین
سوئی کو زیادہ نافذ نہ کرین بلکہ اُس سے نکال کر دوسرا سرا صفاق کا اندر سے لیکر سوئی کو اُسمین پیوست کرین کہ اندر ہی پھر دوسری باڑھ مین مراق کی
سوئی کی نوک داخل ہو اور باہر نکل آئے اور جسطرف زخم ہے اُدھر پورا ڈوب لگانا ضرور ہے یعنی جدھر زخم مائل ہے اُدھر کا سرا اور باڑ ٹانکے مین داخل
ہوجائے ایسا نہو کہ اُدھر اوچھا ڈوب ہو کہ اُسکے کھل جانے کا زیادہ خوف ہے اور پورا ڈوب صفاق کے اس جانب مین لگا کر باہر طرف جلد
کے سوئی کو نکال لائین اور دونون سرے کو مع اُس جلد بیرونی کے وصل کرین جدھر زخم کا میلان ہے پھر سوئی کو اندر کی طرف لیجائین اور دوسرا
سرا صفاق کا جو جانب مخالف میلان زخم کے ہے اُسے دوخت کرین اور اسیطرح ہر ایک ٹانکے کو پورا کرین کہ جسطرف زخم مائل ہے اُدھر کا سرا
صفاق کا اور جلد بہ نسبت دوسری جانب کے زیادہ ملاتے ہین اور اُسکی دوخت مین استحکام زیادہ ملحوظ رہے اور ٹانکے لگانے والے اس ترکیب
کو اپنے محاورہ مین کہتے ہین کہ ایک طرف زیادہ دبائے کہ ٹانکا گہرا لگے اور دوسری طرف اوچھا ٹانکا لگانا چاہیئے دو ٹانکے کے درمیان مین
فاصلہ مین تھوڑی کی تعداد یہ ہے کہ زیادہ فاصلہ نہونا چاہیئے بلکہ جسقدر رکھنے اور قریب قریب ٹانکے بطور بخیہ کے ہون وہی بہتر ہے چیز زیادہ
اتصال مین یہ ضرر ہے کہ چونکہ سوراخ روزن کے متصل ہون گے احتمال ہے کہ سب روزن ملکر ایک ہوجائے اور چاک سا پیدا ہو کر مادہ
دوخت کا برطرف ہوجائے یعنی سب ٹانکے کھل جائین اور دونون باڑھین الگ الگ ہوجائین جیسے بہت دور ٹانکے لگانے مین خوف یہ ہے کہ کوئی
وصل پیدا نہ ہوگا لہذا واجب ہے کہ فاصلہ مناسب چھوڑ کر ٹانکے لگائین جس ڈورے سے ٹانکے لگاتے ہین اگر سخت ڈور مفتولی ہوگا تو بعینہ سیلان
خون زخم اور وبذاتہ دوخت کے پھاڑ ڈالنے پر معین ہوگا اور اگر نرم ڈور نسل کچے تاگے کے ہوگا خود ہی ٹوٹ جائیگا لہذا ایسا ڈورا اختیار کرنا
چاہیئے کہ درمیان بٹے ہوئے اور بدون بٹے ہوئے کے ہو یعنی کسیقدر بٹ لین کہ اُسمین استحکام بھی پیدا ہو اور محض کچا دھاگا بھی نہو اسیطرح
اگر پوری جلد مین سوئی کو داخل کرینگے اگرچہ بچی جانے سے امن ہوگی لیکن زخم کے اندر خواہ باہر بہت سے اجزا ایسے رہجائینگے کہ اُن کا
التحام درست نہوگا اور بہت سے اجزا چھوٹ جائینگے کہ اُن مین فصل پیدا نہ ہوگا لہذا اسمین بھی جانب اعتدال ملحوظ رہے۔ جالینوس نے یہی
کہا ہے کہ زخم شکم کے ٹانکے لگانے مین غرض یہ ہے کہ صفاق مراق سے پیوند ہوجائے اسلئے کہ اُسکے التصاق اور پیوند ہونے مین دشواری ہوتی
ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ صفاق عضو عصبانی ہے بعض لوگ اسطرح پر ٹانکے لگاتے ہین کہ جو باڑھ مراق کے خارج کی طرف ہے اُسمین سوئی گذر دے
اندرونی باڑھ مین اُسے داخل کرتے ہین اور دونون کنارے صفاق کو چھوڑتے ہین اور پھر جب ڈوب پورا ہوگیا دوسرا ٹانکا لگاتے ہین اور کسی
ٹانکے مین صفاق کا کسیقدر حصہ شامل نہین رکھتے اور بعد ازان دوسری طرف سے صفاق مین بھی ایک ٹانکا جداگانہ اسطرح پر لگاتے ہین یعنی مراق

ٹانکے الگ الگ درصفاق کے لگاتے ہیں ایسا نہیں کرتے کہ چاروں تہ صفاق اور مراق کے یکجا کرکے ایک ہی ٹانکے میں داخل کرتے ہوں اور اسطرح
کی خیاطت اگرچہ ایک قسم کی ایذا پیدا کرتی ہے اور جب تک خیاطت سے فراغ نہیں ہوتا ہے زخمی کو تکلیف زیادہ اٹھانا پڑتی ہے لیکن نہایت درجہ کا استحکام
پیدا ہوتا ہے اور عوام جراح جو کہ چاروں تہ کو یکجا کرکے ایک ہی ٹانکا لگاتے ہیں گو وہ جلد لگا دیتے ہیں مگر اسطرح کی خیاطت میں ہی ضرر تعفن زیادہ ہو جاتا
جو ہم نے بہت متصل بخیہ کا حال بیان کیا ہے اُس میں بھی مظنون ہے جیسے بعض درزی کپڑا جوڑتا ایک ہی ڈوب میں سی دیتے ہیں کہ اس میں سخت کا بھی وہی
حال خراب نظر آتا ہے اور صفاق اور مراق کے الگ الگ سینے میں کبھی یہ فائدہ ہوتا ہے کہ صفاق مراق کے پیچھے چھپ کر اتصال محکم پیدا کرتی ہے۔ جراحی حکیم
کو ہے کہ بعد ٹانکے لگانے کے ادویہ لحمہ کا استعمال کرنا چاہیے۔ بندش کی حاجت ایسے جراحت میں زیادہ ہے اور صوف کو سرکہ اور روغن زیت
میں بھگو کر اسجیسی اور سفانیں پر اسطرح لپیٹیں کہ چاروں طرف سے لپٹ جائیں اور بعض ادویہ ملینہ سے (جیسے ادھان اور لعابات) زخمی کو
حقنہ دینے کی بھی ضرورت ہے۔ اگر جراحت امعا تک پہونچ گئی اور آنت نکلکر باہر ہو پہنچ گئی ہو اسکی بھی تدبیر وہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کی ہے مگر اسوقت
حقنہ شراب سود اور قابض سے کرنا چاہیے جو نیم گرم ہو خصوصاً اگر جراحت نافذ ہو کر معائے صائم تک پہونچی ہو کہ اسکے اچھے ہوجانے کا یقین
نہیں ہو سکتا اسلئے کہ جرم اسکا رقیق ہے اور رگوں کی اس میں کثرت ہے اور طبیعت معا صائم کی قریب طبیعت عصب کے ہے اور بکثرت انصباب
مرار کا اسپر ہوتا ہے اور حرارت اسکی شدید ہے اسلئے کہ معا صائم بہ نسبت اور معا کے جگر سے زیادہ قریب ہے اسکا زخم کیونکر اچھا ہو سکتا
ہے اور اسافل بطن کی جراحت میں ہم کو دوا کرنے اور تدبیرات کی جسارت اس جہت سے ہوتی ہے کہ ان مقامات کی طبیعت لحمی ہے اور لحم کا التصاق
اور جوڑ زیادہ ممکن ہے بہ نسبت عصب کے جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء میں کہا ہے کہ غرض معالج کی بروقت پھٹ جانے مراق بطنی مع صفاق کے
یہ ہونی چاہیے کہ اسمیں ایسے ٹانکے لگائے جائیں تاکہ صفاق اور مراق میں باہم اتصال پیدا ہو جائے اسلئے کہ یہ عضو عصبانی ہے اور التحام دیر میں
قبول کرتا ہے اور یہ غرض اسیطرح کے ٹانکے سے پوری ہو سکتی ہے کہ ویسے ٹانکے درست اور مضبوط لگائے جائیں جو ہم نے بیان کر دیئے ہیں
کہ ان ٹانکوں سے جمع اور چسپیدگی پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک ٹانکا دب جاتا ہے جب کہ مراق کیساتھ صفاق کی بھی درخت ہوتی رہے وہ کہتا ہے کہ جب کوئی
آنت باہر نکل آئے شراب سود قوی لا کر گرم کریں اور اسمیں صوف کو ڈبو کے آنت پر رکھیں تاکہ اسکا انتفاخ کم ہو جائے اور سمٹ جائے
اور اگر شراب مذکور دستیاب نہ ہو بعض اور سیاہ قابضہ جو بقوت قبض پیدا کرتے ہیں انھیں استعمال کریں اگر وہ بھی نہ ملیں فقط آب گرم سے تکمید
کرنی چاہیے تاکہ انتفاخ امعا کا برطرف ہو جائے اگر اسقدر نہ سکڑے کہ اندر داخل ہو سکے زخم کو زیادہ چاک کر دینا چاہیے بقراط نے کہا ہے
کہ اگر ثرب بطن بوجہ کسی جراحت کے باہر نکل آئے اگرچہ تھوڑی دیر باہر رہیگی مگر عفونت ضرور پیدا ہوگی اور ثرب میں یہ بات بہ نسبت اور معا کے
زیادہ ہے اور نیز بہ نسبت جگر کے اسلئے کہ معا اور اطراف کبد اگر دیر تک خارج میں ٹھہرینگے تا اینکہ برودت خارج بھی ان میں اثر کرکے انھیں
سرد کردے پھر بھی جب انھیں اندر کی طرف داخل کرینگے اور زخم پر جائیگا امعا اور اطراف جگر اپنی طبیعت اصلی کی طرف عود کرینگے اور ثرب کا
حال ایسا نہیں ہے اگر تھوڑی دیر بھی خارج میں ٹھہرے گی اور پھر اُسے اندر کرینگے جو مقدار باہر آئی ہے وہ ضرور متعفن ہو جائے گی اسیواسطے
اطبائے یہ تجویز کیا کہ جسقدر باہر نکلتی ہے اُسے فوراً کاٹ ڈالتے ہیں اور جو مقدار باہر نکل آئی ہو اسکو ہرگز اندر کی طرف داخل نہیں لیجاتے
اگر کسی کے ثرب میں اس خاصیت کے خلاف عدم تعفن بعد ادخال اندرون کے پایا جائے بہت قلیل اور نادر ہوگا اور غالب یہی ہے کہ ایسی
خاصیت پائی جائے اگر ثرب کی کوئی مقدار باہر نکل آئے اُسوقت معلوم کرنا چاہیے کہ قابل کاٹنے کے ہے یا نہیں اور اسکا زخم قابل ٹانکے لگانے
کے ہے یا نہیں اور اگر سیا جائے تو کیونکر درخت کریں پھر اگر زخم بطن میں یعنی وسط بطن میں ہو وہ زیادہ خطرناک ہے اسواسطے کہ اسجگہ اطراف ان

عضلات کے ہین جو شکم پر پوشیدہ و پڑے ہین اور شکم اُس سے بندھا ہوا ہی اور اگر زخم حضرتین مین ہو اور حضرتین دونون جانب مین سطحون کے داہنے اور بائین بعد در
چار انگشت کے واقع ہین یہ زخم سہل ہے کہ اس مقام مین اطراف عضل عصبیہ مین کوئی شے نہین ہوتی ہی لیکن موضع بھر کے ٹانکے لگانے بھی نہایت
دشوار ہین اسلئے کہ اکثر معا اونچی ہو جاتی ہی یا باہر نکل آتی ہی اس مقام کے پھٹ جانے سے اور اُسکا اندر کی طرف دوبارہ دشوار ہوتا ہی وجہ دشواری
کی یہ ہی کہ معا کو جو چیز ملائے اور گرفت کئے ہوئے تھی وہ بھی دو عضلے تھے جو طول بطن مین دراز ہوئے ہین اور خود تھی پان اور سینے سے رکب تک یعنی
استخوان عانہ تک اُترتے ہین سیو اسلئے جب اس مقام مین جراحت واقع ہوتی ہی اُن عضلات کو قطع کر دیتی ہی اور اوپر نا ہونا معا کا اشد ہوتا ہی اسلئے
کہ جو عضلہ حضرتین اس معا کو گرفت کرتا ہے وہ یہی ہی اور جب یہ کٹ گیا پھر کوئی عضلہ کہ جو تقویت امساک عضلہ کو کرے باقی نہین رہتا پھر اگر باوجود کٹ جانے
اس عضلے کے جراحت بھی عظیم ہو ضرور ہی کہ چند معا باہر نکل آئین اور اوپچے بھی ہو جائین اُنکا اندر کی طرف داخل کرنا بہت ہی دشوار ہوگا **کیفیت
جراحت کی بندش کی** اب زخم ظاہری اور شگاف کے بندش کا بیان ہم کرتے ہین اگر ارادہ یہ ہو کہ زخم اور شگاف مین التحام پیدا ہو وہ ترکیب
کرنی چاہیے جو ایک عالم نے اس صنعت کی بیان کی ہی اس عالم کا یہ قول کہ اگر اسکو خواہش ہو کہ ایسا زخم اور شگاف ملتحم ہو جائے بشرطیکہ زخم بڑا
نہ ہو اور شگاف بھی زیادہ واقع نہ ہوا ہو ایک ہی سنگر و اگر دلپیٹ دینی چاہیے اور اگر زخم اور شگاف عظیم ہو اسکی بندش کے واسطے رفادہ مثلث
درکار ہی اگر مقام بھر زخم کا متصل ہو اور خالی جگہ ہو باوجود بندش مثلثی کے خیاطت اور ٹانکے لگانا بھی ضرور ہی اور بندش بطور مثلث کے نہایت عمدہ
ہے بہ نسبت رفادہ مربع کے تمام اقسام مین جراحت اور شگاف کے اسلئے کہ بندش بطور مثلث کے بقدر چاک اور شگاف کو کھینچتی ہے اور ایسی
بندش اس صورت پر ہوتی ہی X اور ▽ اور بندش بطور مربع فقط شگاف اور چاک کو یکجا کرتی ہی چاہیے کہ چاک کا خط مستقیم درمیان دونون
مثلثون کے ہو اور دونون رفادہ بشکل مثلث کے ان مین سے فرض کرو ایک ب ہی اور دوسرا ج ہی یہ دونون درست باندھے جاتے ہین
اسی شکل پر جو اوپر لکھی ہوئی ہی پھر جسوقت بندش اس موضع کی درست ہو جائے اور دونون سرون سے رباط کی استواری ہو اس صورت مین گرفت
رباط کے موضع شگافتہ کی بہت مستحکم ہوگی بہ نسبت اُسکے کہ بندش مربع ہوتی ہو اسلئے زخم کے ملانے کے واسطے سوائے دوسرے والے رباط
کے اکہرا جائز نہین ہی اور انھین رفادہ کو مثلثہ کہتے ہین اور شکل بندش کی یہ ہی جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء مین لکھا ہی کہ ایک شخص کے ایسا زخم کاری
لگا تھا کہ اسکا غار قریب ربہ کے ہو پہنچا تھا اور زخم کا منھ قریب کیچہ تھا جالینوس کہتا ہی کہ ہم نے اس زخم کو بعد ان چاک کرنے کے اچھا کیا ہی
اس تدبیر سے کہ اسکے رکبہ کے نیچے تخاذ یعنی آلہ آہنی کہ جس سے زمین کو پھاڑتے ہین جیسے قلبہ خواہ پھاوڑا وار رکھکر رکبہ کو اونچا کر دیا اور اتنا
سیدھا کیا کہ اس زخم کا منھ اونچا ہو گیا اور بسہولت یہ تدبیر واقع ہوئی اسیطرح ہم نے بہت سے زخم ساق اور ساعدین تھے اُن کو بھی بآسانی
اچھا کر دیا پھر جالینوس کہتا ہے جو تجربہ اور مشاہدہ کریگا اُسے بیشک معلوم ہو جائے گا کہ جو زخم ایسے گئے ہین کہ اُن کا خون مدہ ہونیکا محتاج ہوتا ہی
یعنی اُن کی صحت موقوف اس بات پر ہی کہ مدہ پڑے تب صحت پیدا ہوگی پس خون کا اندر اُس زخم کے ٹھہر رہنا تاکہ کل رطوبت جسقدر اس مقام
پر ہی بطرف مدہ کے متغیر ہو جائے بہت عمدہ ہی اور تغیر حالت زخم کے واسطے بسرعت مؤثر ہی۔ اور جو زخم زیادہ پھیلے ہوئے اور کھیسے ہوئے
ہون پہلے اُن کی ایسی بندش کرنی چاہیے کہ دونون سرے آپس مین مل جائین ہان اگر سِرون کے ملانے سے وجع شدید پیدا ہو اُسوقت
البتہ یہ تدبیر مناسب نہین ہوتی خواہ اگر زخم مین ورم پیدا ہوا ہو کہ وہ بھی بندش سے بہت وجع پیدا کرینگے اگرچہ بندش نرمی سے بھی
کیجائے پھر بھی وجع ضرور پیدا ہوگی یا کوئی عضلہ عرض مین ٹوٹ پھٹ گیا ہو کہ وہ بھی جمع نہ ہو سکے گا بلکہ اُسکے اندر ایک فتیلہ رکھین گے
اس خوف سے کہ ایسا نہو قبل زخم کے بھرنے کے جلد مین التحام اور وصل پیدا ہو یعنی عضا۔ کا زخم ہنوز بھرنے نہ پائے اور جلد مندمل

ہوجائے اور اندر چیپ رہ جائے۔ پھر جالینوس کہتا ہے کہ یہی حال ہے کہ جسوقت ہم جلد سر کو چاک کریں اور بیچ میں دونوں سروں کے کوئی شئے
ایسی رکھیں جو اُس چاک کو بھرے زخم کے دونوں سروں کے جلد بطرف اندرون فرصہ کے شق ہوتی ہے اُسوقت ایسی بندش کی حاجت ہوتی ہے
جو اُسکو باہر کی طرف کھینچ لائے۔ اگر جراحت طول میں واقع ہو اُسوقت اکہری بندش کافی ہوتی ہے اور زخم کو بہت استحکام کے ساتھ جمع کرتی
ہے اور اگر جراحت عرض میں ہو احتیاج ٹانکے لگانے کی اور سینے کی ہوگی اور جسقدر زخم گہرا ہو اُتنا ہی ٹانکا گہرا لگانا چاہیے اور ٹانکے کا گہرا
لگانا بہ نسبت زخم کے بڑھانے کے بہت اچھا ہے۔ پھر جالینوس کہتا ہے کہ ہم بھی باضطرار زخم کے بڑھانے کی طرف محتاج ہوتے ہیں
جبکہ وہ جراحت نیچے کی طرف ہو اور ہم کو خوف ہو کہ اگر اُسکو کھول نہ دینگے تو اوپر کی جانب اس زخم کی بھر جائے گی اور اندر کی طرف چیپ
باقی رہ جائے گا خواہ بروقت زخم رسیدہ ہونے کے عضو مجروح کے ایسی شکل ہو کہ اگر اپنی اصلی ہیئت پر عود کریگا اس سے نکلنا اور روان ہونا
مدہ کا ممکن نہوگا اور نہ اُسکے اندر کوئی دوا داخل ہو سکے گی اور اگر اس شکل پر اُسکو رکھیں جس شکل پر زخمی ہوا ہے درد کا ہیجان ہوگا بایں لحاظ ہم
مضطر اسکے چاک کرنے کی طرف ہوتے ہیں اور بطور مناسب زیادہ چاک کرنے میں گو بعلاً اسقدر ضرور یاد رہے کہ جو زخم عضلہ کے عرض میں واقع ہو اُسکی دونوں
باڑھوں میں جدا اور فاصلہ زیادہ ہوتا ہے اور اسیوجہ سے دونوں سروں کے خوب ملانے اور وصل کرنے کی حاجت زیادہ ہوتی ہے اور اہتمام شدید
درکار ہے ایسے زخم کی تدبیر میں اور بیشتر بدون خیاطت اور ٹانکے لگانے کے چارہ نہیں ہوتا ہے اور بجز ان استعمال مادہ مثلث کے جو اوپر مذکور ہوچکا اسکی
درستی ممکن نہیں ہوتی ہے خصوصاً اگر ایسے زخم کا وقوع موجب نقصان لحم کے ہو اور جو زخم طول میں واقع ہوا ہے اسقدر حاجت شدید بطرف اہتمام کے نہیں
ہوتی ہے اور دوا ملحمہ جراحات کے ایسی دواؤں کا بیان ہم نے بخوبی کردیا ہے اور اُن کی قوت اور موضع اتصال کو بھی بیان کر دیا ہے اسمیں کچھ شک نہیں ہے
کہ جو دوائے ملحم خشک جو رکھی جاتی ہے بطور ذرور کے اُسکا زیادہ قوی ہونا درکار نہیں ہے بہ نسبت دہان اور قیروطی کے اور دہان اور قیروطی کی طرف
حاجت اس جہت سے ہے کہ خشک دوائیں خصوصاً جیسے مردار سنگ خواہ اور دوا یہ محض قعر زخم میں در نہیں آتی ہیں اور نہ مسامات میں در آتی ہیں جب
مرہمیں اور دیگر قیروطی بنائیں اب تک اثر آسانی اندر تک پہونچ جائیگا اور سیلان ہیں کا جہانتک اس دوا کو پہونچنا ضرور ہے وہاں تک پہونچا دیگا یہ ادویہ
ملحمہ کبھی از قسم معدنیات کے ہوتی ہیں اور کبھی نباتات کے قسم سے ہوتی ہیں اور کبھی از قسم حیوانات کے ہوتی ہیں اور ہر قسم میں سے ہر طرح کی دوا ہوتی ہے یعنی نباتات
میں شاخ اور برگ اور بیج اور تخم اور حیوانات میں ہر عضو خواہ تمام اعضا علی ہذا القیاس معدنیات میں سے جیسے سفیدہ روغن آس میں یا در مرہم میں داخل کریں اور نباتات
میں اوراق یعنی برگ بلوط اور کا ضماد کریں خواہ ورق بید سادہ کو اور ورق کرنب اور برگ درخت سیب اور پوست ریشہائے باریک درخت سیب اور برگ بارتنگ اور
برگ خلفہ سرکہ یا اکثر وسیسی شراب میں بھگو کر استعمال کریں خصوصاً برگ صنوبر تر اور پوست ریشہائے باریک اُسکے اور برگ سرو اور اُسکی شاخیں اور برگ قسطالو
ہمراہ شہد کے صمغ میں علک البطم بالتخصیص جبکہ زخم قریب اعصاب کبیرہ کے ہو۔ ثمرات و حبوب میں جوز تازہ پانی میں پیسکر اور نمک یا شراب کو برگ حماض
اور برگ چقندر یا کاہو کی پتی خواہ امرود جنگلی کی پتی میں جوش دیں اور اُسمیں اتنا فائدہ زیادہ ہے کہ مانع نزلہ بھی ہے اور جوز السرو اور ثوم طلا کرا اور غبار آسیا
اور موئے سوختہ خصوصاً نشاستہ کے واسطے ہمراہ موم اور روغن گل کے پھولوں میں جیسے بندھی ہوئی کلی زعفران اور گیاہ ذنب الخیل خصوصاً اگر قریب بہ خشکی
عضو کے جراحت واقع ہو خواہ نزدیک تخمہ کے ہو یا عضلات کے سروں کے قریب زخم پڑ گیا ہو حیوانات میں جیسے کا دودھ ترش ہے الصاق زخم اور جراحات
عظیمہ کا کرتا ہے مرکبات میں دوائے مارد فسل اور دوائے ذہبی اور دوائے سقولا دس اور دوا الکلاف ہمراہ شنگلطرا شنیع کے اور مرہم کتان ادویہ مدملہ اور خاتمہ
جراحت وغیرہ کے ان دواؤں کے طبائع اور اوصاف کا بیان بخوبی ہوچکا ہے اور یہ بھی معلوم ہوچکا ہے کہ ان دواؤں میں اتنی قوت درکار نہیں ہے جسقدر مرہم میں
ہونی چاہیے اب جاننا اور جاننا چاہیے کہ اس طرح کی دوائیں اسوقت استعمال کیا کریں جبکہ گوشت سخت کی جلد بخوبی برابر ہو جائے جو گوشت نرم ہے کبھی برابر ہوتا ہے اور

کبھی زیادہ بھی ہوجاتا ہے لیکن جب اُسمین خشکی پیدا ہوتی ہے جو بیچ کی طرف اُتر جاتا ہے اور جلد کو چھوڑ دیتا ہے بلکہ ایسی ادویہ کو اُس گوشت مین استعمال کرنا چاہیے جس کی نسبت گمان غالب اور اطمینان ایسا ہو کہ اگر خشکی پکڑ لائے گا جلد کے برابر ہوجائیگا اور اس بات کی شناخت بذریعہ حدس اور تجربہ کے ہوتی ہے اور جراح کامل کو زیادہ وقت اُس کی شناخت مین نہین ہوتی لہذا واجب ہے کہ دوائے مدمل کا استعمال قبل ایسے وقت کے کرین زخم مین گوشت نیا پیدا ہوا ہو ورنہ پیدا ہوا ہو کہ اندمال زخم کا خوب ہوجائے اس واسطے کہ دوائے مدمل کا یہی اثر ہے کہ لحم کے حجم مین زیادتی پیدا کرتی ہے تا ایک شئ مندمل ہوجائے اور قوت طبعیہ مین بھی زیادتی کرتی ہے اور اسی زیادتی کے ذریعہ سے درجہ اندمال تک گوشت کو پہونچاتی ہے بلکہ اس دوا کے استعمال مین یہ شرط ملحوظ رہے اور ایسے وقت اتنی قوت کی استعمال کیجائے کہ جب یہ دوا خشکی پیدا کرکے اپنا فعل خاص کر رہے تب اُسوقت طبیعت بقدر گوشت پیدا کرے جو مقدار ضروری ہے اور خشکی پیدا ہونے سے دوائے مدمل اپنے انتہائے فعل کو پہونچ جائے تاکہ جلد اور گوشت دونون ساتھ ہی اس کیفیت پر درست ہون کہ دونون برابر اور ساتھ ہی سطح عضو مجروح کو درست کردین اور تاہم مقدار مناسب پر بڑھکر ملجائین اور جو کوئی جراح اُسوقت اور ضعف کی رعایت نہ کریگا یقین ہے کہ اثر زخم کا اور نشان قرحہ کا جلد کے اوپر پیدا ہوجائیگا یہ دوائے خاتم کا استعمال پہلے تری اور رطوبت کیساتھ کرنا چاہیے اسکے بعد خشک دوا جب نیا مادہ پیپڑی پڑنے کا قریب ہو پہونچے مناسب ہے اسی وقت اس دوا کو سلائی وغیرہ کی نوک سے زخم پر پہونچانا چاہیے اور یہ خاتم جیسے رشیہ باریک اور زنگ درخت صنوبر کا کہ اُسکی قیروطی روغن گل اور روغن آس مین بنائی جائے اور رتیانج یا ابس قیسور ریان مشور نحاس قاقیا کندر مرداسنگ قنطوریون صغیر اور عروق یعنی ہلدی خصوصاً آب ہلدی بہت عمدہ ہے اسیطرح استخوان سوختہ اور زراوند سوختہ مین قوت اندمال کی زیادہ ہے اور پھٹکری مازوئے خام اور برگ انجیر بھی اسیطرح ہے بقراط نے اس دوا کو کنایہ سے رجل عقعق کے تعبیر کی ہے جیسے بعض شراح کلام بقراط نے سمجھا ہے اور میرا خیال ہے کہ مراد بقراط کی رجل عقعق سے وہ گھاس ہے جسکو رجل الغراب کہتے ہین اور جڑ کتا اُسکا بیان لکھا ہوا ہے اُسکی ہلدی اور سوسن کی سی ہلکی مگر اُسمین بہ نسبت ہلدی کے قوت جلا زیادہ ہے پس ضرور ہے کہ اُسکا اکسار شرکت ادویہ قابضہ اور اصل السوسن آسمانگونی اور پوست باریک اصل جاوشیر اور توتیا سے کیا جائے تو زخم پاک کرنے والی دوا جسکا فعل عجیب ہے بشرطیکہ قرحہ کا مزاج حار ہو اور ورم بھی اُن مین پیدا ہو منجملہ اُسی دوا کے صندل اور نیلوفر اور صبر ہے خصوصاً اطراف سعد اور سذاب ہین اور یہ کبھی ادویہ مین زاج اور قلقطار بھی داخل کیجاتی ہے اگرچہ یہ دونون از قسم ادویہ اکالہ کی ہین اور مقدار گوشت کی کم کردیتے ہین لیکن اگر زخم مین رطوبت شدید ہو اول ہی کرتے ہین خصوصاً اگر پھٹکری کو جلا کر استعمال کرین اُسوقت قوت مدملہ قوت اکالہ سے کم نہ ہوگی اور اگر بعد جلانے کے دھو ڈالین پھر تو قوت اندمال کی زیادہ ہوجاتی ہے زنگار اور جو دوائین قوت اکل کی زیادہ رکھتی ہین اُنکا استعمال کرنا بدون اصلاح اور تدبیر قوی تر خوب اندمال کے مناسب نہین اور اگر بعد ایسی تدبیر کامل کے استعمال جائز ہے تو اُنھین جراحت مین جائز ہے جن مین رطوبت زیادہ ہو نحاس محرق اگر بعد جلانے کے دھویا جائے اور اندمال کیواسطے بہت عمدہ ہے قلقطار سوختہ اور زنگ اور سفیدہ بھی مفید ہے ان دواؤن کی ساخت کی کیفیت یہ ہے کہ مرداسنگ اور سفیدہ سرکہ مین گھول کر استعمال کیا جائے اور قلیمیا کو پیسکر اور عمدہ یہ ہے کہ قلیمیا کو جلا کر اسمین داخل کرین اور قلقطار بھی شریک کرلین اور روغن آس اور سرکہ اور شراب تا بعض مین ترک کرین کہ جذب ہوجائے اور بشیتر زاج سوختہ بھی اسپر زیادہ کرتے ہین اور گلنار اور مازو بھی شریک کرتے ہین اگر جراحت اور قرحہ مین رطوبت زیادہ ہو مرہم کتان اور اسکا نفع عجیب ہے پارچہ کتان دھویا ہوا اور پاکیزہ لیکر جلائے اُسے کوٹین اور ایسا باریک کرین کہ مثل غبار اور سرمہ کے ہوجائے اُس کے بعد جو قوی القبض ہے یا روغن آس کو لیکر اُس مین تھوڑا سا شوردہ ڈالکر گھلائین اور گھلانے کے بعد کتان کی خاکستر اسمین ڈالین اور مرہم طیار کرین اور استعمال کرین یہ مرہم عجیب النفع ہے اور مرہم سود بھی کبھی نبات لحم کرتا ہے اور اگر مرہم سود کی قوت انبات کا زیادہ کرنا منظور ہو اسمین تھوڑی سی کندر اور جاوشیر یہ سب وزن برابر وزن ادویہ اور بعد مرہم سود کے ہوا اضافہ کردین - ذرور خفیف

سپیدہ اور مرداسنگ ہر ایک حصہ خبث رصاص وزمرا اور مازو ہر واحد نصف جزو میسکر زرور کرین ذرور دوسرا صدف سوختہ بارہ عدد انار کوچک
جو درخت سے سوکھ کر خود بخود گر پڑین سولہ عدد دقلقدیس ہموزن انار کے بارہ سنگھا جلا ہوا اقیموا اقلیمیا ابار نج بیخ سوسن ہر واحد چار جزو دقاق
کندر پوست باریک درخت صنوبر کا ہر واحد چھ حصہ پوست انار سپیدہ شب یمانی ہر واحد آٹھ جزو مازو ایک درہم دوسرا ذرور درفوہ استخوان سوختہ
مرداسنگ ہر واحد دو درہم کندر صبر ہر واحد تین درہم انزروت مامیثا ہر ایک ایک درہم - ذرور کی صفت دردو اسفیداج رصاص تخم گل شب یمانی
ہموزن میسکر الضیاً اصل السوس چار دشیر ہموزن زراوند دو مثقال دقاق کندر ایک مثقال بصفت مرہم کی جو شائع کے واسطے مفید ہے۔
جزو کو جلا کر روغن گل اور روغن آس اور سپیدہ قلعی مین مخلوط کرکے قیروطی بنائین ادویہ منبت لحم خراج اور قروح کے ادویہ کے ابواب مین صفت
ادویہ منبت لحم کی مفصلاً بیان ہو چکی اور یہ بھی مذکور ہو چکا ہے کہ ادویہ منبتہ لحم کا مزاج کیسا ہونا چاہیئے۔ یہان پر یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ادویہ منبتہ
لحم کا استعمال اسوقت کرنا مناسب ہے کہ موضع جراحت چرک وغیرہ سے اچھی طرح پاک و صاف ہو چکا ہو اور قاعدہ جراحت استخوان واقع ہو یعنی
زخم کا مقام انتہائے ہڈی ہو اور کوئی چیز مجروح نہ ہوئی ہو لازم ہے کہ اُس ہڈی کو خوب پاک کرین اور کسیطرح کی کدورت خواہ کسی طرح کا
فساد ہڈی مین سوائے گرجانے کے اور سوائے رطوبت خاص کی جو ہڈی مین ہوتی ہے اور کچھ باقی نہ رہے مگر یہ کہ اُسکی تجفیف کرچکے ہوں خصوصاً اگر ہڈی
سر مین ہو اُسکے صاف کرنیکا اہتمام زیادہ کرین اسواسطے کہ ہڈی ملاست اور اُس کی رطوبت منجملہ اُن اسباب کے ہے جو مانع انبات لحم کے
ہڈی پر ہوتے ہیں اور جب ہڈی کو چھیلیں اور خشونت اسمین پیدا کرین جو مادہ اُس کی طرف ایسا آئیگا کہ تازہ گوشت پیدا کرے بوجہ خشونت
کے زیادہ ثابت رہنے اور بوجہ چکنے ہونے کے پھسل کر بہ جائیگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض دوا مین یہ خاصیت ہوتی ہے کہ کسی بدن خاص
مین انبات لحم کرتی ہے اور دوسرے بدن مین نہین کرتی ہے اُسکی وجہ یہ ہے کہ کسی بدن مین زیادہ تجفیف پیدا ہوتی ہے اسیوجہ سے انبات لحم نہین
کرتی ہے اور یہ بات موافق مزاج دونون بدن کی پیدا ہوتی ہے خواہ اور وجوہ جو بخوبی مذکور ہو چکے مانع اور مقوی اس دوا کی قوت انبات کے ہوتے لیکن
اور کبھی کوئی دوا بعض ابدان مین بافراط جلا پیدا کرتی ہے اور کسی بدن مین بافراط جلا پیدا نہین کرتی ہے خواہ مطلق جلا کا اثر اُس سے ظاہر نہین ہوتا
ہے اکثر اس دوا مین حاجت کسیقدر تجفیف کی ہوتی ہے خواہ ایک مقدار معین جلا کی حاجت ہوتی ہے اور دونون تجفیف و جلا محتاج الیہما کا اندازہ
بحسب مزاج بدن کے ہوتا ہے نہ کہ علی الاطلاق بہ نسبت ہر بدن کے ایک ہی درجہ کی احتیاج تجفیف اور جلا کی اس دوا کو ہو۔ پھر جبکہ جو چیز
ایسی ہو کہ اُسکی مقدار بہ نسبت بعض امور کے مختلف ہو بالضرور اُسکی تاثیر بھی ایسی چیز مین یکسان نہ ہوگی جن مین قوت انفعال کی مختلف ہے یعنی یہ
دوا بھی اثر مختلف و مختلف بدن مین پیدا کرے گی۔ اور جو دوائے مجفف ایسی ہو کہ اُسکا اجفاف بہ نسبت اس بدن کی خشکی کے کم ہو جس بدن کا
علاج اُسی دوا سے کرنا منظور ہے بیشک بدن مذکور کے انبات لحم مین یہ دوا قاصر رہے گی بلکہ ضرور ہے کہ دوائے منبت لحم کا یبس زیادہ ہو بہ نسبت
خشکی اُس بدن کے جس کا معالجہ اس دوا سے کرنا مرکوز ہے اور اسی وجہ سے کندر انبات لحم نہین کرتا جس کی رطوبت درجہ اعتدال سے بڑھی
ہوئی ہو تجربہ ایسی شے ہے جسکے ذریعہ سے رطوبت اور خشکی کا ٹھہر جانا یا انبات لحم کا مستمر رہنا خواہ چرک کے درد یا کا پڑنا دریافت ہو سکتا ہے اگر دریافت
ہو کہ اثر تجفیف کا اسقدر پیدا ہوتا ہے کہ اتنی تجفیف مین انبات لحم کا دشوار ہے اسوقت کسیقدر ترطیب ضرور کرنی چاہیئے اور اگر چرک زیادہ پیدا
ہوتا ہو دوائے یابس کی زیادتی درکار ہے اور جب زخم مین انبات لحم بالاستمرار ہوتا ہے اُسے بحال خود اور بلا تقویت چھوڑ دینا چاہیئے۔ کبھی بعض ابدان کو مناسبت
بعض ادویۂ خاص سے ایسی ہوتی ہے کہ اُسکی علت بخوبی بیان نہین ہو سکتی لہٰذا واجب ہے کہ دوا مین چند قسم کی ادویہ ضعیف اور قوی شامل
کرکے استعمال کرین مرہم کا بنانا۔ اور جو حاجت مرہم کے استعمال کی ہے اُسکا بیان بخوبی ہو چکا ہے کسی دوا مین فقط رائے طبیب پر انحصار کرنا جائز

نہیں ہے اور نہ فقط تخفیف پر کمی کرنی چاہیئے۔ بلکہ دونون فاعلی کیفیتون کی رعایت ضرور ہو جس طرح پہلے ہم ذکر کر چکے ہین اور نہ ترطیب اور تخفیف
پر اکتفا کرنا بعد لحاظ دونون فاعلی کیفیتون کے ضرور ہے بلکہ باینہمہ رعایت حال قرحہ اور حالت مزاج کی بھی ضرور ہے اسلیے کہ بدن کبھی رطب اور نرم ہوتا
ہے اور قرحہ مین یبوست ہوتی ہے اور کبھی بدن اور قرحہ دونون مین رطوبت ہوتی ہے اور کبھی دونون یابس ہین پہلی صورت مین واجب ہے کہ دوائے ضعیف
کا استعمال کرین جیسے دقیق کندر اور آرد باقلا و آرد جو وغیرہ۔ اور اگر بدن یابس ہو اور قرحہ مین رطوبت ہو اسوقت احتیاج ایسی ادویہ کی ہے جنمین
قوت تخفیف کی زیادہ ہو بہ نسبت اُن ادویہ کے جو منبت لحم ہین یعنی جسقدر تخفیف ادویہ منبتہ کرتی ہے اس سے زیادہ قوت تخفیف کی اس دوا
مین ہونی چاہیئے جیسے زراوند اور اصل جاوشیر اور زاج سوختہ۔ اور باقی جو صورت منجملہ صور مذکورہ بالا کے رہی اُس مین متوسط درجہ کی دوا کا
استعمال کرنا لازم ہے جیسے ایرسا یعنی بیخ سوسن اور دقیق کرسنہ کبھی بعض ادویہ مین ایسے اوصاف ہوتے ہین کہ اُن اوصاف کی حاجت
ادویہ منبتہ لحم کو ہوتی ہے جیسے تخفیف اور جلا وغیرہ لیکن چونکہ یہ اوصاف اُن ادویہ مین بافراط ہوتے ہین اسی جہت سے یہی ادویہ بنظر شدت
تخفیف کے اس چرک کو جس کرتی ہے جو زخم مین پڑتا ہے اور اس مادہ کو جو سیلان مین ہوتی ہین اور بوجہ زیادہ جلا کے نوبت اسکی پہونچتی ہے کہ وہ دوا
اکال ہو جاتی ہے جب دوا کسی دوسری دوا سے آمیزش کے بعد مستعمل ہو اور دوسری دوا جو مضاد کیفیت مین اس دوا کی ہو اسکی قوت مفرط کو توڑ دیتی
ہے اور تعدیل پیدا ہوتی ہے اسوقت اس مجموع مرکب مین خاصیت اندمال کی پیدا ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ زنگار جس قدر ٹھیک خواہ مرہم مین شریک کیا جائے
بقدر دسوین حصہ مجموع اوزان ادویہ مرہم کے ہو اور یہ وزن زنگار کا اسوقت درکار ہے جب ایسے ابدان کے علاج مین مستعمل ہو جنکی یبوست زیادہ
ہے اور بارھوان حصہ کل کا زنگار اس بدن کے واسطے مفید ہے جو مرطوب ہو اور جو طریقہ امتحان کا صفحہ گذشتہ مین بیان ہو چکا ہے اسکی بھی رعایت کرنی ضرور
ہے مشائخ کو حاجت ایسی دوا کی ہوتی ہے جن مین حرارت قوی ہو اور جذب کی قوت زیادہ ہو جیسے زفت اور کندر اور آرد جو آرد باقلا آرد کرسنہ یعنی مسور
کا آٹا اصل سوسن زراوند اقلیمیا جاوشیر اور جسوقت کوئی دوا اپنے فائدہ سے ممتنع ہو جائے یعنی کسی طرح کا فائدہ اس سے ظاہر نہ ہو دوسری دوا
تجویز کرنی چاہیئے اور جب اس سے بھی کچھ فائدہ ظاہر نہو جو خاص علاج قروح کا ہے اسکا استعمال کرنا چاہیئے **جراحت شجاج کا بیان**۔ ہڈی کے
شجہ کی تدبیر اور جو عوارض اس سے پیدا ہوتے ہین اور خوفناک ہوتے ہین اُن کی تفصیل اور صلاح کے طریقہ باب استخوان مین مذکور ہین وہان دیکھنا
چاہیئے اور جو قروح ہڈی سے خارج ہون اُن کے التیام کے واسطے فقط وہی چیز کافی ہے جسمین تھوڑی سی تخفیف ہو فقط دوائے راسی کا چھڑکنا
کافی ہے اور دوائے راسی کی ترکیب صبر اور مر اور کندر اور دم الاخوین سے ہوتی ہے اسیطرح دیگر ادویہ خفیفہ جو پھوڑون کے علاج مین مذکور ہو چکی ہین
اگر اس زخم سے خون کا سیلان ہوتا ہو ادویہ مذکور در باب نزف الدم سے خون کو بند کر دین۔ غذا مین ایسے شخص کی دماغ مرغ بریان کر کے استعمال کرنا چاہیئے
اور امکان اسی کا استعمال ضرور ہے کہ بنا بر مشاہدہ اور تجربہ ایک قوم کے مرغ کا بھیجا بھنا ہوا مقوی دماغ بھی ہے اور حابس نزف الدم کا ہے اگرچہ بعض لوگ
اسکی نسبت برائی بھی تجویز کرتے ہین اسیطرح آب انار میخوش کا استعمال غذا مین کرنا چاہیئے اور ضماد عصی الراعی کا لگانا چاہیئے ایک دوائے جید کہ
جراحت اور نزف الدم دونون کو مفید ہو یہ ہے کہ خمیر ترش درخشک ہیکر زخم پر چھڑکین اور اُسے نرم کرین۔ اور ورم پیدا نہ ہونے کی تدبیر یہ ہے کہ آرد جو
سیدہ وزرد ملائے ترمین ملا کر استعمال کرین خواہ آرد جو اور نوتنج کے ہمراہ استعمال کرین جو کہ رض کو مفید ہے اور باقیماندہ تدبیر باب عظام مین بتفصیل مذکور
ہے **دوسرا مقالہ رض اور ضغط اور فسخ اور وثی اور سقطہ اور حرق اور صدمہ اور نزف الدم وغیرہ کے بیان مین** کتاب اول مین
مذکور ہو چکا ہے کہ فسخ اور ہتک کے کیا معنی ہین اور وثی کے معنی یہ ہین کہ کوئی عضو اپنے مفصل سے کسیقدر ہٹ جائے لیکن تمامہ جدا نہو اور اُسکا اثر نا
خواہ زائل ہو جانا بخوبی ظاہر نہ ہو اور خلع کا اطلاق اُسپر ہو گا اور وہن بہ نسبت وثی کے بھی کمتر ہٹنے کو کہتے ہین شاید وہن اس اذیت کو کہتے ہین جو

کہ رباطات مفصل میں کسیقدر نمو پیدا ہونے سے ایذا ہوتی ہے اور اگر یہی ضرر دیگر مفصل کے جو لحم ہے اُسمیں پیدا ہو جو اذیت زوال مفصل میں ہوتی ہے اُتنی ایذا پیدا ہو اُسکا نام وثی ہے بعض اطبا ذہن کو اور اس شئے کو جس سے ہم نے وثی مراد لی ہے باسم عام موسوم کرتے ہیں اور بعض لوگ وثی کو یعنی زوال ایک جانب مفصل کے اطلاق کرتے ہیں جیسے ایک جانب کعب کی جدا ہو جائے خواہ رسغ یعنی باریکی پیوند دست و پا کے کوئی جانب منفصل ہو اگرچہ یہ انفصال کچھ بھی ظاہر ہو اب ہم جس چیز کو پہلے بیان کرنا ضروری جانتے ہیں وہ اُسمیں کلام کیا چاہتے ہیں وہ فسخ ہے جو عضل کے وسط میں عارض ہو خواہ ہتک جو اطراف میں عضل کے عارض ہو **فسخ اور ہتک کا بیان** جسوقت کسی عضلہ میں فسخ عارض ہوتا ہے اُسکے اجزا میں چند طرح کا تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے اور خون کا انصباب چونکہ اُس کی طرف بکثرت ہوتا ہے لہذا ورم بھی بالضرور پیدا ہوتا ہے اور کثر ضرر اُسکے احوال میں یہ ہے کہ خون مجتمع ہو متعفن ہو جائے اسلیے کہ اکثر اُسید اسکے تحلل کی منافس سے ہوتی ہے اور خصوصًا وہ امراض جو صدمہ فاسخ سے تنگ ہو گئی ہیں خواہ وہ تنگی جو بوجہ حدوث ورم کے داخل کی طرف پیدا ہوئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اگر اسکا تدارک کچھ بھی نہ کیا جائے فساد اس عضو کا پیدا ہوتا ہے اور مثل بوجہ فسخ اور سقطہ اور صدمہ یعنی کرنت کے چند امور پیدا ہوتے ہیں چاہیے کہ اسکے علاج میں مبادرت کریں ایسا نہ ہو کہ بطرف سرطان کے مائل ہو جائے اور ہتک کے علاج میں دوبارہ اتصال اس لیف کا جو منقطع ہو گئی ہے کرنا اور اُسکے درپے ہونا کچھ ضرور نہیں ہے بلکہ فقط تسکین وجع کی تدبیر کرنی چاہیے علاج کبھی اس مرض میں سوائے فصد کے کوئی چارہ نہیں ہوتا بلکہ اصحاب صناعت بطرف فصد کے مبادرت کرتے ہیں اور اگرچہ بدن کا منتفیہ بھی ہوا ہو لیکن پھر بھی فصد ضرور کھول دیتے ہیں۔ اگر فصد کے بعد فورًا استعمال اضمدہ بالغہ اور مشددہ کا کیا جائے پھر وہ خرابی پیدا نہ ہوگی جو محتاج علاج خوف اور گردانیدہ کے ہو اور منع مادہ کی تدبیر بذریعہ تبرید اور قبض کے کیجاتی ہے خواہ فقط تبرید سے یا فقط قبض سے اور اگر اس تدبیر میں تاخیر ہوئی اور خون کی آمد تفرق کی ترکان میں وہ خلل میں منتشر ہو جائے اور آفات مذکورہ بالا کے عروض کا خوف پیدا ہو پھر اُسکے علاج میں اس خون کا اخراج پہلے ضرور ہے تاکہ یہ خون مانع عود اتصال کا اپنے حال اصلی پر نہ ہو۔ اگر ممکن ہو تو یہ خون بذریعہ نطولات میاہ حارہ کے تحلیل کر دیا جائے بشرطیکہ مسامات میں تخفیف پیدا ہو جائے۔ یا خود ہی قبل از تدبیر مزاکے تخفیف ہوں۔ چوٹ کے مقام پر جو چیزیں لگائی جاتی ہیں اُنکا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ایضاً جو دوا یہ خون مردہ کے نشان میں اور اُس خون کو فنا کرتی ہیں اُنکا بھی استعمال کرنا چاہیے اور جو دہان محللہ اعیا اور ماندگی کے زوال میں بکار آمد ہیں وہ بھی مفید ہیں پہلانے کی دوا بھی جو اندرون جسم سے مؤثر ہو اور تحلیل پر معین ہو اُسکا بھی استعمال ضرور اور بر اختصار بھی ہو سکتا ہے جو شرب وغیرہ معین تحلیل پر معین ہے جیسے نقرالیہود اور قسط اور قنطوریون غلیظ ہمراہ سکنجبین کے اور سکنجبین کی ضرورت اس نظر سے ہے تاکہ بذریعہ تقطیع کے تحلیل پر معین ہو جو دوا یہ مراد اور خون کو نشف کرتی ہیں جیسے آردجو اور دوفائے رطب در سیدہ پانی میں گوندھ کر اور اُس سے زیادہ جیسے فودنج کو بھی ہمراہ آردجو کے خصوصًا اگر یہ صدمہ سر میں واقع ہوا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ جس چیز میں ارخا اور حرارت لطیف ہو وہ بکار آمد ہے کہ تحلیل لطیف کرتی ہے اور تخفیف لطیف بھی اُس سے پیدا ہوگی اسلیے کہ جس چیز میں تحلیل اور تخفیف شدید ہو اُس کی تاثیر عجلت ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل کر کے کثیف کا حبس کرتی ہے اور مسامات کو بند کر دیتی ہے بوجہ تخفیف کے بس مضر ہوگی لہذا دہن شبث وادہ اس مقام پر اکثر کافی ہو جاتی ہے جہاں تفرق اتصال قریب جلد کے عارض ہو اور اندر کی طرف غائر نہ ہو اور اگر تفرق اتصال قریب جلد کے نہ ہو خواہ چند طرح کا تفرق اتصال پیدا ہوا ہو اور اندر کی طرف غائر ہو اور ظاہر جلد سے دور ہو بدون شرط کے چارہ نہ ہو اور حال مریض کا ایسا ہو سبب کہ اورام اور قروح ردی میں ہوتا ہے اور چوٹ لگتے کیسی اس کی کیفیت ہو اسلیے کہ مضروب کا مادہ کبھی بطرف جلد کے جذب پاتا ہے اور جلد میں قروح پڑنے کی نوبت ہو سکتی ہے دربہ تفرق اتصال جس سے ہم بحث کرتے ہیں غائر اور غائر ہوتا ہے اسوجہ سے تطبیق اور تخفیف کا نہیں

ہوتا ایسے وقت مین استعمال جذابات قوی کا ضرور ضرور ہو کہ محجمہ یا نشرط لگائین اور کبھی اس سے بھی زیادہ دشواری اور خرابی پیدا ہوتی ہو اور عضو ماؤف متورم ہو جاتا ہو اور خارج تک ورم نمایان ہو جاتا ہو ایسے وقت مین واجب ہو کہ بہت جلد تدبیر ایسی کرین کہ ورم متقیح ہو جائے اور ریم بہجائے اور جسقدر مادہ مجتمع ہو چکا ہو اُسکا مدہ بنجائے تاکہ درد مین بعد مدہ پیدا ہونے کے سکون پیدا ہوگا اور تحلیل مادہ کا بوجہ تقیح کے ہو جائیگا اسلیے کہ یہ ورم بہرحال کبھی نہ کبھی تقیح ضرور ہوتا ہو اگر بذریعہ علاج اور باختیار طبیعت کے تقیح ہو بہت اچھا ہو بنسبت اسکے کہ خود بخود بعد امتداد زمانہ کے تقیح ہو کبھی تحلیل کی ادویہ مفتحہ سے بدون تقیح کے بھی ہو جاتی ہو خصوصًا اگر ان ادویہ مفتحہ کی اعانت حرارت غریزی بھی کرے اور مسامات مین وسعت پیدا ہو لہذا اس تدبیر کے ادویہ سقطہ اور صعوتہ مین سے جو دوا مناسب وقت ہو اختیار کرنی پڑتی ہو اور جو بندش اور شیان فسخ کے سلسلے ودکار مین اُن کی نسبت اسطرح بیان کیا ہو کہ اگر رض یا فسخ پیدا ہوا اُسکی بندش کرنی چاہیے کہ رباط نفس موضع فسخ اور رض پر استوار اور محکم ہو اور پٹی وغیرہ کا سرا اوپر کی طرف دور تک ہو پہنچانا چاہیے اور نیچے کی طرف بہت کم سا مناسب ہو اور زیادہ جبیرہ اور رفادہ کی یہان کچھ حاجت نہین ہو اور نہ اُسپر زیادہ گرم چیز طلا کرنے کی ضرورت ہو اسلیے کہ ہر جذاب محتاج اسکا ہو کہ خون مردار کی تحلیل ہو جائے اور اوپر کی طرف رباط کا زیادہ لیجانے کا محتاج اسواسطے ہو تاکہ اسکی طرف انصباب کسی رطوبت کا نہو اور جو سرا اوپر کی طرف پٹی کا لیجائین لازم ہو کہ اُسے ڈھیلا رہنے دین اور چاہیے کہ وہ کپڑا باریک اور پتلا خواہ مضبوط ہو تاکہ بندش سے پھٹ نہ جائے اور بہت جلد اتصال اطون کا اُس سے ہو جایا کرے اور عضو ماؤف کو اوپر کی طرف اونچا کرے تاکہ انصباب رطوبت سے امان حاصل ہو جسطرح نزف الدم مین بھی یہی تدبیر کرتے ہین اور اُس علاج یعنی بندش کا وقت قبل ورم کے ہو اسلیے کہ جب عضو مین ورم پیدا ہوا پھر سوائے بندش معتدل کے کسی طرح کی سخت بندش کا تحمل نہین کرسکتا ہو چہ جائیکہ اسے بذریعہ بندش کے دبادین کہ اسوقت زیادہ ضرر پیدا ہوگا اسواسطے ایسے وقت مین بذریعہ ضمادات اور گرم پانی ہو جائے کے علاج کرتے ہین جو غدد تابع فسخ کے ہون اُنکا علاج بذریعہ آویزان کرنے اسرب کے کرتے ہین اور اسرب کو اُسپر گھبوتے ہین تاکہ غدد مین بالیدگی پیدا نہو اور اس تدبیر کو ہندوستان مین زیادہ استعمال کرتے ہین اور چپٹا کرکے سیسہ کو ڈوروں سے باندھتے ہین) کبھی یہ غدد سے بڑھ جاتے ہین اور اُن مین فسخ پیدا ہو جاتا ہے پتھر لگنے خواہ دیوار گرنے کا صدمہ سقطہ اور کوفت کا الم اور اُن کی ایذا بوجہ فسخ اور رض کے پہونچتی ہو اور یہین خطرہ اور اندیشہ بسبب تفرق اتصال تخوان کے ہوتا ہو خواہ اس تفرق اتصال کا اندیشہ ہوتا ہو جو حشا کی جھلی یا عصب یا عروق کبار مین واقع ہو ایضًا یہین خطرہ شدت الم کا بھی ہوتا ہو اور جسقدر جثہ آدمی کا بڑا ہوگا اندیشہ اس صدمہ کا زیادہ ہوگا اسیواسطے اطفال اگرچہ دن بھر مین بار بار گرتے ہین مگر اُنھین زیادہ اذیت نہین ہوتی جیسے کہ جوان اور مسن آدمی کو گرنے سے ایذا پہونچتی ہو اور گرنے اور کوفت اور ضرب پہونچنے سے غدد بھی پیدا ہوتے ہین اور اُن کے تدارک مین بھی احتیاج اُنھین تدبیرات کی ہوتی ہو جو ہم نے اوپر بیان کیے ہین۔ کبھی صدمہ اور سقطہ سے آفات عظیم پیدا ہوتے ہین کہ قلب کی کوئی جانب منقطع ہو جاتی ہو خواہ معدہ کی کوئی شق قطع ہو جاتی اور آدمی بالفور مرجاتا ہو مہلت تدارک اور علاج کی بھی نہین ملتی ہو کبھی ایسا صدمہ پہونچتا ہو کہ بول و براز بند ہو جاتا ہو خواہ بلا ارادہ بول یا براز جاری ہو جاتا ہے اور کبھی قی الدم اور رعاف شدید بسبب انقطاع کسی رگ کے جو سر مین ہو عارض ہوتا ہو خواہ جو رگ جگر مین یا طحال مین ہو اُسکی انقطاع سے رعاف شدید بھی عارض ہوتا ہو اور کبھی نفخ شکم اور سدہ نفس اور انقطاع صوت اور بند ہو جانا کلام کا پیدا ہوتا ہو جس شخص کو کوئی صدمہ یا سقطہ پہونچے اور کلام کرنا بند ہو جائے اور اُسکا سر نیچے جھک جائے اور سانس اُکھڑ جائے اور پیشانی کی رگین پھول جائین خواہ گوشت پیشانی کا ہڈی سے جدا ہو جائے اور چہرہ زرد خواہ سبز ہو جائے ایسا شخص گویا مردہ بشکل زندہ ہو اور تھوڑی دیر مین مرا چاہتا ہو۔ لکڑی کی چوٹ جس کے

گی ہو خواہ اور کسی قسم کی ضرب و صدمہ عضلہ پر جسے پہونچے اور فوراً آتی الدم خواہ اسہال عارض ہو وہ بھی مر جائیگا یہی حال اُس شخص کا ہے جسے نفث خون کی جلد روشنی کے ہمراہ غذا بھی برآمد ہو
خصوصاً اگر ظاہر جسم میں ورم بھی پیدا ہو اور پھر گر کر ورم باطن میں بھی پہونچ جائے اور پھر جلد اور بعد کو نکلے تو بیں سکے مر برآمد ہو وہ بھی اسیطرح مرجائیگا جہانتک کہ ہر ایک کو مہلت ملنے کی نہ ہوگا جس شخص
کے سوراخ گوش یا کان میں چوٹ کا صدمہ پہونچے اور خون کثیر جاری ہو اور بعد ہر کہ ورم پیدا ہو اور بعد ورم کے ہلاک ہو جائیگا جس شخص کے سر پر سقطہ
کا صدمہ پہونچے اکثر اُسکا کلام کرنا بند ہو جاتا ہے اگر تیسرے روز تک اُسکا یہی حال رہا اور کسی طرح کی کچھ بہتری نہ ہوئی لازم ہے کہ تیسرے روز سے اُسکی
اصلاح کی تدبیر کریں اور ساتویں روز تک انتظار کریں یعنی کسی قسم کی تحریک یا دوائی وغیرہ نہ کریں جس شخص کو صدمہ سقطہ کا پہونچا ہو اور موضع سقطہ سرخ
نہ ہو جائے معلوم کرنا چاہیے کہ وہ عضو عصبی ہے **علاج** اگر کسر اور خلع عارض نہ ہوا ہو اور نہ نزف الدم پیدا ہو واجب ہے کہ عضو مصدوم یعنی کوفتہ کی
خواہ جس عضو پر صدمہ سقطہ کا پہونچا ہے اُس کی تدبیر بعجلت کریں اور کوئی ایسی چیز اُس پر رکھیں جو عضو کو مضبوط کرے اور باوجود اسکے معالج کو ضرور ہے کہ بخوبی
شناخت کرے اور ثبات جاش اور باطمینان خاطر چلے اور اسکا امر کا کرے کہ اندر جسم کے کوئی سبب ایسا تو نہیں ہے جس سے اتلاف اور ضیاع
فوری پیدا ہوگا پھر اگر احتیاط زیادہ مطلوب ہو اور مقتضائے حال کے لحاظ سے فصد واجب ہو لازم ہے کہ فصد کھولنے میں جلدی کرے اور حقنہ لینہ
رقیقہ کا استعمال کریں اسکے بعد اگر ممکن ہو کہ استواری موضع کی کر سکے اور بندش بھی ہو سکے شاید کہ شفا حاصل ہو جائے بشرطیکہ اُسطور سے تدبیر کی
ہو جو ہم آگے بیان کرینگے بشرط اس امکان کے بہت جلد ایسی تدبیر کا استعمال کرے جو ادویہ ایسی جگہ اُن کی حاجت ہوتی ہے وہ ہیں کہ شدہ ہونا اور
مشدد اور مبرّی بھی ہوں اور تحلیل مادہ کی نرمی اور ارخاء کریں جیسے کہ نسخ میں درکار ہوتی ہیں اور دوائے طمع اور الصاق پیدا کر نیوالی خارج
میں اور داخل میں بھی درکار ہیں جو دوائیں پینے اور کھانے کے لائق اُس شخص کے ہیں جسے نسخ خواہ کوفت یا سقطہ پہونچا ہے اُس میں عمدہ موسیائی خالص
ہمراہ شراب کے اور اُس روغن کے جو بنام رس کے مشہور ہے ۔ غذا مونگ دو چنے سے بہتر کوئی چیز نہیں کبھی مومیائی کا استعمال بعد استعمال حقنہ کے خواہ
ملانے زرد و ندچینی کے مع ایک مثقال نوہ الصبغ جسے مجیٹھ کہتے ہیں شراب و گل مختوم کے ہمراہ کیا جاتا ہے اسکے بعد لائے جو خاص مٹی ہے اور ارمنی
اور ساق اور عزروت زیادہ نافع ہوتا ہے کہ التحام پیدا کرتا ہے شب یمانی بھی بوجہ تشدید کے نافع ہے اور نفع اُسکا زیادہ ہے ۔ زرنج میں قوت
عجیب ہے کہ جسقدر فوائد درکار ہیں سب کو تنہا کافی ہے کہ التحام بھی پیدا کرتی ہے اور تحلیل خون مردار اور منع ورم اور منع آفت آئندہ سب کو مفید
ہوتی ہے بشرطیکہ اکلا استعمال کیجائے ۔ عصارہ قنطوریون کبیر اور درونج اور قسط اور مقل جب ہمراہ سکنجبین کے یہ سب اجزا مستعمل ہوں نافع ہوتے ہیں
اطلاق طبیعت کیواسطے امتاس اور روغن بادام کو استعمال کرتے ہیں قرص جدید ریوند چینی تین جز لک مغسول نوہ چار جز گل مختوم تین جز ان سب
کی قرص طیار کریں اور دیہ موضعیہ میں سے زہرہ اور مرہم اور مصطگی اور سنات سے جسوقت ضماد کریں خواہ پلائیں اُس کی بھی خاصیت عجیب ہے اور قطع
اور کسر اور وثی اور فسخ اور ضربہ اور سقطہ اور صدمہ کے معالجہ میں مفید ہے اور صحت کامل پیدا ہوتی ہے اور التحام بسرعت اور درد میں تسکین حاصل ہوتی
ہے اور اگر بوجہ آفت کسر ٹوٹنے کے کوئی چیز کمزور اور نرم ہو گئی ہو سخت اور قوی کر دیتی ہے ادویہ مسددہ سے اقاقیا بھی عجیب النفع ہے اور جبر کیلئے
بھی بہت عمدہ ہے اور صبر اور گل ارمنی اور لاے اور گل مختوم اور مونگ و رساق اور کچ اور جو نا بجھا ہوا اور گندم سائیدہ بھی مفید ہے ملصقات سے
انزروت ہے اور گما دات میں برگ سر و بانی میں پختہ کرکے اور کچور کر زنبق ملا کر اسیطرح برگ اثل یعنی جھاؤ میں یہی فائدہ ہے اور اس میں شب یمانی
داخل کریں **صفت دوائے مرکب** سنات تین جز خطمی ابیض عنزروت ایک ایک جز زعفران تھوڑی سی سب کو ملا کر ضماد کریں یہ ضماد عجیب النفع
ہے کہ اُس کی قوت اندر تک پہونچتی ہے پھر اگر چوٹ لگنے سے سوائے درد شدید کے اور کوئی ضرر پیدا نہوا ہو اور خوف ایسے ورم عظیم پیدا ہونے
کا نہ ہو جس کی اصلاح کیواسطے تنقیہ بدن کا بعجلت ضرور ہوتا ہے اور نہ خوف تفرق کا ہو اور نہ اُس چوٹ کے مقام پر کوئی عضو موف اور تھی تسکو

اسوقت واجب ہے کہ بہت جلد تدبیر ارخا کی بذریعہ زیت گرم وغیرہ کے کرین اور اس تدبیر کے لائق وہ مریض ہے جسکے پشت پر خواہ جسکے ہاتھ پاؤن پر چوٹ لگی ہو کہ یہ تدبیر ایسے شخص کی نسبت تسکین دہ اور بدرجہ غایت مفید ہے **بیان صدمہ اور ضربہ کا جو شکم اور احشا مین پہونچے** بہت سے امور اقسام اسکے کتاب سوم مین ہم اسقدر بیان کر چکے ہین کہ اب بیان کچھ بیان کرنے کی حاجت نہین ہے بلکہ اسپر عمل کرنا چاہیے اور غذا ایسی تجویز کیا سے جو ملین اور مبرد ہو جیسے لبلاب اور سرمق یعنی سلمہ اور خبازی اور مغربات سے بارتنگ ہے اور ابتدا مین عصارات مبرد جنمین کوئی ملین بھی داخل ہو جیسے فشردہ عنب الثعلب خواہ بارتنگ اور کاسنی ہمراہ المناس کے استعمال کرین مجربات سے اس مقام پر یہ بھی ہے کہ برگ مغسول ایک جزو لیکر کوٹین اور لک اور کہربا ہر واحد نصف جزو اور ربع جزو زعفران ساتوان حصہ ایک جزو کا مقدار شربت اس مجموعہ سے دو درہم ہمراہ آب گرم کے استعمال کرین خواہ اجزائے مذکورہ ذیل سے باین ترکیب قرص طیار کرین نسخہ کہربا دس جزو گل سرخ پانچ جزو اقاقیائے سنبل ایک اوقیہ سنبل ہندی چھ جزو اکلیل الملک دس جزو مصطگی چار جزو فشردہ کندر چار جزو گل ارمنی سات جزو زعفران سات جزو تخم السرو آٹھ جزو ان سب اجزا سے آب بارتنگ مین قرص طیار کرین مگر یہ قرص بالخصوص بعد تجاوز مرض کے زمانہ ابتدا سے مفید ہوتا ہے اور ضماد اس قسم کا مفید ہوتا ہے دیگر تفاح شامی کو مطبوخ ریحانی مین جوش دین تاکہ پانی جذب کر کے نرم ہو جائے اور آسانی پس سکے اور اُس مین سے بقدر ایک رطل کے لین اور اُلادن سے بیس جزو گل سرخ سولہ جزو سنبل مصطگی اقاقیائے سنبل ہر واحد سے چودہ جزو سب کو آب سرد فشردہ اور آب بارتنگ اور آب کزبرہ ملے سبز زیادہ ہو اُسمین گوندھ کر ضماد کرین اور یہ بھی جائز ہے کہ روغن سوسن ملا کر ضماد کرین **بیان حال اُس شخص کا جو کوڑے اور زیر بند سے مارا جائے** جو کوئی شخص کوڑے اور رسن وغیرہ سے مارا جائے اُسے پانی کے عوض آب نخود پلایا جائے اسطرح پر کہ چنے بھگو دین اور اسکا پانی نتھار کر پلائین اور جو ادویہ مصدوم اور ساقط کو تجویز کیجائے خصوصا گل ارمنی بہت مفید ہے ایضا یہ دوا مجرب ہے زنجبیل اس مجموعہ ڈیڑھ درہم ہمراہ آب گرم کے پلائین چوٹ کے مقام پر لگانے کی عمدہ دوا یہ ہے کہ پوست گوسپند کہ بعد ذبح کے فورا اور حیثیری ہو اور ہنوز اُسکی گرمی اور رطوبت کم نہوئی ہو اُسے زخم پر لگائین تاکہ چسپیدہ ہو جائے اور اُس سے جدا نہو سکے کہ اکثر ایک ہی دن مین اچھا کر دیتی ہے اور دوسرے روز نشان زخم کا باقی نہین رہتا اور ورم کی بھی تحلیل ہو جاتی ہے اور عفونت موضع سے بھی مانع ہوتی ہے خصوصا اگر اس پوست کے چنے تھوڑا سا نمک ملیکر اور بہت باریک کرکے چھڑکین کبھی لوٹی پیٹی اور چوٹ سے زرد ہو کر چھوڑائی جاتی ہے اور اُسمین بھی کسیقدر سوزش ہوتی ہے اس حال پر چھڑکتے ہین نسخہ مرداسنگ اور سفیدہ ہموزن لیکر دونون سے ضماد طیار کرین یا قیروطی بذریعہ روغن گل اور موم کے بنائین ایضا کتیرا اور زعفران برابر لیکر طلا طیار کرین اور بعد استعمال ان ادویہ کے کچھ نشان باقی رہجائے گا زرد رنگ کے لگنے سے اُسکا بطلان اور زوال ہو سکتا ہے کہ ہرتال کو ہمراہ جو قطعل کے استعمال کرین بعض لوگ اس مقام پر خون مردار کا علاج بھی بیان کرتے ہین ہم نے اُسکا بیان کتاب زینت مین کیا ہے ۔ **وثی کا بیان** بہتر علاج وثی کا جو مفاصل مین نافع ہو یہ ہے کہ البا ورخمر کو اسپر بطور ضماد کے استعمال کرین اور لگا رہنے دین کہ وہ درست اور صحیح ہو جائے ہم نے ہڈیون کے ٹوٹنے کے بیان مین ادویہ چند ایسی کہی ہین کہ وہ سب وثی کے علاج مین بکار آمد ہین ناظر کتاب ہذا وہان ملاحظہ کرے اگر اس مقام پر درد باقی رہجائے بعد درستی وثی کے اُس کی رعایت بذریعہ بندش کے کرنی چاہیے ورنہ کچھ پروا نہ کرنی چاہیے **مونٹے وغیرہ کی رگڑ لگنے کا بیان** سحج کے معنی خراش جلد کے ہین اور سطح جلد مین انتشار اور چھل جانا کسی درشت شئے کے چھونے سے عارض ہو اسی کو اصطلاح مین سحج کہتے ہین ۔ کبھی سحج کے ہمراہ ورم پیدا ہوتا ہے اور کبھی بدون ورم کے بھی سحج عارض ہوتا ہے کبھی تمام جلد مین سحج پیدا ہوتا ہے اور رگڑ سے چھل جاتی ہے اور چھل کر منقلع ہوتی ہے خواہ لٹک جاتی ہے اور اُسکے الصاق و ملانے کی حاجت پڑتی ہے اُسکا علاج ایسی چیزون سے کرنا

لازم ہے جو باب جراحات میں مذکور ہو چکی ہیں اور نا امکان واجب ہے کہ جلد کو قطع نہ کریں بلکہ جلد پھیلاتے رہیں گو چند مرتبہ کے پھیلانے سے یہ فائدہ حاصل ہو
کہ آخر میں الصاق پیدا ہوگا اور اگر اس تدبیر سے الصاق پیدا نہ ہوگا بذریعہ مرہم کے تلافی جائے گی یعنی جو مرہم خاص اسی غرض کیواسطے بنائے جاتے
ہیں جلد میں اگر ریح کھلا ہوا واقع ہوا سپر الصاق دوا کا بدون بندش کے درکار ہے ہاں اگر بدون بندش کے ممکن ہو اُس کی تجفیف
بذریعہ ادویہ معونت ہوا کے کرنی چاہیئے اور بہتر یہی ہے کہ ہوا کی اعانت سے دوا مجفف کا اثر اُسپر پہونچے یعنی کھلی ہوئی رہے خفیف ریح جیسے
سونے وغیرہ خواہ لغزش پا کی وجہ سے جو ریح پیدا ہوا اُسکا علاج یہ ہے کہ ریہ یعنی پھیپھڑا کسی حیوان کا خصوصاً بچہ بز کا پھیپھڑا لیکر اُسپر لگا دیں
وہی اچھا کر دیگا اور اگر ورم پیدا نہ ہوا ہو تو اُسے چمڑے کو جلا کر خواہ روغن گل اور ہڑتال سرخ استعمال کریں اور کدو سے سوختہ عجیب النفع
اور قابل اعتماد ہے سوزہ کی رگڑ کیواسطے منجملہ ادویہ خاکستر اور طین اور مدملہ کے کل وہ دوائیں ہیں جن میں تھوڑا سا قبض ہو جیسے اقاقیا اور مازو
خصوصاً مازو سوختہ کہ اگر اسکا استعمال خفیف سی رگڑ میں کریں شاید یہی کافی ہوگا خواہ خروج مشجیہ یعنی جو رگڑ بوجہ ریح کے عارض ہوئی ہو اُسمیں
بھی ہے اور کافی مفید ہے اور اکثر اوقات میں فقط مرہم ابیض کا استعمال کافی ہوتا ہے ایک قوی دوا یہ ہے کہ سپیدہ اور اُشق اور روغن گل اور روغن
آس روغن بید انجیر اور روغن سوسن کو لیکر اُشق کو پانی خواہ شراب میں محلول کریں اور ان دونوں سے مرہم طیار کریں اور کبھی تنہا مرداسنگ شراب
اور سماق کیساتھ مجفف ہوتا ہے اور ریح اور رگڑ خفیف کے ورم کو منع کرتا ہے منجملہ نطولات کے خصوصاً اگر شقاق بوجہ ریح کے پیدا ہوا ہو یہ ہے کہ آب
عدس کو اور طبیخ کش اور آب ریا ئیگرم استعمال کریں اور تضمید دردی خشک کریں لیکن تمام جلد اُڑ گئی ہو اُسوقت منع ورم کی نظر سے کسی دوا
کی حاجت ہوگی جن میں تجفیف قوی اور ختم ہوی کی قوت ہو اور اُس کا علاج بھی صعوبت سے خالی نہیں بیان وخز اور خزق اور کانٹے کا گڑنا
خواہ پیکان اور ہڈی کی کرچ چبھنا وخز یعنی نیزہ وغیرہ سے جلد کا پھٹنا اور خزق مطلق شگاف کا پیدا ہونا یہ دونوں قریب قریب ہیں اسلئے
کہ دونوں صورتوں میں ایک جسم نیزہ اور نوک دار سخت اندر جلد کے نفوذ کرتا ہے اور اسی وجہ سے شگاف اور جلد کا پھٹنا پیدا ہوتا ہے فرق اتنا ہے کہ کوئی
شے باریک چبھے گی اُسوقت شگاف باریک پیدا ہوتا ہے اور کبھی کوئی چیز موٹی چبھتی ہے اُسوقت شگاف موٹا پیدا ہوتا ہے پس وخز باصطلاح حالیہ
وہی صدمہ ہے جو باریک شگاف پیدا ہو اور چھوٹا ہو اور خزق برائے معجزہ ہے جو عظیم ہو اور جسکا حجم بڑا ہو اور شاید وخز باوجود تنگی اور چھوٹے
ہونے چبھنے والی شے کے مقدار طول میں چھوٹے ہونے پر بھی دلالت کرتا ہے یعنی چھوٹا اسقدر ہو کہ شاید جلد سے بڑھ کر گوشت تک نہ پہونچے اور بسا اوقات
وخز ضرر کم رکھتا ہے اگر اسکے درپے نہ ہوں اور چھیڑ چھاڑ کر نہ بڑھائیں کہ اگر اُسے بحال خود چھوڑ دیں گے خود بخود درست ہو جائیگا اگرچہ گوشت
فاسد میں واقع ہو ہاں اگر وہ گوشت شدید الرداءت ہو کہ اُسوقت البتہ ورم اُس مقام پر پیدا ہوتا ہے اور ضربان بھی عارض ہوتا ہے خصوصاً
اگر غرز اور وخز شدید ہو اور عطیہ چبھنے کے ایسے واقع ہوں کہ اُسکا وصول گوشت تک ہوا ہو ایسی صورت میں بڑا علاج اور دے فائدہ کے
یہ ہے کہ پہلے تسکین ورم اور وجع کی جائے اور تدبیر جراحت کی چنداں حاجت نہیں ہوتی خزق کا حال یہ ہے کہ وہ محتاج تدبیر جراحت کا ہوتا ہے
اور جراحت کی تدبیر کے ہمراہ تدبیر وجع اور ورم کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور جراحت کی تدبیر مناسب جو تھی وہ اپنے مقام پر بخوبی مذکور ہو چکی
اور جسقدر کافی تدبیر ہے سب کا ذکر باب جراحات میں تفصیلاً ہو چکا ہے اب اس مقام پر جسکا ذکر ضرور ہے تدبیر وخز اور خزق سے وہ یہی بات ہے کہ
بدن میں جو چیز چبھ کر پھنس رہی ہے کانٹا ہو خواہ نوک کسی چاقو یا سوئی وغیرہ کی اسکا پہلے اخراج ضرور ہے اس نوک کا نکالنا کبھی بذریعہ آلات
کے ہوتا ہے وہ آلات کسی ایسے چیز کے ہوں جو ان نوک وغیرہ کو باہر کھینچ لیں جیسے اخراج نصول کا یعنی تیر وغیرہ کی گانسی کا بذریعہ کلبتین کے
ہوتا ہے جس کے سرے پر دو کانٹے سے ہوتے ہیں تاکہ اچھی طرح گڑ جائے اور قاعدہ عام یہ ہے کہ جس آلہ سے نوک وغیرہ کو نکالتے ہیں اسکی

نوک ٹوٹ کر رہجانے کا خوف ہو اور جس چیز کا نکالنا مرکوز خاطر ہے وہان نشتر کے علاوہ اور آلہ کے پہونچنے کی وسیع ہو کہ اسکے بخوبی ٹھہرنے اور نفوذ کرنے
کی جگہ ہو اور چاہیے کہ نکالنے کے طریقون سے سہل ترین کو اختیار کرین اور اگر دونون طرف سے نافذ ہوئی ہو اس جانب کی توسیع کرنی
چاہیے جدھر سے اُسکا نکلنا اولی ہو اور بقدر حاجت اُس کو پھیلانا چاہیے اور آلہ کا خواہ موچنے کا ٹوٹ کر رہ جانا اُسکا حیلہ یہ ہو کہ دفعۃً اُس کو
حرکت قوی نہ دینی چاہیے بلکہ پہانس اور نوک وغیرہ کو پکڑ کے جسقدر اس نوک کا چھپنا اندر کی طرف ثابت ہو اسی قدر ہلانے کی تدبیر کرنی چاہیے
تاکہ وہ نوک اپنی جگہ چھوڑ دے اور جنبش مین آکر سہولت سے نکل آئے اور اکثر یہ تدبیر بھی مناسب معلوم ہوتی ہو کہ چند روز تک اُسے نہ چھیڑین تاکہ خود اپنے
مقام مین جنبش پیدا کرے اور بعد ازان نکل آئے اس صناعت کے بعض علمانے اس بارہ مین جو کچھ کہا ہو ہم اُسے بعینہ بیان کرتے ہین وہ یہ
ہے کہ تیر وغیرہ کی نوک کا نکالنا محتاج اسکا ہو کہ پہلے اقسام سہام کو دریافت کرین اسلیئے کہ بعض اقسام کی ساخت لکڑی سے ہوتی ہو اور بعض
ساخت کی نے اور بانس وغیرہ سے ہوتی ہو اور گانسی تیر کی خواہ نیزہ کی یا انی لوہے اور تانبے اور قلعی اور شاخ کی خواہ اور ہڈیون کی خواہ کسی قسم کے
پتھر کی خواہ لکڑی اور سرنے وغیرہ کی ہوتی ہے بعض کی انی خواہ گانسی گول ہوتی ہے اور کسی کی سہ پہلو خواہ چار پہل کی ہوتی ہو اور کسی مین ایک ہی
انی خواہ دو یا تین ہوتی ہین اور کسی مین ایک ہی انی نوکدار ہوتی ہو اور کسی کی انی مین نوک نہین ہوتی اور نہ گانسی مین نوک ہوتی ہو جیسے تعلیم
تیراندازی خواہ تعلیم نیزہ بازی مین خواہ بانک سکھانے کو اُسکی نوک پیچھے کی طرف مائل ہوتی ہو اور بعض کی نوک خمدار ایسی ہوتی ہو کہ اگر بعد ڈالنے
کے جسم مین اسے کھینچین جب ہی تک نکل آئے اور بعض کی نوک آگے کی طرف مائل ہوتی ہو تاکہ بخوبی اندفاع اُسکا ہو سکے۔ اور بعض کی انی مشابہ
لوا کے ہوتی ہو جب سے باہر کی طرف کھینچیں انساط پیدا ہوگا اور تیر کا نکلنا دشوار ہوگا بعض کی انی بہت بڑی ہوتی ہو اور اُسکا کنارہ بقدر ایک انگل
کے ہوتا ہے جیسے وہ تیر جو دستی کہلاتے ہین اور بعض کی بقدر ایک انگل کے ہوتی ہو اور اُسکا نام مزنا ہے یعنے دنبالہ دار ہے اور بعض کی انی خواہ
گانسی گہری ہوتی ہے اور کسی انی پر چند نوکین باریک باریک بنائی جاتی ہین کہ اگر تیر کے سرے خواہ نیزے کی ڈانڈ نکال لین یہ گچھا لوہے کا
اندر جسم کے رہجاتا ہے جیسے کوئین مین گرے ہوئے برتن اور ڈول وغیرہ کے نکالنے کے واسطے کانٹا بناتے ہین اُس شکل کی یہ گانسی وغیرہ بھی
ہوتی ہو بعض تیر کی گانسی خواہ نیزے کی انی مین سری خواہ ڈانڈ پیوست کیجاتی ہو اور بعض کی انی خواہ گانسی سرے اور ڈانڈ پیوست ہوتی ہو بعض
کی ساخت مین استواری اور مضبوطی کیجاتی ہو اور بعض کی انی وغیرہ مین استواری نہین ہوتی اُس سے یہ غرض ہوتی ہو کہ جب تن مین گڑ جائے
اور باہر کھینچین سری اور ڈانڈ نکل آئے اور انی وغیرہ پیوست رہجائے بعض انی اور گانسی کو زہر مین بجھاتے ہین اور بعض مسموم نہین ہوتے غرض
حسب اختلاف ساخت نیزہ و تیر کا اسقدر تفاوت پر ہوا مجملاً اسکے نکالنے کے دو طریقہ مقرر ہین ایک بذریعہ جذب و کشش کے دوسرا بذریعہ دفع
کے اسلیئے کہ اگر تیر وغیرہ خارج مین جسد کے ہے اُسکا نکالنا بذریعہ جذب کے ہوتا ہو اسی طرح جذب کا استعمال کیا جاتا ہو جب تیر عمق جسم
مین در آئے اور جس موضع مین تیر کی پیکان ہو اگر نکالی جائے تو بڑا لذم مہلک عارض ہوگا خواہ اذیت شدید ایسی لاحق ہوگی کہ تحمل دشوار ہوگا
دفع کے ذریعہ سے تیر وغیرہ اسوقت نکالتے ہین جب گوشت مین پیوست ہو اور جن اجسام مین اُس کی گرانی پیدا ہوئے مقدار مین کم ہو ان
اور اسجگہ چاک کرنے سے کوئی مانع مثل عصب اور استخوان وغیرہ کے نہو پھر اگر تیر بڑی مجروح ہوئی ہو اُسوقت ہم جذب کا استعمال کرینگے اور ہم
ظاہر مین نظر آتا ہو جب بھی جذب کا استعمال کرینگے اور اگر پوشیدہ ہو اور نظر نہ آتا ہو اُسوقت وہ طریقہ اختیار کرینگے جو بقراط نے تجویز کیا ہو کہ اگر
زخمی کو اس شکل پر باقی رہنا دشوار نہو جس شکل پر زخمی ہوا تھا اور اُسی صورت پر صبر کر سکے جسوقت انی خواہ گانسی وغیرہ نکلنے کے یعنی بروقت
نکلنے کے بوجہ شدت اذیت اور درد کے ہاتھ پاؤن کھینچنا اور تڑپنا وغیرہ اُس سے صادر نہو پس مناسب ہو کہ تیر کے موضع سے اسکی تحقیق کرین اگر

صبر کرنا مجروح کا دشوار معلوم ہو چاہیئے کہ اُسے چت کریں اور جہانتک ممکن ہو اُسکی شکل ایسی درست رکھیں کہ نکالنے میں حرج اور دقت نہو بعد اسکے
کانٹے نکالنے کی ترکیب خواہ دبانے اور نچوڑنے کی تدبیر کریں اور اگر گوشت میں پیوست ہو گئی ہو چاہیئے کہ ہاتھوں سے خواہ لکڑی جذب
کریں بشرطیکہ وہ لکڑی بینی سری خواہ دو انگلی ہو گئی ہو خصوصاً اگر ڈانڈا ودھری زکی نہ ہو پھر اگر لکڑی گر پڑے چاہیئے کہ بذریعہ موچنے یا کسی
خواہ کسی اور آلہ کے جس سے ان اور گانسی نکالتے ہیں نکال لیں اور بعض مقامات پر گوشت کو پھاڑنا بھی درکار ہوتا ہے اور دوبارہ زیادہ چاک لگانا
چاہیئے اگر ایک مرتبہ چاک کرنے سے نکلنا ممکن نہ ہو اور اگر پیکان تیر عضو مجروح کے آگے نکل گیا ہو اور جلد سے پیوست ہوا ہو اُسطرف سے نکلنا
ممکن ہو اور جب ہو کہ ان مقامات چاک کریں جدھر کو توڑ کر نکلا اور اسی طرف سے نکالیں بذریعہ جذب کے خواہ بذریعہ دفع کے اگر لکڑی سمیت پیکان ٹوٹی
ہو اور اگر لکڑی الگ ہو گئی ہو پس اُسے کسی اور چیز سے دفع کرنا چاہیئے اور پیکان وغیرہ کو بطرف خارج کے نکالیں اور مناسب یہ ہے کہ اسکے دفع
کرنے میں کسی عصب خواہ شریان کو قطع نہ کریں اگر پیکان دوہرا ہو اور ٹوٹنے سے اُسکا پتہ لگ جاتا ہو ایسے پیکان کو ایک نلکی میں داخل کریں
جس سے کرنا مرکوز ہے اسلئے کہ اگر پیکان نکلے اور ہم اُسے دیکھیں کہ اس میں چند مواضع مغفور ہیں یعنی گڑھے گڑھے پڑتے ہیں اور شاید اس سے
زیادہ خار اور نوکیں اسمیں باریک باریک ہوں جو نظر نہ آتی ہوں اُسوقت زیادہ تفتیش کرنی چاہیئے اور خوب تلاش کر کے اُسے نکالنا چاہیئے اگر ان نوکوں
میں سے کوئی اور نوک خواہ کانٹا خواہ ٹکڑا نظر آئے اُسے بھی نکالنا چاہیئے انھیں حیلوں اور تدبیرات سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں پھر اگر پیکان وغیرہ کے
چند نوکیں ہوں اور نکلنا اُسکا سخت دشوار ہو لازم ہے کہ چاک زیادہ بڑھائیں بشرطیکہ قریب اُس کے کوئی ایسا عضو نہو جس سے سیلان خون کا خوف ہو
تاکہ جب [illegible] منہ کھل جائے آسانی ہم اُسے نکال لیں بعض آدمی اس چاک کو ایک تل میں داخل کر دیتے ہیں تاکہ گوشت اُسکے ہمراہ نکل آئے پھر اگر زخم میں سکون
اور تورم نہ ہو گیا ہو اور ورم گرم نہ ہو پہلے ٹانکے لگانا چاہیئے پھر ایسا علاج کرنا چاہیئے کہ جو گوشت کو اُگائے اور اگر جراحت میں ورم گرم عارض
ہوا ہو مناسب ہے کہ اُسکا علاج نطولات اور ضمادات سے کریں زہر میں بجھائے ہوئے تیروں کی تدبیر اول یہ ہے کہ جہانتک گوشت میں اثر زہر
کا پہونچا ہے اور جلد سے تیر گزر کر اندر گیا ہے سب کو جدا کر ڈالیں اور کاٹ ڈالیں اور شناخت اسکی یہ ہے کہ گوشت مسموم کا رنگ اچھے گوشت کے
رنگ سے متغیر ہوتا ہے اور تیرہ گون ہوتا ہے جیسے مردہ کا گوشت پھر اگر تیر زہر کا بجھا ہوا یا کسی ہڈی تک پہونچ گیا ہو اُس کو کسی آلہ کے ذریعہ سے ہم نکال
لیں گے اور اگر اُس تیر کے نکالنے سے کوئی چیز از قسم گوشت وغیرہ کے مانع ہو اُسے تراش لیں اور شق کر کے کسی آلہ کے ذریعہ سے نکالیں اور شناخت
اس بات کی کہ وہ تیر ہڈی تک پہونچ گیا ہے یہ ہے کہ وہ تیر سیدھا ہوتا ہے اور جنبش نہیں کرتا ہے اور جب ہم اُسے ہلاتے ہیں کسیطرف نہیں جھکتا ہے لہذا ہم پر
واجب ہے کہ پہلے ہم اُتنی ہڈی کو قطع کر ڈالیں جہانتک تیر وغیرہ پیوست ہو گیا ہے بعد اُسکے گرداگرد اُسکے کسی برمہ وغیرہ سے ایسا سوراخ
کریں کہ تیر کا نکلنا دشوار نہ رہے اور یہ ترکیب اسی ہڈی میں کرنی پڑتی ہے جو ہڈی ثخین اور گندہ ہو اگر پیکان تیر کا کسی عضو رئیس میں دھنس جائے جیسے دماغ خواہ قلب
اور ریہ یا اسعاء اور رحم یا جگر میں پیوست ہوا ہو اور علامات موت کے نمودار ہوں اللازم ہے کہ جذب پیکان سے منع کریں اسلئے کہ ایسے وقت جذب
پیکان سے قلق کثیر اور اضطراب الم پیدا ہوتا ہے اور تاکہ ہم محل ملامت جہان کی نہ ہوں اور ہاں اگر ہم کچھ نفع یقین بہ نسبت مریض کے بھی جذب
پیکان کا ایسے وقت ظاہر نہیں ہوتا اور اگر علامات ردی ظاہر نہوں ایسی تدبیر اختیار کریں گے کہ جس امر مخوف کا ہم کو از قسم سیلان خون وغیرہ
کے خوف ہے اس سے الگ ہو اور پہلے ہم اُسکا ذکر گذشتہ سطروں میں کر چکے ہیں اور جو امور مہلک اور ایذا دہندہ عارض ہوتے ہیں ان سب کا بیان مفصلاً
ہم کر چکے ہیں اسکے بعد ہم علاج شروع کرتے ہیں اور اگرچہ زخم اعضائے رئیسہ میں ہے لیکن اکثر لوگ ایسے زخم کھا کر اچھے بھی ہو جاتے ہیں اور جانبر ہوتے
ہیں اگرچہ اُمید سلامت نہیں ہوتی ہے اور یہ نہایت تعجب ہوتا ہے اور اکثر اوقات کوئی ٹکڑا جگر کا نکل آتا ہے اور کسیقدر صفاق اور پردہ بھی باہر

نکل آتا ہے جو شکم پار اور سر پ اور رحم پر واقع ہو اور اُس کی وجہ سے موت واقع نہیں ہوتی ہے علاوہ یہ کہ اگر ہم پیکان کو ان اعضا میں بعینہ چھوڑ دیں فقط
اُس کے باقی رہنے سے زخمی پر موت بہر حال طاری ہوتی ہو اور اگر نکالنے کی تدبیر کرتے ہیں عوام اور جہال بے رحمی سے منسوب کرتے ہیں اور اگر اسکا خیال
نہ کریں اور پیکان کو جس طرح ہو سکے نکال لیں اکثر بیمار صحیح اور سالم رہتا ہو اور وہ بچ جاتا ہے۔ وجب ہو کہ جس مقام پر تیر چبھ گیا اُس جگہ پر افشرن کریں
کہ وہ جاذب قوی ہو خواہ سر کنڈے کی جڑ پیسکر ضماد کریں اور کبھی پُرانی شہد میں گوندھ کر استعمال کریں۔ ایضاً بزر خشخاش سیاہ اور برگ درخت انجیر ہمراہ
آرد جو اور بزر البنج خصوصاً ہمراہ قلقدیس کے اور اسیطرح تنگ کا مجھل سلم اور اسیطرح خیری کے جمیع اصناف اور زراوند اور بصل الزجس۔
اور حیوانیہ بہت سے ہیں مثلاً مینڈک کہ اُس کی کھال اُتاری ہو ڈی میں چھپے ہوئے پیکان کے لیے عجیب نفع ہے اسیطرح ڈاڑھ کے کیڑے میں نہایت
سود مند ہو اسی طرح سرطان کو پیسکر استعمال کریں اور دونوں قسم کے ارنب و دیگر حیوانات کے انفحہ۔ بعض کی رائے یہ ہو کہ عصا جو ایک جانور مشہور ہے
اور شاید بندش بھی چھپی ہوئی چیز کی جاذب میں بہت مؤثر ہے اور وہ یہ مرکب ہے عصا کا سر اور زراوند طویل اور سر کنڈے کی جڑ اور بصل زجس آپس میں ترکیب
دے کر استعمال کریں اور خاص فاسد ہڈیوں کی نکالنے والی دوا قروح مندملہ کے نیچے سے جسقدر ہیں اُن کا ذکر ہڈیوں کے بیان میں آتا ہو قانون
علاج آگ کے جلنے کا آگ کے جلنے کے علاج میں دو غرضیں متعلق ہوتی ہیں اوّل تو یہ ہو کہ آبلہ اور چھالا نہ پڑنے پائے دوسرے جسقدر جل گیا ہو
اُس کی اصلاح ہوتی ہے آبلہ پڑنے کی مانع دوا وہی ہو جو تبرید کرے اور لذع پیدا نہ کرے اور خاص جلے ہوئے مقام کا علاج ایسی ادویہ سے
ہوتا ہو جنمیں جلا بھی کسیقدر ہو اور اُسکے ہمراہ تجفیف بھی لیکن زیادہ تجفیف کچھ ضرور نہیں ہے اور نہ اس دوا میں لذع کسیقدر ہونی چاہیے اور باہمہ
حرارت اور برودت میں معتدل ہونا ضرور ہے اور جب احتیاج دونوں قسم کے علاج کی ہو یعنی چھالا بھی نہ پڑنے پائے اور جلنے کا بھی علاج ہو جائے
پہلے مبردات سے تدبیر کریں بعد ازاں اگر دوسرے قسم کی دوا کی حاجت باقی ہے اُسے بھی استعمال کریں ورنہ کچھ حاجت نہیں لیکن اگر جلا ہوا مقام
پختہ ہو جائے اور چھالا پڑ جائے اُسوقت دوسرے قسم کی علاج کا استعمال واجب ہو اور اُسکے واسطے ادویہ یہ ہیں کہ تمیو لیا اور جو مٹی کہ اُسکا حکم مرکب
ہے جیسے چولھے کی مٹی اور عدس مطبوخ اور سیاہی یعنی روشنائی جو ہندوستان میں تیار ہوتی ہو اور ازین قبیل اور ادویہ کا استعمال کریں
اور کندر خواہ علک البطم وغیرہ اس غرض کے واسطے صلاحیت نہیں رکھتے اسلیئے کہ بعض ان ادویہ میں سے نہایت گرم ہیں اور قوت لذع سے خالی
نہیں ہیں اور بعض میں رطوبت حد مناسب سے زیادہ ہو اور ادویہ جزئیہ بسبب غرض اول کے صندل اور فوفل اور درخت سپیدہ جدید خواہ پھٹکری کو
پیسکر آب برگ عنب الثعلب و گلاب میں مخلوط کر کے ضماد کریں یا زردی بیضہ اور روغن گل سے مرہم تیار کریں ایضاً کاسنی اور آرد جو مغسول اور
زردہ بیضہ اور روغن گل ایضاً عدس مسلوق ہمراہ روغن گل کے ایضاً گل ارمنی اور سرکہ ایضاً روغن گل اور موم بقدر مناسب کے بعد
چونے کو خوب سا دھو کر سپیدہ اور افیون اور سپیدی انڈے کی اور کسیقدر دودھ بھی شریک کریں ایضاً برگ خبازی لیکر میٹھے پانی میں ابالیں اُسکے
بعد جو چیزیں اسمیں از قسم دردہ نشین ہیں اُن سے پاک کریں اُس کے بعد مردا سنگ پر وردہ اور سپیدہ قلعی ہمدار ڈھائی جزو اور روغن گل چار جزو
آب برگ مکو اور آب برگ کشنیز ایک جزو و خل کے استعمال کریں اور ادویہ جزئیہ موافق غرض دوم کے عمدہ اشیا اس غرض کیواسطے مرہم
چونے کا ہو اُسکے بنانے کی ترکیب یہ ہو کہ چونہ کو لیکر سات مرتبہ دھو دیں تاکہ اسکی تیزی اور حدت دور ہو جائے اُس کے بعد روغن گل اور زیت
میں گھیں اور تھوڑا سا موم بھی ملائیں اگر اسکی حاجت ہو اور کبھی طین قیمولیا بھی ان اجزا پر اضافہ کرتے ہیں اور سپیدی بیضہ اور تھوڑا سا سرکہ
شراب بھی داخل کرتے ہیں دوسرا نسخہ مرہم نورہ کا چونے کو بدستور مذکور خوب دھو ڈالیں اور آب برگ چقندر اور آب برگ کرنب اور
روغن گل اور موم ملا کر تیار کریں اس مقام کے مناسب خواہ تبرّز اور تنقّط کا خوف نہو ایک دوا یہ بھی ہو کہ جھاؤ کی پتی اور خرنوب جلا کر چھڑکیں

اور گو پر سوکھا ہوا اور پوست درخت صنوبر شلطرا شیع کمدرس درہم مرداسنگ تین درہم خبث رصاص چار درہم خبث فضہ چار درہم گیک مغسول آب سرد
سے جنکا وزن پانچ درہم ہو لیا پانچ درہم طین قبرسی اور رومی ارمانی اور سپیدہ قلعی کی ہستا درہم عصا الراعی کوفتہ دس درہم مرداسنگ فارسی خواہ ملا چینی
چھ درہم توتیائے سبز سات درہم مجیری گیلینی دانہ لبلاب خواہ برگ لبلاب دو درہم خبث الحدید عصارہ برگ خطمی اور خبازی ہر واحد دس درہم
سوسن آزاد اور بصل سوسن آسمانگونی زعفران کمد پانچ درہم کافور چار درہم روغن گل اور حرام مغز بارہ سنگھا اور اسکی چربی بقدر حاجت ملاکر
مرہم طیار کریں ایک اور نسخہ جو زیادہ قوی ہے اور قلیل الحرارت میں اسکا استعمال کرنا چاہیئے یہ ہو کہ برادہ نحاس اور برادۂ آہن کو طین حر خواہ
طین احمر سے گل حکمت کر کے کسی تنور خواہ بھٹی میں جلائیں اور قرص بنا کر رکھ چھوڑیں اور جسوقت تخفیف کی حاجت ہو بطور ذرور کے چھڑکیں خواہ
روغن گل ملاکر طلا کریں انمیں قبیل بھی دوائیں ہیں جو نہال کبوتر یا جو کتان میں لپیٹکر جلائیں تا کہ جلکر خاک ہو جائے اور روغن گل ملاکر طلا کریں غیر منقوص ہوں مقامات میں ابلہ چھالے نکلے نرم ہو چلے ہوں پھر راکھ یعنی
گندنا جلا ہوا خواہ قنبیلہ مخفا ہو ورق سے پیکر تو اسکا نفع ظاہر ہو جاتا ہے خواہ خرنوب نبطی کی پتی جلاکر استعمال کریں اور اگر اس سے کچھ فائدہ ظاہر
نہ ہوا دوائے مدملہ قروح خبیثہ کا استعمال واجب ہو پانی سے جل جانا کبھی کھولتے ہوئے پانی کے دیگ خواہ اور کوئی برتن کسی آدمی کے عضو پر گر پڑتا ہو
اور وہی اثر پیدا کرتا ہے جو آگ سے پیدا کرتا ہے تدبیر صائب یہ ہو کہ اسکے علاج میں عجلت کریں قبل ازانکہ اس میں آبلہ پڑ جائے اور صندل
اور گلاب اور کافور کو طلا کریں اور دوا کو خشک نہ ہونے دیں بلکہ ہر لحظہ دوا پر ایک کپڑا آب سرد اور برف میں بھگوئے ہوئے کو پھیرتے رہیں
کہ یہ تدبیر آبلہ پڑنے سے مانع ہوگی بعض اطبا مبادرت کر کے اس مقام پر آب زیتون خواہ آب رماد کو چھڑکتے ہیں اور بہتر یہ ہو کہ ان
دونوں پانی میں سے کسی ایک کو آرد جو میں ملاکر استعمال کریں اور مرہم نورہ بھی مفید ہو اور جو دوا بیجال کبوتر سے بنائی جاتی ہو اور نسخہ اسکا ابھی
ابھی مذکور ہو چکا بہت عجیب النفع ہے اور ایسے جلنے سے جو قروح پڑ جاتے ہیں اُن کا علاج کرات مسلوق خواہ کرات مجفف سے کرتے ہیں وہ
یہ سب بہتر دوا ہے اور اسی طرح جتنی ادویہ آگ سے جلنے کی اوپر کے باب میں بیان ہوئے ہیں وہ سب بکار آمد ہیں نزف الدم اور حبس دم
کا بیان فن کلیات میں بیان ہو چکا ہو کہ خون کا نکلنا عروق سے ہوتا ہو خواہ کسی رگ کا منہ کھل جائے بسبب ضعف اُس رگ کے خواہ
اُس رگ میں امتلاء خون زیادہ حد معین سے ہو جائے خواہ کوئی حرکت قوی حتی کہ کھینچا اور چلانا اور کودنا پھاندنا کہ اس سے بھی رگ کا منہ کھل
جاتا ہو اور خون نکل آتا ہو خواہ کوئی چیز گرم خارج سے ایسی متصل ہو جو برودت اندرونی کو جذب کرے خواہ رگ کسی صدمہ کی وجہ سے پھٹ
جائے اور وہ سبب بادی تامطح ہو یا انساخ خواہ کسی طرح کی سزائیں اندرونی خواہ بیرونی اعضا میں پڑے یا کوئی حرکت شدید ہمراہ امتلاء کے
حادث ہو تو رگ سے خون بطور ترشح کے ٹپکے بوجہ اسکے جرم اُس رگ کا ڈھیلا ہو جائے اور صفاق جو اُس رگ پر ہو اسمیں تحلیل پیدا
نہ ہو نہایت اولی اور اقدم واسطے سیلان خون کے بشرط ملنے راہ کی رگوں میں سے شریان ہو کہ اُس سے خون کا سیلان بہت جلد
ہوتا ہو اسوجہ سے کہ اُسکا جرم متحرک ہو اور جو کچھ شریان میں ہو کبھی سمٹتا ہو اور کبھی منتشر ہوتا ہے اور جب مکان میں شریان کی تنگی واقع ہو
بعد تفرق اتصال کے اور خلا پیدا ہوا انجام کار انورسما کی طرف ہوتا ہے جسکا نام ام الدم ہے اور شریان اگرچہ اس قسم میں ہو جو ملتحم ہوتی ہو
لیکن بہت دشواری سے اسکا التحام ہوتا ہے اور اکثر یہ ہو کہ شریان ملتحم نہیں ہوتی ہے اور جو چیز گرد شریان کے ہو اسمیں التحام پیدا ہوتا ہے
اور جب گرد کے چیز میں بوجہ التحام کے تنگی پیدا ہوتی ہو اسی جہت سے شریان میں تنگی پیدا کرکے جریان خون کو مانع ہوتی ہو اور زیادہ اور
بقوت سیلان خون کا نہیں ہونے پاتا ہو بلکہ بطور ترشح کے خواہ نہایت پتلی دھار جسقدر رسائی باقی رہجاتی ہو اور ملتحم نہیں ہوتی ہو اسیقدر
آہستہ آہستہ خون نکلتا ہو جب اسکی تدبیر بزرمی ... کریں پھر خون کا سیلان رک جاتا ہو اور جہاں کا تھا وہاں ٹھہر جاتا ہے ۱۱

جیسے عنق کا اکثر یہی حال ہوتا ہے اور بیشتر وہ رگ تنہا زیر جلد ٹھہر جاتی ہو اور مدبر بیہ نبض کے اور جنبش کے معلوم ہوتا ہو اور اکثر یہ ہو کہ شریان کو اندر کی طرف سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ اندر ہی اندر پھٹ جاتی ہو اور جلد بدستور سلم رہتی ہو اُسوقت جلد کے نیچے ابورسما پیدا ہوتا ہو اور ورم لین کا حدوث بوجہ خون اور ریح کے ہوتا ہے اور اس ورم کا سکون بوجہ غمز اور دبانے کے ہوتا ہو اور یہ کیفیت اکثر عنق اور ابنیہ یعنی کش ران میں عارض ہوتی ہے اور بعض میں بھی خودبخود یہی کیفیت ہوتی ہو اور اکثر اسکا عروض بہ سبب کسی امر خارج کے ہوتا ہو اور فصد سے بھی یہی صورت پیدا ہوتی ہو اکثر اطبانے گمان کیا ہے کہ ہر ایک عنق شریان سے ام الدم پیدا ہوتا ہے اسلیئے کہ شریان کا شگاف کبھی ملتحم نہیں ہوتا ہو بلکہ جو عضو شریان کے گرد ہو اُسمین التحام پیدا ہوتا ہے اور ورم مشہور بہ ابورسما پیدا ہوجاتا ہو اور خون شریان بعد خرق ہونے کے کبھی نہیں جوڑتی ہے حالانکہ ایسا واقع مین نہیں ہے کہ شریان کبھی ملتحم نہ بلکہ جڑ سکتی ہو جو لوگ شریان کے جوڑنے سے مانع ہین اُن کی دلیل قیاسی بھی ہو اور تجربہ سے استدلال کرتے ہین قیاسی دلیل یہ ہو کہ شریان ہو ایک طبقہ منجملہ دو طبقون کے غضروفی ہو اور غضروف کا التحام نہیں ہوتا ہے پس بحکم ضرب وشکل اول کے نتیجہ یہ ہوا کہ پوری شریان ملتحم نہیں ہوسکتی - اور تجربہ کا بیان اسطرح پر کرتے ہین کہ ہم نے کبھی شریان کو جوڑتے نہیں دیکھا جالینوس نے ان لوگون کا مقابلہ قیاس اور تجربہ دونون طرح سے کیا ہے قیاس جو اس مقام پر جالینوس نے کہا ہے خطابی ہے یعنی اسکا صغریٰ از قسم مظنونات خواہ مقبولات کے ہو صورت اس قیاس کی یہ ہو کہ شریان ہین مین سے گوشت اور ہڈی کے اور گوشت ملتحم ہوتا ہو اور ہڈی مطلق نہیں جڑتی ہو پس چاہیے کہ شریان جوڑنے اور نہ جوڑنے مین ہین بین کی کیفیت حاصل کرے وہ کیفیت یہی ہو کہ بہت دشواری سے ملتحم ہو اور تجربہ اپنا جالینوس نے یہ نقل کیا ہے کہ اکثر لوگون کا علاج کیا کہ اُن کی شریان کا التحام ہوگیا اور شاید بحث ایسی ہو کہ ہم اُسکے بیان سے فارغ ہوچکے اور اوپر کے ابواب مین اُسکو ذکر کرچکے ہین لیکن پھر ہم کہتے ہین کہ اعضا کا حال بروقت انبعاث خون کے مختلف ہوتا ہو کسی عضو سے خون بکثرت نکلتا ہو اور جب وہ عضو شگافتہ ہوجائے خون بکثرت جاری ہو جیسے جگر اور ریہ اور بعض اعضا ایسے ہین کہ اُن سے کم نکلتا ہو اور ان دونون قسمون مین بعض سے خون نکلنا پرخطر ہے اور بعض عضو سے ایسا پرخطر نہیں ہے جیسے پھیپھڑے سے خون کا نکلنا بہت کثرت سے ہوتا ہو خواہ ناک سے بھی خون بکثرت برآمد ہوتا ہو پھیپھڑے کا نکلنا پرخطر ہے اور ناک سے کسیقدر خون برآمد ایسا پرخطرناک نہیں ہو اور جیسے برآمد ہونا خون کا مثانہ اور رحم اور گردہ سے کہ بہت ہی قلیل برآمد ہوتا ہے بلکہ بیشتر تھوڑا تھوڑا خون نکلتے نکلتے انجام ہلاکی طرف پہونچتا ہے رگون سے بھی خون کے نکلنے کی مختلف صورتین ہین کسی شریان کے خون برآمد ہونے کی صورت زیادہ ہوتی ہو اور خطرہ بھی زیادہ ہو جیسے ابہر اور باقی کے بڑے بڑے شرائین کہ اُن سے اگر خون جاری ہو اکثر نوبت ہلاکت پہونچتی ہے اور بند نہیں ہوتا ہو اور بعض شرائین کا خون ایسا پرخطر نہیں ہوتا جیسے شریان قحف یعنی استخوان سر کے پاس ہو کہ اسکے خون کا بند کرنا سہل ہو اور فقط باندھ دینا اُسکا کافی ہو اور اکثر چھوٹے چھوٹے شرائین سے خون جاری ہوتا ہو اور خودبخود بند ہوجاتا ہے کبھی درمیان شریان کے خون اور غیر شریان کے یہ فرق بیان کرتے ہین کہ شریان کا خون ضربانی اور رقیق اور اچھا ارغوانی بہ نسبت غیر شریانی کے ہوتا ہے اور مائل بسواد مثل خون ورید کے نہیں ہوتا ہو اور ناقم ہوتا ہو - یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ جس شخص کو استفراغ دموی ہو خصوصاً استفراغ دموی شریانی اور استفراغ حد افراط کو پہونچ جائے اور نوبت تشنج کی پہونچے نہایت ردی ہو اسیطرح اگر ہچکی آنے لگے ایسا استفراغ مہلک ہوتا ہو اور ہچکی کے ہمراہ بوجہ استفراغ مذکور کے غشی بھی پیدا ہو بہت جلد موت واقع ہوگی اور ہذیان اور اختلاط عقل بعد استفراغ خون کے مہلک اور ردی ہو اور اگر ہذیان اور اختلاط عقل کے قریب تشنج پیدا ہو اکثر قاتل ہوتا ہو **قانون علاج نزف الدم** کا نزف الدم کے علاج مین ابتدا حبس خون کی تدبیر کرنی چاہیئے بعد ازان اگر قرحہ پڑ گیا ہو اُسکا علاج کرین اور جس نزف الدم کا سبب برقرار ہو اُسکا بند

کرنا ممکن نہیں ہے جیسے کوئی مادہ اکال وغیرہ باعث اجرائے خون کا ہو کہ جب تک ازالہ اُس سبب کا نہ کرینگے کیونکر بند ہوگا پھر اگر بوجہ ضعف مفرط خواہ
کسی اور وجہ کے اتنی مہلت نہ ہو کہ پہلے ازالہ سبب کا کریں بعد ازاں حبس خون کریں جو حوابس خون کے ذریعہ سے ناچار اُسے بند کرینگے اور حابسات
خون کا بیان تفصیل اگرچہ کتاب اول میں ہو چکا ہے تاہم اس مقام پر بطور مدد کے کسیقدر ذکر کرینگے واضح ہو کہ اسباب حبس خون کے بعض
وہ ہیں کہ جہت خروج کو بدل دیتے ہیں خواہ ایسے ہیں کہ جس طرف سے خون جاری ہے اُسی طرف انکو کھینچتے ہیں اور مقام جریان تک پہنچنے نہیں دیتے اور بعض حابسات ایسے ہیں کہ جو
مقام جریان خون سے اُسکو نکلنے نہیں دیتے اور بعض حوابس کا اثر مرکب دونوں اثروں سے ہوتا ہے کہ مانع وصول بطرف مخرج کے بھی ہوتے ہیں اور خود موضع جریان سے بھی روک دیتے ہیں خواہ
تینوں فائدوں کے جامع ہوتے ہیں پہلی صورت یعنی جو چیز خون نکلنے کی جہت بدلجائے اور خلاف جہت کی طرف مائل کرے اُسکی یہ بھی کیفیت ہے کہ فقط جذب
بطرف خلاف جہت کے کرے اور کوئی دوسری راہ برآمد خون کی جہت مخالف میں جدید پیدا نہ کرے جیسے جگر پر وضع محاجم اگر واسطے
حبس نزف الدم کے کریں داہنے نتھنے سے رعاف پیدا ہوگا اور یہ کوئی نیا سوراخ بوجہ اس ترکیب کے پیدا نہیں ہوتا اور کبھی نیا مخرج بذریعہ
جذب خلاف کے پیدا ہوتا ہے جیسے صاحب رعاف کی اس ہاتھ کی فصد کھولی جائے جو محاذی اُسکے نتھنے کی ہو بشرطیکہ یہ فصد ضیق ہو
اور زیادہ کشادہ نہو دوسری قسم یعنی روکنے والی شے ایسی کہ مجری نزف تک آنے نہ دے وہی ہوگی جو مانع حرکت خون کی اور اُسکے
نفوذ کی ہو اور یہ صفت اُسمیں یا بسبب احتراق کے ہوتی ہے یا بوجہ تخدیر کے ہوتی ہے اور مخدر یا دوا ہوتی ہے خواہ کیفیت اور حالت خاص
کسی بدن کی جیسے غشی کا واقع ہونا کہ اکثر بوجہ غشی ہونے کے حبس نزف الدم کا پیدا ہوتا ہے تیسری قسم یعنی جو خاص موضع نزف الدم پر خون کو روکے
وہ ایسی ہی چیز ہوگی جو مخرج کو بند کرے خواہ بذریعہ بندش سخت کے یا بذریعہ رخنہ بندی اور کوئی چیز سوراخ میں بھر دینے کی جیسے کوئی دوا خواہ
کپڑا وغیرہ بھر دیں یا بطور رخنہ بندی کریں اور سوراخ میں کچھ نہ بھریں خواہ موضع نزف الدم پر خشک ریشہ پیدا کریں داغ دینے سے یا کوئی دوا
ایسی لگائیں جس سے پپڑی پڑجائے خواہ جمود اور شکل ایسی پیدا کریں کہ خون رک جائے خواہ کوئی دوا مغری اور چپنیدہ لگائیں خواہ تجفیف پیدا
کریں خواہ دوا مجمد کا استعمال کریں خواہ اس گوشت کو جو گرد رگ کے ہے اسمیں تنگی پیدا کریں کہ رگ کے بند کرنے پر مسلط کرے بات ضروری یہ بات جاننے کے قابل ہے اگر جراحت کے ہمراہ
ورم بھی ہو اگرچہ تدبیرات اور اعمال جو اوپر بیان ہو چکے ہیں انکا کرنا دشوار ہوگا اسلیئے کہ اسوقت نہ بندش بذریعہ ڈوروں کے ممکن ہوگی اور نہ فتیلہ وغیرہ کا داخل کرنا بن پڑے گا
اور دشواری سے بندش ہو سکے گی ہاں اسوقت استعمال ادویہ مبردہ کا ضرور ہو سکتا ہے اور تبقل در تخدیر کا پیدا کرنا اور خون کا قوام کسی قدر غلیظ اور گاڑھا
کرنا اور اگر علاج بذریعہ بندش کے خواہ بذریعہ چاک کرنے کے خواہ کسی دوا کے لگانے سے بشرطیکہ زخم میں درد زیادہ ہو کیا جائے وہ نہایت
ردی ہے اور جو نشست برخاست ایسی منع کرے جس کی جہت سے درد پیدا ہو وہ بھی بری ہے اُٹھانا عضو مجروح کا لازم ہے کہ جامع دونوں
کا ہو اول تو درد نہ ہونے پائے دوسرے جس طرف خون کا سیلان ہے اسکی جہت مخالف میں بلند کریں پس اعانت خروج دم کی بذریعہ تدلیہ اور
تعلیق کے نہ کرنی چاہیئے یعنی اسی طرح اس عضو کو جھکانا اور لٹکانا درست نہیں ہے کہ اخراج خون کا آسانی سے ہو جایا کرے اگر ان دونوں غرض کے
حاصل ہونے میں ضد ہو یعنی درد کی زیادتی کا موقوف ہونا اسی شکل پر اُٹھانے میں منحصر ہو کہ جس شکل میں خون آسانی نکلنے کا گمان ہے خواہ برعکس تو جس
مناسب حال مریض کے جو غرض زیادہ مناسب ہو اُسے اختیار کریں اور جسکا تحمل مریض پر آسان تر ہو اور سردست جو مفید زیادہ ہو اسی کا لحاظ
زیادہ کریں اب اسوقت ہمکو احتیاج ایک علامت بیان کرنے کی ہے بعد ازاں کہ ناظر کتاب ہذا اس امر کا لحاظ بخوبی کرے کہ جس رگ سے
خون جاری ہے شریان ہے یا شریان نہیں ہے بلکہ ورید ہے اور وہی شناخت جو اوپر جہندگی خون اور رنگ وغیرہ کے بیان ہو چکی اُسکے ذریعہ سے
اطمینان کرے تاکہ اگر شریان سے اجرائے خون کا احتمال خواہ یقین ہو اسکی تدبیر میں توجہ زائد درکار ہے اور ورید کی نزف الدم میں چنداں ن

اہتمام زائد نہیں ہے لیکن اسکے ہم کہتے ہیں کہ جذب بطرف خلاف جو بطرف مخرج دم نہ ہو اُس کی تدبیرات مختلفہ میں سے ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ
عضو مجروح کو الم اور ایذا بذریعۂ دلک اور بندش کے پہونچانی چاہیئے خواہ بذریعہ محاجم کے ایذا دینی چاہیئے اور جس عضو کی طرف جذب کرنا ہو
واجب ہے کہ وہ عضو عضو مادف کا شارک ہو اور دونوں ایک ہی خط مستقیم طولاً خواہ عرضاً واقع ہوں اور دونوں جہت عرض اور طول میں جو دور تر ہو
بہ نسبت عضو مادف کے اُسکی طرف جذب کرنا چاہیئے اور قریب کی طرف مناسب نہیں ہے جیسے اگر جذب مخالف سر کے دونوں طرف کا
کسی ایک جانب سر کے خواہ ہاتھ کے جانب مخالف کا جذب اُسی کے ہاتھ کے دوسری جانب میں کہ دونوں جذب قریب میں اُسکا چندان
فائدہ ظاہر نہ ہوگا اور پورا انصراف اور جذب ہوگا اور یہ قواعد ایسے ہیں کہ بروقت اُن کے سمجھنے کے ناظر کتاب ہذا کو وہ اصول یاد
کرنے کی ضرورت ہے جنھیں ہم نے کتاب اول فن کلیات میں ذکر کیا ہے جہاں پر قوانین استفراغ کے بیان کیے ہیں بندش خواہ دلک
وغیرہ جو کچھ کریں واجب ہے کہ اس عضو کے قریب سے واقع ہو جس سے خون کی روانی ہو رہی ہے پھر اس سے اُتر کر دوسرے مقام پر کریں اور تر شریان
کے شگافتہ ہونے میں ان تدبیرات سے اکی امید قطعی نہ رکھنی چاہیئے کہ بس یہی تدبیرات کافی ہیں اور حبس خون فقط اُنھیں تدبیرات سے ہو جائیگا
بلکہ ان تدبیرات کو معین ٹھہرا کر استعمال کریں اور یہی حال بفصد جانب مخالف کا ہے جو العبد قطرین میں کھولی جائے دوسری قسم کی ایک صورت
یعنی خون کے غلیظ اور جائز کرنے کی صورتوں میں ایک صورت یہ ہے کہ مثلاً اگر کسی شخص کو رعاف وغیرہ بکثرت جاری ہو اُسے اغذیہ غلیظہ
الکیموس کھلائیں جو خون کو خاثر اور غلیظ کر دیں جیسے عدس اور عناب وغیرہ اور دوسری صورت ہے کہ مجمدات اور آب سرد کا استعمال کریں اور
بدن پر ادویہ مبردہ رکھیں اور کبھی غشی جو خود بخود واقع ہو کسی تدبیر سے پیدا کیجائے ایسی مفید ہوتی ہے کہ نزف الدم کو بند کر دیتی ہے قسم اخیر کی
صورت یہ ہے کہ اسمیں فقط ایک ہی قاعدہ کی رعایت درکار ہے یعنی مثلاً کبھی کوئی شریان متصل قلب ایک ہی جانب سے ہوتی ہے اور دونوں
جانب اُس کے متصل نہیں ہوتی اگر اُسکی بندش فقط ایک ہی جانب سے کر دیں روانی خون سے امان اور اطمینان ہو جائے بلکہ بیشتر دوسری
جانب سے ایک شعبہ متصل ہوتا ہے دوسرے شریان کا کہ اُسمیں ڈوب جاتا ہے اور خون اُسکی طرف پہونچتا ہے اور جس راہ کو بند کیا ہے اُس کی
دوسری جانب سے خون اسمیں پہونچتا ہے اُسوقت دوہری بندش کرنی پڑے گی اور قبل از بندش اُس جانب کی شناخت کرنا چاہیئے جدھر
اُس رگ کا مبدا ہے اور جہاں سے یہ رگ پیدا ہوئی ہے بعض مواضع میں مبدا اُسکا اسفل کی طرف ہوتا ہے جیسے عنق میں اور بعض میں
اور بعض مقامات میں مبدا شریان کا اوپر کی طرف ہوتا ہے جیسے ران اور بازوں میں جب یہ مقام اچھی طرح معلوم ہو جائے اُسوقت شد اور
ربط کا استعمال کرنا چاہیئے ایک تدبیر اُسکی یہ بھی ہے کہ موچنے وغیرہ سے رگ کو باہر نکالیں اگرچہ اُسکا نکالنا بدون چاک کرنے تھوڑے سے
گوشت کے ممکن نہ ہو اور گوشت سے مراد وہ گوشت ہے جو محیط اسی رگ پر ہے اور اُس رگ کو چھپائے ہوئے ہے اُسکے بعد اُن ادویہ
کو جن کا ذکر ہم کرتے ہیں استعمال کریں اگر یہ رگ ضارب ہو یعنی مثل نبض کے چلتی ہو اور خوب اُس کی حرکت محسوس ہو مناسب ہے کہ خرقہ
کتان سے اُس کی بندش کریں اسیطرح اگر ضارب نہو لیکن اتنی بڑی ہو کہ اُسمیں سے خون بکثرت نکلتا ہو اور بند نہ ہوتا ہو اور جب تدبیر کرکے
فراغت حاصل ہو بعد ازاں استعمال دواؤں کا کریں اور تین دن پٹی نہ کھولیں خواہ چار روز تک اور اس اثنا میں اگر دوائے مفری کو دیکھیں
کہ خوب چسپاں ہو گئی اور اچھی طرح گرفت کر لی ہے پر اُسے ہرگز چھوڑنا مناسب نہیں ہے بلکہ اور زیادہ اہتمام کرے اسکے گرد اسی قسم کی
دوا لگائیں جو کسیقدر پہلے دوا کی خشکی بوجہ اپنے رطوبت کے کم کرے اور اگر دوا کے اوپر پٹی خواہ کپڑے اور کاغذ وغیرہ کے چھڑانے
سے وہ دوا بھی اکھڑ جائے موضع دوا کو انگلی کے نیچے دبا کر ایسی تدبیر کریں کہ خون کا اُچھل کر نکلنا رک جائے اور جسقدر دوا چھوٹ کر

الگ ہوگئی ہو باقی ماندہ بھی جو الگ ہو چکی ہے اُسے جدا کردیں اور اُس جگہ پر اُس دوا کو دو گھڑے کر کے گرادیں اور دوسری دوا اُسکی جگہ پر بدل
کر رکھیں اور ہر وقت دوا چھوڑانے کے عضو مجروح کو ایسے طرح اُٹھائیں جیسا اُس کی نسبت مناسب ہو اور وہی شرط میں جنکا
اوپر بیان ہو چکا ہے اور عمدہ طریقہ اسکا یہ ہو کہ زخم کا منھ بدا اور رگ سے اونچا ہو مثلاً اگر نیچے کے اعضا میں ہو خواہ رحم میں ہو ایسا
فرش بچھایا جائے کہ نیچے کے اعضا کو اونچا کر دے اور اوپر کے اعضا پست کر دے اور با ایں ہمہ اس شکل کے پیدا کرنے سے درد پیدا
نہ ہو جب ایسا عنوان اُس کے [illegible] خواہ بیٹھنے کا درست ہو جائے پھر تین روز تک مریض کو اسی انداز پر رہنے دو تا اینکہ
خون بند ہو جائے گو وہ وغیرہ بھرے خواہ اور کوئی چیز زخم کے اندر داخل کرکے جو تدبیر ہوا اسی وقت جلیلی جبکہ شریان عظیم ہو اُس کی ترکیب
یہ ہو کہ نیم ارنب خواہ مکڑی کا جالا یا باریک روئی یا بورانا پٹر اکتان کا لیکر اُس پر ادویہ مغریہ اور ادویہ مانع خروج کو چھڑکیں اور فتیلہ یعنی بتی سی
بنا کر شریان کے اندر داخل کریں اور اسکے اوپر پٹی باندھیں اور کبھی فقط پشم خرگوش کی بتی تنہا کام دیجاتی ہو اور کسی اور چیز کے ملانے کی ضرورت
نہیں رہتی لیکن بندش ایسی درست اور صفائی کے ساتھ کرنی چاہیئے کہ جبتک التحام پیدا نہو کھل نہ جائے اور جو فتیلہ رگ کے اندر داخل کیا
گیا ہو اُسکے خارج کرنے کی تدبیر طبیعت آپ ہی خود کرلیتی ہو اور جتنا جتنا زخم پرتا جاتا ہو بتی باہر نکلتی آتی ہو خواہ اندر ہی اندر وہ بتی گھستی جاتی
ہے اور تحلیل ہوتی جاتی ہو اور جب دیکھا ایسی باریک ہوتی جاتی ہو کہ بعض کے زخم سے مثل رشتہ باریک کے نکلتی ہے ۔ روم طلا التحام یعنی زخم کا منھ
بند کرنا اور اُسکے اندر کوئی بتی وغیرہ نہ رکھنا اسکی صورت یہ ہو کہ بتی کی شکل کی کوئی شے زخم کے منھ پر رکھیں اور اندر رگ کے داخل نہ کریں اُس کے
اوپر گدی رکھکر باندھیں خصوصاً اسفنج کی گدی اور پٹی [illegible] درست باندھیں اور خوب کسکر کہ احتمال کھلجانے اور ڈھیلے ہونے کا نہو۔ اور جذب کیواسطے
بندش برخلاف اس بندش کے ڈھیلی اور نادرست ہونی چاہیئے اسلیے کہ پہلی بندش سے غرض یہ ہوتی ہو کہ زخم کا منھ بہم ملجائے اور پہلا پیچ پٹی کا
خوب تنگ اور کسا ہوا اور دوسرا تیسرا پیچ بہ نسبت پہلے کے اور ہر ایک پیچ بہ نسبت اپنے ماقبل کے ڈھیلا ہونا مناسب ہو اور یہاں پر یعنی جذب
کے واسطے برعکس اسکے بندش چاہیئے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت سی گدی اور پٹی کا باندھنا بشرطیکہ ضعیف ہوں اکثر اُن سے ضرر شدید یعنی
جذب کا پیدا ہونا ہو اور منفعت متدلی یعنی حبس اور ورم کی حاصل نہیں ہوتی اور نہ خواہ بند کرنا اُس سے غرض اصلی یہی ہوتی ہو کہ خون کی آمد بند
ہو جائے تا اینکہ الم اور ایذا ہو نہ پہنچے ہاں اگر پہلی ضرورت ایلام کی ہو کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ سختی سے بندش کریں بعد ازاں تھوڑا تھوڑا ڈھیلا
کرتے جائیں ۔ اکثر احتیاج اسکی بھی ہوتی ہو کہ گوشت کو ٹانکے وغیرہ سے سئیں اور دونوں باڑھیں یکجا کرکے اُسکے بعد پٹی وغیرہ باندھیں اور
بیشتر فقط دونوں باڑھوں کا ملا دینا اور لپیٹ رفادہ اور پٹی وغیرہ جو زخم کے ملے رہنے کی حافظ ہوں جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے کافی ہوتا ہو بعد
اسکے ایسی ادویہ کو چھڑکنا چاہیئے جو مدملہ ہیں اگر کوئی رگ مثل وداج کے پھٹ جائے واجب ہو کہ اسے ابتدا میں ایک ہاتھ کی انگلیوں سے
ملا کر دوا اور پٹی وغیرہ اُسپر دوسرے ہاتھ سے چڑھائیں اور لگائیں روم بذریعہ علقہ کے کبھی بوجہ اتواری علقہ یعنی لٹکنے والی چیز کے جو منھ
پر شگاف کے تنگی ہو اور ہر وقت اُس منھ کو کھینچے رہیے حاصل ہوتا ہو کہ وہی علقہ بقدر رہتا ہے کہ آخر کار میں خون کو بستہ کر دیتا ہو اور فائدہ
روم کا پیدا ہونا ہو خواہ کوئی شے زیادہ تر یہ پیدا کرے اور خون کو منجمد کرے اسی مقام میں گوشت پیدا کرکے شگاف میں تنگی پیدا کرنیکا
طریقہ ایک یہ بھی ہے کہ شاہ رگ کو عرض میں قطع کریں پس دونوں طرف سمٹکر پہلی ہی مرتبہ بقدر تنگی پیدا کریں گی کہ اُسپر گوشت دوڑ جائے گا ۔
اس طرف جدھر سے سیلان خون کا ہوتا ہے اور یہ تدبیر اسی مقام میں درست پڑے گی جو موضع لحمی ہو ۔ اگر حاجت قطع ایک شعبہ رگ کے
کنارہ سے ہوتی ہو تاکہ ذہول اسکا اندر کی طرف باستواری ہو بعد ازاں اُسپر دوا لگائی جاتی ہے اکثر التحام مجرے کا بدون ام الدم کے ہوتا ہے

پپڑی پڑنے کی وجہ سے دشواری زخم کی نقطار گ کے ذریعہ سے بھی ہو سکتی ہے اگر سیلان خون کی وجہ سے کوئی ضرر عظیم پیدا ہو لیتا اور زیادہ مہلت
استعمال دوا کی نہ ہو اور کبھی بذریعہ استعمال ادویہ کا رخل جو بند وغیرہ کے بھی ہوتی ہے خواہ زنگار اور پھٹکری کے اقسام اور اقسام زاج کے
اور کون وغیرہ کے جو ضعیف العمل ہیں کہ ان ادویہ کو مقام شگافتہ پر چھڑکتے ہیں اسیطرح زہرالبحر سے بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے - اکثر یہ
دوائیں جو چھڑک کر مرفع ماؤں کی بندش کر دیتی ہیں پس خون بند ہو جاتا ہے مگر اس میں خطرہ یہ ہے کہ اس تدبیر سے جو خشک ریشہ پیدا ہوتا ہے
بآسانی الگ ہو جاتا ہے اور فقط پانی لگنے سے خواہ ادنیٰ تفاوت سے کسی جسم کی پپڑی اُدھڑ جاتی ہے بلکہ اندر کا خون جس وقت روانی پر آکر پپڑی
کی مدافعت کرتا ہے فقط اُسی خون کی روانی کے صدمہ سے یہ پپڑی الگ ہو جاتی ہے اور تھوڑے تھوڑے سبب سے بھی اُس خشک ریشہ کا زوال
ہو جاتا ہے اور اسکے گر جانے کے بعد پھر وہی دشواری پیدا ہوتی ہے اسواسطے اطبا نے تجویز کی ہے کہ آگ کے سینکنے سے جو پپڑی ڈالنی
مطلوب ہو چاہیے کہ کسی لوہے سے کی گئی ہے - یہ جسکی گرمی بہت زیادہ ہو اُس سے داغ دیکر سینکیں تاکہ خشک ریشہ ایسا پیدا ہو جو گہرا
ہو اور اچھا اور کم زور نہ ہو اور بہ آسانی گر نہ سکے اور بہت دنوں میں گرے اور ایسا مستحکم ہو جیسے گوشت اُس پر نابت ہو گیا اسلئے کہ اگر
داغ ضعیف لگانے میں اُس سے جو خشک ریشہ پیدا ہوتا ہے اول تو ضعیف کہ ادنیٰ سبب سے گر جاتا ہے اور بانہمہ زیادہ کثیر کو جذب کرتا ہے
اور تسخین شدید پیدا کرتا ہے اور جو داغ بقوت لگاتے ہیں اسکا ورم اور خستہ بندی خشک ریشہ قوی سے ہوتی ہے اور شگاف کو زائل کر دیتی ہے
اور اگر شگاف وسیع ہوا اسکو چھوٹا کرتی ہے اور سمیٹ دیتی ہے - منجملہ داغ لگانے کی تدبیر سے ایک عمدہ اور معتدل تدبیر یہ ہے کہ سپیدی بیضہ
کی آہک نارسیدہ سے ملاکر ریشم خرگوش وغیرہ اُسمیں آلودہ کریں اور مقام شگاف پر رکھیں اور باندھ دیں اس تدبیر سے بہتر یہ ہے کہ زیرہ
اور چونا پیکر مقام شگافتہ پر رکھیں اور ان دونوں پر قلقطار بھی اضافہ کرتے ہیں مداجات یعنی جملہ تمام پھٹکریوں کے بھی از ین قبیل ہیں کہ
ان میں قبض اور کی دونوں کی قوت ہے اور جو نہ میں قلقطار کی کی قوت ہے اور قبض کی قوت جو نہ میں بہت کم اور معتد بہ نہیں ہے جو خشک ریشہ
ایسی سوائے کاوی خواہ معفن کی کے ذریعہ سے پیدا ہوا ہو اور اُس دوا میں قبض بھی ہو ایسا خشک ریشہ بہت دیر تک ٹھہرتا ہے اور
عمیق بھی ہوتا ہے کہ دے کے غلیظ کا عرق نچوڑا ہوا اور خود وہی غلیظ باوجود کی بجدت کے تفریہ کی بھی قوت رکھتا ہو سوراخ کی بند کرنے والی
دوائیں جیسے جبین مغسول اور علک مطبوخ اور نشاستہ اور گرد آسیا اور صموغ اور کندر اور رینانج **ایضاً** زبیب عنب اور [illegible]
یعنی سیدک بھی اسی قبیل سے ہے جیسا کہ کہتے ہیں **ایضاً** کوکب ساموس بھی یہی خاصیت رکھتا ہے جو دوائیں بذریعہ تجفیف اور التحام
کے حبس خون پیدا کرتی ہیں جیسے صبر اور قشار کندر اور خستہ زبیب جو خوب باریک پسا ہو اور رازہ ہمراہ روغن کے اُسے جلائیں اور
جب شعلہ دینا موقوف ہو جائے بجھا ڈالیں اسیطرح بردی سوختہ اور رینانج اور صدالحدید بان بینی جو کہ آہن اور گھوڑے کی
لید اور گدھے کی لید دونوں جلی ہوئی خواہ بدون جلی ہوئی اور ہڈیوں کی راکھ اور سیپی کی راکھ بشرطیکہ دھو کر ان کا نمک جدا نہ
کیا ہوا سلئے کہ دھونے کے بعد یہ خاکستر از قسم مغری ادویہ کے ہو جاتی ہے اسی طرح تازہ اسفنج جسکو زفت خواہ شراب میں ڈبو دیا ہو
اور ڈبونے کے بعد اُسے جلا ڈالیں اسی طرح بالوں کو جلا کر استعمال کرنا بیان ادویہ بسیطہ اور مرکبہ کا جو بقوت حبس نزف الدم
کرتی ہیں اور جالینوس نے اُنھیں ذکر کیا ہے اور بہت مبالغہ اُن کے وصف میں کیا ہے اور جالینوس کے بعد اور لوگوں نے اُنکا تجربہ
کیا در حقیقت اُن کا نفع زیادہ پایا ہے منجملہ ان ادویہ کے ایک یہ نسخہ ہے قلقطار بیس جزو کندر سولہ جزو صبر علک البطم خشک و زنفل اور
علک لبس یکدہ آٹھ جزو زرنیخ چار جزو انھیں پیسکر چھانیں اور بیس جزو داخل کریں اور کل ادویہ سے زرد ر طیار کر کے فتیلہ پر چھڑک کر

HAKEEM SHOUKAT ALI

استعمال کرین خواہ موضع نزف پر چھڑکین عجیب النفع ہو یا عنزروت اور صبر اور مصطگی اور دم الاخوین کو ملاکر فتیلہ پر چھڑکین اور باستواری باندھین یا
صبر اور کندر فقط ہمراہ پشم ارنب وغیرہ کے جیسا اوپر مذکور ہوچکا ہو استعمال کرین۔ خواہ انکبج کو جلاکر جیسا اوپر بیان ہوچکا ہو استعمال کرین اور
خشت سوختہ سائیدہ اور جبر نظمی اور توتیا اور صبر جزء صبر اور کبریت یا کندر اور کبریت سے ذرور طیار کرین یا استعمال فتیلہ کا سپیدی بیضہ کے
ذریعہ سے کرین۔ خواہ قلقطار بیس جزء اور کندر اور دقاق کندر آٹھ جزء اور تیتیج آٹھ جزء ہمین محرق آٹھ جزء خواہ قلقطار اور نحاس محرق
اور قلقدیس اور بھنگری بریان ہموزن استعمال کرین عمدہ علاج نزف دموی کا خصوصاً اگر سر سے خون جاری ہوتا ہو یہ ہو کہ صبر ایک
جزء اس بدن مین جو رطوبت کو زیادہ جذب کرتا ہو اور نصف جزء صبر کا اُس شخص کیواسطے جسکا بدن نرم ہو اور رطوبت کو کم جذب کرتا
ہو اور فشار کندر بدن خشک مین ایک جزء اور خود کندر چرب بدن لین مین ایک جزء اور انہین دونون پر اختصار کیا جائے خواہ اُن کے
ہمراہ دم الاخوین اور انزروت بھی شریک کرین اور شب کو سپیدہ بیضہ مین گوندھکر پشم ارنب کے ہمراہ خواہ مواضع نزف پر بطور ذرور کے
استعمال کرین **مقالہ تیسرا قروح کے بیان مین بیان عام قروح کا** قرحہ جسے ہندی مین گھاؤ خواہ زخم کہتے ہین اُسکی پیدائش
زخم سے ہوتی ہو اور پھوڑون کے پھوٹنے سے خواہ ثبور اور پھنسیون کے پھوٹنے سے اسلیے کہ تفرق اتصال گوشت کا جب دیر
تک ٹھہرے خواہ زیادہ بڑھ جاے اور اُسمین ریم پیدا ہو اُسوقت اُسکا نام قرحہ رکھتے ہین ریم پڑنے کی وجہ بھی ہو کہ جو غذا اُس
مقام تک پہونچتی ہو فاسد ہوجاتی ہو وجہ فساد کی یہ ہوتی ہو کہ عضو ماؤف ضعیف ہوجاتا ہو اور اُسکے ضعف کیوجہ سے جو غذا اُسا
تک پہونچتی ہے فاسد ہوجاتی ہے اور پھر چونکہ وہ عضو ضعیف قطع نظر انساد غذا کے اُس کی طرف فضول اعضائے مجاورہ یعنی قریب
کے منجذب ہوتی ہین اور متحلل ہوکر اُس عضو کی طرف آتے ہین خواہ علاج اُسکے تفرق اتصال کا ایسے مرہمون سے کیا گیا ہو کہ ان
مرہمون نے عضو کو ڈھیلا اور مبتلد کردیا ہے اور اُن مرہمون کی رطوبت اور چکنائی نے اسقدر اثر کیا کہ قوت عضو ماؤف کی ضعیف
ہوگئی ہو اسوجہ سے قرحہ پیدا ہوگیا ہو۔ ریم کی جو قسم رقیق ہو اُسکو صدید کہتے ہین اور جو قسم غلیظ ہو اُس کو وسخ کہتے ہین اور وسخ ایک
چیز خاثر یعنی نرم مثل مسدہ کے اور خشک سپید رنگ خواہ مائل بسواد ہوتی ہو یا مثل روئی کے ہوتی ہو۔ صدید کی پیدائش رقیق
اخلاط سے ہوتی ہو اور اخلاط کی مائیت سے اور اخلاط حادہ سے اور وسخ کی پیدائش اخلاط غلیظ سے ہوتی ہو۔ صدید کی
زیادتی تولید خون سے ہو اور محتاج خفف کا ہوتا ہو اور وسخ کو حاجت بطرف دوائے جالی کے ہوتی ہو۔ قروح کبھی ظاہر مین زیادہ
اور بھرے ہوتے ہین اور اندر کی طرف زیادہ نہین غائر ہوتے ہین اور کبھی اندر تک گڑھا پڑجاتا ہو جو قروح غائر ہوتے ہین اگر اُنکے
گرد کا گوشت سخت ہوگیا ہو اُسکا نام ناصور ہو اور ناصور کی شکل یہ ہو کہ جیسے چھوٹی نل عضو کے اندر سما گئی ہو اور اگر اُن کے گرد کا
گوشت سخت نہوا ہو اُسکا نام مجن اور کہف یعنی غار رکھا جاتا ہو اور بعض اطبا اسکا نام مجنا اسواسطے رکھتے ہین کہ زیر جلد اُسکا نفوذ
ہوگیا ہو اور جلد اُس سے جدا ہوگئی ہو اور کہف اسواسطے کہتے ہین کہ بدن کی ہڈی کے نیچے خواہ زیر لحم وہ قرحہ پھیلیدہ ہوگیا ہو اور
اُس کی وسعت بڑھ گئی ہو اور بعض اطبا نے کہا ہو کہ قرحہ واسع کو کہف کہتے ہین اور جو قرحہ تنگ اور عمیق ہو اُس کا نام ناصور ہے
اور نام رکھنے مین کچھ نزاع نہین ہے جسوقت صلابت اور سختی گوشت وغیرہ کی قرحہ ظاہری مین ہو اُسکا نام قرحہ خرقیہ ہو اور ناصور
بڑا وہ ہو جو نظر آئے اور جسقدر حس بھرے وہ ہو اور اُسی کو جو رکھتے ہین اتنا ہی زیادہ بُرا ہو۔ ناصور کی بعض قسم مستوی اور سیدھی ہوتی ہے
اور بعض قسم ناصور کی ترچھی ہوتی ہو اور جو ناصور عصب تک پہونچ جاتا ہے درد زیادہ پیدا کرتا ہو خصوصاً اگر جانب بغل میں ناصور کے

سلائی وغیرہ سے چھوئیں اُسوقت درد بہت زیادہ پیدا ہوگا کبھی جس عضو میں ایسا ناصور درد پیدا کرنے والا پڑتا ہے اُس عضو کے فعل میں دشواری پیدا ہوتی ہے اور اُسکی رطوبت رقیق اور لطیف ہوتی ہے جیسے اُس ناصور کی رطوبت جو ہڈی تک ہو پہنچا ہو یا کہ ہڈی میں پیدا ہوا ہو جب ناصور کسی رباط تک ہو پہنچا ہے اُس سے بھی جو رطوبت نکلتی ہے ایسی ہی رطوبت ہوتی ہے یعنی رقیق اور لطیف مگر ہڈی اور رباط کے ناصور میں درد زیادہ نہیں ہوتا ہے جو رطوبت اُس ناصور سے نکلتی ہے کہ ہڈی تک ہو پہنچا ہو رقیق اور مائل بہ زردی ہوتی ہے اور جو ناصور ورید اور شریان تک ہو پہنچا ہو اکثر اُسکی رطوبت دردی ہوتی ہے اور کبھی جو ناصور ورید تک ہو پہنچا ہے اُس سے خون کثیر اور صاف بھی نکلتا ہے اور جو ناصور شریان تک ہو پہنچا ہے اُس سے خون اشقر بطور رزف کے برآمد ہوتا ہے خواہ بطور رزف اور دوڑنے کے یعنی اچھلتا ہوا اور جو ناصور گوشت تک ہو پہنچا ہے اُس سے رطوبت چسپندہ اور غلیظ بالکدورت اور خام برآمد ہوتی ہے۔ کبھی ایک ناصور کے بہت منھ پیدا ہوتے ہیں اُسکے علاج میں دشواری زیادہ پیدا ہوتی ہے اور یہ نہیں دریافت ہوتا کہ یہ ایک ناصور ہے یا چند ناصور یکجا ہو گئے ہیں اور کسی منھ سے اُس ناصور کی رطوبت رنگین برآمد ہوتی ہے اسکی شناخت اسطرح کرنی چاہیئے کہ اگر ناصور واحد ہے سب سوراخوں سے ایک ہی رنگ کی رطوبت نکلیگی اور اگر چند ناصور مجتمع ہیں رطوبت بھی چند اقسام کی نکلے گی۔ مترجم کہتا ہے۔ اگر ناصور مختلف سے رطوبت واحدہ نکلے اُسکا ذکر شیخ نے اسلیے ترک کیا کہ تدبیر واحد ان سب کیواسطے کافی ہے متن ناصور کا رنگ بھی مختلف ہوتا ہے کوئی سپید رنگ اور کوئی تیرہ گون اور کوئی سُرخ اور کوئی ناصور اور رنگ کا ہوتا ہے۔ قروح کے بھی اقسام بہت سے ہیں بعض قرحہ میں درد ہوتا ہے اور بعض قرحہ میں درد مطلق نہیں ہوتا ہے کسی میں ورم ہوتا ہے اور کسی میں ورم نہیں ہوتا ہے کوئی قرحہ آلائش سے پاک رہتا ہے اور کوئی گندہ اور چرک آلودہ ہوتا ہے اور غیر نقی قرحہ ای وہی قسم ہے جو ڈھیلی اور بلبلی ہو اور اسمیں خلط کثیر اور رطوبت زیادہ ہو اگرچہ وہ رطوبت ردی نہ ہو بعضے قرحہ میں وسخ ہوتا ہے اور بعض میں صدید بعض قرحہ متعفن ہوتا ہے اور ایسے قروح عفنہ کو باد جنوب سے زیادہ کوئی چیز مضر نہیں ہے اور رطوبت ہوا کی بشرطیکہ وہ ہوا گرم مزاج ہو بھی نہایت مضر ہے (جیسے ہمارے بلاد ہندوستان میں پروا چلنے سے کسقدر زخم اور قرحہ میں خرابی پیدا ہوتی ہے اور جراحوں کو کسقدر زحمت اسوقت عارض ہوتی ہے) بعض قروح متاکل ہوتے ہیں یعنی سڑ جاتے ہیں اور بعض نرم اور ڈھیلے ہوتے ہیں سرد ہوں خواہ گرم ایسے نرم قروح میں جو بال اُن کے متصل ہوتے ہیں اُن کے التقاط اور چن لینے کی ضرورت ہوتی ہے کبھی بعض قروح رشارحہ ہوتے ہیں یعنی اُن سے صدید زرد گرم گرم ٹپکتا رہتا ہے اور کبھی ایسے قروح سے آب گرم کی شکل پر ایک رطوبت ٹپکتی ہے اور اسقدر گرمی اس رطوبت میں ہوتی ہے کہ اُس قرحہ کے گرد کے گوشت اور کھال وغیرہ جل جاتی ہے یہ قرحہ مہلک اور ردی ہے بعض قروح کا اندمال دشوار ہوتا ہے جو قرحہ متعفن ہے متاکل نہیں ہوتا اگرچہ دونوں پھیلتے ہیں اور اس جگہ کو خراب کر دیتے ہیں اور کبھی کوئی قرحہ ایسا اکال ہوتا ہے کہ اپنے متصل اعضا کو بوجہ حدت کے سڑا دیتا ہے اور عفونت اُسمیں نہیں ہوتی اور نہ گرمی اُس میں یقیناً ظاہر ہوتی ہے لیکن جو قرحہ متعفن اور پھیلتا ہوا ہو اُسکے ہمراہ گرمی خواہ تپ ہوتی ہے اور یہ جراحت اُس سے جدا نہیں ہوتی جالینوس مثل قروح نار فارسی اور نملہ ساعیہ کو قروح متاکلہ نام رکھتا ہے اور قرحہ متعفنہ کو مرکب قرحہ اور مرض عفنی سے تجویز کرتا ہے اور ہر ایک ان قروح مذکورہ کیواسطے ایک حال خاص ہے جسکا بیان کرینگے۔ جو قروح صلب و سخت ہوں اور بطرف سپیدی کے ان کی رنگت مائل ہو خواہ سیاہی مائل ہوں اسیطرح اور جو قروح نرم اور ڈھیلے اور سرد اور سپید رنگ ہوں اُن کی رحمت دوا کے نسخہ سے پیدا ہوتی ہے اور ایسے قروح جو

مسخن اور حار بالفعل ہوں اور اُن قروح کی رنگت سُرخ مائل ہو جاتی ہو اور دوا لگانے سے اور بڑھ جائے اور ان میں احتراق پیدا ہوتی ہے۔ قروح ردیہ کے ہمراہ
اگر بدن کا رنگ بھی ردی ہو جائے مثلاً سپید خواہ رصاصی خواہ زرد ہو جائے فساد مزاج کبد اور فساد پر اُس خون کی دلیل ہوگا
جو قرحہ کی طرف آتا ہے اور اسی وجہ سے اندمال ایسے قروح کا دشوار ہوگا۔ جن قروح کی جڑیں باریک اور تیز ہوں اور ان میں کھجلی بھی ہو وہ
محل خریف میں پیدا ہوتے ہیں اور جن کی جڑیں چوڑی اور سپید رنگ اور کھجلی اُن میں کم ہو اُن کا مزاج سرد ہوتا ہے جو قروح بعد
امراض کے پیدا ہوں وہ بھی ردی ہوتے ہیں اسلئے کہ طبیعت نے بقیہ مواد فضول فاسدہ کا بطرف اُن قروح کے دفع کیا ہے جو قروح
اپنے گرد بالوں کو پریشان کریں وہ بھی ردی ہیں علامات موت سے کہ جو سریع ہونے والی ہے۔ اُن میں سے بعض اطبا نے یہ
علامت بھی ذکر کی ہے کہ اگر کسی آدمی کے بدن میں اورام اور قروح خبیثہ ہوں اور اُسوقت اُسکی عقل زائل ہو جائے فوراً مر جائیگا
قروح خبیثہ کا سبب کبھی ایسی جراحت ہوتی ہے جو فضول خبیثہ کو باقی ہو بدن میں خواہ کوئی تدبیر مفسد اُس بدن میں ہوئی ہو بعد اُسکے
جراحت پیدا ہوتی ہو۔ کبھی قروح خبیثہ تابع شور ردی کی ہوتی ہے ان میں کوئی قرحہ بہت جلد متقرح ہو جاتا ہے بعد بثر کے یعنی بعد پھنسی
خواہ دانے پڑنے کے۔ خباثت پر قرحہ کی تعفن قرحہ اور اسکا دوڑنا اور گرد کی جلد وغیرہ کو فاسد کرنا اور بدشواری اچھا ہونا باوجود
علاج میں خطا نہ ہونے کے یہ سب اُمور دلالت کرتے ہیں افضل دلائل جو سلامت قرحہ پر دلیل ہوں خواہ پھوڑے کے اچھے ہونے پر
دلالت کریں انجام کار میں مدہ بڑھ جاتا ہے چاہے وہ مدہ بذریعہ استعمال دوائے منضج کے پیدا ہوا ہو یا کہ طبیعت نے خود بخود اُسکو
پیدا کیا ہو اسلئے کہ مدہ پیدا کرنا فعل طبیعت کا بمقتضائے مجری طبعی کے ہے اور بدون نضج طبعی کے مدہ ہرگز پیدا نہیں ہوتا ہے اور مدہ
کے ہمراہ بُری عوارض قروح ردیہ کے پیدا نہیں ہوتی خصوصاً اگر مدہ محمودہ سپید رنگ اور چکنا مستوی القوام ایسا ہو کہ اسکا نضج تمام
ہو چکا ہو اور اُسمیں بوئے بد نہ ہو اسلئے کہ عفونت اُسمیں نہیں ہے اور کبھی کسیقدر بوئے بد بھی ہوتی ہے مگر بہت کم اسلئے کہ مدہ
کی پیدائش حرارت غریزی کی معاونت سے ہوتی ہے اور حرارت غریبہ سے بھی پیدا ہوتا ہے اور اس امر کا بیان ہم نے اور
مقام پر کیا ہے جو قرحہ تشنج پیدا کرتا ہے اور قرحہ متعفنہ خواہ قرحہ سرطانیہ اور قرحہ خیر دنیہ اور قرحہ متآکلہ و نیز ازیں قبیل اور
قروح ہیں کہ اُن میں مدہ پیدا نہیں ہوتا ہے مگر جسوقت قرحہ میں مدہ خواہ ورم ظاہر ہو علامت بہتری کی ہے اور اب اسکی
نسبت خوف تشنج اور اختلاط عقل وغیرہ کا نہ کرنا چاہیئے اگرچہ وہ قرحہ ایسے اعضا میں ہو جہاں کے قرحہ میں خوف تشنج وغیرہ
کا ہوتا ہے جیسے اگلے پچھلے اعضا۔ ہاں باوجود ظہور ورم اور مدہ کے بھی تشنج کا خوف اُسوقت ہوتا ہے کہ جب کوئی امر عظیم پیدا ہو اور حد
اعتدال سے تجاوز کر جائے ایسا کہ تحمل بلحاظ عادت کے نہ ہو سکے اگر کسی قرحہ سے ورم دفعتہً غائب ہو جائے اور بوجہ قیح
نکلنے کے متحلل نہوا ہو اور بھی قرحہ خواہ ورم قریب اعضائے عصبیہ کے ہو جیسے پشت کے قروح کہ وہ قرب میں صلب اور نخاع کے
ہوتے ہیں خواہ جو قروح ران کی جانب مقدم میں پیدا ہوتے ہیں یا مقدم رکبہ یعنی زانوں میں حادث ہوتے ہیں کہ یہ قروح بھی عضلہ
عصبیہ پر ہوتے ہیں جو ان اعضا میں واقع ہے لہذا ان قروح کا انجام کار بطرف تشنج کے ہوتا ہے اور اختلاط عقل بھی عارض ہوتا ہے
اور اگر قروح رگدار اعضا میں واقع ہوں اور اکثر یہ قروح مقدم تنور بدن میں ہوتی ہیں ان قروح سے خوف اسہال خون کا ہوتا ہے
اگر نصف اسفل میں تنور بدن کے واقع ہوں اور اختلاط عقل خواہ ذات الجنب اور تشنج کا خوف بعد ذات الجنب کے خواہ نفث الدم
کا جوف دل سے خارج ہوتا ہے اگر اوپر والے نصف تنور بدن میں واقع ہوں تشنج کے معنی ابتدائے کتاب سوم یعنی فن اول کتاب

معالجات مین بخوبی بیان ہو چکے اور اسی قسم مین اختلاط عقل کا بھی ہوتا ہے منجملہ علامات جیدہ قروح کے یہ ہے کہ اُن کے گرد کے جو بال منتشر اور پوشیدہ ہو گئے ہون وہ بال اُگ آئین بہت لائق اور افضل بدن واسطے علاج قروح کے وہی ہین جنکا مزاج اچھا ہو اور جنمین رطوبت فضلیہ کم ہو باوجودیکہ خون جید بھی ان ابدان مین موجود ہو اور جو بدن زیادہ مرطوب ناک ہو خواہ اُسمین یبوست زیادہ ہو اُسکا قرحہ علاج کو دیر مین قبول کرتا ہے علاوہ یہ ہے کہ جس بدن مین رطوبت زیادہ ہے جیسے لڑکون کے بدن اُس مین قابلیت اثر پذیر ہونے علاج کی بہت کم ہے بہ نسبت اُس بدن کے جسمین یبوست زیادہ ہو جیسے شیوخ کے بدن خصوصاً اگر مزاج اصلی بھی خشک ہو اور اُسمین خون پاکیزہ اور مرضی نہ ہو اور یا اسکے وہ بدن ڈھیلا ہو اور اس جہت سے جو لوگ مرض استسقا مین مبتلا ہون اُنکے قروح کا علاج نہایت دشوار ہوتا ہے اور حاملہ کے قروح بھی دیر مین اچھے ہوتے ہین اسلیے کہ اُن کے فضول بوجہ بند ہونے خون حیض کے مُحتبس اور رُکے ہوتے ہین اور مشایخ کے قروح بھی اسی وجہ سے اور بھی بوجہ قلت خون جید کے اچھے نہین ہوتے اور کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ قرحہ اچھا اور درست ہو کر پھر اُسمین کسیقدر نقصان یا کوئی آفت پیدا ہو جاتی ہے اسلیے کہ اسمین چونکہ گوشت قبل از تنقیہ کے پیدا ہوتا ہے اور جب تمام ایسے فضلہ کا جو صاف اور پاکیزہ نہین ہے ہو تو ضرور ہو کہ جو تھال نیا پیدا ہوتا ہے اسمین دوبارہ کوئی نہ کوئی فساد پیدا ہو جائے کبھی نواصیر کی نسبت ایسا گمان ہوتا ہے کہ اچھی ہو گئی اور ایک خشکی سی پیدا ہونے کی وجہ سے خواہ ایک مسا کے درزگی ظاہر ہونے سے ایسا معلوم ہوتا ہے اور نفس کو طبیب معالج کے ایک قناعت سے پیدا ہوتی ہے اور گمان کرتا ہے کہ اب صحیح اور درست ہو گیا اسلیے کہ اُسوقت اُس نواصیر کی حالت بالکل ایسی ہوتی ہے جیسے مشابہ صحیح کے ہو جیسا ہم آیندہ اُس حالت کو بیان کرینگے لیکن بعد پیدا ہونے اسحالت کے یکبارگی تھوڑی سی حرکت کے عارض ہونے سے خواہ تھوڑے سے ہلنے سے یا فقط کھانسی پیدا ہونے کی وجہ سے خواہ تھوڑا سا صدمہ ہو پہنچنے سے خواہ بُری طرح پہ لیٹنے سے پھر اس نواصیر کا حال دگرگون ہوتا ہے اور دوبارہ وہی پچھلی کیفیت عود کرتی ہے جو قبل گمان صحت کے تھی یا اس سے بدتر کوئی کیفیت عارض ہوتی ہے جب قروح مین گوشت پیدا ہوتا ہے کبھی نو امداد حاجت پیدا ہوتا ہے اور کبھی زیادہ نہین پیدا ہوتا ہے اور شاید جن قروح مین گوشت زائد پیدا ہوتا ہے وہی قروح ہین کہ بدون تنقیہ کے استعمال ادویہ مدملہ کا انمین کیا جائے اور جن قروح مین گوشت زائد پیدا نہین ہوتا ہے غالباً وہی قروح ہین کہ اُن کا تنقیہ کرکے استعمال مدملات کا کیا جائے جب کسی قرحہ کے بقا کا زمانہ دراز ہو جائے [illegible] کم ہو گیا ہو یعنی نہ قرحہ گہرا یا زیادہ ہوا ہو اور طول و عرض مین زیادہ نہوا ہو اس کے اندمال کی اُمید البتہ ہو سکتی ہے خصوصاً یہ ناامیدی نسبت اندمال قروح کے اُسوقت زیادہ ہوتی کہ قرحہ زیادہ کہنہ ہو جائے اور سال بھر تک باقی رہا ہو خواہ قریب سال کے رہے یا اسکے وہ قرحہ منحرف ہو یعنی اُسمین ناسور پڑنے لگے ہون اور جو قرحہ قدیم ہو جاتا ہے ضرور اسکی بزرگی اس ہڈی سے تجاوز کر جاتی ہے جو گرد اُس قرحہ کے ہے قروح سوداویہ کا اچھا ہونا دشوار ہے ان اگر ایسے قروح سوداویہ مین جسقدر شے فاسد مجتمع ہے سب کی سب نکال ڈالی جائے اور جو فساد اُنکا گوشت تک پہونچا ہے وہ بھی دور کر ڈالا جائے اور گوشت اور ہڈی دونون صحیح اور آفت سے بچی ہوئی ہون اُسوقت اُن کے صحت کی اُمید ہو سکتی ہے جو اسباب ہین کہ اُن کے عروض سے قروح مین فساد پیدا ہوتا ہے انمین سے ایک تو ضعف عضو متقرح کا ہے دوسرے بُرا ہونا اُس خون کا جو اس عضو کی طرف بطور غذا کے آتا ہے بُرائی اس خون کی یا کیفیت میں ہو یا کمیت و مقدار مین خون کی ردائت بسبب خراب ہونے مزاج کبد کے ہے اور اُسوقت خون کا رنگ سپیدی مائل برصاصی خواہ زردی مائل ہوتا ہے خواہ ردائت کیفیت خون کی بوجہ خرابی مزاج طحال کے ہوتی ہے اُسوقت رنگ خون کا سیاہی مائل یا کہین سپید اور کہین سیاہ ہوتا ہے یعنی نقطہ ہائے سپید اور سیاہ قطرات خون مین نمودار ہوتے ہین اور

ایسے وقت مین خرابی تمام اخلاط بدنی کے پیدا ہوتی ہو۔ اور ایسا خون ردی کہ جس سے گوشت بن نہین سکتا ہے اور اسکا استحالہ بطرف لحم کے نہین ہو سکتا
ہے اسکے علاوہ کبھی ایک اور قسم کا ضرر بھی اُس سے پیدا ہوتا ہے کہ اسکی وجہ سے جرک زیادہ پیدا ہوتا ہو کیفیت خون کی عبارت یہ ہو کہ مقدار
محتاج الیہ سے کم ہو یا زیادہ ہو۔ کم ہونے مین یہ نقصان ہوگا کہ وہ چیز پیدا نہ ہوگی جس سے قرحہ مین گوشت پیدا ہو اور قرحہ بقدر صاف اور
پاک ہوگا کہ تمل زونت مناسب کے ایسی پپڑی پڑے گی اُس سے سنگاری حاصل ہوگی اور جب تک کم پورا ابھر نہ جائے یہ خشک لیپ ٹھہر نہ سکیگا
بلکہ اُکھڑ جائیگا اور یہ ضرر بوقت پیدا ہوگا جب اُن مین مواد ردی کی زیادتی نہ ہو اور خون بھی اُسمین بہ قلت پیدا ہوتا ہو تیسرا سبب موجب فساد
قروح وہ تحرف ہو یعنی قرحہ کے کنارے اور گرد کی جلد اور گوشت وغیرہ مین عارض ہو۔ چوتھا سبب ان رگون کا اتساع اور پھیلا ہونا جو اُسمین
واقع ہین اور منتشر ہین یا اُن ہڈیون کا ہو جو متصل قرحہ کے واقع ہین خواہ فساد قروح کا بطور پر کہ انکا رنگ تیرگی یا سبزی مائل ہو یا زردی مائل
ہو جائے خواہ کوئی عضو جو قریب اُس قرحہ کے ہو اسکا مزاج فاسد ہو ایسے قروح جن کا علاج دشوار ہو اور اُن کی صحت مین دشواری ہوتی ہو جیسے قروح
سترپرہ خواہ اور قسم کے قروح جو اوپر مذکور ہو چکے اگر لڑکون کے بدن مین پیدا ہون قاتل ہوتے ہین اسلیئے کہ لڑکے بوجہ نزاکت مزاج کے
متحمل شدت درد کے نہین ہوتے اور نہ علاج دشوار کا تحمل کرسکتے ہین ورنہ صعوبت قروح کی اُن سے برداشت ہو سکتی ہو قانون علاج
قروح کا پہلے یہ جاننا چاہیئے کہ جمیع قروح تجفیف کے محتاج ہین سوائے اُس قرحہ کے جو رض عضلہ سے خواہ عضلہ کے فسخ سے پیدا ہوا ہو
کہ ایسا قرحہ پہلے محتاج ارخا اور ترطیب ہوتا ہو اور باوجودیکہ قروح اولاً محتاج تجفیف کے اکثر احوال مین ہوتے ہین پھر بھی کبھی اور احوال
کی طرف بھی اُن کو حاجت ہوتی ہو جیسے تنقیہ خواہ جُلّاب وران احوال کی ضرورت ایسی وجوہ سے ہوتی ہو جو قروح کو لاحق اور عارض ہو جائے اور بیرونی
عوارض کیوجہ یہ اسباب پیدا ہوتے ہین نفس قرحہ کبھی ان احوال کا محتاج نہین ہوتا ہو جسقدر قرحہ بڑا اور گہرا ہوگا حاجت تجفیف کی اُس مین زیادہ
ہوگی اور اُسکے اجزائے منتشر کا جمع کرنا زیادہ درکار ہوگا اور پورا اجفاف اور نہایت درجہ پر تجفیف دوا مین ہوگی اکثر اوقات خیاطت اور
ٹانکے لگانے کی بھی ضرورت ہوتی ہو مگر مقدار حاجت کا لحاظ کرکے مبالغہ تجفیف اور جمع اجزا کی تدبیر مین کوشش کرنا چاہیئے اور انہین قواعد
کی رعایت جو باب جراحات مین بیان ہو چکے ہین یہان بھی کرنی چاہیئے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قروح اپنے علاج مین کبھی محتاج ادویہ سیالہ
نافذہ کے ہوتے ہین جو بذریعہ خواہ پچکاری کے پہنچائی جاتی ہین اور وہ غواص بھی ہون ایسے وقت مین ان ادویہ کو بشکل مرہم اور قیروطی
کے ہونا ضرور ہو پھر چاہیئے کہ باطن مین وہ دوائین مجفف کامل ہون یعنی از خشکی کا پیدا کرین خصوصاً جو دوا قروح ناصوریہ کے علاج مین مستعمل
ہون اُن کے یبوست کی قوت رطوبت جرم پر زیادہ غالب ہونی چاہیئے کبھی ان قروح کی دوا مین حاجت آمیزش ایسی چیز کی ہوتی ہو جو کسی دوسرے
سبب سے سیلان پیدا کرے اور وہ اس غرض سے ہوتی ہو تاکہ رطوبت لزج اور الصاق پیدا کرین اس کا بھی خیال ضرور رکھنا
چاہیئے کہ قروح محتاج بٹی اور بندش کے تین وجہ سے ہوتے ہین اول جرک کو بہاتا ہو اور روان کرتا ہو لہٰذا واجب ہو کہ استواری بندش کی تہا
اور بطرف اندرون قرحہ کے بسختی ہو اور منہ کے قریب کی بندش ڈھیلی ہو تاکہ نچوڑنا اور فشردہ ہونا جرک کا آسان ہو دوسرا سبب اُن کی بندش
کا یہ ہو کہ دوا مستعمل کرنے اور الگ ہونے سے محفوظ رہو اور جو قوت التام اور گوشت پیدا کرنے کی دوا مین ہو بوجہ التزام عمل کے اسمین کسیطرح کا فرق
نہ پڑے اس غرض کا حصول بغیر استواری بندش کا نہین ہو تیسرا فائدہ بندش سے ملحوظ ہوتا ہو کہ قرحہ کے دونون سرے آپس مین مل کر ملتحم
ہو جائین اس فائدہ کیوجہ سے لازم ہو کہ دونون بازوؤن کے پاس بندش ڈھیلی ہو بلکہ ایسی ہو کہ دونون سرے بخوبی ملجائین اور بہت اچھی
طرح سے اتصال پیدا رہے مگر ایسی بھی سخت بندش کچھ مفید نہین ہو کہ اسکی وجہ سے درد اور ایذا پیدا ہو اور ورم عارض ہو۔ معالج کو واجب ہو کہ

ایسی تدبیر کرے کہ قرحہ متورم نہ ہونے پائے اور جو چیزیں مانع ورم ہیں اُن سے طبیعت کی اعانت کرتا رہے اسلئے کہ بعد ورم کے تا زوال ورم قرحہ کا
علاج نہیں ممکن ہے پھر اگر ادویہ مانع ورم کا استعمال ممکن نہو اور ورم ظاہر ہو جائے اسوقت علاج خاص ورم کا کرنا چاہیئے مگر مراعات قرحہ کی بھی
چلی جائے تا اینکہ علاج سے ورم کے فراغ ہو پھر خاص قرحہ کا علاج کرنا چاہیئے اسیطرح اگر قرحہ کے گرد و پیش کی چیزیں فاسد ہو جائیں مثلاً
سبز ہو جائیں خواہ سیاہ ہو جائیں اُسکا علاج بذریعہ پچھنے کے کرنا چاہیئے اور خون فاسد کو نکال ڈالنا ضرور ہے بعد ازان اسفنج خشک اُس پر چسپان
کریں اس کے بعد ادویہ مجففہ کو استعمال کریں۔ جب قرحہ خالی ہے یا قرحہ ساذج بلا مادہ ہو پہلے تامل کرنا چاہیئے کہ بدن سے کوئی
شے بطرف قرحہ کی ریزش کرتی ہے یا نہیں کرتی ہے بلکہ جو طریقہ قرحہ کے کرنے کا تھا اب اُسکا انصباب برطرف ہو گیا ہے اگر اُسکا انصباب موقوف
ہو گیا تو خاص قرحہ کا علاج کرنا چاہیئے اور اگر ابھی انصباب کسی رطوبت وغیرہ کا بطرف قرحہ کے ہو رہا ہے پہلے اُس ریزش کو منع کرنے کی تدبیر
ضرور ہے بذریعہ فصد کے خواہ اسہال اور قے کے اسلئے کہ تنقیہ ایسے وقت کبھی مفید بھی ہوتی ہے اور بقراط نے اسکے مفید ہونے کی شہادت دی
ہے اگر قروح کے اندر کوئی ہڈی کی خواہ ٹکڑے چھلی وغیرہ کے ہوں خواہ اور کچھ پڑ گیا ہو اُسکے نکالنے میں عجلت نہ کرنی چاہیئے ہاں وہ تدبیر کرنی
چاہیئے جو باب عظام میں بیان ہو چکی ہے پہلی جو تدبیر قرحہ کے واجب ہے وہ یہی ہے کہ اُسمیں قیح پیدا ہو جائے بذریعہ استعمال دوا کے پھر اس
قیح کا تنقیہ بھی ادویہ سے کرنا چاہیئے بعد ازان نبات لحم کی تدبیر اور اندمال قرحہ کا اگر قرحہ چرک وغیرہ سے پاک صاف ہو جائے واعوجاج یعنی کجی اور
ناہمواری اُسمیں نہو اور زیادہ گہرا بھی نہو فقط اسکا اندمال کافی ہے اگر ایسی صورت میں کہ اُس میں ریم وغیرہ نہ ہو اور جو قرحہ چرک آلود ہو دوائے جالی
اور لاذع کا استعمال اس میں ضرور ہے اور پہلے جو علاج اُسکا کیا جائے لاذع کا محتاج ہو گا اسلیئے کہ حس اُسکا ادراک لذع کا نہیں کر سکتی
ہے پھر رفتہ رفتہ لذع میں کمی کرنی چاہیئے جوں جوں حس ادراک کرے تا اینکہ جب نبات لحم کی دوا کی نوبت پہونچے ایسی دوا مستعمل ہو جسمیں
کسیقدر لذع ہو اور ہر وقت اُسکا استعمال ہو اور خیال اور اہتمام اُسکا ضرور ہے خصوصاً اگر قرحہ میں حرارت خواہ التہاب ہو کہ درد پیدا ہوئے
تو جو جو اسباب مثل سوء التہاب و درد کے ہوں اُنکا دفع کرنا ہر وقت ملحوظ رہے اور یہ وہی اسباب ہیں جنھیں ہم نے بیان کیا اور ایک ایک کو
جداگانہ ذکر کیا کہ وہ سب قرحہ کو مائل بہ ردارت کرتے ہیں اسلیئے کہ اگر ان اسباب کی اصلاح نہ کرینگے خاص علاج قرحہ کا ممکن نہو گا اور
کارگر نہ ہو گا اکثر جو چیز مزاج عضو کی مصلح ہوتی ہے وہی اصلاح قرحہ کی بھی کر دیتی ہے اور اکثر جب قرحہ مندمل اور ڈھیلا ہوتا ہے اُسپر گوشت
ردی پیدا ہوتا ہے اور وہ گوشت مائل بہ سرخی اور باعفونت ہوتا ہے اُسکا علاج ادویہ سرد کے ہے جو گرد قرحہ کے ہو کرنا چاہیئے جیسے آب
برگ مکو گل رغنی اور سرکہ اور طلائے صندل خواہ وہ طلا جس میں کافور کی شرکت ہے اور برف سے ٹھنڈا کر کے استعمال کرنا چاہیئے کہ قرحہ
مندمل ہو جائے اور چھوٹا ہوتا رہے جو قروح ایسے ہوں کہ اُن میں درد شدید ہو اُسکے علاج میں پہلے اشتغال اور توجہ تسکین درد میں کرنا ضرور
ہے اور درد کی تسکین مخدر ادویہ سے کرنی چاہیئے جن کو کئی بار ہم بیان کر چکے ہیں اگرچہ وہ ادویہ بعض قروح کی اصلاح کی ضد بھی ہوں مگر اسلئے
کہ اگر ہم تسکین درد کی پیدا نہ کرینگے علاج قروح کے اسباب ہمارے پاس مجتمع نہ ہوں گے اور جب درد میں سکون پیدا ہو جائے گا تدارک اُس ضرر کا بھی
کریں گے جو ان ادویہ مسکنہ کے استعمال سے پیدا ہوا ہو چرک آلودہ قروح محتاج صاف کرنے کے ہوتے ہیں یہ وہی قروح ہیں جنھیں رطوبت
زیادہ ہوتی ہے اور بہا کرتی ہے اور بکثرت سیلان رطوبت کا اُن میں رہتا ہے کبھی شہد کے ذریعہ سے ایسے قروح کی صفائی پیدا ہو جاتی ہے اور
کبھی ذرورات کے استعمال سے خواہ مراہم کے استعمال سے جبتک قروح چرک سے پاک نہ ہو جائیں کوئی دوا اُن کی خاص جرم تک
پہونچ نہ سکے گی خصوصاً جو ادویہ بطور ذرور کے مستعمل ہوتی ہیں کہ اُن کی رسائی بہت دشوار ہے لہذا واجب ہے کہ پہلے تنقیہ اور صفائی اُنکی

کر دی جائے پھر انبات لحم یعنی گوشت اُگانے کی دوا کا استعمال کیا جائے جو دوا منقی ہو یعنی رطوبت کو پاک کرتی ہو اُسمین جلا زیادہ ہوتی ہو اور جو دوا گوشت پیدا کرتی ہے بالضرور اُسمین جلا بہت کم ہوتی ہو اور کبھی گوشت خراب اور ردی بھی پیدا کرتی ہو لہذا واجب ہو کہ کھانے کی دوا حاد اور تیز اختیار کیجائے اور طلا کی راہ اخراج بدن مین مضرات دو مین سے اختیار کرین پھر طلا کرانے مین بہترین سے بچ جائین بعضے خشک بیشیاد بہری کرچہ چلتے مین بعد ازان علاج مناسب کیجائے یہی طریقہ ہمارے زہیر کے علاج کا بھی ہے اسلیئے کہ ہم تنقیہ پہلے اُسکے صاف کر لیتے ہیں اور بعد ازان علاج خاص کو اختیار کرتے ہین ایک ہی دوا بہ نسبت بعض ابدان کے منبت لحم ہوتی ہو اور بہ نسبت دوسرے بدن کے اکال اور شدید الجلا ہوتی ہے بشرطیکہ وہ بدن نرم اور زیادہ ڈھیلا ہو اور بہ نسبت تیسرے بدن کے وہی دوا دجالی ہوتی ہو اور منبت لحم ہو اسواسطے دوا کی قوت کا توڑنا خواہ زیادہ کرنا اور بڑھانا خواہ اُسکا وزن کم و بیش کرنا خواہ کمی اور ترکیب کے ذریعہ سے اُس کی قوت کم و بیش کیجائے خواہ کسی دوا کی مقدار گھٹائین خواہ اُسپر کوئی دوا زیادہ کرین کہ اُسمین تجفیف یا جلا زیادہ پیدا ہو اور کسی اور بدن کی نسبت بھی دوا اکال ہو جائے یہان تک کہ اُسکا وزن کم ہو جائے خواہ اُس کی دہنیت زیادہ ہو جائے خواہ اور بعض ادویہ قابضہ کا اسی دوا پر اضافہ کرین یا وہ ترلائق دبلے قوی کی وہی قروح ہین جنکا اندمال متعسر ہو واجب ہو کہ دوا کو تین دن تک قرحہ پر لگی رہنے دین بعد ازان اسکو چھوڑ ڈالین اسلیئے کہ اب اگر یہ دوا پھر استعمال کیجئے کچھ اثر نہ کریگی روغن کو قرح سے متصل کرین اور اگر بدون استعمال روغن کے کچھ چارہ نہو روغن بید انجیر اور روغن آس اور روغن مصطگی کو اختیار کرین اگر قرحہ مین اور کسی طرح کی خرابی نہو لازم ہو کہ جو عضو زیادہ حس رکھتا ہو اور اسمین قرحہ پڑ گیا ہو بہ رفق اور نرمی علاج اُسکا کرنا چاہیئے اور دوا دبلے قوی ہو اُس کو ایذا نہ پہونچائین اور جس عضو کی حس بلید ہو اُس کے ساتھ بالکل واجب ہو در گزر نہ کرنا چاہیئے جو قرحہ کسی عضو باطنی مین پڑے خواہ کسی عضو شریف مین واقع ہو جسکی وجہ سے خطرہ بعید پیدا ہو خواہ وہ عضو کثیر النفع ہو یا کہ قبول لعابات کو جلد کرتا ہو یہ سب قسمین عضو کی باب الحس کے علم مین داخل ہین اور اُن کے اضداد کا حکم بلید الحس مین داخل ہے خواہ مصیبت اُسکی ہین اور ہو جہ سے قروح باطنی محمل دوا دبلے سخت کے نہین ہوتے ہین جیسے زنگار وغیرہ خصوصاً جو دوائین زیادہ جذب ہو جاتی ہین اور بدن کے اندر دُور جاتی ہین اور یہ قروح باطنہ مفردات ادویہ کے زیادہ محتاج ہین جیسے کتیرا اور صمغ عربی خواہ وہ دوائین جو اندمال میں زیادہ ہوتی ہین خواہ جن کی خاصیت درمیانی ہو صواب علاج مین یہ ہو کہ اعضائے منفرج ساکن ہین اور حرکت نہ ہونے پائے اور حرکت نہ دئے جائین اگر پہلے زمانہ مین حرکت ملائم اور خفیف دیجائے اُسکی مضرت بہت کم ہو بہ نسبت اسکے کہ بعد ازان ابتدا کے حرکات قوی کا تحمل اُن سے کرایا جائے خصوصاً اُس بدن مین جن کے اخلاط ردی ہوں واجب ہو کہ علاج قروح مین اسکا خیال رہے کہ قریب کے اعضا مین التحام پیدا نہ ہو جائے جیسے لصق جو ایک قسم کے قروح زائد درمیان آنکھ اور پلک کے پیدا ہو جاتی ہو خواہ دو انگلیون کے مابین جو گوشت یا کھال پیدا ہو کر انگلیون کو متصل کر دیتی ہو کہ بعض یعنی خار کا دھا اور جو قرحہ بطرف ناسور کے زیادہ متحیل ہوتا ہو اور جو قروح شرائین اور اوردہ سے تجاوز کر گئے ہین اُن کی صحبت سے قریب کا گوشت نرم وغیرہ مین ورم پیدا ہوتا ہو جیسے کنج ران مین ورم اسی وجہ سے پیدا ہوتا ہو اور پس گوش بھی جیسے خارش کا اثر ران تک پہونچ جاتا ہو اور بعینہ یہی علت اسکی موجب ہی ہو خصوصاً اگر بدن مین حرارت ہو اور فضول سے بھرا ہوا ہو کہ اُسوقت وہ دین مستعد ہوتی ہو اور نوبت قرحہ کی پہونچتی ہو لہذا واجب ہو کہ علاج بدن کا بذریعہ تنقیہ کے کرین اور جو تدبیر اپنے مقام خاص مین مذکور ہو چکی ہو اسکو استعمال کرین اور جب تک ورم کا تنقیہ نہ ہوگا اُسکے علاج کی اُمید نہین ہو سکتی ہو اور علاج مین اُسکی بھی حاجت ہو کہ بالیلیتون وغیرہ کے استعمال سے قرحہ کی تکلیف کو دور کرتے رہین اگر تنقیہ بدن کا ہو چکا ہو اور تنقیہ کرتے وقت بھی ایسی تدبیر کرین کہ ایذا قرحہ کو نہ پہونچنے پائے ایک وصیت جامع الفوائد کا سننا بھی ضرور ہو وہ یہ ہو کہ جس [illegible]

اسطرح سے کرتے ہیں کہ جسم عرض سے استعمال دوا کا ہوا ہے اثر اُسکے ضد کا ظاہر ہو مثلاً اگر بغرض تجفیف یا تنقیہ کے استعمال کیا ہو افزونی مادہ کی
اور رطوبت زیادہ ہوتی جائے خواہ کوئی اور فساد سوائے ان دو فساد مذکور کے پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ اس دوا کی قوت بڑھائی جائے یا مخالفت اس دوا
کی اور وجہ سے ہو مثلاً اس سے گرمی زیادہ از حد محتاج الیہ پیدا ہوتی ہو اسکی جہت سے حرارت اور التہاب پیدا ہو جائے اُسوقت حتیاج اسکی
ہوگی کہ اس دوا کی قوت کم کیجائے اور اُسکے التہاب کو فوراً بجھا دینا چاہیئے کسی مرہم مبرد کے ذریعہ سے خواہ اُس دوائے ناموافق کے استعمال
سے رنگ قرحہ کا بطرف سیاہی خواہ کدورت کے مائل ہو جاتا ہے اسوقت معلوم ہوگا کہ دوا قرحہ میں تبرید پیدا کرتی ہے اور بقدر محتاج الیہ اس دوا سے تسخین
پیدا نہیں ہوتی پس لازم ہے کہ اُسکی تسخین کی قوت زیادہ کیجائے خواہ وہ دوائے ناموافق تر مل اور ڈھیلا پن قرحہ کا زیادہ کرتی ہو اسوقت جب
ہوگا کہ اُس کی قوت قابضہ زیادہ کیجائے جیسے گلنار اور مازو وغیرہ خواہ اس دوا سے تجفیف بیش از حد پیدا ہوتی ہو لازم ہے کہ اسکا تدارک
ایسی دوا سے کریں جو مرہم اپ کر کریں گے خواہ دوائے ناموافق قرحہ میں تاکل پیدا کرتی ہو اور عمق اس قرحہ کا زیادہ کرتی ہو جیسے آئندہ سطور میں اسکا
ذکر آتا ہے لازم ہے کہ ایسی دوا کی قوت حلا توڑ ڈالی جائے ۔ اکثر دوا اسوجہ سے ناموافق ہوتی ہے کہ مزاج عضو متقرح کا کسی کیفیت خاص میں حد افراط کو پہونچا
ہوا ہے اسوقت لازم ہوتا ہے کہ جو دوا مقام پر عمل ہو اس کیفیت کی ضد مقابل ہو تاکہ مزاج اسکا معتدل ہو جائے اور کیفیت موافق اس دوا کا مزاج ضعیف
ہو علاج قروح صدیدیہ کا جو قروح محتاج استعمال ادویہ مجففہ کے ہوتے ہیں کہ صدید سے قرحہ پاک ہو جائے اُسکے بعد دوبارہ استعمال ادویہ منبتہ
لحم کا کرنا چاہیئے اگر یہ قروح ڈھیلے ہوں اور گوشت لگانیوالی دوا کا استعمال کیا جائے زیادہ زخم فاسد ہو جائیگا اور عفونت بڑھ جائے گی اسلیئے
کہ اجسام ان قروح کے ضعیف ہوتے ہیں بلکہ واجب ہے کہ پہلے اُن کی تجفیف کر لی جائے تاکہ اندمال کیطرف پہلا ہو سکے بعد وہ دوا گوشت پیدا کرنیوالی
لگائی جائے اگر ایسی دوا کا استعمال ہوا اور رطوبت قرحہ کی کم نہ ہو خواہ روز بروز زیادہ ہوتی جائے اسوقت یہ بات ہوگا کہ اس دوا میں اتنی قوت نہیں
ہے کہ اُس بدن میں جذب رطوبت پیدا کرے پس ضرور اسکی قوت مجففہ زیادہ کرنی چاہیئے اور تھوڑی سی جلا کی قوت بھی اسمیں بڑھانی چاہیئے مثلاً
شہد کی آمیزش کرکے ادویہ قابضہ جیسے گلنار اور پھٹکری وغیرہ اور شرکت دہن کی بہت کرنی چاہیئے اور اگر کوئی عضو میں بچے نرم ہو جسمیں تو تجفیف کی ہوتی ہے اسطرح اگر قرحہ کی
خشکی حد افراط کو پہونچی ہو اور تجفیف کی قوت گھٹا دینی چاہیئے ۔ مثلاً قبض کی قوت میں کمی کرنی لازم ہو اور اس حیثیت کو جلا اور جذب کو بھی لحاظ رکھنا چاہیئے ۔ ایک ہی طرح کے استعمال میں شدت اور تخلیط کرنی
چاہیئے خواہ بادجود ظہور غلطا اور دھوکے کی ایک ہی دوا کو یا اُسی کے مثل اثر پیدا کرنیوالی دوا کا بار بار استعمال نہ کرنا چاہیئے مثلاً دوا میں قدر حاجت سے زیادہ
جلا نہ ہو اور اگر ہو گی عضو متقرح کو کھا جائے گی اور اسکی لحیت کو ایسی رطوبت کی طرف مائل کرے گی جو مثل اس صدید کے ہے جو قرحہ میں پیدا ہو رہا ہو
اور باوجود ظہور اس ضرر کے پھر معالج قوت جلا کی بڑھاتا جائے یہی غلطی مراد ہے کہ جو ابھی مذکور ہوئی ۔ اور اس کیفیت کی دوا قرحہ کو زیادہ گہرا اور بڑا
گرم اور متناسب ورم اور دھنسا یہ بھیے ہوئے خواہ ترچھے منہ کی کر دیتی ہے اور اصلیل کو اس دوا کے استعمال سے ایک لذع ظاہر محسوس ہوتی ہے
یہ بھی واضح ہو کہ ادویہ جو قروح کو خشک کرتی ہیں اُن میں سے بعض ادویہ میں تبرید زیادہ ہوتی ہے جیسے بنگ دہ انیون اور بیخ لفاح اور بعض
ایسی دوائیں ہیں تسخین زیادہ ہوتی ہے جیسے زرنباد بیخ اور زفت پس معالج کو لازم ہے کہ ایک قسم کی اعانت دوسرے قسم سے کرے اور بحسب مقابلہ
مزاج جزوی مرض اور دوا کی قوت مرکب کرے ۔ جو دوائیں صدید خواہ ریم کا تنقیہ کرتی ہیں یہی دوائیں ہیں جو خشکی پیدا کر سکیں جیسے پھٹکری
اور مازو اور پوست انار اور قشار کندر اور مردا سنگ اور جو خواہ سوبق جو اور شقائق نعمان اور برگ درخت شجرۃ البعوض یعنی دردار اگر برگ
جو تازہ خواہ جو تازہ کا ضماد کریں کہ مسلم جز کو سیکر لگائیں خواہ اُسے شراب میں جوش دیکر استعمال کریں بہت مفید ہوگا اور رطوبات
کو خشک کریگا بدون کسیقدر ایذا کے مرہم جید مردا سنگ کبھی ہمراہ سرکہ کے اور کبھی ہمراہ زیت کے صاف کریں تاکہ سپید ہو جائے

HAKEEM SHOUKAT ALI

بعد اس کے مرداسنگ ادرہ و سنج اور ہلدی ورماز زرد اور گلنار اور دم الاخوین اور پھٹکری اور قلیمیائے نقرہ سب کو ہموزن لیکر خوب کوٹین اور باریک
پیسکر ہر دوا کے چھٹے حصہ برابر مرداسنگ کو ملاکر سب کو استعمال کرین اور ادویہ جو قراباذین مین ذکر کیے ہین اُن کا استعمال کرنا چاہیے اگر ریم وغیرہ
دھونے کی حاجت سیال چیزون سے ہوتی ہے چنانچہ اسکا بیان قروح غائرہ کے علاج مین ہم کرینگے منجملہ ان سیال اور روان چیزون
کے آب برگ اس کام کے واسطے عمدہ چیز ہے پھٹکری کا پانی بھی چرک کو دھو ڈالتا ہے اور ردع اور تجفیف بھی پیدا کرتا ہے یہ سب ادویہ جو ابھی مذکور
ہوئے ہین بروقت ورم کے مضر ہوتے ہین اگر ناگر موتھہ کو پانی مین پکاکر چرک کے دھونے مین استعمال کرین تجفیف اچھی طرح پیدا کرتا ہے
جوشاندہ ہلیلہ بلیلہ آملہ کا اور جوشاندہ آزاد درخت اور برگ سدر کا بھی اس غرض کو بخوبی پورا کرتا ہے **علاج قروح وسخہ** کا وسخ کے معنی اوپر مذکور
ہو چکے ایسے قروح کے علاج مین ادویہ جالیہ کو استعمال کرنا چاہیے اور ابتداء علاج کی ایسی دوا سے کرین جو توی زیادہ ہو اور لذع بھی زیادہ
پیدا کرے جس طرح قانون عام مین ہم نے بیان کیا ہے بعد ازان رفتہ رفتہ قوت گھٹانی چاہیے مثلاً شیطرج ہندی اور زراوند ہمراہ شہد کے
اور تھوڑا سا سرکہ ایضاً علک البطم اور اُسکے مثل روغن گل خواہ روغن گاو ایضاً اصل السوس ہمراہ شہد کے ایضاً آرد کرسنہ اور گیاہ حاج شیر مرکبات
سے مرہم ہندی اور سبز رنگ مرہم خواہ فقط زنگار سے بنے ہون یا ان مین افتی وغیرہ داخل کیا جائے اور مراہم قیسوریہ اور جو مرہم دقیق کرسنہ
سے خواہ مرہم نمک اور قرص اسود اور قرص اخضر یعنی سبز جو بنام قرص مالس مشہور ہے تجفیف ادویہ مین کا ایک دوا ہے دردی زیت اور شہد اور پھٹکری برابر
ہموزن لیکر استعمال کرین خواہ سپیدہ اور جعدہ یعنی عنبر بید ہموزن اور جب وسخ زیادہ ہٹنے لگے سوقت فراسیون ہمراہ شہد کے مفید ہوتی ہے منجملہ ادویہ جیدہ
کے زیتون ملح یعنی نمک ملا ہوا اسی ترکیب خاص سے جو ادویہ مفردہ مین مذکور ہے مفید ہے کبھی اس مقام پر حاجت استعمال ایسے دوائے سیال کی پڑتی ہے
جو وسخ کو دھو ڈالے جیسا قروح غائرہ کے مقام پر ہم بیان کرینگے اور یہ سب دوائین بروقت ورم قرحہ کے مضر ہین **علاج قروح غائرہ**
اور کہوف اور حجابی کا قروح غائرہ سے مراد گہرے قروح اور کہوف بمعنی غار کے ہے اور حجابی یعنی جو زخم جو نظر نہ آئے یہ تینون اقسام
محتاج گوشت بھرنے کے ہین لیکن گوشت کا بھرنا بدون زیادتی غذا کے ممکن نہین ہے اور بدون زیادہ پیدا ہونے خون کے دشوار ہے اور اس کے
بعد احتیاج اُن دواؤن کی ہوتی ہے جن مین تجفیف زیادہ ہو اور تنقیہ بھی کرین اور رکھنا ان ادویہ کا اس طرز سے چاہیے کہ ریم اور چرک وغیرہ رک
نہ جائے بلکہ بدستور جاری رہے اگر ایسا مقام بسبب اتفاق بہم پہونچے اور قرحہ کی جڑ عضو کے اوپر کی طرف ہو اور منہ قرحہ کا نیچے کی جانب مین ہو
یہی مطلوب ہے اور اگر اسکے برعکس واقع ہوا اور مریض کو تبدیل وضع بے تکلف ممکن ہو کہ زخم کو اونچا نیچا کرنے سے وہی صورت پیدا ہو جائے تب
بھی یہی فائدہ حاصل ہوگا لیکن اٹھانا اور بٹھلانا خلاف وضع طبعی کے ہو اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی وہ صورت پیدا نہ ہو سوقت قرحہ کو چاک کرنا
ضرور ہوگا اسطرح کہ اسکی جڑ تک چاک کرین اور چاک پورا کرین تاکہ کہف یا غار بھر کسیقدر ریم باقی نہ رہ جائے کہ اُس کی رطوبت کا نکلنا
دشوار ہو یا کوئی راہ اور مجری چرک اور ریم کا دوسرا پیدا کرین تاکہ کہف یا جو منہ اسکا پہلے سے ہے اسکے علاوہ دوسرا منہ پیدا کرین لیکن
جراحی اور دستکاری کے اور اس جدید منہ کے پیدا کرتے وقت حال مین عضو کے تامل کرین کہ ایسے منہ پیدا کرنے سے کوئی خطرہ جدید
تو پیدا نہین ہوتا ہے جب منہ بنا چکین قرحہ کی بندش پٹی وغیرہ سے اسطرح پر کرین کہ منہ کی طرف سے شروع کرین اور جڑ کی طرف ہو نہین یعنی وہ
مقام جو نیا کھولا ہے اور پہلے صورت کے قرحہ کی بندش اسکے برعکس ہے یعنی جو قرحہ دوسرے چاک کا محتاج نہین ہے اسکی بندش جڑ کی طرف
سے شروع کرکے منہ تک باندھی جائین اور زیادہ استواری بندش کی دونون صورتون مین اوپر کی طرف درکار ہے اور اتنے زور سے بھی
نہ باندھین کہ درد پیدا ہو اور مریض عاجز ہو جائے اور شکوہ کرے اور اگر چاک کرنا اور دوسرا منہ نکالنا ممکن نہ ہو سوقت قرحہ کا ریم وغیرہ

دھویا کریں اور وہ فتیلہ جو منبت لحم ہیں اُن کو اندر داخل کیا کریں اور جو فتیلہ باوجود قوت انبات کے جرک وغیرہ بھی پاک کر دیتے ہیں اُن کا
اُنکا استعمال کرتے رہیں تاکہ بوجہ زیادہ اجتماع جرک وغیرہ کے اُن کی قوت انبات باطل نہ ہوجاوے اس لیے کہ دونوں قوتوں کا اجتماع
اُن کی قوت کو روکے رہیگا ہم نے خود تجربہ کیا ہے کہ مرہم رسل ایسے موقع پر خوب کام دیتا ہے اور بہ نرمی اور آہستگی قرحہ کو اچھا کرتا ہے اور
قنطوریون اگر قرحہ میں بھر دی جاوے عجیب النفع ہے اگر اسکے بعد سو قوطون بعد اسکے ایرسا اسکے بعد آرد کرسنہ اگر حجابی کا سفیہ کامل اور
اچھی طرح دفعیہ جرک وغیرہ نہ کیا جاوے کبھی اُن کے جلد میں التصاق پیدا نہیں ہوتا لیکن اتنا ہو سکتا ہے کہ جلد میں خشکی پیدا کرکے اس حالت
پر کردیں کہ وہ مثل صحیح جلد کے باہم چسپیدہ ہوجاوے لہذا قروح اور جو زخم اور کھوف کا تنقیہ کامل دواؤں سے نہیں ہوسکتا
ہے اور نہ ان میں گوشت پیدا ہو سکتا ہے اگر ان چیزوں کے اندر پچکاری سے شراب وغیرہ میں بھر کر دھویا کریں خواہ اُن میں ہر وقت فتیلہ اور بتی رکھی رہے خصوصاً اگر
اُن کی شکل ایسی نہ ہو کہ فقط اُن کے اونچا کرنے سے اُن کی جرک اور ریم وغیرہ نکل جاوے خواہ نچوڑنے سے وہ ریم جرک نچڑ جاوے
خواہ دھونے کی وجہ سے اُن میں صفائی پیدا ہوا کرے خصوصاً جب اُن میں شراب ملائیں خاکستر کا پانی بھی قوت سے جرک کو دھوتا
ہے مگر جو زخم جرک بہت کم رکھتا ہو وہ متحمل اسکا نہیں ہوسکتا ہے آب رماد بھی اسی کے قریب ہے کہ جرک کو بھی دھوتا ہے اور تخفیف بھی
پیدا کرتا ہے پھٹکری کا پانی غسال بھی ہے اور باینہمہ جو مادہ فاسد بطرف عضو کے آتا ہے اسکا مانع بھی ہے اگر ورم ہوگا اُن میں سے کوئی چیز
قابل استعمال کے نہیں ہے اور شراب بھی ایسے وقت کچھ مفید نہ ہوگی بلکہ ضرر پیدا کرے گی ان سب قروح کے دواؤں کو مناسب یہ ہے کہ
پی کے اوپر بچھا ہے ڈبو کر رکھے جائیں ایسی دواؤں سے جس کی طرف عضو متقرح اپنے مزاج کی اصلاح میں محتاج ہو اور ان
مرہموں کی قوت کی مساعدت کرسکے جو اندر کی طرف سے استعمال کیے جاتے ہیں تاکہ منہ پر قرحہ کے وہ بچھا ہوا رکھا جاوے جسمیں دوائے
ضروری الاستعمال لگی ہوئی ہو قرحہ کے مل جانے پر دلیل یہ ہے کہ رطوبت اسمیں سے کم برآمد ہو اور نیچے اُسکے جو اعضا ہیں ان میں
آرام اور سکون پیدا ہو اور تلی ہوئی سے بذریعہ نچوڑنے کے جو بندش کے ذریعے واقع ہوتا ہے اور قوت سے دوا کے نچوڑتا ہے دفعۃً
رطوبات کثیر برآمد ہوتے ہیں بعد ازاں خشک ہوجاتا ہے اور خشکی کے بعد زخم بھر آتا ہے قروح کے کیڑوں کا علاج عصارہ فودنج
نہری قروح کے کیڑوں کو بہت ہی نافع ہے اور جو دوائیں کان کے کیڑوں کیواسطے کتاب سوم میں مذکور ہو چکیں ہیں اُن کو اسی مقام پر لاحظہ
کرو قروح میں گوشت پیدا کرنے کی تدبیر جب تک تنقیہ قروح کا نہ ہوئے تو ایک گوشت اگانیوالی دوا کا استعمال جائز نہیں
ہے اور جب تک بطرف قرحہ کے غذائے جید کا جاذب ہوے اور اگر غذا قرحہ کے بمقدار قلیل ہو اُس سمت ہو پہنچے گی جب قرحہ جرک
وغیرہ سے پاک ہوجاوے پھر کوئی دوا الذاع اور جالی اُسپر لگانی درست نہیں ہے کیسے ہی قروح کیوں نہ ہوں اور کسی مقام پر کیوں
نہ ہوں واجب ہے کہ استعمال ادویہ منبتہ لحم میں وہ وصیتیں جو ہم نے اوپر بیان کی ہیں سب کا لحاظ رکھیں کہ زیادہ رطوبت پیدا ہونے
پاوے اور نہ زیادہ خشکی پیدا ہو اور جو تدبیریں قروح صدیدیہ کے باب میں مذکور ہو چکی ہیں انھیں پر عمل کریں مگر وہ تدبیر فقط اسی غرض سے
نہیں ہے کہ تنقیہ رطوبت قروح کا ہوجاوے اور اُن میں خشکی پیدا ہو اور بس بلکہ علاوہ ان دونوں باتوں کے یہ بھی غرض ہو کہ اسمیں
گوشت پیدا ہو اور اگر رطوبت زیادہ خشک ہوگی گوشت کیونکر پیدا ہوگا منجملہ ان چیزوں کے جو قرحہ میں خشکی زیادہ نہ کریں اول تو
یہ ہے کہ اُسے بہنے دیا کریں اور روغن اور موم زیادہ کریں اگر دوا بطور مرہم کے مستعمل ہے اور اگر تغلیظ مادہ کی کریں خواہ اُس سے
خاطر کرنے کی تدبیرات کریں اور چکنائی دوا کی کم ڈالیں اور مقدار دوا کی زیادہ کردیں ان تدبیرات سے خشکی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور نہ بھی

ان دو مجففہ میں زیادہ کیا جاتا ہے گوشت پیدا کرنیکی غرض سے مرہم کا استعمال بہت عمدہ ہے اور دیر میں پیدا کرتا ہے اور دوسے کے استعمال سے اگرچہ پیدا ہوتا گوشت کا ڈھیلا ہے مگر جلد پیدا ہوتا ہے تاہم کبھی دوسے کے استعمال سے سخت گوشت پیدا ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ دونوں تدبیر کیا کریں پہلے دو اور پیچھے مرہم اسکے مرہم لگائیں اور شراب خصوصاً شراب قابض دوائے جید جمیع قروح کے جن ادویہ سے دھونا قرحہ کا اور پاک کرنا چرک وغیرہ سے اور تقویت پیدا کرنا سب فائدے اُس سے ہوتے ہیں اُن کو ہم نے باب جراحات میں ادویہ جنبتہ لحم کے بیان میں ذکر کر دیا ہے اور اب مناسب ہے کہ اُن میں سے جو جو ادویہ اچھے اور اس مقام کے لائق ہیں اُن کو بیان کریں سرمہ سوختہ اور انزروت اور سریشم ماہی اور حلزون سائیدہ اور توبال شابورقان یعنی فولاد کا اور بھرق اور مارسوختہ اور زاج اور برنجاسف اور لوف اور سعد خصوصاً واسطے چرک کے ناگرموتھا اور جعدہ بہت قوی ہے اور قنطوریون سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں ہے اور آبگینہ سوختہ بھی عجیب النفع ہے کہ تجفیف اور اندمال کا فائدہ اُس سے حاصل ہوتا ہے۔

علاج قروح متاکلہ غیر متعفنہ کا قاعدہ کلی علاج جیسے قروح متاکلہ اور خبیثہ کا یہ ہے کہ پہلے بدن کا تنقیہ کریں یا اس عضو خاص کا تنقیہ جس میں قرحہ ہے بشرطیکہ تمام بدن ردی اخلاط اور مواد فاسدہ سے پاک ہو اور عضو خاص کا تنقیہ اس طرح ہے کہ اسمیں پچھنے لگائیں اور جونک لگائیں اور اس عضو کا مزاج بذریعہ طلاء وغیرہ کے بدل دیں اور غذائے صالح اُسکی تجویز کریں اور اُس میں کسیقدر تاخیر اور مدافعت کو دخل نہ دیں اسلئے کہ تاخیر اور مدافعت سے قروح میں فساد زیادہ بڑھتا ہے کبھی آکل قرحہ کا اسقدر پھیلتا ہے کہ قطع کرنے عضو کی ضرورت ہوتی ہے جس قرحہ میں آکل اور عفونت نہو اُسکو آب سرد کی تطلیل خواہ آب آس اور گلاب کا نطول خواہ آب عصی الراعی کا نطول اور شراب قابض کا بشرطیکہ قرحہ میں حرارت نہو اور سرکہ پانی ملا ہوا خواہ گلاب ملا ہوا بروقت حرارت قرحہ کے اسیطرح اور بھی میاہ باردہ کا نطول ایسے وقت میں سودمند ہوتا ہے بشرطیکہ ان نطولات میں قوت تجفیف کی بھی ہو اگر قرحہ میں عفونت ہو آب دریا وغیرہ سے نطول کرنا چاہیے اور اور چیزیں جن کا ذکر ہم کریں گے قروح متعفنہ کے بیان میں اُن سے نطول وغیرہ کریں بعد ازاں عمدہ علاجات ایسے قروح کا استعمال قوابض مجففہ کا ہے جو بشر مرہم کے کریں جیسے پوست انار اور عدس اور برگ مصطگی اور تخم گل اور سوختہ سہرپہ اور حب الآس اور وہ نطولات جنمیں یہ ادویہ داخل ہوں بعد اُن کی تقویت کسیقدر شب اور زاج وغیرہ سے کی جو اسیطرح ضماد برگ حماض اور حماض کی شاخوں کا شراب میں جوش دیکر خواہ ضماد طلیت وہی سرکہ خواہ سکنجبین میں گوندھ کر یا کدوئے خشک سوختہ اور مازنگ وغیرہ ہمراہ سویق کے خواہ ورق زیتون تازہ کا ضماد سرکہ وغیرہ میں ملا کر

علاج قروح متعفنہ ردی کا ان قروح ردی کا علاج اصلی یہی ہے کہ بدن کا تنقیہ کریں اور اسکے بعد خاص عضو متقرح کا بھی تنقیہ کریں اسکے تنقیہ خاص سے جو از قسم محجمہ وغیرہ ممکن ہو اور استعمال طلا کا واسطے اصلاح مزاج کے بموجب بیان بالا کے کریں اور غذائے جید کا استعمال کریں اور اسکے علاج میں سستی نہ کرنی چاہیے جتنا یہ قرحہ کہنہ ہوگا اسیقدر اسمیں فساد اور شر زیادہ بڑھے گا اور ایسی تدبیر سے جو ورم گرم پیدا کرنیوالی ہے اس قرحہ کو محفوظ رکھیں کیونکہ ایسے قرحہ کی بیگلہ اور سویق وغیرہ سے بھی اچھی طرح ہو سکتی ہے اور ایسے قسم کے قروح میں جب فساد با فراط پیدا ہو جائے کبھی اُنکا استیصال اور بیخ و بن سے دور کرنا بذریعہ آگ کے داغ دینے کے ضرور ہو جاتا ہے خواہ کسی دوائے حادسے یا کاٹ ڈالنا کہ سوائے گوشت صحیح کے اور کچھ باقی نہ رہے واجب ہوتا ہے سوائے اس عمدہ لحم کے جو خون جید رکھتا ہے اور رنگ بھی اسکا گوشت صحیح کا ہے اور سوائے استخوان صحیح سپید رنگ کے جو اور خرابیوں سے پاکیزہ ہے کچھ باقی نہ رہے دوائے حاد جمیع خرف یعنی گوشت ناقص وغیرہ کو کھا جاتی ہے اور نکال کر پھینکتی ہے اور اس دوائے جو الم اور ایذا پیدا ہو اُسکا تدارک روغن رکھنے سے کیا جاتا ہے کہ وقتاً فوقتاً رکھتے ہیں اور بدستے میں ایسے قروح اگرچہ جلد تو اچھے نہ ہو سکے ہوں اور بگڑے ہوئے ہوں جب بھی ردی اور خبیث ہو جاتے

ہیں اور کبھی محتاج اسکے ہوتے ہیں کہ عضو متقرح کو کاٹ ڈالیں تاکہ عفونت سے محفوظ رہے جو نطولات ابھی مذکور ہو چکے ان میں سے آب دریا اور حوبات
نواصیر میں مذکور ہیں ان قروح کے واسطے بکار آمد ہیں یہ قروح و نیز اور اقسام قروح کے سب میں یہی قاعدہ ضروری ہو کہ بعد استعمال دوا کے چند روز
بحال خود چھوڑ دیں تاکہ فائدہ دوا کا دریافت ہو اور بار بار انکا کھولنا اور باندھنا نہ چاہیے جو دوا خاص قروح متعفنہ کے ہیں جیسے دقیق کرسنہ
یعنی مٹر کا آٹا اسمیں کسیقدر پھٹکری یا گوشت مچھلی نمکین کا جو مقدد ہو یعنی نمک سود اور خشک کی ہوئی اور کسیقدر لب خبز اور زراوند اور بیخ کرنب
بیخ چقندر ریخ [illegible] قثاء الحمار تخم کتان جو ہمراہ ملقدیس یعنی سبز پھٹکری اور جاشنے کے پیس جائے خواہ زبیب یا انجیر یا برگ انجیر یا نطرون اور زیرہ
اور آرد جو ہمراہ شہد کے اور ضماد بصل الفار یعنی پیاز کی جڑ شہد میں خواہ کدو کے خشک اور برگ تین تازہ و دوائے مرکب زراوند عصارہ
شفتالو ایک ایک جزو زنگار نصف درہم ان دواؤں سے بطرح پانی کے ذریعہ سے مثل قوام شہد کے طیار کریں کبھی احتیاج اُس کی تقویت
کی عصارۂ قثاء الحمار اور سوری یعنی سرخ پھٹکری سے ہوتی ہو اور خشک جزو نیز اُسپر ڈالتے ہیں ایضاً زراوند مدار و مازو و زیت برابر لیکر بطرح [illegible]
پر طیار کریں کہ اسکو پرانے سرکہ میں باوزن نصف قوطولی کے پختہ کریں تاکہ تمام سرکہ جل جائے بعد اسکے اسکی سلائی سی بناکر قروح پر لگائیں
ایضاً قلقطار اور زاج ہر ایک سے بیس جزو افیون جدید سولہ جزو مازو جس میں سوراخ نہ کیا ہوا آٹھ جزو خواہ نمک حرشف یعنی گنگر سوختہ
کا نمک ایک جزو پھٹکری بھنی ہوئی اور برادہ نحاس اور قیسور سوختہ نصف جزو مرہم جید انزروت اور سد سنج اور مازو اور زنگار اور زراوند کسیقدر
علک البطم کے ہمراہ ملاکر بنائیں تاکہ اسمیں لزوجت اور چپک پیدا ہو اور بعد پاک کرنے قرحہ کے استعمال کریں یہ دوا نہایت مجرب ہو زاج محرق
چوبیس جزو نورہ یعنی آہک نا رسیدہ سولہ جزو پھٹکری سولہ جزو پوست انار سولہ جزو کندر اور مازو ایک سو بتیس جزو موم ایک سو بیس جزو ایک
قوطولی زیت کہنہ دوسری دوا یہ بھی بہت عمدہ ہو قلی سوختہ جسکو گندہک کے ذریعہ سے خاک کیا ہو نا بنا جلا ہوا اسپیدہ قلعی کندر مرداسنگ
مرکی قلیمیا اشق جاوشیر مصطگی ہر واحد دو دو درہم گردہ گاؤ کی چربی ریتانج علک الانباط روغن آس ہر واحد تین درہم پگھلنے والی چیزوں
کو بقدر مناسب سرکہ میں گھلا کے اور جو پیسنے والی دوائیں ہیں انھیں پیسکر طیار کریں۔ جالینوس وغیرہ نے اس دوائے منفیہ کے اجزاء جمع
کیے ہیں توبال نحاس ایک اوقیہ زنگار محلول ایک اوقیہ موم نصف رطل صمغ لارکس ڈیڑھ اوقیہ بطور مرسوم مرہم طیار کریں یعنی پیسنے والی چیزوں کو
پیسکر اور پگھلنے والی چیزوں کو پگھلا کر اور موم کی زیادتی اور کمی جیسا مناسب ہو اور جیسا وقت ہو اُسیطرح کریں۔ اسکے اطباء نے پسند کیا ہو کہ روغن
دعالبس کو مخلوط کریں اور جالینوس نے اُسپر اپنے کلام طولانی سے اعتراض کیا ہو۔ اگر یہ قروح مثلاً مقام ذکر پر واقع ہوں اُن پر دولے
کا غذ سوختہ اور دوائے کاندرون اور کدو سے خشک جلا کر اور صوف و ریخ جلا کر یا ضماد برگ سرد خواہ برگ لب یعنی چنار سوختہ کا استعمال
کریں **علاج قروح عسرۃ الاندمال اور قروح خبیثہ** کا پہلے واضح ہو کہ عموماً جو قروح بدشواری مندمل ہوتے ہیں وہی قروح ہیں کہ متآکل
اور متعفن ہوں جیسے ہر ایک عام چیز بدون خاص کے متصور ہوتی ہو ایسے کہ قروح متآکلہ اور متعفنہ پھیلتے ہیں اور یہ قروح عسرۃ الاندمال پھیلتے
نہیں ہیں اور ایک ہی حال پر مدت تک رہتے ہیں اسیطرح یہ قروح نواصیر سے بھی الگ ہیں لیکن یہ قروح ضرور رکھے ہوئے ہوتے ہیں اور خلاصہ یہ
کہ جو قروح متعفن خواہ متآکل خواہ مطبرد ناصور کے ہو عسرۃ الاندمال ضرور ہوگا اور کچھ ضرور نہیں ہے کہ جو عسرۃ الاندمال ہو وہ متعفن اور نواصیر
بھی ہو قروح خبیثہ بھی قروح ہیں جنکا فساد درجہ غایت کو پہنچ جائے اور جنکا اندمال بہت بعید از قیاس معلوم ہو ایسے قروح کے علاج
کا یہ قاعدہ ہو کہ اگر سبب قرحہ کا رداءت مزاج کی ہو پہلے اصلاح مزاج کی کرنی چاہیے اور اگر فساد خون کی وجہ سے یہ قروح پیدا ہوئے
ہیں پس غذا ایسی تجویز کرنی چاہیے جو خون صالح پیدا کرے اور اس خرابی کے مخالف ہو کیفیت میں اور اگر قلت خون کی موجب ان قروح کے ہو غذا میں

کثرت کرنی چاہیئے اور غذائے جید میں ترتیب کرنا چاہیے پھر اگر سبب قرحہ کا ترہل اور ڈھیلا پن ہو خواہ زیادہ حرکت پیدا ہونے کی وجہ سے یہ قروح پیدا ہوئے ہوں
جو علاج خاص ترہل اور وسیع کا ہو وہی کرنا چاہیئے اور اگر سبب سست ناردہ کے قرحہ پیدا ہوا ہو اور ابھی تک حد ناصور کو نہیں پہونچا ہو بذریعہ
ترطیب معتدل کے علاج کرنا چاہیئے اور ترطیب کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ آب گرم کے بخارات عضو متقرح میں پسینا پیدا کریں اور اسکی تحمیر اور سرخی
کریں اور تہلل یعنی پھیلاؤ دینا عضو کا پیدا کرنا چاہیئے اسکے بعد پھر اور کوئی تدبیر نہ کرنی چاہیئے اور اس سے زیادہ کسی تدبیر کی ضرورت نہیں ہے اور نہ
مناسب ہے کہ اگر اس سے زیادہ تدبیر کریں گے تو مادہ کثیر بطرف عضو کے کھچ آئے گا اور آفت عظیم پیدا ہوگی اور بعد اس تدبیر کے دوا ایسی لگائیں
جسمیں تجفیف کم ہو کبھی نفط کم گرم پانی میں تر کیا ہو کر برابر رکھنا کافی ہوتا ہے اور کبھی احتیاج قرحہ کے کھلانے کی ہوتی ہے اور خون نکالنا اس عضو سے اور اسی عضو
کی مالش اور استعمال مرہم جالینوس یعنی زفت یعنی رال ٹپکی ہو اور اگر سبب قرحہ کا خرابی کسی گردش کے گوشت وغیرہ کی ہو اور اسکا علاج بذریعہ سچھنے
وغیرہ کے جیسا کہ معلوم ہے اور خون فاسد اس مقام کا سب نکال ڈالیں اور بذریعہ مجففات کے تدارک کریں اور اگر قرحہ پڑنے کا سبب زخم قرحہ والی
کے مواد قرحہ کو قطع کر ڈالیں اور خون اس سے روان کریں اور طول میں چاک کریں کہ اکثر اسی تدبیر سے راحت پیدا ہوتی ہے اور استلائے بدنی ہو تو
ابتداءً فصد سے کریں اور خلط سوداوی کا استفراغ کریں اگر خلط سوداوی موجود ہو بعد ازان بطرف دوائی کے متوجہ ہوں اور اس میں سے بھی خون بقدر
امکان نکالیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ دوا اپنے مرض کرنے میں قبل تدبیر مذکورہ وہ ضرر پیدا ہو جو قرحہ سے بہت زیادہ ہو بعد اسکے جراحت کا علاج
کریں جو دوالی کی وجہ سے عارض ہوئی ہو اسکے بعد علاج قرحہ عسیرۃ الاندمال کا کرنا چاہیئے اگر سبب اس قرحہ کا ضعف عضو متقرح واقع ہوا ہے
اور ضعف بوجہ سوئے مزاج کے پیدا ہوتا ہو لیکن ہر قسم کا سوء مزاج اسکا باعث نہیں ہو سکتا ہے بلکہ وہی سوئے مزاج جو کہ بدافراط
ہو اور حد اعتدال سے بہت بعید ہو جو مناسب ہر عضو کے ہو حرارت خواہ برودت سے جو چیزیں تابع مزاج کے ہوتی ہیں تحلل مفرط
یا تکاثف زائد از حد اور پہلی صورت یعنی تحلل اکثر تابع حرارت اور رطوبت یا فقط رطوبت سے ہوتا ہے اور تکاثف بیشتر تابع برودت اور یبوست
خواہ فقط یبوست کے ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ موجب اور سبب کا علاج کیا جائے اور ضد موجب خواہ جو چیز ضد موجب کو پیدا کرے اسکا استعمال
کریں اکثر سبب قرحہ کا وہ حرارت ہوتی ہے جو مادہ کو جذب کرے خواہ مادہ کو کسی طرف روانہ ہونے کی معین ہو ایسی حرارت کے علاج میں تقلیل
مبردات قابضہ کی ہوتی ہے اور اگر سبب قرحہ کا ناصور ہو اسوقت خاص ناصور کا علاج کرنا لازم ہے اور اگر سبب قرحہ کا اس ہڈی کا فساد ہو جو متصل
قرحہ کے ہے ہڈی کو کھول کر اور نمودار کرکے دیکھیں اگر کوئی چیز قابل دور کرنے اور الگ کرنے کے ہڈی پر لگی ہے اور وہی باعث رداءت قرحہ کا ہوا
ہے چھیل ڈالنا چاہیئے اور پوری مقدار اس کی الگ کریں گے اور اگر کوئی شے جداگانہ اسکا سبب ہو خود ہڈی کو کاٹ ڈالیں گے اور وہی تدبیر کریں
جو باب استخوان میں بیان ہوگی جالینوس نے ایک حکایت عجیب نقل کی ہے کہتا ہے کہ ایک لڑکے کے سینہ میں ناصور پڑ گیا تھا اور وہ ناصور بڑھتے بڑھتے
استخوان قص تک یعنی وہ ہڈی جو وسط میں واقع ہے پہونچ گیا تھا میں نے استخوان سرسینہ کو کھولا اور جمیع اشیا از قسم جلد وعروق وغیرہ جو گرد اس کے
ہیں سب کو چاک کرکے دیکھا تو اس ہڈی میں فساد آگیا تھا اب ضرورت ہوئی کہ اس ہڈی کو کاٹ ڈالنا چاہیئے اور جو مقام اس ہڈی کے فساد
پر شامل تھا وہ وہی جگہ تھی کہ علاقہ قلب اس پر مستقر تھا جالینوس کہتا ہے کہ جب ہم نے استخوان مذکور کا یہ حال دیکھا تو اسکے نکالنے اور کاٹنے میں
نہایت نرمی اور ملائمت کو دخل دیا اور برفق وسہولت استخوان فاسد کو نکال لیا اور جو جھلی اس ہڈی کو ڈھانپے ہوئے تھی اندر کی طرف سے
مجھے اسکے بھی باقی رکھنے کا خیال زیادہ تھا اور مجکو مرکوز خاطر یہی تھا کہ جسطرح ممکن ہو یہ جھلی محفوظ اور بحال خود سالم رکھی جائے حالانکہ
جو چیز اس ہڈی سے بطرف استخوان سرسینے کے ملی تھی وہ سڑ گئی تھی پھر جالینوس کہتا ہے کہ جسوقت میں یہ اعمال جراحی کر رہا تھا اسوقت مریض

مذکور کے قلب کی طرف نظر وتامل اسی طرح دیکھتا تھا جس طرح کسی کا سینہ عمداً چاک کرکے برائے تشریح دیکھتے ہیں اس جراحت سے اگرچہ گمان غالب
یہی ہوا تھا کہ وہ لڑکا زندہ نہ رہیگا لیکن وہ بچ گیا اور جس مقام سے استخوان مذکور کو کاٹ ڈالا تھا وہاں پر تھوڑا سا گوشت صحیح پیدا ہوا
اور ایک دوسرے سے متصل ہوکر قلب کو بھی اُسنے ڈھانپ لیا اور جسطرح پہلے سر اغلاف قلب کا دل کے چھپانے اور پوشیدہ کرنے
میں کام دیتا تھا اُسی گوشت نے وہ سب کام دیا پھر جالینوس نے بعد بیان اس حکایت کے یہ بھی کہا کہ ناسور اور زخم کچھ اُن
جراحات سے بڑا اور خوفناک نہ یا وہ نہ تھا جن زخموں سے سینے میں سوراخ پڑجاتا ہو مُرا دُس کی شاید یہ ہوگی کہ ان زخموں کے
بیمار بھی اکثر بچ جاتے ہیں اور میں کہتا ہوں جب قروح متعفن ہوجائیں اور گندہ ہوجائیں سوائے مصائب یہی ہے کہ پچھنے کے ذریعہ سے
خون اُنکا بہا دیا جائے جسقدر مناسب اور لائق اُن کے ہو جو دوائیں مختص واسطے عسر الاندمال کے ہیں اور اکثر حالات میں بکار آمد
ہوتی ہیں وہ یہ ہیں توبال نحاس اور زنگار سوختہ یا غیر سوختہ اور توبال شابورقان اور توبال دیگر قسم کے لوہوں کا یعنی آہن اور زراق
ذہب یعنی سونے کا مرہم جو زخم کے اچھے ہونے تک چھوٹے کران ادویہ سے قیروطی بنائیں اور قلقطار اور زاج اور جو چیزیں
اسکے مشابہ ہیں مع ان چیزوں کے جو مانع کھنچنے مادہ کی طرف عضو متقرح کی ہیں اگر مادہ کھنچ گیا ہو جیسے پھٹکری اور مازو۔ ایک دوا
ایسی ہے کہ اُس سے قروح عسیرۃ الاندمال کا علاج کرتے ہیں قلیمیا اور زراق ذہب یعنی سونے کا وہ مرہم جو زخم کو اچھا کرکے چھوٹے اور
شب یمانی ہر ایک آٹھ جزو زنگار قشور نحاس ہر واحد ایک ایک جزو صمغ سرو چار جزو موم اور روغن جتنا مناسب حال اور وقت
کے ہو ایضاً قلقطار اور قلیمیا کو آب دریائے شور میں پرورش کرکے خواہ آب انگور میں یا جس پانی میں بھی اور چونا جوش دیا ہو مگر خفیف
جوش دیا ہو بحسب مزاج عضو متقرح کے اور بعد جوش دینے کے قلقطار اور قلیمیا کو اُس پانی میں ڈالیں اور دھوپ میں رکھیں پس ان
کے دنوں میں اور چند روز کے بعد صاف کرکے جدا کریں مگر اسکا خیال رہے کہ آب دریا خواہ سبھی کے پانی کا نمک اور یہ ختم جائے
ورنہ شوریت سب جدا ہوجائے گی ایضاً نحاس محرق اور رتیانج اور ملح اندرانی ہر ایک سے دو اوقیہ موم اور روغن آس بقدر
کفایت کے ان قروح کو ادویہ ناصورہ بھی مفید ہوتی ہیں جسوقت وہ ادویہ خشک ہوکر پیس ڈالی جائیں از انجملہ مرکا آٹا اور ایرسا
زراوند سوختہ اور نحاس محرق اور کندر کی مٹی یا ورلان مختلف جیسا ہر ایک ان میں جس دن کے لائق ہو دوا سے جید برادہ مس اور برادہ
آہن پھٹکری کے پانی میں ڈالیں اور سرخ مٹی جیسے گیرو وغیرہ سے گل حکمت کرکے تنور میں جلائیں اور بعد جلانے کے نکال کر خوب سائیں
اور بطور ذرور کے استعمال کریں یا مرداسنگ ملاکر مرہم طیار کریں **صفت مرہم ذہبی** اور یہ مرہم بھی جید ہے۔ مرداسنگ نہی ایک من اور موم
اور بیخ مازریون چھتیس مثقال زنگار سولہ مثقال اور برادہ چالیس مثقال برادہ سونے کا لیا ہوا ہو اور انگمہ مرداسنگ دیگر چالیس مثقال
(دیکھو مفردات لغت قرابادین کو اُس میں راتنجہ کے معنی مفصل بیان ہوچکے ہیں) اور روغن کہنہ تین رطل پہلے مرداسنگ اور ذہب اور زنگار
کو ڈالیں بعد ازاں باقیماندہ ادویہ کو داخل کریں ایضاً تنور کے ٹھیکرے اور خاکستر یعنی روئی کی خاک اور قلعی سوختہ مغسول اُس سے
مرہم طیار کریں روغن آس ملاکر اور ضرور اس مرہم کو مرداسنگ سے قوام دینا چاہیئے اسکا طریقہ یہ ہے کہ مرداسنگ مثلاً ایک اوقیہ اور سرکہ تند تین اوقیہ
اور زیت اور روغن آس خواہ کوئی اور روغن دو اوقیہ ہو نرمی ملاکر بقدر حرکت دیں کہ مرداسنگ سمین آمیختہ ہوجائے اور گاڑھا ہوکر ملجائے اور
سوختہ خواہ اور قروح خبیثہ کیواسطے یہ دوا ہے قشور نحاس زنگار ایک مغسول جو اچھی طرح دھویا گیا ہو ان سب سے ذرور طیار کریں خواہ
شب یمانی سے بیگر ذرور طیار کریں یا زدفا چار جزو نطرون دو جزو اس سے ذرور بنائیں اور پہلے زخم میں شہد آلودہ کریں اسکے بعد اس

اور کچھ کین قشور نحاس دو جزو شب یمانی دو جزو قیروطی دس جزو اور شادنج و طین مُراد ہو (جسے یونانی میں بعض لوگ کہتے ہیں)۔ دھوپ میں مالش کریں اسکے بعد ان کا استعمال کریں یا سپیدہ کاشغری آٹھ جزو قشور نحاس تخم اندرائن کندر زنگار پوست انار ہر ایک سے دو جزو زرانبک ایک جزو موم دس جزو اور روغن گل بقدر آس بقدر کفایت کے اسیغار مرداسنگ زیت ایک رقیہ زرد و ندماز دبے سوراخ کیا ہوا ایک رقیہ افیم ایک رقیہ زاق کندر دو رقیہ آگ پر چڑھا کر اسطرح طیار کریں اور سرکندہ کی جڑ سے ہلاتے جائیں

علاج نواصیر کا اور ان جلدوں کا جو چسپیدہ نہ ہوں

نواصیر کی ماہیت اور اُسکے احکام جو مقام جزو دوم میں مناسب تھے وہ سب بیان ہو چکے اب جو تدبیر اُسکے علاج میں درکار ہے اور اُسکے صدید اور ریم نکلنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور جو رطوبات فاسدہ نواصیر سے بہ نکلتے ہیں اُنھیں بطور نصبہ یعنی اوپر کا کرکے خواہ چاک کرکے اسطرح بآسانی اُنکا اخراج ہو سکے اُسکا ذکر بھی کسیقدر اوپر کے بیانات میں کیا گیا ہے اب علاج خاص نواصیر کا بیان کرتے ہیں نواصیر کا علاج بھی مختلف طور سے کیا جاتا ہے اسلیے کہ نواصیر کے بعض اقسام تازہ اور نرم ہوتے ہیں اور کہنہ اور سخت ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کے درز اور شگاف گوشت تک پہنچ جاتے ہیں اور زیادہ تر اُن کا فساد گوشت تک اثر کرتا ہے یہ اقسام نواصیر کے بدشواری قبول علاج کرتے ہیں ایسے نواصیر کا ضروری علاج یہی ہے کہ جسقدر ابخارا اور بوسیدگی اُن کی جہت سے واقع ہوتے ہیں پہلے اُس کو بذریعہ قطع بریدہ کے اطراف اور جوانب سے دور کر ڈالیں چھری وغیرہ سے خواہ آگ میں جلا کر اور داغ دیکر خواہ کسی دوا تیز کے ذریعہ سے اور یہ طریقہ سخت دشوار ہے خصوصاً اگر ناصور قریب پیٹھ کے واقع ہو خواہ کسی اور عضو شریف کے قریب ہو اور بیشتر مریض کا میلان خاطر اسی طرف ہوتا ہے تا اینکہ یہ علاج کیا جاوے اور جسقدر ایذا اور تعب ہو سختی ہے اُسکی برداشت کرتا ہے اور کبھی یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ تخفیف کریں اور جسقدر چربی بُرے گوشت کی ہے اُسی کو اندر کی طرف دور کردیں اور گوشت کو باقی رکھیں اور خشکی اُس مردار گوشت میں پیدا کرکے اندمال کی تدبیر کریں اور تھوڑی دیر تک اُسے بحال خود رہا کر رہنے دیں اور اس زمانہ میں اگرچہ اندمال تام ظاہر نہ ہو لیکن کوئی اور قسم کی تدبیر نہ کریں جس شخص کا ارادہ ایسی تدبیر کرنے کا ہو چاہیے کہ پہلے ناصور کو گوشت فاسد سے پاک کریں اور جو چیز اُسمیں بطور مردار کے فاسد نظر آتی ہے اُسے الگ کرکے اُسکے اندر خشک دوا اُن کو بھر دے اور تھوڑے دنوں تک اسیطرح چھوڑ دے کہ وہ زخم بحال خشکی باقی رہیگا بشرطیکہ پھر کوئی سوء تدبیر اور خطا از قسم امتلا اور رطوبت مزاج خواہ رطوبت بانی کی خارج سے اُس تک پہونچے خواہ لیسے کی شکل ایسی بُری نہ پیدا ہو جو الم اور صدمہ ہو پہنچائے خواہ کوئی صدمہ اور چوٹ وغیرہ ایسی نہ لگے جس کی وجہ سے جذب رطوبت بطرف زخم کے ہو جائے خواہ کھانسی بیقراری کے طور پر اُٹھے یا جنبش بدن میں ایسی پیدا ہو کہ مضرت پہونچائے۔ نواصیر کے قلع اور استیصال کا علاج یہ ہے کہ اگر نواصیر کہنہ اور خبیث ہو اُس کی دوا اُٹھائے قطع بد گوشت وغیرہ سے [illegible] داغ دینے کے آگ کے ذریعہ سے اور کچھ نہیں ہے چنانچہ ہم آیندہ بیان کرتے ہیں اور جو نواصیر ترچھی اور اُسکے سوراخ اور منافذ پیچیدہ اور کج ہیں اُسے چاک کرنا چاہیے اور داغ لگانے میں شناخت اسکی بھی ضرور ہے کہ یہ داغ کہاں تک پہونچے گا اور اُسمیں احتیاط اور حذر بھی ضرور ہے اور اسکا خیال واجب ہے کہ ایسا داغ لگایا جائے کہ جڑ سے یہ نواصیر جاتی رہے اور داغ لگانا بذریعہ ادویہ حادہ کے جیسے نورہ اور نوشادر اور زرنیخ اور کبریت اور زنجار کشتہ یا کچلی نمیں ادویہ میں داخل ہے اور کچیلی دوا میں مخل کیا جاتا ہے اور برادہ آہن اور نصف وزن اُسکے بھی اور اس کے نصف چونا لیکر قدر الامکان میں تصعید کرتے ہیں اور اُس تصعید سے بارہ اُٹھاکر قریب گردن اُس دیگچے کے جو خوب وصل کرکے آگ پر چڑھائی گئی ہے مخش ہوجاتا ہے اور سارہ ایک خواہ بارہ تصعید دن میں جب دوا یہ مجتمعہ مذکورہ ملاکر تصعید کریں خاک ہوجاتا ہے جیسے ارباب اکسیر کے کتب میں مفصلاً اسکا بیان ہے اور مترجم نے بارہا تجربہ کیا ہے خصوصاً نواصیر کے علاج میں کشتہ سیماب کو مرہم اکسیر جو خاص نسخہ مترجم کا ہے

داخل کرکے ایسے فوائد اور منافع دیکھے ہیں کہ انکا ذکر مبالغہ سے خالی نہیں تھیں بہرحال اجزائے مذکورہ بالا میں یہ خاک سیماب کی بھی داخل کرکے جب
استعمال کرنے میں ایک التہاب سا پیدا ہوتا ہے اور گوشت فاسد کو بریان کرکے خصوصاً وہ چیز جو مثل چربی کے سڑی اور فاسد گرد گوشت کے ہوتی ہے
اُسے جلا دیتا ہے اور گوشت سے جدا کر دیتا ہے پھر اس فاسد چیز کو کلبتین کے ذریعے سے پکڑکر نکال ڈالیں اور ہمیشہ اسی دوا کو زخم پر چھڑکتے رہیں جبتک
کہ سب فاسد چیز نکل جائے اور فقط گوشت مردار باقی رہجائے اور ہمیشہ روغن زرد اس عضو پر چھڑکتے رہیں تاکہ درد میں تسکین پیدا ہو اور بعد ازاں ان
قروح کا ایسا علاج کریں جو ناصور نردنازہ ہو جاتا ہے کہ پہلے ان کو ادویہ قویہ سے دھو ڈالیں اور قطران سے بہتر کوئی دوا دھونے میں مستعمل
نہیں ہے اور آب خاکستر اور آب دریائے شور اور آب صابون جسمیں زرنیخ اور نوشادر ملا ہو اور جو بالائی رو سنجنج اور نوشادر سے بذریعہ تصعید
لیا جائے بوقت خشک ہونے دونوں کے خواہ دونوں کوفتہ اور ترکیے ہوں مگر اسقدر کہ سیلان میں آجائیں اور روان ہونے کی نوبت ہو پہنچے
اسیطرح جسمیں بھی اور چونا پوست بیضہ کا اور نورہ یعنی چونا کہ اس سے بھی تنقیہ ناصور کا کیا جاتا ہے جب ہونے کے بعد چرک وغیرہ سے ناصور پاک
ہو جائے اُسپر دوائے بخوردنی یعنی جسمیں عنزروت شریک ہو اور مرہم زرنیخ مورد وغیرہ یعنی ناصور چشم کو بہت نافع ہے اور دوائے جالینوس جسمیں
کاغذ جلتا ہے اور جو ادویہ مرکب زاج اور قلقدیس اور نحاس محرق سوختہ اور زنگار اور سوائے اسکے قنطوریون اور دقیق کرسنہ اور ایرسا اور
سوقطرن بھی چھیں اسقولوقندریون کی جڑ بھی مفید ہوتی ہے کہ جب ناصور کو اس سے بھردیں فوراً بھرجاتا ہے اسیطرح اگر خربق سے ناصور
کو بھردیں اچھا کردیتی ہے بشرطیکہ تین روز تک اسکو اسیطرح بھری رہنے دیں۔ اسیطرح سوری اور اسیطرح عصارہ قثاء الحمار ہمراہ
ملک السطم یا عصارہ بیخ مجروشا یعنی بیخ الکلد اور زنگار اور اشق ہمراہ خل خواہ اشج اور قلقدریس کے اور زاج اور قلقطار اور صمغ ہمراہ
سرکہ کے خواہ لڑکوں کا ابل جو سن بھی کو ہوپہنچے ہوں یا سن طفولیت کو ہوپہنچے ہیں اور ایک کھرل میں پیستے پیستے قلعی کے دستہ سے اتنا اینکا گاڑھا
ہو کر سوکھ جائے۔ ایسے ہی اکو اہل اسکندریہ استعمال کرتے ہیں بیخ جاوشیر بھنگری بریان اور قلقطار اور زنگار اور شب یمانی ہر ایک سے ایک جزو
زراوند نصف جز اس سے ذرور طیار کریں خواہ مرہم بنائیں یا ہمراہ خل یعنی سرکہ کے جسمیں زرنیخ کو لگایا ہو اور بعض نسخوں سے زراوند کو
کو حذف کر دیا ہے اور داخل نہیں کرتے اور کبھی اسکے ہمراہ شہد ملاتے ہیں ایضاً صبر اور مرداسنگ اور زنگار اور بیضہ اگر اسکو جلاکر خاکستر کر لیا ہو
وہ زیادہ قوی ہوگا اور آپس میں مخلوط کرکے استعمال کریں ایضاً اور یہی ادویہ قوی ہیں جن کو ہم نے قروح عسرۃ الاندمال کے باب میں ذکر کیا ہے جب
گوشت جید اور اچھا نمودار ہوجائے اب وہ ادویہ مستعمل ہونگی جو چسپیدگی پیدا کریں اور گوشت نیا اُگائیں اور اگر اس کے قریب ہڈی ہو
اور فاسد ہوگئی ہو تو جب ہے کہ اسکی اصلاح کرکے علاج کریں اور جب رطوبات صدیدیہ کم ہوجائیں اور بطور مدہ کے رطوبت برآمد ہونے
لگے اب شاید کہ علاج کا فائدہ ظاہر ہوگا **جراحات پر گوشت زائد کا بیان** جو گوشت زخموں پر زیادہ ہوتا ہے اُسکا علاج
محتاج ادویہ جالیہ مجففہ کا ہوتا ہے جسقدر اُن دوائوں میں لذع کم ہوگا اسیقدر خوب ہے اور جب ہے کہ اُس گوشت کے کم کرنے میں
طبیعت بدنی سے معاونت طلب کیجائے جسقدر سنے گوشت کے پیدا کرنے میں طبیعت کی اعانت درکار ہوتی ہے اسلیئے کہ نیا گوشت
پیدا کرنا خود فعل طبعی ہے اور اسکا گھٹانا اور گرانا ایک فعل خلاف طبیعت ہے فقط دوائے اکال سے یہ فعل پیدا ہوتا ہے خواہ بدون
معونت دوا کے مخالف فعل طبیعت کے صادر ہوتا ہے اسواسطے واجب ہے کہ ایسے وقت یا دوا اعانت پر معتمد علیہ فعل دوا کا ہے
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو قروح اس غرض سے طیار کیئے جاتے ہیں جب تک پرانے نہوں اور تازہ رہیں جب ہی تک انکا اثر باقی رہتا ہے
اور اگر ایسی ہی ضرورت ہو اور تازہ رکھیں چاہیئے کہ اُن کی حفاظت بذریعہ لفافہ اور بذریعہ دفن کے کسی موضع محفوظ میں کی جائے اکثر

الماس حفاظت کیواسطے سرکہ کا ڈالنا ممدوح اور پسندیدہ جانتے ہیں اور میرے نزدیک کچھ چندان ممدوح نہیں ہے اور میں اس بات کو صحیح جانتا ہوں
بلکہ اس دوا کو بطور قرص کے بنانا خواہ گولیاں اسکی طیار کرنی حفظ قوت کیواسطے کافی اور وافی ہے اور جو بعض آدمی کہتے ہیں کہ بقائے قوت کیواسطے
حاجت خمیر کرنے کی ہے تیزاب ذریخ خواہ لسن کے پانی یا عرق سرکہ کے ہوتی ہے یہ تجویز بری ہے کہ اسکی وجہ سے دوا کی قوت منحل ہو جاتی ہے اور پہلے
مفسد ادویہ کو نہ اد قوت پر معین ہوتی ہے جو دوا زیادہ غلیظ ہے اور زیادہ ثابت اور برقرار رہتی ہے اور اپنے حال کو ایک ہی طرح پر باقی رکھتی
ہے وہی دوا اس کام میں زیادہ مفید ہے اور فائدہ کچھ بنظر قوت اس دوا کے نہیں ہے بلکہ اس سبب سے کہ قوت میں بھی دوائے لطیف زیادہ ہوتی ہے مگر
دوائے غلیظ چونکہ ہوا اور اخلاط مزاج سے منفعل کم ہوتی ہے اور اسمیں تغیر کم پیدا ہوتا ہے اسوجہ سے اسکا اثر زیادہ باقی رہتا ہے یہ ادویہ جیسے قشور
نحاس اور صدف سوختہ اور دونوں قسمیں قلقند یعنی خارشیت کے جلی ہوئی مع گوشت کے مگر قلقند کی کیفیت یہ ہے کہ باقی کم رہتی ہے اور گوشت
کو بقدر مناسب کے جمتی زیادہ ہے منجملہ ادویہ مندرجہ کے زہرۃ النحاس بھی یہ آسیا ہے اور اس سے زیادہ قوی سرخ پھٹکری اور عزالذہب در قلقطار اور مزاج
اور جلانے سے دوا کی قوت اور لذع دونوں کم ہو جاتی ہیں اور لطافت زیادہ ہو جاتی ہے اور زہرہ نحاس بھی اس عمل میں قوی ہے لیکن پھر بھی اسکی قوت
زنگار سے کم ہے خصوصاً جو زنگار قشور نحاس سے بنایا جائے یہ بھی گوشت زائد کو بخوبی فنا کر دیتی ہے اور زنگار کا بھی حال ایسا ہے اکثر اوقات
آب یا سرکے یا شور میں کپڑے کو ڈبو کر گوشت زائد پر رکھنے سے گوشت زائد کٹ جاتا ہے اور جس پانی میں کہ دانگ گھولا ہو وہ بھی اسیقدر مفید ہے
کبھی کبھی اور آبکہ آب نارسیدہ کو سات گونہ پانی ملا کر دھوپ میں سات دن برابر رکھتے ہیں اور ہر روز کسیوقت خاص میں اسکو ملا دیتے ہیں
تا اینکہ غلیظ ہو جائے اور مثل کیچڑ کے گاڑھا ہو پھر اسکی قرص طیار کرکے رکھ چھوڑتے ہیں اور بروقت حاجت انھیں مراض کو استعمال کرتے
ہیں اسطرح سے قرص سطیوفس اور مرہم سبز عجیب النفع ہے اور سبز مرہم جو ملح اندرانی کی شرکت سے بنا ہو اور جس مرہم کا نام اسفر لیطاطی ہے وہ بھی
گوشت زائد کو بدون لذع اور گزند کے اڑا دیتا ہے اور دوائے باروں اور جو دوائے پوست نحاس سے بنائی جاتی ہے اور دوائے رفاق
کندر اس گوشت کی اصلاح کرتی ہے جو زیادہ بڑھ گیا ہو اور مثل دھنی ہوئی روئی کے پھول گیا ہو اسیطرح وہ سب ادویہ جو دونوں بیماریوں
کے پھول جانے اور بڑھ جانے کی اصلاح میں مستعمل ہیں وہ بھی یہ غرض کو پورا کرتی ہیں **تدبیر ان قروح کے جو بعد اندمال کے پھول جاتے**
ہیں جو قروح بعد اندمال کے پھول جائیں ان کا علاج یہ ہے کہ جسقدر گوشت بڑا ہے اور جسقدر بڑھی بڑی متصل ان قروح کے ہے پہلے اسے
دور کر دیں اس کے بعد قروح کے خشک کرنے کی تدبیر کریں جیسے اوپر بیان ہو چکی ہڈی نکالنے والی چیزیں کبھی ادویہ جاذبہ ہوتی ہیں جیسے
برگ خشخاش سیاہ کو جسوقت کہ رق سرد اور سویق بزرالقطونا کے ہمراہ ضماد کریں اور ہموزن ہر دوا کے فلفل بھی داخل ضماد مذکور کریں۔

بعد قروح اچھے ہونے کے جو نشانات باقی ہوں بعد قروح کے اچھے ہونے کے جو نشان باقی رہجاتے ہیں خواہ زخم کی صحت کے بعد
جو نشان رہ جاتا ہے اس کے دور کرنے میں حاجت ادویہ جالیہ کی ہوتی ہے کہ جن میں قوت جلا کی زیادہ ہو اور تنقیہ کی بھی قوت انمیں زیادہ ہو اور انکی
قوت کو قابل قوت اس چیز کے ہونا چاہیے جسکی جلا کیواسطے انکا استعمال کیا جائے اور جس دوا میں قوت جلا کی کم ہو اس نشان کے دفع کرنے میں
مستعمل ہوگی جو بہ نسبت ان کے کم ہو اور یہ تنقیہ جو قوی ہوں وہ بھی قوی نشان کے واسطے درکار ہوتی ہیں اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے سمالم
آہن ہمراہ نمک کے اور اطریفل کے اور اسکا طلا نشان باقیماندہ پر کیا جاتا ہے اور میرے نزدیک مناسب ہے کہ لوہے کا زنگ اس سے بہتر ہے اسیطرح
زنگار کسی سوئی وغیرہ کے ذریعہ سے سوراخ کرکے اندر پہنچائیں اور اسکے اوپر چونا اور شہد کو طلا کریں اور خواہ مویزج اور شہد کو خواہ عصارہ قوسیج اور
سپیدی انڈے کی اور جو نشان زخم کا رو زنگ سپید ہو اسکے مٹانے کیواسطے ہرتال اور حجر فلفل کو استعمال کرو جو ادویہ خفیف اور سبک ہیں انکو واسطے

نشان خفیف تجویز کرنا چاہیے پس باقلا اور آرد نخود اور تخم تربز اور ریہ یعنی بھیپھڑا اور طین بحیرہ یعنی چکنی مٹی جو بجھے چونے جیسی اور بورہ ہو اور پوست تربوز لگانے کی
بھی بہت عمدہ ہے خصوصاً جب اس میں بعض ادویہ مذکورہ بالا جو قوی ہیں شریک کریں خواہ انھیں ضعیف ادویہ روغن یا پانی کے ہمراہ استعمال کریں بالخصوص
سے جو نشان پڑ جاتا ہے اسکے واسطے روغن سوسن کا ملنا کافی ہے اور بالکل وہ نشان دور کر دیتا ہے اور بہت جلد اس دوا کا فائدہ ظاہر ہوتا ہے بعد
ان ادویہ کے اب وہ دوائیں جو باب زینت میں مذکور ہوں گی انھیں بھی دیکھنا چاہیے چوتھا مقالہ ہڈی کے تفرق اتصال کے بیان میں اور
ہڈیوں کا تفرق اتصال جو درست نہیں ہو سکتا ہے فصل بیان میں جراحات اور اجسام عصبانی کے اور قروح انھیں اجسام کے
پٹھہ میں چونکہ حس زیادہ ہے اور دماغ سے متصل بھی زیادہ ہے لہذا اسکے جراحات سے درد ہائے شدید عارض ہوتے ہیں اور آلام عظیم پیدا ہوتے ہیں
جیسے تشنج اور اختلاط عقل اور اکثر نوبت تشنج کی پہونچ جاتی ہے اور اس سے پہلے کوئی الم صعب اور تکلیف زائد محسوس نہیں ہوتی اور اسکی جراحت
میں ضرر ہے کہ ورم عظیم بدون وجع اور درد کے عارض ہو آسان تر احوال اور اعراض جو پٹھے کے زخم سے عارض ہوں یہی ہیں کہ حمیات
پیدا ہوں اور اکثر وہ جو ایسے مواضع میں عارض ہوں جہاں زیادتی حرارت نہیں ہوتی اور پیاس اور سہر یعنی بیداری مفرط اور خشکی زبان اور
خصوصاً جب اسجگہ ورم پیدا ہو جائے ایسا ہی حال اوتار عضل کا ہے خصوصاً جب عضلے کے سرے پر زخم لگے جو وتر پٹھہ خواہ اور کوئی عضو عصبانی
متورم ہو جائے اور اس مقام پر برودت کا اثر پہونچے تشنج پیدا ہو گا اور اگر اسجگہ عفونت پہونچے وہ عضو فاسد ہو جائے گا بوجہ ورم کے اور عفونت
ایسے عضو کی طرف بہت جلد پہونچ جاتی ہے اسلیئے کہ یہ عضلہ خواہ پٹھہ رطوبت سے منجمد ہو کر پیدا ہوا ہے اور برودت نے اسے متعفن کیا ہے اور ایسی
چیز کی طرف عفونت بہت جلد بوجہ حرارت رطبہ اور رطوبت کے پہونچتی ہے اور اسمیں پختہ ہو جاتی ہے اس جہت سے آب سرد پٹھے کو بوجہ برودت
کے مضر ہوتا ہے کیونکہ تشنج پیدا کرتا ہے اور آب گرم اسواسطے مضر ہوتا ہے کہ عفونت پیدا کرتا ہے اور یہی حال روغن کا بہ نسبت پٹھے کے ہے لیکن
روغن گرم کی کبھی بوجہ تسکین درد کے ضرورت ہوتی ہے خواہ ادویہ کے رقیق اور سیال کرنے کے واسطے اور کیفیت رطبہ کی مقاومت وہ ادویہ کے
اثر سے پیدا ہوتی ہے یعنی روغن کی ترطیب کے ضرر سے حفاظت ہی ادویہ جنمیں روغن کی شرکت ہوتی ہے کرلیتی ہیں اور ادویہ مخشنہ یعنی جنکے
استعمال سے بدن میں کانٹے سے چبھیں وہ تنہا اس کام کو کرلیتے ہیں کبھی مجروح بجراحت عصب کے بدن میں ظہور ورم کا دیر میں ہوتا ہے اور
اسیطرح اس ورم کا نضج اور قبول کرنا علاج کا بھی دیر میں پیدا ہوتا ہے اور کبھی قروح عصب کے التیام اور نضج دیر میں قبول کرتے ہیں جو زخم پٹھہ میں
لگے یا بطور نخس کے ہو گا یا بطور شق کے اور شق ہو جانا کبھی اسطرح پر ہوتا ہے کہ پٹھہ کھل جائے اور نظر آئے اور کبھی پٹھہ کھل نہیں جاتا اور یہ سب زخم یا
طول عصب میں واقع ہوں یا عرض میں جو زخم پٹھے کے طول میں واقع ہو وہ زیادہ اسلم ہے بہ نسبت اسکے جو عرض میں لگے اسلیئے کہ زخم عریض کی اذیت
لیف صحیح میں پہونچکر بوجہ اتصال عصب کے ایذا دیتی ہے اور یہ ایذا دماغ تک پہونچتی ہے اور دماغ میں پہونچنے سے خوف تشنج اور امراض عظیمہ کا ہوتا
ہے بنظر اضطرار کے عصب مجروح خواہ منخوس یعنی جو ریزہ ریزہ ہو گیا اسکے کاٹ ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہے اور کاٹ ڈالنے کے بعد پھر اسکی ایذا
سے رہائی حاصل ہوتی ہے اور جتنے اسباب ردی ہوتے ہیں خواہ جن کے پیدا ہونے کی امید ہو سب دور ہو جاتے ہیں جھلی کے زخم بہت خفیف ہیں
بہ نسبت زبانہ کے زخم کے پٹھے کی جراحت سے اغشیہ کے زخم کو کیا نسبت ہے یعنی نہایت خفیف ہونگی جھلی کا زخم ہر ایک شخص آنکھ سے دیکھ سکتا ہے
اور باب تشریح میں جو امور متعلق جھلی کے بیان ہوئے ان سے بھی جھلی کا حال بخوبی عیاں ہے اور چونکہ جھلی کھلی ہوئی ہے اور اسمیں طولاً مسالک
لیف کے دکھائی نہیں دیتے ہیں اس سے اور بھی جھلی کے زخم میں چنداں ضرر نہیں ہے اور ترغشائی میں مسالک لیف کے طولاً نظر آتے ہیں
اور وہ ترغشائی سختی میں زیادہ ہے اور جھلی بمقدار پٹھے میں جھلی کو تحمل جبالت اور ٹانکے لگانے کا ہے اور اس کی جراحت اور بھی آسان ہے خلاف پٹھے کا

اُن رباطات کو پہونچے جو ایک ہڈی سے دوسری ہڈی تک پہونچے ہیں اُس میں چنداں قباحت نہیں ہے اور سخت سے سخت علاج کا تحمل اس جراحت کو
ہو سکتا ہے جو تفرق اتصال عصب کا بطور ِ تبر کے یعنی عرض کا تفرق اتصال بہ نسبت شدخ یعنی طولی تفرق اتصال کے اس میں زیادہ خوف نہیں ہے
اور اسیطرح بہ نقطاع بعض اعصاب کے بعض سے جو عرض میں واقع ہوا سکی بہ نسبت بھی بہتر میں خوف کم ہے اگرچہ عضو مجروح بوجہ بتر کے از کار رفتہ ہو جاتا
ہے مگر اور اعراض مہلک پیدا نہیں ہوتے **قانون علاج تفرق اتصال عصب** کا دوا جو عصب کے زخم کی گرم خشک ہونی چاہیے کہ لطیف الاجزا
اور معتدل حرارت میں اسقدر ہو جو کہ لذع پیدا نہ کرے اور تجفیف زیادہ پیدا کرے اور اُسمیں جذب ہو اور قبض کی قوت ہرگز نہ ہو جس چیز میں حرارت
لطیف اور تجفیف شدید بوجہ لطافت جوہر کے ہوتی ہے وہ شے قوت جذب سے خالی نہ ہوگی اور قبض کی اثر سے جراحات عصب کے علاج میں بچتے
رہنا چاہیے خصوصاً ابتدا کے زمانہ میں ہاں اگر قبض ہمراہ جلانے کے پایا جائے جیسے وسنج اور توبال نحاس وغیرہ میں ہے اُس کی تلطیف بذریعہ
بھینے کے ایسے سرکہ میں جو زیادہ قابض نہ ہو پیدا کر کے استعمال کرنا کچھ برا نہیں ہے اور کبھی بوجہ سرکہ کے اور اس کی تلطیف خاص سے کسی دوائے
کثیف حرارت کا منیع کا اظہار مترتب ہو جاتا ہے اگرچہ دو دلائے قوی الحرارت کی حاجت علاج عصب میں ہوتی ہے اُسوقت سرکہ کا ملایا جانا بوجہ
غائص کرنے دوا کے ضرور ہوتا ہے مگر سرکہ چونکہ حرارت کو توڑ ڈالتا ہے اسکا ازالہ ایسی چیز کے ملانے سے کرنا چاہیے جو معتدل کر دے پس سخونت
بڑھ جائے بہ نظر شدا دے کے اور تجفیف پیدا کرے بہ نظر قوت کے اگر عصب مجروح کھل گیا ہو اُسے احتمال اور بر برداشت ایسی دوا کے نہ ہوگی جو حدت پیدا
کرے اس دوا کا ضرر اس سے زیادہ پہونچے گا اور اسیطرح جو دوا دیر تک لگی رہتی ہے وہ بھی مضر ہوگی جو کپڑے اور پٹی وغیرہ بھگو کی جراحت پر
استعمال کیئے جاتے ہیں اور بارد بالفعل ہوتے ہیں اُنکا ضرر بھی عصب کو زیادہ پہونچتا ہے جب زخمی کے بدن میں کسی قسم کی جراحت پیدا ہو جائے اُسکے
الحام التیام میں جلدی مناسب نہیں ہے مگر ابتدا سے تسکین وجع میں البتہ کرنی چاہیے یعنی گرم کپڑوں سے سینک کرنی چاہیے خواہ روغن ہائے
گرم سے یا زیت الانفاق سے تکمید کریں کہ اسمیں کسیقدر قبض بھی ہے اور قبض کے ہمراہ سخونت بھی بلکہ اسکی سخونت نیم گرم کی سخونت سے زیادہ ہے اسلیئے کہ آب
نیم گرم قسم بارد میں داخل ہے اسیطرح کرسنہ یعنی مٹر اور نخود اور ترمس تلخ اور سویق شعیر وغیرہ بلکہ یہ دوائیں بھی قبل اس کے کہ ورم پیدا ہو استعمال کرنی چاہیئیں
اور کبھی بوجہ استعمال دوا ئے تخفیف کے بھی فائدہ اور نفع پیدا ہوتا ہے جب یہ تدبیر جراحت عصب کی ہو چکی اور نیز انصباب فضول کی طرف سے بوجہ کھولنے
فصد اور کرنے استفراغ کے اطمینان حاصل ہو جائے اُسوقت تدبیر الحام کی کرنی چاہیے ان زخموں کے درد کی تسکین کسی گرم دوا سے قطعاً جائز
نہیں ہے بلکہ ایسے روغن کے استعمال سے تسکین درد کی پیدا کریں جو لطیف الاجزا ہو اور اُس میں کسیقدر قبض نہ ہو اور وہ روغن گرم بحد افراط نہو
اسلیئے کہ جو چیز بافراط گرم ہے خواہ بارد بحد افراط ہے یہ دونوں پٹھے کو مضر ہیں۔ اگر زخم پٹھے کا قریب عصب ہوتا ہے اور کسیطرح برودت کی مضرت لئے
ہوئے پہنچتی ہے پس اسمیں درد پیدا ہوتا ہے اور پھر از سر نو وہی ایذا جو پہلے تھی عود کرتی ہے اُسوقت فی الفور محتاج اسکا ہوتا ہے کہ تدارک اس اذیت
کا بہت جلد کریں اور تسکین درد کی تدبیر مذکورہ بالا سے کریں اور بدرلیکا وہاں گرم تحلیل کریں پھر یہ پٹھا کھل گیا ہو اور قطع جانب طول میں واقع ہوا
اُسکے چھپانے کی تدبیر گوشت کے ذریعہ سے کریں اور وہی دوائیں اُسپر رکھیں جن کو ہم اوپر بیان کر چکے اور جوڑی پٹی سے اسکو خوب مستحکم باندھیں کہ
دونوں سرے زخم کے مل جائیں اور بندش کے وقت کسیقدر صحیح موضع جو قریب موضع مجروح کے ہے اسے بھی بقدر ضرورت شامل کریں اگر زخم مذکور
عرض میں ہوا اسمیں ٹانکے لگانے کی بہت ضرورت ہوگی اور ٹانکے دینے میں درد ضرور پیدا ہوتا ہے جب امر عظیم اور کار دشوار واقع ہو اور عرض میں عفونت
پیدا ہونے کا خوف ہو اُسوقت اُسے کاٹ ڈالنا عرض میں ضرور ہے اور جہانتک ہو سکے ورم سے اسکو بچانا چاہیئے اور عفونت سے بھی اُس کا
محفوظ رکھنا ضرور ہے اسلیئے کہ ورم اور برودت کا پہونچنا تشنج پیدا کرتا ہے اور عفونت پیدا ہونے سے عضو بیکار ہو جاتا ہے اسی واسطے وجہ ہے کہ زخم کا سرپلے ہل جوڑنا

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور درست کر دینا اچھا نہیں ہوتا ہے جب تک کہ اندر سے زخم بالکل اچھا ہو کر بھر نہ جائے۔ اگر زخم میں تنگی ہو اور منہ اُسکا کشادہ نہ ہو پھیلا دینا چاہیے اور کشادہ
کر دینا ضروری ہے اسواسطے کہ زخم کا کشادہ نہ ہونا موجب عفونت جراحت کا ہوتا ہے چونکہ اسمین اجتماع صدید کا ہو کر ایک مقدار زائد کیجا ہو جاتی ہے اور متعفن
ہو جاتا ہے اسواسطے وہ متعفن ہو جانے کے درد بھی اُسمین بشدت پیدا ہوتا ہے کہ وہ موجب جذب مواد بطرف زخم کے ہو کر تعفن زیادہ پیدا کرتی ہے پس چاہیے
کہ تدبیر التحام کی ہو دن کسیقدر مستحکم خشکی پیدا ہونے کے نہ کریں کہ اس خشکی کی وجہ سے اطمینان ورم اور عفونت دونون سے ہو جائے باین نظر پٹی کو
دوا کے اوپر سے بہت جلد کھولا کریں کہ دوسری جگہ کی پٹی اسقدر جلد کھولنا کچھ ضروری نہیں اور رات دن میں دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ پٹی کو دوا کے
اوپر سے کھولنا ضروری ہے اور کبھی حاجت اسکی بھی ہوتی ہے کہ اُسی دن کی رات میں خواہ اُسی رات کے دن میں پٹی کھول دیں جسوقت شبانہ روز میں
میں پٹی باندھی گئی ہے بشرطیکہ بارہ گھنٹے سے شب روز زیادہ ہون مراد یہ ہے کہ بارہ گھنٹے کے اندر پٹی کا کھولنا ضروری ہے خصوصاً اگر اس مقام پر
لذع بھی ہو۔ اور اگر حاجت پٹی کھولنے کی جو بیان ہوئی ویسی نہ ہو پھر اُس کی چندان ضرورت نہیں ہے اور فقط دو مرتبہ صبح اور شام پٹی کا کھولنا
کافی ہوگا۔ واجب ہے کہ اُس کی دوا میں رعایت اسکی رکھیں کہ نہ حاجت سے زیادہ تسخین کرنے پائے اور نہ تسخین میں اسکی کمی درجہ ضرورت سے ہو
اور اسیطرح جلا اور تجفیف اور ان دونون کی ضد میں اعتدال اور قدر حاجت کا لحاظ رہے اگر کسی دوا کے استعمال سے حرارت زیادہ پیدا ہو جائے
فوراً تبرید سے اسکی اصلاح کر دینی چاہیے اسقدر کہ زیادتی تسخین کی گھٹ جائے اور بقدر ضرورت باقی رہجائے کبھی تبرید طبیات تر یبونی کا تجربہ
ساق انسان پر لگا کر کرتے ہیں بشرطیکہ وہ آدمی صحیح ہو اور اُسکا اور مریض مجروح کا مزاج یکسان ہو اور بدن میں بھی قریب قریب ہو پھر اگر نیز کسی
اچھے بھلے آدمی کے ساق پر لگنے سے زیادہ تسخین پیدا کرے یا مطلق گرمی پیدا نہ کرے خواہ تسخین معتدل پیدا کرے اسی اثر کو خیال کر کے اور ایک اندازہ
مناسب پر مریض کے بدن میں استعمال کرنا چاہیے اور پھر دوبارہ مریض کے بدن پر لگا کے تجربہ کرین مگر بہتر یہی ہے کہ پہلے صحیح آدمی جو ہم مزاج مریض
کے ہو اُسپر تجربہ کر کے اثر دوا کا ایک تخمینہ حاصل کر لین اسکے بعد مریض پر تجربہ کرین یا پہلے کہ صحیح آدمی پر تجربہ کر کے پھر استعمال مریض پر کرنے میں زیادہ
تغیر اور اصلاح کی حاجت باقی نہ رہے گی۔ باایں ہمہ پھر بھی اگر بخیہ کھل گیا ہے اور زخم چوڑا اور وسیع ہے اشیائے حارہ قویہ مثل انزروت وغیرہ کے متحمل
نہ ہوگا بلکہ مثل توتیا وغیرہ کے ایسی ادویہ کا محتاج ہوگا۔ اسیطرح جو اکثر مغسول سے فوراً طیار کیجائے اور دیر میں جو نہ دھویا گیا ہو اسلیئے
کہ دیر کے دھونے سے حدت زیادہ ہو جاتی ہے اور اچھی طرح خوب سا دھویا ہو۔ واجب ہے کہ جو روغن تبرید طبیات میں عصب کے خوار الملوکات
میں مستعمل ہو مثل روغن گل اور روغن آس کے ہو اور نمک کا لگاؤ اُسمین نہ ہوا ہو اور علک یعنی گوند وغیرہ چسپندہ اشیا کا اُسمین استعمال کیا جائے اور
بھی مغسول ہون اور توتیا کو مغسول کر کے استعمال کرین اور کسیطرح کا لذع اور کسیقدر حدت باقی نہ رہے اور کھلے بخیے کے علاج میں اگر کسیقدر تعفن
ہو اُسکا مضائقہ نہیں ہے بشرطیکہ اُسکے ہمراہ قوت محللہ بھی ہو اور لذع نہ ہو خصوصاً اگر مریض ضعیف المزاج ہو۔ سرد چیز اور پانی وغیرہ کی
تری اور چکنائی وغیرہ سے زیادہ اُسے بچنے کو بچانا واجب ہے جو کھل گیا ہو اسلیئے کہ ان اشیا کی مضرت اُس بخیے میں بہت کم ہو جہان
پر اثر ان اشیا کا بواسطہ ہو بخیے بخلاف اُس عصب کے جسپر بلاواسطہ یہ اشیا پہونچ جائیں اور گرد پیش کی چیزون کے ذریعہ کو کچھ ان مضرات کے پہونچنے
میں دخل نہ ہو لیکن اگر ایسے کھلے بخیے پر بدون ہو پائے برودت وغیرہ کے کچھ چارہ نہ ہو پھر وہی تدبیرات جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں کرنی چاہیے
اور اگر کسی شخص کے اعصاب خلقت اصلی میں قوی ہون بے خطر اقراص بولیداس اور اقراص قلقطار اور اقراص اندرون اور اقراص فراسیون
ہمراہ سیفیج خواہ کسی روغن کے استعمال کرنی چاہئیں جاڑون میں تو ہمراہ روغن لطیف کے اور گرمیون میں روغن گل اور کندر اور علک البطم اور
بارزد لیکن مقدار میں بہ نسبت کھلے بخیون کی دوا کے بہت کم اختیار کرنا چاہیے کسی قسم کی جراحت کیون نہ ہو تدبیر صائب یہی ہے کہ پہلے

دوا لگا کر اُس کے اوپر نرم سرشتہ زیت میں ڈبو کر تشیر دیں جس طرح سے حلا ہوا پٹھا لائق بحال یہی ہے کہ دوا میں نرمی کی جائے اور سخت قسم
کی دوا اُس پر نہ ہونچے۔ اسی طرح رباطات جو ہڈیوں کے درمیان اُگتے ہیں لائق بحال اُن کے یہی ہے کہ اُن پر دوائے قوی کا تحمل کرایا
جائے اور جو رباطات متصل بعضل ہیں اُن کا حال بین بین ہے اسی طرح پانی سے بچانے کے لائق زیادہ وہی جراحت ہے جو عصب میں
ہو پہنچے اور اسی طرح سردی اور گو بہت کم سردی کیوں نہ ہو پٹھے کی جراحت کو بہت مضر ہوتی ہے اور زیت بھی نہایت درجہ مضر ہے اور اسکے
استعمال کی کچھ ضرورت بھی نہیں بجز تسکین درد کہ اُس وقت گرم کر کے لگانا جائز ہے پٹھے کے زخم کو پانی خواہ روغن سے دھونا بھی ضرور نہیں
ہے بلکہ اکثر کسی قسم کی رطوبت خواہ چرک وغیرہ ہو اُس کو کپڑے سے پونچھ ڈالنا کافی ہے خواہ صوف سے جو نہایت درجہ نرم ہو صاف کر
ڈالیں اور اسفنج سے بھی اس زخم کو دھونا ضرور نہیں ہے ہاں اگر تر طبیب کے ضرر سے اطمینان ہو جائے اُس وقت کیا مضائقہ ہے اگر کوئی
سبب قوی مقتضی زخم پر روغن لگانے کا ہو خصوصاً کھلا ہوا زخم پٹھے کا تو پہلے اسفنج لگا کر پھر زیت کا استعمال کریں جالینوس نے حکایت
کی ہے کہ ایک شخص کو صدمہ رضا اور کوفت کا ایک لوہے کے ٹکڑے سے جسکا سرا باریک تھا ہو پہنچا اور جلد پھٹ کر کسیقدر پٹھے تک ہاتھ کے گزند
ہو پہنچا اور ایک طبیب نے اپنا مرہم مجرب جس سے چند زخموں کا التحام اور پرانا زخم کا مشاہدہ کر چکا تھا اُس پر رکھا اور بڑے بڑے زخم گوشت
کے اس مرہم سے درست کر چکا تھا پس اس مرہم کے رکھتے ہی مقام زخم میں ورم پیدا ہوا پھر اُس طبیب نے ادویہ مرطبہ جیسے آرد گندم
اور پانی اور زیت وغیرہ کا استعمال شروع کیا اس دوا کے انجام کار مریض کا یہ ہوا کہ اسکا ہاتھ سڑ گیا اور مر گیا یہ تجربہ قابل یاد کرنے کے ہے اگر بوجہ قروح
کے تشنج عارض ہو بشرطیکہ جلد میں شگاف ہو گیا ہو اُسے زیادہ کھول دینا چاہئے اور جو دوا ان قروح کو بالخصوص نافع ہوں کہ اُن میں تجفیف پیدا کریں اور
لطافت زیادہ رکھتے ہوں انہیں کا استعمال کرنا چاہئے اور تا امکان یہی کوشش ہے کہ اثر دوا کا اندر تک پہونچ جائے اور اگر جراحت بطور چھنے
وغیرہ کے ہو اور ورم نخس بھی پیدا ہو اور ورم نہ ہو اُسوقت عمدہ علاج یہی ہے کہ موضعی علاج کریں اور حرارت اور تجفیف میں قوی ہونا چاہئے
بہ نسبت اُس زخم کے جو بطور شق اور پھٹ جانے کے ہوا ہے کہ ایسی جراحت اندر کی طرف آ جانی پسند ہوتی ہے جب ہے کہ تدبیر عصب
مجروح کی لطیف اور درجہ غایت پر لطافت کی ہو اور اگر ورم یا درد پیدا ہو تو طعام وغیرہ تمام اغذیہ سے تدبیر ایسے وقت کوئی چیز نہیں ہے خصوصاً
اگر جراحت عرض میں ہو کیونکہ سوئت فصد رگ کی بلا خوف اور بدون توقف ضرور کے ہوتی ہے اگر غشی کی نوبت پہونچے اور واجب ہے کہ بستر خواب
اسکا شیر کی کھال ہو اور جو اعضا قریب جراحت کے ہوں اُن کی رعایت مرہم وغیرہ سے ضرور کرنی چاہئے۔ اسی طرح سر گردن اور بغل کی بھی
تدبیر کرنی چاہئے خصوصاً اگر زخم اوپر کے دھڑ میں ہو اسی طرح پیڑو اور کش ران کی تدبیر واجب ہے خصوصاً اگر جراحت نیچے کے دھڑ میں
ہو اور اطراف ساق میں واقع ہو۔ ادویہ جراح عصب اور قروح عصب کے علک البطم نہایت اچھی دوا ہے پٹھے کی جراحت کے واسطے لڑکے
اور عورتیں خواہ جنکا مزاج مرطوب ہے اور بشدت رطوبت مزاج کے اُن میں موجود ہے ایسے لوگوں کو فقط علک البطم کا ذرور کافی ہوتا
ہے کہ اس میں تھوڑا سا زیت اسقدر ملا دیں جو اُسے نرم کر دے اور کسیقدر چسپیدگی اجزائے دوا میں پیدا کر دے اگر خشک زیادہ ہو اور مرہم
اس و لکے راتینج بھی بکار آمد ہے لیکن جس شخص کا مزاج سخت ہے اور اس کا گوشت زیادہ سخت ہے اسکے علاج میں تھوڑی سی فربیون بھی
ہمراہ راتینج کے داخل کرنی ضرور ہے مثل فربیون کوئی اور دوا کہنہ ہو یا تازہ تھوڑی ہو خواہ زیادہ جیسا مزاج بدن کا ہو اور جسقدر
لائق صحت بدن کے ہو اور قوی دوا جو تازہ ہو اسکی مقدار بارھواں حصہ قیروطی کا ڈالنی چاہئے یعنی اگر بارہ جز قیروطی ہو ایک جزو ہم
دوائے قوی اور تازہ اس قیروطی میں ڈالی جائے جسکا استعمال کرنا مرکوز ہے خواہ علک البطم وغیرہ اور کوئی دوا اور یہ مقدار کمی کی انتہا کی ہے

اور زیادہ سے زیادہ بقدر ثلث قیروطی کے جائز ہے خواہ اور مرہم وغیرہ جسمین دوائے مذکور کی آمیزش کرین کبھی ایسی قیروطی یا مرہم مین سولسفر ہوتی
ہے اور شیر دار ادویہ جیسے بناتیہ بھی شریک کرتے ہین اسکا فائدہ بھی زیادہ ہوتا ہے اور حلتیت اور سکبینج اور جاوشیر بھی مفید ہوتی ہین ضعیف الاثر
دوا ایسے وقت مین جیسے لبورہ ارمنی اور اسکاکف اور کبریت زیت مین گرم کیا ہوا اور حرکب حمام اور زہرہ مجرہ اسوس اور جو چیز جذاب
رطوبات ہو کہ بطرف خارج کے جذب کرلائے اور اسیطرح زراج اور خاکستر جس سے تانبا جدا کرتے ہین اور اسریج اور لصاق ذہب اور کبھی
ابتدائے جراحت مین سوائے خمیر کے اور کچھ اختیار نہین کرتے ہین اور اسکا استعمال نافع ہوتا ہے اور اندر سے بہت اچھی طرح جذب کرکے باہر کی طرف لاتا
ہے اور اکثر شہد مکھی کے چھتے کی بیٹ بشرطیکہ زرنیون ہم نہ پہونچے استعمال کرتے ہین اور مفید ہوتا ہے خواہ غلیم یعنی چینج جو گیہون مین برآمد ہوتا ہے اسکا
استعمال بکار آمد ہوتا ہے اسطرح کندر کھکے پانی مین ملکر ضماد کرنے مین استعمال عالک البطم کا علاج اولی ہے کہ اسی سے ابتدا علاج کی کرتے ہین اسکے
بعد مرہم باسلیقون کو ادویہ محتاج الیہا سے قوی کرکے خواہ اسی سے اور کسی دوا کو ان کو قوی کرکے استعمال کرتے ہین اور کبھی قیروطی وغیرہ
مین بغرض تسخین کے چونا بھی ملا دیتے ہین لیکن واجب ہے کہ چونا دھویا ہوا ہو اور بہتر یہ ہے کہ آب دریا سے اسکو دھویا ہوا ہو اور خوب گرم اور تیز
دھوپ مین دھوکر خشک کیا ہو اور جسقدر زیادہ دھوئیں گے اسیقدر نفع اسکا بڑھتا جائے گا منجملہ ادویہ جیدہ کے ایک یہ دوا ہے جسکو
جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ وہ مرکب موم اور راتینج اور فرفیون اور زفت یعنی رال اور زیت غلیظ کہ ہر ایک ادویہ مذکورہ بقدر نصف
جزو اور زیت ایک جزو روغن بلسان باوجودیکہ لطیف ہے مگر زیادہ گرمی پیدا نہین کرتا مین کہتا ہون اسکی وجہ یہ ہے کہ روغن بلسان چونکہ جلد
متحلل ہو جاتا ہے اسوجہ سے زیادہ اسخان پیدا نہین کرتا ہے اگر زخم بطور چھپنے اور گرنے کے پیدا ہوا ہے اور اسمین ورم یا عفونت نہین
ہے اسوقت مرہم افربیون اور بنجال کبوتر کا استعمال کرنا چاہیے اور جو بدن لطیف ہے اسکے واسطے فرفیون اور کثیف بدن کیواسطے بنجال
کبوتر کو اختیار کرنا چاہیے اور زیادتی اور کمی بحسب حال بدن کے ہوتی رہے گی اور بموجب سختی اور مزاج کی ان تغیرات مین اختیار ہے اور اسکا خیال
زخم گرنے اور چھپنے کا منہ بند ہونے نہ پائے اور پر گوشت ہونا منہ کا قبل صحت اندرون زخم کے ہرگز نہونے پائے اور اگر منہ تنگ ہو تو چیر
دیا جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ایسے زخم کی دوا مین حاجت قوی ہونے کی زیادہ ہے بہ نسبت اس زخم کے جو بہ رطوبت بہت جلنے
کے پیدا ہوا ہے اور اگر زخمون مین عفونت پیدا ہو اسوقت سکبینج اور آرد کرسنہ کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر ورم پیدا ہو اسوقت آرد جو کا استعمال
لازم ہے اور آرد باقلا اور آرد کرسنہ کہ ان کو یکجا کرکے استعمال کرین اور جسوقت ورم پیدا ہوا آرد جو آرد کرسنہ اور آرد باقلا بھی آب خاکستر
مین پختہ کرکے خواہ آب خالص مین جسمین تھوڑی سی سکبینج ملی ہو اور جب زخم رو بصحت ہو تو استعمال مغیثیج کا اسپر بخوف کرنا چاہیے اور دوا کو اسی مین بھگوکر
گرم کرکے ایک نرم کپڑے مین لگا کر زخم کے اوپر رکھین بیان ان اورام کا جو عصب کو بحالت جراحت عارض ہوتے ہین
اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ قاعدہ جراحت عصب کے علاج کا کیا ہے اور اگر انمین ورم پیدا ہو اسکا بھی علاج کسیقدر بیان ہو چکا ہے لیکن ابھی کچھ منظور
ہے کہ بشرح و بسط اس معالجہ کو بیان کرین اور جو طریقہ جالینوس نے کتاب فاطاجانس مین لکھا ہے اُسے ہم ذکر کرین جالینوس کہتا ہے کہ اگر جراحت
عصب مین ہون خواہ اعضائے عصب مین ورم فلغمونی پیدا ہوا اور اُسمین التہاب زیادہ ہو مناسب ہے کہ اسکے علاج مین وہ ادویہ استعمال کرین جنمین سرکہ
اور اجمار حدفی داخل ہون اور وہ اجمار اوپر کے ابواب مین مذکور ہو چکے ہین اور اکثر یہ ادویہ مقالہ دوم مین اسی کتاب کے مذکور ہین یعنی کتاب
فاطاجانس کے دوسرے مقالہ مین اُنھین ادویہ مین سے ایک دوا یہ بھی ہے۔ قلقدیس ایک درہم اور ربع درہم زنجار ہونے دو درہم توبال نحاس دو اوقیہ
اور ڈھائی درہم قشار کندر ڈیڑہ اوقیہ بارزد ایک اوقیہ موم سات اوقیہ سرکہ کہنہ سوا دو رطل خشک دوائین پیسکر سرکہ مین دس دن تک بھگو کر مین

اور گھلا دینے والی چیزوں کو گھلانے کے سرکہ میں اور کسی دیگ وغیرہ میں سب کو ملا کر پکائیں اور خوب پکا کر جب سب اجزا ایک ذات ہو جائیں اُتار لیں عضو مجروح
اور متورم پر دن بھر میں دو دو تہ زیت کو ٹپکائیں اور جس وقت یہ دوائے مذکورہ اس پر لگانے کا قصد ہو چاہیے کہ خارج سے صوف کو سرکہ اور زیت میں
تر کر کے گرم گرم رکھیں بشرطیکہ اسکی گرمی معتدل ہو اور زیادہ سخت نہو اسلیے کہ پٹھے کے حق میں خصوصاً جو پٹھہ مجروح اور علیل ہو برودت سے بڑھ کر
کوئی چیز مضر نہیں ہے پھر اگر کسی حال میں ایسے عضا پر ضماد لگانے کی حاجت ہو کہ اسمیں سرکہ اور شہد اور خاکستر داخل ہو بس مناسب ہے کہ ریب کو بجائے استعمال
کریں اور آٹا اسمیں شہد کا داخل کریں اور اگر آرد کرسنہ میسر نہو آرد باقلا اسکی جگہ داخل کریں خواہ آرد جو کو ملائیں پٹھے کا کوفتہ ہونا اور پیچ کھا جانا
اور بیکار ہو جانا کوفتہ ہوا عصب کا اگر بدون جراحت کے ہو اور ورم بھی پیدا نہ ہوا اسکا علاج تسکین وجع سے کرنا چاہیے اور اسیطرح اگر ورم
پیدا ہو گیا ایسی دوائے جو شگافتہ کرتی ہے اس سے علاج نہ کرنا چاہیے بلکہ مسکنات وجع سے اسکا بھی علاج کرو اسطرح واجب ہے کہ تنطیل کریں اس
عضو پر روغن گرم کی اور پیہم نطول کرتے رہیں اور جس روغن سے نطول کریں چاہیے کہ اسمیں قوت ارخا اور تحلیل کی ہو سب عمدہ روغن اس کام
کیواسطے روغن شبت اور روغن اقحوان اور روغن سداب ہے اسیطرح جو ضمادات اس عضو کے موافق ہوں اور خطمی کا فائدہ عجیب ہے اگر کوٹ کر عصب کوفتہ
پر رکھیں اور صدف کا گوشت بھی عجیب النفع ہے اکثر ملبوس ہمارے بھی اسکا علاج کرتے ہیں پھر اگر ورم پیدا ہو گیا ہے اسلیے تسکین درد کی آسان
تدبیر یہ ہے کہ شیرہ انگور ہمراہ شراب کے خواہ تھوڑا سرکہ اور زیت بمقدار میانہ استعمال کریں اور معتدل گرمی بھی اس عضو کو پہونچائیں اور سیلا صوف اسی دوا میں
ڈبو کر خصوصاً صوف نوفا کا اس پر رکھیں اور اگر صدمہ اور الم مواضع مفاصل میں پہونچا ہو وہاں کے درد کی تسکین نہایت بہتر ہے اور دوا قوی تر
ہونی چاہیے اور ایسے اجزاء سے مرکب ہونی چاہیے جن میں قوت تحلیل اور نضج دونوں کی ہو لیکن بقدر قبض بھی اسمیں ضرور ہے کہ بمقابلہ ورم کا کر سکے
اور ورم کو زیادہ نہ ہونے دے پھر درد کا بھی ملاحظہ چاہیے اور ورم کو خیال کرنا ضرور ہے ان دونوں میں جسکا دفع کرنا پہلے ضرور ہو اسی کی تدبیر مقدم
کرنی چاہیے۔ اور اگر درد مطلق نہو کیا دیکھا ہی استعمال اور یہ قوی کا کرنا چاہیے آب خاکستر اور سرکہ اور شراب ایضاً اگر ورم میں طول ہوا ہو
دوائے قوی کا علاج کریں اور قوت تحلیل کی دوا میں زیادہ ہو اور ایسی دوا ہرگز نہ لگائیں کہ اسمیں قبض کی قوت ہو جیسے وہ دوا جو آب [illegible]
سے بنائی جاتی ہے خواہ جو دوا چرک کبوتر صحرائی سے بنتی ہے اور اگر جلد میں زخم بھی ہو اسوقت ایسی دوا کی حاجت زیادہ ہے جسمیں قوت تجفیف
اور جمع اجزائے متفرقہ کے اور ستعمار کرنا اور سلانا اجزائے کوفتہ کا بھی ہو اور جراحت کو بھی فائدہ بخشے پھر اگر جلد تک کچھ صدمہ رض اور کوفت کا
نہ پہونچا ہو اور زخم کا بھی اثر جلد میں نہ ہو اسوقت وہی ضمادات جو آرد باقلا اور سرکہ اور شہد سے بنائے جائیں انکا استعمال کرنا الانفع ہے اور ایسی
دوائیں ضماد ایسے وقت بہت اچھی ہیں اگر ارادہ یہ ہو کہ قوت تجفیف کی زیادہ ہو آرد کرسنہ اسمیں زیادہ داخل کرنا چاہیے اور اگر اس سے بھی
زیادہ تجفیف پیدا کرنے کا ارادہ ہو بیخ سوسن کو بڑھا دیں اور اگر ایسا خفیف ہو کہ اُسکی طرف التفات کی کچھ ضرورت نہ ہو بلکہ وہ خود بخود اچھا
ہو جائے گا فقط پٹھے کا علاج ایسے قسم کا کرو جو اُسکے ورم کو نافع ہو اور زخم کے علاج کی طرف ہرگز التفات نہ کرنا چاہیے اس فائدہ
کے واسطے گوشت صدف کا عجیب النفع ہے اور اکثر علاج ایسے وقت اس تیر وطی سے کرتے ہیں جسمیں نمک کی شرکت ہو اور کندر اور مر کا ضماد
بھی دونوں حالت میں عموماً نفع کرتے ہیں اور اگر ان دونوں صورتوں کے ہمراہ درد شدید بھی ہو واجب ہے کہ دوا کو زفت سے ملا کر ضماد کریں اور
گرم ضماد کرنا چاہیے واجب ہے کہ پٹھے کے جمیع تمام [illegible] میں پانی کا کسیقدر لگاؤ نہونے دیں گرم پانی ہو یا سرد بلکہ اور ہاں قوابض کا استعمال
کریں جنمیں پھول خوشبو اور لطیف اور قابض پڑے ہوں اور جسکے مزاج میں خشونت ہے یا وہ دوائیں گرم اور خوشبو جنمیں گرم مصالحہ سکتے ہیں کہ
ان کا یہی حال ہے حکم عصب فاسد کا کبھی عصب کی ذرک میں ایک قسم کا فساد عارض ہوتا ہے اور اس فساد کی وجہ سے حاجت اس بات کی ہوتی ہے کہ اُس

اُن کو نکال ڈالیں جیسے بازو کو نکال ڈالتے ہیں عصب کا سخت ہونا اور پیچیدہ ہوجانا یہ عارضہ اکثر چوٹ لگنے سے خواہ تڑپنے سے پیدا
ہوتا ہے اور اگر زور سے دبائیں تو سخت معلوم ہوگا علاج خشکی عصب کا قریب ہے **علاج** ادہان سخت کے اور ضمادات کی ہم نے جز اول یا دوم عارضہ میں اور
قرابادین میں خاص اور مفرد اور مرکب کی تفصیل بیان کی ہے اور اس مقام پر بقدر دوائیں ہم ذکر کرتے ہیں جو سب مجرب اور خفیف المؤنت ہیں جیسے
مقل الیہود لبوب [illegible] درہم کے پانی میں بھگو کر خواہ گھول کر استعمال کریں یا لوزہ کر استعمال کریں مثل اسی کے خطمی کی جڑ پیسکر ضماد کریں یہ بھی بہت خوب
ہے اسیطرح بیخ سوسن کو دو خاب انگور میں معجون کرے اور اسیطرح اشق اور شوریٰ اور مقل بیون ان سب کو روغن زیتون کے ہمراہ جمع کریں۔ ایضاً
تخم ہمراہ [illegible] کے ضماد کریں ایضاً خطمی اور اُسکے نصف زرد بکری کی پیٹھی یہ دوا نہایت درجہ مفید ہے **ریح شوکہ اور فساد استخوان
کا بیان** ریح شوکہ کے سبب اخلاط فاسدہ ہوتے ہیں جو ہڈیوں میں نفوذ کرتے ہیں اور ہڈی کو سڑا دیتے ہیں کیفیت ریح شوکہ کی مثل وجع مفاصل کے
ہے فرق یہ ہے کہ مادہ وجع مفاصل کا گوشت میں ہوتا ہے اور ریح شوکہ کا مادہ استخوان میں پیوست ہوجاتا ہے اور اُسکے پیوست ہونے سے
ہڈی تھوڑی فاسد ہوکر سڑ جاتی ہے بعض لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ شوکہ تمام بدن میں تشنج پیدا کرتا ہے بسبب قرحہ کے اور اس قول کی کچھ اصل
نہیں ہے **علامات فساد استخوان کے** جس وقت کسی ہڈی میں فساد عارض ہوتا ہے اُس کے اوپر کی ہڈی میں ترہل اور بو دار پیدا ہوتا ہے اور سڑ
ہوجاتی ہے اور بدبو آنے لگتی ہے اور صدید پیدا ہوجاتی ہے اور نفوذ اُسمیں بآسانی ہونے لگتا ہے اور اکثر اُس کی بندش بھی اُسکے فساد پر دلالت
کرتی ہے اسطرح پر کہ اگر ایک سلائی ڈالکر اُسکے گرد پھیریں دریافت ہوگا کہ کوئی چیز ایسی باقی نہیں ہے جو چکنی ہو کہ اُس سے پھسلنا ممکن ہو
بلکہ اُس سے کسیقدر چپٹ جاتی ہے اور گویا ایک چیز غیر ثابت سے معلوم ہوتی ہے کہ دانہ سا پڑ گیا ہے اور متعفن ہوگیا ہے اور کبھی بالکل بودی
اور نرم ہوجاتی ہے خصوصاً اگر فساد کا زمانہ ابتدائی نہ ہو اسلیئے کہ ابتدا میں بذریعہ [illegible] وغیرہ کے بخوبی ظاہر نہیں ہوتا ہے بلکہ بیشتر اس طریق سے
اسکا فساد دریافت کیا جاتا ہے اسطرح پر کہ سلائی ہر طرف سے پھسلتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جھلی اسپر سے الگ ہوگئی ہے اور یہ بات فقط
ابتدائی فساد کی جہت سے عارض ہوتی ہے خواہ اوپر کا گوشت جب فاسد ہونے لگتا ہے اُسوقت یہ بات پیدا ہوتی ہے اور اسکو کھول دیں اُسکا رنگ
اصلی رنگ سے متغیر نظر آئے گا اور اکثر اس سے پہلے ورم اور فساد گوشت بھی پیدا ہوتا ہے اور فساد عضو اور موت اسکی پہلے سے ہوجاتی ہے جسکے بعد
ہڈی کا فساد دوڑتا ہے **علاج** ہڈی کے فساد کا علاج یہی ہے کہ اُسے کھولائیں اور چھیل ڈالیں اور جسقدر فاسد ہوچکی ہے اُس کو دور کر دیں اور
کاٹ ڈالیں اور پراگندہ کر دیں ناصور پڑ گیا ہو خواہ نہ پڑا ہو اسلیئے کہ چھیلنا اُسکا خواہ تراشنا اور داغ دینا اسطرح پر کہ مقدار فاسد پوست ہوکر رہ جائے
ضرور ہے اور صحیح غیر فاسد باقی رہجائے اور کبھی ہڈیوں کی پوست بذریعہ چند ادویہ کے بھی گرائی جاتی ہے جیسے سر کی ہڈیوں کے پوست گرانے
میں خواہ اور مقامات کی ہڈیوں کی یہی تدبیر ہے اور وہ دوا یہ ہے زراوند مدحرج ساسم صبر زرشیشہ برگ جاؤشیر زنگ سوختہ توبال نحاس قشور صنوبر ان سب اجزا کو یکجا کر کے
استعمال کریں عجیب النفع ہے کہ پوست ہڈیوں کا گرا دیتی ہے اور اچھا گوشت ہڈی پر پیدا کرتی ہے اور اگر فساد ہڈی کا اس سے زیادہ اندر کی طرف
سرایت کر گیا ہو پھر اُسکا کاٹ ڈالنا ضرور ہے اور اگر حرام مغز تک فساد پہونچ گیا ہو اُسے بھی بذریعہ کسی آلہ کے نکال ڈالنا چاہیئے اور اگر فساد
مذکور سوائے قطع اور نشتر کے تمام ہڈی خواہ بعض استخوان عضو مذکور کے زائل نہ ہوسکے اُسوقت موضع اور اس مقام کو پہلے پہچان لینا چاہیئے جہانتک کاٹنا
درکار ہے اور اسکی شناخت اسطرح کریں کہ چاقو وغیرہ کو اندر ہی اندر پھیریں تا اینکہ جہاں پر ہڈی گوشت سے ملی ہوئی ہے وہاں ہوجائے پس وہی حد
انتہائے فساد کی ہے اور اسی جگہ تک کاٹنا چاہیئے پھر اگر یہ ہڈی سر ران خواہ اس رگ کی خواہ مہرہ پشت کی ہو اُسکے علاج سے مستعفی اور دستکش
ہونا بہتر ہے اسلیئے کہ نخاع کی وجہ سے علاج پر جرات نہیں ہوسکتی ہے اور اگر ہڈی کے فساد سے اس گوشت کا فساد ظاہر ہوا ہو کہ تابع اس

گوشت کے فساد کی ہے جہان پہ ہڈی واقع ہے اُس گوشت کا جدا کر دینا ہی اُسکا علاج ہے اور جب ہو کہ ہر پر عضو صحیح کی جو متصل استخوان فاسد کے ہے
انھین طلاؤن سے جو اوپر مذکور ہوئے چکنا کرتے رہین جہان فساد استخوان کا بیان ہوا ہے اور اسیطرح جو گوشت کھلا ہوا ہو اُسکی تدبیر بھی برابر کرنی چاہیئے
صفت نشتر عظم فاسد کی حکیم نے کہا کہ ہڈی کو اونچی کرین اور گوشت سے اوپر اُٹھائین اسطرح پر کہ ہڈی کے کنارے پر ایک ڈورا باندھکر اوپر
کی طرف اُسے کھینچین اور ایک پٹی کے ذریعہ سے اس عضو کو کھینچین نیچے کی طرف تاکہ آری وغیرہ کے دانت اُس عضو مین نہ لگین بعد ازان
ترشنا شروع کرین اور اگر محتاج کسی ایسی پسلی خواہ ہڈی کے تراشنے کے جس کے نیچے کوئی پردہ خواہ عضو شریف ہو جیسے صفاق اضلاع خواہ نخاع
اسوقت آری کے نیچے ایک پٹری وغیرہ ایسی رکھ لین تاکہ دندان آرہ کا گزند اس عضو شریف تک کسی طرح نہ پہونچے اور اگر گوشت اپنے پوری شکل
سے دیر کھلا ہوا ہو اُسے بھی سب کا سب کاٹ ڈالین سواسطے کہ ہڈی تمام جوانب سے کھل جاتی ہے پر اُسپر گوشت پیدا نہین اُگتا ہے اور اگر
اجزائے گوشت فاسد کسی مفصل اور جوڑ کے قریب ہون مفصل سے اُن کو نکال ڈالنا چاہیئے اور دماغ کی ساری ہڈی یا ساق کی ہڈی ساری فاسد
ہو گئی ہو پوری نکال ڈالنی چاہیئے اور ران کے سر کی ہڈی اور مہرۂ پشت کی ہڈی اگر فاسد ہو جائے اُسکا علاج نہین ہو سکتا ہے بلحاظ نخاع کے
ہڈی کی کرچین اور پوست جو قرحہ سند ملہ مین رہجاتی ہین بہتر یہ ہے کہ اُن کے اخراج مین عجلت نہ کرین بلکہ طبیعت پر حوالہ کرین اور طبیعت کی اعانت
تھوڑی جذب کے ذریعہ سے کرین جو بہت جلد اخراج نہ کرے اور بذریعۂ ادویہ خواہ عمل جراحی کے اس کرچ کی تحریک کرین اس لئے کہ کرچ
باشکرہ طبیعت اور جلد نکالی جاتی ہے عضو درد سے گلنے سے قرحہ ناصوری پڑجاتا ہے اور جب طبیعت اُسکو خود بخود بطرف جلد کے متحرک کرے اور جلد
تنگ ہو جائے اور نکلنا اُسکا شروع ہو اور کسیقدر جدا ہوتی معلوم ہو اُسوقت گوشت کسیقدر جدا کر دین اور جب سب نکل چکے پھر گوشت کے
زخم کا التیام کرین اور یہی قاعدہ ہڈی کے نوک وغیرہ کا ہے خواہ مچھلی کی ہڈی کی جو قرحہ مین رہجائے کہ اُسکی بھی ایسی ہی تدبیر ہے اور تاخیر کرنا
اسقدر کہ خود بخود نکل آئے بہتر ہے بہ نسبت تعجیل اخراج کے اگر جلدی باشکرہ طبیعت نکالین گے خطرہ تشنج کا رہیگا اور اختلاط عقل اور حمیات
پیدا ہونے کا بھی اندیشہ رہیگا اور اگر خود بھی پھٹ کر نکل آ سکے گی اسمین چندان مضرت نہین ہے ایسی باقیماندہ چیزون کی نکالنے والی دوا گو اسکا استعمال
بعجلت ممنوع ہے مگر اُسکا بیان ہم کرتے ہین کہ شاید بوقت ضرورت بکار آوے جو مرہم زیت کہ نہ ہو ہمدود دھات ڈھالنے کی گھریلین کا میل اور
چرک اور یہ دونون برابر زیت کے سنان مین جوش دین اور پھر سب کو پگھلا کے ایک جزو زرد چوب اور ایک جزو شیر مقوع اور تریخ سفید نصف وزن سب اجزائے
شل فتیلہ کے طیار کرین ایضاً اُشق اور مقل کے دو حصہ ہمراہ روغن سوسن کے لیکر سب کو ملا کر مرہم درست کرین اور اسی جگہ پر رکھین جہان
کرچ وغیرہ رکی ہے کہ اُسکے رکھنے سے نکل آتی ہے اور بہت جلد اچھا ہو جاتی ہے ہڈی کا ٹوٹ جانا بذریعۂ عمل جراحی کے جو علاج اُسکا
ہے اُسے ہم آئندہ سطور مین لکھین گے اور دوا کے ذریعہ سے جو علاج ہے اُسے ہم یہان بیان کرتے ہین کہ وہ دوا ہڈی کے ٹوٹنے اور بیکار
ہو جانے کے واسطے مفید ہے طلا جو ہڈی کے ٹوٹنے اور بیکار ہو جانے کو مفید ہے سنگ جراحت یعنی ... ہر واحد دس جزو صبر سقوطری سپید اقاقیا
ہر واحد پانچ جزو گل ارمنی بیس درہم سپید بیضہ کے ذریعہ سے طلا کرین اگر ورم گرم ہو ایضاً برگ طرفا یعنی جھاؤ کی پتی اور برگ سرو برگ آس
برگ سپید سب تازی اور ہری ہون اور سب کو کوٹ کر عرق نچوڑ لین اور شراب ... ملا ... اور صندل سرخ گل ارمنی لادن
اور قرنفل برادہ چوب طرفا خطمی ... اکلیل الملک ... آس اور سعد کو
اضافہ کرین۔ اگر ہمراہ کسر ... مفید ہے ... انھین کا ضماد کرین ... ادویہ کے
ایسے وقت مین برگ آس اور لادن اور مسک زعفران اور طین ارمنی ہے ایضاً ... اور ... دونون کے واسطے مفید ہے اور ... سستی کو بھی مفید ہے

اور کسر اور وثی کرنا نفع ہے اور خلع یعنی ہڈی اُتر جانے کو مفید ہے منات ماش اقاقیا خطمی گل ارمنی صبر مرآب آس کے ذریعے سے طلا کریں فن پانچواں
جبر کے بیان میں اور اس میں تین مقالہ ہیں **مقالہ پہلا خلع کا بیان بیان عام خلع کا** خلع کے معنی یہ ہیں کہ ہڈی اپنے مقام سے نکل آئے خواہ وضع
اصلی الگ ہوجائے اُن چیزوں سے جو ہڈی کے قریب اور گرد و پیش کی چیزیں ہیں اور نکلنا اس ہڈی کا پورا ہو یعنی جسقدر اپنے اصلی موضع اور وضع طبعی پر
باقی نہ ہو اور اگر تمام و کمال نہ نکلیگی اُسے زوال مفصل یعنی جوڑ کا سرک جانا خواہ ٹل جانا کہیں گے خواہ اندر کی طرف ہو یا باہر کی طرف اور بذریعہ
حس کے یہ زوال دریافت ہوگا اور زوال پورا نہ ہوگا اور بعض لوگ اس کیفیت کا نام وثی رکھتے ہیں اور وثی کے معنی بیکار ہو جانے کے ہیں اور
اگر فقط ایذا ہوا اور ہڈی نکل نہ آئی ہو لیکن اُسکے گرد کی چیزیں کوفتہ ہو جائیں اور سستی حرکات میں پیدا ہوا اُسکا نام وہن اور وہن قسم میں وثی
کے داخل ہیں ہر کبھی مفصل میں ایک تیسرے قسم کی بات پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ طول اُسکا زیادہ ہوجاتا ہے اور ابھی تک انخلاع کے درجہ تک
نہیں پہونچا ہے لیکن اُسکا انخلاع آسان ہوجاتا ہے اور اکثر یہ کیفیت عضد اور فخذ میں پیدا ہوتی ہے بعض آدمی برا خلقت کے خلع مفاصل کے
مستعد ہوتے ہیں اسلئے کہ گڑھے اُن کے ہڈیوں کے خوب گہرے نہیں ہوتے بلکہ ابھلے ہوتے ہیں اور گرفت جوڑوں کی بخوبی اُن کے
مفاصل میں نہیں ہوتی اور جو لقم یعنی جوڑوں کے پاس کے غدد اور رباطات وغیرہ جن کے اندر جانے سے وصل اور جوڑ کے بنا ہے وہ بخوبی
اندر نہیں جاسکتے اور نہ گنجائش اُنکو جانے کی ملتی ہے اسی طرح رباط وغیرہ کی بندش اُن کی مستحکم نہیں ہوتی بلکہ خلقت اصلی میں ضعف اور نااستوار ہوتی ہے
اور باریک اور طبقا بل تمدد اور کشش کے ہوتی ہے اور انھیں مقامات کی طرف رطوبات زیادہ تر جاگزا کرتے ہیں اور نیز لین گرہوں کی ٹوٹ ٹوٹ جاتی ہیں
اور کمزور ہونے کی وجہ سے جو مقام ہڈی کے پیوست ہونے اور گرفت کا ہے وہاں پر بخوبی گرفت پیدا نہیں ہوتی اور وہ مقام روزن دار اور سوراخ دار
ہوجاتے ہیں اور جو چیزیں مانع اُتر جانے مفاصل کے ہیں اُن کے جوڑوں میں نہیں ہوتے ہیں اسی وجہ سے اکثر اُسکے جوڑ اُتر جایا کرتے ہیں مفاصل
کا اپنے اصلی خلقت میں حال تین طرح پر ہے ایک تو ابھی بیان ہوچکا کہ اُنکا انخلاع اور اُتر جانا آسان ہوتا ہے دوسری قسم مفاصل کی اسکے
برعکس ہوتی ہے کہ اُنکا اُترنا بہت دشوار ہوتا ہے اور تیسری قسم درمیانی ہے جو مفاصل بآسانی اتر جاتے ہیں اُن کی مثال ایسی ہے جیسے زانو
کا مفصل کہ اُسکے رباط چونکہ نرم پیدا کیے ہیں اور نرم ہونے کے منافع وہی ہیں جو کہ باب تشریح فن کلیات میں بیان ہوچکے اسیوجہ سے زانو
کا مفصل بآسانی اُتر جاتا ہے اور اسی سبب سے یعنی فلکہ کا ہے اور جسطرح سے یہ جوڑ بآسانی اُتر جاتا ہے پھر ویسی ہی آسانی سے اپنی اصلی شکل پر لیٹ
بھی آتا ہے اسلئے کہ بآسانی اپنی جگہ پر آجانا مثل بآسانی اُتر جانے کے ہے یعنی جو شے ایک کو قبول کرے دوسرے کو بھی بآسانی قبول کریگی اور
جسقدر دشواری ایذا دیتی ہوگی اور جو شکل اصلی سبب کے واپس آنے میں بچے گی اتنی ہی اصلی ہیئت سے بھر جانے میں ہوتی ہے مفصل مونڈھے کا بھی
مثل زانو کے جوڑ کے لاغر اندام میں ہوتا ہے اور جو لوگ فربہ اور طیار ہیں اُن کے مونڈھے کا جوڑ ایسا نرم اور نازک نہیں ہوتا ہے جو مفاصل دشواری سے
اُترتے ہیں اُن کی مثال ایسی ہے جیسے اُنگلیوں کے جوڑ کہ یہ اُترتے ہی نہیں بلکہ ٹوٹ جاتے ہیں اُترنے کے بعد اور اسی طرح مفصل مرفق کا
حال ہے اور یہی وجہ ہے کہ بعد اُترنے کے پھر اُنکا اصلی حالت پر واپس لانا نہایت دشوار ہوتا ہے جو مفاصل انخلاع اور اُتر جانے میں متوسط ہیں اُنکی
مثال ایسی ہے جیسے مفصل ورک کبھی جو مفصل آسانی سے نہیں اُترتا ہے کسی مرض خارج کی وجہ سے اسمیں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بآسانی اُتر جاتا
ہے اور درست بھی آسانی سے ہوجاتا ہے جسطرح حق الورک یعنی عظمی ورک کی طرف زیادہ رطوبت بھر جاتی ہے اسیوجہ سے اُنکا اُتر جانا آسان ہوجاتا ہے اور پھر چڑھانا بھی اُسکا
آسان ہوتا ہے اور مرض عرق النسا میں اس عضو کا یہی حال ہوجاتا ہے کہ ہر وقت اُسکا ورک اُترا اور چڑھا کرتا رہتا ہے اور تھوڑی سی حرکت خواہ ہلنے
سے یہی کیفیت اسپر طاری ہوتی ہے اور یہ مفصل فقط داغ لگانے کا محتاج ہے کہ بعد اس ترکیب کے پھر یہ کیفیت زائل ہوجاتی ہے بہت دشوار خلع کی دو قسم ہیں

جس میں کونے پٹھے کے جو متصل ہڈی کے ہیں اور اُسکے سبب سے منقطع ہو جائیں اور ایسے خلع کے بعد مفصل پھر اپنی حالت اصلی پر نہیں آتا ہے اور اکثر
یہ قسم اس مرض میں پیدا ہوتی ہے جو اُسکے بعد اس عضد میں اور دونوں پاؤں کے ٹخنوں میں کہ جن کے نزدیک اتر جانا اُکھڑ جانے کی نسبت زیادہ پڑا ہی
کرتا ہے اترنے کے بعد پھر صلابت پر عود نہ کرے اور شکستہ کا جبر نہ ہوسکے **علامات خلع کلی کی** جو مفصل اپنی جگہ سے اُتر جائے اُس جگہ پستی اور گڑھا سا
پڑ جاتا ہے اور اسمیں گڑھا غیر معمولی ہوتا ہے جیسے کہ شانہ کی ہڈی اُترنے سے ظاہر میں یہ بات نمودار ہوتی ہے خواہ پاؤں کے جوڑ میں یہی صورت نظر آتی ہے
اور اس سب سے زیادہ مفصل مرفق کے اُترنے میں یہ بات ظاہر ہوتی ہے اور قیاس معائنہ درست اسطرح پر ہوتا ہے کہ جو مفصل اُسکے مقابل ہے اُسے
اور اس اُترے ہوئے کو ایک ہی حالت پر رکھکر دیکھیں تب فرق صحیح اور علیل کا بخوبی دریافت ہوگا اگر کسی جوڑ کی حرکت موقوف ہو جائے اور حرکت نہ کرسکے
اسوقت ضرور یقین کرنی چاہیئے کہ یہ جوڑ اُتر گیا ہے جیسے اگر پوری حرکت جمیع جہات میں جیسے ہمیشہ کرتا ہو اسیطرح کرے اور کسی طرف حرکت میں کسی قسم کا
زیادہ زور وغیرہ کرنے سے کمی نہ کرے یقین کامل ہوگا کہ زوال اور اتر جانے کا مرض نہیں **علامات میل یعنی جھک جانے کے** علامات وہ ہیں
کہ تقعیر اور گڑھا ہمراہ کسیقدر بلندی کے دوسری جانب میں نظر آئے اور جس لمس سے جو بلندی اندر داخل اس بیرونی بلندی کے پہلے سے موجود تھی
اب مفقود ہو اور بعض حرکات بھی عضو زائل سے صادر ہو سکیں **مفصل کا طول زیادہ ہو جانا یعنی خلع کے** اسکی علامت یہ ہے کہ عضو مفصل لٹکا ہوا سا
معلوم ہو جب اُسے مقام طبیعی کی طرف لاتے ہیں بلا تکلف اپنی اصلی جگہ پر چلا جائے پھر جب دباؤ کے زور کو برطرف کریں اسیطرح نادرست ہو جائے اور جو
شکل بالعرض حاصل ہوئی تھی وہی پھر پلٹ آئے اور ایک گڑھا سا پیدا ہو جائے کبھی اسمیں اُنگلی سما جاتی ہے جہاں گوشت زیادہ سخت نہ ہو جیسے [illegible]
کا یہی حال ہے **علاج میل اور خلع کا** خلع کبھی مفرد ہوتا ہے اور کبھی اُسکے ہمراہ دوسرا مرض بھی ہوتا ہے مثل قرحہ اور جراحت اور ورم کے اگر خلع کے
ہمراہ کوئی اور مرض بھی ہے اسوقت خیال کرو کہ خلع اتنا خفیف ہے کہ معمولی سے دبانے سے اُترا ہوا مفصل اپنی اصلی شکل کی طرف پلٹ جاتا ہے اور ورم
وغیرہ میں درد بوجہ خلع کے درست کرنے کے نہیں ہوتا اور اگر ہوتا ہے اتنا زیادہ نہیں ہوتا کہ ورم غیر متحمل اسکی وجہ سے پیدا ہو اسوقت خلع کی درستی
پہلے سے کر لینی چاہیئے اور اگر زیادہ درد جو منتہی ورم تک ہو درستی سے خلع کے پیدا ہونے کا خوف ہو واجب ہے کہ پہلے علاج قرحہ اور زخم کا کریں
اور بعد اسکے درستی خلع کی کریں خصوصاً اگر یہ مرض مفاصل میں پیدا ہوا ہو یعنی جو بڑے بڑے جوڑ ہیں اُنمیں یہ مرض لاحق ہو کہ اگر بدون علاج قرحہ
وغیرہ کے ہم پہلے ارادہ اصلاح خلع کا کریں بیشتر تشنج عظیم تک نوبت پہونچتی ہے خصوصاً اگر ایسے عضلات کے مفاصل میں ہو جو قریب اعضائے شریفہ
کے واقع ہیں اور یہی حال اورام کا ہے اگر ہمراہ خلع کے جمع ہوں انحصار تدبیر ایسے وقت اسی میں ہے کہ تجربہ کریں اگر امر آسان ہو یا اُس سے درد
وغیرہ کا ہیجان ہوتا ہو اور یہ دشواری درکنار خلع کا نہ ہوتا ہو جبر اور درستی خلع کی ہم پہلے کرینگے اور کچھ تدبیر دوسرے مرض کی نہ کریں گے اور اگر
درد پیدا ہوتا ہے پھر اصلاح خلع کے اولاً درپے ہوں گے اور اگر ہم تدبیر یعنی ابطال رطب کا البتہ کیونکہ موجب ہو اور درد پیدا کرتا ہو ضرور کرینگے
اور اگر ساتھ ہی داخل ہوتا ہو ورم کا بھی علاج ساتھ ہی اسکے کریں گے اور قرحہ کا بھی اور اگر کسر اور خلع ساتھ ہی عارض ہوں اور کشش ایک ہی جہت
میں ہو اور دونوں کی تدبیر ساتھ ہی ہو سکے دونوں تدبیر ساتھ ہی کریں **عالم صناعت** نے حکایت کی ہے کہ ایک پتھر کسی مرد کے منکب پر ایسا
لگا کہ جلد اور گوشت دونوں جدا ہو کر کنارہ عضد کا جدا ہو کر گوشت اور جلد سے نظر آنے لگا اور اُسکے نیچے سے جبڑ گردن کا سرا اُتر گیا اور بعض جاہل
نے جو کہ جبری اور میان یا دستے ہڈی کو درست اور برابر کرکے گوشت اور جلد وغیرہ اسیطرح ہموار رکھکر اور ملا کر بند کر دی اُسوقت تو کچھ معلوم
نہ ہوا آخر اسکا حال یہ ہوا کہ گوشت میں سڑاہند پیدا ہوئی اور فاسد ہو گیا اور اُسکے قرب کی وجہ سے ہڈی بھی فاسد ہو گئی اور رنگت ہڈی
کی سبز ہو گئی اُس جاہل بے تمیز کو یہ بات دریافت نہ ہوئی کہ اب گوشت جب اس قسم کا صدمہ پہونچے اُسکا کاٹ ڈالنا ضرور تھا اور مقام ماؤف کو

درستگی کے بعد داغ دینا چاہیے اسطرح اگر ہمراہ خلع کے ورم عظیم ہو پہلے ورم کا علاج کریں اسکے بعد درستی خلع کی کریں اگر خلع مفردہ و شانہ یعنی کھلا ہوا
ہو اسکی تدبیر یہ ہے کہ جس طرف اتر گیا ہے اور جدھر سے زائل ہوا ہے اسکے برعکس دوسری جانب کھینچیں تاکہ برابر دوسرے کنارے ہڈی کے
آ جائے بعد ازاں اس مقام تک پھیریں جہاں سے نکل گیا ہے پس اسی تدبیر سے چڑھ جائیگا اور اصلی حالت پر عود کرے گا اکثر چڑھ جانیکے
بعد ایک آواز جو پیدا ہوتی ہے اس کو بھی دلالت ہوتی ہے اور جب چڑھ جائے پھر بندش رباط سے کریں اسلیے کہ پٹی کی بندش سے ورم سے امان
حاصل ہوتی ہے خواہ ورم کے پیدا نہ ہونے پر معین ہوتی ہے اور حتی الامکان ورم خفیف اور درشت کی زیادہ ہوا اسلیے کہ درستی اتری ہوئی
چنبر گردن کی خواہ اور کسی عضو کی اپنی اصلی صورت پر بدون علاج ورم اور تسکین درد ورم کے ممکن نہیں ہے خشک کپڑا قریب اترے ہوئے
عضو کے لیجانا مکروہ اور ناپسند ہے اسلیے کہ تسخین پیدا کرتا ہے اور ورم کو برانگیختہ کرتا ہے بلکہ جو کپڑا اس کی اصلاح اور درستی میں مستعمل ہو
واجب ہے کہ قیروطی سرد سے تر کیا ہوا ہو خواہ شراب تازہ سے بھگو لیا ہو۔ علاوہ ازیں بقراط کی وصیت میں یہ امر ہے کہ اترے ہوئے عضو کا ڈھیلا
اور کھینچنا تین دن خواہ چار دن تک جائز نہیں ہے مگر چند اعضا میں کہ انہیں مستثنی کرتا ہے میل اور جھکنا بھی مثل خلع کے ہوتا ہے یعنی اسمیں بھی تاخیر
اسقدر درکار ہے اسکے بعد پھر پٹی کی بندش کرنی چاہیے جب کوئی عضو پھر ایک حرکت میں اتر جاتا ہو اور جب اسے چڑھائیں اور درست کریں
پھر پھر جائے اور اتر جائے یہ بات بوجہ استرخا اور رطوبت کے پیدا ہوتی ہے ضرور ہے کہ داغ لگانے کی تدبیر کریں اگر چڑھانے اور درست
کرنے کے بعد کسیقدر صلابت اور سختی باقی رہجائے اور شل ورم کے محسوس ہو چاہیے کہ ضماد اور نطول وغیرہ کا استعمال کریں جو ملین ہوں اور
ابتدا میں حاجت ضماد اور نطول قوی کی ہوتی ہے۔ اور بہتر یہی ہے کہ بندش پر نطول ضرور کریں یا اور عورات کے علاج میں روغن گرم کی مالش جو مقوی
ہوں اور ماء العسل ہمراہ آب سرد کے کرنی چاہیے۔ غذا مخلوع کی ایسی چیز سے ہو جو مقوی ہو اور یہ وہی ہو جو مفصل کو قوی کرتی ہے اور جس طرح
جوڑ کو سست اور ڈھیلا کرتا ہے جب ایسی صورت پر ہو غذا اسکی تقویت کر دیتی ہے **علاج طول مفصل** کا واجب ہے کہ استخوان مسترخی کو لغدی کی طرف پھیریں
اور جس جگہ سے مسترخی ہو کر طولانی ہو گئی ہے اسطرف پھیر لیجائیں اور ایسی دواؤں سے ضماد کریں جن میں قوت قابضہ کے ہمراہ قوت مسخنہ بھی ہو مثلاً مازو
اور گلنار اور اقاقیا وغیرہ کو ملا کر استعمال کریں کہ ان میں کسیقدر جند بیدستر اور قسط اور اشنہ بھی داخل ہو ایضاً جند السود اور سا اصل پر اقتصار کریں اسی طرح
وہ سب دوائیں جو ضماد و حقن میں شریک ہیں بعد اسکے بندش ایسی کریں جیسے سر کی بندش ہوتی ہے **جبڑہ کا اتر جانا** کبھی نیچے کا جبڑہ اپنے رقبے سے اتر جاتا
ہے اسوقت منہ کھلا ہوا رہجاتا ہے اور اگرچہ یہ صورت بہت کم واقع ہوتی ہے اور اکثر شاذ و نادر وقوع بھی ہوتی ہے پوری علاقہ نہیں ہوتی ہے لیکن
اتر جانے وقت آگے کی طرف جھک جاتا ہے بخلاف استرخا کے جو اکثر جمائی لینے سے عارض ہوتا ہے اور نیچے کا جبڑہ اتر جانے کے بعد
اوپر کے جبڑے سے بدشواری ملتا ہے پھر بھی جو حرکت جبڑے کی بوجہ ان عضلات کے ہے جو نیچے سے جبڑے میں آئے ہیں وہ حرکت معدوم
نہیں ہوتی اور کبھی جبڑا ایک ہی طرف سے اتر جاتا ہے اسوقت اسکی شکل اور ہیئت اسپر دلالت کرتی ہے یا جھکاؤ جبڑے کا آگے کی طرف
زیادہ ہوتا ہے **علاج** سب قسم کا ایک ہے لیکن اسے اپنی حالت اصلی کی طرف بہت جلد پھیر لانا چاہیے ورنہ بہت سے امراض اور آفات پیدا
ہوں گے اور دیر کرنے میں ایک یہ بھی دشواری ہوتی ہے کہ پھر اپنی شکل کی طرف بدشواری عود کرتا ہے اگر آسانی اپنی شکل کی طرف واپس آجائے
یہی تدبیر جلد کرنی چاہیے اور ہٹانے جائیں پوری تدبیر نہ کریں سخت ہو جائے گا اور ورم بھی پیدا ہوگا اور عضلات کھنچ جائیں گے اور حمیات لازم
اور صداع مستحکم پیدا ہوگا اسلیے کہ شدت تمدد عضل کے ہمراہ یہ سب عوارض ضرور حادث ہوتے ہیں اور اکثر ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دس دن
روز موت واقع ہوتی ہے اور کبھی ایسے ہی شخص کو اسہال بھی عارض ہوتا ہے اور محض فضول صفراوی دستوں میں نافع ہوتے ہیں اور وہ صفراوی بھی

عارض ہوتی ہے اسواسطے علاج مین مبادرت واجب ہو اسکے چڑھانے کی تدبیر یہ ہو کہ ایک شخص مریض کے سر کو بٹھائے اور درست کرنیوالا اپنا انگوٹھا
اُسکے منھ مین ڈالے اور مریض سے کہے کہ وہ اپنے جبڑے کو ہر طرف ڈھیلا رکھے اور کسی طرف سخت نہ کرے اسلیے کہ اس جگہ بہت سے عضلات
واقع ہین کہ اگرچہ جبڑا اُتر گیا ہے جب بھی اُن مین تمرض یہ شدت باقی رہتا ہے بہرحال جب سب طرف سے جبڑے کو مریض ڈھیلا کرے چاہیئے
کہ اُسکے منھ کو داہنے بائین حرکت دین پھر دفعۃً اُسکے منھ کو کھینچین بعد ازان جبڑے کو اصلی ٹھکانے پر کر دین یہ جبڑا جس مقام سے جدا ہو گیا ہو
اور اُتر گیا ہے اُس مقام پر دوبارہ پیچھے کی طرف سے داخل ہوتا ہے لہذا اُسکے چڑھانے والے کو خیال رکھنا چاہیئے کہ بروقت درست
کرنے کے ایسی طرح اُسے اونچا کرین کہ جب ڈھیلا نے لگین پیچھے کی طرف اگر بیٹھ جائے جبڑے کے چڑھ جانے خواہ درست بیٹھ جانے کی
نشانی اور شناخت یہ ہو کہ رباعیات یعنی چار دانت جنمین چار جبڑ نظر آتے ہین وہ برابر اور سیدھے ہو جائین اور منھ بھی سیدھا ہو کر
بند ہو جائے اُسکے بعد پٹی سے بندش کر دین اور قیروطی موم اور روغن گل لگاوین پھر بہت جلد درست ہو جائے گا اگر حسب اتفاق جلد اُسکے
چڑھانے کی تدبیر نہ کی ہو اور سختی پیدا ہو جائے اب اسوقت واجب ہو کہ پہلے اسکے نرم کرنے کی تدبیر کرین اور نطولات ملینہ سے جیسے آب گرم
اور روغن سے نطول حمام مین کرین اور نطول بھی بہت زیادہ کرین تا اینکہ نرمی پیدا ہو جائے پھر چڑھانے والا مریض کی پشت پر بیٹھے اور جبڑے
کو پیچھے کی طرف کھینچے تاکہ درست ہو کر چڑھ جائے اور استوار ہو جائے اور اُسکے بعد مریض کو چت لٹائین گیلی ریسے بچھونے پر جو نرم روئی سے
بھرا ہوا ور کوئی آدمی اسکا سر تھامے رہے تاکہ سر ہلنے نہ پائے کہ ہلنے سے پھر وہی خرابی پیدا ہوگی اور یہ تدبیر اسوقت تک کرنی چاہیئے کہ
عافیت اور تندرستی پوری حاصل ہو جائے اور کسی طرح کا نقصان اور فتور باقی نہ رہے

چنبر گردن کے اُتر جانے کا بیان

اکی حکیم نے کہا ہے کہ ترقوہ اندر کی طرف کو جدا نہین ہو سکتا ہے اسلیے کہ سینہ سے متصل ہے اور اُس سے جدا نہین ہے اور یہی وجہ ہو کہ اسطرف
اُسکو حرکت بھی نہین ہوتی ہے اور اگر باہر کی طرف سے ترقوہ کو چوٹ لگے اور کچھ جو کم ہو پہنچے اور نادرست ہو جائے اُس کی درستی ہو سکتی ہے
اور یہی علاج اُسکا کرنا چاہیے جو بروقت ٹوٹ جانے کے کیا جاتا ہو ہان وہ کنارہ ترقوہ کا جو منکب کے قریب ہو اُس سے جدا بھی ہوتا ہو وہ زیادہ
ترنہین اُترتا ہے اسلیے کہ جو عضلہ کہ اُسکے دوسرے ہین اُسکو اُترجانے سے منع کرتا ہے اور راس کتف بھی اُسے اُترنے سے منع کرتا ہو ترقوہ کو
حرکت شدید بھی عارض نہین ہوتی ہے اسلیے کہ ترقوہ کی خلقت فقط اسواسطے ہو تاکہ سینہ مین تفرق اضلاع پیدا ہو اور سینہ کشادہ ہو جائے اور
اسیواسطے سوائے انسان کے اور کسی حیوان مین ترقوہ نہین پیدا کیا گیا اور اگر ترقوہ کو خلع عارض ہو بوجہ شگافتہ ہونے کے اور خواہ اور کسیطرح
سے پھر اُسے درست اور اپنی اصلی موضع پر رد کر دینا کچھ دشوار نہین ہوتا اور ہاتھ کے ذریعہ سے درستی ہو جاتی ہو خواہ گدی اور پٹی سے بندش
کر کے درست کرتے ہین اور جیسی بندش اُسکے واسطے لائق ہو اُسی بندش سے باندھتے ہین یہی علاج اطراف منکب کے بھی لائق ہے اگر اپنی جگہ سے
زائل ہو اور اسطرح سے اپنے اصلی موضع کی طرف پھیر لایا جاتا ہو جسم جو جبڑے ترقوہ اور منکب مین ربط پیدا ہوتا ہو وہ ایک موٹی غضروفی ہو کہ دُبلے
بدن مین موٹی ہوتی ہو اور جب یہ ہٹ جاتی ہو نا تجربہ کار کو گمان ہوتا ہو کہ سر بازو کا جدا ہو گیا اور اپنی جگہ سے الگ ہو گیا اسلیے کہ سر شانہ کا اسوقت
بہت باریک نظر آتا ہو اور جس جگہ سے انتقال اُسکا واقع ہوتا ہو وہان گہرا ورسا نظر آتا ہو مگر واقف کار ہوشیار کو چاہیئے کہ بطرف علامات
کے رجوع کرے منجملہ علامات کے ایک علامت یہ بھی ہے کہ ہاتھ سر تک نہین پہونچتا ہے اور اسیطرح منکب کا بھی حال ہے

منکب کے اُتر جانے کا بیان

کبھی مونڈھا اُتر جاتا ہو اور شانے کے اُترنے مین البتہ کسیقدر تنگی ہو اور نطا ہر ایک امر عظیم اور دشوار سا معلوم ہوتا ہو
کہ شانہ اُتر جائے ہان کبھی عضل منکب کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ بسہولت اُتر جاتے ہین اسلیے کہ لاغرہ اور منکب ان عضل کا زیادہ

گڑھا نہیں ہے اور رباط اُسکے غیر موثق ہیں بلکہ سلس اور نرم مخلوق ہوئے ہیں اور ایسی خلقت نرم فقط بغرض آسانی حرکت کے ہوئی ہے اور اس عضلہ کا
اُتر جانا جسقدر کہ معلوم ہوتا ہے فقط ایک ہی جہت میں دریافت ہوتا ہے اور اسیطرف خروج بظاہر زیادہ نظر آتا ہے اسلیئے کہ اوپر کی طرف میں
انخلاع نہیں ہوتا ہے اسلیئے کہ بلندی بادوشہ منکب کی اُسے مانع ہوتی ہے اور نہ پیچھے کی طرف خلع عارض ہوتا ہے اسلیئے کہ ادھر کتف شانہ
سے روکتا ہے اور نہ بطرف جانب بطن کے اسلیئے کہ عضلہ دوسرے والا آگے کی طرف سے اسمانع ہوتا ہے اسیطرح سے جیسے اس
منکب مانع ہے ہاں یہ عضو فقط بطرف جانب اندرونی اور بیرونی کے زائل ہوتا ہے اور تھوڑا سا زوال اُس کو عارض ہوتا ہے اور جانب
اسفل میں خروج کثیر خصوصاً جو لوگ بہت لاغر اور نحیف ہیں کہ ان لوگوں کے عضد میں خلع بھی بآسانی پیدا ہوتا ہے اور اپنی جگہ پر عود بھی
آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور موٹے آدمیوں میں دونوں باتیں دشوار ہوتی ہیں اگر عضد میں انخلاع عارض ہو بروقت ولادت کے یعنی
جو ولادت دشواری سے ہوتی ہو جیسے کہ معلوم ہو خواہ بروقت چاک کرنے جلیں کے اور چٹ پٹ درست نہ کیا جائے پھر بعد اس
صدمہ کے نشوونما اس عضد کا طول میں نہیں ہوتا اور مریض مبتلا اور رقیق باقی رہجاتا ہے اگرچہ صلاح بھی اسکی کردیں اور کبھی بعض
لوگوں میں قبول صلاح بھی نہیں کرتا ہے بلکہ قصیر اور دقیق باقی رہجاتا ہے اور عضد اور ساعد دونوں باریک رہجاتے ہیں اور اکثر لوگوں
کے بدن میں قبول صلاح کرلیتا ہے اور اچھا خوشنما ہو جاتا ہے لیکن ہر ایک صورت کوتاہ اور مشابہ قائمۂ ابن العرس یعنی نیولہ کے ہوتا ہے
ران کی یہ کیفیت ہے کہ سب طرح کے بدن میں خالی از نقصان ہوتی ہے اور جسوقت عضد میں بجانب عوض کے نکس پیدا ہو اسکے بعد درست
کیا جائے پھر بطرف خلقت اصلی کے رد کرنا بدون ٹوٹ جانے کے نہ ہوسکیگا علامات عضد کے اتر جانے کی یہ ہے کہ مونڈھے کے سرے کے
پاس ایک گڑھا سا نظر آتا ہے اور تجویف بھر جاتی ہے اور ایک گہراؤ سا ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ یہ بات کچھ عضد کے اُترجانے سے ہی خاص نہیں
ہے بلکہ بسبب مل جانے اور ملٹ جانے اُس کتف کے بھی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور دوسرا کنارہ منکب کا اس کنارہ سے جدا نظر آتا ہے بشرطیکہ
اس کنارہ کو زوال کسی طرف کا عارض ہوا ہو بلکہ وہ اپنی اصلی جگہ پر باقی ہو خواہ جوڑ ہی اُسکے سرے پر ہے اسے صدمہ کسی طرح کا نہ ہو پہنچا ہو اور جب
بذریعہ علاج کے اس صدمہ میں سکون پیدا ہوتا ہے پس گمان کیا جاتا ہے کہ اب کچھ خوف باقی نہیں رہا اور جو عضد اتر گیا ہے اُسکا سر بطور گرہ کے
بلند ہو جاتا ہے بطرف ربطے کے اور عضد کا التصاق بھی خوب نہیں ہوتا ہے اور اُسکا چلنا بھی ٹھیک نہیں بیٹھتا ہے جیسے کہ صحیح اور درست ہاتھ میں
التصاق پیدا ہوتا ہے اور نہ اُسکے قریب پہنچتا ہے بدون گردن کے سہارے اور بدون درد شدید کے اور اگر ہاتھ اٹھانے کا قصد کریں اوپر کی طرف
خواہ کان کے داہنی طرف یہ بات اُسے میسر نہیں ہوتی اور اسیطرح اور قسم کی حرکات بھی ہم اُسکے واسطے تجویز کرکے ایک اندازہ شناخت کا
مقرر کرتے ہیں یہ سب علامتیں کبھی بوجہ وثی یعنی بیکار رہنے اور ورم کے یا بوجہ کھلانے کے بھی پیدا ہوتے ہیں علاج لڑکوں کے بدن
خواہ اور جو لوگ نرم بدن رکھتے ہیں چونکہ اُن کا علاج آسان ہے فقط ہاتھ سے کھینچکر اور زیر بغل قریب راس عضد کے ہاتھ رکھکر درست کردینا
چاہیئے بلکہ اس مقام کی گرفت کرکے خواہ اُسکے قریب پکڑکے بجانب نرق کے ہاتھ کو دفع کرنا چاہیئے اور دوسرے ہاتھ سے عضو کو نیچے کی طرف
کھینچنا چاہیئے اور اکثر بعض اشغال کیلئے ضرورت ہوتی ہے کہ راس عضد کو بیچ کی انگلی سے برابر کرکے اُسی سے ہاتھ کو کھینچتے ہیں پس فقط اسیطرح سے
درست ہو جاتا ہے اور جو بدن سخت ہیں اور خلع شدید اُن میں پیدا ہوتا ہے عمدہ طریقہ اُن کے عضد کے چڑھانے کا یہ ہے کہ درست کرنیوالا اپنا
پاؤں پہلو میں علیل کے داخل کرے اور قریب راس عضد کے ٹھہرے خواہ کوئی چکنا گولا مثل کرے کے جسپر تیل لگا ہو یا روغن کیا ہوا ہو وغیرہ
قریب راس عضد کے رکھے بشرطیکہ ورم پیدا ہوا ہو اور بیمار کو چت لٹاکر اُسے اپنی طرف اس طرح کھینچے کہ گویا اُسے اکھاڑنا چاہتا ہے کہ شانے

ہوئے اُکھڑ جائے اور اپنے ہاتھ کو تھوڑا سا اندر دار جھکائے جہاں پر عضد کے کھلنے کی جگہ ہے یہ طریقہ سب طریقوں سے اصوب اور عمدہ ہے ایضاً ایک ایسا
آدمی جو بہ نسبت علیل کے قد آور ہو اور لانبا قد رکھتا ہو مونڈھے علیل کی بغل کے نیچے رکھکر اُس کو زمین سے اونچا کرے اور اُٹھائے اسطرح
پر کہ اُسکے مونڈھے پر تمام بدن کا مریض کے بوجھ پڑے اور اُسے لٹکائے رہے گر اُسکا ہاتھ پیٹ تک کھینچ لیا ہے اگر علیل کا بدن سبک اور ہلکا بہ نسبت
اُس اُٹھانیوالے کے بدن کے ہے اُس کے ہاتھ پر زیادہ بوجھ اور ثقل اُسکے بدن کا نہ پڑیگا اور ناگوار نہ ہوگا اور علیل اُسکے ہاتھ کے سہارے پر لٹکا
رہیگا اور کبھی ایک آدمی طویل القامت کے قائم مقام ایک ستون اونچا تجویز کرتے ہیں اور اُسکے سرے پر بہت سے کپڑے اور کھال وغیرہ لپیٹ دیتے
ہیں اور اسجگہ پر جو شل آدمی کے مونڈھے کے نرم اور گول بناتی ہے علیل کی بغل کو رکھکر لٹکا دیتے ہیں اُسیوقت مجبر یعنی جراح وغیرہ اپنے ہاتھ کو
دوسری طرف سے کھینچتا ہے اور پاؤں کو ٹیک لگاتا ہے گر بوجھ سنبھالنے کی ضرورت ہو یا خود بھی لٹک جاتا ہے اور جب عضد کا چڑھنا دشوار
ہو خواہ اُترے ہوئے زمانہ دراز ہو چکا ہو اُسوقت تدبیرات قوی کی ضرورت ہوتی ہے اور پہلے نطول اور استحمام وغیرہ سے تلیین بخوبی کرکے
ایک ڈنڈا مثل ہیرا دے کے بناتے ہیں جسکا طول برابر طول عضد کے خواہ کم یا زیادہ ہوتا ہے اور اُسکے سرے پر گول گول بناتے ہیں اور آسان یہ ہے
کہ گول منہ کپڑوں وغیرہ سے بنائیں کہ اُسمیں نرمی بھی ہوگی اور اس آلہ کے ذریعہ ہے اور اُس گول شے کے نیچے بغل کے رکھکر اُس اُترے ہوئے کو چڑھاتے
ہیں جب اس آلہ کے ذریعہ سے عضد کا درست کرنا مطلوب ہو چاہیئے کہ ایک آدمی قوی ہیرا دہ کو پکڑکے اُسے اوپر کی طرف کھینچے خواہ اُسے اوپر کی
طرف کھینچتا ہو خواہ دو آدمی مجبر یعنی درست کرنے والے کے زور سے مقاومت کریں جسوقت کہ وہ ہاتھ کو کھینچ رہا ہو اور ایک اور آدمی اُس کے
دوسرے مونڈھے کو پکڑے رہے تاکہ دفعۃً اُٹھ کھڑا نہ ہو خواہ اس دوسرے مونڈھے کو مجبر یعنی درست کرنیوالا اونچا کرے اسطرح پر کہ اُسکے
ہاتھ کو اسطور پر کھینچے جیسے کسی کا ارادہ ہو کہ شانہ سے ہاتھ کو دوہرا کرے خواہ دوسرا کرکے اُکھاڑ ڈالے اور اندر کی طرف تھوڑا سا مائل
کرے جب یہ فعل کرے اُسوقت عضد اپنے جوڑ میں آجائے گا پھر اُسوقت اُسی گول منہ کو ڈنڈے کے بغل سے خوب چپان کرے اور اوپر
کی طرف سے اُسے دبایا ہو یعنی راس عضد کی طرف یہ بھی واجب ہے کہ اعتماد خواہ ٹیک ڈنڈے کی اور گرہ مذکورہ کے متصل راس عضد کے ہو اور نیچے
کی طرف نہو ورنہ عضد کے ٹوٹ جانے کا خوف ہے پھر بعد جبر اور درستی کے اُسکا اعادہ اپنے موضع خاص پر ممکن نہیں ہوتا جیسا معلوم ہو چکا کبھی
سلم کے ذریعہ سے تدبیر کرتے ہیں اور سلم کی صورت یہ ہے کہ راس عضد کو عتبہ السلم یعنی چوکھٹ پر رکھتے ہیں اور اس چوکھٹ کو کپڑے وغیرہ سے
خوب گدگدی اور نرم کر لیتے ہیں اور بذریعہ لفافہ وغیرہ کے اُسکی صورت ایسی درست کر لیتے ہیں جو قابل کام کے ہو جائے اور آدمی دوسری
جانب سے اس سے لٹکتا ہے اور ہاتھ اپنا دراز کرکے راس عضد کو اپنے خاص موضع میں داخل کرتا ہے لیکن واجب ہے کہ لٹکنا اور عتبہ یعنی سوراخ
بازو کا سلم یعنی چوکھٹ کے بازو کا سوراخ قریب راس عضد کے ہو تاکہ ٹوٹ نہ جائے اور کبھی بدلہ عتبہ اور کبھی گردن کے ایک سی چوبیں کام میں
تجویز کرتے ہیں اور اسی مقام خاص سے اُسکا بھی استعمال کرتے ہیں اور اس مقام سے اُترے کے دوسری جگہ سے علاقہ نہیں رکھتے ہیں کہ اسکے
خوف عضد کے ٹوٹ جانے کا ہے اور کبھی اور وجہ سے بھی اسکی درستی کیجاتی ہے لیکن ان طریقوں میں تعب اور مشقت زیادہ ہے انھیں طرق سے
ایک طریقہ بھی ایسا سہل اور آسان نہیں ہے جیسا کہ یہ طریقہ اوپر بیان کیا گیا ہے جب عضد اُترا ہوا اپنی جگہ پر پہونچ جائے اور اچھی طرح بیٹھ
جائے اُسوقت عمدہ بندش کا طریقہ یہ ہے کہ گولا مذکور مونڈھے کے ہمراہ باندھیں اور چوڑی چوڑی پٹیاں ایسی باندھیں جس سے بیٹھا اور درست
کیا ہوا عضو پھر اپنی جگہ سے زائل نہ ہو جائے اور واجب ہے کہ ایک چوڑی پٹی خواہ دوسی جو لپٹی ہوئی ہے خواہ دوسری دار پار کرکے دوسرے
شانہ تک لیجائیں اور خوب سخت اور کبھی ہوئی رکھیں اور اسکی سختی خواہ گرہ اُس مونڈھے پر جو پہلے ماؤف تھا اور اب درست ہوا ہے بعد ازاں

عضد کو پہلے کے ہمراہ نیچے کی طرف کس دیں اور جگہ بند کریں اور مرفق کو اور ساعد کے کنارے کو اوپر کی طرف بجانب گردن کے خوب کھینچکر باندھیں اور ایک ہفتہ تک اس بندش کو رہنے دیں اور غذا مریض کی وہی تجویز کریں جو بیان ہو چکی ہو۔ اگر باوجود چڑھانے اور درست کرنے کے بار بار اُکھڑ جاتا ہو اور اپنی جگہ کو باستواری گرفت نہ کر سکے پھر ضرور داغ دینا چاہیئے شانہ کا اُتر جانا اور اسکا بیان اوپر ہو چکا ہے کہ ناممکن ہے اور جالینوس اور بقراط اسکے ذکر سے تعجب کرتے ہیں چھوٹی ہڈی کا مونڈھے سے اُتر جانا کبھی وہ چھوٹی ہڈی جو اس ہنسلی پر ہے اپنی جگہ سے اُتر جاتی ہے پس ایک گڑھا سا پڑ جاتا ہے جیسے خلع میں اسطرح کی تغیر پیدا ہوتی ہے علاج اسکا یہ ہے بقدار کھینچے لٹے ہوئے کے اُسے کھینچنا نہ چاہیئے مگر تنگ کر کے اور انگلیوں سے مضبوط پکڑ کے اپنی جگہ پر اسے لانا چاہیئے اور جسطرح سے ترقوہ یعنی جیبر گردن پٹی اور گوے وغیرہ سے باندھا اور درست کیا جاتا ہے اسیطرح اسے بھی درست کرنا لازم ہے اسلیئے فقط کہ خالی بندش بھی اکثر اس ہڈی کو اپنی جگہ پر پھیر لاتی ہے اور وہ پھیر لانا بطور حرکت قسری کے ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ ہڈی خود بخود اپنی جگہ پر نہیں آتی ہے بلکہ بندش کے زور سے اپنی جگہ پر عود کرتی ہے اور بندش کیسی ہی سخت کیوں نہ ہو کچھ خوف نہ کرنا چاہیئے جیسے کہ ترقوہ کی بندش میں خوف ہوتا ہے مرفق کا اُتر جانا یہ جوڑ ایسا ہے کہ اُسکا اُترنا بھی دشوار ہے اور بعد اُترنے کے پھر درست ہونا اور چڑھنا بھی مشکل ہے اسلیئے کہ اسکے رباطات کی شدت ہے اور چھوٹے چھوٹے رباطات اُسکے گرد واقع ہوئے ہیں اور تقریباً یعنی گڑھا جو اسمیں ہے وہ اُسکے زوال اور عود کا معارضہ کرتا ہے اور کبھی مرفق میں زوال قلیل عارض ہوتا ہے اور کبھی انخلاع تام پیدا ہوتا ہے مگر بعض اوقات میں ہوتا ہے اور جب اُتر جاتا ہے اسکے اُترنے پر ایک جانب محدب ہونا اور کاسہ کی شکل پر ہو جانا دوسری جانب کا دلالت کرتا ہے بہت برا یہی اُترنا ہے جو پشت کی طرف واقع ہو کہ وہ درست نہیں ہوتا ہے اور اکثر جو پہونچا اُترتا ہے وہ زند اسفل میں صدمہ پہونچاتا ہے اور یہ اُترنا بہت ہی بدتر ہے اور بد شکل ہوتا ہے اسلیئے کہ اسے تردد اور نکلنا بیٹھنا زیادہ عارض ہوتا ہے اور اوپر کا زند کمتر اُسے خلع عارض ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے تو اتنا بدنما اور بد قطع نہیں ہوتا ہے اسلیئے کہ اُسے اتصال کف دست سے زیادہ ہے اور حرکت اس کی بعید ہے اور یہ بھی غیر ممکن ہے کہ زند اعلیٰ خواہ اسفل اتر جائے اور بہ نسبت پہلے کے اسے دوری اپنے مقابل کے زند سے ہو یعنی اوپر کا زند اگر اتریگا نیچے والے زند سے دور ہو جائے گا اور اسیطرح نیچے کا زند بعد خلع کے اوپر کے زند سے دور ہو جائے گا علاج کہنی کی خلع کا بہت جلد کرنا چاہیئے اس لیئے کہ ورم حار اسجگہ بہت جلد عارض ہوتا ہے اور بعد اس ورم کے پیدا ہونے کے پھر علاج دشوار ہو جاتا ہے اور اگر بعد ورم بغرض چڑھانے اور درست کرنیکے کھینچیں اذیت شدید ہوتی ہے اور نوبت بہ ہلاکت پہونچتی ہے اور پھر درست بیٹھ نہیں سکتا ہے جب تک ورم موجود ہے کبھی اپنی جگہ کی پر عود نہیں کرتا ہے اگر کہنا تھوڑا سا ہٹ جائے اسکے درست کرنے کو ادنیٰ سا زور کرکے دبانا اور ہتھیلی کی جڑ کی طرف بٹھانا کافی ہوتا ہے اور اگر بالکل اُکھڑ جائے اسکی دو صورتیں ہیں بالو کے کی طرف بیٹھ جائے اسکی تدبیر اور ہے اور اگر پیچھے کی طرف اُکھڑے اُسکی دوسری تدبیر ہے جو گڑھا آگے کی طرف اُتر گیا ہو اُسکے درست کرنے اور بٹھانے کی تدبیر یہ ہے کہ اُس کے سامنے مونڈھے پر چیتھڑ لگائیں تھپیر خواہ گھونسے وغیرہ سے خوب ضرب مونڈھے کو پہونچائیں اور ساتھ کو خوب دبا کر ہیں اور اور بدر کو اٹھائیں اور دوسرے ہاتھ سے اُٹھانے میں مدد چاہیں اسی تدبیر سے اپنی جگہ میں درست بیٹھ جائے گا اور اگر گٹا نیچے کی طرف اتر جائے اسکی تدبیر یہ ہے کہ پہلے خوب سا کھینچیں بعد ازاں نیچے کی طرف چوٹ لگائیں اگر یہ تدبیر کارگر ہو اور درست نہ بیٹھے کلائی اور پہونچے کو جنبش دی جو قوی اور زور آور ہوں خوب گرفت کریں اور جراح وغیرہ اپنے ہاتھ کو تیل چپڑ کے پہونچے کو ملنا شروع کرے اور ملتے ملتے چونکہ اثر اس روغن کا اندر تک پہونچ جاتا ہے اور اسکے لیون اور اعصاب وغیرہ میں نرمی پیدا ہو جاتی ہے گٹا درست بیٹھ جاتا ہے اور اگرچہ یہ روغن خارج سے مستعمل ہے لیکن مالش کی حرارت چونکہ رغائے لطیف کا فائدہ دیتی ہے اثر اسکا اندر تک پہونچ جاتا ہے اور جب گٹا درست اپنی

جگہ پر بیٹھ جائے لازم ہے کہ بندش اسمقام پر اچھی طرح کریں اور ایک ایسی بندش تجویز کریں جو کسی میں ایک لاوبہ پیدا کرسے اور وقتاً بوقت اُس ڈورے وغیرہ کو تنگ کرتے جائیں تاکہ زاویہ چھوٹا اور تنگ ہوتا جائے **مفصل رسغ کا اتر جانا۔** رسغ مقام باریک جو کلائی پر حیوانات کے ہوتا ہے خواہ مقام جو ہاتھ اور پاؤں کے جوڑ پر ہو اُن کا بعد خلع کے اپنی جگہ پر رد کرنا اور درست بٹھانا چنداں دشوار نہیں ہے مگر بٹھانے کے بعد اسکا ٹھہرنا دشوار ہے اس لیے کہ اگر ایک عضو کھینچ کر دوسرے کے سامنے لائیں تو آسانی سے آ جاتا ہے مگر اسکا داخل ہونا درکے میں نہایت دشوار ہے اور دشواری کی وجہ یہ ہے کہ قریب جو اجسام واقع ہیں اُن میں بعد زوال اور خلع رسغ کے ورم پیدا ہو جاتا ہے اور ورم کی وجہ سے کبھی در آنا ایک ہڈی کا دوسری میں ہوتا ہے اور جگہ پر رکتی جاتی ہے طریقہ کھینچنے کا یہ ہے کہ ایک آدمی کلائی کو پیچھے کی طرف کھینچے اور بٹھانیوالا اجراح وغیرہ کف دست کو خلاف میں اس کوشش کے کھینچے یعنی آگے کی طرف کھینچے اور ایک ایک اُنگلی کو اُسی طرح کھینچے اور انگوٹھے سے کھینچنا شروع کرے اور خنصر تک کھینچتا چلا جائے اسی طور سے کھینچتے کھینچتے درست ہو جائیگا بعد اسکے ضماد لگا کر کرکے بندش کریں **انگلیوں کا اُتر جانا اور اُسکے علامات کا بیان** جب کوئی انگلی اُتر جاتی ہے طرف باطن کو جھکتی ہے اور اسجگہ اندر ایک بلندی سی پیدا ہوتی ہے اور بطرف مخالف یعنی پشت دست کے گڑھا سا پڑ جاتا ہے اسیطرح رسغ کی ہڈیوں کا حال ہے وقت اُتر جانے کے علاج انگلی بعد اُتر جانے کے پھر اپنی جگہ پر البتہ دشواری اور دقت سے درست بیٹھتی ہے اور واجب نہیں ہے کہ برابر کھینچتے رہیں اور بٹھایا کریں بلکہ چاہیے اُس کو کھینچے اور سبابہ کو او بٹھا کر کے اسی ہاتھ سے جو اُسکی جڑ سے نیچے اسی جگہ پر پھر جہاں سے گرفت کیا ہے اور اوپر کی طرف اسطرح اُٹھائیں جیسے اُنگلیوں کو اُکھاڑنا منظور ہے اسی ترکیب کے وقت اُتری ہوئی انگلی اپنی جگہ پر درست بیٹھے گی اور چٹ سے ایک آواز پیدا ہو گی کہ اس آواز سے شناخت اُس کے درست بیٹھنے کی ہو جائیگی **انفکاک رسغ کی ہڈیوں کا** واجب ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اُن کی درست کرنے کی تدبیر کریں اور ہر ایک میل اور جھکاؤ کو اور ہر ایک اونچائی کو اُسکے خلاف جہت میں درست کرنا چاہیے اور پٹی جسے جبیرہ کہتے ہیں اُن پر رکھ کر بندش کرنی چاہیے اور بندش کرکے چھوڑ دیں اور بلیسہ کا لگانا جب سے ہمواری درستی پیدا ہو اور وضع خلقی پر اُن ہڈیوں کو محفوظ رکھے اور پھر دوبارہ اترنے سے منع کرے لگانا چاہیے لیکن جبیرہ اور تنگوے کے رکھنے سے پہلے واجب ہے کہ ضماد مقوی سے لیپ کریں جیسا کہ اُسکا فائدہ اوپر کے ابحاث میں بخوبی بیان ہو چکا ہے اور کسی قسم کی حرکت نہ ہونے پائیں مہرہ

گردن کا اُتر جانا اور ٹل جانا نقرے پشت و گردن کے اگر بالکل اُتر جائیں پھر ہلاکت مریض میں کچھ شبہ باقی نہیں رہتا اور اگر بالکل اُتر نہ جائیں مگر اپنی جگہ سے زائل اور دور ہو جائیں اور زوال کثیر پیدا ہو جب بھی مہلک ہوتے ہیں وجہ یہ ہے کہ نخاع میں اُن کے زوال سے تنگی ضرور پیدا ہوتی ہے اگرچہ کوئی شخص جوانمردی کرے اور اسی حال پر رہنے دے پھر اگر فقرہ اولی گردن کا خواہ اُس کے متصل کا فقرہ اُتر جائے سانس کی آمد و رفت بند ہو جائے گی اور روح ذی روح فوراً نکل جائے گا اسلئے کہ عصب نفس میں اُسوقت تنگی پیدا ہوتی ہے اور اپنا فعل نہیں کر سکتا اور اگر فقرہ پشت کا طرف بطن کے اُتر گیا ہو اُسکا بھی علاج ممکن نہیں ہے اور بہت جلد مہلک ہوتا ہے شاید اگر کسی وجہ سے مہلت ملے اور سانس کی آمد و شد کا مانع نہ ہو بول و براز بند ہو جائے گا اور اس ضرر سے بھی قتل کرے گا پھر اس ضرر کا بھی تحمل ہو جائے اور نخاع میں زیادہ تنگی پیدا نہ ہو خواہ تنگی تو ہو مگر ورم پیدا نہ ہو خواہ ورم ہو مگر کسیقدر سکون ہو جائے اور زیادہ نہ بڑھے جب بھی کوئی نہ کوئی آفت نخاع میں اور بھی اُن پٹھوں پر جو اُس مقام کے نیچے واقع ہے ضرر پہونچے گا اور فضول بدنی بدون ارادہ کے خارج ہوا کرینگے اور اگر اس فقرہ کا انخلاع پشت کی طرف ہو اُسکا ضرر نخاع کو بہت کم پہونچے گا لیکن کسی قسم کا ضرر اس سے بھی ضرور پیدا ہو گا اور جو پٹھا اُس کے نیچے ہے اس میں ضعف ضرر پیدا ہوگا اور پاؤں میں ضعف عارض ہوگا اور عضل شانہ اور مقعد میں ضعف عارض ہوگا اور قوت قوی اور دفع شدید کی طرف اس فقرہ کی رد کرنے کے پھیرنے میں حاجت ہوگی اور ایسی زور سے دھکے لگانے پڑینگے اور آسانی سے ٹوٹ جانا درکار ہوگا کہ شاید جو نسا اس گرفت کے کانٹے اس فقرہ کے جب تک یہ فقرہ اپنی جگہ پر بیٹھے اُس سے پہلے ٹوٹ کر بکھر جائینگے اور پھر

فائدہ اس تدبیر کا کیا ہوگا بلکہ یہ فقرہ ابھی اپنی جگہ پر نہ پہونچے گا اور اُن عضو کرین کے صدمہ سے شاس غیرہ ٹوٹ جائینگے اور کبھی یہ فقرہ دونون طرف سے
اُکھڑ جاتا ہے اور یہ امر عارض ایسا ہے جسکا بیان شاید ہمنے حدب و رکود پشت کے مرض مین اچھی طرح کر دیا ہے اُسی مقام سے اُسکی تفصیل دریافت کرنی
چاہیئے اور اُسکا حکم تنگی عصب اور دشواری رد کرنے کا دیا ہی ہے جیسا اُس مقام پر مذکور ہو چکا علامات فقرات کے خلع کی یہ ہے کہ یا تو جو فقرہ اُکھڑ جاتا ہے
اُس جگہ کسیقدر بلندی ظاہر ہوتی ہے خواہ تصعیع یعنی بطور پیالہ کے گڑھا سا پڑتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سینہ کوئی لوٹ گیا ہے اسکے لوٹ جانے مین
اتنا خوف نہین ہے مگر فقرہ کے اُتر جانے مین خوف ہلاک کا ہے علاج اگر پشت کا فقرہ آگے کی طرف اُتر جاتا ہے اُسوقت اُسکی صحت بہت کم ہوتی ہے اور کمتر علاج
اور تدبیر کارگر ہوتی ہے اور اگر پشت کی طرف اُتر جاتا ہے اُسکی تدبیر یہ ہے کہ دونون گھٹنے جماکر اور خوب طاقت اور قوت کو کام مین لاکر درست کرین جسطرح
حمامی پشت مالی کرتے وقت زور کرتا ہے اسیطرح اُسکے بٹھانے اور درست کرنیوالے جراح وغیرہ کو کرنا چاہیئے خواہ علیل کو پیٹ کے بل لٹا کر
اُسکے اوپر چڑھین اور مالش کرین سرروزی سے جسطرح نان پز آٹے کو زور زور سے گوندھتا ہے اور مشت زنی کرتا ہے اور اس تدبیر سے کشود کار
کی امید نہ ہو اور اشکال زیادہ ہو تو بقراط کہتا ہے ایک تختہ لکڑی کا جسکا طول اور عرض علیل کے جسم کے برابر ہو تلاش کرین خواہ دو دو کا بچھا ایسا ہی تلاش
کرین جو قریب کسی دیوار کے واقع ہو اور عرض اور طول مین اسیقدر ہو کہ علیل کے جسم سے نہ گھٹے نہ بڑھے اور طول اُسکا دیوار کی جانب ہو اور دیوار
ایک قدم سے زیادہ بعید نہ ہو اُس ایک پر بچھونا برابر علیل کے قد کے بچھائین اور علیل کو حمام کرا کے اُسی تختہ خواہ دو کا بچھا پر پاؤن پھیلا کے
منہ کے بل لٹائین اور سینہ پر اُسکے ایک نہالچہ وغیرہ لپیٹین اور اُسکے اطراف کو دونون بغل کے نیچے سے باہر نکال دین اور دونون قدم کو دونون
کتف سے باندھین اور اطراف نہالچہ کو ایک لکڑی سے جسکی شکل مستطیل ہو اور مشابہ دستہ ہاون کے ہو باندھین اور اُس لکڑی کو سیدھی زمین پر کھڑی
کرین بطور عمود کے اُس تختہ کے کنارے جسپر علیل کو لٹایا ہے خواہ اُسی دو کا بچھے کے کنارے پر کھڑا کرین جو اُسکے لیٹنے کا مقام ہے اور ایک خادم جو سرہانے
علیل کے کھڑا ہو اُسے پکڑا دین کہ مضبوطی سے اُسکو تھامے رہے اور خوب گرفت کرے اور ایسی ہوشیاری سے وہ خادم کھڑا رہے اُسے لیکر اُسکا
نیچے والا کنارہ کسی ایک ٹیک سے مستند ہو اور اوپر کا کنارہ جو نزدیک علیل کے سر کے ہے اُسکو وہ خادم کھینچے رہے اور جسوقت ضرورت اور حاجت
ہو اور جو وقت اُسکے کھینچنے کا آتا ہے اُسوقت فوراً اُسے کھینچ لے اور دونون پاؤن علیل کے ساتھ ہی اور لپیٹے لپیٹے ایک اور نہالچہ سے باندھی
جائین اور پہر رکبہ کے اور اوپر کعبین اور اسیطرح جو موضع بلند ہے اُس مقام پر جہان ران کا اجتماع ہوتا ہے کسی اور چیز سے اُس موضع کو باندھین اور ان سب
رباطات اور بندش کی چیزون کے اطراف یکجا کر کے کسی اور لکڑی سے باندھین جو مشابہ دستہ ہاون کے ہو یعنی جیسا دستہ ابھی مذکور ہو چکا اور نزدیک
کنارہ اس لکڑی کے جو قریب علیل کے پاؤن کے ہے دستہ دوسرے کو اُسی طرح کھڑا کرین جسطرح پہلے لکڑی قریب سر کے کھڑی کی تھی اُس کے
اعوان اور انصار کو حکم کرین کہ اس لکڑی سے برخلاف جہت اُترنے فقرے کے کھینچین اور خوب زور لگائین بعض قدما اس کھینچنے کیواسطے اور قسم کے
آلات تجویز کرتے ہین اور یہ آلات بطور سہام کے اسی لکڑی پر چڑھتے ہین جو اس بڑی لکڑی کے قریب کھڑی ہے خواہ اُس دو کا بچھے کے قریب یعنی وہ
دونون کنارے جو متصل دو نون پاؤن کے ہین جب یہ سہام اور دولکین گھومتی ہوئی حرکت کرتی ہین اسی جہت سے رباطات بھی پیچیدہ ہو کر کھنچ جاتے
ہین اور سزاوار ہے کہ کشش اسقدر ہو پہونچے تحت حدبہ کا یعنی جسقدر کوبڑ کا حدبہ ہے اصل تعین سے دفع کیا جائے اور اگر احتیاج اُسی کوبڑ اور مقام تحدب پر
بیٹھنے کی ہو ضرور ہے طبیب اس فعل کو کرین گے اور کچھ خوف اُسپر بیٹھنے سے نہ کرینگے پھر اگر فقرے درست ہو کر اپنی جگہ پر نہ بیٹھین اور یہ تدبیرات مذکورہ بالا کچھ
کارگر ہون اور علیل کو تحمل تنگ گیری اور ضغطہ کا بھی ہو مناسب ہے کہ ایک گڑھا کھودین کسی دیوار مین جسکا طول شبیہ پرنالہ کے ہو سامنے اسی
کوز پشت کے اور طول اُس گڑھے کا بقدر ایک ذراع کے ہو اور زیادہ اونچا اور بلند فقرات علیل سے نہ ہو اور نہ فقرات سے زیادہ نیچا اور پست ہو بلکہ

چاہیے کہ یہ گڑھا جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہو ویسا ہی ہو اور ہم نے اسی وجہ سے اوپر بھی کہا ہے کہ جو لکڑی دیوار کے قریب رکھی جاتی ہے وہ دیوار سے متصل ہو بعد ازاں ایک لوح خواہ تختی طول و عرض معتدل ہو لیکر ایک کنارہ اُسکا اس گڑھے میں داخل کریں جو دیوار میں بنا گیا ہے اور اُسکے وسط میں رکھیں خواہ جس مقام کی رسائی اس کو زیادہ پشت تک ہوتی ہے اور دوسرا سرا اسی لکڑی کا نیچے کی طرف رکھیں تا اینکہ فقرات سب برابر ہو کر معلوم ہو جائے کہ درست ہو گئے اور خوب سیدھے ہو گئے ہیں بقراط نے ذکر کیا ہے فقط کھینچنا بدون لوح اور تختہ وغیرہ کے اسی ہمواری کو درست کر دیتا ہے اور یہ بھی اسکا مقولہ ہے کہ تختی کی بندش سے فقرہ اپنے ٹھکانے پر آجاتا ہے۔ اگر یہ قول بقراط کا صحیح ہے اور بدون زحمت و درد زیادہ کلفت کے درستی ہو سکتی ہے پھر کیا قباحت ہے کہ ہم ویسی کشش جسے بیان کر چکے ہیں ابتدا میں اُس قسم کی استعمال کریں جسکا نام زوال فقار ہے اور اسقدر استعمال کشش کا جسمیں نوبت تختہ بندی کی نہ پہنچے کریں۔ اور بعد درست اور برابر کرنے کے ایک تختی لکڑی کی جسکا عرض تین انگشت کا ہو اور طول اسکا اسقدر ہو کہ کوز پشت پر برابر بیٹھ جائے اور صحیح فقرات کو محیط ہو جائے بنائیں اور اسپر ایک کپڑا کتان کا لپیٹ کر خواہ کوئی شاقہ اور رضائی کی طرح لپیٹ کر باندھیں کہ اُس لکڑی کی رگڑ سے جلد میں خراش پیدا نہ کرے اور گرہیں پر اُسی تختی کو ٹھکری وغیرہ سے باندھیں اور علیل کو غذائے لطیف کھلائیں اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی بقیہ باقی رہجائے اور کسیقدر حدبہ یعنی کوز باقی رہے سزاوار ہی ہے کہ استعمال علاج کا ایسی ادویہ سے کریں جو مرخی اور ملین ہوں اور وہ تختی بھی باندھے رہیں جسکا ذکر ابھی ہو چکا ہے۔ بعض آدمی ایک تختہ شیشہ کا بھی استعمال کرتے ہیں بجائے اس لکڑی کے تختہ کے۔ اور اگر خلع ایک ہی جانب میں ہو بذریعہ جبیروں کے درست اور برابر کیجائے گی ایک جبارہ ہو یا کہ دو ہوں اور جبارہ اُس جبیرہ کو کہتے ہیں جو دو لکڑی ہڈیوں کی درست اور سیدھا کرنے کیواسطے بنائی جاتی ہیں اور اُن سے بندش کیجاتی ہے جو خلع فقرہ کا عنق میں بطرف خلف کے ہو اور یہی قسم ایسی ہے کہ جسکا علاج ممکن ہے پس واجب ہے کہ مریض کو مستلقی کریں اور اُسکے بعد سر کو اوپر کی طرف کھینچیں اور بہ نرمی فقرہ مخلوع کو برابر اور درست کر دیں دبا کر اور مالش کر کے جب برابر بیٹھ جائے اُسپر ضماد مقوی رکھیں اور بذریعہ خرقوں کے اونچا کر کے اُسپر جبارہ مذکور باندھیں اور مقدار جبارہ کے بقدر گردن کے ہو اور طول میں بھی گردن کے برابر ہو پھر اُسکے بعد سر اور سینہ تک بندش کریں مگر حلق کو بندش سے بچا دیں اور بہت دنوں بعد اس بندش کو کھولیں اور جو دن دن سے اُس کی بندش ہو مناسب ہے کہ وہ کپڑے کے کنارے اور حاشیہ سے نکالے ہوں جو گندی اور استری کرنے سے چپٹے ہو جاتے ہیں اسلئے کہ گول ڈورا اذیت زیادہ پیدا کرتا ہے **عصعص کے اُتر جانے کا بیان** عصعص بخوان سرین کو کہتے ہیں جسپر دو دیگر آدمی بیٹھتا ہے یہ ہڈی جب اُتر جاتی ہے بذریعہ حس کے اُسکا اُتر جانا دریافت ہوتا ہے اور اسٹھی کا اُتر جانا کبھی بذریعہ حس بصر کے دریافت ہوتا ہے اور سطح بھی دریافت ہوتا ہے کہ علیل اپنا پاؤں پھیلا نہیں سکتا ہے نہ موضع خلع میں اور نہ قریب کعب کے بلکہ دہرانا زانو کا اُسپر بہت ہی شاق اور گران ہوتا ہے مگر بہ پھر اُسکے چڑھ جانے اور درست کرنے کی یہ ہے کہ بیچ کی اُنگلی مقعد میں داخل کر کے اسقدر درست اور ہموار رکھیں کہ سامنے مقام خلع کے اُنگلی پہنچ جائے اور بعد ازاں بقوت تمام اوپر کی طرف انگلی کو دبائیں اور دوسرے ہاتھ سے عصعص کو بھی سنبھالے رہیں اور دباتے جائیں تاکہ ہڈی عصعص کی برابر ہو جائے۔ خواہ اُسپر ضماد لگائیں اور بندش کریں اور غذائے علیل میں تقلیل کریں تاکہ براز بھی کم برآمد ہو مگر پھر بھی ایسی غذا ضرور کھلائیں جس سے تلیین طبیعت میں بنی رہے **ورک کا اُتر جانا** کبھی ران میں بھی ویسی صدمہ پہنچتا ہے جو صدمہ عضد کو پہنچتا ہے کہ نیچے کی طرف اُتر کر نسل ستر خی کے ڈھیلا ہو جاتا ہے اور جب ران اُتر جاتی ہے پاؤں کا دراز ہونا اور بخوبی پھیلنا دشوار ہوتا ہے اس مقام کے قریب جہاں خلع عارض ہوا ہے اور زانو کے قریب بلکہ زانو کے قریب زیادہ دشوار ہوتا ہے اور ران اندر کی طرف بھی اُتر جاتی ہے اور باہر کی طرف بھی لیکن اکثر اسکا انخلاع باہر کی طرف ہوتا ہے اور اندر کی طرف کمتر واقع ہوتا ہے اور کبھی آگے اور پیچھے کی طرف بھی اُتر جاتی ہے

اور اسباب بھی بعینہ ہوتے ہیں جو اور اعضا کے خلع میں بیان ہو چکے ہیں اگر ران بوقت ولادت مولود کے خواہ جنین کے چاک کر کے نکالنے وقت اتر جائے
اُس پاؤں کی خلقت کوتاہ ہو جاتی ہو اور ساق یعنی پنڈلی باریک ہو کر بدن کے بوجھ اُٹھانے سے عاجز اور ضعیف ہوتی ہے اور قادر برداشت قوائم
جسم کی اور تحریک پر نہیں ہوتی۔ علامات ورک کے اندر کی طرف خلع سے کبھی وہ پاؤں جسکا ورک اتر گیا ہو بہ نسبت دوسرے پاؤں کے طولانی نظر آتا
ہے اور زانو نرم ہو جاتا ہے کہ قادر دوہرا ہونے کے نزدیک کشش ران کے نہیں ہوتا ہو اور اربیہ یعنی کش ران منتفخ اور پھولا ہوا ستورم نظر آتا ہو اسلیئے کہ
سر اعک کا اسمیں دھنسا ہوا ہوتا ہے اور اگر ورک بطرف خارج کے اُتر جائے پاؤں چھوٹا اور قصیر ہو جاتا ہے اور کش ران میں عمق اُسکے مقابل پیچھے
کی طرف ایک بلندی اور انتفاخ سا نظر آتا ہو اور زانو کا حال یہ ہوتا ہو جیسے گڑھا پڑا ہوا ہو اندر کی طرف اور اگر آگے کی طرف اُتر جائے پاؤں
طول ہو جائے گا اور علیل کو یہ امر ممکن ہوتا ہے کہ ایک مسافت معین تک پاؤں کو دراز کر سکتا ہے مگر دوہرا کرنا پاؤں کا بدون الم شدید کے اُسے
ممکن نہیں ہوتا اور چلنا البتہ کسیقدر اُس سے نہیں ہوسکتا ہے اور اگر بہ تکلف چلے پیچھے کی طرف پاؤں دوہرا ہو جاتا ہے اور کبھی اس وجہ سے کش ران
میں ورم بھی عارض ہوتا ہو اور بول میں احتباس پیدا ہوتا ہو اور اگر پیچھے کی طرف اُتر جائے پاؤں اُسکا قصیر ہو جائیگا اور پھیلانا اور سمیٹنا دونوں متعذر اور دشوار
ہوتے ہیں لیکن کبھی ساق کا دوہرا کرنا ہمراہ دوہرے کرنے کش ران کے ممکن ہوتا ہو مترجم کہتا ہو مراد شیخ کی دوہرا کرنے اربیہ سے بموجب تصریح
شیخ اسی مقام کے حاشیہ پر یہ ہو کہ ساق کا دوہرا کرنا بدون دوہرے کرنے ران کے ممکن نہیں ہوتا بطرف کش ران کے ایسا نہیں ممکن ہو جسطرح صحیح لوگ
خواہ جو لوگ ران کو آگے کی طرف دوہرا لیتے ہیں جیسے سوتے وقت آدمی ران کو دوہرا کر لیتا ہے اور یہ نقصان اُس مریض کو لاحق ہوتا ہو اگر یہ صحیح اور اصلی
خلقت پر ہوتا ساق کو بدون دوہرا کرنے ران کے دوہرا کر لیتا اور اب اسوقت اُسے قدرت نہیں ہو کہ ساق کو بدون دوہرا کئے ران کے دوہرا
کرسکے متن اُن کی جڑ میں ایک قسم کا استرخا پیدا ہوتا ہے اور سر فخذ کا کسیقدر رگ ہو جاتا ہے علاج بہت جلد اُس کی تدبیر کرنی چاہیئے اسلیئے کہ اگر
جلدی سے درست نہ کرینگے اور وہ اپنی اصلی جگہ پر درست نہ بیٹھے تو اکثر اسکی رطوبات کا انصباب ہوتا ہو اور وہ رطوبات متعفن ہو کر فساد عضو تک نوبت
پہونچاتے ہیں اور تمام عضو کو فاسد کر دیتے ہیں اور اُسکے تابع جو خطرہ ہو وہ کسی پر مخفی نہیں ہو ران کے پچھلی طرف اُتر جانے کی درستی اسطرح پر کرنی چاہیئے کہ
پاؤں کو کھینچکر اُسے اپنی جگہ پر رد کرنا چاہیئے اور اس سے پہلے پاؤں کو داہنے اور بائیں اسقدر ہلائیں اور حرکت دیں تاکہ سامنے اس مقام کے آ جائے
جہاں پر اُسکا بیٹھنا مطلوب ہو اور تنگ اسپ کی طرح ایک تسمہ خواہ دور تک کی پٹی یا نواڑ وغیرہ لیکر شل رکاب کے ایک چیز بنائی جائے اور ساق
کے اوپر استوار باندھی جائے اور پھر ران پر مضبوط کر کے بندش کریں اور خود بھی اسیطرح باستواری لگائیں اور ایسی طرح مضبوط بنائیں کہ تنکب
ران کو لٹکا دیں ایسی طرح کہ ساق کو دراز ہونا بعد اس تعلیق کے ممکن نہو۔ اگر خلع ورک اندر کی طرف ہوا ہوا سے رکوع کرنے کی اجازت دینگے اور
ایک آدمی تو ہی اُسے تھامے رہے ایک طرف سے اور مجبر یعنی ران کا بٹھانے والا اپنے دونوں ہاتھ ران کے سرے پر نزدیک زانو کے لگائے اور اندر
کی طرف اُسے کھینچیں اسطرح پر کہ دوسرے کنارے کو اوپر کی طرف خارج میں دفع کرے اور اگر اس شخص کی مدد کوئی دوسرا شخص دوسری طرف تحریک دینے میں کرے
اور کسی پٹی خواہ ریسمان کے سہارے سے قادر اعانت پر ہوا ہو یہ بہت ہی بہتر ہوگا اور بعد ازاں ران کے چڑھ جانے کے بندش کر دی جائے اگر ران بطرف
خارج کے اتر گئی ہو درست کرنے والے کو چاہیئے کہ ران کے اُس کنارے سے گرفت کرے جو نزدیک زانو کے ہو اور اُسے حرکت دے بخلاف جہت خلع میں
اور ایک دوسرا آدمی ران کے دوسرے کنارے کو اسیطرح خلاف جہت شخص اول کی حرکت دے اور سہارا اس دوسرے کو ریسمان اور عصابہ وغیرہ سے
ملا ہو اور اگر بطرف مقادیم بدن کے یعنی آگے کی طرف اتر گئی ہو خواہ پیچھے کی طرف اُکھڑی ہے مجبر کو چاہیئے کہ بیچ ران کو کسی نہالچہ وغیرہ سے مضبوط
باندھکر اور سونڈے کو اس جہت میں سے جدھر ران بوجہ خلع کے مائل اور پاؤں علیل کا دونوں کنارے نہالچہ سے گرفت کرے اور مجبر کے سب

بعضے آدمی درستی پر لگے ہوں اور ایک چیز سنبھالے ہوئے ہوں کیا برگی کھینچیں اور زور کریں اور علیل کو ہوا میں معلق کریں اور اسی ترکیب اور صورت میں خلع کی جا
اوپر مذکور ہو چکی ہیں اُن میں بھی درستی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بذریعہ بیرم کے جو ایک آلہ خاص ہے اس سے بھی درستی ران کے اتر جانے کی کیجاتی ہے بیرم کی
کیفیت اور صورت بعض اطبانے بہت ہی اچھی بیان کی ہے اور کہا ہے اُسی حکیم نے کہ پہلے ایک گڑھا کھودیں اور وہ گڑھا مستطیل ہو کسی لکڑی میں کھودا
جائے اور وہ ساری لکڑی کا گڑھا مشابہ خندق کے ہو اور عرض اور عمق اس گڑھے کا تین انگشت سے زیادہ ہو اور جسقدر گڑھے اُسی لکڑی میں
کھودے جائیں اُن میں آپس میں دوری چار انگشت سے زیادہ ہو تاکہ بیرم اُنھیں گڑھوں میں سے کسی ایک گڑھے میں رکھا جائے اور باندھ
دیا جائے اور دفع ہونا اور ہٹ جانا بیرم کا اسطرف ہو جدہر اُسکا دفع کرنا مناسب ہے اور وسط میں اس لکڑی کے خلا کسی ورد کا پنجہ کے بیچ میں
ایک اور لکڑی نصب کیجائے اور عمود علی الافق ہو اس لکڑی کا طول برابر طول قدم کے ہو اور موٹائی اُسکی بقدر چوب دستی تبر کے ہو تاکہ جب علیل
بیٹھے کے بھل لیٹے وہ لکڑی درمیان دونوں ہائے سلوے اور اس فندق کے گھوم جائے اسلئے کہ یہ لکڑی جسد کو مانع اس بات سے ہوتی ہے کہ جو لوگ پاؤں
کی طرف سے کھینچتے ہیں اُنھیں جھکنے خواہ گرنے سے روکتی ہے اسلئے کہ اکثر حاجت اوپر کی طرف سے کھینچنے کی ہوتی ہے۔ اور باانیہمہ جسد جسوقت
نیچے کی طرف کھینچا جاتا ہے یہ لکڑی ران کے سرے کو بطرف خارج کے دفع کرتی ہے اور لائق اور سزاوار یہی ہے کہ نیچے کی طرف اسی طور سے کھینچیں جیسے
اوپر بیان کر چکے ہیں خصوصاً پاؤں کو اُسی خاص شکل سے کھینچنا بہت ہی مناسب ہے پھر اگر سر ران کا اس تدبیر سے اپنی جگہ میں داخل ہو اور درست
ہو کر بیٹھے مناسب ہے کہ وہ لکڑی جو عمود کی طور پر نصب کی ہے نکال کر دو اور لکڑیاں دو طرف اس لکڑی کے نصب کرکے ہر طرف ایک لکڑی مثل
پشتیبان دروازے کے ہو اور طول ہر ایک کا ایک قدم سے زیادہ ہو اُس کے بعد ان دونوں لکڑیوں پر ایک اور تیسری لکڑی لگائیں تاکہ صورت اس
مجموعہ کی مثل ترکیب خشبہ سلم یعنی چوکھٹ اور بازو وغیرہ اور تینوں لکڑیوں کے اجتماع سے ایک شکل شبیہ اُس حرف کی پیدا ہو جسے یونانی میں ہنطا
کہتے ہیں اسلئے کہ یہ شکل اسی وقت پیدا ہوگی جب تیسری لکڑی بیچ میں دونوں کناروں کے رکھی جائے گی بعد ازاں علیل کو صحیح جانب کی کروٹ
لٹائیں اور جو ران صحیح اور بے جو کم ہے اُسے کھینچیں اُنھیں دونوں پشتیبان کے درمیان میں جو نیچے اُس لکڑی کے ہیں جو مشابہ پشتیبان سلم کے ہے اور
جو ران علیل ہے اسی پشتیبان کے اوپر رہیگی تاکہ سر ران کا پشتیبان کے اوپر سوار رہے لیکن پہلے پشتیبان پر ایک کپڑا لپیٹا ہوا اور خوب پیچیدہ کرکے
بچھا دیں تاکہ لکڑی کی رگڑ اور سختی سے گزند علیل کو نہ پہونچے اور ان کو پھیلنے خواہ گرنے کا صدمہ نہ ہو اُسکے بعد ایک اور لکڑی جسکا عرض معتدل
ہو اور طول اسکا اسقدر کہ ران کے سرے سے کعب تک پہونچ جائے طیار کرکے ساق کے نیچے طول میں رکھیں تاکہ سر ران کا کعب تک اُس لکڑی
کی گرفت میں آجائے اور خوب طرح اُس سے پاؤں کو باندھ دیں اُسکے بعد ران کو کھینچنا شروع کریں خواہ اُس لکڑی سے جو مشابہ دستہ ہاون کے ہے جسکا
استعمال کوبڑ اور حدبہ کے مقام میں لکھا گیا ہے خواہ اسطرح کھینچیں جو ہم نے خاص اپنی ترکیب کشش کی بیان کی ہے لیکن بیان پر مناسب یہ ہے کہ ساق کو
نیچے کی طرف مع اُس ڈنڈے کے جو ران سے کعب تک بندھا ہوا ہے کھینچیں تاکہ سر ران کا اپنے موضع اصلی پر اس بندشدگی کی وجہ سے آجائے ایک اور
بھی قسم درستی کی ہے کہ جس سے ران خود اپنی جگہ پر درست ہو کر بیٹھ جاتا ہے اور لکڑی پر علیل کو کھینچنے کی کچھ حاجت نہیں ہوتی اور وہ قسم تدبیر کی ایسی ہے جسکی
طرح بقراط حکیم بھی کرتا ہے وہ یہ ہے کہ بقراط کہتا ہے کہ علیل کے دونوں ہاتھ کسی تسمے وغیرہ سے باندھیں اور دونوں پاؤں بھی اسکے خوب مضبوط
کسی تسمہ طبعی تسمہ چرمی وغیرہ سے باندھیں مگر یہ کہ پڑا کھیں اور کتین پر نہ ہو ہیجے اور ہر ایک کو بعد بہ نسبت دوسرے ہاتھ پاؤں کے چار انگل سے
زیادہ ہو اور جو ساق اُتری ہوئی ران سے ملی ہے بہ نسبت دوسرے پاؤں کے ساق سے پھیلی ہوئی ہو یعنی چار انگل اُسکا پھیلنا زیادہ ہو اور
اُسکا کم ہو اور زمین سے بقدر دو ذراع کے اونچی ہو اُسکے بعد ایک شخص ماہر اور تجربہ کار جوان قوی علیل کو گردن سے اور زور سے ہو نچائے اُتری

ہوئی ران میں اُس مقام پر جو نہایت موٹا ہے اور وہیں پر ران کا سرا بھی ہے اور علیل کو دفعۃً لٹکا لے اگر یہ حرکت بیمار سے کریگا بہت آسانی سے ران اپنی
اصلی موضع میں درست ہو کر بیٹھ جائیگی اور داخل ہو جائے گی اور یہ ترکیب اور سب ترکیبوں سے اچھی اور آسان ہے اسلیئے کہ اسمیں اور اعمال کی ضرورت
نہیں ہے جو جو باتیں اوپر کی ترکیب میں درکار ہوتی تھیں اس صورت میں کسی کی حاجت نہیں ہے مگر بھی اکثر علاج کرنے والے اس ترکیب کو اچھا نہیں
کر سکتے اور خوب شافی سے اسکا عمل درست اُن سے نہیں ہو سکتا ہے اسلیئے کہ درکھستی اور مہارت کی راہ سے اس ترکیب کو آسان سمجھکر اُس سے باز رہتے
ہیں لیکن اگر ران کی جدائی بطرف خارج کے واقع ہوئی ہو اور باہر کی طرف جدا ہوئی ہو پس مناسب ہے کہ ران ماؤف کو جس طرح کہ ہونے کما ہو دراز کرے
بعد اُسکے طبیب کو چاہیئے کہ بذریعہ بیرم کے خارج سے بطرف داخل کے دفع کرے مگر پہلے بیرم کے سرے کو کسی گدّے وغیرہ میں رکھدیں تاکہ تکلیف اس
جگہ نہ ہو سکے اور بعض لوگ مددگار صحیح اور درست ران کی طرف سے جو ران کہ دوسرے بھی دفع کیا جائے اور تھوڑا تھوڑا مالیدن تاکہ زیادہ دفع نہ ہو جائے
اور اگر خلع بطرف قدام کے ہوا لازم ہے کہ جو ران اُکھڑ گئی ہے اُسی کو کھینچیں اور بعد ازاں ایک مرد قوی زور آور اپنے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کی جڑ کش ران علیل پر
رکھکر اُسے خوب تنگی سے گرفت کرے دوسرے ہاتھ سے اور ہاتھ اس گرفت کے اسفل کی طرف بجانب زانو کے دراز کرے اور اگر خلع بطرف خلف کے ہوا ہو تو اس وقت
بیمار کی ران کو کھینچ کر سیدھا اور دراز کرے بشرطیکہ وہ ران میں صدمہ نہ لوے بعد اسکے وقت چاہیئے کہ وہ ران کسی سخت چیز پر کہ جو بھی ہو جیسا کہ اگر ران بطرف خارج کے اکھڑا ہو اس صورت بھی اسیطرح سے سخت چیز
پر رکھکر دراز کرے جیسے پہنچے صدر اور کوزپشت کے دفع کرنے میں بیان کیا ہے اور پھر لازم ہے کہ عضو علیل کرسی کا کرسی کے تختہ خواہ وہ کا ... وغیرہ پر رکھکر کھینچیں یا ماطات خلاوہ وغیرہ جس سے بندش کرنی منظور ہو
اُنہیں تک پر باندھیں بلکہ ساق پر باندھیں جیسے کہ پہلے بیان کر چکے ہیں اور مناسب ہے کہ استعمال کریں یعنی خاک ... دہنے اور دونوں کا اسی تختہ پر صل ورق اور متصل مقام کے ہو جو متصل نکل گیا ہے
اس سکو جیسا تمام خلع میں کے بیان کرتا تھا جسے سمجھ گیا اور خلع وہ جو کہ کھلی ہی علت ... پہلے ... اسطرح کبھی ورک اتر جاتا ہے جیسے
کتف بھی اسیطرح سے اتر جاتا ہے ایسے وقت میں لازم ہے کہ داغ دینے کا استعمال کریں جسطرح ہم نے مقام خاص میں بیان کیا ہے **خلع رکبہ** کا رکبہ
یعنی زانو بہت جلد اُتر جاتا ہے اور کبھی بدون سبب قوی کے بھی اتر جاتا ہے اور کبھی جلد چلنے سے بھی خواہ تھوڑے سے پھسلنے سے بھی اتر جاتا ہے۔
جیسے کہ بھی اکثر بلا سبب اتر جاتا ہے بدون انگڑائی لینے کے اور کبھی زانو ہر طرف سے اتر جاتا ہے سوائے آگے کے جانب کے بسبب فلکہ یعنی چپنی کے اور
اُسکے صادق ہونے کے علاج یہ ہے کہ بیمار کو کسی کرسی وغیرہ پر بٹھا کر قریب میں کے دونوں پاؤں اُسکے تھوڑے سے اُٹھائیں اور بلند کریں بعد ازان
اسکے دونوں ہاتھ اوپر کی طرف اور نیچے کی طرف اٹھائیں اور دراز کریں اور خوب قوت سے کھینچیں اور درست کریں الا مفصل رکبہ کو اپنی اصلی حالت کی طرف
سے پھیر سے جا اور تمام کے خلع میں بحکم کلی بیان کیا ہے اور بعد ازان اُسپر بند فرش کریں **رفقہ کا خلع** اور یہی زانو کا ڈبہ ہے جب اسمیں انخلاع عارض
ہوتا ہے واجب ہے کہ پاؤں کو دراز کرکے فلکہ کو اپنی جگہ پر پھیلائیں اُسکے بعد زانو کے شکم کو خرقہ وغیرہ سے بھردیں جو دو ہری ہونے سے منع کریں اور
اسپر جبیرے اور لکڑیاں جو مانع میلان کو جہت میل میں درست کرکے باندھ دیں جب خوب درست و راستوار ہی سے اپنی جگہ پر ٹھہر جائے اور اپنی
جگہ کو خوب گرفت کرے پھر زانو کو جلدی دوہرا نہ چاہیئے بلکہ تھوڑا تھوڑا بہت ملائن بعد اسمیں خم دینا لازم ہے تاکہ ناگوار نہ ہو اور ایسا نہ ہو کہ دوبارہ
سے پھر اکھڑ جائے **پاشنہ پا کا جوڑ کعب کے نزدیک کا اتر جانا** کبھی کعب کا یعنی پاؤں کا بھی اکھڑ جاتا ہے اس وقت تقویت کھینچنے کی حاجت ہوتی ہے
اور علاج شدید اور سخت کی حاجت ہوتی ہے اور بقوت ملانا پڑتا ہے تب جا کر وہ اپنی جگہ پر عود کرتا ہے پھر جب عود کر آئے چلنے پھرنے کو بالکل ترک
کر دینا چاہیئے اور چالیس روز تک صاحب فراش ہو کر بیٹھنا چاہیئے تاکہ پھر دوبارہ اکھڑ نہ جائے اور اگر تھوڑا سا زائل ہوا ہے اُسکے واسطے تھوڑی سی کوشش
کافی ہوتی ہے اور اسکے بعد اپنی جگہ پر رد کرنا چاہیئے اور اگر تمام و کمال جدا ہو جائے اور اکھڑ جائے پس واجب ہے کہ اگر شدت ہو اور حرکت کو سہل کرنا ہو اور
سطح کو بخوبی نہ ہو کر اپنی جگہ پر واپس آئے جیسے حکمائے اوائل نے کہا ہے اسیطرح پر تدبیر کریں اُن کی تدبیر یہ ہے کہ تھوڑا سا پھیلا ہے پیچ کے بل زمین پر

دراز ہو جائیں اور تکیہ لگائیں اُسپر جو درمیان دونوں رانوں کے اور دونوں کے ہو اور وہ تکیہ بہت طولانی ہو اور زیادہ گرسھا ہوا ہو تاکہ اُسکے بدن کو بدون
آڑ لگنے کے حرکت اور جنبش نہو اور جس وقت اُسکا پاؤں کھینچا جائے یہ تکیہ جسم کو ہٹنے سے روکے اور چاہیئے کہ اُس تکیہ پر اعتماد قبل از تھنچائے علیل کے
کریں اور کوئی بڑی لکڑی جیسے اوپر بیان ہو چکی ہے موجود ہو یعنی جسکے وسط میں دوسری لکڑی لگائی ہوئی ہوتی ہو جو اُسپر عمود کی طرح لگی اور تکیہ سے
لگی ہوتی ہے پس چاہیئے کہ اسی لکڑی پر کشش واقع ہو اور مناسب ہے اور کوئی مددگار رہے جو ران کو مضبوطی سے گرفت کرے اور کھینچے اور تیسرا اور
ایک مددگار رہے جو پاؤں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے کھینچے خواہ کسی تسمہ وغیرہ میں باندھکر خلاف مددگار اول کے جہت کھینچے اور طبیب اپنا ہاتھ
سے اُس اُکھڑے ہوئے مقام کو برابر کرے اور ایک معین اور ہو جو دوسرے پاؤں کو نیچے سے گرفت کئے رہے اور بعد درست کرنے اور بٹھانے کے
بہت مستحکم پٹی وغیرہ سے بندش کریں اور بعض پٹیوں کی رسائی پشت قدم کی ہڈیوں تک ہونی چاہیئے اور بعض کی کعب تک اور انھیں دونوں مقام پر
اُن کی بندش کر دینی لازم ہے اور جو ہمہ پاشنہ پا پر واقع ہو عدش کے وقت اُسے بچانا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ اُسپر سخت بندش ہو اور کسی پٹی کے نیچے دب
بٹھہ جائے اور عضو عظیم پیدا ہو گا اور چالیس دنوں تک بیمار کو چلنے سے منع کرنا ضرور ہے اور اس زمانہ میں شب کو بھی چلنے پھرنے سے ممانعت ضرور
ہے کہ اسلئے کہ اگر یہ لوگ قبل صحت تام کے چلیں پھریں گے اچھی طرح سے عضو درست نہو گا اور علاج میں فساد پیدا ہو گا۔ اگر ہڈی پاشنہ پا کی
بوجہ کودنے خواہ اُچکنے کے زائل ہو اور یہ بات اکثر عارض ہوتی ہے اور اس ہڈی کے اتر جانے سے ورم گرم عارض ہو لازم ہے کہ اس عضو کو سطرح
درست کریں کہ مریض کو منہ کے بھل لٹا کر اور عضو ماؤف کو کھینچیں اور برابر کریں اور جو طلاءات اورام میں تسکین پیدا کرنے میں انکا استعمال کریں اور
استوار اور مضبوط پٹیوں سے بندش کریں اور آرام اور سکون مریض کو زیادہ دیں اور جب تک عضو علیل بخوبی درست نہو جائے کسی قسم کی حرکت
جسم پر مریض کے واقع نہ ہونے پائے اور کعب کو خوب طرح سے باندھ دیں اور انگلیوں تک بندش کریں مگر پاشنہ کھلا رہے قدم کی ہڈیوں کا اکھڑنا
اسکی تدبیر بھی قریب شانہ کی ہڈیوں کے اتر جانے کے ہے اور کبھی اسکی درستی میں فقط اسیقدر تدبیر کافی ہوتی ہے کہ طبیب خواہ جراح اپنے قدم سے اُن کو
دبادے اور بیچ میں کپڑا حائل کرے پس اسیطرح پامال کرے تا اینکہ درست ہو جائے بعد درست کرنے کے ضماد کریں اور بندش استواری کر دیں
جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے واللہ اعلم دوسرا مقالہ کلیہ کسر کے یعنی ٹوٹ جانے اعضا کے بیان میں بیان عام ٹوٹ جانے کا کسر اُس تفرق اتصال
خاص کو کہتے ہیں جو ہڈیوں میں پیدا ہو اور کبھی شکست استخوان کئی مقامات میں جدا جدا واقع ہوتی ہے اگر چھوٹی چھوٹی کریں ہو جائیں کسر کے ہڈی کی ہو جائیں
اُسے رض کہتے ہیں اور کبھی کبھی تفرق نہیں واقع ہوتا اور جو کسر میں تفرق واقع نہیں ہوتا اُس کی بھی دو قسمیں ہیں کبھی برابر ہوتا ہے اور کبھی شعب اور مختلف ہوتا
ہے اور کسر مستوی کبھی عرض میں واقع ہوتا ہے اور کبھی طول میں اور عرض میں جو واقع ہوتا ہے وہ بھی کھلا ہوا ہوتا ہے اور کبھی کھلا ہوا نہیں ہوتا ہے طول میں جو کسر
واقع ہو اُسکو صدع کہتے ہیں اور قسم اُس کسر کو کہتے ہیں جو بخوبی ظاہر نہ ہو ایک قسم کے مصنفان کسر کے بہت سے نام جداگانہ تجویز کئے ہیں پس جو کسر عظیم ہو
اور عرض اور عمق میں دور تک پہونچا ہوا ہے بجلی اور صرئی کہتے ہیں اور جو طول میں فقط دور تک پہونچے اُسے شلب کہتے ہیں اور جو کسر طول میں پیدا ہو اور
اُس میں انحراف بھی کسیقدر ہو اُسے ہلالی اور قصوری کہتے ہیں اور جس کسر میں ہڈی کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جائیں اُسے سویقی اور جریشی اور
جوزی کہتے ہیں جب کسی ہڈی میں انکسار پورا پیدا ہو پھر دونوں ہڈیوں میں ویسے محاذات جو اتصال طبعی کو باقی رکھے نہیں رہ سکتی بلکہ وہ دونوں ہڈیاں باہم مس
جدا اور ایک سمت ہو جائیں گی اور اُن میں محاذات مذکورہ باقی نہ رہیگی اور اسی زوال اور جدائی کی وجہ سے جو گوشت اور حجاب اس ہڈی کو محیط ہیں اُن میں
ایک کی خشونت ضرور پیدا ہوتی ہے اس خلش کی وجہ سے درد پیدا ہوتا ہے اور لامحالہ اس درد کے ورم ہوتا ہے پھر اگر جدائی اور فصل ضرور ہو اور اسمیں کوئی
شظیہ یعنی نوک وغیرہ پیدا نہ ہو اسوقت عضو کا پلٹ جانا اپنی وضع طبعی پر چنداں دشوار نہیں ہوتا بلکہ آسان ہوتا ہے اگر کوئی عضو ٹوٹ جانے کے بعد

بطرف ظاہر اور خارج جسم کے جھک جائے یہ بہت اچھا ہے بہ نسبت اسکے کہ اندر کی طرف مائل ہو جائے چنانچہ بقراط کا یہی قول ہے اور وجہ خیریت کی پہلی صورت میں یہ ہے
کہ اندر کی طرف میلان کرنے سے عصب کے زیادہ منفصل ہوتا ہے اور اسی وجہ سے ایذا اور الم اندر والے کے میلان میں زیادہ ہوتی ہے اگر کسی قسم کا کسر کسی جوڑ کے
قریب واقع ہوتا ہے جو اجزا یعنی رگ کی چیزیں اور حروف یعنی باریکی اور بار وغیرہ عظام کے ہوتے ہیں جنہیں جوڑ کے سرے در آتے ہیں اور جو گڑھے
جوڑ پر ہوتے ہیں جن میں مہرے اور کنارے جوڑ کی بچاؤ ہوتی ہیں وہ سب پس جاتے ہیں اور سب میں کسر واقع ہوتا ہے اور جوڑ مستعد انخلاع اور اتر جانے کے
ہو جاتا ہے اور جب کسر کسی جوڑ کے قریب واقع ہو اور پھر درست ہو جائے اور جڑ جائے تاہم دشواری حرکت بر طرف نہیں ہوتی بسبب اس صلابت اور سختی
کے جو بعد درستی کے پیدا ہوتی ہے اور نسبت اس کپی کے جو بعد وصل کے پیدا ہوتی ہے پھر اس جوڑ کے کھینچنے کی بقدر ضرورت ہوتی ہے تاکہ نرم ہو جائے
سب سے زیادہ سخت اور دشوار وہی شکست ہے جو قریب چھوٹی ہڈیوں کے جوڑ کے واقع ہوتی ہے اور اسی طرح اگر جوڑ اصل خلقت میں تنگ ہوا سکے انکسار
میں بھی ایسی ہی وقت اور دشواری واقع ہوتی ہے جیسے مفصل کعب کا اور زیادہ دشواری درستی اور التحام میں اسی کسر کی ہوتی ہے جو بشکل تدویر واقع
ہوا ہو سکے بعد جو کج اور مائل ہو کہ وہ بھی پیچیدہ تو ہو جاتا ہے لیکن بہت دنوں تک ایک بندش خوبصورت اور درست کی حاجت ہوتی ہے جو بشکل عجیب ہو اور
یہ بندش بہت دنوں تک مستور جب چلی جائے اس وقت اسکی درستی اور جوڑ جانے کی صورت پیدا ہوتی ہے اور اسطرح بہت دنوں تک غذائیں اور ادویہ
ایسے شخص کو دینی پڑتی ہیں جنکا بیان ہم آئندہ سطور میں کرتے ہیں تب کہیں نوبت جوڑنے کی آتی ہے بدترین شکست استخوان کی وہی ہے جو بطرف
اندر کے ٹوٹ کر جھک جائے اور باہر کی طرف مائل نہ ہو جیسا ہم نے مقولہ بقراط میں ذکر کیا ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ مغز استخوان کا قطع ہو جانا مہلک ہے اس
بات کے کچھ معنی منفصل ہماری سمجھ میں نہیں آتے اسلئے کہ مغز ہڈی کا ایسی چیز ہے کہ پھیلی ہوئی اور نرم با لزوجت وہ کسطرح قطع نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ بعض اقسام
کی شکست میں اعراض جراحت کے بھی عارض ہوتے ہیں اور نزف دم یعنی خون کا جاری ہونا اور ورم اور رض یعنی پس جانا اس گوشت کا جو قریب عضو
شکستہ کے ہے ایسا عارض ہوتا ہے کہ اگر اسکی تدبیر ایسی جو مانع عفونت ہو نہ کی جائے اور پچھنے وغیرہ سے وہ خون نکالا نہ جائے اس سے آکلہ اور سڑ جانا
عضو کا پیدا ہو بڑے آدمی اور سن رسیدہ کے بدن کا موضع کسر بذریعہ درد کے اور نیز بذریعہ واقع ہونے اسی چیز کے جس میں کسر پیدا کیا ہے کسی
مقام خاص پر پہچانا جاتا ہے اور ہاتھ کے چھونے سے بھی پہچان لیا جاتا ہے اور چھوٹے لڑکے بے زبان کے بدن میں شکست اور کسر کے مقام کی شناخت
اس طرح ہوتی ہے کہ اس مقام میں درد اور ورم اور سرخی نمودار ہوتی ہے **احکام انجبار اور ضد انجبار کے** احکام انجبار کے معنی درست ہونا شکست کا
اور ضد انجبار کی یہ ہے کہ جوڑے نہ ہو جو ہڈی ٹوٹ جائے اور بعد ٹوٹ جانے کے اپنی وضع اصلی کی طرف اسے درست کر کے پھر لائیں لڑکوں میں خواہ جن کا سن
قریب سن طفولیت کے ہے ممکن ہے کہ پھر از سر نو وہ ہڈی جوڑ جائے اسلئے کہ ایسے سن میں ابھی قوت اولی یعنی وہ قوت جو اصل خلقت میں تولید اور تشکیل اعضا
کی صانع بیچون نے پیدا فرمائی ہے باقی ہوتی ہے اور چونکہ اس قوت کا اثر تخلیق اور تشکیل ہے لہذا اس سن میں ہڈی اسطرح جوڑ جاتی ہے کہ جو اجزا آپس میں
پیوند ہوتے ہیں اسکا وصل اور پیوند از قسم اسی ہڈی کے پیدا کر دیتا ہے اور بعد اس سن کے ایسی خوبی اور درستی سے ہڈی نہیں جوڑتی ہے کہ ایک
ذات ہو جائے بلکہ بیچ میں ایک لعاب غضروفی ایسا پیدا ہوتا ہے جس کی لزوجت اور چسپیدگی کی وجہ سے شکستہ ہڈی جوڑ جاتی ہے جیسے قلعی گر
قلعی وغیرہ سے ٹوٹے تانبے کو جوڑ دیتے ہیں اور بعد جوڑ جانے کے مآل دونوں کا ایک ہی ہوتا ہے البتہ اسقدر فرق ضرور ہے کہ جو اصلی جوڑ اور مصنوعی
میں ہے سب سے زیادہ عضد کی ہڈی ایسی ہے جو انجبار کرنا قابل ہے اسکے بعد ساعد کے ہڈی اور چنبر گردن کی اور ترقوہ اگر اندر کی طرف ٹوٹ جائے
اسکا علاج دشوار ہو جاتا ہے اور بہت قبیح اور بدنما ہی کسر ہے جو زمین میں پنجے کی طرف ہو اور دلیل وہی ہے جو ضلع میں مذکور ہوئی ہے ران
اور ساق کا حال یہ ہے کہ اسکا کسر آسان ہے اور چنداں دشواری انکے ٹوٹنے میں نہیں ہوتی ہے اسلئے کہ ران اور ساق ٹوٹ جانے سے ان کا

انبساط موثر نہیں ہوتا اعضائے بدن کا حال مدت انجبار اور درست ہونے میں مختلف ہے کوئی بہت دیر میں درست ہوتا ہے اور کوئی جلد درست ہوتا ہے مثلاً ناک تین دن میں درست ہوتی ہے اور پسلی بیس دن میں اور ذراع باجو قریب اس کے نرمی اور سختی میں ہو وہ تیس دن میں یا چالیس دن میں جڑتی ہے اور ران پچاس دن میں اور کبھی مدت زیادہ کھینچتی ہے کہ تین مہینے خواہ چار پانچ مہینے تک ان میں وصل پیدا ہوتا ہے جوڑنے کی تدبیر میں اگر خطا ہو جانے کی وجہ سے کوئی عضو شکستہ اگر باطن کی طرف مائل ہو تو امر بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ بطرف پشت کے مائل اور جھکا ہوا اسکا ثقیل جانب میں ہو جو سبب ایسے ہیں کہ اسکی جہت سے اکثر ان شکستہ درست نہیں ہوتے منجملہ ان کے ایک سبب یہ ہے کہ بکثرت نطولات کا استعمال کیا جائے یا بکثرت پٹی وغیرہ کھولا کریں اور پھر بار بار باندھا کریں خواہ قبل بخوبی جوڑنے کے حرکت کرے یا خون بہت کم پیدا ہو یا خون لزج اور چسپیدہ پیدا نہ ہو اور اسی جہت سے صفراوی مزاج اور ناتوین کی ہڈی دیر میں جڑتی ہے جوڑ جانے پر دلیل ایک یہی ہے کہ خون ایسا برآمد ہوا اور بقدر کم برآمد ہو جیسے طبیعت نے کوئی فضلہ دفع کیا بوجہ کثرت اس چیز کے جسے کسر اور ٹوٹ جانا مستلزم ہے قواعد کلیہ جبر اور ربط کے جبر کا قاعدہ کلیہ یہی ہے کہ عضو شکستہ کو بمقدار مناسب کھینچیں اور دراز کریں اسلئے کہ اگر زیادہ مقدار مناسب سے کھینچیں گے تشنج پیدا ہوگا اور اسی وجہ سے حمیات پیدا ہوتے ہیں اور کبھی اسی وجہ سے استرخا بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ بات زیادہ کشش ان ابدان میں جو رطب ہیں ضرر بہت کم پیدا کرتی ہے اسلئے کہ جو ابدان مرطوب ہیں کشش کی قبول کی استعداد ان میں زیادہ ہے اور اگر زیادہ نہ کھینچیں بلکہ مقدار مناسب سے کم کھینچیں اس سے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ بخوبی درست نہ ہوگا اور اچھی طرح نظم اور سلسلہ درست نہ ہوگا یہ ضرر کم کھینچنے کا خلع اور کسر میں برابر ہے اور جب جہ مناسب پر بقدر ضرورت کشش کریں دونوں ہڈیوں کے برابر اور سیدھے ہو جانے کی تدبیر کریں گے اور پٹی اور گدی اور بندش کی چیزیں جیسے چاہئیں اسی اسلوب پر سب درست رکھیں گے اور فادہ وغیرہ بذریعہ جبائر کے اور جبائر کو بذریعہ رباطات کے اونچا اور بلند کریں واجب ہے کہ ٹوٹے عضو کی تسکین بقدر امکان کریں یعنی اسے اپنی جگہ سے جنبش نہ ہونے پائے ہاں اگر کبھی بقدر تحمل کے کسی قسم کی حرکت پیدا ہو جائے اور کوئی آفت خواہ ورم موجود نہ ہو اسکا مضائقہ نہیں ہے بلکہ بہت مناسب ہے کہ تھوڑی تھوڑی حرکت بھی دیتے رہیں تاکہ طبیعت عضو کی باطل نہ ہو جائے اور واجب ہے کہ بروقت کھینچنے اور باندھنے کے درد شدید پیدا کیا جائے خواہ کسر کے واسطے بندش ہو یا خلع کی درستی کے واسطے ہو اور اکثر زیادہ سخت بندش اور دیر میں کھولنے اور اس کی نگاہداشت میں کمی کرنے سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ اس عضو مشدود کی قوت باطل ہو جاتی ہے اور گویا اسکی حیات خاص فنا ہو جاتی ہے اور متعفن ہو جاتا ہے اور احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ اس عضو کو کاٹ ڈالیں غرض جبر سے اکثر یہی ہوتی ہے کہ دشبند حاصل ہو جس میں یہ وصف نہیں ہے جیسے سر کی ہڈیاں کہ ان میں نہیں پیدا ہوتا ہے واجب ہے ایسی تدبیر کریں کہ خشک اور تھوڑی مقدار پیدا نہ ہو اور زیادہ غلیظ بھی نہ ہو یعنی جسقدر غلیظ محتاج الیہ اور ضروری ہے اس سے زیادہ غلیظ بھی نہ ہونا چاہئے اور یہ بات معلوم ہے کہ بڑا ہونا اسکا بحسب عضو مکسور کے مختلف ہوتا ہے اور جتنے مقدار ٹوٹے ہوئے عضو کی بندگی اور کوچکی کی ہو آئندہ جو تفصیل لکھی جاتی ہے اس سے بھی اکثر جزئیات اسکے دریافت ہو جائیں گے اور معلوم ہو جائیگا کہ کس جگہ کیا کرنا چاہئے اور یہ بات اس جگہ سے دریافت ہوگی جہاں غذا دینے کا ہم ذکر کرینگے اور جہاں پر بندش کا ذکر ہم کرینگے وہاں سے بھی دریافت ہو جائے گا جس وقت لعاب پیدا ہونے لگے واجب ہے کہ حرکات تعب انگیز قطعاً ترک کر دیں اور جماع اور غضب اور عریاں رہنے کو بھی ترک کریں اس سے خون رقیق ہو جاتا ہے اور مقام گرم میں نہ ٹھہرے اور سرد مقام میں ٹھہرنا اختیار کرے اور ضمادات قوی جو زیادہ قابض ہیں اور ان میں حرارت بھی بقدر ہے اور تفتیح بھی ہے ان سے اعانت کرے پس ضمادات میں اہمال اور جوز السرو اور کثیرا اور دوسری قابض دخل کریں کہ کسی ٹوٹی ہوئی ہڈی میں یہ بات پیدا ہو کہ وہ کسیطرح نہ جوڑ سکے اور جبر منعقد یا سمین پیدا نہ ہو اسکی اصلاح میں بھی تدبیر چھیلنے کی کرنی چاہیے جو فرع میں بیان ہو چکی ہے

یعنی وہ قروح جو بدن پھیلنے کے اچھے نہیں ہوتے ہیں اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ سے اسقدر مالش کریں کہ جو زردی جسے بری یا سبز بھی ہوتی ہے اور وہ ضعیف
بھی وہ دور ہوجائے گو یا وہ رطوبت لزجہ ایسی ہوتی ہے کہ معلوم نہیں ہوتی اور جب لزوجت دفع ہوجائے اور جگہ ٹوٹی ہوئی پاک صاف ہوگی خون جدید
اور اچھا اس مقام سے آئیگا اور اسپر لعاب سا پیدا ہو کر شبنم کے مانند پیدا ہوگی اور پھر گرفت قوی ہوگی اور اکثر ہڈی کا رنگ اور اس سے پوست پوست
کی شکل پر چھلکون کا دفع ہونا پھیلنے کی ضرورت کا محتاج ہوتا ہے اور ایسی ٹوٹی ہوئی جگہ میں جبائر کا استعمال ہرگز جائز نہیں ہے اور اگر ضرور ہو اور بدون
جبائر کے چارہ نہو فقط ایک بار جبیرہ پر اقتصار کرینگے اگر ہمراہ کسر کے جراحت بھی مجتمع ہو اگر پہلے جراحت کو اچھا کرکے پھر جبر کی تدبیر کریں یہ بات بھی
نہیں ہے اسلیے کہ ہڈی سخت ہوجاتی ہے اور بعد سختی کے پھر بہت دشواری سے جڑتی ہے اور زیادہ کھینچنے اور دراز کرنے کی ضرورت ہوگی اور
بہت سے احوال عظیم اور کیفیات خطرانگیز پیدا ہونگے اور با اینہمہ جسوقت ہمراہ زخم کے درد اور ورم پیدا ہوگا اسمین اور بھی خطرہ عظیم کا احتمال
ہے اگر عضو ٹیڑھا ہوجائے وہ بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ خطرہ عظیم پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ایسی شکستگی میں زیادہ مبالغہ نکیا جائے اور اگر ہمراہ کسر کے زخم بھی ہو اور اسمین
اور بھی خطرہ ہو عضو کے سڑجانیکا لہذا واجب ہے کہ مقام شکست میں پچھنے لگائیں تاکہ جو خون مقام ماؤف پر سے نکلجائے اور اگر خون جاری رہیگا عضو کی قوت ساقط ہونیکا خوف ہوگا اور اگر خون
جاری ہو بعد نشتر جانیکے فوراً حبس کرنا چاہیے کیونکہ خون نکلنے سے اور آفت جسپر کی محتاج اُسکی طرف کرتی ہے کہ علاج واجب ہے اگر کریگی تو فساد واقع ہوگا پس اسہال اور لطیف غذا
کرتے ہیں کبھی بندش کے سبب سے ایک قسم کی کھجلی پیدا ہوتی ہے کہ محتاج بندش کی کھول ڈالنے کی ہوتی ہے خواہ اُسکی حاجت ہوتی ہے کہ آب
گرم سے نطول کریں تاکہ رطوبات کی تحلیل ہوجائے اور بقراط کی رائے یہ ہے کہ علیل ہر وقت اس کام کرنے کے تھوڑی سی خربق چوس لیا کرے اور
غرض اسکی یہ ہے کہ جس شخص کے بدن کا ٹوٹا ہوا عضو درست کیا جاتا ہے اگر بروقت جبر کے خربق کو چوس لیگا جاذب مواد اندر کی طرف ہوگا اور
جالینوس خربق کے استعمال کو جائز نہیں رکھتا ہے بلکہ غاریقون پینے کو تجویز کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ایسی ہی ضرورت شدید ہو تو سکنجبین جسمیں کسی قدر
اثر خربق کا دخل کیا گیا ہو پلانی چاہیے میں کہتا ہوں اگرچہ جواز استعمال خربق کا مخصوص بزمانہ بقراط تھا اور جالینوس کے زمانہ میں وہ کیفیت قوی
اور مزاج کی بدل گئی اور اس جہت سے جالینوس نا جائز کرتا ہے تو ایسا کسقدر فاصلہ زمانہ بقراط اور جالینوس میں تھا کہ بمقام تعجب ہے کہ ایسے تھوڑے زمانہ
میں اسقدر اختلاف کیونکر پیدا ہوا مترجم کہتا ہے غرض شیخ کی یہ ہے کہ دونوں تجویزوں میں ایک کی تجویز ضرور غلط ہے خواہ بقراط کی رائے
غلط ہو یا جالینوس کی اور جو لوگ دونوں تجویزوں کو بلحاظ اختلاف زمانہ کے صحیح تجویز کرتے ہیں اُن پر شیخ کا یہ اعتراض قوی ہے کہ ایسا کسقدر
فاصلہ زمانہ بقراط اور جالینوس میں تھا جسمیں یہ اختلاف جائز ہو اقول جب کسی ہڈی کو درست کریں اُسکے بعد درد اور قلق پیدا ہوا اُسوقت رائے صائب
یہ ہے کہ اسکی تنگی کی تدبیر کو ترک کریں اور جسقدر درست کرچکے ہوں اُسے بھی الگ کر ڈالیں کیونکہ اکثر مریض درد سے نجات اور آرام پاتا ہے فقط اسی تدبیر اور تھوڑے سے
اور جلد سے اُسے تسکین ملجاتی ہے طول میں جو کسر ہے اُسکے واسطے فقط یہی تدبیر کافی ہے کہ خوب مضبوط بندش کریں اور بہت سخت اور شدید بندش بہ نسبت
اور تمام کسر کے اسمین درکار ہے اور عضو شکستہ کو اندر کی طرف دبانا چاہیے اور جو شکست عرض میں واقع ہوئی ہے اُس کی درستی میں لازم
ہے کہ دونوں ٹکڑیاں بہت سیدھی کیجائیں اور جہانتک ممکن ہو رعایت وضع اجزائے سلیم کے کرنی چاہیے یعنی جو اعضا اپنی اپنی جگہ پر درست
ٹھہرے ہوئے ہیں جسطرح کی وضع انکی ہے اسیطرح اس ٹوٹی ہوئی ہڈی کو بھی درست کرکے رکھنا چاہیے اور یہ بھی دیکھیں کہ یہ استخوان شکستہ کسی
اور ہڈی کے محاذی اور سامنے واقع ہے یا نہیں اگر ہو تو اسی کی وضع اور محاذات پر اسے بھی رکھیں اور درست کریں اور اُسکے درمیان میں اور
بھی بہت سی چیزوں پر نظر کرنی چاہیے ازانجملہ شظایا یعنی نوکیں اور سرے ہڈیوں کے اور زوائد یعنی زیادتی جو ایک ہڈی کو دوسری کے بہ نسبت
ہوتی ہے اور ازانجملہ ثلم یعنی سوراخ جو ہڈی کے بھی ہیں شظایا کا حال یہ ہے کہ اگر بخوبی درست اپنی جگہ پر بیٹھیں گے درمیان ہڈی کے اور اُسکی درستی کے

مانع ہون گے ورنہ یہی نوکین ٹوٹ جائینگی دونون باہم پر استخوان کے ٹھہرینگی یعنی بیچ مین دونون سرون کے آجائینگے اور اسکے سبب سے ایک
سرا دوسرے سرے سے کبھی مل نہین سکیگا اور اگر شظایا اپنی جگہ سے ہٹ جائینگے ایک گڑھا ایسا پڑیگا جسمین ہمیشہ صدید مجتمع ہوتا رہیگا اور اس
صدید اور ریم سے یہ قباحت پیدا ہوگی کہ خود شظایا بھی متعفن ہونگے اور عضو مائوف مین عفونت پیدا ہوجائیگی پھر چسپیدہ ہونا ہڈی کا بھی مضبوط
اور استوار نہوگا اسلیئے کہ استواری اسیوقت پیدا ہوتی ہے جب نوکین اور زوائد سبکے سب اپنے اپنے مقام خاص مین درست بیٹھین اور وہ مقامات
اُسی مین جا ان کے سامنے دوسرے استخوان مین بنے ہوئے ہین اور جب اپنے اپنے گھرون مین یہ چیزین درست ہوکر نہ بیٹھینگی ضرور ہے کہ وصل اور
جوڑ مین استواری نہ پیدا ہوگی لہذا واجب ہے کہ بروقت جبر اور درستی کے خوب زور سے بذریعہ ہاتھ یا رسیون خواہ بذریعہ اور آلات کے کھینچین
اور جہان تک عضو شکستہ کھینچنے سے دراز ہوسکے اُسیقدر اُسے کھینچکر پھر ہر ایک نوک اور زیادتی کو اپنے اپنے گھرون مین درست بٹھائین جب یہ
تدبیر پوری اُترے گی دونون حصے ہڈی کے جو ٹوٹے ہوئے ہین وہ اپنی اپنی سیدھ مین آجائینگی اور زوائد وغیرہ بھی اپنی جگہ مین پیوست ہوجائینگے
اور جو مقامات محاذی ہر ایک نوک اور زوائد کے تھے وہ بھی ہر ایک سامنے آجائینگے تب جاکر جبر اچھی طرح ہوگا جب اسقدر کھینچکر ہر ایک کو
اُسکے محاذی کر چکین اور خوب یقین ہوجائے کہ اب ہر ایک شے اپنی محاذی ہوچکی ہے آہستہ آہستہ اس کشش کو ڈھیلا کرتے جائین اور جس وضع سے
سامنا ہوا ہے اُسکی محافظت رکھین ایسا نہو کہ داہنے بائین نیچے اوپر ترچھا کرنے پر محاذات اور سامنا باطل ہوجائے اور از سرنو پھر وہی زحمت کرنی
پڑے جب ایسی آہستگی اور ہوشیاری سے ہر ایک چیز اپنی جگہ مین سما جائے اور بیٹھ جائے از سرنو حال ہر ایک درست بیٹھی ہوئی چیز کا ہاتھ سے
دریافت کرنا چاہیئے - اگر کسی جگہ بلندی خواہ اونچا نیچا خلاف حالت صحت کے نظر آئے اُسے از سرنو ہاتھ سے درست کردینا چاہیئے پھر بعد
اسکے پٹی ایسی ضرور باندھنی چاہیئے جو عضو منجبر کی حفاظت سکون پر کرے اور بہت سخت نہو ورنہ زیادہ درد پیدا ہوگا اور نہ زیادہ ڈھیلی اور نرم ہو
ورنہ حرکت سے اور زوال سے عضو شکستہ درست شدہ کو کیا روک سکیگی خیر الامور اوسطہا بہتر یہی ہے کہ سخت اور نرم اور تنگ اور ڈھیلے کے درمیان
مین ہو واجب ہے کہ بندش اُس جگہ جہان جھکاؤ زیادہ ہے پھر اگر کسر تام ہو یعنی پورے دو ٹکڑے ہوگئے ہون ضرور ہے کہ جسطرف جھکاؤ
ہے اُسطرف برابر کردین اور اگر شکست کسیطرف زیادہ ہو اور کسیطرف کم جدھر زیادہ ہو اُدھر بندش بھی زیادہ ہونی چاہیئے اور ٹوٹی ہوئی جگہ
مین کوئی شظیہ یعنی نوک خواہ چھوٹی ہڈی بھی ہو اور اسکے سبب سے درد پیدا ہوتا ہو پہلے اُس کے اصلاح ضرور ہے جسطرح پر ہوسکے اور اگر اس کریج
وغیرہ سے کچھ ایذا اور درد نہین ہوتا ہو پھر اُسے چھیڑنا کچھ ضرور نہین اور اگر اُسکے کھڑ کھڑ بولنے کی آواز سنائی دے امید ہے کہ اُس پر چپکی جھلی خواہ
لعاب وغیرہ جم جائیگی اور درست بیٹھ جائیگی اور اگر کسی طرح کی آواز اُس کریج اور نوک کی سنائی نہ دے اور اُسکی درستی سے بنظر آئی قرینہ کے
خواہ کسی اور قرینہ کے پاس ہو اُسوقت اُسکو بحال خود چھوڑ دینا مناسب نہین ہے بلکہ جو تدبیر مناسب بحال ہو اُس سے درگذر نہ کرنا چاہیئے
اگر بوجہ نوک یا کریج وغیرہ کے گوشت مین خرق اور شگاف پیدا ہو مناسب نہین ہے کہ بطور جہال کے اُس شگاف کو زیادہ بڑھائین مگر جب
ہے کہ دونون سرے ہڈی کے اسقدر درست کھینچین دونون طرف تاکہ مطلق کسی جانب کجی نہو اسواسطے کہ اگر کسی طرف تھوڑی سی بھی کجی ہوگی فساد عظیم
پیدا ہوگا جب دونون سرے خوب سے کھنچ جائینگی اسکی شظیہ یعنی نوک خواہ کریج کی طرف توجہ کرنا چاہیئے کہ اُسے اصلی جگہ پر پھیر لاکر اُسکے بعد بندش
کرنی چاہیئے پھر اگر اس تدبیر سے بھی وہ نوک وغیرہ اپنی جگہ پر درست نہ بیٹھے جب بھی جسقدر گوشت پھٹ گیا ہے اب زیادہ شگاف بڑھانا جائز
نہین ہے بلکہ ایک ٹکڑا نمدے کا لیکر اسمین اتنا بڑا سوراخ کرین کہ شظیہ اُسمین پھنس جائے اور اس ٹکڑے پر ایک ٹکڑا کھال کا چسپیدہ کردے
بشرطیکہ وہ چمڑا نرم ہو اور اُس چمڑے مین بھی سوراخ ویسے ہی کرین جیسے نمدے کے ٹکڑے مین سوراخ بنائے ہین جب نمدہ اور چمڑا درست

پھر چاہئے اُسی میں اس نوک کو پھنسا کر ہلائے اور چیرے دونوں کو بقدر دبائیں کہ ہڈی کھل جائے اور وہ نوک خواہ کرچ ہڈی کی اُس سوراخ میں بخوبی بیٹھ کر پھنس
جائے اور جنبش نہ کر سکے اُسکے بعد باریک آری سے اُسی نوک کو تراش ڈالیں اور یہ آری ایسی باریک اور نازک ہوتی ہے جیسے کنگھی بنانے والے چھوٹی
چھوٹی آری بنانے میں ایسے ہی یہ بھی ہوتی ہے اور کبھی اصل اسی کے شے میں سوراخ پے در پے بذریعہ برمے وغیرہ کے کرتے ہیں جنکا نکالنا منظور ہوتا ہے
یعنی شظیہ خواہ کرچ میں ہڈی کے سوراخ کیے جب اُسکے چند ٹکڑے ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں پھر اُسے نکال ڈالتے ہیں لیکن یہ تدبیر خطرہ اور اندیشہ سے خالی نہیں
ہے کس لیے کہ شاید اس نوک خواہ کرچ کے پہنچنے کوئی عضو کریم اور شریف ہو اگر اُسکو صدمہ برمے کا پہونچا اور اُس میں سوراخ ہو گیا تو کیسی خرابی برپا ہوگی
تاہم یہ تدبیر سوراخ کرنے کی بہت سلیم ہے بہ نسبت اس تدبیر کے جو ہلانے والے آلات سے کرتے ہیں اور ہلا ہلا کر اُس سے نوک خواہ کرچ وغیرہ جدا کرتے
ہیں یا قطع کرتے ہیں کہ اُسکی تکلیف و ایذا کی کچھ حد نہیں ہے کبھی سوراخ کرنے میں بھی ایک ایسی عمدہ تدبیر کرتے ہیں کہ اُسی برمے سے جسقدر سوراخ ہوتا ہے
زائد بقدر حاجت نہیں ہوتا ہے یعنی اُس میں ایک آڑ اور روک ایسی بنی ہوئی ہے کہ بمقدار حجم اور دل ہڈی کہ برمہ کے سوراخ ہو کر پھر وہ برما نیچے نہیں اترتا ہے یہ
تدبیر زیادہ لطیف ہے بہ نسبت آلات منشار یعنی ہلانے اور حرکت دینے والے آلات کے اگرچہ پہلی تدبیر برمے کے ٹکڑے کی لطافت اُس سے زیادہ ہے
لہذا واجب ہے کہ جو لوگ پیشہ جبر کا کرتے ہیں اور جنھیں اس علم میں دستگاہ کامل ہے اُن کے پاس چند اقسام کے برمے وغیرہ تیار اور درست موجود رہیں اور برمے
کی نوک وغیرہ خوب درست ہوئے اور صاف اور زنگ آلودہ نہوں کبھی ٹٹولنے کے ذریعہ سے نوک خواہ کرچ وغیرہ ظاہر نہیں ہوتی لیکن ورم اور صدید
ضرور بہتی رہتی ہے اسوجہ سے استدلال کیا جاتا ہے کہ شظیہ خواہ نوک ضرور ہے اور علاج اس صدید اور ورم کا بذریعہ تجفیف کے کیا جاتا ہے اور انھیں
دواؤں سے خشک اور بند کر دیا جاتا ہے اسکے بعد جو تدبیر مناسب وقت ہوتی ہے وہی کرتے ہیں اگر شظیہ خواہ ٹکڑا ہڈی کا تیز ہو اسطرح پر کہ عضل
میں گڑتا ہو اور بوجہ گڑنے کے درد پیدا کرے اسوقت شگاف زیادہ کرکے تدبیر اُس کے نکالنے کی جسقدر ممکن ہو سکے خواہ آری سے تراشنے کی جسقدر
تراشنا واجب ہو کرنی چاہیے اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی زیادہ پارہ پارہ ہو گئی ہو خواہ زیادہ مقام سے ٹوٹ گئی ہو اور ریزہ ریزہ ہو گئی ہو اُسوقت سب
ٹکڑوں کا نکالنا ضرور ہے اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی پارہ پارہ نہ ہو اور اُسکے کاٹنے خواہ پھاڑنے سے زیادہ جگہ پر صدمہ پہونچتا ہو ایسے وقت
جو مقام زیادہ خندرش اور زیادہ ماؤف ہو گیا ہے اتنی ہی جگہ کی ہڈی کاٹ ڈالی جائے اور باقیماندہ کو چھوڑ دیں کہ اسمیں کچھ زیادہ مضرت
نہیں ہے بلکہ سب ہڈی کے کاٹنے میں البتہ مضرت زیادہ ہے چند وصیتیں مجبر کے واسطے مجبر وہ شخص ہے جو شکستہ وغیرہ کو بندش کرکے درست
کرے ہندوستان میں یہ پیشہ اکثر کمانگر کرتے ہیں الغرض واجب ہے کہ مجبر پہلے نظر کرے کہ جو ہڈی ٹوٹ گئی اُسکا میلان اور اُسکا جھکاؤ کس طرف ہے
اور اس بات کی شناخت مجبر کو اسطرح ہوتی ہے کہ جو طرف میلان اور جھکاؤ کی ہے ادھر حدبہ اور کوزہ سا پیدا ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ جدھر سے میلان
پیدا ہوا ہے اُدھر تحدیب ضرور ہوتی ہے اور جسطرف کو جھکاؤ اور میلان واقع ہوا ہے اُدھر تقعیر اور گڑھا پڑتا ہے اور اکثر اس امر کا احساس اور اُسپر
آگاہی بذریعہ لمس اور ٹٹولنے کے ہوتی ہے دوسری شناخت یہ ہے کہ جس طرف میلان ہے ادھر درد زیادہ ہوتا ہے اور کھٹ کھٹ بولنے کی آواز
بھی اُسطرف زیادہ ہوتی ہے انھیں علامات پر بنا کر کے کارروائی کرے گا ایضاً مجبر پر واجب ہے کہ اپنا ہاتھ مقام شکست پر پھیرے اور ہر وقت
بار بار پھیرتا رہے اور اوپر نیچے دونوں طرف ہاتھ پھیرتا رہے اور بہت نرمی سے اور آہستہ آہستہ نیچے کی طرف ہاتھ پھیرا کرے تاکہ اُسکو کھل جانا
خواہ سرک جانا ہڈی یا کسی اور عضو کا خواہ کسی قسم کی بلندی اور پستی خواہ کسی قسم کا کونا اور سرا رگ وغیرہ کا معلوم ہو جائے تاکہ دوبارہ اُسے
بحال کر بندش کرے اور جو بندش نا مناسب ہو اُس سے اس مقام کو محفوظ رکھے ورنہ تشنج اور درد شدید پیدا ہوگا اور آنکھ کے ذریعہ سے کسی قسم
کی درستی محسوس اور سیدھا پن معلوم ہو اُسپر قناعت نہ ہو جائے اور ایسا نہ جانے کہ اب تدبیر انجام کو پہونچ گئی اور عضو مکسور جڑ گیا اور درست ہو گیا بلکہ

جبتک صحت اور عافیت پوری پیدا ہو اور اُسکے سب آثار ظاہر ہو جائیں ہرگز اطمینان نہ کرے اسلئے کبھی ورم کی وجہ سے بار صحت مخفی رہجاتا ہے اور موضع انکسار میں کا اتحاد بوجہ ورم کے دباؤ کے پیدا ہوتی ہے اور حس بصر اُسوقت خطا کرتی ہے اور قبیح صورت اور کجی ورم کی وجہ سے مخفی ہوجاتی ہے اگر مجبر بنظر تامل اُس عضو مکسور کو دیکھے کہ اگر عضو شکستہ بالکل درست نہیں کرتا ہے بدقوارہ اور بدشکل ہوجاتا ہے اور اگر بالکل درست کرتا ہے تشنج اور حمی سخت پیدا ہوتی ہے پس مناسب یہ ہے کہ اُسے بدشکل رہنے دے اور زیادہ اُسکی درستی کے پیچھے نہ پڑے اور اگر کسی عضو شکستہ کی درستی کرنے میں ہڈی ٹوٹی ہوئی درست ہونے سے باز رہے اور نہ درست ہو اور اپنے اصلی سوراخ وغیرہ میں نہ آئے مجبر کو چاہیئے کہ بہت سختی اور درشتی اُس کے جوڑنے اور درست کرنے میں نہ کرے اور جسطرح ممکن ہو اُسے درست کرنے کے درپے نہ ہو اسلئے کہ اس اہتمام سے اگر بالفرض وہ ہڈی درست بھی ہوگی تاہم مریض میں ایک ایسی آفت عظیم پیدا ہوگی جسکا ضرر نادرستی سے اس ہڈی کی بہت زیادہ ہے اور اس عضو کی بہ نسبت ہڈی کا نادرست رہنا ہزار درجہ بہتر ہے اگر کسی عضو کو اپنی اصلی جگہ پھیرنے اور درست بٹھانے سے درد بہت زیادہ پیدا ہو اور طبیب کو ممکن ہو کہ شکست کی حالت تنگ سے پھیر سکے اسمیں بیمار کے واسطے رفاہ اور راحت زیادہ ہے خصوصاً جن ہڈیوں کے بہت سے عضلے واقع ہیں جیسے ران اور تحت یعنی کاسۂ سر وغیرہ واجب ہے کہ درست ہوجانے پر عضو شکستہ کے سوائے عمل جراحی اور جبر کے اور کسی قسم کی چیزوں سے اعانت کریں اور وہ چیزیں وہی ہیں جو دیر میں درستی پیدا ہونے کی ضد ہیں اور سب کا ذکر خلع کے باب میں ہوچکا اور سب سے زیادہ ... یا الزوجت کا پیدا کرنا معین کامل ہے اور بہت درستی پیدا کرتا ہے **نصبہ مجبور کا بیان** یعنی جس عضو کو درست کریں اُسکے اٹھانے اور اونچا کرنے کا طریقہ کیا ہے جس عضو کو بذریعہ جبر کے درست کرتے ہیں اُسے اسیطرح اُٹھانا اور اونچا کرنا چاہیئے جو اُسکے درست ہونے کے موافق ہو اور درد پیدا نہ کرے اور سب سے بہتر وہی شکل اونچا کرنے کی ہے جو بالطبع اس عضو کی ہے اور جسطرح اپنی حالت صحت میں اُٹھتا اور اونچا ہوتا تھا مثلاً ہاتھ کیواسطے وہ شکل جس سے کہنی کی جڑ میں زاویہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ شکل کلائی کے اونچا کرنے کیواسطے خلقی اور اصلی ہے اور پاؤں کے واسطے دراز کرنے میں جو اونچائی پیدا ہوتی ہے وہ بھی اُسکی خلقی ہے مگر پھر بھی عادت مریض کی اس میں دیکھنی چاہیئے کہ بعض آدمی خوگرفتہ ایسی ریاضات کے ہوتے ہیں کہ اُن کے اعضا کا نشیب فراز غیر طبعی بمنزلہ طبعی کے ہوجاتا ہے جیسے بعض ارباب ریاضت کف پا کو گردن پر رکھتے رکھتے اسقدر مشاق ہوجاتے ہیں کہ دونوں پاؤں گردن پر چڑھا کے ہاتھوں کے بھل زمین پر چلنا انہیں دشوار نہیں ہوتا ہے ایسے آدمیوں کیواسطے پاؤں کو دراز کرنے سے جو نصبہ اور اُٹھانا پیدا ہوتا ہے وہ کبھی مفید نہ ہوگا) اور جسطرح کسی عضو علیل میں لٹکانا برابر اور بشکل مستوی واجب ہوتا ہے اسیطرح جس عضو کی حالت مقتضی اسکی ہے کہ اُسے نہ لٹکائیں لازم ہے کہ اُسکے تکیہ گاہ اور ٹیک کی جگہ کسی برابر شئے پر ہو جو پیچیدہ اور لپٹی ہوئی ہے تاکہ بعض اُس عضو کا معلق اور بعض کو ٹیک لگے یعنی جو عضو شکستہ قابل لٹکانے کے نہیں ہے اُسے ایسی ٹیک الٹے راز وغیرہ لگانی چاہیئے جسمیں خوب ہموار درشت ہے ایسا ڈھیلا تکیہ خواہ ایسی ٹیک لگائیں کہ عضو بخوبی نہ ٹکے ہر عضو شکستہ کے حق میں لٹکانا برا ہے جیسے ہر ایک ٹوٹے ہوئے عضو کیواسطے اُٹھانا اچھا ہے اور مناسب حال ہے جب تک کوئی مانع نہ ہو۔ اگر کسی عضو کو حد واجب سے زیادہ اونچا کریں تاکہ سیدھا معلق رہے خواہ کسی عضو کو حد واجب سے کم اونچا کریں دونوں صورتوں میں عضو مذکور پیچیدہ ہوجائیگا اور اسمیں گرہ پڑ جائے گی اور کبھی اسمیں اسیقدر پیدا ہوگی جسقدر اُٹھانے اور نیچا رہنے میں خطا ہوئی ہے اور جسقدر علاقہ یعنی وہ رسی اور پٹی وغیرہ جسکے ذریعہ سے وہ عضو اُٹھایا گیا اور اُسکے سہارے پر ٹھہرا رہا ہے **رباطات ورزوائد کا بیان** رباطات پٹیاں جن سے بندش کیجاتی ہے اور زوائد گدھیاں جو بندش میں مستعمل ہیں خواہ ٹکڑے اور تانت اور رسی وغیرہ پٹی کے ہمیشہ صاف اور پاکیزہ ہونے

مزید برین اسلئے کہ پتلے کپڑے مین سختی ہوتی ہے اور درد بھی پیدا کرتا ہے اور باریک اور ڈھیلا کپڑا ہونا بہت خوب ہے بہ نسبت گاڑھے اور موٹے کپڑے کے
اور فائدہ اُسکا یہ ہے کہ جو چیز اوپر بطور ضماد کے لگائی جائے خواہ بطور طلا کے مستعمل ہو اُسکا نفوذ باریک دھجی خواہ گدی مین بخوبی ہو جاتا ہے اور
موٹے کپڑے سے یہ بات حاصل نہین ہوگی دوسری یہ ہے کہ باریک کپڑا ہلکا اور سبک بھی ہوتا ہے اور اُسکا بوجھ موضع ماؤف پر زیادہ نہین
پڑتا ہے اور اُس کی نرمی سے خشونت بھی پیدا نہین ہوتی اور بندش کی جگہ موضع صحیح سے کسیقدر تجویز کرنی چاہیے یعنی خاص مقام ماؤف پر فقط
بندش نہ دے کیونکہ ہو سکتی ہے بس لا محالہ اطراف صحیح اور درست مقام ہٹ کر بندش مین داخل کرین کہ اسطور سے بندش کرنی مجبور یعنی عضو
شکستہ کے حق مین زیادہ مفید ہے اور اُسے زوال اور ہٹ جانے سے باز رکھتی ہے اور مضبوطی بھی زیادہ رہتی ہے پھر ایسی بندش مین افراط اور زیادتی
بھی مناسب نہین ہے اسلئے کہ اُس عضو کو تنگ منہ پر کر دے گی اور قابل تغذیہ کے نہ رکھنے کی مراد یہ ہے کہ اگر عضو صحیح زیادہ بندش مین کس جائیگا
چونکہ غذا اسی طرف سے آتی ہے اُسکے آمد کی راہ بند ہو جائے گی لہذا بافراط سختی بندش مین نہ کرنی چاہیے پھر بھی ایسی بندش کرنی جسمین
کسیقدر عضو صحیح بھی داخل رہے عضو علیل کی طرف جو رطوبت گرتی ہے اُسے بھی نچوڑ ڈالتا ہے اور کسیقدر روکتا بھی ہے چوڑی پٹی بہتر
ہے بہ نسبت پتلی پٹی کے اسلئے کہ چوڑی پٹی مین گرفت زیادہ ہے اور جسقدر ضرورت ہو اُسے پھیلا سکتے ہین اور جتنا چاہین سمیٹ لین۔ لیکن
چوڑائی اُسکی اسیقدر مناسب ہے جسقدر عضو شکستہ مین گنجائش ہو مثلاً سینہ مین جسقدر چوڑی پٹی کی گنجائش ہے اُتنی ہاتھ کی بندش مین کہان
ہے اور جو عضو زیادہ چوڑا نہین ہے اُسمین چوڑی پٹی کیونکر درست بندھے گی بلکہ ایسے عضو مین اگر چوڑی پٹی کا استعمال کرینگے اچھی طرح کا انتظام
درست نہ ہوگا اور نہ گرفت بخوبی ہو سکے گی اور جو خوبصورتی بعد بندش کے عضو مذکور مین آنی چاہیے ہرگز چوڑی پٹی سے نہ آئے گی بلکہ ایک
شکل قبیح اور بدنما پیدا ہوگی اسیواسطے واجب ہے کہ ایسے اعضا کے واسطے تین اُنگل سے زیادہ چوڑی پٹی اور حد سے زیادہ چار اُنگل کی نہو
اور یہ حکم زند یعنی کنارہ کلائی کا جو متصل کف دست کے ہے اور ترقوہ یعنی چنبر گردن وغیرہ مین جاری ہے کہ اگر ان اعضا مین بندش بہ نرمی نہوگی
ممکن نہ ہوگا کہ بندش کرین اسلئے کہ ترقوہ مین گنجائش عریض باطلی نہین لیکن ایسے اعضا جنمین رباط عریض کی گنجائش نہ ہو انمین بہت سے پیچ اور
بہت پھیرے درکار ہین اور زیادہ لپیٹنا تاکہ مقام چوڑی پٹی کے ہو جائے گا اور وہی مطلب حاصل ہوگا اور جو لفافہ لپیٹنے مین بکار آمد ہوتا
ہے اُسکا عرض فقط تین اُنگل کا اور طول اُنکا تین ہاتھ کا ہونا چاہیے رفائد یعنی گدیان جو پٹی کے نیچے رکھی جاتی ہین کبھی اُن کے رکھنے
سے غرض یہ ہوتی ہے کہ پٹی کی گرفت پر معین ہون اور خود پٹی کو سرک جانے سے منع کرین بلکہ رفادہ یعنی گدی کی دو قسمین ہین ایک قسم سے
غرض یہ ہوتی ہے کہ عضو ماؤف مین جو گڑھا پڑ گیا ہو وہ بھر جائے اور ایسی گدی کے رکھنے مین کوشش اتنی ضرور ہے کہ دونون سرے ٹوٹے ہوئے
ہڈی کے بیچ مین خواہ پٹی اور گدی کے بیچ مین ترچھا اور ڈھیلا پن نہ رہے اور نہ زیادہ مقدار بڑھ جائے کہ مثل پتھر کے سخت اور درشت ہو جائے
اور جسقدر رقم بڑا ہو وہ پٹی کی بندش سے کر دیا جائے اور دوسری قسم گدی کی اُس غرض سے ہوتی ہے کہ بندش پٹی کی درستی اور ہمواری اور استحکام
اُسکے ذریعہ سے ہوتی ہے اور کبھی گدی پر دوسری گدی ایسی درستی کے خیال سے رکھتے ہین تاکہ پٹی کا دوران اور پھیرے اچھی طرح سے بن
پڑے اور برابر ہر جگہ سے گرفت کرے اور کسی جگہ پر سخت اور تنگ اور کسی جگہ ڈھیلی نہو اور چیزین جو اُسپر رکھی جاتی ہین اُنکا لزوم اور اُن کی
گرفت بھی عمدہ طور پر ہوتی ہے اول قسم کو رباطات اور عصابہ کہتے ہین اور دوسری جبرہ اور نیچے کے رباط کا فائدہ یہ ہے کہ مواد کو نافع ہوتی
ہے اور دوسری پیچیدہ ہونے کو منع کرتی ہے واجب ہے کہ پیچ اور پھیرے خواہ پرت اور تہ گدی کی اُسجگہ ہون جہان پر بندش پٹی کی
قوی تر ہوتی ہے اور اگر جسطرح کا عضو مستدیر ہو اور جسقدر استدارات عضو مین ہو اسیقدر استدارات پر گدی بھی چھوڑی جائے بہتر ہے

اور اسی قدر حد درز وامد کے درکار ہین جسمین وہ شکل پیدا ہوجائے جس سے عضو کی استدارت کے مطابق ہو کبھی ضرورت ایسی گدی کی ہوتی ہے جو پرت
پرت ہو اور پٹی سے بند کیے رہے اور طول مین یہ گدی اتنی بڑی ہو جتنی پٹی موضع ماؤف پر واقع ہو جو پٹی کہ اسے دوہری اور دو منھ کی کہتے ہین اسکا استعمال
اسطرح پر ہوتا ہے کہ وہ محدب اور کوز جس سے مقام مرض کے ہمواری کی حفاظت کیجاتی ہے بیچون بیچ ٹھیک نصف مین پٹی کے خرقہ کی رکھکر دونون آدھی
اور دونون حصہ بطرف مخالف ہر ایک کے لپیٹی جاتی ہین اور دونون ہاتھ سے لپیٹتے ہین جسطرح سے مشہور ہے اور زیادہ محتاج تفسیر کی نہین ہو کہ ہر شخص اُسے
جانتا ہے بندش کی کیفیت کی تفسیر و تفصیل دونون بندش مقام شکستہ کی شروع کرین اور اسی مقام مین جہان پر ہڈی جھکی ہوئی اور مائل ہے اور اسجگہ
سب مقام سے زیادہ بندش مین استواری درکار ہے اور جہان زیادہ شکست کا صدمہ پہونچا ہے وہان پر بندش بھی قوی تر ہونی چاہیے خلاصہ یہ کہ
کہ مقام شکستہ اور جس مقام سے مواد کے ہٹا دینے کی حاجت ہے وہان بندش کا استوار ہونا ضرور ہے اور جو اسکی وضع ہے اُس کی محافظت بالضرور
کرنی چاہیے کہ اسوجہ سے صدمہ کے عارض ہونے سے اطمینان حاصل ہوتا ہے اور ورم کی تحلیل بھی ہوجاتی ہے اور باوجودیکہ ورم اور تعفن استخوان سے امان
ہوتی ہے پھر بھی اطمینان اُس صدمہ کے پیدا ہونے سے نہین ہوتا جو خاص ہڈی مین پیدا ہو کر مغز استخوان تک پہونچکر مخ کو فاسد کر دیتا ہے لہذا
احتیاج کسر و تلیین کی بھی ہوتی ہے اور ایک راہ کے کھلے رکھنے کی تاکہ وہ ریم اور صدید نکلتا رہے سب سے زیادہ تر لائق بہانے اور نگاہ پشت
کے وہ چیز ہے جو کسی اوپر کے عضو وغیرہ سے موضع ماؤف پر وارد ہوتی ہو علاوہ یہ کہ کبھی نیچے کا عضو بھی بطرف عضو عالی کے ایک قسم کا انصباب
کرتا ہے جسوقت عضو عالی بہ نسبت عضو سافل کے ضعیف ہو۔ پٹی اور گدی کی بندش مین بقدر سختی مناسب نہین ہے کہ غذائے عضو کے آنے سے
منع کرے یا خون کی آمد کو مانع ہو کہ اس وجہ سے انجبار اور درست ہونے کو مانع ہوگی۔ بقراط کا دستور ہے کہ جب کسی ورم دفع کرنے پر آمادہ ہوتا ہے۔
قیروطیات اور دعہ سے بندش کی اعانت کرتا ہے یعنی بندش بھی اور قیروطی کا بھی استعمال کرتا ہے ہمراہ زیت انفاق اور موم کے کبھی رباطات کی
تبرید ظاہری کی ضرورت ہوتی ہے کہ ہوا خواہ پانی سے اُن کو سرد کرین تاکہ ورم حار پیدا ہو اور کبھی تسکین ورم کی روغن بابونہ اور شراب قابض سے
کرتے ہین کہ اس سے ورم مین تحلیل پیدا ہوتی ہے اور عضو ماؤف کی تقویت بھی ہوتی ہے اگر بندش کے مقام پر قرحہ پڑ گیا ہو قیروطی کا استعمال جائز نہین ہے
اور کبھی احتیاج ایسی قوی دوا کی ہوتی ہے کہ جسمین تحلیل بھی ہو جیسے زیت اور مصطگی اور شمع حاصل یہ ہے کہ جب بندش کا استعمال ہو اور چوٹ تازہ ہے اور
ٹوٹ جانے کا زمانہ دراز نہین گذرا ہے ورم پیدا ہوگا اُسوقت مناسب ہے کہ رباطات کتان کے ہون اور کوئی چیز سرد اور رادع بھی پر لگائی جائے
اور کبھی فقط سرکہ اور پانی سے پٹی کو بھگونا کافی ہوتا ہے اور کبھی ضرورت قیروطی کی ہوتی ہے وہی قیروطی جسکو ہم نے ذکر کیا ہے اور اگر پٹی کی بندش بعد
ورم کے ہو اولی یہ ہے کہ اون اور پشمینہ کی پٹی وغیرہ مستعمل ہون اور کسی روغن محلل مین ڈبو کر جسمین تلیین ورم کی بھی خاصیت ہو باندھین اور ہر وقت
اسکا خیال رہے کہ جب پٹی مین قیروطی وغیرہ لگائین وہ سب نیچے کی تہ اور پرت مین لگائی جائے کہ اس سے درد کے ہیجان کا امان حاصل ہوتا ہے
اور اگر اس مقام پر قرحہ پڑ گیا ہو پھر قیروطی کا استعمال جائز نہین کہ ایسے وقت مین اگر استعمال قیروطی کا کرین اکثر کسی قسم کی عفونت بطرف عضو کے کھینچ
لاتی ہے بلکہ عوض قیروطی کے شراب سیاہ کو لگائین اور چونکہ اکثر شکستہ عضو خالی قرحہ سے نہین ہوتا ہے اسیواسطے واجب ہے کہ قیروطی کا استعمال نہ کرین
اور اس کے عوض شراب مذکور کو استعمال مین لائین اور وہ لابی جسپ گدی کے بنے والی شراب سے تر کر دین۔ ہم کو ایسا پسند معلوم ہوتا ہے کہ جو جو طلا
وغیرہ ٹوٹے ہوئے عضو پر لگاتے ہین ان کو ایک جداگانہ فصل مین قرابادین کے ذکر کرین جب بندش کی ابتدا کرین چاہیے کہ مقام واجب اور موضع
مناسب سے شروع کرین زیادتی اور کمی لپیٹنے کی بقدر استخوان شکستہ کے خواہ بقدر ورم کے ہونی چاہیے بشرطیکہ ورم ظاہر محسوس ہو پھر اُسی لفافہ کو اُسی مقام
پر دوسرے پیچ مین بندش کریں اور اسیطرح بندش کرتے ہوئے موضع صحیح تک پہونچین یہ پہلی بندش ہے جو پہلی پٹی سے بعد ازان دوسری لیکر مقام

کسر پر دو خواہ تین پھیرے اور لپیٹ کر نیچے کی طرف تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کرتے ہوئے اُتریں اُسکے بعد تیسری پٹی کو اوپر کی طرف اُسی طرح سے اوپر کی طرف
ڈھیلا کرتے ہوئے لپیٹیں اب یہ دونوں پٹیاں دفع فضول از عضو مکسور کے ایک دوسرے کی معین ہونگی اور اُسکے قوام اصلی کے درست کرنے اور جو
سوء مزاج کی شکل کی بندش کی ہے اُس کے پورا کرنے پر دونوں آپس میں معین ہوں گی - اور اوپر نیچے دونوں جانب دور تک کی بندش کرنی مناسب
نہیں ہے قبل ورم کے اور نہ بعد ورم کے اسلیئے کہ دور تک کی بندش سے عضو کی رگیں بند ہو جائیں گی اور عضو مکسور کو غذا اُسکی نہ ملیگی اور بیشتر ایسی
بندش سخت سے عفونت بھی اس عضو میں پیدا ہو جاتی ہے کبھی ایسی بندش جو اوپر لکھی گئی ہے نہیں کرتے ہیں بلکہ اوپر کو چڑھتے ہوئے پٹی سے بندش
کو شروع کرتے ہیں پھر دوسری پٹی کو نیچے اترتے ہوئے باندھتے ہیں اور پھر تیسری پٹی کو نیچے اترنے والی پٹی کے نیچے سے باندھنا شروع کر کے اوپر
چڑھنے والیکے اوپر تک پہونچاتے ہیں گویا یہ تیسری پٹی دونوں رباط صاعد و نازل کی محافظ قرار دیجاتی ہے اور زیادہ سختی اور تنگی موضع ماؤف
پر بندش میں کرتے ہیں ان دونوں رباط صاعد و نازل میں دو غرض مختلف ملحوظ ہیں اول جس پٹی سے جذب مادہ کا بطرف عضو کے مطلوب ہوتا ہے اُسکی
بندش میں سختی اس مقام سے ہٹ کر نیچے کی طرف رکھی جاتی ہے اور جسقدر قریب عضو ماؤف کے ہو سختی ہو ڈھیلی کرتے جاتے ہیں اسی کو رباط مخالف
بھی کہتے ہیں یہ وہ رباطات ہیں کہ جبائر کے اوپر بھی ہوتے ہیں اور سب سے اوپر والی پٹی کی بندش ایسی ہوتی ہے چاہیئے کہ عضو علیل کو ہمیشہ کے بقدر
یکجا رکھے جیسے قطعہ واحدہ بیحرکت ہو جاتا ہے ایسا ہو جائے اور اسی عضو کو پیچیدہ ہونے اور خم پڑنے سے منع کرے اور اگر شکست جہت
عرض میں ہو اور پوری ہو اُسوقت جو پٹی باندھی جائے چاہیئے کہ اُسکا احاطہ اور ہمواری بندش اور سختی ہر جگہ سے برابر اور ایک سان ہو اور اگر شکست کسی جانب
میں زیادہ ہو اور ایسی کسر کو عموماً کہتے ہیں جب ہو کہ اعتماد بندش کا اُسی طرف زیادہ رہے جدھر کسر زیادہ ہو اور بندش کو ناگون طول بدل کر اُسپر کرنی
چاہیئے اور ایک شکل سے دوسری شکل بندش کی تبدیل مناسب نہیں ہے اسلیئے کہ اس فعل سے جو جبر شکست کو درست کرتی ہے فاسد ہو جاتی ہے [illegible]
اور دشبذ جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے اور ایک قسم کا درد ایسا پیدا ہوتا ہے جس سے پیچیدگی اور التوائے عضو پیدا ہوتا ہے بہت بُری بندش وہی ہے جس سے
تشنج پیدا ہو اسلیئے کہ زیادہ تنگ اور سخت بندش کیا تنگی تو ورم پیدا ہوگا اور اگر ڈھیلی رہیگی بھی پیدا ہوگی اور بعض اطبا کے نزدیک تدبیر صائب یہ ہے کہ
ایک دن پٹی کھولیں اور ایک دن نہ کھولیں پس یہ تدبیر اولی اور انسب ہے اسمیں مریض کو دل تنگی بھی نہیں ہوتی اور نیز اُسے عبث اور بیکار کھجلانے کی مشقت
کرنی پڑتی ہے اور کھولنے کی ضرورت اس نظر سے ہے کہ بالضرور بطرف عضو کے ایک رطوبت رقیق موذی پہونچتی ہے کہ اُس کی تحلیل اور ورم بچانے کا خوف
ہے اگر پٹی کھول کر اُسکا اخراج نہ کیا جائے بندش کی ابتدا اور اسکی محافظت شرائط ضروری پر کرنے کا سبب یا وہ زمانہ ہے جو بعد دس دن کے ہو اور
قریب بیس دن کے اسلیئے کہ اسی زمانہ میں دشبذ اور جبر کے ملانے والی رطوبت پیدا ہوتی ہے پھر ٹوٹا ہوا جوڑ ایک دوسرے کو گرفت کرے بعد اس کے
سخت بندش نہ کرنی چاہیئے اور مقام میں بندش کی سانس لینے دیں تاکہ تنگ ہو کر دشبذ کی پیدایش اور اُسکے فعل التحام کو مانع نہ ہو اور ہونے
مادہ رقیق کے مادہ معتدل اور بکار آمد کو جذب نہ کرے اسلیئے کہ سخت بندش کا یہی دستور ہے ہاں جسوقت دشبذ پیدا ہو کر بقدر بڑھنے
لگے کہ اُس کی کچھ ضرورت نہیں ہے اور افراط اُس کی زیادہ حد سے ہو البتہ اسوقت زیادتی کی روکنے کی ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ بندش کریں
سخت اور قوابض کا استعمال بھی مانع اُسکی زیادتی کا ہے اسلیئے کہ قوابض کا اثر یہ ہے کہ غذائے ضروری کو مانع ہوتے ہیں اور دشبذ کو منضبط
کرتے ہیں کہ پھر اسمیں نفوذ غذا کا نہیں ہوتا ہے یہ بھی ضرور ہے کہ راحت و آرام بندش کے کھولنے سے بجز وقت مناسب میں نہ دیا جاہیئے
ان قواعد کو خوب غور سے سمجھکر یاد رکھنا چاہیئے **کیفیت بندش کا بیان** واجب ہے کہ جس چیز سے جبائر کی ساخت کرنی منظور ہے ایسے جوہر
سے ہو جسمیں سختی اور نرمی دونوں ہوں اور لازم ہے کہ تنے لیں خرشہ خرما اور چوب دفلی اور چوب انار وغیرہ کو تامل کریں ان میں سے جو

لکڑی نرم ہو اُس کی کھپاچین یعنی جبائر بنائیں مترجم کہتا ہے ہندوستان میں چیڑ کی اور کٹھ اور تن اور لوبان کی لکڑی اس کام میں بکار آمد ہیں اور تن
یہ جبائر خواہ کھپاچیں زیادہ تر گندہ اور موٹی اُس جگہ پر ہونی چاہئیں جہاں پر عضو میں شکست واقع ہوئی ہو خواہ جس جگہ سے شکست کو زیادہ استواری
ہو اور کناروں اور پہلو جبائر کے پتلے اور باریک ہونے چاہئیں اور اطراف ایسی چکنی اور نرم ہوں کہ اُن کے چھونے میں کسی طرح کی دشواری اور
خرابی پیدا نہ ہو بلکہ بوجہ خوب چسپیدہ ہونے کے گدی اور پٹی کو خوب دبائے اور کسی طرح سانس وغیرہ باقی نہ رہے اگر جبائر دو کھپاچیں
چاروں طرف سے رکھی جائیں اُس میں احتیاط زیادہ ہے اور کوئی مقدار اُن کی گدی اور پٹی سے زیادہ ہو اُس میں کچھ خوف نہیں ہے اور نہ کچھ
اُس میں مضرت ہے کہ جوڑ کے قریب تا مقام نفصل اور جدا ہونے کے سب کا سب جبائر کے نیچے داخل کر لیں اور خاص جوڑ کو پوشیدہ کریں
کھپاچوں کی طولانی جانب بھی ہے جدھر عضو مکسور مائل ہو حرکت ہو یعنی جدھر جھک کر حرکت کرے اُسطرف کھپاچ کو لانبا رکھنا مناسب ہے کہ اُس کے
سیلان کو منع کریگا پھر اسقدر طولانی ہونا اچھا نہیں ہے کہ اسکا بوجھ عضو شکستہ پر زیادہ ہو اور زیادہ تنگ کرنا بھی نہ چاہیے اور پٹیوں کو جبائر
سے زیادہ چھوٹا ہونا بھی اچھا نہیں ہے ورنہ جبائر میں اسوقت مزاحمت اور دباؤ زیادہ پیدا ہوگا اور جب ان میں کوئی نقصان نظر آئے فوراً اسقدر
ڈھیلی کر دینی چاہیے کہ اعتدال وضع کا حاصل ہو یہ ضرور نہیں ہے کہ جبائر اور کھپاچیں اس مقام سے ملاقی ہوں جو معرق یعنی رگ دار ہے اور اسپر گوشت
نہیں ہے بلکہ ایسے مقام کا اتصال چاہیے جو عصبانی اور عظمی ہو **تفصیلی کیفیت استعمال جبائر کی اور تفسیر اُس کی** پانچ دن کے بعد جبائر کو باندھنا
چاہیے خواہ پانچ دن سے زیادہ تا انکہ ورم اور آفات سے امان حاصل ہو جائے اور جتنا کسور بڑا ہو اُسیقدر جبائر کی بندش میں تاخیر مناسب ہے اور
اکثر کھپاچوں کو جلد باندھنے میں ایسے ایسے آفات پیدا ہوتے ہیں کہ مثلاً ورم اور کھجلی اور لغاطات پیدا ہوتے ہیں لیکن جب جبائر کے باندھنے
میں تاخیر کیجائے اور نہ باندھے جائیں تا ہم مقام جبائر کی ایسی بندش کرنی چاہیے جس سے بلند ہونا عضو کا اور درست شکل پر رہنا اچھی طرح
پیدا ہوتا ہے اور اگر بدوں جبائر کے یہ فوائد میسر ہوں پھر ضرور جبائر کو لگانا چاہیے گو اول ایام میں کیوں نہو واجب ہے کہ جبائر کے ہمراہ پٹی اور گدی اور
اسے وغیرہ اسقدر چسپیاں باندھے جائیں کہ خوب طرح سے گرفت کریں اور سبک ہوں اور خوب درستی ہی جگہ پر بیٹھیں گندہ ہوں مگر اُس کی نزدیک مقام
شکست کے اور زیادہ دباؤ اُسپر نہ پڑے بلکہ زیادہ سختی بندش کی تھوڑی بڑھائی جائے کہ اُس میں علیل کا تدارک بجائے خود ہو جاتا ہے اور اگر
رباطات خواہ پٹیاں اور گدی اونچی اور بلند ہوں پھر اُن میں زیادہ سختی نکرنی چاہیے اور بہت تنگ اور کس کر بندش نکرنی چاہیے آفات بندش سے
ایک یہ بھی بات ہے کہ اگر زیادہ اونچی اور بلند ہو بندش ڈھیلی اور نرم ہو جاتی ہے اور جو رباطات اوپر والی کھپاچوں کے اوپر میں انھیں اسطور سے
نہ باندھنا چاہیے کہ جبائر یعنی کھپاچوں کو پیچیدہ اور ترچھا کر کے اپنی جگہ سے ہٹا دیں اور دور کر دیں اور درستی وضع سے انھیں زائل کر دیں
واجب ہے کہ پٹی کھولنے میں ضرورت کا لحاظ کریں اور حالت اختیاری میں ہرگز نہ کھولیں یعنی دوسرے دن ایک دن درمیان دیکر بشرط ضرورت
کے پٹی کھولنی چاہیے اور یہ شرط ضرورت کی ابتدائے علت میں ہے اور خصوصاً جس وقت کھجلی پیدا ہو اور اُسوقت یعنی بعد پیدا ہونے خارش کے
دیکھی تدبیر جو ہم نے اوپر بیان کی کرنی چاہیے اور جب بندش کو سات روز سے زیادہ گذر جائیں پٹی کو دیر میں رفتہ رفتہ کھولنا چاہیے اور ہر ایک پیچ
اور باتوں میں ان کھولنے میں امان خارش اور ورم سے حاصل ہوتی ہے اور اُسوقت کسیقدر بندش کو ڈھیلا بھی کر دینا چاہیے تاکہ مانع نفوذ
غذا اور خون کو نہ ہو اور اگر ممکن ہو کہ جبائر اپنی جگہ پر درست بندھے رہیں اور کھولے نہ جائیں اگرچہ بیس روز تک زمانہ گذر جائے اور کچھ ضرر نہو پھر
ہرگز اُنہیں کھولنا نہ چاہیے لیکن کبھی بعض اوقات میں جبائر کا کسی سبب ظاہری کی وجہ سے نہیں ہوتا لیکن محض بنظر احتیاط کے اور نیز بخیال
استلاع اس امر کے کہ اتنے دنوں تک بندش سے کیا فائدہ ہوا کھولنا چاہیے اور یہ بھی غرض ہوتی ہے کہ جو مقدار گوشت کی کمل کی ہے شاید

اُس کا رنگ اور حال کسیقدر بدل گیا ہو اور یہ بات تو پہلے معلوم ہو چکی ہے کہ بندش اسقدر سخت نہ ہونی چاہیے کہ مانع وصول غذا کی بطرف عضو مکسور کے
ہو اسلیے کہ شکست کی درستی بدون پہونچنے خون صالح کے نہوگی اور جب تک وہ غذا جسمین چسپیدگی اور لس ہوتی ہے نہ پہونچیگی ہرگز اتصال اجزا
عضو مکسور مین پیدا نہ ہوگا جبائر کے اُٹھانے اور جدا کرنے مین عجلت نکرنی چاہیے اگر قرینہ سے کسیقدر التصاق اور یکجائی جوڑ کی دریافت ہو لیسے
وقت جبائر کے کھولنے اور الگ کرنے سے اکثر چونکہ ابھی وشیذ مین استحکام نہین ہوتا عضو مکسور ٹیڑھا ہو جاتا ہے اور جبائر کا بعد درست ہو جانے
عضو شکستہ کے بندھا رہنا اولی ہے بہ نسبت اسکے کہ قبل از جتنے کے کھول دیجئے ۔ مین پس جلدی کرنی نہ چاہیے اور تاخیر کرنے مین کچھ ضرر نہین ہے
کسر کے ہمراہ جراحت کی تدبیر جب کسی عضو کے ٹوٹ جانے کے ہمراہ زخم بھی پیدا ہو جائے تو لازم ہے کہ مجبر یعنی درست کرنیوالا جراح خواہ
آسان گر بندش اور درست کرنے مین نرمی کرے اور جبائر یعنی کھپاچون کو مقام زخم سے دور رکھے اور زخم پر جو مرہم مناسب ہو خصوصاً جس مرہم مین
زفت یعنی رال شریک ہوئے رکھے ایک گروہ کی یہ رائے ہے کہ بندش کو دونون جانب سے زخم کے شروع کرنا چاہیے اور زخم کو کھلا رکھنا چاہیے
اور یہ تدبیر اُسوقت اچھی معلوم ہوتی ہے جبکہ زخم خاص مقام کسر پر نہو پھر یہ بھی ضرور ہے کہ اُسے کسی چیز سے پوشیدہ رکھین تاکہ اُسکو ہوا سے بچائے
اور پوشیدہ رکھے ۔ اور اگر زخم خاص مقام کسر پر واقع ہو یعنی جہان سے ٹوٹ گیا ہے وہین پر زخم بھی ہو اُسوقت ایک حیلہ بندش کی تشکیک یعنی جابجا
ڈھیلا ہونیکا ایسا کرنا چاہیے کہ ہر جگہ سے مضبوط اور کھچی ہوئی بندش ہو اور مقام زخم مین کسیقدر ڈھیلی رہے اور ایسی ڈھیلی اُس مقام پر ہو جیسا
اُسکے لائق ہے اور گدی وغیرہ کو شراب سیاہ قبض مین تر کرکے رکھنا چاہیے اور ایسی بندش کا طریقہ یہ ہے کہ سرا پٹی کا زخم کی بالائی پر رکھ کر پیچھے کی طرف
تو رپا کرنی چاہیے اور ترچھی کرنی چاہیے اور پھر دوسری پٹی دوسری بار اُوپر زخم کے جو پیچھے کی طرف ہے تمام بندش ختم کرنا چاہیے اور جیسے بندش
درست اور مناسب ہو اُسیطور سے پوری کر دینی چاہیے اور پھر ایسی تو رپ پیدا کرنی چاہیے تاکہ خاص مقام زخم کا کھلا رہے اور سوائے محل زخم
کے سب جگہ ستھوار اور مستحکم بندش ہو جائے اور اس مقام سے پٹیان اوپر اور نیچے خوب جکڑی ہوئی ہون اور موضع شکستہ خوب مستحکم بندش ہو جائے
اور مقام زخم کھلا ہوا ہو کہ اگر کسی غرض سے اُسے کھول کر دیکھنا منظور ہو بدون سرکنے پٹی والا بندش کے فقط پٹی کے سرکانے سے کھل سکے اور جبکہ جبائر
اور جبائر مستعمل ہوئے ہین اُن مین چھوٹے چھوٹے سوراخ بھی کر دینے چاہئین ایسے زخم کے سامنے تاکہ وہ زخم کی اُنھین سوراخون کی راہ سے زخم
تک پہونچے اور صدید اور ریم وغیرہ اُنھین کیطرف نکلا کرے اور پھر یہ سوراخ اور ڈھیلی بندش ایسی ہو کہ بعد درستی اور اچھے ہو جانے زخم کے اگر چاہین
سب کو بند کر دیں اور پوشیدہ کر دین خواہ اثنائے علاج مین جب بند کرنا مناسب ہو بند کر دین اور جب کھولنے کی ضرورت ہو کھولین اسلیے کہ ہر وقت
زخم کا کھلا رہنا بھی زبون ہے خصوصاً سردی کے وقت نہایت درجہ مضر ہے اسواسطے واجب ہے کہ زیادہ تنگ بندش نہو اور رات کے وقت
اُسے چھپا دیا کرین جب زخم اچھا ہو جائے اور کچھ اُسکی صحت مین کسر باقی نہ رہے اگر استعمال جبائر کا بوجہ عدم امکان کی حالت جراحت مین نہو اب
کرنا چاہیے اور کھپاچ چڑھا دینی چاہیے اسی مقام پر اگر گنجایش ہو مثلاً مقام بندش کا قابل جبائر کے ہو اُسوقت بہنے دین اور ایسی تدبیر کرین کہ
صبح اور شام جسوقت زخم کا کھولنا اُسکے علاج خاص کے واسطے ضرور ہو کھولنے وقت بندش سے کچھ علاقہ باقی نہ رہے اور بے لگاؤ بندش
کے کھل جایا کرین ۔ بقراط کہتا ہے کہ زخم کی بندش پٹی کے وسطے سے کرنی چاہیے اگر زخم ترو تازہ ہو اور اگر زخم پورا ہو کر پیپ بنتا ہو اور یہ پیپ بعد
تفتیح کے پیدا ہوئی ہو اُسوقت اور سے باندھنا چاہیے اگر زخم ترو تازہ ہو اور اگر زخم پورا ہو کر پیپ بنتا ہو اور یہ پیپ بعد تفتیح کے پیدا ہوئی ہو
اُسوقت اوپر سے باندھنا چاہیے تاکہ وسط تنگ ہو جائے ۔ عمدہ یہ ہے کہ جو مقدار پٹی سے متصل جرح کے ہو خصوصاً وہ پیچ جاوے اور کی طرف ہو زیادہ مستحکم
سخت ہو تاکہ وہ اپنی ریم کی اور سیلان مین کچھ کمی ہو اور اچھی طرح سے جاری رہے پھر بھی سختی بندش بقدر تحمل اور برداشت کے ہونی چاہیے اور جسقدر بیٹھ

زخم سے ہوا رہنے پھیرے پٹی کے زخم سے الگ ہوں بہ ترتیب اُنہیں نرمی بڑھتی جائے اور ڈھیلی ہوتی جائیں اور اگر زخم میں گڑھا بڑا پیدا ہو تو اس مقام
عضو پر بندش زیادہ سخت ہونی چاہیے اگر ایسے گڑھے پر سخت بندش کرنے سے مقام شکستہ کی بھی بندش سخت حاصل ہو جائے فہو المطلوب ورنہ
زخم سے تو وہی معاملہ کرینگے جو ہم اوپر بیان کر چکے اور اگر گڑھا زخم کا مقام شکست تک پہنچ گیا ہو اُس وقت بندش زیادہ سخت کرنی چاہیے عضو
مجروح اور شکستہ اونچا اور بلند کرنا اس شکل سے جس میں برآمد کرنا ریم وغیرہ کا آسان ہے جو ریم کہ زخم میں مجتمع ہوتا ہو اور گرمیوں میں اس پٹی کا سرد کرنا ضرور ہے کہ
جو متصل اور گرد زخم کے ہو تاکہ ورم کے منع پر معین ہو اور اس مقام پر تیز دلی ہرگز نہ لگانا چاہیے لیکن اُسکے پاس تیز دلی کو نہ لیجانا چاہیے خصوصاً گرمیوں میں
کہ بیشتر عضو ماؤف متعفن ہو جاتا ہے اگر حاجت کسی دوا کے استعمال کی ہو فقط شراب قابض جو مذکور ہوئی ہو کافی ہے اگر ہمراہ کسر کے رض یعنی کوفتگی بھی ہو
اور عضو شکستہ کی حیات باقی نہ رہنے کا خوف ہو اُس وقت پچھنے لگنے چاہئیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ زخم جس قدر کم مضبوط اور استوار بندھے گا اُس
بندش سے نوازل بطرف زخم کے کھنچیں گے اور اگر بندش میں خطا واقع ہوئی ضرور ورم پیدا ہوگا خصوصاً اگر ڈھیلا رہیگا اور مقام زخم میں بندش
بخوبی نہ ہوگی اور اُسکے سوا اور مقام میں سخت ہوگی۔ اور اگر ایسی بندش زخم پر ہوگی کہ راہ جریان اور برآمد ریم وغیرہ کی بند ہو جائے نہ صدید کا اخراج
ہوگا اور نہ دوا زخم کی اُس تک پہنچے گی اور اگر بالکل کھلا ہوا چھوڑ دینگے عفونت پیدا ہوگی اور سردی زیادہ ہو جائیگی اس سے موت اُس عضو کی واقع
ہوگی اور نوبت ایسے ایسے درد اور حیات کی پہنچے گی جس سے ضرر شدید ہونگے لہذا طبیب کو لازم ہے کہ ان میں تدبیر بندش کی کرے اور لحاظ رکھے
کہ بندش سے کیا ضرر پیدا ہوگا اُسکی تلافی پہلے سے کرے کہ ابھی ضرر مستحکم نہ ہونے پائے اور تدارک ہو جائے **کسر عتیق کا بیان** ہڈی کج ہوکر ٹوٹ جانا
اور ترچھا ہو جانا اسلیے کہ بالکل ابھی ٹوٹ نہیں گئی ہو ایسا صدمہ ہڈی پر اکثر ہو پہنچتا ہے کہ بخوبی ٹوٹ نہیں جاتی مگر ترچھی ہو کر رہ جاتی ہے اُس وقت
دوبارہ توڑنے کی حاجت ہوتی ہے ایسے وقت مجبر کو حال دشبذ کا ملاحظہ کرنا ضرور ہے یعنی جو رطوبت خواہ لعاب ترچھی ہڈی میں پڑتا ہے اگر زیادہ اور
عظیم ہو اور قوی بھی ہو پھر دوبارہ توڑنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے اسلیے کہ دوبارہ توڑنے میں اکثر خرابی یہ بھی ہوتی ہے کہ جہاں سے جھک گئی ہے اُس
سے نہیں ٹوٹتی ہے بلکہ اُس سے ہٹ کر ٹوٹتی ہے بوجہ شدت گرفت اُسی دشبذ کے جو پیدا ہو رہا ہے اور اگر ہم ان دوبارہ توڑنے کے چارہ ہو پہلے
اسکی نرمی کی تدبیر کرے تاکہ دشبذ مذکورہ کو سستی ہو جائے اور نرمی پیدا کرنیوالی دوائیں جو باب صلابت میں مذکور ہو چکیں اسی مقام پر جیسے جلد الیہ
اور الیہ اور تھر اور درد روغن کے اور امالات رکینی جو ایک خاص قسم کا شوربا ہے) اور مخ اور لعاب حب القطن وغیرہ اور جب نرم ہو جائے تب توڑنا چاہیے
اور بابسنہ ہر وقت نطول آب گرم کے اور دخول آبزن کی ایک دن میں چند مرتبہ مداومت رہے اور اگر یہ تدبیرات نافع نہوں اور تجربہ اور طلا اسی پر
دلالت کرے کہ زیادہ مضبوط ہو پس لازم ہے کہ اُتنے مقام کا گوشت چاک کرکے کھولدیں جتنی دور تک دشبذ خواہ چھلی اور لعابدار سخت پیدا
ہوتی ہے چھیلنے کی ضرورت ہو اور جتنی دور وہ گڑھا جس میں رطوبت لزجہ مجتمع ہوتی ہے اُسکے نکالنے کی ضرورت ہو بعد گوشت کے کھولنے اور
چاک کرنے اور دشبذ کے چھیلنے کے ہڈی کو دوبارہ توڑیں اور پھر درست کریں زخم کا علاج کریں اکثر ایسی ترچھی ہڈی کا علاج بدون توڑنے کے
اسطرح بھی ہو سکتا ہے کہ پہلے دشبذ کے نرمی کی تدبیر کریں بعد ازاں بذریعہ کھچاؤ اور جبیرہ کے ایسی بندش اُلٹی کریں جس سے ہڈی کی کجی جاتی رہے
اور سیدھی ہو جائے جب سیدھی ہو جائے اُسپر جس قدر دشبذ پیدا ہوتی ہے وہ بھی درست اور سیدھی ہو جائے گی اور جو بدن نرم ہیں جیسے لڑکے
وغیرہ اُن میں فقط توڑ ڈالنا دوبارہ کافی ہوتا ہے **کسر کے واسطے طلا وغیرہ کون کون سے مفید ہیں** یہ بیان بموجب عادہ سابقہ کے
لیا جاتا ہے بعض اقسام کے طلا فقط واسطے منع ورم کے ہوتے ہیں اور جو خارش مقام کسر میں پیدا ہوتی ہے اُسکے دفع کے واسطے اور بعض قسم کی طلا کا
[illegible] ہے کہ جو سختی مفاصل میں واقع ہوتی ہے اُن کو دفع کردیں طلا مانع ورم اور دافع خارش ہم نے ابواب طلا اور بندش میں چند اشارات بھی

اس بارہ میں کردیئے ہیں اور جملہ اقسام کی تبرید طلی اور نطولات ہمراہ شراب عفص کے مذکور ہوئے ہیں اب ہم پھر انھیں چیزوں کے بیان کی طرف عود کرتے ہیں
اور سکتے ہیں واجب ہے کہ جو قیروطی وغیرہ ایسے وقت مستعمل ہو اسمیں کسیطرح کی خشونت نہو بلکہ جہاں تک ممکن ہو نرم اور چکنی ہو اور اگر خیال عفونت کا کیا جاوے تو
ہو ہر گز تبرید طلی کا استعمال جائز نہیں ہے اور نیز اگر اجزا کسیکے چند ہوں جب بھی تبرید طلی کا استعمال نکرنا چاہیئے اسلئے کہ اسطرح کی شکستگی ایسے مواد پیدا کرتی
ہے جو صورت عفونت کے ہونے میں اسلئے کہ اکثر ایسی شکستگی ہمراہ قرحہ کے ہوتی ہے اور البارحارہ یعنی گوشت لپستان اسکی کیفیت تو ہم نے بیان
کی ہے اور اسکی صفت بھی درج کی ہے کہ اُن کا فائدہ تحلیل اول مواد کا ہے جو خارش اور کھجلی پیدا کرتے ہیں اور اس غذا کو جذب کرتے ہیں جو اس عضو
کیواسطے آتی ہے کبھی اُن کی احتیاج اُسوقت ہوتی ہے جبوقت عضو کی بندش نے اسمیں خشکی پیدا کی ہو اور تجفیف ظاہر ہو اور مقدار اسکی معلوم ہے
اوپر کے بیان سے **بیان اُن طلاؤں کا جو دشید میں صلابت پیدا کریں** ۔ اس بارہ میں جو چیزیں نافع ہیں وہ نطولات ہیں جو قابض اور
لطیف ہوں اور وہ ضماد جو اسی خاصیت کے ہوں جیسے طبیخ آس اور روغن آس بشرطیکہ حاجت روغن کی ہو اور روغن حنا اور طلا برگ آس کی اور حب الآس
کا اور طبیخ یعنی جوشاندہ درخت قرظ کا جسے ہندی میں کیکر یعنی ببول کہتے ہیں اور جوشاندہ بیخ دردار اور اسکے برگ کا جوشاندہ کہ یہ ادویہ پر گوشت اور
سخت کرتے ہیں اور جو ضماد مونگ کو پیسکر بنائیں خصوصاً جب اسمیں زعفران اور مر داخل کرکے شراب ریحانی سے اسمیں عمدہ قسم کو داخل کریں اور بہت
سا خرما یعنی چھوہارا بلا بہار میں ابتدا اثر پیدا ہوتا ہے وہ بھی بہت عمدہ ہے **بیان تدبیر تعدیل دشید کا** زمانہ ابتدا میں جب تک تازہ ہو تو قوابض
مذکورہ کے ذریعہ سے اسکی تعدیل کرنی چاہیئے کہ یہ قوابض اُسکے اجزا کو جمع کرکے مضبوط کردیں اور اُسکے حجم کو چھوٹا کردیں گے اور اس زمانہ کے بعد جو مسکنات
جب زیادہ پیدا ہو علی الخصوص جو دشید قریب مفصل کے ہو پھر اسکو چاک کرنا اور چھیلنا ضرور ہے کہ اسی تدبیر سے اسمیں تعدیل پیدا ہوگی اور یہ سب تدبیرات
انھیں ادویہ کے ذریعہ سے کرنی چاہیئں جو ملین و محلل بت ہوں اور جن کی ساخت لعاب و صموغ سے اور چربیوں اور ادہان سے ہو اور اگر ان میں
سرکہ تازہ اور نیا داخل کریں زیادہ بہتر ہوں گے اور اسی کے قریب استعمال مقل اور الیہ کا ہے اور شیرج بھی اسیقدر مفید ہے کہ یہ سب ملاکر ضماد
بنائیں بہت عمدہ اور سبک ہوگا ایضاً تخم ارنڈ کو پیسکر نصف اُسکا روغن زرد اور چہارم حصہ شہد ملاکر استعمال کریں اور شبیر تبرید طلی روغن سوسن کی تنہا
مفید ہوتی ہے اور کبھی ہمراہ اُن کے جیسے وہ ملینات جو باب سیقرس میں مذکور ہوئے ہیں وہ بھی داخل کئے جاتے ہیں اور جسوقت مزاج میں
اسیقدر برودت محسوس ہو دوا میں جند بیدستر اور سکبینج اور جاوشیر کو ملانا چاہیئے اور یہ دوا بھی مجرب ہے زرد روغن کتان اور زرد شیرج کا
اور تھی کو پکا کر دودھ میں اور اول الیہ ملاکر استعمال کریں و دوسرا نسخہ یہ ہے کہ بیخ خطمی اور بیخ قثاء الحمار اور مقل اور غیق اور جاوشیر پہلے سرکہ میں محلول
کرکے طلا کریں مرہم حاجی بھی اسی وقت بہت عمدہ ہے لعاب حلبہ اور لعاب تخم کتان اور لعاب قثاء الحمار اور اشق اور لاذن زوفائے رطب روغن سوسن
بطاکی چربی مقل لیں [illegible] خالص تخ عجل یعنی بچھڑا گاؤ کسی روغن میں محلول کرکے استعمال کریں **صفت مرہم جید کی** ۔ جو تکمیل صلابت اسی مفاصل
کی کرے نسخہ اسکا یہ ہے اشق ایک جزء مقل اسیود نصف جزء لاذن نصف جزء روغن حنا چربی بط کی ہر ایک سے ربع جزء صمغ میعہ سائلہ ربع جزء موم زرد
نصف رطل سب صموغ کو پگھلاکے اجزا یکجا کریں اور ملادیں مرہم مجرب انیسی تجیسیر م چھتیس صمغ البطم مقل قنہ ہر ایک سے آٹھ اوقیہ روغن حنا چار اوقیہ
صموغ کو پیسکر سرکہ میں تر کریں پھر ایک روز رات دن میں جو روغن سوسن سے چکنی کرلی ہے اور اسطرح اسکا دستہ بھی اسی روغن سے چکنا کرلیں اسمیں حل کریں
بعد ازاں مرہم بنائیں اور جو سنگی ثقل غدود کے پیدا ہوتی ہو کہیں کیوں نہ پیدا ہوا ہو یہاں وہ خاص خاص مراہم جو اسکے واسطے درکار ہیں ہم نے بیان کردیئے
ہیں اور اگر اس سے فائدہ ہو تو جند بیدستر اور قسط اور بیجان کبوتر اور خردل کا ضماد کریں کہ یہ دوا غایت درجہ کی فائدہ مند ہے ملین جید تل چھٹے روغن سوسن
کی ایک اوقیہ عکر البرز ایک اوقیہ میعہ سائلہ اور قنہ اور جاوشیر اور اشق ہر واحد سے نصف اوقیہ مقل لیں ایک اوقیہ ریچھ کی چربی خواہ بط کی خواہ مرغی کی یا

خنزیر کی اسکے واسطے جسکے پیے شرع مین ہیچ اور سور حلال ہے نزدیک فقہائے اسلام کے بنظر ضرورت دوائی کے ہر ایک ان چربیوں مین سے دوا و قیاس سے
مرہم طیار کرین مُترجم کہتا ہے لگانا ایسے مرہم کا ناجائز اسی غرض سے ہوگا کہ نجس اشیا ہر وقت بدن پر رہیں گے خصوصاً شموم وغیرہ دہنیت کی چیزین
بھی نماز کیونکر پڑھیگا اور حلال ہونا اُن اشیا کا موہوم اسکا ہے کہ اکلا استعمال مراد ہو اُسکے قائل اہل اسلام بشرط انحصار علاج کے خاص واسطے حرام مین آ گئے
بعض فقہا ہین لیکن شرط زیادہ مشکل ہے اور مطلب شیخ کا یہی ہے جو لکھا گیا ہے **بیان ایسی چیزون کا جو استرخا دور کرین** اجماد لکے معالجہ مین نرم بعض لطیف
پر کرنا چاہیے جیسے ابہل اور سرو وغیرہ اور قوابض کثیفہ کا استعمال اُسوقت چاہیے کہ اُسمین مثل زعفران اور دار چینی اور مر کو ملا دین اور اشق بھی بہت عمدہ ہے
خصوصاً جب اُسکے ساتھ روح زنگ کو جوش دیا ہو اور خاکستر درخت انگور ہمراہ چربی گُردہ اور پوست بہار خرما اور سب چیزین جو دشبذ کے سخت کرنے مین مذکور ہوئین
یہان بھی بکار آمد ہین **استعمال آب گرم اور روغن کا** یہ بات معلوم ہو کہ آب گرم اور روغن یہ دونون بوقت جبر کے قابل استعمال کے نہین ہین اسلیے کہ
جبر اور درستی کو مانع ہوتے ہین قبل از جبر کے صلاحیت استعمال کی رکھتے ہین اسلیے کہ یہ دونون انجبار پر آمادہ کرتے ہین اور بعد انجبار کے بھی انکا استعمال جائز
ہے اسواسطے کہ بقیہ ورم کی تحلیل کرتے ہین اور جو صلابت پیدا ہوئی ہو اُسے دور کر دیتے ہین اور جس دشبذ کو رباطات پیدا کرتے ہین جو اعصاب مین بیس
حرکت ہمراہ اُسکے آسان ہونے سے بھی مفید ہین اور اگر استعمال آب گرم اور روغن اور چربیون کا اور نیز استعمال موم کا ہوگا اُن آفات سے محفوظ بھی رکھیگا
اور اُن کا تدارک بھی کریگا اور درمیان ما بین ابتدا اور بعد جبر کے پیدا ہونے کے جسقدر زمانہ ہے اُسمین آب گرم اور روغن التحام اور جبر کا زیادہ مانع
ہے۔ کبھی اطفال کے بدن مین انکا استعمال کیا جاتا ہے خواہ جو لوگ نرمی اندام مین قریب اطفال کے ہین اُن کے ابدان مین استعمال کیا جاتا ہے مگر یہ استعمال اُسوقت کرتے
ہین کہ ضماد اُن کے بدن پر خشک ہو جاتے ہون اور جسوقت ضماد مین خشکی آ جائے پھر ضرور مقام ماؤف پر بشرطیکہ درد بھی ہو روغن لگانے کی ضرورت ہوتی ہے
اسکے بعد پٹی باندھی جاتی ہے اور درست کیا جاتا ہے اور اگر درد مین سکون پیدا ہو اُسوقت پھر روغن اور آب گرم کے استعمال کی اجازت نہین ہے البتہ کبھی جب تیسری
کھولنے یعنی بندش کے جو ایک ہفتہ کے بعد کھلتی ہے آب گرم کا نطول کرتے ہین اور اس نطول سے اُن کی مراد ایک منفعت خاص ہوتی ہے اور وہ
غرض یہ ہے کہ مقام ماؤف کی طرف مادہ کو جذب کرتے ہین لیکن اس نطول کو بالضرور ایسا ہونا چاہیے کہ سیل کے نزدیک وہ حرارت مین معتدل ہو اور
اُسکی برداشت کر سکے اسلیے کہ زیادہ گرم پانی کا نطول بہ نسبت جذب مادہ کے تحلیل زیادہ کرتا ہے اُس بدن مین جو مواد سے پاک ہے اور خصوصاً اگر نطول
کا زمانہ زیادہ ہو اور دیر تک نطول کیا کرین اور جو بدن مادہ سے بھرا ہوا ہے اُس سے جذب مادہ بیشتر از حد واجب کرتا ہے خصوصاً اگر زمانہ نطول کا قصیر ہو
لہذا واجب ہے کہ پانی کی حرارت مین اعتدال ہو اور زیادہ بھی اتنی دیر تک کرین کہ عضو پھول کر اونچا ہو جائے اور جب پھول کر سمٹنے لگے پھر نطول کرنیکا
وقت باقی نہین رہتا نطول کرنے کے احکام ہم نے باب خلع مین مفصل بیان کر دیے ہین اُن احکام کا خیال اس مقام پر کرنا چاہیے اور مجھے تو یہ مقام
پسند ہے کہ اگر درد ہو تو ہرگز روغن نزدیک نہ لائین اور نہ گرم پانی کا استعمال کرین سوائے اُسقدر کے جس کی عادت منقطع ہوئی ہے جاتا بدلے کے کسرین
بنظر احتیاط کے اور جو مفاصل بعد جبر اور درست ہونے کے سخت ہو جائین خواہ اُنمین صدمہ رسیدگی کا ہونچا تھا یا مرض کا اثر ضماد و تکرار الیہ کا کرنا بہت
مفید ہے **مجبور کے تغذیہ کا بیان** اور تغذیہ کا یعنی کھانے پینے کی چیزین جو مجبور کیواسطے استعمال کرنی چاہیں اُنکا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کے کسی عضو کے
انجبار کی تدبیر کرنی ہے اُس کی غذا ایسی ہو جس سے خون غلیظ پیدا ہو اور اس خون مین لزوجت بھی ہو تاکہ اُس سے دشبذ نرم پیدا ہو اور بہت ضعیف
اور بودا کم پرغذا ہو جیسے پائے اور ہریسہ اور اوجھ اور کلا اور اوپر کی کھال اور بچہ گاؤ جو پختہ کیا جائے اور ازین قبیل اور چیزین جو خون غلیظ پیدا کرتی
ہین اور مشروبات مین شراب غلیظ قابض دینی چاہیے اور نقل مین شاہبلوط اور وہ رب جنمین حدت نہو اور جتنی چیزین خون رقیق پیدا کرتی ہین
سب سے احتراز کرنا چاہیے اسیطرح جن چیزون سے خون مین گرمی پیدا ہوتی ہے خواہ ایسی چیزین جو خون کے بستہ ہونے کو منع کرتی ہین جیسے شراب

رقیق اور جو چیزیں کہ ان میں مصالح گرم پڑے ہوں اور خلاصہ یہ ہے کہ اُن کی غذا اور شراب کی ایسی تدبیر کرنی چاہیے جس سے خون غلیظ پیدا ہو ہاں اگر اُس مقام پر کوئی مانع از قسم جراحت وغیرہ ہو کہ اُسکا اقتضا تلطیف غذا کا ہے جس قدر اُسکے بڑے اور چھوٹے ہونیکا وصف ہے اور جسقدر خوف اُسکی ایذا کا ہے اُسی کے موافق غذا میں تلطیف بھی جائز ہوگی اور جب اس جراحت وغیرہ کی اصلاح ہو جائے اور اُسکے ضرر سے امان اور اطمینان حاصل ہو پھر وہی غذا جو مولد خون غلیظ ہو دینی چاہیے اور مشروبات میں بھی ایسی ہی چیزیں اختیار کرنی چاہئیں جو شخص تدبیر میں احتیاط کا پابند ہو اُسکو لازم ہے کہ تدبیر لطیف سے شروع کرے تاکہ تدبیر غلیظ کے ضرر سے بے خوف ہو اور اسکی صورت یہ ہے کہ جیسے کبھی حاجت فصد اور اسہال کی ہوتی ہے بعد چند روز کے پس استعمال اُسکا ضرور ہے اور کبھی حاجت اسکی ہوتی ہے کہ تدبیر غلیظ کو ترک کرے جس وقت رشیذ زیادہ پیدا ہو جائے پھر اُسوقت غذائے غلیظ خواہ تدبیر غلیظ کے منع کی ضرورت ہوتی ہے **صفت غذائے موافق کی** جسکا استعمال بوقت انجبار کے کیا جاتا ہے سیدہ کی روٹی اور چاول کا آٹا چربی گائے کی اور دودھ ان سب کو لیکر ہریسہ ایسا طیار کریں جو قسم عمدہ کا ہو اور جو دوا کی قسم ایسی فربہ ہو کہ اُسکا فائدہ بعد اس غذا کے ہو جبر اور درست کرنے میں وہ دوا مومیائی ہے کہ ایسے لوگوں کے واسطے عجیب النفع ہے اور جو امور تابع کسر اور جبر کے ہیں اور اُن سب کا تدارک ضرور ہے ایسے فوائد مومیائی میں موجود ہیں کبھی بوجہ کسر کے گوشت اسقدر جدا ہو جاتا ہے کہ پھر اُسکا ملنا دشوار ہوتا ہے اور اگر اُسے کاٹ نہ ڈالیں خود بھی متعفن ہوتا ہے اور اپنے گرد کی چیزوں کو بھی متعفن کر دیتا ہے مثل ہڈی وغیرہ کے لہذا اسکی عفونت روکنے کی تدبیر ضرور کرنی چاہیے کبھی کسر کے ہمراہ فسخ اور رض بھی عارض ہوتا ہے اور بعلت رض شدید گوشت میں عارض ہوتا ہے کہ مثل قیمہ کے بن جاتا ہے اُسکا علاج پچھنے وغیرہ سے کرنا پڑتا ہے خواہ ان دواؤں سے جو عفونت کو مانع ہوں اگر اس عفونت کی تدبیر نہ کیجائے انجام کار گلنے اور سڑنے کی نوبت پہونچیگی لہذا اسکی بھی رعایت واجب ہے کبھی ورم گرم ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اُس کی تدبیر بھی ضروری ہوتی ہے اور کبھی جراحات عارض ہوتے ہیں اُن کی تدبیر جیسے بیان ہو عمل کرنی چاہیے کبھی رشیذ زیادہ بعد احتیاج سے پیدا ہوتا ہے کہ انجبار کسر میں اتنی مقدار کی ضرورت نہیں اُسوقت تقلیل غذا کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ زیادہ مقدار رشیذ کی پیدا نہو اور بندش اسپر کرتے ہیں اسی قسم کی جو دکو دبا رکھے تاکہ مقدار متولد کم ہو جائے کبھی بوجہ کھینچنے اور درست کرنیکے استرخائے مفاصل عارض ہوتا ہے اور کبھی سیلان ریم اور صدید کا منفذ استخوان تک عارض ہوتا ہے اُسوقت حاجت اسکی ہوتی ہے کہ ہڈی کو کاٹ کر ان صدید کے سیلان کی تدبیر کریں **تغییر مقام عضو ٹوٹ جانیکے بیان میں بیان عام قحف کے ٹوٹ جانے کا** کاسہ سر کبھی اسطرح ٹوٹ جاتا ہے کہ جلد نہیں پھٹتی باقی ہاں ورم جلد میں ضرور پیدا ہوتا ہے اور جب ہم کے علاج میں مشغول ہوں اور کھوپڑی کے ٹوٹنے کا کچھ علاج نہ کریں اکثر یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ ہڈی فاسد بھی ہو جاتی ہے اور قبل نزول خواہ بعد اسکے چند امراض ردی ایسے پیدا ہوتے ہیں جیسے حمیات اور رعشہ زوال عقل وسواس کے اور چند امراض پس اُسوقت جلد چاک کرنیکی ضرورت ہوتی ہے اکثر جس مقام سے استخوان سر شکستہ ہوتی ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ مریض اُسے بار بار چھوا کرتا ہے اور اُسی پر ہاتھ پھیرا کرتا ہے اُسوقت کچھ اسکی حاجت نہیں ہے کہ پہلے ہڈی کو اپنی حالت پر پھیر لائیں یہ کچھ ضرور نہیں ہے بلکہ جلد کو چاک کر دینا چاہیے تاکہ اُسمیں ریم یا صدید کا ہونے پائے نہ اس ہڈی میں اور نہ کسی اور مقام میں اسلیئے کہ پہلے تدبیر اسی کی ضروری ہے کہ ریم اور صدید کا اجتماع اندر نہ ہونے پائے ہاں اگر اطمینان زیادتی ورم ہو جائے اور ورم کم ہونے لگے اُسوقت چنداں اہتمام نہ کرنا چاہیے چاک کرنا جلد کا ضرور ہے اگرچہ بہت تھوڑی مقدار بھی چاک کی کیوں نہو اور فقط ایک ہی مقام کسر کے محاذی ہو یعنی استخوان قحف اگرچہ متعدد مقامات سے ٹوٹی ہوئی ہے ایک ہی مقام کا چاک کرنا کافی ہے چند شگاف کی کچھ ضرورت نہیں یا اینکہ ورم شگافتہ ہو کسی ایک مقام کسر کو ظاہر کر دے کہ ایسے وقت میں زیادہ غلطی پیدا ہوتی ہے کہ گمان یہ ہوتا ہے کہ بس اسیجگہ پر ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور کسی مقام پر صدمہ کسر کا نہیں ہوا پس اس بات کو خوب سوچ سمجھکر دیکھنا چاہیے اور مقام

شکست کو بخوبی نظر کرنا چاہیے بعض تدبیرات جو صدر طبیب کو مائل بطرف صواب کے کرتے ہیں اُن میں سے ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ سبب ٹوٹ جانیکا دریافت
کریں یعنی کس سبب سے ٹوٹ گئی ہے اور کہاں تک اور کسقدر ٹوٹی ہے اور توڑنے والی چیز کی قوت کسقدر تھی اور وہ شے کتنی بڑی ہے اور کسقدر قوت
رکھتی ہے اسکے خیال کرنے سے بھی کیفیت کسر کی اور مقدار اسکی دریافت ہو جاتی ہے کہ ایسی توڑنے والی چیز سے کتنی مقدار کسر کی ہونی چاہیے۔
اسیطرح جو اعراض بعد کسر کے پیدا ہوتے ہیں وہ بھی مقدار کسر پر دلالت کرتے ہیں مثلاً سکتہ اور سدر اور بطلان صوت وغیرہ۔ اور کبھی جلد کے
پھٹ جانے سے زیادتی مقدار کسر اور اُسکے اختلاف پر دلیل ہوتی ہے کہ ایک ہی جانب کسر واقع ہوا یا چند جانب میں یعنی اگر جلد چند مقام
سے پھٹ گئی ہے معلوم ہوگا کہ ہڈی بھی شاید چند مقام سے ٹوٹ گئی ہوگی اگرچہ یہ دلیل کامل اور علامت یقینی نہیں ہے اسلیئے کہ اکثر جلد
شق نہیں ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو نسبت کم گر ہڈی اندر کی طرف زیادہ ٹوٹ جاتی ہے اور جلد پر اسیطرح زیادہ شگاف پیدا نہیں ہوتا خواہ
تھوڑا سا شگاف پیدا ہوتا ہے اسوقت بالضرورت احتیاج شناخت حال کی ہوتی ہے اور ایسے علامات کی تلاش ہوتی ہے کہ آنکھ سے
مقام کسر خواہ عضو مکسور نظر آجائے اور ایسے احوال میں جلد کے کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے اور بشکل صلیب جلد میں شگاف پیدا کیا جاتا ہے اور بعد
شگاف کے جلد کو چھیل کر ہڈی کو ظاہر کرکے دیکھیں گے یعنی جو ہڈی ریزہ ریزہ ہوگئی ہے اُسکا حال مفصل دیکھیں اور اگر جلد میں شگاف پیدا
ہونے سے خون جاری ہو فوراً شگاف کو پر کریں گے سوکھے ہوئے کپڑوں سے اُسکے بعد فادہ اور پٹیاں باندھیں گے مگر اُن کو شراب
میں ڈبو کر اور دو تین روز تک یونہیں بندھی رہنے دیں اور نہ کھولیں۔ جو شجہ یعنی چوٹ حد موضحہ تک پہونچے اور اندرونی عضو کو کھولکے
اور نمودار کرے اسکا علاج باب قروح میں مذکور ہوگا اور اس سے پہلے بھی اسکا ذکر ہو چکا ہے اور اشمار منقلہ اور سب اقسام کی چوٹ ضخ کا بیان اوپر کے ابواب میں ہو چکا
ہے اور یہاں بھی اُنکے علاج کا طریقہ مذکور ہوگا کہ حال ہڈی کے ٹوٹنے کا یہ ہے کہ جلد پھٹ جائے اور شگافتہ ہو جائے اور دوسری
جانب جلد کے بطرف اندرون کے نافذ نہو بلکہ بعض ارباب تجربہ کی رائے بھی ہے کہ اوپر کی طرف جلد اسکے کریجائے اور ایسی قسم شکست کی آنکھ
سے پوشیدہ رہ نہیں سکتی بلکہ آنکھ سے ضرور نظر آتی ہے اور اُسکی مثال ایسی ہے جیسے بال سا پڑ جائے ایسی چوٹ خواہ صدمہ کی تدبیر یہی ہے کہ
اُسے اسقدر چھیلیں کہ جہاں تک صدمہ چوٹ کا پہونچکر چھل گیا ہے وہ اثر اور نشان مٹ جائے اور اگر اسکا خیال ہو کہ کوئی رطوبت سوداوی
اُس مقام پر گرے گی اور مقام زرد کا مضبوط اور مستحکم ہوکر سیاہ پڑ جائے گا اُسوقت اسقدر چھیلنا چاہیے کہ بالکل اثر اور نشان باقی نہ رہے اور چھیلنے کو بیلچے
مختلف اقسام کی ناخن گیر وغیرہ موجود ہونی چاہئیں اور مقدار چھوٹی بڑی ہو کہ سب سے پہلے چوڑی اور اُسکے بعد اُس سے کم عریض اور اسیطرح تا اینکہ
بقدر مطلوب چھیل ڈالیں اور چھیلتے وقت دوائے داسی یعنی چھپانے والی کا استعمال کرنا چاہیے اور یہی کافی ہوگا۔ ادویہ داسیہ یہ ہیں جیسے ایرسا
اور مُر کا آٹا اور دقاق کندر زرد اور دو پوست بیخ جاؤشیر اور مر اور ازروت ہم الاخوین درجہ مجفف ہوا اور انمیں لذع نہو اسکا علاج مثل قروح
کے کرنا چاہیے لیکن اگر دریافت ہو کہ شگاف خواہ صدمہ جلد کے اندرونی جانب تک پہونچ گیا ہے اور چھیلنے کی جہت سے کچھ فائدہ معتد بہ نہو گا
جب تک ساری جلد گود نہ جائیگی اُسوقت ہرگز جرأت تمام جلد کے گود ڈالنے پر بدون خوب سمجھے ہوئے نکرنی چاہیے بلکہ ٹھہرکر خیال کرو کہ تاتک
صدمہ پہونچا ہے اور حال حجاب کا دریافت کرو کہ وہ حجاب محفوظ ہے یا نہیں یعنی اپنی وضع اصلی پر باقی ہے یا کسی سے کچھ تغیر ہوا ہے اگر تغیر نہیں ہے
اسوقت آفت کم ہوگی اور بیخوابی اور ابن ظاہر ہوگا اور ورم بھی کم عارض ہوگا اور سلامت حال علیل زیادہ ہوگی اور کسر بھی مقدار میں چھوٹی
ہوگی اور ظہور تیج تنفیج کا بہت جلد اور اکمل ہوگا اور جلد اکرنا صدمہ کا استخوان سے جسمین خطرہ زیادہ ہے بہت ہوگا اور ظہور اوجاع اور حمیات
کا بھی کم ہوگا اسیطرح اور اعراض جو ایسے صدمات کو عارض ہوتے ہیں وہ بھی کمتر پیدا ہوں گے اور ہڈی کا تغیر لون بھی کم ہوگا یعنی جلد کی

ہڈی تغیر لون کو قبول نہ کریگی اور سیلان پیچ صدید بھی رقیق کا اسمین زیادہ ہوگا اور حمیات وغیرہ اور تمدد اور غشی اور زوال عقل کا نسبت شامل ہونے علاج کے
اسمین زیادہ ہوگا اور صدید رقیق زیادہ ہوگی اسی طرح بھی زیادہ ہوگا جو اور جارح ایسے اوقات مین عارض ہوتے ہین لیکن جو ہر وقت عارض ہوتے ہین اُن سب کا
برودت سے بچانا واجب ہے اگرچہ گرمیون مین بھی صدمہ ہو پہنچے جب بھی سردی سے ہوا وغیرہ کے محفوظ رکھنا واجب ہے اسلیے کہ سردی کے صدمہ سے پہنچنے
سے خطر عظیم پیدا ہوتا ہے جو کسر صادع ہو یعنی اُسکا صدمہ فقط اسی قدر ہے کہ جلد پھٹ گئی ہو اور کچھ نہین لیکن اکثر اس قسم کی چوٹ مین سمحاق یعنی پتلی جھلی
سر کی کھل جاتی ہے پس اکثر ایسے صدمے مین فقط بندش کافی ہوتی ہے اور ضماد مبردات کا۔ اور تدبیر صائب یہ ہے کہ پہلے روغن گل کو مقام شگاف
پر ٹپکائیں یا اُسکو نیم گرم کرلین اسکے بعد دونون کنارے زخم کے ملا کر ٹانکے دین اگر احتیاج درخت کی ہو اور ٹانکے لگانیکے بعد جو ذرور اسی لیے چھ بانوالا
ہوا اُسپر چھڑکین اور اسکے اوپر کتان کا کپڑا اسپیدی بیضہ مرغ مین تر کرکے رکھین اور اُسکے اوپر گدی جو شراب قابض مین تر کردی ہے اور شراب
قابض مین زیت بھی ملا ہوا ہے رکھین اُسکے اوپر پٹیون سے بندش کرین اور تکیہ اور خوشبو اور آرام دہی علیل کی تدبیر زیادہ کرین اور اُسکے سلانے
کی فکر زیادہ رہے اور اگر حاجت ہو صدید بھی کھول جائے اور ہر ایک صدع اور کسر مین اسکی ضرورت نہین ہے کہ سب ہڈی پر بند فرق کیجائے اسلیے کہ یہ
بات ہر جگہ پر ممکن نہین ہے لیکن وہ وصیت جسے ہم نے باب جبر اور کسر مین لکھا ہے اُسے یہان بھی ذکر کرتے ہین علاوہ یہ ہے کہ اکثر آدمی ہڈیون کو
سرون سے کاٹ ڈالتے ہین اور اُنپر گوشت اور کھال بھی نہین اُگتی ہے اور پھر زندہ رہتے ہین۔ ثم اور اسکے بعد جس کا درجہ ہے پس یہ بات جاننی چاہیے
کہ سر کی ہڈی تمام جسم کی ہڈیون سے مخالف ہے بروقت ٹوٹ جانے کے پس یہ ہڈی سر کی اگر ٹوٹ جائے پھر درست نہین ہوتی ہے بنظر اپنی طبیعت کے
جو اُسپر غالب ہے اور نہ اُسپر دشبذ قوی پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اور ہڈیون کے ٹوٹنے سے پیدا ہوتی ہے اور اگتی ہے بلکہ ایک شئی ضعیف اور کمزور ایسی پیدا
ہوتی ہے کہ اسمین جڑنے اور گرفت کرنے کی قوت نہین ہوتی ہے لیکن ریم کا انصباب اندر کی طرف ہونا نہ چاہیے بلکہ اُسے باہر کی طرف نکالنا ضرور
ہے اگر شجہ تامہ ہو خواہ قطع کرنا چاہیے اگر تمام نہ ہو اور ہڈی کے جبر کے درپے ہونا کچھ ضرور نہین۔ گرمیون مین سات دن سے زیادہ اُسکی تدبیر مین تاخیر
جائز نہین ہے اور جاڑون مین دس سے زیادہ درست نہین اور جسقدر جلد تدبیر کرین اتنا ہی بہتر ہے اور اسی قدر آفات کے عوارض سے دوری رہیگی اس
اہتمام اور سرعت درپے علاج کے ہونے کے اسباب مین سے ایک یہ بھی سبب ہے اور ہڈیون نے اُسکی خاصیت نرالی ہے اور سر کی ہڈی اور شے ہے
بہ نسبت تمام بدن کی ہڈیون کے اسلیے کہ اور مقامات کی ہڈیون کے مواد فقط بندش سے دور ہوجاتے ہین اور ہٹ جاتے ہین اور سر کی ہڈی پر بندش
اس قسم کی ممکن نہین ہے اسواسطے جو شکست ایک مقدار معتدبہ پر ہو اس مین ہڈی کو اسطرح چلنے کی ضرورت ہو کہ صدید بقدر حاجت نکلتا ہے یہ بھی ایک ضرر ہے کہ
اگر صدید اندر استخوان شکستہ کے پیدا ہوگا جس پر بندش بطور ربط حاجز کے ہوئی ہے یعنی وہ بندش ایسی ہو کہ مادہ کو نچوڑ کر دفع کرتی ہے پس اس مقام سے ریم پیدا
ہو کر مغز استخوان تک پہنچے گا پھر اُسوقت ہم کو کھولنے کی ضرورت ہوگی کہ اُسکے صدید کو کھول کر صاف اور پاک کرین پھر جب خاص اُسی عضو مین صدید پیدا
ہوا اُسکا کیا حال ہوگا لہذا اس ہڈی کو چھین ڈالنا خواہ قطع کرنا ضرور ہوتا ہے اور اُسکے اہتمام اور طمانے کو روکنا ضرور ہوتا ہے تاکہ اس ضرر سے امان حاصل ہو
اور اگر خوب سیلان صدید کا اندر کی طرف نہو ہم کبھی ہڈی کو قطع نہ کرین گے لیکن یاد رہے کہ قطع استخوان کا ایک مقام مناسب سے کرین اور مناسب مقام
وہی ہے جہان سے محاذات اور سامنا پیدا ہو صدید کے برآمد ہونے کا اور گمان غالب ہو کہ ایسی جگہ سے ریم کا برآمد ہونا بخوبی ہوگا اور قطع کرنے مین بھی
سہولت ہوگی اور جبر اور درستی کی حاجت بھی کم ہوگی اور امالہ کرنے اور ہموار کرنے کی بھی حاجت نہ ہوگی اور نیز وہ مقام ایسا ہونا چاہیے کہ مقام عصب سے
بعید ہو جیسے یافوخ اسلیے کہ اسکا واسطہ مثبت اعصاب سے ملا ہی نہین ہے اور کوشش کرنی اس بات کی بھی ضرور ہے کہ حجاب کو کسیقدر برودت نہ
پہنچنے پائے کہ یہ بہت ردی ہے اور خطرہ اسمین زیادہ ہے اور تلطیف تدبیر کرنی چاہیے اور ہمیشہ نیم گرم روغن ٹپکانا چاہیے اور اگر حجاب پر کسی طرح کی

سیاہی پیدا ہو ایسی سیاہی کبھی نقطہ ظاہر حجاب میں ہوتی ہے اور اسمین چندان خطر نہیں ہے اور کبھی نقطہ بوجہ درد اون کے سیاہی پیدا ہوتی ہے اسکی تدبیر
کرنی چاہیئے اسطرح پر کہ شہد مین سہ چند اُسکا روغن گل ملا کر اُس سیاہی کو دھوئین تا اینکہ سواد برطرف ہو جائے اور بعد دھونے کے اسی مقام پر
ہوا ... کہ اسی جو اوپر مذکور ہو چکی چھڑکین اور اگر وہ سیاہی حجاب کی خوب جم گئی ہو اور چھوڑا نے خواہ دھونے سے نہ چھوٹتی ہو اس سے ڈرنا چاہیئے جسوقت
ا ... کسی چیز کی پریشان اور پراگندہ کرنے کی ہو خواہ اسکے کاٹ ڈالنے کی ہو اور یہ امر کچھ مضر نہو خواہ کاٹ کر نکال ڈالنے کی حاجت ہو پس بہت جلد کرنا چاہیئے
اور ابھی طرح قیح اور ریم کے پیدا ہونے کا انتظار نہ کرنا چاہیئے ایسلئے کہ یہ انتظار اسی مقام پر اچھا معلوم ہوتا ہے اور اُسیوقت پسندیدہ ہے جہان کہین وہ جھلی
... نام اُم موسوم ہے اُسمین تنگی خواہ ضغطہ پیدا نہ ہوا ہو یا اُسمین کچھ گزند نہ ہوا ہو ایسلئے کہ اگر اس جھلی مین نخس پیدا ہو گا فی الحال ورم آ جائے گا اور تشنج بھی پیدا ہو گا
اور ابھی بخیر شکستہ ہو گا لہذا اُس ہڈی کا فی الحال اخراج کر دین کہ شکستہ سے نجات ملے اور سکتہ کی بیہوشی زائل ہو کر حس بحال خود پلٹ آئے اور اگر ہڈی مین سوراخ
... جہان اُسوقت مہلت کا زیادہ موقع ہے اور اگر قحف یعنی سر کی کھوپری شکستہ ہوئی ہو اور حجاب نمایان ہو اور ورم پیدا ہوا سکا نام خطرہ ہے اسمین بھی
... مقدر عجلت کرنی چاہیئے جو ابھی مذکور ہوئی ہے اور اگر انتظار کرنا ضرور ہو وہ دن خواہ تین دن تک مضائقہ نہیں ہے لیکن اگر اسکا علاج دو کر دن سے کرتے
... کاٹنا ہڈی کا باریک آری سے ہوتا ہے جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور کبھی چھوٹے چھوٹے سوراخ کر کے قریب قریب ہڈی کو توڑتے ہیں اور سوراخ
... ایسے متصل اور قریب قریب ہوتے ہیں کہ ہڈی کے ٹکڑے ٹوٹ کر گر جاتے ہیں گر ہم اسطرح پر ہڈی کو توڑنا خالی از ضرر نہیں سمجھ ایسلئے کہ کبھی اگر تھوڑی سی
غفلت ہوئی سوراخ کا اثر غشا تک پہونچ جاتا ہے یعنی وہ جھلی جسکا نام اُم رکھا ہے ہان اگر وہ حیلہ جو اوپر ہم نے ذکر کیا ہے کر لین پھر غشا کے ضرر سے
امان ہو گی اس علاج کی کیفیت یہ ہو کہ پہلے جو قدما اطبا نے ذکر کیا ہے آگے ہم بیان کر لین پھر اسکے بعد خاص تدبیر کا ذکر کرین قدما نے کہا ہو کہ پہلے
سر کے بال تراش ڈالین اسکے بعد دو چاک سر میں متقاطع زوایائے قائمہ پر کرین اور ایک چاک بشکل چلیپا یعنی صلیب کے کرین اور اس چاک کرنے میں ایک
چاک ... ہے جو ضرب اور شج سے ہوا ہو بعد ازان چاک کے نیچے کی جلد الگ کرنے تاکہ ہڈی کھل جائے یعنی وہ ہڈی جسکا خالی کرنا منظور ہو پھر اگر
اس چاک کرنے سے خون جاری ہو جائے کسی خرقہ وغیرہ سے اُس کو بھرے اور بند کرے اور وہ کپڑا اس کا اور پانی مین ڈوبا ہوا اور اس سے بھی خون بند
... خشک کپڑے سے بھر دین اور اسپر ایک گدی شراب مین ڈوبی ہوئی اور زیت مین رکھین اور گدی کے اوپر پٹی جو اسجگہ کے مناسب ہو تا اینکہ دوسرے
روز تک اگر کوئی امر تازہ حادث نہو اور قسم اعراض ورم کے پس مناسب ہو کہ استخوان شکستہ کی تقویر کرین اور تقویر اس طرح پر کرین کہ علیل کو بٹھائین خواہ کسے
... کا حکم دین جسطرح پر لائق بحال اُسکے ہو اسکے بعد دونون کان اسکے کسی صوف خواہ روئی سے بند کرین تاکہ چوٹ لگانے اور توڑنے کی آواز کان
تک نہ پہونچے اور زخم کی بندش کو کھولین اور جب چیتھڑے اور گدی وغیرہ جو جم بندھے ہین اُن کو الگ کرین اور مقام ماؤف کو پونچھین اسکے دو خادم کو
حکم کرین کہ چار کپڑون سے مضبوط اسکو تھامین اور وہ کپڑے باریک اور نازک ہون اور جو جلد چاک ہو چکی زوایائے قائمہ پر اُسے اوپر کی طرف کھینچین
... اور ... جلد سے ... جو ٹوٹی ہوئی ہڈی ہو واقع ہو اگر یہ ہڈی رقیق اور ضعیف ہو اور براہ طبیعت اور خلقت کے بودی اور کمزور ہو خواہ بوجہ ٹوٹنے کے
ضعف اسمین پیدا ہوا ہے اسکے لیئے مناسب یہی ہے کہ آلات قطع سے نکال ڈالی جائے اسطرح پر کہ بعض آلات سامنے بعض کے رکھین اور جو آلہ سب سے
... وہ چوڑا ہے اس سے شروع کرین اُسکے بعد باریک آلات کا استعمال کرین اسکے بعد وہ مو چنے باریک جنکو ہم نے شو یہ نام رکھا ہو اُن سے کام لین اور
ہڈی اُبھارنے اور چُن لینے مین نہایت نرمی اور سبکی کو کام فرمائین تاکہ سر مین کوئی ایذا اور گزند نہ پہونچے اور اگر ہڈی قوی ہو لائق حال اُسکے یہ ہو
کہ پہلے برما وغیرہ سے سوراخ کرین بشرطیکہ وہ برما زیادہ لانبا نہ ہو جو اندر کی جھلی تک پہونچے اور یہ برمے ایسے بنے ہوتے ہین کہ اُن مین کسی مقام پر
مناسب ایک بلندی اور گرہ سے بنی ہوئی ہو کہ اُس مقدار مین تک سوراخ کر کے خود بخود ٹھہر جاتے ہین اور وہ ہی فرق فی صفاق اور پردہ تک

ہو پہنچنے کو مانع ہوتی ہے پس ایسے ہی برمے سے استخوان شکستہ میں گڑھا پیدا کریں اور اُسے اکھاڑ لیں اور ایک ہی مرتبہ نہ اکھاڑیں بلکہ تھوڑا تھوڑا پھر اگر ہو کو ممکن ہو
کہ انگلیوں سے اُس ہڈی کو اکھیڑ لیں اس سے بہتر کیا ہو اور اگر نہ ہو پڑے موچنے اور چمٹے سے خواہ اور کسی آلہ سے اکھیڑیں مناسب یہی ہے کہ سوراخ
بہت قریب قریب ہوں اور اُنمیں فاصلہ بقدر سلائی جانے کے ہو تاکہ قریب استخوان داخلی سطح کے ہو اور یہ بھی مناسب ہے کہ سوراخ کے پیچھے کسیقدر جگہ ایسی
باقی نہ رہے جو پردہ سے ملی ہو اور اسمیں سوراخ نہ ہونے پائے اور اسیواسطے واجب و ضرور ہے کہ اثر برمے کا کسیقدر صفاق تک پہونچ جائے اور یہ بات بدون
اسکے نہیں ہوسکتی ہے کہ مقدار برمے کی بقدر حجم استخوان شکستہ کے ہو اور یہ بھی مناسب ہے کہ سوراخ کرنے میں چند قسم کے برمے کا استعمال کریں جہان جیسا لائق
ہو اور اگر شکستگی انھیں مقامات میں ہو جو اثنائے استخوان میں یعنی جو مقامات ہڈی کے درمیانی مقامات کے ہیں اُسوقت یہی مناسب ہے کہ سوراخ [illegible]
میں ہوں فقط تاکہ جسوقت ہڈی کو کھینچیں مناسب ہے کہ خشونت استخوان سر کو برابر کریں مراد یہ ہے کہ جو خشونت بوجہ قطع اور تقویر کے پیدا ہوئی ہو اُسے درست
کردیں اور یہ کھران بذریعہ سوہن کے دور کریں خواہ کسی اور ایسی وغیرہ آلات آہن سے جو اس کام میں مدد دیسکتے ہیں لیکن اُسی آلہ کے نیچے پہلے کوئی
ایسی چیز رکھ لیں جو حجاب و صفاق کو چھپا لے اور اسکا اثر پہنچتے میں اُس پردہ وغیرہ تک ہو پہنچنے نہ پائے اور اُسکے ضرر سے پردہ وغیرہ محفوظ رہے
اگر پھر کوئی ٹکڑا خواہ کرچ ہڈی کی باقی رہجائے خواہ کنارہ شظیہ اسکا نکل نسکے لازم ہے کہ اُسے نرمی سے نکالیں بعد ازان علاج بذریعہ فتیلہ لینہ
بتی اور مرہم کے کریں کہ یہ تدبیر سہل اور آسان اور جمیع اقسام علاج سے اسکی آسانی زیادہ ہے جالینوس نے کہا ہے جب کوئی شخص کسی سر کی ہڈی
کو کسیقدر کھولے اور کوئی حصہ استخوان سر کو مکشوف کرے چاہیے کہ اُس ہڈی کے نیچے وہ آلہ رکھے جسمیں [illegible] خواہ دانہ مثل مسور کے ہوتا ہے اور جسم
چکنا چکنا اور نرم ہوتا ہے اور تیز جانب اسکے بطرف طول کے ہوتی ہے اور چوڑائی اسکی جو بشکل دانہ مسور کے گول ہے صفاق پر اُسکا زور ڈال کر جانب
کرنا مناسب ہے اور اسی گول مقام کے اوپر تھوڑی وغیرہ سے مارنا چاہیے لیکن تھوڑی ایسی ہو جس سے کام بآسانی برآمد ہو اور اوپر سے ہڈی
اس تھوڑی وغیرہ سے ٹکڑے کریں اور سر کی ہڈی کو قطع کریں جب ہم یہ تدبیر کرینگے جتنی چیزیں ضروری ہماری کرنیوالی ہیں جب ہم کو فراغ حاصل ہوگا اور
جو جو چاہتے ہیں ہم کو پردہ کے بچاؤ میں ضروری ہیں سبکا حصول ہو جائیگا اور یہ اطمینان اسوجہ سے ہوگا کہ پردہ اسوقت مجروح نہ ہوگا اور نہ معالج کی نیکی
اور [illegible] آئیگی اسلیئے کہ پردہ بطرف چوڑی جانب آلہ کے جسے ہم نے بشکل مسور کے کہہ چکے ہیں سامنے پڑیگا۔ پھر اگر یہ آلات بطرف استخوان سر کے پڑیں
سب اپنا فعل کرینگے اور کسی طرح کی ایذا پیدا نہ ہوگی اسکی وجہ یہ ہے کہ اجزا بشکل مستدیر علی کے ناخن گیر خواہ کھانی وغیرہ سے نیچے کی طرف ہو گی
پس سر کی ہڈی کٹ جائیگی اور اس آلہ کے سوا اور قسم کا آلہ ایسا ممکن نہیں ہے کہ جس سے بآسانی یہ ہڈی کٹ جائے اور ٹکڑے الگ ہو جائے اور نہ
کوئی آلہ اس سے زیادہ جلد اس کام کو کرسکتا ہے جو علاج بذریعہ آری اور جو تقییدوں کے ہوتا ہے تازہ اور حال کے اطبا اُسکی مذمت کرتے ہیں اور کہتے
ہیں کہ وہ ردی ہے اور ذلیل اسلیئے ہماری استخوان سر کی ہڈی میں جسوقت کہ وہ ہڈی شق ہو جائے اور یہی علاج جمیع کسر میں پسندیدہ ہے جبکہ استخوان
سر کو عارض ہو اگرچہ ہم نے اس علاج کو ذکر کرکے عرض شق کیواسطے اسی کو ذکر کیا ہے حکیم [illegible] اور جالینوس نے بھی کہا ہے اور ہماری تعلیم اُس سے
اس خاص میں کی ہے اور بیان کیا ہے کہ مقدار ہڈی کی کسیقدر توڑنی مناسب ہے جسقدر ہڈی کے قطع کرنے کی مقدار مناسب ہے اُسکے تعین بالطبع
سے ہوتی ہے کہ جتنی ہڈی متعفنت اور ریزہ ریزہ ہو گئی ہو اُسکا نکالڈالنا ضرور ہوتا ہے خواہ جتنی مقدار میں فساد پیدا ہوتا ہو کہ یہ بھی اکثر عارض ہوتا ہے کہ موضع
شقوق میں امتداد کثیر ہوتا ہے اُسوقت مناسب نہیں ہے کہ شقوق کو آخر تک نکالڈالیں اور دور کریں اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیئے کہ اسکے سبب کچھ
ضرر نہیں ہوسکتا اگر اور سب افعال اپنے اپنے موقع پر درست اور مناسب واقع ہوں پھر بعد علاج جدید اور استعمال آلات قطع اور نزع وغیرہ کے
ایک کپڑا کتان کا اور مقدار مساوی مقدار زخم کی ہو شراب اور روغن گل میں بھگو کر زخم کو جیر کر زخم پر رکھیں اور زخم کا منہ اُس کپڑے سے بند کردیں

پھر ایک کپڑا دو تہ کا خواہ تین پرت کا نہایت درجہ سبک اور ہلکا اُسپر رکھیں تاکہ صفاق اور پردہ دماغ پر کسی طرح کا ثقل اور بوجھ نہ پڑے اور اس وجہ سے ایک دوہرا
کپڑے چوڑی پٹی کے ذریعہ سے بندش کریں لیکن بندش اُسی قدر کریں جسقدر گرفت کرے اور جو خرقہ زخم پر رکھا ہے اُسے ہلنے اور ہٹ جانے سے روکے
اُسکے بعد جو تدبیر خارجی مسکّن التہاب ہو اور صفاق پر ورم اور دیہ یا لبہ کا جھگڑا دو یہ راسی کہتے ہیں استعمال کریں تاکہ انبات لحم جلد تر کرے اور تپ کو
دور کرے اور حجاب کی ترطیب پیدا کرے اُسکا استعمال کریں مثلاً روغن گل ہر وقت اوپر سے ٹپکایا کریں اور تیسرے روز اس بندش کو کھولیں اور مقام
ماؤف کو پوچھیں اور جو علاج گوشت کے اُگانے میں جلد مؤثر ہو اُسکا استعمال کریں اور بعض اوقات میں ہڈی چھیلتے بھی ہیں اگر اسکی احتیاج ہو جسوقت
کوئی ہڈی اونچی ہوتی نظر آئے خواہ گوشت جلد پیدا ہونے کی نظر سے حک استخوان کرتے ہیں اور جسقدر ادویہ جراحات کے علاج میں مذکور ہوتی ہیں
اُن سب سے علاج کر سکتے ہیں حکیم بولس نے یہ بھی کہا ہے کہ اکثر صفاق میں بعد علاج جدید کے ورم حار بھی عارض ہوتا ہے تا اینکہ ثخن استخوان سر کا
بلند ہو جاتا ہے اور ثخن جلد کا بھی اور باوجود اس ضرر کے ایک قسم کی ماندگی بھی پیدا ہوتی ہے جو حرکت طبعی کو مانع ہوتی ہے اور اکثر ایسے لوگوں کو
استرخا و اعراض اور مرض قبیح کے بڑے بڑے عارض ہوتے ہیں اور یہ اعراض آخر کو نوبت بمرگ مریض پہونچا دیتے ہیں اور ورم گرم کا پیدا ہونا صفاق سر میں یا
بوجہ اونچے ہو جانے ہڈی کے ایک قسم کی چبھن پیدا ہوتی ہے یا بوجہ ثقل اور گرانی قبائل یعنی آگے کی طرف زیادہ بوجھ اور گرانی کا صدمہ پہونچنے سے خواہ
بوجہ برودت اور اکثر طعام خواہ کثرت شراب کی وجہ سے خواہ اور کسی وجہ سے جو خفیف ہو اور اگر ورم گرم بخوبی ظاہر ہو اور اُسکا سبب بھی واضح
ہو اُسوقت اُس مرض کو قطع کرنا چاہیے اور جلد اُسکی تدبیر سے فارغ ہونا چاہیے اور اگر سبب اُسکا پوشیدہ ہو اُسکے ازالہ میں کوشش زیادہ
کرنی چاہیے اور اگر کوئی چیز مانع نہ ہو فصد کسی رگ کی رگملئے سر سے کرینگے اور طعام اور شراب میں کمی خواہ وہ تدبیرات جو ورم حارہ کے لائق اور
مناسب ہیں جیسے تطلیل روغن گل سے خواہ ایسے پانی سے جسمیں خطمی اور حلبہ اور تخم کتان اور بابونہ وغیرہ جوش دیا ہو اور ضماد جو دقیق شعیر اور آب گرم
اور روغن گل اور تخم کتان وغیرہ اور کسی صورت میں چربی مرغ کی لگا کر ترطیب سر کی اُس سے کریں اور گردن اور فقرات پشت کی ترطیب بھی
اُسی سے کرنی چاہیے اور کانوں میں کسیقدر ایسے روغن جو تسکین حرارت کریں ٹپکانے چاہئیں یا درعلیل کو آب گرم میں کسی محفوظ جگہ میں بٹھائیں اور مالش
کریں اگر ورم گرم کو بہت دن گذر جائیں اور دوائے مسہل کے پلانے سے کوئی مانع نہو مسہل کی تدبیر بھی کرنی چاہیے بقراط نے اسکی اجازت دی
ہے حکیم بولس جو اعتبار علمی مشہور ہے اُسنے کہا ہے کہ اگر صفاق میں سیاہی پیدا ہو اور وہ سیاہی فقط صفاق کی سطح میں ہو اور کسی دوا کی وجہ سے
یہ سیاہی پیدا ہوئی ہو نہ چھوڑ ڈالیں خواہ کوئی اور حیلہ اور تدبیر کریں اسلیے کہ سیاہ رنگ کی دوا اکثر یہ اثر پیدا کرتی ہے اُسکے واسطے فقط یہی
کافی ہے کہ شہد ایک جزو اور روغن گل تین جزو دونوں کو ایک کپڑے میں لگا کر صفاق پر رکھیں اور اگر سیاہی صفاق بذات خود یعنی آپ ہی آپ
پیدا ہو اور اندر تک پہونچ گئی ہو خصوصاً اگر اسکے ہمراہ اور علامات ردی بھی ہوں اسوقت سلامت مریض سے یاس کرنا چاہیے اسلیے کہ
ایسی سیاہی فنائے حرارت غریزی پر دلیل ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب حرارت اصلی باقی نہیں ہے میں نے بعض ایسے لوگ دیکھے ہیں جن کے
سر ٹوٹ گئے تھے اور سال بھر کے بعد اُن کے سر کی ہڈی ٹوٹی ہوئی نکالی گئی اور پھر صحیح رہے اور ہلاک نہوئے اور اسکی وجہ یہ تھی کہ صدمہ
کسر کا یافوخ میں چوٹ لگنے سے پہونچا تھا اور رطوبت صدیدی وغیرہ کی نکاس بھی بطرف خارج کے ایسی کہ اندر کی طرف ریم وغیرہ کا انصباب
نہیں ہوتا تھا اور نہ صفاق پر کچھ گزند پہونچا تھا بلکہ وہ صفاق درست صحیح اور سالم رہے تھے جالینوس بیان کرتا ہے کہ ایک شخص کے سر کی ہڈی
ٹوٹ گئی اور کنپٹی کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی اور شکست بھی شدید اور نہ زیادہ تھی میں نے اُس ٹوٹی ہوئی ہڈی کو بحال خود چھوڑ دیا اگر کسیقدر استخوان
یافوخ کو البتہ کاٹ ڈالا تھا اسی غرض سے جو اوپر کے بیانات سے معلوم ہو چکی ہے کہ بس یہی تدبیر کافی ہوئی اور وہ شخص صحیح اور تندرست ہو گیا

لحی کا ٹوٹ جانا لحی جس لحیہ کی ہڈ اسد اور اس سے وہ ہڈی ہے جسپر داڑھی کے بال اُگتے ہیں عالم فن جالینوس کہتا ہے اگر اندر کی طرف نہیں ٹوٹی ہو اور دو
ٹکڑے نہیں ہوے ہیں اُسوقت اگر داہنے کی طرف استخوان لحی ٹوٹ گئی ہو تو بائیں ہاتھ کی سبابہ اور وسطی منہ میں علیل کے داخل کرے اور اگر بائیں طرف کی لحی ٹوٹ
گئی ہو داہنے ہاتھ کی دونوں اُنگلیاں داخل کرکے ٹوٹی اور محدب کسر باہر کی طرف اُٹھائیں اور دوسرے ہاتھ سے اسکو سیدھا کریں اور برابر کریں اور برابر
ہونے کے بعد شناخت اُسکی ہمواری کی یوں ہوتی ہے کہ جو دانت اُس ہڈی پر واقع ہیں وہ سب درست اور برابر ہوجاتے ہیں اور اگر لحی کے دو
ٹکڑے ہوجائیں اسکے درست کرنے کے واسطے دو خادم درکار ہیں ایک تو کھینچے اور ایک گرفت کیے رہے اور طبیب اتنی دیر تک صبر کرے کہ دونوں
ہڈیاں درست ہوکر مل جائیں اور اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائیں اور جتنے دانت ترچھے ہوگئے ہیں خواہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے ہیں اُنھیں باندھ دینا لازم ہے
پھر اگر ہمراہ کسر کے زخم بھی پڑ گیا ہو خواہ ہڈی کا کونا اور نوک گرتی اور چبھتی ہو اُسوقت چاک کرے اور جلد اس نوک کے نکالنے کی بنا کر چ وغیرہ
کو نکال لیں گے اور ٹانکے وغیرہ سے پھر اُسی چاک کو درست کرکے سی دیں گے اور لگدی اور پٹی جو ممکن ہو باندھیں اور جو دوائیں ملحم اور جو درست
کرنیوالی ہیں بعد ہڈیوں کے اپنی اپنی جگہ پر درست بیٹھ جانے کے استعمال کریں اسی حکیم نے کہا ہے کہ اس مقام کی بندش خاص طور سے کرنی چاہیے کہ پٹی کا
بیچ فقرہ لحیہ پر رکھکر دونوں کنارے پٹی کے دونوں کانوں پر لاکر سر کے کنارے پر لیجانا چاہیے اور لحی کے کنارے سے لاکر پھر فقرہ تک واپس لائیں اور پھر وہاں
سے لحی کے نیچے رخساروں پر لاتے ہوئے یافوخ تک پہونچائیں پھر اُسی فقرہ کے نیچے لیجائیں اور ایک دوسرے پٹے پیشانی اور سر کے پیچھے رکھیں تاکہ سب پیچ
بندش کے خوب بیٹھے رہیں اور ڈھلکنے نہ پائیں اور ایک سبک جبیرہ بھی اُسپر رکھنا چاہیے اور اگر دونوں کی طرف لحی کی سب ٹوٹ جائیں چاہیے کہ اُن کو ہاتھوں سے
خوب کھینچیں اور جب دونوں برابر ہوکر اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائیں اور باہم مل جائیں اور دانت بھی دیکھ لیں کہ اپنی جگہ پر درست بیٹھ گئے ہیں انہیں بیٹھے اور ثنایا
یعنی جو دو بیچ کے دانت ہیں اُن کو سونے کے تاروں سے باندھ دیں تاکہ جس عمدگی سے بندش کی ہو اور جسطرح پر درست بیٹھنا چاہیے اسمیں لغزش
نہونے پائے اور کوئی چیز اپنی جگہ سے ہٹ نہ جائے اور دستار بار کا قفا پر رکھکر اُسکا سر کنارہ لحی پر لائیں اور علیل کو آرام اور سکون کا حکم دیں اور بولنے اور
کلام کرنے سے اُسے باز رکھیں اور غذا اُس کی حریرہ تجویز کریں اور اگر اس بندش کی وجہ سے شکل میں کسیطرح کا تغیر واقع ہوا ہو بندش کو کھول ڈالیں
اور اگر ورم گرم عارض ہو اُسوقت نطول اور ضماد سے غافل نہ ہونا چاہیے وہی ضمادات جو صلاحیت اسکی رکھیں کہ اُن سے تسکین اور تحلیل باعتدال پیدا ہو
استخوان فلک یعنی لحی اکثر سہی ہے کہ قبل تین ہفتہ کے درست اور مضبوط ہوجاتی ہے اسلیے کہ یہ ہڈی نرم ہے اور اسمیں مخ اور مغز استخوان زیادہ ہے اسیوجہ سے
بھر جاتی ہے کسر الانف یعنی ناک کا ٹوٹ جانا ناک کے اوپر کی طرف ہڈی ہے اور نیچے کی طرف غضروف ہے اور اس غضروف میں کسر عارض نہیں ہوتی ہے
بلکہ اسی رض یعنی کوفتہ ہوجانا اور چپٹا ہونا جیسے بعض شخص کی ناک بیٹھی ہوئی ہوتی ہے عارض ہوتا ہے اور ایک جانب سے دوسری جانب کو کھنچ آتا ہے اور اوپر کی
طرف کی ہڈی بھی کبھی ٹوٹ جاتی ہے ناک میں اگر صدمہ کسر کا پہونچے اور جلدی اُسکی اصلاح نہ کیجائے آخر کو کبھی خشم یعنی بطلان قوت شامہ لاحق ہوتا ہے اور کبھی ترچھی
ہوکر کج ہوجاتی ہے اور اُسی کجی اور سختی پر باقی رہتی ہے پھر درست بھی نہیں ہوسکتی ہے لہذا واجب ہے کہ بروز اول اُسکے علاج اور درستی میں کوشش کریں
اور دس دن اُسے مہل نہ چھوڑیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شکست میں اگر ناک کے اوپر کے مقامات تک پہونچ جائے خواہ انھیں مقامات میں پہلے سے
کسر واقع ہوئی ہو اُسکی عمدہ تدبیر یہی ہے کہ ایک میل یعنی سلائی درست اور خوش اسلوب چکنی لیکر بہ نرمی اور آہستگی ناک میں داخل کریں اور مقام
انتہائے کسر تا خیشوم تک اُسے پہونچائیں اور ہاتھ سے اسکو تھامے رہیں اور دوسرے ہاتھ سے ناک برابر اور درست کریں تاوقتیکہ اپنی جگہ پر ہموار ہوکر
بیٹھ جائے بعد اوس فتیلہ کے داخل کرنے میں بھی لطافت اور نرمی کو کام فرمائیں اور وہ فتیلہ ایسا ہو جو شکل ہموار اور درست کرنے کے بعد کو محافظ ہو
اور بہتر یہ ہے کہ وہ فتیلہ کتان کا ہو اور مناسب یہ ہے کہ دونوں نتھنوں میں داخل کریں گو آفت اور صدمہ کسر کا فقط ایک ہی طرف پہونچا ہو اور کبھی فتیلہ کے اندر

پر کی جڑ بھی رکھدیتے ہین تاکہ خوب سیدھا اور درست ہو اُسکے بعد ضماد کرین ضماد کا پھایا اچھی طرح چپکا دین اور فتیلہ کو جبتک خوب درستی نہ آجائے باہر نہ نکالین
اور جبتک استحکام اور انجبار اچھی طرح پیدا نہ ہو باہر نہ کرین ناک پر پٹی وغیرہ کی بندش کرنی نہ چاہیے ورنہ بیٹھ جاتی ہے ہان اگر اُس مقام پر ایک قسم کا کوز اور
اُوبڑ نکل آیا ہو خواہ کسی جگہ کم تھوڑی سی اور اونچائی ایسی پیدا ہوئی ہو کہ اُسکے بٹھا دینے سے ناک کی درستی پیدا ہوتی ہے اُسوقت بندش کرنی ضرور ہوتی
ہے اور اگر شکست ناک کی اجزائے زیرین مین عارض ہوئی ہو دو انگلیون سے اُسکا درست کر دینا ممکن ہے مثلاً دونون ہاتھ کے سبابہ سے خواہ دونون
کی خنصر سے اور اگر ایسے وقت مین ورم حار عارض ہو مرہم داخلیون کا استعمال بہت مفید ہے کہ اس سے ورم مین تسکین بھی پیدا ہوتی ہے اور شکل کی برآمدگی
بھی محفوظ رہتی ہے اور بقوت درستی پر قائم رہتی ہے اسیطرح جو دوا سرکہ اور زیت اور سفیدہ اور دقاق کندر سے بنا کر اسپر چھڑکین خواہ بطور ضماد کے اُسپر
لگائین اور اگر کسر بطور رض کے عارض ہوئی ہو اور پاش پاش کر دیا ہو اُسکے بعد ممکن نہین ہے کہ ناک پھر اپنے حال پر عود کرے بہتر ہے کہ جسقدر ریزہ سی شکل ہو
گئے ہوگئی ہے اُسکو نکال ڈالین اور پراگندہ کر دین اور بعد اخراج کے ذرور کا استعمال کرین اور اگر غضروف مین زوال خواہ کجی پیدا ہوئی ہو تو جبر اُس کو برابر
کر دینا چاہیے اور بعد ازان پٹی وغیرہ سے باندھ کر درست کرین کہ وہ اپنی اصلی شکل پر درست ہو جائے اور پٹی باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بندش صفحہ گردن سے اُسطرف
جدھر کجی ہے باندھین آسانی بندش کی اور عمدگی اسطور سے بھی ہوتی ہے کہ حاشیہ کا کپڑا جو مضبوط ہو خواہ دوال جو ایک انگل چوڑی ہو لیکر اور اُسکے دونون
کنارے سریشم ماہی خواہ سریشم گاؤ سے یا گوند خواہ اور چسپندہ چیزون سے آلودہ کرکے ناک کے اس کنارے پر چسپان کرین جدھر جھکی ہوئی ہو اور جب لگ کر
خشک ہو جائے ناک کو جبراً تھوڑا اپنی اصلی وضع کی طرف پھیرین اور سیدھی کرین اسکی اس دوال خواہ لوارد وغیرہ کو کھینچکر اسطرح اسکا دوسرا سرا چپکائین
کہ وہ کجی سب جاتی رہے اور گردن تک اُسکو کھینچ لائین اور ایسی بندش کرین جو ناک کو اپنی اصلی صورت کی طرف لاکر ٹھہرا دے پھر اس ضماد وغیرہ کو
لگائین چنبر گردن کا ٹوٹ جانا چنبر کی شکستگی کبھی بوجھ کے اُٹھانے سے ہوتی ہے اور کبھی کوئی سقطہ عظیم خواہ ضربت شدید پہونچنا اس سے ترقوہ
ٹوٹ جاتا ہے بایں ہمہ پھر درستی اور جبر ترقوہ کا نہایت مشکل اور صعب ہوتا ہے اور نہایت تدبیر لطیف کی حاجت ہوتی ہے ترقوہ کے جبر اور درستی کی تدبیر
مین قول اطبا کا یہ ہے کہ اگر ترقوہ نزدیک استخوان سینہ کے کوفتہ ہوا ہو اُس کی شناخت یہ ہے کہ راس عضد نیچے کی طرف کم اُتریگا اور ترقوہ بیچ سے
آدھا ہو جائے گا علیل کو ایک کرسی پر بٹھا کر ایک شخص اس بازو کو پکڑے جس طرف ٹوٹا ہوا حصہ ترقوہ کا ہے اور اُسے بطرف خارج کے کھینچے اور اوپر
کی طرف بھی کھینچے اور دوسرا آدمی گردن اور مونڈھے کو جانب مقابل کے کھینچے بقدر حاجت کے اور طبیب اپنی اُنگلیون سے درست کرتا رہے جہان
جہان اونچا ہو اُسے دبا دے اور جہان نیچا ہو گیا ہے اُسکو اُٹھا دے اگر ایسی درستی مین احتیاج زیادہ کھینچنے کی بغل کے نیچے ایک گرہ بڑا ساتھ چیتھڑون
وغیرہ کا ہو رکھکر مریض کو اس سے درج کرے تا اینکہ پسلیون تک اسی گرے کو لائے کہ ایسی تدبیر سے جسقدر کھینچنا مطلوب ہے حاصل ہوگا۔ اور اگر کنارہ
ترقوہ کا اندر کی طرف زیادہ جا رہا ہو اور طبیب کے کھینچنے سے اپنی جگہ پر نہ آئے اور نہ درست ہو اسلیئے کہ وہ اندر زیادہ گھس گیا ہے۔ اُسوقت بیمار
کو چت لٹا کر اُسکے مونڈھے کو نیچے کیطرف ڈالین اور دبائین۔ تا اینکہ استخوان ترقوہ اونچی ہو جائے پھر اُسکو برابر کرین اور اُنگلی سے اُس کو
درست کرین پھر اگر ہاتھ پھیرنے سے کوئی شے بیمار کو چبھتی ہوئی نظر آئے صاف ظاہر ہوگا کہ ترقوہ کی دونون نوکین اُس جگہ چبھتی ہین واجب ہے کہ
اُس مقام کو چاک کرکے نوک خواہ کریچ کو نکال ڈالین لیکن اس کام مین تیزی زیادہ ملحوظ ہے اگر وہ کریچ خواہ نوک نیچے زیادہ اُتر گئی ہے
تاکہ سینہ کی جھلی پھٹ نہ جائے اور پہلے وہ آلہ جو صفاق صدر کا حافظ ہے ہڈی کے نیچے رکھدینا چاہیے بعد ازان ہڈی کو دبانا خواہ ڈالنا چاہیے پھر اگر
ورم گرم عارض نہ ہو چاک کے مقام پر ٹانکے لگانے اور اُسکا التحام اور ملا دینا درکار ہے اور اگر ورم عارض ہو ہلدی وغیرہ روغن مین تر کرنا چاہیے اور اگر
سرا بازو کا بوقت ٹوٹنے کے ہمراہ ایک ٹکڑے ترقوہ کے نیچے کی طرف اُتر آیا ہو لازم ہے کہ بازو کو کسی چوڑی پٹی سے لگائین اور بطرف

عنق کے اوپچا کرین اور اگر قطعہ ترقوہ کا اوپر کی طرف مائل ہوا ہو اور یہ بات کثرت واقع ہوتی ہے اسوقت بازو کی تعلیق نہ کرین جیسے ترقوہ مین مع درد کسر کا ہو جانے
اُسے چت لٹانا نہ چاہیے بلکہ منھ کے لٹایا کرے ایک مہینے مین خواہ مہینے بھر سے کم مین ترقوہ درست ہوکر ہموار ہی ہو جاتا ہے جو ہڈیان بندش کی مفتقر ہین اُنکے
بیان مین اطبانے کہا ہے کہ چونکہ ترقوہ اندر کی طرف سے جدا نہین ہوتا ہے اسلیے کہ وہ سینہ سے متصل ہے اور سینہ سے جدا نہین ہے اور اسی وجہ سے اُسکو
اسطرف سے حرکت نہین ہے اگرچہ باہر سے ضرب شدید پہونچے اور جدا ہو جائے پھر فوراً اُسیطرف برابر ہو جاتا ہے اور جو علاج ٹوٹ جانے کے وقت
کیا جاتا ہے وہی علاج اسوقت مفید ہوتا ہے لیکن جو کنارا اُسکا بہ طرف شانہ کے ہے اور اس سے جدا ہو جاتا ہے وہ کنارا زیادہ اور زجاتا ہے اسلیے
کہ وہ عضلہ جیسکے دوسرے مین اس کنارہ کو اترنے سے منع کرتا ہے ایضاً سر شانہ کا بھی اُترنے سے روکتا ہے ایضاً ترقوہ حرکت شدید نہین کرتا
ہے اسلیے کہ اسکی ساخت اسیواسطے ہوئی ہے تاکہ سینہ کو جدا کرے اور اسکو پھیلائے اور اسیواسطے تمام حیوانات مین ترقوہ فقط انسان کو واسطے
بنایا گیا ہے اور اگر ترقوہ اتر جائے بوجہ شگافتہ ہونے خواہ کسی اور وجہ سے جواز مین قبیل ہو اُس کو برابر کرکے اپنی جگہ داخل کرتے ہین اور اپنے ہاتھ
سے اور لدی بہت سی جو اُسپر باندھتے ہین وہی ہوتی ہین جو منکب کے علاج مین بھی مفید ہون کہ جسوقت کنارہ منکب کا اپنی جگہ سے ٹل جانے
اور اُسے پھر بٹھانا منظور ہو اس مرد کو بھی وہی بندش پوری کرے اور جس چیز سے ترقوہ کی بندش ہمراہ منکب کے کرتے ہین چونکہ وہ استخوان
غضروفی اور لاغر اندام مین گندہ اور غلیظ ہو جاتی ہے اور جب اپنے مقام سے اتر جاتی ہے نا تجربہ کار کو ایسا گمان ہوتا ہے کہ سر اعضد کا
جُدا ہو گیا ہے اور اپنے مقام سے نکل گیا ہے اور وجہ اسکی غلطی کی یہی ہوتی ہے کہ سر شانہ کا اسوقت بہت باریک اور تیز نظر آتا ہے اور اسجگہ
سے منتقل ہوا ہے اور ہٹ گیا ہے وہ مقام مقعر نظر آیا ہے کہ اسمین گڑھا پڑ گیا ہے مگر طبیب ہوشیار کو چاہیے اُنھین علامات اور دلائل پر بنا کرے جو
آیندہ مذکور ہوتے ہین **کتف کا ٹوٹ جانا**۔ شانہ مین جو مقام عریض اور چوڑا ہے وہ تو بہت کم ٹوٹتا ہے بیشتر وہی باریک نوکین اور کنارے
اور کونے جو کمزور اور نازک ہین مورد آفت کسر کے رہتے ہین اور جب کوئی شے اُن مین سے ٹوٹ جاتی ہے بذریعہ لمس کے اسطرح دریافت ہوتی ہے
کہ ہاتھ کے چھونے سے اس جگہ کوئی شے گرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے مگر اکثر ان چیزون مین شکست ایسی قسم کی پیدا ہوتی ہے کہ بوجہ اُسکے خشونت اور کھرا پن
پیدا ہوتا ہے وہ خشونت بذریعہ لمس کے دریافت ہوتی ہے اور خاص جگہ کا درد اور چھبنا اور گڑنا کسی شے کا اگر جان تک نوبت پہونچے بھی پیدا
ہوتا ہے اور کبھی یہ کوئی علامت نہین ہوتی ہے کبھی یہی چیزین ٹوٹ کر اندر کی طرف مائل ہو جاتی ہین اُس کی علامت تقصع ہے کہ اُس جگہ شکل پیالہ کی پیدا
ہوتی ہے اور خشخشہ سے کھنکی آواز بھی پیدا ہوتی ہے لیکن وہ کھنکا اتنا کم ہوتا ہے جب خوب کان لگا کر سنین اور اسی مقام خاص کو متصل کان کے
لیجائین جب سماعت کارگر ہوتی ہے اور جو ہاتھ اُس عضو مین داخل ہے یعنی جس ہاتھ کا وہ شانہ ہے اُسمین خدر پیدا ہوتا ہے اور درد بھی عارض ہوتا
ہے علاج اُسکا تلطیف مدہے اور درنگ و درنامل کرنا اس بات مین کہ آگے سے اُسکو جلدی نہ ہٹائین اور برابر کرنے مین جلدی نہ کرین اور
کبھی محاجم یعنی پچھنون کی بھی حاجت ہوتی ہے یہ سے گان مین یہ حجامت اس نظر سے ہے تاکہ پیچھے کی طرف جذب کرکے برابر کردین اور اسکی اہتمام ط
ضروری ہو جاتی ہے کہ مادہ جمع نہ ہونے پائے اور جو مضرت بوجہ اجتماع مادہ کے مظنون ہے اُسکا دفع ہو جاتا ہے۔ نوکین شانہ کی اگر ٹوٹ
جائین اور ان کے ٹوٹنے سے قلق اور نخس یعنی چبھنا عارض ہو اور ایذا پہونچے بالضرور اسکا اخراج کر دینا چاہیے اور اگر یہ ایذا نہ ہو بلکہ اپنی جگہ
پر بھری ہوئی ہون اُسوقت اُن کو برابر کرنا چاہیے اور برابر کرنیکے بعد بے ساختات سے بندش کرے جو ترقوہ کی بندش مین بکار آمد ہوتے ہین لیکن جس شخص کا شانہ ٹوٹ گیا ہو نہ وہ
[illegible] سے دوسری کروٹ سونا لازم ہے جبکہ باوٹوٹے ہوئے شانہ پر دبے **استخوان سینہ کا ٹوٹ جانا** جسکو سینہ کی ہڈی کہتے ہین وہ بھی کبھی جدا ہو جاتی ہے اور فقط
ایسی جدا ہوتی ہے اور کوئی ہڈی اسکے ساتھ نہین ٹوٹتی ہے اور کبھی ٹوٹ کر اندر کی طرف گھس جاتی ہے۔ پہلی صورت یعنی جدا ہونے کی شناخت

یہ ہے کہ چھونے اور ٹوٹنے سے ایک کھٹکا پیدا ہوتا ہے اور دونوں جز اُسکے جدا جدا ہاتھ کے نیچے محسوس ہوتے ہین اور درد مین بھی اشتداد ہوتا ہے اور دوسری
صورت یعنی ٹوٹ جانے کی شناخت یہ ہے کہ اُس کی وجہ سے اعراض ردی اور مہلک عارض ہوتے ہین جیسے ضیق النفس اور سرفہ خشک اور بسا اوقات ایسا
علیل خون بھی تھوکتا ہے اور اکثر بعض حجاب سینہ مین نفخ ہی پیدا ہوجاتا ہے ان بیماریون کا علاج وہی ہے جو شانہ ٹوٹ جانے کا علاج ہے اور اگر
یہ ہڈی سر سینہ کی ٹوٹ کر نیچے کی طرف جھک جائے اُسکا علاج وہی ہے جو پوشیدہ اور چھپی ہوئی ہڈی کا ہے کہ اوجھ کسکے چھپ جائے اور
ٹوٹ کر پسلیون مین گھس جائے اُسپر وہ پٹی مستعمل ہوگی جو صوف سے ستبر اور گول بنائی ہو اور نیچے اسکے ایک پٹی سیدھی رکھی جائیگی
اُسکے بعد دونوں سِرون کے سرے آپس مین ملائین گے اسلیئے کہ سیدھی پٹی گول پٹی کو کھل جانے سے منع کرتی ہے پسلیون کا ٹوٹ جانا
سات پسلیان جنکو صادقہ کہتے ہین اور اصلی ہیں ہر اُن مین کبھی کسر عارض ہوتا ہے دونون طرف سے اور اضلاع کا ذنب جو کہ ان چھوٹی پسلیون کے اطراف
اور کنارے دوسری جانب سے غضاریف کے غضروفات واقع ہین چنانچہ فن تشریح مین بیان ہوچکا ہے لہذا اُن اطراف کو سوائے رض شکستگی
کبھی عارض نہ ہوگا پسلیون کا ٹوٹ جانا نہایت آسانی سے دریافت ہوسکتا ہے اور لمس مین پوشیدہ نہیں رہتا ہے اسلیئے کہ خشونت محسوس ہوتی
ہے اور بے موقع حرکت بھی پیدا ہوتی ہے اور کبھی اگر کان لگا کر سنیے خفیف سا کھٹکا بھی سنائی پڑتا ہے پھر اگر بعد ٹوٹ جانیکے اندر کی طرف
پسلی جھک گئی ہو اور اسکی شناخت عروض سے ذات الجنب اور نفث الدم کی ہوتی لازم ہے کہ جو اور دست کار اُسکے درست کرنے پر جرات
نہ کرین اور اُسپر ہاتھ نہ ڈالین اِس خاص طور پر کہ اُسے باہر کی طرف کھینچین اسلیئے کہ اور چارہ کار اور تدبیر نہیں بن پڑتی ہے اور تدبیر کو اسی
صورت مین منحصر جان کر نہ کرنا چاہیئے اسلیئے کہ حیلہ بدون محاجم کے استعمال کے بہت دشوار ہے اور پچھنے لگانے سے کبھی خوف اس بات کا ہوتا
ہے کہ بہت سا مادہ اُس جگہ اندر کی طرف یکجا ہوجائے اور بعد اجتماع مادہ کے جسقدر فساد کا گمان ہو وہ مخفی نہیں ہے پھر اسکے ساتھ نرمی
کیجائے اور زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے کچھ خوف کی بات نہیں ہے لیکن کبھی علیل کو غذائے نفاخ جو زیادہ نفخ پیدا کرے کھلاتے ہین تاکہ اُس کا
پیٹ پھول کر نفخ اور کسر مین ملاقات پیدا ہو اور اسیوجہ سے کسر بطرف خارج کے پلٹ گئے اور یہ تدبیر بھی اگرچہ بعض اوقات مین ایسی ضروری
ہوتی ہے کہ بدون اسکے چارہ نہیں ہوتا ہے لیکن ورم کے پیدا کرنے کا سبب عظیم ہے بعض کاملین فن جبر نے کہا ہے کہ موضع شکست کو
ایسے صوف سے پوشیدہ کرنا چاہیئے جو زیت گرم مین ڈوبا لیا ہو اور اسکی گدیان پسلیون کے بیچ مین رکھی جائین۔ تاکہ جگہ بھر جائے تاکہ بندش
درست ہوسکے اور جب بندش کے پھیرے سینہ پر پھیر پھیر کر لائے جائین کچھ نادرستی پیدا نہ ہو چنانچہ اسکا بیان سینہ کی بندش مین ہم نے کیا ہے
بعد بندش کے صبر کرین جیسے شوصہ کے مرض کے علاج مین صبر کرتے ہین اور اتنا صبر کرین جسکا تحمل عضو شکستہ کر سکتا ہے اور اگر کوئی امر شدید وہم کو
در پیش ہو خواہ ہڈی ٹوٹی ہوئی حجاب مین چبھتی ہو اور ایذا دیتی ہو تو اسوقت جلد کو چاک کرکے ٹوٹی ہوئی پسلی کو کھولنا چاہیئے اور کھول کر اُسکے
نیچے وہ آلہ جس سے پردہ کی حفاظت ہوسکتی ہے رکھین تاکہ بمفاق بوجہ چھلے ہڈیون کے باہر نکل نہ آئے پھر اگر ورم گرم عارض نہ ہو جائز ہے کہ جہان
جہان چاک کیا ہے سب کو جمع کرکے علاج کرین مرہم سے اور اگر ورم گرم عارض ہو روغن مین ڈوبی ہوئی گدی اور پٹی سے ورم کو چھپا دین اور علیل
کو غذا دین اور تسکین ورم کا علاج کرین اور جس کروٹ آرام اور چین ملے اُسی کروٹ اُسے لیٹا رہنے دین کسی اور وجہ سے جو حوادث
پیدا ہوتے ہین جو اکثر غضاریف یعنی گریون مین بوجہ کسر کے پیدا ہوتے ہین انکی تفصیل یہ ہے کہ حرارت کی استدارت مین کبھی رض عارض ہوتا ہے
اور ریزہ ریزہ ہو بہتے ہین اور کسر ان گریون مین بہت کم عارض ہوتی ہے اور جب عارض ہوتی ہے نخاع کی جھلیان بگڑ جاتی ہین اور خود نخاع
مین بھی یہی کیفیت ہوتی ہے اور چونکہ نخاع کے صفاق مین اور خود نخاع مین عصب پیدا ہوتا ہے عصب کو بھی گزند اور الم ہو پہنچتا ہے اور نا لیعا اسی لئے

موت ہوتی ہے خصوصاً جب یہ صدمہ گردن کی رگریون کو پہونچے لہٰذا واجب ہے کہ پہلے سے حکم قطعی ہلاکت کا دیا جائے اور جو ہلاکت واقع ہونیوالی ہے اسکی خبر بیان کردی جائے پھر اگر گریون کی تدبیر ممکن ہو اور استخوان سوزی چاک کرنے کے ذریعہ سے نکال سکیں اس سے بہتر کیا ہو ورنہ وہی تدبیر جس سے تسکین ورم حارہ میں حاصل ہوتی ہے کریں اور اگر کسیقدر ریزہ رہ گیا اور بچے اجزا میں سے باقی رہجائے یعنی وہ جزو جسکا نا شو کہ پھر اسکو فوراً نکال ڈالنا چاہیئے اور اسکا پتا ٹٹولنے سے انگلیوں کے نیچے بروقت تفتیش کے ملتا ہے اسلئے کہ جو ٹکڑا الگ ہو جاتا ہے اسکو حرکت بھی ہوتی ہے اور اپنی جگہہ سے ہٹ جاتا ہے پس مناسب ہے کہ اسکو چاک کرکے جلد کو نکال ڈالیں اسکے بعد ٹانکے لگا کر درست کردیں اور دوائے ملحم کا استعمال کریں اور اگر استخوان کاہل یعنی دو کتف کے بیچ کی ہڈی اسفل قطن تک اور عصعص تک ٹوٹ جائے چاہیئے کہ بائیں ہاتھ کی سبابہ مقعد کے اندر ڈال کر ٹوٹی ہوئی ہڈی کو پہلے درست کریں داہنے ہاتھ سے تاکہ اپنی جگہہ پر درست بیٹھجائے پھر اگر ہم کو معلوم اور محسوس ہو کہ استخوان مذکور بالکل جدا ہوگئی ہے اسکو بھی چاک کرکے نکال ڈالیں بعد ازان جو بندش لائق مقعد کے ہے اور جو علاج اسکے موافق ہو استعمال کریں

عضد کا ٹوٹ جانا استخوان عضد جب ٹوٹ جاتی ہے اکثر بطرف خارج کے مائل ہوتی ہے اسواسطے وہی تدبیر واجب ہے کہ جو کسر میں کیجاتی ہے یعنی جس تدبیر سے ٹوٹی ہوئی ہڈی اپنی وضع اور شکل اصلی کی طرف پھیری جاتی ہے اسطرح کی تدبیر بیان بھی چاہیئے اور ہاتھ سے ٹالتے اُلتے خوب برابر کرتے رہیں تاکہ بخوبی درست بیٹھ جائے اور بندش اسکی برابا ستصواب عدہ سے جسکی صورت بیان ہو چکی ہے کریں اگرچہ اتنا اس بندش کی جانب تک پہونچے اور اسی پٹی سے اسکو مضبوط باندھکر بندش تمام کریں بشرطیکہ مونڈھے کے قریب یہ کسر واقع ہو بعد ازان ایک پٹی اُترتی ہوئی باندھیں اگرچہ مرفق تک پہونچے اگر کسر قریب مرفق کے ہو اسکے بعد ایک تیسری پٹی اور باندھیں جو نیچے سے اوپر چڑھتی جائے اور ہاتھ اسطرح لٹکائیں کہ زاویہ اور کنج پیدا ہو اور بالکل جھکا ہوا اور اترا ہوا نہ ہو کہ اسمین خرابی زیادہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ عضد کو سینہ سے باندھیں اسطرح پر کہ مرفق سے بھی زاویہ پیدا ہو تاکہ مرفق اور عضد کو حرکت نہونے پائے خصوصاً جب مرفق کی شکست کا صدمہ پہونچا ہو اور پٹی پر سرکہ اور پانی بانقطہ [illegible] اگر کسر میں ابھی ورم پیدا ہوا ہو اور یہ پٹی خواہ گدی یا رچہ کتان کی ہونی چاہیئے چار انگل کی چوڑی اس سے زیادہ نہیں اور ٹوٹے ہوئے بہت دن ہو ہو چکے ہوں اور ورم بھی پیدا ہو گیا ہو اسوقت گدی وغیرہ صوف کی بنا کر اور روغن مناسب میں ڈبو کر رکھنی اور باندھنی چاہیئے اگر ممکن ہو اور کوئی مانع نہ ہو سات روز تک باندھنے کے بعد کھولنا نہ چاہیئے بلکہ دسوین روز تک بھی اگر بندھی رہے بہتر ہے اور بعد اس مدت کے کھولکر پھر جبیرہ ان سے بندش کرنی چاہیئے اور بنظر کسی احتیاط کے اس مدت سے پہلے کھولنا درکار ہو تیسرے دن کھولدیں اور اسی تجویز کی طرف بقراط بھی مائل ہے کہ اس تدبیر سے آفات کا دفع ہوتا ہے اگرچہ ابھار اور درست ہونے میں کسیقدر تاخیر ہوتی ہے جبیروں کے رکھنے کی کیفیت کا بیان وہی کافی ہے جو اور ہڈیوں کے ابواب میں ہوچکا ہے اور جبیرہ کی بندش چالیس روز برابر رہنی چاہیئے اور اگر بنظر حسن اعادہ کے اسمین اچھی طرح ہڈی پھر اپنی جگہہ درست ہو کر عود کرے زیادہ کھینچنے کی ضرورت ہو اور خیدان زحمت نہ ہو اور کسی معین کی اعانت کافی ہو علیل کو اونچی کرسی پر بٹھائیں کہ اسکی وضع کھڑے ہونے سے زیادہ قریب ہو بہ نسبت بیٹھنے کے اور اسیکا تکیہ کسی پٹرے وغیرہ پر جو کرسی میں بنی ہو کرنا چاہیئے چنانچہ اسکا بیان مقام خلع میں ہو چکا ہے اور جہان بربغل کا تکیہ ہو اسپر کچھ بچھا ہو کہ نرم اور گدا ہو جائے اور اسکے بعد مرفق میں کوئی بھاری شے لٹکائیں جو مرفق کو نیچے کی طرف کھینچے جب استداد مطلوب تک کچھ کھنچے برابر اور درست کریں اور اگر فقط عصابہ ہائے تقویہ کی بندش کسر کے اوپر اور نیچے کافی ہو اور علیل کو چت لٹا کر بجگہہ عصابہ کی بندش ہو سکے [illegible] قوی اور زور آور آدمیون سے اوپر چڑھاوہ نیچے کی طرف کھینچنا کافی ہو پھر بھی تدبیر کافی ہو اور زیادہ دقت نہ کرنی چاہیئے اور اگر کسر وسط عضد میں ہو بندش ایسی جگہہ کریں جہاں سے مفصل اور جوڑ دونوں طرف برابر ہو اور اگر کسی طرف ہٹ کر شکست کا صدمہ واقع ہوا ہو اور یقین نہو اسوقت بندش کو زیادہ قریب اس طرف سے

کر جو دو ہے اگر فقط ہڈی کو صدع اور پھٹ جانیکا صدمہ پہونچا ہے فقط صدع اور شگافتہ ہونیکا علاج کرو اور بندش اس کی مضبوط کرنی چاہیے **ساعد کا ٹوٹ جانا** کبھی دونوں گٹے ساتھ ہی ٹوٹ جاتے ہیں اور کبھی ایک ہی گٹا ٹوٹ جاتا ہے اور دوسرا نہیں ٹوٹتا ہے مگر نیچے کا گٹا اگر ٹوٹ جائے بہت برا ہے بہ نسبت اسکے کہ اوپر کا گٹا ٹوٹے اور ہر صورت مین برائی نیچے کے گٹے کے ٹوٹنے مین زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اوپر کے گٹے ٹوٹنے کے اور اس کی وجہ یہ ہو کہ نیچے کا گٹا یہی ساعد ہے اور یہی سب بوجھ اٹھائے ہوئے ہے اسکا ٹوٹ جانا برا ہے اور دوسری وجہ یہ ہو کہ نیچے کے گٹے پر گوشت نہیں ہے پس اسکے ٹوٹنے سے تبیع صورت زیادہ پیدا ہوگی ایضاً اوپر کا گٹا قبول علاج زیادہ کرتا ہے اور نیچے والا اسقدر قابل علاج نہیں ہے خصوصاً اگر دونوں ساتھ ہی ٹوٹیں واجب ہو کہ بروقت گٹے بٹھانے کے جب کھینچنے کی حاجت ہو ہتھیلی کی جڑ پر تکیہ کریں اور ٹیک لگائیں اور مقدار بندش کی دریافت کرلیں کہ کہاں تک بندش کرنی چاہیے اسلیئے کہ اگر اس صدمہ کی وجہ سے انگلیوں مین بھی ورم پیدا ہوا ہو خواہ تھوڑا سا ورم پیدا ہوا ہو اسوقت بندش معتدل اور باندازہ مناسب کرنی چاہیے اور اگر ورم اور درد بالکل نہو بندش ڈھیلی کرنی چاہیے اور اگر ورم خواہ درد شدید اور بافراط ہو اسوقت ڈھیلا رکھنا زیادہ واجب ہے اور جبائر کے رکھنے کی صورت اس مقام پر پوشیدہ نہیں ہے اسلیئے کہ جگہ دکھائی اور کھلی ہوئی بے لگاؤ ہے لیکن کھپاچیں اتنی لانبی ہوں کہ تمام کف دست کے برابر پہونچ جائیں اور انگلیوں کی جڑوں تک ٹھہر لیں بلکہ اس سے کسیقدر مقدار کھپاچوں کی کم ہونی چاہیے لیکن اسوقت بھی واجب ہو کہ انگلیوں کے پیوند اور جوڑ سے مس نکریں اور جب کھپاچیں باندھ چکیں اور ان کے اوپر بندش بھی کر چکیں چاہیے کہ گردن سے شکل عزدی لٹکائیں جسکو عوام گل جنڈا کہتے ہیں اور اسکے لٹکانے کی شکل مین اسکا خیال رکھیں کہ اگر شکست فقط گٹے کی تحتانی طرف مین واقع ہوئی ہو اسوقت بس یہی اسقدر چوڑی ہو کہ تمام ساعد کی طول کے برابر ہو اگر ملاقات اس علاقہ یا رومال کی جسمیں ہاتھ لٹک رہا ہے فقط مقام کسر سے ہوتی ہو اور سب مقام اس سے جدا ہو اور اسکا سہارا نہیں پاتا ہو بالضرور التوا اور پیچیدگی عارض ہوگی اور جبکہ کف دست بالطبع مائل اور جھکتی ہو اسیطرف جھکے گی بلکہ واجب ہو کہ ہتھیلی اور اکثر مقدار ساعد کے علاقہ کے اندر ہو اور اگر کسر اوپر کی طرف ہو اسوقت لٹکانے کی صورت اچھی یہ ہو کہ مقام شکست علاقہ سے جدا رہے اور دونوں کناروں سے کف دست کی کم ہو اور مرفق سے اسلیئے کہ اگر درمیان اسکا اس سے الگ ہوگا ہمواری اور درستی شکل پر یقین ہوگا اور علاقہ کا لپٹا رہنا لازم اور تعلیق اسکی ایسی ہو جسمیں جھول نہ پڑے اور نہ زیادہ کشادگی اور درازی ہونے پائے کبھی ساعد کو یہ امر عارض ہوتا ہو کہ قریب بتیس دن کے درست ہو جاتا ہے اور شکست جڑ جاتی ہے **رسغ کا ٹوٹ جانا** ۔ رسغ باریک ہڈی ہو جو کہ ہاتھوں اور پاؤں مین ہوتی ہیں اور کمتر ٹوٹتی ہیں اسلیئے کہ سخت ہوتی ہیں اور اگر کوئی صدمہ ضرب وغیرہ کا انکو پہونچتا ہے اپنی جگہ سے ہٹجاتی ہیں اور ٹوٹ کر جدا نہیں ہوتی ہیں لہذا انکا علاج وہی ہو جو خلع کے ابواب مین مذکور ہو چکا **انگلیوں کی ہڈیوں کا ٹوٹ جانا** یہ ہڈیاں بھی بہت کم ٹوٹتی ہیں بلکہ اپنی جگہ سے ہٹجانا اکثر عارض ہوتا ہو اطبائے کہا ہے کہ اگر یہ ہڈیاں ٹوٹ جائیں علیل کو ایک اونچی کرسی پر بٹھا کر حکم دیا جائے کہ اپنی ہتھیلی برابر کرسی پر رکھے اور جتنی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں ان کو ایک خادم خوب زور سے کھینچے اور درست اور برابر کرے اور طبیب انگوٹھے سے اپنے ان کو برابر کرے اور سبابہ کو ہمراہ انگوٹھے کے کام مین لائے اور اگر انگوٹھا علیل کا نیچے کی طرف جھک گیا ہو مناسب ہو کہ استعمال رباط کا اوپر کی طرف سے کرے کہ اکثر ورم گرم عارض ہوتا ہے اور چونکہ یہ ہڈیاں سنگی ہو جاتی ہیں اسی وجہ سے بہت سا فضلہ انمیں جمع ہوتا ہے اور بہت جلد منجمد ہو جاتا ہو اور مضبوطی پکڑ لیتا ہو اور اگر کسی تخوان سلامی مین عارض ہو خواہ ایک ہی انگلی مین عارض ہو بشرطیکہ وہ انگلی ابہام ہو مناسب ہو کہ اسپر خاص بندش جدا اور بند کر ہو چکی ہے کہ اسی ہتھیلی کو اسکے ہمراہ باندھیں تاکہ ثابت اور برقرار رہے اور جنبش اور حرکت سے کچھ ضرر نہ پہونچے پھر اگر کسی ایک انگلی مین شل سبابہ یا خنصر کے عارض ہو چاہیے کہ اسکو ہمراہ قریب کی انگلی کے باندھیں اور بیچ کی انگلیوں مین کسر واقع ہو چاہیے کہ دو جانب کی انگلیوں کے

ہمراہ اُسکو باندھیں اور سب کو پے در پے درست کرکے بندش کریں کہ یہ طریقہ بہت اچھا ہے اسلیئے کہ نہ زیادہ ثبات ہوگا اور یہ حرکت بھی زیادہ نہ ہوگی اور
ہمواریت کھپاچون کی بندش سے پیدا ہوتی ہے وہی اُس سے بھی حاصل ہوگی یعنی ٹوٹی ہوئی ہڈیان جو آپس مین بندھین گی بمنزلہ کھپاچون کے کام دینگی
چوڑی ہڈی اور ورک کا ٹوٹ جانا۔ کولے کی ہڈی کبھی شاذ ونادر ٹوٹ جاتی ہے اور بہت قوت سے ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی آپ سے حالات
کے بطور ریزہ ریزہ ہونے اطراف کے ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی طول مین پھٹ جاتی ہے اور کبھی اسکا حصہ اندرونی اندر کی طرف دھنس جاتا ہے اور کبھی
سب احوال کے بعد اُسمین درد اور نمس یعنی چبھن پیدا ہوتی ہے اور ساق اور ران مین خدر پیدا ہوتا ہے اور قریب قریب انھین امور کے عارض
ہوتے ہین جو عضو مین منکے کے ٹوٹنے سے عارض ہوتے ہین جب چوڑی ہڈی جو عصعص کے اوپر ہو ٹوٹ جاے خواہ کسی عضلہ مین کونہ نکل آئے
اُسکے درست کرنے مین بہت دشواری ہوتی ہے اور ایک وکوزن مین نقصان عارض ہوتا ہو۔ علاج اسکا یہ ہو کہ علیل کو اُسی شکل پر تم قدم کھڑا کرین
کہ نہ بیٹھا ہو اور نہ کھڑا ہوا اور دو مرد قوی ایک بارگی اُسکی دونون رانین خوب کھینچین ہر ایک شخص ایک ران کو زور سے کھینچے اور ایک شخص اپنے دونون
ہاتھ سے گرفت کرے تاکہ جلدی مدافعت اس شخص کی جو ران کو کھینچ رہا ہو نہ کرے اور پیچھے کی طرف اُٹھا کر نہ پڑے اور دونون مجبر دونون کولون کو
بشدت اور بہ قوت اتنا دبائین تاکہ برابر اپنی جگہ پر بیٹھ جائین بعد ازان اُسپر ضماد لگائین بعد ازان ایک ترشنگ خواہ مٹھا لچہ پر جو کپڑے وغیرہ کا ہو اور
کسیقدر سخت بھی اسے لگائین اور یہی تدبیر قریب بہ صواب ہو شانہ کے علاج مین اگر ٹوٹ جائے۔ اگر ورک یعنی کولے کی جانب سے چوڑی ہڈی
ٹوٹ جائے اُسکا علاج قریب انہی شکست کے ٹوٹ جانیکے اور واجب ہو کہ ترطیب کا استعمال بندش پر کرین اور گدیان اور تکیان بہت درست
اور برابر رکھین اور جیسا مناسب بحال ہر عضو کے ہو اسیطرح بندش کرین اور چاہیئے کہ تکیہ مریض کا خواہ مقام ٹیک اور سنبھال لکڑی وغیرہ کی
موضع وجع پر ہو ران کا ٹوٹ جانا۔ ران جب ٹوٹ جاتی ہے تو بہت کھینچنے کی ضرورت ہوتی ہے بعد بقدر کھینچنے کے اپنی ہیئت طبعی پر
آتی ہے اُسکی اصلی ہیئت یہ ہو کہ جانب وحشی مین محدب ہو اور جانب انسی مین تقعیر ہے جیسے شکل اسکی حالت صحت مین نظر آتی ہو اور ران کے بیچ کے
ٹوٹ جانے کا حال بخوبی ملاحظہ کرنا چاہیئے اور اُسکے اوپر کا کنارہ بھی خوب طرح ملاحظہ کرین اور نیچے کا کنارہ بھی بغور دیکھ لین کہ کون سا ٹوٹا ہے
اور کون نہین ٹوٹا اور درست ہو اور جو احوال عضو کے ٹوٹنے کے باب مین مذکور ہو چکا ان سب کا اچھی طرح استعمال کرین اور بندش اوپر کی طرف نیچے
سے جائے تاکہ جبر کی درستی رہنے کی حفاظت ہو اور بجائے خود سطرح جوڑ بیٹھ جائے کہ پھر جنبش نہ کرے۔ اطباء نے کہا ہو کہ جسوقت ران ٹوٹتی ہے آگے
کے مقامات اور ظاہر ران کی طرف زیادہ جھک جاتی ہے اسکی وجہ یہ ہو کہ یہ ہڈی چوڑی ہے اسی طرف سے اور روئے خلقت کے اور اعضون سے اور
پٹھون کے بالمقابل سے اور مختلف طور کے کھینچنے سے جو برابر کشش پیدا کرین ہموار اور درست کیجاتی ہے خواہ ایک سرا ہڈی کا ٹوٹے ہوئے
مقام کے نیچے اور دوسرا اوپر رکھکر بندش کرتے ہین اگر شکست وسط استخوان مین واقع ہوئی ہو اور جب وسط سے ہٹ کر قریب ران کے سرے کے
ہو چاہیئے کہ ایک فیتا لمبا ایسا بنائین کہ اُسکے بیچ مین اون شتر مثل نمدے خواہ کمل وغیرہ کے لپیٹین تاکہ اُس کی رگڑ سے گوشت نہ کٹ جائے
اور وسط اُسکا عانہ یعنی پیڑو پر رکھین اور اطراف اُسکے سر کی طرف چڑھائین اور ایک خادم کو سرا پکڑا دین کہ نیچے جھکا کر تھامے رہے اور اگر کسر زانو کے
قریب ہو اسوقت ہم پٹی کو مقام کسر کے اوپر سے لیجاتے ہین اور اُسکے دونون سرے کسی ایسے شخص کو حوالہ کرتے ہین جو اچھی طرح سے
کھینچے اور اوپر کی طرف کھینچتا رہے اور کبھ کو خوب زور سے پکڑے رہے تکی گرفت کا طریقہ یہ ہو کہ زانو پر ایک پٹی لپیٹین اور اس عضو کو برابر
کرے اور علیل منہ کے بھل لیٹا ہوا ہو اور ساق اُس کی دراز اور پھیلی ہوئی ہو اگر ہڈی بوجہ کسر کے چبھتی اور گڑتی ہو تو جیسے ہمنے بیان کیا
ہے درست کرین اور جسقدر ہڈی کسی مقام پر ران کی اونچی اور بلند ہو گئی ہو اُسکو نکال ڈالین جسطرح پر ہو سکے اور جلد تدبیرات بدستور سابق

کے عمل میں لائیں یعنی جیسے باب عضد میں ہم نے ذکر کیا ہے ران کی ہڈی ٹوٹ جانے کے پچاس دنوں میں مستحکم اور استوار ہوتی ہے اور ہم قریب کے بیانات میں
خبر دیتے ہیں کہ اس ہڈی کو پھر سنبھالنا اور درست کرنا کیونکر مناسب ہے بعد ازاں کہ علاج ساق کا بیان ہو چکے اور واجب ہے کہ ایسے وقت میں دونوں
رانوں کے بیچ میں ایک گول لکڑی وغیرہ کا ایسے طور سے رکھیں جو اس ہیئت اور صورت کی حفاظت کرے جس صورت سے اور شکل سے اس کو
درست کرنا ہے اور جبر معروف سے جیسے ہر ایک گمان کرے اور جراح جانتا ہے اسکی درستی کریں مگر ورم اور خارش کے پیدا ہونے کا ہر وقت
خیال رکھیں واجب ہے کہ ران پر ورم پیدا ہوتا ہے وہ ورم قوی ہوتا ہے اور بہت جلد تمام ران سوج جاتی ہے اسوقت واجب ہے کہ جھٹ پٹ بندش کھولکر
تفتیش حال کریں اور بعد کھولنے کے ورم میں سختی پیدا ہوگی اور متفرق ہو جائیگا جو نطولات ورم کے دور کرنے کیواسطے مخصوص ہیں ان کا
بیان بخوبی ہو چکا ہے قالب دربرنج جو ہڈی کی لوحیں اسطرح کی بنائی جاتی ہیں کہ ان میں ایک طرف تھوڑی سی تقعیر اور گڑھا ہوتا ہے کہ جب
ان کو رکھکر باندھیں درست بیٹھ جائیں اور پاؤں کی جانب طول میں رکھکر ان میں دھجی اور پٹی وغیرہ لپیٹتے ہیں ان کی یہ صورت ہے کہ اگر چھوٹی
ہوں وہ ساق پر پوری نہ ہوں بلکہ اس مقدار سے کم قطع کی ہوں ایسے قالب وغیرہ کے استعمال سے فائدہ کیا ہوگا اور بقدر حاجت سے بڑے
ہوں مریض کو سخت ایذا و تعب اور گزند پہونچے گا علاوہ برآن اگر چھوٹی ہوں گی تب بھی مریض کو کسیقدر تعب ضرور پہونچے گا۔ قالب کے لانبے ہونیکا فائدہ
یہ ہے کہ جسقدر حصہ پاؤں کا صحیح اور ماؤف نہیں ہے اسکو حرکت سے باز رکھے جسوقت اس حصہ کی حرکت ٹوٹے ہوئے مقام کو مضر ہو خصوصاً جس وقت
غفلت اور نیند کا ہو اور اس بندش کی احتیاج بطرف ان آلات کے نرمی شکست میں ہوتی ہے اور پھر بھی جبتک اور جگہ اور تدبیرات سے فارغ
ہو لیں اور کسیطرح کی اور تدبیر کارگر نہ ہو تب یہ قالب چڑھانا چاہیئے اور نیز اسکا استعمال قبل از ورم مناسب ہے اور ورم کو تحمل قالب وغیرہ کا
نہیں ہے خلاصہ یہ ہے کہ قالب چڑھانا ایک بلا اور آفت جان ہے اور سوائے تعب اور مشقت کے اور کیا اسمیں ملتا ہے اور مناسب یہی ہے کہ جب تک اور حیلے
تدبیر ہو سکیں اس کا استعمال نہ کریں ٹوٹی ہوئی ران کا اٹھانا اور اونچا کرنا اسیقدر چاہیئے جسقدر حالت صحت میں اٹھتی اور اونچی ہوتی ہو اور
جسقدر پھیلتی اور سکڑتی ہو بروقت صحت کے اسیقدر بندش کے بعد بھی قبض اور بسط اور اونچی اور نیچی کرنی چاہیئے اور زیادہ تر مفید ایسے وقت میں
یہی ہے کہ جہاں تک ہو سکے اسکے پھیلانے کی تدبیر کریں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ران اور کولھے جس مقام سے ٹوٹ جائے کچھ نہ کچھ عرج و لنگ
بعد درستی کے ضرور باقی رہجاتا ہے اور اگر کولھے ران اور کولھے کے عضل کی منقبض ہو جائیں پہلے جھول پڑے گی اور دوبارہ بعد درستی کے مقدار میں
نقصان پیدا ہوگا **فلکہ کا ٹوٹ جانا** فلکہ بہت کم ٹوٹتا ہے ہاں اکثر کوفتہ ہو جاتا ہے اور جو صدمہ اسے عارض ہو بذریعہ لمس کے پہچانا جاتا ہے کہ ٹوٹنے
میں خشونت پیدا ہوتی ہے۔ اور چٹخانے میں جو کھٹکا پیدا ہوتا ہے۔ اور قوت لامسہ اس سے آگاہ ہوتی ہے اور کان
سے بھی وہ آواز سنی جاتی ہے اس سے بھی شناخت کر سکتے ہیں کہ اگر شکل حالت سابق کے ہو صحیح ہو ورنہ ماؤف ہے علاج اسکا یہ ہے کہ ساق کھینچیں
اسکے بعد فلکہ کو اپنی جگہ داخل کریں اور اگر اجزا اسکے متفرق ہو گئے ہوں پہلے اجزا کو جمع کریں پھر اسے اپنی جگہ داخل کر کے چپا میں یعنی ابھار
ہوا نہ رہے **ساق کا ٹوٹ جانا**۔ اگر ساق کی چھوٹی ہڈی ٹوٹ جائے یہ انکسار اسلم ہے بنسبت اسکے کہ بڑی ہڈی ٹوٹے اور اگر
چھوٹی نلی اوپر والی ٹوٹے گی جھکاؤ بطرف خارج کے قدام یعنی سامنے کے ہوگا مگر چلنا پھرنا ممکن ہوگا اور اگر بڑی نلی نیچے والی ٹوٹ جائے گی
ساق بطرف خلف اور خارج کے جھکے گی اور اگر دونوں نلی چھوٹی اور بڑی ساتھ ہی ٹوٹیں گی نہایت زبون حالی پیدا ہوگی اور ایسے وقت کبھی
یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ ساق سب طرف جھکتی ہے اور کسی جانب اسکا میلان نہیں ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج ساق کے
ٹوٹنے کا برقیاس معالجہ ساعد کے ہے اور مثل اسی کے ہے مگر ساق کا ترچھا اور کج ہو جانا اور ٹوٹنے کی شکل طبعی سے منحرف ہونا مثل انحراف عضد کے

نہین ہے بلکہ وہ سیدھی ہے لہذا واجب ہے کہ ایک مدت تک اُسکا سیدھا ہوجانا خیال کیا جائے اور بوجھ وزن تک اُسے اپنی جگہ پر رد کیا کرین **کعب کے ٹوٹ جانے کا بیان** ٹوٹنے کے صدمہ سے کعب محفوظ ہے اسلیئے کہ اُسمین صلابت زیادہ ہے اور اُسکی نگہبانی کرنے والی چیزین اُسکے گرد پیش بہت سی ہین اگر چہ صدمہ کعب کو پہونچتا ہے یہی ہے کہ اتر جاتا ہے اور اُسکی تدبیر باب خلع مین مذکور ہو چکی ہے **پاشنہ پاؤن کا ٹوٹ جانا** پاشنہ کا ٹوٹ جانا بہت مشکل ہے اور بعد ٹوٹنے کے علاج بھی اُسکا دشوار ہے اکثر جب ٹوٹتا ہے اسیطرح ٹوٹتا ہے کہ آدمی اونچی جگہ سے گرکے اپنے پاؤن پر ٹیک لگائے اور اُسکی بھل سنبھلے کبھی پاشنہ کے ٹوٹنے سے کوفت عظیم اور سیلان خون کا بطرف بطون عضل کے عارض ہوتا ہے اور بعد سیلان کے وہی خون انھین عضلات مین منجمد اور بستہ ہوجاتا ہے اور یہ امراض عظیم از قسم حمی اور اختلاط عقل اور اورام نواغر مفاصل اور تشنج از طرف پاؤن کے پیدا کرتا ہے اور اگر اُسمین ورم گرم ایسا پیدا ہو کہ کچھ بھی ظاہر نہو اور باہر جلد کے اُسکا حجم نکل آئے اور اُسمین تیرگی ایسی پیدا ہو جو پہلے نہ تھی یہ علامت نہایت ردی ہے اور اسکو دلالت اسی پر ہے کہ یہ ورم متعفن ہو رہا ہے اور اگر ورم پاشنہ پاؤن کا ظاہر ہوجائے وہ نہایت بہتر ہے اور کبھی اسکا شگاف نیلا بھی ہوجاتا ہے اور جب پاشنہ کا انجبار ہوجائے اور کبھی اپنی جگہ چھوڑ جائے چلنا پھرنا اُسپر زور دیکر اذیت پیدا کرتا ہے اور درد بھی ہر وقت چلنے کے پیدا ہوتا ہے اور اگر جیسا چاہیئے اتنا درست ہو کر مل نہ جائے اور کسیقدر کسر باقی ہے ایسا انجبار کچھ مفید نہ ہوگا **پاؤن کی انگلیان** اگر ٹوٹ جائین اُن کے ٹوٹنے اور اُتر جانے کا علاج وہی ہے جو ہاتھ کی انگلیون کا ہے اور کبھی بعض ہوشیار مجبر انگلیون کو قدم کے ذریعہ سے درست کر دیتے ہین کہ اسکو دبانے روندتے انگلیان اپنی جگہ پر درست بیٹھ جاتی ہین

فن چھٹا کتاب چہارم سے سموم کا بیان

اس فن مین پانچ مقالہ ہین **پہلا مقالہ** اُصول اور قواعد کلیہ جو ہم کو سموم مشروبہ معلوم ہین ازتفصیل بیان ان زہرون کے مناسب کے جو حیوانی نہین ہین **بیان عام سموم مشروبہ** سے بچنے کا اور علاج انھین سموم کا عام طریقہ سے جس شخص کو خوف اس بات کا ہو کہ ایسا نہ ہو کوئی اُسے زہر کھلائے خواہ پلائے اُسپر واجب ہے کہ غذائین بہت کھٹی اور تیز نمک کی خواہ خریف غذا یا بہت شیرین غذا جنکی بو بہت تیز ہے کبھی استعمال نہ کرے اسلیئے کہ اکثر زہر دینے والے اسی طریقہ سے زہر کا طعم اور ذائقہ چھپا دیتی ہین اور جسم گھر مین اُن کو اشتباہ مسموم ہوجانے کا ہو ہر وقت زیادہ گرسنگی اور تشنگی سے ہرگز دوا ن نہ جائین اسلیئے کہ زیادہ بھوک اور پیاس بھی زہر کے ذائقہ اور بو کو چھپا دیتی ہے علاوہ برآن اگر پیٹ بھرا آدمی جو طعام اور شراب سے فارغ ہوچکا ہے دھوکے مین اگر زہر پی لے تو قوت زہر کو وہ عرض اور وہ باتین عارض ہوتی ہین اول تو جو مقامات طعام اور شراب سے ممتلی ہین اُن مین زہر مدفون اور پوشیدہ ہوجاتا ہے دوسرے عروق بھی ہر وقت سیر ہونے کے سبب ممتلی ہوتے ہین لہذا سم کو گنجائش نفوذ کی نہین ملتی ہے اور کبھی بعض قسم کی غذا یا شراب جو رگون مین بھری ہوئی ہے اُسمین ایک قسم کی تریاقیت ایسی ہوتی ہے جس سے زہر کا اثر بدون علاج کے ٹوٹ جاتا ہے پھر بھی ایسے شخص پر جسکے مسموم ہوجانیکا ہے بنظر احتیاط کے واجب ہے کہ وقتاً فوقتاً اپنی عادت مین داخل کرے استعمال اُن ادویہ کا جو دافع سموم ہین جیسے مثرودیطوس کہ اسکی منفعت دفع سموم مین مجرب ہو چکی ہے خواہ معجون طلیماثنی اسیطرح انجیر کو ہمراہ برگ خشک سداب کے بیس جزو برگ مذکور اور جوز دو جزو اور نمک نیکوفتہ پانچ جزو اور انجیر خشک پانچ جزو جدوار بھی اس بارہ مین عجیب النفع ہے کہ جمیع سموم کی سمیت دفع کرتی ہے اور ان دواؤن کا بھی نفع سموم مین یہی حال ہے لیکن آجتک کچھ بھی دریافت نہوا کہ وہ دو دوائین ہین یا ایک ہے ایضاً تخم شلغم کو چاٹ ڈیڑھ درہم ہمراہ مطبوخ سداب کے ایضاً نمک بھی ایسا ہی ہے اسیطرح جو شخص اپنے بچاؤ کا خیال زہر سے رکھتا ہے اُسے احتیاطاً ان سب باتون کی شخص غیر کے کھانے پانی مین فقط نہو بلکہ ہر وقت کہ طعام اور شراب کی اگر اُس مین غیر کی مداخلت ہو دیکھ بھال کر کھایا کرے اسلیئے کہ اکثر عطا نہ جو ایک حیوان سمی ہے خواہ تیلا دعقرب وغیرہ کھانے اور شراب مین پکتے اور بناتے وقت گر پڑتا ہے اور باورچی وغیرہ کو خبر نہین ہوتی کہ وہ جانور کسوقت گرا اور اکثر ہوام اور

سمی جانور بعض کھانون کی بوئے خوش خواہ بوئے شراب کو نہایت دوست رکھتے ہین اور دور کر اُسکی طرف جاتے ہین اور کبھی اُسمین گر کر مرجاتے کبھی مٹکا مشہور
سنک وغیرہ مین سے شراب پی جاتے ہین اور کبھی اُسمین قے کرتے ہین اسیواسطے چھت اور مکان خواہ سایۂ درخت کے نیچے کی چیزین خواہ جن مقامات پر
گھاس وغیرہ زیادہ اُگتی ہے وہان کی اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیے **بیان عام سموم مشروبہ کا** زہر کے دو صنف ہین ایک قسم فقط خطرانی کیفیت سے
اثر کرتی ہے دوسری صنف اپنی صورت اور تمام جوہر جسمانی سے اثر کرتی ہے پہلی قسم وہی زہر جو عفونت پیدا کرے جیسے ارنب بحری اور شل اسکے خواہ سوزش
اور سخونت پیدا کرے جیسے فربیون خواہ تبرید شدید ازحد پیدا کرے اور مخدر ہو جیسے افیون خواہ مسامات روح مین سدہ پیدا کرکے آمد و شد نفس کی بند کردے
جیسے مردار سنگ دوسری قسم جو تمام جوہر جسمانی سے موثر ہو مثلاً بیش اور ہلاہل جکر لگرا ایک قسم کا گوند بیان کرتے ہین خواہ بیش کا گوند ہو یا قرون سنبل کا یا کسی
اور چیز کا اسیطرح قرون سنبل اور تلخہ منگب یعنی چیتے کا پتا اور اسی قبیل اور چیزین ایسی ہین جو تمام اجزائے جوہری سے موثر ہوتے ہین اور ایسے زہر نہایت
برا اور زبون ہین ایضاً بعض اقسام زہر کے کسی ایک ہی عضو خاص پر اُن کی ہمت ہوتی ہے جیسے ذراریح کہ اسکا ضرر خاص مثانہ پر پہونچتا ہے اور
بعض اقسام زہر کے تمام بدن پر اُنکا اثر پہونچتا ہے جو زہر تبدیل مزاج کرکے خواہ ذریعۂ تعفین یا کسی عضو خاص کو مضرت پہونچا کر ہلاک ہو ممکن ہو کہ اسکا اثر
تھوڑی دیر کے بعد ظاہر ہو اور فوراً اثر نہ کرے علاوہ یہ ہو کہ جو زہر عفونت پیدا کرتا ہے جسقدر زیادہ دیر تک بدن مین ٹھہرے حرارت اُسکی بڑھتی
جائے گی اور فعل اُسکا زیادہ ہوگا اور ایسے زہر سے نجات اور سلامت حال کی تدبیر یہی ہے کہ تحلیل اُس زہر کی خواہ جس مادے کو اُس زہر سے عفونت
عارض ہوئی ہے بذریعہ تفریق وغیرہ کے کرین خواہ علاج بالضد کرکے اُس زہر کے اثر کو توڑ ڈالین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ضرر مخدرات کا
گرم مزاج مین ایکطرح سے ضعیف ہوتا ہو اور دوسری طرح سے قوی ہوتا ہو پھر اُسجگہ جو غالب جانب ہو اُسیکا حکم بھی غالب ہوگا لیکن اس حیثیت سے
کہ مزاج حار قلب مین ہو اور مخدر کی مقاومت کرتا ہے فعل زہر مخدر کا ضعیف ہوگا اور اس نظر کہ شئے مخدر بدن حار سے اُسکی تلطیف ارواح
وغیرہ کو زیادہ کرتی ہو اسلیے کہ جوہر دوائے مخدر کا بارد اور ثقیل ہو اور روح خفیف اور گرم ہے اور بسبب قوت حرکت شریانات کو اور اُن کا جذب جو
بروقت حرکت انقباض کے ہوتا ہے وہ بھی دوائے مخدر سے زیادہ ہوتا ہے اس نظر سے مضرت دوائے مخدر کی ابدان حارہ مین شدید ہو خصوصاً
جب خیال کیا جائے کہ مزاج اصلی مخدر کا مضاد مزاج ابدان حارہ کے ہو شاید یہی مضرت سموم حارہ کی بھی بہ نسبت ابدان حارہ کے ثابت ہو جائے
اسلیے کہ مزاج گرم قلب اثر سموم حارہ کا بالقوت دفع کر دیتا ہے لہذا اثر زہر کا ضعیف ہوگا اور اُسکی قوت کی تحلیل ہو جاتی ہے لیکن شرائین
مزاج گرم مین جذب بالقوت کرتے ہین پس یہی ضرر پیدا ہوگا جو مخدرات مین بیان ہوا اسیواسطے جالینوس نے کہا ہو کہ فربیون میرے گمان
مین بیش ہو خواہ کوئی اور سم قاتل کسی آدمی کو ہلاک کر دیتا ہو اور زرداریر ہلاک نہین کرتی ہے اسلیے کہ زرداریر کا اثر قلب تک بعد مدت اور اتنے
زمانہ کے پہونچتا ہے جب حرارت بدن سے منفعل ہو جاتی ہے اور وہ انفعال ایسا ہوتا ہے کہ اُسکے بعد سوائے استحالہ غذائی کے اور کچھ باقی نہین
رہتا ہوا اور آدمی کے بدن مین یہ استحالہ قبل از وصول بطرف قلب کے ہو جاتا ہو کیونکہ اُسکے مسامات وسیع ہین اور حرارت اُسکی شدید ہو اور شرائین سے حرکات
قوی ہین جو بقوت جذب کرتے ہین مین کہتا ہون یہ بھی ایک وجہ ہو سکتی ہو مگر مناسبات جو درمیان قوائے فاعلہ اور قوائے منفعلہ کے ہین اُنکا بھی لحاظ
ضرور ہو اور کہان سے معلوم ہوا کہ فربیون مذکور اثر سمیت کا بہ نسبت اُس مزاج عریض یعنی مزاج عام کے جو حیوان مطلق کا پیدا کرتی ہو اسلئے کہ
جب دوا اثر پر قادر ہو اور کوئی مانع اسکی تاثیر کا نہ ہو تو محض براہ مزاج عام حیوانی کے انسان کی قاتل ہو اور قاتل ہو مثل زرنروز کے جب اسکی
تاثیر کا مانع پیدا ہو سوائے مزاج کے کہ یہ بھی محتمل ہو کہ فربیون با قیاس مزاج زرنروز کے سم ہی نہو اور اگرچہ زرنروز کا وصول مستحیل بہ غذا ہو کر قلب
انسان تک مثل فربیون کے نہین پہونچتی ہے اور ہلاک نہین ہوتی ہو پھر بقراط نے ایک تجربہ یہ بیان کیا ہو کہ بعض بوڑھی عورتون نے تھوڑی

تھوڑی تھوڑی مقدار بیش کے کھانے کی شروع کی اور اسیطرح بڑھاتے بڑھاتے مقدار مہلک تک نوبت پہونچائی لیکن چونکہ طبیعت عادی ہوگئی کسی طرح کا ضرر نہ پہونچا اور جرأت اُسکے استعمال پر ہوگئی میں کہتا ہوں کہ روش حکیم نے بیان کیا ہے کہ ایک لڑکی کم سن کی غذا میں اسقدر زہر کی خوگری کرائی گئی اور ایسا مزاج ہوگیا زہر کا اثر دار ہوا کہ اُسکے لعاب دہن کے کھانے سے حیوان ہلاک ہو جاتا تھا اور مرغی اُسکے لعاب دہن کے پاس نہیں پھٹکتی تھی اور غرض اس سے یہ ہے کہ یہ لونڈی جس بادشاہ کے پاس شب باش ہو وہ اُسکے زہر سے ہلاک ہو جائے **استدلال اقسام سموم** پر خاص قسم پر زہر کی کبھی نظر اُن حالات سے کیا جاتا ہے جو بدن میں پیدا ہوتے ہیں مثلاً بدن میں ایک قسم کی لذع اور تقطیع اور مغص یعنی پیچ اور مروڑا پیدا ہوتا ہے اور جیسے انگوٹی کوئی شے کھائی جاتی ہے جب اعراض پیدا ہوں دریافت کرو کہ زہر قسم ادویہ حارہ حریفہ کے ہو مثلاً زرنیخ اور سکینی سنکھیا اور سیماب کشتہ کا استعمال ہوا ہے اگر التہاب شدید اور فندو رعوق کا اور بکثرت برآمد ہونا پسینے کا اور سرخی آنکھ کی اور کرب اور پیاس پیدا ہو معلوم ہوگا کہ زہر میں تعدا حرارت کا غلبہ تھا جیسے فربیون اور اگر سبات اور خدر اور برودت پیدا ہو دلالت ہوگی کہ یہ زہر از قبیل مخدرات کے ہے اور اگر سطے سقوط قوت و عرق بارد اور غشی کے اور کوئی اثر ظاہر نہو وہ زہر ایسا ہوگا جو تمام جوہر اپنے سے بدن انسان کو مضر ہے اور یہی قسم نہایت زبون ہے کبھی رائحہ کی وجہ سے بھی زہر کی شناخت کیجاتی ہے خواہ تمام بدن کی بو ہے جیسے ناگوار افیون کی اُس شخص کے جسم سے جو افیون کو پئے خواہ کسی خاص عضو کی ہے جیسے منھ کی بدبو اُسوقت جب کوئی بدبو زہر پیا جائے جیسے ارنب بحری اور افسطین اور ذراریح کبھی قے کے دیکھنے سے بھی شناخت زہر کی ہوتی ہے اسلئے کہ زہر خوردہ کی قے اکثر جوہر زہر کو بذریعہ آنکھ کے پتا دیتی ہے خواہ قے کی بو سے اُسکا پتا لگ جاتا ہے خواہ قے کے مزے سے اگر سموم بیان کرنے بھی شناخت کر لیتے ہیں جیسے مردار سنگ بعد قے کرنے کے آنکھ سے دکھلائی پڑتا ہے اور اسیطرح مار و خون بستہ اور شیر بستہ اور اسیطرح افیون بذریعہ رائحہ کے پہچانی جاتی ہے اور ارنب بحری اور ضفدع بذریعہ زہومت **علامات ردی کا بیان** جسوقت مسموم پر غشی طاری ہونی شروع ہو اور دونوں حدقہ چشم اُلٹنے پلٹنے لگیں اور سیاہی آنکھ غائب ہو جائے پھر اُسکے بچنے کی اُمید نہیں ہے اسیطرح اگر آنکھیں سرخ ہو جائیں اور زبان باہر نکل پڑے اور نبض ساقط ہو جائے اور پسینا ٹھنڈا نکلنے لگے علامات زبون ہے اور ایسے وقت میں بہت کم زندہ رہتا ہے **قانون علاج زہر خوردہ** کا سستی زہر خوردہ کے علاج میں ہرگز نہ کرنی چاہیے اور جہاں تک ہوسکے بہت جلد جز بیری کریں جسوقت ہم اسوقت مشغول بعلاج ہوں اور سمیت زہر کی بدن میں پھیلنے سے پہلے اُسکا تدارک بہت مناسب ہے آب نیم گرم اور روغن کنجد اور روغن زیت پلا کر قے کرائیں اور قے کرانے میں مبالغہ کریں جسقدر ممکن ہو اور بہتر یہ ہے کہ ادویہ مذکورہ بالا میں کسیقدر شبت اور بورق بھی داخل ہو اور کبھی زیت میں حنظل اور شحم بھی داخل کرتے ہیں اور نہایت بہتر ہے کہ جو چیز بغرض قے کرانے کے کھلائی پلائی جائے اُسکی مقدار کثیر ہو یعنی بہت سی غذا اور بہت سا پانی قے کرنے کیواسطے استعمال کرنا چاہیے اسلئے کہ اگر بالفرض قے نہ بھی ہوگی ضرر سم کا بغرض کثرت مقدار ماکول اور مشروب کے ٹوٹ جائیگا اور اس زہر پر یہ چیزیں غالب آ جائیں گی اور جب قے ہو چکے اور جسقدر ممکن ہو اُسے قے کرا دیجائے اُسکے بعد بہت سا دودھ پلانا چاہیے کہ دودھ بھی ضرر سم کا توڑ دیتا ہے اگرچہ دودھ پی کے قے بھی ہو جائے ایضاً اگر جوشاندہ تخم اوشکن ہمراہ روغن گل کے بھی دافع سمیت زہر کا ہوتا ہے خواہ بذریعہ قے کے یا بذریعہ اسہال کے اسکے بعد دودھ کا استعمال اچھا ہے سکہ کا استعمال دودھ کے استعمال سے بہتر ہے ایضاً طبیخ تخم کتان اور اسیطرح شراب شیریں اور چربی پگھلائی ہوئی اسیطرح آب خاکستر چوب انگور بھی نہایت مفید ہے اور واجب ہے کہ بعد قے کے فوراً حقنہ کریں خصوصاً اگر اعضائے اسفل کیطرف کچھ اذیت زہر کی ترقی ہوئی معلوم ہو اور اگر اضطراب اوپر کی طرف خواہ نیچے کی طرف ہو مگر زیادہ ہو لازم ہے اور قے کی اور مسہل کا استعمال کریں اور دودھ کے پلانے سے غفلت نہ کریں اور اگر احتیاج تریاق کے پلانے کی ہو مثلاً تریاق طین وغیرہ کے بھی

استعمال کریں کرہ وہ بہت عمدہ ہے اور دنیا سمیت پر بخوبی ہیں ہوتی ہے اور خصوصاً جب ابتدا امر میں اسکا استعمال کیا جائے کہ زہر کو بجنسہ نکال
ڈالتی ہے **نسخہ تریاق طین مختوم کا** حب الغار دو مثقال طین مختوم دو مثقال ابرسا یعنی بیخ سوسن دو مثقال ہیں اور سب کو زیت میں معجون کریں مقدار
شربت کی مقدار ایک بندق کے یعنی بقدر فندقہ کے **ایضاً** حب البان زوفائے خشک تخم لفت بری فلفل ابیض فلفل سیاہ دار فلفل درج ترکی افیون
تخم کرفس صحری فطراسالیون اسارون زیرہ کرمانی بزرالبنج ہر واحد سے چار درخمیات سنبل الطیب نقاح اذخر ہر ایک سے پانچ درخمیات
سلیخہ اٹھارہ درخمی جاوشیر درخمیات شہد میں معجون کر کے شراب باقلائے رومی کے ہمراہ استعمال کریں اگر تنہا گل مختوم کو ہمراہ شراب کے استعمال کریں
جب بھی وہی اثر پیدا ہوگا ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ مرغی کا فضلہ اگر فی الحال بعد کھانے زہر کے پلا دیں زہر کو براہ قے نکال دیتا ہے
منجملہ مشروبات کے یہ بھی دوا ہے عصارہ فراسیون عصارہ برگ سنے ناردین تخم لذر جند بیدستر بندق انجیر خشک سداب یہ بھی ایک دوا
ایسے وقت بہت محمود ہے کہ شوربہ خواہ لونا بدبو بقدر چار درہم پلائیں اور روغن مرو ایک درہم شراب شیرین کے ساتھ اور اگر بعد قے کرنے کے التہاب
اور سوزش پیدا ہو آب برف اور روغن گل سرد کیا ہوا پلائیں اور پھر قے کرائیں اور اچھی طرح حفاظت کریں کہ مسموم سونے نہ پائے اور نہ اسکی پیاس
ڈھیلی ہو خواہ غلبہ نوم کی وجہ سے ہاتھ پاؤں میں سستی نہ آنے پائے اور اسکے گرد شور غل برپا رکھیں مثلاً ہتھیار کھڑکھڑائیں خواہ اور چیزیں کھڑکھڑائیں
جب صورت حال بخوبی کھل جائے اور زہر بخوبی پہچان لیا جائے پھر علاج اسی زہر کا کرنا لازم ہے جیسا ہر ایک کے باب میں مذکور ہوتا ہے
واضح ہو کہ حقیقت حال کا دو صورتوں سے ہوتا ہے پہلی صورت یہ ہے کہ دریافت ہو جائے کہ یہ زہر کس جنس کا ہے دوسری صورت یہ ہے کہ دریافت
ہو کہ یہ زہر کس نوع کا ہے مثال پہلی صورت کی مثلاً معلوم ہو کہ زہر از قسم مقطعات حادہ کے ہے اسکا علاج دودھ اور مکھی اور فالودہ تیلا جو
روغن بادام اور روغن کدو سے بنایا گیا ہو خواہ جو چیز حدت کو توڑتی ہے اس سے بنا کر استعمال کریں خواہ یہ بات دریافت ہو کہ یہ زہر از قسم ملتہبات
کے ہے اسوقت تبرید بذریعہ کافور اور روغن گل اور آب کشنیز وغیرہ کے کریں لیکن یہ سب دوائیں برف میں سرد کر کے استعمال کرنی چاہئیں اور اعضائے
رئیسہ پر صندل رطب وغیرہ کا لگائیں اور ہر وقت اسکو سرد کرتے رہیں منجملہ ان چیزوں کے جو ایسے زہر کو مفید ہوتی ہیں گائے کا دہی سرد کیا ہوا اور اگر
احتیاج فصد کی ہو فصد کھول دیں اور یا معلوم ہو کہ یہ زہر از قسم مخدرات کے ہے اسوقت تریاق اور دوائے حلتیت اور دوائے مسک اور فادزہر
کا استعمال کریں شراب خالص ہے اسی طرح ثوم یعنی لہسن کا بھی استعمال کرنا چاہیے خواہ یہ معلوم ہو کہ یہ زہر جو ہر روح کو مضر ہے اسکا علاج
مثرودیطوس اور تریاق اور دوائے مسک اور فادزہر سے کرنا چاہیے اور ماء اللحم اور شراب کا استعمال کریں اور خوشبو مریض کو زیادہ استعمال کرنی چاہیے
اور وہ مقام جہاں رہتا ہے وہ بھی خوشبو کرنا چاہیے اور کپڑے بھی خوشبودار پہنائے جائیں اور چھینکیں پے در پے واقع کریں اور فم معدہ کی تلیین
کیجائے اور اسکے منہ میں ہوا پھونکی جائے اور بال اکھیڑے جائیں لیکن اگر قسم زہر کی بعینہ دریافت ہو جائے پھر علاج خاص اسیکا کرنا چاہیے
چنانچہ ہم بتفصیل بیان کریں گے خلاصہ یہ ہے کہ جو دوا مسموم کو پلائی جاتی ہے یا اس سے غرض زہر کی حدت کا توڑنا ہوتا ہے اور جوہر سم کا منظور ہوتا ہے
جیسے دودھ اور فادزہر وغیرہ کہ ان کا استعمال انہیں اغراض سے کیا جاتا ہے یا مراد اس دوا سے یہ ہوتی ہے کہ جوہر سم بعینہ نکل جائے جیسے گل ارمنی
وغیرہ یا غرض دوائے مقابلہ کیفیت زہر کا ہوتا ہے جیسے لہسن کا شراب میں ملا کر پلانا جیسے بچھو نے ڈنک مارا ہو اور یہ مشترک تمام سموم کے واسطے
یہ وہی دوائیں ہیں جو مقابلہ زہر کا کرتی ہیں اور اس زہر کو قلب تک نہیں پہونچنے دیتی ہیں جیسے تریاق اور مثرودیطوس اور سب قسم کے فادزہر منجملہ مجرب
ہیں اور گل مختوم اور تریاق جو اس سے بنائی جائے اور تریاق اربعہ اطبا کہتے ہیں کہ زہرہ دفلی اور برگ دفلی زہر کے ضرر سے نجات دیتی ہیں یہ بھی
کہتے ہیں کہ حب الغار اس علاج میں عجیب النفع ہے اور دوائے بینظیر ہے اور انجدان ہموزن ایک درہم گیرو ارمنی دو درہم شہد میں ملا کر آب سیب کے ہمراہ

استعمال کرین جو دوائس سے بنائی جاتی ہو نہایت درجہ مفید ہی۔ بیخ کمہدریم اگر ہمراہ شراب کے پلائین اور فرنجمشک اور تخم شلجم ایضاً غاریقون و درونج ہمراہ شراب کے پر سیاوشان اور خبازی اور تخم خبازی اور برگ خبازی اور اسکا شوربا گوشت مین پختہ کیا ہوا۔ ایضاً دارچینی غنثر اعنوان خرگوش سرکہ شراب کے ہمراہ جو بوزن دو داوقیہ ہو یا جند بیدستر ایک مثقال اور دو اوقیہ زیت اور قیصوم۔ ایضاً گوکھرو کا پانی بچوڑا ہوا تخم اور خصوصاً گندنا قلیلی اور حلتیت یا طبیخ سیعا اور طبیخ سیسالیوس اور تخم درخت سکبینج عجیب النفع ہے مرکب سکنجبین بزوری جند بیدستر سرگین ہو دا اگر ایک جز شحم حنظل سے چار وزن حبیا جو کا عبدہ بڑے ریٹھے کے استعمال کرین اور بہت سی دوائین ایسی ہین کہ ان کی تاثیر دفع سموم مین بالخاصہ ہو ہے منجملہ اُن کے یہ بھی کہتے ہین کہ بیرے کا گوشت پاک کیا ہوا اور پوست جدا کیا ہوا قوی ترین ادویہ ہو واسطے دفع زہر کے مجملاً بیان سموم حجریہ معدنیہ وغیرہ کا انھین سموم مین سے حجر اروین سرخ رنگ کی ہے بعض آدمیون نے حکایت کی ہو کہ حجر دن مین ایک حجر سی شبابہ لسبد کے ہوتا ہے اور وزن ایک دانگ اُس کی قاتل ہو اور اس حجر کو سموم حقیقۃ مین شمار کیا ہے جو کچھ جو ہر اپنے اثر کرتے ہین جیسے مثل اور یہ بھی کہتے ہین کہ اُس حجر کا علاج ادرمثل کا ایک ہو اور سب سے زیادہ فادزہر اُس حجر ہی کے علاج مین نافع ہو زیبق زندہ پارہ تو اکثر آدمی پی جاتے ہین اور کچھ خوف اُسمین نہین ہو اسلیے کہ منفذ کی طرف بدستور نکل آتا ہے اِن جیلکے کان مین زندہ پارہ ڈالین اسے الم شدید اور اختلاط عقل عارض ہوتا ہے اور کبھی نوبت تشنج کی بھی پہونچتی ہے اور ایک گرانی شدید اُسی جانب سر مین ہوتی ہو اور منجر بنوبت صرع اور سکتہ کی پہونچتی ہو اسلیے کہ جوہر دماغ اُسکی برودت سے اذیت پاتا ہو اور بہکانا اور بھیلنا اور بوجھ پیدا کرنا یہ سب امور موجب بدلنے دماغ ہوتے ہین اور کشتہ پارہ کا خواہ زیبق مقتول البتہ ردی ہو اور معز ہو کہ تقلیق پیدا کرتا ہے اور اس سے اعراض مشابہ اُن اعراض شارب مرتک کے پیدا ہوتے ہین جیسے مغص اور رحیدگی اسہالی اور تے الدم اور ثقل زبان اور ثقل معدہ اور اُسکے جیا اور ورم پیدا ہوتا ہے اور مثانہ بند ہو جاتا ہے علاج بہت عمدہ علاج بعد تنقیہ کے یہ ہے کہ ایسی دوائین پلائین جیسے مرزنجوش اور ہیم شراب مین ڈالکر خواہ ماء العسل وغیرہ کرکے ایضاً ماء العسل سے بورق ملاکر حقنہ کرلین بعد ازان غلاج بیج اسہال کا کرین اور حقنہ بھی بارعایت تقویت قلب کے اور یہ سکر سے کرنا چاہیئے اگر پارہ کان مین بھر دیا ہو چاہیئے کہ ایک پانون پر کھڑا کرین اور اسیطرف کو گردن جھکا لین اور سر ہلاوین اسی جانب کچھ کرین جہان تک ممکن ہو خصوصاً اگر اسیطرف کے ہاتھ مین کوئی وزنی چیز لیکر جھکے اور بھی فائدہ اخراج کا زیادہ ہوگا اسیطرح اگر اسی جانب جھولا جھولائین جب بھی نفع بین ہوگا اور جو پارہ زیادہ اندر کی طرف چلا گیا ہو اور سیسے کی سلائی کے ڈالنے سے کسیقدر لپیٹ کر نکلتا ہو پھر وہ تو گویا سامنے رکھا ہے اور اُسکے اخراج مین چندان وقت نہ چاہیئے اسلیے کہ پارہ جب اتنا قریب ہو مگر اُس مقام کے قریب ہو۔ جہان تک سلائی وغیرہ جا سکتی ہے اُسے حاجت اسطرف گھمانے اور ایک پانون پر کھڑے ہونے کی نہین ہوتی اور اگر اس سے زیادہ دور ہے اُسوقت سلائی وغیرہ کا داخل کرنا کچھ مفید نہین ہو تا مرتک اور برادہ رصاص جو شخص مردارسنگ کھا جائے اُسکا بطن سوج جاتا ہے اور زبان اُسکی بھاری ہو جاتی ہے پیشاب پاخانہ اُسکا بند ہو جاتا ہے اور کبھی براز بند نہین ہوتا بلکہ بافراط دست آتے ہین اور اُسکے معدہ مین ایک گرانی پیدا ہوتی ہو۔ معا مین گرانی پیدا ہوتی ہو اور کبھی رصاص معاء مستقیم کا باہر نکل آتا ہے۔ اور نوبت ہیچ اسہالی کی پہونچتی ہو اور اور عضا مین نفخ اور بھر بھری پیدا ہوتی ہے اور اُسکے شکم مین ایک ساخت مثل کنچھر کے آگئ آتا ہے رنگ اُسکا رصاصی ہو جاتا ہو اور سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہو اور کبھی خناق کی نوبت پہونچتی ہو اور کبھی اسکے بعد اعراض ایلاوس کے پیدا ہوتے ہین اور تمام بدن کا رنگ مثل سرب کے ہو جاتا ہو اور یہی خرابی اور بدحالی برادہ رصاص کے کھانے سے پیدا ہوتی ہو علاج اُسکا یہ ہو کہ بہت جلد علاج حضرت کرے

ابتدا کریں مثلاً تنقیہ ایسی دواؤں سے کریں جو قوت تفتیح کی رکھتی ہوں جیسے طبیخ تخم کرفس اور انجیر اور شبت اور بورہ ارمنی اور واجب ہے کہ مر بوزن تین درہم
ہمراہ شراب کے پلائیں خواہ سنبل رومی ہمراہ پتال کبوتر کے شراب میں داخل کر کے پلائیں کہ علاج بالغ النفع ہے خواہ افسنتین رومی اور زوفا تخم کرفس
اور فلفل خصوصاً یعنی تنہا فلفل ہمراہ شراب کے اور یہ سب دوائیں بھی ہمراہ شراب کے خواہ بوزن ایک درہم مر اور نصف درہم فلفل لیکر خوب ملائیں تاکہ خوب مل جائے
ایمن سے بوزن حب قیراط پلائیں خواہ سقمونیا کو ماء العسل میں ملائیں غذا اس کی جو ہمیشہ کھلانے کے لائق ہو وہی شوربہ ہے جو گوشت بچہ گوسفند سے پکائے
جائیں علامت اس کی اچھے ہو جانے کی یہ ہے کہ طبیعت میں اطلاق پیدا ہو اور قبض جاتا رہے اور بول کا ادرار ہونے لگے خلاصہ یہ ہے کہ ادویہ مفتحہ اور جو دوائیں
پیشاب لانے والی ہیں خواہ اور اگر تیزابی ہیں خواہ مسہل ہیں ان سب کی ضرورت ہے اسفیداج یعنی سپیدہ اس کے پینے سے زبان سپید ہو جاتی ہے اور اعضا
میں استرخا پیدا ہوتا ہے اور کھانسی بشدت آتی ہے اور ہچکی دم لینے نہیں دیتی عقل اس کی مختلط ہو جاتی ہے بدن سرد ہو جاتا ہے اور دماغ بھی سرد ہو جاتا
ہے غشی اس پر طاری ہوتی ہے کبھی اس کے حلق میں میٹھا سا مزہ محسوس ہوتا ہے اور اس کے لعاب یعنی کوئے اور زبان میں خشونت پیدا ہوتی ہے اور خشکی آجاتی
ہے اور پیٹ میں مروڑ معدہ میں لذع منہ میں درد مثل سیف میں تمدد اور سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی انتہائے خناق تک نوبت پہونچتی ہے اور
تمام بدن کا رنگ سپید ہو جاتا ہے اور پیشاب سیاہ خواہ سرخ مثل خون کے آتا ہے علاج مثل علاج مرتک کے ہے اور سقمونیا کو ماء العسل میں [illegible] مدرات بول میں ملا کر پلائیں
اور حقنہ بھی کریں اور کسیو قوت سرنے کی دیں اور اس کے قے کرانے میں روغن اقحوان اور روغن سوسن اور روغن نرجس داخل ہوتا ہے اس کی دوا میں صمغ اجاص
اور آب سرخ جو درخت ورد سے نکلتا ہے ایضاً اسکوتل کا چبانا اور کھانا بھی مفید ہے اور اس کے اوپر شیرہ انگور پلانا چاہیے جبسین یعنی ہنگ آب نمک کے
کھانے سے بھی وہی کیفیت عارض ہوتی ہے جو سفیدہ کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے لیکن خناق اس کے استعمال سے زیادہ پیدا ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ
علاج اسفیداج اور علاج فطر کا بہت جلد کریں بعد ازاں لعابات لزج کا استعمال کریں تاکہ خشونت حلق کی زائل ہو جائے اور یہ لعابات بعد تلیین کے
استعمال میں لائیں اور حریرہ بائے نرم کھلائیں اور سقمونیا وغیرہ کے مسہل کی حاجت ہوتی ہے اور چند بار مسہل کا استعمال کیا جاتا ہے اور اگر امعا میں خراش
پیدا ہو خاص سحالہ خراش امعا کا کریں اس زہر کے علاج میں ایک یہ بھی دوا مذکور ہے کہ خاکستر اطراف کرم یعنی انگور کی ٹہنی جلا کر ہمراہ جاشنا کے استعمال
کریں شنگرف اور سنکھیا ان دونوں سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو اعراض زیبق مقتول کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں لیکن سنکھیا سے کبھی اسہال
بھی عارض ہوتا ہے اور یہ علامت خاص ہے سنکھیا کی علاج بعینہ وہی علاج جو زیبق مقتول کا علاج ہے اس کے بعد حریرہ روغن اور شحوم لینے کا استعمال
کرنا چاہیے زنگار کے کھانے اور پینے سے مغص شدید اور حلق میں لذع قوی پیدا ہوتا ہے اور خنا میں تقلیع اور قے بھی عارض ہوتی ہے اور قروح
بھی پیدا ہوتے ہیں علاج اس کا وہی ہے جو زرنیخ کا علاج ہے اور زرنیخ کا علاج ہم آئندہ ذکر کرتے ہیں برادہ آہن
اور خبث الحدید ان کے کھانے سے وجع شدید شکم میں اور خشکی منہ میں اور سوزش پیدا ہوتی ہے اور درد سر کی شدت ہوتی ہے علاج پہلے
دودھ کو ہمراہ اس چیز کے جو بقوت مسہل ہو پلائیں اس کے بعد گھی اور مسکہ پلائیں تاکہ ان اعراض میں سکون پیدا ہو اور ہمیشہ روغن گل اور روغن بنفشہ اور
روغن خلاف سر کو ملا کر ان کے سروں پر ٹپکایا کریں کبھی ایسے مریض کو مقناطیس پیکر پلاتے ہیں تاکہ اجزا متفرق لوہے کے بوجہ جذب مقناطیس کے یکجا ہو جائیں
اور بعد ازاں مسہلات کا استعمال کرتے ہیں اور کبھی مقناطیس بوزن ایک درہم کے ہر روز پلاتے ہیں اور اس کے بعد حریرہ کا استعمال کریں یعنی شوربائے
روغن دار مزلق ہمراہ روغن گاؤ کے استعمال کریں تاکہ اسہال پیدا ہو بشرطیکہ معدہ سے نیچے اتر آیا ہے اور اگر ابھی امعا تک نہیں پہونچا ہے بذریعہ قے کے
اسے دفع کرائیں بشرطیکہ ابھی معدہ میں ہو ہڑتال اور چونا جو شخص ان میں سے کسی ایک کو کھا جائے اس کے اعراض اور ہیں اور اگر دونوں کو
ملا کر کے کھا جائے اور اس کی کیفیت یہ ہے کہ مغص اور قروح امعا اسے عارض ہوگا اور اگر زرنیخ مصعد یعنی ہڑتال اڑائی ہوئی کھائے اس کا

سر قریب بتکمیا کے ہوتا ہو اور کبھی کھانسی جو زیادہ ہو اور تیسے رو پیدا ہوتی ہے اور جو شخص نفط چونا کو کھائے اُسکے منھ مین خشکی اور درد معدہ اور حبس بول اور رواگی شکم خون کے دست سے عارض ہوگی اور خود چونا اُسکی پیشانی مین برآمد ہوگا اور کبھی بر داطراف بھی عارض ہوگا اور غشی بھی عارض ہوگی اور کبھی دہان پر خشکی پیدا ہوگی اور خناق بھی عارض ہوگا علاج پہلے جو تدبیر بحسب وقت اور حال مریض کے واجب ہو اُسے کرنا چاہیے اُسکے بعد آب گرم اور جلاب پلا کر روغن سے تنقیہ کرین بعد ازان طبیخ تخم کتان اور ادارجر جیر خواہ مجموع یہ دونون اور عصارہ ملوکیہ ہمراہ شہد کے پلائین اور ہمیشہ دودھ اور لعابات ودرلزوجات اور دسومات اور شوربا ہائے لحمی یعنی شوربے کہ چربی سے پکایا ہو خصوصاً خبازی کے ہمراہ پلائین اور اگر کھانسی پیدا ہوئی ہو تو بر لعیہ حیات اور علاج لوزہ کے اُسکی تدبیر کرین ایضاً قے کرانا اور حقنہ کرانا اور چکنا کرنا اعضائے اندرونی کا اور تلئین یعنی نرم رکھنا چاہیے اور اسکا علاج قریب بآہو ہڑتال کے علاج کے ایک یہ بھی دوا اس بارہ مین بعض اطبانے لکھی ہو لبل حمار اور لخمۂ آہو بقدر دو دانق کے آب گرم مین پلائین آب صابون کا حال قریب ہے چونہ اور ہڑتال کے حال سے اور علاج بھی یکسان ہو زاج اور شب یعنی سرخ اور سپید پھٹکری کے کھانے سے کھانسی شدید کا اسقدر ہیجان ہوتا ہے کہ نوبت سل کی پہونچتی ہے علاج اسکا شیر مادہ خر کا پلانا اور مکھن اور شکر کا استعمال کرنا اور شربت وفا وغیرہ کا استعمال کرنا نہار منھ ٹھنڈا پانی پینا۔ آب سرد نہار منھ پینے سے خواہ بعد حمام کے یا بعد جماع کے ٹھنڈا پانی پینا خوف سوء مزاج اور حدوث استسقاء سے ایمن نہین ہوتا ہے علاج اسکا دوا الکرکم اور دوا المسک کرنا چاہیے اور کبھی تنہا شراب خالص کا پینا کافی ہوتا ہے بیان

مجلی سموم نباتیہ کا جو ہر از قسم نباتات کے ہین منجملہ ان کے بیش بھی ہے اور یہ زہر بدترین سموم ہے اُسکے کھانے والے کے دونون ہونٹ سوج جاتے ہین اور زبان مین بھی ورم پیدا ہوتا ہے اور آنکھین بند ہوئی جاتی ہین اور پے در پے دوار اور غشی عارض ہوتی ہو اور دونون ساقین پاؤن کی بیکار ہو جاتی ہین جب اس حال کو پہونچے نہایت بُعدن حالی پر دلیل ہوگی اور کوئی شخص بعد اس حال کے بچ بھی جاتا ہے پھر دق اور سل مین ضرور گرفتار ہو کر خلاص پاتا ہے اور ان دونون مرض مین سے ایک ایک کو ضرور لاحق ہوتا ہو اور کبھی فقط بیش کی بو سونگھنے سے صرع عارض ہوتی ہے اور بیش کا عصیر یعنی شیرہ مین تیر کو بجھاتے ہین وہ تیر جسکو مارین فوراً بوجہ سمیت کے قتل کرتا ہے علاج پہلے بہت جلد اُسے قے کرانی چاہیے طبیخ تخم شلغم سے بعد ازان عصیر انگور ہمراہ روغن گاؤ کے تھوڑے تھوڑے فاصلے کے بعد پلائین اسیطرح طبیخ تشور لبوط ہمراہ شراب کے اُسکے بعد اصلی علاج اُسکا فادزہر اور دوا المسک اور جدوار اور بوجا یعنی جو گھاس ہمراہ بیش کے پیدا ہوتی ہو اور وہی اُسکی تریاق ہو دفتار کرانا (احسن الکحالین) اور تریاق کبیر کا استعمال کرین کہ وہ بھی ایک حد تک مفید ہوتی ہو بہت عمدہ اسکے علاج مین یہ ہو کہ مشک کا استعمال کرین ہمراہ تراشہ فادزہر کے خواہ مقدار ایک درہم دوا المسک در ایک قیراط مشک کی بعض لوگ گمان کرتے ہین کہ بیخ کبر اسی بیش کا فادزہر ہے اور بعض فادزہر ان سب بیش کے علاج مین بکار آمد ہین اور عمدہ مین خصوصاً وہ فادزہر جو مشابہ سرخ پھٹکری کے ہو اور اُسپر خطوط اور ڈورے مثل خطوط مرتک کے ہوتے ہین ایک حیوان جسکا نام فارۃ البیش ہے اور فارسی مین اُسے بیش موش کہتے ہین وہ بھی اسکے مزاج کے ضد ہو اور بیش کے اثر کو باطل کرتا ہے اگر اس حیوان کے کسی عضو کو خواہ کوئی ہڈی اس کے جسم کی کھلائی جائے فوراً اثر بیش کا باطل ہو جاتا ہے قرون السنبل اسکی ماہیت مین اختلاف ہو بعض کہتے ہین کہ سنکھیا یہی ہے یعنی بیش کی جڑ جو شخص اس ہر کو کھائے اُسپر علامات سرسام کے ظاہر ہون گے اور زبان سیاہ ہو جائے گی اور اسکے ناک سے خون قطرہ قطرہ ٹپکے گا علاج پہلے علاج مشترک سے کام کرانا چاہیے اسطرح پر کہ آب جدوار اور روغن گل بکثرت ملا کر اور ازین قبیل یہ بھی دوا مشترک ہو کہ ایک مثقال کافور ایک وقیہ گلاب مین گھول کر پلائین بعد اُسکے ضماد ایسے لگائین جن کی تبرید شدید ہو اور کافور اور صندل اُن مین پڑا ہو اور سر پر تفاح حرش کا اور سرین شیمہ ہمراہ برف کے جلاب مین ملا کر پلانا چاہیے اور عصارہ انار ترش کا بھی پلایا جائے۔

فرفیون اس دوا کو میں نہیں پہچانتا ہوں اور بعض وجوہ سے گمان ایسا ہے کہ شاید بیش کے مشابہ ہے اور جو علامات اور اعراض خاص اس دوا کے استعمال سے عارض ہوتے ہیں بموجب قول اطبا یہ ہیں کہ جو شخص اسکو پینے خواہ کھانے میں استعمال کرے لذع اسکے شکم میں اور ہچکی اور غشی اور زردی سب چہرہ کی خصوصاً ہونٹوں کی اور ٹھنڈی سانس اور دمہ ہو اور بدن کا پھولا ہونا اور سن ہوجانا اور خلط عقل پیدا ہونا ہے بعد گرانی سر کے اور ضعف صنیر ہوجاتا ہے اور منقطع ہوجاتی ہے اور پسینا ٹھنڈا نکلتا رہتا ہے اور تخمہ اور بدہضمی پیدا ہوتی ہے بعد اسکے مرجاتا ہے علاج مثل علاج بیش کے ہے جیسا ان چند ادویہ سمیہ کا جو گرم ہیں منجملہ ان ادویہ کے فربیون ہے اسکے استعمال سے کرب شدید اور سوزش عارض ہوتی ہے اور لذع شکم اور ہچکی لاحق ہوتی ہے اور کبھی بواسیر شکم کی بافراط عارض ہوتی ہے واجب ہے کہ پہلے قے کرائیں بعد ازان تبرید احشا کی کریں اسکے بعد روغن گاؤ اور مسکہ خوب سا پلائیں بعد ازان جو علاج فربیون مثل کا مذکور ہو چکا ہے استعمال کریں اور غذا میں آب انار مخوش اور آب سیب مخوش پر اکتفا کریں اور انار شراب کا بھی استعمال ضرور ہے الباب تیوعات یہ سات ہیں شمار میں اور یہ مفردہ کے اور خصوصاً لبن شبرم اور لبن العشر اور لبن لاعیہ اور ان زہرناک دودھوں سے لذع اور اسہال مفرط ایسا عارض ہوتا ہے جیسا کہ فربیون سے عارض ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ ان کی قوت کی مٹھا اور روغن زرد اور مکھن سے توڑ ڈالی جائے اور جو عرض خاص استعمال کے پیدا ہوا ہے جیسے اسہال خون یا بول الدم اسکا علاج جیسا اوپر مسطور ہوچکا ہے تعینہ کرنا چاہیے بعض اطبا کہتے ہیں کہ لبن شبرم بوزن دو درہم کے قاتل ہوجاتا ہے اور علاج اسکا یہ ہے کہ استحمام آب برف سے اور لبن عشرقی درہم کے مقدار پر قاتل اور مہلک ہوتا ہے اور دو دن کے بعد ہلاک عارض ہوتا ہے جگر پارہ پارہ ہوجاتا ہے علاج اسکا بھی مثل علاج لبن شبرم کے ہے سقمونیا دو درہم اسکا استعمال قاتل ہے اور کیفیات اور احوال اسکے پینے سے وہی عارض ہوتے ہیں جو اوپر مذکور ہوئے واجب ہے کہ اسکی سمیت روغن پلانے سے توڑ ڈالی جائے اور سویق تفلاح اور رب یا اور رب سماق سے ماذریون اور خاقالیون اسکی مقدار بھی دو درہم قاتل ہے اور استعمال کے بعد قے اور اسہال مفرط عارض ہوتا ہے سیاہ رنگ ماذریون کو حامالاون کہتے ہیں اسکی سمیت زیادہ ہے اور اسکے استعمال سے لذع شدید احشا میں اور درد تمام بدن میں اور دغدغہ اور ہچکی اسکے بعد سے طلبی اور زردی عارض ہوتی ہے بعد اسکے کزاز کی نوبت پہنچتی ہے اور آواز بند ہوجاتی علاج لابد ہے کہ شیر تازہ دوہکر پلائیں اور روغن زرد بھی متواتر پلائے جائیں اور جلاب کا بھی استعمال کیا کریں تاکہ فساد اسکا ہر طرف ہو جائے اور جب پیدا اور دشواری زیادہ ہو تریاق اور مثرودیطوس اور دوا ء الطین المختوم کا استعمال کریں پھر جب طبیعت ٹھہر جائے اسکے بعد سکنجبین اور کاسنی چند روز تک پلاتے رہیں تاکہ سوء مزاج جاتا رہے دفلی کی مقدار کثیر آدمی اور دواب سب کو قتل کرتی ہے اور تھوڑی مقدار دفلی یعنی کنیر کی کرب شدید اور نفاخ شکم اور سوزش عظیم پیدا کرتی ہے اور مزاج کنیر کا گرم خشک ہے اور لذاع اور مقطع ہے جس پانی میں کنیر کا درخت پیدا ہو نہایت ردی ہوتا ہے اور اگر اور کوئی پانی دستیاب نہ ہو تو چارہ اسکو ابلا کر اور میٹھی چیزیں ملانے کے استعمال کریں علاج واجب ہے کہ طبیخ حلبہ اور تخم شہر بر کو منہ میں ٹپکائیں کہ اسکا فائدہ عجیب ہے اور تخم کتان اور خرنوب شامی اور اسکا جوشاندہ سمیت کا تریاق ہے اور انجیر خشک ہمراہ شہد اور شکر اور جلاب کے اور رب انگور بھی مفید ہے اور ان سب کے ہمراہ چکنائی کی چیزیں اور ادویات جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے بھی ضرور استعمال میں لائی جاویں اور ان کے بعد حقنہ کا استعمال ضرور ہے بلادر بلادرین کو کہتے ہیں اسکے استعمال سے شکم اور حلق میں تقطیع اور التہاب اور امراض حادہ عارض ہوتے ہیں اور بعض اعضا معطل ہوجاتے ہیں اور بعد ازاں انسان کہ پھر درست ہوتا ہو خواہ بیکار رہتی ہو جائیں وسواس پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ سودے کا احراق ہوجاتا ہے بلادرین کی مقدار قاتل دو مثقال کا وزن ہے اور کبھی بعض آدمی کو بنظر خاصیت کے مضر نہیں ہوتا ہے خصوصاً اگر ہمراہ جوز کے کھایا جائے اور میں نے بچشم خود ایک شخص کو دیکھا ہے کہ وہ ہمراہ جوز کے

اتنی مقدار بھلاوین کی ہضم کرجاتا تھا کہ بہت زیادہ تھی اور کچھ اسکو خوف اور پرواہ نہ تھی علاج روغن بادام اور روغن کدو اور روغن زرد اور
شیر تازہ اور دوسرے اقسام شوربا کے اور ادرار تمیل سب چیزیں جیسے لذع میں سکون اور پھوڑے کے درد اور سوزش اور کھجلی میں کمی
پیدا ہو اُسکے بعد گائے کا دہی برف میں سرد کرکے اور روغن بنفشہ بھی سرد کیا ہوا اور آب جو اور آب ہائے فواکہ یہ سب سرد کیے ہوئے استعمال
میں لائیں اور برف سے سرد کیا ہوا پانی اُسمیں بٹھائیں اور سلیم کا جو علاج مخصوص ہے وہی اُسکا بھی کریں۔ منجملہ ان ادویہ کے جن سے
اسکا علاج کیا جاتا ہے حب الصنوبر اور جوز اسکا فادزہر ہے **کیبیکج**۔ جسکو ہندی میں ٹھومری کہتے ہیں بوجہ تیزی اور حدت کے ہلاک کرتی
ہے **علاج** اُسکا بلادر کے علاج سے یکسان ہے اور اوہان سے اسکی مضرت بخوبی دفع ہوجاتی ہے **سداب بری** یعنی جنگلی تسلی
جو شخص سے کھائے اُسکی آنکھوں میں جحوظ یعنی ساری آنکھ کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا عارض ہوتا ہے اور سوزش اور التہاب شدید پیدا ہوتا ہے
علاج اُسکا یہ ہو کہ پہلے قے کرائیں آب گرم سے اور زیت سے بعد ازان مثل کثیرا کے علاج کریں خواہ اور جو سموم مثل کثیرا کے ہیں اُنکا علاج
کریں **سافیا** سداب کوہی کا گوند ہو کبھی اُسکا مزہ مثل بادروج کے ہوتا ہے مزاج اُسکا گرم ہے جو شخص کھائے اُسکے بول و براز دونون
بند ہوجاتے ہیں اور زبان سوج جاتی ہیں دفقرا قرار اور نفخ اور حلق میں سوزش اور معدہ میں اور جحوظ عین اور سرخی منہ کی پیدا ہوتی ہو اور کبھی
بوجہ اُسکی حدت کے تمام بدن میں پتی اُچھلتی ہے اور اکثر نوبت غشی اور ضیق نفس کی پہونچتی ہے **علاج** یہ ہو کہ پہلے بہت جلد قے کرائی جائے
اور اسکے بعد روغن نیمرو اور دودھ اور مکھن اور آب جو پلائیں اور روغن گل اور شیر تازہ سے غرغرہ کریں اور سکنجبین اور زلال فستقین ایکدوا یہ بھی اطبا
کی مثل فادزہر کے مشہور ہو واسطے سافیا کے تخم اسکا اور علک البطم اور اصل محروت اور طبیخ شیر ہے ایضاً جند بیدستر مع سرکہ گرم کے خواہ
ہمراہ شہد کے۔ مجھے خیال ہے کہ شاید یہ اثر اسمیں بالخاصیت ہو خواہ اسوجہ سے کہ بدن سے اُسکے زہر کو بذریعہ تحلیل کے دفع کرتی ہو
اور قیاس ظاہر تو مقتضی ہوسکتا ہے کہ تبرید سے علاج کرنا چاہیے اور تبرید ہی اولی ہو جبکہ **بنگ** اُسکے اعراض مثل اعراض کندش اور خربق
ابیض اور اسود کے ہیں اور وہی علاج بھی ہو جو خربق کا علاج ہے **دم چینی** سے اسہال عظیم عارض ہوتا ہے **علاج** یہ ہو کہ قے کرائیں
اور اسہال کے روکنے کی تدبیر کرتے وقت دودھ اور مکھن بار بار پلاتے رہیں اور اسہال کے روکنے میں رعایت بجائے سم ضرور ہے اور کبھی اسکی سمیت کے
ضرر اور اسہال دونون کو فقط تریاق کافی ہوجاتا ہے **کندش اور خربق سپید اور عرطنیثا اور عصارہ قثاء الحمار اور سوسن کی ایکقسم ردی**
اور غاریقون سیاہ کندش یعنی نکچھکنی سے تسلی بے اندازہ پیدا ہوتی ہے اور کبھی اسکی وجہ سے خناق بھی پیدا ہوتا ہے اور یہی حال عرطنیثا کا ہو
اور خربق سے بھی تسلی اور قے پیدا ہوتی ہو اور کبھی ایسا مادہ جمع ہوجاتا ہے کہ اُسکا دفع ہونا دشوار ہوتا ہے بلکہ اختناق اس مادہ کی وجہ سے
عارض ہوتا ہے اور کبھی اسہال بھی پیدا ہوجاتا ہے اور یہ سب اعراض آدمی پر غشی پیدا کرتے ہیں اور سقوط قوت اور عرق سرد اور تشنج
واقع ہوتا ہے اور خصوصاً خربق سپید اور غاریقون سیاہ اور یہ دونون تاثیر میں یکسان ہیں جالینوس کہتا ہے کہ نبض اُس شخص کی جسنے
خربق کھائی ہے ابتدائے امر میں عریض اور متفاوت اور ضعیف ہوتی ہو اور بطوء میں بھی زیادتی ہوتی ہو اسلیے کہ حرارت غریزی مادہ کے نیچے
گھٹتی ہوئی ہوتی ہے یعنی وہ مادہ کثیر وجود ملے مذکور سے متاثر ہوا ہے اور دفعۃً دوا کا اثر اس تک ہو چکا ہے اور تنہا طبیعت اسکے دفع پر
قادر باستقلال نہیں ہو۔ پھر جب قے خود بخود عارض ہوتی ہے اسوقت نبض میں اختلاف ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اُسکا نظام اور سلسلہ
یکسوئی کچھ باقی نہیں رہتا ہے اسلیے کہ اندرونی قوت مادہ کے نیچے دبی ہوئی ہو اور جب نبض میں انتظام اور استوائے حال شروع
ہوتا ہے اسوقت مریض کا حال اچھا ہونے لگتا ہے پھر اگر توجہ مریض کا بطرف صلاح حال کے نہ ہو بلکہ ہچکی آنی شروع ہوجائے اور

تشنج واقع ہو بعض میں ضعف اور اختلاط زائد پیدا ہوگا اور اگر خناق گلوگیر ہو تو نفادت غیر منتظم عارض ہوگا اور لطور بھی لاحق ہوگا اسلئے کہ حار
غریزی بجھا ہوا ہوگا اور کبھی بعض میں موجیت بوجہ رطوبت کے پیدا ہوگی خربق کتون کو بھی قتل کرتی ہے علاج واجب ہو کہ بہت جلد
خربق کے نکالنے کی تدبیر بذریعہ قے وغیرہ کے کریں خواہ اسکے جزو کو نیچے کی طرف اترنے کی تدبیر کریں۔ بذریعہ حقنہ قویہ کے مثل شحم حنظل
وغیرہ سے اسکے بعد اسکے خناق کا علاج ویسا کریں جو باب قطر میں کہا گیا ہے اور اگر خود بخود قے کم ہوئی ابتدا میں پھر قے کروائیں اور بہت سی
دوا نہ پلائیں بلکہ پہلے اسکا پیٹ آب نیم گرم سے بھر دیں بعد اسکے دولے سقی پلائیں اور پھر دوبارہ قے کرائیں اور اگر تشنج عارض ہو دودھ اور
روغن زرد پلائیں اور اسکے بدن کے جوڑ بند پر پالش قیروطی ملین کی کریں اور آب زن معتدل کی مداومت رکھیں اور جو علاج تشنج کا ہی
آگے علاج کریں خربق سیاہ کے کھانے سے اسہال شدید اور خناق عارض ہوتا ہے اور دو درہم جو شخص اسکا استعمال کرے تشنج پیدا کر کے ہلاک
ہوگی اور پہلے ہلاکت سے خفقان اور سوزش زبان اور زبان کو کاٹ کاٹ کر زخمی کرنا اور ڈکار بہت سی پے در پے اور نفخ عارض ہوتا ہے
اور بعد ازاں علیل مذکور پر تشنج کے آثار طاری ہو کر رعشہ پیدا ہوتا ہے پھر مرجاتا ہے علاج تدبیر قوت سمیت کی ادویہ معلومہ سے کریں
مثلاً افسنتین کو شراب کے ہمراہ پلائیں خواہ وزیرہ اور انیسون اور جند بیدستر اور سنبل ہموزن لیکر مجموعہ سے قریب دو درہم کے استعمال
کریں ہمراہ شراب اور مقام نفخ پر چھوہے گرم کر کے رکھیں خواہ اور طرح کی سینک جو درم اور نفخ کو ناشان کر دیتی ہے اسکے بعد پنیر تازہ اور
نز ہمراہ شہد اور روغن زرد تازہ کے کھلائیں اور روغن دار شوربا ہر قسم کا اور شراب شیرین جسمیں پانی کی آمیزش زیادہ ہو اگر اسکے استعمال سے
نوبت تشنج کی پہنچی ہو وہی تدبیر کریں جو خربق ابیض کے علاج میں مذکور ہو چکی اور جب بافراط اسہال عارض ہو آب سرد میں بٹھائیں
اور رب قابضہ اور ادویہ حابسہ کا استعمال کریں جر مدانق معرب گرم دانہ کا ہے اگر دو درہم اسمیں سے کھائی جائے خارش لازم
پیدا ہوتا ہے اور بصورت واقع ہوتی ہے علاج اسکا مثل علاج فربیون کے ہے دانہ ذکی ایک دانہ چھوٹا سا ہوتا ہے اگر زیادہ مقدار
اسکی کھائے جائے ہلک ہوتی ہے علاج اسکا یہ ہو کہ قے کرائیں اور کم سلاٹ ادویہ کا استعمال کریں اور دودھ اور چکنائی کی چیزیں بموجب بیان
بالا کے استعمال کریں کھلی رینڈی اور تل کی کہتے ہیں جس کھلی میں کسیقدر دہنیت باقی رہ جاوے اور خوب نچوڑ کر تیل اسکا نکال لیا ہو اسمیں سمیت
آجاتی ہے اور سم قاتل ہو جاتی ہے اور اسکا علاج مشترک علاجات سے کیا جاتا ہے جند بیدستر کہ جب کسی طعام میں ڈال کر دم پخت کریں
اسکے کھانے سے اعراض سرسام حار کے عارض ہوتے ہیں مع ذبحہ کے اور ایک ہی روز خواہ دو دن میں قتل کرتا ہے خصوصاً جو قسم سیاہ اور
بدبو خواہ اغبر ایسی ہے کہ سیاہی مائل ہو علاج یہ ہو کہ پہلے قے کرائیں آب شبت اور فوتنج اور سپستان سے شہد ملا کر اور شیرہ انگور
اسکے بعد حموضات مثل حماض اترج اور رب قابضہ اور ترشی جو خوا کہ سے طیار کیجائے اور سرکہ شراب تنہا اور مادہ گاؤ کا دہی عصارہ
تفاح اور شیرہ درخت نہایت مفید ہو عنصل بری کے استعمال سے بلکہ عمدہ قسم کی بکثرت استعمال سے بھی تقرح امعا اور ان رگوں کا تقرح جگر
کبد یعنی جگر کی جوامل اور ہیں کہلاتے ہیں پیدا ہوتا ہو اور اس سے پہلے مغص اور تقطیع عارض ہوتی ہے علاج جب یہ عوارض پیدا
ہوں جوش کیا ہوا دودھ بارہ بارہ آہن جو گرم کیے دودھ میں ڈالے ہوں ہمراہ زردی بیضہ کے جو سرکہ میں ابالی ہو اور سفوف بزر ہمراہ قلیا
وغیرہ کے خانق الذئب اور خانق النمر ان میں سے جو کوئی کسیقدر استعمال کرے حلق میں عفوصت اور لثاۃ اور مری میں بھی کھٹا
مزہ پیدا ہوتا ہے اور قصبہ ریہ تک یہی مزہ ہوتا ہے اور خشکی ہمراہ ورم کے پیدا ہوتی ہے اور اسکے منہ سے بخار دخانی اٹھتا ہے انجام کار میں
زبان اس کی بستہ ہو جاتی ہے اور صدغین میں اختلاج پیدا ہو کر اسکے بعد رعشہ اور تشنج اور تیرگی رنگ کی اور خناق پیدا ہوتا ہے اور اسکے

ساتھ قراقر شکم میں اور کثرت ریاح کی بھی ہوتی ہے اور خانق النمر کے استعمال کرنیوالے کو سدر اور ظلمت بصر پیدا ہوتی ہے جسوقت ارادہ اُٹھ کھڑے ہونیکا
کرے اور دونوں آنکھوں میں رطوبت بھی بھر جاتی ہے اور سینہ میں ثقل پیدا ہوتا ہے خانق النمر زمین ہرقلہ جو ملک روم میں واقع ہو پیدا ہوتی ہے اور بھی
چند مقامات میں اُگتی ہے مزہ میں تلخ اور کریہ الرائحہ ہوتی ہے علاج بہت جلد قے کرانی چاہیے انھیں چیزوں سے جو معلوم ہیں اسکے بعد حقنہ کریں اسکے
بعد مثل صعتر جبلی اور مغز ہیون اور سداب اور افسنتین اور فیخ ارمنی کے ہمراہ شراب اور کمافیطوس بھی شراب میں ملاکر خواہ روغن لبان بقدر ڈیڑھ
درہم کے شراب میں ملاکر اور شراب بہتر وہی ہے جسمیں لوہا خواہ چاندی یا سونا بجھایا ہو اور خبث الحدید خود بھی نہایت مفید چیز ہے اور انفحہ
یعنی پنیر مایہ خصوصاً انفحہ بارہ سنگھا کا اور ہرن اور بچہ گاؤ کا بھی عمدہ ہو اسکے بعد روغن شوربہ اور درخت کا پتہ بہایم کو قتل کرتا ہے اور لکڑی
اس درخت کی بھی کبھی ہلاک ہوتی ہے علاج اُسکا قریب ہو علاج کنیہ کے اور مشترک علاج سے علاج کرنا چاہیے قشر اُرز یعنی دھان
کی بھوسی بنابر قول اوائل اطبا کے جو شخص دھان کی بھوسی کا استعمال کرے فوراً اسکو درد فم معدہ میں اور ورم زبان میں اور درد بھی زبان میں
لاحق ہوتا ہے بعد ازاں درد بڑھتے بڑھتے مری اور اُسکے معدہ تک پہونچتا ہے اور امعا میں بھی درد پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن میں التہاب
عارض ہوتا ہو دھان کی بھوسی کو سموم کے اقسام میں قدما نے شمار کیا ہے علاج اُسکا بعینہ مثل علاج ذراریح کے ہے۔ اور جس نبات
سے اُسکا علاج کریں احب یہ ہو کہ اسمیں سفرجل کو پختہ کیا ہو نیز انجرہ تخم اوٹنگن کو کہتے ہیں اُسکے استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں
جو عنصل کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں ایضاً کبھی کھانسی بھی عارض ہوتی ہے علاج اُسکا عنصل کا علاج ہے لیکن اسکی کھانسی کا ملینات
اور یہ سے علاج کرنا چاہیے جیسے شربت بنفشہ ہمراہ آب جو کے خواہ اور دوا میں کھانسی کی جو ملین ہیں تربد کی قسم الوان سرخ اور سیاہ
کے استعمال سے وہی عوارض پیدا ہوتے ہیں جو خربق سود اور غاریقون سیاہ کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں اور علاج بھی وہی کرنا چاہیے
جو اُسکا علاج ہو اور خاص علاج تربد کا یہ ہو کہ روغن بادام جرعہ جرعہ پلایا جائے اور مشترک علاج وہی ہو جو سب کا لکھا گیا اور بعض اطبا
نے لکھا ہو کہ روغن گل کی مقدار کثیر سے قے کرائی جائے لودرنیون کی طبیعت کو ہم نے نہیں پہچانا اور علاج اسکا مشترک سمیات کا علاج کرنا
چاہیے اور مجھے گمان ہے کہ یہ ادویہ حادہ سے ہو اور شاید کہ حادہ نہ بھی ہو اطبا کہتے ہیں کہ اس دوا کے استعمال سے اختلاط عقل اور تمدد
یہاں تک عارض ہوتا ہو کہ ہونٹھ میں بھی اس قسم کا تمدد پیدا ہوتا ہے کہ ایک حالت مشابہ ہنسنے والے کے ہونٹھ کے ہو جاتی ہے اور اسیواسطے
زبان یونانی میں ضرب المثل ہو کہ اس شخص کی ہنسی ایسی ہو جیسے لودرنیون کھانے والے کی ہوتی ہو علاج اُسکا بھی مشترک ہو اور بعض کی
رائے یہ ہو کہ پہلے قے کرائیں اسکے بعد سے شہد پلائیں اور دودھ کا پینا اور تمام بدن میں تیل لگانا اور ادہان سخنہ کی مالش کرانی اور آبزن
حار کا استعمال اور دلک اور ادویہ دافعہ تشنج خبیث کا استعمال کرنا یہ سب علاج اسکے مفید ہیں طرنیون اس دوا کو بھی میں نہیں پہچانتا ہوں اور
اسیطرح اسکا علاج بھی میں نہیں جانتا ہوں۔ مگر مجھے قرینہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی ادویہ حادہ میں سے ہو اور یہ بھی احتمال ہو کہ حادہ
میں سے نہ ہو بعض اطبا کہتے ہیں کہ اس سے ظلمونی پیدا ہوتی ہے جو بخہ اور زبان میں اور جنون اور وسواس اور سقوط نبض بھی عارض ہوتے
ہیں لسوب از نجبہ اُن کے احوال قریب قریب اُنھیں احوال کے ہیں جو عنصل اور انجرہ میں مذکور ہوئے ہیں اور علاج بھی وہی ہو خصوصاً رب
فواکہ جیسے رب انگور اور ریباس اور تفاح وغیرہ اور کبھی اُسے متلی پیدا ہوتی ہے اور غشی اور کرب بھی عارض ہوتے ہیں اور یہ لسوب مثل جوز کے
یا خرمانی کی گٹھلی اور ناریل اور بادام کے ہیں نہار منہ خالص شراب کا پینا۔ اکثر نہار منہ شراب خالص کے پینے سے خناق اور درد چند
اقسام کے اور التہاب پیدا ہوتا ہو خصوصاً اگر بعد ریاضت و تعب کے اور اُس سے زیادہ ایذا اگر شراب غلیظ اور شیرین ہو لاحق ہوتی ہو علاج

ہے کہ بذریعہ فصد کے استفراغ کریں خصوصاً اگر فصد واجب ہو چکی ہو بنظر علامات وجوب فصد کے اور قے کرانی بہت عمدہ علاج ہے اگر
بآسانی ہو سکے بعد ازاں تبرید مزاج کی آب سرد اور فقاع بارد اور ماء الرائب ترش سے اور آب فواکہ اور اقراص کافور وغیرہ سے کریں
شہد مُرا یا خواہ جسمیں سمیت آ گئی ہو اور اکثر بلاد اور قلیشا کی طرف سے یہ شہد لاتے ہیں اسکی بو ایسی تیز ہوتی ہے کہ سونگھنے سے چھینکیں آنے
لگتی ہیں اس شہد کے کھانے سے بھی اعراض مہلک پیدا ہوتے ہیں جیسے حنظل کے کھانے سے پیدا ہوتے ہیں خواہ اُسکے کھانے سے
اور سونگھنے سے جلد اور جھٹ پٹ غشی طاری ہوتی ہے اور ٹھنڈا پسینہ برآمد ہوتا ہے شہد کی ایک اور بھی قسم ہے بہت بڑی اُسکا حال
اعراض اور علاج میں مثل شوکران کے ہے علاج سداب اور ماہی نمکین کا کھانا اور شراب جسکا نام ریحانی ہو پلانا چاہیے اور کھلائی جائیں
اور قے کرائی جائیں جبتک ممکن ہو دلق   سورنک اہلی کو کہتے ہیں جو اسے استعمال کرے اسکے شکم میں قراقر اور پیچ اور مروڑ اور درد ان
ست آنیکے اور بدن درد اسکے پیدا ہوگا علاج پہلے واجب ہے کہ پانی اور شہد ملا کر قے کرائیں اور حقنہ لین سے احتقان کریں اور اگر
افسنتین کو ہمراہ شراب کثیر اور سکنجبین کے پلائیں یہ بھی نافع ہے اور خاص ایسے شخص کی دوا یہ ہے کہ طبیخ جرجیر کا استعمال کریں ایضاً
سنبل و جند بیدستر اور فلفل بھی مفید ہے اور سرکہ اور آب گرم سے تکمید کریں **مجملاً بیان ادویہ سمیہ باردہ جو نباتات کی قسم میں ہیں۔**
جو شخص افیون کھلائے اُسکے بدن میں خدر اور برودت پیدا ہوتی ہے اور حکہ یعنی کھجلی پیدا ہوتی ہے اور بعد کھانے کے افیون کی بو اسی جگہ سے آتی
ہے اور دوار اور ہچکی اور ظلمت بصر اور تنگی حلق اور سانس میں کوتاہی اور اطراف میں تیرگی اور منہ میں زردی اور چہرے پر بھی زردی اور
سعوبت ایسی جو انھیں محسوس ہوتی ہے اور سبات یعنی غفلت اور زبان کی بستگی آنکھوں کا اندر کی طرف فرو رفتہ ہونا ان سب اعراض کے بعد
ناخن کہ جس سے گلو رفتہ ہو جائے اور پسینہ سرد نکلتا ہے ٹھنڈی سانس آتی ہے رہتا ہے خلاصہ یہ کہ اسکے مستعمل ہونے سے خون کا غلیظ ہو جانا
کہ پھر خون رواں نہیں رہتا ہے اور روح کی تبرید کر دیتا ہے اور آلات نفس میں تشنج پیدا کرتی ہے مقدار شربت جو مہلک ہے دو درہم کی
ہے اور دو دن کے اندر مہلک ہوتی ہے خصوصاً اگر شراب میں ڈال کر پلائیں اثر اسکا زیادہ ہوتا ہے ہاں اگر مقدار شراب کی اتنی زیادہ ہو کہ مقاومت
اسکی سمیت کی کرے اسوقت زیادہ اثر نہ ہوگا اور ابدان [illegible] میں بھی اسکی مضرت زیادہ ہوتی ہے اسلئے کہ مضادت اور مخالفت اس
زہر کی بدن گرم سے زیادہ ہے اور نفوذ بھی اسی بدن میں زیادہ ہوتا ہے چنانچہ مفصل ہم نے قانون عام میں بیان کر دیا ہے علاج وہی قوانین
مشترکہ جو اوپر مذکور ہو چکے اسکے علاج میں مستعمل ہوں گے تنقیہ بھی کیا جائے گا اور روغن ملا کر قے بھی کرائیں گے اور گرم پانی اور نمک اور بورہ
ارمنی وغیرہ سے قے کرائی جائے اسکے بعد سکنجبین پلائیں اور شہد بھی پلائیں اور قوی حقنہ سے امالہ کریں منجملہ ادویہ نافعہ کے سکنجبین اور افسنتین کا
استعمال ہے ایضاً افسنتین کو شراب میں ملا کر اور حلتیت اس زہر کا تریاق ہے اسیطرح دارچینی خاص کرکے اور ہمراہ سرکہ اور سکنجبین کے بھی اور
اسیطرح جند بیدستر تنہا اور فلفل اور جوز بھی مفید ہے کبھی ایسے سموم کو اسکا تریاق خصوصاً اس ترکیب سے دیتے ہیں حلتیت اور اہل اور
جند بیدستر اور فلفل ہموزن لیکر شہد میں ملا کر معجون طیار کریں مقدار شربت ایک بندقہ سے لیکر ایک جوزہ تک ہے اور اکثر اسکی سمیت سے نجات
اسیطرح حاصل ہوتی ہے کہ ایک مثقال حلتیت کبھی دو درہم شراب ریحانی میں ملا کر استعمال کریں اور شراب کہنہ بھی اسکے واسطے عجیب النفع
ہے خصوصاً اگر رقیق ریحانی کہنہ ہو جائے اور پانی کی آمیزش کی زیادہ متحمل ہو اور اسمیں کسیقدر دارچینی بھی شریک ہو کر پھر بھی تریاق
کبیر اور سجز نیا اور مثرو دیطوس کو شراب کے ہمراہ استعمال کرنے سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں ہے واجب ہے کہ اس سموم کا دماغ چھینک کے
ذریعہ سے ہلایا جائے اور نکچھنی کا ناس خواہ اور ادویہ عطسہ کا استعمال کیا جائے کہ علاج یہی اسباب سمیت کے دفع کرنے کیواسطے

نہایت عمدہ ہو اور اسہال سمومہ کے موجب ہوں وغیرہ سے اکھیڑے جائیں اور کسی وقت سونے نہ پائے اور بدن میں اسکے روغن ہائے گرم کی مالش کیجائے
جیسے روغن قسط اور روغن سوسن اور کھانے میں جند بیدستر اور مشک کو ہتیار کریں اور ابزن گرم میں بٹھائیں تاکہ تشنج سے امان حاصل ہو
اور شدت خارش کی نہونے پائے اور غذا میں شوربائے روغن دار اور مزعفر استخوان اور تمام سموم کے ہتیار کریں جوز ماثل کو ہندی میں
دھتورہ کہتے ہیں اسکے کھانے سے دوار اور سرخی دونوں آنکھوں میں اور غشاوہ یعنی آنکھوں میں پردہ سا پڑجاتا ہے اور سکر یعنی مستی اور سبات
یعنی ہچکی پیدا ہوتی ہے اور ایک مثقال وزن دھتورہ کا مہلک اور قاتل ہے کہ ایک ہی دن میں کبھی قتل کرتا ہے خصوصاً ہندی دھتورہ
کہ اسمیں سمیت زیادہ ہوتی ہے اور قتل سے پہلے سرد پسینہ ٹھنڈی سانس عارض ہوتی ہے اور ایک مثقال سے کم مثلاً نصف درہم اگر اس سے
بھی کم فقط سبات اور سکر پیدا کرتا ہے اور سوائے ضعیف اور ناتوان آدمیوں کے اقویا کو ہلاک نہیں کرتا ہے **علاج** اعظم علاج یہی ہے کہ [illegible]
نطرون اور پانی کے قے کرائیں تریاق دھتورہ کا روغن [illegible] ہے اور شراب بمقدار کثیر ہمراہ فلفل اور عاقرقرحا اور حب الغار اور دارچینی اور
جند بیدستر کے بھی اسکی سمیت سے نجات دیتی ہیں اور اطراف کو آب گرم میں رکھنا اور تمام بدن کو بذریعہ کپڑے اور روئی کے سینک کر
گرم کرنا اور تدہین روغن بان اور قسط سے کرنی اور تا امکان خوب دوڑایا جائے اور پوری ریاضت کرائی جائے اور بعد دوڑانے اور
ریاضت کے غذائے چرب اور شراب شیریں کا استعمال کرے اور جمیع علاج افیون کا استعمال کرے یبروج بیخ لفاح کو کہتے ہیں اور
یبروج بھی یہی ہے اسکے اعراض اور دھتورہ کے یکسان ہیں اور ایک حالت مثل اثر غش کے اور کھلی کزاز اور صمم یعنی کری پیدا ہوتی ہے۔ چھلکے اسکے
زیادہ سمیت رکھتے ہیں اور دانہ اسکے بھی قریب چھلکوں کے سمیت [illegible] ہیں اور بعض اسکا بھی کبھی بھی اثر پیدا کرتا ہے **علاج** اسکا دھتورہ اور
افیون کے علاج سے قریب ہے اور اچھا ہو افسنتین کو شراب میں ملاکر پلائیں۔ ایضاً فلفل جند بیدستر سداب خردل کو استعمال کریں اور سرکہ بھی
ایسے لوگوں کو نافع ہو اور جمیع مخدرین کو بروقت استعمال مخدرات کے نافع ہے اور چھینک پیدا کرنے کی تدبیر بھی بضرورت ہے [illegible]
سے جو دھتورہ کے باب میں لکھی گئی ہیں اور زفت اور روغن بجھی ہوئی بتی کا ناک میں پہونچائیں اور ان کے سروں پر سرکہ اور شراب اور روغن
گل لگائیں اور انکو مہلت نہ دیں کہ سو جائیں بلکہ اگر نیند آئے خواہ وہ گھ پیدا ہوا ہو انکو اٹھاکر بیدار اور متنبہ کیے جائیں اور چھینک لانے کی تدبیر اور
آنکھوں کی جڑوں کو چھپانے کے ذریعہ سے بیداری اُن پر طاری کرتے رہیں **درونیموں** یہ بھی دواء از قسم مخدرات کے ہے اور طبیعت بھنگ کی گرمی
ہے اور سکر پیدا کرتی ہے پہلے پہل اس سے متلی اور ہچکی اور مغص یعنی مروڑ پیدا ہوتا ہے اور ایک حالت مثل ایلاوس کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی نفث الدم
بھی عارض ہوتی ہے اور اسہال خونی بھی پیدا ہوتا ہے اور انجام کار میں غشی بھی پیدا ہوتی ہے اور سبات عارض ہو کر موت واقع ہوتی ہے اور سیاہ
چوتھے اور ساتویں دن کے لیکن موت سے پہلے دونوں ہاتھوں میں خدر یعنی سن پیدا ہوتا ہے علاج اسکا مشترک ہے یعنی اور مخدرات کا علاج
اسکا بھی علاج ہے **بنج** یعنی بھنگ جو شخص بھنگ کا استعمال کرے اسکے اعضا میں استرخا اور زبان میں ورم اور منہ سے کف نکلتا ہے آنکھیں دونوں
سرخ ہوجاتی ہیں اور دوار اور پردہ آنکھوں میں پڑجاتا ہے اور ضیق نفس پیدا ہوتا ہے کان بہرے ہوجاتے ہیں بدن میں کھجلی اور سوزش میں
اور سکر اور خلط عقل عارض ہوتا ہے۔ کبھی عجیب عجیب قسم کی آواز بھی لگاتے ہیں اور گاتے ہیں کبھی گدھے کی بولی بولتے ہیں کبھی گھوڑوں کی
طرح ہنہناتے ہیں کبھی کوے اور شترمرغ کی آواز لگاتے ہیں اور کبھی بکری چرانے والے کی آواز خواہ زاغ اور ناقہ کی سی آواز
لگاتے ہیں **علاج** بہت جلد پانی اور شہد اور شیر مادہ اور شیر بز اور شیر گوسپند بھی ہمراہ شہد کے پلائیں خواہ بدون شہد کے اور روغن زرد
اور حب صنوبر شراب میں جوش کرکے ہمراہ زیت کے پلائیں اور صنوبر کا استعمال کریں ایضاً طبیخ شراب شیریں بمقدار کثیر ایضاً عسل مشوی یعنی پیاز دشتی اور تخم ترب

اور خردل اور حرف اور تخم انجشکن اور جو دوا تیز اور حریف ہو اُسکا بھی استعمال کریں جس سے تقطیع کا فائدہ ہوتا ہو اور پیاز اور لہسن اور مولی اور اسکے بیج کا
بھی استعمال مفید ہے مجرب بھی مثرودیطوس اور تریاق کبیر اور سنجرنیا وغیرہ اور تریاق افیون یعنی جو تریاق مخصوص افیون خوردہ کے علاج میں مذکور
ہو چکا ہے اور اُن سے بہتر یہ ادویہ مذکورہ بالا نہیں ہیں اور قے کرانا علاج خاص اسکا ہے شوکران کے استعمال سے خناق اور برد اطراف اور تمدد
شدید اور جیسے سانس گھٹتی ہے اور غشاوہ بصر ایسا کہ مطلق دکھائی نہیں دیتا ہے اور تخیل بھی باطل ہوتی ہے اور برد اطراف پیدا ہوتا ہے اُسکے بعد
تشنج اور خناق پیدا ہو کر قتل کرتا ہے علاج پہلے حقنہ کا استعمال کریں اور قے کرائیں اسہال پیدا کریں انھیں قواعد پر جیسا بیان ہوتا
چلا آتا ہو شروع معالجہ حقنہ سے کریں اُسکے بعد شراب خالص تھوڑی تھوڑی گھنٹہ گھنٹہ بھر کے بعد پلائیں کہ یہ علاج نفع عظیم دیتا ہے
اسکے بعد شیر بادہ گاؤ اور افسنتین کا استعمال اور فلفل ہمراہ شراب کے بھی اور اسیطرح جند بیدستر اور سداب پلودینہ اور ہینگ اور ورق غار اور
حب الغار اور رب عنب بھی مفید ہے اور تریاق افیون جو ابھی مذکور ہو چکا ہے بھی بہت مفید ہے اور تخم انجشکن اور انجدان فرماسیہ سب چیزیں
شراب کے اور طبیخ پوستہائے توت اور روغن بلسان ہمراہ دودھ کے نافع ہے واجب ہے کہ اُسکے بطن اور معدہ پر ضماد آرد گندم اور شراب کا
لیپ کریں مکوئے مخدر اور زردی۔ ایک قسم خاص کی مکو ہے اسکے استعمال سے تیرگی رنگ کی اور خشکی زبان اور ہچکی اور خفی قے
جسمیں بہت سا خون بر آمد ہو اور نفث الدم اور اسہال بھی اور فالج عارض ہوتا ہے اور منہ کا مزہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے دودھ کا مزہ علاج
اُن کا وہی علاج عام ہے اور شیر بادہ خر بھی پلانا چاہیے ہمراہ شہد کے اور شیر گوسپند ایضاً حلتیت ہمراہ افیون کے اصداف یعنی سیپیاں جمیع
اقسام کی نافع ہیں اور سینہ مرغ پختہ کر کے کھلانا اور بادام تلخ کا استعمال بھی نافع ہے کشنیز تازہ جب کوئی شخص کشنیز تر زیادہ کھا جائے
اور قریب نصف رطل کے کھا جائے خواہ آب کشنیز تازہ دفعۃً پی جائے اور قریب چار اوقیہ کے نوبت پہونچے اسکے پینے سے سدر اور
دوار اور اختلاط عقل اور خلط صوت اور سبات اور ایک حالت مثل حالت سکر کے اور بدزبانی اور فحش بھی مثل مست کے پیدا ہوتی
ہے اور دھنیا کی بو بھی اُسکے منہ سے آتی ہے علاج واجب ہے کہ پہلے قے کرائیں خصوصاً روغن سوسن اور زیت سے خصوصاً روغن شبت
کہ اسمیں کسیقدر بورق ملا ہو اور زردی بیضہ نیمبرشت ہمراہ نمک اور فلفل کے اور شوربائے مرغ فربہ جسمیں نمک زیادہ پڑا ہو اور
مرچ سیاہ بھی پڑی ہو اور افسنتین اور دارچینی اور فلفل شراب میں ملا کر بھی اُنکو مفید ہے اور آب شور اور سکنجبین اس سے بڑھکر کوئی
علاج نہیں ہے بزرقطونا استعمال کرتے ہیں اسکی دو قسمیں ہیں چھوٹی اور بڑی بہت سا استعمال کھانے سے بھی سقوط قوت اور سقوط
نبض اور برودت سارے بدن میں عارض ہوتی ہے اور غم اور ضیق نفس اور تمدد اور خلق اور خلا مع ضعف کے اور غشی اسکے بعد پیدا
ہوتی ہے علاج اسکا مثل علاج کشنیز خوردہ کے ہے فطر اور کماۃ جو زہر دار ہے فطر بھی کماۃ کی ایک قسم ہے اور کماۃ کو ہندی کھمبی کہتے
ہیں یہ دونوں چیزیں بھی کئی ہیں نظر کی مضرت بنظر قسم اور جنس کے اس طرح پر ہے کہ بعض اقسام اُسکے قتال اور مہلک ہیں اور بعض اقسام
قتال نہیں اور بنظر کثرت مقدار کے بھی مضرت پیدا ہوتی ہے اور قسم ردی وہی ہے جو کسی ایسے مقام شور میں پیدا ہو جہاں کی
آب و ہوا اور خواص کی خوبی معلوم ہو بلکہ جب وہ پیدا ہو کسی بری اور خراب جگہ میں پیدا ہو جیسے حمام اور گندہ حشرات کے سوراخوں
کے قریب یا اُن اشجار کے پاس جن کی کیفیات ردی غالب ہوں سیاہ قسم خواہ وہ سیاہ ہو یا طاؤسی رنگ ہو یہ سب ردی ہیں اس کے
استعمال سے ذبحہ اور ضیق نفس اور نفخ شکم اور معدہ اور فواق اور مغص اور زردی رنگ کی خواہ زرد آب شکم اور صغر نبض اور قشعریرہ اور غشی اور
عرق بارد پیدا ہوتا ہے اسکے بعد ہلاکت عارض ہوتی ہے علاج ادویہ معلومہ سے قے کرائی جائے خصوصاً عصارہ ترب ہمراہ

بورق کے اُسکے بعد خاکستر شاخ انگور ساتھ سکنجبین کے استعمال کریں اور کندری ایضاً مرو داس زہر کا تریاق ہے خصوصاً برگ کندری بری کا یعنی جنگلی مرو کی پتی اور مری بھی اسکی تریاق ہے ایضاً واجب ہے کہ بعد تنقیہ کے مری نبطی تھوڑی سی پلائی جائے اور بورق اور مقل بھی اسکا تریاق ہے اور پنجال گوبر بھی اگر سکنجبین ملاکر پلائی جائے اور بورق ملاکر اور نمک ہندی اور عصیر قرتیخ ہمراہ سکنجبین اور بورق کے اور معجون ہائے گرم جیسے معجون فلافلی اور معجون کمونی اور شراب کہنہ جو قوی ہو اور زراوند اور پنج جاوشیر اور وردی شراب اور خردل اور حرف ایضاً افسنتین اور صعتر جبلی اور دونوں کا طبیخ اور طبیخ انجیر بھی مفید ہے واجب ہے کہ تکمید زیر شراسیف کے اسی طبیخ سے ہمیشہ کرتے رہیں سام ارمینیہ ارمنیہ ایک شہر ہے اقلیم روم میں وہاں کے تیر زہر میں بجھے ہوئے ہوتے ہیں اُسکے تیر کے زخمی کا بھی علاج مناسب ہے کہ اُس جگہ کھا جائے حکیم نے کہا ہے کہ فوراً شوروہ پلانا چاہیئے پس یہی اُسکا علاج ہے بعض اطبا نے لکھا ہے کہ حنظل بولا پوست اور اوجھ سے پاک و صاف کرکے نمک سود کریں اور بریان کرکے ہمراہ دو مثقال شراب کے استعمال کریں۔ مجھے ایک تجربہ کار سے معلوم ہوا ہے کہ آدمی کا براز بھی اس زہر کا تریاق ہے

مقالہ دوسرا سموم حیوانی کے بیان میں حیوانات زہردار کی چند قسمیں ہیں کسی کا گوشت زہردار ہے اور تمام بدن اُسکا کھانا ہی کیوں نہ ہو اور کسی حیوان کا کوئی عضو خاص سم ہے اور کسی حیوان کے بدن کی ایک رطوبت خاص میں سمیت ہوتی ہے پھر ان تینوں کی دو دو قسمیں ہیں کوئی بنظر اپنے جوہر کے سمیت رکھتا ہے جیسے مرے سڑے ہوئے گدھے کے مینڈک کا گوشت اور کسی کی بوجہ عارضے کے ہوتی ہے جیسے سمک بارد اور شولے مسموم یعنی کباب برتن خراب ہوا یا ڈھانپ کر رکھا ہو کہ اُس میں سڑاند آجائے اور دودھ جو معدے میں بستہ ہو جائے **جن حیوانات کے تمام اعضا سم قاتل ہیں** اور یہ اثر ان کا جوہری ہے اور عارضی نہیں ہے اُن کی مثال جیسے چھپکلی اور ذراریح اور مینڈک دراز بحری اور خردان کہ ایک جانور بہ رنگ گرگٹ کے رنگین ہوتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ شاید سوسمار کے ہو اور دوسری قسم جسکی سمیت عارضی ہوتی ہے جیسے سمک بارد اور شولے مسموم **ذراریح کا بیان** تیز اور خال ہوتے ہیں اُن کے استعمال سے منفس اور اوجھ میں درد خلاصہ یہ ہے کہ درد و نم معدہ سے پیٹ تک پھیلا ہوا ہوتا ہے اور دونوں گردے اور شراسیف کے قریب بھی درد ہوتا ہے اور مثانہ میں تقرح ایسا ہوتا ہے کہ درد اور الم اور قضیب میں ورم پیدا کرتا ہے اور پیڑو اور اس کے گرد کے مقامات بھی سوج جاتے ہیں اور ان ورم میں التہاب شدید ہوتا ہے پیشاب کا خطرہ معلوم ہوتا ہے اُسوقت اُٹھ کھڑا ہوتا ہے اور جب پیشاب کرسکتا ارادہ کرتا ہے تو قادر اور ارادہ بول پر نہیں ہوتا اور یا تو خون کا پیشاب کرتا ہے اور گوشت کے ٹکڑے چھوٹے چھوٹے پیشاب کی طرف سے گرتے ہیں اور گرتے وقت پارہ ہائے گوشت خواہ خون کے پیشاب کرنے وقت درد شدید پیدا ہوتا ہے کبھی باوجود اس غذا کے اسہال بھی اور غشی اور اختلاط عقل بھی عارض ہوتا ہے اور کھڑے ہونے کے بعد گر پڑتا ہے اور غشی پیدا ہونے کے بعد مر جاتا ہے اکثر ابتدا اس جانور کے زہر کی مثانہ میں ہوتی ہے اور منہ میں ایسے شخص کے قطران اور زفت کا مزہ پیدا ہوتا ہے اور یہ باوجود سمیت ایسے حیوانات کی اُسی زمانہ میں ہوتی ہے جب طلوع شعریٰ عبور کا قریب ہو یعنی بھادون کا مہینہ شروع ہو اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسکے بعد اور خریف میں بھی سمیت زیادہ ہوتی ہے **علاج** پہلے قے کرانی چاہیئے اور حقنہ کا استعمال متواتر کو سابق اور ادویہ قی اور نیز حقنہ کی ادویہ میں نطرون کا داخل کرنا ضرور ہے اور جوشاندہ انجیر کا بھی شریک ہونا لازم ہے اور قے کرانے میں خیال تدارک ضرور کرنا چاہیئے اگر مناسب ہو بنظر محافظت مثانہ کے فصد بھی کھلوا دینی چاہیئے بعد ازاں مکرر قے کر دودھ ملاکر لعاب اسبغول اور آب خرفہ اور مکھن بمقدار کثیر کھلائیں اور استعمال حقنہ کا اسی وقت آب جو اور خطمی اور سپیدہ بیضہ مرغ اور لعاب تخم کتان سے کرائیں خواہ آب جو اور چاول کی پیچ اور جوشاندہ حلبہ اور جوشاندہ خندروس پینے جو کا استعمال کریں اور شوربے چرب نان روغن بادام اور حب الرغانی العصفری بیضہ نیم برشت اور روغن زرد اور شہد اور جلاب اور روغن ابلم

اور مخنیش بقدر عادہ ہو۔ ماءالعسل اور حب صنوبر کبار و صغار اور مقئی ہمراہ چربی مرغابی کے اور شراب العسل جو حبوب مدرہ ڈال کر جوش دیجائے جیسے تخم خربزہ
تخم خیار بھی مفید ہو اور طبیخ انجیر ہمراہ شربت بنفشہ کے بعض اطبا کہتے ہیں کہ دہن عقرب جبلی اسکا تریاق ہے اور روغن سوسن بھی اور اسیطرح طین نیشاپوری
اور مسہل ایسی دوائی سے اسہال پیدا کرنا بھی ایسے آدمیوں کو نافع ہوتا ہے۔ اور نائزہ پر روغن گل ٹپکانا اور جب ہو مگر پچکاری کے ذریعہ سے جائز
نہیں بلکہ کسی نے باریک اور نرم کے ذریعہ سے ٹپکانا چاہیئے۔ اور آب ترب کا نیم گرم استعمال کرین ارنب بحری جو شخص اسکا استعمال کرے اُسے
ضیق النفس اور دشواری سانس آتی ہے اور سرخی چشم اور سوکھی کھانسی اور نفث دم عسر البول اور بول الدم خواہ بول برنگ بنفشہ اور درد معدہ
اور دستے بافراط سرخ رنگ ناخنون کی سے اور یرقان اور کرب اور درد ایسا جس سے بیچینی زیادہ ہو اور اینٹھا جائے یہ سب اعراض پیدا ہوتے
ہیں اور جب اسقدر درد ہون کی ہو کہ اینٹھنا موقوف ہو جائے وہی وقت اسکی صحت اور نجات کا ہے اور سڑی مچھلی کا مزا اپنے منہ میں پاتا
ہے اور ڈکار مین بھی ایسی ہی بو آتی ہے اور نمکین پسینے ہوتے اکثر جو شخص مرنے سے بچ جاتا ہے مرض سل مین مبتلا ہوتا ہے علاج
شیر گوسپند کا پلانا بہت نافع ہے اور شرابِ خربھی اسی طرح اور شیر زنان جو پستان سے پلایا جائے اور شاخہائے تر و تازہ خبازی
اور خطمی کے اوپر کا پوست اتار کر اور شوربا سرطان نہری کا خاص کر کے کہ اسکے کھانے پر قدرت اسکو ہوتی ہو اور سواے ماہیات اور چیزون
کو نہیں کھا سکتا ہے اور منفذ بریان جو تازہ ہو خواہ اسکا خون اور خود دن بحری اسے ناگوار معلوم نہیں دیتی ہے اسمین کیسقدر کھاتا ہے۔
اور یہ قریب سے نو تیغ نہری جو گرم اور تازہ ہو اور خون مرغابی گرم اور تازہ اور بول انسان بہت دنون کا رکھا ہوا اور بیخ بخور مریم
ہم وزن آٹھ ابولوس ہمراہ شراب کے یا نطرون کے بمقدار مذکور پلائی جائے خواہ بطور طلا کے استعمال کیجائے اور تھوڑی سی چیز تو شراب مین
ملا کر جب دستور ہیجان اعراض کا آجائے اور کسیقدر سکون ہیجان مین پیدا ہو اُسوقت خربق سیاہ اور سقمونیا اور غاریقون اور
حب السوس اور کتیرا ان سب ہموزن لیکر گولی بنائیں مقدار شربت ایکدرم سیم خواہ اس سے کسیقدر زیادہ ہمراہ جلاب کے استعمال کرین
علامت صحت کی یہ ہے کہ مچھلی کے دیکھنے سے اُچھل نہ پڑے بلکہ اسمین سے کسیقدر کھائے اور اگر مرض سل مین مبتلا ہو اسکا علاج
خاص کرنا چاہیئے۔ **چھپکلی اور گرگٹ کا بیان** چھپکلی کا گوشت زہر قاتل ہے کبھی شراب مین چھپکلی گر کر مرجاتی ہے اور پاش پاش
ہوجاتی ہے وہ شراب بھی زہر ہوجاتی ہے اور جو اس شراب کو پیتا ہے اسکو وجع الفواد بہت شدت کیساتھ عارض ہوتا ہے گرگٹ
بھی اسیطرح قاتل اور زہر ہے اور اسکا بیضہ بھی یہ کیفیت رکھتا ہے حتی کہ بعض لوگون کا یہ گمان ہے کہ ایک گھنٹے مین قتل کرتا ہے اور ہم
قریب ہے کہ اسکا ذکر جداگانہ کرینگے بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ جانور جسوقت پکایا جائے اور اسکا طبیخ آب حمام مین چھڑکین جو شخص
اُس پانی مین غسل کرے بدن اسکا سبز ہوجائے گا اور مدت تک سبزی باقی رہیگی بعد ازان رفتہ رفتہ اپنی حالت اصلی پر عود کریگا
مگر اس قول کی تحقیق مجھے نہیں ہے **علاج** وہی علاج مشترک ہے اور جس طرح ذراریح کا علاج اوپر مذکور ہوا اسیطرح اسکا علاج
بھی کرنا چاہیئے **حرذون** ایک قسم اس جانور کی سالا مندرا بھی ہے اور اسمین ایک تشابہ بنظر طبیعت کے ہے اور جو اسکے مشابہ ہے وہ قتال ہے
جو شخص اسکا گوشت کھائے اُسکی زبان مین ورم اور کھجلی اور درد سر اور سوزش اور غشاوہ چشم عارض ہوتا ہے **علاج** یہ ہے کہ کندر اور خرنوب
نبطی اور شکر ہمراہ روغن گاؤ کے استعمال کرین جب شیر تازہ پلائین اور روغن سے قے کرین اور حمام کرائین **سالا مندرا کے
کھانے سے کیا ہوتا ہے** چونکہ یہ جانور از قسم جانوران گزندہ کے ہے اسکا ذکر ہم اُسی مقام مین کرینگے جہان کاٹنے کا بیان ہوگا اس سے بھی
اوجاع شدیدہ معدہ میں اور ورم شکل استسقاء کے شکم مین اور کزاز اور احتباس البول عارض ہوتا ہے اور ایک اور شخص نے کہا ہے کہ اسکا نام الطیوس البحری ہے

وغیرہ ہے کہ اسکے استعمال سے ورم زبان اور بطلان عقل اور استرخا بیکار رہنا اور سیاہ ہونا مواضع بدن کا اور سڑ جانا چند اجزائے بدنی کا لاحق ہوتا ہے
اور اکثر اعضا سڑ کر گر پڑتے ہیں اگر علاج کسی شخص کا کریں اور اچھا بھی ہو جائے تب بھی اعضا کا سقوط باقی رہیگا علاج نشتر کسے اور نیز علاج انکا
سے کرنا چاہیے اور تریاقات کبیرہ جیسے مثرودیطوس وغیرہ اور اطیوس اثر می وغیرہ کا علاج ہمنے ذکر کیا ہے کہ اسکا علاج مثل علاج ذراریح
کے ہو اور خاص اسکا علاج یہ ہے کہ ریتانج اور علک البطم ایک ان میں سے خواہ دونوں کو ہمراہ سیب کے استعمال کریں اور آب طبیخ کما فیطوس جسے کلروندہ
کہتے ہیں اس میں حب صنوبر صغار اور ورق سرو اور تخم اوشنان جوش دیکر زیت کے ساتھ پلائیں اسیطرح دریائی کچھوے کے انڈے اور مینڈک فروج
کے ساتھ پختہ کیا ہوا بھی نافع ہو گندھون کے سبز مینڈک اور دریا کے سُرخ مینڈک جو شخص انکا استعمال کرے اسکا رنگ تیرہ مائل بزردی
ہو جاتا ہے اور بدن پر ورم بطور ترہل کے پیدا ہوتا ہے یعنی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام بدن خون آلودہ ہو کر سوج گیا ہے اور حلق میں اور منھ میں سوزش
پیدا ہوتی ہے اور سانس بدشواری آمد ورفت کرتی ہے آنکھ میں ظلمت اور تاریکی سر میں چکر اور دوار منھ میں بدبو پیدا ہوتی ہے اور کبھی تشنج میں گرفتار
ہوتے ہیں اور کبھی استرخا اعضا میں ان کے پیدا ہوتا ہے اور کبھی اسہال بذرسنطاریا اور قئی آوردتے اور اختلاط عقل اور غشی عارض ہوتی ہے اور کبھی منی
اور فضول اور نسم کے بلا ارادہ نکلتے ہیں اور اگر کوئی شخص ہلاک ہونے سے بچ بھی جاتا ہے دانت اسکے ضرور گر جاتے ہیں علاج زیت اور گرم پانی
سے قے کرائیں یا شراب المقدار سے قے کرائیں اور ریاضت کرائیں اور حمام میں لیجا کر عرق اور پسینہ نکالیں اور آب زن گرم کریں اور ادہان گرم کی
تمریخ اور مالش کریں اور دوائے کرم بھی نافع ہوتی ہے اور دوالمسک بھی نافع ہوتی ہے اور جو دوا استسقا کو مفید ہوتی ہے انھیں بھی نافع ہے اور شراب
کثیر المقدار ہمراہ تین درہم بیخ نے خواہ بانس کی جڑ کے بھی اور اسیطرح سعد اور قصب الذریرہ شراب میں حل کرکے بھی مفید ہے زرد مینڈک
کے کھانے سے اشتہائے طعام جاتی رہتی ہے اور ذکاوت حس پیدا ہوتی ہے اور فساد لون اور قئی آوردتے اور وجع الفواد ورم شکم اور دونوں ساقون کا پیدا
ہوتا ہے علاج اسکا مثل اور تمام علاج نطر کا کریں قسم دوسری جن کی سمیت عارضی ہوتی ہے اور بنظر جوہر اور جسم کے انمیں سمیت نہیں ہوتی ہے
پہلی مچھلی سڑی خصوصاً اگر یہ مچھلی کسی ایسی جگہ رکھی جائے جہاں تری اور نمی ہو کہ اس میں وہی اعراض خبیثہ پیدا ہوتے ہیں جو نطر میں پیدا ہوتے ہیں اور
کبھی ایک دن خواہ دو دن تک کچھ اثر سمیت کا ظاہر نہیں ہوتا علاج اسکا مثل اور تمام علاج نطر کا جو کچھ ہو وہی کرنا چاہیے دوسرے کباب بسا [illegible]
اور گوشت بگڑا ہوا۔ واجب ہے کہ جب گوشت پکایا جائے اُسے بند کرکے اور ڈھانپ کے نہ رکھیں بلکہ اُسی وقت کھلا رہنے دیں کہ
اُسکے بخارات نکل جائیں اور ہوا پہونچتی رہے اسلیئے کہ اگر بند کرکے رکھیں گے زہر ہو جائے گا اور علامات ہیضہ کے عارض ہوں گے کرب اور ردانی
شکم وغیرہ اور کبھی اسکا کھانیوالا دو دن خواہ ایک دن فاقد العقل ہو جاتا ہے اور کبھی اُسے سبات عارض ہوتا ہے اور بعد ازاں ہلاک ہو جاتا ہے علاج
قے کرائیں اور سیب اور شوربا اور شراب ریحانی پلائیں ہمراہ عصارہ سفرجل کے اور عصارہ سیب کے اور گل مختوم بھی مفید ہے اور بعد قے کے اسکا استعمال عمدہ ہے
اور ہیضہ جو اسکے کھانے سے عارض ہو اُسکا علاج خاص ہیضہ کے علاج سے کرنا چاہیے جنس دوسری سموم حیوانیہ کی
جن کے بعض اعضا میں سمیت ہے تمام جسم کی نہیں ہے ازانجملہ مرارات اور تمحہ ہائے حیوانات ہیں اور کنارہ یعنی لوگ بارہ سنگھے کی دم کی مرارہ افعی
یہ ایسا زہر ہے کہ اگر بطریق سعوط اسکا استعمال ہو اور سیطرح کے استعمال سے یہ مہلک ہوتا ہے اسیطرح استعمال کیا جائے متواتر غشی پیدا ہوگی اور
دو ساعت کم نفع کرے گی علاج اگر سود مند ہونے کی امید ہو پہلے قے کرائیں روغن زرد ملاکر اور مکرر قے کرانے رہیں بہت جلد بعد قے کرانے کے
تریاق اور مثرودیطوس کا استعمال کریں اور فاد زہر دوائے جلیل انسان ہے اسکے واسطے اور مچھلی بھی اسکی دوا ہے اور اگر غشی پے درپے آنے
لگے قطرہ قطرہ شراب اسکے حلق میں ٹپکائیں اور مارالحم جو زہائے مرغ کا تھوڑی سی مشک خواہ دوا المسک ملاکر ٹپکائیں مرارت نمر یعنی

جینہ کا بتا جو شخص اُسے کھائے مرہ سبز اُس کی قے مین برآمد ہوتا ہے خاص مرو زردگی سے ہوتی ہے اور ابلیوہ کی بُو اُس کی ناک مین آتی ہے اور اُسی ابلیوہ کا
مزہ اُسکے منھ مین ہوتا ہو اور آنکھ مین زردی یرقان کی پیدا ہوتی ہو اور ان اعراض کے بعد مرجاتا ہے بچنے کی امید نہین رہتی پھر اگر تین گھنٹے ٹھہرجائے
اور نہ مرے تو امید حیات کی ہوگی **علاج** قے کرائین جسطرح معلوم ہو اور تریاق جو خاص اسکا ہو وہ بھی استعمال کرین وہ تریاق یہ ہو گل مختوم حب الغار
ہر واحد ایک جزو بنیر مایہ آہو چار جزو تخم سداب و مرکی ہر واحد نصف جزو سب کو شہد مین ملاکر معجون بنائین مقدار شربت بقدر ایک جزو کے
اور باین ہمہ قے بھی کرائین اور آب نان مین اُسکے رکھین اور خوشبو پھول داخل کرین **دریائی کتہ کا تلخہ** بعض اطبا نے کہا ہو جو شخص تلخہ کلب
آبی کا استعمال کرے بقدر دانہ مسور کے سات دن کے اندر مرجائے گا **علاج** روغن گاو ہمراہ خطمیا بار دیکے اور دواعینی کے استعمال کرین
اور بنیر مایہ ارنب بھی اور ترنج روغن خوشبو سے اور لطیف تدبیر کرنی چاہیے فقط **بارہ سنگھا کی دم کا کنارا** جو شخص اسکو استعمال کرے ذرب شدید
اُسے اسہال و غشی عارض ہوتی ہے اور یہ سم قاتل ہو **علاج** پہلے قے کرانی چاہیے جیسا مذکور ہوا اور بہتر یہ ہو کہ روغن زرد ملاکر قے کرائین اور
روغن زرد مین کندر اور پھٹکری ملی ہو اسکے بعد بندق و لپتہ اور ماہیز ہرج ملاکر خواہ معجون ماہیز ہرج کھلائین ہر روز بقدر ایک بندقہ کبیرہ کے اور
اسکا استعمال ایک روز مین چار مرتبہ کرنا چاہیے **جنس تیسری از قسم حیوانات کے** یعنی رطوبت کسی حیوان کے بدن کی جو سمی ہوتی ہو **خون زرگاو**
کا تازہ جو شخص خون تازہ بیل کا پی جائے اُس کو درد لوزتین اور سرخی زبان اور ٹکڑے خون کے جمے ہوئے دانت اور مسوڑھے پر اور متلی شدید
اور کرب و اضطراب عارض ہوتا ہو اور کبھی انتون مین سُرابن پیدا ہوتی ہے بعد اُسکے خناق اور کزاز پیدا ہوتا ہے **علاج** بہت جلد حقنہ
کرنے کی طرف متوجہ ہون اور اسہال کی تدبیر کرین اور قے کرانے مین ایسے شخص کے خطرہ ہے کہ بعض اوقات ایسی شے برآمد ہوتی ہو جسکے دفع
کرنے کی طاقت نہین ہو اسوجہ سے خناق مین گرفتار ہو کر مرجاتا ہے اور جو دوا جمود خون مین نافع ہے جیسے انجیر خام اور ایسا زم کرا ہمین دودھ بھرا ہوا
اور تخم کرنب اور بیج انجدان اور حلتیت اور بورہ اور خاکستر چوب انجیر سرکہ ملاکر اور مرچ سیاہ سرکہ مین ڈالکر اور عصارہ برگ توت سر گل سرکہ مین
اور بنیر مایہ بھی ساتھ سرکہ کے جب دوا ان کے استعمال سے خون مین تقطیع پیدا ہو جائے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر امعا اور بطون مین پھیل جائے
مسہلات کا استعمال سوقت کرائین اور شکم پر ضماد آردجو کا آب فراسیون یعنی ماء العسل خالص کے ساتھ کرین **دواب کا پسینا** اسکے پینے سے چہرہ
زرد ہوجاتا ہے اور ورم بھی پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن سے بدبو پسینا جاری ہوتا اور دونون بغلون سے بھی پسینا بدبو نکلتا ہے **علاج** آب گرم
سے قے کرائین اور طلا یعنی آب انگور جسکا دو ثلث جلاکر ایک حصہ باقی رکھا ہو ہمراہ روغن گل اور نصف درہم زراوند کے اور نصف درہم نمک اندرانی کے
استعمال کرین اور تریاق گل مختوم بھی نافع ہے **گرگٹ کا انڈا** بعض اطبا نے گمان کیا ہو کہ جو شخص سے پی جائے فوراً ہلاک ہوگا اور اگر تھوڑی دیر اسکے
تدارک مین غفلت کرین پھر کوئی علاج کارگر نہ ہوگا **علاج** بارک بٹ طلا مین گھول کر پلائین اور قے کرائین اور اچھی طرح سے قے کرائین تاکہ ساری
آلایش نکل جائے اور تمام شخص کے بدن مین ترنج روغن گاو کی کرین اور سرکہ کی تمید نمک کا اور انجیر خشک کی خورش ہمراہ مکھن اور خطمیا کے کرائین بلکہ دا
ہوا اور دوا اسکو کہتے ہین جسمین کسیقدر زرنیخی آجائے اور زرشی کیساتھ کسیقدر عفونت بھی آجائے اسکے استعمال سے دوار اور متلی اور مروڑا ام معدہ مین پیدا
ہوتا ہے اور کبھی ہیضہ قاتل بھی اس سے پیدا ہوتا ہے **علاج** قے کرائین ماء العسل ملاکر اسکے بعد شراب خالص ہمراہ معجون فلافلی کے اور تکمید
معدہ کی روغن ناردین سے کرین **خون بستہ** جب شکم مین خون منجمد ہوجائے ضرور سمیت پیدا کرے گا اور اسکی سمیت اس قسم کی ہوگی جو مزاج خون
کا ہے پھر اگر استفادہ سمیت کا کسی امر خارجی سے نہین کیا ہے بلکہ اندرونی اعضا مین جہان منجمد ہوا ہو اور جس عضو مین بستہ ہوا ہو اُسکے خواص
اور اعراض دگرگون ہون مثلاً اگر سینہ مین بستہ ہو گا رنگ جلد کا جاتا رہیگا اور نبض صغیر ہو جائیگی اور ضعیف ہو کر پہلے مردی بطرف تواتر کے

ہوگی اور استرخا عارض کو لاحق ہوگا اور غشی کی نوبت پہونچے اور اگر خون معدہ مین بستہ ہوگا تمام بدن سرد ہو جائے گا اور خناق اور ضعف نبض اور
غشی پے درپے عارض ہوگی اور اگر مثانہ مین بستہ ہوگا اور اسیطرح اگر رحم مین بستہ ہوگا اُسکے اعراض بھی انھین اعراض مذکورہ کے قریب قریب
ہین اور دوا عامہ **جمود خون کے** سب اقسام مین یکسان مفید ہین اقراص سپید اور اقراص احمر بھی ایسا ہی مفید ہے اور مقل اور حاشا اور پنیر ما
حیوانات مذکورہ بوزن مین الوجات خصوصاً پنیر مایہ خرگوش کا اور انجیر کا دودھ اور تیز سرکا اور حلتیت اور آب خاکستر چوب انجیر سوختہ حل کر دیا جائے
یہ ترکیب مذکورہ بالا از انجملہ یہ دوا بھی عجیب النفع ہے کہ دودھ گوسفند کا بقول ابا جریح مین تمام خون بستہ کو گھلا دیتا ہے یا انجدان اور کبریت بوزن
لیکر سرکہ مین ملاکر پلائین اور یہ دوائے جلیل ہو اور عجیب النفع ہے **معدہ اور مثانہ کے خون بستہ کا علاج** اسیقدر بیان اسکا کتاب موم
امراض جزئیہ مین ہو چکا ہے اور دونون باب معدہ اور مثانہ کے امراض کو مقابلہ کرکے پھر دوبارہ بیان کچھ زیادہ اُمور بیان کرنے مین پہلے اس
مریض کو تا امکان قے کرانی لازم ہے اور عصارہ کرنس اور شہد کے ذریعہ سے قے کرائی جائے اور تریاق طین مختوم بھی اسے مفید ہوتا ہے اور
قرطم سائیدہ جو آب گرم مین گھلائی گئی ہو بھی زیادہ نافع ہے اور یہ دوا بھی نافع ہے طین مختوم آٹھ درہم پنیر مایہ خرگوش چھ درہم پنیر مایہ آہوان
تیس درہم حلتیانا چار درہم زراوند مدحرج چار درہم تخم سداب بری چار درہم حلتیت چار درہم شہد مین طیار کرین مقدار شربت بقدر ...
کے آب گرم اور سکنجبین کے ہمراہ استعمال کرین ایضاً خاکستر چوب انجیر دو درہم ہمراہ مغز ساق ارنب کے جو مقدار ایک مثقال کے ہو اور سے مجھے
گمان ہے کہ پنیر مایہ ارنب سرکہ شراب مین بھگو کر پلائین اور تخم اندرائن ہمراہ پنیر مایہ جدی کے خواہ ایک مثقال سرگین سگ کا استعمال کرین مین اسلئے
اُس خون بستہ کے جو مثانہ مین منعقد ہوتا ہے تجویز کرتا ہون کہ عصارہ برگ زرین درخت کا استعمال کیا جائے کہ اسمین ایک خاصیت خاص ہے اور
عجیب النفع ہے اس بارہ مین اور ہمیشہ استعمال سکنجبین اور تریاق اور مزورات ملطفہ اور مدرات قویہ اور برگ برنجاسف اور حلتیت اور عصارہ کرنس اور تخم ترب
کہ یہ سب سکنجبین مین اور سرکہ مین محلول کر دیا کرین اسلئے کہ دوائے جید ہو خون بستہ کے علاج مین اسیطرح ایک مثقال قردمانا آب گرم کے ساتھ خواہ نصف
مثقال حلتیت خواہ ایک مقدار شربت غاریقون سے اور سیساليوس خواہ کسیقدر پنیر مایہ خواہ ایک درہم حب ملبان یا دو درہم اظفار الطیب یا دو درہم
عود فاوانیا کا استعمال کرین اور ادویہ مفتت حصات یعنی جنسے پتھری ٹوٹ کر ریزہ ہو جاتی ہے اُسکا استعمال بھی مضر ہے خواہ مشروبات مین خواہ
حقنہ مین خواہ طلاء کے طور سے اور مثانہ نورہ وغیرہ مین بقدر ایک لوزہ یعنی پانچ درہم یا دو دانگ یا تین مثقال خواہ نیم درہم کے نمک پسا ہوا پانی مین
خواہ خاکستر چوب انگور کے پانی مین ہمرکر استعمال پچکاری کا کرین اگر یہ تدبیرات کارگر نہ ہون چاک کرکے خون بستہ کو مثل پتھری کے نکال لین **دودھ کا بستہ**
ہونا معدہ مین کبھی معدہ مین کسی سبب سے دودھ بستہ ہو جاتا ہے خواہ بوجہ استعداد کے جو دودھ مین ہوتی ہے یا انفحہ ہمراہ دودھ کے پی جانے کی وجہ
سے اور بعد دودھ کے منجمد ہو جانے کے پسینا سرد اور غشی اور حمی اور لرزہ عارض ہوتا ہے اور اگر یہ انجماد بوجہ انفحہ کے عارض ہوا ہو نہایت ردی ہو
اور بہت جلد خناق پیدا کرتا ہے معدہ مین دودھ کا بستہ ہونا ایسا ہی ہے جیسے خون کا معدہ مین بستہ ہونا اور اس سے بھی اعراض ردی پیدا ہوتے
ہین جیسے خون کے بستہ ہونے سے پیدا ہوتے ہین اور یہ بھی از قسم سموم کے ہے کہ سرد تمام بدن کا اور ضعف نبض اور خناق جس سے ضیق النفس اور غشی پیدا
ہو عارض ہوتا ہے اور کبھی اس شخص کا پیٹ پھول جاتا ہے جسکے معدہ مین دودھ بستہ ہو جائے **علاج** واجب ہے کہ دودھ کے پھاڑنے کی چیزون سے
پرہیز کرین جو معدہ مین دودھ کو پھاڑ دیتی ہین جیسے نمکین چیزین اسلئے کہ اس سے تخن دودھ کا زیادہ ہوتا ہے مگر سرکہ تنہا خواہ پانی ملا کر اُسے ضرور پلائین
اور فوتنج خشک بوزن پانچ درہم کے اُسے پلائین کہ عجیب النفع ہے اور فوراً شیر بستہ کو محلول کر دیتی ہے اور چونکہ قوت تحلیل کی اُسمین زیادہ ہو
ہین حلیب کو جمود سے باز رکھتی ہے اسیطرح انارنج کا بھی استعمال بوزن ایک مثقال کے کرین کہ یہ بھی شیر بستہ کو گھلا دیتی ہین یا بذریعہ قے کے اخراج

اُسکا کر دیتی ہیں خواہ اسہال کے ذریعہ سے اخراج کر دیتی ہیں اور جو دوائیں معدہ کے خون بستہ کے واسطے اوپر لکھی گئی ہیں خصوصاً جو دوائے مرکب گل مختوم
سے طیار ہوتی ہے اور دوائے انجدان اور دودھ کے کھرنٹ خواہ دو دو لون برابر ملائی جائیں سرکہ میں اور آب خاکستر چوب انجیر بھی جب کہ اُس پر خاکستر ڈال کر
تصفیہ کریں **مقالہ تیسرا** تدبیر عام نہش کی یعنی کاٹنے سے جانوروں کے جو زہر پیدا ہوتا ہے اُس کی تدبیر اور حشرات کے بھگانے کی تدبیر اور
علاج لذع حیات کا علاج گزیدگی حیات کا بیان **ابتدائے قول نہش کے بیان میں** قانون عام اس زہر کے علاج میں تقویت حرارت غریزی کی اور اُسکو زہر کی
مدافعت پر جیسا تریاق بھی فعل کرتی ہے اور نسبت بریہ تاکہ سم کو جلا دے اور بطرف خارج کے دفع کرے اور حشا کی تقویت کی مراعات بھی ضرور
ہے اُسکے بعد دفع سم اور ابطال اُسکے فعل کا شربات اور اطلیہ سے کریں جب طلاؤں میں یہ اثر ہو خواہ بنظر اپنی طبیعت کے اُسمیں یہ اثر معروف ہو
چنانچہ ہم آئندہ ذکر کرینگے اور بعض ان اعراض میں اور قسم کے اعراض بھی درپیش ہو جاتے ہیں مثلاً تحلیل رطوبات بدنی اسلئے کہ نفوذ سمیت کا اصلی
اعضا میں ہر وقت دشوار ہی ہوتا ہے بسبب اسکے کہ رطوبات میں نفوذ کرتی ہے جسوقت رطوبات کو پاتی اور اُسپر سوار ہو لیتی دخیل ہوا اور کبھی اسی
غرض سے فصد اور اسہال کرتے ہیں بہترین اوقات فصد کا وہ زمانہ ہے جب سمیت کا انتشار بدن میں محسوس ہوا اور جذب امکان ہو سکے خصوصاً جبکہ
بدن رطوبات اور مواد سے پُر ہو کبھی ایک اور غرض بھی پیدا ہوتی ہے کہ خلط کو حرکت کسی دوسری جہت میں جو مخالف جہت اعضائے رئیسہ کے ہو
دینی پڑتی ہے پلانے کی دوائیں جو زہر بدن میں پھیلنے کے بعد استعمال کیجاتی ہیں یا تریاقات اور فادزہرات کلیہ میں یا تریاق اور فادزہر خاص ہر ایک
سم کا جو اور یہ مضاد اور مخالف سم کے ہیں بنظر مزاج کے جیسے حلتیت جو عقرب کی سمیت کا مضاد ہے خواہ بالخاصیت اُسے مفید ہو یا ایسی دوائیں جو
سمیت کو بطرف خارج کے متوجہ کریں اسطرح کہ خلط میں حرکت دیں جسطرح سے اور یہ معرقہ یعنی پسینہ نکالنے والی دوائیں لیکن ایسی دوائیں جو خلط
کو دور ہٹا دیں اور بطرف زہر کے متوجہ ہونے دیں ایسی اور یہ مرکبات میں شامل اور یہ مسہلہ اور مقیئہ کے لسوع کیواسطے اور اسیطرح مدرات کا حال
ہے یا اور یہ ایسی ہیں جو محرک مواد ہیں کہ اعضائے رئیسہ سے دور ہٹا دیتی ہیں اور جو مادہ حرکت میں آتا ہے اُسے دفع کر دیتی ہیں جیسے بھی اور یہ مسہلہ
اور طلیہ اور مقیئہ اور مدرہ اور جو دوا عضو خاص پر بطور ضماد کے لگائی جاتی ہے اُسمیں چند اغراض ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ نفوذ سم کو بدن میں منع کرے اور
یہ بوجہ بندش یا طلا اور استواری بندش اطراف سے اور زمند کے روکنے سے حاصل ہوتی ہے اسلئے کہ ایسی تدبیر کے بعد حرارت غریزی کو باہر کی طرف حرکت
پیدا ہوتی ہے اسوجہ سے مزاحمت سمیت کی کرتی ہے اور ازین قبیل عضو ملسوع کو کاٹ ڈالنا یا اُن دواؤں سے کام لینا ہیں اور داغ دینے میں استعمال
کیجاتی ہیں اور دوسرا سبب جذب کے ہیں اور اسوجہ سے قابض چیزیں مضر ہوتی ہیں اسلئے جو دوا زہر کو بطرف خارج کے جذب کرتی ہو اور اندر
کی طرف نفوذ کرنے کو منع کرتی ہو اُس سے زیادہ کوئی چیز نافع نہیں ہے خصوصاً یہ دوائے جاذب اُسوقت زیادہ مفید ہوتی ہے کہ ابھی تک زہر کی سمیت
منتشر نہوئی ہو اور ازین قبیل محاجم کا استعمال ہے اور کبھی اختلاج خطرناک بھی ہوتی ہے اگر زہر اندر کی طرف ساری ہو گیا ہو اور اگر ابھی اندر تک نہ پہونچا ہو مگر
پہونچنے کے طریقہ میں ہو اُسوقت فقط جونک کا استعمال کافی ہوتا ہے اور فقط چوس لینے سے بھی جب تک زہر کاٹنے کا جلد میں رہ کر نکل جاتا ہے اور
فقط یہی تدبیر کافی ہو جاتی ہے لیکن جو شخص زہر کو چوسے لازم ہے کہ وہ فاقہ سے نہ ہو بلکہ کسیقدر کچھ کھا چکا ہو اور منہ اپنا دھو چکا ہو اور اسکے دانت
میں خرابی ہو نہ بوئے بد نہ آتی ہو اور شراب بھی سے کلیاں کرلے اور کسیقدر شراب پی لے اور منہ میں روغن گل اور روغن بنفشہ تھوڑا سا
بھر لے اور اگر اسکے منہ میں اور کسی قسم کی آفت عارض ہو تا خبر رہے اور پہلے اُسکے دفع کی تدبیر کرے اور جسقدر چوسا جائے اتنا تھوکتا جائے
وہ دوائیں لسع کیواسطے وہی تجویز ہوتی ہیں جو پسینہ نکالیں اور سرخی پیدا کریں اور جاذب ہوں اگر طلاء استعمال کیجائیں اور بقول **جالینوس** جو دوا
جاذب سم ہوتی ہے اُسکا جذب کبھی تو بقوت سخنہ ہوتا ہے اور کبھی بہ نسبت مشاکلت کہ اپنی ہمصورت کو جذب کرتے ہیں جیسے مساح کی چربی مساح کے

کاٹنے کو مفید ہوتی ہے اور گوشت سانپ کا سر اور دم کاٹ کر مار گزیدہ کو مفید ہوتا ہے اور سمیت کو جذب کرتا ہے تا اینکہ بعض ادویہ بھی دفع سموم
کا کر دیتی ہیں لیکن انکا اثر ضعیف ہوتا ہے اور شاید ایسی دوا کا مزاج درمیان مزاج سم اور مزاج بدن کے بین بین ہوتا ہے اور اس دعوے
میں خواہ ثبوت میں اس دعوے کے حکیم طبعی کو بحث اور فحص کرنی چاہیئے اور وہی اسکی اصولی اور نادرستی دریافت کر سکتا ہے اور طبیب اگر وہ بھی
ایسے امور دریافت نہ کر سکے پھر انسے بنظر فن خاص کے مضر نہیں ہے اکثر نطول جاذب ایسے بھی ہوتے ہیں جیسے زہر خواہ آلہ چڑھاتا ہے پس واجب ہے کہ
جو چیز ایسی ہو وہ گرا دیجائے یہی شرط دوائے طلا کی ہے اور ایک شرط یہ بھی ہے کہ طبیعت سم کو کسی طرح کا احالہ اور تبدل ضرور حاصل کرتے باز رطوبت
کو منجمد کرتے تاکہ اثر زہر کا پھیل نہ سکے جیسے بیخ سیروج کی یہی خاصیت ہے یا احراق سمیت کرے جیسے داغ دینے سے رگ کی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے
اگر رب اور زفت کے ذریعہ سے خصوصاً زفت گھلایا ہوا کہ اس سے داغ دینا طریقہ اہل مصر کا ہے خواہ کوئی خاصیت مخالف زہر کی خاصیت کے اس
دوا میں ایسی ہو کہ مزاج سم کو متغیر کرے خواہ کیفیت حرارت اور برودت میں لطافت کی وجہ سے سمیت کو تبدیل پیدا ہو اگر ابتدا میں ادویہ جاذبہ خواہ حراکیف زہر کا
استعمال کیا جائے اور کسیقدر اثر ظاہر ہو کر نفع میں پیدا ہو اور آثار سمیت کے زیادہ ظاہر ہوں اور ورم عظیم ہو گردا گرد مقام لسع کے کاٹ ڈالنا چاہیے
اور تمام گوشت جسقدر ہڈی تک ہو سب کا سب نکال ڈالنا چاہیے اور اگر خوف سمیت کا اس سے بھی زیادہ ہو پہلے عضو مذکور کاٹ ڈالیں اسکے بعد داغ
دیں منجملہ کیفیات اور اثر ضروری کے ادویہ جمیع سموم خصوصاً ادویہ طلا میں ایک یہ اثر ضرور درکار ہے کہ مسکن وجع ہو اور تدارک ان اعراض کا کریں جو
مخفی ہیں اور لسوع کے تابع ہوتے ہیں جیسے مطلقاً اسی غرض سے ان ادویہ میں داخل کرتے ہیں کہ اگر خون بکثرت جاری ہو اسے بند کر دے منجملہ
وصایا کے جو سموم میں خواہ مخصوص میں قابل حفظ کے ہیں یہ ہے کہ اعمال جراحت کا تا وقت صحت اور ضرر سم کا پہونچنا علیل کو زمانہ صحت تک خوبی خیال
کیا جائے **ادویہ مشہورہ بعد کاٹنے حیوانات کے** منجملہ ادویہ جیدہ کے یہ ہے کہ تخم خندقوقی پانی میں پیکر پلائیں خواہ شراب میں ڈالکر پلائیں اور
طبیخ الزراع فوتنج کا یعنی اسکے تینوں قسم کا اور جند بیدستر عجیب النفع ہے یعنی لاغیہ اور میرے گمان میں یعنی لاغیہ سے مراد وہ تریاق ہے جسے بنام ترشیجی
اور قراری مشہور کرتے ہیں یہ بھی جمیع حیوانات کے لسع کو مفید ہے خصوصاً مار گزیدہ کو زیادہ نافع ہے اور جدوار اور ابو جا اور بشی موش اور آذریون اور تخم
بازرود اور حرف اور کمون کی وہی قسم جو کلونجی کے مشابہ ہے اور کاشم اور ثوم اور پوست ورق عرعر ہمراہ فلفل کے خواہ تنہا فلفل بھی ایسی ہی ہے جالینوس
کا قول ہے جس شراب میں سانپ گر جائے لذاع ہوام کو اسکا پینا مفید ہوتا ہے پس تریاق کے فائدہ کا کیا حساب تخم اترج بھی تمام سمیات کے مضاد
اور مخالف ہے اور مقدار شربت دو مثقال ہے اور بیخ انجدان جمیع سموم کو نافع ہے اور ثمرہ پنجنکشت اور روغن لسان اور حب لسان اور پنجنکشت
اور جوز ہمراہ انجیر کے اور بندق جنطیانا جاوشیر ہمراہ زراوند طویل کے زیرہ کنیر کا اور برگ کنیر اور دلب تازہ کا پھل عجیب النفع ہے ہوش کے بارہ میں
دارچینی جو خاص چین سے آتی ہے اور مینگنی بکری کی جلا کر ضماد کرنا خواہ پلانا اور کماذریوس اور کاشم ایضاً سرطان نہری ہمراہ دودھ کے اور اجوائن
سکنجبین اور پستہ ہمراہ شراب کے اور فوتنج اور طبیخ اسکا شراب و ضماد لعود راسن اور قیصوم اور قردمانا غاریقون اصل الخنثی تین درہم اسطرح اندرونی اعضا اس
غرض کے معدہ تک حسب وقت دھنیا اسمیں بھر دیں اور خشک کریں یا در وقت اسمیں سے بقدر ضرورت لیکر استعمال کریں اور جوشاندہ خبازی بستانی کا
اور تخم خطمی و باغ کا ماکیان خصوصاً ہمراہ نمک کے شوربا نیولے کا جو زندہ ہو اور شوربا موش دشتی کا زندہ پھر ہمراہ شراب کے پلائیں اور ورق ملح اور سرطانات
نہری کا طبیخ اور خون کچھوے کا اور قنہ عجیب النفع ہے جنطیانا بھی خوب چیز ہے تخم کرنب بری نافع ہے ادویہ باردہ میں سے جو اسکو نافع ہے بیخ سیروج
ضماد کریں ہمراہ شہد کے کاسنی جنگلی بھی عجیب النفع ہے اور سیاوشان بھی اور کبھی غاریقون کو ایک مثقال زراوند طویل سے مرکب کر کے استعمال کرتے
ہیں تریاق عجیب النفع اور مر کی ایک ایک درہم فلفل ڈیڑھ درہم کلونجی پانچ درہم جنطیانا تین درہم سداب دو درہم شہد اور رب جسقدر چاہیے

سے بچتے لیکن جنھیں ہم آیندہ بیان کرینگے اور بچانے کی بھی وہی چیزیں درکار ہیں جو جیسے مکان کے اور کسی زمین یہی چیزیں یا جو چیزیں جنھیں ہم ذکر کرتے
ہیں دھونی کے بیان میں خواہ اور ترکیبات میں اور ان سب تدابیر سے یہ فائدہ ہے تاکہ ہوام گرد نہ پھٹکنے پائیں اور اس مکان کی بو سے دور دور بھاگ
کریں دھونی کرنے کی چیزیں جیسے انار کی لکڑی کا دھوان کہ اس سے بھی ہوام دور بھاگتے ہیں اسیطرح بیخ سوسن کا دھوان اور شاخہائے تازہ
درخت انار کا دھوان اس فائدے میں عجیب الاثر ہے اسیطرح قنہ اور سنگ اور اظلاف اور حوافر اور شعر اور قرن ایل اور سکبینج اور حلتیت اور ورق غار
اور حب الغار اور فودنج اور شیح اور اسکا فرش کرنا اور قیطران کا فرش اور جعدہ کا اور دھونی پنجنکشت کی اور اسکا فرش کرنا اسیطرح حرف بابلی کی
دھونی اور فرش اسیطرح خاکستر درخت صنوبر کی خصوصًا ہمراہ قنہ کے اور اگر دھونی انیون اور کلونجی اور قنہ اور بارہ سنگھا اور کبریت اور
بکری کے سم کی بنا کر سلگائیں سانپ اور اقسام ہوام کے سب بھاگ جائیں ایضًا سعد اور بارہ سنگھا اور کلونجی اور موسیائی خواہ سلاجیت کے
ہر واحد ایک جزو موے گوسپند اور سم اسکا ایک جزو قرص بنا کر دھونی دیں اور فرش کو اس سے تبخیر کریں یہ بھی مفید ہے دوسرا نسخہ فرمایا شیخ [illegible]
سیاہ اور سعد ہر واحد ایک اوقیہ پوست بیضہ نعام یعنی شتر مرغ کلونجی تخم حرمل ہر واحد دو دو اوقیہ ایضًا برگ سرو اور عنصل اور کلونجی اور بزر البنج ہر واحد
ایک درمی پوست بیخ بیروج ایک درمی موے گوسپند تین درمی قردمانا دو درمی موسیائی خواہ سلاجیت چار درمی سب کو ملا کر دھونی دیں اور اگر انگور کی
لکڑی کی دھونی کیواسطے اختیار کریں اسکی دھونی سے امان ہر طرح کا حاصل ہے بچانے کی چیزوں میں سے ایک یہ بھی دوا ہے جسکے بچانے سے
اکثر ہوام بھاگتے ہیں بستر اور حبق اور پنجنکشت ہر واحد ایک جزو اگر اسکو گرد مقدار خوابگاہ کے سلگائیں اور شیح کا یہی حال ہے اور حلتیت کی
بھی یہی خاصیت ہے اور غار کا فائدہ عجیب ہے اسیطرح اگر کسی مجلس کے گرد انہار خواہ الاؤ لگائیں یا راکھ اسطرح گرد مجلس کے بچھائیں جیسے
کٹہرے کا حلقہ کسی مکان کے گرد بناتے ہیں ایضًا بہت سے چراغ اور قندیل کے روشن کرنے سے بھی خوابگاہ کے دور اور الگ بیٹھ یہ بھی ایک
طریقہ ہوام کے دور کرنے کا ہے اسلئے کہ ہوام و حشرات روشنی کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور اسی جگہ جاکر جمع ہوتے ہیں ایضًا لقلق اور [illegible]
اور گھروں میں ان جانوروں کا رکھنا بھی حشرات اور ہوام کے بھگانے پر معین ہوتا ہے اور [illegible] اور ابابیل اور قنفذ اور نیوے وغیرہ
جو بالذات ہوام سے عداوت رکھتے ہیں اور جن پر اثر ہوام کا نہیں ہوتا ہے ایسی چیزوں کا گھر میں پالنا بھی ذریعہ امان حشرات اور ہوام کا ہوسکتا ہے
اسلئے کہ اوّلًا تو ہوام ان کے خوف سے گریزاں رہتے ہیں اور شاذ و نادر کہیں اگر نکل آئے یہی جانور ان کو قتل کر ڈالتے ہیں اطبا کہتے ہیں جو
شخص توشہ دان قاقم کا بنا کر اپنے پاس رکھے سانپ اسکے گرد نہ پھٹکے گا اسیطرح جو شخص اسکا کپڑا بنا کر پہنے لیکن یہ بات جس شخص نے کہی ہے
اسکا چنداں اعتبار اور وثوق نہیں ہے **درندہ جانوروں کے ہلاک کرنے والی چیزیں** کہتے ہیں کہ خربق کے کھلانے سے قتل کئے
اور ملحی کا اور خانق النمر کے کھلانے سے یعنی جیسا کہ خانق الذئب بھیڑیا اور کتا اور شغال اور بادام تلخ سے لومڑی اور گیندے اور برگ آزاد درخت سے تمام بہائم
قتل کئے جاتے ہیں۔ **سانپ کے بھگانے کی تدبیر** بارہ سنگھا کا سینگ اسکی دھونی سے سانپ بھاگ جاتا ہے اور بکرے کی کھری اور
بیخ سوسن اور عاقرقرحا اور کبریت کی دھونی سے بھی یہی کیفیت ہوتی ہے جو شخص اپنے بدن میں دفتنیہ جو ایک قسم کی گھاس ہے تعبیر سے خواہ اس
گھاس کا عصارہ یا جوشاندہ بدن میں لگائے اسے سانپ نہیں کاٹتا ہے اور کہتے ہیں کہ [illegible] سے جو لکیں اس جگہ سے بھی سانپ بھاگ
جاتا ہے اور خردل سے سانپ مرجاتا ہے اور جس راہ سے سانپ کی آمد و رفت معلوم ہو اگر وہاں رائی کو پھیلادیں ہرگز ادھر ہوکر نہ نکلیگا
اور صائم کے منہ کا تھوک خصوصًا اگر صائم اپنے منھ میں نوشادر رکھ لے سانپ کو قتل کرتا ہے **بچھو کے مارنے اور بھگانے کی تدبیر**
جو صائم حار مزاج ہو اگر بچھو پر تھوکے تو فورًا مر جاتا ہے اور [illegible] کی ہری مولی کا عرق جب بچھو پر گرے اور اسیطرح مولی کے پتوں کا عرق

اور اسیطرح بادروج کا بھی اثر ہے۔ **بخور جو اخراج عقارب کرتی ہے** سیاہ زرنیخ اور بھیڑی سینگنی بھیڑ کے غرب کی چربی سب اجزا ہموزن لیکر پہلے غرب کو پگھلائیں اسکے بعد اوروں کو مخلوط کریں اور بچھو کے سوراخ کے قریب دھونی دیں باہر نکل آئے گا اگر گرم ہوئی سوئی بچھو کے سوراخ میں رکھیں اُسے جرأت باہر نکلنے کی نہ ہوگی اور خود بچھو کو اگر دھونی کی طرح سونگھائیں اُسی کی بوسے اور ہرتال کی بو بھی یہی اثر پیدا کرتی ہے **کھٹملوں کے بھگانے کی تدبیر** اگر جوشاندہ حنظل کا مکان میں چھڑکیں سب مرجائیں اور بھاگ جائیں اسی طرح جوشاندہ خرنوب کا اور اسیطرح جوشاندہ علیق کا اطبا کہتے ہیں کہ اگر بکرے کا خون کسی گڑھے میں بھر دیں سب کھٹمل وہیں جمع ہوجائیں گے پس اسی تدبیر سے سب کو یکجا کرکے دھونی سے قتل کریں اسیطرح جس لکڑی پر ساہی کی چربی ملی ہو اُسپر بھی سب کھٹمل جمع ہوجاتے ہیں اور رائحہ کبریت اور کنیر کی پتی سے بھی بھاگ جاتے ہیں ہمارے ملک میں ایک گھاس ہے کہ اسکا نام کسوائر یعنی حشیشۃ البراغیث ہے جس وقت اُسے بچھونوں پر رکھیں کھٹمل بیہوش ہوجاتے ہیں اور اُن میں تخدیر پیدا ہوتی اور پھر زندہ نہیں رہتے **پسوؤں مچھر کے بھگانے کی تدبیر** انگیٹھی میں برادہ چوب صنوبر کو سلگائیں خواہ قلقدیس کو خواہ کلونجی کو سلگائیں اور بہتر یہ ہے کہ سب کو یکجا کرکے سلگائیں اسیطرح خشک آس اور کبریت اور مقل اور شوکہ منتنہ جسکا نام قرلون ہے اور خثار البقر اور حرمل ان سب کی دھونی دیں اور بچھونے پر رکھیں اور اوراق السرو و حب السرو کا استعمال کریں اگر مکان کو طبیخ اصل ترمس سے چھڑکیں نفع کریگا یا طبیخ کلونجی کا یا جوشاندہ حرمل یا جوشاندہ افسنتین خواہ جوشاندہ سداب **نیوے کے بھگانیکی تدبیر** یہ ہو کہ سداب کی بو سے بھاگ جاتا ہے **چوہے کا بھگانا اور مار ڈالنا** اسکی تدبیر یہ ہے کہ مردار سنگ اور خربق سے مرجاتا ہے ایضاً خربق اور بزرالبنج اسیطرح تخم کرنب بھی اُسکی قاتل ہے اور خبث الحدید اور زعفران الحدید اور بصل الفار اور سک سے اگر چوہے کی کھال نکال کر کسی گھر میں ڈالدیں خواہ موش نر کو خصی کرکے یا اُس کی دم کاٹ کر چھوڑ دیں جب بھی بھاگ جاتا ہے لیکن کھال اُدھیڑ کے ڈالنا بہت اچھا ہے بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک چوہے کو ڈورے سے صوف وغیرہ کے پاؤں باندھ اگر کسی گھر میں چھوڑ دیں جتنے چوہے اس گھر میں ہیں سب بھاگ جائیں گے اور مجھے اسمیں تردد ہے **چیونٹی کے بھگانے کی تدبیر** چیونٹی کے سوراخ پر اگر قطران کو رکھیں بھاگ جائیگی اسیطرح مقناطیس اور تلخہ گاؤ سے اور اسیطرح زفت اور حلتیت سے اور خود چیونٹی کو بطور دھونی کے اگر سلگائیں اُسکے دھوئیں سے بھی بھاگ جاتی ہو **مکھی کے بھگانے کی تدبیر** ہرتال کو دودھ میں ملا کر رکھیں اسکے پینے سے مکھیاں مرجاتی ہیں اور ہرتال کے دھوئیں سے بھی اور کندر کے دھوئیں سے اور طبیخ خربق سیاہ سے بھی مرجاتی ہیں **شہد کی مکھی اور بھنورہ کے بھگانے کی تدبیر** ۔ گندھک کے دھوئیں سے اور لہسن سے بھاگ جاتی ہے اور جو شخص اپنے بدن میں خطمی کا ضماد لگائے اُسکے پاس نہیں جاتی ہو خواہ عصارہ خبازی اور زیت کو ملے **کیڑے کے بھگانے کی تدبیر** بنا بر قول ارباب تجربہ کے چنار کی دھونی سے اور خصوصاً برگ چنار کے دھوئیں سے بھاگ جاتا ہو **دیمک کے بھگانے کی تدبیر** جس گھر میں ہدہد کا آشیانہ ہو خواہ اور کسیطرح رہتا ہو وہاں دیمک نہیں رہتی ہو اور تقطیر اور تدخین اعضائے ہدہد اور اُسکے پر کی دیمک کو قتل کرتی ہے جیسا اہل تجربہ کہتے ہیں **سوس کے نکالنے کی تدبیر**۔ کپڑوں میں جو کیڑا لگتا ہو اگر افسنتین کپڑے میں رکھیں تو کیڑا نہ لگے گا اسیطرح فودنج اور اسیطرح پوست اترج کا یہی فائدہ ہے **اقسام سانپ کے** جو لوگ سانپ پکڑ لیتے ہیں اور جنکا فن یہی ہے کہ سانپوں کا حال اور اُن کے طبائع سے خوب واقف ہوتے ہیں اُنھوں نے سانپ کی تین قسمیں کی ہیں ایک تو وہ قسم ہے کہ اسمیں حدت زیادہ ہے اور بعد کاٹنے کے تین گھنٹے سے زیادہ مہلت نہیں دیتا ہے اسکے کاٹنے کا کچھ علاج نہیں ہے اور اسی میں اصم یعنی بجگار اور صلات داخل ہے اور اسمیں سوائے عضو کے کاٹنے کے اور کچھ نفع نہیں دیتا ہو خواہ بہت گہرا داغ لگائیں جو اندر تک پہونچ جائے اور میت کر جلادے اور حراری میت کے پھیلنے کی تنگ کردے کبھی اُسکے علاج میں بعد اس تدبیر

مذکورہ بالا کے مچھلی خوب پیٹ بھر کے کھلا کرتے کراتے ہیں اُسکے بعد معالجات اور قسم کے کرتے ہیں اور اگر سانپ کمزور ہو اور زیادہ سمیت اسمین نہ ہو فقط نشتر
مقام لسع کافی ہوتی ہے اسکے بعد اور سب علاج مشترک سے تدبیر کرتے ہیں دوسری قسم سانپ کی ضعیف الاثر ہے اور کثر اسکے کاٹنے سے موت
واقع ہوتی ہے اور تیسری قسم درمیانی ہو کر تین روز یا سات روز تک طول کھینچتے ہیں کہ جنگلی اژدہا خواہ اور بڑے بڑے سانپ جو خبیث اور زیادہ ردی
السمیت ہوتے ہیں اُنکا علاج فقط اسیقدر کیا جاتا ہے جہان زخم کاٹنے سے پڑگیا ہے اور سمیت کے لحاظ سے تریاقی علاج نہیں کیا جاتا ہے
اہل تجربہ نے لکھا ہے کہ پہلا طبقہ جو شدید الرداءت ہو اُسکے بھی چند اقسام ہیں ایک قسم کا نام ملک ہو اور یونانی میں اسے باسلیقوس کہتے ہیں اسکی سمیت
کا یہ حال ہو کہ جس کی طرف دیکھے خواہ جو شخص اُس کی آواز سنے فوراً مر جائے ایک قسم وہ ہے جسکا نام خطاف ہو اسکا رنگ مشابہ خطاف
یعنی شپرو کے ہوتا ہے اور طول قریب ایک ذراع کے ہوتا ہے اور دو گھنٹے پہلے سے قتل کرتا ہے خواہ وہ سانپ جسکا نام اقلیس خشک ہو
کہ اسکی جلد ظاہری نہایت درجہ خشک اور کھری ہوتی ہے اور لانبا تین ہاتھ سے پانچ ہاتھ تک ہوتا ہے اور رنگ اُسکا خاکستری خواہ مائل بزردی
ہوتا ہے آنکھیں اُسکی زیادہ چمکتی ہوئی ہوتی ہیں اور دو گھنٹے سے تین گھنٹے تک قتل کرتا ہے انھیں اقسام میں سے ایک وہ بھی سانپ ہو جسکا نام
جراقہ ہو اسکو قدرت ہو کہ اپنے کف دہن کو تھوک کے اور دانت کو ایک دوسرے سے چوس کر لعاب دہن کو کسی شخص پر ڈالے اور جس پر یہ
تھوک پڑتا ہے مرجاتا ہے خواہ جو شخص اس کے تھوک کی بو سے کسیقدر اُسکے دماغ میں چڑھ جاتی ہے وہ بھی مرجاتا ہو اور طول اُسکا
دو ہاتھ تک ہوتا ہے اسکا رنگ بھی خاکستری مائل بزردی ہوتا ہے اور جسے کاٹتا ہے وہ بھی مرجاتا ہے قبل ازانکہ مقام لسع میں درد
پیدا ہو ان اقسام کا ذکر کتب طبیہ میں اس غرض سے نہیں کرتے ہیں کہ اُن کے علاج کی کوئی تدبیر بیان ہو اور اُن کے کاٹے ہوئے
کے بچنے کی امید ہو بلکہ یہ غرض تو ضرور ہوتی ہو کہ ان اقسام کی شناخت ہر شخص کو ہو جائے کہ اُس سے احتراز کرے اور شاید کبھی وہ علاج
جو اوپر مذکور ہوا ہے شاذ و نادر نافع بھی ہو جاتا ہے۔ سم متوسط یعنے جو سانپ گونگا اور نیز افعی مہلک ہو اُسکے بھی چند اقسام ہیں اور جلد و بصر میں
بکثرت ہوتے ہیں اور کبھی بعض اقسام میں دو دو یا تین شاخ اور سینگ کے ہوتی ہیں اور رنگ اُسکے مختلف ہوتے ہیں سیاہ و سرخ اور زرد اور اصلیہ
اور خاکستری اور کبھی خلقت اسکی سانپ کی سی ہوتی ہے اور کبھی بعض اقسام کے واسطے دنبالہ مثل صنارہ یعنے قبضہ شمشیر کے ہوتے ہیں اژدہے جو
قاتل ہیں فی الحال وہ بھی اسی طبقہ میں داخل ہیں اور دوسرا طبقہ افاعی وغیرہ کا بھی مختلف ہوتا ہے بعض اُن میں سے افاعی اصلیہ ہوتے ہیں
اور بعض افاعی بلوطیہ یعنی بشکل بلوط اور بعض افاعی عطشیہ یعنی پیاس لگانے والے ہوتے ہیں اور بھی بہت سے اقسام اس طبقہ میں ہیں جسکا ہم بیان
کرینگے کبھی سانپوں کو اختلاف بھی عارض ہوتا ہے لیکن نوع میں اختلاف نہیں ہوتا ہے بلکہ باوجودیکہ وہ ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں پھر بھی اور
طرح کا اختلاف پیدا ہوتا ہے جب نر و مادگی کا اختلاف ہوتا ہے نر میں دانت کم ہوتے ہیں اور زہر زیادہ اور تیز ہوتا ہے اور بعض
سپیرے کی یہ رائے ہو کہ مادہ بھی زیادہ بری ہے کہ اُس کے دانت زیادہ ہیں اور بلحاظ عمر اور سن کے بھی اختلاف ہوتا ہے جوان
سانپ بنسبت مُسن کے زیادہ بُرا ہے اور بنظر جسامت کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ بڑا سانپ زیادہ برا ہے بہ نسبت چھوٹے
کے اگرچہ ایک ہی قسم کے دونوں ہوں اور بنظر مکان اور جائے سکونت کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے مثلاً جو سانپ ٹیلے اور پہاڑوں
پر رہتے ہیں اُن کی سمیت زیادہ ہے بہ نسبت ان کے جو سرزمین اور ترائی میں خواہ پانی میں رہتے ہیں کبھی بنظر بھوک اور سیری کے بھی سمیت میں
سانپ کے اختلاف پیدا ہوتا ہے بھوکھا سانپ زیادہ زہردار ہوتا ہے بہ نسبت سیر کے کبھی بنظر انفعالات نفسانی کے اختلاف ہوتا ہے جیسے غصہ ور
سانپ اگر حالت غضب میں کاٹ کھائے زیادہ بُرا ہے بہ نسبت اسکے کہ وہی سانپ خواہ اُسی قسم کا دوسرا بدون حالت غیظ کے کاٹے

زمانہ اور فصول کی رو سے سمیت میں اختلاف پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ گرمیوں کی فصل میں سمیت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت جاڑوں کے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ
ایک ہی قسم کا سانپ جو زیادہ لانبا اور موٹا ہو اسکی سمیت زیادہ ہوتی ہے بعض لوگوں کو گمان فاسد ایسا ہوا ہے کہ سانپ کا زہر بارد ہو جیسے
افیون وغیرہ حالانکہ یہ گمان محض غلط ہے اور جو سردی مارگزیدہ کو لاحق ہوتی ہے اُس کی وجہ یہ ہو کہ حار غریزی یعنے روح بوجہ مضادت اور
مخالفت تاثیر سم کے فوت ہو جاتی ہے اور اُسی کی بقا سے حرارت بدن میں ہے لہٰذا بعد فنائے حرارت غریزی کے برد اور سردی محسوس ہوتی ہے
حار غریزی کے انتشار سے تمام بدن میں حرارت پھیلتی ہے اور جب یہ حرارت بدن میں نہ رہے اور قلب میں کسیقدر خفیف گرمی رہے کچھ ضرور نہیں
کہ اطراف بدن میں وہ حرارت پھیلے بعض لوگ کہتے ہیں کہ خاص جملہ جو ایک قسم سانپ کی ہے انھیں کا زہر بارد ہے اور دل کے خون کو
منجمد کر دیتا ہے اور منجمد ہو جاتا ہے اور اسطرح سے مخدر بھی ہے یہ بھی قول درست نہیں ہے ہاں چونکہ یہ زہر تحلیل روح غریزی کی کرتا ہے اور
اسکی موت پیدا کرتا ہے لہٰذا اجتماع اور خون کا عارض ہوتا ہے اور اس دعوی پر یہ دلیل ہے کہ جو حیوان سرد مزاج کا ہے فصل زمستان میں وہ جاتا
ہے اور جسکا مزاج گرم ہے اُسکی حرارت اور حدت زیادہ ہوتی ہے یہی دلیل ان لوگوں کی ہے جو جملہ کے مزاج کو بارد کہتے ہیں اور جو کوئی کہ ان
زہروں کو کیسا ہی عالیقدر کیوں نہ ہو میرے نزدیک دلیل ہرگز صحیح نہیں ہے اور نہ یہ دعوے حشرات صغار یعنی چھوٹے چھوٹے حشرات میں درست
ہے لیکن جو حیوانات کبیر الجثہ ہیں انمیں اسکا کسیقدر ظہور ہے دیکھو زنبور کو کہ اگرچہ اسکا مزاج گرم ہے لیکن جاڑوں میں مرجاتی ہے اور اسمیں
حس و حرکت باقی نہیں رہتی ہے شاید سانپ جاڑوں کی فصل میں اگرچہ مزاج اُسکا گرم ہے اور پھر حرکت نہیں کرتا ہے اُسکی وجہ یہی ہو
کہ چونکہ اُسکے مزاج طبیعی سے اس فصل کا مزاج مخالف ہو اور احوال دوسرے جو اُسے عارض ہوتے ہیں **باسلیقوس کے کاٹنے کا بیان** اور یہ پہلی قسم ہے صم کی یعنی بجا گر اور جرمانا کی بھی یہی قسم ہے اور مجھے یہ دریافت نہیں ہو کہ جرمانا اور صم ایک قسم سے ہیں یا انمیں کچھ فرق ہے ایک
قوم نے کہا ہے کہ اسکا نام ملکہ ہو اسلئے رکھا ہے کہ اسکے سر پر ایک چھوٹی تاج کی صورت پر ہوتی ہے اور دو بالشت سے لیکر تین بالشت
تک لانبی ہوتی ہے اور سر اسکا پتلا زیادہ ہوتا ہے اور آنکھیں اسکی دونوں سرخ ہوتی ہیں رنگ اسکا سیاہی اور زردی مائل ہوتا ہو جو چیز
اسکے بدن سے ملتی ہے اُسے جلا دیتا ہے اور جہاں رہتا ہو اس جگہ گھاس وغیرہ نہیں اُگتی ہے اور کوئی پرندہ اسکے سوراخ کے اوپر سے اُڑ کر
نکلنا چاہے گر پڑتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے اور جو حیوان اسکی چاپ پاتا ہے بھاگ جاتا ہے اور اگر کہیں اسکے نزدیک کوئی جانور پہونچ جاتا
ہے سُن ہو کر رہ جاتا ہے اور اُسکے صفیر اور آواز کے سننے سے ایک تیر کے پٹے تک جو آدمی خواہ جانور سنے مرجاتا ہے اور جس شخص پر
دور سے اسکی آنکھ کا اثر پہونچے وہ بھی مرجاتا ہے اور اتنی تیزی اُسمیں ہے کہ جو شخص اُس کی طرف دیکھے وہ بھی مرجاتا ہے جسے یہ سانپ
کاٹے اُسکا بدن گھل جاتا ہے اور پھول کر صدید اور پانی بدبو اُسکے بدن سے جاری ہوتا ہے اور بعد ازان مرجاتا ہے اور جو اس میت کے
قریب جائے وہ بھی مرجاتا ہے اور کمتر اسکے جوار اور قرب کے ضرر سے نجات پاتا ہے ہاں اگر کسی عصا اور چھڑی وغیرہ سے اُس کو
ستائے خواہ چھوئے البتہ کمتر مضرت پہونچتی ہے اور یہ بھی مشاہدہ میں آیا ہے کہ ایک سوار نے اپنے نیزے سے اُس سانپ کو مس کیا
سوار مع گھوڑے کے مرگیا اور گھوڑے کی ٹھوکھنی میں اُسنے کاٹا گھوڑا اور سوار دونوں مرگئے یہ سانپ بلاد ترک و نوبیہ میں اکثر پیدا ہوتا
ہے **علامت ملکہ یا بجا گر سانپ کے کاٹنے کی** آدمی خود بخود بغیر کسی سبب ظاہر کے مرجائے خصوصاً اگر ایسی جگہ پر مرے جہاں اُس سانپ کے
رہنے کا یقین ہو اور ہرگز اسکے کاٹنے کا علاج نہیں ہے **حرمان کا بیان** حرمان کا ذکر ہم نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اُسکے صفات قریب ملکہ
کے ہیں کہ وہ سیدھا نہیں چلتا اور فقط کاٹنے کے ذریعے سے وہ قتل نہیں کرتا ہے بلکہ دیکھنے اور صفیر کے سنانے سے بھی قتل کرتا ہے اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

جس حیوان کو یہ سانپ کاٹتا ہے اسکا گوشت مہرہ ہوکر بہجاتا ہے اور مرجاتا ہے اور جو حیوان اسکے قریب جاتا ہے وہ ہلاک ہوتا ہے لیکن ارباب
تجربہ نے اسکا قد خلاف قد ملکہ کے لکھا ہے اور گمان کیا ہے کہ ایک ذراع سے ڈیڑھ ذراع تک لانبا ہوتا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ جو ان
کے کاٹے ہوئے کو کوئی علاج نفع نہیں کرتا ہے اور کسیقدر جو دوا نفع کرتی ہے وہ یہی ہے کہ تخم خشخاش دو درہم تک اور جند بیدستر بھی اسیقدر
وہ بھی مفید ہے اسکا مشاہدہ ایک قوم نے کیا ہے **علامات کاٹنے اس سانپ کے جسکا نام خطاف ہے** اور یہ سانپ صم کی
قسم میں ہے۔ جس کو یہ سانپ کاٹتا ہے اُسے ہچکی اور تغیر لون اور خدر اور برد اعضا اور سبات اور پلکون کا بند ہونا اور شدت
خفقان بھی اسکو بالخصوص عارض ہوتا ہے اور درد بھی بہت زیادہ ہوتا ہے اور علاج اس شخص کا وہی ہے جو علاج بجاگر کا ہے اور
اُسے ہم بیان کرچکے ہیں **علامات اس سانپ کے کاٹنے کی جسکا نام اسقیوس ہے** اور یہ بھی بجاگر کی قسم میں ہے
یہ سانپ جسے کاٹے اُسپر وہی اعراض طاری ہوتے ہیں جو خطاف نامی سانپ کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں کہ رنگ کا تغیر ہوتا ہے اور
بدن میں سن پیدا ہوتا ہے اور ہچکی زیادہ آتی ہے اور اعضائے بدن سرد ہوجاتے ہیں اور پلکیں بند ہوکر خشکی اُن میں پیدا ہوتی ہے علاج
اُسکا وہی ہے جو صم کا علاج ہے **بزاقہ اور سقلیوس کے کاٹنے کا بیان** جسکو یہ دونوں سانپ کاٹتے ہیں وہ شخص بیحس وحرکت بحالت
سکوت مبتلا ہوتا ہے اور یہ کیفیت اس کی بعد ان احوال کے ہوتی ہے جو اسقیوس کے باب میں مذکور ہوئے ہیں اور رتالی پڑے اور قے آتی
ہے اور آنکھوں کے بند ہونے کی نوبت پہونچتی ہے اور گردن اینٹھنے لگتی ہے اور کزاز پیدا ہوتا ہے نبض کا انتظام بالکل باطل ہوجاتا ہے
اور درد کا احساس اسے نہیں ہوتا ہے اور کبھی ابتدا میں ایسا درد حس سے نے پیدا ہو محسوس ہوتا ہے جو اُسکے پاس موجود ہوتا ہے اُسے
معلوم ہوتا ہے کہ اپنی اُنگلی حلق میں ڈالتا ہے تاکہ قے ہوجائے اور بعض ارباب تجربہ نے ذکر کیا ہے کہ سقلیوس اپنا سر اُٹھا کر زہر تھوکتا
ہے اب مجھے یہ بخوبی معلوم نہیں ہے کہ یہ قسم وہی ہے جسکا میں اوپر ذکر کرچکا ہوں یا اینکہ یہ دوسری قسم ہے اور اصنافات کی قسم میں داخل ہے
لیکن اس تجربہ کار نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اُسکے کاٹنے کا مقام اسقدر ہوتا ہے جیسے سوئی چبھ گئی اور اُس جگہ ورم نہیں ہوتا ہے اور
تھوڑا تھوڑا سا خون سیاہ اُس سے بہتا ہے اور غشاوہ چشم بھی اُس شخص کو عارض ہوتا ہے جسکو یہ کاٹے اور اوجاع اور نفخ معدہ میں درد پیٹ
پیدا ہوتا ہے اسکے بعد تنفس ابطر اور سبات پیدا ہوتا ہے اور ایک روز کی تہائی لینے تخمیناً آٹھ گھنٹے سے زیادہ زندہ نہیں رہتا ہے **علاج**
اُس کا وہی ہے جو صم کا علاج مذکور ہوا **مقرنہ کا بیان** یہ بھی صم کی ایک قسم ہے طول میں ایک ذراع سے دیگر دو ذراع تک
ہوتا ہے اُسکے سر پر دو بلندی شکل دو سینگھ کے ہوتی ہے اور اُسکے بدن کا رنگ شکل ریگ کے ہوتا ہے اور اسکے پیٹ پر فلوس خشک اور
سخت ہوتے ہیں چلتے وقت آواز کھڑکھڑی پیدا ہوتی ہے اور دانت اسکے برابر اور سیدھے ہوتے ہیں ترچھے نہیں ہوتے اور اکثر ریگستان
میں پیدا ہوتا ہے ایک قوم نے کہا ہے اسمین ایک قسم وہ بھی ہے جسے تصیرہ کہتے ہیں اور قصیرہ کہنے کی وجہ یہ ہو کہ اسکے قرن چھوٹے ہوتے
ہیں اور چھوٹے ہونے کی وجہ یہ ہو کہ کسیقدر ٹوٹ کر گر جاتے ہیں اور اُسکے بھی چند اقسام میں چھوٹے اور صغیر اور دونوں طرف کے کھرے
اُسکے بڑے بڑے ہوتے ہیں اور اسیوجہ سے اسے نحیانہ بھی کہتے ہیں **علامت اسکے کاٹنے کی** ۔ ایسی چبھن مقام لسع پر ہوتی ہے
جیسے سوئی کسی نے گڑودی ہے خواہ ایک کیل چھوٹی کسی نے گاڑدی ہے اور گو کہ جم گئی ہے اور تمام بدن اُسکا گران اور بھاری ہوجاتا ہے اور
دونوں پپوٹے سوج جاتے ہیں اور دوران ظلمت بصر اور ذہاب عقل پیدا ہوتی ہے **علاج** اُسکا بھی صم کا علاج ہے اور خاص
علاج اُسکا یہ ہو کہ تخم ترب ہمراہ شراب کے پلایا جائے اور خصوصاً اگر قے یہ دوا پلاکر کرائی جائے بہت عمدہ ہو اور قے ہوجانے کے بعد

زیرۂ ہندی از قسم بھی نافع ہوتی ہے شراب پلاکر اور چند بیدستر ہمراہ شراب کے اور فودنج بری ہمراہ شراب اور تخم زرنج عجیب النفع ہے اور کاٹنے کی جگہ پر نمک سائیدہ ہمراہ قطران کے اور پیاز سر کہ مین کوٹی ہوئی نافع ہے **اُس سانپ کا بیان جسکا نام اودریس اور کدو سودرس ہے** ۔ یہ سانپ اگر پانی مین پایا جائے اہل یونان اسکو اودروس کہتے ہین اور اگر خشکی مین پایا جائے اسکا نام کدو سودروس ہے اور اصلم سے چھوٹا ہوتا ہے اور اُس سے اس کی گردن بھی چوڑی ہوتی ہے اور اسکا شر اور ضرر بھی نسبت اُسکے زیادہ ہوتا ہے اور جہان کاٹتا ہے اُس جگہ درد شدید پیدا ہوتا ہے اور التہاب اور سوزش بھی پیدا ہوتی ہے لبعد ازان وہ مقام سبز ہوجاتا ہے اور سڑجاتا ہے اور جسے کاٹے اسکو دوران سر اور قے بدبو صفراوی اور حرکت غیر منتظم اور ضعف قوت عارض ہوتا ہے اور اکثر اوقات تین گھنٹے کے اندر وہ شخص مرجاتا ہے اور تین گھنٹے سے زیادہ گذرنے نہین پاتے اور اگر لوجہ اسکے کہ دریائی قسم مین زہر کم ہوتا ہے کوئی شخص بچ جائے خواہ اسوجہ سے کہ ملسوع کا مزاج قوی ہو اُسپر اثر زیادہ نہین ہوتا پھر بھی امراض ایسے لاحق ہونگے کہ اُن سے اچھا ہونا اسکا دشوار ہوگا **علاج** پہلے علاج عام سے معالجہ کرین اور خاص معالجہ اسکا ایک یہ ہے کہ جنطیانا و سرد پاک کیا ہوا اور حب الآس ہر ایک بوزن ایک درمی ہمراہ ماء العسل کے خواہ ہمراہ شراب کے استعمال کرین اسیطرح زراوند دو درہم ہمراہ شراب کے یا ہمراہ سرکہ کے جسمین پانی ملا ہو اسیطرح عصارہ مغز اسپون بھی مفید ہے اور حنظل و حلتیت اور زیت اور فودنج کوہی کا اور پوست بیخ بطم وغیرہ تنہا ایک ایک جز خواہ سب کو ملاکر اور نیز آرد جو ملاکر کرین ۔ **آذریس کا بیان** مین آذریس کا ذکر اس مقام پر اس لحاظ سے کرتا ہون کہ مجھے شبہ اس بات کا ہے کہ آذریوس اور اذریس مین کچھ فرق ہے یا دونون ایک قسم ہین اور وجہ اشتباہ کی یہ ہے کہ نساخ اور کاتبون کا تصرف ان دونون لفظ مین ایسا ہوا ہے جیسے اور الفاظ یونانی مین اسیطرح ہوجاتا لیکن مین نے جس کتاب سے یہ مقام لکھا ہے اُسکے مصنف نے اسکے کاٹنے کے چند اعراض اور بھی ذکر کیے ہین اُس مصنف نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے جراحت پیدا ہوتی ہے اور زخم چوڑا ہوتا ہے اور رنگ تیرہ ہوجاتا ہے اور اس مقام سے رطوبت سیاہ بکثرت نکلتی ہے جو بدبو اور متعفن ہوتی ہے اور علاج ان لوگون کا بہت دیر مین منجح ہوتا ہے اور علاج مین دشواری بھی واقع ہوتی ہے اب مناسب ہے کہ اس مقام مین کوئی اور شخص تامل در نظر رہے اور اسکی تحقیق کرکے لکھے تاکہ اشتباہ برطرف ہوجائے اور اسکی اصلی کیفیت کو پہچان لے **اب ہم طبقہ ثانیہ کی طرف منتقل ہوکر بیان اُنکا بتفصیل کرتے ہین** اور جتنے امور متعلق بہ لسع ہین اُنھین مشروحا بیان کرتے ہین **بیان عام لسع افاعی اور اُسکے احکام کا** بہترین افاعی اور بدترین اژدہے کی وہی قسم ہے جو نر ہے اور مادہ بہ نسبت نر کے اہلم ہے اور مادہ کا کاٹنا اسطرح پر دریافت ہوتا ہے کہ اگر دانت سے زیادہ کا نشان پڑجائے اُسطرف جدھر سے کاٹا ہے اور کاٹنے کے ساتھ ہی وہ زن دانت خواہ کل دانتون کے نشان سے خون برآمد ہوا اسکے بعد صدید غسالی نکلے اور کبھی ابتدا مین صدید مائی نکلتا ہے پھر زیتی پھر زنگاری تحلیل بطرف جوہر سم کے ہوکر نکلتا ہے اور رنگ بھی اُسکا زہر کا ہوجاتا ہے اور مقام لسع مین درد پیدا ہوتا ہے پھر وہ درد چلتا ہے اور متحرک ہوتا ہے لبعد ازان ورم پیدا ہوتا ہے قریب موضع لسع کے اور منھ مین خشکی پیدا ہوتی ہے اور احشا مین التہاب پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن مین تپ پیدا ہوتی ہے کہ اُسکے ہمراہ لرزہ بھی ہوتا ہے اسکے بعد ٹھنڈھا پسینا نکلتا ہو اسکے بعد فساد لون عارض ہوتا ہے اور رنگت مائل بطرف سبزی کے ہوجاتی ہے اور دوار اور تواتر نفس کا ہیجان ہوتا ہے اور سانس مین کوتاہی اور متلی اور ہچکی عارض ہوتی ہے اور کبھی کبھی قے کسی خلط مراری کی ہوتی ہے اور عسر بول پیدا ہوتا ہے اور سدر طمع اور سر بھاری ہوجاتا ہے اور بشیر رعاف بھی پیدا ہوتا ہے اور پیٹھ مین کسی قسم کا بوجھ پیدا ہوکر عرق بارد پیدا ہوتا ہے اور بدن مین کپکپی بہت ندرت سے اور پھر غشی پیدا ہوتی

ہے اکثر جو شخص اس صدمہ سے مرجاتا ہے وہ تین دن کے اندر مرتا ہے اور کبھی کوئی شخص سات روز تک بھی زندہ رہتا ہے **علاج مارگزیدہ کا بطور قاعدہ کلی کے** پہلے تو اعادہ شرکہ کا لحاظ کرنا چاہیئے اسکے بعد قوی تر علاج یہی ہے کہ تریاق افاعی کا استعمال جلد کریں اور اگر تریاق مذکور کے استعمال میں تاخیر ہو کیونکہ تریاق کا نفع ممکن ہوتا ہے اور کبھی ممکن نہیں ہوتا ہے اور اس بات کا خیال کرنا کہ اجزائے تریاق خود اگر سم ہوجائیں گے مناسب نہیں اسلئے کہ طبیعت باذن خالق تعالی استعمال آلات کرتی ہے اور جو شئے غریب ہو اور طبیعت بدنی سے خارج ہے اُسے ممکن نہیں ہے کہ استعمال آلات کرے ہاں اگر طبیعت در امر غریب دونوں کا ہیجان واقع ہو سو وقت شاید کسی قدر مفید بھی ہو اگر مارگزیدہ بکثرت استعمال ثوم یعنے لہسن اور شراب کا کریں شاید جمیع اقسام کے علاج سے مستغنی ہوجائے اسیطرح کراث اور بصل ہمراہ شراب اگر ثوم بہم نہ پہونچے اطبانے ذکر کیا ہے کہ ابل یعنی لوزن برشتہ اگر کھلائیں تو مفید ہوتا ہے حرمل بھی ایسی دوا ہے جو سانپ کے کاٹنے سے نجات دیتی ہے اسیطرح لب حب اترج کا خاص تریاق سانپ کے کاٹنے کا جو قوی الاثر تریاق ہے ایک یہ ہو انیسون الکسوفانن یعنی بامیس درہم فلفل چار درخمی پوست زراوند مدحرج جند بید ستر ہر واحد ایک درخمی ذریعے طلا یعنی دو شاب انگور مطبوخ سے معجون کریں مقدار شربت بقدر ایک جوزہ کے۔ ایضاً مرکی جند بید ستر فلفل زرنیخ احمر ہر ایک ایک درہم تخم شبث دوا دقیہ طلا کے ذریعے سے معجون کریں۔ ایضاً تخم خندقوقی زراوند مدحرج سداب بری اور وہ حرمل نہیں ہے جیسا بعض لوگوں نے بغلط گمان کیا ہے بلکہ وہ خود سداب کی ایک قسم خاص ہو واجب ہو کہ مسکہ بکثرت کھلائیں اور خصوصاً پرانا مکھن کہ اکثر فقط اسی کے استعمال سے شفا حاصل ہوتی اور آب ان میں دودھ کے بٹھائیں اور بہ تکلف اسے تنبہ اور بیدار کرتے رہیں اور چلنے اور ٹہلنے کی اجازت دیں اور بعض اوقات میں حمام معرق کرائیں یعنی جس حمام سے پسینہ نکلتا ہے اور انفحہ وغیرہ کا استعمال کریں بعد حمام کے بہتر یہ ہے کہ تازہ انفحہ ارنب کا کھلائیں کہ وہ بھی پاکیزہ ہوتا ہے اگر چار اوقیہ شراب کے ہمراہ خوب ملاکر استعمال کریں اور انفحہ ایل کا بھی عمدہ ہے ایک قوم نے کہا ہے کہ اگر کسی شخص کو پیاز دریائی دستیاب ہو اور اُسے چبا کر نگل جائے اس رطوبت کو جدا کئیں ہے اور بھوک کو ضماداً استعمال کرے مقام لسع میں ہرگز نہ مریگا ایک اور قوم نے شوربا مینڈک کا براہ تجربہ ایسا مفید پایا ہے کہ اسکے استعمال سے مارگزیدہ کو نجات ہوتی ہے اور سیہ کا گوشت جو سرکہ اور نمک میں پکایا جائے اور دریائی سرطان بھی اسیطرح مفید ہیں ایک گروہ نے یہ کہا ہے کہ جو جبہ اگر کسی ڈورے وغیرہ میں لٹکائیں تو بھی عافیت پیدا کرتا ہے **بیان تمام مشروبات ممدوحہ کا جو سانپ کے کاٹنے میں لوگوں نے دیکھے ہیں** ۔ کہتے ہیں کہ رس صحرائی جسے عرب خوار سمر زمین کہتے ہیں اسکا پینا بھی بہت مفید ہے اور جو ترکی کی جڑ اور برگ زراوند اور بیخ زراوند مدحرج اور بیخ داشر ستین اور غار بعنون جو دوا ہیں ان سے بہم پہونچے شراب شیریں ملاکر بقدر ایک درہم کے پلائیں اسیطرح عصارہ اباغلس یعنے اذان الفار کا اور اسیطرح عصارہ کرون یعنی زیرہ خصوصاً زیرہ کرمانی اور عصارہ ارنب یا قسط ہمراہ البولوسین اور بیخ بخور مریم خواہ بزر کاشم خواہ بیخ کاشم یا بیخ حرمل ہمراہ عصارہ گندنا کے یا حرشف کا۔ ایضاً انفحہ ارنب یا ارقیق کرسنہ خاص کرکے اور زنجبیل ہمراہ شیر زنان کے اور بیخ حزا اور بیخ حرنبل جو نبواحی نہر معروف ہو وہ بھی نہایت درجہ مفید ہے اور پوست زراوند اور بیخ خندقوقی بھی اسیطرح مفید ہے بعض لوگوں نے خیال کیا ہے کہ زبد کو جس وقت شیر دوشیدہ میں ملاکر استعمال کریں خوب نفع کرے گی اور لبن لاغیہ اور سے گمان میں تریاق فرادی دہی ہے اور کوئی بھی نافع ہے سانپ کے بلکہ جمیع ہوام کے کاٹنے سے یا چار شیر لوزن دو درہم ہمراہ سرکہ کے۔ ایضاً قسط بوزن تین مثقال اور حنطیانا۔ ایضاً مینگنی بھیڑی کی شراب میں ریزہ ریزہ کرکے ڈالیں اور پلادیں اور کل ایسی چیزیں جو مقطع ہیں اور تیز ہیں خصوصاً لسن اور پیاز اور گندنا اور مولی کا پانی اور سب نمکین چیزیں خصوصاً جو جوف ہونے کا اور عقرب بھنا ہوا اور تخم مرغ اور کل طیور کا تخم جو عصارات شدیدہ النفع ہیں ان میں سے عصارہ سداب اور عصارہ برگ سیب اور عصارہ مرزنجوش

اور سرکہ تنہا چار اونیہ جوش دیکر اور عصارہ اطراف کرنب نبطی کا اور آدمی کا پیشاب جیسا لوگ کہتے ہیں

ضمادات جو باہر سے لگائے جائیں

یہ ضمادات وہی ہیں جو سمیت کو جذب کریں اور اُن کا استعمال قبل از حدوث ورم کے ہوتا ہے اور یہ ضمادات ابہل اور حب الغار اور اسقیل بریان مقصود ضماد اور آرد کرسنہ تنہا ایک ایک دوا خواہ شراب میں ملا کر استعمال کریں اور پرانا پنیر کا ضماد بھی بہت نافع ہے اور مرغ کا پیٹ چاک کرکے نہایت زہر مفید ہو اگر باندھا جائے اسطرح ضماد گوشت افاعی کا خواہ مینڈک چاک کرکے اور وہاں میں روغن غار کا خواہ کوئی اور روغن جیسے روغن الغار

بیان اُن سانپوں کا جو کل مسامات بدن سے خون رواں کر دیتے ہیں جیسے امورلوس اور سطس

یہ قسم سانپ کی بہت ردی ہے ان کے کاٹنے کے بعد تمامی مسامات اور منافذ بدن سے خون جاری ہوتا ہے حتی کہ جو قروح جسم میں کسی زمانہ میں ہوئے ہوں اور مندمل ہو چکے ہوں وہ بھی از سر نو شگافتہ ہو کر اُن سے خون رواں ہوتا ہے اور درد متصل پیدا ہوتا ہے اور قی الدم اور نفث الدم بھی عارض ہوتا ہے قدمائے اطباء نے بیان کیا ہے کہ یہ دونوں سانپ جنکا ذکر ابھی کیا گیا ہے اُن کے بدن کا رنگ خاکستری ہے اور اُن کے بدن پر نقطہ ہائے سپید ہوتے ہیں اور طول نقطوں کا بقدر طول نقطہ ہائے مقرنہ کے ہوتا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کے قد افعی سے چھوٹے ہیں اور سر اور دم ان کی باریک رنگ انکا خاکستری اور بیشتر سیاہ یا سرخ یا سپید ہوتا ہے اور اُن کے سر پر لکیریں سپید رنگ متقاطع ہوتی ہیں اور اُن کے دانتوں میں آواز خر خراہٹ کی لوجہ یبوست کے پیدا ہوتی یعنی پوست اندرون دہنوں کے چونکہ خشک ہوتے ہیں جیسے کوئی غضب میں آکر دانت پیسے اور چال اُن کی بھاری ہوتی ہے دانت اُن کے ہموار اور برابر ہوتے ہیں یہ شخص جنہوں نے ان حیات کے یہ صفات بیان کیے ہیں ان کو طبقات دلی میں داخل کرتا ہے اور کہتا ہو کہ یہ سانپ نہایت زبون ہیں اور ان کے کاٹنے سے تمام مسامات بدن کے کھل جاتے ہیں اور تمام مجاری طبعی کھل جاتے ہیں اور ان سے خون بکثرت جاری ہوتا ہے اور کسیطرح نہیں رکتا ہو اور کبھی تھوڑی سی رطوبت مائی بھی بدن سے روان ہوتی ہے تا اینکہ جو قروح مندمل ہو چکے اُن سے بھی پلپل پگھل کر یہ رطوبت جاری ہوتی ہو بلکہ آنکھوں میں جو رطوبت ہو وہ بھی بہہ کر نکلجاتی ہے اور بکثرت خون کی روانگی اور نفث الدم اور رعاف عارض ہوتا ہے اور باایں ہمہ معدہ میں درد بھی پیدا ہوتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مقام لسع میں ورم پیدا ہو کر سیاہ ہو جاتا ہے اور اسی مقام سے تھوڑی سی رطوبت مائی برآمد ہوتی ہے اور دست جاری ہوتے ہیں اور سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہے عسر البول عارض ہوتا ہے اور آواز بند ہو جاتی ہے سب اعضا سست اور ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور تمام بدن پر ایک حالت ایسی غالب ہوتی ہے جیسے نسیان کی کیفیت ہوتی ہے اور کزاز پیدا ہوتا ہے اور دانت گر جانے کے بعد وہ شخص مرجاتا ہے علاج ان لوگوں کا قریب یہ علاج اُن لوگوں کے ہے جنہیں اصلات اور افاعی کے کاٹنے کا صدمہ پہونچے اسطرح کہ شراب کثیر ملا کر قے کرائی جائے بعد غذا دینے کے اور غذا اُن کی طریخ یعنی ایک مچھلی سے جو بہت چھوٹی بقدر ایک بالشت کے ہوتی ہے اور حلب میں اسکا شکار کیا جاتا ہے خواہ سمک مالح اور ثوم سے تجویز کیجائے اور مکرر انھیں قے کرائی جائے اسکے بعد وہی مچھلی کے ساتھ کھلائی جائے جو انگیٹھی وغیرہ پر آنچ کرکے سینکی گئی ہو اور ربیب اور تخم ترب انکو کھلائی جائے کہ نافع ہے خصوصاً ہمراہ شراب کے اور عصارہ خشخاش ہمراہ اصل السوس کے جو آسمان گونی ہو وہ بھی شراب کے ہمراہ اور کبھی سپیدہ بیضہ مرغ ہمراہ شراب کے بھی انھیں نفع کرتا ہے اور کبھی بوجہ نزف الدم ضماد خرفہ اور آرد جو اور برگ انگور کا جو مطبوخ ہو اور مارچوبہ یا مازو اور داغ دینے سے بھی اکثر حبس خون کا اچھی طرح سے ہو جاتا ہے اور داغ دینے کے بعد عدس اور انار اور بعد اس کے ہمراہ آرد جو اور سپیدہ بیضہ سے لگاتے ہیں جسکو معطشہ کہتے ہیں کہ جس سانپ کے کاٹنے سے پیاس کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے اسکا طول بقدر ایک بالشت کے ہو اور اسکے بدن پر نشانہائے سیاہ بہت سے ہوتے ہیں اور سر اسکا چھوٹا گردن اسکی موٹی اور حلق اسکی موٹی گردن سے شروع ہو کر دُم تک باریک ہوجاتی ہے ایک قوم نے کہا ہو کہ اکثر یہ قسم سانپ کی بلاد لوبیا اور شام میں ہوتی ہے اور صورت اسکی شکل افاعی کے ہوتی ہے اور رنگ اسکا

پچھلے دھڑ کا دم تک مائل بہ سیاہی ہوتا ہو اور دم اُٹھائے ہوئے چلتا - اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ قسم اکثر سواحل اور کنارے دریا کے پیدا ہوتی ہے کہتے ہیں کہ جسے
یہ سانپ کاٹے اُسکا پیٹ جل جاتا ہے اور التہاب و سوزش پیدا ہوتی ہے پھر اسکی پیاس کسی طرح نہیں بجھتی ہے اور پانی سے کبھی سیراب نہیں ہوتا اور
ہمیشہ پانی پیتا رہتا ہے اور پسینہ خواہ پیشاب کی راہ سے کسیقدر نہیں برآمد ہوتا تا اینکہ پیٹ اسکا پھول جاتا ہے اور تمام بدن پھول جاتا ہے اور تمام
رگوں میں پانی بھر جاتا ہے **علاج** بعد تدبیرات مشترکہ کے اور دہن کثیر کے پلانے کے اور قے کرانے کے پھر خاص علاج اسکا یہ ہے کہ ثقل اور رطوبات
اندرونی کا اخراج کریں اور پانی جسقدر پی لیا ہے اُسے بچے کی طرف جذب کریں اور مدرات کا استعمال جیسے طبیخ کرنس اور سنبل ہندی اور دارچینی اور
اسارون اور سیالیوس اور فطراسالیون وغیرہ کا استعمال کرائیں اور خارج بدن پر ضماد نمک و چونہ اور زیت کا کریں اور وہ ضماد لگائیں جسے ہم دیوانے
کتے کے کاٹنے میں بیان کریں گے **قفازہ اور طفارہ** یہ سانپ چھوٹے اور پتلے باریک جسم کے ہوتے ہیں اور یہ سانپ درختوں پر لٹکے ہوئے
ہوتے ہیں اور جو شخص اُن اشجار کے نیچے ہو بیٹھتا ہے اُن پر اپنے تئیں گرا دیتے ہیں اور حملہ آور ہوتے ہیں اسطرح پر جیسے کوئی نیزہ خواہ بھالا مارے
میں کہتا ہوں کہ ایک قسم ان سانپوں کی میں نے خود دیکھی ہے اطراف دھستان میں کہ مائل بہ سرخی اور وہ نہایت زردی اور زبون ہے کہتے ہیں کہ اسکے
کاٹنے سے درد شدید اور ورم گرم تمام بدن میں پیدا ہوتا ہے اگر اس قسم کا ہو جسے ہم نے دیکھا ہے اور ہلاکت بھی عارض ہوتی ہے کہتے ہیں کہ علاج اُسکا
مشترک ہے اور مثل علاج افاعی کے ایک سانپ کا ذکر اسطرح کیا ہے کہ نام اُسکا امفسنیا ہے اور کہتے ہیں کہ وہ دونوں طرف سے چلتا ہے اور جب
گرتا ہے یعنی سر اور دم دونوں طرف سے جست کرتا ہے اور مجھے تحقیق اسکی نہیں ہے کہ قفازہ یہی ہے یا کہ وہ اور قسم ہے مگر اتنی صفت اسکی وہ لوگ
کرتے ہیں کہ اُسکے سر اور دم برابر ہوتے ہیں گندگی میں اور جتنا بیچ میں موٹا اور گندہ ہوتا ہے اُتنا ہی سر اور دم کے پاس ہوتا ہے اور مجھے گمان قطعی
نہیں ہے کہ جس کو میں نے دیکھا ہو یہ وہی ہے یا نہیں **ملوطسیہ جسے درو بوس بھی کہتے ہیں** یہ سانپ ان پتھروں کے نیچے رہتا ہو جو پھروں
میں رکھے ہوئے ہوں اور جس شخص کو یہ کاٹتا ہے اُسکے بدن کی کھال اتر جاتی ہے اور جو شخص اُسے مس کرے اُسکے بدن کی جلد بھی اتر جاتی ہے
خواہ جو اُس کی دوا کرے یعنی دوا کرنے کی وجہ سے اُسکا قرب مبنی پیدا ہو لو اس سانپ کی نہایت خبیث اور بدبو ہوتی ہے اور جو کوئی قتل کے
درپے ہو کر تلاش کرے بذریعہ بدبو کے اُسکا پتہ لگ جاتا ہے اور جو اعراض لسع افاعی سے عارض ہوتی ہیں وہی اُسکے کاٹنے سے بھی پیدا ہوتے
ہیں **علاج** وہی ہے جو افاعی کا علاج ہے اور خاص ان لوگوں کو زراوند طویل کا شراب میں ڈال کر پینا اور اسیطرح سکبینج اور بیج شبت
کو گیاہ مشہور ہے اور افاعی کے علاج میں مذکور ہو چکی ہے مفید ہو کہ اُسے شراب کے ساتھ پلائیں اور قرص ملوطی کی تضمید کریں **جاورسیہ** یہ قسم
سانپ کی گویا بوجہ زردی رنگ کے اسکا رنگ مشابہ باجرہ کے ہوتا ہے اور جسے یہ سانپ کاٹتا ہے اسپر اعراض ردی طاری ہوتے ہیں جیسے
افاعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور علاج بھی بعینہ اسیطرح کیا جاتا ہے **بیان اُس سانپ کا جسکا نام رقنا سیسطالی ہے -**
کہتے ہیں کہ یہ سانپ مشابہ طفارہ دونوں طرف سے ہوتا ہے یعنی منہ اور دم کی طرف مگر اس سے زیادہ بڑا اور قاتل ہو اور اعراض اسکے بعینہ وہی عرض
ہیں اور علاج بھی وہی ہے جو بیان ہو چکا **حیہ رقنا جسکے رنگ مختلف ہوں** بعض مجربین نے ذکر کیا ہے کہ یہ سانپ ایسا خبیث ہو کہ دوسرے
دن ملسوع کا جگر سڑ جاتا ہے اور امعا ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑتے ہیں اور ہلاکت عارض ہوتی ہے اسکا علاج وہی ہے جو افاعی مصرہ کا علاج ہے **حیہ باسطالیس**
اس سانپ کا بیان اسطرح کیا ہے کہ اعراض اسکے افاعی کے اعراض کے سے ہیں مگر مقام لسع میں انتفاخ پیدا ہوتا ہے اور صلابت ہو جاتی ہے
اور لفافات عارض ہوتے ہیں اور سیلان رطوبت خونی اور سیاہ رطوبت کا اسی مقام سے عارض ہوتا ہے اور عقل میں بھی تغیر اور غشا اور نفخ
گزار ہو ملک عارض ہوتا ہے **علاج** اُسکا مثل علاج افاعی کے ہے اور میں نے اس سانپ کو اس مقام پر تتمہ ذکر کیا ہے میں اُسے جانتا نہیں

اور نہ اُس کی طبیعت کو پہچانتا ہون اور نہ اُس کی جنس کو تحقیق جانتا ہون اور نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ اسکا ذکر کرر ہوا ہے یعنی کسی اور قسم مین داخل ہو یا نہین
فیلحز میوس کہتے ہین اسکا نام شبیہ لسع افاعی کے ہو مگر گوشت مین ملسوع کے فساد اور استرخا ایسا عارض ہوتا ہے جیسے نستہ کو عارض ہوتا ہو اور
سبات اور نسیان اور ہیضام جگر اور امعائے صائم اور قولون مین لاحق ہوتے ہین اور میرا قول اس قسم کی نسبت بھی وہی ہے جو بار سطالیس مین کہا ہو
یعنی مین نے اسے بھی تخمیناً ذکر کیا ہے اور کبھی اس طبقہ مین اسکا ذکر نہین ہوتا ہے بلکہ طبقہ معفنہ مین ہوتا ہے اور علاج اُسکا مثل علاج افاعی کے
ہے **انکو دو طیس اور موعیروس کا بیان** ۔ طول ان سانپون کا ایک ذراع کا ہوتا ہے اور رنگ ان کے مثل رنگ کے اور اُن کے بدن
مین نشانات ہوتے ہین کہتے ہین جسکو یہ سانپ کاٹے درد شدید موضع لسع مین اور ورم عظیم پیدا ہوتا ہے اور صدید دموی اُس سے روان ہوتا
ہے اور مثانہ مین اور جگر مین اور مراق بہت شدید اور بادار عارض ہوتا ہے اور کاٹنے سے تیسرے روز ہلاکت ملسوع کی عارض ہوتی ہو اور ساتوین دن
کے بعد پھر مہلت نہین ملتی **علاج** اسکا بطور عام کے کرنا چاہیے اور جند بیدستر اور دارچینی اور بیخ قنطوریون جوان ادویہ مین سے مولوزن دو درہم
کے ہمراہ شراب کے علاج خاص اُنکا ہے اور بیخ زراوند خصوصاً زراوند طویل کی منفعت عظیم ہے نسبت ان اقسام کے اسیطرح اصل شواصری
یعنی مشک بن خواہ اسکا عصارہ خاص کر اور بیخ حبطیانا بھی علاج خاص ہے اور ضمادات مین شہد کو پکاکر خشک کرین اور کوٹ کر لیپ لگائین ۔
اسیطرح انار کے چھلکے اور اسیطرح قنطوریون اور تخم لسان اور کا ہو اور تخم حرمل اور لبلاب ورسداب دشتی اور جو ضماد مختص بہ قروح متعفنہ مین وہ بھی انکو
مفید ہین **وہ سانپ جسکا نام سیسر ہے اور یہ معفنہ ہے** کہتے ہین کہ یہ سانپ بلاد شام اور مصر مین پیدا ہوتے ہین سر اسکے چوڑے اور
گردنین پتلی اور دم چھوٹی پیٹ ان کے گول سر پر ان کے لکیرین اور خطوط ہوتے ہین اور اُن کے بدن پر خطوط مختلف الوان کے ہوتے ہین اور جب چلے
خواہ چلنے مین پلٹے وہ لکیرین اور خط سیدھے نہین رہتے بلکہ ترچھے ہو جاتے ہین اور جس شخص کو یہ سانپ کاٹے اسے ورم مع جع اور عفونت بدن کی بعد
ریزہ ریزہ ہونے بدن کے اور گر پڑنے بالون کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی عفونت بہت جلد سرایت کرتی ہے تو اچھے بھلے آدمی کو ہلاکت عارض ہوتی
ہے اور گویا یہ بھی ایک قسم افاعی کی ہے **علاج** وہی علاج اور جو علاج متوسط ہے درمیان افاعی کے اُسکے بعد علاج اعراض کا جو اُسکے کاٹنے سے
عارض ہوا ہے کرنا چاہیے ۔ **ان سانپون کا بیان جو بوجہ جراحت کے ایذا دیتے ہین نہ بوجہ زہر کے** اس قسم مین وہی
سانپ مندرج ہین جو بڑے بڑے ہین اور خبیث ہین **تنین** اژدہے کو کہتے ہین اہل تجربہ کا قول ہے کہ چھوٹا سا چھوٹا اژدہا پانچ ذراع کا ہوتا ہو اور
بڑا تیس ہاتھ اور اس سے بھی زیادہ بڑا ہوتا ہے اور اژدہے کی دو آنکھین بڑی بڑی ہوتی ہین اور نیچے والے جبڑے کے تحت ایک منڈی
مثل ذقن کے ہوتی ہے اور دانت اسکے بہت سے ہوتے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ اژدہے کی پیدایش اطراف نوبہ اور ہندوستان مین زیادہ
ہوتی ہے اور ہند کا اژدہا بڑا ہوتا ہے اور وہ اژدہا نوبہ جو بلاد آسیہ مین ہوتا ہے چار ذراع تک لانبا ہوتا ہے اور ہند کا اژدہا بہت ہی بڑا
ہوتا ہے کہتے ہین ان کے اوصاف وہی ہین جو ہم نے بیان کیے ہین اور چہرے اُسکے زرد اور سیاہ اور منہ بہت بڑے بڑے اور حاجب ایسے
ہوتے ہین کہ آنکھون کو ڈھانک لیتے ہین اور گردن اسکی تفلیس یعنی گول گول فلس مثل فلس ماہی کے اور ہر ایک جبڑے مین تین تین دانت
ہوتے ہین مین کہتا ہون کہ بچشم خود دیکھا ہو ایک ایسا اژدہا کہ اُس کی گردن کے کنارون پر بال تھے اور موٹے اُگے ہوئے تھے کہتے ہین کہ اژدہے کے
کاٹنے سے درد تھوڑا پیدا ہوتا ہے اسکے بعد التہاب عارض ہوتا ہے اور یہ قسم اژدہے کی بہ نسبت مادہ کے زیادہ خبیث ہو مین کہتا ہون خبر صحیح
سے معلوم ہوا ہے کہ سوائے ہندوستان کے اور بلاد مین بھی اژدہے بڑے بڑے ہوتے ہین اور علاج اژدہے کا وہی ہے جو علاج قروح ردیہ
کا ہے **اغاذیمون اور شیرزنا** شاید یہ بھی اقسام سے اژدہے کے ہے کہتے ہین جسے اغاذیمون کاٹے وہی اعراض جو اژدہے کے کاٹنے سے

عارض ہوتے ہیں اس شخص پر بھی طاری ہوتے ہیں اور شیر کا حال یہ ہو کہ اسکے دانت شدید اور سخت ہوتے ہیں اور اسکا خاصہ یہ ہو کہ جسے کاٹتا ہے
اسکے گوشت میں بدبو اور خشکی پیدا ہوتی ہے اسی جہت سے بڑی مشکل پڑ جاتی ہے اور اسکا زخم اس علاج کا محتاج ہوتا ہے جو قروح ردیہ میں
بکار آمد ہے **دریائی اژدہا کے کاٹنے کا بیان** ۔ گندھک و سرکہ اس مقام پر لگائیں جہاں اُسنے کاٹا ہو اور تمساح کی چربی
کا ضماد بھی ہوتا ہو اور طرلیلا نامی ایک مچھلی ہے اُسے ساتھ نمک کے اگر مقام پر زخم کے مالش کریں یہ بھی نافع ہے اور جو ادویہ باب رتیلا میں
ہم نے لکھے ہیں خصوصاً تریاق اول اور ماء ورج اسکا پلانا خواہ لیپ کرنا بھی نافع ہے **دوحیوان دریائی** ۔ ایسے ہیں کہ
انھیں بعض علماء نے ذکر کیا ہے اور مجھے گمان یہ ہو کہ وہ دونوں دریائی اژدہے کی قسم میں داخل ہیں خواہ ان میں داخل نہیں ایک نام
سمور یا ہے اسی عالم نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے وہ ہی عوارض پیدا ہوتے ہیں جو افاعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور شاید
اسکا علاج بھی مثل علاج افاعی کے مناسب ہے دوسرا **طرد غوروں** ہے اسی عالم کا قول ہے جس شخص کو طرد غوروں کاٹے درد شدید
اور برودت بکثرت عارض ہوتی ہے اور خدر بھی پیدا ہوتا ہے اور موت بہت جلد لاحق ہوتی ہے اور یہی شخص حکیم کہتا ہے کہ اسکا علاج
اسطرح پر کرنا چاہیے جو سرد زہر کا علاج ہے اور یہی حکیم کہتا ہے کہ زخم کاٹے کا نطول نیم گرم سرکہ سے کرنا چاہیے اور ورق غار سے ضماد
کرنا واجب ہے اور مالش دہن قسط کی اور روغن عاقرقرحا وغیرہ کی جو روغن ایسے ہیں اور جن روغنوں میں قوت عنصل و ابخرہ کی ہو اور شربات انکے
واسطے فشردہ ورق غار ہمراہ سرکہ انجدان کے اور ہمراہ سداب کے خواہ مر اور فلفل اور سداب ہموزن لیکر بقدر ایک درہم کے مقدار شربت
تجویز کریں اور تریاق اول جو باب رتیلا میں مذکور ہوا ہے اسکا استعمال کریں **چوتھا مقالہ آدمی اور چوپائے کے کاٹنے کے علاج کا بیان**
اس مقالہ میں وہ آفات بیان ہونگی جو آدمی اور کتے اور بھیڑیے وغیرہ کے کاٹنے سے عارض ہوتے ہیں خواہ اور درندے اور تمساح
اور بندر اور نیولا اور قلاء کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور تمام رفع کرسکتے ہیں ۔ **بیان عام کاٹنے کے علاج کا** بہت برا اسی کا کاٹنا
ہے جو بھوک کی حالت میں سرزد ہوا آدمی بھوکھا ہو خواہ اور کوئی گزندہ جانور بھوکا کاٹے جو شخص کاٹنے کے علاج کرنے کا قصد کرے پہلے
مقام عض پر ایک کپڑا زیت میں ڈبو رکھے خواہ نفط زیت سے اس مقام کو لوپچھے اگر یہ تدبیر کافی نہ ہو اور غرض اصلاح کی پوری حاصل نہ ہو
شہد اور پیاز کا اور باقلا کا ضماد کریں لیکن کچا باقلا و کچی پیاز کو چبا کر تازہ دم ضماد کریں کہ اسطرح سے ضماد کرنا عجیب النفع ہے ایضاً طلا مردا سنگ
اور ضماد مرسکے آٹے کا عجیب النفع ہے اور اگر مقام ماؤف میں اسیطرح فساد نظر آئے پہلے اُسے پاک کریں چوسنے کے ذریعہ سے خواہ
لو پچھنے سے خواہ کسی دوا لے جاذب سے اور بعد تنقیہ کے اور پاک کرنیکے اُسے چھوڑ دیں اور نگران رہیں اگر قیح اور ریم اسمیں زیادہ متعفن
پیدا ہو معلوم ہو گا کہ تنقیہ اور جذب قوی اور پورا نہیں ہوا تھا پھر ان ادویہ جاذبہ سے علاج کریں جنکا باب لسوع میں ہم نے بیان کیا ہے
اور اگر عضو مذکور میں فساد کسی طرح کا نہ ہو اسوقت معالج کو ایسی تدبیر کرنی ضرور ہے کہ ورم نہ ہونے پائے اور جراحت کے التیام کی بھی تدبیر
کرے عمدہ قسم مرہم کی کاٹنے سے جو زخم پیدا ہو اُسکے واسطے خواہ چنگل کے گڑنے اور پنجہ کے ناخن وغیرہ کے گڑنے کیواسطے وہی مرہم ہے
ہے کہ جسکا استعمال بعد جذب فساد مواضع مجروح کے کیا جائے بشرطیکہ اُسکی حاجت ہو اور استعمال سے پہلے نمک و ربانی سے موضع
زخم کو دھونا ضرور ہے **آدمی آدمی کو کاٹے** اور گہرا زخم ہو تو اس جگہ پیاز اور نمک رکھنا چاہیے شہد ملا کر اور ایک دن اور ایک رات برابر
اسیطرح رکھا رہنے دیں بعد ازاں علاج اسکا مرہم اسود سے کریں جو موم اور چربی اور زیت سے طیار کیا جائے اور بارزد کا ضماد
آدمی کے کاٹے ہوئے زخم کے واسطے بہت عمدہ ہے اسیطرح جو سرکہ میں ملا کر بطور ضماد کے لگائی جائے اور پیاز اور شہد ایضاً اتفاق کنند

ہمراہ شراب و روغن زیت کے۔ ایضاً استخوان بچہ گاؤ بقدر جلائیں کہ سپید ہو جائے شہد ملا کر۔ ایضاً نمک پسا ہوا شہد کے ہمراہ اور مرداسنگ و صمغ البطم کبھی زخم میں پھٹکری خشک جلا کر بھرتے ہیں اور باندھ دیتے ہیں اور خاکستر سرطان کو اسپر طلا کرتے ہیں کبھی آدمی کے کاٹنے سے اگر فاقہ سے ہو یا ایسے حبوب کھا چکا ہو جو استعداد فاسد ہونے کی زیادہ رکھتے ہوں اور ان حبوب میں سے بخصوصاً اگر مسور کھا چکا اور کسی کو کاٹ کھائے ایک حالت ایسی ردی عارض ہوتی ہے کہ جو نہایت بری ہوتی ہے لازم ہے کہ موضع عض کو زیت سے پونچھیں اور بیخ رازیانہ ہمراہ شہد اور آرد باقلا ہمراہ پانی اور سرکہ کے ضماد کریں اور ہر مرتبہ لیپ بدل بدل کر لگائیں۔ ایضاً دقاق کندر ہمراہ شراب اور زیت کے۔ ایضاً استخوان بچہ زنگا و بقدر جلائیں کہ سپید ہو جائے بعد ازاں شہد میں ملا کر استعمال کریں ایضاً نمک پسا ہوا ہمراہ شہد کے یا مرداسنگ و صمغ البطم کا ضماد کریں کبھی زخم میں پھٹکری جلا کر سوکھی ہوئی بھر دیتے ہیں اور باندھکر اسکے اوپر خاکستر سرطان کو طلا کرتے ہیں پلا ہوا کتا جو دیوانہ نہ ہو اور بھیڑیئے کا کاٹنا ان دونوں کا قریب اسی کے ہے جو قانون عام میں ہم نے بیان کر دیا ہے اور آدمی کے کاٹنے کا علاج بھی ان دونوں کے کاٹنے میں بکار آمد ہے اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ فوراً بعد کاٹنے کے مقام ماؤف کو سرکہ سے چھڑک دیں اور چند مرتبہ اسپر کثرت سے تھپکی دیں بعد ازاں نطرون اور سرکہ اسپر لگائیں اور ہر ایک تیسرے دن ایسی دوا کی تبدیل کریں اور خصوصاً اگر خوف عروض مرض کلب کا ہو اور کبھی فقط یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ پیاز اور نمک اور سداب اور باقلا اور بادام تلخ ہمراہ شہد کے اور بارتنگ ہمراہ نمک اور گردی کا چھلکا اور کیکر کا چھلکا اور فودنج شراب میں کوٹ کر استعمال کریں ایضاً مرداسنگ کا طلا کرنا اسپر مفید ہے خصوصاً اگر بعد کاٹنے کے ورم بھی پیدا ہو اگر سوزش زیادہ ہو [illegible] ہمراہ شہد کے لگائیں صعتر بری ہمراہ نمک اور شہد کے اور مری جو سرکہ میں بنائی گئی ہو اور جس سرکہ میں نمک گھول کر چند روز رکھ چھوڑا ہو اور یہ سرکہ پہلی دو قسم کے واسطے بھی مفید ہے **دیوانہ کتا اور دیوانہ بھیڑیا اور شغال دیوانہ کی صفات کا بیان** کتا وغیرہ جو حیوانات ابھی مذکور ہوئے کبھی انھیں ایک بیماری جسے کلب کہتے ہیں عارض ہوتی ہے کہ بعد عروض اس مرض کے ہر ایک حیوان ان میں سے دیوانہ اور بوڑھا ہو جاتا ہے یہ بیماری اسوجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ اسکا مزاج سوداء خبیث کی طرف تحلیل ہو جاتا ہے اور اس خلط میں سمیت آجاتی ہے اور یہ تبدیل مزاج خواہ استحالہ کبھی بوجہ فساد ہوا کے پیدا ہوتا ہے اور کبھی بوجہ غذا اور اشربہ کے یہ فساد پیدا ہوتا ہے۔ ہوا کی وجہ سے مزاج کا فساد اسواسطے ہوتا ہے کہ حرارت شدید اخلاط میں احتراق پیدا کرے پس خریف میں دیوانہ ہو جائے یا برد شدید خون کو منجمد کر دے کہ مائل بہ سوداویت ہو جائے پس [illegible] میں دیوانہ ہو گا غذا اور شراب سے دیوانگی اسطرح پیدا ہوتی ہے کہ جہاں قصاب حیوانات کو ذبح کرتے ہیں اور خون مجتمع ہوتا ہے جیسے لکھنؤ میں ملو چبوترہ کی گڑھیا، وہاں یہ کتا خواہ بھیڑیا ہو پہنچے اور مردار سڑی ہوئی چربی کھا کر سڑا ہوا پانی پئے اسوجہ سے اس کے اخلاط مائل بہ سوداویت ہو جائیں اور سوداء متعفن پیدا ہو اس کی خلقت میں بھی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ تشویش افعال میں بہ جہت تغیر مزاج کے پیدا ہوتی ہے جیسے مجذوم کا حال بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور کبھی سگ دیوانہ وغیرہ کا بدن سوج جاتا ہے اور رنگ اسکے بدن کا خاکستری ہو جاتا ہے اور اسباب فساد مزاج اسکے دن بدن بڑھتے جاتے ہیں اسواسطے کہ بعد دیوانگی کے چونکہ وہ بیخبر اور بیہوش ہوتا ہے نہ بھوک میں کچھ کھاتا ہے اور نہ بروقت پیاس کے سیراب ہوتا ہے اور جب پانی کے قریب ہو پہنچتا ہے ڈر جاتا ہے اور پینا اسے ناگوار ہوتا ہے کبھی پانی کے دیکھنے سے اسکے جوڑ بند میں رعشہ اور تھرتھری اور زیادہ اسکے چہرے کی جلد میں ہوتی ہے بلکہ اکثر پانی دیکھکر بقدر خوفناک ہوتا ہے کہ مر جاتا ہے خصوصاً جب مرض دیوانگی اخیر درجہ کو پہونچے آنکھ میں اسکے غشاوہ اور پردہ پڑ جاتا ہے اور ہمیشہ اندوہ میں بحالت حزن مبتلا رہتا ہے اپنے ہمراہیوں کو ہرگز نہیں پہچانتا ہے اور بوجہ عدم شناخت کے سرخ آنکھوں

سے بطور غصہ کے مردون کی طرح آنکھین دکھتا ہے اور بُری صورت بنا کر گھورتا ہے زبان اُس کی ہر وقت باہر نکلی ہوئی لعاب اُس سے بہتا ہوا
اور کف مونھ سے نکلتا ہوا ناک سے رینٹھ بہتی ہوئی دونون کان دبائے ہوئے اور سر جھکائے ہوئے پیٹھ مین کوبڑ نکالے ہوئے اور
کسی ایک طرف پشت کو پھیرے ہوئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُسیطرف کج ہوگیا ہے خواہ اوپر کی طرف کجی پیدا ہوئی ہے دم کو پیٹ کی طرف
دبائے ہوئے چلنے مین ڈرتا ہوا اور جھومتا ہوا جیسے متوالا خواہ کوئی غمگین خاطر اور معلوم چلے اور قدم قدم پر اُسکا حال بدلتا رہتا ہے جب کوئی
شبیہ یا صورت اسکی نظر مین آتی ہے اُسیطرف جھپٹ کر حملہ کرتا ہو چاہیے وہ شکل دیوار کی ہو یا درخت یا کسی حیوان کی اور اکثر حملہ بھونکنے کیساتھ
نہین ہوتا ہے جیسے تندرست اور صحیح کتون کا قاعدہ ہے کہ بھونکتے بھونکتے حملہ ور ہوتے ہین بلکہ دیوانہ کتا چُپ چاپ ور آہستہ حملہ کرتا ہے
اور جب بھونکتا ہے آواز اُسکی بیٹھی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور صاف آواز بھونکنے مین نہین نکلتی ہے جس راہ سے وہ نکلتا ہے کتے وغیرہ دور
دور بھاگتے اور اُس کے قریب نہین آتے بلکہ جس طرف وہ جاتا ہے اُدھر رُخ نہین کرتے اور شاید اگر بھولے سے کوئی کتا اسکے قریب پہونچ
جائے دم ہلانے لگتا ہے اور چاپلوسی اور خوشامد کے حرکات کرتا ہے اور اُسکے سامنے بہت خشوع اور فروتنی سے پیش آتا ہے اور دلی
ارادہ یہی ہوتا ہے کہ کب آنکھ بچے اور بھاگے بھیڑیا دیوانہ کتے سے زیادہ بُرا ہے اور اسیطرح جو حیوان مقدار جسامت مین قریب بھیڑیے کے ہی
اور شغال یعنی گیدڑ کے قریب ہے باقیماندہ حیوانات جو دیوانہ ہوجاتے ہین بعض اہل تجربہ نے کہا ہے کہ خرگوش بھی دیوانہ ہوجاتا ہے اور
نیولا بھی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ ایک ثعلب یا بجو دیوانہ ہوگیا تھا اور اپنے ہمراہی کو جو اسی قسم مین سے تھا کاٹا وہ بھی مجنون ہوا اور
اُسکا جنون بھی ویسا ہی تھا جیسے کاٹنے والے کو جنون عارض تھا **احوال جو دیوانے کتے کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین** جب
کسی آدمی کو پاگلا کتا کاٹتا ہے اُسوقت تو سوائے اُس زخم کے اور کچھ معلوم نہین ہوتا جسمین درد ہوتا ہے جیسے اور حیوانات کے کاٹنے سے درد اور زخم
پیدا ہوتا ہے پھر تھوڑے دنون بعد فکر بد اور خوابہائے فاسدہ اس شخص پر طاری ہوتے ہین اور ایک حالت مثل حالت غضب کے پیدا ہوتی ہے
اور وسواس اور اختلاط عقل اور بدون سوال کے جوابات واہی تباہی دینے خواہ سوال از آسمان اور جواب از ریسمان واقع ہوتا ہے اور
اُنگلیان اپنی اینٹھنا اور اطراف بدن کو سمیٹنا ہے اور روشنی اور چمک سے بھاگتا ہے اور حجاب معدہ مین اختلاج پیدا ہوتا ہے اور ہچکی اور
پیاس اور خشکی مونھ کی اور ازدحام سے گریز کرنا تنہائی کو پسند کرنا اور کبھی بعض صورتون کو بالخصوص ناپسند کرکے اور اُن کی دشمنی پیدا کرتی
اعضا مین سرخی پیدا ہوتی ہے خصوصًا چہرہ مین اور پھر چہرہ مین قرحہ پیدا ہوتا ہے اور ورم زیادہ پیدا ہوتا ہے آواز بیٹھ جاتی ہے اور اکثر رد یا
کرتا ہے آخر مین پانی سے بلکہ سب تر چیزون سے ڈرنے لگتا ہے جو شے اُس کے قریب جاتی ہے اُسے کتا خیال کرکے ڈرتا ہے اور کبھی ڈرتا تو
نہین مگر مکروہ اور ناپسند جانتا ہے اور کبھی مٹی مین لوٹنے کو پسند کرتا ہے اور کبھی سیلان منی بلا شہوت اُسے عارض ہوتا ہے اور آخر کار معدی ی
بطرف تشنج اور کزاز کے منجر ہوتا ہے اور سرد پسینا نکلتا ہے اور غشی طاری ہوکر مرجاتا ہے اور کبھی قبل پیدا ہونے ان احوال کے مرجاتا ہے
اور فقط پیاس کا غلبہ اُسکا مہلک ہوتا ہے اور کبھی پانی پینے کا ارادہ کرتا ہے پھر قریب منہ کے لیجاتا ہے ناگوار ہوتا ہے اور پھینک دیتا
ہے اور کبھی ایک جرعہ خواہ دو ایک گھونٹ پی لیتا ہے تو اچھو ہوجاتا ہے اور گلے مین پانی پھنس جاتا ہے اسوجہ سے مرجاتا ہے اور کبھی کتون
کی طرح بھونکتا ہے اور آواز بیٹھی ہوتی ہے اور گلا پڑا ہوا اور کبھی آواز اُسکی بند ہوجاتی ہے اور مثل سکوت کے ہوجاتا ہے اگر کوئی پکارے
جواب نہین دیتا ہے اور کبھی اُسکے بول مین ایک شے بھی عجیب طرح کی برآمد ہوتی ہے گمان ہوتا ہے کہ یہ کوئی حیوان زندہ برآمد ہوا
ہے اور گویا کتے کے پلے ہین کہ پیشاب کی راہ سے نکلتے ہین اور اکثر اوقات اُسکا بول رقیق ہوتا ہے اور کبھی سیاہ بھی ہوتا ہے اور کبھی

پیشاب بند بھی ہو جاتا ہے پھر اُسے قدرت پیشاب کے دفع کرنے کی نہین باقی رہتی اور پیٹ اُسکا اکثر خشک ہوتا ہے **عجائب احوال سے اُسکے** یہ ہے کہ آدمی کے کاٹنے پر حریص اور بعد ہیجان اس مرض کے اگر کسی کو کاٹ کھائے اُسکو بھی عوارض اور اعراض لاحق ہوتے ہین اور اسیطرح اسکا جھوٹا پانی اور جھوٹا کھانا جو شخص کھائے اُسے بھی وہی کیفیت لاحق ہوتی ہے اور جو شخص مبتلا اس مرض کا ہو اور اُسکی نوبت یہ پہونچے کہ پانی کو دیکھکر ڈرنے لگے پھر اُسکی صحت بذریعہ علاج وغیرہ کے نہین ہو سکتی خصوصاً جب اس درجہ کو اُسکا حال پہونچ جائے کہ آئینہ مین اپنا چہرہ دیکھے اور نہ پہچانے یا اسکے خیال مین کتے ہر وقت متخیل ہوا کرین اور جدھر دیکھے اُسے کتے ہی نظر آئین وہ بھی قابل علاج کے نہین لیکن اوائل اطبائے ایسے مرضا مین سے دو شخص ایسے دیکھے ہین کہ اس درجہ پر اُنکا مرض پہونچ گیا تھا اور پھر زندہ رہے لیکن وہ دونون مریض ایسے تھے کہ اُنھین یہ مرض کتے کے کاٹنے سے نہین عارض ہوا تھا بلکہ آدمی جو مبتلا کلب الکلب مین تھا اُسکے کاٹنے سے یہ مرض پیدا ہوا تھا اور قبل از انکہ پانی سے ڈرنے کی نوبت پہونچے اُسکا علاج قریب بہ نفع ہے اور کبھی ایک ہفتہ کے اندر کم سے کم اور سال بھر مین زیادہ سے زیادہ اس مرض کا مریض مرجاتا ہے جیسا اکثر کم ورخ ہو اور مدت درمیانی اکثر الوقوع چالیس روز کی ہے ایک قوم جن کی صداقت بخوبی ظاہر نہین ہے اُن کا دعوی یہ ہے کہ سات برس کے بعد پانی سے ڈرنے کی کیفیت طاری ہوتی ہے اور بعض لوگ اور شاید روفس حکیم کا قول یہ ہو کہ پانی سے ڈرے اور مٹی کیچڑ مین لوٹنے کی رغبت اور آرزو کا سبب یہ ہو کہ یبوست اور خشکی چونکہ اُسکے مزاج مین مستحکم ہو گئی ہے لہذا انسانی اور بعضراً اس مزاج جدید اور مستحکم سے کراہیت کرتا ہے اور کیچڑ مین لوٹنے کا آرزو مند ہوتا ہے اور اس قول کی طرف میرا میلان خاطر نہین ہے اور نہ مجھے یہ دلیل پسند ہے اسلیے کہ مائل اور راغب ہونا بطرف ایسی چیز کے جو موافق مزاج غریب اور مستحکم کے ہو محض بے اصل اور بے ٹھکانے کہ سات ہو دیوانے کتے کے کاٹنے سے جو مرض پیدا ہوتا ہے اُس مریض مین سب سے زیادہ اسلم وہ مریض ہے جس کے مقام زخم سے خون بکثرت جاری ہو اسیطرح اگر بعد استعمال ادویہ تریاقیہ کے خون کا پیشاب کرے کہ وہ شخص پانی سے ڈرنے کی حالت پر پہونچنے سے بچ ہوجاتا یعنی پاس وارث حال کو اُسکا انجام نہین ہوتا ہے **فرق دیوانے کتے کے کاٹنے مین اور باولے حیوانات کے کاٹنے مین** کیا ہے کبھی بعض وحشیون کو کتا کاٹتا ہے اور جو جو آثار اوپر مذکور ہوئے ہین اُن مین سے کوئی اثر اسپر طاری نہین ہوتا ہے اور فقط اسکے علاج کی وہی تدبیر درکار ہوتی ہے جو علاج مین زخم کے لائق ہے اور اندمال زخم کا کر دیا پس اسیقدر ضرور ہوتا ہے اور کچھ نہین لیکن اگر زخم کا اندمال کرین اور اس زخم کو متقیح نہ ہونے دین چونکہ یہ زخم دیوانے کتے کے کاٹنے سے پڑ گیا ہے اور اسکا متقیح ہونا ضرور ہے بایں نظر یہ علاج منافی اُسکے ہوتا ہے یہ اشکال اسوجہ سے درپیش ہوتا ہے کہ ابھی تک کوئی اور اثر سوائے زخم کے ظاہر نہین ہوا اور آئندہ اور آثار رے کے ظہور کا احتمال قوی ہے اور جب اُن آثار کا ظہور بقوت محتمل ہے پھر اگر زخم کو بلا تقیح مندمل کر دے ہلاکت مریض کا خطرہ قوی ہوتا ہے اسلیے تت مین حاجت ہوتی ہے کہ چند علامات ایسے تلاش کیے جائین جنسے اُس مریض کا حال بخوبی ظاہر ہو جائے ایسے مریض کے علامات مین بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر جوز ملکی لیکر خواہ کوئی اور جوز زخم پر رکھین اور ایک گھنٹہ کے بعد مرغ کو کھلائین اگر مرغ اُسے سونگھ کر چھوڑ دے اور نہ کھائے معلوم ہوگا کہ اس شخص کو دیوانے کتے نے کاٹا ہے اور کھا کر مر جائے تب بھی دیوانہ کتے کا کاٹا ہوا ہے یا ایک ٹکڑا روٹی کا لیکر چند طوبت اس زخم سے نکلی ہو اسمین تر کرین اور کتون کے سامنے پھینکدین اگر سونگھ کے چھوڑ دین دریافت ہوگا کہ دیوانے کتے کا زخم ہے یہ بھی ایک علامت اُسکی بیان کرتے ہین کہ اگر کوئی سرد چیز اُسکے بدن تک پہونچے بدن مین عفونت پیدا ہوگی مین کہتا ہون یہ علامت کچھ اس مرض سے خصوصیت نہین رکھتی ہے **علاج** پہلا علاج تو یہی ہے کہ اُسکا زخم [illegible] ہونے

نہ پائے بلکہ زخم کو بڑھاتے رہیں اور پھیلاتے رہیں اگر خوب چوڑا نہ ہو اور رطوبات کا چوسنا اور ڈبھے کا لگانا جو جو تدبیریں اس میں مذکور ہو چکی ہیں اور
کم سے کم زخم کا اندمال سے روکنا بنظر احتیاط کے چالیس دن درکار ہے اور اگر ابتدا میں جذب مادہ کی تدبیر بھی کیجائے اور پھر زخم پر ہونے نہ پاسکے
اس سے عمدہ کیا تدبیر ہوسکتی ہے اور زیادہ نافع یہی تدبیر ہے اور اگر بادحفظا عمدہ طور پر جذب نہوا اور زخم مندمل ہو گیا وجب ہو کر انگور
زخم کا پھاڑ ڈالیں اور اندمال باقی رہنے دیں اور کمال مبالغہ اور اہتمام اسی امر میں کریں اور مفتحات کا ضماد اسپر اوائل ایام میں کریں جیسے
جاوشیر اور جوزا اور ثوم اور مرہم زفت ہمراہ جاوشیر اور سرکے کے نسخہ کیسقدر سرکہ لیکر بشرطیکہ پرانا ہو اور خالص ہو اس میں زفت ایک رطل اور
جاوشیر تین اوقیہ ملاکر استعمال کریں پہلے جاوشیر کو سرکہ میں بھگوئیں تا اینکہ گھل جائے بعد ازاں اور ادویہ کو ملائیں اکثر ایسے مقام پر لہسن
اور پیاز بھی کافی ہوجاتی ہیں اور جرجیر بھی اُبالی ہوئی اور حلتیت مرکب ہو خواہ مفرد ہو اور سلیخ بھی اور کبھی اسکے ہمراہ روغن زرد بھی
داخل کیا جاتا ہے اور کبھی احتیاج ادویہ اکالہ کی ہوتی ہے جیسے قلقدیون اسکے بعد روغن زرد لگایا جاتا ہے۔ زخم کے پھیلانیوالی ادویہ
میں سے ایک یہ بھی طریقہ ہو کہ نمک تین جزو اور نوشادر دو جزو قلقدیس آٹھ جزو اسقیل بریان سولہ جزو سداب چار جزو لبدوس جزو نحاس
محرق چار جزو زنگار تین جزو تخم فراسیون دو جزو سب کو باریک کر کے مرکب کریں اور ابتدا میں تعریق یعنے پسینا نکالنے کی جو تدبیر ممکن ہو
کیجائے چلنے پھرنے سے خواہ حمام میں لیجانیسے اور ایام اول میں استفراغ پر جرأت کرنی چاہیئے بلکہ جذب مادہ بطریق خارج کے کرنا
چاہیئے اسلیئے کہ استفراغ کی تدبیر کبھی ایسی مضر ہوتی ہو کہ نفوذ سم کا باطن جسم کے ہوجاتا ہے اور اگر جذب بقدر امکان کرچکیں اسکے
دو دن خواہ تین دن بعد اس تقیہ کے استفراغ کی فکر کرنی چاہیئے کہ شاید اندر کی طرف نفوذ کر گیا ہو اور اگر جذب کی تدبیر نہ کی ہو اور غفلت سے
ایام اول گذر گئے پھر اسوقت استفراغ ہی واجب ہوتا ہے اور استفراغ قوی تر ہونا چاہیئے اور اگر امتلائے خون پایا جائے فصد
کھولنی چاہیئے ورنہ فصد کی کچھ ضرورت نہیں ہے اور فصد کے بعد خون کے رنگ کا دیکھنا کچھ ضرور نہیں ہو کہ جب رنگ بدل جائے بند کریں
بلکہ جسقدر کثرت خون کی ہو اسی مقدار میں نکال ڈالنا چاہیئے اور مسہل ایسی دوا سے کرنا چاہیئے جو مسہل سودا ہو تا اینکہ اگر ضرورت ہو خربق
کا استعمال بھی کرسکتے ہیں خواہ اور دوا جو ضروری ہو اور ایارج روفس حکیم سے تنقیہ اور استفراغ ایسے وقت عجیب النفع ہے اور قثاء الحمار سے
استفراغ کرنا بھی مفید ہے **صفت مسہل جید** ہلیلہ کابلی دو مثقال افتیمون ڈیڑھ مثقال نمک سیاہ نصف مثقال بسفائج ایک مثقال حجر ارمنی ایک مثقال
غاریقون ڈیڑھ مثقال خربق سیاہ دو مثقال اب سب کی گولیاں بنائیں مقدار شربت دو مثقال اور جب مسہلات قوی سے استفراغ کرچکیں ضرور ہے
کہ ہر روز خواہ دوسرے روز حقنہ خفیف کا بھی استعمال کریں کہ جس سے معدہ کو ایذا نہ پہونچے جیسے زیت اور آب چقندر خواہ اسہال بذریعہ
ماء الجبن اور افتیمون کے کریں واجب ہو کہ غذا اسکی بعد اسہال ذراریج اور فراریج کی تجویز کریں بشرطیکہ وہ چوزے فربہ اور طیار ہوں
اور بعد اسکے مزورات ملطفہ کا استعمال کریں اور شراب شیریں خصوصاً اگر کہنہ ہو اور شیریں بھی ہو اور طلا یعنی دوشاب انگور ایضاً دودھ
اور شراب کی منفعت زیادہ ہے اور سب سے زیادہ تعدیل غذا اور ترطیب کی رعایت کرنی ضرور ہے کہ یہ مدار کار اور بہت
ضروری ہے اور یہ دونوں باتیں اسطرح حاصل ہوتی ہیں کہ عمدہ اقسام طیور کا شوربا اور خبز حواری آب سرد میں تر کر کے استعمال کریں اور جس پانی
میں چند بار لوہا بجھایا ہو اسکا پلانا بھی زیادہ مفید ہے مگر ثوم اور بصل ایسی غذا ہے کہ علاج سموم کے مناسب ہو اور قطع سمیت کر کے
بدن سے اسکو دفع کر دیتی ہے اسکا استعمال یاد کر کے ضرور کرنا چاہیئے اور باوجودیکہ تغذیہ اس سے حاصل ہوتا ہے اقسام ادویہ میں بھی داخل
ہیں یعنے غذائے دوائی ہیں اور اسکا بھی لحاظ رہے کہ فوراً تریاق فاروق اور دوائے سرطان جو اسی مرض کے واسطے خاص ہے اور

قرابادین میں مذکور ہوگی استعمال کریں بعض لوگ ایسا بھی کہتے ہیں کہ تریاق اربعہ کا فائدہ اس مرض میں زیادہ ہے اسیطرح تریاق اناقون جسکا ذکر ہم عنقریب کرینگے وہ بھی زیادہ مفید ہے اور سرطان نہری کھلانا بھی زیادہ مفید ہے بعض کا تجربہ یہ ہے کہ سرطان نہری کو جلا کر بطور کوئلہ کے سیاہ کرو۔ انگور سپید کی لکڑی کی آگ سے لیکن آنچ بہت تیز نہ ہو اور جب اسقدر سوختہ ہو جائے کہ پیسنے کے قابل ہو اسے جدا لگا نہ رکھکر جنطیانا کا کوئلہ بھی اسی طرح بنائیں اور اسقدر وہ بھی اختیار کریں اور دونوں کو پیس کر ہمراہ شراب خالص کے استعمال کریں اور مقدار شربت اسکا بقدر چار ملعقہ کے یعنی چار انگل سے چاٹنے کے قابل مقدار شربت تجویز کریں اسی شراب میں اور دو وزن دوا کو بطور سرمہ کے باریک پیسیں دوسرا نسخہ کہ سرطان نہری کا جو شکار کرکے جمع کیے ہوں اسوقت جبکہ آفتاب برج اسد میں ہو اور بعد شکار کے اُن کو تانبے کے دیگچہ وغیرہ میں رکھکر کسی تنور میں بقدر معتدل جلایا ہو اور اُن کے خاکستر سے پانچ اجزا لیں اور جنطیانا بھی پانچ جزو اور کندر ایک جزو ان سب کو پیسکر کسی برتن میں بحفاظت رکھیں اور ایام اول میں مقدار شربت اس دوا کی ایک ملعقہ یعنی چمچہ پانی اور گھی کے اور بعد ایام اول کے دو چمچہ اور اسیطرح جوں جوں زمانہ بڑھتا جائے مقدار بھی اسکی زیادہ کرنی چاہیے تاآنکہ چار ملعقہ تک نوبت پہونچے بعض ادویہ ایسی ہیں جن کی صفت اسطرح کی ہے کہ وہ بھی اس مرض میں نافع ہیں یہ دوا ہے جسے دواء الذراریح کہتے ہیں اور اسی کے عنقریب ہم ذکر کرینگے اور دوائے سرطان کا استعمال اوائل ایام میں نہ کرنا چاہیے ہاں مگر جب اسکا اطمینان ہو جائے کہ اب پانی سے ڈرنے کی کیفیت اسپر طاری نہ ہوگی اور کبھی اس نسخہ میں جنطیانا کی مقدار نصف مقدار سرطان کی داخل کرتے ہیں اور اگر طبیب مریض کے پاس تیسرے روز ہو پہنچا ہو واجب ہے کہ دوائے زیادہ دین کی دونی مقدار پلائے بہ نسبت اسکے کہ اگر پہلے روز ملاقات کرتا اور یہی حال اور دواؤں کا بھی ہے یعنی وہ ادویہ جنکا ذکر ہم آئندہ سطور میں کرینگے اور اگر سات دن گذرنے کے بعد نوبت معالجہ کی آئی ہو پھر اُسوقت مقدار دوا کی اس سے بھی دو چند سہ چند تجویز کرنی چاہیے اور متصل جرح کے پچھنے بھی لگانے چاہئیں اگر انھیں ایام میں طبیب مریض تک پہونچ جائے اور پچھنے بھی گہرے ہونے چاہئیں اور خوب طرح سے اس مقام کو چوسنا چاہیے تاکہ سمیت ساری نکل جائے اور مریض کی خبرگیری کے بعد زیادہ ایام کی نوبت پہونچی ہو اُسوقت زخم کے منہ بڑھانے میں زیادہ فائدہ متصور نہیں ہے اور نہ زیادہ تفریط اور کمی کرنا ہی اچھا ہے ورنہ بیمار کو ایذا بجائے فائدہ پہونچیگی ہاں اسقدر اہتمام ضرور کرنا چاہیے کہ زخم کھلا ہوا رہے اور بند نہ ہو جائے اسلیئے کہ زخم کے بڑھانے میں زیادہ فائدہ اسوقت نہیں ہے جبکہ تین دن پہلے جو ایام اول میں گذر چکے ہوں اسلیئے زہر کا انتشار انھیں ایام میں ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ فقط زخم کے کھلے رہنے پر اسوقت قناعت کریں اور جتنی تدبیریں معلوم ہو چکیں ہیں اُنکا استعمال کریں یعنے تریاقات مذکورہ کو پلائیں اور شغزاعات مذکورہ کا استعمال کریں زہر کے پھیلنے کو بشرطیکہ قوی ہو شاید چار دن کا زمانہ درکار ہوتا ہے خواہ چار دن سے کم بھی درکار ہوتا ہے اسلیئے کہ اکثر سات دن روز قتل کرتا ہے اور بعد ازان میں انتشار سم کا بتحقیق مذکورہ بالا سے کم زمانہ میں ہوگا۔ جاذبہ میں داغ دینے سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے تاآنکہ اگر زمانہ اس سے بھی زیادہ گذر چکا ہو اور پانی سے ڈرنے کا خوف متحمل ہو بعد امتداد زمانہ کے بھی داغ دینے پر مبادرت کرنی چاہیے اور باوجود امتداد زمانہ کے اگر بڑا اور گہرا داغ لگادینگے شاید انجام مرام کی امید قوی ہوگی اسلیئے کہ جسطرح سے داغ لگانا جذب سمیت کرتا ہے اور کوئی تدبیر جاذب سمیت کی ایسی نہیں ہے پھر اگر اس تدبیر بالغ سے کوئی مانع اور عائق پیدا ہو اُن دواؤں کا استعمال کرنا لازم ہے کہ قائم مقام داغ لگانے کے ہیں جیسے مرہم نمک خواہ ادویہ محرقہ مثلاً ضماد خردل وغیرہ اور ایسے زمانہ میں علیل کو حمام میں داخل کرنا جائز نہیں اسقدر کہ بدن اسکا تر ہو جائے اور طبیعت میں اسکے خواہش پیدا ہو اسلیئے کہ اگر حمام ایسے مریض کو کرائیں گویا اسکے قتل کی تدبیر کریں گے بعض لوگ کہتے ہیں کہ آبزن

میں علیل کا بیٹھنا نفع میں کرتا ہے اور مجھے گمان غالب یہی ہے کہ شاید اوائل ایام میں اسکا فائدہ کچھ ہوگا برودت سے بچانا مریض کا ضرور ہے اور
کبھی اُسوقت خواہ بعد ازان احتیاج فصد کی دوبارہ بھی ہوتی ہے پھر اُسوقت دوبارہ فصد ضرور کھولنی چاہیئے اور خون کے رنگ پر کچھ نظر کرنی ضرور نہیں ہے
جیسے اوپر مذکور ہو چکا پھر اگر قرائن سے دریافت ہو جائے کہ رو بصحت ہے اُسوقت زیادہ اہتمام کرکے ریاضت معتدل اور حمام معتدل کی تکلیف دینی چاہیئے
اور بہت سا پانی نیم گرم اُسکے بدن پر ڈالنا چاہیئے اور روغن معتدل سے مالش اُسکے بدن کی کرنی لازم ہے جب اُسکا حال اس درجہ کو پہونچے
کہ پانی سے ڈرنے کا خوف ہو پس محض آثار سے اس حالت کے ڈرنا کچھ ضرور نہیں جبتک شروع اس حالت کا بالفعل ہو جائے اور کیفیت طاری
نہ ہو جائے کہ اسکو اپنا چہرہ آئینہ میں پہچان نہ پڑے اطبا کہتے ہیں کہ یہ شخص کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اپنا چہرہ مطلق نہیں پہچانتا ہے اور کبھی
آئینہ دیکھکر اُسے کتے کی صورت آئینہ میں تخیل ہوتی ہے بہرحال اُسکو لہا بجھا ہوا پانی پلانا چاہیئے اور اس پانی کے پلانے میں جو
تدبیرات اور حیلے ہم آیندہ ذکر کرتے ہیں اُنکا لحاظ رکھنا چاہیئے اور یہی علاج عمدہ ہے اور جس حیلے سے پانی پلانا ممکن ہو اُسمیں فروگذاشت
نہ کرنا چاہیئے اگرچہ ہاتھ پاؤں باندھنے اور اجبار اور اکراہ کی نوبت پہونچے اور معدہ پر تضمید مبردات کی کرنی ضرور ہے تجربہ میں آچکا ہے کہ شراب
میں نصف پانی ملا کر بہت نفع پیدا کرتی ہے اور کبھی ایسے وقت یہ دوا مفید ہوتی ہے انفحہ ارنب اور طین بحیرہ جو اسکندریہ سے لائے ہوں حب
ع ع خنطیانا ہر ایک چار درہمی حب الغار مرمکی ہر ایک آٹھ درہمی شہد میں معجون کریں مقدار بقدر ایک باقلائے مصری کے چاہیئے۔ ایضاً
سرخ مٹی بحیرہ کی اور حب ع ع ہر ایک دس جزو اور انفحہ ظبی انفحہ ارنب پنج جزو زراوند مدحرج حب الغار مرمکی تمام تخم سداب بری ہر واحد تین
درہمی شراب شیرین میں اسے گوندھ کر بند کریں اُسکے بعد شہد اور مقدار شربت بقدر ایک باقلا کے ایضاً گل مختوم آٹھ مثقال حب دہمست
یعنی حب الغار آٹھ مثقال انفحہ ارنب سولہ انفحہ ظبی بتیس اصل خنطیانا چار مرمکی چار ان سب کو جمع کرکے شہد ملا کر رکھو اور مقدار شربت بقدر چنے
کے ہمراہ آب گرم استعمال کرو اور بعض آدمیوں نے کہا ہے کہ دیوانے کتے کا دانت جو شخص لٹکائے رہے اُسکے سامنے سے دیوانہ
کتا ہٹ جاتا ہے اور اُسکی طرف رخ نہیں کرتا ہے اور اسیطرح سب قسم کے کتے اسکی طرف سے بھاگ جاتے ہیں اور اُسکے پاس نہیں
پھٹکتے ہیں لیکن اس شخص کے قول پر اعتماد نہیں ہے اور نہ یہ شخص موثوق بہ ہے ادویہ مشہورہ بسیطہ یعنی مفردہ پس جیسے حضض اور حلتیت
اور فنستیں اور جعدہ اور گل مختوم ہمراہ شراب کے اور کلونجی بھی عجیب النفع ہے حتی کہ اسکا نام لغت یونانی میں ایسے مادہ سے مشتق ہے جسمیں کتے
کے کاٹنے کے معنی پیدا ہوتے ہیں اور مرمکی بھی جید ہے پلانے میں اور لیپ کرنے میں کہتے ہیں کہ خنطیانا سے بہتر اسکی کوئی دوا نہیں ہے اور کماذریوس
کا بھی فائدہ اسقدر بیان کرتے ہیں اور بعض لوگ حکایت کرتے ہیں کہ تخم ہائے سرطان اگر پیس کے پلائے جائیں اُنکا فائدہ یہی ہے اور انفع
اشیا بہ نسبت اس مرض کے ہیں اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ چھوٹا چوہا جو کھیتوں میں ہوتا ہے اسکا انفحہ اگر پانی میں ملاکر پلائیں فوراً شفا حاصل
ہوگی اور بعض لوگوں کا گمان ہے کہ دیوانے کتے کا خون بھی علاج کامل ہے اور مجھے اسکے استعمال پر جرأت نہیں ہوتی ہے اسیطرح جگر دیوانے
کتے کا اور اُسکا دل بھون کر کھلانا بھی سودمند ہے کہتے ہیں خصوصاً جس شخص کو اُسی کتے نے کاٹا ہو اسکا جگر بریان کرکے کھلانا بہت مفید ہے
کہتے ہیں جب پانی سے ڈرنے کی نوبت ہو پہنچ گئی ہو اُسکے بعد جگر مذکور کسیطرح سے کھلانا یا دل کو بصفت مذکور کھلانا خواہ بھنا ہوا خواہ کچا کوٹکر کھلانا چاہیئے کہتے ہیں اگر اس مریض کو
مادہ ہوا نہ ہو ہمراہ چند بیدستر کے ایسے وقت کھلائیں اور اسکا شیاف بطور حمول کے استعمال کریں بہت مفید ہوگا اور پانی سے خوف جاتا رہیگا ادویہ مرکبہ اسکے واسطے جالینوس پادزہر
تریاق کبیر بھی قریب انھیں اجزا کے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں سرطان نہری سوختہ اور خنطیانا بالسویہ [illegible] گل مختوم دو درہم [illegible] بقدر تین درہم کے ہمراہ آب نیم گرم
اور تین درہم شب کو اسیطرح چند روز زائد چالیس دن کے استعمال کریں نسخہ دوا الذراریح کا۔ جو خاص ان لوگوں کو نافع ہے جو دیوانے

یعنی پرندہ زہر دار اور جھکے پر ان پر خال سرخ اور سیاہ ہوں اُن میں سے جو خوب سبز ہو اور بڑے ہوں پکڑیں اور قوائم اربعہ یعنی ہاتھ پاؤں اور سر اور پر بازو توڑ ڈالیں اور صاف کریں اُن میں سے ایک حصہ اور عدس مقشر بھی اُسکے برابر ایک حصہ زعفران سنبل الطیب تخم فلفل فلفل دار چینی ہر واحد سدس جزو سب کو نرم نرم پیسیں خصوصاً ذراریح کو پانی میں گوندھ کر قرص طیار کریں بمقدار دو دانگ کے ایک قرص ہو اور ہر روز ایک قرص ہمراہ آب نیمگرم کے استعمال کریں اور اگر مثانہ میں کسیقدر پیچ اور مروڑی پیدا ہو جو مثانہ عدس مقشر اور روغن بادام اور مسکہ اور گھی کا استعمال کریں اور حمام میں ہر روز داخل کریں بعد اس طبیخ کے پلانے کے اور آبزن میں اتنی دیر تک بٹھائیں کہ اسمیں پیشاب کرے اور غذا کیلئے مرطب کا از قسم شوربہ بچہ ہائے مرغ فربہ استعمال کریں اور نبیذ کو ملائیں اور سردی سے بچائیں **نسخہ مختصر دوا ر الذراریح کا** ذراریح اُسی طریق سے جو ابھی مذکور ہوا ہے لیکر دہی میں ایک شبانہ روز بھگوئیں اُسکے بعد وہ مقدار حشرات کی گرا کر تازہ دہی چھوڑ دیں اور پھر ایک شبانہ روز بھیگا رہنے دیں اسیطرح تین مرتبہ دہی بدلیں اسکے بعد سایہ میں خشک کریں اور بعد خشک کرنیکے ہموزن عدس مقشر ملا کر پیسیں اور پانی کے ذریعہ سے قرص طیار کریں بمقدار شربت دو دانگ ہمراہ شراب خواہ نیمگرم پانی کے ساتھ اور بعد اس دوا کے استعمال کے ایسی تدبیر کریں کہ پسینا خوب برآمد ہو چلنے سے خواہ اور ڈھنے سے پھر اگر اس دوا کے استعمال سے کسی طرح کا کرب پیدا ہو بمقدار ایک سکرجہ کے زیت خواہ روغن زرد پلانا چاہیے اور آبزن کا استعمال بدستور سابق کرے اور اُسمیں پیشاب کرے اگر خون کا پیشاب ہو جائے پانی سے ڈرنیکا خوف جاتا رہیگا **ضمادات وغیرہ جو واسطے جذب سمیت اور توسیع زخم کے بکار آمد ہیں** طلیت کا ضماد جید ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں دیوانے کتے کا جگر بھی بطور ضماد کے نافع ہے اور ایک جماعت اطباء نے اسکے نفع کی گواہی دی ہے اور لہسن کا ضماد کرنا اور شرباً استعمال بھی مفید ہے اور گوشت مچھلی نمکین کا بہت عمدہ ہے اور بخوبی نفع کرتا ہے۔ منجملہ ان ادویہ کے جو سمیت کو بقوت جذب کرے یہ دوا ہے کہ مقام پر نشان گزیدگی کے پیشاب اس لڑکے کا جسکا حقیقہ کیا ہو خصوصاً ہمراہ نطرون کے اور خاکستر چوب انگور تنہا خواہ ہمراہ سرکہ کے اور نعناع ہمراہ نمک کے اور جاوشیر بھی عجیب النفع ہے برگ قثاء البسانی بھی شدید النفع ہے اور بیخ رازیانہ بھی مفید ہے کبھی اس دوا سے بھی نفع عجیب ہوتا ہے کہ مقام گزیدہ پر سریشم ماہی کا چند مرتبہ ضماد کریں۔ **ایضاً** جندبیدستر کو شراب ضماد کریں۔ **ایضاً** نمک اور زنگار ہر واحد چار جزو چربی بچہ گاؤ کی بارہ جزو بطور مرہم کے استعمال کریں۔ **ایضاً** البلاب تین جزو بورق دو جزو سمندر پھین ایک جزو بط کی چربی دس جزو اور دو ثلث روغن حنا بقدر حاجت کے **پانی پلانے کا طریقہ مختار** ایک شخص نے اوائل اطباء میں سے ذکر کیا ہے جسکا نام **فلغرلوس** ہے کہ جب علیل کلب الکلب کا پانی سے ڈرنے لگے اسوقت اُسے پانی پلانا سوسمار کی کھال میں مناسب ہے اور دوسرے طبیب نے کہا ہے کہ جس برتن میں پانی پلائیں اُسپر کھال ضبع کی منڈھی ہوئی ہو خصوصاً اگر وہ برتن لکڑی کا ہو یا دیوانے کتے کی جلد کا بنا ہوا ہو اور بعض اطباء نے کہا ہے پنیچے اس برتن کے خواہ اوپر ایک خرقہ پاکیزہ کے رکھا ہو اور اطباء نے کہا ہے کہ یہ تدبیرات کچھ بھی بکار آمد نہیں ہیں۔ بعض لوگوں نے پانی پلانے میں ایسے مریض کے ایک اور حیلہ تجویز کیا کہ ایک نلیہ طولانی خواہ سونڈھ کی شکل چمڑے کی لانبی بنا کر اسکے حلق میں رکھے اور اسمیں پانی دور سے گرا دے کہ پوشیدہ اُسکی نظر سے وہ پانی حلق تک پہونچے اور جو بعض لوگوں نے سونے کے انبوبے اور نل بنائے اور اُسمیں پانی بھر کے پلایا منجملہ حیلوں کے ایک حیلہ یہ بھی ہے کہ جوف دار اشیا اندر سے خالی جیسے شہد کی مکھی کے چھتے کے خانے خواہ موم کی گھریاں بنا کر اسمیں پانی بھریں اور علیل کو کھلا دیں یہ بھی نافع ہوتا ہے **چیتا اور پاڑھا اور شیر کے کاٹنے کا بیان اور اُنکے بچوں کے زخموں کا علاج** یہ جانور درندہ خواہ ان کے مثل جسقدر ہیں اور جانور مثل صحیح کتے اور آدمیوں کے نہیں میں ملکہ ان کے دانت اور چنگل بالطبع خالی سمیت سے نہیں ہیں اگرچہ بجائے خود صحیح اور سلیم ہوں اسلیے اسطے اول علاج

اُس شخص کا یہی ہے جسکو اُن کے دانت خواہ چنگل کا صدمہ پہونچا ہو کہ جذب سمیت بطرف خارج کے کیا جائے اُسکے بعد زخم کے التحام اور پر ہونے کی تدبیر کرنی چاہیئے اور تھوڑی سی تدبیر اُن کی سمیت جذب کرنے میں کافی ہوتی ہے

تمساح کے کاٹنے کا بیان

جس کو تمساح نے کاٹا ہو چاہیئے پہلے وہی تدبیر کرے جو اوپر مذکور ہو چکی ہے کتے کے کاٹنے میں یعنی جو کتا دیوانہ نہ ہو اُسکا علاج اور تمساح کے کاٹنے کا علاج یکساں ہے لیکن تمساح کے زہر کو بطرف خارج کے جذب کرنا ضرور ہے اسلیئے کہ اگرچہ اسکا کاٹا منجر بہ سلامت ہوتا ہے تاہم بالکل زہر سمیت سے خالی نہیں ہوتا ہے اور جذب اُسکا نطرون اور عدس وغیرہ سے کرنا چاہیئے جب تنقیہ سے فارغ ہو جائے روغن زرد اور چربی بارہ سنگھا اور مرغابی کی زخم میں بھرنی چاہیئے شہد ملاکر اور اُسکے زخم کے پر ہونے کی تدبیر کرو اور خود تمساح کا گوشت التحام زخم کے واسطے بہت نافع چیز ہے بعض اہل تجربہ کا قول ہے کہ جس شخص کا تمساح نے کسیقدر عضو مثلاً وغیرہ چبا لیا ہو اور بدن میں کچھ پیدا ہوگئی ہو اُسپر تمساح کی چربی لگانے سے شفا حاصل ہوتی ہے اور عضو ناقص ابدا ہو جاتا ہے

بندر کے کاٹنے کا علاج

جس شخص کو بندر نے کاٹا ہو وہ بھی پہلے ایسی تدبیر کرے کہ سمیت زخم کا جذب بطرف خارج کے ہو جائے بشرطیکہ آثار سمیت کے ظاہر ہوں اور جذب اُسکا تضمید سے ادویہ ذیل کے کرنا چاہیئے جیسے خاکستر اور سرکہ اور پیاز اور بادام تلخ اور انجیر خصوصاً انجیر خام بامر داسنگ ہمراہ نمک اور بیخ رازیانہ اور شہد اور ورم میں سکون مرداسنگ کے لگانے سے پیدا ہوتا ہے اور تحلیل ورم کی شہد اور کلونجی اور مر اور شہد سے کرنی چاہیئے۔

بلی کے کاٹنے کا علاج

کبھی بلی کے کاٹنے سے درد شدید اور سبز ہو جانا بدن کا عارض ہوتا ہے علاج ان لوگوں کا وہی علاج عام پہلے طریقہ سے کرکے پھر ضماد پیاز اور ضماد فودنج بری کا کرنا مفید ہے اور اسکا استعمال کھانے میں بھی مفید ہے اور کلونجی اور تل کا ضماد بھی مفید ہے

نیولے کے کاٹنے کا علاج

کہتے ہیں کہ نیولے کے کاٹنے سے درد بہت جلد پھیل جاتا ہے اور رنگ میں کدورت عارض ہوتی ہے علاج اُسکا قریب بہ علاج مذکور ہے کہ پیاز اور لہسن کا ضماد کریں اور کھانے میں بھی اُنھیں کا استعمال اور شراب خالص کا استعمال ان دونوں کو کھا کر کرنا چاہیئے اور انجیر خام ہمراہ آرد کرسنہ کے کتاب تریاق میں بعض لوگ لکھتے ہیں کہ خود بندر کا پوست ادھیڑکے اُسکے کاٹے ہوئے زخم پر خواہ دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے پر اگر لگائیں فوراً صحت حاصل ہوتی ہے

موغالی کے کاٹنے کا علاج اور اُس کو قلا رکلبی کہتے ہیں

بعض اطبا کہتے ہیں کہ یہ جانور نیولے سے چھوٹا ہوتا ہے اور رنگ اُسکا مائل بہ تیرگی باطلافت اور باریکی خواہ نزاکت ہوتا ہے اور منھ اسکا بہت ہی لانبا اور چوڑا ہوتا ہے اسی حکیم کا قول ہے کہ یہ جانور کسی حیوان کو دیکھتا ہے جست کرکے اسکے خصیہ میں لٹک جاتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسکی شکل چوہے کی سی ہوتی ہے اور رنگ بھی اسکا ویسا ہی ہوتا ہے اور بلندی اُسکے پشت کی یعنی ریڑھ اسکی بطور باڑھ کے تیز ہوتی ہے اور آنکھیں دونوں چھوٹی ہوتی ہیں اور دانت اسکے تین طبقہ رکھتے ہیں ایک پر ایک جا ہوا اور تھوڑا سا خم اور کجی بھی اسمیں ہوتی ہے اوپر کی طرف رکھتے ہیں اسکے کاٹنے سے اوجاع شدید اور غش پیدا ہوتا ہے تمام بدن میں اور چند مقامات پر سرخی پیدا ہوتی ہے جہاں جہاں اُسکے دانت لگتے ہیں خواہ جیسے دانت زیادہ اور کم سمیت رکھتے ہوں اور کاٹنے کے زخم کے گرد چھوٹے دانے پڑ جاتے ہیں ان میں رطوبت دموی بھر جاتی ہے اور قواعد یعنے تہ میں اُن دانوں کے کدورت اور تیرگی ہوتی ہے اور گرد قاعدہ کے بھی رنگ تیرہ ہوتا ہے اور جب نیچے کی طرف سے چاک کیئے جائیں سپید رنگ گوشت پھٹے کی طرح کاتہ بر تہ نکلتا ہے اور کبھی اُسمیں کسیقدر حمرت بھی ظاہر ہوتا ہے اور کبھی سڑ کر گر جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ پہلے اس زخم سے پیپ صدیدی برآمد ہوتا ہے بعد ازاں تعفن ہو کر سڑ جاتا ہے اور گوشت گر پڑتا ہے اور کبھی یہاں تک نوبت پہونچتی ہے کہ اسہال منفص اور شور اور عسر البول اور عرق بارد اور فساد پیدا ہوتا ہی

علاج واجب ہے کہ موضع گزیدہ پر سنا قسہ خواہ سرکہ ملا کر رکھیں اور آب شور کو گرم کر کے نطول کریں اور جو عام معالجات کہ اوپر مذکور ہو چکے وہ سب
عمل میں لائیں یا اسپرآرد جو اور سکنجبین بطور ضماد کے رکھیں خواہ چوپایہ کی آنکھ چیر کر زخم مذکور پر باندھیں اور گرد زخم کے عاقرقرحا پیسکر چھڑکیں
خواہ ثوم یا خبازی کوٹی ہوئی خواہ رائی پسی ہوئی چھڑکیں اور یہ سب تدبیریں جب کرنی چاہئیں جب ورم نہ ہو اور اگر ورم ہو میٹھے انار کے
چھلکے پکا کر ضماد کریں پلانے کی دوا مثلاً شیح ارمنی شراب میں جوش دے کر اور جرجیر اور نمام اور جوز السرو ہمراہ شراب کے اور عاقرقرحا اور تخم
جرجیر اور قنطوریون ان دواؤں سے اقوی یہ ہو کہ بزرمریم ہمراہ سکنجبین کے خواہ جاوشیر اور بیخ جنطیانا اور انفحہ جدی اور انفحہ خروف یعنی پنیر مایہ
بچہ کا یہ دونوں بہت عمدہ ہیں اور دوا ہمراہ سکنجبین کے بھی بہت نافع ہے بعض علمائے فن نے کہا ہے کہ عصارہ ورق غار کا جو تر و تازہ ہو
ہمراہ شراب کے بدرجہ غایت مفید ہے اور طبیخ جرجیر یا طبیخ قیصوم یا طبیخ لبلاب ہمراہ شراب کے سیہ بھی بہت عمدہ ہے اُن کے واسطے اگر پلانے میں
اُسکا استعمال کیا جائے اور ہمراہ شراب کے پلائی جائے اور اسی طرح اگر اشیائے مذکورہ کو بعینہ بدون توڑے اور کوٹے چبیے کھائیں وہ بھی مفید ہیں ۔
اور جس وقت گوشت فاسد ہو جائے تو اسکا علاج وہی کرنا چاہیے جو قروح کے باب میں گذر چکا ہے **مقالہ پانچواں حشرات کے کاٹنے اور
ڈنک مارنے کا بیان اور تریلوں کے اقسام** ۔ **لسع حشرات کا بیان** اس مقالہ میں ہم بچھو اور رتیلا اور زنبور یعنی شہد کی مکھی اور بھونرے وغیرہ
کے کاٹنے کا بیان کریں گے اور جو جو علاج متعلق ہر ایک کے ہیں اُسے جدا گانہ لکھیں گے اور پہلے جنگلی حشرات کا ذکر کرینگے **اصناف عقرب**
ایک قوم نے بیان کیا ہے کہ مادہ بچھو بہ نسبت نر کے بڑا ہوتا ہے اور دو کے برابر ہوتا ہے اسلئے کہ بچھو تیلا اور نحیف ہوتا ہے اور مادہ موٹا اور
بڑا اور ڈنک مادہ کا باریک اور نر کا گندہ اور بھاری ہوتا ہے ۔ کبھی حسب اتفاق ایک ہی بچھو کے دو ڈنک ہوتے ہیں جیسا بعض اہل تجربہ
نے گمان کیا ہے اور دو سوراخ پیدا ہوتے ہیں اس شخص کے بدن میں جسے ڈستا ہے اور مقام لسع ٹھنڈا اور تمام بدن میں گرمی پیدا ہوتی ہے
اور کبھی سرد پسینہ بھی نکلتا ہے وہ بچھو جو بال و پر دار ہو جسم میں بڑا ہوتا ہے اور اکثر اسے ہوا اُڑنے میں گرنے سے منع کرتی ہے پس ایک شہر سے دوسرے
شہر کی طرف سفر کرتا ہے کبھی بچھو کی دم پر گرہیں اور حلقے پیدا ہوتے ہیں چنانچہ بعض اقسام کی دم پر چھ عدد گنڈے ہوتے ہیں کہ ان میں
چمک دمک زمانہ طلوع شعری عبور میں جو عین بھادوں میں ہے زیادہ ہوتی ہے ایسے بچھو کا ڈسا ہوا زندہ نہیں رہتا ہے ۔ **مترجم**
کہتا ہے ایک جانور چھوٹا سا بچھو کے جیسے جسے چھ نیدا کہتے ہیں اُسکی سمیت البتہ ہندوستان میں اسقدر مشہور ہے جیسا شیخ لکھ رہا ہے **متن**
بعض بچھو کی دم پر چھ عدد سے کم مثلاً پانچ گرہیں ہوتی ہیں ایک قوم نے کہا ہے کہ بچھو کے رنگ نو قسم ہیں ۔ سفید زرد سرخ خاکستری
اور بنفش یعنی سرخی سیاہی مانا ہوا اور سبز سنہری جسکا دہانہ اور کنارہ دم کا سیاہ ہو اور ایک سیگون ہوتی ہے اُسکے ڈسنے سے ایسا معلوم ہوتا
ہے کہ بدن میں کانٹے سے چبھتے ہیں اور درد ہی پیدا ہوتا ہے ایک قسم دخانی رنگ کی ہوتی ہے اور اُسکے ڈسنے سے قہقہہ اور اختلاط عقل پیدا
ہوتا ہے **بچھو کے کاٹنے سے کیا کیا عوارض پیدا ہوتے ہیں** ۔ جس مقام پر ڈنک مارتا ہے فوراً ورم سخت اور
سرخ پیدا ہو کر اُس میں درد اور تمدد پیدا ہوتا ہے اور کبھی التہاب و سوزش اور کبھی سردی بدن میں پیدا ہوتی ہے ۔ اور ایسا خیال کرتا ہے
جیسے اسکا بدن کوفتہ بوجہ سنگسار ہونے کے ہوا ہے اور برف گر پڑتا ہے اور دغدغہ درد پیدا ہوتا ہے اور بدن میں کانٹے سے چبھنے لگتے ہیں
اور اُسکے بعد پسینا نکلتا ہے اور ہونٹوں میں اختلاج اور پھڑکن اور سردی پیدا ہوتی ہے اور قے میں خواہ لعاب کے طور سے ایک رطوبت لزج اسی
نکلتی ہے اور نکلنے کیساتھ ہی منجمد ہو جاتی ہے اور قشعریرہ اور ملتبہ ہو جانا بالوں کا پیدا ہوتا ہے اور انعاش یعنی جوڑ بند میں تھرتھری پیدا ہوتی
ہے دونوں پنڈلیاں اینٹھ جاتے ہیں قضیب لانبا ہو جاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے کبھی بچھو کا مارا ہوا بیساختہ گوز پر گوز لگاتا ہے خصوصاً اگر

ڈنک پہنچے کے اعضا مین لگا ہو بغلون مین ورم پیدا ہوتا ہے اور ڈکار بکثرت آتی ہے خصوصًا اگر ڈنک اوپر کے اعضا مین لگا ہو رنگ بدن کا متغیر ہو جاتا ہے اور بعض بچھو نہایت زردی اور دوسری قسم کا ہو اس سے زیادہ اعراض ردیہ پیدا ہون گے اور یہ احوال مذکورہ بافراط عارض ہون گے اور ڈنک کا زخم مثل داغ سوختہ کے سوزش اور جلن مین ہوگا اور تمام بدن مین لرزہ اور سردی پڑجائے گی اور ہونٹ کے اوپر رطوبت لزجہ پیدا ہو کر اسپر بستہ ہو جائے گی اور آنکھ سے رطوبت نکلیگی اور اُسکے بعد کچھ جم جائے گی دونون کرنے مین اور سختہ کا تیر پھیلتا ہوا نظر آئے گا اور مقام براز باہر آئے گا اور ذکر مین ورم پیدا ہوتا ہے اور زبان موٹی ہو جاتی ہے اور دانت پر دانت بجنے لگتے ہین اور اعضاے اصلیہ مین تشنج پیدا ہوتا ہے اور کبھی دانت پر دانت بیٹھ جاتے ہین پھر اُنکا جدا ہونا دشوار ہوتا ہے جالینوس کہتا ہے اگر بچھو کا ڈنک شریان پر لگتا ہو غشی پیدا ہوتی ہے اور اگر پیٹھ پر لگے تشنج پیدا ہوتا ہے اور اگر اور دہ پر لگے عفونت اخلاط پیدا ہوگی **علاج** پہلے قوانین عامہ سے علاج کرنا لازم اور نمکید نمک اور ساجرہ وغیرہ سے کرین اور سب سے پہلے چوسنے کی تدبیر کرین اور شرطہ اُسکے سب ملحوظ رہین جو اکثر بیان ہو چکے ہین اور جتنے طریقے جذب کے مذکور ہو چکے وہ سب کام مین لائین اور ادویہ حادہ لطیفہ جن سے بسرعت التہاب پیدا ہو جیسے حلتیت اور لہسن اور عاقرقرحا کا استعمال کرین۔ اور سندی تو نہایت عمدہ دوا ہے اسیطرح ریٹھے کا بھی اور جس گھانس خواہ بیج کا پتا مثل مرزنجوش کے ہو اور زمین پر پھیل معدہ پھیلے اور قطر اُسکا ایک بالشت کا ہو اور اُسکے مزے مین لزوجت ہو اور بعینہٖ مزا اُسکا سبق یعنی بیر کا وہ بیر جو تازہ ہوتا ہے اور اُسکو پانی مین پیکر پلاتے ہین پس درد مین سکون پیدا ہوتا ہے اطبا نے بہت سے حشایش اور بہت سے درخت نام بنام ذکر کئے ہین کہ ہم اُنھین اچھی طرح نہین پہچانتے ہین اور بعض ایک درخت کا ذکر کیا ہو کہ اُس کی شاخ زمین سے ایک بالشت اونچی ہوتی ہے اور ڈالیان برابر برابر اسکے پیدا ہوتی ہین اور بقدر ایک ذراع کے بلند ہوتی ہین اور اُن پر مثل برف کے ایک شے منجمد ہوتی ہے مزہ اُسکا ویسا ہی ہوتا ہے جیسا مزہ برف کا ہے اسکے پلانے سے درد مین سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور بہت بڑی جو شاہ سور نجان کے ہوتی ہے بہت مفید ہے اور بعض اقیل بھی عجیب النفع ہے اگر اکلاً استعمال کرین اور تریاق فاروق اور مثرودیطوس اور تریاق غرہ نامی حکیم کی اور تراربعہ اور سنجرنیا اور دوائے حلتیت اور خود حلتیت بھی اچھی دوا ہے اور ماشرا اور حرمل آجکل تجربہ مین آئے ہین اور قرطم بری ایسی ہے کہ لشہادت جالینوس اسکا فائدہ اتنا دریافت ہوا ہے کہ اگر عقرب زدہ کے بدن مین باندھ دیجائے درد مین سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور یہ قرطم از قسم خراشف خاردار کے ہین اور مترجم کے نزدیک جپٹ جپا ہے بعض بلاد مین انجھا جھارا کہتے ہین شاید اسی مراد ہو متن بعض لوگ کہتے ہین کہ بمقدار ایک تل کے مینڈھ کا استعمال کرین سکون درد مین پیدا ہوگا اور اس کی سمیت بھی دفع کرتی ہے اور اتنی مقدار قاتل بھی نہین ہے اسلئے کہ مہلک کی مقدار نصف درہم تک ہو اور منجملہ ادویہ جیدہ کے لہسن ہو شراب کیساتھ اسطرح کہ پہلے لہسن کا استعمال کرین اُسکے تھوڑی دیر بعد شراب پلائین خصوصًا اگر ثوم کے ہمراہ اُسیقدر جوربی ہو اور ہر روز قریب ایک اوقیہ کے استعمال کرنا چاہیئے اور بعد استعمال ثوم اور شراب کے کسی ایسے مقام پر جہان ٹٹی پردہ وغیرہ کے ذریعہ سے ہوا بند ہو کپڑا اوڑھاکر اُسے بٹھانا چاہیئے اور اگر کوئی حیلہ ایسا بن پڑے کہ آب گرم کے بخار کے اوپر اُسے اٹھائین یعنی پہنچے گرمی بخارات آب گرم کی اُسے پہونچے یہ بھی نافع ہوگا اور غرض ان تدبیرون سے یہ ہو کہ پسینا نکل آئے اور پسینا نکالنے سے یہ غرض ہو کہ مواد کی تحریک بطرف خارج کے ہو اگر حمام مین داخل کرکے پسینا نکالا جائے وہ بہت نافع ہے اور بعد خروج کے حمام سے شراب خالص پلانی چاہیئے تریاق جید خاص ایسے لوگون کے واسطے یہ ہو زراوند طویل حلتیا ناحب الغار پوست بیخ کبر بیخ حنظل افتیمون نیلی عروق صعتر فاشرا سب کو شہد ملا کر معجون کرین دوسرا تریاق بھی جید ہے تخم سداب بری کمون حبشی تخم حندقوقی ہر واحد سے بقدر ایک استار فن سرکہ بقدر ضرورت صمغ عربی اتنا جین سرکہ با لزوجت ہو جائے سب ادویہ کو جمع کرین

اور مقدار شربت کی ایک درہمی ہے اس سے زیادہ خطرناک ہے بلکہ اگر زیادہ مقدار کی ضرورت ہو تو بعد نصف گھنٹے کے نصف درہمی بھر دینا چاہیئے تریاق دیگر یہ بھی
جید ہے توم اور جوز ایک ایک جزو برگ سداب یابس اور حلتیت اور مر کی ہر واحد نصف جزو بھیگے ہوئے انجیر میں معجون کریں اسے دھو کر مقدار شربت تین درہم
ہمراہ شراب کے **تریاق جید** جند بیدستر فلفل ابیض مر افیون ہموزن لیکر قرص طیار کریں مقدار شربت تین البولوسات ہمراہ چار اوقیہ شراب کے ایضاً رتیلا کے
کاٹنے میں بھی یہ دوا مفید ہوتی ہے ایضاً جاوشیر مرمکی قسط جند بیدستر فلفل سفید کو سعیہ اور شہد ہموزن میں معجون کریں دوائے عسکری اور اسکے بنانے
کی ترکیب بیخ حنظل بیخ کبر افسنتین زراوند مدحرج طرثوث پوست اجزاء برابر لیکر طیار کریں مقدار شربت لڑکے کیواسطے دو دانگ اور جوان کو ایک درہم ہے
اور یہ دوا عجیب النفع اور بے نظیر ہے **جملہ مشروبات** منجملہ ادویہ مشروبہ کے حلتیت ہے ایضاً فاشرا اور قرومانا بوزن ایک درہم ہمراہ شراب کے اور
سعد یعنی ناگرموتھا اور حب الآس اور بادروج اور تخم بادروج اور تخم حماض بری اور طرثوث اور کاسنی سکنجبین یہ سب ادویہ پلانے میں اور طلا کرنے میں
مفید ہیں اور فوتنج بری اور سرطان نہری اگر ہمراہ شیر مادہ خر کے پلائیں تو وہ بھی مفید ہے اہل عرب گزدم گزیدہ کو دو درہم بیخ حنظل پیکر پلاتے
ہیں اس سے بھی نفع میں ہوتا ہے ایک قوم نے تجربہ کیا ہے کہ نمک شور بقدر ایک کفدست کے بھی زیادہ نافع ہے اور ایک قوم نے گمان کیا
ہے کہ انسان سیر جب روغن گاؤ میں کوٹ کر اور چھان کر طلا میں اور اس سے بقدر قیراط دو مثقال خواہ نہار شنہ کے استعمال کریں بہت نافع ہوگی اور
جو مولی خواہ بادروج کھا چکا ہو اسے عقرب سے ضرر نہ پہنچے گا جرادہ جسکے بال و پر نہیں ہوتے اور عظیم الجثہ ہوتی ہے اور اسکا نام خرکوک ہے جب سوکھ کر
ہمراہ شراب کے پلائیں تو وہ بھی نافع ہے ایک معتبر شخص کا قول ہے کہ عقرب گزیدہ کو اسے افیون اور بزرالبنج ہموزن شہد ملاکر کھلائے اور نافع ہو گئے
بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ مداد ہندی بھی شرباً نافع ہے جیسے بطور طلا کے مفید ہے غاریقون کی منفعت عجیب ہے فرہ خنثی اور اس کی کونپل اور حب الغار
خصوصاً اور تخم خندقوقی اور برگ ترب اور کامخ حریف اطریفل سے بھی شرباً نافع ہے ایضاً زراوند طویل بیخ جاوشیر بزر حرمل یہ اجزا ہموزن لیکر مقدار
شربت دو درہمی ہمراہ شراب کے استعمال کریں ایضاً عاقرقرحا زراوند ایک ایک جزو فلفل نصف جزو ملحوث یعنی ربع جزو اور مقدار شربت بوزن ایک
باقلا کے ایضاً زراوند طویل عاقرقرحا ہموزن شہد میں معجون کر کے مقدار شربت دو درہم ہمراہ شراب کے ایضاً مرمکی جاوشیر افیون ہموزن
لیکر اجزا جزو ان سے اقراص طیار کریں ایضاً فستوریخ زراوند طویل عاقرقرحا ہر واحد ایک جزو بقدر دو حب ان اجزاء سے استعمال کریں بعض اطبا نے
کہا ہے کہ دردی شراب [illegible] جزو کبریت [illegible] جزو تخم سداب تین جزو جند بیدستر تخم جرجیر ہر واحد سے دو درہم دریائی بچھو کے خون میں یکجا کریں اور ملائیں
اور ایک درہم پانچ اوقیہ شراب کے ہمراہ استعمال کریں **اطلیہ اور ضمدہ کا بیان** خود بچھو کو پیکر ضماد کرنا ایک عمدہ ضماد ہے واسطے جذب سمیت
عقرب کے بوجہ مشاکلت کے ایضاً بچھو کی دم کا ضماد بھی عجیب الاثر ہے ایضاً ایک گھاس جسکا نام ذنب العقرب ہے اور مشابہ بچھو کی دم سے ہوتی ہے
اسکا ضماد بھی مجرب ہے اور اسکی یہ خاصیت ہے کہ اگر حالت صحت میں کسی مقام پر بدن کے اسکا ضماد کریں خدر اور سن پیدا کرتی ہے اور جسقدر
خون اس مقام پر ہے اسے مردہ اور بے حس کر دیتی ہے جیسا بعض یہود نے گمان کیا ہے اور چوہے کا پیٹ پھاڑ کے بچھو کے مقام لسع پر
رکھیں بالاجماع سمیت مفید ہوگا یعنی تمام زہر کو ایک ہی جگہ کھینچ لیتا اور پھیلنے نہیں دیتا اور اسیطرح مینڈک کا بھی حال ہے اور ہم نے خود تجربہ
کر کے دریافت کیا ہے کہ طلائے مداد ہندی بہت نافع ہے اور درد میں سکون پیدا کرتی ہے اسیطرح کچی انجیر میں جو رطوبت سپید شبیہ
دودھ کے نکلتی ہے اور جند بیدستر اور طلا در بھی بقول اطبا عجیب النفع ہے کہ درد میں سکون پیدا کرتی ہیں اور بھی ہمراہ سرکہ کے
ضماد کرنا بھی عمدہ ہے اور کبریت زندہ یعنی کشتہ نہ کیا ہو بہمراہ دار تیغ کے خواہ علک البطم کے ساتھ اور گوشت سمک مالح کا اور السن مطبوخ
اور کبھی گرم ضماد کرنا ایضاً تخم کتان تخم خطمی جدا جدا خواہ دونوں یکجا کر کے ہمراہ نمک کے ایضاً دقیق شعیر عصارہ سداب کے ہمراہ خواہ اسکا جرم نہ ہو ایضاً

پنے کی بھوسی اور بہتال کبوتر کو پیس کر کے ضماد کرنا اور وج بھی اطلیہ نافعہ سے ہو کہ لعاب کا حال سگروج ہوتی ہے اسیطرح بیج حنظل اور بیج کاسنی اور طرخشقوق
اور حماما ہمراہ اور وج کے طلائے جید ہیں اور خشک مرزنجوش بھی نافع ہے طلع البول بھی ایسی دوا ہے کہ اسکے بعد کوئی دوا نافع نہیں ہو ایک یہ بھی
طریقہ نافع ہے کہ جس مقام پر بچھوے کاٹا ہو سنگریزہ کو آگ میں گرم کر کے اسپر سرکہ ڈالیں اور جو دھواں اٹھتا ہے اسے مقام لسع تک پہونچائیں۔ منجملہ
نطولات خاص کے یہ ہے کہ طبیخ انگرا اور طبیخ بابونہ بھی عجیب النفع ہے آب دریائے شور گرم کے اسکا نطول بھی مفید ہے عصارہ حندقوقی خواہ اسکا
طبیخ بھی عجیب النفع ہے اور نفط ابیض گرم کیا ہوا بھی زیادہ مفید ہے اور زنبار میں چھپکلی پیس کر کے اگر مقام لسع پر رکھیں زیادہ مفید ہوتا ہے۔
اور عجیب النفع ہے **فصل بیان میں عقرب جرارہ کے یہ اقسام** جرارہ شل ان بچھوؤں کے ہوتے ہیں جو اصفہان میں ہوتے ہیں اور
ہوتے ہیں دم ان کی کچھ بھی ہوتی اور زہر ان کے تیز اور اکثر گردہ پر خواہ شکر یزگ پر حملہ آور ہوتا ہے اور مقام اسکا بھی دہنی ہو اور معادن اصفہان
میں بھی پیدا ہوتا ہے جس وقت ڈستا ہے فوراً کچھ اثر ظاہر نہیں ہوتا ہے بلکہ دو تین روز خواہ اسکے بعد اسکا زہر منتشر ہوتا ہے اسطرح کہ
اسپر کرب ظاہر ہوتا ہے اور بدن میں تغیر پیدا ہوتا ہے اور کبھی یرقان بھی ظاہر ہوتا ہے اور زبان سوج جاتی ہو اور مقام لسع پر قرحہ پڑجاتا
ہے خون کا پیشاب کرتا ہے اور کبھی طبیعت میں حبس ہوتا ہے اور کبھی انجام کار اسکا ہلاکت کی طرف ہوتا ہے اور ابتدا خفقان سے ہوتی ہو اور غشی بھی
ابتدا میں نمودار ہوتی ہے اگر کسی شخص کو عقرب جرارہ کاٹے اور درد کم ہو اس دھوکے سے اسکے علاج میں سستی نہ کرنی چاہیئے اسلیئے کہ اسکا زہر
نہایت ردی اور برا ہوتا ہے **علاج** بعد علاج عام اور شرکت کے افضل معالجہ یہ ہو کہ موضع لسع کو داغ دیں اور شربت میں سے آب
کاہو سے تلخ اور طرخشقوق اور ماء الشعیر اور جمیع اشربہ مطفیہ خصوصاً جس وقت کرب میں شدت ہو اور اسکا افضل علاج اور مجرب یہ ہو کہ سویق
تفاح آب سرد کے ہمراہ دیں اور ایک قوم نے کہا ہے کہ بیج جادہ پانی کے ہمراہ پلائیں وہ بھی نافع ہوگی اس میں بھی دوا سے جید ہو جیسا لوگ
کہتے ہیں اور تریاق عسکری بھی ایسی دوائے جید ہو **نسخہ تریاق عسکری کا**۔ پوست بیخ کبر جنطیانا افسنتین رومی زراوند مدحرج طرخشقوق بیج
سب کو ہموزن پیسیں اور مقدار شربت اس کی دو درہم ہے **دوسرا تریاق** افیون لیکر اس کیساتھ طرخشقوق یا سماق اور برگ تفاح ترش شعیر سب
اجزا ہموزن لیں اور کوٹ پیسکر طیار کریں اور بقدر تین کفدست کے مقدار شربت ہو اگر التہاب میں شدت زیادہ ہو گی آب فواکہ کے استعمال سے تسکین
پیدا ہو گی اور جو عصارات سرد فواکہ کے ہیں ان کے استعمال سے اور اگر خفقان پیدا ہو گا شراب تفاح شامی اس کو نافع ہو گی اور سویق تفاح اور صمغ
ترش ہمراہ قرص کافور کے اور جب کرب میں شدت ہو آب فواکہ ہمراہ روغن گل کے جو سرد کر لیا ہو اور اگر طبیعت میں احتباس پیدا ہو حقنہ کریں اور اگر
بول الدم عارض ہو فصد کھولنی چاہیئے اور جو علاج خاص بول الدم کا ہے وہ کرنا چاہیئے اور اگر زبان میں ورم پیدا ہو اس رگ کی فصد کھولیں جو زبان
کے نیچے ہو اور آب کاسنی سے غرغرہ کرائیں اور اگر مقام لدغ میں آکلہ پیدا ہو دوائے حادہ سے اسے دفع کریں اور اسکے گرد طین ارمنی اور سرکہ
کو طلا کریں اور قروح خبیثہ کا علاج جو مذکور ہو چکا ہو اس سے علاج کریں **بیان اقسام عنکبوت اور رتیلات کا**۔ رتیلات کے اقسام ارباب
تجربہ اور ضابطہ نے فقط چھ قسم کے ذکر کیے ہیں پھر تفصیل میں ہر ایک صنف کے اوصاف میں ان کی عبارات مختلف ہوتی ہیں بعض معتمد اطبا کا
یہی قول ہے کہ پہلی صنف اس کی جسکا نام راعنیون ہے وہ مدور شکل ہوتی ہے اور عناب رنگ اور عنابی رنگ سے وہ رنگ مراد لیتے ہیں جو سرخ مائل
سیاہی ہو دوسری قسم کا نام لوقوس ہے اور یہ قسم میں چوڑی زیادہ ہوتی ہے پہلی قسم سے جسکو ہم نے مدور شکل لکھا ہے اور جو اجزا جسم کے قریب گردن
کے ہیں انمیں گریبان کی ہوتی ہیں اور منہ پر اسکے تین چیزیں بلند نمودار اور منقار ملی جلی ہوتی ہیں تیسری قسم مرمیقون ہو اسکا سر چیونٹی کے برابر
ہوتا ہو وہ بڑی چیونٹی جسکا نام عرف ہو اور اسکے رنگ اسکا مائل بہ خاکستری اور اسکے بدن پر چھوٹے اجسام اور نقطے اور سرخ رنگ کے چھائے ہوئے ہیں

انسر مشابہ روتت اُس کے ظاہر ہونے کے چوتھی قسم شقلیبر (شقلون) ہے اسکا سارا بدن اور سخت اور با صلابت ہوتا ہے اور اُسکے بازو چیونٹی کے ایسے ہوتے ہیں وہی
بڑی چیونٹی جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے پانچویں قسم شقلیقون اُسکا جسم طویل اور باریک ہوتا ہے اور اُسکے بدن پر نقطہ ہائے چند خصوصًا سر اور گردن کے قریب چھٹی قسم
فرابرنوطیس یہ طویل الجسم ہے سبز رنگ مثل ابرہ کے یعنی سوئی کے اُسکی گردن کے پنجے ہوتا ہے اور یہ طبیب جس نے اقسام رتیلات کے یہ سب بیان کیے ہیں سب کے
عوارض یکساں کر گئے ہیں اور اور لوگوں نے کچھ اعراض اقسام کے زیادہ بھی لکھے ہیں جو ہر قسم کے خاص اعراض ہیں سوائے اس طبیب کے اور دوسرے شخص نے کہا ہے کہ
رتیلا ایک جانور ہے مشابہ اُس عنکبوت کے جسکا نام خید ہے اور وہ مکھی کا شکار ہے یعنی جس طرح مکڑی کہ مکھی شکار کرتی ہے اُس کے مشابہ رتیلا ہے۔ پھر یہ بھی کہا ہے کہ اقسام رتیلات
کے بہت ہیں اور بنا بر قول جالینوس کے اقسام رتیلات کے بارہ ہیں سب سے بری قسم وہ ہے جو مصری کہلاتی ہے بعضیں اقسام میں سے سرخ رنگ ہو گویا گول
انگوری کی ایسی ہوتی ہے اور بعضیں اقسام میں سے سیاہ رنگ خاکی جو مشابہ عنبیہ کے ہوتی ہے اور بعضیں اقسام میں سے رقطا ہے اور بعضیں اقسام میں سپید اور گول
پیٹ کی ہوتی ہے اور منہ اُسکا چھوٹا اور بعضیں اقسام میں سے گربہ ہو اور اُس کی چوٹی کی جانب پر اور خطوط اُسپر نمایاں براق ہوتے ہیں اور بعضیں اقسام میں سے زرد
رنگ اور ایسے ہوتے ہیں کہ خطوط زرد پہلے اُسکے سامنے آتے ہوئے نظر آتے ہیں اور بعضیں اقسام میں سے ضنیہ ہے جو اُسی نام سے خاص ہے اُسکا منہ اُسکے
سر کے بیچ میں ہوتا ہے اور اُسکے پاؤں چھوٹے چھوٹے پیچھے کی طرف بھرے ہوئے اور جب کاٹنے کا ارادہ کرتی ہے دونوں پیر پھیلا دیکر تن جاتی ہے
اور قریب ڈنک مارنے کے تھوڑی رطوبت منہ سے گراتی ہے اور یہ قسم پہلی قسم جو عنبیہ کی گذر چکی ہے اس سے زیادہ الطف ہوتی ہے بعضیں اقسام میں سے
ایک قسم غلیہ بھی ہے مشابہ مور سرخ گردن سیاہ سرکی ہوتی ہے اور مختلف طور کے نقطہ رنگ برنگ اُس کے بدن پر ہوتے ہیں بعضیں اقسام میں سے زرجیہ
اور بعضیں اقسام میں سے زنبوریہ ہو اور سرخ رنگ مشابہ زنبور کے ہوتی ہے پھر یہ سب بیان کر کے اسی شخص نے ہر قسم کے اعراض خاص کو ذکر کیا ہے اور بعضیں
اقسام میں سے کرسینہ ہے اسکا نام کرسینہ اسواسطے رکھا گیا ہے کہ چھوٹی ہوتی ہے اور گویا مٹر کے دانے کے برابر گول گول ہوتی ہے منہ اسکا چھوٹا پیٹ
اسکا اشقر اور قوائم اسکے سفید رنگ در بھرے بھاے زیادہ اور بھر جسکا ذکر ابھی ہوا ہے وہ نہایت خبیث قسم ہے اور اسکا پیٹ بڑا اور سر بھی اسکا بڑا ہوتا ہے اور اُس کا منہ بھی مشابہ ہوتی ہے
چراغ کے گرد اُڑتی پھرتی ہے مشہور رتیلا کے کاٹنے سے جو اعراض پیدا ہوتے ہیں انکا بیان اجمالی و تفصیلی یہ ہے جالینوس نے لکھا ہے کہ رتیلا کا ڈنک فورًا اندر جسم کے نہیں سرایت کرتا
جیسا بچھو کا اور اُسکا اثر ہے چنانچہ پسینا اُسکے کاٹنے سے نہیں نکلتا اور منہ رنگ سبز ہوتا ہے اکثر اوقات جالینوس کہتا ہے کہ جس شخص کا یہ بیان ہے کہ رتیلات کی کل
چھ قسمیں ہیں اور ان چھ قسموں کو اسامی مخصوصہ سے نامزد بھی کیا ہے چنانچہ اوپر اُن کا بیان ابھی ہو چکا ہے وہ سب قسمیں اس بات میں شریک ہیں کہ مقام لسع
پر ورم پیدا ہوتا ہے اور وہی مقام کثر اوقات سرخ ہو جاتا ہے اور اکثر تیرہ رنگ ہو جاتا ہے اور سبزی مائل کہ اُسمیں کھجلی زیادہ اُٹھتی ہے اور جو مقام
اُسکے گرد اور قریب کا ہے اُسمیں بھی کھجلی ہوتی ہے اور کبھی یہ کھجلی بڑھتے بڑھتے ساق تک پہونچتی ہے اور بعض لوگ ایسا دیکھتے ہیں کہ ورم اور بلندی ورم میں
زیادہ نہیں ہوتی اور نہ اسقدر التہاب در سوزش ہوتی ہے اور اول شخص جسنے چھ قسمیں بیان کی ہیں اُسکا قول یہ ہے کہ اعضائے عصبیہ اور ہڈیوں میں
سردی پیدا ہوتی ہے اور ہمیشہ یعنی ہر وقت زانو اور قطن اور پشت اور ہتھیلیاں ہاتھ پاؤں کی سرد رہتی ہیں اور کبھی سارا بدن بھی ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور رونگٹے
کھڑے اور تھرتھری پیدا ہوتی ہے وہی حکیم کہتا ہے کہ ایسے وقت درد بھی موضع لسع میں شدید اور بے چین کرنے والا پیدا ہوتا ہے اور سہو یعنی بیداری
مفرط اور زردی رنگ کی چہرہ پر نمایاں ہوتی ہے آنکھیں ایسی معلوم ہوتی ہیں جیسے عادت سے زیادہ اُن میں رطوبت پیدا ہوا آنسو قطرہ قطرہ متواتر
ٹپکنے ہیں اسفل بطن خصوصًا پیڑو کے قریب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بالکل خالی ہو گیا ہے اور کچھ نہیں ہے اور ادویہ کی راہ سے طبیعت مادہ
مائیہ کا دفع شروع کرتی ہے اور پتے کی راہ سے ایسا ہی مادہ اخراج کرتی ہے کبھی اسی مادہ میں ایک چیز مشابہ مکڑی کے جالے کے برآمد ہوتی
ہے اور دونوں چند معدان میں اور انثیین میں انتفاخ سا پیدا ہوتا ہے اور مفاصل میں تقبض سیطرح کا پیدا ہوتا ہے جسطرح تشنج میں ہوتا ہے

اور برابر انبساط ان میں نہیں ہو سکتا وجع الفواد بھی عارض ہوتا ہے اور متلی بھی پیدا ہوتی ہے بدن سے پسینا ٹھنڈا برآمد ہوتا ہے اور کبھی درد
شدید ایسا پیدا ہوتا ہے جیسے برسام والوں کے سر میں ہوتا ہے اور اطبا نے علامات میں یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ چہرہ پر زردی اور تمام
بدن میں گرانی اور بول میں حرقت اور کبھی حرقت کے ہمراہ عسر البول بھی اور کبھی بااین ہمہ پیشاب میں ایک شے مثل عنکبوت کے برآمد ہوتی ہے اور قضیب
اور عانہ اور رکبہ میں تمدد شدید پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح معدہ میں بھی اور زبان میں انکسار اور لنگی اور جماع میں شدت پیدا ہوتی ہے پھر اول حکیم
جنے چھ قسمیں کی ہیں وہ کہتا ہو چھٹی قسم فرلوقوا طلیس کے ڈنک مارنے سے درد شدید معدہ میں اور لرزہ شدید اور اختلاج بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے
یہی شخص کہتا ہے کہ جالینوس نے ذخیرہ سے جو تفصیل ذکر کی ہے اُسکا خلاصہ یہ ہو کہ قسم حمرا یعنے سرخ رنگ کے کاٹنے سے تھوڑا سا درد پیدا ہوتا
ہے جسمیں سکون بہت جلد پیدا ہوتا ہو اور سودا اور قطا کے کاٹنے سے وجع شدید اور پھریری اور سردی اور غشی اور رانوں میں گرانی
پیدا ہوتی ہے اور سپید قسم جسکا پیٹ گول اور مدور ہوتا ہے اُسکے ڈنگ سے تھوڑا سا درد مع کھجلی اور پھوڑے کے اور استرخائے شکم
اور اختلاف البطن بھی عارض ہوتا ہو اور کوکبیہ کے کاٹنے سے درد شدید اور کھجلی اور پھریری اور خدر اور گرانی سر اور استرخائے بدن عارض
ہوتا ہے اور عنبیہ کی وجہ سے درد شدید موضع لسع اور ضربان میں اور برودت بدن میں اور اقشعرار اور انعاظ اور کزاز اور عرق سیال
وہ بھی سرد اور بند ہونا آواز کا اور سن تمام بدن میں اور پیٹ میں ورم اور قضیب کا توتر یعنے سیدھا کھڑا رہنا اور نعوظ اور ایک شے بدن
ارادہ کے قضیب کی طرف سے نکلتی ہے اور بول میں کدورت پیدا ہوتی ہے اور وہ سیاہ قسم جو دخانی رنگ کی ہو بڑی خبیث ہے
اُسکے کاٹنے سے درد معدہ اور ہمیشہ متواتر قے ہوتی ہے اور درد سر اور کھانسی پیہم اور تھوکنا اور ماندگی پیدا ہوتی ہے اور بہت جلد
ہلاکت عارض ہوتی ہے اور زرد رنگ جو بھولا بھالا ہے اُسکے ڈنک مارنے سے درد شدید اور غشی اور عرق بارد اور پیٹ پھول جانا
پیدا ہوتا ہو اور بہت جلد قتل کرتا ہے اور بعض لوگوں نے عنبیہ کے کاٹنے میں چند اعراض اور بھی لکھے ہیں کہ انعاظ اور کھڑا ہونا قضیب کا
اور آواز کا بند اور منقطع ہو جانا اور منی بکثرت خارج ہونا اور کزاز کا پیدا ہونا بھی عارض ہوتا ہے لیکن اس شخص کا قول چنداں معتبر نہیں
ہے کہ ہم اسکی رعایت کریں عنبیہ کا کاٹنا بہت سلیم ہے اور الم بھی اسمیں کم ہوتا ہے اور وزوجیہ سے تمام بدن میں آبلہ پڑ جاتے ہیں
اور زبان میں ثقل بھی پیدا ہوتا ہے اور زنبوریہ کی وجہ سے ورم موضع لسع میں اور کزاز اور سبات غالب اور ضعف دونوں زانوؤں میں
پیدا ہوتا ہے کرسینہ کے کاٹنے سے چونکہ یہ بھی خبیث زیادہ ہے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو عنبیہ کے بیان ہو چکے لیکن عنبیہ کے اعراض
سے یہ سخت اور باصعوبت زیادہ ہیں خصوصاً کی وجہ سے بھی صداع شدید اور سبات اور اسکے بعد موت عارض ہے۔ **علاج** تحکیم ہی ہو کہ پہلے
قانون کلی کا استعمال کیا جائے یعنی جذب اور قبض اور چوسنا مادہ کا اور نطول موضع ماؤف پر آب نمک سے جو گرم ہو اور تریاقات کا استعمال کرایا
جو باب عقرب میں مذکور ہیں اور حمام اور آب زن سے بھی بہت جلد سکون اُن کے اعراض میں ہوتا ہے اور درد بھی ٹھہر جاتا ہے چاہیے کہ مریض
ادھر آب زن میں بیٹھے اور درد میں سکون پیدا ہو اور ادھر آب زن سے نکلے اور پھر درد پیدا ہو لہذا واجب ہو کہ ہر ساعت حمام کرائے جائیں
تریاق جدید۔ رتیلا اور تنین بحری اور سانپوں کی اکثر اقسام کو مفید ہے کہتے ہیں کہ سمور یا اور ظرابان کے کاٹنے میں یہ دوا پلانی چاہیے فلفل
سپید زراوند طویل بیخ سوسن آسمان گونی ناردین عاقرقرحا دوقو خراتیق سیاہ زیرہ حبشی ورق سیسنبر ابو بنطون انار کی چھلیاں ہیزبایہ خرگوش دارچینی
طین مغری بیعہ عصارہ غنغاثر حب بلسان ہر واحد ایک وقیہ کوٹ کر عصارہ کبر میں گوندھ کر قرص طیار کریں اور ہر ایک قرص کی مقدار ایک
درخمی ہے اور دمیلی س کی مقدار شربت بھی ہو کہ ہمراہ شراب کے استعمال کریں۔ اور بعض نسخوں میں اصل السوس اسقنقور دونوں کو گلرمان ملبسان کی اور تخم

حنذقوقی اور جوز السرو اور تخم ترنس مذکور ہے تمام اقسام مشروبات کے حب صنوبر زیرہ حبشی برگ درخت دلب اور اسی کے چھلکے اور تخم حنذقوقی اور نخود سیاہ خصوصاً بری یعنی جنگلی چنا حب الآس بھی بہت خوب ہے اور تخم قیصوم تخم شبت زراوند ثمرۃ الطرفا عصارہ حی العالم کاہوئے بری کا دودھ اور مقدار شربت ان سب دواؤں سے دو مثقال ہے جسے چاہے اختیار کرے ہمراہ شراب کے اور بھی جن مشروبات میں جوز السرو خصوصاً دارچینی بھی جوش دی گئی ہے اور شوربائے سرطانات اور شوربائے مرغابی جوشاندہ لہسن ہمراہ شراب کے عمدہ مشروبات میں مرکب کرتے یہ دوا ہے کہ زراوند اور کمون کرمانی ہموزن لیکر اور تین درہم آب گرم کے ہمراہ استعمال کریں **تریاق مجرب** اسی واسطے ہے کلونجی دس درہم دو فو کمون ہر واحد پانچ درہم اصل جوز السرو ہر واحد دو درہم شہد میں معجون کرکے مقدار شربت بقدر ایک جوزہ کے ہمراہ شراب کہنہ کے استعمال کریں اطلیہ میں سے بہت عمدہ طلا یہ ہے کہ خاکستر درخت انجیر شراب میں ملاکر اور نمک و قلقدیس اور اسفنج سرکہ میں ڈبو کر اور پھر نچوڑیں اور زراوند ہمراہ آرد جو کے سرکہ میں ملاکر استعمال کریں اور برگ بالم اور گندنا اور عصا الراعی اور زراوند ہمراہ درخت انجیر کے **ضماد** انار کے چھلکے اور زراوند آرد جو سرکہ میں ملاکر بعد دھونے زخم کے استعمال کریں اور زخم کو پانی اور نمک سے دھونا چاہیئے **نطولات**۔ جو مفید ہیں منجملہ ان کے آب دریائے شور ہے گرم کرکے اور طبیخ جوز السرو بھی مفید ہے **شبت کا بیان اور علاج اس کا** یہ جانور بڑی مکڑی کی بصورت ہوتا ہے چاروں قوایم اسکے بڑے بڑے اور لامبے ہوتے ہیں کہتے ہیں جسے یہ کاٹتا ہے اسے درد معدہ اور قے اور عسر البول اور عسر براز عارض ہوتا ہے اور جب یہ نوبت پہونچ جائے پھر قاتل ہوتا ہے اور اس شخص کے بچنے کی امید نہیں ہوتی اور قسم مصریہ اس حیوان کی سب سے زیادہ ردی ہوتی ہے میں کہتا ہوں کہ اس قسم مصری کا کیا حال ہے شاید یہ وہی حیوان ہے جو باب رتیلا میں مذکور ہوچکا ہے یا کوئی اور شئے ہو علاج اسکا بعینہ علاج رتیلا کا ہے **عنکبوت کا بیان اور اسکے علاج** عنکبوت جس شخص کو کاٹے اسکے زخم میں ریاح کثیرہ پیدا ہوتے ہیں اور قشعریرہ اور برد اطراف اور انتشار قضیب عارض ہوتا ہے اور علاج اس کا مثل علاج رتیلا کے ہو اور تھوڑی دیر بعد شراب پلانے سے بھی ان کو نفع پیدا ہوتا ہے اگر تمام روز تا بہ شام اسکا استعمال کیا جائے اور حمام میں شراب پلا کر تعریق کی تدبیر کرنی بھی مفید ہو اور کلونجی ہمراہ شراب کے اسیطرح سداب ہمراہ شراب کے تنہا خواہ سعد کی شریک ہو **دو حیوان غیر معلوم** ایسے ہیں کہ بعض اہل علم نے انکا ذکر کیا ہے اسطرح پر کہ وہ دونوں بھی منجملہ حیوانات کے اقسام میں سے ہیں جنکا بیان اوپر ہوچکا ہے یعنی زہردار حیوان ہیں مگر مجھے ان دونوں کا حال کچھ بھی دریافت نہیں اور نہ میں اس امر سے آگاہ ہوں کہ یہ دونوں مذکورہ حیوانات کے اقسام میں داخل ہیں یا نہیں اور ایسا نہیں اور گذشتہ حیوانات میں کچھ فرق ہے یا نہیں فرق ہے **چار جبڑوں کا حیوان** ۔ اسی حکیم نے کہا ہے کہ یہ جانور رتیلا کی قسم سے ہوتا ہے ایک ذرہ جوڑا ہوتا ہے کہ اسکے پاؤں سپید اور سر پر اسکے دو بلندی بصورت چیونٹی کے ایک تو مقدم سر کے لگی ہے سیدھی اور دوسری اس چیونٹی سے عرض میں تقاطع کرتی ہے اور اسی تقاطع کی وجہ سے ایسا متخیل ہوتا ہے کہ اس کے دو منھ ہیں اور چار جبڑے ہیں اور ایک قسم اس کی ایسی ہوتی ہے کہ بدلے دونوں چیونٹی کے اسکے سر پر دو خط ہوتے ہیں اور ان کی وجہ سے بھی ایسا متخیل ہوتا ہے کہ دو منھ اور چار جبڑے رکھتا ہے اور دونوں قسم کے کاٹنے سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو بچھو کے ڈنک سے ہوتے ہیں اور درد شدید اور سپید ہوجانا رنگ کا تمام بدن کے اور نیز مقام لسع کے رنگ کی سپیدی اور پلپلا ہونا بھی اور سردی اور بیداری مفرط عارض ہوتی ہے علاج اسکا وہی ہے جو رتیلا کا علاج ہے اور رتیلا کے علاج میں جتنی ادویہ مفید ہیں ان میں سے چار دواؤں کو اس سے زیادہ خصوصیت ہے حلتیت اور بیخ جاوشیر اور حنذقوقی اور قیصوم **ایک اور حیوان** جسکا نام موغرمینا ہے اسکا بیان اسی عالم نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے درد شدید اور حرارت اور حبس بول پیدا ہوتا ہے اور جس شخص کو اس کے

نملۃ النسر کا بیان جسکا نام فارسی میں شش پا ل گزندہ میں مبتلا ہوا سے ثمرۃ الطرفا یعنی جھاؤ کا پھل اور کونپل بری اور ورق جوز اور ثوم اور شراب شیرین مفید ہوتی ہے
اور جھلو کی یونانی ہیں اور طارس بھی کہتے ہیں یہ بھی شکل جون کے ہوتی ہے خواہ جیسے چیونٹا قردان۔ **جالینوس** کہتا ہے یہ جانور ایسا چھوٹا ہوتا ہے
کہ اس سے بچنا دشوار ہے اور اسکا کاٹا ہوا زخم آنکھ سے نظر نہیں آتا ہے مگر بیت کا حال یہ ہے کہ اُدھر خون کا پیشاب جاری ہوتا ہے اور
نکسیر بھی جاری ہوتی ہے اور دست بھی خون کے آنے لگتے ہیں اور نے خونی بھی معدہ سے جاری ہوتی ہے اور سینہ اور پھیپھڑے اور انتڑی
جڑوں سے بھی خون جاری ہوتا ہے اور کبھی ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دوا کے فائدہ کی قابلیت نہیں رہتی ہے علاج اسکا وہی ہے
جو عقرب جرارہ کا علاج ہے اور خاص علاج اسکا یہ ہے کہ مقام سے اگر کسی طریقہ سے پہچانا جائے اسپر فادزہر کو طلا کریں اور عصارہ
کاہو اور صندل سرخ کا بطور طلا کے استعمال کریں اور پلانے میں شیر دوشیدہ یعنی ماء الجبن اور سکہ اور گل مختوم اور جدوار اور فرفخ اور
آسیہ کا عصارہ اور اسبغول اور لعاب اسبغول اور تمام ادویہ مطفیہ جیسے کاسنی اور آب کاہو اور آب کدو اور آب خیار وغیرہ طبیخ

اور خرزرالطین کا بیان اس جانور کے پاؤں بڑے بڑے ہوتے ہیں اور زہر اسکا تیز بہت ہوتا ہے اور سب اعراض اسکے ویسے ہیں جو
نملۃ النسر کی فصل میں بیان ہوئے **زنابیر کا بیان** زنبور ہندی میں بھڑ کو کہتے ہیں اسمیں سنگین اور گرمی شہد کی مکھی سے زیادہ ہوتی ہے
اسکے کاٹنے سے درد اور سرخی اور ورم پیدا ہوتا ہے بعضے تمام زنابیر کی بڑی سیاہ رنگ بھی ہوتی ہیں بعضے اُن کے سر کے گرد سیاہ دوائر
سے ہوتے ہیں یہ قسم ہلک ہے اور جن زنبور کی گرمیاں زیادہ ہوں کسی قسم کی کیوں نہ ہو وہ سب زیادہ قاتل ہوتی ہے اور بعض وقت کبھی
نوبت تشنج کی پہنچتی ہے اور کبھی دونوں زانوؤں میں ضعف پیدا ہوتا ہے اور چھوٹی قسم کے کاٹنے سے بھی اکثر بڑی دشواری واقع ہوتی ہے
کہ آبلہ پڑجاتے ہیں اور زبان میں ثقل اور گرانی پیدا ہوتی ہے **علاج** اسکا یہ ہے کہ جس مقام پر اُسنے کاٹا ہو اُسے بطور معلوم خوب سا چوسنا
اور اگر زیادہ ایذا ہو اور حرارت بیت کے زیادہ پیدا ہو تو اگر اسے تخم مرزنجوش طلا دیں درد اپنی جگہ سے زیادہ نہ بڑھیگا اور درد میں بھی سکون پیدا ہوگا۔ یا تین لفظ بحر
کشنیز خشک کا استعمال کریں جن عصارات سے تبرید پیدا ہوتی ہے اور وہ معروف اور مشہور ہیں اُنکا بھی استعمال کرنا ایسے وقت میں
بہت مفید ہے۔ کبھی برف کا ضماد دینا بھی مفید ہوتا ہے طلائے خبازی بحالہ میں کرنا چاہئے اور اگر با مدوج اور خبازی کو
ملا کر طلا کریں عجیب النفع ہے اور اُسکا نفع بالخاصیت ہے اسیطرح خطمی بھی نافع ہے اور چولائی اور مکوے خشک اور کندر سائیدہ بھی مفید
ہے اور انجیر خشک کا ذرور اور سرکہ اور گل خوشبو جسے بعض لوگ کہتے ہیں اور آب انگور اسیطرح ادھ گائے کا خصوصا سرکہ کیساتھ لگانا اسیطرح
برگ نمام اور ورق غار تازہ اسیطرح افیون اور تخم شوکران اور کافور کسی عصارہ بارد کے ہمراہ طلا کرنا چاہئے پارچہ کتان کو سرد پانی
میں ڈبو کر مقام گزیدہ پر رکھیں اور اسکے گرد وہی مٹی اور سرکہ سے لیپ کریں اسیطرح ثعلب یعنی کائی اور سرکہ کا لگانا بھی نافع ہے
اسیطرح جو سبزی کنارہ آب پر جم جاتی ہے بنابر قول بعض اطبا کے اُسکی ٹکیہ پانی اور نمک کے ہمراہ مفید ہے درخت انجیر کا دودھ
بھی طلا کرنا مفید ہے دیواروں پر جو لونا پھوٹتا ہے مثل شورہ کے اُسکو سرکہ کے ہمراہ ضماد کرنا کبھی ان چند پانیوں سے اور سیلابات
سے اقسام اقسام کے نطول بنائے جاتے ہیں اسکا بھی تجربہ ہوا ہے کہ اگر زنبور گزیدہ جگہ کو گرم چیز میں رکھیں اور ایک گھنٹے
تک بہنے دیں اور یکبارگی اُسے ایسے پانی میں داخل کریں جسمیں سرکہ ملا ہوا ہو فوراً درد میں سکون پیدا ہوتا ہے مکھی کی
مالش مقام گزیدہ زنبور پر بھی فوراً سکون درد پیدا کرتی ہے مفصل بیان میں نحل کے کاٹنے کے اور اسکا علاج قریب یہ علاج
زنبور کے ہے یہاں اس کا ابرہ یعنی ڈنک کبھی مقام گزیدہ میں رہ جاتا ہے اُس کے نکالنے کی تدبیر ابرہ زنابیر کی سی ہے۔

فصل اُڑنے والی چیونٹی کے بیان مین اور ایک شے جو اُسی کے مشابہ ہو اور اُسکا حال قریب بہ حال نمل کے ہو مگر اُس سے اعظم
ہے یعنی ایذا کم دیتی ہے مین کہتا ہون کہ منجملہ ان پرندون کے جو کہ خیشل اور ڈنک رکھتے ہین ایک وہ بھی شے ہے جو مشابہ پردار چیونٹی کے ہوتی ہے
کیونکہ جثہ مین اُس سے بڑی ہوتی ہے بلکہ چھوٹے بھونرے کے برابر ہوتی ہے مگر زنبور سے طول مین زیادہ ہوتی ہے ہان سونڈ اُتنی نہین ہے
اور اُسکے پاؤن زنبور کے لیے ہوتے ہین طول مین تو مکڑی کے پاؤن سے بڑے لیکن اُسکا گھر مٹی کا ہوتا ہے اُسمین بہت سے
دروازے ہوتے ہین زرد زرد اور تخم بڑا سکے لیے ہو وہ چھوٹی ہے اور اُسکا چھتا بھڑون کا سا نہین ہوتا اور مکڑی کے طور سے
بنے دیتی ہو اور جیسا پنے آشیانہ سے نکلتی ہے مثل عنکبوت کے چلتی ہے جیسے کسی نے اُسکے پر نوچ ڈالے ہین اُسکے بعد اُڑنے
لگتی ہو میری راے مین اُسکا حکم علاج وغیرہ مین وہی ہو جو زنبور کا بیان ہوا **فصل سام ابرص و عطایہ کے بیان مین** جب
کسی کو یہ دونون کاٹتے ہین بچھو کے مقام پر بعد کاٹنے کے چھوٹے چھوٹے دانت اُسجگہ رہجاتے ہین جیسا ان دانتون مین سیاہی آجاتی
ہے ہمیشہ اُس مقام پر درد رہتا ہو اور بڑ بڑاتا ہے اور پھیلاتا ہو تا نیکہ ریشم بھرنے سے یا تر سے اُن دانتون کو نکال نہ ڈالین
پس ریشم وغیرہ سے اُن دانتون کو نکیر الگ جھاڑ دے اُسیوقت درد مین سکون پیدا ہو جاتا ہو اور کبھی ان دانتون کو روغن اور
راکھ سے چھڑاتے ہین اور بعدازان اسی مقام کو خوب چوستے ہین لوگون نے ذکر کیا ہے کہ جنگلی کاسنی کھانا اُسکے کاٹے ہوئے کو بہت نافع ہے
پھر اگر درد مین زیادتی ہو تریاق رتیلا کا استعمال کرین **فصل ربعہ اور اربعون کے بیان مین** اس جانور کو دخان اللون بھی مشہور کرتے
ہین بیشتر ایک بالشت کا طولانی ہوتا ہو اور اُسکے ہر ایک طرف جسم کے بائیس پاؤن ہوتے ہین اور کبھی قدم پر چلتا ہو اور کبھی اُلٹا
بھی چلتا ہے یعنی پیچھے کی طرف کھڑا ہوتا ہو اور بعض لوگ اُسمین سمیت بھی بیان کرتے ہین اور جو درد اُسکے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے
تھوڑی دیر تک رہتا ہے اور فوراً سکون پاتا ہو نیز ہ القفنی اسکی تریاق ہے اور بیشتر اسکے واسطے استعمال نمک کا ہمراہ سرکہ کے کافی ہوتا ہے
فصل بیان مین سالامندرا کے کاٹنے کے ۔ میرے زعم مین یہ ایک جانور شبیہ خطاطیف کے ہوتا ہے کہ اُسکے چار پاؤن ہوتے ہین اور کہتے ہین
کہ جو ہر دم کے ہوتے ہین اور یہ جانور آگ سے نہین جلتا ہو اگر چولھے یا انگیٹھی مین ڈالدین اُس کی آگ بجھا دیتا ہے جسے کاٹتا ہو درد
شدید اور التہاب اور سوزش ایسی پیدا ہوتی ہے جیسے آگ لگی ہے اور ورم حار زبان مین پیدا ہوتا ہے اور زبان بند ہو جاتی ہے
اور تمتمہ یعنی اکثر حروف کو سیم اوسے بولنا اور لرزنا اور خدر پیدا ہوتا ہے اور اکثر اسکے کاٹنے سے کوئی عضو سیاہ ہو جاتا ہو کہ وہ سیاہی
یا سدارت یعنی گول ہوتی ہو یا سقوط عضو پیدا ہوتا ہے علاج کہا ہے کہ اسکا علاج چوزہ ہائے مرغ کھلانا اور خاص تر علاج اُسکا یہ ہو
کہ راتینج جس صنوبر کے درخت کا گوند کیون نہ ہو ہمراہ شہد کے اور طبیخ کا فیطوس اور طبیخ سوسن اور برگ فریص اور زیت اور بعض لوگون کو
مینڈک پکا کر کھلائے جاتے ہین کہ فقط شوربا اُنھین پلایا جاتا ہے اور مینڈک کا شوربا کھلا کر بو شیون کا ضماد کیا جاتا ہے اور کچھوا بحری
اور بری کے انڈے بھی پکا کر کھلاتے ہین **فصل سولوقیندریون بری و بحری کے بیان مین** مجھے اسکی شناخت نہین ہے اور کچھ بعید نہین کہ
وہی جانور ہو جسکے بیان سے ہم فارغ ہو چکے ہین اطبا نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے بشرطیکہ بری ہو اور دریائی نہ ہو مقام گزیدہ مین کبودی
اور تیرگی آجاتی ہو اور گونہ گلابی رنگ ہو کر رہجاتا ہے خوب سُرخ نہین ہوتا بلکہ زیادہ سمرت آجاتی ہے اور درد شدید پیدا ہوتا
ہے اور کھجلی بدن مین اُٹھتی ہے اور اگر یہ جانور بحری ہو اُسکا مقام گزیدہ پانی کے رنگ پر ہوتا ہے اور شاید اُسکا علاج قریب بعلاج
رتیلا وغیرہ کے ہو اور بعضون نے کہا ہو کہ نمک کا ضماد کرنا چاہیئے یا خاکستر اور شراب یا رما و کو سرکہ عنصل مین ملا کر یا نبید سوختہ

اور شراب کا شماد دینا بہت سے نطول کثرت کرین گرم پانی ملا کر بعد ازان یہ دوا اُسپر رکھین فصل دربابی بچھو کے بیان مین سہرے کمان مین یہ ہو کہ جسے دریائی بچھو کاٹے اُسکا پیٹ پھول جاتا ہے اور استسقا کی صورت پیدا ہوتی ہو اور بغیر اخراج ریح اُسے بلا ارادہ ہوتا ہو واجب ہو کہ اسکی شناخت مین بیش از حد کوشش کیجائے اور اسکا علاج تنین بحری اور تیلا کا ہے اور ایک گروہ جسکے قول پر مجھے وثوق اور اعتماد نہین ہے اُنھون نے کہا ہے کہ عقرب بحری کا سم حار ہوتا ہے فصل ضفادع یعنی مینڈکون پانی کے بیان مین جو سُرخ رنگ ہوتے ہین ایک گروہ علما نے کہا ہو کہ یہ قسم زیادہ خبیث اور ردی ہوتی ہے اور دیگر حیوانات اس سے بھاگتے ہین اور دور سے گریز کرتے ہین اور اس جانور کو کاٹنے کا موقع نہین ملتا مجھو کمارنا ہے کہ اس سے بھی ضرر پیدا ہوتا ہے اور کاٹنے سے اُسکے ورم عظیم پیدا ہوتا ہے اور بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے جسے کاٹے اور مجھے ایسا خیال ہو کہ اسکا علاج تریاق کبیر وغیرہ سے کرنا چاہیے فصل بیان مین جملہ دریائی ہوام کے جتنے زہریلے جانور دریا کے ہین اُن کے علاج مین اطبا کا یہی قول ہے کہ تریاقات کا استعمال کرنا چاہیے اور سموم باردہ کا جو علاج ہے اُس سے علاج کرنا ضرور ہے اور ادویہ مذکورہ فصل رتیلا مین اور جو تریاقات اُس کے بیان ہوئے اُن سے علاج کرنا لازم ہے۔ الحمد للہ وحدہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فن ساتوان کتاب الزینت مجمل بیان زینت کا ہے اور یہ فن چار مقالات پر شامل ہو پہلا مقالہ شعر یعنی بالون کے بیان مین اور اسمین خضاب کا بھی ذکر ہے **فصل پہلی** ماہیت شعر کی یہ ہو کہ بالون کی پیدایش بخار دخانی سے ہوتی ہے جسوقت وہ بخار مسام مین بستہ ہو جائے بس جو بخار بستہ ہو کر بال کی شکل پیدا کرلیتا ہے اور پھر جسقدر بخار دخانی اُسجگہ آتا جاتا ہے اُسی بال کی طرف منتقل ہوتا جاتا ہے لہذا بال بڑھتا رہتا ہے خصوصاً اگر رطوبت بدن کی بالزوجت ہو اور اُسکے ہمراہ دہنیت بھی ہو اور وہ رطوبت نباتی خواہ حیوانی بھی طینت کے خواص ہون چنانچہ درختون کا بھی ایسا ہی حال ہے کہ جن درختون مین دہنیت غالب ہو اُن کی تری زیادہ نہین پھیلتی ہین۔ کتاب اول یعنی فن کلیات مین بیان ہو چکا ہے کہ بالون کی سیاہی کا سبب کیا ہے اور پیری جلد کیون آتی ہو اور جملہ اقسام کے رنگ جو بالون کے ہوتے ہین اُن کے اسباب کو بہ تفصیل وہان بیان کر دیا ہے مگر زینت اور آراستگی مین بالون کے جو امور متعلق ہین اُن مین سے ایک تو یہ ہے کہ جو بال نہ چاہیے ہون اُن کو جڑ سے نکالنا یا ناقص بالون کو اکھیڑ کے دور کر دینا (۲) بالون کے شمار کو زیادہ کر دینا اگر کم ہون یا بہت گھٹے ہو اُن کو کسی قدر کم کر دینا۔ (۳) یا حجم مین اگر بہت باریک ہون اُن کو موٹا کرنا یا موٹے ہون اُن کو باریک کر دینا یا اُن کو دراز کر دینا (۴) یا شکل بالون کی سیدھی کرنا یا گھونگروالے بنانا (۵) یا رنگ کی تدبیر کہ اُن کو سیاہ کر دینا خواہ سبز رنگ یا سپید بنانا الغرض اس مقالہ مین ہم انھین امور سے بحث کرینگے جو لکھے گئے۔

فصل دوسری سبب بطلان شعر کے بیان مین بالون کا جاتا رہنا یا کم ہو جانا کبھی تو اس سبب سے ہوتا ہے کہ جس مادہ دخانی سے ان کی پیدائش ہے اسمین کمی یا فساد پیدا ہوتا ہے اور کبھی اس مقام مین فتور پیدا ہوتا ہے جو مقام بالون کے اُگنے کا ہو مادہ کے فساد کی کبھی یہ صورت ہوتی ہو کہ اسمین کمی ہوتی ہے یا اسقدر کم مادہ پیدا ہی نہین ہوتا ہو کہ مادہ مین یا تو اسوجہ سے ہوتی ہے کہ وہ مادہ دخانی کسی چیز مین ڈوب جاتا ہو یا اسکے جوہر رطوبت کی غلبہ دخانیت کے اُس کو متغیر ہذیان کرتی ہو دو ہی کم ہو جائے یا جوہر بخاری مین فعل تولد کم ہو جائے۔ جیسے کہ بخار دخانی لڑکون مین اور عورتون مین بہت کم ہوتا ہے اسلیے کہ بخار رطب کی اُن کے ابدان مین کثرت ہوتی ہے اسی سبب سے داڑھی اُن کے نہین ہوتی اصل جوہر مادہ شعر کی کمی یا تو کسی امر عارضی کیوجہ سے ہوتی ہے اور وہ امر غیر امور طبیعیہ الیہ سے ہے یا وہ امر امور خارج از طبیعت نہ ہو امور غیر طبیعیہ کی مثال جیسے ناقہین اور لاغر اندام لوگ جب اُن پر تسلط امراض طویلہ کا گذرتا ہے خواہ زمانہ دراز تک امراض سخت رہین جیسے دق وغیرہ مین گرفتار ہو کر نقیہ ہو جاتے ہین ایسی مین

مادہ ہی باقی نہیں رہتا جس سے بالون کو غذا ہو پہنچے لہذا اُن کے بال گر پڑتے ہیں اور نئے بال نہیں اُگتے اُن کے بالون کی وہی کیفیت ہے جیسے کسی گھاس یا
کھیت کو پانی دے کر سینچتے ہیں جب سینچنا موقوف کر دیں تو وہ شے ہری ہوگی اور نہ بڑھے گی اور نہ اسکی بیل پھیلے گی یا جیسے خواجہ سرایان اور ہیجڑے نر سکتے
وغیرہ کہ اُن پر رطوبت اور برودت کا غلبہ ہوتا ہے اگر چہ اُنمیں داڑھی نکلنے کا امکان ہے لیکن اُنکی برودت یہانتک بڑھجاتی ہے کہ اعضائے شعر تک پہونچتی ہے اُنمیں بھی برودت پیدا کر دیتی ہے اور
اسی سبب سے اُنکے رطوبت کی تحلیل نہیں ہوتی کسی مرض مخالف کی طرف وہ جسقدر اُنکی رطوبت تحلیل ہوتی ہے وہ ویسی کم اور رقیق ہوتی ہے کہ مسامات میں باقی نہیں رہتی بلکہ نکل جاتی ہے اسیطرح جو لوگ بڑے
بڑے بھاری عمامے سرون پر باندھتے ہیں اُن کے بال بھی اسیوجہ سے کم پیدا ہوتے ہیں جبکہ بالون میں خرابی بوجہ اصل طبیعت کے ہوتی ہے جیسے صلع یعنی کھوپا
ہونا کہ یہ امر اسیوجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ مادہ جس سے بالون کی پیدائش ہے اُنمیں براہ اصل خلقت کے کمی ہوتی ہے یا اسکے دماغ کو استخوان قحف سے ایسی
پیوستگی ہوتی ہے کہ اس حالت انفصال میں مادہ شعر یہ وہان رُک نہیں سکتا جو سبب مقام روئیدگی میں بالون کے ہوتا ہے اُن کی تین وجہیں ہیں ایک تو یہ
کہ اُسجگہ مادہ بالونکا نفوذ نہ کر سکے دوسرے یہ کہ نفوذ تو کر سکے مگر ٹھہر نہ سکے تیسرے یہ کہ نفوذ تو کرتا ہے مگر ٹھہر کے کسی نامناسب کیفیت یا مناسب کی طرف
مستحیل ہو جاتا ہے نفوذ کرنا اسی سبب سے ہوتا ہے کہ اُسمیں تخلخل زیادہ ہوتا ہے یعنی گھنے بال ہونا اگر چہ مسام بند ہون جسطرح یہ کیفیت میں حدوث
قرع صلع ہے اور سبب جلد حار مزاج کے آدمیون میں یہ امر پیدا ہوتا ہے اور اسی جہت سے جو مستعد صلع کے ہوتے ہیں اُن کے بدن پر اور سینہ پر
بالون کی کثرت ہوتی ہے اور یہ لوگ جبکہ اُن کے تھوڑے سے بال بھی دشواری سے اُکھیڑے جا سکتے ہیں یا گھنا پن بالون کا سبب آثار قرع سابقہ کے
ہوتا ہے چنانچہ قرع میں لپٹنے سر کے بال جاتے رہنے کا یہی حال ہے جس شخص کے بدن میں مادہ شعر یہ مناسب یعنی مسامات میں نہیں ٹھہرتا ہے بسبب شدت
تخلخل کے اور سبب اسکے کہ مسامات اُسکے زیادہ وسیع ہیں چنانچہ یہ بھی ایک سبب اسباب بالنسبت داڑھی نکلنے کے واسطے ہے اور اُسکا یہی سبب ہے کہ جسقدر
بال داڑھی میں باقی رہیں وہ قریب ویا باریک ہون اور بسہولت اُکھڑ جائیں اور آخر عمر میں جبکہ یبس کا غلبہ ہوتا ہے اور مسام میں تنگی آجاتی ہے باوجودیکہ
مزاج میں رطوبت ہوتی ہے حرارت کی قلت کو اثر اسمیں ہے کہ صلع نہیں ہونے دیتا ہے جیسا کہ عورات اور خصیان میں مشاہدہ کرنا چاہیے جس شخص کے بدن
میں بالون کے مواد فاسد ہو جاتے ہیں یہ فساد یا کسی خلط خبیث کے سبب سے ہوتا ہے جو کہ مسامات میں ٹھہرا ہوا ہے جیسے کہ داء الثعلب اور داء الحیہ میں
جسے بالخورہ کہتے ہیں یہی سبب ہوتا ہے یا فساد مادہ کا بوجہ قرع خفیفہ کے ہوتا ہے جو ردی اور اکال ہوتے ہیں چنانچہ بعض اقسام قرع میں یہی
سبب ہوتا ہے صلع کا معالجہ دشوار ہے اگر چہ قبل شروع ہونے کے محض بروقت ظہور آثار اور علامات مقدمہ کے اسکا دفع کرنا ممکن ہے یا ایسی تدبیر کرنی
ممکن ہے کہ اسکا ظہور بہ تاخیر ہو بقراط کے کلام میں جو یہ امر مذکور ہے کہ اسباب صلع کر جب دوالی عارض ہون تو یہ مرض جاتا رہتا ہے کہ ابدال نکل آئینگے اس سے
مراد بقراط کی یہ ہے کہ جن لوگون کے بال مرض داء الثعلب وغیرہ میں گر پڑے ہیں بعد حدوث دوالی چونکہ مادہ منفعل اندام کی طرف آجائے گا اب اُن کے بال
اُگنے کا کوئی مانع نہ رہیگا لہذا اُن کے بال اُگ آئینگے۔ بھوین اور پلکون کے بال جلد جو نہیں گر پڑتے اسکا سبب یہ ہے کہ منبت یعنی جائے روئیدگی بالون
کی اُن میں استوار اور عضو غضروفی ہے مستحکم الخلقت ہے اور اسی جہت سے صلع کے پیدا ہونے کی حفاظت کرتا ہے جسم حبشہ یعنی حبشیون کا اور زنگباریون کے آدمیون
کا اسلیئے کہ اُن کے بدن کی جلد بوجہ گندہ ہونے اور مضبوطی کے بالون کو گرنے سے بچاتی ہے جسطرح سخت جلد میں سوراخ بدشواری ہوتا ہے
اور بروقت برآمد ہونے بالون کے بھی دشواری اور سختی جلد کی حبشیون میں باعث پیچیدگی بالون کی ہوتی ہے ایسے ہی جب بال نکل آئیں پھر بھی سخت جلد
بالون کی بسرعت گرنے اور منتشر ہونے سے حفاظت کرتی ہے اور جو رگ الفتح ہیں یعنی [illegible] متحمل ہوتے
ہیں وہ مرض صلع میں مبتلا نہیں ہوتے اسلیئے کہ اُن کے دماغ میں رطوبت کی کثرت ہے اور اسی سبب سے اُن کو ذرب یعنی [illegible] یہ مرض زیادہ ہوتا ہے
بوجہ کثرت نوازل کے فصل تیسری بیان میں اُن ادویہ کے جو حافظ بالون کی ہیں جن دواؤن میں لطیف حرارت ایسی ہے کہ اُس کی جہت سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

قوت جذب کی اُن میں حاصل ہے اور قوت قابضہ بھی ہے وہی ادویہ حافظ شعر ہوتی ہیں اور بعض ادویہ با لخاصیت اثر حفظ شعر کا رکھتی ہیں اب ادویہ مفردہ میں ہم
بالفاظ کو تفصیل ذکر کیا ہے اور قرابادین میں مرکبات اسی قسم کے لکھے ہیں اور اس مقام پر بطور مناسب چند ادویہ کا ذکر کرتے ہیں اور ادویہ بسیطہ جو لائق حفظ
شعر کے ہیں اور جو وقت بال گرنے شروع ہوں اُنکا استعمال اس مرض کا تدارک کرتا ہے بشرطیکہ اُن امور کی رعایت کیجائے جو شروط کہ ہم نے ملکر بیان
کرین گے مدبر حفظ شعر میں - منجملہ انہیں ادویہ کے آس اور حب الآس لاذن آملہ بلیلہ کابلی مر صبر پرسیاوشان اور کبھی ان ادویہ میں مازو بھی شریک کیا جاتا
ہے بوجہ قبض کے اور ہلیلہ زرد یعنی بہوت کا درخت خصوصاً کسی شربت قابض کے ساتھ یا روغن آس اور روغن مصطگی خواہ ما الآس یا عصارہ برگ آزاد درخت
اور نگمین یا پانی کتان سوختہ کا مع اُسکے تخم کے کسی روغن کے ہمراہ طلا کرین ایضاً قشر رجبیذ سوختہ روغن آس ملا کر یا شراب قابض آمیختہ کرکے میں خصوصاً
صبیان کیواسطے مرکبات ادویہ حب الآس اور مازو اور نمک کو روغن گل اور روغن آس میں پختہ کرین ترکیب معلوم ہے اور استعمال کرین - ایضاً برگ آس
تازہ اور تر اور لاذن اور عوسج اور اطراف سرو اور حب الآس سے سر پر بطور غلاف کے چڑھائین زیت مین کوٹ کر - ایضاً حب الآس سودہ تخم کرفس اور اطراف
آس اور تخم چقندر اور اطراف عوسج اور حجر پرسیاوشان لاذن ہر واحد نصف جزو اور شراب سودہ چھ جزو مین ادویہ کو بعد بھیگنے کے مہرا کرین تا اینکہ ثلث
حصہ شراب کا باقی رہے اُسکے بعد زیت کو سعد اور سنبل ہر واحد دو جزو سے معطر کرکے از سر نو پھر طبخ دین کہ تین جو قرآمین بعد ازان پانی روغن ناردین
سے خوب نچوڑ کے جدا کرین اور کسی برتن میں رکھکر خوب سا ملائین اور بوقت حاجت کے استعمال کرین کہ یہ دوا حفاظت بالون کی بھی کرے گی اور سیاہی بھی
لائے گی ایضاً تخم کرفس تخم چقندر پرسیاوشان کندر ہر واحد دو اوقیہ جوز پندرہ عدد قشور صنوبر ایک رطل ان سب کو تنور میں بریان کرین اور جس برتن
میں وہ بھری ہو اُسپر گل حکمت ہو اور بقدر آدھ دن کے سب ایسی جل جائے کہ قابل پیسنے کے ہو جائے بعد ازان پیکر ایک رطل چربی دب یعنی ریچھ کی اسمین
داخل کرین کہ ریچھ کی چربی مرغابی اور قاز کی چربی سے اچھی ہے اور چربی داخل کرنے کے بعد دوائے مذکور کو اُٹھا رکھین بروقت حاجت خوشبو روغن ملا کر
استعمال کرین یہ دوا صلع ابتدائی کو بھی نافع ہے ایضاً ڈیڑھ رطل شراب قابض اور لاذن ایک اوقیہ قشور صنوبر سوختہ دو اوقیہ پرسیاوشان سوختہ دو اوقیہ
ریچھ کی چربی ایک رطل عصارہ عنب الثعلب سات رطل سے چار اوقیہ لاذن کو طلا بینے ماہی تو وغیرہ میں پختہ کرین اتنا کہ وہ گرم ہو جائے پھر اسپر سب دوائین
ڈالین اور مخلوط کر کے اُٹھا لین جب حاجت ہو اسمین سے تھوڑی سی دوا لیکر کسی روغن خوشبو میں ملا کر استعمال کرین اور بہتر یہ ہو کہ روغن ناردین کے ہمراہ
طلا کرین اور بدون آمیزش روغن کے بھی طلا کر سکتے ہین ایضاً ایک خفیف دوا ہے مرادہ لاذن اور روغن آس خصوصاً جو بنا یا گیا ہو روغن خیری سے
اور ما الآس اور شراب قابض اور اتنا ملانا چاہیے جو مشاہدہ حکم کرتا ہو اور طلا کرین - ایضاً ورق شقائق النعمان ہمراہ روغن آس کے سر پر ملین اور رات
بھر رہنے دین بعد ازان نہانا چاہیے حمام خواہ آب گرم سے کہ یہ ترکیب بالون کی سیاہی کی محافظت کرتی ہے ایضاً پرسیاوشان اور خاکستر قشور صنوبر
اور ریچھ کی چربی اور شراب مازو سے بقدر جو کافی ہو روغن مصطگی اور آس ملا کر استعمال کرین - ایضاً مہندی کوٹی ہوئی اور نیل غبار کے باریک پسی ہوئی نصف
رطل اور مازو سبز پسا ہوا اور ریہم دونون کے ہم وزن سرکہ کہنہ ملا دین اور قرع انبیق سے معطر کرین جو عرق نکلے گا وہ حافظ شعر ہوگا - ایضاً پرسیاوشان
اور لاذن ہم وزن لیکر بقدر کفایت روغن آس شامل کرین - ایضاً کندر اور سرطان کی طبری یعنی غلیظ اور دریائی سیاہی کا غلیظ ہر ایک پانچ درہم شراب
قابض کیساتھ پیکر ریچھ کی چربی ملا کر استعمال کرین **فصل چوتھی ابرو کے بالون کی حفاظت کی ادویہ کا بیان** ورد اور شقائق النعمان چاہیے
اور عجم الکام اور مسکی بیخ اور اطراف انجیر کے ہر ایک اُن میں سے ایک حصہ لاذن تین حصے پرسیاوشان دو حصے سب کو پیکر ہم وزن روغن مصطگی کے
ہمراہ استعمال کرین ایضاً بیخ فاشرا بیخ فاشرا بیخ اشراس اور جو شیخ کے نزدیک بہمن قوبا میں بیخ خنثی ہے اور خاکستر درخت صنوبر تازہ ہر واحد
ایک ستار بورہ دو حصے روغن خوشبو اسمین ملا کر استعمال کرین یہ سب دوائین تو وہی ہین جو اکثر مستعمل ہوتی ہین لیکن اگر ان بالون کے گرنے کا سبب خشکی مزاج

کی اور قلت خون کی سوہن کو تازہ اور فربہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیئے ایسی غذا سے کہ جید الکیموس ہو اور جیسی غذا ایسی ہی غذا سے حرارت غریزی کی طرف مزاج کو مائل
کرنا چاہیئے اور کل غم اور ورزش اور کثرت جماع اور کھٹی چیزون سے اجتناب کرنا چاہیئے اور مختلف اقسام کے پانی پینا یکسر چھوڑ دینا چاہیئے اور جو شراب کہنہ ہو اُسے
بھی ترک کرنا چاہیئے آب شیرین سے نہانے کا ہمیشہ التزام کرنا چاہیئے صابون اور نطرون اور اشنان کو بدن کے پاس نہ لیجانا چاہیئے اُس سے موئے بدن
کو نہ دھوئے بلکہ اگر شنا وغیرہ ملکر نہانا منظور ہو تو آرد باقلا تخم خربوزہ اور مٹی اور برگ خطمی وغیرہ ایسی چیزون کا اُبٹنا ملے اور اگر مسامات بدن کے زیادہ
بند ہوگئے ہون اُس وقت محللات کے ہمراہ ایسی دواؤن کی بھی احتیاج ہوگی جو تخلخل پیدا کرین لیکن انمین بھی منفتح چیزون کی شرکت چاہیئے جیسے خردل
اور سیر اور گندنا اور بدن پر طلاء کے تافیسا اور خردل اور فرنج اور سداب اور بصل کا کرنا چاہیئے حمام آجانے کے بعد طلاء سے کرنا اور سر کو بورہ اور [illegible]
سے دھونا چاہیئے ایسے شخص پر واجب ہے کہ جملہ اقسام کے روغنون سے اجتناب کرے اور اگر بالون کا گرنا بوجہ تخلخل مسامات کے عارض ہوا ہو اُس وقت
[illegible] مفید ہوتے ہین جنکا ذکر ہو چکا اور دوا دویہ جو مائل بہ قبض مسامات ہون اور اطلیہ اور [illegible] قابضہ کا استعمال اور حمام مین جانا اور نیمگرم پانی سے
نہانا اور نہانے سے نیمگرم پانی کے بعد فوراً سرد پانی ڈالنا بدن پر مفید ہوتا ہے **فصل پانچوین بیان مین بالون کے دراز کرنے والی ادویہ**
کے۔ اکثر بالون کی طوالت کرنے والی دوائین وہی ہین جن مین لزوجت و چسپندگی ایسی ہو کہ اُن کے لعاب بال مثل تار کے کھنچین جیسے برگ مسم اور کدو کی بتی
اور تیل وہ ہون جنمین حرارت اور قبض ہو جیسے روغن سوسن کہ انمین موم جلاکر ملائین یا جیسے روغن حنا اور روغن آس مین نطرون شریک خاصیت ہو اور کبھی بالون کی
درازی کے واسطے حنظل بھی نافع ہوتا ہے پانی مین بھگو کر۔ یہ بھی مفید ہے کہ لاذن کی قسم جید ایک کوزہ مین گل حکمت کرکے بھرین اور دھیمی آنچ سے کوئلے کی
آگ سلگانا جھلائین روغن زیت کے ہمراہ سفوف کرکے اسپر چھڑکتے رہین تا آنکہ آگ پر چڑھے چڑھے سب اجزا باہم آمیختہ ہوجائین اور استعمال کرین
آزاد درخت کی نیبون کو اس بارہ مین اور اُسکے برگ کے عرق کو خاصیت جید ہے ایسی کو ملکر کے روغن کنجد کے ہمراہ استعمال کرین (مرکب دوا) برگ آزاد
درخت برسیاوشان روی جو تازہ ہو اور مر اور آملہ ان سب دواؤن کو سرکہ مین بھگو کر بوقت بعض اقسام اغتسال مخصوصہ جو مشہور ہین۔ ایضاً خردل کو طبیخ
چقندر مین ڈالکر اُس سے سر کو دھوئین اُس کے بعد روغن آس یا روغن آملہ بالون مین لگائین۔ ایضاً تلخہ گاؤ اور تلخہ گرگ اور ہلیلہ کابلی اور بلیلہ اور آملہ اور ہلیلہ سیاہ
اور مازو سالم ہر واحد ایک جزو کوٹ کر عصارہ عنب الثعلب مین سات دن تک پرورش کرین بعد ازان خشک کرین اور ہمراہ طبیخ کے طلا کرین اور طلا کرنے سے
پہلے سر اور داڑھی کو پانی اور شہد اور آبگینہ سائیدہ سے دھولین۔ ایضاً جو بریان قسم دو درہم آملہ پانچ درہم پانی مین خوب جوش دین کہ پانی مین ان کا
اثر آجائے بعد ازان اس پانی کو چھان کر اسمین روغن بنفشہ برابر نصف وزن پانی کے اور لاذن تین درہم اور برگ کنجد برگ خطمی برگ کدو تازہ ہو یا سوکھا ہر ایک
دس درہم ان کو یہان تک جوش دین کہ پانی جلجائے اور تیل باقی رہجائے (نسخہ دوسرا) جو کندی کی طرف منسوب ہے شیر آملہ بیس درہم پانی مین جوش دین
جب چہارم رہجائے اور ہموزن باقیماندہ کے روغن ناردین اور شیر بقشر اور تھوڑی سی لاذن ملاکر اسقدر جوش دین کہ پانی جلجائے اور روغن باقی رہے **فصل**
چھٹی انبات موہائے قوی کے بیان مین اور اسی مین علاج اُس صلع کا بھی ہے جو ممکن العلاج ہو اور انتشار حاجب یعنی بھوؤن کے
بالون کے اسمین دوری کا علاج کرکے اُنکا حث دار اور گھنا کرنا وغیر ذلک۔ جمیع ادویہ جنکا ذکر باب داء الثعلب مین کیا جائے گا اور جملہ تدابیر مثل مالش
سر اور اُسکا سرخ کرنا ملنے سے اور سر پر چربیون کا استعمال کرنا اُسکے بعد ادویہ قریبہ کا استعمال کرنا جنمین قوت جذب اور تحلیل کے ساتھ ہی ہو کہ ایسی تدبیر
کو خاصیت ہو داء الثعلب کے ساتھ الغرض یہ جملہ تدبیرات صلع مین بھی نافع ہین اور حاجب کے بال اُگانے کے واسطے یا بال اُکھڑنے کے بعد پھر دوبارہ بال
نکالنے کے لیے اسیطرح داڑھی کے بالون کے واسطے مفید ہین۔ بیخ عوسج عرب کی پوست ہمراہ زیت کے تقویت اور حفاظت اور نشو و نما مین عجیب خاصیت رکھتی
ہے۔ جن ادویہ کے ذکر کرنے سے یہان غرض متعلق ہے اگرچہ وہی ادویہ داء الثعلب مین بھی نافع ہین بلحاظ اعتبار اور لحاظ کرنے اُن امور کے جنکو ہم نے آخر

باب حفظ الشعر میں لکھا ہے وہ دوائیں یہ ہیں (نسخہ) فرداسیج تازہ اُسکے سر اور بالوں کاٹ کر سایہ میں خشک کریں اور روغن بنفشہ میں پیسیں یا جوش دیں کہ غلیظ القوام ہو جائے
بعد ازاں جس جگہ چاہیں اُسے ضماد کریں پہلے نقطے نقطے سے پڑیں گے بعد ازاں بال اُگ آئیں گے اسیطرح عسل بلادر جب ایسے مقامات پر لگایا جاتا ہے جہاں کے بال
اکھیڑنے سے رہ گئے ہوں یا اینگہ کندش کو روغن سپید میں پیسکر طلا کریں جہاں چاہیں اور یہی مکرر کرنی چاہیئے کہ بال پیدا ہو جائیں گے دوسرا نسخہ سم حمار سوختہ
اور سنگ جلا ہوا اُس کو روغن کندر عنبر سعتر کے ساتھ طلا کریں کہ یہ دوا بھی قوی ہے چیونٹیوں کے انڈے کو روغن بان کے ہمراہ بھی لڑکوں کے بال اُگانے والی دوا
میں شمار کیا ہے اور اسکے اعتماد الناس کی رائے یہ ہو کہ انڈے بال کے اُگنے کو منع کرتے ہیں مجربات سے یہ بھی دوا ہو کہ غطاء چراگیک جانور شبیہ سالا منڈر کے ہوتا ہے
اور اپنے گھروں میں مر جائے اُسے خشک کر کے کسی روغن کیساتھ طلا کریں۔ ایضاً آبگینہ فرعونی کا برادہ ہمراہ زیبق کے استعمال کریں اور ایک نسب دوا یہ ہے کہ [illegible]
اور برقلبی سے سادا کر اسمیں انھیں روغنوں میں سے کوئی روغن جو مخصوص بالوں کے واسطے مذکور ہو چکے ڈالیں یا کوئی شحم جیسے چربی [illegible]
چربیوں سے ڈالیں جو اوپر مذکور ہو چکیں المزمن اسقدر پیسیں کہ قوت اُس عمل کی جو قلبی سے ہو اس دوا میں آجائے بعد ازاں مقام مطلوب کو اسی دوا سے آلودہ کریں
اور اُسکے بعد برگ انجیر برشتہ جو اچھی طرح بھرا ہو گیا ہو یا کسیقدر بریان کیا گیا ہو اُس پر ضماد کریں۔ ایضاً بسن بندق یعنی رتھ کا چھلکا سے ادبیب اور روغن زیت کے
ہمراہ استعمال کرے۔ ایضاً وہ لکڑی جسکا نام خرگوش اور قصب حمار اور اسکا چھال دونوں لیکر جلا ڈالیں اور دن ہر ایک کا نصف رطل ہو اور لاذن
بیس درہم پہلے لاذن کو شراب میں حل کریں۔ بعد ازاں سب دواؤں کو ملا دیں۔ ایضاً فیلغریوس حکیم نے یہ نسخہ بیان کیا ہے پیسہ گاؤ نکٹ کی ہوئی
چھپا نوے درہم اشنان اور تافسیا ہر ایک اٹھارہ درہم مر آٹھ درہم لاذن آٹھ درہم پرسیاؤشان اڑتالیس درہم قصب الحمار اڑتالیس درہم چھال [illegible] چھیانوے
درہم چھال درقصب بریان کر کے تراش ڈالیں اور سالم اجزا کو شراب سودہ میں ملا کر درست کریں بعد ازاں سر منڈوا کر اس دوا کو طلا کریں اور پانچ دن
تک لگی رہنے دیں بعد اسکے سر دھو ڈالیں اور دو روز فاصلہ استراحت کی غرض سے دیکر پھر دوبارہ اس دوا کو طلا کریں اگر سر میں زخم پڑ جائیں مرغابی کی چربی
سے علاج زخم کا کریں ایضاً قریطن کا نسخہ چھ عدد خرگوش کے بطون کو لیکر سایہ میں یا خفیف گرمی میں خشک کریں اور کسی دیگ میں جو طین فرسے کی حکمت
کی گئی ہو جلائیں اور اسپر برگ عوسج اور برگ آس اُسی کے ہموزن اور پرسیاؤشان لوذ او قیہ ملا کر پھر دوبارہ جلائیں شیشہ کے برتن میں بعد ازاں [illegible] اور تین
رطل بچھو کی چربی اور اسیقدر روغن ترب ملا کر اٹھا رکھیں اور بروقت حاجت استعمال کریں کسی روغن خوشبو کو ملا کر جب لگا اور تخم نبید الخیر کا روغن اور روغن بلسان
ہر ایک اُن میں سے بالوں کے اُگانے میں اعانت کرتا ہے ایضاً خاکستر ریحاسف جب بیت کتہ سے ملا کر داڑھی پر لگائی جائے کہ جس داڑھی کے بال
دیر میں نکلتے ہوں جلدی بال اُگیں گے۔ کلوجی کی خاکستر پانی کے ہمراہ داڑھی کے واسطے اور خصوصاً حاجیوں کے لیے بہت مؤثر ہے ایضاً خاکستر ریحاسف
اور بندق ہندی جلا کر اور لاذن اور فرداسیج اور چھلنی کی گنگھیں ہمراہ روغن بان کے اسقدر جلائیں کہ سیاہ ہو جائے اور ہموزن اُسکے غالیہ یعنی خوشبو
دوائیں ملا کر پہلے اُس مقام کی خوب مالش کر کے بعد ازاں طلا کریں ایضاً حواجب کیواسطے دو عدد چھچھوندر لیکر جلائیں یہاں تک کہ بس جائیں اور اُسکے ہموزن
خستہ خرما جلا کر ملا دیں مردہ بھی اسقدر جلے کہ پسنے کے قابل ہو جائے اور پندرہ دانے مرچ کے ملا کر طلا کریں ہمراہ روغن گل کے ایضاً پرسیاؤشان اور
حب الآس اور تخم کرفس کو اسقدر جلائیں کہ سیاہی آجائے بعد ازاں بچھو کی چربی اور روغن ترب ملا کر استعمال کریں دوائے آخر ہے کہ بال اُگتے ہیں [illegible]
در خیات غلیظ نساج اور غلیظ سنفذ بحری اور سعاب جبلی ایک درخمی شراب قابض میں پیسکر بچھو کی چربی ملا کر استعمال کریں دوسری دوا کہ اگر ابرو کے بال جھڑتے
ہوں اور مدت سے یہی کیفیت ہو اور علاج میں دشواری ہو اور یہ کیفیت داء الثعلب کی وجہ سے ہو یا اور کسی سبب سے اُسکا نسخہ یہ ہے کہ تیج ایک جزو اور زبد بحر
آٹھ جزو فربیون اور حب الغار تین جزو زفت تر چار جزو روغن سوسن میں گھول کر اسپر فربیون کو ڈالیں بعد ازاں طلا دیں یہ کو طلا ئیں نسخہ دیگر تنسب [illegible] زرنیخ
سات درہم خاکستر سینگ کی پانچ درہم تخم جرجیر چار درہم [illegible] ترمس تین درہم روغن غار کیساتھ پیسکر استعمال کریں فصل سالوین بیان میں

کی اور قلت خون کی سو بدن کو تازہ اور فربہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے ایسی غذا سے کہ جید الکیموس ہو اور جیسی غذا ایسی ہی غذا سے حرارت طبعیہ کی طرف مزاج کو مائل
کرنا چاہیے اور کل شور اور ترش اور کبھی چیزوں سے اجتناب کرنا چاہیے اور مختلف اقسام کے پانی پینا یکسر چھوڑ دینا چاہیے اور جو شراب کم نشہ ہو اُسے
بھی ترک کرنا چاہیے آب شیرین سے نہانے کا ہمیشہ التزام کرنا چاہیے صابون اور نطرون اور اشنان کو بدن کے پاس نہ لیجانا چاہیے اُس سے مرے بدن
کو نہ دھوئے بلکہ اگر شبان وغیرہ ملکر نہانا منظور ہو تو آرد باقلا تخم خربوزہ اور مٹی اور برگ خطمی وغیرہ ایسی چیزوں کا اُبٹنا ملے اور اگر مسامات بدن کے زیادہ
بند ہوگئے ہوں اُس وقت محللات کے ہمراہ ایسی دواؤں کی بھی احتیاج ہوگی جو تخلخل پیدا کریں پس ان میں بھی مفتح چیزوں کی شرکت چاہیے جیسے خردل
اور لہسن اور گندنا اور بدن پر طلاء کرے تافسیا اور خردل اور فوتنج اور سداب اور بصل کا کرنا چاہیے حمام آبہائے محللہ سے کرنا اور سر کو بورہ اور زبد البحر
سے دھونا چاہیے ایسے شخص پر واجب ہے کہ جملہ اقسام کے روغنوں سے اجتناب کرے اور اگر بالوں کا گرنا بوجہ تخلخل مسامات کے عارض ہوا ہو تو قبض
والی دوا مفید ہوتے ہیں جنکا ذکر ہو چکا اور وہ ادویہ جو مائل بہ قبض مسامات ہوں اور اطلیہ اور ضمادات قابضہ کا استعمال اور حمام میں جانا اور بگرم پانی سے
نہانا اور نہانے سے بگرم پانی کے بعد فوراً سرد پانی ڈالنا بدن پر مفید ہوتا ہے **فصل پانچویں بیان میں بالوں کے دراز کرنے والی ادویہ**
کے اکثر بالوں کی درازی کرنے والی دوائیں وہی ہیں جن میں لزوجت و چسپندگی ایسی ہو کہ اُن کے لعاب بال نکل تار کے کچھ سکیں جیسے برگ مسم اور کدو کی بیخ
اور تیل وہ ہوں جنمیں حرارت اور قبض ہو جیسے روغن سوسن کہ انمیں موم جلا کر ملائیں یا جیسے روغن حنا اور روغن آس میں نطرون یا شیر کی خاصیت ہو اور کبھی بالوں کی
درازی کے واسطے حنظل بھی نافع ہوتا ہے پانی میں بھگو کر یہ بھی مفید ہے کہ لاذن کی قسم جید ایک کوزہ میں گل حکمت کرکے بھریں اور دھیمی آنچ سے کوئلے کی
آنچ ملاطفت سے پگھلائیں روغن زیت کے ہمراہ سفوف کرکے اُسپر چھڑکتے رہیں تا آنکہ آگ پر چڑھے چڑھے سب اجزا باہم آمیختہ ہوجائیں اور استعمال کریں
آزاد درخت کی پتیوں کو اس بارہ میں اور اُسکے برگ کے عرق کو خاصیت جید ہے ایسی کو ملا کرکے روغن کنجد کے ہمراہ استعمال کریں (مرکب دوا) برگ آزاد
درخت پرسیاوشان ردی جو تازہ ہو اور مرو اور آملہ ان سب دواؤں کو سر پر تھوپیں بر وقت بعض اقسام غسال مخصوصہ جو مشہور ہیں ایضاً خردل کو طبیخ
چقندر میں ڈالکر اُس سے سر کو دھوئیں اُس کے بعد روغن آس یا روغن آملہ بالوں میں لگائیں ایضاً تلخہ گاؤ اور تلخہ گرگ در ہلیلہ کابلی اور بلیلہ اور آملہ اور ہلیلہ سیاہ
اور مازو مسلم ہر واحد ایک جزو کوٹ کر عصارہ عنب الثعلب میں سات دن تک پرورش کریں بعد ازاں خشک کریں اور ہمراہ طبیخ کے طلا کریں اور طلا کرنے سے
پہلے سر اور داڑھی کو پانی اور شہد اور آبگینہ سائیدہ سے دھولیں ایضاً جو بریان تین درہم آملہ پانچ درہم پانی میں خوب جوش دیں کہ پانی میں ان کا
اثر آجائے بعد ازاں اس پانی کو چھان کر یاسمین روغن بنفشہ برابر نصف وزن پانی کے اور لاذن تین درہم اور برگ گندنا برگ حنظلی برگ کدو تازہ ہو یا سوکھا ہر ایک
دس درہم ان کو یہاں تک جوش دیں کہ پانی جلجائے اور تیل باقی رہ جائے (نسخہ دوسرا) جو کندری کی طرف منسوب ہے شیر آملہ بیس درہم پانی میں جوش دیں
جب چہارم رہ جائے اور ہموزن باقیماندہ کے روغن ناردین اور شیر مقشر اور تھوڑی سی لاذن ملا کر اسقدر جوش دیں کہ پانی جلجائے اور روغن باقی رہے **فصل**
چھٹی انبات موہائے قوی کے بیان میں اور اسی میں علاج اُس صلع کا بھی ہے جو ممکن العلاج ہو اور انتشار جو جیسے بھوؤں کے
بالوں کے آلیسین دوری کا علاج کرکے اُنکا جٹ دار اور گھنا کرنا وغیر ذلک۔ جمیع ادویہ جنکا ذکر باب داء الثعلب میں کیا جائے گا اور جملہ تدابیر شامل الشعر
سر اور اُسکا سرخ کرنا ملنے سے اور سر پر پچھنوں کا استعمال کرنا اُسکے بعد ادویہ قویہ کا استعمال کرنا جنمیں قوت جذب و تحلیل کے ساتھ ہی ہو کہ ایسی تدبیر
کی خاصیت ہو داء الثعلب کے ساتھ الغرض یہ جملہ تدبیرات صلع میں بھی نافع ہیں اور حاجب کے بال اُگانے کے واسطے یا بال اُکھڑنے کے بعد پھر دوبارہ بال
نکالنے کے لیے اسیطرح داڑھی کے بالوں کے واسطے مفید ہیں بیخ غرب کی پوست ہمراہ زیت کے تقویت اور حفاظت اور تسوید شعر میں عجیب خاصیت رکھتی
ہے۔ جن ادویہ کے ذکر کرنے سے یہاں غرض متعلق ہے اگرچہ وہی ادویہ داء الثعلب میں بھی نافع ہیں بوجہ اعتبار اور لحاظ کرنے اُن اُمور کے جنکو ہم نے آخر

باب حفظ الشعر میں لکھا ہے وہ دوائیں یہ ہیں (نسخہ) ذراریح تازہ اسکے سر اور بازو کاٹ کر سایہ میں خشک کریں اور روغن بنفشہ میں بھیگویں یا جوش دیں کہ غلیظ القوام ہو جائے
بعد ازاں جس جگہ چاہیں اُسے ضماد کریں پہلے نقطے نقطے سے پڑیں گے بعد ازاں بال اُگ آئیں گے اسیطرح حل طلا (?) جب ایسے مقامات پر لگایا جاتا ہے جہاں کے بال
اکھیڑنے سے رہ گئے ہوں یا اینکہ کندش کو روغن سپیدہ میں بھیگو کر طلا کریں جہاں چاہیں اور یہی مکرر کرنی چاہیے کہ بال پیدا ہو جائیں گے دوسرا (نسخہ) سم حمار خشک
اور سینگ جلا ہوا اُس کو روغن کے ہمراہ کبھی بجیر (?) ساتھ طلا کریں کہ یہ دوا بھی قوی ہے چیونٹیوں کے انڈے کو روغن بان کے ہمراہ بھی لوگوں نے بال اُگانے والی دوا میں
میں شمار کیا ہے اور بعض الناس کی رائے یہ ہے کہ انڈے بال کے اُگنے کو منع کرتے ہیں مجربات سے یہ بھی دوا ہے کہ غطایہ جو ایک جانور شبیہ سالا مندر کے ہوتا ہے
اور اپنے گھروں میں مر جائے اُسے خشک کر کے کسی روغن کے ساتھ طلا کریں۔ ایضاً گلیمہ فرعونی کا برادہ ہمراہ زیبق کے استعمال کریں اور ایک مکب دوا یہ ہے کہ عرق
اور بہ قلمی سے بنا کر اور اسمیں انھیں روغنوں میں سے کوئی روغن جو مخصوص بالوں کے واسطے مذکور ہو چکے ڈالیں یا کوئی شحم [illegible] چربی
چربیوں سے ڈالیں جو اوپر مذکور ہو چکیں الغرض اسقدر پکاویں کہ قوت اُس کھل کی جو قلمی سے ہے اُس دوا میں آ جائے بعد ازاں مقام مطلوب کو اسی دوا سے آلودہ کریں
اور اُسکے بعد برگ کجیر رشتہ جو اچھی طرح بھرا ہوا لیا ہو یا سفیدہ بریان کیا گیا ہو اُسپر ضماد کریں۔ ایضاً بیخ سندق یعنی رتھ کا بھیوں سے اور بیچ اور روغن زیت کے
ہمراہ استعمال کرے۔ ایضاً وہ کیڑا جسکا نام خراطین (?) اور قصب حمار اور اُسکا کھال دونوں لیکر بھون ڈالیں اور وزن ہر ایک کا نصف رطل ہو اور لاذن
بیس درہم پہلے لاذن کو شراب میں حل کریں۔ بعد ازاں سب دواؤں کو ملا دیں۔ ایضاً فیلغریوس حکیم نے یہ نسخہ بیان کیا ہے [illegible]
چھیانوے درہم اشنان اور تافسیا ہر ایک اٹھارہ درہم مر آٹھ درہم لاذن آٹھ درہم پرسیاؤشان اڑتالیس درہم قصب حمار اڑتالیس درہم کھال حمار چھیانوے
درہم کھال و قصب بریان کر کے تراش ڈالیں اور سارے اجزا کو شراب سرد میں ملا کر درست کریں بعد ازاں سر منڈوا کر اس دوا کو طلا کریں اور پانچ دن
تک لگی رہنے دیں بعد اسکے سر دھو ڈالیں اور دو روز فاصلہ استراحت کی غرض سے دیکر پھر دوبارہ اُس دوا کو طلا کریں اگر سر میں زخم پڑ جائیں مرغابی کی چربی
سے علاج زخم کا کریں ایضاً قریطون کا نسخہ چند عدد خرگوش کے بطون کو لیکر سایہ میں یا خفیف گرمی میں خشک کریں اور کسی دیگ میں جو طین فارسی کی حکمت
کی گئی ہو جلائیں اور اسپر برگ عوسج اور برگ آس اُسی کے ہموزن اور پرسیاؤشان لو اور تیل ملا کر پھر دوبارہ جلائیں شیشہ کے برتن میں بعد ازاں [illegible] تین
رطل ریچھ کی چربی اور اسیقدر روغن ترب ملا کر اُٹھا رکھیں اور بوقت حاجت استعمال کریں کسی روغن خوشبو کو ملا کر۔ جب [illegible] تخم سپید انجیر کا روغن اور روغن بلسان
ہر ایک ان میں سے بالوں کے اُگانے میں اعانت کرتا ہے ایضاً خاکستر رنجاست جب بیت کہنہ سے ملا کر ڈاڑھی پر لگائی جائے کہ جس ڈاڑھی کے بال
دیر میں نکلتے ہوں جلدی بال اُگیں گے۔ کلونجی کی خاکستر پانی کے ہمراہ ڈاڑھی کے واسطے اور خصوصاً حاجیوں کے لیے بہت مؤثر ہے ایضاً خاکستر [illegible]
اور سندق ہندی جلا کر اور لاذن اور زراوند اور کچلی کی گٹھلیں ہمراہ روغن بان کے اسقدر جلائیں کہ سیاہ ہو جائے اور ہموزن اُسکے غالیہ یعنی خوشبو
دوائیں ملا کر پہلے اُس مقام کی خوب سی مالش کرکے بعد ازاں طلا کریں ایضاً حواجب کے واسطے دو عدد چند لیکر جلائیں یہاں تک کہ پس جائیں اور اُسکے ہموزن
خستہ خرما جلا کر ملا دیں مگر وہ بھی اسقدر جلے کہ پسنے کے قابل ہو جائے اور پندرہ دانے مرچ کے ملا کر طلا کریں ہمراہ روغن گل کے ایضاً پرسیاؤشان اور
حب الآس اور تخم کرفس کو اسقدر جلائیں کہ سیاہی آ جائے بعد ازاں ریچھ کی چربی اور روغن ترب ملا کر استعمال کریں دوائے آخر جس سے کہ بال اُگتے ہیں [illegible]
رطوبات غلیظ لزاج اور غلیظ [illegible] اور سعاب جیسی ایک [illegible] شراب قابض میں بھیگو کر ریچھ کی چربی ملا کر استعمال کریں دوسری دوا کہ اگر ابرو کے بال جھڑتے
ہوں اور مدت سے یہی کیفیت ہو اور علاج میں دشواری ہو اور یہ کیفیت داء الثعلب کی وجہ سے ہو یا اور کسی سبب سے اُسکا نسخہ یہ ہے کہ تیج ایک جزو اور [illegible]
آٹھ جزو ذراریح اور حب الغار تین جزو زفت [illegible] جزو روغن سوسن میں بھگو کر اسپر [illegible] کو ڈالیں بعد ازاں [illegible] نسخہ دیگر [illegible]
سات درہم خاکستر سینگ کی یا پانچ درہم تخم [illegible] چار درہم [illegible] تین درہم روغن غار کیساتھ بھیگو کر استعمال کریں فصل ساتویں بیان میں

داء الثعلب اور داء الحیہ سے حفظ کی یہ تو پہلے ہی معلوم ہو چکا ہے کہ داء الثعلب کا حدوث ایسے مادہ ردی سے ہوتا ہے جو بالوں کی جڑوں
میں اس جگہ ٹھہرا ہوا ہوتا ہے جہاں سے بالوں کی روئیدگی ہوتی ہے اور چونکہ یہ مادہ نیز اکال ہوتا ہے لہذا یہ بالوں کو فاسد کر دیتا ہے اور جب
مادہ سے اُن کی غذائے جید ہوتی تھی اُسکی بھی روک کر دیتا ہے اور اس مرض کو داء الثعلب اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اکثر ثعلب یعنی لومڑی کو یہی مرض ہوتا ہے داء الثعلب
اور داء الحیہ میں فرق یہ ہے کہ داء الثعلب میں تو فقط بال منتشر ہو کر گر جاتے ہیں اور داء الحیہ میں علاوہ اسکے بالوں کے ہمراہ جلد رقیق بھی گر جاتی ہے جسطرح سانپ
کی جلد گرتی ہے اور منتشر ہو کر گرنے بال اور کھال کے شکل بھی ویسی ہی ہو جاتی ہے جیسے کہ شکل سانپ کی اس مرض میں ہوتی ہے جو مادہ داء الثعلب
اور داء الحیہ کا موجب ہوتا ہے کبھی صفراوی ہوتا ہے اور کبھی سوداوی اور گاہے بلغمی اور کبھی خون فاسد اور ہر ایک قسم پر استدلال بعد حلق کے کیا جاتا ہے
یعنی جب استرہ سے بال مونڈیں جو رنگ جلد کا برآمد ہوا اسی رنگ سے شناخت مادہ کی ہوتی ہے خصوصاً اگر بعد استرہ پھیرنے کے جلد کو خوب ملیں اور کبھی
تدبیر متقدم سے بھی پتا مادہ کا لگتا ہے اور جو اعراض ہمراہ اس مادہ کے ہوتے ہیں اُن سے بھی شناخت ہوتی ہے کہ کون سی خلط کا غلبہ ہو چکا ہے چنانچہ بارہا بیان
ہو چکا کبھی دیر میں علاج پذیر ہونے یا جلد اچھے ہو جانے کی بھی شناخت ہوتی ہے اسطرح کہ اگر بعد استرہ پھیرنے کے ملنے سے اُس جگہ سرخی آجائے اور
خون کھنچ آئے معلوم کرنا چاہیئے کہ جلد علاج پذیر ہوگا اور اگر بہت دیر تک مالش کرنے سے بھی سرخی نہ آئے یا کمتر آئے دیر میں علاج پذیر ہوگا علاوہ برآں
زیادہ مالش سے یہ بھی ضرر ہوتا ہے کہ قرحہ پڑ جاتا ہے کہ وہ قرحہ خود مانع بال اُگنے کا ہوتا ہے علاج بیشک تدبیر صائب تو یہی ہے کہ خلط غالب کا استفراغ
کریں اور پہلے اسی خلط سے بدن کو پاک کریں جس خلط سے یہ مرض پیدا ہوا ہے اور غذا ایسی تجویز کریں جسکا کیموس اچھا ہو اور شراب معتدل پانی ملی ہوئی مائل
بحرارت و لطافت جو رقیق اور صاف ہو اُس سے تغذیہ خوب ہوگا اور حمام بھی نافع ہے قبل اکل و شرب ہو یا بعد پہلے استفراغ مادہ سے ابتدا کرنی
چاہیئے کہ پہلے اُس خلط سے بدن کو پاک کریں مسہلات سے یا فصد سے اخراج مادہ کریں اگر ضرورت ہو بعد ازاں خاص سر کا تنقیہ کریں جیسے کہ بیان ہو چکا
بذریعہ سعوطات اور نشوقات اور غرغروں کے یہی سب ادویہ جو باب امراض دماغ میں مذکور ہو چکی ہیں کہ ہر ایک فصل میں جدا جدا ان ادویہ کا بیان بخوبی کر دیا ہے
بعد ازاں جلد کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اسطرح سے کہ پہلے خاص اُس مادہ کو دور کریں کہ جو زیر جلد اُس مقام خاص میں پوشیدہ ٹھہرا ہے یا تحلیل اُس مادہ کی
کریں مگر اسکی تدبیر میں جلدی کریں ایسا نہو کہ جلد اس مادہ کی خباثت سے کوئی کیفیت راسخہ حاصل کرے کہ پھر اُس کیفیت کا زوال بعد اخراج مادہ کے بھی دشوار
ہو اسمیں شک نہیں کہ جن دواؤں سے استفراغ مادہ خبیثہ ہوتا ہے وہ سب مقطعہ اور محللہ ہوں گی مگر تحلیل اُن کی اتنی نہ ہونی چاہیئے کہ بحد تجفیف پہونچ جائے
اور بسبب شدت سخونت کے ایسی خشکی جلد میں پیدا کرے جو آئندہ چلکر سقوط شعر کا سبب ہو جائے اگرچہ سردست ایسی تیز دوا مرض داء الثعلب کو دور کر دیتی
ہے مگر آل اچھا نہ ہوگا۔ پھر اگر وہ دوا زیادہ گرم ہو جیسے ثافسیا اور یہی ثافسیا اس مرض کی گویا اصلی دوا ہے کہ اسکے بدون چارہ نہیں ہوتا تو لازم ہے کہ
اس کی حرارت کم کر لیں دہنہائے معتدلہ کو ملا کر اور اتنی آمیزش دہن کی کریں جو اس گرم دوا پر غالب ہو۔ خواہ ایسے پانی سے تیزی اسکی بہ نرمی کم کریں
ثافسیا عمدہ وہی ہو جو تازہ ہو اور برس سال کی پرانی ضعیف الاثر ہوتی ہے اور نئی قوت دار کا استعمال مناسب یہی ہے کہ کم مقدار سے ہو اور مزاج کی شدت
حرارت توڑ ڈالی جائے اور جس مقام پر اُسے لگائیں چھوٹ پٹ پھر چھوڑا ڈالیں دیر تک لگی نہ رہنے دیں اور اگر کہنہ ضعیف الاثر ہو اُسکے مزاج کی تعدیل
کچھ ضرور نہیں اور نہ اُسکا جلدی سے چھڑانا چاہیئے اور یہ واجب ہے کہ خوب پس جائے کہ لطافت پیدا ہو ورنہ قوت اُس کی جلد میں نفوذ نہ کریگی یہ واجب
کہ ان دواؤں میں تقویت و منع کا بھی اثر ہو تاکہ سرشتی مادہ خبیثہ کو قبول نہ کرے اور ضرور نہیں کہ ہمراہ اس قوت کے قبض کی بھی قوت ہو بلکہ شرط کہ مانع
ہو ورود مادہ کو اُسی مقام خاص پر اور مسامات میں نفوذ کرنے سے منع کرے اگر وارد بھی ہو جائے واجب ہے کہ ان دواؤں میں جذب خون صالح کی قوت
ضرور ہو اور بخارات اُسکے جلد میں چھپا ہوں بعد ازاں کہ تحلیل اُس مادہ فاسدہ کی کر دیں جو کہ جلد میں تھا ایسے خواص سے یہ دوا جامع ان فوائد

کی ہوگی کہ جو مادہ فاسدہ قریب اس موضع کے تھا اُس کی تحلیل کرے گی اور جو مادہ صالح اُس جگہ سے دور تر تھا اُس کو کھینچ لائے گی اور یہ اثر بعد تنقیہ مذکورہ کے پیدا
ہوگا جب ان ادویہ کا استعمال کیا جائے لازم ہے کہ ان کی تاثیر پر لحاظ رہے ابتدا ضعیف الاثر اور تھوڑی مقدار سے کرنی چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ ضعیف الاثر نے
قلت مقدار پر کیسا اثر کیا پھر اگر مریض کو تحمل اور اثر دوا کو جید پائیں ہو تو قوی دوا کو زیادتی مقدار استعمال کریں اور اگر مریض متحمل نہ ہو اور اثر زیادہ پیدا ہو
یا تو مقدار میں اور کمی کریں یا دوائے ضعیف کو اسی مقدار سے استعمال کریں اور سعی پوری کوشش یہ ہے کہ زخم نہ پڑنے پائے اور نہ ورم پیدا ہو خصوصاً
اُن ابدان میں جو بلغمی مزاج ہوں یا مسن اور جنس اُن کی نرمی بدن کی مقتضی ہے۔ پھر اگر براہ غلط زخم پڑے خواہ ورم آجانے کی نوبت پہونچے چربیوں کے
طلا کرنے سے اسکا تدارک کرنا چاہیئے جیسے بط کی چربی خواہ مرغ کی چربی یا نیز دلی دودھ کی اور جب سعال ورم میں سکون پیدا ہو پھر اسی دوا کو بقدر
مناسب و راتنی کہ تحمل ہو سکے لگانا شروع کریں جب پھر اثر عظیم پیدا ہو پھر اعادہ اسی تدارک کا کریں اور پھر اسطرح کرتے رہیں جبتک کہ مادہ فاسد کی کچھ بھی
تحلیل ہو جائے اور خون جید کا جذب ہونے لگے۔ دوا کی تاثیر کی نشانی اس مرض میں یہ ہو کہ دوا اچھی طرح اگر نرم نرم مالش سے مقام مادف کو ملیں سُرخی
جلد پر آجائے کہ قبل استعمال دوا اگر اتنی مرتبہ آسانی سے مالش کرتے سرخی پیدا نہ ہوتی تاکہ مالش سے تبدیل سُرخی کیطرف نہ ہو معلوم کرنا چاہیئے کہ
ابھی دوا بہت ضعیف ہو پس اس سے زیادہ کسیقدر قوی دوا کا استعمال کرنا لازم ہے۔ اور اگر جتنی چیزوں سے ملنا سرخی پیدا نہ کرے اور بسقدر شدت سے
دلک کرے کہ انقشار یعنی پوست چھلجانے کے قریب پہونچے بعد ازاں پیاز سے مالش کریں پھر اگر اس سے سُرخی نہ آئے پچھنے لگانے کی حاجت
ہوگی اور لسان وغیرہ کے طلا کرنے کی۔ منجملہ ان امور کے جن کی حاجت تنقیہ جلد میں مادہ بالخورہ سے ہوتی ہے وہ بالخورہ جو نہایت ردی اور خبیث
ہو کہ جونک اور پچھنے کا استعمال کریں اور بہت سی سوزش ان چیزوں اور جلد اور پوست دھیٹریں ان ادویہ حادہ سے جنکا ذکر اب ہم کیا چاہتے ہیں اور
پھاڑ ڈالنا جلد کا اسقدر کہ نقطہ نقطہ سے پڑ جائیں اور اُسے جدا کر دیں کہ بال نکل آئیں۔ تحلیل مادہ پر بالوں کی بنی ہوئی ٹوپی معین ہوتی ہو اگر رات
اور دن ہمیشہ پہنے رہیں کہ اس ذریعہ سے تحلیل اور تعریق ہوتی ہے واجب ہو کہ استرہ سے دو دن میں تین مرتبہ اور جب بال نکل آئیں پھر فوراً مونڈنا
چاہیئے اور قبل استعمال طلا کے سر کو استرہ سے مونڈنا ضرور ہے اور پھر اسی طور سے مالش کرنی لازم ہے جو ابھی ہم نے بیان کی ہے کہ خرقہ یا خشونت
سے ہمراہ پیاز اور مولی کے چھلکے کے اسقدر ملیں کہ سُرخ ہو جائے اور قوت دوا اُٹھانے کی قابل ہو اور مسامات کھل جائیں اور مشیر حمام قائم مقام
اس مالش کے اثر میں ہوتا ہے اگر مونڈنے کی نوبت نہ آئے اُسوقت دوا کو رقیق لگانا چاہیئے تاکہ جڑ درن تک پہونچے۔ استفراغات کی یہ صورت
ہے کہ صفراوی مادہ میں بھی طبیخ ہلیلہ میں کسیقدر خربق اور افتیمون کی قوت دیکر استعمال کریں اور حب قوقایا اور ایارج فیقرا۔ ایضاً ایارج شحم حنظل جید علاج تنقیہ
ہے۔ خصوصاً بلغمی کے واسطے پھر اگر مادہ سوداوی بھی ہو تھوڑی سی خربق سیاہ اُسمیں ملادیں اور اگر صفراوی خلط ہو بلغمی کے ہمراہ سقمونیا ملانی
چاہیئے۔ ایارج روفس حکیم اور ایارج لوغاذیا دونوں جید ہیں خصوصاً سوداوی کے واسطے اکثر اوقات یہ امر استفراغ ہی سے زائل ہو جاتا ہے
اصناف ان مسہلات کے تو سابق میں نہایت تفصیل سے معلوم ہو چکے ہیں۔ اگر ان ادویہ سے بھی خفیف مسہل دینے کا ارادہ ہو ایارج کو
شحم حنظل سے مرکب کرکے دینا چاہیئے۔ مقدار کا استعمال مہینہ میں تین یا چار مرتبہ سے زیادہ نہ ہو۔ اگر ایک استفراغ سے ازالہ مرض نہ ہو مکرر کرنا چاہیئے مگر
بیچ میں دو استفراغ کی راحت دے دے کر آرام جب سر کی جلد اور رنگین سرخ اور ممتلی معلوم ہوں فوراً فصد کھولنی چاہیئے پہلے تو فصد عام اسکے بعد فصد خاص
رگہائے سر کی اگر رائے ہو تو کھولنی چاہیئے اور فصد پیشانی اور کنپٹیوں کی رگوں کی اور اگر رائے نہ ہو تو ان رگوں کی فصد مکرر کرنی چاہیئے اسلیئے کہ خون
محتاج الیہ نقصان کا ہے اس مرض خاص میں جسقدر خون ہوگا اُسیقدر اسکی اصلاح وغیرہ کرکے علاج کارگر ہوگا غرغرہ اور سعوط وغیرہ کے بیان سے
تو ہم پہلے ہی فراغت پاچکے جہاں کہ علاج امراض اس کا بیان کیا ہے اور یہ نسخہ میں سے معروف ہیں جو سہ سالہ ہو قوی ہو پس فربیون کو کسی قدر نوں سے

مدبر کرکے جو بیان ہو چکا ہے استعمال کریں فرفیون کے بعد تافسیا بھی عجیب دوا ہے اور بدرجہ غایت نفع کو پہونچتی ہے بعد اسکے حرف اور خردل اور
خاکستر ذراریح کی جو زفت میں گوندھی جائے یعنی زفت رطب میں یا مومنج کی روغن غار میں ملکر اسمیں گوندھیں ۔ یتوعات کے دودھ جیسے مدار
اور تھوہر وغیرہ اُن کو بالخورہ پر اسطرح ڈالیں کہ نقطہ اور چھتیاں پڑجائیں بعد ازان پوست کو اُدھیڑیں تاکہ اسکے نیچے جو مادہ ہو بہ کر نکلجائے
جب پوست مثل چھلکے کے اُترجائے گا اُسکے نیچے بال نمایاں ہونگے ڈاڑھی کے اُس مقام سے جہاں بالخورہ تھا کیکج یعنی لنگڑی
مقام بالخورہ پر تھوڑی دیر تک ملی جاتی ہے لیکن یہ سخت اور تیز دوا اُسی بالخورہ پر رکھنی چاہیئے جو قوی ہو اُسکے بعد کبریت اور دونوں خربق
اور تخم جرجیر اور کف بورہ کا اور دونوں قسمیں زبد البحر کی اور پوست قصب ذریرہ کی جڑیں جلاکر اور چوہے کی مینگنی جلاکر اور دار فلفل اور بندق سوختہ
اور برگ انجیر اور مکھیکی عرق مامیران اور قطران اور کبھی اسمین تلخہ گاؤ بھی ڈالدیتے ہیں اُسکے بعد بادام تلخ سوختہ مع پوست کے اور کندر جو چند [illegible]
تیز سرکہ میں پیسی ہو اور خرنوب نبطی بھی اس مرض کی دوا ہے افضل دہان جو اس مرض میں قابل استعمال ہیں روغن غار اور روغن بید انجیر اور افضل ادویہ
شمعیہ یعنی آگ پر پگھلنے والی قطران ہے اُسکے بعد زفت اور افضل سب چربیوں میں ریچھ کی چربی اور خصوصاً اگر پورانی دستیاب ہو مطبوخ جید
ہو خردل اور قطران کے ہمراہ مستعمل ہو صفت مطبوخ قوی نافع فرفیون اور تافسیا دہن الغار ہر واحد دو مثقال کبریت زندہ یعنی جلی ہو اور
خربق سود ہر ایک بعض ہر ایک ان میں سے ایک مثقال موم ملاکر قیروطی بقدر ضرورت بناویں ایضاً بورہ افریقی دو جزو نوشادر ایک جزو ان دونوں کو
سوختہ کرکے سرکہ کہنہ میں پیسیں اور جلتے مقام بالخورہ کے طلا پتلا بنالا کریں اور تین گھنٹے کے بعد دو ابل ڈالیں کہ دوا سوکھ چکی ہو اور تین روز
تک لگایا کریں پھر اگر پوست میں نقطے نقطے سے پڑ جائیں یہی تدبیر کریں جو اوپر مذکور ہو چکی ہے ۔ ایضاً ذراریح اور خردل کسی روغن مناسب میں
پختہ کرکے اتنا غلیظ قوام ہو جائے جیسا غالیہ کا ہوتا ہے بعد ازان اسی دوا سے بالخورہ کا مقام منقطع کریں اگر مریض قوی ہو اور برداشت
کرسکتا ہے اور ضعیف مزاج کے لیئے اس دوا کی قوت کم کردیں ۔ ایک دوا اس سے خفیف تر ہے اور نفع اسکا عجیب ہے وہ یہ ہے نسخہ سرکہ
اسکے برابر روغن گل جو عمدہ ہو پہلے ان دونوں سے غلوہ سونگھائیں بعد ازان محل مرض کو کھر کھرے کپڑے سے خوب سا ملیں اور اسی دوا کو طلا کریں ایضاً
ایسے غالیہ سے بالخورہ کو ملنا جسمین کسیقدر تافسیا پڑی ہو نافع ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اطفال کو فقط پرہیز کرانا علاج بالخورہ میں کافی ہے اور
جو طفل قریب بلوغ کے ہو اُسے نصف درہم حب قوقایا اور دو سالہ کیواسطے دو دانق حب مذکور بس ہے

فصل آٹھوین بال تراشنے والی دواؤن کے بیان میں

نورہ یعنی چونا دو جزو اور زرنیخ ایک جزو اسمین تھوڑا سا ایلوا ملاکر طلا کرنے سے فوراً بال اُترجاتے ہیں ۔ اگر چونا زیادہ ہو
اور ہڑتال وزن مذکور سے کم ہو نہایت خوب ہے اور چونا کی زیادتی سے عمل اور اثر میں دیر تو ہوگی مگر اثر ضرور ہوگا ۔ کبھی چونا اور زرنیخ دو جزو
اور ایک جزو لیکر پانی میں پکاتے ہیں اسقدر کہ تیزی آجائے کہ پر کے بال اُترجائیں [illegible] پانی میں پختہ کریں زیادہ اثر دار ہوگا مگر دھوپ میں گھلنا [illegible]
روغن بہت سا دیں پانی میں پکاتے ہیں [illegible] روغن میں تیزاب کا آجائے بعد ازان اسی روغن کو طلا کریں کبھی پانی کو اتنے روز تک گھلنے دیتے ہیں کہ بستہ ہو کر نمک ہو جائے اور اس نمک کو پانی میں ملاکر
استعمال کرتے ہیں [illegible] ہمراہ ہڑتال کے نورہ بنانے میں بکار آمد ہوتا ہے [illegible] اگر چونا کا پانی [illegible] دھوپ [illegible] پانی میں ہڑتال ملائیں بہت
عمدہ ہوگا کبھی ہڑتال جو زمین پت کے نیچے ہوتی ہے وہ بھی بیکار آمد ہے اگر منظور ہو کہ نورہ سے بال گرنے کے بعد اور بال جو نکلے وہ باریک ہوں تو
نورہ میں خاکستر امور کی ملانی چاہیئے یا بورہ اور نورہ کو زیادہ اُلٹ پلٹ کرنگا میں بعد ازان آرد باقلا اور آرد جو اور تخم خربوزہ سے دھو ڈالیں
کبھی نورہ کی ترکیب چونا اور زرنیخ اور آب کشک یا درجاولوں کی پیچھ سے ہوتی ہے اور کبھی اسمیں مر اور مصطگی بھی ڈالتے ہیں اور کبھی زبد البحر
سے اعانت کرتے ہیں

فصل نوین علاج اُس شخص کا جو چونے سے جل گیا ہو

واجب ہے کہ اس مقام کو ہاتھ سے بہت اُلٹ پلٹ

ذکر ہیں اور جلدی سے دھو ڈالیں اور اس سے پہلے روغن گل لگائیں جب گرم پانی سے دھو چکیں پھر اُسے سرد پانی میں بٹھائیں کہ یہ علاج بہت ہی عجیب
ہے بعد ازان اُسپر صندل مقشر کو گلاب اور صندل میں پیسکر طلا کریں خصوصاً اگر زیادہ جل گیا ہے پس مرہم اسفیداج کا لگائیں اور جو گاؤ مردار سنگ جو سپیدہ
بیضہ میں پروردہ کیا ہو اور روغن گل درکار ہو **فصل دسوین نورہ کی بو کھونے کی تدبیر**۔ بعد نورہ لگانے کے دوستی مٹی چاہیے جو کسی خوشبو
میں گوندھی گئی ہو یا مٹی اور سرکہ یا گلاب۔ برگ شفتالو کو نورہ کی بو دور کرنے میں عجیب خاصیت ہو اور برگ انگور اور مہندی کی … بھی اور مہندی گل …
اور گل سرخ اور سعد اور صندل سفید اور اذخر ان سب کو یکجا کر کے خواہ جدا جدا استعمال کریں **فصل گیارھوین بال اُگنے کی روکنے والی دوا**
جلنے مخدرات بارده ہیں وہ سب سپیدگی مو کو منع کرتی ہیں مثلاً لبوب سبز کریں کہ پہلے بال کو اکھیڑ ڈالیں بعد بھنگ اور افیون اور سرکہ اور شوکران
طلا کریں یا شوکران تنہا اور سرکہ میں جوش دے کر طلا کریں بہت اچھا ہے جرم اس مینڈک کی جو آجام یعنی سایہ میں سڑے ہوئے پانی سے
برآمد ہو وہ بھی بالخاصیت شرے ہے کہ اُسی جرم کو پیسکر لعاب اسبغول یا عصارہ بیخ اور سرکہ ملا کر طلا کریں اور … میں تدبیر کریں بعضوں نے کہا ہے کہ جس روغن
میں عظایہ کو پختہ کرنے سے اسقدر جوش دیا ہو کہ وہ بھینس گئی ہو اسکا طلا بھی مانع برآمد ہو اسیطرح جس روغن میں سیاہی کو پکایا ہو وہ بھی یہی اثر رکھتا
ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اس روغن سے خلاف اسکا ظاہر ہوتا ہے یعنی اگر بال نہ اُگتے ہوں تو اُگا دیتا ہے یہ بھی لکھا ہے کہ قنبیل اور سپیدہ رصاص ہو
اور پھٹکری نصف جز کو آب بنگ زمین میں … ایک قوم نے کہا ہے کہ خون مینڈک مذکور کا اور خون سنگ پشت نہری کا روئیدگی مو کو مانع ہے کہتے ہیں
کہ اسیطرح خفاش کا خون اور اُسکا دماغ اور جگر بھی مانع ہے اور ان اجزا سے ایک دوا بھی مرکب کی ہو کہا ہے کہ مینڈک کو جو میان کے سڑے ہوئے
پانی کی ہو لیکر خشک کریں اور سوکھا ہوا گوشت اُسکا ہمراہ خون سنگ پشت نہری کے جو سوکھا یا ہوا ہو اور بورہ سرخ اور مرداسنج اور موتی والی …
سوختہ سب اجزا ہموزن پانی میں گوندھ کر بعد اکھیڑنے بالوں کے جائے یعنی کالے بالوں کا مقام اور بغل پر لگائیں تخم انجرہ کسی روغن مناسب کیساتھ
بتوت بال اکھیڑتا ہے **فصل بارھوین مجعدات شعر کے بیان میں** جو دوائیں بالوں کو گھونگھر والے کرنیوالی ہیں بھی کا آملہ اور اسکا روغن اور سدر
ابیض اور سعد اور مازو اور چوبک اور مدار بیخ سب کو یکجا کریں یا بعض کے استعمال پر اکتفا کریں اور ان دواؤں سے سر پر تھوپیں کبھی ان ادویہ میں زرد بیخ
بھی پڑتا ہے اور روغن اسکا بھی شریک کیا جاتا ہے اور کبھی بیخ تنہا بھی مستعمل ہوتی ہے نورہ چونکہ بالوں کو سوختہ کر دیتا ہے اور تھوڑا سا جلتا ہے اسی لحاظ
سے اس قسم کی ادویہ میں شمار کیا گیا ہے خصوصاً اگر چونہ کے ہمراہ بقدر دو ثلث وزن کے سدر ملا کر پانی سے گوندھیں اسیطرح کرو اور نمک کو اسکا چھین
خوب طرح سے بالوں کو گھونگھر والے بناتا ہے **دوسرا نسخہ** - مازو اور گل مازک اور سنجالہ ابر یعنی سونے چاندی کا میل اور برگ سرو یا حب الآس
بعد ان مرداسنج … جوز کی یعنی سر ملنے والی مٹی اور آملہ ہر واحد ایک جز آہک نارسیدہ نصف جز آب چقندر سے گوندھکر استعمال کریں کہ یہ بھی
مجعد ہو اور سیاہی بھی پیدا کرتا ہے **فصل تیرھوین بالوں کے سوختہ ہونے کے بیان میں** اسکا علاج وہی ہے جو بالوں کے پھٹ
جانیکے علاج میں مذکور ہو چکا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ روغن ہائے مرخیہ اور لعابات مرطبہ سے علاج کریں **فصل چودھوین تشقیق شعر
کے بیان میں** اسکا سبب میل اور استعمال غذا ہائے یابسہ ہوتا ہے اور ادہان لینہ معتدلہ اور لعابات لزجہ جیسے لعاب خطمی اور لعاب بزر قطونا
اور لعاب برگ بید اور جملہ وہ اشیا جنمیں ترطیب ہے **فصل پندرھوین اُن ادویہ کے بیان میں جو بالوں کو باریک کرتی ہیں**
نورہ جسوقت اور ادویہ شعر میں ملایا جائے بالوں کو باریک کر دیتا ہے **فصل سولھوین جوانی اور پیری کا بیان** - ہمنے مقام
مناسب میں ان دونوں کا ذکر جسطرح کر دیا ہے کہ شباب اور پیری کا سبب کیا ہے اور اسجگہ ہم فقط یہی کہتے ہیں کہ جب تک … حرارت اور … رطوبت اور
… حرارت سے اُس وقت تک بالوں میں سیاہی رہتی ہے جب بالوں میں مائیت کا غلبہ شروع ہو سپیدی آنے لگتی ہے - **فصل**

سترھوین بیان مین اُن چیزون کے جو دیر مین پیری کو آنے دیتی ہین جن چیزون سے کہ بالون مین سپیدی دیر مین آتی ہو اُن کی ذکر مین
ہین ایک وہ تدبیرات ہین جو اسباب اولی ہین کہ جاتی ہین اور شیب کو روکتی ہین یعنی مادہ شعر مین خاص انکا افراط ہو بلکہ اُس سے پہلے جو چیزین ہون ہین پیدا ہوتی
ہین اُنہی ازالہ کرین اور دوسری وہ اشیا ہین جنکا افراط وہ شعر مین ہو پہنچے اور اسکی مائیت کو روکے پہلی تدبیر تو یہی ہے کہ ہمیشہ خلط بلغمی کا دفع اور تنقیہ
ہوتا ہے خصوصاً بذریعہ قے کرنے کے جو کھانا کھانے کے بعد کرین اور حقنہ یعنی حقنان کے ذریعہ سے بھی اخراج بلغم کا کیا کرین اور پھر چندے رہتے
ے کر اعادہ حقنان ہوا کرے اُسکے بعد اُن معجون اور ادویہ کا استعمال کیا جائے جو شیب ہین کہ جنھین ہم بیان کرنے ہین اور ان ادویہ کے ساتھ ایسی غذاؤن کا
استعمال رہے کہ جید الکیموس ہین اور باعتدال حق سے خون محمود او متین پیدا ہوتا ہے اقسام تلیہ اور مطنجنات اور ترکیب یعنی اقسام کباب یا جو گوشت دم پخت کیا
جاتا ہے اور مشویات یعنی کباب سیخ کے اور شوربا دار گوشت یا آب گوشت خواہ دودھ اور دہی مین بھیگی ہوئی روٹی جسکو ثرید کہتے ہین نہ کھائین اور
اسکا بھی لحاظ رکھنا واجب ہو کہ غذا اُسیقدر تناول کرین جو پوری ہضم ہو جائے کہ یہ اصل تدبیر ہے اسلئے کہ جب ہضم مین فساد ہوتا ہے خون بھی خراب
اور خام پیدا ہوتا ہے واجب ہو کہ جس شخص کا مزاج کہ سرد مرطوب ہو وہ ابازیر حارہ کا جیسے رائی اور فلفل اور توابل اور کوا بیچ جو خاص قسم کا گوشت ہو
اور نہ خصوصاً نہار منھ اور چقندر ہمراہ خردل کے تناول کرین اور تھوڑی سی شراب خالص پر اقتصار کرین اور فواکہ اور ترکاری جنمین ترطیب ہو اور دودھ اور
مچھلی اور ہریسہ جو غلیظ خاص ہو اور ایضاً عصیدہ سے پرہیز کرین اور پانی بکثرت پینے سے اسیطرح عصیدہ بکثرت پینے سے اور بالون کے اُکھیڑنے
سے اور سکر سے زیادہ مست ہونے سے اور جماع بکثرت کرنے سے اور کافور اور روغن گل اور روغن یاسمین بالون مین ڈالنے سے احتراز کرین
اور آب شیر سے زیادہ نہ نہائین اگر نہاوینگے یا نہائین گے بالون مین ایسی خشکی لگے گی کہ پھٹ جائین گے اور بہت جلد تر یہ عیب پیدا ہو گا علاوہ بر ان
یہ بھی ہے کہ بالون کا دھونا قوت کا اُن کی حافظ ہو پس اگر نہانے کا خوگر ہو تو تخم حنظل اور کلونجی اور بورہ نمک گاذر سے بالون کو دھویا کرین معاجین اور عقاقیر
ہو یا وہ بلغمی کو قطع کر دین اور پیری دیر آنے دین مثلاً ایک ہلیلہ کابلی کا روز آہستہ آہستہ چبانا اسطرح کہ ہر روز ایک ہڑ کو لیکر چباتا جائے مترجم بعض
مجربین ہند سے معلوم ہوا ہو کہ ہر روز ایک ہڑ بڑھانی چاہیے چالیس روز تک اور پھر اسیطرح کم کرتا جائے اور کہ اسی بڑھانے گھٹانے سے سپیدی
بالون کی دور ہو جاتی ہے اور اکثر لوگ کہتے ہین کہ یہ طریقہ آزمودہ ہو میرے گمان مین اگر تدبیرات مذکورۂ بالا جو شیخ نے لکھی ہین اُن کی رعایت کرے
تو غالباً ضرور مفید ہون یقین اگر ہلیلہ کابلی کو اسیطرح ہر روز استعمال کرے سیاہی بالون کی بلکہ شباب کو آخر عمر تک باقی رکھے گا۔ اسی طرح جو اطریفل چھوٹی
اور بڑی ہڑون سے بنائے جائین اور وہ معجون جو خبث الحدید سے اور اس سے بہتر وہ معجون جو سونے کی شرکت سے طیار ہو اور اسکی ترتیب اس طریقہ
سے بہت اچھی ہے نسخہ ہلیلہ سیاہ اور آملہ ایک جزو عسل بلادر جو اسی بلادر سے نکالا ہوا ہو سب کو روغن گاؤ مین ملا کر شہد سے معجون طیار کرین اور یہ معجون
بہت قوی ہے لازم ہے کہ تھوڑا سا استعمال کرین ایسا نہ ہو کوئی اثر بد پیدا کرے اطریفل بنائے معجون بھی قوی ہے اور شونیز و طلیوس بھی قوی ہو ہر زبان بھی قوی ہے
گوشت سانپ کا بھی اگر عادت اُسکی پڑ جائے حافظ شباب اور قوت کا ہے صفت معجون معتدل جدید کی ہلیلہ سیاہ برنج دار فلفل کی جگہ
خبث الحدید ڈالتے ہین اور شکر سے قوام درست کرین اطریفل ایک اور دوسرا جدید مجرب ہمرہ زنجبیل اور ہلیلہ کابلی دار فلفل ہموزن ملا کر ہمارا خاص
مجرب ہلیلہ کابلی اور بیس درہم خبث الحدید چار درہم غاریقون پانچ درہم زنجبیل قرنفل دار فلفل ہر ایک تین درہم شہد مین معجون کرکے استعمال کرین واجب ہو
کہ ان دواؤن کو پورے سال بھر تک استعمال کرین جو شخص کہ خواہش سیاہی بالون کے ان دواؤن کو استعمال کرے اُسے چاہیے کہ صبح کو دوا کھائے اور
دوپہر کے بعد غذا کا استعمال کرے **فصل اٹھارھوین بیان مین لطوخات مانع پیری کے** جتنے ادہان حارہ ہین مقوی ہین اور جتنی سیال اور جو چیزین کہ شاید
طبیعت کو خشکی نہ کرے گرم کرتے ہین وہ بھی حافظ مزاج بالون کی ہین کہ بالون کو حرارت غریزی پر نگاہ رکھتی ہین اور جو غذا بالون کی جڑون مین پہونچتی ہو بشرط استعمال

روغنہائے مذکورہ اور سیالات وغیرہ کے فاسد نہیں ہونے پاتی ہے۔ مثلاً قطران کو اگر طلا کرکے چار گھنٹے کے بعد حمام کریں اور یہ علاج اُس شخص کا ہے جس کے سر میں
برودت ہو اسیطرح زفت رطب جو رقیق ہو اسیطرح روغن قسط کہ یہ بھی قوی ہے اور روغن خردل اور روغن شونیز ان سب سے زیادہ قوی ہے زیادہ روغن جو تخم حنظل
سرائی کے تیل سے بنایا جائے اور جید قوی یہ ہے کہ روغن خردل اور روغن شونیز اسطرح بنا دیں کہ پہلے روغن خردل میں کلونجی کو جوش دیں بعد اس کے
تخم حنظل کو یا تخم حنظل کے ہمراہ زیت جو زیتون بری سے نچوڑا گیا ہو اگر اس روغن سے ہمیشہ مالش ہوتی رہے سپیدی کو منع کریگا روغن جید زیت الانفاق
میں قسط سنبل ڈیڑھ اوقیہ اظفار الطیب نصف اوقیہ مقاح اذخر نصف اوقیہ یہ سب ادویہ باروغن مناسب میں پختہ کریں یا پانی میں اسقدر جوش دیں کہ اسکا
اثر آجائے پانی میں خوب طرح سے اسکے بعد زیت میں اس پانی کو پکائیں کہ سارا پانی جلجائے اور اصوب یہ تدبیر ہے کہ زیت کی مقدار بہت کم ہو اور
قسط پر اکتفا کریں جو لیکے ایک وقیہ قابض شراب میں بھگو کر نرم ہوں اور اس طیار شدہ میں اسکو ملائیں اور استعمال کریں روغن جید روغن پنبہ دانہ اور روغن
آس اور روغن آملہ سب برابر بوزن اسمیں سے ایک رطل جدا کریں اور سعد سلیخہ سنبل شونیز قرنفل تخم حنظل اور قسط عود خام مقاح اذخر قصب الزریرہ ہر واحد جزء
ہموزن لیکر اس مجموعے سے سو درہم لیکر عصارہ حنظل میں اگر یہ ہو ہو نجے ورنہ عصارہ پوست جوز میں جو بقدر چار رطل کے ہو جوش دیں جب آدھا پانی جلجائے اسپر
روغن مذکور الیمن اور پکاتے رہیں تا اینکہ سب پانی جلجائے اور روغن باقی رہجائے بعد ازاں چھان کر استعمال کریں لطوخ جید اسقدر عمدہ کہ جدید سپیدی بالوں کی
آئی ہوئی بھی دور کردیتا ہے اقاقیا اور میتھی بزر البنج کزبرہ بابسہ اور سنبل لاذن عصارہ پوست جوز جو خشک کرلیا ہو عصارہ شقائق النعمان خشک شدہ
لوہے کا چرک سونج بھنگری سیاہ ان سب سے قرص طیار کرکے مگر باریک باریک ٹکیاں بہ ان خشک کرلیں اور مہینہ بھر میں تین مرتبہ آب آملہ کے ہمراہ طلا کریں
علوف جید مہدی سیاہ آملہ مازو ہر واحد دس جز ولاذن بیس جز برگ آس اور حب الآس ہر واحد تیس جز و تین رطل زیت ڈالکر تین روز بھگو رکھیں
بعد ازاں پکائیں تا اینکہ غلیظ ہو جائے اسکا استر چڑھائیں منجملہ مجربات کے جس کو ہم سے پیشتر متقدمین نے تجربہ کیا ہے روا ہے اور ہمارے
زمانہ میں بھی اسکا تجربہ ہوا ہے شراب ذراح احمر طلمی بوزن ایک درہم کے استعمال کریں کہ اس سے موئے سپید دور ہو کر ان کی جگہ سیاہ بال از سر نو
پیدا ہوتے ہیں مگر اسکا تحمل بدن قوی سے ہوتا ہے اور باوجود قوت کے رطوبت مزاج میں بھی ہو۔ واجب ہے کہ اُسکے بعد ایسی چیز کا استعمال کریں
جو مثانہ کو پاک کرے اور رطوبت بھی پیدا کرے **فصل اُنیسویں بیان میں خضابات کے** کتابوں میں بعض اقسام کے روغن لکھے ہوئے نظر آتے
ہیں اور معلوم ہوتا ہو کہ یہ روغن از قسم خضابات ہیں اور تجربہ سے معلوم ہوا ہو کہ جس عقاقیر میں زیادہ قوت ہے جب اُن پر دہنیت غالب ہو جائے اُسکے
اثر کرنے کو بالوں میں وہی دہنیت حائل اور مانع ہوتی ہے کہ ہرگز وہ ادویہ نافذ ہو کر بالوں تک نہیں پہونچتے اور نہ بالوں میں کچھ اثر اُن کا ہوتا ہے ہاں
اگر بعد آمیزش روغن کے ایسی ہی زیادہ قوت نہیں ہو۔ یا کوئی اثر خاص نہیں ایسا ہو کہ باوجود دہنیت کے بھی انکا اثر رنگ کے ۔ اور اس بات کی توقع اور امید
اُسی وقت ہوگی کہ وہ اشیا قوی الصبغ ہوں کہ اُن کا رنگ بہت گہرا ہو جیسے چرک آہن یا چرک سرب یا پوست جوز کی رطوبت کہ شاید ایسی قوی دوائیں
اگر کسی روغن میں پکائی جائیں اور بہ توسط ادویہ مرققہ کے جیسے سرکہ شراب وغیرہ انکا اثر بلا احتراق اُس روغن میں آجائے شاید قوت تسوید کی پیدا کرے اور یہی
بات ہو جو ایک گروہ آدمیوں کا گواہی دیتا ہو اور میری سماعت میں بھی آیا ہے اور میں دیکھتا ہوں لوگ کہتے پھرتے ہیں کہ ایک عرق یعنی رگ شاخہائے جوز
سے اگر اول بہار میں قطع کرکے ایک شیشہ جسمیں روغن بھرا ہوا ہو اسی میں اُسکو ڈالدیں اور سب کو زمین میں دفن کردیں تا اینکہ شیشہ میں خشک ہو جائے بعد ازاں جریان
میں اُسے نکالیں اور اُسے [illegible] دیں۔ کہ پھر اسی شیشہ میں بہت سا عرق اُسکا بدبو اور سڑا ہوا آجائے اور اسی سے خضاب ہو جائے گا الغرض ایسے خضابات
کے روغن موثر ہوتے ہیں تو فقط تکرار عمل سے قوت اور یہ قریب لینے سے موثر ہوتے ہیں خلاصہ تمام ادویہ جو بالوں کو رنگین کرتی ہیں اُن کی تین ہی
قسمیں ہیں ایک تو وہ دوا جو بالوں کو سیاہ کرتی ہے دوسرے وہ جو اشقر رنگ پیدا کریں تیسرے وہ جو سپید رنگ پیدا کرے اور ہم پہلے سیاہ رنگ پیدا کرنیوالی

اور جو کو بیان کرتے ہیں **فصل بیسویں بیان میں سیاہ کنندہ دواؤں کے** مہندی اور وسمہ ایسی عمدہ دوائیں ہیں جن کی خوبی پر تمام آدمیوں کا اتفاق
ہے اور اثر ان کا بحسب استعداد و مزاج کے مختلف ہوتا ہے کیونکہ بال زیادہ رنگ قبول کرتے ہیں اور کسی کے کم پہلے تو مہندی کا لت لگاتے ہیں اور جب ان
میں مہندی کا رنگ آ جائے اسکو دھو کر وسمہ لگاتے ہیں اور دونوں استادہ وسمہ کے بعد زمانہ مناسب صبر کرنے میں لیتی جن کے بال جتنی دیر میں مہندی اور وسمہ کا
رنگ قبول کرتے ہیں اسی زمانہ تک لگائے رہتے ہیں مگر جتنا زیادہ صبر کریں گے اتنا ہی رنگ خوب چڑھتا ہے اور بعض آدمی مہندی اور وسمہ دونوں کو ملا کر ساتھ
ہی لگا لیتے ہیں اور بعضوں کو یہی پسند ہے کہ فقط حنا سے اپنے بال اکثر ایسی سرخ زردی مائل کر لیتے ہیں اور بعضوں کو فقط وسمہ کا طاؤسی رنگ بھاتا ہے
وہ اسی پر اکتفا کرتے ہیں ہندوستان کا وسمہ بہت عمدہ ہوتا ہے مگر اسمیں تطویس زیادہ ہوتی ہے اور خفت بہت ہوتی ہے اور وسمہ کرمانی دیر میں رنگ
لاتا ہے اور پھر بھی قلت کیساتھ مگر اسکا رنگ سیاہ اور ہم رنگ بالوں کے ہوتا ہے اور اسمیں تطویس نہیں ہوتی ہے جس کو منظور ہو کہ وسمہ کی تطویس جاتی
رہے اور سیاہی مشابہ موئے سیاہ کے پیدا ہو اور خفت بھی سرخی حنا کی جاتی رہے حنا پر وسمہ لگا کر پھر دوبارہ مہندی لگائے کہ اس ترکیب سے تطویس جاتی
رہیگی اور رنگ سیاہ مثل بالوں کے پیدا ہو گا مگر اولے یہ ہے کہ دوبارہ حنا اگر لگائے تھوڑی دیر تک لگائے اور جلد اسکو دھو ڈالے بعض آدمی حنا
اور وسمہ کو آب سماق یا آب انار یا دہی کے توڑ کے ساتھ لگاتے ہیں اور کبھی بابچون کو کیا کر کے استعمال کرتے ہیں یا حنا اور وسمہ ہمراہ آب مصل یعنی بہت کھٹا پانی
دہی کا اور آب پوست جوز کے ساتھ استعمال کرتے ہیں اور یہ سب اجزا اسمیں حنا اور وسمہ کے ہیں اور بعض آدمی حنا اور وسمہ چونے اور مرداسنگ کا پانی
پہلے اسے آگ پر خواہ دھوپ میں اتنا گرم کرتے ہیں کہ صوف کو سیاہ کر دیتے اسکے بعد اسی پانی میں حنا اور وسمہ کو پیسکر لگاتے ہیں اور یہ ترکیب بھی جید
ہے اگر خضاب میں سیاہ دانگ شریک کر دی جائے سیاہی بھی بڑھاتی ہے اور خضاب کا ضرر دماغ تک پہونچنے نہیں دیتی اور قسم کا خضاب جسکو
اکثر لوگ لگاتے ہیں مگر خضاب مذکور سے اسکا اثر کمتر ہے وہ یہ ہے کہ کھٹا مازو روغن زیت سے چرب کر کے جلاتے ہیں اور بہتر یہ ہے کہ اسکو کسی اسطفرن میں
سوختہ کریں جسپر گل حکمت ہو اور اسقدر جلانے کی یہ ہے کہ مازو سیاہ ہو جائے اور اسمیں سوختگی آ جائے زیادہ اسکے جلانے میں مبالغہ نہ کریں پس دس درہم
مازو لیں اور دس درہم سنبج اور دو درہم پھٹکری اور نمک اندرانی ایک درہم ان سب کو ملا کر خضاب طیار کریں کہ خوب سیاہ کریگا ۔ اور سیاہی اسکی پائدار بھی ہوگی
اس خضاب پر کا نسخہ یہ ہے **صفت** ایک رطل مازو کو زیت سے چرب کر کے بریان کریں اسقدر کہ مازو ٹکرے ٹکرے ہو جائے اور روسنج اور پھٹکری اور
کتیرا ہر ایک دس درہم نمک سات درہم ان سب کو خوب باریک پیسیں اور گرم پانی ملا کر لگائیں اور تین گھنٹے تک لگائے رہیں اور کبھی اسمیں حنا اور وسمہ بھی ملاتے
ہیں یہ نسخہ جو بعد اسکے مشہور ہے وہ یہی ہے جو کہ مرداسنج اور چونے سے طین اکرل اور طین جوزی اور طین قیمولیا یا کوئی مٹی کیوں نہو جاتے ہیں یعنی جوشی سر لگائی
جاتی ہے اور ان سب اجزا کو ہموزن لیکر پانی سے ملا کر خضاب طیار کرتے ہیں اور برگ چقندر کے ہمراہ جوش دیتے ہیں اس نسخہ میں ساری عمدگی یہی ہے کہ پھر رنگ
خوب پیسا جائے اور مرداسنگ کو اس پانی میں پیسیں کہ حنا اور وسمہ مکرر جوش دیا گیا ہو یا دھوپ میں رکھا گیا ہو تو بہت خوب ہوگا مگر اس پانی کو کچھ گھنٹے
تک بنے دیں اور اسکی رطوبت کی حفاظت کریں ۔ ایضاً حنا اور وسمہ اور مرداسنج جوش سر سرکے باریک پیسا ہوا اور مازو بریان اور روسنج اور پھٹکری اور
مٹی اور کتیرا اور لونگ ان سب کو ہموزن لیکر خضاب کریں ۔ لالی اس مقام کے اور بھی چند خضابات ہیں جنکو میں نے بعض کتب میں دیکھا ہے ان میں وہ چند
نسخہ جسے دل میرا قبول کرتا ہے اور یقین ان کے موثر ہونے کا ہے لکھتا ہوں **صفت خضاب جدید** حنا اور وسمہ دو جز روسنج اور شب اور نمک اندرانی
اور مازو بریان اور خبث الحدید ہموزن ان سب کو سرکہ میں پیسیں اور چھوڑ دیں تا آنکہ سرخ ہو جائے اسکے بعد استعمال کریں اور ایک دوا اسطرح
کی مذکور ہوئی ہے نسخہ اسکا یہ ہے خبث الحدید سرکہ شراب میں پیسا ہوا اسقدر سرکہ کی اتنی کہ چار انگل خبث الحدید سے اوپر ہو خوب سا پیکر پھر اتنا
جوش دیں کہ سرکہ جل جائے بقدر نصف کے اسکے بعد دو ہفتہ اسمیں خبث الحدید کو رہنے دیں تا آنکہ سب اسی میں مل جائے اور برابر خبث الحدید کے

ہلیلہ سیاہ ہلکر اُسپر بھی ڈالین بعد پینے ہلیلہ کے اُسکے بعد سرکہ مین ہلیلہ کو جوش دین بقدر کہ مثل خلوق کے قوام اُسکا غلیظ ہوجائے **مترجم** خلوق بروزن زبور
ایک قسم کی دوا ہے خوشبو ہوجو مرکب چند ادویہ سے کرکے پکائی جاتی ہے **متن** بعد ازان روغن مناسب کو اُسمین پھر اتنا ملائین کہ اُسکے اوپر تک بھر جائے اور پھر
پکائین کہ قوام اُسکا مثل غالیہ کے ہوجائے اور اگر جی چاہے تو آب دوبارہ گل حکمت کرکے کسی ظرف مین پکائین یہ دوا باوجود دہنیت کے رنگ پیدا کرتی
ہے تو سبب اسکا قوت چرک آہن کی ہے **ایضًا** کہتے ہین کہ چاندی کا میل سرکہ پکایا ہوا اسطرح کہ خوب جوش دیا جائے بالون کی سیاہ کرنے والی ادویہ تریین
داخل ہے اور مجھے پسندیدہ یون ہو کہ بجاے سرکہ کے حامض نارنج خواہ حامض اترج ہو اور بعوض طبخ کرنے کے آب کو حامض مذکور مین مدت تک بھگو رکھین
کہتے ہین اگر کسی تغیہ یعنی ظرف مین شاخ شقائق النعمان اور دو ساق شبت یعنی سویہ کی اور سکہ ادشبت کی مقدار بقدر کہ ایک رطل شقائق کے ہمراہ دو اوقیہ
دونون سے ہو مجموع ادویہ کو لید مین دفن کردین سب اجزا محلول ہو کر خضاب طیار ہوگا کہتے ہین اسیطرح اگر تازہ جوز کا درخت قبل خوشہ پیدا
ہونے کے ہمراہ نصف وزن اُسکے سب ملاکر سرگین مین گاڑدین کسی شیشہ کے ظرف مین سب کا سب سیاہ پانی خواہ بطور مسود ہوگا۔ کہتے ہین
اگر کدوے تازہ جو ابھی اپنے درخت مین لگا ہوا ہو اُس کو سوراخ کرکے جو کچھ اندر اُسکے مغز اور تخم وغیرہ ہین نکالڈالین اور پھر اُسمین نمک اور
تعدے خبث الحدید اور وہی چھلکے جو کدو سے جدا کر ڈالے تھے اندر بھر کے اُسپر گل حکمت کرکے چھوڑ دین سارے اجزا پانی ہو کر خضاب
سیاہ بنجائینگے اور سیاہی اور مداد طیار ہوگی اور کہتے ہین کہ اگر برگ بکپوچیکو کسی دودھ مین خصوصًا عورتون کے دودھ مین جوش دین تا اینکہ
ثلث باقی رہجائے اور رات بھر رہنے دین بہت عمدہ خضاب ہوگا اور میری رائے مین یہ ہو کہ دوا حافظ سواد مو ہوگی خضاب نہوگی۔ جالینوس نے
شہادت از خضاب مندرجہ ذیل کی دی ہے کہتا ہے کہ وہ کلی جو مثل خوشہ کے درخت جوز مین ہوتی ہو اسکو زیت کیساتھ پیس لے اور تھوڑا سا
تفر طب یعنی جوز سیاہ ملا کر طلا کرین اور بعضون نے کہا ہو کہ اگر اسکے ہمراہ بکری کی مینگنی ملائین بہت جید ہو گا کہتے ہین اسیطرح پوست بیخ اوجا کو
(وجا ایک قسم کا بید کا درخت ہی) زیت کے ہمراہ پیس کر لگائین تو بالون کو سیاہ کردے اور میری رائے یہ ہو کہ اگر غرب یعنی وہ دوائے مذکور [illegible]
بھی ہو تو روغن زیت اسکے اثر کو ضعیف کریگا اور زیت کے عوض کوئی پانی ڈالا جائے بہتر ہوگا اور اسیطرح میرا قول ہے اُس خضاب کے بارہ مین جو
طرسیس نامی حکیم نے لکھا ہو کہ برگ شقائق النعمان کو جب زیت مین پیسکر مثل غالیہ کے ہوجائے لگائین خضاب جید ہوگا اگر اس قول کے کوئی معنے ہین تو
کسی منوص کی شرکت ضرور ہو جیسے پھٹکری اور اسیطرح قول اطبا کہ روغن کو پرورده کرین پوست جوز کیساتھ یا روغن کو پکانا آب جوز مین اور اُسپر تھوڑی سی
پھٹکری داخل کرنا کہ ان سب دواؤن کو مین ضعیف الاثر جانتا ہون۔ اسیطرح روغن کو آب شقائق النعمان مین اسقدر پکانا کہ سارا پانی جلجائے اور
فقط روغن بچجائے یا جیسے اطبا کہتے ہین کہ روغن کنجد لیکر مین عدد آملہ اسمین پکائین اور ایک گھنٹہ نرم نرم آنچ دین اور پھر صاف روغن کرلے مین اور
ہر ایک رطل روغن کیواسطے چہارم حصہ مین پچی اُسرب کی لیکر پھر نرم نرم جوش دین اسقدر جوش دین کہ پچی گھلنے سے اور تیل جلنے سے محفوظ رہے اور
ہر وقت اُسے ہلاتے رہین بعد ازان اُتار کر چند روز تک پڑا چھوڑ دین تاکہ روغن اُسرسیہ کا اچھی طرح جذب کرے مین کہتا ہون کہ یہ ترکیب رنگ
پیدا کرنے مین زیادہ تر اُمید کرنے کے لائق ہے خصوصًا اگر اُسمین پھٹکری بھی شریک کیجاے۔ کہتے ہین اگر روغن بان کو ناریل کے اندر ڈالکر اچھی طرح
گل حکمت سے اُسکو بند کردین اور باحتیاط اُسے تنور مین رکھین جو روغن برآمد ہوگا اُس سے خضاب ہوجائیگا اور بہتر یہ ہی کہ اس دوا کو مانند
شیب مین مجھنا چاہیئے کہتے ہین کہ اگر خستہ زبیب کو پاک کرکے باریک پیسین کہ مرہم ہوجائے اور روغن کنجد مین تر کرین اور ایک مہینہ تک سرگین مین
دفن کرین خضاب طیار ہوگا اور اس خضاب کے لگانے کے بعد داڑھی کا رنگ اچھا برآمد ہوگا یہ خضاب ایسا ہو گویا مجرب ہی کا اُسپر اجماع اور اتفاق
ہے کہ غلق کا اثر خضاب قوی ہے اسیطرح گلنگ کا انڈا [illegible] جائے دماغ مین اور عہد حیات ملک شمس الدولہ عجب آفاق ہوا کہ سرکاری چیتے مین سے

ایک حبشی کی کھال ادھڑ گئی اور ایک چھینے والا اُس کے پہلو مین غافل پڑا سورہا تھا۔ اُس کی ڈاڑھی کے بعض مقام پر وہ کھال جا پڑی پس ڈاڑھی کا وہ مقام
سیاہ اور مخضب ہو گیا۔ **فصل اکیسوین غالیہ کے بیان مین** اس غالیہ کی لوگون نے بہت مدح کی ہے کہتے ہین کہ پچاس درہم آملہ اور ڈیڑھ رطل
آس تر و تازہ کا پانی جو آس سے نچوڑ کر نکالا ہو چار رطل آب خالص مین جوش دین کہ نصف جل جائے بعد ازان آگ پر سے اُتار لین اور پچاس درہم خطمی
اور بقدر مہندی اور اتنا ہی وسمہ اور چھبیس عدد مازوئے بریان اور دس درہم زاج سرخ اور پچاس درہم صمغ عربی اُس مین ڈالا جائے اور پکاتے پکاتے قوام
غلیظ کیا جائے اور سک اور مشک سے خوشبو کرین اور بطور لیپ کے چڑھا دین جس مقام پر منظور ہو بقدر کہ بالون سے اوپر اُسکے نظر نہ آئے۔ کہتے ہین کہ شونیز
بنسبہ دانہ جس درہم اور آہن برادہ ... درہم ... سب کو پیسین اور چھوڑ دین تا آنکہ سیاہ ہو جائے بعد ازان جوش دین اور مشک سے
خوشبو کرین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو سوختہ اور باقلی کے چھلکے اور انار کے چھلکے بھی ادویہ خضاب مین بشمول حنا کے داخل ہین۔
اسیطرح پوست جوز۔ ہم نے ادویہ خضابی کا بیان بحث ادویہ مفردہ مین کیا ہے اصل اور امہات ادویہ خضابی شیطرج اور مرد اور عفص اور خردل اور
املہ خرنوب اور سرو اور آملہ ... اور شقائق حنا اور وسمہ ورنجاس سوختہ اور خبث الحدید آب پوست باقلائے تر و تازہ قشور جوز اور ان کا پانی
اور اقاقیا ... تخم چقندر اور آس اور حب الآس لاذن مردار سنگ ... اور گیہون کی سب قسمین اور برادہ اجساد معدنیہ بھی **فصل بائیسوین**
اُن ادویہ کے بیان مین جو سرخ یا اشقر رنگ پیدا کرتی ہین ۔ کہ قصب نبطی جو تازہ ہو ... اسکا پوست چھیل ڈالا ہو دوسری طرف سے
آگ روشن کرین تو سنہری رنگ کا خضاب پیدا کرے گا۔ اسیطرح جرک آہن اور ماء الزاج بھی خضاب سنہری ہے اور اتنی دیر لگایا جاتا ہے جتنی
دیر تک حنا کو لگاتے ہین اور درد شراب کو ... پانچ ... کے ہمراہ اور تھوڑی سی اذخر۔ یا حنا کو طبیخ کندر مین گوندھ کر خضاب لگائین کہتے
ہین کہ بھنگری اور اسفرک اور زعفران ماء کے ہمراہ شورہ ایک شبانہ روز رکھ چھوڑین اور کبھی چند روز مکرر اسیطرح رہنے دیتے ہین اور اگر اس دوا کو
... ملا کر اسیطرح کرتے ... شراب مین گوندھ کر اس دوا کو لگائین۔ ایضاً ... درہم ... درہم الدباغین یعنی شورہ اور لونا ...
کا ... درہم ... سوکھایا ہوا اور جلایا ہوا ... درہم آب خاکستر شاخہائے انگور بقدر کفایت **مجمع قوی** سماق دو اوقیہ مازو تین اوقیہ ...
زرد دو اوقیہ ... دباغ اور روغن ... ایک ... ایک کف دست ... سب کو باریک کوٹ کر دس رطل پانی مین چند روز
تر کرین بعد ازان نیم گرم سر پر ضماد کرین کہتے ہین کہ جو شانہ سعد اور کندش کا پانی ہو کہ خوب اسیطرح جوش دیا گیا ہو اشقر رنگ پیدا کرتا ہے۔
کہتے ہین کہ درد شراب سوختہ یا غیر سوختہ روغن بان یا روغن اذخر سے ملا کر بھی موثر ہے **فصل تیئسوین مبیضات کے بیان مین** یعنی جو
دوائین بالون کو سپید کر دین لیکن خلاف ندارد انجملہ ... اسیطرح ماش یعنی مونگ ... انجملہ تخم ... انجملہ مولی کے چھلکے اور تخم گاجر اور
بخار گبریت اور تفاح کبر اور تفاح زیتون جدا جدا یا سب کو ملا کر خصوصاً ہمراہ سرکہ ... زیادہ ... جب ... کر گندھک سے اسکو دھوان دے لین
ایضاً تخم ... اور مولی کے چھلکے سوکھے ہوئے، اور بھنگری کوٹ مین یکجا کر کے نصف وزن ہر ایک دوائے ہموزن کے صمغ عربی ملا دین ایضاً
برگ نسرین اور شورہ خشخاش اور تفاح اور اگر ان دونون کے عوض بھنگ ڈالین زیادہ قوی ہوگی اور خضاب طیار ہوگا۔ اور اگر اسمین کافور اور گلاب شریک
ہو نہایت عمدہ ہو جائے گا۔ کبھی بالون کو ... گندھک مین بجھا کر کے اُسی کی دھونی دیتے ہین اور رات بھر مین دو مرتبہ اسیطرح کرتے ہین
فصل ... اُن احوال خبیثہ جو بعد خضاب کے عارض ہوتے ہین اکثر اقسام خضاب کے دماغ مین برودت پیدا کرتے ہین اور
مفسد ہین دماغ کے اور اُنکو ایسی حالت مین کر دیتے ہین کہ استعداد نوازل کی دماغ مین بڑھ جاتی ہے اور سکتہ کے عارض ہونے کی قابلیت
پیدا ہوتی ہے اسیطرح اور اقسام کے ضرر کا بھی احتمال پیدا ہوتا ہے ان مضرتون کا علاج ان ادویہ عطرہ سے جو خضاب مین داخل کیجاتی ہین کرنا

چاہیئے یا بعد خضاب کے کوئی خوشبوئے حار اور مشک اور لونگ وغیرہ لگانی چاہیئے کبھی خضاب سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بال کھنچ کر شل گھونگھٹی کے ہو جاتا
ہے اور اسکی وضع اور شکل قبیح اور بری ہو جاتی ہے اسکا تدارک اسطرح کرتے ہیں کہ خضاب میں ایسے اجزا داخل کر دیں جو کہ جلد کو رقیق کر دیں اور بالوں
میں تجعید اور گھونگھر والی صورت پیدا کریں خصوصاً ایسے بال جو خود ہی سخت اور خشن ہیں اُن میں یہ اثر ضرور پیدا ہوگا تو اُن کی نرمی کی یہ تدبیر کرنی چاہیئے کبھی
خضاب سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بال کھنچ جاتے ہیں اور داڑھی بھربھری ہو جاتی ہے اور بال ٹوٹ جاتے ہیں اسکا تدارک بعد خضاب کے روغن بنفشہ اور روغن خیری
سے کرنا چاہیئے کبھی خضاب لگانے سے جلد میں بھی سیاہی آجاتی ہے عوام الناس جلد کو آرد باقلے اور بیسن وغیرہ سے دھوتے ہیں حالانکہ روغن گرم سے زیادہ تر
اس سیاہی کی دور کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے کبھی بعد خضاب کے نصول عارض ہوتا ہے اور نصول سے اس جگہ مراد یہ ہے کہ خضاب کا اثر کچھ بھی پیدا نہیں ہوتا ہے بلکہ
بال جیسے کے ویسے ہی رہتے ہیں بہتر یہ ادویہ جو ایسے وقت مستعمل ہیں یہ ہیں کہ اسی خضاب سے بقدر ایک جزو دیں اور خشک کریں خصوصاً اُس خضاب سے جسمیں قوت عفوصہ
پھٹکری وغیرہ کی شرکت سے ہو پس اس سوکھے ہوئے خضاب کو جسجگہ رنگت نہیں آئی ہو اترب ہو کہ آب جاتی رہے ایک لکڑی شل مسواک کے لیں اور اُسکے سرے کے
اُسکے کنارے پر اسی خضاب سے جو لیسدار اور معقود ہو گیا ہے تھوڑا تھوڑا اُٹھا کر اُنھیں مقامات پر لگاتے جائیں جہاں بدرنگ نظر آئے ایک قوم روغن خوشبو جیسے روغن
بان یا روغن للاذن اور موم وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں جب یہ ادہان اثر کرتے ہیں نصول جاتا رہتا ہے اور خضاب پختہ ہو جاتا ہے **فصل بتیسویں خراز کے
بیان میں** بھوسی اور خفا کو خراز کہتے ہیں کیفیت خراز کا ذکر ہمراہ ذکر بالوں کے چونکہ مناسب ہے اسلئے ہم یہی کہتے ہیں کہ خراز وہ امر ہے یعنی بھوسی ہے جو سر میں پیدا ہوتی
ہے اور یہ ایک خاص قسم کا تقشر خفیفہ ہے کہ سر کو بوجہ فساد مزاج کے عارض ہوتا ہے اور خاص کر یہ فساد سطح اعلی میں جلد سر کے پیدا ہوتا ہے اور بعض میں
اقسام اسکی ردی ہے کہ آخر کو نوبت بتقرح اور زخم کی پہونچاتی ہے اور منابت شعر یعنے مقامات روئیدگی میں بالوں کے اسکا ضرر پہونچتا ہے یہ فساد کبھی
مادہ حاد بورقی سے اور کبھی خون سوداوی سے اور کبھی دونوں کی شرکت سے پیدا ہوتا ہے اور کبھی ایک سوء مزاج سر میں ایسا ہوتا ہے کہ جو مادہ اسکا سر میں پہونچتا ہے اُسے
فاسد کر دیتا ہے۔ کبھی محض خشکی اور یبوست ہوتی ہے اور تمام بدن کا مزاج درست و جید ہوتا ہے اور کبھی بشرکت بدن بھی خراز پیدا ہوتا ہے **علاج** خراز
خفیف کا علاج تو فقط خفیف ہی دوا سے ہو جاتا ہے اور سر کے خراز کو روغن گل اور روغن بنفشہ اور لعابات کا لگانا کافی ہوتا ہے اور جو قسم اس سے زیادہ
شدید ہے اسکے ازالہ میں ایسی دوا کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو قوت جلا اور تحلیل کی رکھتی ہو بعد اسکے ترطیب و تعدیل کریں۔ ایک قسم خراز کی اس سے
زیادہ ردی اور خراب ہوتی ہے کہ نوبت تقریح کی آتی ہے اُس کے علاج میں واجب ہے کہ تنقیہ فصد اور اسہال سے اگر اسکی حاجت ہو کریں اور اسکا بھی لحاظ کرنا
بغرض تنقیہ کے ضرور ہے کہ سبب اسی خراز کا امتلائے بدن ہو یا مادہ سے بعد ازاں جلا کرنے والی ادویہ سے علاج کریں اُسکے بعد روغن سے ترطیب
کریں **فصل تینتیسویں ادویہ ملینہ خراز کی**۔ سرکہ جس میں لذع بالکل نہ ہو جو خراز قریب العہد اور جدید ہو اور ضعیف بھی اُسکے دفع کیواسطے فقط آب
چقندر اور میتھی کے پانی سے دھونا کافی ہے اور جب بطیخ اور بیسن چنے کا یا آرد ترمس اور باقلا اور تخم خطمی زیت میں پکا کر اور لعاب بہدانہ اور خطمی اور کتیرا
اور طین خوزی اور قیمولیا خصوصاً عصارہ چقندر ان سب کا استعمال ایک گھنٹے کر کے عصارہ برگ بید سر پر ڈالیں کہ نہایت نافع ہے اور تخم مہندی
اور کرفس اور عصارہ کرفس اور بطیخ آزاد درخت اور برگ شہدانج اور برگ کنجد اور یہ دوا جز کی دوائیں کبھی خراز قوی پر لگائی جاتی ہیں با اینکہ لطیف ہیں اور
بادام مقشر ہمراہ سرکہ کے اور بیسن چنے کا برگ کنجد سائیدہ کے ہمراہ اُسکو آب چقندر میں تھوڑے سرکہ کے ہمراہ پیسکر لگاتے ہیں ایضاً نخود کوفتہ اور خطمی
سرکہ میں ملا کر طلا کریں یا سر پر نرم نرم کنارہ ہائے شہتوت کو پیسکر جب شل غبار کے باریک ہو جائے شل خطمی کے استعمال کریں یا خطمی کو زیت میں پرورده
کر کے یا کندر کو شراب میں محلول کر کے زیت ملا کر دو ہفتہ تک برابر استعمال کریں ایک دوا لطیف اور سہل الوصول یہ ہے کہ سر کو آب برگ بید سے دھوئیں اسلئے
کہ یہ دوا بہت ہی عمدہ اور مجرب ہے اور بے ضرر ہے اور واجب ہے کہ جس دوا سے سر دھو چکیں اُسکے بعد کوئی مزور سر میں لگائیں جیسے روغن گل یا

روغن بنفشہ **فصل چھبیسوین خراز قوبی کے ادویہ کا بیان** بورق اور گندھک اور نمک گاؤ اور تخم حنظل اور دردی شراب اور رائی اور مویزج اور
آبگینہ سوختہ اور خربق اور نانخواہ وغیرہ کو سر کے دھونے مین استعمال کرین ایضاً فیسوفیا کو لیکر نمک گاؤ ملائین اور استعمال کرین اور دو گھنٹے تک چھوڑ دین یا
حب البان اور آرد باقلا برابر وزن مین لیکر پانی مین جوش دین اور سر کو اس سے دھوئین ایضاً دردی شراب ایک رطل اور صابون ایک اوقیہ بورہ چار درہم
سب کو کھیار کے سر مین لگا دین اور آب چقندر اور چنے کے بھس سے دھو ڈالین اسکے بعد روغن آس کو طلا کرین کبھی سر مین گلنے کا اور جو پیکر طلا کرتے ہین
وہ بھی نافع ہوتا ہے پھر ایک شب آرام دیکر دوبارہ تیسری شب کو بھی دوا لگاتے ہین اور مادہ شتر کے پیشاب سے اسکو دھوتے ہین خصوصاً مادہ شتر اعرابی
کا پیشاب بہت زیادہ نافع ہے پسا ہوا آبگینہ دربارہ ازالہ خراز روبی کے قوی دوا ہے اسیطرح وہ دوا جسمین قلقند اور مویزج پڑتا ہے یکف بورہ کا قلقند برابر
لیکر سر پر طلا کرین اور قبل طلا کرنے کے سر کو منڈوا ڈالین اور کبھی ان دونون کو زیت کے ہمراہ جمع کر دیتے ہین یا مویزج کو زیت مین ملا کر ملتے ہین ایضاً
گندھک اور قلقند اور بورہ ہموزن لیکر لاذن شریک کرین اور روغن مصطگی مین پگھلا کر سر مین ڈالین اور کبھی اسمین خربق ملاتے ہین **فصل چھبیسوین** ایک دوا
کے بیان مین جسکو بعض جدید اطبا نے دعوے کر کے لکھا ہے کہ اُسنے تجربہ کیا اور عمدہ برآمد ہوئی **نسخہ** زرد نانے تازہ نصف جز رابطا کی چربی ایک جز روغن
خیری ایک جز چہارم جز لاذن دو جز پہلے سر کو صابون اور آب گرم سے دھوئین اُس کے بعد سوکھے ہوئے کپڑے سے خوب ملین کہ سرخ ہو جائے بعد
اخیر ادویہ مذکورہ کو ایک شبانہ روز لگائے رہین من بعد دھو ڈالین **دوسرا مقالہ**۔ جلد کے احوال کا بیان بنظر لون اور رنگ کے **فصل بیان
مین اُن اسباب کے جو رنگ کو متغیر کرتے ہین** سیاہی رنگ مین دھوپ اور سردی اور حبس شدید اور نہانے اور نمکین اشیا کھانے
اور خون مین سوداویت بڑھ جانے سے پیدا ہوتی ہے اور زردی اسباب مذکورہ ذیل سے پیدا ہوتی ہے **فصل رنگ کو زرد کرنیوالے
اسباب** سدا احل اور غموم اور کمی غذا اور کثرت جماع اور اوجاع یعنے دردون کے اقسام اور ہولے شدیدہ کا صدمہ جان پر اٹھانا بستہ پانی نالا
وغیرہ کا پینا ان اسباب سے زردی لون کی پیدا ہوتی ہے ماکولات مین اجوائن کی خورش اور بکثرت اُسے سونگھنا بلکہ بقول بعض اُسکی طرف دیکھنے سے بھی
رنگت زرد ہو جاتی ہے سرکہ کی ہمیشہ خورش رنگ کو زرد کرتی ہے زیرہ کو بطور مشروبات یا بطور لطوخ کے لگانا سرکہ ملا کر جسجگہ زیرہ کا ابھار لگا ہو وہان
در رنگ ستھنا سرکہ اور بتی زیادہ کھانا کہ گوہ مین سدہ ڈالدے اور اسیوجہ سے خون صاف جلد تک نہ پہونچنے پائے بلکہ کسیقدر بخار صفراوی خلط کا جلد تک
پہونچے اور زردی پیدا کرے **فصل اُن اشیا کے بیان مین جو رنگ کو اچھا کر دیتی ہین** اور وہ خوبی بوجہ براقیت اور سرخی اور جلا کرنے
کے پیدا کرتی ہین جاننا چاہیئے کہ جب خون اور روح متحرک ہو کر جلد تک آتا ہے اُسی سے جلد مین رونق اور صفائی اور حمرت پیدا ہوتی ہے اور ان ادویات
کی معین و مستے ہوتی ہے جسمین جلاء خفیف کی قوت ہو جیسے بخار صفراوی کہ جلا کی وجہ سے جلد باریک تر ہو جاتی ہے اور جسقدر مردار جلد ہوتی ہے اسی
جلا کرنیوالی شے کے سبب لطافت چھل چھل کر الگ ہو جاتی ہے اور جدا ہو کر اُتر جاتی ہے اور اسیطرح چھل جاتی ہے کہ اسکا جدا ہونا محسوس نہین
ہوتا خصوصاً اگر اس خلط نجلی مین رنگ بھی ہو۔ یہ خون وغیرہ جو جسم کے اندر سے جلد کی طرف آکر یہ آثار محمودہ کرتا ہے اس مین احتیاج اسکی بھی ہر کہ سبب
کسی پوشش اور لباس وغیرہ کے سردی اور گرمی اور ہوائے خارجی سے جلد مستور بھی ہو۔ جو چیزین خون کو حرکت دیکر جلد تک پہونچاتی ہین اُن کا
فعل تین طرح سے ہوتا ہے ایک تو یہ کہ تولید خون رقیق کی کرتی ہین اسلئے کہ خون جید اور رقیق ہے جب بکثرت پیدا ہوگا اور منتشر ہوگا تب ہی ہر جگہ پہونچیگا
دوسرا فعل محرکات خون کا یہ ہو کہ خون کو کدورت سے پاکیزہ کر دین تیسرے یہ کہ اُسی خون کو منتشر کر دین اور حرکت دین کہ گرمے پھیلا دین اور خارج بدن کی طرف
خون کے آنے کی جو راہین اور مجاری ہین اُن راہون تک پہونچا دین کہ اُن مجاری کو وسیع اور کشادہ کر دین چوتھے یہ فعل کہ خون کو بحرکت قسری اندر سے
باہر کی طرف کھینچ لیجائین رنگ کی خوبی پیدا کرنے والی اشیا بطریق اول یعنے رقت خون صالح کے ذریعہ سے یہ چیزین ہین جیسے کہ نخود کا استعمال کرنا۔۔

باسیفہ برشت اور ماء اللحم اور شراب ریحانی یا انجیر کی خورش کرے یہ سب چیزیں خون ایسا ہی رقیق پیدا کرتی ہیں جو جلد تک کھنچ کر آ جاتا ہے اور اسی سبب سے رنگ بشرے کا اچھا کر دیتا ہے **مترجم** اور بعض نسخوں میں بجائے لفظ وارد ہے اسوقت ترجمہ یہ ہوگا کہ اسی سبب سے فربہی پیدا ہوتی ہے یعنی خون صالح کے آنے سے **متن** ۔ اگر کسی شخص کا رنگ بوجہ نقاہت کے برا ہو گیا ہو اور روکھا پن آ گیا ہو اور اسکو خواہش ہو کہ اسکا وہی اصلی رنگ پھر پیدا ہو جائے لازم ہے کہ انگور خشک کو ہمراہ بسر یعنی کچے خرما کے کھانا شروع کرے یہ دونوں میوہ خون لطیف کو زیادہ کرتے ہیں اور حرارت غریزی کو بڑھاتے ہیں اعادہ لون اصلی کیواسطے یہ بھی مجرب ہو کہ چند روز نہار منہ شراب اور دودھ پیا کرے خون کو صاف کر کے جو شیا رنگ کو خوب کر دیتی ہیں اُن کی مثال جیسے اطریفل صغیر اور بڑا کامی کہ ہمیشہ مستعمل ہو اور ہلیلہ کابلی اطریفل سے بھی قوی تر ہے جو اشیا کہ خون کو منتشر کرتی ہیں اور پھیلاتی ہیں جیسے حلتیت یا دارفلفل اور سعد اور قرنفل حب الطعام میں ڈالی جائیں یا جیسے زعفران مگر زعفران سے خون میں رنگت بھی زیادہ پیدا ہوتی ہے خصوصاً تیخیج میں **مترجم** یہ لفظ تین احتمال رکھتی ہے تیخج یعنی جسکا جسم بعد ضعف فربہ ہو جائے یا سیخ یعنی وہ شخص جو سیخ کی بیماری سے لاغر ہو گیا ہو اور رنگ اُس کے جسم کا بدرنگ ہو گیا ہو اور تیسرا احتمال نوری ہے کہ مبیخج ہو یعنی زعفران مبیخج میں ڈال کر زیادہ اثر کرتی ہے جیسے ادویہ مفردہ میں مذکور ہو **متن** مقدار شربت زعفران کی ایک درہم تک ہو اور زرقالیون اسود درہم اور زعفران نصف درہم ہمراہ شکر کے استعمال کریں ابوج نامی ایک نبات وہ بھی محسن لون ہے سبب بربری یعنے بیروج الصنم ایک درہم سے دو درہم تک جب سویقہائے سلو سہ کے ہمراہ مستعمل ہو خون کو بشرت اور پر کی طرف کھینچ لاتی ہے اور سویق سے تعدیل کی ضرورت اسلئے ہو تاکہ غلیان شدید اور اشتعال پیدا نہ کرے بقول میں جیسے سعلی اور کراث اور بصل کو سب خاص کر کے اور ہمیشہ کو سبز اور لسن کا استعمال ۔ انفعال اور حرکات جو خون کی اصلاح اور افزایش کریں خوش عیش اور دل خوش رہنا اور غیظ اور غضب در جدال اور ریاضت معتدلہ اور کشتی لڑنا ایضاً سرور اور طرب اور سطالہ یعنی سدبرور کھنا اُن افعال اور اعمال کا جو مانوس ہوں جیسے خوش آواز کے گانے کو سننا اور جو لوگ صاف اور پاکیزہ لباس اور وضع رکھتے ہوں اُن کی صحبت میں یا ظریف اور ہنس مکھ لوگوں کی صحبت میں رہنا یا تیر اندازی کی جہت یار اور تیروں کے پروں کے انداز دیکھ کر خواہ گھوڑ دوڑ کی پیش قدمی کو دیکھ کر خوش ہونا اور اُن کے علاوہ ایسے انفعال اور حرکات جو انتعاش روح غریزی کے باعث ہوں ۔ چنانچہ باب ریاضت میں مذکور ہو چکے جو اشیا کہ خارج سے اثر تحسین لون کا پیدا کرتی ہیں وہ ہی اشیا ہیں جو کہ جذب کر کے خون کو اندر سے باہر لائیں اور جلا بھی کریں لطوخات اور غسولات جو آرد باقلا مقشر اور آرد جو اور آرد کرسنہ یعنی مٹر اور بیسن اور نشاستہ اور آرد گندم خصوصاً چنے کے بیسن سے بنائی جائیں مسور کا آٹا اور چاول کا آٹا اور غری السمک اور لاذن اور ایرسا اور انجبار اور کندر اور مصطگی اور روغن مصطگی پوست بیضہ اور سیب کا مغز اور مقل اور ترنگ اور اسفیداج براوہ عاج بورانی بوسیدہ ہڈیاں اور محلب اور فرہ الطیب بھی اس بارہ میں قوی ہو بادام شیریں اور بادام تلخ اور تخم خیار اور تخم خربوزہ اور تخم قطف اور تخم کدو اور تخم ترب اور تخم حرجیر بہت سے لوگ صنفی لوجہ (جن کے چہرے صاف ہوں) بالوں وغیرہ سے اُن کو نشاستہ اور کتیرا اور دودھ ملا کر چہرے پر روز طلا کرنا مفید ہوتا ہے عصارہ قثاء بری اور زردی بیضہ نیز کسم کا زرد پانی اور دودھ گرم گرم جسوقت کہ دوہیدہ ہوتے ہیں اُسی گرمی سے اور جو شاندہ خلاف اور عجابیل حسین وہ مہرا ہو جائے اور جو شاندہ گوشت صدف کا اور سپیدہ بیضہ اور جو شاندہ حلبہ اور اکلیل الملک **غسول جدید** باقلائے مقشر کرسنہ ترمس تخم ترب تخم خربوزہ نخود نشاستہ اس سے غسول یا ابٹنا طیار کریں **غمرہ جدید** ۔ آرد باقلا آرد جو ہمراہ حصہ دو جزو بیسن ایک جزو عدس مقشر کتیرا نشاستہ ہر واحد نصف جزو زعفران اتنی کہ رنگ آ جائے شب کو طلا کریں اور صبح دم نہا ڈالیں اور نہانے کیواسطے جو شاندہ پوست خربوزہ یا طبیخ بنفشہ وغیرہ طیار کریں **دوسرا نسخہ** بادام شیریں کتیرا صمغ عربی آرد باقلا ایرسا غری السمک جملہ اجزا ہموزن لیں اور غری السمک کو بقدر کفایت پگھلا کر جملہ ادویہ اُسمیں آمیختہ کر کے طلا کریں **دوسرا نسخہ** آرد باقلا اور جو اور نخود اور کرسنہ بیسنے

شاہ بلوط بری سپیدہ بیضہ میں ملا کر طلا کریں ملبوس جو اصل الزہرا اور بورہ اور بسل اور اجوائن ہمراہ شہد کے طلا کرنے میں قوی ہیں اور اشق اور روغن بالونہ اور
سیستان تازہ بشرت مجلی ہیں اور کراث در بیخ فقلہ سوسمار اور بیخ نرگس بھی غمزہ دوسرا زروج عصفر یعنے کسم کا زرد رنگ بیان نمک پختہ کریں کہ غلیظ ہو جائے
اور اس غلیظ القوام سے ایک وقیہ لیکر مثل قوام طلا کے ان ادویہ کو گوندھیں بیجال کنجشک دقیق ترمس میں مغز تخم خربوزہ بزرالبنج مقشر اور خوب
سائیدہ کر کے طلا کریں غمزہ دوسرا کتیرا نجاج شامی جو مثل غبار کے پسا ہوا ہو زعفران ترمس اسبغول ہر ایک سے ایک مثقال روغن بادام ملا کر طلا کریں اگر تمام شب
چہرے پر طلا خردل سپید ورز بیخ سپید [illegible] بیخ سرخ اور دو بیخ زرد کے دودھ کے ساتھ کریں اور صبح کو دھو ڈالیں چہرہ خوب سرخ ہو جائیگا بیخ اور بیقرت مجلی ادویہ ایسی چہرہ
سرہ کو نافع ہوتی ہیں جو کہ ابتدا جذام میں ہو دب گیا ہو اور نکرا اور شور [illegible] میں ایسے ہوں کہ پھیل گیا ہو اور دانہ دانہ سے ابھر آئے ہوں اور گھی جو وقت اس پر لگایا جائیگا ان کو دور
کردیگا بوقت حاجت روغن زرد کو ہمراہ سرکہ اور شہد اور کف بورہ کے استعمال کرتے ہیں اور کف بورہ کا استعمال ایسی جگہ جرم بورہ سے بہتر ہے ایضاً
ایک رطل صابون اسی کے برابر اشق میں رطل پانی میں حل کریں پھر ملا کر بعد ازاں اسمیں سات اوقیہ کندر اور مصطکی اور نطرون ملا کر چینی شیشہ کی کھرل
وغیرہ میں جب خوب پس جائے رات کو استعمال کریں ایضاً شرکا آٹا اور چنے کا بیسن اور آرد باقلا اور آرد جو اور ترمس اور ایرسا بیخ نرگس سب اجزا
ہم وزن صمغ عربی بیخ سوسن نصف نصف وزن ادویہ مذکورہ کے سب کو ملا کر قرص بنالیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو دوا کلف اور برش
اور آثار جلدی وغیرہ اور کدورت خون کو مفید ہے اسکا نفع تحسین لون میں بھی اقوی ہے اور اسی دوا کی تھوڑی سی مقدار کا بیان کافی ہے

فصل بیان میں حفظ جلد کے دھوپ اور ہوا اور سردی سے جس شخص کو ان امور سے گزند پہنچا ہو اور جلد وغیرہ پر کسی قسم
کی خرابی آگئی ہو وہ جب ہو کہ سپیدہ بیضہ یا آب صمغ یا موم روغن کا طلا کرے یا سپیدہ صاف پانی میں بھگو رکھے اوپر کا رقیق اور صاف لیکر
سپیدہ بیضہ میں ڈال کر منھ پر ملے

فصل آثار اور نشان چوٹ لگنے کے دور کرنا اور سیاہ نشان کا دور کر دینا سیاہ
نشان اور جھائیں کو تو فقط مرداسنگ سپید شدہ اگر کسی چربی کے ساتھ طلا کیا جائے دور کر دیتا ہے یا لباب جنتر ملا کر مرداسنگ کا لگانا
اسکو دور کر دیتا ہے۔ اسیطرح سیاہ مرچ میں جو پتھر نکلتا ہے اور وہ شہد ہو وہ بھی نافع ہے اور بخوبی نفع کرتا ہے اگر طلا کیا جائے
وہ ترکاری جسکو فلفل الماء کہتے ہیں اور اسیطرح برگ کرب اور کندر اور مولی اور فرنج تازہ ہمراہ زرنیخ کے پیس مثل آب کشنیز اور کرفس
کے ہیں اگر اس نشان پر چونہ اور نطرون سرخ سے ہمراہ سرکہ کہنہ کے لگائیں نشان مذکور جاتا رہے اگر سبز رنگ کا ہو اسیطرح کندر اور نطرون
کا ضماد بھی مفید ہے ایکو لگانے سے وہ نشان جو بادنجان کے رنگ کا بیچ میں پڑ گیا ہو چھٹ جاتا ہے اور افسنتین ہمراہ شہد کے بھی یہی اثر کرتی ہے اسیطرح
علک البطم اور لاذن بھی اور وجہ بہتر کہ اس نشان پر چند روز لگی رہنے دیں اور مرہم داخلیون بھی جید ہے طلا اسکے جید اسی کیواسطے
بادام تلخ مقشر ایک درہم صدف سوختہ حرف ابیض ہر ایک دو درہم ماش مقشر نصف درہم نخود سپید مقشر دو درہم کرسنہ ترمس نصف نصف درہم
زبد البحر ایک درہم نہایت پرانی ہڈیاں خشک شدہ ایک درہم انزروت ایک درہم آب جو اور شکر ملا کر طلا کریں آب زردچ کے ساتھ ایضاً
انیٹ یا پرانی مٹی کے برتن پر جو لونا جم جاتا ہے اسکو طلا کریں اور کبیکج روغن جوز کے ہمراہ ایضاً نطرون اشق مر کبریت زرد ہموزن لیکر
سرکہ میں طلا طیار کریں تاکہ قوت ادویہ کی ٹوٹ جائے اور تیزی کم ہو جائے اور زخم نہ ڈالے اسیطرح قیمولیا اور بیجال کبوتر اور
صلاہون اور کندر برابر وزن لیکر سرکہ میں ملا کر طلا کریں ایضاً بارہ سنگھا سوختہ کر کے جب سپید ہو جائے کندر اور آرد ترمس آرد کرسنہ
آرد باقلا سب ہموزن نشاستہ بادام تلخ بقدر ثلث حصہ ادویہ مذکورہ کے ہر ایک ان میں سے تیسرا صمغ عربی بربع وزن ایضاً پہلے علک البطم
سے ضماد کریں بعد ازاں نطرون اور جوز خاکستر انگور کی بیل سب کو شہد کے ساتھ جمع کر کے طلا کریں یہ دوا انش اور زخموں کے نشان کو

بھی مفید ہے کبھی حنظل جلد مین چھپنون کی بھی حاجت ہوتی ہے **فصل چیچک کے داغون اور زخمون کے نشان کا بیان** جتنی قوی ادویہ اوپر کی فصلون
مین مذکور ہو چکین وہ ادویہ نشان ضعیف کو جو قروح کے سبب سے پڑ جائین مفید ہین اور بیشتر آثار قروح کے واسطے ادویہ مجربہ بالخصوص کا بھی استعمال و قائم
گدھے کی چربی یا عصارہ اصل القصب جو تازہ ہو تھوڑا سا شہد ملا کر یا حیق یعنے پودینہ و نمک شور شہد آمیختہ کرکے خاشرا کو اگر ریت مین پختہ کرکے جب غلیظ ہو جائے استعمال کرین
اور یہ مجرب ہے اسی طرح یہ ضماد بھی مجرب ہے زرصفت ایرسا اور قسط اور مرکلک منسول بارہ سنگھا جلایا ہوا اشق کوٹ کر استعمال کرین نمش ور کلف پر بھی موثر ہے ایضاً اونٹ
خواہ اور کسی جانور کی مینگنی جو کہنہ ہو کر سپید ہو گئی ہو اور استخوان بوسیدہ ہر ایک دس جز و بیخ قصب جو خشک ہو گئی ہو بیس جز کو باریک پیس مٹی کا دس جز نشاستہ دس جز ترمس پانچ جز
روغن تخم خربوزہ روغن بادام مغز تخم خربزہ ہر ایک دس جز و میدہ دس جز حب البان پندرہ جز آب شیر مین گوندھ کر طلا کرین اور اگر اسمین قسط اور مرّ اور زراوند ہر ایک دس جز
ملا لین نہایت عمدہ ہوگی ۔ ہم نے ان آثار کے دور کرنے کی ادویہ اس مقام سے بیشتر بھی دوسری جگہ بیان کر دی ہین **فصل خون مردہ
اور برش اور کلف و نمش کا بیان** خون مردہ اسی سبب سے کسی جگہ جم کر رہجاتا ہے کہ یا تو کسی رگ کا رگہانہ یعنی سے منہ کھل گیا یا کسی ضربہ وغیرہ سے
وہ رگ شگافتہ ہو گئی پس خون اوپر والی جلد کے نیچے بستہ ہو کر رہ گیا ایسی جگہ کہ اُسی موضع کا رنگ اور شکل خون تک ہو جاتی ہے ۔ جو خون مردہ مائل
بحمرت ہو اُسے نمش کہتے ہین اور سیاہ رنگ کو برش اور لطخ یعنے جو خون لگا ہوا سا معلوم ہو اُسکا نام کلف ہے جس کو ہندی مین جھائین کہتے ہین اور
بعض لوگ خال اور تل کو بھی کلف کہتے ہین اکثر اوقات مین صاحب نمش کے دونون ہونٹھ پھٹ جاتے ہین اسلئے کہ اُس کے مزاج پر یبوست غالب
ہوتی ہے ۔ ان سب امراض مذکورہ کے علاج مین بہت جلدی کرنی چاہیئے اور قبل سیاہ ہونے اور بستہ ہو جانے خون کے تدارک کر لینا
لازم ہے اسلئے کہ بعد بستگی دور ہو جانے کے پھر علاج بدشواری ہوتا ہے خون مردہ اور برش کو تو ایک مبضع یعنے آلہ سے پکڑ کے باریک جلد کو شگاف کر
دور کر دینا چاہیئے مگر ایسی احتیاط کرنی لازم ہے کہ زخم نہ ہونے پائے ۔ پھر اگر اُس مقام پر کوئی شے خشک بستہ ہو رہی ہو بنرمی اُسے نکال لینا
چاہیئے اور اگر بستہ نہ ہو تو اُسے بنرمی بہا دینا چاہیئے بعد ازان علاج ادویہ سے ایسا کرنا چاہیئے کہ اچھی طرح صفائی اور جلا پیدا ہو خود
ہم نے نمش اور برش کا علاج اسی طریقہ سے کیا ہے اور زائل ہو گیا ہے مگر واجب ہے کہ بعد ایسے علاج کے فوراً اضماد قابض کا استعمال کرین
تاکہ رگون کے منہ سے پھر دوبارہ خون نہ بر آمد ہو ۔ علاوہ بران جب ادویہ محللہ کا استعمال کرتے ہون اُن کے ہمراہ بھی شرکت ادویہ قابضہ کی
رہے ایسا نہ ہو کہ ادویہ محللہ جو باحدت ہین وہ کھلی ہوئی راہ سے رگون کے خون صالح کو جذب کرین خصوصاً ابتدائے کلف کے علاج مین اس امر کا
لحاظ کرنا ضرور ہے اور اسی سبب سے لائق اور سزاوار نہین ہے کہ ایسی دوا کا استعمال کرین جو بشدت لذع پیدا کرتے ہین اور جو کلف مزمن اور کہنہ
ہو چکا ہے اور اب بڑھتا نہ ہو بلکہ ٹھہر گیا ہے اُسکے علاج کرنے مین اسکا جو اوپر بیان ہوا خوف ہوتا ہی بلکہ اُسکے علاج مین دوائے محلل اور لذاع کا
استعمال دونون طرح کی دوا مین ضرور ہے کہ رکھتے جائین اور اُٹھاتے جائین اور پے در پے یہی طریقہ جاری رہے ۔ کلف مزمن اور کہنہ نقطہ کی
سے جو سیاہ ہو گیا ہے اسکے سوا اور کوئی قسم کلف کی مزمن نہین ہے ۔ کبھی ابتدائے زمانہ مین خون مردہ کی تحلیل آب گرم کثیر المقدار سے ممکن
ہوتی ہے اگر دیر تک اُس پانی سے نطول کیا جائے خصوصاً اگر اس پانی مین قوت محللہ بھی ہو اور کبھی ہم نے پہلے نطول وغیرہ سے پچھنے لگا دیئے ہین
کبھی سشیان مرادرشیان وردی بھی اگر مکرر طلا کیا جائے نافع ہوتا ہے اور قائم مقام ان ادویہ کے یہ دوا ہے کہ پہلے موضع کلف کو
دھو ڈالین اُسکے بعد دن بھر مین دو مرتبہ طبیخ اکلیل الملک کا استعمال کرین سب سے بہتر جو اس مرض مین مستعمل ہوتی ہین وہ دونون دوائین ہین اگر آب
حلبہ کیسا تھ مستعمل ہون ۔ جو شیاف مر سے بنایا جاتا ہے اور بقیہ ادویہ جو اسمین داخل ہوتی ہین سب ضعیف العمل ہین ترش سرکہ مین بھگویا ہوا
انجیر بیشتر خون مردہ کو تحلیل کر دیتا ہے اسیطرح نطرون بریان کیا ہوا ۔ اور بنجال کبوتر اور بورہ برابر وزن لیکر طلا کرین شہد ملا کر ایضاً پہلے موضع

کلف کو نطرون سے دھو ڈالیں بعد از ان صمغ بطم کا ضماد کریں اور چھ روز بندھا رہنے دیں بعد اس کے دھو ڈالیں اور سوئیاں چبھوئیں تا کہ خون وغیرہ سے
رطوبت بر آمد ہو بعد از ان خون کو پونچھ ڈالیں اور چھ روز تک یونہیں چھوڑ دیں بعد از ان نمک سے مالش کریں اور آدھے گھنٹے تک رہنے دیں بعد از ان
اس موقع کو اسپر پانچ روز تک رکھیں کہ سارا خون نکل جائے گا وہ دوا یہ ہو کہ نطرون چونہ موم شہد پہلے موم کو پگھلائیں شہد کے ساتھ اور پھر جملہ اجزا کو
ملا کر ضماد کریں اور دن بھر میں تین چار بار خواہ پانچ مرتبہ استعمال کریں اور موضع ماؤف پر لگی رہنے دیں پس نشان خون مردہ کو دور کر دے گی اور جو داغ
گردنا گودنے سے رہیں جیسے ہندوستان کے ہندوؤں میں رسم ہے پڑ جاتے ہیں ان کو بھی دوا دور کر دے گی۔ اور یہ معزوہ میں سے جو کہ جید اور عمدہ ہے
کندش ہمراہ لعاب خمیرہ کے اور بادام تلخ تخم کرنب اور تخم زب الخیر کا دودھ آب جرجیر تلخہ گائے کے ہمراہ اور کھرو برگ ہیر برح کہ نمش پر ملی جائے اور
دیگر آثار پر ایک ہفتہ بھر اور مرزنجوش بھی اسیطرح جید ہے خون مردہ کے واسطے اور جملہ ادویہ ایسی جن میں قوت جلا کی زیادہ ہو وہ بھی بکار آمد ہیں کہ
ان کا ذکر ابواب گذشتہ میں ہو چکا الیضاً قریباً اور مرداسنگ اور ثافسیا اور عسل النحل ہمراہ لعاب لبلوب جسے نمش پیاز کہتے ہیں ہمراہ شہد کے اور بیخ لوف حیہ۔
جالینوس اور دیگر اطباء نے تجربہ کیا ہو کہ جوز معقشر اور چھلا ہوا چکنا اور ہموار خوب باریک پیکر رات بھر یا ستواری باندھا جائے اور پھر اسی کو
دوبارہ باندھیں الیضاً انا شرایا خاشیر استین اور تخیر لینے لائے آب انگور اور حب البان اور یاسمین خصوصاً یاسمین تازہ اور برادہ دندان فیل اور عصفر
ہمراہ سرکہ کے اور دونوں قسم کی خربق اور دار چینی - حماض اترج بھی اسکے لئے جید ہے۔ الیضاً بسکھپرہ جسکو حندقوقی کہتے ہیں اور بیخال کبوتر اور
بیخال کنجشک اور بیخال باز بھی مفید ہے الیضاً فلفل ایک جزء اور چونہ دو جزء زرنیخ سرخ اور زرنیخ زرد وہر واحد دو جزء شہد میں گوندھ کر کسی
کوزہ میں اٹھا رکھیں بروقت حاجت پہلے مقام خون بستہ کو نطرون سے دھو ڈالیں پھر یہ تیار کا ضماد پانچ روز تک کریں بعد از ان اسی مقام کو
سوئیوں سے گودیں اور بدستور مذکور سابق خرقہ وغیرہ سے رطوبات وغیرہ کو پونچھیں اور پھر اسپر نمک چھڑکیں اور دوائے مذکور جو کوزہ میں رکھی
ہوئی ہے اسپر لگا کر پانچ روز تک صبر کریں اور اسیطرح مکرر استعمال کرتے رہیں کہ نشان خون مردہ کا اور نشان وسم لینے گودنا کا دور ہو جائے گا
الیضاً بھق اور کتیرا ہموزن لیکر قرص بنالیں اور سرکہ ملا کر ضماد کریں اور صابون سے دھوئیں یا کدو سے خشک کو خوب پیکر تھوڑی سی
زعفران ملا کر استعمال کریں الیضاً طین قبرطی اور حب الفلفل کو ہہ صابون میں پیکر طلا کریں کہ نمش اور کلف اور آبلوں کے نشان سب کو دور کرتا ہے
اسیطرح درد زیت کو جلا کر۔ اور اسیطرح دقیق کرسنہ اور دقیق ترمس یا اجزا ہموزن لیکر طلا کریں یخنیف ادویہ جو کلف اور نمش اور جمیع آثار کو دور کر دیتی
ہیں جیسے لعاب بیدانہ ہمراہ زعفران کے اور حب القرع اور حلبہ۔ کلف کی دور کرنے والی دوا تخم ترب اور خردل کو اس الخیر میں جو سرکہ میں بھگویا
گیا ہو گوندھ کر ضماد کریں یا جو دوا کہ خردل اور زرنیخ سے بنائی جاتی ہو بشرطیکہ زرنیخ اسقدر ہو کہ تھوڑا سا اوباڑ کرے اور زخم نہ ڈالے اور
آثار کو دور کرتی ہے الیضاً قسط اور دار چینی کسوم زرد پانی میں جسکو بیدرکتے ہیں ملا کر طلا کریں الیضاً تراب نیق اور تخم خربوزہ اور محلب اور بادام تلخ کو
استعمال کریں الیضاً زرد پانی میں کسوم کے منقل اور تخم جرجیر کو ملا کر طلا کریں الیضاً عسل الزعفران اور عسل حب الیضاً سفل کو سرکہ میں پیکر لگائیں اور جب
ان ادویہ کی تیزی سے لذع پیدا ہو دھو ڈالیں اور تھوڑی دیر کے بعد پھر لگائیں۔ الیضاً تخم جرجیر اور نشاستہ مرداسنگ سپید ہر واحد
ایک جزء اور تھوڑی سی زعفران اور نچھو کی بلیدی اور سکنے کے فضلہ کو مع آرد باقلہ اور آرد جاورس اور حلبہ دو جزء اور روغن بادام شیرین
اور ناریل کا تیل اسقدر کہ سب ادویہ کو کافی ہو۔ دیا خلیون ہو جب اس نسخہ کے نسخہ ایک اوقیہ مرداسنگ دو اوقیہ زیت کہنہ میں پکا کر
جب گھل ملجائے رائی کا لعاب اور میتھی کا لعاب ہموزن ایک اوقیہ منقل اور مر ہر واحد پانچ یا پانچ درہم یہ دوائیں پیکر پھر لعابات کو ملائیں
اس کے بعد سب کو خوب پیسیں بعد از ان زیت مذکور ملا کر دیا خلیون لگا دیا کریں قرص جید ماذریون چار درہم سپید رائی دس درہم

انکو نقل ہو واحد دو درہم لتنے پانی مین گھولین کر قرص بنائے دو لئے ایجاد حکیم ساہر نامی کی جدید ہے شکسپو جسکو تخم سنبوالالکم جسکو بھی کہتے ہین
دو درہم بورہ ایک درہم تخم ترب استخوان بوسیدہ حب البان تخم فلفل ترس تخم خربزہ قسط بادام تلخ مر اس سے قرص طیار کرین اور استعمال کرین
یہ دوا ایسی کامل ہے کہ ہکا مثل بہت کم ہے جسکا نسخہ ذیل مین لکھا جاتا ہے نسخہ دو درہم پارہ کشتہ کرین کھرل مین اور تین درہم بادام تلخ جو
پیستے پیستے اتنا باریک ہوجائے کہ اُسکا اثر باقی نہ رہے اور کھرل سیاہ ہوجائے بعد ازان ہموزن اسکے تخم خربزہ خوب کوٹا ہوا ملائین اور
طیار کرین پورے ہفتہ بھر اور صبح کو نہایا کرین **الضًا** سداب کوہی اور زوفا ہر واحد ایک جزو طین قیمولیا جو سبز ہو تین جزو کندر ایک جزو
بورہ دو جزو صمغ البطم ادھا جزو موم سات جزو پہلے موم اور صمغ کو روغن بادام سے پگھلائین اور طین قیمولیا کو آب گرم سے محلول کرین
اور سب اجزا ایک جا اُن مین تھوڑا سا شہد ملاکر استعمال کرین مگر زیادہ مقدار اسکی نہ لگائین کہ زخم ڈالدے گی۔ اطبا نے کہا ہے کہ چہرہ کی چھائین کو
فصد رگ زینہ کھولنی بھی دور کرتی ہے لیکن اس فصد سے سرخی چہرہ کی سعفہ کی سی ہو جاتی ہے **فصل وسم اور اسکی دوا کا بیان** وسم گودنا
گودنے سے جو داغ پڑتے ہین اُسے کہتے ہین وسم کے داغ کی دور کرنے والی وہ دوائین ہین جو ہم نے باب نمش مین بیان کر دی ہین اول نشتر
نقط نطرون سے دھونا اور اُسکے بعد علک البطم ایک ہفتہ اُسپر لگانے سے ۔ بھی یہ داغ چھپ جاتے ہین بشرطیکہ خوب زور سے باندھی
جائے اور نمک سے مالش کیجائے اور پھر علک البطم کو دوبارہ اُسیطرح لگائین تاآنکہ داغ سب چھوٹ جائین اور اسکے ہمراہ سیاہی
وسم کی بھی دور ہو جائے گی۔ اگر یہ ترکیبین موثر نہ ہون پھر سوائے اس کے کچھ چارہ نہوگا کہ سوئی سے اسمقدر کی جلد کو مشبک کرین اور طلاء
سے زخم ڈالین اور رطوبت کو مع سیاہی وغیرہ کے نکلنے دین **فصل بادشنام اور حمرہ مفرطہ کا بیان** بادشنام اس قبیح سرخی کو
کہتے ہین جو ابتدائے جذام کی سرخی سے مشابہ ہوتی ہے جو مجذوم کے چہرہ پر آجاتی ہے یا اطراف مجذوم پر ہوتی ہے خصوصًا جاڑون مین یا
اور سردی کے زمانہ مین اورکبھی ایسی سرخی یعنے بادشنام کے ہمراہ قروح بھی ہوتے ہین اور سبب اُس سرخی کا یہی ہوتا ہے کہ بخار دموی
کثیر المقدار بوجہ برودت کے محتقن ہوکر نکلنے نہین پاتا اور سرخی پیدا کرتا ہے علاج اسکا اسہال اور فصد اور پچھنے لگانا اور زلوچیان
کرانے کے بعد ازان پھر وہ تدبیر کرنی جو نمش کے واسطے ابتدائے جذام مین کی جاتی ہے اور اُسکا بیان اس سے پہلے ہو چکا ہے **فصل**
بیان مین بہق اسود و ضح اور برص ابیض اور اسود کے فرق بہق اور سپید داغ مین یعنے جو برص حقیقی ہو یہ ہے کہ دونون بہق کی
سپیدی اور سیاہی فقط جلد مین ہوتی ہے اگرچہ کسیقدر اندر بھی ہو مگر بہت تھوڑی سی ہوتی ہے اور برص کی سپیدی جلد اور گوشت
سے گذر کر ہڈی تک پہونچ جاتی ہے سبب عام ان جملہ اقسام مین یہ ہے کہ جو قوت رنگ کی بدلنے والی ہے کہ تمام بدن مین ہر ایک
جگہ کا رنگ اُس غذا مین پیدا کرتی ہے جو اُسجگہ پر پہونچتی ہے اس قوت مین ضعف آجاتا ہے اسیوجہ سے مادہ غذائی کو مشابہ اور ہمرنگ
جلد کے نہین کر سکتی اگرچہ بہق والے بدن مین یہ مادہ سپیدی کا رقیق تر ہوتا ہے اور قوت دافعہ قوی ہوتی ہے کہ اُس مادہ کو سطح پر
پھینک دیتی ہے اور برص کا مادہ غلیظ ہوتا ہے اور قوت دافعہ زیادہ ضعیف ہوتی ہے اسی سبب سے مادہ بیاض باطن مین رہجاتا ہے
کہ پھر جو غذا وہان پہونچتی ہے اُسکو فاسد کرکے اپنی طرف پھیر لاتا ہے پس التصاق کی زیادتی ہے قبل از آنکہ اس غذا مین مشابہت
لون بدن سے ہونے پائے جہان تو نہائے سفیدہ وغیرہ کا فن کلیات مین ذکر ہوا ہے وہان تفصیل ان مطالب کی کچھ بھی معلوم ہو چکی
جب یہ حالت مستقر ہو جاتی ہے تو پھر غذا کا جو اس تک پہونچتی ہے اپنی طبیعت کی طرف پھیر لیتی ہے اگرچہ کیسی اچھی غذا کیون نہ اسجگہ پہونچے
جس طرح مزاج صحیح اور جید کا حال ہے کہ مادہ فاسد کی کبھی اصلاح کر دیتا ہے اور موافق اپنے کر لیتا ہے بعض درختون کی بھی ایسی ہی کیفیت

ہے کہ اگر ایک جگہ بوئے جائیں اور اُن میں سمیت ہو بوجہ تبدیل مغرس یعنی جائے نشانیدن درخت کی اُن کی سمیت دور ہو جاتی ہے ایسی کہ قابل
کھانے کے اُن کے پھل پھول پتیاں وغیرہ ہو جاتی ہیں اور برعکس اسکے اگر اچھی زمین سے خراب جگہ اُن کو لا کر لگائیں ماکول میوہ دار درخت
زہریلے ہو جاتے ہیں چنانچہ جالینوس وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک درخت جو بنام لبخ فارس میں ایسا مشہور تھا اُسکے پھل زہریلے تھے جب اُسکو
مصر میں لا کر لگایا پھلوں کی سمیت جاتی رہی اور قابل کھانے کے ہو گئے یا جسطرح الوان اور رنگ حیوانات اور نباتات کے بسبب اختلاف بلاد و اعصار کے
بدل جاتے ہیں ایسے ہی کیا بعید ہے کہ مواد بدن انسان بھی بسبب انتقال کرنے کے بطرف اعضائے مختلفة المزاج کے (عام اس سے کہ وہ مزاج
صحیح اور اصلی ہو یا سوء مزاج ہو) مستحیل بطرف مزاج عضو منتقل الیہ کی ہو جائیں اسلئے کہ اعضا کو نسبت بدن انسان سے وہی ہے جو کل بسیط
یعنی کرۂ زمین کو بلاد مختلفہ سے ہے نتیجہ تمہید یہ ہوا کہ جسوقت کسی عضو کا مزاج بلغمی ہو گیا (جیسے برص میں ہو جاتا ہے) اور گوشت اس عضو کا
بشکل لحم اصداف کے سپید اور ڈھیلا ہو جائے پس جو مادہ اُس عضو تک پہونچے مزاج عضو اُس مادہ کو اپنے مزاج بلغمی کی طرف پھیر دے
اور رنگ اسکا سپید کر دے (گو کیسا ہی مادہ صالح کیوں نہ آیا ہو) دونوں بہق یعنی بہق اسود اور بہق ابیض میں یہ تفرقہ ہے کہ بہق اسود کا مادہ سوداوی
ہوتا ہے اور ابیض کا خام بلغمی لیکن وہ مرض جسے برص اسود کہتے ہیں اُسکی نسبت برص ابیض کی طرف ایسی نہیں ہے جیسے بہق ابیض کو بہق اسود
کی طرف ہے بلکہ برص اسود جنس مخالف درحقیقت برص ابیض کی ہے یہ بات اسوجہ سے ہے کہ برص اسود وہ قوبائے متقشر ہے (جسے بھاشا ہندی
میں بھنبیا داد کہتے ہیں) اور وہ داد ایک قسم کا شگافتہ ہونا جلد کا ہے کہ باایں ہمہ خشونت شدید بھی اُسمیں ہوتی ہے اور اُسکے علاوہ موٹے موٹے
چھلکے بھی اترا کرتے ہیں جیسے فلوس ماہی کے بدن پر ہوتے ہیں اور ان سب کے ہمراہ خارش بھی بہت ہوتی ہے اور یہ مرض بسبب ایک خلط سوداوی
کے پیدا ہوتا ہے جو کہ جلد میں سما جاتی ہے اور مقامات قریبہ سے اُس مادہ کو جلد اپنی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے اور وہ تشرب مادہ اور سے جانا
جلد کا ایسا قوی ہوتا ہے اور اس مادہ کی سرایت موضع مخصوص میں ایسی قوی ہوتی ہے کہ فقط تغیر لون ہی میں اُسکا اثر نہیں ہوتا بلکہ دیگر آثار خبیثہ
مذکورۂ بالا بھی پیدا ہوتے ہیں یہ برص اسود مقدمات جذام سے ہے اور باوجودیکہ یہ قسم نہایت ردی ہے اور اُسپر طرہ یہ ہے کہ بعد مزمن ہونے کے پھر
ازالہ اسکا نہیں ہوتا اسیطرح بہق ابیض جو مزمن ہو کہ وہ بہ نسبت برص ابیض کے اسلم ہوتا ہے اور یہ سب امور پہلے مقامات سے بخوبی معلوم
ہو چکے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سپید داغ کبھی پھنسیوں کے مقامات پر بھی ظاہر ہو جاتا ہے اور ان مقامات پر اُسکے نمودار ہونے کا سبب
اکثر یہ ہے کہ جو رطوبت خون کے ہمراہ جوش و وقت قریب جلد کے آتی ہے اور حجام اُسے بخوبی چوس کر نکال نہیں ڈالتا یا اینکہ جلد مجروح چونکہ
اپنے افعال میں ضعیف ہو جاتی ہے لہذا کامل طور سے تبدیل مادہ کی اپنے رنگ کی طرف نہیں کر سکتی علامات بہق اسود کی شناخت کچھ لوازم
نہیں ہے دشواری اگر ہے تو اسی میں ہے کہ وضح یعنی بہق ابیض اور برص ردی میں تفرقہ کیا ہے اُس کو اچھی طرح پہچاننا چاہیے منجملہ اور امور
فارقہ کے ایک بڑا فرق ان دونوں میں یہ بھی ہے کہ بہق ابیض جسجگہ ہوتا ہے وہاں پر بال اپنے اصلی رنگ پر اُگتے ہیں اگر سیاہ بال اُس جگہ کے
ہونے چاہئیں سیاہ اور اشقر ہوں تو اشقر ہی پیدا ہوتے ہیں اور برص ردی پر کے بال بھی سپید اُگتے ہیں ایضاً برص ردی میں جلد
نہایت نرم اور باریک و بہ نسبت تمام بدن کے ہوتی ہے اور یہ بات اگرچہ کبھی وضح میں بھی ہوتی ہے مگر بہت کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہے ایضاً
سوئی چبھونے سے وضح میں خون برآمد ہوتا ہے اور برص ردی میں بجز خون کی دوسری چیز یعنی رطوبت مائیہ برآمد ہوتی ہے اور یہ قسم
برص کی اچھی نہیں ہوتی ایضاً جو سپید داغ ملنے سے سُرخی پیدا کرے اُسکے زوال کی اُمید کرنے اولی ہے کہ شاید وہ بہق ہے اور اگر ملنے سے
سُرخ نہ ہو وہ ردی ہے بہق اسود اور برص اسود میں فرق یہی ہے کہ تقشر اور تفلس اور تحرق جو اوپر مذکور ہو چکا وہ برص اسود میں ہوتا ہے بہق

اسود میں نہیں ہوتا پھر یہ بھی ہے کہ برص اسود بھی طرح طرح کا ہوتا ہے بعض قسم تو ایسی کہ با خشونت ہوتی ہے اور بعض قسم املس اور چکنی ہوتی ہے۔ گر چکنا
ہونا دونون میں بعض کا برص ہو خواہ بہق بُرا ہے اور چکناہٹ برص اسود اور بہق اسود دونون کی اچھی بات ہے اسلئے کہ چکناپن دلیل بہق کی ہے اور نیز
بعض اقسام برص اسود کے لون میں بدن کے رنگ سے نہایت مخالف ہوتی ہے اور بعض قسم کا رنگ قریب بلون بدن ہوتا ہے یہ قسم اسلم ہے جو ایسا
سقید گہرا ہے کہ نہ تو ملنے سے سرخی آتی ہے اور نہ خون دیتا ہے اچھا ہونا اسکا زیادہ ہے کہ بہت دور تک پھیل گیا ہے اُسکے زوال کی امید
نہیں ہوتی۔ اسیطرح جو برص کہ ساعت بساعت بڑھتا جائے اسلئے کہ اسکا مزاج قوی ہو جو مادہ اُس تک پہونچتا ہے اپنی طرف اُس کو پھیر لیتا
ہے اسی جہت سے وہ ردی ہے **فصل علاج میں بہق اسود** کے ابتدا علاج کی فصد سے کرنی چاہیئے اگر خون میں کثرت ہو اور استفراغ
خلط محترق سوداوی کا طبیخ افتیمون اور غاریقون ہلیلہ سیاہ بسفائج اسطوخودوس زبیب اور انجیر کے ساتھ اور از قبیل اور ادویہ بھی ہین حجر ارمنی
اور لاجورد اگر اس مرض کی ادویہ مسہلہ میں داخل کیجائین بہت بہتر ہوگا۔ خربق ابیض اور ایارج لوغاذیا اور ایارج روفس وغیرہ بھی۔ منجملہ استفراغ
رقیقہ کے ماء الجبن ہمراہ افتیمون کے کہ ہر روز بوزن ایک درہم کے افتیمون ایک قدح ماء الجبن کے ہمراہ پینا چاہیئے کہ آسانی تنقیہ کردیگا
کبھی اچھی اچھی غذا ان کا استعمال بھی اسکو نافع ہوتا ہے جنکا کیموس جید ہے اور حمام اور اطریفل افتیمونی کی بھی تاثیر اُس کے واسطے اچھی ہو خصوصا
جو بہق اسود اور برص اسود دونون کو نافع ہے ہلیلہ سیاہ آملہ شونیز ہر واحد ایک جزو زرد قراد ڈیڑھ جزو ہر روز صبح کو تین درہم اور شام کو
اسیقدر استعمال کرین اور جب بدن میں گرمی زیادہ معلوم ہو چند روز چھوڑ دین۔ پھر دوبارہ استعمال کرنا چاہیئے اگر زیادہ تر توجہ اُن کی طلا ان کی اصلاح
مین ہے اگر کسی قسم کا فساد اسمین آگیا ہو یا جذب سودا اُس سے بوجہ ضعف کے اچھی طرح نہ ہو سکے اُسکے بعد طلا ایسے تاثیر جنمین قوت جلا کی بخوبی
ہو لگائے جائین اور ایسے طلا ہون جو خون صحیح کو کھینچکر مقام ماؤف تک پہونچائین اور جب طلا کے لگانے سے بعد چھالا پڑجائے اور دانہ
دانہ سے پڑجائین جنسے صبر کرین تا آنکہ جلد اور کھال اوہڑ کے گر پڑے پھر دوا کو دوبارہ لگائین اگر دوبارہ استعمال کی حاجت بھی ہو
اور بیشتر اتنی دیر تک دوا لگانی مناسب ہوتی ہے کہ نقطہ نقطہ سے پڑجائین بلکہ جسوقت لذع شروع ہو دوا اُتار لین تا اینکہ سکون ہو جائے
پھر اعادہ کرین ہر ادویہ جیسے کہ ثافسیا اور فلفل اور خردل اور حرف یعنی تخم اسپند تیزجات سے دودھ اور شیطرج اور حرمل اور
تخم ترب لوپست بیخ کبر اور طلا کیجئے یعنی تھوہری کی بھی بہق میں نافع ہے اور برص کو اسواسطے کہ خون کو تھوہری خوب جذب کرتی ہے اور بوسیدہ
ہڈیون کیواسطے اور پرانی گٹھلی جو دیوارون میں چنی جائے وہ بھی مفید ہے اور جملہ ادویہ حادہ جو باب قلع آثار مین لکھی لیکن جو سیاہ کہ بہق میں
اُنسے طلا کیجاتی ہو جیسے آب تنائے بری اور طبیخ حنظل **صفت طلائے جید** تخم ترب کندش کے ہمراہ کوٹ کر بہق اسود پر حمام میں طلا کرین
ایضاً تخم ترب تخم خردل انجیر مسطرخ کے ہمراہ گوندھ کر جو سرکہ میں پکائی جائے **صفت طلائے جید** شونیز اور شیطرج ناری ہر واحد ایک جزو
شب یمانی تین جزو زاج اور ماذو ہر واحد دو درہم تخم حرمل بریان کیا ہوا پانچ درم سرکہ کہنہ ملاکر طلا کرین پھر اگر کوئی شدت اور ایذا پیدا ہو عورتون
کے دودھ سے تدارک اسکا کرین جملہ اقسام طلائے جو قوی ہین اور باب برص میں مذکور ہو چکے اور نقش وغیرہ میں بکار آمد ہین سب بہق اسود کو
نافع ہین **فصل بیان میں علاج وضح اور برص** کے واجب ہے کہ ان دونون امراض میں فصد سے احتیاط کرین جبتک کوئی ضرورت شدید
نہ پیدا ہو اور حمام سے بھی اجتناب کرین ہان گاہے ماہے نہار منہ حمام کرنا کچھ مضر نہین ہے اور شراب سے بھی اجتناب کرین فقط خالص شراب
کی اجازت ہو حمام میں بیٹھکر پسینہ نکالنا البتہ ایسے مریض کو مفید ہے جب کہ بدن کا تنقیہ اخلاط بلغمی سے ہو چکا ہو اور دینے کا بھی استعمال
کیا جاتا ہو بعد ازان ادویہ مخرجہ بلغم کو استعمال کرین اگر تنقیہ سے بدن پاک ہوگیا ہو اُسکے بعد مدرات اور مسہلات دیئے جائین جیسے ایارج

تخم حنظل خواہ ایسے حبوب جن کی تاثیر مشابہ انہیں ادویہ کے ہو۔ ایارج کا استعمال طبیخ ہلیلہ کے ساتھ ہوتا ہے جس میں افتیمون اور بسفائج اور زبیب
اور ملح کی شرکت ہوتی ہے حب النیل میں اخراج خلط واضح اور برص پیدا کرنے والی عجیب خاصیت ہے جو مسہلات ان لوگوں کو موافق ہیں
اُن میں سے ایارج فیقرا جو تخم حنظل سے مرکب ہو تاکہ اسطرح اسکی ترکیب ہو صفت دار چینی سنبل شاخہائے بلبسان مصطگی اسارون
زعفران سادج ہندی فو دنج نہری تخم حنظل ہر واحد دس درہم صبر اٹھارہ درہم مقدار شربت ایک درہم یا ایک مثقال ہمراہ سکنجبین عسلی کے
آب گرم ملا کے۔ مسہلات موافقہ سے اُن کے واسطے یہ بھی ہے ہلیلہ آملہ ہر واحد ایک جزو تربد تین جزو اور ہر جزو کو اس ترکیب میں ایک اوقیہ سمجھنا چاہئے
اور نصف رطل قند سپید اور پانی سے معجون طیار کریں مقدار شربت تین درہم یا تین مثقال سے پانچ مثقال تک ہو سکتی ہے اور مجھے پسند یہ ہے
کہ اسی دوائے مرکب میں زنجبیل ایک اوقیہ بھی اضافہ کی جائے معاجین اطریفلیہ اور ہمارے نسخہ کے مطابق جوارشن ان اوزان سے استعمال کریں
نسخہ۔ ہلیلہ سیاہ کند سپید ہر واحد ایک جزو زنجبیل ربع جزو شیرہ زبیب سے معجون بنا دیں اور ہر روز بقدر ایک بندق کے استعمال کریں۔ ایضاً
ہلیلہ سیاہ آملہ شونیز ہموزن زوفرا ڈیڑھ جزو ہر روز تین درہم استعمال کریں اور جب تپ پیدا ہو یا گرمی کرے چھوڑ دیں ایضاً مدح دار فلفل ہلیلہ
کابلی مصطگی کندر شونیز حب النیل بالسویہ لیکر شہد سے معجون بنا دیں اور ایک درہم استعمال کریں۔ کتاب الاقتصادات میں ایک دوا اسطرح لکھی ہے کہ ایک
غبار جو چھاننے سے خوب مہین ہو یعنی گیہوں کے ستو سے اُڑتا ہو اور اگر دوبارہ بریان کرنے کی بغرض اسی غبار کے ضرورت ہو پھر سے
برشتہ کریں اس باریک غبار کو تناول کریں اُسکے اوپر نصف اوقیہ مُرّی نبطی کا استعمال کریں اور پیاس کو ضبط کریں دوپہر دن چڑھے تک
زوفرا اُسکے تخم کو ہم وزن شکر کے استعمال کرنا اس مرض میں خاصیت عجیب رکھتا ہے عصارۂ اطراف انگور ترش ہر روز ایک تدرج روز پینے
سے برص کے داغوں کی جگہ کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے اور داغ کی زیادتی کو روک دیتا ہے۔ تریاق کا استعمال اور سانپ کا گوشت بھی نافع ہے
اور اس اقسام کی بھی نافع ہیں وہ معجون جو اثر میں درمیانی اطریفل اور ادویہ مسہلہ کے بیچ کی ہے اسطرح ہو ترکیب تخم زوفرا دو جزو انجیر نصف جزو صبر ربع جزو شہد سے معجون
کریں اور مقدار شربت تین درہم ہے کہ ہمیشہ استعمال اسکا کیا جائے۔ بعض لوگ اسمیں مدح اور افتیمون کو ملا دیتے ہیں ایضاً کلکلانج دو درہم
ہلیلہ سیاہ ایک درہم افتیمون دو دانق پورے سال بھر اسکو استعمال کریں۔ اسی کے قائم مقام ایک دوا ہے مگر بہ نسبت اسکے قوی تر ہے اور
اسکا نفع زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور سال بھر پینے کے لائق وہ بھی ہے جسکی ترکیب یہ ہے نسخہ۔ مدح چھ درہم ہلیلہ کابلی اور بسفائج ہر ایک دس درہم
ہلیلہ زرد پندرہ درہم ایارج فیقرا بیس درہم نمک ہندی سات درہم تخم زوفرا بیس درہم عاقرقرحا دس درہم تربد پچاس درہم تخم حنظل مربع
غاریقون پانچ درہم سقمونیا آٹھ درم عسل مصفیٰ میں ملا کر معجون کریں اور ایک مثقال سے دو مثقال تک تناول کریں اسی قبیل ایک دوا الکندی بھی
ہے نسخہ برص جو کہ نہایت کیلیے یعنے قرص شب امن تبریزی کے زوفرا صبر سقوطری ہر واحد تین درہم ڈیڑھ رطل شہد میں ملا کر قوام درست
کریں اور قبل غذا کے بقدر حاجت تناول کریں سویق کے ہمراہ اسکے اوپر تین مجرعہ مری کو پی لیں اور سر کی حفاظت یبوست وغیرہ سے روغن بنفشہ
اور روغن گل سے کریں بعد ازاں غذائے اسفیداج کو اختیار کریں اور ہمیشہ لوغاذیا اور شنادر یطوس ہر روز تھوڑی سی مقدار کا استعمال
کرنا مثلاً دو درم یا نصف درم کے بھی جائز ہے یا اس سے بھی کم۔ ایک گروہ کو اس بیماری میں یوں نفع ہوا کہ داغوں کو برص کے دھو دیا
اور وہ ان سے اچھے ہو گئے مگر یہ تدبیر تھوڑی سی مقدار میں چل سکتی ہے اگر بدن کا تنقیہ اچھی طرح ہو چکا ہو اور مزاج بدن کا معتدل ہو گیا ہو
اور یہ شروع ہی کا استعمال اس وقت ترک کرنا چاہئے کہ اس وقت کا استعمال بیشتر کسی آفت کو پیدا کرتا ہے اور کم سے کم آفت یہ ہوتی ہے کہ نزف الدم حادث
ہوتا ہے جو سبب کی مدح کا ہے خون اور مدح دونوں کی زیادتی علاج برص میں درکار ہے مگر ایسے وقت تقاضے بدن اور اعتدال مزاج میں

نقصاد و بیضا و جو از قسم طلا اور ضمادات ہی پر اقتصار کرنا چاہیے اور غذائے سبر دص سریع الہضم تجویز کی جائے ۔ اسمین از جہت ہوا و چکنائی
ترکاریاں اسفید باجہ وغیرہ جو گوشت تری کی آمیزش سے پکائے جاتے ہین ان سے بھی پرہیز کرنا لازم ہے ۔ وضح اور برص کی ادویہ موضعیہ
مین ان کے درجات مختلف ہین اول وجہ تو یہ ہے کہ انمین جلا بشدت ہو اور جاذب خون بشدت کرین اور مزاج عضو خاص کو اچھی گرمی ہو پہنچائین
اسکے بعد دوسرا درجہ یہ ہے کہ منقرح اور متقشر جلد ہون ادویہ موضعیہ مین ایسی بھی دوائین ہین کہ فقط رنگ ظاہری بدل دینے کی غرض سے
لگائی جاتی ہین جن کو ہندوستان مین خضاب برص کہتے ہین (پسندیدہ تر یہی ہے کہ ادویہ موضعیہ بعد دلک اور مالش کے مستعمل ہون
اور اتنی مالش ہو کہ جلد مین سرخی آجائے ۔ اور مالش برگ انجیر سے اسقدر کرنی لازم ہے کہ خون نکلنے کی نوبت آجائے اور بعض مقامات
مین سوئیان چبھونے کے بعد دوا لگانی چاہیے ۔ نیز ادویہ پر یہ بھی معین ہے کہ دھوپ مین بیٹھکر دوا لگائی جائے جو از قسم لطوخات کے ہو ۔
بہترین ادویہ برص وہی ہے جو قرحہ ڈالے خواہ نقطے نقطے سے جلد مین اٹھائے تاکہ مادہ بہ کر نکل جائے اور صحت پیدا ہو اور پھر دوبارہ
لگاتے رہین اور کبھی وہی دوا جسکی خاصیت مذکور ہوئی اتنی دیر تک نہین لگائی جاتی ہے بلکہ ادھر سوزش اور لذع پیدا ہوئی اور چھوڑ ڈالی
گئی اور پھر بعد آرام اور سکون کے دوبارہ لگائی جاتی ہے ۔ ادویہ برص باعتبار اعمال یعنی جلا اور جذب کی رو سے وہی ادویہ ہین جو قوی
ہون جیسے دونون خربق اور چونا اور زرنیخ اور کندش اور مویزج اور بیخ فاشرا اور جنطیانا اور ابہل اور درانیا بیخ بیخ دم الاخوین اور بیخ خشخاش
اور زبد البحر اور حلتیت پوست بیخ کبر خردل حرمل تخم زبیب بیخ قثاء الحمار تخم جرجیر فوہ فاقلہ مازریون زاج اور قلقند زنگار کبریت قطران بیخال
کبوتر ملبوس قسط زراوند شقائق النعمان تافسیا فربیون اور کرم دانہ بھی بہت ہی موافق ہے اور گندھک سرکہ مین پے در پے طلا کرنا اور پیاز
نرگس بھی بہت مجربات سے نوشادر اور روغن بیضہ کی طلا بھی جید ہے اور بیخ لوف عجیب النفع ہے اور بیخ نیلوفر وضح کے واسطے اور دم اسود سالخ
یعنی کالا سانپ جو کینچلی چھوڑ چکا ہو اور بیخ سقمونیا برگ انجیر خشک شدہ بندق دفلی اور داسن اور اشترغار ۔ سیاہ یعنی تر دوائین جیسے سرکہ اور آب
رودنک قرطم یعنی کسوم کا زرد پانی آب تنائے بری آب ملبوس اور آب عنصل خاص کرکے اور آب مرزنجوش خصوصًا اس برص پر جو پچھنے کے نشان
پر ہو گیا ہو اور عصارہ باسن اور سانپ کے گوشت کا شوربا ۔ اطلیہ جیدہ سے تریاق اندرومترودیطوس اور لوغاذیا آب تنائے وحشی کے
ہمراہ ۔ ایضًا شیطرج کوٹ کر اور سیلطرج رائی کوٹ کر کبھی ہی دونون کافی ہو جاتی ہین مگر یہ اثر جب ہے کہ سپیدی درمیان مین دونون جلدون کے
ہو اور گوشت تک نہ پہنچی ہو ۔ اور ان جیدہ مین سے روغن آس کہ اسمین شیطرج سوختہ لگائین اور اسکے بعد زاج کو ملائین اطلیہ جیدہ مین سے
ندارسع سرکہ مین پیسکر طلا کرین یا شاہترہ تر و تازہ یا خشک شاہترہ سانپ کے شکم مین بھرین مگر پہلے سانپ کو ذبح کرکے اسکے پیٹ کی آلائش
دور کرین اور پھر ڈورے سے اسے ٹانکے دین اور سانپ کو برشتہ کرین تا اینکہ پھول جائے بعد اسکے شاہترہ کو نکال لین اور برص پر ضماد
کرین بہت جلد شفا ہوگی نسخہ مجربہ برگ تازہ کنیر کو زیت مین جوش دین تاکہ پتے خشک ہو جائین پھر زیت کو صاف کرین اور موم صاف کیا ہوا
بقدر مناسب اسمین ملائین بعد ازان زرد گندھک اسپر چھڑکین کہ شل مرہم کے ہو جائے اور دھوپ مین طلا کرین طلائے ہندی قسط اور شیطرج
اور ہرتال سرخ اور فلفل اور زنگار سرکہ مین پیسکر ایک ہفتہ رکھ چھوڑین مگر چہ یا اسکا تانبے کے ظرف مین لازم ہے بعد ازان کہ مزاج
بگڑ جائے داغون پر لگاکر دھوپ مین کھڑے ہون بہق اور ابتدائے برص کو بھی دور کر دیتی ہے ۔ سنجی اور چند بول صبیان یعنی شیرخوار
مین بھگوئین اور سات روز تک تازہ پیشاب اسمین ڈالا کرین پھر اسکو پختہ کرین جب شل شہد کے ہو جائے طلا کرین تا اینکہ قرحہ پڑ جائے
بعد ازان زفت موم قطران اور پوست جوز سوختہ اور خون بچہ کبوتر اور روغن حنا ملاکر پختہ کرین تاکہ سب ادویہ مل جائین بعد ازان طلا کرین

تا اینکہ رنگ بدن مثل اصلی رنگ کے ہوجائے اور بہتر یہ ہے کہ دھوپ میں جو نہایت سخت ہو اس دوا کو لگا کر لگاتے رہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استفراغ مادہ کا ایسے مریض کے پہلے ایسی دوا ضعیف سے بتدریج کرنا چاہیئے جو خلط رقیق کو نکالے ۔ ماء الاصول منضج بھی ہے اور ادویہ مختلفہ کی باہم آمیزش خوب کر دیتا ہے ۔ آخر کے مسہلات میں جب تختن کا استعمال کریں اور پھر ماء الاصول دو ہفتہ تک پلائیں اور خون بڑھانے کی تدبیر لحوم حارہ سے کریں جیسے طائروں کے گوشت اور صبر سے اور جو چیزیں غلیان اور جوش خون میں پیدا کرنے والی ہیں اُنسے ترشی کے جملہ اقسام ترک کرا دینا چاہیئے اور مرق یعنی چکنے شوربے وغیرہ سے سوائے زیرباج کے اور وہ بھی کبھی کبھی پرہیز کریں پانی سے زیادہ اس مرض میں کوئی چیز مضر نہیں ہے پس چاہیئے کہ شراب کہنہ کے ہمراہ تھوڑا تھوڑا پانی پیا کریں اوجب ہو کہ ہر وقت مقام برص کو کھردرے کپڑے سے ملا کریں تاکہ خون اُسجگہ جذب ہو کر آیا کرے حمام میں جانا بھی مبروص کو مضر ہے ۔ غذائے غلیظ اور فواکہ تر تازہ اور خشک بھی اور سپیدی پر داغ لگوانا بھی برا ہے کہ اکثر داغ کرانے سے برص پھیل جاتا ہے اور بڑھ جاتا ہے جو سپیدی کہ بعد داغ لگانے کے جسم صحیح پر آجائے کسی سبب سے وہ چنداں معیوب نہیں یعنی برص نہیں ہے اسیطرح جو سپیدی گرد بجھنے کے داغ کے آتی ہو وہ بھی صفت **طلائے کثیر الاخلاط** کی جو منصور کے واسطے بنایا گیا تھا خون مار سیاہ جسکو سانپ کہتے ہیں تین اوقیہ خون زاغ جو ابقع ہو یعنی چتکبرا ہو ایک اوقیہ یعنی سیاہ خون ابلت کا جو ایک طائر مشہور ہے اور خون بچہ ورشان اور فاختہ کا اور سنگ پشت صحرائی ہر ایک کا وزن ایک اوقیہ ہو اور قطران اور زفت جو تازہ ہو اور نفط اور عسل بلادر ہر ایک بوزن ایک اوقیہ یہ سب مخلوط کر کے خشک کر کے رکھ چھوڑیں اور تازہ اندرائن کا پھل اُسکا پانی ایک حصہ اور شراب کہنہ دو حصہ آب رامن تازہ دو حصہ سداب کا پانی اور خردل کا ایک ایک حصہ یہ سب پانی بوزن دس رطل کے لیکر کسی طنجیر میں پکائیں اور پکانے وقت ایک ایک اوقیہ فلفل سیاہ اور دارفلفل زنجبیل کلونجی جندبیدستر عاقرقرحا کتھ تافسیا فلفل سلیخہ زراوند بیخ قثاء الحمار خربق سیاہ جاؤشیر والمیرج جب ثلث پانی جلجائے اسکو چھان لیں اور دوا مذکورہ بالا کو ملا کر رکھیں تا اینکہ رطوبت بالکل خشک ہوجائے بعد ازاں آب حنظل تازہ اور آب برگ تازہ اور آب عنصل اور مرزنجوش اور سیقد و شراب کہنہ ان پانیوں پر چھڑکے جملہ بوزن آٹھ رطل کے ہو پھر حلتیت سکبینج اور مر و شاہ و شیرخشت اور دونوں قسم زرنیخ کی سرخ اور زرد اور سیاہ اور زنگار اور کبریت ہر ایک بوزن ڈیڑھ اوقیہ ملا کر طلائے مذکور میں جوش دیں تا اینکہ چہارم پانی باقی رہے بعد ازاں اسکو چھانکر تھوڑا تھوڑا پانی انھیں ادویہ اور خونہائے مذکورہ بالا میں ملایا کریں کہ یہ سارا پانی جذب ہوجائے اور پانی ڈالتے جائیں اور پیستے بھی جائیں کہ پیسنے کے ذریعہ سے جلد رطوبت خشک ہوگی بعد ازاں اس دوا کو حمام میں جاکر طلا کریں ۔ میں کہتا ہوں کہ اس دوا کے استعمال کے عوض ممکن ہے کہ ایک مسہل دو مسہل جو تاثیر میں اس سے قوی تر ہے استعمال کیجائے اور طبیب کو یہی مراد حاصل ہو جو اس دوا سے ہونی چاہیئے **طلائے جید** جو ساہر نامی طبیب کی طرف منسوب ہو شونیز خربق شقائق بیخ کبر ہر واحد ایک جزو شیطرج عفص دو درم مرزہ بیخ ہر واحد نصف جزو دھوپ میں بیٹھکر طلا کریں ۔ **طلائے خفیف** جید جو دافع برص ہو شقائق اور ہزار جشان کو سرکہ کے ہمراہ استعمال کریں **ایضاً** فوہ الصبغ اور زبد البحر اور تخم زرب کندش سرکہ شراب میں پیسکر استعمال کریں **ایضاً** قنبہ یعنی پھل جو ایک مرکب دھات ہے اسکا برادہ اور خربق سیاہ اور عفر یعنی تیل جلا ہوا اور ذراریح ہر واحد ایک درم پہلے قطران کو سرکہ میں گھولیں اور لگائیں بعد ازاں ادویہ مذکورہ کو اسی مقام پر چھڑکیں **ایضاً** یہ دوا منسوب ہے ارباسیس حکیم کی طرف خربق سپید فلفل شونیز زبد البحر کبریت زرد بیخ سرخ مجیٹھ شیطرج زنگار ذراریح پیسکر سرکہ ملا کر قرص طیار کریں اور سوکھا رکھیں اور بروقت حاجت پھر سرکہ میں پیسکر طلا کریں اسکے بعد خمیر کو سیر خوب سا لگائیں **ایضاً** کتاب الزینۃ قریطن حکیم سے ایک دوا منقول ہے جسکا نسخہ یہ ہے خربق ابیض اور اسود فاشرا ریشہ بیخ مازریون کبریت زرد ذراریح زنگار برادہ آہن زبد البحر برگ انجیر سرکہ بقدر ضرورت کریں کہ مثل خلوق کے غلیظ ہوجائے اور شیشہ کے ظرف میں اٹھا رکھیں اور دھوپ میں بیٹھکر پہلے بدن کی خوب مالش

کرین بعد ازان یہ دوا لگائین **دوسرا نسخہ جو حکیم بجبریل کی طرف منسوب ہو** کبریت اور فربیون اور خربق ہر واحد ایک درہم بلادر دو درہم عاقرقرحا شیطرج ہر واحد ایک مثقال سرکہ ملا کر طلا کرین ایضاً کندش نانخواہ ماذریون میویزج شیطرج حرف عاقرقرحا میویزج ان سب کو خون مار سیاہ مین جو کیچل بچھا دیکا ہو ملا کر قرص طیار کرین اور بروقت ضرورت میویزج کو خوب جوش دیکر اُسکے پانی مین ملا کر حمام مین استعمال کرین ایضاً میویزج شیطرج ہر واحد پانچ درم تخم ترب دس درہم کندش آٹھ درہم سرکہ ملا کر بعد حمام کرنے کے طلا کرین **صفت دوا ملکی** برگ ماذریون اور تخم ماذریون مقشر اور خربق سیاہ اور فلفل اتنے سرکہ مین جوش دین کہ دوا اُسمین ڈوبی ہوئی رہے تا اینکہ مہرا ہو جائے پھر اُسمین زاج اور فرفیون اور برادہ آہن اور نطرون اور زبد البحر ڈالکر پکائین تا اینکہ جوش آ جائے اُسکے بعد طلا کرین اور پے در پے لگاتے رہین دھونہ ڈالین جہانتک دھونے کا تحمل ہو سکے اور یہ دوا انقباطات کو بھی دور کرتی ہے **طلاے جدید** عسل بلادر سات درہم عاقرقرحا نانخواہ ہر ایک تین درہم فربیون چار درہم شیطرج فارسی دو درہم دودھ ملا کر طلا کرین **ہمارے تجربہ کی دوا یہ ہے** کہ عسل بلادر اور کبیکج برگ حمام ذراریح شیطرج تخم ترب تخم خردل بیخ خطمی زاج جملہ اجزا ہموزن لیکر سرکہ ملا کر استعمال کرین جو انقباطات اور زخم پیدا ہون اُنکا علاج بعلاج قروح کرین اور بعد اچھے ہونے زخم کے پھر یہی دوا لگائین تا اینکہ برص زائل ہو جائے۔ پچھنے کے مقام کا برص اور داغ بسبب آب پیاز دشتی اور آب مرزنجوش اور میویزج اور شیطرج کو آب بقم ملا کر طلا کرنے سے دور ہو جاتا ہے **اصباغ اور رنگ** جو برص پر طلا کئے جاتے ہین کہ جلد سے ہم رنگ جلد کے رہے اُن کے اوزان اور مقدار کی صاف صاف تعین کر دینی ممکن نہین ہے اسلئے کہ رنگ جلد کے مختلف ہوتے ہین اور اسی سبب سے قبول کرنے مین دوائے صبغ کی کمی اور بیشی وزن کی حاجت ہوتی ہے بلکہ اور یہ صبغہ کے استعمال کے قوانین بیان کر دینے چاہئین کہ انہین کو اُلٹ پلٹ کر لیا کرین از انجملہ شورہ اور مرادر دو شراب دوغن یعنی سرخ مٹی اور میویزج اور شب وغیرہ کو مرکب کرکے طلا کرین یہ **صبغ ہمارا مجرب ہے** پوست جوز اُسکے برابر وزن مین حنا اور حنا کے ہموزن وسمہ ایضاً چونہ اور ہرتال اور شیطرج ہر ایک سے ایک جزو میویزج دو جزو آب پیاز ملا کر استعمال کرین اور مقدار مناسب یہی ہے جیسے قابلیت جلد کو ہو **صبغ آخر** زاج تلقند یعنی سبز پھٹکری مازو سب کو پیکر سرکہ سیاہ ملا کر پہلے دھوپ مین مقام برص کی مالش کرین اُسکے بعد اس رنگ کو لگائین اور چند بار طلا کرین یہ رنگ دیرپا ہے **صبغ آخر** قسط شخم مرداسنگ چونا مازو سرخ پھٹکری حنا شہد اور سرکہ ملا کر طلا کرین ایضاً شیطرج سیاہ خبث الحدید زاج الاساکفہ زنگار میویزج پوست انار سرکہ شراب مین اسقدر پیسین کہ سیاہ ہو جائے اور بمرات کثیرہ طلا کرین یا فترات دیدیکر لیپ لگائین اور پھر استعمال موقوف کرین اور پھر لگائین غذا مبروص کی پرندون کی بھری چیزون اور قلایا اور مطنجنات اور مکبات اُن لحوم کے جو سبک ہین اور ابازیر کی شرکت سے طیار ہوتی ہین اور فقط شراب پر بجائے پانی کے اختصار کرنا اور اگر ممکن ہو استعمال پانی پینے کا قطعاً ترک کر دینا یا تھوڑا سا پانی پینا اور پکایا ہوا پانی شراب ملا کر استعمال کرنا **علاج برص اسود** کا یہی علاج جو بہق اسود کا ہے لیکن برص اسود مین ترطیب بدن کی حاجت زیادہ ہے اور استفراغ سوداوی خلط کا بقوت کرنا چاہیئے اُسکے بعد بہق اسود کی ادویہ مین سے جو زیادہ تر قوت جلا کی رکھتی ہو اُسکا پانی لگانا چاہیئے۔ اور کبھی ایسا مرض جماع سے نفع پاتا ہے۔ حمام کرنا زیادہ نافع ہے اگر کبھی اس مرض مین شدت ہو جائے پھر علاج مرض جذام کا کرنا چاہیئے

مقالہ تیسرا اُن امراض اور عوارض جلدی کا بیان جو رنگ سے تعلق نہین رکھتے ہین **فصل سعفہ کے بیان مین اور شیرینج البلخیہ اور بثر کا بیان** سعفہ منجملہ بثور قرحیہ کے ہے۔ عادت اطبا کی اکثر کتب مین یون ہی جاری ہوئی ہے کہ سعفہ کو ابواب زینت مین لکھتے ہین سعفہ کی ابتدا بثور متحکمہ یعنی سخت پھنسیون سے ہوتی ہے جو پوشیدہ اور بعض مقامات بدن پر متفرق ہوتی ہین بعد

اوران اُن پھنسیوں مین تر چرپڑتا ہے خشکریشہ اور پپڑی کے ہمراہ اور رنگ مائل بہ سُرخی ہوتا ہے اور صدید اور ریم بھی اُن قروح سے نکلتی ہے اُس وقت اُسکا نام شیر نخ اور سعفہ رطبہ رکھا جاتا ہے۔ کبھی داد سے اسکی ابتدا ہوتی ہے یعنی داد ہوکر سعفہ کے بثور پہنچاتی ہین۔ اور بیشتر سر مین اس مرض کا ظہور ہوتا ہے اور زوال بھی اُسکا بہت جلد ہوتا ہے۔ بسبب حدت مرض سعفہ کا ایک طرف ردی کا جو حاد اور اکال ہو خون مین ملجانا اور اخلاط غلیظہ ردیہ کا بھی اسیطرح پس مادہ غلیظ تو محتبس ہوکر ورم پیدا کرتا ہے اور رقیق مادہ پراگندہ یا ناپدید ہو جاتا ہے بخشک سعفہ کا سبب خلط سوداوی جو کثیر ہو اور اسمین رطوبت حریف اور تیز ملجائے اور بعد ملنے کے جلد کی طرف اوسے طبیعت دفع کرے اسی سبب جلد مین فساد آجائے اور شرے کی نوبت پہونچے یعنیہ ایکقسم سعفہ ردیہ کی ہے اور بطم وہ قروح سوداوی ہین کہ ساق مین یا لون کے مادہ ردائی سے بعینہ پیدا ہوتے ہین اور بطم کا علاج بھی قریب بہ علاج ردائی کے ہو علاج سعفہ کا علاج اور داد کا قریب قریب ہو اور عنقریب ہم اسکا بیان کرینگے مگر اس مقام پر اتنا اب بھی ہم کہتے ہین کہ سعفہ یابسہ کے علاج مین خلط صفراوی کا استفراغ اور خلط سوداوی اور بلغم شور کا استفراغ نافع ہے طبیخ ہلیلہ افتیمون کے ہمراہ کہ اسمین صبر اور سقمونیا بھی داخل کرین اور اس تنقیہ کے بعد بقیہ مادہ کا استفراغ ایسی خفیف دوا سے کرین جو فقط بقایائے سودا کو خارج کرے اور ترطیب بھی پیدا کرے جیسے ماء الجبن در صورت شاہترج مجموع دونون سے بقدر ایک رطل کے لین اور دونون مین ہلیلہ سیاہ اور ہلیلہ زرد ہر واحد تین درہم اور افتیمون دو درہم ملح نفطی دو دانگ ملے کے بعد اسی پر اقتصار کرین کہ تیس دن ہم ماء الجبن اور ڈیڑھ درہم افتیمون روزانہ استعمال کرین اگر طبیعت کھل جاوے اور باقراط اسہال نہ ہو ورنہ جسقدر برداشت ہو سکے اور شیرینی کے جملہ اقسام سے پرہیز کرین خصوصاً چھوہارے سے اور تلخ اور تیز اور نمکین چیزون سے بھی پرہیز کرین اور فقط پھیکی بے مزہ چیزون پر اقتصار کرین جس سے خلط صالح پیدا ہوتی ہے کہ اس خلط مین لذع نہین ہوتی اور ترطیب بدن کی تدبیر حمام معتدل وغیرہ سے کرتا رہے اور چند رگہائے مناسبہ کی فصد بشرط حاجت کرتا رہے بالخاص اُس رگ کی فصد جس سے عضو ماؤف کو مادہ پہونچتا ہے جیسے وہ رگ جسکا نام جبہہ ہو مرض سعفہ مین اور یہ رگ سر مین واقع ہے یا وہ رگ جو کہ جلد مین سر کے واقع ہے یا وہ رگ جو پس گوش ہے اور اکثر یہ رگین بالائے سر ملتی ہین اور حجامت بھی مفید ہے اگر پچھنے سر پر لگائے جائین اور اگر یہ مرض اعضائے سافلہ مین ہو اُس وقت فصد صافن کی لینی چاہیے جب فصد یا حجامت ہو چکے اُس وقت بثور سعفہ کو خوب زور سے چھیلنا چاہیے یہان تک کہ خون نکل آئے ایسی کوشش کرنی لازم ہے کہ بہت سا خون اُس سے برآمد ہو اسکے بعد ادویہ موضعیہ سے علاج کرنا چاہیے خصوصاً بعد خون برآمد ہونے کے اگر نمک کی مالش کرین تو زیادہ نافع ہے سعفہ خشک کو حمام کرنا متواتر پے در پے بھی کبھی نافع ہوتا ہے اگر زیادہ مکث نہ کرین اور دیر تک حمام مین نہ ٹھہرین اور عضو ماؤف کو جھکا کر بخار آب گرم پہونچانا یا بخار آب نیمگرم دن بھر مین چند مرتبہ پہونچانا۔ او بان اور لحوم اور ترطیب بذریعۂ غذا کے اور سدین اور سعوطات بھی مفید ہین ہر داد سعفہ مین حاجت استفراغ خلط سوداوی کی غرض سے ایسی دواؤن کی حاجت ہوتی ہو جو مادہ سوداوی کو بقوت جذب کرین اور جذب کرکے بذریعہ اسہال دفع کرین اور بعد ان ادویہ کے ماء الجبن کا استعمال کیا جاتا ہے بنا بر ایک قول کے زلو چسپان کرنے مین قریب موضع ماؤف کے کچھ مضائقہ نہین ہے پھر اسکے بعد بھی مالش کرنی اور خون نکالنا ضرور ہے اسکے بعد ادویہ موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ جو خون رگہائے قریب مرض سعفہ مین فصد کھولنے سے برآمد ہو جیسے اگر سعفہ سر مین ہو اور پس گوش کی رگون کی فصد کا خون لیکر مقام سعفہ پر طلا کرین یہی خون اُسکے علاج مین بکار آمد ہے اسکے بعد آب چقندر اور زراج سے دھو ڈالین اور ادویہ موضعیہ سعفہ رطبہ کے واسطے اگر ابھی مرض کی ابتدا ہے یا بدن رطب اور وہ نرم اعضا ہین جو لحم اور شحم سے مرکب ہین ایسی جگہ توتیا اور ریم اور مازو دے سوختہ اور روغن الیہ کو استعمال کرین کہ یہ مجرب ہو یا مثل ایسی دواؤن کے جو قوابض مجففہ سے

سے بنائی جائیں جیسے پوست انار، سرکہ شراب میں ملاکر اور روغن گل اور کبھی اسمیں مردار سنگ بھی داخل کیا جاتا ہے اور کبھی احتیاج ایسی دوا کی بھی ہوتی ہے
کہ جلا پیدا کرے جیسے زراوند اور کتیرا متوسط درجہ کے سعفہ نقطہ مالش سے سرکہ اور نمک اور اشنان سبز کے اچھا ہوجاتا ہے کہ بعد مالش کے
سوکھ کر خود ہی گر پڑتا ہے اسی درجہ ابتدائی کے اور میں توتیا اور قلیمیا اور کاغذ سوختہ سرکہ ملاکر اور صمغ صنوبر گلنار کے ہمراہ اور سرکہ اور عفص
یا مرتک اور چرک فضلہ اور بادام تلخ اور عروق صباغین ہر واحد ایک درہم سرکہ اور روغن گل ملاکر استعمال کریں اسیطرح بیخ سوسن آسمانگونی اور
عود بلسان اور کور مکگ یعنی خرنوب یا رُب درجہ لسان سائیدہ۔ **ایضاً** عدس اور مغرہ ہمراہ سرکہ کے **ایضاً** بادام تلخ اور مازوئے سبز
دونوں کو پیکر طلا کریں سرکہ ملاکر پہلے اس دوا کو دھوپ میں بیٹھکر تمام درست کریں۔ اطبا نے کہا ہے کہ سرطان زندہ کو مع نمک جریش کے ہمراہ پیکر رکھیں
اور اسکا سعوط کریں تاکہ جو رطوبت سرطان سے برآمد ہو اسکا سعوط کریں جو سعفہ مزمن ہو یا ابدان سخت اور درشت پر ہو اسکے علاج میں
حاجت قلقطار اور قلقند اور شورے اور زاج حبر اور نمک اور کبریت اور تراب زیبق اور عروق صباغین کی ہوتی ہے اور دوائے القرالیس ہمراہ
توبال نحاس اور دخان تنور کے اور نمک بھی تو بعض محلل سے ہے **ایضاً** اشق مردار سنگ اور اسفیداج لیے بھی موثر ہے۔ حرف یابس بھی مجففات قویہ
سے ہے۔ پنجال کبوتر محلل قوی ہے کہ جلا اور تجفیف پیدا کرتا ہے۔ اسیطرح سرگین بچھڑے کا اور فضلہ زراوند جو ایک طائر معروف ہے
خصوصاً جو چاول کھاکر فضلہ کرے۔ مرہم عروق کا ان لوگوں کے واسطے نافع دوا ہے کہ سعفہ کی ہر ایک قسم کو مفید ہے۔ اور مرہم شرخ جو
عروق صفر اور حنا اور زراوند و پوست انار سے مردار سنگ اضافہ کرکے تیار ہوتا ہے بھی اور وہ دوا جو سعفہ یابسہ کے باب میں مذکور ہوگی **صفت**
دوائے جید کی اقلیمیا کبریت سبز خاکستر کردہ کے تخم حنظل سب ہموزن لیکر سرکہ میں تیار کریں۔ کشنیز خشک سوختہ اور تنور کی ٹھیکریاں اور حنا سرکہ
اور روغن گل میں **ایضاً** خاکستر چوب انگور اور زراوند مدحرج گلنار اور مازو اور تیز سرکہ اور روغن کیساتھ **صفت دوائے جید** پہلے سعفہ کو طبیخ
کیپیے سے دھو کر توبال نحاس اور مر ہموزن دو درہم کے تراب کندر شب یمانی ہر واحد چار درہم زراوند قلقطار راکھ انگور کی راکھ اور صبر ہر واحد ایک درہم
سرکہ اور روغن گل بقدر حاجت **فصل ادویہ وضعیہ سعفہ خشک** کی مزمن اور کہنہ تو استعمال دوائے حاد کا محتاج ہے کہ اسے سڑا کے گوشت
تک اپنی تیزی پہونچائے بعد ازاں مرہم قروح سے زخم کا علاج کرنا چاہیئے جیسے مرہم عروق مرداسنگ کے ساتھ اور سرکہ اور عفص اور علاوہ
سعفہ مزمن کے اور اقسام کا علاج اسیطرح کرنا چاہیئے کہ اوپر مذکور ہوچکا۔ ترطیب بدن کی غذا اور نطوخات اور حقنہ وغیرہ سے کرنی بھی نافع ہے
صفت دوائے جید جو سعفہ خشک وتر کے واسطے نافع ہے روغن بادام تلخ اور روغن خردل ہر واحد نصف سکرجہ سرکہ سکرجہ واحد شیاف
مامیثا مازو ہر واحد تین مثقال عروق صفر زیبق ہر واحد نصف مثقال دوا ان کو خوب پیکر دونوں روغن اور سرکہ اچھی طرح ملائیں۔ اسیطرح کہ
پیسے جائیں اور ملائے جائیں اسکے بعد اس دوا کو جملہ اقسام سعفہ پر لگائیں اور جرب اور قوبا اور سقوط شعر اور داء الثعلب اور قروح اور بلغمیہ جو سعفہ ردی کی
قسم دلبن ہے ان سب پر لگانے سے فائدہ مند ہے **مترجم** شاید یہ دوا وہی ہے جسکا بیان مکرر ابواب گذشتہ میں ہوا ہے **قشر بیضہ** جب
سعفہ کا یہی ہوتا ہے کہ مثلاً کوئی مچھر زہریلا کاٹے اور اسکا علاج بھی وہی ہے جو دیگر اقسام کا مذکور ہوچکا۔ ہاں ایک **خاص تجربہ** کی
دوا جو قوی ہے اور مجرب بھی ہے زراوند اور زنگار زرنیخ مقل خردل زاج سب اجزا ہموزن لیکر حلبہ کے روغن اور اسی کے برابر سرکہ اور تھوڑا
سا شہد ملاکر استعمال کریں **فصل قوبا کے بیان میں** قوبا داد کو کہتے ہیں قوبا اور سعفہ میں چنداں فرق نہیں ہے ہاں ایک پوشیدہ تفرقہ ان دونوں
میں ہے خصوصاً سعفہ یابسہ میں اور داد میں بہت کم تفرقہ ہے پس ممکن ہے کہ سعفہ یابسہ وہی قوبائے خبیث کی قسم ہو جو نہایت ردی ہو اور
زیادہ اکال اور دور تک اندر جلد کے پہونچ گیا ہو داد کا سبب موٹ بھی قریب سبب سعفہ کے ہے اسلئے کہ وہ سبب ایک تیز رطوبت جسمیں حدّت

زیادہ ہے کسی مادۂ غلیظ سے ملتی ہے جو سوداوی ہو اور اس خلط کا غلیظ مادہ جرب سے زیادہ ہو اور داد کی جو قسم جلد اچھی ہوتی ہے وہی ہے
جسمیں یہ مائیت رقیق زیادہ اور غالب ہو بعض قسم قوبا کی تر اور دموی بھی ہوتی ہے کہ بروقت چھلپانے کھجانے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک
تری سی نکلتی ہے اور یہ قسم داد کی اعلم ہے اور بعض قسم اُسکی یابس اور بلغم شور کے استحالہ سے بطرف سودا کے پیدا ہوتی ہے کہ وہ بلغم احتراق
کی وجہ سے مستحیل بہ سودا ہو جاتا ہے اور بعض قسم قوبا کی تقشر ایسی ہوتی ہے کہ اُس سے چھلکے اُدھڑتے ہیں اور یہ تقشر بسبب شدت یبوست اور
زیادہ غائر ہونے مادہ کے ہوتی ہے ایسا داد مثل برص کے ہوگا اور جیسے خشکریشہ اور بعض قسم اسکی تقشر نہیں ہوتی بعض قسم ساعی اور خبیث اور یہ وہ ہوتی
ہے کہ تمام بدن میں دوڑتی پھرتی ہے اور بعض قسم ایسی ہوتی ہے کہ اپنی جگہ سے دوسری جگہ نہیں دوڑتی - قوبا جدید اور تازہ بھی ہوتا ہے اور مزمن
کہنہ بھی لیکن پرانا داد اور زیادہ ردی ہے - اور یہ مرض داد کا فصل خریف کی طرف منسوب ہو کہ اسمیں زیادہ ہوتا ہے **قوبا کا علاج** قوبا کے علاج
مین در اصل ایسی ادویہ کی حاجت ہے جسمین قوت تحلیل اور تلطیف کے ہمراہ تسکین اور ترطیب کے جمع ہو تحلیل اور تلطیف کی ضرورت بسبب مادہ غلیظ کے
کم وبیش ہوتی ہے اور تسکین اور ترطیب بسبب مادہ حادہ رقیقہ کے کرنی چاہیئے اور جسقدر غلبہ کسی مادہ کا ان دونوں طوروں سے ہوتا ہے اتنا ہی اُسکی
تدبیر کو غلبہ دیا جاتا ہے جونک لگانی داد کے مرض میں ایک اچھی دوا ہے تنقیہ ہوا اور جو اُمور تنقیہ کے تابع ہیں ان سب میں حاجت ماء الجبن کی اسقدر
ہوتی ہے جسکی تعیین مشاہدۂ مرض خاص پر موقوف ہو تغذیہ اور ترطیب اور تدبیر مرطب کی حاجت قوبا میں اسقدر ہے جتنی سعفہ میں ہوتی ہے اسطرح
حمام کرانا ایک اعلیٰ معالجہ قوبا کے واسطے ہے - کبھی ہوائے خشک کو چھوڑ کر تبدیل مکان کرنا ہوائے رطب کی طرف بھی مفید ہوتا ہو ایک قوم
کی تجویز یہ ہو کہ جملہ اقسام داد کے حدوث کے روکنے کیواسطے اور جو حادث ہو اُسکے اچھا کرنے کے واسطے استعمال انک مغسول کا جو بطور صبر کے
دھویا گیا ہو ہمراہ تین اوقیہ مطبوخ ریحانی کے نافع ہے جب قوبا تمام بدن مین پھیل جائے اور بکثرت ہو جائے پھر اُسکا علاج وہی ہے جو کہ
جذام کا علاج ہے **معالجات موضعیہ** جدید اور متوسط داد کے واسطے اور یہ مفردہ مین سے حماض اترج کافی ہے اور قوی داد کو بھی کافی ہے اور
صمغ اعرابی سرکہ کے ساتھ اور صمغ درخت بادام اور صمغ درخت آلوئے بخارا سرکہ ملا کر اور عسل یعنی سرکہ ملا کر غایت درجہ مفید ہے - مائے
کبریتی یعنی اس چشمہ کا پانی جہاں گندھک وغیرہ ہونیکا گمان ہو اور آب شور اور زبد البحر اور لعاب یا ریشہ کھانوں کا اور ایسے آدمی کا
تھوک جو روزہ دار ہو یا دن کو فاقہ سے ہو اور ایسے ہی شخص کے دانتوں سے جو خون برآمد ہوتا ہے اُسکے رگڑے ہوئے چھلکے یا لتے تخم خربزہ
اور بیخ اشراش روغن بادام تلخ جید ہے برگ کبر اور سکبینج سرکہ مین ملا کر ہر ایک قسم کو داد کے نافع ہے اور یہ نفع اُسکا بالخاصیت ہے
اقاقیا اور سناث اور روغن نخود کو صلاحیت اصلاح کی ہے ایک بدن کے داد کے واسطے وہ بدن یا قوی یا ضعیف ہو اور عروق صفر بھی مفید ہے
ابتدائے قوبا پر ہمیشہ ہر دم آب گرم ڈالکر روغن بنفشہ سے مالش کریں اور یہی کرتے ہیں - ماء الشعیر کا طلا کرنا بیشتر تر قوبائے ابتدائی کو
دور کر دیتا ہے خصوصاً ہمراہ جو زبا نرج کے اور سعفہ رطبہ کو بھی نافع ہے اور لعاب اسپغول یا عصارہ اسپغول تازہ اور آب خرفہ تازہ اور صمغ
اجاص (آلو بخارا) کے داد کو مفید ہے **دوا** - جید صمغ لوز اور عزی الجلود اور مصبہ ہموزن اجزا کو سرکہ ملا کر طلا کریں ایضاً بخار یعنی بڑ ہی بھس
نیشتر سے مکڑی جو بھڑتے ہیں اسکو اور کندر اور کبریت اور سرکہ یکجا کر کے خوب سائیدہ کریں اور استعمال کریں - جو داد مزمن اور کہنہ
ہو جائے اور قسم ردی سے ہو اسمیں ادویہ قوی تر کی ضرورت ہو جیسے عصارہ حماض اترج جسکا قوام طبخ کرنے سے درست کیا گیا ہو یا روغن
نخود کا یا چاولوں کا تیل خواہ گیہوں کا روغن خصوصاً یا روغن صمغ لوز تلخ کا اور کبریت اور بھیڑ کی مینگنی جلی ہوئی اور زبد البحر اور قطران اور
زفت یہ دونوں عجیب النفع ہیں - اسیطرح ہمیشہ داد پر نفط سپید کا طلا کرنا یا فضلہ حیوانات مذکورہ سابق کا لگانا جن کا ذکر باب سعفہ مین

ہوچکا ہے اور فنجنکشت اور کبر اور اشق اور خربق اور حب لبان اور ثافسیا خاصہ اور خصوصاً اگر اسکی تیر و طلی بنالین روغن خردل مین اور سکبینہ اور اشق ہمراہ سرکہ کے اور فرو ماما اور کندش اور حمام کی راکھ اور کندش اور خردل اور حرف تخم جرجیر عسل بلادر لغایت مفید ہے **مرکبات** فرو ماما کو لیکر پیسین اور روغن نخود اور راکھ اس کی اور شہد کبریت کو صمغ بطم اور حب لبان سرکہ کے ہمراہ لگائین یہ دوا قوی ہے اور قوبائے متقشر کو بھی نافع ہے **دوسرا نسخہ** کندر اور زاج اور کبریت اور صبر ہر واحد ایک درہم صمغ عربی دو درہم سرکہ ملا کر طلا کرین **ایضاً** بورہ ارمنی نصف مثقال روغن نخود تین درہم حماض ترنج قفر الیہود دو درہم تخم جرجیر دو درہم شونیز ڈیڑھ درہم خربق سیاہ ڈیڑھ درہم زاج سوختہ ڈیڑھ درہم ان کا طلا کرین **ایضاً** سکبینہ سرکہ مین ملا کر طلا کرین اور زاج اور مر اور کندر اور شب اور کبریت اور صبر کو خون دندان انسان مین گوندھ کر طلا طیار کرین **دوائے جید** حب لبان دس جزو اور کبریت صمغ سکبینہ یہ ایک جزو خوب پیسکر طلا کرین کبھی سرکہ خمر اور روغن بھی اسمین داخل کر کے طلا کرتے ہین **ایضاً** کبریت اور وقاق کندر اور اشق سرکہ مین گھول کر **ایضاً** نضلہ سگ اور اشنان جس سے دھوبی کپڑے دھوتے ہین اور کبریت در د سب اجزا برابر سرکہ اور زیت مین آمیختہ کر کے طلا کرین **فصل بثور لبنیہ کا بیان** کہ ناک اور رخسارون پر سپید سپید دانے ایسے برآمد ہوتے ہین جیسے دودھ کے قطرات یا بوندین ٹپک کر جم گئی ہون ایسے دانون کا سبب ایک مادہ صدید یہ ہوتا ہے کہ جلد کی سطح کیطرف بخارات بدن سے دفع ہو کر آتا ہے ان بثور کا علاج ایسی دوا سے کرنا چاہیے جسمین تجفیف اور تحلیل ہو جیسے خربق سپید اور بعض اسکے ایرسا ان دونون کا لطوخ بنالین یا اسی کو ہمراہ بورہ کے یا انجیر کو اور کلونجی کو ہمراہ سرکہ **فصل جرب اور حکہ کا بیان** تر کھجلی کو جرب کہتے ہین اور خشک کو حکہ جس مادہ سے جرب کی پیدائش ہے یا تو وہ مادہ دموی ہے جو ایسے صفرا سے مل گیا ہے جسکا استحالہ قریب ہے کہ سودا کی طرف ہو جائے خواہ تھوڑا اسمین سے تحلیل بطرف سودا ہو چکا ہے یا ایسے مادہ سے جرب پیدا ہوتی ہے کہ اسمین بلغم شور بورقی کی آمیزش ہے پہلی قسم سے جرب یابس پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی خشک ہوتا ہے اور مائل بغلاظت بھی وہی مادہ ہوتا ہے اور دوسری قسم سے جرب رطب پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی تر اور مائل برقت ہوتا ہے اکثر اس مرض کی پیدائش نمکین اور تیز اور تلخ چیزون کے کھانے سے اور توابل حارہ کے استعمال سے یا ازین قبیل اور اشیا کے سبب سے ہوتی ہے جو قسم جرب کی بدن مین پھیلی ہوئی اور رطب ہو وہ بھی جرب رطب مین داخل ہے اور خارش زیادہ پھیلی ہوئی اور خوب نمودار کہ دور سے دکھائی دے اور جس آبلہ کے سرے پر تیزی اور سوزش بہ نسبت اور چھالون کے زیادہ ہو اسکی خلط زیادہ حاد اور تیز سمجھنی چاہیے جو دانے چپٹے اور چوڑے ہون اور انمین حدت اور سعیراری نہ پیدا ہو انکے خلط مین حدت کمتر ہوتی ہے جو اسباب پیدائش مادہ جرب کے ہین وہی اسباب تولد مادہ حکہ کے بھی ہین مگر جرب کے اسباب قوی تر ہوتے ہین کہ تقریب قریب اسباب تولد قمل اور سعفہ اور حزاز اور قوبا کے ہوتے ہین اور جرب کا علاج بھی قریب علاج امراض مذکورہ کے ہوتا ہے جرب اور حکہ مین فرق یہ ہے کہ حکہ مین دانے اور بثور اکثر واقع نہین ہوتے جیسے کہ جرب مین اسلیے کہ یہ مرض مادہ رقیق سے پیدا ہوتا ہے اور اسمین حدت اور شوریت کیطرف سیلان بہت کم ہوتا اور اسمین سکون مقام خاص مین اور قرار لینا ایک موضع خاص مین ایسا ہوتا ہے جو اسے ایک ہی جگہ حبس کر دیتا ہے بلکہ پھیلنے کے لئے اطراف جلد کوشش کرتی ہے اور مسامات بند ہون تو نظیف یعنی صفائی جلد مین یا مادہ مدفوعہ مین نہ ہو یا احتباس اس مادہ کا بسبب ضعف قوت دافعہ کے ہوتا ہے جیسے مشائخ کو ہوتی ہے سبب اکثر یہ مرض لاحق ہوتا ہے یا آخر مین اکثر امراض کے خارش ہو جاتی ہے خصوصاً جبکہ مادہ کثیر ہو یا غلیظ یا بسبب غذا ہائے غلیظ اور ردی الکیموس کے یہ مرض پیدا ہوتا ہو کر ایسی غذائے کیموس ردی اور تیز اور شور وغیرہ پیدا ہوتا ہے یا بسبب سوء ہضم کے جس سے غذا متعفن ہو جاتی ہے یہ مرض پیدا ہوتا ہے حکہ کبھی محض چھلکے اور پوست اتر جانے سے دفع ہو جاتی ہے اور کوئی نشان اور داغ گہرا جلد وغیرہ پر باقی

نہیں بہت اس شیخوخت میں جو حکہ عارض ہو وہ بہت کم علاج پذیر ہوتا ہے پس اسکا اچھا ہونا یہی ہے کہ بطور دورہ کے کبھی نمایاں ہوتی ہے اور کبھی زائل ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب نقشر اور داد کے جملہ اقسام فصل خریف میں زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ اور خلاصۃ قال یہ ہے کہ مادہ حکہ کا دونوں جلد کے درمیان میں مجتمع ہوتا ہے پھر اگر جلد کے اندر بدن میں بھی کسیقدر مادہ ہو تو وہ جرب یابس ہے جملہ اقسام کی شیرینی سے حکہ پیدا ہوتا ہے۔ جرب کی پیدائیش زیادہ تر انگلیوں کی گھائی میں ہوتی ہے یا درمیان دو انگلیوں کے اسلئے کہ وہاں کی جلد ضعیف تر ہے جرب عظیم اور فاحش کے دفع ہونے کے بعد خراجات باقی رہجاتے ہیں اور وہی خراجات منتقل بطرف سعفہ اور قوبا کے ہوتے ہیں۔ جملہ اقسام کے روغن ان لوگوں کو مضر ہیں اور سکنجبین نافع ہے بشرطیکہ زیادہ استعمال سے اسکے خوف سحج امعا کا نہ ہو علاج جرب کا علاج اول اور افضل یہ ہے اور اکثر اسی علاج پر اکتفا بھی ہوتی ہے کہ خلط حاد محترق کا استفراغ کیا جائے دو لئے مناسب سے اور بلغم شور بھی خارج کر دیا جائے بعد ازاں اصلاح غذا اور تدبیر رطب کی فکر اسی طریقہ سے کریں جو معلوم ہو چکی ہے دیگر ابواب میں اور استعمال ایسی تر چیزوں کا کریں اور لطفا اور بمزہ بھیکی ہوں اور بسرعت اسکے متعفن ہونے کا خوف نہ ہو جیسے تربوز اور کاسنی اور کاہو وغیرہ اور خارج سے بھی ایسی ہی اشیا کا استعمال ہے اور جماع کو بالکل ترک کر دیں اسلئے کہ جماع مادہ کو بطرف خارج بدن کے حرکت دیتا ہے اور بخارات گرم کو پراگندہ کرتا ہے ایک شے عفن جماع کرنے سے طرف جلد کے آتی ہے کہ اسی جگہ عفونت پیدا ہو کر مرض مذکور پیدا ہوتا ہے اور اسی سبب بدبو پیدا ہوتی ہے اور یہی سبب ہے کہ ہم بروقت غسل جنابت کے بدن ملنے کا حکم کرتے ہیں مستفرغات جیدہ میں سے کہ اقسام جرب کو مفید ہوں ایک یہ بھی ہے کہ طبیخ افتیمون ہلیلہ زرد اور شاہترہ اور سنا اور بسفائج اور فنتین ملاکر اور اسمیں گل سرخ اور کاسنی وغیرہ داخل کریں اور کبھی اسمیں مامیران بھی شریک کیجاتی ہے ایضاً حب صبر اور سقمونیا بھی جید ہے اور خوب عمل کرتی ہے طبیخ جید ہلیلہ زرد اور زبیب ہر واحد بیس درہم تین رطل پانی میں جوش دیں کہ ثلث باقی رہے بعد ازاں صاف کر کے ایک و ثلث کے اندازاس جوشاندہ کی ماتحت سے دو ثلث رطل لیکر اسمیں خیار شنبر بیس درہم خوب بھگوئیں جب اچھی طرح بھیگ جائے چھان کر ایک درہم غاریقون ملاکر استعمال کریں حب جید۔ اور یہ حب شاہترہ کہلاتی ہے۔ ہلیلہ زرد اور ہلیلہ کابلی اور ہلیلہ سیاہ ہر ایک پانچ درہم صبر سقوطری سات درہم سقمونیا پانچ درہم آب شاہترہ میں دواؤں کو سفوف کر کے گوندھا کریں اور سوکھائیں اور تین مرتبہ اسطرح کریں اور ہر مرتبہ اسقدر آب شاہترہ ڈالیں کہ شل حسو کے تم ہو جائے بعد تیسرے بار کے اسقدر رہنے دیں کہ قوام میں جب بستہ کرنے کی نوبت آجائے اور گولیاں بنالیں **دوائے قوی جرب** مزمن کی ہلیلہ زرد اور ہلیلہ اور آملہ اور برنج کابلی مقشر ہر واحد ایک درہم تربد دو درہم قند سپید میں گوندھ کر قرص تیار کریں مقدار شربت پوری مسہل کی دس درہم پندرہ درہم تک یا بیس درہم تک ہمراہ آب گرم کے اور کبھی اسمیں سقمونیا اپنی پوری مقدار شربت پر ملائی جاتی ہے۔ کبھی جرب ردی مزمن سے نجات اسطرح بھی ہوتی ہے کہ ہمیشہ پے در پے تین روز تک چار چار مثقال صبر کا پینا شروع کریں پھر ایک روز درمیان ناغہ کر کے پھر دو روز ناغہ پھر تین روز ناغہ دیکر یا تین روز متواتر پینے کے بعد چھوڑ دے یا متواتر تین روز استعمال کریں اور یا اور طرح سے فصلاً و ناغہ دے دیکر استعمال کرے جسطرح پر شاہد تحمل کرنے کا ہو اور اگر سحج ہو اس دوا کے استعمال سے عارض ہو اسکا علاج حقنہ کے ذریعہ سے کریں یہ تدبیر بدرجہ غایت نافع ہے اور جرب کی بیخ کنی اس سے ہو جاتی ہے اور بہتر یہ ہے کہ صبر آب کاسنی میں بھگو کر اور تھوڑا سا آب ازیا بھی شریک کرے اگر اسکے ملانے سے کوئی مانع نہ ہو مقدار صبر کی ایک درہم سے ایک مثقال تک ہے اگر اس دوا کی مداومت کا تحمل نہ ہو ترک کرے نقوعات جامعہ بھی اس مرض کو نافع ہیں **ایضاً** رب ہلیلہ زرد جو اسکے طبیخ کی ثرثث صوب میں کھا کے تیار ہو اس رب کے واسطے جرب رطب کے پانچ درہم سے دس درہم تک ہمراہ شکر کے استعمال کرے اور یہ

دواجرب صفراوی اور جرب رطب دونون کیواسطے مفید ہے اور ممکن ہے کہ یہ رب جملہ مسہلات جیّدہ سے اسطرح لیا جائے اور بعض مسہلات کو بعض سے مرکب
کرکے بھی ہو سکتا ہے اور کبھی ادویہ مسہلہ کو مرکب کرکے اُن کے رب یا ان سے حبوب طیار کرتے ہین۔ ماء الجبن ہمراہ افتیمون کے بھی جید ہو اگر روزانہ استعمال
کیا جائے جسطرح اور ابواب مین اسکا طریقہ مذکور ہوچکا اور اسیطرح ماء الجبن ہمراہ اہلیلہ و عصیر شاہترہ کے چند روز پے در پے استعمال کرنا
بدرجہ غایت مفید ہے اور منقیہ جو بتدریج تنقیہ کرتی ہین اور اُن کے قائم مقام یہ دوا بھی ہو کہ حب صبر کو سقمونیا اور زعفران ملا کر ہر ایک مقدار شربت
بوزن پانچ حصہ کے اختیار کرین اور نسخہ یہ ہو ہلیلہ زرد صبر سقوطری ہر واحد ایک درہم کتیرا اور ورد ہر واحد ایک درہم زعفران تین درہم
ایضاً وہ دوائے قوی جو اوپر مذکور ہو چکی ہے جسمین برنج دخل ہے اسکو ایک روز ناغہ دو دن بمقدار دو درہم کے تین درہم تک استعمال
کرین ایک گروہ نے کہا ہے حب تنقیہ پے در پے ہونے سے کچھ بھی کمی ہو اور مرض بدستور باقی رہے پس اعلی یہ ہو کہ تخفیف کرین اور نقطہ چنے کا ستو
اور شکر صبحدم مریض کو پلایا کرین ورنہ جرب بکثرت بڑھ جائے گی۔ کہتے ہین کہ صاحب یابس اسکا تنقیہ کر بھی نافع ہے کہ تین روز شیرج بعد
ایک سے تیس درہم اور نصف وزن اسکے سکنجبین وغیرہ پلائی جائے اور بعض اطبا اس دوا مین عناب کو بھی ملاتے ہین اور ہم نے بھی تجربہ کیا تو اسی
طریقہ کو بہت نافع پایا ہان اتنا ضرور ہے کہ اس دوا سے ضعف معدہ پیدا ہوتا ہے۔ مرکبات ادویہ سے جو اس مرض کے مناسب ہو خبث
الفضہ اور مرداسنج اور صندل اور عروق صفر سرکہ مین گوندھکر اور روغن گل ملا کر طلا کرین ادویہ طلاء جرب قوی کو بھی مفید ہے اور اس سے سبک تر یہ نسخہ
جیدہ ہے گل ارمنی اور کافور زعفران ہر واحد نصف درہم سرکہ ملا کر آب بیاز ہمراہ روغن گل عام دوا ہے تخفیف کیواسطے اور جو خارش کسیقدر
قوی ہو اسکے واسطے تخم بادیانہ سرکہ اور روغن گل مین پیکر استعمال کرین حمام مین بیٹھ کر ایضاً آب نارنج ترش اور روغن گل بورہ اور آب انار عمدہ
دوا ہے جسمین قوت تجمیہ بھی ہو یعنی انار کے چھلکے اور مغز وغیرہ کا بھی پانی نچوڑا جائے اسیطرح آرد عدس اور بھیڑ کی مینگنی اور سرکہ ملا کر دھوپ
مین رکھین تا اینکہ خوب گرم ہو جائے اسکے بعد طلا کرین معجون جو اس مین قابل استعمال ہین وہی معجون ہین جو اصحاب قوبا اور اصحاب سعفہ اور بہق کے
لائق ہین میری مراد ان معاجین سے وہ ہے جو نرم جلاء والے اور قوی نہ ہون جیسے اطریفل صغیر ہمراہ شاہترہ کے ایضاً غسل اس معجون کے سنا و شاہترہ
ہر واحد دو درہم ہلیلہ زرد چار درہم شاہترہ مغسول دو [illegible] جمیع ادویہ کے ادویہ موضعیہ واسطے جرب کے وہی ہین جنمین قوت جلا کی ہمراہ تقویت جلد کے
ہو اور کبھی وہ دوا بھی کافی ہوتی ہے جسمین قوت جلا اور تقویت جلد کی ہمراہ اصلاح فراخ جلد کے بھی ہو جیسے ماء الملوکیہ اور ماء حماضیہ اور
چقندر اور جیسے بھوسی اسی گیہون کے آرد کی جسے سمید کہتے ہین اور آرد عدس مقشر ایضاً اقاقیا ہمراہ سرکہ کے اور حب البطیخ اور جوف البطیخ مسلم
جیسا کہ ہوتا ہے اور نشاستہ مکسوم کا اور عصارہ کرفس مطبوخ جلد آب بدست عزب کا اور کبھی حاجت ایسی دوا کی ہوتی ہے جسمین تحلیل قوی
ہو جیسے تخم حنظل اور علک الانباط آب نعناع ملا کر اور ریشلج کے ہمراہ سرکہ اور زاج بریان خصوصاً زاج اصفر سرکہ اور روغن گل اور اسیطرح
قلقند اور قلقدیس وغیرہ اقسام پھٹکری کے اور دفلی بھی اس بارہ مین زیادہ قوی ہے اور خصوصاً وہ سرکہ جسمین دفلی بھگو کے بعد ازان شیرج کو
اسمین پکایا ہو یہ بھی کافی ہوتا ہے۔ کبھی ادویہ حادہ مین روغن گل ملاتے ہین کہ تیزی اور حدت کم کر دے اور افراط حدت کو منع کرے
پوست انار بھی ایسے مرض مین علاج عمدہ ہے مجربات سے تخم جرجیر کا روغن نکالکر پہلے جرب کو خوب سا کھجلائین اور تحت دھوپ مین بیٹھکر اس
روغن کی مالش کرین اور کسی جلتی ہوئی بھٹی کے قریب بار بار جائین یہ ترکیب نہایت درجہ اچھی ہے دوائے جید مرداسنگ اور زاج تخم جرجیر ہموزن
لیکر سائیدہ کرین سرکہ شراب مین اور کسی مٹی کی ہانڈی مین رکھکر دفن کرین اور پورے ایک مہینے تک اسی حال مین رہنے دین رطوبت کے ذریعہ سے تری کا عمل
ہو نہ جائین بعد اسکے طلا کرین اسی دوا کو بدرجہ مفید ہے اور بوجہ حل علاوہ کے لذع بھی اسمین کم ہے رہا اصول کیا مین ثابت ہوا ہے کہ

اشیائے حادہ بعد محلول ہونے بہ حل ندادہ اپنی حدت پر باقی نہیں رہتی) کندش اور زیبق مقتول اور خبث فضہ اور زراوند اور کبریت اور کیلہ اور قلعی اور
مس سوختہ اور منات اور نوشادر اور ملح منشور اور تخم حرمل اور اشق اور زنگار اور اشنان گازران اور بلیدی سنگ اسیطرح اور فضلات حیوانات جو اور
کے باب میں مذکور ہو چکے اور قثاء الحمار ایضاً پوست چوب انگور سوختہ کرکے موضع جرب پر چھڑکیں اور پہلے اسجگہ مسکہ مل چکے ہوں اور بعد خاکستر
چھڑکنے کے پھر خوب طرح ملیں اور پھر جدید راکھ اور مسکہ اسیطرح ملیں تا آنکہ راکھ وغیرہ ملتے ملتے ناپدید ہو جائے۔ کبھی قردمانا سرکہ اور علک الانباط
کا استعمال ازالہ جرب میں کافی ہوتا ہے۔ مرکبات جیدہ میں سے یہ ہے زیبق مقتول برگ کبر اقلیمیائے فضی مرداسنگ کو سرکہ اور روغن گل میں ملاکر
طلا کریں شب کو اور دوا لگائے سورہیں صبح کو حمام میں جاکر بدن کو دھوئیں سرکہ اور اشنان سبز کو آب گرم میں ملاکر بعد ازاں آب سرد سے
دھوئیں اسکے بعد روغن کی مالش کریں **دوائے سہل الوصول** مرداسنگ اور زاج زرد ہموزن لیکر سرکہ میں ایک ہفتہ دھوپ میں پیس کر
اور بروقت حاجت سرکے طلا کریں ایضاً کشتہ سیماب ودسمہ سائلہ بزرالبنج اور قسط سب اجزا ہموزن ایضاً کندش ایک جزو بھیڑ کی
مینگنی تین جزو سرکہ میں ملاکر طلا کریں جب ادویہ قویہ جو محللہ اور خشک کرنے والی اور کھال ادھیڑنے والی ہوں استعمال کیجائیں انکے بعد روغنہائے
معروضہ کا ضرور استعمال کرنا چاہیئے جیسے روغن سعد اور خلاف اور نیلوفر اور بنفشہ وغیرہ خصوصاً جرب یابس کے علاج میں مادہ جرب جسمیں
رطوبت کم نکلتی ہو۔ جرب طب میں ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیئے جسمیں قوت تجفیف کی زیادہ ہو اور خشک کھجلی میں وہ دوا جو کم خشکی پیدا
کرے جس دوا میں کشتہ سیماب پڑتا ہے حتی المقدور اسکو اطراف معدہ اور اعضائے کریمہ سے دور لگانا چاہیئے۔ حکہ یابسہ کا علاج بعد استفراغ
کے اگر تنقیہ کی حاجت بھی ہو انہیں ادویہ سے کرنا چاہیئے جو اصول کلیہ سے معلوم ہو سکتی ہیں مثلاً گائے کے دہی کا توڑ جو ترش ہو یا نیم گرم پانی
سے نہانا اور مروخات و دہنیہ کا استعمال کرنا از قسم دہان بارد خصوصاً اگر ادہان میں عصارہ کرفس بھی داخل کیا جائے جرب یابس اور حکہ یابسہ
کا علاج قریب قریب ہو نرم اور سبک ادویہ میں سے خشخاش سرکہ میں پیکر استعمال کرنا ہے ایضاً برگ ریحان ایضاً صبر کو آب کاسنی میں اور نشاستہ
بھی ان ادویہ میں پڑتا ہے اور آب کرفس ہمراہ سرکہ کے اور گلاب بھی اچھی دوا ہے اس مرض کی ادویہ قویہ میں ایک قیروطی ہے جسمیں افیون داخل ہو
بدن میں لگائی جاتی ہے اور خارش میں اسکے ملنے سے تسکین ہوتی ہے۔ ادویہ قویہ میں سے یہ ترکیب ہے کہ ادویہ مذکورہ بالا کو مرکب کرکے
ان میں نوشادر اضافہ کرکے سرکہ ملاکر طلا کریں خصوصاً خصیوں پر ایضاً پھٹکری بریان اور قطران اور یہ دوا اس کھجلی کو بھی نافع ہے جو اندرون
ہر دو شرمگاہ کے اٹھتی ہے بطور شیاف کے یعنی چاہیئے مشائخ کو علاج حکہ میں جو خاص اُن کو عارض ہوتی ہے اس دوا سے نفع
نہیں ہوتا ہے کہ دردی شراب کو تازہ موئے کے ہمراہ لگائیں۔ استحمامات اور نہانے کے پانی میں جو ادویہ واسطے حکہ اور جرب کے مستعمل ہیں جیسے
آب دریا کو گرم کرکے نہانا خواہ اسیطرح بے گرم کرنے کے نہانا یا طبیخ قثاء الحمار سے نہانا غذا واسطے مریضائے جرب اور حکہ کے ایسی تجویز
کرنی چاہیئے جسمیں ترطیب ہو اور خون صالح پیدا کرے اور با اینہمہ مائل بہ رطوبت اور برودت ہو اور لحوم معتدلہ کا بھی استعمال کرنا چاہیئے
اور صاحب حکہ شقیہ کو استعمال روغنہائے نرم کا کھانے میں ضرور کرنا چاہیئے جیسے روغن بادام اور روغن شیرج وغیرہ یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ حجامت ساقین کی جرب فاحش کو نافع ہے **فصل ضعف کے بیان میں** کبھی تمام بدن خواہ بدن کے عضو کثیر العروق پر بسبب کم نہانے کے
یا نہاتے وقت بدن نہ ملنے سے اور خصوصاً گرم بلاد کے لوگوں کے بدن پر ایسی بے احتیاطی کرنے سے ثبور اور دانے شوکیہ یعنی خاردار پیدا ہوتے ہیں گاہ ثبور ایسے ہوتے
پیدا ہوتے ہیں جو کسل اور تعب بدن میں بسبب اپنے ثقل کے پیدا کرتے ہیں اور وہ مادہ ایسا سریع اور جھٹ پٹ زائل ہونے والا ہوتا کہ
اگر تھوڑا سا عرق بر آمد ہو تو دفع ہو جاتا اسلئے کہ وہ مادہ رقیق ہوتا ہے اور اب چونکہ نہانے سے خواہ ترک کرنے مالش بدن سے تعرض نہیں

پید

ہوتی لہٰذا وہ مادہ سطح جلد مین محتبس ہوکر رہ جاتا ہو اور ایسا معلوم ہوتا ہو کہ وہ ثبور پسینہ کے اثقال و گرانی کا اثر ہو جو پسینہ بطور رشح کے نکلنا
چاہیے۔ اور کبھی اس بے عنوانی سے ثبور تو ظاہر نہین ہوتے مگر ایک قسم کی خشونت جلد مین ہو جاتی ہو **علاج** اس مادہ کو قطع کرنا چاہیے
اگر کثرت ہو بذریعہ فصد اور اسہال کے اور اسی سبب سے واجب ہے کہ جو شخص خوگر ایسے ثبور یا خشونت کا نہین جو وہ سے ہو وہ احتیاطاً استفراغ خلط
مادہ کر لیا کرے **حصف** بروز اور ظہور کو نہانا اور بدن کو صاف اور پاکیزہ رکھنا بھی مانع ہوتا ہو اور اگر پیدا ہوگیا ہو تو زائل کر دیتا ہو بعد ازان
سرد پانی سے نہانا۔ اور حمام مین بدن کی مالش تربوز کے مغز اور مسور کے آردے بعد خوب پسینہ برآمد ہونیکے بعد اسکے شاہسفرم کی بھی
بھی نافع ہو **ایضاً** مغز تربوز اور آرد مسور اور آرد باقلا صندل بھی حصف کو روکتا ہو مگر کھجلی بھی اٹھتی ہو صندل لگانے سے اور اگر
ہمراہ صندل کے کافور بھی ہو تو کھجلی نہ اٹھے گی۔ مہندی لگانی اگر اسکا رنگ ناگوار نہ ہو بھی نافع ہو اور کھانے پینے مین ایسی چیزین جو
مشابہ آب انار اور حماض اور عدس اور آلوے بخارا یا تمر ہندی کے ہون اختیار کرنا چاہیے استعمال کل ایسی اشیاء کا جو برآمد عرق کو مانع
ہون جیسے طبیخ آس اور گل سرخ اور آب کشنیز۔ لوگ کہتے ہین کہ دھوپ کا جلا ہوا گرم پانی بھی اسکو نافع ہو کبھی جلد ایسے پانی جسمین ادویہ
قابضہ کو جوش دیا ہو نافع ہوتے ہین۔ حرکت اور رفتار کو ترک کرنا اور ایسے گرم مقامات مین جہان پسینہ زیادہ نکلتا ہو وہان نہ جانا
اور جس مقامات مین ہوا کا اچھی طرح گذر ہو وہان ٹھہرنا یا ہوادار پنکھا کھچوا کر ہوا مین راحت اور آرام کرنا بھی مفید ہو اور آب سرد سے
نہانا ملنے والی دوا جیسے روغن آس اور روغن بادام اور کھن کو خاصیت عظیم اس مرض مین ہو اگر ملا جائے خصوصاً کتیرا اور صمغ ملا کر
ایضاً وہ مسوحات جنمین مینڈھا اور مرداسنگ اور خبث الحدید اور توتیا خاص کرکے اور خاکستر برگ آس اور ذریرہ اسکا اور ورق
غار جو تازہ ہو اور سداب اور دقاق کندر کبھی غری آہک یعنی سریشم ماہی بھی حصف کو نافع ہوتا ہو پانی مین گھول کر اور جب حصف
قوی مین استعمال مویزج اور کندر اور کبریت کی بھی حاجت ہوتی ہو۔ اگر حصف کیوجہ سے قرحہ پڑجائے اسکا علاج عروق صفر اور رماز و
اور گل ارمنی اور سپیدہ سے کرنا چاہیے سرکہ ملا کر اور مرہم اسفیداج بھی عمدہ ہو۔ کبھی یہ قروح مقدار مین بڑے بڑے اور گہرے ہو جاتے
ہین اور فساد اور رداءت انکی زیادہ ہوتی ہو انکا علاج وہی کرنا چاہیے جو آگ سے جلنے کا علاج ہو اور اگر یہ قروح مستحکم ہوکر جڑ پکڑ لین
پھر اسکا علاج وہی ہو جو سعفہ کا علاج ہو **فصل بنات اللیل کا بیان** اندھوریان جب شخص کے بدن کی کھال کھردری مدت تک
رہے اور انسداد مسامات ہو اور ہضم اسکا جید ہو ایسے شخص کو رات کیوقت مین ایک قسم کی کھجلی اور خشونت اور چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہوتے
ہین جنکو بنات لیل اور ہندی مین اندھوریان کہتے ہین سبب اسکا احتباس اور رک جانا اس مادہ کا ہوتا ہو جسکو تحلل ہو جانا چاہیے اور احتباس
و اصل بوجہ ضیق اور تنگی مسام کے ہوتا ہو جسکی اعانت شدت اور سختی برودت کی کرتی ہو کہ تخفیف پیدا کرکے اور بھی مسامات کو بند اور
مادہ مذکور کو غیر قابل اخراج کر دیتی ہو خصوصاً ایسے وقت کی سردی جسوقت ہضم غذا وغیرہ بکثرت ہونے کا زمانہ ہو اور اسکے ہضم اور
کثرت احتباس مادہ کے تابع کثرت بخارات وہلے شبیہ جو اکثر ٹھنڈ سے جلتی ہو ہو جاتی ہو اور یہ وجہ ہے اس مرض کا نام بنات اللیل رکھا گیا
اسلیے کہ اکثر عروض اس مرض کا شب کو ہوتا ہو۔ خاص حالات سے مرض کے یہ بھی ہو کہ ابتدا مین تو کھجاتے وقت بہت اچھا اور خوش آیند
معلوم ہوتا ہو اور بعد کھجا ڈالنے کے ہر مقام پر دانے کے درد ہوتا ہو **علاج** توسیع مسامات کی تدبیر واجب ہے کہ حمام کو جین اور تمریخات
مشہورہ جو تفتیح مسامات کرتے ہین انکا استعمال کرین اور فصد اور استفراغ وغیرہ سے رگہائے بدن کو مادہ کثیرہ سے خالی کر ڈالین جیسے باب
حکہ مین ابھی مذکور ہو چکا ہو اور اگر تخلیہ عروق کی حاجت ہو تو فقط ادویہ خارجیہ پر اکتفا نہ کرین۔ ادویہ موضعیہ مین صبر کنہ اجود ہے

ان سب دواؤن مین جنکو اس مرض سے خصوصیت ہو خصوصًا اگر صبر کو شہد کے ساتھ استعمال کرین اور اسیطرح صبر آرد عدس کے ہمراہ تھوڑا سا سرکہ ملا کر آب کرنس ترا دو یہ مین بھی اس مرض کو مناسب ہے۔ تنہا درو سر کہ بھی اس مرض کے مفید دوا ہو اور بورہ اور حنا اور زعفران بھی

فصل ثآلیل کے بیان مین

مسون کو ثآلیل کہتے ہین یہ سماری بھی ہوتے ہین یعنی چھوٹی چھوٹی کیلین یا میخین گڑی ہوتی ہین اور عقف مرسنہ یعنی پیچدار اور جھکے ہوئے تر چھے بھی ہوتے ہین سبب فاعلی جو مورث اس مرض کا ہو اور جو اول امر مین اسکی پیدایش کا فاعل ہو وہ تو یہی ہو کہ طبیعت کا دفع کرنا کسی مادہ کو بطرف جلد کے اور زیادہ اس مین خلط سوداوی ہو جو کبھی نہایت خشک بلغم سے تحلیل ہو سودا ہوتا ہے جسوقت ایسا بلغم خون مین بکثرت ملا ہو اور کبھی خون ہی کو یہ کیفیت عارض ہو جاتی ہو بسبب احتقان اور کثرت کے اور نہونے اسباب تعفن کے وہ خون یبوست اور برودت پیدا کر کے مستحیل بسودا ہو جاتا ہو خصوصًا چھوٹی چھوٹی رگو مین کہ انمین بوجہ قلت مقدار کے خون متعفن نہین ہوتا ہو اور اسی خو مین رگملاے کو چلکے قریب چند اسباب خارجی ایسے ہوتے ہین جنمین قوت مجففہ کی زیادتی ہو کہ خون کو تا اینکہ متعفن ہو وہی اسباب خارجیہ مائل بہ یبوست کر دیتے ہین لہذا عفونت جولازمہ رطوبت ہو پیدا نہین ہونے پاتی خصوصًا جب کہ اپنے اصلی جوہر اور ذاتی حالت مین زیادہ حار نہو کبھی ایک مسہ بڑا پیدا ہوتا ہو اور یہی بڑا ثؤلول سبب استحالہ کا اس بخار کے بطرف اپنے مادہ کا ہوتا ہو اور اپنی شکل کیطرف غذا کو مستحیل کر لیتا ہو جو بذریعہ بخار کے اس عضو مین آتی ہو جہان وہ ثؤلول پیدا ہوا ہو پس اس غذا سے استحالہ شدہ مین یبس اور برودت پیدا ہوتی ہو اور اب کہ مادہ بکثرت پیدا ہو گیا لہذا ثآلیل بھی بکثرت پیدا ہوتے ہین جب وہ بڑا مسہ اکھیڑ کر پھینکدیا جائے یا کسی اور تدبیر سے فنا کر دیا جاے وہ چھوٹے چھوٹے مسے خود بخود گر پڑتے ہین۔ جو بڑے بڑے مسے ہوں اور انکے سرے اور نوکین جیسے کیلون اور میخون کے سرے ہوتے ہین ایسی ہوں اور جڑین انکی باریک اور پتلی ہوں ان مسون کا نام مسامیر ہو اور جو مسے طولانی اور پیچدار ہوں یا کسی طرف جھکے ہوے ہوں انکا نام قرون ہو بعض قسم ثآلیل کی بنام طرسوس نام نہاد ہوتی ہو اگرچہ واجب ہو کہ ایسے مسے کو دیگر اقسام سے تمیز کرین اور جب سکا مدہ اور ریم وغیرہ شگافتہ ہو کر برآمد ہو جاے کہ اور زیادہ شگاف دیکر اسے نکالڈالین اور باقی نرہنے دین **علاج** بہت توجہ کرنا تقلیل خون کیطرف بذریعہ فصد اور استفراغ سودا کے یہ تو امر لابدی اور ضروری ہو اگر مرض مین زیادتی ہو اور اعتدال سے بہت گذر جاے اسیطرح تدبیر تولید کیموس جید کی یا اور تدابیر جو مکرر بیان ہو چکے۔ اور علاج موضعی ایسے ادویہ سے کرنا چاہیے جنمین تلخی اور قبض ہو اور سبک علاج خفیف ثآلیل کیواسطے جیسے مالش مسون کی روغن پستہ سے ہمیشہ کرنی یا طبیخ حنظہ جو صاف کرکے تین روز تک تھر جائے کہ غرض سے چھوڑ دیا جاے اور آب کراث نبطی ہمراہ سماق اور روغن بان کے **ایضًا** بورق الکبر اور جوز السرو اور زیتون خام اور جوز مازج بھی جید ہو اور تازہ برگ آس ثؤلول خفیف اور قوی دونون کیواسطے اور جوز تر کے چھلکے اور انجیر خشک اور خرنوب بااینکہ سلے لگانے سے ایذا کم ہوتی ہو بڑے ثؤلول مین لگانے کے لائق ہو اور قوی کیواسطے اور چھلکے پوست ریشہ ہاے عرب کے اور اسکی راکھ سرکہ شراب کے ہمراہ۔ اور دوا جید بالغ النفع مین سے یہ بھی ہو کہ حرمل اور حنا کو باریک کوٹین اور منخل مین چھانکر آب سرد کے ہمراہ استعمال کرین بطریق ضماد۔ قوی ثآلیل کیواسطے چونہ اور ہڑتال اور بھی سے طلا تیار کرین خصوصًا اگر سیماب کشتہ اور علی الخصوص خاکستر بلوط اور زیت اور نمک آب پیاز کے ہمراہ اور بلبوس گوسپند کے فضلے کے ساتھ **ایضًا** ذراریح ہمراہ زرنیخ کے **ایضًا** عسل بلادر مسہ کے اکھیڑ ڈالنے مین قوی علاج ہو اور شیر یتوع یعنی درخت شیر دار سمی جیسے مدار اور تھوہر وغیرہ کا اگر مکرر اس پر لگایا جاے وہ بھی گرا دیتا ہو جو دمعہ یعنی پانی درخت انگور سے بطور آنسو کے ٹپکتا ہو اور بہیکیج بہت اچھی طرح اسکو گرا دیتا ہو۔ کلونجی کو پیشاب مین پیسکر لگا دین عجیب الاثر ہو اور تلخہ مرغ

کبھی اسیطرح سادہ حلتیت اور مرہم حاد جس سے دبیلات شگافتہ ہوجاتے ہین ورنہ وہ مرہم بلادر کے نام سے مشہور ہو **ترکیب معتدل** پوست
جوزثر او رزجاج اور چونہ جو زندہ ہو ہر واحد کو نکر رکھاں ڈالین ورمسہ پر رکھین **ایضاً** زنگار اور کاغذ سوختہ ہر واحد پانچدرم شحم حنظل
چھ درہم نوشادر چار درہم بھی اور ہرتال ہر واحد آٹھ درہم تلخہ گاؤ چھ درہم اشنان فارسی سات درہم کو کر آب صابون کے ہمراہ طلا اسپر
کرین منجلہ معالجات ثآلیل کے یہ بھی ہو کہ اسے موچنے وغیرہ سے اکھاڑ ڈالین کبھی پرون کے چونگے یا چاندی اور لوہے کے باریک باریک
نل ایسے کہ مسون کی مقدار ہین ساجاے مگر یہ دشواری کہ پھر از خود اسکا نکل آنا دشوار ہو اور بعض ان نلیون کی تیز اور نکلی انکے منھ کی انطو
انطاع دائرہ کے ہو یعنی پورا دائرہ نہو ایسی چیز سے بدشواری تمام مسہ کو اُسکے اندر لین اور لپیٹ کر چیز کے پاس سے لے دبائین کہ وہان سے
کٹ کر اندر اسی انبوبہ کے رہجائے۔ یا موچنے اور نسی سے مسے کو کھینچین کہ اسکی جڑ کھنچ آئے بعدہ کسی آلہ حادہ اور تیز کو اسکی جڑ مین گرد دین
اور کاٹ لین اور کاٹنے کے بعد اسپر روغن زرد لگادین **ایضاً** جب کوئی دواے حاد اسپر لگائی جاوے بعد اسکے گھی ضرور لگانا چاہیے اگر
وہ دوا قلق او اضطراب وغیرہ پیدا کرتی ہو اور بعد روغن زرد لگانے کے تھوڑی دیر تک صبر کرین اسکے بعد اسی دوا کو لگائین تا اینکہ مسہ کٹ کر
گر جائے کبھی اس ترکیب سے بھی مسہ کو کاٹتے ہین کہ پہلے اسکے گرد پیش کے مقامات کو کسی نازک آلہ حدیدے سے جدا کر دیتے ہین اور وہ آلہ مقعر
یعنی گہرا ہوتا ہو (جیسے گولا بنانے کی رکھانی جو نجارون کے پاس ہوتی ہو خواہ اسیطرح کا رندہ) اسکے بعد اسی مسہ پر دواے حاد لگا
دین ہمنے تجربہ کیا ہو کہ استرہ سے بہت گہرے مسہ کو کاٹ ڈالا گر سطح جلد کی رعایت بھی رہے کہ وہ کٹنے نہ پائے بعد ازان مقام
مقطوع کو صابون اور سعد اور گل سرخ سے مل ڈالا جسقدر رطوبت اور خون وغیرہ بہ جاتا تھا وہ بہ گیا اور جو کچھ مسے باقی رہ گیا تھا
خشک ہونے کے بعد خود بخود گر پڑا **فصل قرون کے بیان مین** قرن سینگہ کو کہتے ہین اور یہان مراد اُن قرونیون سے ہے
جو اطراف پر مفاصل کے ایک شے مثل ناخون کے کثیف اور سخت بڑھ جاتی ہو کثرت عمل اور زیادتی مشقت کرنے سے جیسے ورزش
کرنے والون کی اصطلاح مین گھٹے پڑجانا بولتے ہین علاج انکا یہ ہو کہ جسقدر انہین سے مردار ہو جائے کہ خشکی لینے خواہ کھینچنے سے کچھ
ایذا نہو اسے تو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو باقی رہے اسپر وہی تیز اور سخت دوائین جو مسون کے گرانے مین مذکور ہو چکین استعمال
کرین تا اینکہ وہ سب گر جائے بعد اسکے روغن زرد لگائین **فصل شقوق کے بیان مین** جلد کا پھٹ جانا اور ہونٹھون کا
اور اطراف بدن کا ان سب کا سبب یبس اور خشکی جلد کی ہو اور یہ خشکی کبھی مزاج مفرد کیوجہ سے ہوتی ہو اور کبھی رداوت اخلاط کسی مادہ
حاد کو جو مجفف ہو اور تیز بھی ہو بطرف موضع خاص کے پھینکتی ہو اور کبھی حرارت شدید کیوجہ سے خشکی پیدا ہوتی ہو اور کبھی ہواے گرم جیسی
لُوئین ایسی چلتی ہو کہ رطوبت جلد کو سوکھا دیتی ہو کبھی سخت برودت جس سے تکثیف پیدا ہو اسکی وجہ سے شقوق عارض ہوتا ہو جسطرح
خشک زمین بھی زیادہ سردی سے پھٹ جاتی ہو مولف اس زمین مین خشکی آگئی ہو یا حرارت سے یا بلند زمین بے سایہ درخت و گیاہ
کھلی ہوئی ہو تا اینکہ برودت اور ہوا وغیرہ کے پہونچنے سے روکنے کیواسطے اسے بند کر دیا ہو کسی چیز سے کبھی شقوق زمین کا یا عموماً سبب
آبہاے قابضہ کے اور وہ پانی جنمین قوت شب اور پھٹکری کی ہوتی ہو پیدا ہوتا ہو خصوصاً اگر ایسے پانی سے نہائین اور برخلاف
اور بالضد ایسے پانی کے اثر مین وہ پانی ہین جنمین قوت گبریتی ہو یا وہ پانی جسمین قوت قیر یعنی رال کی ہو ہمنے ہمدان کے پانی کا اور قریات
متصل ہمدان کے پانی کا فرق نیشاپور خواست کے پانی سے اس خاصیت مین اچھی طرح تجربہ کرکے دریافت کیا ہو **علاج** عموماً شقوق
کا علاج یہ ہو کہ اگر کوئی خلط ردی ہو اسکا استفراغ کرنا چاہیے اور اگر یبس مزاج اسکا باعث ہو ترطیب مزاج پیدا کرنی چاہیے اور ادہان

مرطبہ کا شربت استعمال کرنا چاہیے خصوصاً روغن کنجد ایک اوقیہ تک ہر روز آب کوے سبز کے ہمراہ یا **نقیع** زبیب شیرین کو چند روز پے در پے
اسی طرح سرطانات نہری کو پانی اور شکر کے ساتھ اور ہمیشہ تمریخ کرنی چاہیے اور اگر شقوق بسبب برودت کے عارض ہوا ہو اسکے لیے اثاقیا
بہت مفید ہے **ایضاً** طبیخ شلجم اور خود شلجم اور برگ چقندر اور اسی کا جوشاندہ خصوصاً قیروطی جو برگ چقندر اور معروف چیزوں سے طیار ہوے
ہوں یا مغ حیوانات چند سے بنائے جائیں اور زفت رطب و قطران انمیں داخل ہوا اور اگر شقوق بوجہ حرارت کے پیدا ہوا ہو قیروطی ہائے
بارد رطب جو عصارات باردہ رطبہ سے بنائے جائیں انکا استعمال کریں اور غذا کی اصلاح بھی حسب حال ضرور ہے اور حمام نیم گرم پانی سے کرنا

ہونٹھ پھٹ جانے کا علاج سوکھے ہونٹھ کے پھٹ جانیکا سبب یا تو کوئی ریح اور ہوا ہوتی ہے جو کہ جلد میں گھس جائے اور ہونٹھ کو
خشک کردے کہ تری انکی جاتی رہے یا برودت زائد پہونچے یا حرارت خارجی خواہ مزاج یابس کے سبب سے شقوق ہونٹوں میں پیدا ہو جیسا اوپر
بیان ہوا ہے پہلے سے ایسی تدبیر جو مانع شقوق ہو یہ ہے کہ قبل از نیکہ خشکی زائد ہونٹھ میں پیدا ہو اور بسبب شقوق اسباب مذکورہ میں سے اپنا اثر ظاہر
کرے۔ قیروطی اور شحوم اور مخوخ اور روغن گل ہمراہ زوفائے تر و تازہ کے استعمال کریں اور ادویہ مذکورہ اگر بعد شقوق کے کریں تب بھی اکثر
زوال شقوق ہو جاتا ہے۔ پوستہائے سپید اور باریک جیسے پوست بیضہ یا پانی کے اندر کا باریک چھلکہ خواہ لسن اور پیاز کا پوست الغرض
ایسے ہی سپید اور باریک پوست کا ہونٹھ پر چپکا دینا بھی انکے شقوق کو روک دیتا ہے جب شقوق پیدا ہو جائے اسکے لیے دوائے جید یہ ہے
دردی شراب کو بریان کرکے علک البطم اور کوئی چربی جیسے مرغ کی خواہ مرغابی کی چربی اور شہد لگائیں یا مازوے خام کو باریک پیسکر
جب مثل غبار کے ہو جائے صمغ البطم کو آگ پر گھلا کر سحیق مذکور کو ملائیں اور استعمال کریں۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ سوتے وقت ناف پر تیل لگانا یا کوئی پھا
روئی کا تیل میں ڈبو کر ناف پر رکھنا بالخاصہ ہونٹوں کی ترقیدگی کو مانع اور بہت ہے اگر ترقیدہ ہوگئے ہوں **پاؤں کا پھٹ جانا**
کبھی بسبب انجرہ ردیہ کے ہوتا ہے اور کبھی بسبب یبس اور خشکی اور قشف جلد کے اور خلاصہ یہ ہے کہ بعض اوقات پاؤں پھٹ جانے سے
ایسی ایذا ہوتی ہے کہ اسکا تحمل دشوار ہوتا ہے **علاج** اگر ممکن ہو تو پاؤں کے پھٹ جانے کا علاج فقط اسیطرح کریں کہ آب گرم میں پاؤں
بھگویں اور تمریخ ادہان اور چربیوں کی کرتے رہیں خصوصاً روغن بیدانجیر اور روغن اکارع اور روغن چینی بدرجہ غایت مفید ہے چربیوں میں گائے
اور بھیڑ کی چربی اور حرام مغز جسمیں تھوڑا سا موم ملایا جائے کہ یہ بھی نافع ہے اور الیہ یعنی چھٹے کے مقام کے گوشت کا اسکو آگ پر رکھنے
سے جو شے ٹپکتی ہے وہ بھی بہت عمدہ دوا ہے مہندی ملنا خصوصاً جوشاندہ حرمل کے پانی میں پیسکر اور شیرہ انگور ملا کر بھی علاج کیا ہے اگر یہ
ادویہ مفید نہوں اور ادویہ مغریہ ملانے کی جنمیں قوت نفوذ کی زیادہ ہے حاجت پڑے جیسے کہ بعد حمام کے اسیطرح معالجہ کرتے ہیں تو ضرور
ملانا چاہیے اور اسکے بعد پاؤں آب گرم میں رکھتے ہیں پس ایسی دواؤں میں کتیرا جو خوب کوٹ پیسکر باریک ہو جائے عجیب النفع ہے **ایضاً**
موم اور روغن کنجد سیاہ اور علک البطم اور میعہ سائلہ سب کو یکجا کرکے لقمہ کرے کہ یہ بھی عجیب دوا ہے **ایضاً** قطران ہمراہ طین یعنی پسی ہوئی تخم
کے زیادہ مفید ہے اور کندر سائیدہ ہمراہ روغنہائے مناسبہ کے اور شحوم مذکورہ کے نافع ہے **ایضاً** سرطان سوختہ روغن زیت کے
ہمراہ پیسکر لگانا بھی نافع ہے مگر ہاتھوں کے پھٹ جانے میں یہ دوا بہت جلد مفید ہوتی ہے **ایضاً** پیاز عنصل کا اندرونی مغز زیت میں پختہ
کریں اور علک البطم اسمیں گھول دیں اور ہاتھوں کے پھٹ جانے میں استعمال کریں **ایضاً** بیدانجیر کا مغز تھوڑے پانی میں پیسکر ضماد کریں اور بیدانجیر
کا ثفل بھی شقاق کہنہ جو متقرح ہو اسکے لیے نافع ہے **ایضاً** مردا سنگ اور موم اور زیت اور شہد جملہ ہموزن لیکر بطور قیروطی کے قوام میں
لائیں یا سرطان نہری کو شیطرج کے ساتھ پختہ کریں **ایضاً** دردی زیت کا اور بط کی چربی اور علک البطم جاری مجرب بہت عمدہ یہ دوا ہے

کتیرا کو لیکر مثل غبار کے باریک پیسین اسکے نصف وزن بیخ بسفایج اور کہربا اور کندر کو بھی پیسین اور علک البطم کو ہموزن کتیرا کے لین اور سب کو روغن بید انجیر کے ساتھ ملا کر استعمال کرین مین یہ بھی کہتا ہون کہ جو شخص ہر شب کو عقب یعنی پاشنہ پا کی کمہین کا خوگر ہوا سے شقاق کی ایذا کبھی نہ پہنچے گی **مترجم کی مجرب دوا** پاؤن کے پھٹ جانے کی دوا مجرب خاکسار یہ ہے قسط تلخ بقدر ضرورت جو کوب کر کے پانی مین جوش دین جب خوب اسکا اثر پانی مین آجاوے اسی پانی مین پاؤن کو ڈبو دین مگر کسی قدر پانی مین گرمی باقی ہو غالبًا دو تین مرتبہ کے استعمال سے صحت ہو جاوے گی مین نے گوالیار کے مقام پر رنگریزون کے پاؤن کا جو بھی اور چونے کی وجہ سے پھٹ جاتے ہین علاج کیا اور مفید ہوا **فصل ہاتھون کے پھٹ جانے کا بیان** علاج اسکا بھی مثل اس شقوق پاؤن کے ہے جو خفیف دوا سے ہو یعنی سخت دوا سے علاج ہاتھون کے پھٹ جانے مین نکرنا چاہیے **انگلیونکی گھائیون کا پھٹ جانا** اسکا بھی وہی علاج ہے جو اوپر مذکور ہوا اور خاص علاج یہ ہے کہ بیخ بسفایج کو مثل غبار کے پیسکر ضماد کرین **فصل** تقرح قطاۃ یعنی پٹھہ لگ جانا اور زخمی ہونیکا علاج۔ قطاۃ اور ریڑھ کو کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ چت لیٹنے سے اور خصوصا بحالت بیماری کے سرخ ہو جاتی ہین اور بعد سرخ ہونے کے پھٹ بھی جاتی ہین اور قرحہ پڑ جاتا ہے لازم ہے کہ جس وقت سے سرخ ہونا قطاۃ کا شروع ہو اسی وقت چت لیٹنا ترک کر دین اور روادع کا استعمال شروع ہو جاے اگر مریض کی ایسی حالت ہو جاے اسکے واسطے فرش اور بچھونا برگ بید کا تجویز کرین اور لکڑیان یعنی شاخہاے بید کو جدا کر لین ورنہ وہ خود چبھین گی یا باجرہ کو بچھائین خواہ پرون کا فرش کرین مگر یہ سب چیزین روئی خواہ اور کسی بچھاون یا گدا وغیرہ کے ذریعہ کرنا چاہیے تاکہ زخم نہ چبھے اور جب قرحہ پڑ جاے تو مرہم اسفیداج کا استعمال کرین **رائحہ منکرہ کا علاج** بری بو جلد اور مغابن جیسے بیخ ران یا زیر بغل کی یا بول اور براز کی کبھی کسی خلط کی عفونت سے پیدا ہوتی ہے یا عفونت عرق سے اور حرکات مشوشہ اخلاط اسکے معین ہوتے ہین یعنی جس حرکات سے اخلاط مین تشویش اور بدبو پیدا ہوتی ہے اسیطرح غسل جنابت اور غسل حیض کو نکرنے سے خواہ بدیر غسل کرنا جبکہ بو پھیل چکے اور سیتھی کا اکثر کھانا یا ان چیزون کا استعمال کھانے مین کرنا جنکی خاصیت یہ ہے کہ مواد حریفہ حادہ یعنی تیز مواد کو خارج بدن کیطرف کھینچ لاتی ہین۔ بغل یعنی گندہ دہنی کی بو کے علاج تو امراض فم مین مذکور ہو چکا **جلد کی بدبو کا علاج** جس خلط کے فساد سے بدبو جلد مین پیدا ہوئی ہو پہلے بذریعہ استفراغ مادہ اس خلط کی اصلاح کرنی چاہیے اور مزاج کی تعدیل اور کھانے مین ایسی غذا اختیار کرین کہ جید الہضم ہو بنظر اپنی کیفیت کے و نیز بنظر مقدار اور کمیت کے یعنی غذاے جید الکیفیت مقدار مناسب پر اختیار کرین اور حمام مین جا کر خوب نظافت اور ازالہ چرک کی تدبیر کرین خواہ اور جس جگہ نہانے سے نظافت حاصل ہو۔ نہار منہ ایسی چیزون کا استعمال کرین جو عرق اور پسینہ ٹپکاتی ہین جیسے سلیخہ اور قطلیخہ یعنی پل پرنگ **ایضًا** کرفس اور حرشف اور لیمون۔ جو چیز ادرار بول کرتی ہے خون کی عفونت بھی دور کرتی ہے مگر بعض مدرات بول جو پیشاب مین بھی بدبو پیدا کرتی ہے وہ اس قاعدہ سے مستثنے ہے جیسے لیمون۔ بدبو ے جلد کو نقیع مشمش یعنی خوبانی کا جو خوشبودار ہو اور خود مشمش کا استعمال بھی مفید ہے اور طلا مین بدن پر ماء الآس اور حب پانی مین شب یمانی اور سوس اور طبیخ نمام اور نعنع اور فودنج اور مرزنجوش برگ بھی برگ بید ملا ہو اسیطرح تمریخ آس کی جو پسا ہوا ہو اور خصوصًا صندل کی تمریخ اور سعد اور تفاح اذخر قصب الذریرہ اور سرو اور گلسرخ خاص کر کے اور مرزنجوش اور شاہسفرم اور اشنہ و برگ اترج اور پوست اترج اور اسی کا چھلکا اور برگ بہ اور برگ سوسن بھی نافع ہے **ایضًا** اقراص ورد ہمراہ سک کے **ایضًا** منافذ اور مسامات کو

بند کرنے اور عرق کے روکنے کے واسطے مردا سنگ اور توتیا برگ سوسن پھٹکری وغیرہ اور مرکی او صبر اور روغن آس اور روغن گل

فصل بیان میں صنان کے اور صنان کا علاج بھی اسی فصل میں مذکور ہوتا ہے صنان وہ بدبو ہے جو زیر بغل پیدا ہو بعض لوگوں نے خیال کیا ہے کہ صنان بقیہ سے اسی منی کے پیدا ہوتا ہے جس سے اس آدمی کی خلقت ہوئی ہے اسطرح کہ وہ بقیہ زیر بغل کیطرف آگیا اور جلد میں نفوذ کر گیا اور یہ رائے قابل اعتماد کے نہیں ہے البتہ صنان کی پیدائش مناسب و اولی یہ ہے کہ اس مادہ سے منسوب کیجائے جو انسان میں تحلیل بمنی ہوتا ہے وہی مادہ متحرک ہو کر صنان بن جاتا ہے۔ علاج صنان کا بعد تنقیہ کے (بشرطیکہ حاجت تنقیہ کی ہو) یہ ہے کہ توتیا اور مردا سنگ مرتی سے کریں اور قلیمیات معلومہ اور خاکستر آس سے اور جب پانی میں پھٹکری محلول ہوئی ہو اور کبھی ان ادویہ میں صندل ملا دیتے ہیں اور کافور بھی مخلوط کرتے ہیں **قرص جید** صندل اور سلیخہ اور سک اور سنبل اور شب اور مُر اور ساذج اور گلسرخ ہر واحد ایک جز توتیا اور مردا سنگ سفید کیا ہوا ہر واحد تین جز کافور نصف جز گلاب کے ذریعہ سے قرص طیار کریں اور بعد خشک کرنے کے استعمال کریں **ایضاً** درو احمر اور سک اور سنبل اور سعد اور مُر اور شب ہر واحد سے دس جز لیکر قرص طیار کریں گلاب ملا کر اور بطور طلوخ کے استعمال کریں

فصل صفت ایک ذرور کی جسکے استعمال سے بدن خوشبو ہو جائے اور گرم مزاجوں کیواسطے نافع ہے سعد اور ساذج نقفاح اذخر میعہ شامیہ جو بنی رمان کا مشہور ہے ہر واحد دس درخمی گلسرخ خشک اور اطراف آس کے ہر واحد بیس درخمی سعد اور نقاح اذخر اور ساذج کو شراب ریحانی میں تر کریں اور خوب بھیگ جانے کے بعد خشک کرلیں اور پیس بھر اسپر گلسرخ اور اطراف آس کو ڈالکر پیس ور زعفران کو گلاب ملا کر ڈالیں اور باقی ادویہ کو ملائیں اور سایہ میں خشک کریں پھر سکھانے کے بعد پیسکر تمام بدن پر چھڑک دیں اور بعد نہانے کے پہلے پسینہ بدن کا خوب پونچھ ڈالیں بعد ازاں یہ دوا استعمال کریں **ایضاً** کہ عرق بدبو کے رائحہ کو قطع کرتا ہے اور سرد مزاج والوں کے مناسب ہے سنبل الطیب قرنفل حماما شاخملے سلیخہ ہر واحد تین درخمی قسط اظفار الطیب سنبل ہندی و اجینی ہر واحد دو درخمی شاخملے مرزنجوش و سنبل ہر واحد چار درخمی بنی رمان کی اسکو شراب میں حلکر کے باقی ادویہ کو آب نمام میں پیسکر اسطرح استعمال کریں جو مذکور ہو چکا **اور دوا ہے** جو پسینہ کی بدبو دور کر دیتی ہے وارچینی سنبل ہندی اظفار الطیب قسط ہر واحد دو اوقیہ طین بحیرہ (یعنی وہ گل مختوم جس پر بحیرہ کی مہر لگی ہوں اور اسکو طین قیاس بھی کہتے ہیں) چرک اسرب سپیدہ مغسول ہر واحد نصف اوقیہ شیح سنبل رومی ہر واحد ایک اوقیہ زعفران گلسرخ خشک ہر واحد تین اوقیہ خشک دو المجن آب آس سے پیسکر اور زعفران کو شراب ریحانی میں حلکر کے آمیختہ کرو

فصل بول اور براز کی بوے بد کا بیان اور ریح کی عفونت کا بیان ہے اور اسکا علاج ان تینوں چیزوں میں بوے بد عفونت اخلاط سے پیدا ہوتی ہے اور کبھی خاص ایسی اشیا کے کھانے پینے سے ہوتی ہے جنکی خاصیت یہی ہے کہ بدبو انمیں پیدا کریں جیسے اشترغار اور لہسن اور جرجیر اور گندنا اور انجدان اور حلتیت اور جعفیہ کے استعمال سے بھی یہی اثر ہے مگر جودت ہضم اس اثر کو دور کرتی ہے اسیطرح ایسی چیزوں کا استعمال جو عفونت بطرف جلد کے اور بول کے دفع کرتی ہیں جیسے میتھی کہ پسینہ اور پیشاب کو بدبو کرتی ہے اور براز کی بوے بد کو دفع کرتی ہے اور شراب علاوہ براز کی بدبو کو دور کرتی ہے

فصل بیان میں پیشاب کی بدبو کے براز کی بدبو کے جو اسباب ہیں وہی بول کی بدبو کے ہیں **ایضاً** مدرات جیسے ہلیون وغیرہ کہ رائحہ بدن کو خوشبو کرتے ہیں اور بول کو بدبو کرتے ہیں قروح مثانہ کی وجہ سے بھی پیشاب میں بدبو پیدا ہوتی ہے اور اسکا علاج آسان ہے جیسا کہ امراض مثانہ میں بیان ہو چکا

فصل قمل اور صئبان کے بیان میں جو مادہ رطب ایسا ہے کہ خاص اسی میں کسی قدر حرارت ہے

یا اسکے ہمراہ کسی اور شے مین حرارت ہو جب ایسا مادہ بطرف جلد کے آتا ہو کبھی تو بوجہ لطافت اور رقت کے وہ مادہ متحلل ہو جاتا ہے اور محسوس نہین ہوتا اور اسکے بعد لطافت مین وہ بھی مادہ ہو جو پسینہ ہو کر بہ جاتا ہو اور اسکے بعد لطافت مین وہ مادہ ہو جو متحلل ہو کر وسخ اور چرک ہو جاتا ہو اور اسکے بعد وہ مادہ ہو جو اعلاے طبقات مین محتبس ہو جاتا ہو کہ اس سے خراز اور حصف وغیرہ پیدا ہوتے ہین اور اسکے بعد لطافت مین وہ مادہ ہو جو اندرون جلد کے محتبس ہوتا ہو پھر اگر یہ مادہ ردی اور خراب ہو داء الثعلب وغیرہ اور قوبا اور سعفہ پیدا کرتا ہو اگر اسمین رداوت کثیر ہو اور قوت صدید اور ریم بن جانے کی اسمین نہین ہو اور نہ اسمین بسرعت عفونت زائدہ در ہو سکتی ہو اور صلاحیت اسمین قبول حیات کی بھی ہو تب عطا کنندہ حیات موہبت سے اپنے فیضان حیات ہوتا ہو ایسے ہی مادہ سے قمل یعنی سفید جوئن پیدا ہو کر رنگتی پھرتی ہین اور قمل نکر یہ مادہ خارج ہو جاتا ہو اور کبھی ایسے مادہ سے دفعۃً بڑے بڑے جانور چپٹے چپٹے یا گول گول پیدا ہوتے ہین جنکو صیبان کہتے ہین۔ کبھی قمل کے تولد پر غذا ہاے جید الکیموس بھی معین ہوتی ہین جو رقیق ہون اور ظاہر بدن کیطرف متحرک ہون جیسے انجیر اور کبھی اسپر اعانت ان حرکات سے بھی ہوتی ہین جو خارج بدن کیطرف غذا کو لانے والی ہین خصوصاً اگر اس غذا یا حرکت کے ہمراہ وہ بخار بھی ہو جو منی سے پیدا ہوتا ہو جیسے حرکت جماع کی کبھی صفائی بدن کی میل وغیرہ سے ترک کرنا اور غسل ترک کرنا اور مفتح مسام کا استعمال کرنا کہ جلد مین تفتیح پیدا کرے اور مواد محتبسہ اندرون جلد کو حرکت دیکر مستحیل کر دے یا ایسی نسیم کو جو مانع استحالہ مواد ہو جلد کے اندرون داخل کرے کہ مواد متعفنہ یا شبیہ بمتعفنہ کا استحالہ نہونے پائے الغرض یہ سب اشیا حدوث قمل پر معین ہوتے ہین۔ کبھی قمل کی ایسی کثرت ہوتی ہو کہ صاحب بدن لاغر اور زرد اندام ہو جاتا ہو اور ظہما کا سقوط اور بدن کی نحافت اور قوت کا تحلل پیدا ہو جاتا ہو **علاج** قمل جو بکثرت پیدا ہون کہ انکی نسل منقطع نہو اور بڑھتے ہی چلے جائین انکا علاج پہلے تنقیہ بدن سے کرنا ضرور ہو خصوصاً فصد کرائے اور تدبیر کی اصلاح اور ان چیزون کا استعمال قطعاً چھوڑ دینا چاہیے جو مواد کو بطرف ظاہر بدن کے خارج کرتی ہین چنانچہ اوپر بھی مذکور ہو چکا بعد ازان ادویہ موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے ہمیشہ اہتمام لطافت بدن کی رکھنی اسکے واسطے نافع ہو اگر پہلے آب شور سے نہالے اسکے بعد آب شیرین سے غسل کرے یہ طریقہ بہت خوب ہو کپڑے بدل بدل کے پہننا اور حریر کا لباس اختیار کرنا اور کتان کے کپڑے پہننے بھی ضرور ہین۔ کبھی مشروب دوا بھی قمل کو قتل کرتی ہو جیسے لسن کا طبیخ فودنج جبلی کے ساتھ استعمال کرنا ادویہ موضعیہ ایسی درکار ہین جو مجفف اور محلل اور جذاب ہون خارج بدن کیطرف پھر اگر قمل کثرت ہون اور بڑی ایذا دیتے ہون اسوقت مسکہ وغیرہ کی دہنیت بھی شریک کرنی لازم ہو منجملہ ادویہ موضعیہ کے سماق ہمراہ زیت اور حماض کے **ایضاً** برگ حماض بھی اور اسی کی بیخ یا شبت ہمراہ زیت کے یا برگ رمان یا برگ حنظل یا برگ آس خواہ برگ سرو یا برگ بزر کتان یا قصب الذریرہ اور رناجبینی اور روغن قرطم یعنی کڑ نافع ہو اور رانج تولد قمل ہو اور روغن ترب عجیب الاثر ہو بوست سلیخہ اور زراوند عاقرقرحا اور خطمی کی جڑ اور نام اور جعدہ اور میویزج و شکاع شیح گمر انجرہ اور برنجاسف قرومانا **ترکیب جید** شیاف مایشا مین درہم قسط نصف درہم بورہ ایک درہم نشاستہ ہموزن سب ادویہ کے سب کو کجا ایکے طلا کرین دھونی کی ادویہ مین طبیخ ترمس بہت عمدہ اور قوی ہو اور طبیخ سماق اور طبیخ طرفا اور طبیخ فودنج جبلی اور طبیخ برگ سرو اور برگ صنوبر مرارات یعنی تلخ چیزین جیسے فضولات مین پڑین نہایت عمدہ ہین۔ بخورات مین عنبر کندش اور مویزج کی ہڑتال کے ساتھ اور خصوصاً سک کے ہمراہ اور گندھک منجملہ قوی دواؤن کے یہ دوا ہو مویزج اور زرنیخ سرخ اور بورہ ان سبکو سرکہ اور زیت مین پیسکر سر پر طلا کرین اور خربق سپید اور بورہ

یا برگ دفلی ہمراہ زیت کے یا برگ حنظل رائی اور کندش دونوں کو پیسکر تھوڑا سا سرکا بھی ڈالیں اور پارہ اسی مرکب میں پیسکر کشتہ کر ڈالیں
یہ دوا قوی الاثر ہو اسیطرح وہ دوا جو مرکب ہو گندھک و ہڑتال اور زراوند اور خاکستر بلوط اور قسط تلخ سے **ایضاً** کندش زرنیخ سرخ
زراوند طویل قطران تختہ گاؤ اتنا کہ جسمیں یہ دوا مخلوط ہو جائے یہ طلا بھی قوی ہو **ایضاً** قطران جنطیانا اور ہڑتال و روغن سوسن **ایضاً** مویزج
اور برگ دفلی اور شب یمانی **ایضاً** حمام میں شیاف مایثا ایک ایک جزو بورق نصف جزو قسط **ایضاً** نوشادر ستہ جزو ان سب اجزا کے اور بعد خوب
گرم ہونے بدن کے استعمال اس دوا کا کریں سرکہ ملا کر یہ ساری ادویہ جو مذکور ہوئی ہیں انکا لگانا بعد تعریق اور دھونی لینے مثل کندش اور مویزج
کے بہت عمدہ ہو خصوصاً جب غسولات کی ابتدا اسی قسم کی ہو جو مذکور ہو چکے ہیں **چوتھا مقالہ** ان احوال کے بیان میں جو متعلق بدن کی فربہی اور
لاغری کے ہیں اور یہی مقالہ پر کتاب اربعہ کا خاتمہ ہو

فصل ہزال یعنی لاغری کے دور کرنے کا بیان

(۱) لاغری بدن کی بوجہ نہونے اس مادہ فربہی کے ہوتی ہو جو غذا سے پیدا ہوتا ہو (۲) یا کثرت استعمال غذائے لطیف سے جس سے خون کثیر بدن میں پیدا بھی
نہیں ہوتا لاغری ہو جاتی ہو (۳) یا فقط تدبیر غذائی پر اقتصار کرنا جس سے خون پاکیزہ پیدا نہو لاغری پیدا ہوتی ہو **مترجم** اس فقرہ میں
دو احتمال ہیں ایک تو ظاہر تھا جو ترجمہ کیا گیا دوسرا نسخہ (علی اعداد) کا ہو وہ بظاہر درست نہیں ہوتا ہو اور بے ربط ہو مگر شاید اس سے مراد ہو کہ جس
تدبیر مناسب پر عمل کرنا چاہیے اسکے سوا اور مخالف تدبیر پر اقتصار کریں کہ خون جید پیدا نہو **حق** (۴) یا ضعف قوت متصرفہ سے جو غذا میں
تصرف کرتی ہو لاغری پیدا ہوتی ہو اور ضعف متصرفہ میں یا بوجہ ضعف ہاضمہ کے ہو یا قوت جاذبہ میں ضعف پیدا ہو کسی فساد کی وجہ سے
کہ غذا کو اعضا کیطرف جذب نہ کر سکے اور اکثر یہ فساد مزاج بارد سے پیدا ہوتا ہو (۵) یا بسبب سکون کثیر کے جسکی وجہ سے قوت جاذبہ ٹھہر جاتی
ہو یا کم ہو جاتی ہو لاغری پیدا ہوتی ہو خصوصاً اگر یہ سکون اور آرام طلبی بعد ریاضت معتاد کے ہو کہ طبیعت خوگر اسی کی ہو گئی تھی کہ احتیاج
سے ریاضت کے جذب غذا کرتی تھی اور اب ریاضت بالکل چھوڑ دینے سے جذب غذا بھی معدوم ہو گیا ہو بلکہ ایسے طبائع میں جذب
غذائے معتدل بھی نہیں ہوتا ہو (۶) یا سبب لاغری کا یہ ہو کہ جو خون بدن میں پیدا ہوتا ہو طبیعت بدنی کو اس سے بغض اور نفرت ہے
یعنی اسے قبول کر کے تغذیہ بدن نہیں کرتی ہو چنانچہ خون مراری نہایت ناگوار ہو قوت جاذبہ پر بہ نسبت خون رطب مائی یعنی بلغمی کے (۷)
یا لاغری کا سبب یہ ہوتا ہو کہ طحال بوجہ ورم کے بڑھ کر مزاحمت جگر کی کرتی ہو پس خون بطرف طحال کے زیادہ منجذب ہوتا ہو اور قوت
کبد میں ضعف اور سستی بوجہ مخالفت مزاج طحال کے پیدا ہوتی ہو (۸) یا دیدان یعنی کیڑے اندرون بدن میں پڑ کے جریان غذا کے
اعضا کو روکتے ہیں اسوجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہو (۹) یا مسامات بدن کی تنگی اور ضیق کے سبب سے لاغری پیدا ہوتی ہو اور تنگی
مسامات میں یا اخلاط کی سدوات سے پیدا ہوتی ہو یا اسلئے مسامات تہ بر تہ بستہ اور منطبق ہو جاتے ہیں اسلیے کہ برودت یا حرارت
نے جو گرد اگرد مسامات کے کسی خلط وغیرہ میں ٹھہری ہوئی ہو اسی برودت اور حرارت نے انطباق مسامات کر دیا ہو لہذا یبس
اور خشکی بلکہ سمٹ جانا جلد وغیرہ کا ایسا پیدا ہوا ہو کہ اسنے مسامات کو بند کر دیا ہو اور غذا کو پہونچنے کی راہ نہیں باقی رہی اور یہ انطباق
مسامات بسبب برودت کے ہو یا حرارت کے اپنے اپنے علامات خاصہ سے پہچانا جاتا ہو یا تنگی مسامات میں کسی بندش سے بنی جرم
کے پیدا ہوتی ہو جو ہمیشہ بندھی رہے اور مسامات اور مجاری غذا کو ایسا بند کرے کہ جذب غذا نہو سکے۔ خصوصاً جو لوگ مٹی کھانے
کے عادی ہوتے ہیں انکے مسامات کی تنگی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہو اور اسی سبب سے وہ لاغر ہو جاتے ہیں (۱۰) یا کثرت تحلل کی وجہ لاغری
پیدا ہوتی ہو یعنی جسقدر غذا بطرف اعضا کے پہونچتی ہو بوجہ ریاضت سریعہ کے فوراً تحلل ہو جاتی ہو اور عضو مغلوب التغذیہ ہیں

ٹھہر نہین سکتی جیسے ہموم اور غموم یعنی رنج اور انکار مین اور امراض محللہ مین غذا کا تحلل اسطرح ہوتا ہو۔ جو بدن ایسے ہین کہ بہت جلد لاغر ہو جاتے ہین ان ابدان پر فربہی کا عود کرنا بذریعہ تدبیر کے جلدی اور آسانی سے ہو سکتا ہو اور جو ابدان دیر مین لاغر ہوتے ہین انپر فربہی کا عود کرنا دشوار ہو انکے واسطے تدبیر فربہی کی فقط بغرض بقائے قوت اور مدارات ضعف کے ہو سکتی ہو کہ اگر غذائے کثیر کا استعمال ہو تحمل کر سکین اور ہضم ہو جائے جس بدن کی جلد نرم ہو وہ قبول فربہی بعد لاغری کے زیادہ کر سکتا ہو اور تمدید یعنی کھنچاؤ اور تناؤ کو جلد کے زیادہ قبول کرنے کی لیاقت ایسے ہی بدن مین ہو جسکی جلد نرم ہو۔ آدمی کا لاغری سے محفوظ رہنا اسکی تدبیر منجملہ اور تدابیر کے یہ بھی ہو کہ ایسے امور کا ارتکاب نہ کرے جنسے ضعف پیدا ہوتا ہو اور جسکے سبب گرمی اور سردی کی برداشت کرنے پر متحمل نہین ہو سکتا ہو اور صدمات یعنی ٹکرانا اور ٹھوکرین اجسام کی زیادہ کھانی اس سے بھی حفاظت کرنی مانع لاغری ہو۔ انفعالات نفسانی اور رنج سے پرہیز کرنا زیادہ بیداری سے بچنا استفراغ اخلاط جو بلا ضرورت ہو یا حد محتاج الیہ سے زائد ہو اور کثرت جماع سے محفوظ رہنا یہ بھی لاغری سے حفاظت کی تدبیر ہو۔ ایسی تدبیر کرنی جس سے غذائے اعضا محتبس ہو جائے اور نفوذ اعضا مین نکر سکے اور محتبس ہو کر غذائے مذکور متعفن ہو جاے اس سے بھی حفاظت کرنی ضرور ہو فربہی مین بہت سے مضار ہین کہ انھین مقام مناسب پر ہم ذکر کرینگے ایسی کیفیت نہین ہو جیسے کہ درمیان لاغری اور فربہی کے حالت اعتدال مین عمدگی ہوتی ہو۔ پس جبتک فربہی سے کوئی ضرر پیدا نہ ہو اسے ناپسند کرنا نہ چاہیے اسلیے کہ مادۂ حیات حیوانی رطوبت مین ہو جو فربہی کو لازم ہو پھر بھی احتیاط لازم ہے کہ حد افراط پر فربہی نہ پہونچنے پائے گو ابھی تک کوئی آفت بوجہ افراط فربہی کے پیدا نہوئی ہو اسلیے کہ فربہی مین آفت اور ضرر دفعتًا چانک پیدا ہو جاتا ہو چنانچہ اپنے مقام پر مفصل مذکور ہوگا جب بدن مین خشکی اور ہوا مین یبوست پیدا ہو جائے اسوقت لاغری ضرور پیدا ہوتی ہو **علاج** واجب ہے کہ پہلے سبب لاغری پر نظر کرین اور دریافت کرین کہ اسباب دہ گانہ مذکورۂ بالا مین سے کونسا امر سبب اس لاغری کا ہوا ہو اور بعد اوسکے سبب کے علاج اسی کا کرین اور ازالۂ سبب مین کوشش کرین (۱) مثلاً اگر غذا ایسی مستعمل ہو جس سے خون غلیظ اور قوی پیدا نہین ہوتا ہو تو ایسی غذا تجویز کرنا لازم ہو جو مولد خون غلیظ اور قوی کی ہو اور فقط ایسی غذا پر اقتصار کرنا چاہیے جو خون صالح پیدا کرتی ہو اسلیے کہ ایسی غذا بسا اوقات خون رقیق پیدا کرتی ہو کہ وہ متحلل ہو جاتا ہو اور جزو بدن نہین ہوتا ہے (۲) اگر سبب لاغری کا یہ ہو کہ قوت جاذبہ مین کسل اور سستی آگئی ہو اسی قوت کی تحریک اور تقویت کرنی چاہیے اور اس سوء مزاج کو دیکھنا چاہیے اگر سوء مزاج واقع مین ہو پھر اسکی تبدیل کی تدبیر کرنی چاہیے۔ سوتے سے اٹھکر بدن کی مالش کرانی قوت جاذبہ کو بیدار کرتی ہو۔ کبھی احتیاج اسکی بھی ہوتی ہو کہ اور اعضا کیطرف غذا جانے کو روکین اور عضو لاغر کیطرف اسی غذا کو لائین اور جذب کرین اور یہ بات اسوقت کرنی چاہیے جب دونون اعضا کے جانبین مختلف ہون مثلاً داہنا ہاتھ لاغر ہو اور بایان موٹا ہو اسوقت ضرور ہو کہ موٹے ہاتھ مین نیچے کیطرف سے پٹی باندھے مگر بندش پٹی کی ایسی نہو جو ایذا دے بلکہ اسیقدر کہ مسامات مین تنگی پیدا کر کے غذا کو روکے تب وہ غذا دوسرے ہاتھ کی طرف چلی جائے گی اور قوت جاذبہ کو مالش سے متنبہ کرین خصوصًا روغن سے جیسے روغن زیت اور موم گرم کیا ہوا اور مالش ایسی آسانی سے کرین جو درد اور ایذا پیدا نکرے اور جب ملتے ملتے عضو مذکور مین گرمی آجاے ترک کرین اور پھر جب گرمی مٹ جاے مالش کرین (۳) اگر منافذ کے بند ہو جانے سے لاغری پیدا ہوئی ہو تفتیح مسامات کرین اور اگر بدن کو کسی حرارت یا برودت نے گھیر لیا ہو جیسا کہ عنوان مین بیان ہوا ہو اور اسی سبب سے

انسداد مسامات ہوا ہو اسوقت عضو کو ڈھیلا کرنا بذریعہ ترطیب و تسخین کے لازم ہو جو بذریعہ سخنات مأکولہ یا مشروبہ کے پیدا ہوتی ہو اور حرکات بدنی اور نفسانی سے سخونت پیدا کریں اگر بوجہ برودت تنگی مسامات پیدا ہوئی ہو اور تبرید اور ترطیب کرنی چاہیے اگر مسامات میں تنگی بوجہ حرارت کے ایسی آگئی ہو کہ اینٹھ گئے ہوں۔ بہتر ہو طریق تسخین اس عضو کی جو بوجہ برودت کے تسخین قبول نہ کرتا ہو یہ ہو کہ پہلے اس عضو کی مالش کریں بعد ازاں اسپر محمر یعنی سرخی پیدا کرنے والی شے رکھیں (۴) اگر بسبب لاغری کا ورم طحال ہو پہلے طحال کا علاج کریں (۵) اگر دیدان کے سبب سے لاغری پیدا ہوئی ہو قتل دیدان کی تدبیر کریں اور سارے دیدان نکال ڈالیں تخمین ادویہ سے جو باب دیدان میں مذکور ہو چکی ہیں اور بعد اخراج دیدان کے آسایش اور آرام دینے کی تدبیر کرنی چاہیے نرم بچھاون پر سولانا اور سایہ میں ٹھہرانا اور نشاط یعنی دل خوش کن امور سے ہر وقت دو چار رکھنا اور عطریات کا استعمال اور ٹھنڈے مشروبات پلانا چاہیے کہ جملہ یہ تدابیر بڑے مقوی قوائے طبیعہ ہیں کہ تصرف طبعی کو تغذیہ میں اور دفع فضول میں پیدا کرتی ہیں اور یہی امر مبداء اسباب فربہی کا ہو شراب غلیظ بھی شرباً اور طعام جید الکیموس جو قوی اور نیز قوت جاذبہ ہو کر ہضم ہو جائے سمن بدن ہو جیسے ہریسہ اور جوزیات اور چانول ہمراہ دودھ کے اور گوشت بھنا ہو کہ اسمیں قوت بھی محتبس ہو جاتی ہو اور گوشت سخت پیدا کرتی ہو اور پکایا ہوا گوشت تو کم متزل یعنی ڈھیلا اور منفشے یعنی پھیلا ہوا گوشت پیدا کرتا ہو جو پلپلا ہوتا ہو۔ بطا کا گوشت سمن بدن ہو اسیطرح گوشت چوزۂ مرغ کا اور تیہو کا گوشت زیادہ فربہی پیدا کرتا ہو اسیطرح لبوب ہمراہ شکر بعد غذا کے حمام کرنا غذا کو بدن کیطرف زیادہ جذب کرتا ہو اور فربہی بھی پیدا کرتا ہو مگر نہانے والے کے جگر میں سدہ پڑتا ہو خصوصاً اگر ایسا طعام کھا کر حمام کرے جو بغرض فربہی پیدا کرنے کے استعمال کیا گیا ہو اور اسی وجہ سے حصاۃ کا مرض یعنی پتھری کا ایسے لوگوں کو زیادہ ہوتا ہو اور جو لوگ باریک رگ از روے خلقت کے ہیں اور بعد طعام کے حمام کے خوگر ہوں انکو مرض سدہ اور حصات میں مبتلا ہونے کی اولویت ہو لیکن سب آدمی پر یہ حکم ضرر کا عام نہیں ہو۔ یہی لوگ جب اپنی داہنی جانب کسی قدر ثقل و گرانی کا احساس کریں لازم ہو کہ مفتحات سدہ جگر جو معروف اور مشہور ہو انکو فوراً استعمال کریں اور قبل از طعام کبر ہمراہ سرکہ اور شہد کے استعمال کریں اور سکنجبین بزوری بھی استعمال کرتے رہیں تا اینکہ ثقل مذکور زائل ہو جائے۔ عمدہ وقت حمام کا وہی ہو جو ہضم اولی طعام کے وقت ہو کہ غذا منحدر ہو چکی ہو۔ اسکے علاوہ یہ بھی ہو کہ اکل طعام حمام سے نکلکر بلا فصل اسباب فربہی سے ہو کیا خوب تدبیر فربہی کی اکثر آدمیوں کے واسطے حمام کرنا ہو خصوصاً ان لوگوں کے واسطے جو لاغری میں مثل حالت ذبول کے پڑے ہوں۔ واجب ہو کہ استحمام اول ہضم پر واقع ہو یعنی جسوقت کہ غذا معدہ سے منحدر ہو چکے سواے چند اشیاے غذا کے کہ انکے ہضم پر استحمام مضر ہو۔ محرورین کیواسطے دوغ جو میٹھے دہی سے بنایا گیا ہو بہت مسمن ہے منجملہ تدابیر مسمنہ کے خون کا حبس کرنا پٹّے کی بندش سے اس عضو کا جو محاذی عضو لاغر کے دوسری جانب میں ہو (چنانچہ ابتداے صفحہ ماقبل میں مذکور ہو چکا) اور پٹی کی بندش نیچے عضو کے کرنی چاہیے اگر کوئی عضو فربہ ہو یا اسکی فربہی مطلوب نہو مثلاً ساعد اگر مہزول ہو اور کف دست لاغری سے بچا ہوا ہو اسوقت بندش پٹی کی رسغ پر کرنی چاہیے۔ یا عضد تو لاغر ہو اور کف اور ساعد بحال خود سالم ہیں اسوقت بندش پٹی کی مرفق پر ساعد سے اوپر کیطرف چاہیے۔ مسمنات بدن سے بعض تدابیر متعلق بہ ریاضت ہیں۔ ریاضت کی یہی قسم فربہی پیدا کرتی ہو جو نرم اور بطی ہو یعنی دیر میں کیجاے اور مع ذلک حد اعتدال پر اور دلک سریع کی ہو یا رچہ یا خشونت سے کیا جاے اور تھوڑی سی مالش ہو اور وہ بھی صلابت اور نرمی میں معتدل ہو اور اسکے بعد ریاضت

اعتدال

یا اعتدال مانع کرے اور اسکے بعد استحمام بھی کرے اور پھر مالش معتدل نرمی اور سختی مین کرے اسقدر کہ قوت متفرقہ متنبہ ہو جائے
اور مالش کی حد اسیقدر ہو کہ جلد پر گرمی یا سرخی آجائے پھر تھوڑا ٹھہر کر بدن کو پونچھے اور دلک یابس یعنی سوکھی مالش کرے بعد اسکے
لطوخات مسمنہ کا استعمال کرے۔ تبدیل آب و ہوا کی تدبیر فربہی مین واجب اور اہم ہے اسلیئے کہ اکثر آب و ہوا کی خرابی سے لاغری پیدا
ہوتی ہے مسمنات مین سے چند لطوخات ایسے ہین جو بعد تحریک اعضا اور اعضا کے سرخ کرے مالش وغیرہ سے لگائے جاتے ہین
جیسے زفت کہ یہ تنہا مسمن ہے اگرچہ شدید السیلان ہو یا زفت کو ہمراہ کسی روغن کے اتنا روغن جو زفت کو سیلان مین لائے استعمال کرین
کہ لتھڑ جائے اور کبھی تنہا زفت کو آگ مین گرم کرکے جب پگھل جائے استعمال کرتے ہین کہ چمٹ جائے اور جب منجمد اور بستہ ہو جاتا ہے
چھڑا لیتے ہین کہ یہ ترکیب جذب غذا کرتی ہے اسی عضو کی طرف جسپر یہ لگایا جائے اور غذا کو اسی عضو مین بند کر دیتی ہے۔ اور قوت جاذبہ
کو متنبہ کرتی ہے اور اگر برودت بسبب ضعف کے عارض ہو اسے دور کرتی ہے یا انسداد مسام کے سبب سے برودت عارض ہوئی ہے
اسے بھی زائل کرتی ہے اور لزوجت اور سخونت پیدا کرتی ہے اور اسقدر پیوست مسامات مین ہو جاتی ہے گویا کہ مستحیل ہو گئی جزو عضو کیطرف
کہ اس سے جدا نہین ہوتی ہے جب گرمیون کی فصل مین اسکا استعمال کرین واجب ہے کہ روزانہ ایک ہی مرتبہ لگائین اور جاڑون مین
دو مرتبہ۔ اور جس فصل مین زفت کا لطوخ کرین ملاحظہ کرنا چاہیے کہ اسکی چسپیدگی عضو مین بسرعت ہوتی ہے یا دیر مین اور عضو مذکور مین
سرخی اور دیگر آثار مین سرعت اور بطوء کا خیال کرین۔ اسلیئے کہ اگر زفت کا اثر جلد اور بسرعت ظاہر ہو پھر اسکے چھڑانے مین دیر نکرنی چاہیے
بلکہ جلد اُسے چھڑا لینا لازم ہے بلکہ بیشتر تو اسیقدر کافی ہوتا ہے کہ گرما گرم ادھر اسکو لگایا اور اُدھر جب سرد ہو گئی چھڑا لیا۔ کبھی زفت کے
لگانے سے پہلے دلک سریع اور خشن جو بصلابت ہو نافع ہوتا ہے اور دلک کرکے بعد ازان طلاے زفت کرتے ہین۔ یا عضو لاغر کو پہلے
بید کی چھڑی سے جو ہموار ہو اور اسمین گرہ یا شاخین نہون بلکہ خوب چکنی اور ہموار ہو خصوصًا اسمین کسی قسم کا روغن لگا کر اسقدر چوٹ
لگائین کہ عضو مہزول سرخ ہو جائے اور پھول جائے اسکے بعد زفت کو لگائین اسلیئے کہ زیادہ مالش اور زیادہ چوٹ لگانی محلل عضو ہے
جو خلاف مقصود ہے لہذا معتدل مالش اور چوٹ لگانے کے بعد زفت کو آتش معتدل کے قریب گرم کرکے لگا دین جسوقت منجمد ہو جائے
اور سرد ہو دفعۃً چھڑا لینا چاہیے۔ اور بہتر یہ ہے کہ قبل زفت لگانے کے عضو پر گرم پانی جسیقدر کہ لذع بھی ہو ڈالا جائے بعد
اسکے زفت کا لطوخ کرین۔ آبہائے کبریتی اور تغری یعنی پانی زمین ہائے بے گیاہ کے یہ بھی اگر بدن پر ڈالے جائین جذب غذا
ظاہر بدن کیطرف کرتے ہین **جالینوس** کہتا ہے مین نے ایک شخص کو دیکھا کہ اسنے اسی تدبیر سے ایک لڑکے کو فربہ اسقدر کر دیا
کہ وہ لڑکا سمین الادراک یعنی فربہ ترین ہو گیا اور تھوڑے زمانہ تک اس تدبیر کو اسنے کیا تھا جسکو بوئے زفت ناگوار ہو چاہیے
کہ آب سرد کا استعمال کرے اور سارے جسم پر ٹھنڈا پانی پہونچا دے یا عضو خاص پر بہترین اوقات آب سرد کے استعمال کا وہی
ہے جسوقت لطوخ زفت یا لطوخ دیگر بدن پر لگایا جائے کہ اسوقت آب سرد کے پہونچانے سے کیا عجب ہے کہ قوت جاذبہ خون کو
بہت جلد جذب کرے۔ اگر فربہی کی تدبیر زمانہ دراز تک کچھ اثر نہ پیدا کرے گھبرانا اور ناامید ہو کر تدبیر سے دست بردار ہونا نہ چاہیے
بلکہ واجب ہے کہ مواظبت اور مداومت استعمال لطوخات وغیرہ کی کرے اور خرقہ ہائے سخت سے دلک اور مالش کرتا رہے اور
آب گرم کو بدن پر ڈالا کرے اور اسکے ہاتھ سے مالش کرے اسکے بعد زفت کا لطوخ لگائے کبھی سوائے مالش کے اور ذریعہ سے بھی
جذب خون کا کرنا مناسب ہوتا ہے بلکہ دوا یہ محمرہ جیسے عاقرقرحا اور کبریت اور ثافسیا وغیرہ سے جذب خون کی تدبیر کی جاتی ہے

اعضائے بدنی مین سے بعض عضو ایسے بھی ہین جسکے فربہ کرنے مین غذائے معتاد سے زیادہ کی ضرورت ہوتی ہے اسلیے کہ انہین حصہ غذا جو پہونچتا ہے زیادہ تحلیل پا جاتا ہے اور فربہی آنے مین زیادہ بقیہ تحلیل شدہ سے وہ عضو محتاج ہوتے ہین خصوصاً کہ دلک اور مالش سے کبھی تحلیل بھی پیدا ہوتی ہے اب لازم ہے کہ ہم ادویہ تناولہ اور حقنہائے مناسبہ بیان کرین۔ کھانے پینے کی دواؤن سے غرض یہ ہے کہ ہضم غذا پر معین ہون اور حبس غذا کا معدہ مین کرین امعا مین تھوڑی دیر قوت ماسکہ غذا کو روکے اور دوا کے اثر سے تنفیذ غذا کی رگون کی راہ سے جگر تک ہو اور یہ اثر مدرات معتدلہ سے پیدا ہوتا ہے خصوصاً جب وہ مدرات اثنائے طعام مین خواہ بعد طعام کے مستعمل ہون تھوڑی دیر بعد ازان اس غذا کو بستہ کرنا عضو مہزول مین درکار ہے اور یہ اثر ادویہ مبردہ اور مخدرہ سے جیسے بھنگ وغیرہ اور ادویہ خاصہ وہ معتدل مزاجون کے واسطے بہت برتر اشیا ہین **ترتیب جید** بادام اور بندق مقشر اور حبۃ الخضرا اور پستہ اور شہدانج اور حب صنوبر کبار شہد مین ملا کر گولیان برابر جوز کے بنائین اور ہر روز بقدر پانچ جوزات کے دس جوزات تک استعمال کرین اور اسکے اوپر شراب پئین یہ دوا فربہ بھی کرتی ہے اور رنگ بھی اچھا پیدا کرتی ہے اور مقوی باہ بھی ہے **ایضاً** ایک کول آرد سمید اور پانچ اوقیہ عنزروت کو گلے کے مکھن مین ملائین جو تازہ ہو اور پھر اسکے قرص بنائین اور صبح شام کھایا کرین یا بندق مقشر اور حبۃ الخضرا اور سمسم اور خشخاش ہموزن لیکر کیلا یعنی چوبائی نصف جز قند سفید ہموزن سبکے ہر ایک صبح کو اور بروقت سونے کے خوب سا کھایا کرین بیس درہم تک **ترتیب جو منسوب ہے حکیم کندی کیطرف** چہارم کیلچہ ماہ طمہ سپید انجیر مقشر کو لیکر آہستہ آہستہ پیسین اور دو رطل شیر دوشیدہ تازہ اوپر ڈالین جتنا زیادہ آٹا آمین گوندھ سکے گوندھین اور پھر اسکے قرص برابر یعنی یکسان بنائین کہ وزن ہر قرص کا ڈیڑھ اوقیہ کا ہو اسکے بعد پختہ کرین اور سوکھا ڈالین ہر روز دو قرص کوٹ کر تناول کیا کرین **ترتیب جید** جو لاغری شی کی خورش اور سدہائے اطراف جگر سے اور بوجہ صفار یعنی مرض بلیہ سے پیدا ہو اسکے واسطے یہ نسخہ ہے زبیب جید لیکر اسپر بقدر چہار چند وزن کے پانی ڈالین اور اتنا جوش دین کہ آدھا پانی جلجاوے اور ہر قفیز پر زبیب کے دو رطل خبث الحدید اور ایک کف اجوائن اور ایک قدست برابر شکر اور ایک قدست [illegible] ڈالین جب دو روز یا تین روز خوب تر رہے نہار منہ بقدر ایک رطل کے پی لین اور تین گھنٹہ کے بعد روٹی ہمراہ کامخ کبر اور کراث کے تناول کرین اور نبیذ قوی اسکے اوپر بقدر ایک رطل کے استعمال کرین پھر جب سات گھنٹہ گذر جائین گوشت فربہ کا استعمال کرین اور اوپر تین رطل نبیذ قوی تناول کرین کہ یہ ترکیب قوی مزاجون مین تاثیر عجیب کرتی ہے اور رنگ اچھا پیدا کرتی ہے **ایضاً** کتیرا اور تخم خشخاش اور دو زر جندم اور بہمن اور کبر اور کہربا اور زرنباد اور مغاث ہر واحد ساڑھے تین درہم سبکو کوٹکر مسکہ مین جوش دین اور اسپر دو من آرد نخود اضافہ کرین اور ہر روز تیس درہم تک تناول کرین اور ہمراہ اسکے روغن زرد مین دودھ اور شکر ڈال کر حسو پختہ کرین اور بعد اسکے تناول کے اہتمام ہضم بھی کرنا چاہیے **ایضاً** مغاث پچاس درہم خربق سپید [illegible] درہم کتیرا چالیس درہم زرنباد تیس درہم کوٹکر چھانین اور سوم حصہ مجموع کے خبز سمید اور اسیقدر یعنی ثلث مجموع کی لوز مقشر اور ثلث اس مجموعہ کا وزن شکر سلیمانی اضافہ کرکے ہر روز بقدر بیس درہم بھیڑ کے دودھ مین اور شیرہ انگور کہ دونون کا وزن ایک رطل کا ہو حسو بنا کر استعمال کرین اور یہ فربہی کی تفصیل مین منتخب بھی لبوب ہین اور روٹیان دوا ملی ہوئی اور کندر اور کیلا خصوصاً ہمراہ سویق کے اور کیلا علاوہ نفع تین کے نفخ کو دور کرتا ہے اور حب سمنہ بھی اسیطرح مفید ہے مگر معدہ مین دیر تک ٹھہرتا ہے اور مغاث اور زرنباد اور بہمنین اور جملہ ادویہ جو محرک منی ہون جیسے بلبوس اور کرسنہ اور لوبیا وغیرہ یہ ایک دوا ایسی ہے گویا بالخاصہ فربہی پیدا کرتی ہے شہد کھی پکڑ کر خشک کرین اور کوٹکر ہمراہ سویق کے استعمال کرین اور گرم مزاج کو بہت مفید ہے **تدبیر جید** واسطے محرورین کے دوغ رائب حلو یعنے

ستھ میٹھے دہی کا وہ دہی جو اچھی طرح بستہ نہ ہوا ہو اور نہ اسمیں ترشی ضامن کی موثر ہوئی ہو بلکہ ابھی اسکا بستہ ہونا شروع ہی تھا اور دہنیت
ور آرہی ہی ہیوقت اسکی چھاچھ یعنی مٹھا بنائیں تاکہ بوجہ سبکی کے سریع النفوذ ہو لیسے مٹھ کو مہزول بقدر نصف رطل کے پی جائے اور تین گھنٹے
صبر کرے تاکہ یہ مٹھ خوب ہضم ہو جائے پھر دوبارہ اسی قدر تناول کرے اور غذا کو رات تک ٹالتا رہے اور رات کو چوزہ ہائے فربہ مرغ
کی غذا میں اختیار کرے اور اگر متحمل ہو تو شراب رقیق ابیض کا بھی استعمال کرے پھر اگر قبل از وقت عشاء کے ہمام کرے غذا اور شراب کے پہلے
اور تھوڑا سا نبیذ رقیق اور صافی بہ قدر ایک قدح کے پی لیا ہو اور حمام سے نکلکر غذائے شب تناول کرے یہ بہت اچھی تدبیر ہے **نسخہ**
دیگر نخود کو لیکر دودھ میں تر کر دے ایک شبانہ روز تک اور ہر روز دودھ بدلا کرے اور شبانہ روز سے زیادہ چنے کو اسیطرح دودھ میں
پرورده کریں یہ بھی جائز ہو اسکے بعد بادام مقشر سپید اور تخم خشخاش مدقوق اور گندم اور جو ہریسہ بنائے ہوئے یہ سب اجزا ہر واحد تین درہم
اور بادام مذکور پچاس درہم سبکو یکجا کرلیں اور ہر روز اسی مرکب سے تیس درہم لیکر شیر تازہ یا روغن مناسب یا گھی میں پختہ کریں اور مہزول کو پلائیں
اور بعد ازاں آبزن میں ہمام کریں اسقدر کہ متحمل ہو **ایضاً** روغن جلیبا ایک رطل پانی میں نرم آنچ سے اسقدر پکائیں کہ پانی جل جائے
اسمیں ایک اوقیہ قند ملا کر اور ایک اوقیہ روغن زرد اضافہ کرکے اور روغن کنجد ایسقدر ڈالکر پھر جوش دیں اور بطور حسو کے بنا کر تناول کریں
ایضاً آرد نخود آرد باقلی اور جو اور چاول سبکو ہمدان لیکر سو مقشر خشخاش سپید مونگ مقشر ہر واحد بقدر نصف وزن ہر ایک جزء سے
مذکورہ کے گندم کوفتہ کنجد مقشر نصف جزء شکر دو حصہ تیار کریں بھیڑ کے دودھ میں اور صبح کو تناول کریں **ایضاً** بھنگ کو پہلے پانی میں شبانہ روز
تر کریں بعد ازاں پانی میں جوش پختہ کریں اسکے بعد پانی اسکا بقوت تمام نچوڑ ڈالیں اور سایہ میں سوکھائیں اور بعد خشک ہونیکے ایک روٹی میں
بھر کر تنور میں کسی اینٹ پر رکھکر پکائیں جب روٹی سرخ ہو جائے گویا کہ کسقدر خراب ہو جاوے تو مذکور کو روٹی سے نکالکر پیسیں پھر اسمیں سے وہ مثقال اس
رغیف یعنی روٹی میں آمیختہ کریں جو خشخاش و کنجد سے تیار کی ہو اور صبح شام میں کھائیں سے تناول کریں **دوائے عجیب** بھنگ کو پانی میں بدستور
سابق تر کرکے دھو ڈالیں اور سایہ میں خشک کریں اور اسکا اوپر کا چھلکا چھڑ دیں اور اسقدر بریاں کریں کہ پیسنے کے قابل ہو جائے پھر بعد پیسنے
کے چار وزن اسکے او مقشر اور سپید رجونا اور ہموزن شکر ملائیں اور بر وقت سونے کے پانچ درہم تناول کریں یہی مہزولین اور لاغر آدمی
کو کاکنج و عنب الثعلب اور کاہو اور توت اور گوشت تیہو یہ سب اشیاء فربہی اور لاغر کیلئے ہیں۔ اور جو لوگ بہت زیادہ لاغر ہو گئے
ہیں انکو علاج مرطب کی (جسکا ذکر مرض دق میں ہم کر چکے ہیں) حاجت ہوگی **ازین قبیل یہ دوا** سرد مزاج والوں کے واسطے ہے
خربق سپید تو دری بجائے تخم خشخاش ابیض ہر واحد دو درہم بورہ حب صنوبر ہر واحد تین درہم حب ہمنہ چار درہم سورنجان بزر البنج
عاقرقرحا خولنجان بہمن سپید ہر واحد ایک درہم کسیلا پانچ درہم نخود ابیض ایک مکول پہلے دودھ میں نخود کو بھگوئیں کہ پھول جائے بعد ازاں
سایہ میں خشک کریں پھر بریاں کریں اور مثل سویق کے پیسیں اور سب اجزا کو یکجا کریں اور آٹھ معترفہ روغن گاو اسپر ڈالیں اور دس درہم صبح اور
اسیقدر شام کو تناول کریں اور اوپر سے دودھ پیا کریں **دوسرا نسخہ جو معروف ہے** حرف ابیض آرد نخود آرد باقلا نانخواہ ہر واحد ایک جزء
کسیلا دو جزو زیرہ کرمانی اور فلفل ہر واحد نصف جزء سبکو پیسکر تنور میں مثل روٹی کے پکائیں اور خشک کریں اور ہموزن اسکے خبز سمید
اضافہ کریں اور ہر روز مثل ستو کے ہمراہ دودھ کے استعمال کریں یا کسی شوربے روغن دار میں ڈالکر قبل از طعام کے استعمال کریں
شراب انجیرین کے واسطے کسیلا پانچ درہم لیکر دو رطل شراب پاکیزہ پر کہ جسمیں ترشی نہو ڈالیں اور تین قدح اسکے
تناول کریں صبح اور شام یعنی رات کو سوتے وقت اور ہر دم ایک قدح پیا کریں اور اسکے بعد سویق کا استعمال کرنا چاہیے

نعبہ بریریہ سویق مین ڈالکر زیادہ نافع ہو کہ ایسے لوگون کی ترطیب کرتا ہو اور فربہی بھی پیدا کرتا ہو مگر اسمین حرارت زیادہ ہو۔ از ینقبیل جو لوگ خشکی اور یبوست کی وجہ سے لاغر ہو گئے ہون انکا علاج مرطبات معلومہ اور تدبیر مدقوقین سے کرنا چاہیے اسکے بعد وہ تدبیر جو محرورین کے واسطے مذکور ہوئی ہو۔ اور جن لوگون کو ہمراہ یبس کے برودت بھی ہو لازم ہو کہ دق ہرم یعنی دق شیخوخیت کا علاج کیا جاے حقنہ جو بکار آمد ہین وہی ہین جو گردہ کو فربہی دین جیسے بھیڑ وغیرہ کا دودھ خصوصاً اگر انمین تھوڑا سا گندہ بہروزہ شریک ہو اور جتنے مرکبہ اسی اثر کے باہ کے مقام پر مذکور ہو چکے مگر ایک نسخہ کو یہان بھی لکھتا ہون **حقنہ** فربہ کرنے والا بکرے کی سری لیکر خوب صاف کرین اور اسکے بعد خوب کوٹ ڈالین اور نصف رطل الیہ اور دو رطل دودھ اسپر اضافہ کرین بعدازان گندم اور ارزاور نخود اسلے ہوے ہر واحد چہارم رطل اسی طرح لین کہ پہلے ان حبوب کو پانی مین خوب ملالین اور اس ہریسہ کو مع پانی کے اور اجزا پر ڈالین اور پھر سب کو پکائین تنور مین تا اینکہ خوب گل جاے اور سری بھی گل جاے اور سب کو چھانین اور شوربا سے روغن دارین اوقیہ اور دسم دو اوقیہ رقیق لوز اور آرد جوز ہین ہر واحد ایک اوقیہ بڑھا کر احتقان کرین اور فوراً اسی حالت سے سو رہین **فصل تسمین عضو عضو کی جداگانہ** ہر ایک عضو کو فربہ کرنے کا طریقہ مثلاً ہاتھ پانون ہونٹھ اور ناک اور قضیب وغیرہ کا۔ ہر عضو کی فربہی ممکن وہی ہو جو دلک اور مالش سے اس عضو کی ہوگی اور مشروب کوئی چیز ایسی نہین ہو جو خاص ایک عضو سے تعلق تسمین کا رکھتی ہو بلکہ وہ تمام بدن کی تسمین عموماً کریگی۔ البتہ عضو خاص کی تسمین اسی طرح ہوگی کہ غذا کو خاص اس عضو کی طرف جذب کرین اور اسی عضو مین ٹھہرادین اور غذا کو طرف طبع عضو مذا کے پھیر دین کہ مناسبت پیدا ہو جاے اور یہ امور جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا دلک معتدل خشونت سے پھرادو یعمرہ پھر دلک قوی کرنے سے ایکے بعد آب فاتر کی ریزش اسکے بعد زفت کا استعمال کرنا اس سے حاصل ہوتا ہو بعض لوگ حلق بری کو جو کہ ہماے سرخ مین ہو قائم مقام زفت کی تجویز کرتے ہین اور اوپر معلوم ہو چکا کہ زفت کا استعمال کیونکر کرنا چاہیے۔ مادہ کا عضو مطلوب کیطرف متوجہ کرنا بس اتنی ہی تدبیر سے ہو سکتا ہو کہ عضو کی طرف جانے کی راہ بند کیجاے اور اسی عضو کی طرف کی راہ کھلی رہے یا مقسم غذا یعنی جہان سے تقسیم غذا کی ہوتی ہو اسی جگہ راہ آمد غذا عضو مخصوص کی کھول دیجاے اور دوسری طرف کی بند کیجائے اور یہ سب امور بخوبی بیان ہو چکے ہین بعض اعضا کو اعمال حدید یعنی لوہے کے آلات سے اعمال چند کرنے کی بھی حاجت ہوتی ہو جیسے ہونٹھ اور ناک اور کان اور دیگر مقامات مین اسکا بیان ہو چکا ہو اطبا نے کہا ہو کہ اگر ہونٹھ اور ناک ناقص ہون لازم ہو کہ وسط کو تراش ڈالین اور جلد کو ہر دو جانب کی چھیل کر جو گوشت بیچ مین ہو اور سخت ہو گیا ہو اسے کاٹ ڈالین پس ہونٹھ بڑھ جاے گا اور تقلص یعنی سمٹا پن اسکا جاتا رہیگا **فصل فربہی کے عیوب کا بیان** حد سے زیادہ فربہی بدن کے لیے بمنزلہ بیڑیون قیدی کے ہو کہ حرکت اور نہوقت یعنی برخاست اور تصرف بدنی سے باز رکھتی ہو عروق مین ایسی تنگی پیدا کرتی ہو کہ روانگی روح کی اندر عروق کے دشوار ہو جاتی ہو اور ایسی جمود اور کمی حرکت سے روح کے حرارت غریزی روح کی قریب بجھنے اور منطفی ہونے کے ہو جاتی ہو اور یہی سبب ہو کہ فربہ آدمیون مین نسیم ہواے مناسب پہونچنے نہین پاتی کہ انکے مزاجون مین فساد آجاتا ہو اور ہمیشہ خواہ اکثر انکی نسبت بھی خوف رہتا ہو کہ خون انکے بدن کا کسی تنگ راہ سے خارج بدن کی طرف بر آمد نہو اور بیشتر کوئی نہ کوئی رگ اسکے بدن کی ایسی پھٹ جاتی ہو اور اس قدر خون دفعتہً اس سے نکلتا ہو کہ انکو قتل کرتا ہو اور اثناے روانگی مین ایسے خون مہلک سے گو خواہ اس سے کسیقدر پہلے ضیق نفس اور خفقان انھین عارض ہوتا ہو پس ایسی

حالت مین انکا تدارک بذریعہ فصد کے کرنا چاہیے۔ ایسے ہی فربہ آدمی خلاصہ زبون حالی انکی یہی ہو کہ ہمیشہ مرگ مفاجات پر آمادہ رہتے ہین۔ اور جو فربہ کہ حد مانع فربہی کو پہونچ گئے انھین موت جلد تر آتی ہو خصوصاً اگر ابتدائے سن مین فربہ ہوے ہین کہ انکی رگین بہت باریک اور تنگ ہو جاتی ہین اور وہی لوگ معرض آفات فالج اور سکتہ اور خفقان اور ذرب کے بھی ہوتے ہین ذرب یعنی اسہال کا مرض انکو بسبب رطوبت کے عارض ہوتا ہو وہی لوگ اکثر سوء تنفس اور غشی اور حمیات ردیہ مین مبتلا ہوتے ہین بھوک اور پیاس پر بالکل انھین صبر نہین ہوتا ہو اسلیے کہ منافذ روح مین انکے تنگی ہوتی ہو اور برودت مزاج پر غالب ہو اور خون مین کمی ہو اور بلغم کی کثرت ہو۔ کوئی آدمی فربہی کی حد زائد پر نہ پہونچے گا مگر یہ کہ بارد مزاج ہو جاے اور اسی سبب سے وہ لوگ لاولد رہتے ہین اور قوت جماع انمین کم تر ہوتی ہو اور منی بھی انمین کم پیدا ہوتی ہو یہی حال فربہ عورات کا ہو کہ وہ حاملہ نہین ہوتی ہین اور اگر کبھی حاملہ بھی ہو جائین تو اسقاط جنین کر دیتی ہین اور شہوت بھی انمین ضعیف تر ہوتی ہو۔ ایسے ہی فربہ زن و مرد اگر ان کا علاج کسی مرض کا بذریعہ ادویہ کے کیا جاے اثر دوا کا رگون مین ہو کر انکے اعضا تک غالباً نہین پہونچنے پاتا ہو مگر بہت قلیل اثر کہ جسکا پہونچنا اور نہ پہونچنا برابر ہو اور جب مریض ہوتے ہین جلد اچھے نہین ہوتے اسلیے کہ حس کی قوت انکی ضعیف ہو فصد کھولنی انکی دشوار ہو مسہل دینے مین انکے خطرہ ہو کہ بتیزادویہ مسہلہ سے تحریک اخلاط ہو جاتی ہو اور بعد تحریک کے ان اخلاط کو راستہ نفوذ کا بطرف عروق کے ملتا نہین کہ تنگی اور پری عروق کی مانع نفوذ ہو اسی سبب سے مسہل سے انکی تلف جان کی نوبت پہونچتی ہو پھر اگر دوائے مسہل نے کسیقدر تحلل بھی کیا سواے ایذا دہی کے اور کوئی نتیجہ مترتب نہوگا اسلیے کہ حار غریزی انکا بوجہ تنگی منافذ کے ضعیف ہو۔ اور ہمنے بیان کیا ہو کہ فاضل اور عمدہ حالت وہی ہو جو لاغری اور فربہی مین معتدل ہو خصوصاً سن پیری مین اگرچہ کد اور تکلیف دہ ہے اور حرکت سے بوجہ ضعف کے مانع ہوتی ہو مگر اسکے ہمراہ جو دلائل رطوبت کے ہوتے ہین اسی سبب سے طول عمر کی بشارت دیتی ہے

فصل لاغر کرنیکی تدبیر

فربہی کی تدبیر سے مخالف تدبیر کرنے سے لاغری پیدا ہوتی ہو مثلاً غذا مین کمی کرنی اور عقب حالت گرسنگی کے حمام اور ریاضت شدید کرنا اور بھوک لگنے پر بھی دیر تک غذا نہ دینا اور غذا بھی ایسی ہونی چاہیے جسمین تغذیہ بدن کم ہو یا از قسم غذاے خشک اور تیز اور شور نمکین مثل عدس اور کوامخ یا وہ غذائین جو کہ سرکہ ملا کر تیار ہوتی ہین روٹی انکو خشکہ اور خبز شیر دینی ممکن ہو اور لازم ہو کہ توابل حارہ انکی غذا مین بروقت پکانے کے زیادہ ڈالے جائین۔ ان لوگون کی تقلیل غذا پر زیادہ چرب اور روغن دار کھلانے سے بھی ہو سکے علاوہ ان اوصاف کے جو اوپر مذکور ہو چکے اسلیے کہ زیادہ روغن دار غذا سے بہت جلد آدمی سیر ہو جاتا ہو خصوصاً یہ لوگ کہ انکی بھوک تو خود ہی کم ہو اور شہوت ضعیف ہے اور چاہیے کہ طعام ان کا ایک ہی مرتبہ ہو یعنی بدفعات نہ دیا جاے اور اگر کوئی مادہ مجتمع معلوم ہو اسکی تحلیل پر اعانت کرنی چاہیے اسطرح کہ ریاضات عنیفہ اور ورزشت سے بدن انکے متخلخل اور ڈھیلے کرنے چاہین کپڑے خشونت دار اور کھرکھرے اسیطرح فرش خواب بھی خشونت دار تجویز کرنا چاہیے آب سرد کے بدلے آب گرم کا استعمال اور ہواے سرد کی جگہ ہواے گرم تکثیف مسامات کی انکی ہمیشہ کرنی چاہیے کہ مسامات بند ہو جائین اور بدن متخصف ہو کر یعنے تمسک کر قشعریرہ پر آمادہ ہو پس قبول غذا نکرے گا اور تحلل معتدل سے انکے بدن کو روکنا چاہیے کہ یہ تحلل مقدمہ انجذاب ہو غذا وغیرہ کا۔ پھر اگر فصل گرما ہو بدن کھلا رکھنا چاہیے تاکہ تحلل زیادہ ہو کہ جسقدر غذا وغیرہ جذب ہوتی ہو اس سے زیادہ تحلل پیدا ہوگا۔ اور استفراغات اور قے غیر

معتدل کا التزام رہے اسلیے قے جو معتدل ہو قبل طعام ہو یا بعد طعام اس سے تسمین بدن پیدا ہوتی ہو ہان زیادہ قے کرنے سے لاغری پیدا ہوتی ہو۔ جو مزاج مورث فربہی کا کسی بدن مین ہو اگر وہ مزاج بارد ہو تو اسکا احالہ تسخین سے کرنا چاہیے اور اگر حرارت معتدلہ مورث فربہی کی ہو اسکا امالہ برودت خواہ حرارت مفرطہ کیطرف کرنا چاہیے اسلیے کہ اکثر زائد از حد فربہی کی دور کرنے والی حرارت مفرطہ ہوتی ہو اور برودت سے ایسا ہی اثر پیدا ہوتا ہو اور یہ تبدیل مزاج استعمال ادویہ ملطفہ سے ہوتی ہو اور حار مزاج کے واسطے بھی ادویہ ملطفہ نافع ہین۔ واجب ہو کہ اسپر تحمل ریاضت سخت اور درشت کا اور استفراغات کا کرایا جاے اسلیے کہ یہ دونون تدبیرین اخلاط مین تین طرح کے اثر کرتی ہین اور ہر ایک اثر لاغری پیدا کرنے مین پورا معین ہو (۱) اثر تو یہ ہو کہ خلط بدن کی ترقیق پیدا کرنا اور انعقاد یعنی بستگی سے خلط کو دور رکھنا کہ اسی وجہ سے وہی مرض تحلیل مین آجاتی ہو (۲) اثر یہ ہو کہ ادرار پیدا کرکے اخلاط کو غیر جہت عروق سے براہ بول دفع کرنا (۳) اثر یہ ہو کہ خون مین حدت پیدا ہوتی ہو کہ اس خون کو قوت جاذبہ ناپسند کرتی ہو اور جذب بدن نہین ہوتا ہو۔ ادویہ ملطفہ اکثر اوقات وہی دوائین ہین جو اوجاع مفاصل مین بکار آمد ہین تجویز کیجاتی ہین وہی ادویہ ادرار بول پر زیادہ قوت رکھتی ہین۔ مگر وہ ادویہ معتدلہ نہونی چاہیین کہ جب مختلط بہ غذا ہو جائین غذا کو ہمراہ لیکر عروق کی طرف توجہ کرین اور توجہ مواد کی رواضع عروق کی طرف خواہ ناحیہ بول کیطرف نہ کرسکین۔ ہان اگر ہضم ثانی کے بعد مستعمل ہون تو البتہ جگر پر ایراد غذا کرینگی اور اسوقت انکا فعل اولی شروع ہوتا ہو۔ بلکہ وہ ادویہ ملطفہ یہان مناسب ہین جو اخلاط سے متمیز ہین اور جذب اخلاط کرین سواے جہت عروق سے تاکہ عروق بدستور گرسنہ رہین اور جملہ افعال جو لاغری پیدا کرنے مین درکار ہین عروق سے صادر ہون۔ یہی ادویہ ادرار حیض بھی کرتی ہین اور بقوت مدر حیض ہوتی ہین اور اسی وجہ سے لاغری پیدا کرنے پر معین ہین عورات کے واسطے یہ ادویہ جیسے جنطیانا اور تخم سداب زراوند مدحرج فطراسالیون جعدہ سندروس مین بھی قوت لاغر کرنے کی مخالفت قوت کہربا کے۔ اور لک مغسول مین قوت لاغری پیدا کرنے کی عجیب تر ہو اسیطرح تخم کرفس۔ اور زاج بھی لاغری پیدا کرتی ہے اور قوی الاثر ہو مگر اسکے استعمال مین خطرہ ہو مرزنجوش بھی موثر ہو لاغری پیدا کرنے مین **مترجم** ایک نبات ہندی جو بنام چپٹ چٹ مشہور ہو اور کہین کہین انجھا بھاڑا بھی کہتے ہین اسکی بالیان جو کپڑون مین لپٹ جاتی ہین انکے اندر مغز نکلتا ہو جیسے چانول اسکی کھیر دودھ مین پکا کر کھانے سے سقوط اشتہا اس درجہ ہوتا ہو کہ صوفیہ چلہ کشی کر لیتے ہین اور جوع کلبی مین مجرب ہو اس غذا سے بھی لاغری اچھی طرح پیدا ہوتی ہو یہ دوا یادگار مترجم سے درج ترجمہ ہوئی ہو **متن** مرکبات ادویہ **صفت دواے مرکب** زراوند مدحرج ایک درہم تنطوریون دقیق دو ثلث درہم کے جنطیانا رومی جعدہ فطراسالیون ملح الافاعی ہر واحد تین درہم سب ادویہ ایک خوراک ہو **دواے قوی** بیخ قثاء الحمار بیخ خطمی بیخ جاوشیران سب کو بوزن ایک درہم لیکر استعمال کرین **ایضاً** نانخواہ تخم سداب کمون ہموزن ہر سہ جزو مرزنجوش خشک اور بورہ چہارم جزو لک مغسول ایک جزو مقدار شربت ہر روز بقدر ایک مثقال کے۔ ادویہ ملطفہ مین سے سرکہ اور مری نہارا استعمال کرین مگر جو شخص کہ ضعیف العصب ہو اور جس کے زخم مین کسی طرح کی ایذا ہو اسے لازم ہو کہ سرکہ سے پرہیز کرے۔ نہارا شکر شراب پینے سے بھی کبھی لاغری پیدا ہوتی ہو اسلیے کہ تحلیل کرتی ہو اور عروق کو بخارات سے بھر دیتی ہے اگر بقدار کثیر ہو اور جب ابخارات سے عروق بھر گئے پھر اور طعام وغیرہ جو اسکے بعد مستعمل ہوگا اسکو قبول نہ کرینگے۔ اسی طرح ادویہ ملینہ کہ یہ بھی غذا کو عروق کیطرف

جانے سے پھیر دیتی ہین اور جب ادویہ ملینہ کثرت سے مستعمل ہون قوت جاذبہ کسلمند ہوجاتی ہے اور عروق کو خوگری ہوجاتی
ہے کہ جو غذا وغیرہ ان مین ہے اونے حرکت سے اُسے خالی کردیتی ہین اور بطرف امعاکے وہ غذا چلی جاتی ہے۔ اور اگر ادویہ
ملینہ کے ہمراہ ادویہ مدرہ بھی شامل ہون پھر تو عروق کی طرف کوئی شے نہ جائے گی اور تقویت ادویہ ملینہ کی ہوجاوے گی منجملہ ادویہ
سخنہ یعنی لاغری اور نحافت پیدا کنندہ کے تریاق بھی ہے اور نیز استعمال تریاق کا ہمراہ ملح الافاعی کے یہی اثر پیدا کرتا ہے
دوائے کرکم اور معجون فلافلی اور سنجر جینا اور اثرو یا اور دواء اللک اور اثاناسیا اور امروسیا اطریفل صغیر طلا کرنا دواؤن کا اُن
لوگون کے واسطے ایسی چیزون کا لازم ہے جو مبرد ہون اور مخدر ہون قوت جاذبہ کی اور انھین ادویہ مین کسی قدر سمیت
بھی ہو جیسے شوکران اور بنج۔ اس قسم کی ادویہ جو تحلیل شدید کرین جیسے ادہان اور مروخات جنکی تحلیل قوی ہو استعمال کرنی چاہئین
واجب ہو کہ استحمام ان لوگون کا نہار قبل از غذا کے ہو اور ہوائی استحمام ہوائی نہو اور محلل ایسا ہو کہ تحلیل اسکی بامدار ہو نہ اینکہ فقط
جذب پر اکتفا کرے اس استحمام سے تحلیل نہ ہوسکے اور پھر بعد حمام کے فوراً غذا نہ دینی چاہیے بلکہ غذا کو روک کر بعد استحمام
سو رہنا چاہیے خواہ کوئی حرکت اور ریاضت کرنی چاہیے اسکے بعد استفراغ یعنے قے کرانی چاہیے اسکے بعد غذاے
سبک یا تھوڑی سی غذا دینی چاہیے اور اسی سبب سے دلک اور مالش متوالی اور محلل کرنی ضرور ہے **فصل تہزیل**
اعضاے جزئیہ جیسے پستان اور خصیہ اور ہاتھ پاؤن وغیرہ اس امر مین بھی انھین احوال اور شروط کی طرف رجوع
کرنا چاہیے جو تہزیل مطلق کے باب مین مذکور ہوچکے اور اعانت معینات مخصوصہ سے بھی کرنی چاہیے مثلاً تسکین اور تبرید خواہ
پٹی باندھنی ان راہون پر جدھر سے غذا اس عضو کی طرف آتی ہو اور رباطات کی بندش اور ہر وقت رباطات کو انھین مسالک
پر رکھنا کہ اس عضو پر اور غذا کو بطرف مقابل عضو مطلوب کے جذب کرنا۔ منجملہ اطلیہ کے جو خصیہ کو بڑھنے سے اور پستان
کو بزرگی سے مانع ہون یہ دوا ہو **نسخہ اوسکا** قیمولیا سپیدہ قلعی کو عصیر بنج مین آمیختہ کرکے روغن آس اضافہ کرین
اور بطور مروخات کے استعمال رہے یا ہمیشہ طلا کرتے رہین برادہ حجر مس طلا پر طلا لگاتے رہین سرکہ یا عصارہ بنج ملا کر اسیطرح
بکثرت طلا کرنا شب کا ہر روز بھی موثر ہو **ایضاً** طین حر اور مازو دونون کو پیسکر ایک روز شہد ملا کر طلا کرین اسکے بعد آب سرد
سے دھو ڈالین اور مہینہ بھر مین تین مرتبہ ایسا ہی کرین۔ پستان کے واسطے علاج مخصوص یہ ہین کہ زیرہ پیسکر سرکہ ملا کر ضماد
کرین اور خوب سخت بندش کرین اور تین روز تک سرکہ مین کپڑا بھگو بھگو کر اسپر رکھا کرین اور بعد تین روز کے بصل سوسن ابیض
ضماد کرین اور اسکو تین روز تک نہ کھولین اور مہینہ مین تین مرتبہ ایسا ہی کرین۔ اب ہم ناخن کے امراض وغیرہ کا بیان کرتے ہین
فصل بیان مین داخس کے (ہماری زبان مین بسہری داخس کو کہتے ہین) داخس ورم گرم جو بطور خراج کے ناخن کی
کور مین پیدا ہوتا ہو اور بڑی صعوبت پیدا کرتا ہو اور درد شدید اس مین ہوتا اور ایذا دہندہ ہوتا ہو کبھی قرحہ بھی پڑجاتا ہو اور سڑ جانے کی
نوبت پہونچتی ہو اور کبھی داخس متقرح سے مدہ رقیق بدبو کی ریزش ہوتی ہو اسوقت انگلی کے گرجانے کا خطرہ ہوتا ہو اور شدت
ایذا سے تپ بھی پیدا ہوتی ہو **علاج** اگر حاجت فصد اور اسہال کی ہو تو کرنا چاہیے گو تلطیف غذا اور تدبیر غذا کی ضرور ہے علاج مین
داخس کے وہی طریقہ جاری کرنا لازم ہو جو اور اقسام اورام کا ہو یعنی رعایت احوال اوقات ثلثہ ابتدا اور تزید اور انحطاط کی جیسا کہ
ابواب اورام مین مذکور ہوچکا یہان بھی کرنی ضرور ہو۔ ادویہ موضعیہ ابتدا مین واجب ہو کہ انگلی کو سرکہ گرم مین ڈبویا کرین

جالینوس نے تصریح کی ہے کہ یہ تدبیر شدید النفع ہے اور بیشک زمانہ ابتدا مین یہ دوا انفع ہے خصوصاً ہمراہ نخالہ یعنی سبوس کے یا ہمراہ سویق جو کے اور مرہم کافوری جو کافور کی شرکت سے تیار کیا جائے وہ بھی نافع ہے افیون لعاب اسپغول مین جو سرکہ مین نکالا گیا ہو وہ بھی نافع ہے مازو کو کوٹکر ضماد کرنا بھی رادع اس ورم کا ہے اسیطرح حضض ہمراہ چرک گوش کے ضماد کرنے سے اجتماع مواد اس ورم کا رک جاتا ہے تنہا حضض جید النفع ہے اور اسیطرح سماق اور برادہ عاج اور اقاقیا جسکو چاہیں ہمراہ سکنجبین کے ضماد کریں اسی طرح مازو شہد مین ملاکر بھی استحکام مرض کو مانع ہے اور ہمیشہ آب سرد مین اسکو ڈبوتے رہیں اور تسکین درد کے واسطے افیون کا ضماد عجیب الاثر ہے اور لعاب اسپغول ایسے وقت مین بھی نافع ہے یا مازو پوست انار ترش توبال نحاس اور انجیر خشک سب ہموزن لیکر شہد یا رب عنب الثعلب مین یا جلاب مین گوندھ کر ضماد کریں اور جب تقرح کا خیال ہو کسی قسم کا روغن یا رطوبت اسمین لگنے نہ پائے بیخ سوسن اور کندر سائیدہ تنہا یا انکے ساتھ کوئی اور شے اور حب الآس رُب عنب الثعلب مین پختہ کرکے ضماد کرنے سے اکثر یہ ورم ٹوٹ جاتا ہے **دوائے مزیل داحس** صبر اور گلنار اور کندر اور مازو شہد ملاکر استعمال کریں۔ یہ کچھ وجہ نہین ہے کہ مبردات ادویہ پر اختصار کریں اسلیے کہ ادویہ باردہ جب وقت اول ابتدا کے تجاوز کرنے کے بعد لگائی جائینگی ضرور کثافت جلد پیدا کرینگی اور مادہ کو تھکا کر ایک جگہ ٹھہرا دینگی اسی سبب سے درد مین شدت پیدا ہوگی اور ایسے وقت مین جو حرارت ظاہری داحس مین پائی جاتی ہے اسکی طرف کچھ خیال نکرنا چاہیے اگرچہ اسکی سوزش مثل آگ کے ہو بلکہ تحلیل او تجفیف کی تدبیر کرنی چاہیے مثلاً روغن گرم مین ڈبوکر تھوڑی دیر صبر کرنا اور بتکرار اسیطرح عمل کرنے سے زوال مرض ہو جاتا ہے زمانہ وسط یعنی تزید مین کندر پیسکر داحس پر رکھنا چاہیے یا زنگار لوہے کا اور کلونجی یہ بھی ایسی ہی ہے **ایضاً** لعابات ملینہ اور چربیان اسی طرح قرصہائے انزروت اور موساس اور چرک گوش جید علاج ہے قبل جمع ہونے مادہ کے۔ اور جب پختگی ورم داحس کی شروع ہو جائے پھر اسپر تخم مرو اور بزر قطونا دودھ ملاکر رکھنا چاہیے اور قریب زمانہ انتہا کے اور جب کہ مادہ مجتمع ہونے لگے لازم ہے کہ نمک کو جلاکر زیت مین گوندھ کر ضماد کریں اس سے درد مین تسکین پیدا ہوگی جب خوب طرح مادہ جمع ہو جائے اسوقت چاک کر دینا چاہیے مگر شگاف نازک اور چھوٹا ہونا چاہیے تاکہ جسقدر آلائش اسمین ہے خارج ہو جائے اور بروقت اخراج کے ایسی چیزون کا ضماد کریں جو قوابض ہین جیسے عدس اور گلنار اور گلسرخ یا سویق نبق یعنے بیر کا ستو اور سویق تفاح اور سویق زعرور۔ اور دقیق ترمس ہمراہ شہد کے بھی اسے مفید ہے اور جب متقرح ہو جائے پس صبر کا استعمال بہتر ہے اور ویسے اسیطرح کندر ہمراہ زرنیخ کے اور مرہم زنگار مرہم سپیدہ ملاکر او انزروت کے کپڑے مین جو شراب سے تر کیا ہوا ہو واجب ہے کہ اسوقت گوشت ناخن سے ہر طرف سے چھوڑا یا کریں اور جو گوشت ناخن چھوڑ دیا ہے اسے کاٹ ڈالا کریں **مرہم جید** جسکو یونس نے ذکر کیا ہے زاج سوختہ اور کندر ایک ایک جز زنگار نصف جز و شہد مین ملاکر مرہم طیار کریں **ایضاً** مرہم اسی صفت کا پوست انار ترش اور مازو توبال نحاس زنگار شہد ملاکر داحس پر لگاوین اور خوب بندش کریں پانی اور تیل سے بچائیں **مرہم جید** زاج سوختہ کندر ہر واحد ایک جز زنگار نصف جز ماء العسل ملاکر مرہم طیار کریں اور داحس پر رکھین اور بیشتر جب آکل اور سڑنا داحس کا زیادہ ہوتا ہے استعمال قلقدیقون کا بھی ہوتا ہے جو زرنیخ اور زنگار اور چونہ سے مرکب ہوتا ہے کہ یہ دوا قرحہ داحس کو سکھاوے گی اور اس سے بہتر کوئی دوا نہوگی جسوقت داحس متقرح سے مدہ بہنے لگے پس داغ دلانا اور کٹوا ڈالنا چاہیے ورنہ ساری انگلی کو سڑا دیگی۔ شاید ہم اس مقام سے پہلے بھی داحس کے مرض کا بیان کر چکے تھے اب دوبارہ یہان ذکر کر دیا ہے

فصل اذان الفار اور شگافتگی

ناخون کے بیان میں اور تقشر اظفار اور جرب اظفار کا بیان ہے یہ اعراض ناخون کو کبھی بسبب یبوست اور مزاج سوداوی کے
عارض ہوتے ہیں جو قسم ناخن کی شگافتہ ہونیکی ایسی ہے کہ اجزاے حادہ جدا جدا ہونیکی نوبت پہونچے اور گوشت ناخون سے اسکو گاوپ
ہوجاے اور چھبنے کی ایذا ہونے لگے اسکو داء ان الفار کہتے ہیں اور علاج اس قسم کا تنقیہ بدن کی ہے ضرورت ہے خلط سوداوی سے
اگر غلبہ سودا کا ہو اور ادویہ موضعیہ بعد تنقیہ کے یہ ہیں کہ اشراس یعنی بیخ خنثہ کو نمک خمیر کے ساتھ درد شراب ملاکر ضماد کریں یا اصل الفار
کو بریان کرکے خصوصا روغن کنجد یا روغن کتان کے ہمراہ اور حرف اور شہد ضماد کرکے خوب سواری سے بندش کریں اور حرف اور نمک
خوب کوٹکر لگانے سے بھی نفع ہوتا ہے اور کو ناخن کی کٹ جاتی ہیں او اشراس اور سرکہ بھی طلا کرتے ہیں اور اشراس او نمک اور درد شراب
اور یہ ادویہ جرب او تقشر کو بھی مفید ہیں اسیطرح مصطگی ہمراہ مرہم جریش کے مفید ہے **فصل** تشنج او تعفف اور تجذم جو اظفار کو عارض ہوتا ہے
یہ مرض ناخن کو بھی اکثر عارض ہوتے ہیں خلط سوداوی کے سبب سے اور انکے عروض سے ناخن لپٹ بھی جاتا ہے اور تشنج بھی پیدا ہوتا ہے
اور ریشہ دار بھی ہوتا ہے اور جذام کی ایسی شکل پیدا ہوتی ہے اور اکثر کوئی قاتع یعنی اکھیڑنے والی شے ناخن کو عارض ہوتی ہے
پس وہ جب اوگنے اور جمنے کا اور اچھی طرح ثبات اور پائداری کا ارادہ ہوتا ہے یہ ارادہ پورا ہونے نہیں پاتا اور بار بار چھوٹنے اور
چھیڑنے سے الم اور ایذا پیدا ہوتی ہے اور نیز جسقدر ناخن جمکر نکلتا ہے بعد اوکھڑ جانیکے وہ بدہیئت ہوتا ہے اور اسیطرح ایسی بے ترانی
کرتے کرتے سارا ناخن بدقطع اور بدنما ہوجاتا ہے اسلیے کہ غذا حصہ میں ناخون کے آتی ہے اسباب مذکورۂ بالا سے نفوذ اور تحلیل طبعی اسکا
ہونے نہیں پاتا پس وہ غذا ناخن کی جڑ میں متراکم اور بستہ ہوجاتی ہے اور اتنی ہی دیر ٹھہرتی ہے جتنی دیر اصل صحیح کے واسطے ٹھہرنے کی
مقرر ہے اکثر معالجہ منقوص او تعفف کا چرزی سے سات دن کیا جاتا ہے بعد اسکے ناخون کو شیشے کے ٹکڑے سے اوکھیڑ ڈالتے ہیں
اور اکثر کسی سقطہ اور گرپڑنے کی چوٹ سے ناخن گر پڑتا ہے اور درد شدید پیدا ہوکر تپ پیدا کرتا ہے **علاج** اس قسم تشنج وغیرہ کا جو
خلط سوداوی کے سبب سے پیدا ہو پہلے ضرور ہے کہ استفراغ عام جو تمام بدن سے خلط کو دور کرے کیا جاے اور اگر سارے ناخن
اسی شکل کے ہوگئے ہوں جب بھی تنقیہ عام کرنا ضرور ہے اسیطرح اصلاح غذا کی نہایت موافق تدبیر ہے جو شخص اسیطرح کو بپا کرے اور
ہمیشہ اسکی مداومت کرے اسکے ناخن برابر ہوجائینگے اور اگر خلط سوداوی نے فقط ایک ہی ناخن کو ناقص کردیا ہے اسوقت
معالجات موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے اور یہ ادویہ موضعیہ چند قسم کی ہیں بعض تو ایسی دوا ہے جو ناخن کو نرم کرکے اسکے پوست
عمدہ بنانے کی معین ہوتی ہے جیسے چونہ ہمراہ زرنیخ کے کہ اسکے لگانے سے ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ چھری سے جسقدر چاہو خراش ڈالو
اور خوب صورت اسکی بنالو اسیطرح ضماد کرنا ثفل فقاع کا یہ بھی ناخن کو ہموار کردینے کے واسطے بذریعہ چھری وغیرہ کے عمدہ ذریعہ ہے
اسیطرح اگر برداشت او تحمل ہاتھ کو ہوسکے موم کو گرم کرکے خوب گرمی اسکی ناخن پر پہونچنے دیں اور جب نرمی آجاے ناخن کو درست
کریں صمغ سرو کا ضماد جید ہے تلیین ناخن کے واسطے اور تخم کتان تشنج کے واسطے بھیڑ کی چربی کا میل وغیرہ اگر خوب درست لگا کر ناخن پر
باندھا جاے وہ بھی تلیین کردیگا اگر ایک مرتبہ کے استعمال سے پورا اثر نہو مکرر سہ کرر لگاتے رہیں تاوقتیکہ ناخن نرم ہوکر آمادہ ہمواری
او درستی ہوجاے **فصل** حیلہ ناخن اکھیڑنے کے یعنے جو ناخن اپنی صورت اور رنگ میں بدنما ہوجاے اور سب طرح کے عیوب
اسمین پیدا ہوں اسے اکھیڑیں تاکہ اسکے عوض اچھا درست ناخن جم جاے صمغ سرو لیکر جو ناخن کہ خراب ہے اور درد بھی آمیں رہا
کرتا ہے اسمین چند روز اسکا ضماد کریں تاکہ نرم ہوجاے پھر کسی سوئی وغیرہ سے اسکی جڑ کو ابھاریں کہ اس سے خون کثیر برآمد ہوگا

اسکے بعد لسن کو ٹکر ایک شبانہ روز اسپر باندھیں پھر رات دن میں دو مرتبہ تازہ لسن کی بندش کریں کہ اسیطرح وہ گر جائیگا ہمیشہ
زبیب خشک کی تضمید بھی اکثر ایسے ناخن کو تھوڑی سی تدبیر سے آمادہ سقوط کر دیتی ہے خصوصاً اگر اسکے ہمراہ جاوشیر بھی اضافہ
کریں یا کرنب کو چربی کے ساتھ اگر پیسکر ضماد کریں تو یہ دوا بھی ناخن کے اوکھیڑنے والی کیکیج یعنی لٹوری ہے **ایضاً** دقیق لبوط اور شافیسا اور زرنیخ
اور رازیانج سب کو سرکہ میں ملا کر استعمال کریں اور ہمیشہ لگایا کریں اور چند روز کے بعد کھولا کریں **ایضاً** زنجار یعنی سرخ اور زردہ ہڑتال اور زرد گندھک
اور علک البطم سرکہ ملا کر ضماد طیار کریں اور ساتویں روز اس لیپ کو کھولنا چاہیے **فصل** مراعات اور نگہداشت اس ناخن تازہ کی جو بعد
اوکھیڑنے کے جاتا ہے۔ واجب ہے ایسی تدبیر کریں کہ ہوا وغیرہ سے یہ ناخون پوشیدہ رہے اور ہاتھ سے چھونا بھی اسکو نہ چاہیے اور ہوا لگنے بھی
نپائے اور اسیطرح کسی چیز سے چھونہ جائے اور اسکو اپنے حال پر چھوڑ کر بھول جائیں (گویا کوئی چیز ابھی پیدا ہوئی نہیں) بہت مناسب
اور مفید ایسے ناخن کے واسطے یہ تدبیر ہے کہ ایک ٹوپی کی شکل کی خول چاندی کی ایسی طیار کریں جسمیں چھوٹے چھوٹے روزن بھی ہوں
تاکہ اگر اسکو ناخن پر رکھیں بالکل ہوا کو بند نہ کر دے پھر اگر ہوا کے پہونچنے کو بوجہ زیادتی حرارت خواہ برودت کے منع کرنا مناسب ہو کسی
شے سے اس ٹوپی کو چھپا دیں۔ اس ٹوپی کی شکل ایسی ہونی واجب ہے کہ کنارہ ناخن کیطرف سے دوسری انگلی سے نہ ملے اور دیگر
مقامات سے اور انگلی سے اسکا ملنا کچھ مضر نہیں ہے ایسی درست ٹوپی کو اس ناخن پر چڑھا کر اور پھر اسکے حال سے ایک ماہ کامل
بے خبر ہو جائیں کہ اسی زمانہ میں عمدہ اور خوبصورت ناخن جم کر طیار ہوگا **فصل** ناخن کے برص کا بیان اور اسکا علاج۔ جوزالسرو
کو خوب کوٹکر سرکہ اور دقیق خصوصاً دقیق ترمس ملا کر ضماد کریں یہ دوا برص کو ناخن کے دور کر دیگی اسیطرح تخم کتان ہمراہ حرف کے اسیطرح
کندوی سوختہ ہڑتال سرخ اور راتینج۔ زفت تازہ اس مرض میں عجیب النفع ہے خصوصاً ہمراہ زرنیخ احمر کے یا ہمراہ جوزالسرو کے اور فربیون بھی
بھی عجیب ہے اور پورا اثر کرتی ہے اور بیخ حماض بھی سرکہ سے طلا کیجاتی ہے **فصل** زردی جو ناخن پر آجاتی ہے مازو اور پشکر کر اور بط کی چربی
طلا کریں خواہ تخم گاؤ ملا کر استعمال کریں یا جرجیر باریک پیسکر سرکہ ملا کر طلا کریں **فصل رض اظفار** کوفتہ ہو جانا ناخن کا پہلے برگ آس
اور برگ انار کو گردہ پتی جو نرم ہو اسپر طلا کریں بعد ازاں ملینات کا استعمال کریں پھر اگر جدید انتشار پیدا ہو گیا ہو یا جو چھ اس ناخون
تک پہونچا ہو اسمیں انتشار آیا ہو لیکن ابھی ناخن منتشر ہونیکی نوبت نہ پہونچی ہو اسکا علاج شموم مشہورہ اور قیروطیات سے کرنا چاہیے
فصل خون مردہ ناخون کے نیچے کسی صدمہ کوفتگی وغیرہ سے اکثر خون مردہ زیر ناخن رہجاتا ہے۔ اسکا علاج دقیق
کو زفت ملا کر ضماد کرنا ہے اگر اس سے آرام نہو بلکہ دستکاری کی حاجت ہو لازم ہے کہ آسانی ناخن کو چاک کر دیں اور چاک تو ریب میں
ہو اور تیز چھری یا نشتر وغیرہ سے شگاف کریں تاکہ وہ خون نکلجائے اگر اس چاک کرنے سے ناخن اکھڑنے کی نوبت پہونچے خون
جاری کرنا چاہیے اور ناخن کو اسکی جلد زیریں سے خوب ملا دینا چاہیے مگر نرمی اور آہستگی کے ساتھ تاکہ اچھی نگاہداشت ہو اور درد
نہ پیدا ہو پھر چند روز کے بعد اسے دیکھنا چاہیے اور اگر اسمیں ریم پڑگئی ہو ناخن کو ہلا کر یا چاک کر کے نرمی سے ریم کو بھی نکالدیں اور بدستور
پھر اسے درست کر کے باندھ دیں مگر یہ چاک کرنا گوشت تک پہونچے ورنہ درد شدید سے ایذا ایسی پیدا ہو گی کہ ناخن سے زیادہ ایذا دیگی
بلکہ جو ہڈی اور اسکے نیچے باریک جھلی ناخن میں ہوتی ہے اسقدر شگاف دینا چاہیے اور نیم گرم روغن بعد ازاں اسپر لگانا چاہیے اور

آخر علاج مرہم باسلیقون ہے فقط والحمد للہ رب العالمین

تمت

خاتمۃ الطبع

منجانب مولوی سید تصدق حسین صاحب خلف الصدق مترجم

لائق حمد و ثنا ذات پاک اس واجب الوجود مستجمع جمیع صفات کمال حکیم علی الاطلاق کی ہو کہ جسنے قانون کمونات مافی السموات والارض کو لفظ
کن سے بنایا اور ہیژدہ ہزار عالم کو کتم عدم سے عرصہ گاہ وجود مین لایا۔ کالبد حیوانی کو طبائع متخالفہ و عناصر متضادہ کے ساتھ کیسے حسن
اعتدال سے باہم امتزاج و ربط و اتحاد روحانی عطا کیا کہ جسکے ادراک کنہ سے فہم رسا و عقلاے جہان و فلاسفہ زمان کی ششدر و حیران ہین
ہرچند اپنے اپنے زمانے مین ہر ایک دانا و کامل بقراط و افلاطون و جالینوس وغیرہ نے اپنی عقل رسا و فکر گران بہا سے علم تشریحات و کشف اسرار
الٰہیات مین بڑی بڑی موشگافیان کین و دقیقین اٹھائین لیکن دریافت کنہ حقیقت اشیا سے انکا چراغ عقل گل ہوا۔ اعتراف عجز زبان پر
آیا۔ سچ ہو جس جگہ انبیا و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام معترف بعجز و قصور ہون اور ملائک مدرک الف قدرت قادر قدیر سے معذور
ہون پھر انسان ضعیف البنیان کا کیا ذکر بہرحال سے خاموشی از ثنائے تو حد ثنائے تست + سزاوار صلوٰۃ بیحد و سلام بیعد کے وہ ذات
مقدس صفات حکیم حاذق و معالج امراض روحانی یعنی سید الکونین رسول الثقلین سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو کہ جنکے ادنے خدام نسخہ ہاے مطب
فیضان صحبت با برکت کے لب حیات بخش سے اعجاز مسیحائی ظہور مین لائے صدہا مردہ دلون کو قم باذن اللہ سے جلائے اور تحیہ درود و سلام اس حضرت کے
آل عظام و اصحاب کرام پر زیبا ہو کہ جنہون نے ترویج قانون ایمانی و اجراے احکامات ربانی مین کمال جد و جہد کی اور جان و مال وقف
راہ خدا کیا اور تمامی خلق اللہ کے دلون سے زنگ زیغ و ذلل کفر و شرک کا مٹایا اور تمامی بندگان خدا کو بمقتضاے غرض و عوض کے بموجب
فرمان واجب الاذعان كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کے ہدایت کیا جس سے ہزارہا علیلان مقام
ضلالت و مریضان آلام غوایت نے شفاے کلی پائی صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین الطاہرین اما بعد ماہران فن طبابت و کاملان حذاقت
و شائقان علوم و فنون کے نقش خاطر ہو کہ یہ امر بدیہی ہو محتاج دلیل نہین جملہ علوم سے دو علم کے محتاج کل عالم ہین ایک علم ادیان
دوسرا علم ابدان پس بقول صاحبان دانش و فرہنگ علم ابدان مقدم ہو علم ادیان پر اس دلیل سے کہ عبادت کے لیے حصول صحت مقدم ہو
جبتک کہ صحت نہوگی عبادت بھی بحضوری دل و بحیثیت تامہ ادا نہین ہو سکتی اس صورت مین علم ابدان یعنی علم طب کا ہر فرد بشر ذی ہوش
صاحب خرد پر لابدی ہو کہ جس سے ثواب آخرت اور دنیا کی توقیر و عزت حاصل ہوتی ہو ہرچند اس مطبع مین عنایت ایزدی سے بہت سی کتابین
طب کی بزبان عربی و فارسی و اردو براسہ یا ترجمہ ہو کر چھپی ہین کہ جس سے ہر ایک کم استعداد و کم سواد نے بھی فائدہ اٹھایا ہو یہ ایک نیک نتیجہ
بلند حوصلگی و حسن نیتی مالک مطبع ہو ہمیشہ سے ہمت ارجمند مصروف اشاعت علوم و فنون رہی ہو و فائدہ رسانی عام خلائق نظر ہو چنانچہ
بالفعل جلد چہارم **قانون شیخ الرئیس حکیم بوعلی سینا** کہ باتفاق حکما و اطباے زمان کے بہت معتبر و مستند ہو اور فن طب مین
اعلیٰ درجہ کی کتاب ہو ترجمہ ہوا ہو چونکہ اصل کتاب عربی کی عبارت دقیق تھی ہر فارسی دان و اردو خوان اسکے منافع مضامین سے
بے نصیب تھے لہٰذا اس کتاب نایاب کا منجانب مطبع اردوے معلی مین فاضل کامل طبیب حاذق والد علام مولوی **غلام حسنین صاحب**
نے نہایت عمدگی و خوش بیانی و فصاحت لسانی سے ترجمہ کیا پوری کتاب نادر و نایاب یعنی قانون **شیخ الرئیس** کی پانچ جلدین ہین
جلد اول کلیات مین جسکا ترجمہ مولوی صاحب مذکور الصدر نے فرمایا اور نہایت صحت سے مطبع ہذا مین طبع ہوا جلد ثانی مفردات
مین جلد ثالث امراض جزئیہ مین جلد رابع امراض عامہ مین جلد خامس قرابادین و مرکبات اور انکے اوزان وغیرہ مین جلد چہارم

یعنی کتاب ہذا مشتمل ہو سات فن پر۔ فن اول اقسام حمیات کے بیان مین اور اس فن مین پانچ مقالے ہین۔ فن دوسرا پیشین بینی و پیشین گوئی و شناخت احوال امراض اور احکام بحران ہین اس فن مین دو مقالے ہین۔ فن تیسرا اورام اور بثور کے بیان مین اور اس فن مین تین مقالے ہین فن چوتھا تفرق اتصال کا بیان اس فن مین چار مقالے ہین فن پانچوان جبر و کسر کے بیان مین اور اس مین تین مقالے ہین۔ فن چھٹا سموم کے بیان مین اور اس مین پانچ مقالے ہین۔ فن ساتوان کتاب الزینت اس مین مجملی بیان زینت کا ہو اور اس فن مین چار مقالے ہین اور ہر ایک فن کے مقالون مین متعدد فصلین ہین جنمین ہر ایک مرض کا بیان بشرح و بسط تمام مذکور ہے با معان نظر اگر غور کیا جاے تو واضح ہوتا ہو کہ کیسی اعلی درجہ کی کتاب ہو جسکے فہم و ادراک سے فہوم و عقول حکماے متقدمین و علما و ماہرین عاجز و قاصر رہے اسکے مطالب عالیہ و مقاصد ذاکیہ کو انکے اذہان عالیہ نہین پہونچ سکے چہ جاے اطباے درجہ اوسط و ادنے جنکو مہارت فہم زبان عربی نہو وہ اس سے کیونکر اخذ آرب کر سکین ظاہر ہے کہ تصنیف و تالیف کتب ہر علم و فن سے افادہ عام و اظہار کمال ملحوظ مد نظر ہوتا ہو جسقدر دقائق مطالب مشکلہ کو الفاظ لطیفہ مین منظور ہی کرے ہر ایک سے کے اذہان صافیہ اسکے فہم معانی مین قاصر ہون اسیقدر اس شخص کے علم و فضل کا شہرہ ہو وہ اُستاد زمان مشہور آفاق ہوتا ہو فی زمانہ ذا اسقدر زمانہ موافق نہ ضروریات خورد و نوش سے فراغت کہ حصول علم و ہنر کی طرف کما ینبغی توجہ ہو نہ وہ مایہ و سامان باعث استحصال نہ ذوق و شوق و رجحان طبیعت نہ عمر کفایت کرتی ہو کہ نتیجہ و ثمرہ اسکا حاصل ہو پس مقصود اصلی و علت غائی اُن اساتذہ و علما و فضلا کی اور نام و نشان انکا بالکل صفحہ عالم سے اُٹھا جاتا تھا لہذا اکبراے عاقل و داناے کامل ہر علم و فن کے اسپر متفق ہوے کہ حسب رواج زمانہ و بول چال وقت و فہم و عقل طالبان زبان عربی سے فارسی مین اور فارسی سے اُردو مین ترجمہ ہونا اولے اور انسب ہے بناءً علیہ ہذا ہر ایک کتاب نایاب مشکل کا ترجمہ و انتخاب ہونا شروع ہوا ہر ایک ادنی و اعلی کو بھی شوق دامنگیر ہوا کہ اگر ہماری زبان مین کتاب ہوتی تو فہم مطالب عمدہ طور سے ہوتا بنا بر افادہ عوام و خواہش خاص و عام بصرف کثیر و سعی بلیغ ہر ایک مذہب یعنی اہل اسلام سنت جماعت و امامیہ و مذہب ہنود کے مختلف فرقون کے کتب علوم و فنون ترجمہ ہو کر طبع ہوئین اور اشاعت علوم سے نام مصنفین کا زندہ جاوید ہوا المختصر بفضل خدا یہ نسخہ نایاب بکمال حسن و صفائی و لطافت زیبائی و باہتمام مہتممان و کارگزارون کی عرق ریزی سے اس سے پیشتر اول بار مطبع نامی **منشی نولکشور** صاحب سی آئی ای موسوم بہ اودھ اخبار واقع لکھنؤ مین طبع ہوا اب حسب اصرار شائقین انجمین مطبع **منشی نولکشور** واقع حضرت گنج لکھنؤ مین بسرپرستی عالیجناب معلی القاب رفیع القدر والا مناصب **منشی بشن نرائن** صاحب بھارگو مالک مطبع دام اقبالہ باہتمام کیسریداس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ بار دوم بماہ جون سنہ ۱۹۲۹ء بحسن و خوبی زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوا

جلد پنجم

بہ عون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

ان دنون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ مطاوی مآرب حکمیہ مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبائی جلد پنجم

قانون شیخ بو علی سینا ترجمہ

۱۹۲۷ء

بزبان اُردو مترجمۂ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکہ تاز مضمار ہمہ دانی مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس و مہتم مدرسۂ ایمانی حسب الایمائ منشی لشن نرائن مالک مطبع ہذا
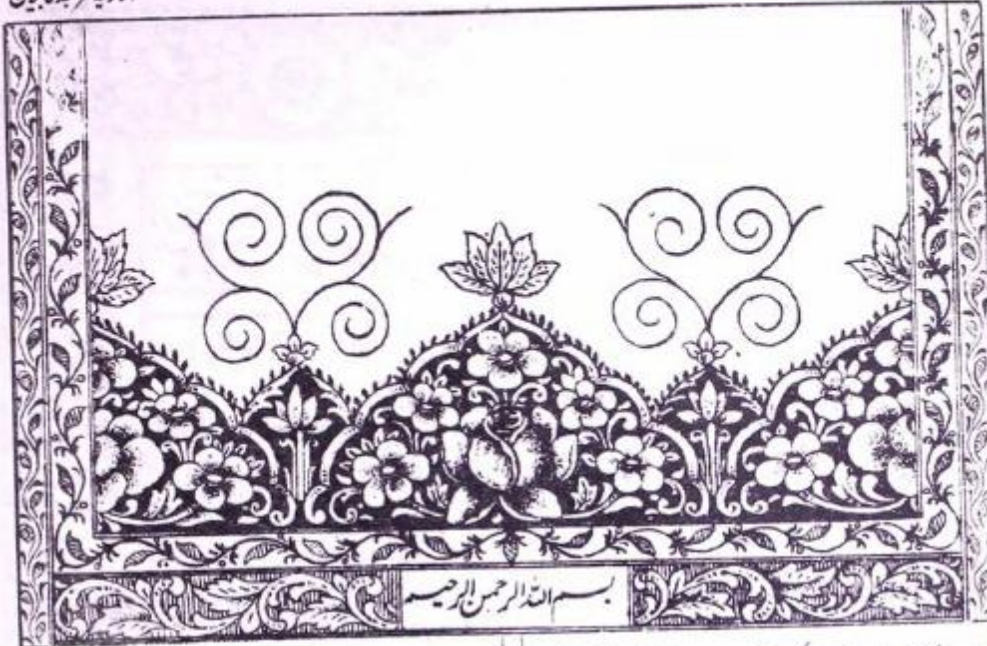
مطبع منشی نولکشور مین لکھنؤ طبع مین مطبوع جہان ہوئی

ہم چار دن کتابین پہلے جو تمام ہو چکی ہین اُنمین بیان سے اکثر قواعد نظری و عملی جو مانند صحت ہین اور بیان اُن قواعد عملی سے جو مرض کو دور کرکے صحت کو پھیرتے ہین فارغ ہو چکے اور اب وقت آپہونچا کہ ہم کتاب قانون کو پانچوین کتاب پر جو بیان ادویہ مرکبہ مین تصنیف کی گئی ہو ختم کرین تاکہ یہ پانچوین کتاب اصل قانون کے لیے بمنزلہ قرابادین کے ہو جاے۔ اس پانچوین کتاب کو ہم نے اس طور پر تقسیم کیا ہو کہ اسمین ایک تو مقالہ علمی ہے جسمین ہم قواعد علم ترکیب معجونوں کی طرف اشارہ کرینگے اور اس مقالہ کے بعد دو جملہ بھی اس پانچوین کتاب مین تحریر کرینگے پہلے جملہ مین ان مرکبات کا بیان ہو جنکی ترتیب اور قرابادینون مین لحاظ کی گئی ہو۔ اور ایک جملہ ان مرکب دواؤن کے بیان مین ہو جنکا تجربہ ہر مرض مین جدا گانہ ہوا ہو جب ان تینون قسمون کو اس کتاب کے ہم بیان کر چکینگے اسوقت کتاب قانون کو ختم کرینگے

مقالہ علمی بیان مین اس بات کے کہ ادویہ مرکبہ کی طرف کیا حاجت ہو

چونکہ ہم بعض اوقات کسی مرض کے علاج مین خصوصاً اگر وہ مرض مرکب ہو کوئی ایسی دوا مستعمل اور یہ مفردہ کے نہین پاتے جو مقابل اور ضد جملہ اغراض مرض مذکورہ کے ہو اور اگر ایسی دوا مفرد کوئی مل جائے پھر اسپر ہم دواے مرکب کو ترجیح نہین دینگے اور اسی دواے مفرد ہی کو اختیار کرینگے بلکہ بعض اوقات ہم دواے مرکب بھی ایسی نہین پاتے ہین جو مقابلہ اسی مرض کے کا کرے۔ یا اگر دواے مرکب ایسی ملتی بھی ہو تو ہمکو اسکی حاجت ہوتی ہو کہ اس مرکب کے اجزاے بسیطہ مین سے کسی ایک جز کی قوت زیادہ ہوتی تب ہمارے کام کی تھی اب اسوقت ہمکو حاجت اسکی ہوتی ہو کہ اس مرکب پر ایک جز بسیط ایسا بڑھا دین جو اُسکی قوت کو قوی کر دے مثلاً بابونہ کہ اسمین قوت تحلیل کی زیادہ ہو اور قوت قبض کی کمتر ہو پس قبض کی قوت کسی دواے بسیط قابض سے زیادہ کرنی چاہیے جو بابونہ پر بڑھائی جاے۔ کبھی ہم ایک دواے مفرد ایسی پاتے ہین جسمین تسخین کی قوت ہوتی ہو۔ مگر ہمکو حاجت جسقدر سخونت پیدا کرنیکی ہو اس سے دوا مین سخونت زیادہ ہے اسوقت ہمکو حاجت یہ ہوگی کہ اس دواے گرم کے ہمراہ کوئی سرد چیز ملا دین کہ اسکی گرمی کم ہو جاے۔ یا ہمکو حاجت سخونت زائد کی ہوتی ہو اور اس دوا مین سخونت کم ہو اسوقت ہم محتاج اسکے ہوتے ہین کہ اس دوا کے ساتھ کوئی دواے مسخن اور زیادہ کرین۔ اور کبھی ہمکو احتیاج ایسی دوا کی ہوتی ہو کہ جو چار درجہ تک کی گرمی پیدا کرے۔ اور جو دوا ہمکو ملتی ہو اسمین تین جز کی گرمی ہوتی ہو اور ایک دوا ایسی ملتی ہو جسمین پانچ جز کی گرمی ہوتی ہو۔ پس ہم ان دونون کو ملا دیتے ہین تاکہ مجموعہ کی گرمی برابر چار جز کے ہو جاے تتمہ ظاہری نظر مین ایسا

معلوم ہوتا ہی کہ تین جز کی گرمی ملکر برابر آٹھ جز کے ہوگی مگر قاعدہ استخراج جز ایکا جو آگے
بیان ہوگا وہ ثابت کرتا ہی کہ آٹھ اجزا کی تقسیم دو عدد ادویہ پر کرنے سے خارج قسمت
چار ہوگا۔ **ہفتم** کبھی جس دوا کے استعمال کا ہمارا قصد ہوتا ہی وہ اثر مین پوری اور
مطابق ہماری خواہش کے ہوتی ہی لیکن کسی اور طرح کی اسمین مضرت بھی ہوتی ہی
اسوقت ہمکو حاجت اسکی ہوتی ہی کہ اُس دوا مفرد کیساتھ ایک اور مصلح ایسی ملا دین
جو اسکی مضرت کو توڑ ڈالے اور دور کردے۔ **ہشتم** اسی مصلح دوا کے بڑھانے پر ایک
بہت قوی شبہہ اور اعتراض کیا جاتا ہی جسکا خلاصہ یہ ہی کہ جو دوا مصلح کی دی گی ہے
وہ فی نفسہ بھی کسی مضرت پر شامل ہی پس اسکے بڑھانے سے اس دوا کا ضرر ضرور
دور ہو جاینگا مگر اس مصلح دوا مین جو ضرر ہی اسکی اصلاح کیونکر ہوگی۔ دوہی صورتین
ہین ایک تو یہ کہ اس مصلح دوا کی مضرت کی اصلاح وہی دوا اول کرے۔ یعنے ہر
ایک ان دونون مین سے دوسرے کا مصلح ہی یا اس دوا مصلح کی اصلاح کے
واسطے کوئی تیسری دوا اور بڑھائی جائے اور یہ بھی ضرور کسی قسم کی مضرت رکھتی ہے
پس لازم آتا ہی کہ اس دوا کی اصلاح کیواسطے بیشمار دوائین بڑھائی جائین اور پھر بھی
حاجت برطرف نہو یہ شبہہ اکثر غیر محصلین کے ذہن مین راسخ ہوتا ہی اسکا جواب اس
مقام پر تو ہم اسیقدر دیتے ہین کہ دوا مصلح کا ضرر کبھی تو وہی دوا دفع کردیتی ہے
جسکی اصلاح کے واسطے اسکو بھنے بڑھایا ہی۔ اور کبھی اسکا ضرر ایسا خفیف ہوتا ہی کہ اسکی
طرف التفات نہین کیا جاتا ہی۔ اور کبھی بعد رفع حاجت کے کسی دوا یا غذائی سے
یا دیگر تدابیر سے اسکا تدارک کرلیا جاتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ جو ضرر اس
دوا مصلح کا ہی بقاعدہ جذب الی الخلاف اُس سے بحران اس مرض کا ہو جاتا ہی
بہرحال طبیب حاذق اپنے اصول اور قواعد سے مضطر نہین ہوتا اور نادان
ناواقف کا کیا ذکر ہی اسی پر یہ شبہہ کیا بلکہ سیکڑون شبہہ وارد ہو سکتے ہین۔
نہم کبھی وہ دوا جو ہماری حاجت کو کافی ہوتی ہی بدمزہ اور ناگوار طبیعت ہوتی ہی
معدہ اُسے قبول نہین کرتا بلکہ از راہ قی کے دفع کردیتا ہی پس ہم ایسی دوا بڑھاتی ہین
جو اسکو خوشبودار خوش ذائقہ کردے۔ کبھی کسی دوا کا اثر اور فعل ہمکو موضع بعید مین
پہونچانا مطلوب ہوتا ہی اور خوف یہ ہی کہ ہضم اول یا ہضم دوم اس دوا کی قوت کو
توڑ نہ ڈالے لہذا ہم اسکے ہمراہ ایک ایسی دوا کردیتے ہین جو اسکی قوت کی حفاظت
کرے اور ایسا محفوظ رکھے کہ کسی قسم کا انفعال اُسمین نہو اور دونون ہضم کے
ضرر کو اُس سے باز رکھے تا اینکہ وہ دوا عضو مقصود تک بسلامت خواص
پہونچ جاے جس طرح افیون کو ادویہ تریاق مین ہم اسی غرض سے داخل
کرتے ہین۔ کبھی غرض دوسری دوا ملانے سے فقط بدرقیت یعنے اعانت پہونچانی
ہوتی ہی جسطرح زعفران قرص کافور مین اس غرض سے ملائی جاتی ہی تاکہ قلب تک قرص
کافور کا اثر پہونچا دے۔ لیکن جب یہ قرص مرکب قلب تک پہونچتا ہی قوت ممیزہ
بدنی اپنا فعل شروع کرکے زعفران کو اس مجموعہ سے نکال دیتی ہی اور اُسکے فعل
حرارت کو باطل کردیتی ہی اور جو دوائین برودت کی پیدا کرنے والی اور حرارت
کی پہونچانے والی اس قرص مین ہین ان کا عمل قلب مین کراتی ہین جسطرح قوت
ممیزہ کا فعل اس دوا مین ہوتا ہی جسمین تحلیل و قبض کی قوت مجتمع ہو خواہ اس سے
کہ وہ دوا قدرتی ہو یا کسی شخص نے بقاعدہ صنعت بنائی ہو ایسی دوا مین قوت
ممیزہ فعل کرتی ہی کہ فعل تحلیل کو خاص عضو یا اُوت تک پہونچا کر مادہ کی تحلیل کردیتی ہے
اور دوا ے رادع یعنے مادہ کی ہٹانے والی دوا مین وہی قوت ممیزہ یہ فعل
کرتی ہی کہ اس دوا کو اُن مجاری تک پہونچاتی ہی جنمین سے وہ مادہ طرف عضو کے
آتا ہی پس مادہ کی آمد کو منع کردیتی ہی۔ کبھی ارادہ ہمارا یہ ہوتا ہی کہ جس دوا کو ہم
استعمال کرین وہ دوا جس گذرگاہ سے ہوکر گذرتی ہی راہ مین بہت کم ٹھہرتی
ہی تاکہ یہ دوا عمل اپنا کرے اس مقام پر بخوبی اور وہ عمل زیادہ بھی ہو بعد اُسکے
یہ دوا جہان پہونچائی ہو جلدی نفوذ کر جائے لہذا ہم اُس دوا کو مرکب ایسی دوا سے
کرتے ہین جو دیر تک ٹھیرتی ہو اس طرح بہت سے ادویہ مفتحہ کو جو کہ جگر سے بہت جلد
نافذ ہو جاتے ہین ہم ایسی دواؤن کو ملاکر درست کرتے ہین۔ کبھی حاجت اسکی
ہوتی ہی کہ کوئی دوا جگر مین دیر تک ٹھہرے حالانکہ اس دوا مین یہ وصف نہین
ہوتا پس اُسکے ساتھ ہم ایسی دوا ملاتے ہین جو اسکو بطرف جانب مخالف جگر کے
جذب کرے۔ مثلا مولی کا بیج کہ جو بطرف قعر معدہ کے جذب کرنے والا ہے اسکے
ملانے سے ادویہ جگر مین تخییر پیدا ہوتی ہی پس تا زمانہ تخییر دوا کو سکون اور
درنگ کرنا ضرور ہوتا ہی۔ تتنے زمانہ تک نفع اس دوا کا جگر تک پہونچ جاتا ہی
بعد اُسکے نفوذ کر جاتی ہی۔ اکثر ایک دوا ہمکو ایسی ملتی ہی جسکا وصول اور نفوذ
دو راہونمین مشترک ہوتا ہی اور ہماری غرض یہ ہوتی ہی کہ ایک ہی راہ سے وہ دوا
گذرے پس اُسوقت ہم اس دوا مین ایسا جز ملاتے ہین جو اس دوا کو ایسے راستہ پہ
لیجائے جدھر اُسکا جانا ہمکو مطلوب ہے۔ جیسے ذراریح کو ہم ادویہ مدرہ مفتحہ مین اسواسطے
ملاتے ہین تاکہ ان ادویہ کو رگونکی راہ سے ہٹا کر بطرف گردہ اور مثانہ کے
لیجائے یہ **بھی جاننا ضرور ہی** کہ بہت سی دواؤن کے واسطے ایک معمول
اور ایک موقع خاص ہوتا ہے اور کبھی جو موقع خاص اس دوا کے واسطے

ہے اس سے زیادہ دور مقام اور موقع تک اسکا پہنچنا مقصود ہوتا ہے پس ہمکو حاجت
طرف ایک ایسی دوا کے ہوتی ہے جو اسے اُڑا کر مقام بعید تک پہونچا دے۔ اور کبھی
اسی دوا کو جسکے لیے ایک موقع خاص ہے ہمکو حاجت اسکی ہوتی ہے کہ وہان تک
یہ دوا نہ پہونچے اور اس سے قریب تر مکان پر رک جاے پس ہمکو حاجت ایسی چیز
کی ہوتی ہے جو اس دوا کو ٹھہرا دے اور اسکی زود روی موقوف کر دے **یہ بھی
جاننا ضرور ہے** کہ دواے مجرب بہتر ہے دوای غیر مجرب سے **مترجم** مجرب دوا سے
یہ مراد نہیں ہے کہ قیاسی قواعد کے خلاف اگر اسمین افعال و خواص ہون اسکا بھی
استعمال بہتر ہے بلکہ وہی مجرب دوا بہتر ہے جو اصول اور قواعد کے بھی مطابق ہو
اور تجربہ مین بھی پوری آچکی ہو اسکے بعد پھر اس درجے مجرب کا مرتبہ ہے جسکی مخالفت
اصول کلیہ سے بیتین ہو۔ میری مراد یہ ہے کہ مخالفت اور مطابقت اس دوای مجرب کی
اصول کلیہ سے دونون ممکن ہون **تمت** تھوڑی مقدار کی دوا یا تھوڑے اجزا کی دوا
بہتر ہے اس دوا سے جسکے اجزا بہت ہون یا مقدار زیادہ ہو بشرطیکہ ایک غرض اور
ایک منفعت کے واسطے اس دوا کا استعمال کیا جاے۔ بسبب اسکا کہ تھوڑے اجزا
کی دوا بہت سے اجزا کی دوا سے بہتر ہے۔ اول کتاب دوم مین بیان ہو چکا ہے۔ اور
بسبب اس بات کا کہ مجرب دوا غیر مجرب سے بہتر ہے یہ ہے کہ جو دوا مرکب بنائی جاتی ہے
اسکے لیے دو حکم مین ایک حکم بنظر اسکے **بسائط** اور اجزا کے ہوتا ہے اور ایک حکم
اسکی صورت مجموعی کا ہے پس جو دوا غیر مجرب بنظر قواعد فن کے ترکیب دیجاے اسکا
فائدہ بنظر اسکے بسائط کے تو یقیناً معلوم ہوتا ہے بس۔ اور جو مزاج نیا بعد
ترکیب کے پیدا ہوا ہے اسکا حال قبل تجربہ کے کچھ نہین معلوم ہوتا کہ آیا وہ دوا جس فعل
کے واسطے بنائی گئی ہے اس سے زیادہ یہ فعل اسمین ہے یا زیادہ نہین ہے یا مزاج ثانی جو اسکا
پیدا ہوا ہے اسکے مناقض و مخالف ہے **مترجم** جو چیز ترکیب صناعی سے بنائی جاتی ہے اسمین
جو مزاج نیا پیدا ہوتا ہے اسکو قبل از تجربہ کے معلوم کر لینا اسپر احاطہ علم بشری کو یارا ہی
نہین ہوئی سواے صانع حقیقی تعالی شانہ کے اور کوئی شخص اسکا دعوی نہین کر سکتا
کہ قبل از تجربہ اپنی اختراعی چیز کے خواص اور افعال کا حکم قطعی کر دے یہی ایک بڑی
دلیل ثبوت صانع بیچون کی ہے کہ اسپر کوئی شبہ شک کسی دہریہ کا آجتک نہین چل سکا
ہے پس جب ہماری دواے مرکب نو ایجاد کا مزاج ثانی قبل از تجربہ مجہول ہوا اب
اسکا استعمال کرنا ہمکو بشرط موجود ہونے کسی دواے مجرب کے یونانی طب کے اصول کی
رو سے کسی طرح جائز نہوگا اسی واسطے شیخ نے لکھا ہے کہ دواے مجرب غیر مجرب
سے بہتر ہے **تمت** دواے مجرب کے دونون حکم معلوم ہوتے ہین یعنے جو

اثر بنظر اسکے بسائط کے ہے وہ بنظر قیاس اور جو اثر بنظر مزاج ثانی کے ہے وہ براہ تجربہ
معلوم ہوتا ہے اور کبھی دواے مرکب کا قاعدہ اصلی صورت مزاجی کے لحاظ سے تجربہ مین
بہت زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت اس قاعدہ کے جو اسکے بسائط اور اجزا سے امید
کی گئی تھی **کیفیت ترکیب ادویہ کا بیان** جاننا چاہیے کہ جب وقت کسی علاج
کرنیوالے کو چار حاجتین پیش آئین اور کوئی دوا قدرتی ایسی نملے جس سے ان چارون
حاجتون مین کار برآری سواے صنوعی اور ترکیب دی ہوئی دوا کے مثلاً یہ
حاجت ہو کہ کسی کا استفراغ سقمونیا اور تخم حنظل اور صبر اور تربد سے چار مواد کا
کیا جاے۔ اور ارادہ یہ ہو کہ ان چارون دواؤن کو جمع کر لین تاکہ مرکب دوا
اغراض رجعت کے جمع ہو جاے پس دیکھنا چاہیے کہ اگر حاجت طرف ان چار
دواؤن کے اور انکے عمل کرنے کے برابر ہین اور مجموع یہ چار دوا تمین ہین
اسوقت جو دوا مرکب ان چارون سے بنائی جاے اسمین یہ طریقہ کرنا چاہیے
کہ ہر ایک دوا کی مقدار شربت کا چہارم لیکر یہ دواے مرکب بنا لینی چاہیے
اور اگر حاجت ان چارون کی طرف برابر نہو بلکہ بسبب کمی بیشی مواد کی بعض کیطرف
زیادہ حاجت ہو کسیکی طرف زیادہ اور کسی کی طرف کم ہو اسوقت حدس صناعی
سے کام لینا چاہیے اور مقدار حاجت کا اندازہ بقاعدہ اربعہ متناسبہ کرنا چاہیے
اور حقیقی حاجت جس دوا کی کم و بیش ہو اسی کمی اور بیشی کو قانون اور قاعدہ تجویز کر کے
مقدار شربت پر گھٹانا بڑھانا چاہیے اور دوا کو مرکب کرنا چاہیے **مترجم** اسی مثال
خاص مین فرض کرو کہ خلط صفراوی بہ نسبت اور اخلاط کے دو چند ہے پس سقمونیا
کی مقدار شربت چہارم سے دو چند تجویز کیجاے گی اب اگر ہم اخلاط سہ گانہ باقیہ کو
برابر ایک کے فرض کرین پس مجموعہ انکا تین ہوگا اور خلط صفراوی بطور دو کے
فرض کی ہے پس ۲+۳=۵ اب آسان حساب واسطے سمجھانے متعلم کے یہ ہے
کہ سقمونیا کی مقدار شربت دو ربعہ یعنے نصف مقدار شربت لیجاے اور باقی تینون
دواؤن مین وہی چہارم مقدار شربت رہیگی اسیطرح اگر حاجت استعمال سقمونیا کی ہو
مثلاً خلط صفراوی بہ نسبت اخلاط سہ گانہ کے نصف ہو پس اس صورت مین سقمونیا
کی مقدار کا شربت کا آٹھوان حصہ وقت ترکیب لیا جائیگا اور وہ تینون جز مین سے ہر ایک
کی چہارم مقدار شربت لیجائیگی **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جو دوائی نسخے یعنے
سود مند مثل تریاق کے ہو اسمین بنظر اسکے بسائط اور اجزا کے بہت سے اثر
اور بہت سی قوتین ہوتی ہین اور بسبب اس صورت جدید کے جو اسپر لیبا
ایک مدت کے خمیر اٹھنے اٹھنے اور مزاج بگڑتے بگڑتے طاری ہوئی ہے وہ آثار اور

وہ قوتین جداگانہ ہین بہ نسبت آثار اور قوی بسائط کے در حقیقت آثار جدیدہ بسائط کے آثار سے افضل و اعلی ہوتے ہین اور یہ بات جو طبیب کہتے ہین کہ تریاق کا نفع اس سبب سے ہے کہ سمین منفعل الطبع داخل ہو جائیگا۔ یہ نفع بسبب کسکے ہے کہ مرکب بعینہ اول بعض بار ہے ابجد بھی یہی نفع کرتا ہے اس قول کی طرف التفات نکرنا چاہیے بلکہ عمدہ قابل اعتماد کے وہی صورت اس تریاق کی ہے جو بعد بحث و اتفاق جلیل الشان اور نافع بہ اذن پروردگار درست ہو گئی ہے اور ہمکو نظر بشریت قدرت نہین ہے کہ اس صورت کی طرف اور جو چیز اس صورت کے مناسب افعال و آثار سے ہے اشارہ جلی اور بیان واضح کر سکین **مترجم** اگر بہت کوشش کرین اور قیاسی استقرا کو دخل دین اور دوران و تردید کو جاری کرین اگرچہ بہت دشواری سے کوئی بات پیدا ہو گی اور وہ بھی بالکل ظنی جو کسی طرح قابل تسکین قلب نہین ہے اور برہانیات مین بالکل متروک ہے لہذا ہمکو یہی لائق ہے کہ اس بات کا اقرار کرین کہ خالق بسائط نے ہماری ترکیب اجزای تریاقی کے بعد جو صورت اسپر فائز کی ہے وہی صورت مبدا آثار و منافع کی ہے فسبحانک لا علم لنا **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ مرکبات ادویہ مین ایک دوا بطور عمود و اصل کے ہوتی ہے اگر وہ نکال ڈالی جاوی قاعدہ باطل ہو جائیگا **مترجم** بیان پر عمود اور قاعدہ سے تشبیہ ایک مخروط کی درست بن سکتی ہے جسطرح مخروط کی عمود کی کمی بیشی سے مخروط کا قاعدہ بدل جاتا ہے اسیطرح دوا سے مرکب کے عمود کے بدلنے سے قاعدہ بدل جائیگا اور اگر عمود نکال ڈالا جاوے قاعدہ باطل ہو جائیگا بلکہ صورت مخروطی فاسد ہو جائیگی **مثل** جیسے سانپ کا گوشت تریاق کا عمود ہے اور ایارج فیقرا مین صبر اور ایارج لوغاذیا مین خربق عمود ہے الغرض مرکبات اون مین کچھ ایسی دوائین بھی ہوتی ہین جو نکال ڈالنے کے لائق ہوتی ہین اور قابل بدل دینے کے اور ان مین کمی بیشی بھی ہو سکتی ہے اور جو کچھ دوائین ایسی بھی ہوتی ہین کہ اگر انکی مقدار بڑھا دی جاوے ضرر کرین مثلا اگر تریاق مین بلادر لیکر بجلاوان کو ملا دین ادویہ تریاق کو خراب کر دیگا خصوصا سانپ کے گوشت کو بہت خراب کر دیگا۔ اور اگر اجزا کو زیادہ کرین تو بعض دوائین ایسی ہوتی ہین کہ انکی زیادتی مضر نہین ہوتی مثلا اگر تریاق مین جوزبوا کی مقدار کوئی بڑھا دے تو وہ شخص مرتکب کسی جرم عظیم کا نہوگا **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بہت سی ترکیبین ایسی ہوتی ہین جنکا انجام مفاسد کی طرف ہوتا ہے اور بہت سی ترکیبین ایسی ہین کہ ان سے اثر مین دو لے مرکب کے اور انکے فعل مین زیادتی ہوتی ہے۔ اور بہت سی ترکیب ایسی ہوتی ہین کہ جنکے اجزا مفردات اور مرکبات پر شامل ہوتے ہین جیسے تریاق جسکے اجزا چند مفرد ہین اور قیمون قرص جو ہر ایک فی نفسہ مرکب دوا ہے جو تریاق کا جزء ہے اس لیے کہ ہر ایک قرص مین بسبب اپنے مزاج کے وہ خاصیت ہے جو اور مفردات مین نہین پائی گئی ہے۔ اکثر ایک دوا اجزاے مرکبہ سے بھی مرکب ہوتی ہے اور اللہ ہر چیز کا بڑا جاننے والا ہے **جملہ پہلا** ان مرکبات کے بیان مین جنکی ترتیب قرابادینون مین ہے

پہلا مقالہ جملہ اول سے تریاق اور بڑے بڑے معاجین کے بیان مین۔

تریاق فاروق یہ تریاق تمام ادویہ مرکبہ مین سے بڑا جلیل القدر ہے اور افضل ہر ایک دوا مرکب سے ہے بسبب اسکے کہ اسکے منافع بہت ہین خصوصاً ان زہرون کے دفع کرنے مین جو حیوانات مثل سانپ اور بچھو اور دیوانہ کتے کے کاٹنے سے آدمی وغیرہ کے بدن مین ضرر پیدا کرتا ہے اور جو زہر کھانے پینے مین آئین انکا بھی تریاق ہے اور بلغمی اور سوداوی امراض کا اور انھین پٹھون کا اور ریاح خبیثہ اور فالج اور سکتہ اور مرگی اور لقوہ اور رعشہ اور وسواس و جنون کا اور خاص کر جذام اور برص کا۔ قلب مین شجاعت پیدا کرتا ہے۔ حواس کو کدورت سے پاک صاف کر دیتا ہے ہر ایک قسم کی شہوات اور خواہشون کی تحریک کرتا ہے۔ معدہ کو قوی کرتا ہے سانس کی آمد و رفت مین آسانی پیدا کرتا ہے خفقان کو دور کرتا ہے نفث الدم کو بند کر دیتا ہے۔ اکثر اقسام درد گردہ اور مثانہ کو فائدہ کرتا ہے اور جو اور اد بول وغیرہ کا گردہ اور مثانہ کی حبت سے ہو اسکو فائدہ کرتا ہے پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے آنتون مین جو قرح پڑ گئے ہون اور صلابات اندرونی جو طحال اور جگر وغیرہ مین ہون ان سب کو مفید ہے۔ اور یہ سب افعال تریاق کی خاص بنظر اس صورت کے ہین جو تابع آمیزش بسائط اسی تریاق کے ہین یہ تریاق بنظر اسی مزاج کے روح اور حرارت غریزی کو قوی کرتا ہے پس طبیعت کو اسی ذریعہ سے اعانت پہونچتی ہے جو سرد یا گرم چیزین مخالف طبیعت کے بدن مین پیدا ہون انکا مقابلہ کر کے انکے ضرر کو ہٹا دے سب نسخون سے اس تریاق کا بہتر وہی ہے جو نسخہ اصلی حکیم اندروماخس سے منقول ہے اور بہت سے طبیبون نے اس بات کا قصد کیا کہ اس نسخہ کو کچھ بڑھائین یا گھٹائین حالانکہ انکو ضرورت ایسی نتھی جس سے یہ کمی بیشی ان پر واجب ہوتی اور نہ کوئی داعی قوی ایسا تھا کہ جو ان کو اس طرف لاتا مگر ان کو آرزو فقط یہی تھی کہ انکا بھی نام دنیا پر رہے اور ایک نشان انکا اس دوا مین بھی پایا جاوے جیسا کہ حکیم اندروماخس کا نام و نشان باقی رہا گیا ہے

صحیح یہ تھی کہ یہ لوگ اس نسخہ میں کچھ تصرف نہ کرتے اور جس بات پر تجربہ پورا اور فائدہ رسان ہو چکا تھا اسکو برقرار رکھتے پس شاید یہی تصرف اور کمی بیشی وزن ادویہ کی جو ان لوگوں نے کی ہے اسی نے اس تریاق کو اتنا مفید باقی نہیں رکھا جسکا تجربہ ہوا تھا اور شاید کہ جب اس تریاق کے اُس وزن اصلی سے جو اندروماخس نے تجویز کیا تھا گھٹ بڑھ ہو جائیگی وہ خاصیت باقی نہ رہیگی۔ اور کوئی مدعی لاف زنی اس بات کی کرے کہ اسکو اس سبب کی شناخت ہے جس سے ان اوزان مخصوصہ نے خاصیت تریاق میں پیدا کردی ہے پس ضرور یہ مدعی جھوٹا ہے اور اسکا قول اسی پر رد کر دینا چاہئے جیسے اگر کوئی شخص اس بات کا دعوی کرے کہ جو اوزان مخصوصہ عناصر میں گھوڑے کے خواہ انسان وغیرہ کے ہیں انکے سبب کو بھی یہ شخص پہچانتا ہے۔ تریاق مذکور کے واسطے سن طفولیت یعنی لڑکپن اور سن ترعرع یعنے جو سن درمیان لڑکپن اور جوانی کے ہوتا ہے وہ بھی ہے اور شباب یعنی جوانی اور شیخوخت یعنی پیری بھی ہے اور موت بھی اُسکے واسطے ہے تریاق کا لڑکپن چھ مہینے یا سال بھر کے ہوتا ہے بعد اسکے ترعرع یعنی اٹھان اور زیادتی قوت کی آمیزش پیدا ہوتی ہے اور زیادتی بڑھتے بڑھتے دس برس کے بعد ٹھہر جاتی ہے اگر یہ تریاق گرم ملکوں میں ہو۔ اور اگر سرد ملکوں میں ہو بیس برس کے بعد ٹھہر جاتی ہے۔ پھر دس برس یا بیس برس یہ زیادتی ٹھہری رہتی ہے بعد اسکے اسکو ضعف شروع ہوتا ہے یا تو بیس برس کے بعد یا چالیس برس کے بعد۔ بعد اسکے اثر تریاقیت کا اُس سے دور ہو جاتے تیس برس کے بعد یا چالیس برس کے بعد۔ اور بعد اس اثر دور ہونے کے پھر یہ تریاق مثل اور معجونوں کے ہو جاتا ہے جنکا درجہ تریاق سے گھٹا ہوا ہے۔ جس شخص کو بچھو وغیرہ نے ڈنک مارا ہو یا سانپ نے کاٹا ہو واجب ہے کہ اُسکو تازہ اور قوی تریاق کھلایا جائے اور جن فوائد کے واسطے تریاق کے کھلانے کو اوپر لکھا ہے ان میں ضعیف القوت تریاق کھلانا چاہیے۔ اکثر مار گزیدہ وغیرہ کو تازہ تریاق سے نصف مثقال سے لیکر پورے مثقال تک کھلانیکی حاجت ہوتی ہے منجملہ ان طریقوں کے جنکے ذریعہ سے فرق کیا جاتا ہے کہ تازہ اور قوی تریاق کون ہے اور پرانا اور ضعیف اور خراب تریاق کون ہے۔ ایک یہ بھی امتحان ہے کہ کسی آدمی کو دوای مسہل پلائیں اور منتظر رہیں جب دست آنے لگیں اسکو تریاق کھلایا جائے اگر دست بند ہو جائیں تو یہ تریاق تازہ اور عمدہ ہے ورنہ خراب ہے منجملہ امتحانات کے جو کہ جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ تریاق کا ایک یہ بھی امتحان ہے کہ ایک جنگلی مرغی یعنی مرغی کو شکار کریں اسلئے کہ اس مرغی کا مزاج زیادہ خشک ہوتا ہے بہ نسبت اس مرغی کے جو گھروں میں پائی جاتی ہے اور مجھے گمان ہے کہ جالینوس کی مراد اس جانور سے کبک نرینہ ہے جب یہ مرغی ہاتھ آجائے اُس پر کسی طرح اس طائر کو چھوڑیں جسکا نام باشہ ہے کہ وہ اس مرغی کو قریب ہلاکت پہونچا دے یا مراد یہ ہے کہ کوئی ہامہ منجملہ ہوام کے اسکے اوپر چھوڑیں کہ وہ اُسے ڈنک ماریا کاٹے بعد اس زخمی ہو جانے کے اس مرغی کو تریاق کھلائیں اگر زندہ بچ رہے پس تریاق عمدہ ہے۔ ایضاً تریاق کا امتحان اس شخص پر کیا جاتا ہے جسنے افیون یا شوکران وغیرہ کھالیا ہو بیش جسکو سنکھیا کہتے ہیں اسکی سمیت دور کرنے میں تریاق کا نفع بہت کم ہے اور اگر ہے تو اسی قدر ہے کہ موت کے ٹل جانے میں تھوڑی سی مہلت پیدا ہوتی ہے۔ اور شاید کہ دواء المسک بیش کی سمیت میں سب دواؤں سے زیادہ تر نافع ہے

مقدار شربت تریاق کی ہر ایک مرض کے واسطے

پرانی کھانسی کے واسطے اور درد سینہ اور ذات الجنب کے واسطے بوزن ایک ترمشہ جو برابر چار رتی کے ہے ہمراہ ماء العسل یا جلاب کے اگر ٹھیک ہو۔ لرزہ جو دورہ سے آتا ہو خواہ سرد ہو جانا بدن کا جو دورہ سے ہو اور تپ کے واسطے تریاق ان دوروں میں ایک ترمشہ پانی کے ہمراہ یا شراب کے ہمراہ جو تین اوقیہ یعنے تخمیناً ساڑھے آٹھ تولہ سے کم نہو اور چار اوقیہ یعنے تیرہ تولہ سے زیادہ نہو۔ اور جس شخص کو قولنج کا درد ہو اور جسکے معدہ میں نفخ ہو یا مروڑ ہو اسکو بقدر ایک ترمشہ کے ماء العسل یا جلاب ملا کر دینا چاہیے اور جلاب کا نسخہ آگے معلوم ہوگا اور جسکو سقوط اشتہا کا مرض ہو اُسے بھی پانی یا شراب میں دینا چاہیے شراب کا بیان بھی آگے آتا ہے۔ اور جسکو یرقان کا مرض ہو اُسکو ایک ترمشہ طبیخ اسارون میں دینا چاہیے۔ استسقاء کے مرض میں یا تو قبل طعام کے بقدر ایک ترمشہ کے تریاق کھ جانا چاہیے یا ڈیڑھ اوقیہ جو برابر سوا چار تولہ کے ہو سرکہ پانی ملا ہوا تریاق کھلا کر پلانا چاہیے۔ جس شخص کو نفث الدم کا مرض چند روز سے عارض ہوا ہو ایک مثقال تک تریاق سرکہ پانی ملا کر اُسکو دینا چاہیے اور اگر اس مرض کو زمانہ دراز گذر چکا ہو یہی مقدار ستو مقشر طون کے جوشاندہ میں صبح اور شام پلانا چاہیے۔ اور جس شخص کو انقطاع صوت کا مرض ہو اُسکو بقدر ایک باقلا کے ماء العسل میں یا رب انگور میں دینی چاہیے یا منہ میں زبان کے نیچے رکھے رہے۔ آنتوں کے قروح میں اور اسہال خونی میں آب حماق کے ساتھ دینا چاہیے ضیق النفس اور درد گردہ کے مرض میں ہمراہ سکنجبین عنصلی کے جسکے مقدار ایک اوقیہ سے کم ہو۔ صرع اور مرگی کے واسطے اسکا غرغرہ کیا جاتا ہے بعد اسکے چار مثقال سے لیکر نصف مثقال تک پانی یا سکنجبین عنصلی کے ہمراہ کھلایا جاتا ہے اسیطرح درد سر اور شقیقہ میں بعد اسکے یہ بھی معلوم ہو کہ تریاق گردہ اور مثانہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ

کر دیتا ہے اگر اسکو جوشاندہ کرفس مین گھول کر پئین تو ہیضہ کو منع کرتا ہے طبیعت کو
روانی سے بند کرتا ہے۔ جو شخص تریاق کا استعمال وقت صحت مین کرے اسکو کسی زہر کی مضرت
نہ پہونچے گی اور کبھی آفت کی خرابی مین مبتلا ہوگا اور جملہ امراض وبائی سے بےخوف ہو جائیگا
باقی حالات کا علم سب سے زیادہ خدا کو ہے **صفت** یعنے نسخہ تریاق کا یہ ہے
قرص اسقیل اڑتالیس مثقال جو برابر اٹھارہ تولہ کے ہے اور قرص افاعی چوبیس مثقال یعنے
نو تولہ قرص اندروخون اور فلفل سیاہ اور افیون ہر ایک ان مین سے نو تولہ دارچینی ایک
روایت مین ساڑھے چار تولہ اور ایک روایت مین نو تولہ گل سرخ ساڑھے
چار تولہ تخم شلجم صحرائی اور اسقوردریون اور بیخ سوسن اور غاریقون اور رب السوس
روغن بلسان ہر واحد ساڑھے چار تولہ مرکی زعفران زنجبیل وردہ دونون اور فنطافلین
اور فودنج کوہی اور فراسیون اور فطراساليون اور اسطوخودوس اور قسط تلخ اور فلفل
سپید اور دار فلفل اور دوقیطامانی۔ اور کندر شگوفہ اذخر صمغ البطم سلیخہ سیاہ سنبل الطیب
نورہ ہر ایک ان مین سے سوا دو تولہ میعہ سائلہ تخم کرفس حیسالیوس اور تخم اسفلیس مخروف
علاوہ اور اجوائن اور منڈی گگر و ندا اور عصارہ ہو فاقسطیداس اور سنبل اقلیطی اور ساذج
ہندی اور تخم جنطیانا تخم رازیانہ اور گل مختوم اور زرد قطار سوختہ دج ترکی حب البلسان
اور وادفاریقون اور جعیدہ اور صمغ عربی قردمانا انیسون اقاقیا ہر واحد ڈیڑھ تولہ اور
دوقو یعنے بزورہ اور فقر الیہود جاوشیر قنطوریون دقیق اور زراوند طویل
ہر واحد نو ماشہ اور ایک روایت مین بجائے زراوند طویل کے زراوند مدحرج ہے
لیکن جندبیدستر ایک روایت مین نو ماشہ اور ایک روایت مین ڈیڑھ تولہ اور اسی
طرح سے سکبینج کے وزن مین اختلاف ہے اور شہد خالص دس رطل جو تخمیناً اسی روپیہ بھر کے
سیر سے پانچ سیر ہوا اور شراب ریحانی کی گرم قسم جو پرانی ہو بقدر دو قسط جو برابر آدھ سیر کے
ہو سکے گھلنے والی چیزون کو گھلا کر اور بھگونے کے لائق جو دوائین ہین انکو بھگو کر
اور خشک دواؤن کو کوٹ کر شہد مین گوندھ کر کسی چکنی مٹی کے برتن مین یا رانگے یا
چاندی کے برتن مین بھر دین اور برتن لبریز نہو جائے بلکہ اسمین کسی قدر جگہ خالی
رہے جسمین دوا کی سانس نکلنے اور پھولنے کی گنجائش ہو۔ یہ سب دوائین سوائے
شراب کے شمار مین چونسٹھ ہین **دوسرا نسخہ اسی تریاق کا** قرص اسقیل
اٹھائیس مثقال جو برابر ساڑھے دس تولہ کے ہے اور قرص افاعی اور قرص اندروخون
اور فلفل سیاہ اور افیون عمدہ ہر ایک نو تولہ بیاز دشتی اور گل سرخ خشک شدہ تخم شلجم
صحرائی اور ایرسا یعنے بیخ بنفشہ اور غاریقون اور عصیر سوسن روغن بلسان دارچینی
ہر واحد ساڑھے چار تولہ مرکی اور فراسیون اور زعفران اور فلفل زنجبیل حب حبلی یعنے
فودنج کوہی اور فطراساليون اور قنطافلين جسکو یعنے مفردات مین خمس اوراق تعبیری سے
تعبیر کیا ہے اور راوند چینی اسطوخودوس فلفل سپید شکوفہ اشیع شگوفہ اذخر علک الانباط
اور لبان اور سلیخہ اور سنبل الطیب ہر واحد سوا دو تولہ اور جنطیانا اور تما لاسقیس جو
حرف ابیض ہے اور یعنی اور سیسالیوس اور سنبل اقلیطی جو ناردین ہے اور تخم اجوائن اور
منڈی گگر و ندا اور ہو فاقسطیداس اور ساذج ہندی اور انیسون اور فودنج میو تخم
اذخر تخم رازیانہ اور طین بحیرہ یعنے وہ مٹی جسکو گل مختوم کہتے ہین اور قلقطار یعنے
پھٹکری سبز بریان اور حماما سیو فاریقون دج ترکی حب البلسان اقاقیا صمغ عربی
قردمانا ہر ایک ڈیڑھ تولہ زوفراقنہ یعنے مازد جاوشیر سکبینج قوامیو دنے طوریون
زراوند مدحرج جندبیدستر ہر ایک نو ماشہ۔ اور اس نسخہ مین تین دوائین اور بڑہائی
گئی ہین اور اہل عجم کے نسخون مین یہ دوائین برقرار رکھی جاتی ہین جنتیانا ہندی اور کیا
اور کتیرا اور عود اور طنیا زراوند طویل بزر البنج ہر ایک واحد نو ماشہ یہ سب
نشتر دوائین ہین سوائے شہد کے اور شہد دو چند سب دواؤن کا وزن جو تریاق
مین پڑتے ہین ایکہزار چار سو چوتیس مثقال ہے جو برابر سات سیر ایک چھٹانک اسی
روپیہ چہرے دار کی تول سے ہوتا ہے اگر روپیہ ساڑھے گیارہ ماشہ کا ہو۔ مگر زعفران
کو علیحدہ پیسین اور مر اور افیون اور لبان کو علیحدہ کوٹ کر علاوہ تمام شراب مین جو
رات بھر جوش دی گئی ہو بھگو دین اور علک دربا زرد کو روغن بلسان مین گلا دین
اور قلقطار کو تنہا کوٹین بعد اسکے سب دواؤن کو کوٹ کر چھان لین اور شہد مین
کف گرفتہ کر کے ملا دین اور ملاتے وقت بھی دواؤن کو ہاون دستہ مین ڈالکر خوب
پیسین تاکہ یکجائی ہو جائے بعد اسکے شیشہ کے برتن مین یا چکنی مٹی کے برتن مین بھر کر
رکھدین اور چار برس کے بعد استعمال کرین مقدار شربت اسکی پوری ایک درم ہے
نیم گرم پانی کے ساتھ **دوسرا نسخہ** قرص ہائے سقیل اڑتالیس مثقال جو برابر
اٹھارہ تولہ کے ہے اور قرص ہائے افعی نو تولہ گل سرخ خشک شدہ جسکی پوٹلی نیان
نکال ڈالی جاوین ساڑھے چار تولہ بیخ سوسن آسمان گونی ساڑھے چار تولہ
اصل السوس ساڑھے چار تولہ تخم شلجم صحرائی ساڑھے چار تولہ اسقوردیون ساڑھے
چار تولہ عود بلسان پونے چار تولہ دارچینی ساڑھے چار تولہ افیون ساڑھے چار تولہ
غاریقون ساڑھے چار تولہ روغن بلسان پونے چار تولہ فلفل سپید سوا دو تولہ
ریوند چینی سوا دو تولہ تخم کرفس ڈیڑھ تولہ مر صاف شدہ سوا دو تولہ قسط سوا دو
تولہ زعفران سوا دو تولہ سلیخہ سوا دو تولہ سنبل ہندی سوا دو تولہ فلفل سیاہ نو تولہ
دنیقطامانی یہ دونی شکوفہ اشیع ہر سوا دو تولہ فراسیون شگوفہ اذخر نیز بیخ کی پوست

جعدہ ہر واحد سواد و تولہ اسطوخودوس سواد و تولہ فطراسالیون اور یہ تخم کرفس کوہی ماقدونی ہے سواد و تولہ مصطگی صمغ البطم زنجبیل ذو خمسہ اوراق ہر واحد سواد و تولہ کمافیطوس یعنے گرد نمہ ڈیڑھ تولہ سیساٹے ڈیڑھ تولہ ہو یعنے ریشہ والاڈ ڈیڑھ تولہ ما ڈیڑھ تولہ ناردین اور اُس سے مراد سنبل رومی ہے ڈیڑھ تولہ گل مختوم ڈیڑھ تولہ فوہ یعنے چھال گری اور منڈی ہر واحد ڈیڑھ تولہ ساذج ہندی جسکو تیزپات کہتے ہین ڈیڑھ تولہ سنبل کھیکری جلی ہوئی ڈیڑھ تولہ حنظیانا رومی جسکو کھان بید کہتے ہین ڈیڑھ تولہ انیسون ڈیڑھ تولہ عصارہ اوفاقسطیداس ڈیڑھ تولہ حب بلسان ڈیڑھ تولہ صمغ عربی ڈیڑھ تولہ تخم رازیانہ ڈیڑھ تولہ قردمانا جسکو کرویا دشتی بھی کہتے ہین ڈیڑھ تولہ سیسالیوس یعنے کاشم رومی ڈیڑھ تولہ اقاقیہ ڈیڑھ تولہ سپید بالم اور ہوفاریقون ہر واحد ڈیڑھ تولہ لوفن ڈیڑھ تولہ تخم سپید سترنو ماشہ زراوند طویل نو ماشہ دوقو جو صحرائی گاجر کا بیج ہے نو ماشہ فقر الیہود نو ماشہ جاوشیر نو ماشہ قنطوریون دقیق نو ماشہ بارزد وہی قنہ ہے جس کو بیروزہ کہتے ہین نو ماشہ بنانے کی وہی ترکیب ہے جو پہلے اوپر بیان کی ہے کوٹنے اور چھاننے اور شہد ملانے کی واللہ اعلم **صفت اقراص افاعی** یعنے سانپون سے جو قرص بنایا جاتا ہے اسکا نسخہ سانپون کو ہر وقت تمام ہونے فصل ربیع اور آمد فصل گرما کے پکڑین جیسے ہمارے ملکون مین بیساکھ کا مہینہ اور اگر فصل ربیع مین سردی رہتی ہو سانپون کے پکڑنے کو اسقدر ٹالین کہ ابتدا گرمیون کی آجاے - سانپ کی وہی قسم پکڑنی چاہیے جنکے بین چوڑے ہون اور جنکے خصوصاً گردن کے پاس اور گردنین اُنکی بہت پتلی ہون دُم بوجہ کم نسالی کے ٹرگئی ہو اور چلنے مین گھانس وغیرہ پر جو چلے لکیرین جاے جلد کی آواز سے اُس کے سنائی پیدا ہو اور ہر ایک سانپ اس قابل نہین ہے کہ اس قرص مین داخل کیا جاے بلکہ جسکا رنگ لاتقر ہو یعنے سیگون اور اس رنگ کے سانپ نر بھی مادہ بکار آمد ہے زیر کام نہین چلتا - نر اور مادہ کی پہچان یہ ہے کہ نیچے اوپر کی دونون باڑھون مین دانت کے اگر ایک ہی دانت ہو تو وہ نر ہے اور مادہ کے ایک سے زیادہ ہر ایک باڑھ مین دانت ہوتے ہین واجب ہے کہ جس سانپ کا نام مقرر ہے اور جلد چہارم مین اسی کتاب کی اسکا حلیہ بخوبی لکھدیا ہے اس سانپ سے اور جس پر لکیرین پڑی ہون در گندہ دار ہو اس طے دریاہ چیتیون کے سانپ سے جو سپیدی مائل ہون پرہیز کرنا چاہیے - جو سانپ ضعیف ہو کہ زمین شور مین رہتا ہو یانہ سے اور نہرون کے کنارے کا خواہ دریاؤن کے کنارے کا ہو اُسکو نہ پکڑنا چاہیے اور نہ اُس سانپ کو جسکی کھال مین نقش ونگار ہون جیسے ہمارے ہندوستان مین چیت ہوتی ہے جسکی کھال سے تلوار کے پرتلے بنائے جاتے ہین اسلیے کہ ایسے خوشرنگ جلد کے سانپ مین وہ سانپ بھی ہوتا ہے جسکا بلوطیہ نام ہے جسمین خباثت زیادہ ہے اور اسکے استعمال سے پیاس زیادہ لگتی ہے - بلکہ ایسے مقام کا سانپ پکڑا جاے جو ترائی سے دور ہو اور جس سانپ کی کہ حرکت مین ضعف ہو وہ بھی نہ پکڑنا چاہیے بلکہ وہی پکڑنا چاہیے جو بسرعت چلتا ہو اور چلتے وقت سر اونچا کرکے چلے اور اس قدر اُٹھاے کہ بہین کھڑا ہو جاے - بعد پکڑنے کے سانپ کو بحال خود چھوڑنا چاہیے اور بشرط امکان چار چار انگل اسکے سر اور دم کو کاٹ ڈالنا چاہیے اور دُم کو پشت کی طرف چار انگل ناپ کر کاٹین پھر اگر بعد کاٹنے کے بہت سا خون اُسکے بدن سے جاری ہو اور دیر تک تڑپا کرے اور موت اسپر دیر مین واقع ہو یہی سانپ مختار اور پسندیدہ ہے اور اگر کاٹنے کے بعد خون تھوڑا نکلے اور تڑپ مین بھی کم ہو اور جلدی مرجاے ایسا سانپ خراب ہوتا ہے یہ بھی اسکی علامات مین سے ہے کہ بحالت حیات حرکت جلد کرتا ہو اور نگاہ سے اسکے جرات پیدا ہو اور جو چیز اسکے سامنے آوے اُسپر جھپٹتا ہو مخرج ثقل براز اُسکے دم کے سرے پر ہو جب سر اور دم کاٹنے کے بعد سانپ مرجاے اسکے پیٹ کی آلایش اور اوجھ وغیرہ سب نکال ڈالین خصوصاً اسکے پتے کو ضرور دور کرین اور نمک اور پانی سے خوب دھوئین بعد اسکے نمک اور پانی مین اُسکو پکائین اور اگر پانی مین سویا بھی ملائین کچھ مضائقہ نہین اور پکانے مین ایسا اسکو مہرا کردین اور گلا ڈالین کہ اسکے گوشت کا ہڈی سے الگ کرلینا آسان ہو بعد اُسکے گوشت سے ہڈیان چن کر کسی ہاون مین دستہ سے نرم نرم کوٹین طبیب لوگ نصیحت کرتے ہین اس شخص کو جو اسکے کوٹنے کا قصد کرے روغن بلسان کا ناس لے اور انگلیون کے سرون پر بھی روغن بلسان کو لگا دے جب خوب کٹ جاے اسمین کعک جو بنا بر نسخہ ہاے مختلفہ کے ملاے مگر جو کچھ حکیم اندروماخس کے نسخہ مین ہے اسپر کسی دوسری چیز کو اختیار نکرنا چاہیے بعد اسکے چپٹے چپٹے نازک قرص بنا کر سایہ مین خشک کرین اور محفوظ مقام پر رکھ چھوڑین واجب ہے کہ ان ٹکیون پر دھوپ کسی وقت نہ پڑنے پاے نہ سوکھنے پاے پہلے نہ بعد سوکھنے کے اسلیے کہ دھوپ کے پڑنے سے وہ قوت جل جاتی ہے جو سانپ کے گوشت مین سموم نہشیہ کا مقابلہ کرتی ہے اور ان سموم کا جو کھانے پینے مین آتی ہین **صفت اقراص اسقیل** یعنے طریقہ بنانے قرص پیاز دشتی کا جس کو کاندہ کہتے ہین تازہ

پیاز دشتی جو وزنی ہو اور بہت بڑی نہو لینی چاہیے اور اسپر گل حکمت مٹی سے
نہ کی جائے بلکہ خمیر کو بجائے مٹی کے اسپر لگانا چاہیے اور کسی دیگ میں یا تنور میں اسکو
اتنا پکائیں کہ خوب پک جائے جس تنور میں پکائیں وہ خوب گرم ہو گیا ہو اور اسکی راکھ
سب نکال ڈالی گئی ہو یا تنور کے اوپر کے مقامات میں جہاں روٹی لگائی جاتی ہے
پکائیں اور جب تنور وغیرہ سے نکال لیں جسقدر اسکے اندر نرم ہو گیا ہو اسکو لیں
اور نرم نرم پیسیں اور نئے مٹر کا آٹا ملا لائیں لیکن حکیم اندروماخس ایک حصہ میں
اسقیل کے دو حصہ اٹھا لاتا تھا اور سوائے اس حکیم کے اور لوگ ہموزن اٹھا لاتے ہیں
جب اسقیل میں مٹر کا آٹا مل چکے تو اسکے تپلے تپلے قرص بنانے چاہئیں اور قرص بناتے
وقت اپنے ہاتھ میں روغن گل مل لیں اور خشک کرکے انکو مثل اقراص افاعی
کے بحفاظت رکھیں **نسخہ اقراص اندر خورون** بوستیج دار شیشعان
سوا دو تولہ چرائتہ اذخر قسط عود بلسان اسارون سو یعنی ریشہ والا اور حماما مصطگی
اور امارانتن یعنی اقحوان سپید اور مجیٹھ ہر واحد سوا دو تولہ شگوفہ اذخر ساڑھے
سات تولہ راوند سلیخہ دارچینی ہر واحد ساڑھے سات تولہ مرکی نو تولہ سنبل ہندی
چھ تولہ ساذج چھ تولہ زعفران ساڑھے چار تولہ سب کو کوٹ چھانکر انگور کی شراب
ریحانی کہنہ قابل بطلاوت سے گوندھ کر قرص بنا لیں اور سایہ میں خشک کریں جس
طرح کہ قرص افاعی کو بحفاظت رکھا ہے اسکو بھی رکھیں **دوسرا نسخہ اسی قرص کا**
شیشعان کی لکڑی اور چرائتہ اذخر قسط اسارون عود بلسان حماما اور سوا دو تولہ کتیرا
اور مجیٹھ اور اقحوان ہر ایک پونے سات تولہ زعفران ساڑھے چار تولہ سنبل ہندی
اور ساذج ساڑھے چار تولہ مرکی نو تولہ سب کو کوٹ کر قرص بنائیں اسی ترکیب سے جو
پہلے نسخہ میں لکھا گیا ہے **تیسرا نسخہ اسی قرص کا** اصطفاشون یعنی دارشیشعان
سوا دو تولہ شگوفہ اذخر ساڑھے چار تولہ چرائتہ سوا دو تولہ مجیٹھ سوا دو تولہ اسارون
سوا دو تولہ عود بلسان سوا دو تولہ دارچینی نو تولہ حماما نو تولہ سلیخہ سوا دو تولہ امارانتن
اور یہ اقحوان سپید ہے ساڑھے سات تولہ سنبل ہندی ساڑھے چار تولہ جعدہ سوا دو تولہ
مرکی نو تولہ مصطگی سوا دو تولہ زعفران ساڑھے چار تولہ ان سب دواؤں کو کوٹ
پیس کر شراب صاف میں ملا کر قرص تیار کریں جیسا کہ پہلے بیان کیا ہے اور بحفاظت
رکھ چھوڑیں **مثرودیطوس** یہ ایک معجون ہے جسکو حکیم مثرودیطوس نے
بنایا تھا جو ایک حکیم جلیل القدر گذرا ہے اور اپنے ہی نام پر اس معجون کا نام
رکھا ہے اس معجون کو اس حکیم نے انھیں دواؤں سے مرکب کیا ہے جنکا
تجربہ زہروں پر کیا تھا خصوصاً اور امراض پر تاکہ یہ معجون سموم اور امراض مختلفہ کی
منفعت کا جامع ہو شاید کہ ہمارے زمانہ میں تریاق ہی معجون ہو بجز حقیقت حکیم اندروماخس کو
سانپ کے گوشت کے منفعت پر آگاہی ہوئی اور چند چیزیں بھی اسکو نافع معلوم
ہوئیں مثرودیطوس نے قرص افاعی وغیرہ کو بڑھا دیا اور تھوڑا سا تغیر کمی بیشی کا
اس معجون میں کر دیا پس یہ معجون تریاق کبیر ہو گیا اور تریاق کبیر مثرودیطوس سے
زیادہ فقط ایک ہی چیز میں نفع کرتا ہے اور وہ سانپ کی سمیت کا فائدہ ہے
اور باتوں میں مثرودیطوس تریاق کبیر سے کچھ اس قدر کم نہیں ہے جس کی کا
شمار ہو سکے بلکہ مثرودیطوس تریاق کبیر سے اکثر منافع میں زیادہ ہے اور اسکا فائدہ
ازحد ہے اور ہم اپنے کلام میں تطویل ان منافع کے بیان سے نہیں کرتے اسلیے کہ وہ
وہی ہیں جو تریاق کبیر کے ذیل میں مذکور ہو چکے مقدار شربت مثرودیطوس کی
تریاق کبیر سے کسی قدر زیادہ ہے **صفت معجون مثرودیطوس** کی بنا بر اس
نسخہ کے جسکو جمہور اطبا نے لکھا ہے **نسخہ** زعفران مرکی غاریقون زنجبیل دارچینی
کتیرا ہر ایک دو دو تولہ گیارہ ماشہ سنبل الطیب کندر ثاسفین جو حرف بابلی ہے اور اذخر
عود بلسان اسطوخودوس سیسالیوس قسط کرفس ابروزہ نیا سب وہ علک البطم ہے
دارفلفل عصارہ لحیۃ التیس جند بیدستر الاتیبرن اور روساذج ہندی زسیہ جاوشیر
ہر ایک سوا دو تولہ سلیخہ یعنی تخم فلفل سپید سیاہ سورنجان جعدہ جسکو فارسی میں عنبرید
کہتے ہیں سقوردیون دو تولہ یعنی تخم گندر صحرائی اکلیل الملک جنطیانا جسکو پاکھان بید
کہتے ہیں روغن بلسان اقراص دونیون درنفل یعنی گوگل ہر ایک دو دو تولہ چار رتی سداب
یعنی تلی سات ماشہ اشق سنبل رومی اور مصطگی صمغ عربی فطر اسالیون تودہ تخم
رازیانہ ہر ایک پانچ درہم جو برابر ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ کے ہے افیون [illegible] ترکی
اور مو یعنی ریشہ والا سنبیلج اسارون ہر ایک تین درہم جو برابر ساڑھے دس ماشہ کے ہے
افیون گلسرخ دیقطامالفن ہر ایک پانچ درہم جو برابر ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ کے
ہے مجیٹھ اقاقیا ناف سقنقور کی اور تخم سیوفاریقون ہر ایک ساڑھے چار درہم جو برابر
ایک تولہ پونے چار ماشہ کے ہے زوفرکی دارچینی مقل یا زرق اظفار الطیب
جسکو نکھ کہتے ہیں سنبل رومی کمد بار ورزہ نیے ساڑھے تین تولہ شراب ریحانی
کہنہ گرفتہ بقدر کفایت بھگونے والی چیزوں کو شراب میں بھگوئے اور
شہد ملا کر بحفاظت رکھ چھوڑے اور بعد چھ مہینے کے استعمال کرے
مقدار شربت ایک قیراط ہے اور یہ بقدر چیز مناسب ہر اس نسخہ میں چند دوائیں ایسی
ہیں کہ جالینوس کے نسخہ میں وہ نہیں ہیں اور یہ تیرہ دوائیں غاریقون سورنجان
سداب خشک اشق دیقطامالفن اسارون کتیرا اسطوخودوس کمافیطوس

اکلیل الملک عود بلسان فلفل سیاہ مقل اور جالینوس کے نسخہ میں ایسی دوائیں ہیں
جو اس نسخہ میں نہیں ہیں اور وہ دونوں بیخ سوسن اور نمک ہیں ایک اور نسخہ میں دوائیں
ایک دو دوائیں جو اس نسخہ میں نہیں ہے اور وہ تخم سداب ہے **صفت قرص افیون**
جسکا استعمال شرو ولطوس میں ہوتا ہے زبیب یعنی مویز کلان خستہ بر آوردہ
بیس درہم جو برابر ایک تولہ دو ماشہ کے ہے عنب الثعلب جو بیس درہم یعنی سات تولہ
سلیخہ یعنے تج اکلیل الملک و سعد کوفی جسکو موتھ کہتے ہیں حب الغار ہر ایک تین
درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ قصب الذریرہ جسکو چراتہ کہتے ہیں نو درہم جو برابر دو تولہ
ساڑھے سات ماشہ کے ہے زعفران ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ فقر الیہود ڈھائی
درہم جو برابر پونے آٹھ ماشہ کے ہیں اور یہ نسخہ حکیم شاپور ابن سہل کا ہے جس میں زیادتی
فقر الیہود کی ہے اور ابن سرابیون میں زیادتی دارشیشعان کی بقدر
ڈھائی درہم کے جو پونے نو ماشہ ہوتے ہیں اور ایک نسخہ میں زیادتی سارون
کی ڈھائی درہم کی ہے جو برابر پونے نو ماشہ کے ہے **تریاق عزرہ** یہ تریاق منسوب
بطرف اُس حکیم کے ہے جسکا نام عزرہ تھا حماما بارہ مثقال جو ساڑھے چار ماشہ
چار تولہ ہو شگوفہ اذخر تین تولہ عاقرقرحا سوا دو تولہ زعفران ساڑھے تیرہ تولہ دارچینی
سوا دو تولہ مرکی ساڑھے چار تولہ فطراسالیون وہ یہ کرفس کوہی ہے اور دوقو یعنے
تخم گندر صحرائی اقلیطی ہر ایک ایک تولہ ایک ماشہ کتیرا سوا گیارہ تولہ عصارہ
دوقا قسطیداس دو تولہ چار ماشہ بیخ سوسن آسمان گونی پانچ تولہ ساڑھے سات
ماشہ تخم رازیانہ سوا دو تولہ مقل ازرق یعنی گوگل تین تولہ خشخاش سپید سوا گیارہ تولہ
سنبل ہندی ساڑھے چار تولہ تخم سداب ساڑھے چار ماشہ آب ترنج مقشر اور سماق
شامی ہر ایک نو ماشہ تخم شبت یعنے سویا کے بیج کبد مالکی یعنے جگلا اور اسارون قردمانا
افربیون فیون ہر ایک سوا دو تولہ فلفل سیاہ سوا گیارہ تولہ گل سرخ خشک شدہ جسکی
پنکھڑیاں نکال ڈالی ہوں تین تولہ ساڑھے چار ماشہ سادج ہندی ساڑھے چار تولہ
روغن بلسان نو تولہ ناردین اقلیطی دو رومی سنبل رومی ہے اور انانیشون انگور کا
شگوفہ ہے ہر ایک سوا دو تولہ کبیکرہ یعنی سوا دو تولہ لک مغسول ساڑھے چار تولہ
مامیثا قرنفل ہر ایک ساڑھے چار تولہ شگوفہ سنبل رومی ایک تولہ دس ماشہ دارچینی
ساڑھے چار تولہ مجیٹھ سوا دو تولہ شگوفہ مو یعنے ریشہ والا ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ
قیصولیا سوا چار تولہ عصارہ ارطیا اور وہ بربخ سف ہے اور ایک نسخہ میں یہی اسب
جسکو قیسوم صحرائی کہتے ہیں بیخ کاسنی ساڑھے سات تولہ قسط تلخ اور جنطیانا
رومی ہر ایک ساڑھے چار تولہ برگ اترج چار تولہ ساڑھے دس ماشہ اقراص
اندروخون تین تولہ ساڑھے چار ماشہ انیسون سوا دو تولہ اذخر ساڑھے چار تولہ
ان سب دواؤں کو پیس چھان کر جو دوا قابل بھگونے کے ہے اُسکو شراب صاف
جیدالجوہر میں بھگوئیں جسکا نام اصل رکھا گیا ہے یا شراب جمہوری میں یا شراب مثلث
میں یا مویز کلان کے یا شہد نبیذ میں بھگوئیں اور شہد کا کف نکال کر بقدر حاجت
ملا کر معجون تیار کریں اور کسی برتن میں اُٹھا کر رکھ چھوڑیں در مثل تریاق کبیر کے
اسکا بھی استعمال کیا جاتا ہے اور بعض طبیب اس تریاق میں اشق بھی داخل کرتے
ہیں اور بعض طبیب اشق کا ملانا تجویز نہیں کرتے اسلئے کہ اشق معدہ کو
مضر ہے **دوسرا نسخہ جو تریا اور عزرہ سے منقول ہے** حماما مرکی
ہر ایک پندرہ اوقیہ ہے چودہ تولہ چھ ماشہ سرخ ہوا عاقرقرحا سات تولہ تین رتی اذخر
سوا گیارہ تولہ سلیخہ یعنے تج پینتیس تولہ ایک ماشہ سات رتی یعنی اٹھارہ تولہ
تین ماشہ پانچ رتی اور دوقو چار تولہ دو ماشہ پانچ رتی زعفران پینتیس تولہ تین ماشہ
سات رتی فطراسالیون تین تولہ چار ماشہ چھ رتی بیخ بنفشہ سات تولہ تین رتی تخم
رازیانہ مقل ہر ایک ایک تولہ پونے چار ماشہ ثبان چوبیس تولہ پونے سات ماشہ کتیرا
ستائیس تولہ ساڑھے چار ماشہ اور دوقا قسطیداس آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ تخم اترج مقشر
ساڑھے چار ماشہ تخم شبت کبد المالکی اور زرد چوب ہر ایک نو ماشہ بزر البنج ایک حل
یعنے پونے چونتیس تولہ تخم خشخاش ساڑھے ستائیس تولہ سنبل الطیب چوبیس تولہ
پونے دو ماشہ سداب خشک تین تولہ پونے چار ماشہ سماق آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ
انیسون اور اسارون اور قردمانا ہر ایک سوا گیارہ تولہ افیون چھ تولہ چھ رتی
افربیون چھ تولہ چھ رتی فلفل سیاہ چھ تولہ چھ رتی گل سرخ سوا گیارہ تولہ
سادج ہندی حب بلسان آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ جاوشیر یعنے بھلاوان چھ تولہ
چھ رتی لک مغسول بارہ تولہ پونے دو ماشہ دارچینی پونے دو تولہ مو یعنے ریشہ والا
چار تولہ پونے سات ماشہ سنبل اقریطی چوبیس تولہ پونے سات ماشہ کبریت
سوا گیارہ تولہ مامیثا اور دارچینی قسط تلخ ڈیڑھ تولہ برگ اترج بارہ تولہ ڈیڑھ ماشہ
اقراص اندروخون ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ روغن بلسان دو تولہ ساڑھے سات
ماشہ عصارہ قیسوم چوبیس تولہ خولنجان اُنیس تولہ سوا آٹھ ماشہ عفص کی
سرکہ تولہ ساڑھے دس ماشہ قرنفل چودہ تولہ چھ رتی شہد بقدر حاجت **صفت**
اقراص اندروخون جو اس نسخہ میں مستعمل ہے بابونہ سرخ
بابونہ سپید مرکی افیون اسارون اشنہ چراتہ عود بلسان سب اجزا
برابر وزن میں لیکر کوٹ چھان کر شراب صافی جید الجوہر جسکو اصل کہتے ہیں

یاشراب شث یا نبیذ زبیب کلان اور شہد مین ملا کر تین دن برابر رہنے دین اور
ہر روز ایک مرتبہ چلا دیا کرین اور اگر وجہ خشک ہونیکے حاجت پڑی کوئی شراب
منجملہ انھین شرابون کے بڑھا دین بعد اسکے ایک ایک قرص ساڑھے چار ماشہ کا بنا
ڈالین اور سایہ مین خشک کرین **مترجم** تجربہ سے دریافت ہوا ہے کہ گولی یا قرص
وغیرہ بعد خشک ہونے کے پانچوان حصہ گھٹ جاتا ہے پس علم قاعدہ طبیبون کا یہی ہے
کہ گولی یا قرص کا جو وزن لکھتے ہین اس سے مراد وہی وزن ہوتا ہے جو
بعد خشک ہوجانے کے باقی رہے اور اس مثال مین اگر ہم جانین کہ یہ قرص
بعد خشکی کے پورا ایک مثقال باقی رہے تو ایک مثقال کا پانچوان حصہ یعنے تخمینا
سات رتی ایک مثقال سے زیادہ قرص بنائین گے یعنے پانچ ماشہ تین رتی کا قرص
بعد خشک ہونے کے ساڑھے چار ماشہ رہیگا لیکن چونکہ وہ اساتذہ فن کیمیا مین
بالکل مداخلت نہین ہوتی بلکہ ہمارے زمانہ کے اکثر اطبا موجودین بھی اس فن
سے بے بہرہ ہو رہے ہین تو ایسا قوام قرص یا گولی کا جو بعد خشک ہونے کے
پورا پانچوان حصہ کم ہوجاے ہم سے مناسبت دشوار ہے لہذا واسطے سہولت
کارروائی کے اب یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ قرص اور گولی کو بعد خشک
ہونے کے وزن کرتے ہین اگر کم ہووے تو دوسری گولی سے توڑ کر اسکو
پورا کرے اور اگر زیادہ ہووے تو اتنی زیادتی اسمین سے نکال کر استعمال کرتے
ہین نان پز لوگ جو روٹی پکاتے ہین انکو البتہ بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ دس سیر آٹا
بعد گوندھنے کے کتنا ہوجاتا ہے اور دس سیر آٹے کی روٹی بعد تیاری کے کتنے
وزن کی ہوتی ہے ہم اپنے کم مشقی پر افسوس کرتے ہین کہ حکیم کہلا کر اور ضروری
مسائل فن کیمیا سے بالکل نابلد ہین **متن** یہ تریاق وہ ہے جسکو حکیم غرہ نے
بنایا تھا اور یہ تریاق بمنزلہ خلیفہ اور جانشین تریاق فاروق کے تمام خواص
مین ہے واللہ اعلم **تریاق الاربعہ** چونکہ یہ تریاق چار دواؤن سے
مرکب ہے لہذا اسکو تریاق الاربعہ کہتے ہین **نسخہ** جنطیانا رومی حب الغار
زراوند طویل مرکی چارون اجزا کو برابر کوٹ چھان کر شہد کا کف نکالکر معجون کا
قوام درست کرین شہد کا وزن وہی ہے جس قدر کافی ہو مقدار شربت اس کی
ساڑھے چار ماشہ آب گرم کے ہمراہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعض طبیب بجاے مرکی کے
قسط تلخ داخل کرتے ہین۔ کہ انہنے بعض نسخون مین اس تریاق کے ایک جز
زعفران کی بھی زیادتی پائی ہے۔ یہ تریاق چار دواؤن سے مرکب ہے بچھو کے
ڈنک مارنے اور مکڑی کے ملجانے اور سرد امراض سے فائدہ کرتا ہے

سوتیرا اور اسکو مخلص اکبر کہتے ہین یعنی بڑا نجات دینے والا اور بڑی چیزیون
سے خلاصی کرانے والا۔ یہ دوا جامع منفعت ہے مرگی اور درد سر یعنی گھومنی اور
پرانا درد سر اور رعشہ کو فائدہ کرتی ہے اور مادہ کو آنکھ کی طرف کھنچکر آنے
سے روکتی ہے کبھی آنکھون کے کھلوانے اور قدح کرانے کے بعد اسکو بطور سرمہ کے
لگاتے ہین پس وہ پردہ پانی اترنے کو منع کرتی ہے آنکھ مین ہر ایک آفت رسی کو
منع کرتی ہے آواز کے انقطاع کو اور فالج اور درد سوائش آنتون کے رقت آنکھ کے
اور پھیپھڑا اور سینہ اور پہلو اور شراسیف یعنے کوے کی ہڈیون کے درد کو جلانے
سے فائدہ کرتی ہے ہمراہ شہد کے اور خون کے آمد کو بند کرتی ہے جب آب بادرنگ
اور عصارہ خصی الراعی کے ساتھ پلائی جاے اور معدہ کی ریاح کو اور معدہ کے
اقسام درد کو اور یرقان کو فائدہ کرتی ہے رنگ کو صاف کرتی ہے فکر کو برطرف
کردیتی ہے ڈکار کو بند کردیتی ہے قروح مثانہ اور امراض معا کو اور مروڑہ جو
آنتون مین ہو اسکو شفا دیتی ہے اور آنتون کے ورم اور طحال کے ورم مین
اسکا حقنہ کیا جاتا گردہ اور مثانہ کے فضول کو بذریعہ ادرار نکال دیتی ہے نیز اکثر
یعنے آلات مردی کو قوی کرتی ہے اور جب ان پر طلا کیجاے شہوت کو برانگیختہ
کرتی ہے درد رہاے مفاصل و نقرس و تشنج کو دفع کرتی ہے ڈنک زنندہ جانورون کی
زہر سے اور کھانے پینے مین جو زہر آمیز ہو انکو فایدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے**
یعنے ادویہ مفردہ جو اس دوا مین ہین وہ یہ ہین تج اور اذخر ہر ایک چار تولہ
چار ماشہ پانچ رتی جند بیدستر فطراسالیون جو تخم کرفس کوہی ہے ہر ایک پانچ تولہ
ساڑھے سات ماشہ تخم کرفس پانچ تولہ سات ماشہ پانچ رتی سیساليوس ساڑھے
چار ماشہ قسط دارچینی اقراص ادرومخا ادر سیہ سائلہ او راسارون ہر ایک دو تولہ
انیسون سوا تین تولہ فلفل سپید ساڑھے چار تولہ فلفل ڈیڑھ تولہ سنبل الطیب ڈیڑھ تولہ
حماما زعفران ہر ایک ڈیڑھ تولہ افیون پونے چار تولہ ان سب دواؤن کو کوٹ
پیس کر چھان لین اور شہد کا کف نکالکر معجون طیار کرین اور کسی برتن مین
بحفاظت رکھ چھوڑین اور چھ مہینے کے بعد بوقت حاجت استعمال کرین **صفت**
اقراص ادرومخا جو مخلص اکبر مین داخل ہین حماما دار شیشعان قسط
چراءتہ فلفل سپید جوائن ہر ایک ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ دارچینی مصطگی زعفران
ہر ایک دو تولہ تین ماشہ مجیٹھ ساڑھے چار ماشہ سنبل الطیب ساذج ہندی
ہر ایک دو تولہ ساڑھے سات ماشہ مرکی دو تولہ تین ماشہ ان سب دواؤن کو پیس
چھان کر شراب صاف کے ذریعہ سے چھوٹے چھوٹے قرص بناوین ہر ایک

قرص کو وزن کم ہے کہ سات رتے چار ماشہ ہو اور سایہ مین خشک کرکے استعمال
کرین **بزرگ وار** دیہ دو انجلاد و یا اہل عجم کے ہر جسکا نفع سب بڑا ہی اور
پسندیدہ اطبا ہی اسکا فائدہ بھی برابر فلونیا اور تریاق اور ثلیثا کے ہے ور منفعت اسکی
تو نجح مین بہت زیادہ ہی **اجزا اسکے** زعفران بزرالبنج سفید ہر ایک شے تین تولہ
ساڑھے چار ماشہ افیون اور افربیون ہر ایک پانچ تولہ دو ماشہ اور سنبل ورنیبی
ہر ایک چھ تولہ ایک ماشہ سازج ہندی قرنفل ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ فلفل سپید
سات ماشہ مروارید نا سفتہ نوشادر تخم سداب صحرائی خشک اور کافور الائچی کلان
دار چینی تج ہر ایک تین ماشہ قسط دو تولہ چار ماشہ تخم حرمل یعنی اسپند اور عاقرقرحا
دار فلفل ایک تولہ دو ماشہ سکبینج جند بیدستر جاؤشیر ہر ایک سات ماشہ زرانباد
یعنی نرکچور اور درونج عقربی روغن بلسان ہر ایک دو تولہ چار ماشہ اور جوسنجہ سرطانی
اور پاسی خطا مین ہی اسمین مرکی ایک تولہ دو ماشہ اور کافور ایک تولہ دو ماشہ
کہا ہوا ہی خشک دواؤن کو کوٹ کر چھان لین اور گیلی دوائین اسمین جسقدر
ہون انکو طلا نامی شرب مین جسکو جوش دیدیا ہو بھگوئین بعد اسکے سب کو یکجا کرکے
شہد بقدر حاجت ملا کر چھ مہینے تک رہنے دین کہ مزاج بگڑ جائے مقدار شربت اسکی
بقدر ایک جلوزہ کے جو برابر ہے نیمگرم پانی کے ہمراہ **معجون فلاسفہ اور اسکا**
مادہ حیات بھی نام ہی۔ یہ معجون فضول بلغمی کو مفید ہی مقوی نفس ہے اور
مفرح ہی ہضم کو بہت زیادہ کرتی ہی اشتہا بڑھاتی ہی اور ڈکار کو کھول دیتی ہی
اسکے کھانے سے گویا جوانی واپس آتی ہی اور یاد دہی کی قوت اور ذکاوت
اور عقل اور قوت بیانی پیدا کرتی ہے اور آورہ یعنی آنت اترنے کو دور کرتی ہی
سلسل بول کو قطع کرتی ہے ریاح مین سکون پیدا کرتی ہے منی کو بڑھاتی ہے
آلہ ذکر کو قوی کرتی ہی سوڑھے کی بچکین اگر پھول گئی ہون انکو درست
کردیتی ہی دانتون کو مضبوط کرتی ہی درد ہای پشت و درد مفاصل ورتیگاہ و دردونون
حالت یعنی گوبون کو دور کردیتی ہی **اخلاط اسکے** فلفل دراز فلفل زنجبیل
دار چینی آملہ بہیڑہ شیطرج یعنی چیت زرآوند گول جو شانی ہو بابونہ اور حرف
حب صنوبر کبار یعنی تین جوز ہندی ساطوریون یہ دہی خصیۃ الثعلب ہے دو تولہ
پونے نو ماشہ تخم بابونہ ایک تولہ چار ماشہ پانچ رتی گیارہ حب عنب آٹھ تولہ
پونے چھ ماشہ سرخ منقے کے بیج نکال کر کوٹ ڈالین اور کوٹنے کے بعد شہد ہموزن
کل دواؤن کے لیکر بعد اسکے اور دوائین جو اوپر بیان ہو چکی ہین ملا کر معجون تیار
کرین اور ہر ایک حال مین چھوٹے جوزہ کے برابر استعمال کرین **ثلیثا** یہ وہ

دوا ہی کہ طبیب اسکے ہر ایک نفع کی ضمانت کرتے ہین اور اسکی ترکیب مین ہر ایک
عجائب امر کے مدعی ہین مگر ہمنے اس دوا کا کوئی اثر سوا اسکے نہین دیکھا
کہ جو گرانی و بستگی زبان کے امراض مین اور زبان کے استرخا مین پیدا
ہوتی ہے اسکو دور کرتی ہی لیکن طبیب لوگ یہ کہتے ہین کہ ثلیثا کبیر جنون
اور امراض باردہ بلغمی اور سوداوی کو اور فالج اور مرگی اور سکتا اور لقوہ
اور وسواس اور اپنے آپ سے باتین کرنے اور درد سر اور شقیقہ اور نسیان اور
مالیخولیا اور برودت دماغ اور غشا اور خفقان کو فائدہ کرتی ہی اور جنین کے
گرنے سے حفاظت کرتی ہی تقطیر البول کو نفع کرتی ہی رحم کے درد اور رحم کے ریاح
اور استرخائے زبان اور دوا یعنی گھونسی اور غم اور فطر یعنی چھین چھتر کے
سمی ضرر سے اور دیگر زہر کے اقسام کے ضرر سے اور جو ورم معدہ وغیرہ مین
بستہ ہو جاتے ہین انکے ضرر سے فائدہ کرتی ہے اور وجع مفاصل اور جملہ اقسام
کے درد جو کہنہ اور بارد ہون ان سے شفا دیتی ہی اور ہر ایک مرض کے
واسطے اسکا استعمال بدرقہ مناسب کے ہمراہ کیا جاتا ہی پس برودت
شدید کے دفع کرنے کے واسطے المتاس کا پانی اسکا بدرقہ ہے اور یہ بھی
کہا گیا ہے کہ خمر یعنی شراب مین ملا کر پینے سے زیادہ نفع ہوتا ہے۔ اندرونی
سدون کے واسطے ماء الاصول کے ہمراہ اور رحم کے دردون کے واسطے آب
انیسون اور اعضائے عالیہ یعنی معدہ سے اوپر تک جو اعضا ہین اُن کے
امراض مین آب مرزنجوش یا چقندر کی جڑون کے پانی کے ہمراہ اور گون کے واسطے
روغن بنفشہ ملا کر یہ تو وہ باتین ہین جنکو اطبا کہتے ہین اور میری رائے مین یہ ایک
کم وزن اور خراب دوا ہی جسکی ترکیب بھی غیر مرتب ہی خون اور اخلاط کو جلا دیتی ہے
اور جن اغراض کے واسطے استعمال تجویز کیا گیا ہی اُنکے پورے ہونے مین کمی کرتی ہے
اخلاط اسکے مشک اور کافور اور عنبر ہر ایک سات ماشہ مروارید ناسفتہ
زعفران ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ سونا پسا ہوا اور چاندی ہر ایک پونے دو ماشہ
ما تخم حرمل یعنی اسپند افربیون اشنان نخلی ماشہ تخم کرفس تخم سداب
پہاڑی گائے کا گوبر سرخ گندھک ورزرد گندھک اور خربق سپید اور یعنی
ور سعد کوفی اور مارشو یہ پلیون کی چھوٹی اور پتلی پتلی لکڑیاں ہین
اور عروق اسپند اور یہ خردل سپید ہی اور مامیران حب المحلب یعنی کمونی
عود بلسان ہزار چشان اور شیشبان جسکو فاشرستین بھی کہتے ہین ہر ایک
سات ماشہ شکوفہ اذخر سازج ہندی جوز بوا جند بیدستر جرجیر تخم گندنا ہر ایک دو تولہ

گیارہ ماشہ زریت وردکیا یعنے فیلوش زاج الاساکفہ یعنے کیسیس اُڈ کلونجی وخراالشعلب
یعنے فضلہ لسکا او برنج کبر ہر ایک پونے دو ماشہ ابریشم خام سویا کے بیج اور سویا کی
جڑین اور زرنجور درونج زنجبیل جنطیانا اور دارچینی جونمک ہندی عاقرقرحا بسد یعنے
مونگا فقرالیہود اور فوہ یعنے مجیٹھ اسبغول ہر ایک تولہ دو ماشہ تخم فقل سنبل الطیب
اسارون قسط تلخ سلیخہ یعنے تج الائچی کلان پرسیاوشان ہر ایک دو تولہ چار ماشہ
جاوتری بیخ بنفشہ ہر ایک سات ماشہ سیب خشک شدہ بیس عدد ریح کی لکڑی
پونے دو ماشہ تخم رازیانہ اور زوفائے خشک ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ صعتر فارسی
اور صعتر جوزی ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ بادآورد اور ریوسہ کی گرہین پرُانی جو
دیواروں مین ہون اور ریوند چینی ہر ایک دو تولہ چار رتی فلفل سپید
فلفل سیاہ دار فلفل زراوند طویل زراوند مدحرج حب البنج سفید ہر ایک پانچ تولہ
دس ماشہ جوز ہندی دس ماشہ شگوفہ بید خشک کاسنی کی جڑین ہیوم الجوس یعنے
حزانیا عصارہ ایرسا دار شیشعان قیصوم ہر ایک ساڑھے تین ماشہ انجدان سیاہ ایک تولہ
تین ماشہ تخم یتنا اکلیل الملک ایک تولہ پانچ ماشہ شعرالغول ہر انگشت زرد کشت
برگشت بیر اسپنگ سکنجبین جاوشیر ہر ایک سات ماشہ مٹی جو راہے کی یا جو کہ زمین کی
ایک تولہ دو ماشہ اور جو دوائین اصول کتب فارسی مین ایسی پائی گئی ہین جو معجون
تلیثا مین ادویہ مذکورہ بالا پر زیادہ ہین بیرین زرنب سنفذ سفید ہر ایک سات
سات ماشہ خیر و سرخ کی جڑین ایک تولہ دو ماشہ مندی کے شگوفہ سات ماشہ تخم خشک
یہ تر نفل بستانی ہر ایک تولہ چار ماشہ قردمانا ساڑھے تین ماشہ زراوند چینی حب البلسان
حب الآس مصری مختوم الملک جعدہ اور دہلیت یعنے جس ہینگ مین بوبد آتی ہو
سات سات ماشہ چھوٹی الائچی ساڑھے دس ماشہ حب البان تقشر ایک تولہ دو ماشہ
طباشیر ساڑھے تین ماشہ کشوث کہربا سوردا اور سورد اسغرم حفت آفریدجوڑا ابہل
یعنے ابہل درخاش یعنے سیدہ لکڑی مرکی مرماخورد دونون بہمن سپید و سرخ
سات سات ماشہ انیسون ساڑھے دس ماشہ شیح ارمنی ساڑھے دس ماشہ ملح
طبرزدی اور نمک طعام یہ وہ نمک ہوجو آٹا گوندھنے مین پڑتا ہے اور ورد قوا اور
فطراسالیون عصارہ سوسن عصارہ غافث ہر ایک ساڑھے دس ماشہ پستہ ترنج
خشک شدہ عود فاوانیا ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ کوروان ڈیڑھ تولہ مقناطیس
پونے دو تولہ قلقطار یہ حبق جبلی ہے اور بادام تلخ ہر ایک دو تولہ چار رتی
خشک دوائین کوٹ ڈالی جائین اور چھان لین اور گیلی دوائین طلا نام
شراب مین جو عمدہ ہو بھگو دیجائین اور سہ چند وزن ادویہ کا شہد لے کر
معجون تیار کرین اور کانچ کے برتن مین چھ مہینے تک مزاج پکڑنے کے واسطے
رکھ چھوڑین مقدار شربت بقدر ایک چنے کے نیم گرم پانی کے ہمراہ **اخلاط تلیثا**
کے بنا بر نسخہ دوم مشک قسم عمدہ سات ماشہ مرواریدنا سفتہ دو تولہ گیارہ
ماشہ پسا ہوا سونا اور چاندی ہر ایک پونے دو ماشہ عنبر ایک تولہ دو ماشہ زرنب
پونے دو ماشہ ابریشم سوختہ یا نا سوختہ ایک تولہ دو ماشہ تر نفل سنبل الطیب ہر ایک ایک تولہ
دو ماشہ زعفران دو تولہ گیارہ ماشہ زرنجور درونج ہر ایک تولہ دو ماشہ بیخ سوسن آسمانجونی
تین ماشہ حماما ماشہ مصطگی پونے دو ماشہ ساذج ہندی دو تولہ گیارہ ماشہ حب البلسان
پونے دو ماشہ جاوتری ساڑھے تین ماشہ سیب بس عدد تج کی لکڑیان اسارون ہر ایک ڈیڑھ تولہ
فلفل سپید زنجبیل سویا کی جڑین ہر ایک تولہ دو ماشہ قسط تلخ دو تولہ چار ماشہ جوز بوا
دو تولہ گیارہ ماشہ جندبیدستر دو تولہ گیارہ ماشہ افیون سات ماشہ سگ فلنو فردو تولہ
گیارہ ماشہ سویا کی جڑین جنطیانا رومی اور شگوفہ لسان العصافیر ہر ایک تولہ دو ماشہ قاقلہ
یعنے الائچی کلان دو تولہ چار ماشہ تخم حرمل دو تولہ چار ماشہ تخم رازیانہ پونے دو تولہ
اور لکڑیاں پرسیاوشان کی دو تولہ چار ماشہ نمک ہندی دو تولہ چار ماشہ کلونجی
اور یہ کالے کالے دانہ ہوتے ہیں پونے دو ماشہ صعتر فارسی دو تولہ چار ماشہ مجیٹھ
زوفائے خشک ہر ایک دو تولہ چار ماشہ کیس پونے دو ماشہ افسنتین نبطی
سات ماشہ تخم کرفس تخم سداب اشنہ اور زرد گندھک کمہ سات ماشہ پہاڑی
گائے کا گوبر یعنی بنوان کنڈا اور پہاڑی گوسفند کا مکہ سات ماشہ بادآورد دو تولہ
دس ماشہ چار رتی تخم جرجیر دو تولہ گیارہ ماشہ ابہل ایک تولہ دو ماشہ فلفل سیاہ
دار فلفل بزرالبنج ہر ایک پانچ تولہ دس ماشہ عاقرقرحا ایک تولہ دو ماشہ افیون پانچ تولہ
چوراہے کی مٹی ساڑھے تین تولہ زراوند طویل پانچ تولہ دس ماشہ زراوند مدحرج
ایک تولہ دو ماشہ راوند چینی دو تولہ چار رتی تخم زردفراد دو تولہ گیارہ ماشہ
بندق ہندی ایک تولہ دو ماشہ تخم انجدان ایک تولہ پونے دو ماشہ اکلیل الملک
ایک تولہ پونے چار ماشہ اسبغول اور بسد یعنے مونگا ہر ایک تولہ دو ماشہ تخم خیار
مقشر ایک تولہ ساڑھے تین ماشہ فقرالیہود ایک تولہ دو ماشہ کا فور خربق سپید
اور سیاہ اور سعد کوفی اور میعہ سائلہ مامیران چینی تخم بلبون ہر سات ماشہ
ماشخان اصابع صفرا ور شعرالغول اور تخم کاسنی کشت برگشت ہر سات ماشہ
عود بلسان سات ماشہ آب سوسن یا ما و اشوک ساڑھے تین ماشہ حب المحلب
ساڑھے تین ماشہ اصول اسفند اور یہ سپید رائی ہے سات ماشہ گھانس
کی جڑین جو پرانی دیوار مین ہوتی ہین دو تولہ لومڑی کی بیٹ ہر دو ماشہ

پوست بیخ کبر پونے دو ماشہ بزر رجشان شبشندان ہکمد ایک تولہ دو ماشہ ان سب دواؤن کو جمع کرکے پیسین اور چھان لین اور جو بھگونے کے قابل ہو اسکو شراب ریحانی مین بھگو دین اور شہد ملاکر قوام معجون کا درست کرین اور کسی برتن مین بحفاظت اُٹھا رکھین مقدار شربت برابر چنے کے آب پوست بیخ رازیانہ اور کرفس مین اور سعوط اسکا یعنے ناس آب شاہسپرغم یا آب مرزنجوش مین چنے کے برابر گھول کر کیا جاتا ہے۔

انوش دارو۔ یہ دوائے ہندی ہو تفریح اور تقویت قلب و بدن کی کرتی ہو اور رنگ درست کرتی ہے اور صفار یعنے پیلیا مرض کو جس مین بدن زرد ہو جاتا ہے دور کرتی ہو نکہت کو پاکیزہ کرتی ہے اور پسینہ کو خوشبو کرتی ہے فائدہ اسکا جگر کے واسطے بہت بڑا ہو اور کوئی ضرر ظاہری اسمین محسوس نہین ہے کھانے سے پہلے اور بعد غذا کے بھی کھائی جاتی ہے **اخلاط اس کے** گل سرخ فارسی دو تولہ چار سرخ سعد کوفی ایک تولہ پانچ ماشہ قرنفل مصطگی سنبل الطیب اسارون ہکمد ساڑھے دس ماشہ خرفہ زرنب زعفران بسباسہ قاقلہ یعنے الائچی کلان الائچی خرد جوزبوا ہکمد سات ماشہ ان سب دواؤنکو پیسکر ریشمین کپڑے مین چھانین تاکہ سب اجزا آپس مین خوب ملجائین بعد اسکے آملہ جو خوب صاف کیا گیا ہو اور عمدہ ہو اور نیا ہو پونے چونتیس تولہ اُسکو میٹھے پانی مین جسکا وزن ایک چھٹانک پونے چار سیر ہو جوش دین تا اینکہ تہائی پانی یعنے سوا سیر باقی ہے اسکے بعد اس پانی کو چھان لین صاف کرین پھر اس پانی کو دیگ مین ڈالکر اور فانیذ سنجری یعنے قند سپید تخمیناً آدھ پاؤ کم سیر ڈالکر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہو جاوے اور گاڑھے عوق کے قوام مین آجاوے بعد اسکے دیگچی کو چولھے پر سے اُتار کر زمین پر رکھین اور پسی ہوئی دوائین اُسپر چھڑکین اور لکڑی سے ہلاتے جائین تا اینکہ سب دوائین خوب ملجائین اُسکے بعد سبز برتن مین نکال کر رکھین مقدار شربت اسکی ساڑھے چار ماشہ سے نو ماشہ تک

دوسری معجون وہ بھی ہندی ہے اور قریب نسخۂ اول کے ہو رنگ کو صاف کرتی ہے اور بصارت کو تیز کرتی ہو معدہ کو پاک صاف کردیتی ہے اور طبیعت کو نرم کرتی ہے بواسیر کو نفع کرتی ہے **اخلاط اُسکے** فلفل دارفلفل ہلیلہ سیاہ بہیڑہ آملہ مقشر ہر ایک دہ مثقال ہر دو تولہ یون ہکمد پونے سات تولہ شہد روغن گاؤ اسقدر کہ جس مین معجون بن جاوے مقدار شربت ساڑھے چار ماشہ یا زیادہ ہر ایک آدمی کے واسطے جتنی اُسکی قوت ہو۔

معجون خوزی۔ ایک جماعت اطبا نے ملکر اسکو مرتب کیا ہے مرۂ سودا اور مرۂ صفرا کو مفید ہے اور ہلیلہ یعنے اعضا شکنی یا بڑ بھوشن جو تپ کی آمد مین ہوتی ہو اور خشک کھجلی کو اور ابردہ یعنے پیٹ کی سردی کو فائدہ کرتی ہے اور معدہ کو قوی کرتی ہے اور قولنج اور ریاح کو نفع کرتی ہے اور اشتہای طعام بڑھاتی ہو اور جماع کرنے پر قوی کرتی ہے **اخلاط اُسکے** سقمونیا منتر تربد دار فلفل ہکمد پونے دو تولہ عاقرقرحا تخم کرفس اجوائن زنجبیل نمک ہندی ہکمد ساڑھے تین ماشہ قرنفل زرنب ہکمد پونے دو ماشہ افلنجہ جسکو ہندی مین بابرنگ کہتے ہین ساڑھے چار ماشہ محلب مقشر جسکو کھیونی کہتے ہین سات ماشہ قند سفید زعفران ہکمد ساڑھے دس ماشہ ان سب دواؤن کو لیکر سوائے سقمونیا اور زعفران و شکر کے ہمراہ جسکو کوٹین اور چھان لین بعد اُسکے سب کو خوب ملاکر شہد کف گرفتہ کے ذریعہ سے جو ڈھائی گنا وزن ادویہ سے ہو معجون تیار کرین مقدار شربت سات ماشہ سے ساڑھے دس ماشہ تک۔

دوسری معجون نفس مین نشاط پیدا کرتی ہو اور مفرح ہو مقوی بدن ہے اور رنگ کو خوشنما کرتی ہو صفار یعنے پیلیا کو دور کرتی ہو نکہت بدن اور پسینے کو خوشبو کردیتی ہو معدہ اور جگر کو فائدہ کرتی ہے کسی قسم کی مضرت اسمین نہین ہے کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد کھائی جاتی ہے **اخلاط اسکے** گل سرخ چھ جز سعد کوفی آٹھ جز قرنفل مصطگی سنبل اسارون ہکمد تین جز قرفہ زرنب زعفران ہکمد دو جز بسباسہ یعنے جاوتری الائچی کلان الائچی خرد جوزبوا ہکمد ایک جز کوٹ چھان کرنی ساڑھے نو تولہ دوا مین پونے چونتیس تولہ آملہ نیا لیکر پانی مین جوش دین اور جتنا وزن آملہ کا بحساب وزن ادویہ ٹھہرے فی پونے چونتیس تولہ آملہ تین سیر پانی مین اتنا جوش دین کہ سوا سیر پانی رہجاوے یعنے سات حصہ پانی مین تین حصہ پانی رہ جاوے بعد اُسکے پانی کو چھان کر حساب کرین کہ جتنا آملہ جوش دیا ہو فی پونے چونتیس تولہ آملہ پونے چونتیس تولہ قند داخل کرین اور اتنا پکائین کہ لعوق غلیظ کے قوام مین آجاوے بعد اُسکے برتن سے اُتار کر ادویہ پسی ہوئی چھڑکین اور کفچہ سے ملاتے ملاتے خوب آمیز کردین اور پھر کسی سبز ہانڈی مین خواہ مرتبان مین اُٹھا رکھین مقدار شربت جاری چار ماشہ سے پونے سات ماشہ تک ہو **مترجم** چونکہ اس نسخہ کے اوزان مین حسابی دقت زیادہ ہے لہذا مناسب ہے کہ ہم ایک

مثال خاص ایسی لکھین جس سے پورا حساب آطلا اور پانی کا ذہن نشین ہو جائے فرض کرو کہ جتنے وزن ادویہ بجائے جز کے تولہ فرض کیا ہے پس گلاب چھ تولہ اور سعد آٹھ تولہ اور مصطگی اور سنبل اور اسارون ہر ایک ایک تولہ قرفہ اور زرنب اور زعفران ہر ایک دو تولہ بسباسہ قاقلہ ہیل بوا ہر ایک ایک تولہ مجموع چھبیس تولہ دوا ہے اگر کوٹنے کے بعد چھاننے سے تولہ بھر فضلہ نکل جائے ور پچیس تولہ ہے تو نی ساڑھے نو تولہ مین پونے چونتیس تولہ آطلہ کے حساب سے پچیس تولہ مین ساڑھے ستاسی تولہ یعنے ایک سیر ڈیڑھ چھٹانک آطلہ پڑے گا اور چونکہ پانی کا وزن فی پونے چونتیس تولہ آطلہ مین سیر ہے لہذا ساڑھے ستاسی تولہ آطلہ کو آٹھ سیر پانی مین جوش دیا جائے اور بعد جوش دینے کے چونکہ سات حصہ پانی مین تین حصہ باقی رہنے کا حکم ہے لہذا ۸ ÷ ۷ = ۸/۷ × ۳ = ۲۴/۷ = ۳ ۳/۷ یعنے تخمیناً ساڑھے تین سیر پانی باقی رہنا چاہیے اسیطرح ہر ایک اوزان کا حساب لگانا چاہیے مبتدی کی تفہیم کے واسطے ہمنے یہ مثال واضح کرکے لکھدی ہے۔

معجون تریاق کبیر ہمارا مجوزہ نسخہ جو منافع اوپر کے معاجین مین مذکور ہو چکے ان سب کے واسطے مجرب ہے **اخلاط اُسکے** پوست اترج اور ہلیلہ کابلی ... نیمان سپید اور مرکی اور حب بلسان برگ بادرنجبویہ اور تخم بادرنجبویہ تخم فرنجمشک اور زرنبہ درونج ہر ایک چودہ ماشہ مشک اور عنبر ہر ایک سوا دو ماشہ جُند بیدستر اور مرکی اور قسط اور دارچینی درونج ترکی زعفران ناردین افسنتین ہر ایک ساڑھے دس ماشہ عود ہندی نو ماشہ کافور سوا دو ماشہ جُند بیدستر و فطراسالیون پونے دس ماشہ تخم جرجیر تخم لفت تخم گندنا لسان العصافیر حب القلقل ہر ایک سات ماشہ افیون ساڑھے دس ماشہ شہد حسب الرسم معجون طیار کرین اور چھ مہینے تک مزاج پکڑنے دین بعد ازان استعمال کرین۔

معجون تریاق صغیر ہماری تجویز سے حب بلسان قسط مرکی جُند بیدستر دارچینی فلفل سفید عود ہندی فطراسالیون ہر ایک ایک جز مشک تین جز جُند بیدستر چہارم جز ان تمام اجزا کا معجون بنائین اور استعمال کرین۔

معجون قیصر جو خفقان اور صرع اور دردہاے باردہ اور امراض کو سرد اور سدے اور عفونت کو اور سدہ رگ کو اور ان زخمین جو عفونت زمانہ دراز سے آگئی ہو ان سب کو اور دشواری ہضم اور سانس کی آمد مین جو دشواری ہو اسکو فائدہ کرتی ہے اور ہچکی جو بشدت آتی ہو اسکو بھی مفید ہے **اخلاط اُسکے** جُند بیدستر رب السوس ربح قسط تلخ فلفل سیاہ دار فلفل سفید افیون زعفران سنبل الطیب ہر ایک ساڑھے دس ماشہ جاوشیر ساڑھے تین ماشہ مشک چھ رتی زرنباد درونج مروارید ناسفتہ ہر ایک پونے دو ماشہ مرکی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ ان سب داوٗن کو پیس چھان کر شہد کف گرفتہ کے ساتھ معجون بنائین اور بروقت حاجت بقدر دانہ نخود کے استعمال کرین۔

اطریفل کبیر جو بدہضمی اور برودت معدہ اور برودت امعا کو خاص کر مفید ہے اور ضعف معدہ اور مثانہ کو بھی فائدہ کرتا ہے باہ کو زیادہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** ہلیلہ سیاہ مقشر چھ درہم یعنے ایک تولہ نو ماشہ ہلیلہ زرد آملہ تخم کرفس کوہی چیت لکڑی اجوائن صعتر فارسی ہر ایک دو اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ سنبل الطیب حماما الائچی خرد درونج ترکی ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ دارچینی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ فلفل سیاہ فلفل سپید تاردشک تمک ہندی ہر ایک نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی خبث الحدید تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ خردل یعنے رائی ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ رتی نوشادر نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ کوٹ چھان کر روغن بادام مین لت کرکے شہد کف گرفتہ سے معجون بنائین وزن شہد کا سہ چند وزن ادویہ کے ہونا چاہیے اور بروقت حاجت استعمال کرین **اخلاط اُسکے دوسرے نسخہ سے** ہلیلہ کابلی ہلیلہ زرد شیر آملہ تخم کرفس کوہی بوزیدان بسباسہ یعنے جاوتری چیت لکڑی شقاقل ہر ایک ایک جز تودری سرخ تودری سپید لسان العصافیر بہمن سرخ بہمن سپید ہر ایک نصف جز ان سب دواوٗن کو پیس چھان کر شہد کف گرفتہ سے روغن زرد ملاکر معجون تیار کرین اور بروقت حاجت استعمال کرین۔

زاعمران کبیر یہ ایک دواے ہندی ہے کہ سوء مزاج بارد کو اور ضعف معدہ کو فائدہ کرتی ہے اور باہ کو زیادہ کرتی ہے اور وسواس اور سودا سے جو امراض پیدا ہوں انکو مفید ہے حرکات بدن کو درست کرتی ہے جنین کی رحم مین حفاظت کرتی ہے مثانہ اور گردہ کی اصلاح کرتی ہے اور پتھری کو ریزہ ریزہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** درونج ترکی قسط تلخ زرنباد و ندطویل زراوند مدحرج ہر ایک پانچ تولہ چھ رتی دارفلفل زنجبیل ہر ایک آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ تخم کرفس اجوائن کرویا تخم رازیانہ تخم رطبہ تخم خرفہ تخم گندنا تودری سرخ تودری سپید اذان الفار جسکو موسی کنی کہتے ہین زیرہ کرمانی سوئے کے بیج ہر ایک دس تولہ ڈیڑھ ماشہ قرنفل اشنہ چرائتہ عود بلسان ہر ایک پانچ تولہ

چھ۔ تی اکلیل الملک شیح ارمنی زرنب حب بلسان تج جاوتری الائچی کلان قرفہ ہر ایک پونے سات تولہ ہلیلہ زرد بہیڑہ شیر آملہ خستہ برآوردہ یعنے آملہ دودھ مین تر کیا ہوا اور گٹھلی نکالا ہوا مکد ساڑھے تیرہ تولہ تفاح خشک تربد سپید یعنے کشکی مرماخور سورد اسفرم بزرالبنج صحرائی دشتانی گوکھرو بستانی شیطرج ہندی یعنے چیت لکڑی زرشک حب اترج متقشر یعنے چکوترہ کے بیج چھلے ہوے زعرور سبز آس ہندی بہمن سرخ بہمن سپید لسان العصافیر مکد سوا پانچ تولہ جوزبوا تیس عدد جنگلی ککڑی کھیرا کی جو تخم نخنکشت مکد پانچ تولہ چھ رتی تخم گندر حاما مکد پونے دو تولہ افیون افربیون جند بید ستر ڈھائی تولہ ہلیلہ سیاہ خستہ برآوردہ ایک تولہ دو ماشہ ساذج ہندی اور حلبہ یعنے میتھی اور مو فطراسالیون دو تولہ راوند چینی مکد پونے دو تولہ ان سب دواؤن کو فراہم کرکے پیسین اور چھانین بعد اسکے قند سپید ہموزن سب ادویہ کے اور روغن گاؤ بھی ہموزن ادویہ مذکورہ اور قند کے لیکر شہد کف گرفتہ بھی ہموزن ادویہ اور قند اور گھی کے لیکر اس طرح پر معجون بنائین کہ پہلے قند کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے سوا سیر پانی مین ڈالکر جوش دین تاکہ خوب گھل کر مثل شہد کے گاڑھا ہوجاے پھر اسمین شہد ملائین پھر گھی اوتار کر اسمین ڈالین اور پسی ہوئی دواؤن کو اسمین خوب ملاوین اور قند اور شہد کے قوام کو کسی بڑے باون مین ڈالکر دواؤن کو جو گھی ملی ہوئی الگ رکھی ہین اس قوام مین ڈالتے جائین تاکہ خوب ملجاے اور ایک ذات ہوجاے بعد اُس کے اس معجون کو اُس برتن مین رکھین جسمین زمانہ دراز تک شہد رکھا رہا ہو اور چھ مہینے تک مزاج بگڑنے دین بعد چھ مہینے کے استعمال کرین مقدار شربت اسکی برابر چھوٹے مازو کے ہے تین روز اول ماہ اور تین روز آخر مہینے مین آب گرم خواہ بعض اقسام نبیذ کے ہمراہ **اخلاط اسکے** دوسرے نسخہ سے درج ترکی قسط اور مرکی زراوند طویل زراوند مدحرج مکد پانچ تولہ چھ رتی فلفل زنجبیل آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ اور ایک نسخہ مین تین تولہ چار ماشہ بڑے سوا آٹھ تولہ کے ہے تخم کرفس اجوائن کرویا تخم رازیانہ تخم رطبہ تخم فرنج یعنے خرفہ تخم گندر تخم مرزنجوش تودری سپید اور تودری سرخ زیرہ کرمانی تخم شبت یعنے سویہ کے بیج مکد دس تولہ ڈیڑھ ماشہ قرنفل اشنہ جرائیہ عود بلسان مکد پانچ تولہ چھ رتی اکلیل الملک شیح ارمنی زرنب حب بلسان تج جاوتری الائچی کلان قرفہ مکد پونے سات تولہ ہلیلہ زرد ہلیلہ آملہ ساڑھے تیرہ تولہ تفاح خشک بن خشک شدہ تربد سپید مرماخوز بزرالبنج صحرائی بزرالبنج بستانی گوکھرو شیطرج ہندی زرشک چکوترہ کے بیج چھلے ہوے زعرور سبز آس ہندی بہمن سپید بہمن سرخ لسان العصافیر ہر ایک نو تولہ جوزبوا یعنے الائچی چھوٹی تیس عدد بیخ قثاء صحرائی تخم نخنکشت مکد پانچ تولہ چھ رتی تخم گندر حاما مکد پونے دو تولہ افیون افربیون جند بید ستر مکد ساڑھے دس ماشہ ہلیلہ سیاہ ایک تولہ دو ماشہ ساذج ہندی حلبہ فطراسالیون دو تولہ راوند چینی مکد پونے دو تولہ ان سب دواؤن کو پیسین اور چھانین اور ہموزن سب دواؤن کے قند کا وزن ہے اور گھی بھی اسیقدر جو اوپر لکھا گیا ہے اسی مین پسی ہوئی دواؤن کو پہلے ملائین گے اور شہد کا وزن بھی بدستور ہے بس معجون تیار کرلین اور رکھ چھوڑین مقدار شربت قوی آدمی کے واسطے سات ماشہ اور ضعیف کمزور کے واسطے جس قدر مناسب ہو۔

زاعهران صغیر جسکا نفع قریب اُسی معجون کے ہے جسکو زاعهران کبیر کہتے ہین **اخلاط اسکے** درج ترکی قسط زراوند مدحرج زراوند طویل مکد پانچ تولہ چھ تولہ تخم کرفس کرویا سعد کوفی تخم نفت تخم رطبہ تخم پیاز تخم جرجیر زعرور تودری سپید تودری سرخ تخم گندنا السی تخم حنظل توتی یعنے اسپغول کے بیج تخم رازیانہ اجوائن چکوترہ کے بیج چھلے ہوے تخم خرفہ فودنج بادکیو میتھی تخم مرزنجوش زیرہ کرمانی سویا کے بیج گاجر کے بیج مکد دو تولہ گیارہ ماشہ قرنفل الائچی خرد اشنہ ساذج ہندی الائچی کلان قرفہ اسن سعد کوفی جوزبوا چرائتہ زرنب اکلیل الملک ماحوزحب بلسان مکد پانچ تولہ دس ماشہ تج جاوتری حب الآس زرشک لسان العصافیر سنبل الطیب مکد سات تولہ گل سرخ خشک شدہ ڈیڑھ تولہ چار رتی ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی بہیڑہ آملہ مکد پانچ تولہ چھ رتی بزرالبنج سپید افیون افربیون مکد ساڑھے دس ماشہ جند بید ستر ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ شیطرج ہندی یعنے چیت لکڑی گوکھرو زنجبیل بہمن سرخ بہمن سپید راوند چینی بزرالبنج خولنجان ہر ایک پانچ تولہ چھ رتی قند ہموزن سب دواؤن کے اور روغن گاؤ اور شہد کف گرفتہ اسی وزن سے جو اوپر لکھا گیا ہے اور ترکیب بنانے کی بدستور رہے مقدار شربت ساڑھے چار ماشہ نیمگرم پانی کے ہمراہ۔

معجون جالینوس معجون آلات بول مین مثل گردہ اور مثانہ کے گرمی پیدا کرتی ہے

اور سدوں کی تفتیح کرتی ہے بدن کی اصلاح کرتی ہے **اخلاط اسکے** فلفل سپید
فلفل سیاہ دار چینی قسط تلخ سنبل الطیب چرائتہ ساذج ہندی زعفران تخم کرفس انیسون
عاقرقرحا تخم اشقیل تخم سداب کوہی سب اجزا ہموزن لیکر پیس چھان کر شہد
کف گرفتہ کے ذریعہ سے معجون تیار کریں اور استعمال کریں مقدار شربت ساڑھے
تین ماشہ ہمراہ آب پوست بیخ رازیانہ اور پوست بیخ کرفس کے ہے واللہ اعلم۔

دوسرا نسخہ معجون جالینوس کا درد جگر کو بہت نافع ہے اور کھانسی کو اور
خون کے نکلنے کو کسی مقام سے کیوں نہ آتا ہو **اخلاط اسکے** زعفران
دار چینی کمد ساڑھے تین ماشہ مقل ازرق ایک تولہ دو ماشہ اشق لاتوس
تین ماشہ اذخر ساڑھے دس ماشہ چرائتہ سات ماشہ تج اور ناردین کی سات
ماشہ صمغ سرو پانچ تولہ پون ماشہ شہد آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ مویز کلاں خستہ
برآوردہ ساڑھے سترہ تولہ طلائے جید جو ایک شراب خاص ہے بقدر کفایت
سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد کے ذریعہ سے معجون تیار کریں۔

معجون ہرمس نقرس کو بہت مفید ہے اور وجع مفاصل اور درد گردہ
اور معدہ اور ریاح اور قروح امعا اور استسقا اور یرقان اور دوار یعنی گھومنی
کو فائدہ کرتی ہے اور خصوصیت اسکو وجع مفاصل و نقرس سے ہے مقدار
شربت ساڑھے چار ماشہ یا سات ماشہ **اخلاط اسکے** غاریقون اسارون
درج ترکی قردمانا تخم سداب افربیون جعیثہ زوفائے خشک کمد دو تولہ پونے
دس ماشہ زراوند طویل بیخ الجنتیانا کمد پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ اجوائن
قرنفل کمد پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ جنطیانا زوفائے خشک سوا تولہ
ساڑھے دس ماشہ تخم حاشا تخم کرفس کمد پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ قنطوریون
دقیق اور اسی کو غریبی کہتے ہیں بائیس تولہ چھ ماشہ تج قسط تلخ مرکی کمد
آٹھ تولہ سوا چار ماشہ سنبل الطیب فودنج کوہی فطراسالیون کمد پانچ تولہ
ساڑھے سات ماشہ جعدہ انیسون کمد تین اوقیہ جو برابر آٹھ تولہ سوا چار ماشہ
کے ہے گلزدا اور دستطی اسقوردیون کمد آٹھ اوقیہ جو برابر بائیس تولہ
چھ ماشہ کے ہے سب دواؤں کو یکجا کرکے پیس چھان کر شہد گرفتہ سے
معجون بنائیں اور کسی برتن میں اٹھا رکھیں ایام ربیع میں استعمال کریں

اخلاط اسی معجون کے دوسرے نسخہ سے غاریقون درج ترکی
اسارون قردمانا تخم سداب افربیون جعیثہ زوفائے خشک کمد ایک اوقیہ
یعنی دو تولہ پونے دس ماشہ اجوائن قرنفل کمد دو اوقیہ جو برابر پانچ تولہ
ساڑھے سات ماشہ کے ہے جنطیانا سوا تولہ ساڑھے دس ماشہ حاشا تخم کرفس کمد دو اوقیہ
جو برابر پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کے ہے قنطوریون دقیق آٹھ اوقیہ جو برابر
بائیس تولہ چھ ماشہ کے ہے قسط اور بیخ زراوند طویل کمد تین اوقیہ جو برابر آٹھ تولہ
سوا چار ماشہ کے ہے مرکی سنبل الطیب فودنج کوہی فطراسالیون کمد دو اوقیہ
جو برابر پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کے ہے فراسیون جعدہ کمد تین اوقیہ جو
برابر آٹھ تولہ سوا چار ماشہ کے ہے گلزدہ سندی سقوردیون کمد آٹھ اوقیہ
جو برابر بائیس تولہ چھ ماشہ کے ہے شہد بقدر کفایت مقدار شربت سات
ماشہ یا ساڑھے چار ماشہ وقت ربیع میں۔

معجون ہرموس پیچش کو فائدہ کرتی ہے جب بقدر دو ثلث درہم
کے جو بقدر سوا دو ماشہ کے ہو سرد پانی کے ہمراہ کھلائی جاوے اور
درد جگر کو آب گلقند کے ہمراہ اور تپ کو نیم گرم پانی کے ساتھ اور درد معدہ کو
سرکہ پانی ملے ہوئے کے ہمراہ اور درد گردہ کو خمر یعنی شراب پانی ملی
ہوئی کے ہمراہ اور تمام اقسام درد کو اور خناق کو نیم گرم پانی کے ہمراہ
اور اگر تپ سنوخلا نام شراب کے ہمراہ پانی ملاکر اور نزف الدم کے
واسطے سرکہ پانی ملاکر بقدر ایک باقلات کے اور درد شتیگاہ کے واسطے
اسی قدر اور آنتوں کی حبت سے جو قبض پیدا ہو اور ریاح کے واسطے
طلائے کنہ کے ہمراہ پانی ملاکر اعضائے سرمیں جو درد ہو اور وسواس
اور جنون کے واسطے جب رات کو کھلائی جاوے اور کھانسی خشک کے
واسطے اول شب شراب میں پانی ملاکر اور سانپ کے کاٹنے کے واسطے آب
ترنجبین کے ہمراہ اور جس مقام پر ڈنک مارنے کا زخم ہو اسپر طلا
کی جاتی ہے اور جملہ سموم قتالہ میں نفع کرتی ہے جس وقت جنطیانا کے
ساتھ پلائی جاوے اور دیوانے کتے کے کاٹنے سے نفع کرتی ہے جب بودار
کے دودھ کے ہمراہ کھلائی جاوے۔ **حکیم ہرموس** جو بنانے والا
اس معجون کا ہے اس نے کہا ہے کہ دیوانے کتے کے کاٹنے میں اسکا
تجربہ ہو چکا ہے **اخلاط اسکے** فلفل سپید بزر البنج ہر ایک پانچ
استار جو برابر بارہ تولہ سوا پانچ ماشہ کے ہے زعفران افیون کمد
دس استار جو برابر چوبیس تولہ ساڑھے دس ماشہ کے ہے افربیون
اشق ساذج ہندی عاقرقرحا بیخ تفاح تج سنبل الطیب تخم کرفس
کمد چھ استار جو برابر دس تولہ ڈیڑھ ماشہ کے ہے عود بلسان تین استار

جو برابر پانچ تولہ پون ماشہ کے ہے شہد کف گرفتہ سے بقدر کفایت معجون تیار کریں اور استعمال کریں جیسا ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔

کاسکبینج یہ معجون کثیر المنافع ہے چھوٹے بچے اور لڑکوں کے مرض کو اور انکی مرگی کو اور انکے ترہون کو اور انکے لقوے کو اور کزاز جو لڑکوں کو ہوتا ہے اسکو اور تشنج اطفال کو فائدہ کرتی ہے رحم کے امراض کو اور اختناق رحم کو بھی مفید ہے زیادہ حیض کو مقدار معتدل پر کردیتی ہے اور ریاح رحم میں سکون پیدا کرتی ہے **اخلاط اسکے** سلیخہ اور حبت آفرید اور بیخ بیروج تخم حرمل تخم رازیانہ حب بلسان زراوند طویل زراوند مدحرج مشک اور عنبر ہر ایک چار درہم جو برابر ایک تولہ دو ماشہ کے ہے بابونگی خوردہ دہ درہم جو برابر چار تولہ ایک ماشہ کے ہے افیون قسط جوز بوا بلیلہ زرد ہر ایک بارہ درہم جو برابر ساڑھے تین تولہ کے ہے قرنفل جو بیس درہم جو برابر سات تولہ کے ہے قرفہ اور معجون کشتہ زرنیخ زرد جسکو ہرتال کہتے ہیں اور تخم سوسن ہر ایک سات ماشہ زج ترکی آٹھ درہم جو برابر دو تولہ چار ماشہ کے ہے سکبینج روغن نجم عقربی اور مرور روغن دستر جان ہر ایک چھ درہم جو برابر پونے دو تولہ کے ہے افیشت اور جاوشیر اور سعد کوفی زعفران ہر ایک دس درہم جو برابر دو تولہ گیارہ ماشہ کے ہے سناثث پندرہ درہم جو برابر چار تولہ ساڑھے چار ماشہ کے ہے سیسائد پندرہ درہم جو برابر چار تولہ ساڑھے چار ماشہ کے ہے مورد مقوم برگ آس جوز السرو تخم ابہل ہر ایک تین درہم جو برابر ساڑھے دس ماشہ کے ہے کوٹ کر چھان کر معجون تیار کریں شہد کف گرفتہ کے ذریعہ سے اور استعمال کریں۔

صفت معجون کشتہ ثانی جو معجون کاسکبینج کا جز ہے جرجیۃ الطفار الطیب جسکو تمہ کہتے ہیں کندر ہر ایک چار درہم جو برابر ایک تولہ دو ماشہ کے ہے قرفہ زعفران ہر ایک ایک درہم جو برابر ساڑھے تین ماشہ کے ہے قسط چار درہم جو برابر ایک تولہ دو ماشہ کے ہے مشک عود ہر ایک نصف درہم جو برابر پونے دو ماشہ کے ہے شراب کہنہ ریحانی میں ملا کر اتنے زمانہ تک چھوڑ دیں کہ خمیر اٹھ آئے اور استعمال کریں۔

معجون المسک خفقان اور تمام امراض سوداوی کو نفع کرتی ہے اور سانس جو دشواری سے آتی ہو اسکی عمدہ دوا ہے **اخلاط اسکے** زرنباد اور درونج مروارید سفتہ کہربا بسد ہر ایک ساڑھے تین ماشہ ابریشم خام سوا پانچ ماشہ بہمن سپید بہمن سرخ ساذج ہندی قرنفل سنبل الطیب الائچی خورد جندبیدستر ہر ایک سوا پانچ ماشہ زنجبیل دار فلفل ہر ایک ڈیڑھ ماشہ مشک ساڑھے تین رتی سب اونکو کوٹ کے شہد کچا ملائیں مقدار شربت برابر دانہ نخود ہمراہ شراب ریحانی کے

معجون مسک کا دوسرا نسخہ جگر اور معدہ کے درد کو اور دونوں کے ضعف کو فائدہ کرتی ہے اور ریاح اور نفخ کی تحلیل کرتی ہے **اخلاط اسکے** مشک سات ماشہ سنبل الطیب تج ساذج ہندی لک مغسول راوند چینی ہر ایک سات ماشہ جنطیانا رومی سات ماشہ زعفران اجوائن تخم کرفس مصطگی ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ دارچینی زراوند مدحرج ہر ایک ساڑھے دس ماشہ عود ہندی قرنفل مرمکی سوا پانچ ماشہ ان سب دواؤں کو پیس چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون درست کریں اور ایک برتن میں اٹھا رکھیں اور برابر باقلات کے آب گرم کے ہمراہ استعمال کریں

دواء المسک جسمیں افسنتین پڑتی ہے خفقان اور وسواس اور اورام خنجرہ کو فائدہ کرتی ہے اور معدہ کی تری کو خشک کرتی ہے **اخلاط اسکے** افسنتین اور صبر ہر ایک سوا دو تولہ ریوند چینی سوا دو تولہ اجوائن زعفران تخم کرفس ایک تولہ دو ماشہ مشک ناردین ساذج ہندی مرمکی ہر ایک سات ماشہ جندبیدستر سوا پانچ ماشہ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد ملا کر معجون تیار کریں

دوائے مسک کا اور نسخہ سودائے صفراوی کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** مصطگی زعفران ہر ایک سوا پانچ ماشہ شگوفہ افسنتین بادرنجبویہ افتیمون ہر ایک ساڑھے تین ماشہ عود ہندی سک ہر ایک سوا پانچ ماشہ مشک پونے دو ماشہ زرنباد درونج ہر ایک سات ماشہ مروارید ناسفتہ کہربا بسد ابریشم خام ہر ایک ساڑھے دس ماشہ صبر سات تولہ شہد بقدر کفایت پوری خوراک اسکی سات ماشہ کی ہے

دواء المسک شیریں خفقان اور امراض سودا کو مفید ہے اور سانس کی دشواری آمد کو فائدہ کرتی ہے اور مرگی اور فالج اور لقوے کو اور اس جو پٹھے لرزہ اور بخار کو مفید ہے **اخلاط اسکے** زرنباد درونج ہر ایک ساڑھے تین ماشہ مروارید ناسفتہ کہربا بسد حریر خام سوختہ ہر ایک سوا پانچ ماشہ بہمن سرخ بہمن سپید ساذج ہندی سنبل الطیب الائچی کلان قرنفل جندبیدستر مشک ہر ایک پونے دو ماشہ زنجبیل دار فلفل ہر ایک تین ماشہ تین رتی سب دواؤں کو کوٹ چھان کر کچے شہد میں جو آگ پر نہ چڑھایا ہو معجون تیار کریں وزن شہد کا سہ چند وزن دواؤں کے ہوگا اور کسی برتن میں حفاظت سے اٹھا رکھیں اور دو مہینے کے بعد استعمال کریں

دواء المسک کا اور نسخہ وہ بھی یہی فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے**
زرنباد درونج مروارید کو چک کہربا بسد ہریک ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ
ابریشم خام سات ماشہ بہمن سپید بہمن سرخ سنبل الطیب ساذج ہندی الائچی
کلان قرنفل ہریک ایک تولہ دو ماشہ اشنہ دار فلفل زنجبیل ہریک ساڑھے چار ماشہ
جند بیدستر تین ماشہ مشک جید ساڑھے چار ماشہ ابریشم کو قینچی سے کتر کر
چھوٹے ٹکڑے کاٹیں کہ مثل غبار کے ہو جائے بعد اسکے موتی اور مونگا
اور کہربا کو کھرل میں جدا جدا پیسیں اور سب دوائیں پیس کر شہد ملا کر معجون
تیار کریں مقدار شربت سوا دو ماشہ نیم گرم پانی کے ہمراہ۔

دواء المسک کا اور نسخہ وہی منافع اسمیں بھی ہیں جو اوپر کے نسخے میں
لکھے گئے **اخلاط اُسکے** افتیمون اور صبر ہر ایک دو تولہ چار ماشہ سنبل الطیب
اور مشک اور ساذج ہندی ہریک سات ماشہ ریوند چینی ایک تولہ نو ماشہ اجوائن
تخم کرفس زعفران ایک تولہ دو ماشہ جند بیدستر پونے نو ماشہ سب دواؤں کو
کوٹ چھان کر شہد سے معجون بنائیں پوری مقدار شربت ساڑھے چار ماشہ کی ہے

سنجر مینیائے کبیر یہ دوا مجرب ہے نافع تمام امراض باردہ اور ریاح
غلیظ کو ہے اور دانتوں کے درد اور انکے سڑ جانے کو جسکو کیڑا لگنا کہتے ہیں
اور برودت معدہ کو اور غذا کے بخوبی ہضم ہونے میں جو دیر ہو اسکو اور قولنج
کو اور پیشاب دشواری سے آنے کو جو بسبب سردی اور بلغم کے ہو اور رجو
پیشاب بشکل مخاطی ہونے بشکل اُس گاڑھی رطوبت سفید کے ہو جو
ذکر سے آتی ہو جسکو ہندی میں رینٹ کہتے ہیں **اخلاط اُسکے** جند بیدستر
افیون دار چینی اسارون مجیٹھ مو دو قو ہریک ساڑھے تین ماشہ فلفل دار فلفل
یارز د یعنے بیروزہ خشک قسط ہریک پونے دو تولہ زعفران پونے دو ماشہ جو
چیزیں گھلنے والی ہیں انکو ماء العسل میں گھول کر اور خشک دواؤں کو کوٹ کر
اور بیروزہ کو جداگانہ گھول کر شہد ملا کر معجون درست کریں اور چھ
مہینے کے بعد استعمال کریں **اخلاط سنجر مینیائے کے دوسرے نسخہ سے**
جند بیدستر فلفل سیاہ زعفران مو مجیٹھ دو قو اسارون افیون فلفل سپید
بیروزہ ہریک سات ماشہ قسط ساڑھے تین ماشہ دار چینی سات ماشہ کوٹ
چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کریں۔

سنجر مینیائے صغیر اسکا بھی وہی فائدہ ہے جو سنجر مینیائے کبیر کا لکھا گیا ہے
اخلاط اُسکے جند بیدستر افیون ہریک دو تولہ گیارہ ماشہ دار چینی اور
مو اور مجیٹھ اور دو قو اور اسارون ہریک دو تولہ گیارہ ماشہ فلفل دار فلفل
بیروزہ مرکی قسط ہریک آٹھ تولہ نو ماشہ زعفران سوا گیارہ تولہ اور ایک نسخہ میں
زنجبیل ایک وقیہ جو برابر ایک تولہ پونے دس ماشہ کے ہے بیسوا گئی ہیں اوقیہ
یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ اور دوسرے نسخہ میں جند بیدستر اور فلفل سیاہ
اور زعفران اور مو اور مجیٹھ دو قو اور اسارون افیون دار چینی فلفل سپید
ہریک ساڑھے تین ماشہ قسط ساڑھے تین ماشہ دواؤں کو کوٹ چھان کر
شہد ملا کر معجون تیار کریں اور چھ مہینے تک مزاج پکڑنے دیں مقدار شربت
سوا دو ماشہ سنار منقعہ نیم گرم پانی کے ساتھ اور دوسرے نسخہ میں
ڈیڑھ ماشہ سے نو ماشہ تک اور ایک نسخہ میں مقدار شربت بقدر دانہ مرچ سیاہ
کے ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک قیراط یعنے دو رتی پیکر واسطے دفع
سمیت سموم کے طلا کیجاتی ہے اور جو ریاح رحم میں ہوں انکے واسطے
اور جو عورت کم رہ کا جفتی ہو یا جسکو حیض کم آتا ہو اسکو بمقدار دانہ نخود کے
یا باقلے کے روغن سوسن میں گھول کر کسی کپڑے میں لت کرکے حمول کرائیں
اور روغن زنبق میں گھول کر عورت کو سنگھائیں اور اسی کی دھونی بھی
دیں سینہ کے درد اور کھانسی کے واسطے اور دونوں گردوں کے درد کے
واسطے اور دشواری بول کے واسطے اور واسطے ابردہ یعنے سردی
اندرون شکم بقدر چنے کے طلا نام شراب خالص کے ہمراہ پلائیں اور تخمہ کے
واسطے طلا نام شراب خالص میں ساڑھے چار ماشہ استعمال کریں۔

امروسیا یہ دوائے مرکب ضعف جگر اور ضعف طحال
اور صلابت کو ان دونوں کے مفید ہے اور سدد ان کی تفتیح کرتی ہے
بول کا ادرار کرتی ہے گردہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کرتی ہے اور منفعت اُسکی
اب لے استسقا میں بہت بڑی ہے **اخلاط اُسکے** دو قو اور دہ تخم گندنا
صحرائی بزر بحہ کرمانی عود بلسان سلیخہ قردمانا شکوفہ اذخر تخم کرفس ہریک
ساڑھے تین ماشہ دار فلفل قسط ہریک پونے دو ماشہ فلفل سپید پونے دو ماشہ
مرکی ساڑھے دس ماشہ حب الغار دس عدد وج ترکی زعفران ہریک سات ماشہ
ان سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون بنائیں مقدار
شربت بقدر ایک بندقہ کی ہے گرم پانی کے ہمراہ۔

القردیا اور یہ معجون بلادری ہے زمانت یعنے عضو کے بےحس و حرکت
اور بیکار ہو جانے کو نفع کرتی ہے **اخلاط اُسکے** بلیلہ سیاہ و بہیرہ آملہ

گندم چھتیس درہم جو برابر دس تولہ چھ ماشہ کے ہے گلو بنجی جو بیس درہم جو برابر سات تولہ کے ہے طباشیر چھ درہم جو برابر پونے دو تولہ کے ہے ہال یعنے الائچی خرد سات درہم جو برابر دو تولہ چار رتی کے ہے سعد کوفی چھ درہم جو برابر پونے دو تولہ کے ہے بلادر یعنے بھلانوان چھ درہم جو برابر پونے دو تولہ کے ہے فلفل دار فلفل زنجبیل فلفل جو یہ جسکو پیپلا مور کہتے ہین انیسون ہر ایک بارہ درہم جو برابر ساڑھے تین تولہ کے ہے سب دواؤن کو کوٹ چھان کر قند سپید چھ سو درہم جو برابر پون پاؤ دو سیر کے ہے اور تول سیر کی اسی روپیہ سے گرم پانی مین گھول کر معجون تیار کرین پانی کا وزن اتنا ہو جسمین معجون بن سکے بعد اسکے چھ مہینے مین کسی مضبوط برتن مین رکھ کے دفن کرین بعد اسکے استعمال کرین۔

معجون بلادر تمام اقسام درد معدہ کو اور پرانے درد سر اور دوار یعنے گھومنی جو معدہ کے سبب سے ہو اور جنون اور ہذیان اور درد سینہ اور درد جگر اور درد طحال اور گردہ اور مثانہ کو مفید ہے اور جو مزاج بارد ان اعضا کا ہو اسکو درست کر دیتی ہے اور رحم کے درد ہائے معلومہ کو اور نقرس اور جذام اور دیگر امراض سوداوی کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** سنبل اور موز عفران بیخ ساذج ہندی شگوفہ افتیمون شگوفہ اذخر حب بلسان راوند قرنفل حب البان زنجبیل صبر مقل مرکی روغن بلسان شہد دو دو تولہ پونے دس ماشہ مصطگی عسل بلادر یعنے بھلانوان مین جو شیرہ نکلتا ہو غاریقون ہر ایک آٹھ درہم یعنے چار تولہ بیخ سوسن آسمان گونی دو دو اوقیہ جو برابر پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کے ہو پوست بیخ رازیانہ تین رطل جو برابر سوا سیر اور سوا تولہ کے ہے سرکہ تین اقساط پہلے پوست بیخ رازیانہ کو سرکہ مین تین دن بھگوئین بعد اسکے دیگ پر چڑھا کے جوش خفیف دین پھر سرکہ کو چھان لین اور پوست رازیانہ کے چھلکون کو خوب نچوڑ دین اب اس سرکہ پر کہ ڈیڑھ رطل شہد جو برابر ڈھائی پاؤ کے ہو زیادہ کر کے دھیمی آنچ پر کوئے کی اسکو چڑھائین تا آنکہ غلیظ ہو جاے بعد اسکے غلیظ ہونے کے اور دوائین باقیماندہ جو پیسی اور چھنی ہوئی رکھی ہون اسمین ملا دین مقدار شربت ساڑھے تین ماشہ کی ہے اور بدرقہ جناب ہو۔

معجون بلادری کا دوسرا نسخہ فالج وغیرہ مثل لقوہ اور استرخا کو فائدہ کرتی ہے اور دماغ کو جلا دیتی ہے اور صاف کرتی ہے **اخلاط اسکے** سنبل سلیخہ ساذج ہندی موز عفران شیح ارمنی افتیمون شگوفہ اذخر راوند چینی حب بلسان قرنفل ہر ایک سات ماشہ حب البان مقشر زنجبیل ہر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ کیا عسل بلادر فوفل یعنے چھالیا ہر ایک ساڑھے دس ماشہ غاریقون سات ماشہ اور ایک نسخہ مین سابور یعنے فولاد آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ صبر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ بیخ بنفشہ دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ پوست بیخہا سے بار یک رازیانہ تین رطل جو برابر سوا سیر کے ہے کتہ نو رطل جو برابر پونے چار سیر کے ہے پہلے پوستہاے مذکورہ کو سرکہ مین تین دن تک بھگو دین بعد اسکے پھر دیگ مین ڈال کر جوش دین تا کہ تین جوش آ جائین اسکے بعد سرکہ کو چھان کر چھلکون کو نچوڑ لین پھر اس سرکہ کو دیگ مین ڈالکر ساڑھے دس رطل شہد جو برابر تخمیناً پانچ سیر کے ہے ڈالکر جوش دین مگر آنچ سبت نرم رہے تا آنکہ قوام گاڑھا ہو جاے پھر دیگ کو اوتار کر سفوف ادویہ اُس پر چھڑکین اور خوب ملائین اور چھ مہینے کے بعد اس معجون کا استعمال کرین مقدار شربت پوری ساڑھے تین ماشہ [illegible]

ارسطون کبیر اور معنی اسکے یہ ہین کہ یہ معجون بڑی فضیلت رکھتی ہے اور برودت جسم کو اور سبل یعنے اُس جھلی کو جو آنکھ مین پڑتی ہے اور اسمین کھجلی ہوتی ہے اسکو اور درد شکم اور حمی مختلفہ یعنے جو تپ کہ اُسکا وقت اور مادہ یکسان نہو جیسے لرزہ بخار کو اور رحم کے درد کو نفع کرتی ہے **اخلاط اسکے** افربیون زعفران تج حماما افیون اقاقیا مرکی قسط سنبل الطیب ورگوندا اور مغز تخم بید انجیر بسکھپرا کے بیج تخم جرجیر تخم اذخر مقل کندر دبق یعنے موبزک عسلی سماق کبریت زرد میوہ سائکہ فلفل سپید ہر ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ عاقرقرحا تخم عوطینثا اور یہ آذریون ہے اور گل سرخ خشک شدہ تخم فجن یعنے سداب۔ تخم کرفس اور حکوترہ کے بیج اجوائن تخم طرخشقوق جو ایک قسم کی کاسنی ہے ہر ایک تولہ دو ماشہ بزرقطونا دو تولہ گیارہ ماشہ بزرالبنج دو تولہ گیارہ ماشہ قرطم جسکو کڑ کہتے ہین زنجبیل ہر سات ماشہ اور بعض لوگ فلفل بھی اسمین ڈالتے ہین خشک دواؤن کو کوٹین اور گیلی دواؤن کو شراب ریحانی مین تین دن تک بھگو دین تا آنکہ دوائین گھل جائین اور مثل شہد کے ہو جائین اور اسوقت روغن بلسان عمدہ ایک اوقیہ جو برابر دو تولہ پونے دس ماشہ کے ہے اس مین ڈال کر پتھر کی ہانڈی مین چولھے پر

پڑھا دیں اور اتنی آنچ کریں کہ دو جوش آجائیں بعد ازاں اسکو اُتار کر چھ مہینے تک رکھ چھوڑیں مقدار شربت پوری ساڑھے چار ماشہ کی ہے اور جتنی پرانی ہو عمدہ ہوگی۔

اسطون صغیر یہ بھی وہی نفع کرتی ہے جو اسطون کبیر کرتی ہے **اخلاط اسکے** افیون ایک تولہ دو ماشہ اقاقیا فلفل ہر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ عاقرقرحا تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ حماما پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تج چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زعفران تین درہم جو برابر ساڑھے دس ماشہ کے ہو کبریت زرد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ افربیون تین درہم کہ برابر ساڑھے دس ماشہ کے ہے سنبل الطیب ایک اوقیہ برابر دو تولہ پونے دس ماشہ کے کوٹ چھان کر شہد ملاکر معجون تیار کریں۔

دحمرثا یہ دوا اسدہ ہائے جگر اور طحال اور رحم کی برودت اور کھانسی اور جو بچے لرزہ اور بخار اور ضیق النفس اور اُس یرقان کو جو سدہ سے ہو اور استرخا کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** تخم حرمل ڈیڑھ من جو برابر تین پاؤ کے تخمیناً ہوتا ہے لبان دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ زراوند طویل راوند چینی بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ زنجبیل درونج ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ مصطگی حب بلسان زعفران اکلیل الملک سنبل الطیب ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ افیون زنجبیل قسط تج ہر ایک تین استار یعنے پانچ تولہ پون ماشہ سعد کوفی دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ صبر سقوطری چودہ درہم یعنے چار تولہ ایک ماشہ قرنفل چھ درہم یعنے پونے دو تولہ فرنج پیپد گل سرخ خشک شدہ گلو بچی ہر ایک چھ استار یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ فلفل دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ ان سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ میں بنا کر معجون تیار کریں اور استعمال کریں۔

بادمجرج اسکے منافع بھی مثل منافع دحمرثا کے ہیں **اخلاط اسکے** زنجبیل درونج افیون جندبیدستر عاقرقرحا فلفل دار فلفل تج موم المجوس جسکو مراتبہ بھی کہتے ہیں اور بزرالبنج قسط بنی یعنے جاؤشیر زعفران ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ حب بیعنے میتھی آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ مرزا اور یدسات ماشہ بیروزہ مرکی ہر ایک بارہ درہسم یعنے ساڑھے

تین تولہ سب کو کوٹ چھان کر شہد سے معجون تیار کریں۔

معجون غیاثی اعضائے سر میں جو پرانا درد ہو اسکو فائدہ کرتی ہے اور شراب میں شہد اور نیم گرم پانی ملاکر استعمال کیجاتی ہے اور جن لوگوں کو مرگی کا دورہ ہوتا ہے اگر اس معجون کو تناول کریں فائدہ کرتی ہے اور ہذیان اور ورم سخت اور سوداوی کو اور جو فضول آنکھ کی طرف کچھ آتے ہوں اسکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** مرسلیخہ دار فلفل دار چینی سیسالیوس حماما ہر ایک چار درم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سنبل الطیب شگوفہ اذخر ہر ایک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ زعفران پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ افیون پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ تخم کرفس کوہی جنطیانا رومی ہم یعنے دس تولہ ڈھائی ماشہ انیسون تخم کرفس بستانی ہر ایک بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ فلفل انتیس درہم یعنے گیارہ تولہ ایک ماشہ اور قسط اور مجیٹھ اور اسارون ہر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ خشک دواؤں کو کوٹ چھان لیں اور گیلی دواؤں کو ملائے ریحانی میں بھگو دیں بعد اسکے شہد ملاکر معجون تیار کریں مقدار شربت اسکی ساڑھے تین ماشہ نہار منہ نیم گرم پانی کے ساتھ

معجون اصفر سلیم جو بیماریاں مرۂ سودا سے پیدا ہوتی ہیں انکو اور ریاح اور خفقان اور بچوں کے پیٹ وغیرہ میں جو درد ہوتا ہے اور رحم کے دردوں کو مفید ہے **اخلاط اسکے** فلفل سپید زنجبیل نمک ہندی ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ افیون افربیون جندبیدستر قرنفل زعفران مصطگی عاقرقرحا ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ قسط چھ درہم یعنے پونے دو تولہ فاشرا فاسرستین سعد زرنباد درونج زراوند طویل ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ روغن بلسان آب کافور چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ خشک دواؤں کو کوٹ کر اور گوند کے اقسام کو شراب میں بھگو کر شہد کف گرفتہ کے ذریعہ سے معجون تیار کریں مقدار شربت ہر ایک ہی کے واسطے مناسب اُسکے مزاج کے ہے۔

معجون اسود سلیم مس یعنے جنون اور فالج اور لقوے اور مرہ سودا اور تمام امراض باردہ کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** تخم حرمل ایک سو بیس درہم یعنے پینتیس تولہ اور جاؤشیر اسی درہم یعنے تئیس تولہ چار ماشہ گلو بچی بیروزہ خیار صحرائی ہر ایک ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ درج ترکی سیکنج اشق زراوند طویل

اسد جتیسو مرحرج خردل یعنے رائی مقل ازرق یعنے گوگل خربق یعنے
کٹکی بیخ کاسنی جند بیدستر بذرائن کی جڑ تخم جرجیر فنجنکشت زرگندھک
سداب کوہی ہر ایک چالیس درہم یعنے گیارہ تولہ آٹھ ماشہ افیون
افربیون زرنبخ اور فلفل سپید پکھلی نمک سندی سرخ لمح نفطی یعنے
سیاہ نمک بیخ شہترہ اور جوسالبس کی اور روہی تفاح بزبیخ منبگ عاقرقرحا
صبر لبان شیطرج یعنے چیت لکڑی ہر ایک گیارہ درہم یعنے تین تولہ ڈھائی
ماشہ سنبل مصطگی زرنباد درونج ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ
زعفران تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ خشک دواؤن کو کوٹ لین
اور گوند کے اقسام کو قطران شامی مین بقدر کفایت بھگوئین پھر کوٹ کر
سب دوائین ملائین اور راکھ مین دو مہینے تک دفن کردین بعد اسکے
استعمال کیا جاے مقدار شربت تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ
انسان قوی کے واسطے اور متوسط درجہ کے آدمی کے واسطے دو مثقال
یعنے نو ماشہ اور ضعیف کے واسطے ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ
اور بیمارون کے واسطے برابر دانہ مرچ سیاہ کے۔

معجون ابی سلم اور اسکا نام غیاث ہے یہ معجون مخدر ہے اور جتنے درد ہر
قسم کی بیخ کے اٹھتے ہین انمین سکون پیدا کرتی ہے اور جو بیماری غالب آگئی
ہو محبت وسواس کے اور جو درد بدن مین ہوتا ہو اسکو نافع ہے اور اُس مین
سکون پیدا کرنے والی ہے **اخلاط اسکے** افیون بیخ سپید ہر ایک دس مثقال
یعنے تین تولہ نو ماشہ افربیون زعفران عاقرقرحا سنبل سورنجان الایچی کلان
دارفلفل ہر ایک پانچ مثقال یعنے ایک تولہ دس ماشہ کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ
سے معجون بنائین مقدار شربت قوی آدمی کے واسطے نصف مثقال یعنے
سوا دو ماشہ اور مسن آدمی اور کم سن کے واسطے ایک دانگ
تو برابر چار رتی کے ہے۔

معجون توم یعنی لہسن اور ابرود یعنے سردی شکم اور غلبہ خام اور بلغم کو فائدہ کرتی ہے
اور قوت بڑھاتی ہے رنگ صاف کرتی ہے اسکے کھانیوالے کا رنگ جوانی کے
سن کا ہوجاتا ہے ہر ایک مرض کو فائدہ کرتی ہے اور جاڑے دن مین اسے استعمال
کرنے سے بدن مین اسقدر گرمی پہونچتی ہے جس سے روئی دار کپڑے کی حاجت
نہین ہوتی ہے اور مقام منافی جو سستی ہے ہے اسکو خشک کردیتی ہے اور
طبیعت کی روانی کو کھولدیتی ہے اور طبیعت کی حفاظت کرتی ہے **اخلاط اسکے**
قفیز یعنے پیمانہ خاص نخود شامی لیکر آب شیرین مین رات بھر بھگودین اور صبح کو
اس قدر دھیمی آنچ مین جوش دین کہ پانی سیاہ ہوجاے اور چنے پھول
جائین بعد اسکے پانی چھان لین پھر لہسن کو سے کر ایک یک جوا پاک کرین
اور اسی پانی مین اسکو اتنا پکائین کہ گل کر مثل بھیجے کے ہوجاے پھر اُس پر
گاے کا دودھ تازہ اتنا ڈالین کہ چار انگل اونچا اوسپر آجاے اب
پھر اس کو سست نرم آنچ سے جسکی لو چراغ کی بتی کے برابر ہو پکائین
تا اینکہ دودھ خشک ہوجاے یا قریب خشک ہونے کے پہونچے پھر
اُس پر گاے کا گھی تازہ اسی قدر ڈال کر ویسی ہی نرم آنچ مین
پکائین تا اینکہ روغن جذب ہوجاے بعد اسکے تانبے کے برتن
مین اسکو اتنا گوندھین کہ مثل گوندھے ہوے آٹے کے ہوجاے اب
اس پر اتنا شہد ڈالین کہ چار چار انگل اوپر اسکے رہے مگر شہد سپید
اور صاف ہو۔ اب اسکو بھی اسیقدر نرم آنچ سے پکائین تا اینکہ
شہد بستہ ہوجاے یا قریب بستگی کے پہونچے۔ اب خیال کرین کہ جتنا
لہسن وزن مین ڈالا ہو اُس مین فی چونتیس تولہ لہسن بارہ مثقال
جو برابر ساڑھے چار تولہ کے ہے تودری سرخ اور اسی قدر
تودری سپید اور چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ فلفل اور دس مثقال
یعنے پونے چار تولہ بردوجسی ہندی مین کوندل کہتے ہین اور
کوندل ایک قسم کی گھانس ہے جو اکثر تالابون اور گڑھیون
مین اُگتی ہے پتی اسکی مشابہ برگ خرما کے ہوتی ہے اور دس مثقال
زیرۂ کرمانی اور حاشیہ مین ایک نسخہ کے معنے پایا ہے کہ دس
مثقال خولنجان اور اسی قدر دارچینی اور پانچ مثقال یعنے ایک
تولہ ساڑھے دس ماشہ دارفلفل ان سب دواؤن کو کوٹ کر
اسی لہسن مین ملا دین اور کسی سبز برتن مین اسکو رکھین خوراک
بقدر ایک جوزہ کے ہر حال مین تجویز ہوئی۔

اثاناسیاے کبری جسمین بھیڑیے کا جگر داخل ہے یہ دواے مرکب
دردہای جگر اور طحال اور معدہ کو اور ریاح کو اور زور ستطاریا اور
پرانی کھانسی کو فائدہ کرتی ہے اور جن لوگون کو خون کی قے ہوتی
ہے انکو مفید ہے اور درد کے اقسام مین سکون پیدا کرتی ہے مثل
معجون فیلن یعنے فلونیا سے روئی کے اور خندرا یعنے شن بہری کو

اور دوالی شکم اور نزف رطوبت زن وغیرہ کو اور دونون گردون کے درد کو اور دونون گردون کے ریاح کو اور مثانہ کے ریاح کو اور ربو اور کھانسی کو فائدہ کرتی ہے اور بواسیر پر مثل مرہم کے لگائی جاتی ہے پس فائدہ کرتی ہے مقدار شربت چہارم مثقال سے نصف مثقال تک ہے **اخلاط اُسکے** زعفران مرکی افیون جند بیدستر بزرالبنج قسط قردمانا خشخاش سنبل الطیب غافث اور بھیڑیے کا پتہ اس کو سفند کا واہنا سینگ جلا ہوا جسکے دونون سینگ ہون سب اجزا برابر ہموزن لیکر خشک اجزا کو کوٹ ڈالین اور گیلے اجزا کو شراب مین گھلا کر شہد کف گرفتہ کے ذریعہ سے معجون بنائین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین۔

اثاناسیا صغیر اسکے منافع بھی وہی ہین جو اثاناسیا کبری کے لکھے ہین **اخلاط اُسکے** یہ ہیں زعفران قسط سنبل الطیب افیون سلیخہ ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ عصارہ غافث آٹھ درہم جو برابر تین تولہ چار ماشہ کے ہے بیخ سوسن بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت بقدر ایک بندقہ ہمراہ شربت ہاے مناسب کے اور دوسرے نسخہ مین ان دواؤن کی زیادتی ہے مرکی عود بلسان ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ۔

دواء الکرکم ضعف جگر اور طحال اور معدہ کو اور انھین اعضا کی صلابت کو اور استسقاے ابتدائی کو نفع کرتی ہے اور استسقا کے پیدا ہونے کو منع کرتی ہے اور رنگ کو بہت خوشنما کر دیتی ہے اور اکثر امراض کہنہ کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** سنبل الطیب مرکی سلیخہ قسط شگوفہ اذخر دارچینی زعفران ہر ایک مساوی وزن مین لیکر کوٹ چھان کر سواے مرکی کے الگ رکھین اور مرکی کو ایک شبانہ روز (جس سے مراد اطبا کی چوبیس گھنٹہ ہوتے ہین کسی وقت کیون نہ بھگوئین اور یہ مراد نہین کہ پورا ایک دن اور پوری ایک رات ہو) شراب شدث مین بھگوئین اور سب دواؤن کو ملا کر شہد کف گرفتہ کے ساتھ معجون تیار کرکے ایک برتن مین اُٹھا رکھین اور استعمال کرین اور دوسرے نسخہ مین سنبل الطیب کے بدلے ناردین ہے۔

صفت دواء الکرکم کی جو صنعت جالینوس سے ہے

اور دردہاے کہنہ جو جگر اور طحال مین برودت اور غلاظت خلط سے ہون اُن سب کو نفع کرتی ہے اور تمامی آلات غذا مین جو سدہ عارض ہون اُنکی تفتیح کرتی ہے اور ریاح غلیظ کو انھین آلات غذا سے ہٹا دیتی ہے اور ادرار بول کرتی ہے اور تمام اقسام درد گردہ اور مثانہ اور رحم کو جو مواد غلیظہ سے عارض ہون نفع کرتی ہے اور جو صلابت ان اعضا مین ہون اُن کو اور استسقا کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** زعفران بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ مو اور مجیٹھ ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قسط سلیخہ شگوفہ اذخر حب بلسان ہر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سنبل الطیب چھ درہم یعنے پونے دو تولہ افیون دو تولہ اسارون اراذ مر چینی فطراسالیون ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ افربیون دو درہم یعنے سات ماشہ عصیر سوسن اور غافث اور جعدہ اور اسقولوقندریون ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ روغن بلسان نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی مرکی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اور ایک نسخہ مین بجاے حب بلسان کے حب بلسان ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کبر رومی تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ ہے دواؤن کو کوٹ چھان کر پہلے روغن بلسان مین خوب آلودہ کرین بعد اسکے شہد ڈال کر معجون تیار کرین مقدار شربت ساڑھے تین ماشہ ہمراہ شراب العسل کے۔

دواء الملک کبیر وہی منافع جو دواء الکرکم کے مذکور ہوے اسمین بھی ہین اور پتھری کو بھی ریزہ ریزہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** لک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ بادام تلخ مقشر دارچینی سادج ہندی قرنفل ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ کمافیطوس یعنے گگرودندا اور مو اور مجیٹھ اور مرکی زوفاے خشک ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سنبل الطیب بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ دوقو تخم کرفس فطراسالیون زیرہ کرمانی زنجبیل ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ جنطیانا زراوند مدحرج ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی رب السوس ساڑھے بارہ درہم یعنے تین تولہ پونے آٹھ ماشہ راوند چینی دس درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ جعدہ اذخر ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ فلفل

اور قسطا لکمد گیارہ درہم یعنے تین تولہ ساڑھے تین ماشہ زعفران تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ اسارون سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی بجیشہ پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ حب بلسان سلیخہ مصطگی چرائیتہ لکمد سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی سیسالیوس روغن بلسان لکمد ساڑھے تین درہم ایک تولہ دو رتی خشک دواؤنکو کوٹ کر چھانین اور پگھلنے والی دواؤن کو شراب ریحانی مین گھولین اور بقدر کفایت شہد ڈال کر معجون تیار کرین اور شربت مناسب کے ہمراہ بقدر ایک بندقہ کے استعمال کرین۔

دواء المسک اصغر ضعف جگر اور ضعف معدہ اور دونون کی برودت اور صلابت کو اور طحال کی صلابت کو فائدہ کرتی ہے اور سدون کی تفتیح کرتی ہے **اخلاط اسکے** لک قسا حب الغار ترس حلبہ فلفل لکمد دو درہم یعنے سات ماشہ راوند تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ جوشاندہ افسنتین کے ہمراہ اور ایک نسخہ مین بجاے حب الغار کے شگوفہ اذخر ہے۔

صفت دواے قوقی کھانسی اور جگر کی سختی اور رشوسہ کو مفید ہے **اخلاط اسکے** مرکی اور نبات یعنے علک البطم لکمد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سنبل الطیب زعفران دار چینی قیح لکمد لکیدہ درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ شگوفہ اذخر چرائتہ مقل ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ اور بعض نسخون مین بدلے مقل کے اصفا لا ٹوس ہے سوہز کلان خستہ و پوست برآوردہ پچیس درہم یعنے سات تولہ ساڑھے تین ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کی ہے زوفا کو جوش دین اور بھگونے والی دواؤن کو بیج سوہز کلان کے شراب ریحانی مین بھگو دین اور خشک دواؤن کو کوٹین اور چھان لین اور نبات کو شہد مین گھولین پھر سب دواؤن کو ملا کر خوب گھیپین۔

فلونیاے رومی طرسوسی بہت سے امراض کو فائدہ کرتی ہے خصوصا درد ہاے قولنج کو اور سکن اقسام درد کی ہے۔

جالینوس نے کتاب میامن مین داؤفیلن سے یہ حکایت کی ہے اُس نے کہا کہ یہ فلونیا استنباط فیلن طبیب طرسی کی ہے اور وہ طبیب طرسی کہتا ہے کہ میری غرض اس دواے اُس شخص کے نفع پہونچانے کی تھی جسکی موت کے آثار قریب ہوگئے تھے اُسکو بہت منفعت ہوئی اور مین اس دواے اصلاح ان دردون کی کرتا ہون جو بہت سے امراض مین پیدا ہوتے ہین بدین تفصیل کہ اگر امعا مین سے اُس آنت مین جسکا قولون نام ہے درد ہو اسکو مین ایک مرتبہ اس دوا کو پلاؤن اور کھلاؤن درد ٹھہر جاے گا اور اگر کسی شخص کو دشواری بول کا مرض یا پتھری اُسکو ایذا دے رہی ہو پلاؤن اسکو بھی نفع کرے گی ورم طحال کو بھی اس سے مین دور کر دیتا ہون اور نفس انتصاب جو سوزی ہو اور سل اور تشنج اور درد دونون پہلو کے درد یعنے دونون طرف کا ذات الجنب جو خوف دلانے والا ہو اسکو بھی زائل کر دیتا ہون اور جس شخص کو خون تھوکنے کا مرض ہو اور جس شخص کو خون کی قے ہوتی ہو اُسکی موت کو روک دیتا ہون اور موت کو اُس سے ہٹا دیتا ہون اور جو درد اعضاے ظاہری اور احشاے باطنی مین پیدا ہو اسکو بذریعہ اس دواکے ٹھہرا دیتا ہون اور کھانسی اور خناق کے اقسام اور ہچکی اور نزلہ جو سر سے گرتا ہو اسکو دور کر دیتا ہون **اخلاط اُسکے** فلفل سپید بزرالبنج لکمد بیس مثقال یعنے ساڑھے سات تولہ افیون دس مثقال یعنے پونے چار تولہ زعفران پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ فربیون عاقرقرحا سنبل الطیب لکمد ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ شہد کف گرفتہ بقدر کفایت مقدار شربت بقدر دانہ نخود کے آب نیمگرم کے ہمراہ۔

فلونیاے فارسی حیض اور بواسیر کے جاری ہونیکو اور طبیعت کی روانی اور خون جو کسی مقام سے بکثرت جاری ہو اُسکو اور جن حاملہ عورتونکو ایام حمل مین حیض آتا ہو اُنکے روکنے کو اور ریاح جو رحم مین پیدا ہون اُنکے بند کرنے کو نفع کرتی ہے ہر طرح کی جنین کو گرا دیتی ہے اور رحم کے منھ کو مضبوط کرتی ہے **اخلاط** فلفل سپید بزرالبنج لکمد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ افیون گل مختوم لکمد دس درہم یعنے

دو تولہ گیارہ ماشہ زعفران پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ
افربیون سنبل الطیب عاقرقرحا رکی مکد دو درہم یعنے ساڑھے سات ماشہ
جندبیدستر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ترنجبور درونج مروارید ناسفتہ
مشک مکد نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ کافور ڈیڑھ دانگ یعنے
ایک ماشہ ایک رتی شہد کف گرفتہ صاف کیا ہوا بقدر کفایت مقدار
شربت ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ہمراہ اُن شربتوں کے
جو مناسب ہوں۔

معجون کاکنج قروح مثانہ اور گردہ کو مفید ہے اور جن لوگوں کو
خون کا پیشاب آتا ہو انکے واسطے مجرب ہے **اخلاط اُسکے** بزرالبنج
تخم کرفس تخم رازیانہ مکد سات درہم یعنے دو تولہ چار سرخ تخم خیار پانچ
درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ اور دوسرے نسخہ میں تخم خیار
دو درہم شوکران تخم حماض یعنے چکوترہ کے بیج افیون حب صنوبر
مقل زعفران مندق بریان بادام تلخ بریان مکد تین درہم یعنے
ساڑھے دس ماشہ حب کاکنج کو ہی جسکے دانہ بڑے بڑے ہوں پچیس عدد
کتیرا چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سب دواؤں کو کوٹ کر
چھان لیں اور میفختج ملا کر تیار کریں مقدار شربت ایک درہم یعنے
ساڑھے تین ماشہ خندیقون یعنے شراب کہنہ یا ماء العسل کے
ساتھ گرچھ مہینے کے بعد اس معجون کا مزاج درست ہوتا ہے۔

دواء الخطاطیف خناق اور حلق کے دردوں کو فائدہ
کرتی ہے اور شراسیف یعنے پسلیوں کے سرے اور کنارے
جو پیٹ کی طرف ہیں اُن سے اوپر جو درد ہو اُس کو فائدہ
کرتی ہے **اخلاط اُسکے** انیسون تخم کرفس اجوائن شگوفہ اذخر
بیخ سوسن آسمان گونی دارچینی حماما زراوند طویل شب یمانی
یعنے سپید پھٹکری تخم حرمل اصل السوس سلیخہ زعفران مکد
ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ معجون توتومغا تخم
گل گلاب کا پھول سوکھا ہوا مکد دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ
ساڑھے سات ماشہ قسط خاکستر تازہ خطاطیف کی جو اُسکے
گھونسلے سے لیا ہو مکد تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ
ماشہ سنبل الطیب نشاستہ گندم مکد نصف اوقیہ یعنے

ایک تولہ چار ماشہ سات رتی مازوے خام جو مقدار میں نہ بڑا ہو
نہ چھوٹا دس عدد سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے
معجون تیار کریں اس معجون میں سے بقدر ایک چھوٹے دانہ مازو کے
ماء العسل یا آب جو میں گھوئیں یا گل سرخ اور مسور اور بیخ سوسن
کے جوشاندہ میں گھول کر غرغرہ کریں اور رطلا نام شراب کے ہمراہ
بھی تین یا چار مرتبہ دن بھر میں استعمال کی جاتی ہے۔

صفت معجون توتومغا جو دواء خطاطیف میں استعمال کی
جاتی ہے زعفران دارچینی مکد دو درہم یعنے سات ماشہ گل سرخ
خشک شدہ حماما قسط مکد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مرکی چار درہم
یعنے ایک تولہ دو ماشہ بیخ سوسن ساذج ہندی مکد ڈھائی درہم
یعنے پونے نو ماشہ دوائیں کوٹ کر شراب میں گوندھ کر قرص
بناویں اور سایہ میں خشک کریں۔

دواء الکبریت شاید کہ یہ دوا برابری تریاق کا کرتی ہے
پس جو تپیں دورہ سے مادہ باردہ کی ہیں ان کو اور چوتھیے
لرزہ بخار کو اور تپ بلغمی اور کھانسی کو خصوصاً پرانی کھانسی
اور نفث مدہ یعنے کھنکھار میں جو پیپ وغیرہ آتی ہو اُسکو اور
ضیق النفس کو فائدہ کرتی ہے خراز کو بھی مفید ہے استسقا اور
ورم طحال کو نفع کرتی ہے ادرار بول کرتی ہے پتھری کو نکالدیتی ہے
ان فوائد کے بعد سانپ اور بچھو کے کاٹنے کو بھی بہت نفع کرتی ہے
اور ادویہ قتالہ کے آفت سے نجات دیتی ہے۔

اخلاط اُسکے کبریت زرد بزرالبنج سفید فرودمانا میعہ مرکی
مکد آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ سداب قسط مکد دس درہم
یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ افیون زعفران مکد دو درہم یعنے سات ماشہ
سلیخہ بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ فلفل سپید بائیس درہم
یعنے چھ تولہ پانچ ماشہ دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد ملائیں اور
چھ مہینے کے بعد استعمال کریں تپ کے بیمار کو قبل دورہ کے اتنا
پہلے استعمال کرادیں کہ اُسے نیند آجائے جیسا کہ گنائش
یوحنا سے نقل کیا گیا ہے اور مقدار دوا نصف درہم سے
ایک مثقال تک تجویز ہے اور مقدار شربت درمیانی

ایک درہم کی ہے۔

معجون حلتیت جو برزہ دورہ کی تپون مین آتا ہے اسکو فائدہ کرتی ہے اور چوتھیے بخار کو بروقت نفخ مادہ کے دور کردیتی ہے حیوانات کے کاٹنے خصوصاً بچھو اور رتیلہ وغیرہ کے کاٹنے کے ضرر کو دفع کرتی ہے **اخلاط اُسکے** حلتیت یعنے ہینگ اور فلفل اور مرکی اور برگ سداب ہموزن سب اجزاے کر شہد ملا کر معجون تیار کرین مقدار شربت ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ شراب کے ہمراہ بچھو کے کاٹنے مین اور تپ مین سکنجبین کے ہمراہ دورے سے ایک گھنٹہ پہلے۔

معجون نمک ہندی سدہ کو پاک صاف کردیتی ہے اور سوداوی دستون کو بند کرتی ہے اور سر مین گھومنی جو بلغم اور سوداے ہو اسکو دور کردیتی ہے **اخلاط اُسکے** بلیلہ سیاہ بلیلہ آملہ بلیلہ کابلی اسطوخودوس ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ افتیمون چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ نمک ہندی دو درہم یعنے سات ماشہ ایارج فیقرا دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ غاریقون چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ دواؤن کو کوٹ چھان کر سکنجبین ملا کر معجون تیار کرین مقدار شربت تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صبح کے وقت نیم گرم پانی کے ہمراہ نہار منھ استعمال کرین۔

معجون قسط نافع درد ہاے جگر اور معدہ کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** دارچینی سلیخہ قسط ہر ایک تیس درہم یعنے پونے نو تولہ انیسون تخم کرفس ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ اسارون اُنتیس درہم یعنے آٹھ تولہ ساڑھے پانچ ماشہ زعفران آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ راوند چینی مرکی ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شگوفہ اذخر چوبیس درہم یعنے سات تولہ مرکی کو طلائی شراب مین گھولین اور چھان لین اور پھر سب دوائین سمیت ملا کر شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرین وزن شہد کا سہ چند دوا ہو جب کہ ہونا چاہیے بعد اُس کے استعمال کرین۔

معجون قبہا دمک جو ایک بادشاہ کا نام ہے درد ہاے مفاصل اور نقرس کو فائدہ کرتی ہے اور ان دونون درد مین سکون پیدا کرتی ہے اور ان امراض کے پیدا ہونے کو منع کرتی ہے پرانی تپ کو اور تلی کے درد کو اور ریاح غلیظہ اور دشواری سے سانس کے آنے کو اور کھانسی کو اور آنتون کے قروح کو اور آنکھ کے ہر قسم کے درد کو اور حلق کے درد کو فائدہ کرتی ہے جب دو دن برابر پی جاے اور تمام بدن کے جملہ اقسام کی خرابی اور بیماری سے حفاظت کرتی ہے **اخلاط اُسکے** تخم سداب صحرائی اور فراسیون اسقوردیون کمافیطوس یعنے کرو ندا جاؤشیر جنطیانا رومی اسطوخودوس فرو مانا سیہ سائلہ ہر ایک پانچ مثقال جو برابر ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ کے ہے زعفران قند فلفل سپید اذخر سنبل الطیب افربیون پوست بیخ تفاح اشق فودنج تخم رازیانہ تخم گزر صحرائی افلیطی گل سرخ خشکیدہ جس کی بوندیان نکال ڈالی ہون حب بلسان ہر ایک تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ دارچینی آٹھ مثقال یعنے تین تولہ سلیخہ ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے نو ماشہ عصارہ غافث اور کاشم اور بزر رجند توقی یعنے بکھیرا کے بیج صمغ بادام ہر ایک چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ افیون بزرالبنج ہر ایک چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ ان سب دواؤن کو کیچ کرکے جو بھگونے کے قابل ہین انکو شراب جید صاف مین جسکو رص کہتے ہین یا شراب جمہوری مین بھگو کر شہد کف گرفتہ سے معجون بنائین اور کسی برتن مین بحفاظت رکھ چھوڑین اور استعمال کرین۔

قنطارغان اکبر یہ معجون جنین کے اسقاط کو اور عورتون کو جو خاص قسم کے درد عارض ہوتے ہین جمیع امراض سے ان کو مفید ہے اور یہ دواے ہندی ہے **اخلاط اسکے** افیون چار استار اور چار دانق یعنے سات تولہ افربیون چھ درہم تاقیب پانچ استار اور دو درہم اور دو ثلث ایک درہم کا یعنے نو تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تخمیناً اور حماماتین استار اور چار دانق یعنے پانچ تولہ سوا چار ماشہ قسط دو استار

٤٢٠

یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ فلفل دو استار اور چار دانق یعنے تین تولہ ساڑھے سات ماشہ عاقر قرحا چھ درہم یعنے پونے دو تولہ فاشرا جسکو ہزار چشان بھی کہتے ہین اور فاشرستین جسکو شبنبذان کہتے ہین مگر چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ ابریشم خام دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ نقرہ محرقہ یعنے چاندی کی خاک جو جلانے سے بنے چھ درہم یعنے ایک تولہ نو ماشہ گل سرخ جسکی بونڈیان نکال ڈالی ہون چھ درہم یعنے پونے دو تولہ تخم سداب دو درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تخم کرفس دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ مشک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ اجوائن چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ بزرالبنج سپید نو استار اور دو درہم یعنے پندرہ تولہ سوا نو ماشہ شگوفہ انگور چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ پوست بیخ کرفس تین استار دو درہم یعنے پانچ تولہ پونے آٹھ ماشہ تخم خرفہ دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ مغز بیدانجیر مقشر آٹھ استار یعنے ساڑھے تیرہ تولہ کبریت زرد پانچ استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ صمغ عربی تین استار اور دو درہم یعنے پانچ تولہ پونے آٹھ ماشہ سیدسا کوفی تین استار اور دو درہم اور چار دانق یعنے چھ تولہ پونے چھ ماشہ سقل ازرق دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ کندر نر پانچ استار اور دو درہم یعنے نو تولہ دو رتی بیروزہ نو استار اور دو درہم اور چار دانق یعنے سولہ تولہ دو رتی دہن بلسان پانچ استار چار دانق یعنے آٹھ تولہ سوا آٹھ ماشہ آس دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ مصطگی تین استار اور چار دانق یعنے پانچ تولہ پونے چار ماشہ زراوند مدحرج تین استار اور چار دانق یعنے پانچ تولہ پونے چار ماشہ بیخ سوسن آسمان گونی تین استار اور دو درہم یعنے پانچ تولہ پونے آٹھ ماشہ قردمانا چھ استار یعنے دس تولہ ڈھائی ماشہ بیخ کاکنج چھ درہم یعنے پونے دو تولہ ساذج ہندی تین استار اور چار دانق یعنے پانچ تولہ پونے چار ماشہ حب بلسان چرائتہ سلیخہ زرنباد درونج مگر دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ تخم نفاخ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قرفہ دو استار یعنے

تین تولہ ساڑھے چار ماشہ خولنجان چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ مروارید ناسفتہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ دارچینی چھ درہم یعنے پونے دو تولہ الائچی کلان پانچ سو عدد سنبل قرنفل پانچ استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ قرنفل سادہ تین استار یعنے پانچ تولہ چھ رتی افرودابجان دو استار اور دو درہم یعنے تین تولہ ساڑھے گیارہ ماشہ سبد یعنے موتھ دو استار اور ایک درہم یعنے تین تولہ پونے آٹھ ماشہ زراوند طویل نو استار یعنے پندرہ تولہ سوا دو ماشہ زدوفرا دو درہم یعنے سات ماشہ وج ترکی سپید دو استار اور دو درہم یعنے تین تولہ ساڑھے گیارہ ماشہ شیطرج ہندی یعنے چیت لکڑی دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ زنجبیل فلفل سپید ہر ایک پانچ استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ اطموطا یعنے کشت برکشت اور ابو رباروگمد بارہ درہم اور سو ربار دو استار اور دو درہم اور چار دانق یعنے چار تولہ ڈھائی ماشہ بہمن سرخ اور بہمن سپید دو استار اور چار دانق یعنے تین تولہ ساڑھے سات ماشہ تلخہ گاؤ دو درہم یعنے سات ماشہ تلخہ گرگ اور تلخہ دب یعنے ریچھ اور تلخہ کرگدان مگر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب دواؤن کو پیس چھانکر جو اجزا قابل بھگونے کے ہین انکو سات دن شراب مین بھگودین بعد اسکے پسی ہوئی دوائین ان مین ڈالکے روغن بلسان اور شہد کف گرفتہ تین استار یعنے پانچ تولہ چھ رتی کے ساتھ معجون بنائین اور مقدار شراب کی جسمین دوائین بھگوئی جائین اسیقدر ہو جس مین وہ دوائین گھل جائین اور مثل عوق کے ہو جائین اور کسی پتھر کے برتن مین یا مٹی کے پکے ہوئے برتن مین جو خوب صاف اور پاک ہو پانچ یا چھ جوش پانی کے بعد چولھے پر سے اتارین اور سرد کرین اور شیشہ کے برتن مین رکھین بعد اسکے ایک گفتار یعنے بچہ مادہ بڑھا کر اسکے دونون ہاتھ اور پاؤن خوب مضبوط باندھ کرتا بنبے کی دیگ مین ڈالدین اور سپید تر کس اور سو یا اسیقدر ایک کف دست اس پر ڈال کر میٹھا پانی بقدر حاجت

دیگ مین بھر کر دیگ کا منھ اس طرح بند کرین کہ بھاپ نکلنے نہ پاے
پھر اس دیگ کو چولھے پر چڑھا کر نرم آنچ کرین تا اینکہ خوب تھرا ہو جاے
بعد اُسکے دیگ کو آگ سے اُتارین اور شوربا صاف کرین اور
کھال اور ہڈی اور بال سب شوربا سے دور کرین فقط شوربا
ایک دیگ مین اُس کو خوب ماتجہ کر صاف کر لیا ہو ڈالین اور روغن بلسان
اور روغن ناردین ہر ایک بقدر ایک اسکرجہ یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ
کے ملا کر نرم آنچ مین اس قدر پکا ئین کہ ثلث ئی باقی رہ جاے
پھر اُس پر شہد اسقدر ڈالین جتنا شوربا جلانے کے بعد باقی رہگیا ہو
اور اتنا پکا ئین کہ گاڑھا ہو جاے اور گاڑھے شہد کے قوام مین
آجاے بعد اُسکے وہی دوائین جنکو اوپر ہم بیان کر چکے ہین کہ شیشے
کے برتن مین پسی ہوئی رکھی ہون اس شہد کے قوام مین خوب
ملا دین اور ٹھنڈا ہی ہونے کے بعد شیشے کے برتن مین اوٹھا رکھین
اور چھ مہینے تک مزاج بگڑنے دین اور چھ مہینے سے پہلے استعمال
نکرین ورنہ زہر قاتل ہے۔

قنطارغان اصغر وہی نسخہ جو اوپر لکھا گیا اُسکو مختصر
کیا ہے **اخلاط اُسکے** حب بلسان دو درہم یعنے سات ماشہ
زعفران دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شُک دو دانگ
یعنے ڈیڑھ ماشہ ورق سپید جسکو مویزک عسلی بھی کہتے ہین چار
درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ افیون پندرہ درہم یعنے چار تولہ
ساڑھے چار ماشہ کُچھکنی دو درہم یعنے سات ماشہ فلفل
دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ ابریشم خام ایک درہم
یعنے ساڑھے تین ماشہ بزرالبنج دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ
فربیون سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی اور پوست بیخ تفاح
دو درہم یعنے سات ماشہ اشنہ سلیخہ اشق لبان بیخ سوسن
عود بلسان شحم حنظل زنجبیل سکبینج جاوشیر جند بیدستر
ہزار چشان شششبندان شیطرج ہندی ہر ایک دو درہم یعنے
سات ماشہ تخم حرمل قرنفل ساذج ہندی کرگدن یعنے
گینڈے کی چربی ہاتھی کا پِت ہر ایک چار درہم یعنے
ایک تولہ دو ماشہ سونا اور چاندی ہر ایک پسی ہوئی

اور چھانی ہوئی ایک دانق یعنے چھ رتی زرنجور دروبنج کافور ہر ایک
تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سنبل الطیب آٹھ درہم یعنے
دو تولہ چار ماشہ قسط تلخ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کردیا
دو درہم یعنے سات ماشہ زراوند مدحرج ایک درہم یعنے
ساڑھے تین ماشہ اجوائن صعتر فارسی اصول زوفرا کبیر کے بیج
ہر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ قاقلہ جسکو بدخشان کہتے
ہین شکر حب الغار دم الاخوین ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ
نمک ہندی اشنان کی ہر قسم ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ
کرنب بحری ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ المناس جو لکڑی
اور چھلکون سے پاک صاف کر لیا ہو اور بیخ بھی سنون اور قیر و طول
تالیستر بیخ شہدانج ارز یعنے چاول ہر ایک درہم یعنے ساڑھے
تین ماشہ ان سب دواؤن کو جمع کرین اور پیس چھان کر جو
بھگونے کے قابل ہین اُن کو شراب مین بھگو دین اور شہد کف گرفتہ
سے معجون تیار کرین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین۔

کلکلانج اکبر استرخاء معدہ اور اسکی برودت کو اور
زمانہ دراز کی تپون کو اور غشی اور دشواری بول اور برص اور
سبل اور بیداری سفرہ ہڈیون کے تکسر یعنے ٹوٹنے کو اور تر
کھانسی کو اور سل کے بیمارون کو بشرطیکہ ان کو تپ نہو اور جس
شخص کا بدن غشی وغیرہ سے سرد ہو گیا ہو اسکو اور طحال کے
بیمارون کو اور دبیلہ یعنے اندرونی پھوڑے اور قولنج اور بیمار ان
استسقا اور اُس عورت کو جو زمانہ حمل مین بیمار ہو جاتی ہو
اور اختناق رحم کو اور اُن ریاح کو جو مفاصل مین ہون اور
مفاصل کے نفخ یعنے پھول جانے کو اور گھٹنے اور پیٹھ کے اور عضل
کے درد کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** بلیلہ سیاہ
بہیڑہ شیرہ آملہ فلفل دار فلفل زنجبیل چینی شیطرج ہندی
فو دیہ نمک ہندی نمک سرخ نمک نفطی نمک خیر
نمک اندرانی جس کو کالا نمک کہتے ہین لسان العصافیر
سعد کو فی ہال یعنے چھوٹی الائچی قرفہ برنج کابلی صعتر فارسی
شونیز یعنے کلونجی حب انیل زیرہ ساذج ہندی تخم کرفس

کسفرہ یعنے کشنیز خشک اور بعض نسخون مین بجائے اور یہ سندرجہ ذیل بھی پائی ہین شقیقل یعنے شقاقل اطمو دیعنے کشت برکشت کمد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ حب اُذخیر آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ تربد ایک رطل اور چار استار یعنے ساڑھے چالیس تولہ مویز کلان دانہ برآوردہ سو مثقال یعنے ساڑھے سینتیس تولہ آملہ دو سو مثقال یعنے پچہتر تولہ قند سپید ساڑھے چھ رطل یعنے پون پاؤ کم تین سیر تخمیناً اسی روپیہ کی تول سے کنجد تین رطل یعنے ایک چھٹانک سوا سیر تخمیناً اور ایک نسخہ مین کنجد ایک رطل ہے جو برابر پونے چونتیس تولہ کے ہوا دواؤن کو کوٹ چھان کر ہر ایک کا وزن درست کرین درمویز کلان کو جداگانہ پانی مین جوش دے کر جب خوب گھل جائے پانی کو چھان لین پھر اسمین املتاس کو بھگوئین اور آملہ کو دردرا کوٹین کہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنجائین اور جو بیس رطل پانی مین جو برابر آدھ پاؤ دس سیر کے ہوا شبانہ روز بھگوئین اور بعد اسکے اسقدر جوش دین کہ آٹھ رطل پانی جو برابر ڈیڑھ پاؤ تین سیر کے ہے باقی رہ جائے تب آملہ کو نکال کر پھینکدین اور آملہ کے پانی کو دیگ مین پھر ڈالین اور املتاس کو اسمین گھولین یعنے جو املتاس مویز کے پانی مین بھیگا ہوا الگ رکھا ہے اسکو آملہ کے پانی پر جو دیگ مین ہے ڈالکر خوب ملکر قند ملائین اور نرم آنچ سے پکائین تا اینکہ قند گھل جائے اور شہد کے قوام مین آجائے بعد اسکے کنجد کو اسمین ملائین اور کپڑا یا ہاتھ اسمین نہ لگنے پائے پھر آگ سے اُتار لین اور پسی ہوئی دوائین اسپر چھڑکین اب دوا تیار ہوگئی اسکا استعمال کرین مقدار شربت تین مثقال یا چار مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ سے ڈیڑھ تولہ تک ہر ایک آدمی کو بقدر اُسکی قوت اور سن کے۔

کشکاب اصغر بیماران استسقا اور درد جگر اور طحال کو اور یرقان اور سدون کو اور جملہ اقسام کے دبیلے یعنے اندرونی پھوڑون کو مفید ہے اور یہ دوا تجربہ مین بھی آچکی ہے اور جو منفعت اسکی بیان کی گئی ہے صحیح ہے **اخلاط اسکے** ہلیلہ زرد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ ہلیلہ سیاہ اور بہیڑہ ہر ایک پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ تمر

تین رطل یعنے آدھی چھٹانک سوا سیر تخمیناً تمر ہندی پچاس درہم یعنے سوا دو سیر تخمیناً اور مویز کلان خستہ برآوردہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ ان سب دواؤن کو جمع کرکے اُس پر تیس رطل پانی یعنے پونے تیرہ سیر تخمیناً ڈالین اور جوش دین تا اینکہ آٹھ رطل یعنے ڈیڑھ پاؤ تین سیر پانی باقی رہجائے پھر اُسکو صاف کرین اور املتاس کو تخم اور ریشہ وغیرہ سے صاف کرکے ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ اس پانی پر داخل کرین اور پھر جوش دین کہ ایک اُبال آجائے بعد اس کے اس پانی مین املتاس کو خوب ملین اور باریک چھلنی یا چلنے سے چھانین بعد اُس کے چار رطل قند جو برابر پونے دو سیر تخمیناً کے ہے اس پر خالص پانی ڈالکر جوش دین کہ قند گھل جائے اور شہد کے قوام مین آجائے پھر اس پر روغن کنجد تازہ ڈیڑھ رطل یعنے ڈھائی پاؤ تخمیناً ڈالکر خوب ملائین اور آگ پر پھر چڑھا کر اتنی آنچ کرین کہ دو جوش آجائین اور چولھے پر رہنے دین ابھی آگ کو نہ بجھائین اور لک مغسول اور سنبل الطیب گل سرخ دوقو فطراسالیون تجیبغہ راوند چینی نمک ہندی بیخ سوسن آسمان گونی غاریقون کمد چھ درہم یعنے ایک تولہ نو ماشہ سنڈی سیالیون زراوند طویل اسارون مصطگی عود بلسان جنطیانا برنج مقشر سلیخہ کمد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ عصارہ غافث عصارہ افسنتین سعد کوفی شگوفہ اذخر کمد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تخم کشوث تخم جتوا لیلیٹھی رب السوس اور سقمونیا کمد گیارہ درہم یعنے تین تولہ ڈھائی ماشہ تخم کرفس قسط دج ترکی تخم رازیانہ انیسون کمد تیرہ درہم یعنے تین تولہ ساڑھے نو ماشہ تربد سفید ایک سو پچاس درہم یعنے پونے چوالیس تولہ زیرہ کرمانی سیاہ چار درہم یعنے ایک تولہ نو ماشہ کوٹ چھان کر مازریون بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ لے کر اس پر ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ گلاب ڈالین اور تین اوقیہ

روغن گنجد اتیس درم یعنی آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ دواؤن پر ڈال کر جوش دین تا اینکہ پانی گلاب کا جل جاے اور روغن باقی رہے بعد اُس کے دواؤن کو اُسی تیل مین لت کرکے قند کا قوام اسمین ملائین اور خوب چمچہ وغیرہ سے گھوٹین کہ مل جاے اور ایک مٹی کے برتن مین اُٹھا رکھین مقدار شربت اس کی چار درم یعنی ایک تولہ دو ماشہ کی ہے ہمراہ ادہنی کے دودھ کے یا ہمراہ ماء الجبن یا آب عنب الثعلب اور کاکنج کے اور قریب ہے کہ ایک نسخہ اور ہم اسکا دوسرے جملہ مین کتاب کے لکھین گے۔

معجون نیروزنوش ریاح غلیظہ اور مرہ ورہ اور قولنج اور نسیان کو فائدہ کرتی ہے اور زنان حاملہ کو جو امراض باردہ لاحق ہوتے ہین انکے علاج مین اس معجون کا استعمال کیا جاتا ہے **اخلاط اُسکے** بزرالبنج انیون کمد بیس درہم یعنی پانچ تولہ دس ماشہ افربیون عاقرقرحا سنبل الطیب زعفران کمد سات درہم یعنی دو تولہ چار سرخ دواؤن کو کوٹ چھانکر شہد سے معجون تیار کرین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین۔

معجون جو بنام کندی مشہور ہے یہ معجون بہت نفیس ہے **اخلاط اُسکے** زعفران دو شقال یعنی نو ماشہ مرکی اسارون مجیٹھ راوند چینی دو دو قطراسالیون ادر سو کمد چار شقال یعنی ایک تولہ چھ ماشہ سنبل ہندی سنبل رومی کمد چھ شقال یعنی سوا دو تولہ قسط اور سلیخہ اور شگوفہ اذخر کمد ایک شقال یعنی ساڑھے چار ماشہ حب بلسان ساڑھے تین شقال یعنی ایک تولہ پونے چار ماشہ مجیٹھ آٹھ شقال یعنی تین تولہ رب السوس اسقولوقندریون جعدہ عصارہ غافث کمد تین شقال یعنی ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ روغن بلسان چھ شقال یعنی سوا دو تولہ اندرو خورون پانچ شقال یعنی ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت ایک بندقہ کی یعنی ساڑھے تین ماشہ ہے ہمراہ گلقند عسلی کے یعنی وہ گلقند جو شہد سے بنایا جاے بقدر ایک اوقیہ یعنی دو تولہ پونے دس ماشہ کے **مترجم** اس معجون کے خواص کو شیخ نے ذکر نہین کیا ہے لیکن چونکہ معجون نیروزنوش کے بعد اس کو لکھا ہے اور اجزا بھی قریب قریب ہین لہذا وہی خواص اسکے بھی سمجھنا چاہیئے۔

معجون فودنج دردہاے معدہ اور جگر کو جو سردی سے ہو اور نپھپھری جو شدت سے آے اور دورے سے جو تپین آتی ہون ان سب کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** فودنج نہری فودنج کوہی فطراسالیون سیسالیوس کمد بیس درہم یعنی پانچ تولہ دس ماشہ تخم کرفس بابونہ حاشا کمد چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ کاشم پندرہ درہم یعنی چار تولہ ساڑھے چار ماشہ فلفل چوالیس درہم یعنی بارہ تولہ دس ماشہ اور دوسرے نسخہ مین چوبیس درہم یعنی سات تولہ ہے شہد سے معجون بناکر استعمال کرین۔

معجون بزور دردہاے جگر اور طحال اور معدہ کو اور ریاح جو شکم مین پیدا ہون ان سبکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** نانخواہ سنبل الطیب اجوائن تخم رازیانہ تخم کرفس انیسون سیسالیوس جندبیدستر تخم شبت زراوند طویل اور کیا یعنی پلچوش اسارون کر دیا سب اجزا ہموزن لے کر شہد کف گرفتہ بقدر کفایت مین ملاکر استعمال کرین۔

معجون یاقوت کا ہمارا نسخہ اس معجون کو ہمنے خود یا دشاہون پر اور بڑے بڑے رؤسا امرا پر تجربہ کیا ہے پس اسکی منفعت عظیم ہمکو معلوم ہوئی ہے خصوصاً امراض وسواس اور توحش اور خفقان اور ضعف قلب مین اور بہت سے امراض مزمنہ جن مین اور معالجات کارگر نہوئے تھے اس معجون کے استعمال نے انکو دور کردیا ہم نے اس معجون کے بہت سے منفعت امراض دماغ اور جگر اور معدہ اور طحال مین بھی پائے اور خاص کر مرض قولنج مین بھی دردہاے مفاصل اور پرانی تپون کو بھی فائدہ کرتی ہے نسخہ اُس کا یاقوت کے ٹکڑے خصوصاً سرخ رنگ کا یاقوت یاقوت رمانی وغیرہ ایک شقال یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کرکسی ہاون مین ڈال کر آہستہ آہستہ اس قدر کوٹین کہ درد را ہو جاے پھر اسکو کسی کھرل مین اتنا پیسین کہ مثل غبار کے باریک ہو جاے

بعد اُسکے سنگ یشب ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ عقیق ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ اور سونا دو دانگ یعنے ڈیڑھ ماشہ جسکو ایسی گھریا مین چرخ دیا ہو جس مین بیپ مردار سنگ کا کیا گیا ہو کہ اس گھریا مین چرخ دینے سے سونا بیٹلک ہو کر قابل پینے کے ہو جاے اور اسکو خوب پیسین اسی طرح چاندی کو تلمی کی بو سے پھونک بنا کر بوزن ایک دانگ کے لین اور اُن چارون چیزون کو یعنے یشب اور عقیق اور سونا اور چاندی کو مثل یاقوت کے کوٹ پیس کر تیار کرین پھر ان چارون کو لیکر کسی کھرل مین رکھکر شراب ریحانی مین لت کر کے خوب پیسین تا اینکہ خشک ہو جاے اور مکرر پیسین کہ مثل غبار کے باریک ہو جاے پھر ے کرم نظار رکھین اور یہ جواہر پسے ہوے مثل جزو واحد کے تصور کرین **مترجم** جن لوگون کو مذہبی پابندی سے شراب ریحانی کا استعمال جائز نہین بجاے شراب ریحانی کے اُن کے واسطے جواہر مذکورہ کو گلاب مین کھرل کرنا چاہیے۔

ثمن بعد ازان غاریقون اور افتیمون فلفل زنجبیل قرنفل مرزنجوش لکد نصف جز یعنے جتنا وزن چارون جواہرات کا بعد پینے کے ہو جو برابر ایک تولہ پونے دو ماشہ کے ہے اُس کا نصف تخمیناً سات ماشہ حجر ارمنی حجر لاجورد ملح نفطی زرنباد درونج سہن گاؤ زبان لکد تیسرا حصہ ایک جز کا جو برابر ساڑھے چار ماشہ کے ہے سنبل اقلیطی چونا ردین ہے اور حماما سازج ہندی دارچینی صعتر حاشا زوفا اور بیروزہ لکد چہارم جز کا جو برابر ساڑھے تین ماشہ کے ہے پھر شکاکل شیع فطراسالیون حجر سیودی تخم کرفس اور مرکی اور کندر اور زعفران اور فلفل سپید لکد چھٹا حصہ ایک جز کا جو برابر دو ماشہ کے ہے بعد اسکے استخوان فیل تیسرا حصہ جز کا جو برابر ساڑھے چار ماشہ کے ہے لیکر سب کو پیسین اور پسے ہوے جواہر اسمین ملائین اور پھر پیسین اور سیرہ کے شیرہ مین جسکا وزن دو چند وزن ادویہ ہو گوندھ کر بوزن ایک ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کے قرص بنائین اور تناول کرین۔

دوسری معجون جو ادویہ جالینوس سے ہے قصبہ ریہ کے امراض اور قروح جو پھیپھڑے مین پڑین ان کو اور پیپ اور خون تھوکنے کو اور جو مادہ سینہ کی طرف کھچکر آتا ہو اسکے پیدا کرنے کو فائدہ کرتی ہے اور دشواری نفس کو بھی مفید ہے **اخلاط اُسکے** صمغ البطم چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ ہلیلہ کندر ہر ایک چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ زعفران چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ دارچینی چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ مرکی چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ حماما تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ حب صنوبر کبار چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ اصل السوس مقشر چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ سنبل شامی ڈھائی شقال یعنے سوا گیارہ ماشہ تخم سیاہ دو شقال کتیرا تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ مغز تخم تر شامی تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ بارزد یعنے بیروزہ صاف اور پاک تیس شقال یعنے سوا گیارہ تولہ طین مختوم جسکو طین کوکب بھی کہتے ہین چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ قسط چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ ایک اور نسخہ مین ہے قسط کی مقدار ایک ہی شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ پائی ہے شہد عمدہ قسم چار قوطولاس جو برابر ایک سیر کے تخمیناً ہے شہد کو پہلے جوش دین اور اسمین صمغ البطم کو بروقت جوش دینے کے اثناء مضاعف یعنے دوہرے برتن مین ڈالین جب گاڑھے ہونے کے قریب پہونچے اسمین بیروزہ چھوڑ دین اور پھر اسقدر پکائین کہ اسکا قوام اس حد تک پہونچ جاے کہ اگر ایک قطرہ اسمین سے کسی جگہ ٹپکائین بوند مسلم بنی رہے پھیل نہ جاے پھر اسکو سرد کرین اور ادویہ باقیہ جو پسے ہوے رکھے ہین اُس مین ملا دین اور استعمال کرین۔

صفت اس معجون کی جو منسوب اسطوماخس کیطرف ہے کھانسی اور خون تھوکنے کے واسطے اسکا نفع عجیب ہے اور پھیپھڑے کے قرحہ اور جو مدہ پھیپھڑے مین جمع ہو گیا ہو اور پھیپھڑے کے ورم مین اور عضل کے شگافتہ ہونے مین اور کھانے کے بعد جو قے آجاتی ہو اسکے واسطے اور ہیضہ اور خلفہ اور مثانہ کے امراض اور اختناق رحم اور جو تپین نوبت سے آئی ہون اُن سب کو مفید ہے تپ مین نوبت سے ایک گھنٹہ پہلے کھانی چاہیے اور

لاغری بدن اور حرارت مزاج کو دور کرتی ہے اور زہر کے جملہ اقسام مین کھانے پینے کے ہون یا حیوانات کے کاٹنے اور ڈنک مارنے کے فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** دار چینی قسط بیروزہ جند بیدستر افیون فلفل سیاہ دار فلفل سپید ہر ایک ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ شہد ایک قسط جو برابر چوراسی تولہ ساڑھے چار ماشہ کے ہے سب خشک دواؤن کو پیسین اور چھان لین مگر بیروزہ کو شہد مین اتنا جوش دین کہ پگھل جائے بعد اسکے اس قوام پر ادویہ کوٹی ہوئی ڈالین مگر پہلے قوام کو چھان لین تاکہ بیروزہ وغیرہ کی میل یا کدورت نکل جائے اور شیشہ خواہ چاندی کے برتن مین اٹھا رکھین اور اُسمین سے بقدر ایک باقلاے مصری یعنے پونے دو ماشہ کے ہمراہ ماء العسل کے بقدر دو قواس یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ سرخ کے اور اس پر اپنی انگلی سے تین قطرے روغن کُندر کے ٹپکا لین۔

معجون جو حکیم اسانیطس کی طرف منسوب ہے پیشاب مین ریگ کو اور تمام مواد قرح کو نکال دیتی ہے **اخلاط اُسکے** بیخ سوسن چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ سیسالیوس کما ذریوس یعنے سندی خا ماذریوس یعنے دوسری قسم کی سندی ہو فارتون اقاقوتین یہ حماما کی پتی ہے لادن سیاہ اور حرف اور یہ لیبانوطیس کے بیج ہر ایک چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ حماما آٹھ شقال یعنے سوا تین تولہ دار چینی بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ لیبانوطیس کوہی سنبل ہندی زعفران فلیقی تخم کرفس کوہی جعدہ تخم سداب صحرائی شکطرا مشیع قریطی ہر ایک بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ بیخ سوسن حجرات می زمہریا مادہ ہر ایک سولہ شقال یعنے چھ تولہ حرف بابلی چوبیس شقال یعنے نو تولہ تخم خنجشت حری ہر ایک چوبیس شقال یعنے نو تولہ قردمانا اٹھائیس شقال یعنے ساڑھے دس تولہ شہد جوش کیا ہوا کہ اسی کے ذریعہ سے معجون تیار کرین اور بقدر ایک بندقہ کے شراب عسل آب آمیختہ جسکا وزن چار دانگ ہے یعنے تین ماشہ ہے نوش کرین۔

معجون جنطیانا صلابت اور سدہ ہاے جگر اور معدہ اور طحال کو فائدہ کرتی ہے اور پرانی تپ کو بھی مفید ہو **اخلاط اُسکے** جنطیانا فلفل ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ قسط سازج ہندی سنبل الطیب راوند چینی ہر ایک ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ سب دواؤن کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ مین ڈالکر معجون تیار کرین اس معجون کا قوام چند مثل شہد کے ہوگا مقدار شربت اسکی ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کی ہے آب سداب مطبوخ کے ہمراہ۔

صفت اُس دوا کی جسکا نام عطیۃ اللہ ہے یہ دوا بعض سلاطین کے خزانہ مین پائی گئی اطبا کہتے ہین کہ یہ دوا بواسیر اور فساد معدہ اور برودت شکم کو فائدہ کرتی ہے اور طعام کی اشتہا بڑھاتی ہے اور جماع کی خواہش پیدا کراتی ہے اور ادرار بول کرتی ہے اگر زمانہ ربیع اور فصل سرما مین تین مہینے برابر کھلائی جائے اسطرح پر کہ ہر مہینے مین جو جمعہ پڑے اسی جمعہ مین کھائی جائے **اخلاط اُسکے** بلیلہ سیاہ بہیڑہ آملہ درج ترکی زرا وند مدحرج زراوند طویل شقاقل الائچی خرد الائچی کلان قرنفل تخم بابونہ زنجبیل کُندر غیر مقشر ہر ایک چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ جوز بوا سنبل الطیب تربد سپید اور موا اور محیطہ دو قواسا رون تخم کرفس جبلی افربیون ہر ایک دو دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ اجوائن نشاستہ گندم تخم گندنا تودری سپید خشخاش زرنباد درونج رگ ہاے زرشک یعنے شاخین اُسکی اور حماما عاقرقرحا طباشیر سیسالیوس اور ہینگ جو بدبو ہو زیرہ کرمانی ہر ایک تین اوقیہ جو برابر آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ کے ہے مسک اور فلفل الائچی خرد دار چینی شیطرج ہندی فیطرج فارسی فلقیمون اشنہ سعد کوفی بیخ نیلوفر دار فلفل قرفۃ الطیب جند بیدستر ہر ایک پانچ اوقیہ یعنے چودہ تولہ پون ماشہ جاؤشیر سکبینج ہر ایک چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ پوست بیخ کبر آٹھ اوقیہ یعنے ساڑھے بائیس تولہ خبث الحدید جو خوب صاف کرکے پیسا گیا ہو اور تین ہفتہ شرکہ مین اور ایک ہفتہ شہد اور پانی مین پرورده کیا گیا ہو بعد اسکے ایک دن اُسکو سرکہ مین بھگویا ہو پھر پلٹ کر صبح کو شکر کے شربت مین پاس تین روز تیسرے دن پانی اور

شہد میں بھگوئیں اور یہی ترتیب اس خبث الحدید کی تین ہفتہ تک کرتے
رہیں بعد اسکے سایہ میں خشک کریں اور پیسیں کہ مثل سرمہ کے باریک
ہو جائے بعد اسکے سب دواؤں کو کوٹ پیسکر چھان لیں اب کل
دواؤں کو وزن کرکے چہارم وزن ادویہ خبث الحدید مذکور
داخل کریں اور پھر ان سب کو روغن گاؤ میں لت کریں اور شہد میں
گوندھیں اور ہموزن خبث الحدید کے قند سپید لیکر گھولیں اور
اسپر ہمراہ شہد کے معہ قند گھولے ہوے کے ڈالیں تاکہ قوام اس
سب کا مثل اسی شہد کے ہو جائے جبمیں بس نہیں ہوتی بعد اسکے
اس دوا کو سبز برتن میں جو نہایت خوش رنگ اور پاک صاف ہو
رکھکر منہ اسکا بند کردیں اور چھ مہینے تک اس برتن کو جو میں گاڑ دیں
بعد چھ مہینے کے اسمیں سے بقدر چھوٹے مازو کے دانہ کے نہار منہ
کھلائیں اور تین گھنٹہ تک کچھ نہ کھانے دیں بعد اسکے غذا دیں اور غذا
دہی میں تدبیر معتدل کا لحاظ کریں جیسا فن کلیات میں بیان ہوا ہے
اور تخمہ اور بدہضمی اور دیگر آفات غذائی اور جملہ اقسام کے عزر
سے جن سے اس کھانے والے کو خوف کا احتمال ہو اُس سے
بچائیں اور بعض اطبا و اہل علم نے کہا ہے کہ یہ دوا شدت زہر
قاتل کو بحکم خدا رد کرتی ہے اور صحت پیدا کرتی ہے۔

معجون ضعف جگر اور شکستگی استخوان وغیرہ اور نفث الدم
کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** مکنا ردم الاخوین برگ
اصنف یعنی بیخ کبر اور پھٹکری کہ ایک ایک جزو سب کو کوٹ پیسکر
شہد میں ملا کر معجون بنائیں مقدار شربت اسکی ایک مثقال یعنی ساڑھے
چار ماشہ کی ہے ہمراہ نیم گرم پانی کے یا اس معجون کو پانی میں جوش
دیکر پانی کو نتھار لیں اور نیمگرم پلائیں یہ بھی بہت اچھی ترکیب ہے۔

معجون فیوماطیب کی فساد مزاج اور ورم جگر کو فائدہ کرتی
ہے اور معدہ کو قوی کرتی ہے رنگ کو صاف کرتی ہے **اخلاط اُسکے**
ہلیلہ اور کیا یعنی بلچوش مکہ پچیس درہم یعنی سات تولہ ساڑھے
تین ماشہ زنجبیل دارچینی مکہ بیس درہم یعنی پانچ تولہ دس ماشہ
فلفل سپید چوبیس درہم یعنی سات تولہ تالیسپر تین درہم یعنی
ساڑھے دس ماشہ خولنجان دس درہم یعنی دو تولہ گیارہ ماشہ

تارمشک چھ درہم یعنی پونے دو تولہ عصارہ افسنتین پانچ درہم
یعنی ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ طلاے مطبوخ اور میبرسن مقدار
کہ دوائیں اسمیں گندھ سکیں سب دواؤں کو کوٹیں یا پیسیں اور
طلا اور میبرسن میں گوندھ کر مرچ سیاہ کے برابر گولیاں بنائیں
مقدار شربت دو درہم یعنی سات ماشہ کی ہے نیمگرم پانی کے ساتھ۔

معجون جو بنام انیری مشہور ہے دشواری بول اور
درد پشت اور ضعف گردہ کو مفید ہے اور پتھری کو ریزہ ریزہ کرتی ہے
اخلاط اُسکے تخم خشخاش تخم گندنا تخم کرفس تخم شبت یعنی سویا
کے بیج تخم سوسن تخم کاہو تخم کاسنی تخم فرفخ بہمن سپید بہمن سرخ
لسان العصافیر مغز تخم ہید انجیر اور کیلا تخم شاہسفرم یعنی تلسی کے
بیج تخم مرزنجوش بیخ کابلی فلفل تربد حب الرشاد تخم کوچہ اشنہ
اشق شگوفہ اذخر تخم لفت کتیرا بزر البنج صعتر زرنب غلنجہ حب النیل
قسط کردیا اسبغول ابہل راسن ثیابان بزر قلقل یعنی ناردانہ دشتی
اور سلیخہ تخم کتان نمک ہندی تخم سداب تخم خیری سرخ اور تخم
خیری سپید زیرہ کرمانی خرفہ تخم فرنجمشک مغاث یعنی سیدہ کڑای
سناے مکی سورنجان افتیمون انیسون تخم سمنہ اسکو متقل خواجہ کہتے
ہیں اور نرخس اور فول یعنی باقلہ مکہ تین درہم یعنی ساڑھے
دس ماشہ تودری سپید تودری سرخ اجوائن زرنباد خوب کلان
تخم رازیانہ دارچینی ہلیلہ کابلی ہلیلہ زرد تخم حرمل یعنی اسپند
حب الآس خردل شہد انج کنجد مقشر حلبہ یعنی میتھی تخم جوز مکہ پانچ
درہم یعنی ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ شقاقل زنجبیل مکہ چار درہم
یعنی ایک تولہ دو ماشہ بلچوش اور فلفل سپید قرنفل سنبل الطیب
شگوفہ حنا عاقرقرحا مکہ ڈیڑھ درہم یعنی سوا پانچ ماشہ سقونیا
دو دانق یعنی ڈیڑھ ماشہ تخم خربزہ تخم تربد مکہ دس درہم یعنی
دو تولہ گیارہ ماشہ روغن کنجد چالیس درہم یعنی گیارہ تولہ آٹھ
ماشہ شہد دو رطل یعنی ایک چھٹانک کم سیر پختہ مقدار شربت
دو درہم یعنی سات ماشہ ہمراہ نیمگرم پانی کے۔

معجون جسکی صفت مصیری نے کی ہے اور کہا ہے کہ مجرب ہے
فالج اور لقوہ اور استرخا اور تمام امراض جنکی اصل بلغم ہو اُسکے

دور کرنے مین فائدہ کرتی ہے اس معجون سے بقدر تحمل مریض کے لیکر استرخا مین عضو مسترخی پر طلا کرتے ہین پس نفع کرتی ہے **اخلاط اسکے** افیون فربیون جندبید ستر دارچینی دار فلفل بیخ سپند سنبل الطیب زنجبیل زعفران سب اجزا ہموزن لیکر کوٹ چھان کر شہد ملائین اور کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور بروقت حاجت کے استعمال کرین۔

ہماری مجرب معجون سناث یعنے سپیدہ لکڑی جوز گندم اور بہمن زرد بادکیتر اتخم خشخاش کہربا کمد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کوٹ چھان کر روغن زرد مین خفیف سا جوش دین اور دومن صعترجو برابر ایک سیر کے ہے گیہون کے ستو اور دو من یعنے ایک سیر قند پسیکر ملائین اب دوا تیار ہو گئی ہر روز اسمین سے بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشے کرد و رطل دودھ جو تخمیناً ایک چھٹانک کم سیر ہوا اسمین ڈال کر جوش دین اور بقدر حاجت روغن زرد بھی داخل کرین اور مثل حریرہ کے اُسکو پیین کہ یہ سب عمدہ اور جید ہے

دوسرا مقالہ ایارجات کے بیان مین

ایارج نام دوائے مسہل کا ہے جو اصلاح طبیعت کرتی ہے اور یہ معنی اجمالی اصطلاح مین ہین اور لفظی معنی ایارج کے دوائے الٰہی کے ہین پہلا مسہل معروف و مشہور ادویہ مین ایارج روفس حکیم کا ہے قدیم زمانہ مین ایارج کا اطلاق اسی نسخہ پر کیا جاتا ہے بعد اسکے پھر اور ادویہ مرکبہ کا نام بھی ایارج رکھا گیا۔ مسہل کو دوائے الٰہی اسواسطے کہتے ہین کہ مسہل کا عمل کرنا ہمارے بدن مین بہ حکم الٰہی ہے جسکو قوت ہائے طبیعیہ سے ہمنے مسلم مان لیا ہے **مترجم** مراد شیخ کی یہ ہے کہ سوائے تجربہ کے کوئی دلیل قطعی طبیعیات سے ایسی قائم نہین ہو سکتی جس سے فعل دوائے مسہل کا ثابت ہو سکے اور نہ آج تک یہ بات ثابت ہوئی کہ ادویہ مسہلہ کس قاعدہ سے فعل اسہال کرتی ہین **تتمن** قدیم زمانہ مین مسہل مین ایارجات کو اسواسطے اختیار کرتے تھے کہ اطبائے زمانہ قدیم محض ادویہ مسہلہ کے ضرر سے ڈرتے تھے جیسے شحم حنظل اور خربق وغیرہ پس ادویہ مسہلہ مین بروقت استعمال کے بدرقہ اور مصلح دوائین اور فادزہر ملا دیتے تھے جب استعمال کرتے کرتے اُن کو جسارت ہوئی اور کسی قدر ادویہ مسہلہ کے استعمال سے مانوس ہوے اور یہ بھی انکو جسارت ہوئی کہ ان ادویہ مسہلہ کو بعینہ استعمال کرنے لگے اور فادزہر وغیرہ کی آمیزش کی پابندی جاتی رہی۔ پس طبیب معالج کو جاننا چاہیے کہ ایارج کا استعمال جوشاندہ اور گولیون کے استعمال سے اہم ہے اور ان دونون کا استعمال بسبب ضرر کے نہین متروک ہوا بلکہ بسبب اسکے کہ مطبوخ اور حبوب سے استغنا حاصل ہے اور کچھ عادت بھی ایسی خراب ہو گئی ہے کہ دوا بنانے مین سستی کی جاتی ہے اور ایک یہ بھی سبب ہے کہ مطبوخ اور حبوب مثل ایارج کے عموماً مادہ کو دور سے جذب نہین کرتی۔ **مقدار شربت** ایارج کی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ تک ہے اور بیشتر ایارج پر نمک خمیر بھی ڈال دیتے ہین سب سے مناسب وہ بدرقہ جسکے ساتھ ایارج کا استعمال کیا جاے یہ ہے کہ آب افتیمون ہمراہ مویز کلان کے خصوصاً بنا بر اس نسخے کے جسکو بعض طبیبون نے تجویز کیا ہے۔ افتیمون چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ مویز منقی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ ہلیلہ سیاہ پاک صاف کیا ہوا سات درہم یعنے دو تولہ چار سرخ اسطوخودوس تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ پانی تین رطل یعنے سوا سیر تخمیناً اور جوش کرنے کی حد یہ ہے کہ پانی جل کر نصف رطل یعنے سترہ تولہ تخمیناً باقی رہجاے اُسکو چھان کر سنار مقعد ملائین اور اعانت مسہل کے واسطے تخم خطمی ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ تخم خیار نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ تھوڑا سا روغن بادام شیرین اور نیم گرم پانی ملا کر ملائین اور غذا چند روز تک زیرباج جو ایک خاص قسم کا شوربا ہے کھلانی چاہیے اور پانی خالص نہ پلایا جاے بلکہ کوئی چیز مصلح ملا کر۔

ایارج فیقرا یعنے ایارج تلخ یہ وہی ایارج صبر ہے جسمین ایلوا پڑتا ہے اور دارچینی بھی بسبب لطافت کے اس مین شریک کر دی گئی جس کی منفعت احشا و اندرونی اور معدہ کے واسطے ہے اور مصطگی بھی اسی غرض سے ملائی جاتی ہے اور یہ بھی غرض مصطگی کے ملانے سے ہے کہ قوت اس ایارج کی محفوظ رکھے اور سنبل اور زعفران واسطے انضاج اور تقویت قلب

اور معدہ کے بلاتے ہین اکثر زعفران کے صحبت سے درد سر پیدا ہوجاتا ہے پس حاجت ہوتی ہے کہ اس کا وزن کم کردین یا بالکل اس کو نکال ڈالین۔ اسارون کی شرکت اسواسطے ہوتی ہے کہ ایارج کی قوت مسہلہ پر اعانت کرتا ہے اور رطوبات کو نیچے اُتارلاتا ہے اور کبھی اسارون کے بدلے کبابہ ملاتے ہین اور وہ لطیف ہے اور حب بلسان اور عود بلسان بغرض تقویت معدہ اور تحلیل کے اور بنظر اُس کے فادزہر ہونے کے ملاتے ہین اور بعض آدمی شگوفہ اذخر اسواسطے ملاتے ہین کہ جس خراشش کی توقع صبر سے ہے اسکو منع کردے اور گل سرخ کا ملانا اس غرض سے ہے کہ اذیت حرارت صبر کی معدہ اور سر سے دور کردے کبھی ایارج فیقرا شہد سے تین مرتبہ خمیر کیا جاتا ہے۔ اور کبھی خشک بدون شہد کے کھلایا جاتا ہے لیکن میرا طریقہ یہ ہے کہ اسکی دوائین پیس کر بذریعہ ماء العسل کے قرص بناکر سایہ مین خشک کرلیتا ہون پس اس طریق کو منفعت مین بہ نسبت اور طرق کے بدرجہا پورا پاتا ہون شاید مقل کا وزن اس نسخے مین قریب ایک جزو کے ہے قدماء اطبا اصلاح صبر کی مقدار مین اختلاف کرتے تھے پس بعض لوگ وزن ادویہ مذکورہ بالا چھ حصہ زیادہ صبر سے رکھتے تھے اور بعضے اگلے وزن ادویہ بہ نسبت صبر کے تجویز کرتے تھے اور اس سے بھی کم وبیش اوزان کرنے کا طریقہ تھا۔ **ایضاً** صبر مغسول کو ایارج مین داخل کرتے تھے جسکی قوت اسہال ضعیف ہے اور جو گرم مزاج والونکو اور تپ کے بیمارون کو مناسب ہے اور ہر ایک بیمار تپ کا ایارج کا استعمال نکرے بلکہ جس کی تپ نرم ہو اور بعض لوگ صبر غیر مغسول داخل کرتے ہین جسکی قوت مسہلہ قوی ہے۔ مگر تپ کے بیمارون کو مضر ہے علاوہ یہ ہے کہ ایک قوم اور گروہ بیماران تپ کو کھلایا بھی گیا اور کوئی ضرر انھین نہین پیدا کیا۔ ایارج تلخ سے جلد جلد دست نہین آتے ہین بلکہ اسکا اسہال بنرمی اور تھوڑا تھوڑا درنگ سے دیر مین ہوتا ہے اور کبھی ایارج اپنا فعل استعمال کے دوسرے دن کرتا ہے۔ ایارج کا اسہال دور کے مادہ کو جذب نہین کرتا بلکہ اسی مادہ کا اسہال کرتا ہے جس سے ملاقات کرے اور بجائے معا اور معدہ مین اور سبت دور کی حد اسکے جذب کرنے کی جگر تک ہے عروق سے جذب نہین کرتا۔ جو نسخہ ایارج کا جمہور اطبا مین مشہور ہے اُسکا نفع اُن رطوبات کے نکالنے مین ہے جنکا تولد امعا اور معدہ اور سر مین ہوتا ہو اور درد ہائے مفاصل اور قولنج اور لقوہ اور ثقل زبان اور استرخاء اعضا کو بھی فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** مصطگی دارچینی اسارون سنبل الطیب حب بلسان زعفران عود بلسان سلیخہ کمہ ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ صبر دو چند وزن ادویہ جواس مثال مین چار تولہ آٹھ ماشہ ہوا دوا دُن کو کوٹ چھان کر تیار کرین پوری مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے ہمراہ شہد اور نیمگرم پانی کے۔

ایارج لوغاذیا یہ ایارج مبارک ہے کثیر النفع بدن کو دور ترین اطراف سے بذریعہ دست لانے کے مواد سے پاک کرتا ہے اور اسکے دست لانے مین کچھ دشواری اور سختی نہین ہوتی کہ جمیع اخلاط اور فضول کو بآسانی نکال دیتا ہے سر کی بیماریان اور درد سر اور شقیقہ اور بیضہ جو تمام سر کے درد کو کہتے ہین دوار اور وسواس اور جنون اور مرگی اور سبم یعنے کری گوس اور رعشہ اور فالج اور استرخا بلکہ سکتے کو بھی مفید ہے اور ان سب بیماریون کو اسکا فائدہ بطور سعوط کے ہے جیسا لوگ کہتے ہین ثلیثا کے بیان مین ہم لکھ چکے ہین اور ثلیثا سے اسکا استعمال بہت بہتر ہے کان کے درد اور آنکھون کے درد کو بھی فائدہ کرتا ہے معدہ کو قوی کرتا ہے اور سدہ ہائے جگر کی تفتیح کرتا ہے حیض کا ادرار کرتا ہے دشواری نفس کو دور کرتا ہے جو تھیے لرزہ اور بخار کو نفع کرتا ہے اور تمام امراض جو بلغم خام سے پیدا ہون اور امراض سوداویہ کو اور جو تپین نوبت سے آتی ہین انکو فائدہ کرتا ہے درد ہائے مفاصل اور نقرس اور عرق النسا کو مفید ہے بالخزرہ اور درد اولحیہ کو فائدہ کرتا ہے اور جو قروح پرانے سر وغیرہ مین ہون اُن کو اور برص اور بہق کو اور داد کو اور تقشر جلد اور جذام اور خنازیر اور اورام سرد اور سرطان کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** شحم حنظل پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ بیاز عنصل بریان غاریقون سقمونیا

اور خربق سیاہ اشق سقولوقندریون ہر ایک ساڑھے چار درہم یعنی ایک تولہ سواتین ماشہ اور دوسرے نسخہ مین ڈھائی درہم یعنی پونے نو ماشہ افتیمون کماذریوس یعنی مُنڈی مقل اور صبر ہر ایک تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ حاشا اور ہوفاریقون ساذج ہندی فراسیون جعدہ سلیخہ فلفل سپید فلفل سیاہ دار فلفل زعفران دارچینی بسفائج جاؤشیر سکبینج جندبیدستر مرکی فطراسالیون زراوند طویل عصارہ افسنتین افربیون سنبل الطیب حماما زنجبیل ہر ایک دو درہم یعنی سات ماشہ جنطیانا اسطوخودوس ہر ایک ڈیڑھ درہم یعنی سوا پانچ ماشہ شہد بقدر کفایت پوری مقدار شربت چار شقال کی ہے یعنی ڈیڑھ تولہ ہمراہ نیم گرم پانی اور شہد کے یا ہمراہ جوشاندہ افتیمون اور زبیب خستہ برآوردہ کے۔

ایارج لوغاذیا بہ نسخہ فیلغریوس حکیم شحم حنظل غاریقون اشق پوست خربق سپید سقمونیا ہوفاریقون ہر ایک دس شقال یعنی تین تولہ نو ماشہ افتیمون بسفائج مقل صبر اور منڈی فراسیون اور تخم ہر ایک آٹھ شقال یعنی تین تولہ دار فلفل فلفل سپید فلفل سیاہ دارچینی زعفران جاؤشیر سکبینج جندبیدستر فطراسالیون زراوند طویل ہر ایک چار شقال یعنی ڈیڑھ تولہ شہد کف گرفتہ سے معجون بنائین اور پوری مقدار شربت چار شقال یا تین شقال جو برابر ڈیڑھ تولہ یا ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ کے ہے بحسب قوت ہر ایک آدمی کے ہمراہ ماء العسل اور نمک کے۔

ایارج لوغاذیا بہ نسخہ یونس شحم حنظل بیس شقال یعنی سات تولہ چھ ماشہ غاریقون اشق پوست خربق سیاہ سقمونیا ہوفاریقون ہر ایک دس شقال یعنی پونے چار تولہ بسفائج افتیمون مقل صبر اور منڈی فراسیون سلیخہ ہر ایک آٹھ شقال یعنی تین تولہ مرکی جاؤشیر سکبینج فطراسالیون اور تینون فلفل دارچینی زعفران جندبیدستر زراوند طویل ہر ایک چار شقال یعنی تین تولہ شہد بقدر کفایت۔

ایارج روفس مرہ سودا اور بلغم اور بالخورہ کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** شحم حنظل بیس شقال یعنی ساڑھے سات تولہ منڈی دس شقال یعنی پونے چار تولہ سکبینج جاؤشیر ہر ایک آٹھ شقال یعنی تین تولہ تخم کرفس جبلی یا پانچ شقال یعنی ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ زراوند مدحرج پانچ شقال یعنی ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ فلفل سپید اور فلفل سیاہ پانچ درہم یعنی ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ اور ایک نسخہ مین پانچ شقال یعنی ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ دارچینی چار شقال یعنی ڈیڑھ تولہ سلیخہ آٹھ شقال یعنی تین تولہ اسطوخودوس اور زعفران اور جعدہ ہر ایک چار شقال یعنی ڈیڑھ تولہ مرکو طلا نام شراب مین بھگودین باقی سب دواؤن کو کوٹ چھان کر مرکی سمیت شہد کف گرفتہ مین معجون تیار کرین اور کسی برتن مین محفوظ رکھین اور بروقت حاجت کے استعمال کرین ایک اور نسخہ مین شحم حنظل بیس درہم یعنی پانچ تولہ دس ماشہ ہے صبر سقوطری پانچ درہم یعنی ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ خولنجان دس درہم یعنی دو تولہ گیارہ ماشہ منڈی بیس درہم یعنی پانچ تولہ دس ماشہ سکبینج جاؤشیر ہر ایک آٹھ درہم یعنی دو تولہ چار ماشہ زراوند مدحرج فطراسالیون فلفل سپید فلفل سیاہ ہر ایک پانچ درہم یعنی ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سنبل الطیب سلیخہ دارچینی زعفران زنجبیل مرکی جعدہ ہر ایک دو درہم یعنی سات ماشہ اور جو دوائین ہم نے اس نسخہ مین پائی ہین جسکی طرف نسبت سریانی زبان مین ہونے کی دیجاتی ہے وہ دوائین یہ ہین منڈی غاریقون فراسیون ہر ایک دس درہم یعنی دو تولہ گیارہ ماشہ سب دواؤن کو پیسکر شہد سے معجون بنالین مقدار شربت چار درہم کی آب گرم اور شہد اور نمک کے ساتھ نہار منہ پلائی جاے اور پہلے چند روز پرہیز کرین۔

ایارج ارکاغانیس بموجب نسخہ جمہور ہر ایک مرض کو جو بلغم خام اور غیر خام اور سودا سے پیدا ہو فائدہ کرتی ہے اور گھومنی اور درد سر کو مفید ہے ابتداء نزول الماء چشم کو فائدہ کرتی ہے آواز کے بیٹھ جانے یا بیٹ جانے کو جو رطوبت سے ہو مفید ہے حلق کے اقسام درد اور دشواری نفس اور تشنج اور خراجات کے وہ اقسام جو مواد غلیظہ سے پیدا ہون ان سب کو نفع کرتی ہے زرداب اور سوکھی کھجلی کو نافع ہے کبھی معدہ کے درد اور درد شکم اور رحم کے واسطے سلاقہ سداب کے ہمراہ پلائی جاتی ہے اور بیشتر اسمین تھوڑی سی

جند بید ستر زیادہ سے زیادہ تین قیراط تک جو برابر چھ رتی کے ہوجاتے ہیں درد پشت اور جو گردن کے پیچھے سے لیکر کمر تک ہو اور دونوں گودوں کے درد اور درد انثیین کے واسطے ہمراہ جوشاندہ کرفس کے اور عرق النسا وغیرہ کے واسطے ہمراہ آب قنطوریون کے پلاتے ہیں ایضاً کبھی عصارہ تنا الحمار یا عصارہ حنظل چار قیراط یعنی ایک ماشہ آب قیصوم میں ملا کر پلاتے ہیں کبھی دیوانہ کتے کے کاٹنے کے واسطے بھی پلائی جاتی ہے اسکے پلانے سے مریض پانی سے نہیں ڈرتا ہے خصوصاً اگر اسکے ہمراہ ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ سرطان نہری سوختہ بھی ملایا جائے **اخلاط اُسکے** شحم حنظل بائیس درہم یعنی چھ تولہ پانچ ماشہ فراسیون اسطوخودوس اور خربق سیاہ کما ذریوس یعنی سنڈی سقمونیا فلفل سیاہ دار فلفل ہر ایک دو اوقیہ یعنی پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ سنبل الفار بریان افربیون صبر زعفران جنطیانا فطراسالیون اشق جاوشیر ہر ایک اوقیہ یعنی دو تولہ پونے دس ماشہ جعدہ دارچینی سکبینج مر کی سنبل الطیب اذخر فودنج کوہی زراوند مدحرج ہر ایک دو درہم یعنی سات ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت چار مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ ہمراہ جوشاندہ اور مویز کلان خستہ بر آوردہ کے۔

ایارج ارکاغانیس یہ نسخہ فوس حکیم فراسیون غاریقون سنڈی شحم حنظل اسطوخودوس ہر ایک بیس مثقال یعنی ساڑھے سات تولہ جاوشیر سکبینج فطراسالیون زراوند مدحرج فلفل سپید ہر ایک پانچ مثقال یعنی ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ دارچینی سنبل الطیب جعدہ زعفران ہر ایک چار مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ خشک دواؤں کو کوٹیں اور گوندکے اقسام کو ریزہ ریزہ کرکے ماء العسل میں گھولیں پھر سب دوائیں ملادیں مقدار شربت چار مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ ہمراہ نمک سائیدہ ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ اور ماء العسل کے۔

بنادریطوس اکبر فساد مزاج بارد اور استلا کو فائدہ کرتی ہے اور جو فضول بالزوجت اور غلیظ ہوں انکو مفید ہے اور نسیان اور تاریکی چشم اور سانس کی دشواری اور خدر یعنی سن ہری اور درد ہائے جگر اور معدہ اور طحال اور گردہ اور رحم کو اور حیض کے نہ آنے کو اور قولنج کو فائدہ کرتی ہے بدون مشقت اور تعب کے دست بھی لاتی ہے مقدار شربت اُسکی چار مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ جوشاندہ افتیمون اور غاریقون یا آب گرم کے ہمراہ **اخلاط اُسکے** صبر سقوطری پندرہ درہم یعنی چار تولہ ساڑھے چار ماشہ غاریقون سپید بیس درہم یعنی پانچ تولہ دس ماشہ زعفران دارچینی دوچ ترکی مصطگی روغن بلسان ہر ایک تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ ریوند چینی ڈیڑھ درہم یعنی سوا پانچ ماشہ عود بلسان حب بلسان افربیون دار فلفل فلفل سپید فلفل سیاہ جنطیانا رومی شگوفہ اذخر ہر ایک دو درہم یعنی سات ماشہ قسط مرکی کما ذریوس یعنی سنڈی افتیمون ہر ایک چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ اسارون سلیخہ اور سقمونیا ہر ایک چھ درہم یعنی پونے دو تولہ سنبل الطیب ساڑھے تین درہم یعنی ایک تولہ تین رتی سوا اور حماما ہر ایک ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ ان سب دواؤں کو پیسے جمع کرے اور پیس چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون بنائے اور کسی برتن میں اُٹھا رکھے اور بعد چھ مہینے کے استعمال رکھے۔

بنادریطوس کا دوسرا نسخہ تمام ایسی بیماریوں کو جو برودت اور بلغم سے پیدا ہوں نافع ہے اور جنکا بیان میں آتی ہیں فائدہ کرتی ہے صبر تیس درہم یعنی پونے نو تولہ غاریقون بارہ درہم یعنی ساڑھے تین تولہ دوچ ترکی زعفران دارچینی کیا یعنی فیلجوش مرزنجان اور سلیخہ ہر ایک تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ سنڈی فلفل سپید اسارون عود بلسان ہر ایک دو درہم یعنی سات ماشہ فلفل سیاہ جند بید ستر ہر ایک چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ راوند چینی سوا اور سنبل الطیب ہر ایک ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ آب گرم کے ہمراہ مگر چھ مہینے تک اسمیں ہاتھ نہ لگائیں۔

بنادریطوس کا تیسرا نسخہ وہ بھی انھیں امراض کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** اقحوان اٹھارہ درہم یعنی سوا پانچ تولہ جوز بوا بارہ درہم یعنی ساڑھے تین تولہ صبر سقوطری ساٹھ درہم یعنی ساڑھے سترہ تولہ غاریقون چالیس درہم یعنی بارہ تولہ دس ماشہ ریوند چینی تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ فلفل سپید جنطیانا ہر ایک چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ زعفران قرنفل دوچ ترکی کیا یعنی فیلجوش دارچینی ہر ایک چھ درہم یعنی پونے دو تولہ اسارون عود بلسان

مکد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سلیخہ سقمونیا ہر ایک مکد بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ سنبل الطیب آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ سقوردیون سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی مجیٹھ اور حماما فلفل سیاہ دار فلفل اذخر مکد دو درہم یعنے سات ماشہ ایرسا آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ کو پیس چھان کر بقدر کفایت شہد ملا کر درست کریں اور چھ مہینے رکھ چھوڑیں مقدار شربت چار درہم ہے یعنے ایک تولہ دو ماشہ آب گرم کے ساتھ۔

بناد ریطوس جس مین جوزبوا داخل ہے تمام امراض کنندہ عضو سرکو اور جنون درد سواس اور درد سر اور گھومنی اور مرگی کو فائدہ کرتی ہے اور ضعف بصر اور درد جگر اور طحال اور گردہ اور قولنج کو نافع ہے اور بند شدہ حیض کا ادرار کرتی ہے اور جذام اور برص اور درد نقرس اور مفاصل اور دونوں کولون کے درد کو مفید ہے پرانی پتون کو جو مدت سے آتی ہون فائدہ کرتی ہے اور جلا ذیت دست لاتی ہے

اخلاط اُسکے صبر ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ غاریقون سات تولہ سقوردیون عود بلسان روغن بلسان حب بلسان مکد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قسط تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ دوچ ترکی مصطگی دار چینی تمرنفل مکد چھ درہم یعنے پونے دو تولہ سلیخہ جوزبوا مکد بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ افتیمون اٹھارہ درہم یعنے سوا پانچ تولہ سنبل الطیب چھ درہم یعنے پونے دو تولہ سنڈی آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ مود دو درہم یعنے سات ماشہ تینون قسم کی فلفل اور افربیون مکد چار درہم یعنے ایک تولہ شگوفہ اذخر دو درہم جنطیانا چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ حماما دو درہم یعنے سات ماشہ سقمونیا اٹھارہ درہم یعنے سوا پانچ تولہ شہد کف گرفتہ بقدر کفایت مقدار شربت چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ جوشاندہ افتیمون کے ہمراہ۔

بناد ریطوس مسہل صبر ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ غاریقون چوبیس درہم یعنے سات تولہ مصطگی زعفران دج ترکی دار چینی سنبل الطیب مکد چھ درہم یعنے پونے دو تولہ زراوند طویل حب بلسان روغن بلسان ہر ایک افربیون تینون فلفل جنطیانا مکد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سنڈی اور قسط خیرین مکد پانچ درہم یعنے یک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ افتیمون اور رنج مکد بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ مرکی شگوفہ اذخر حماما مکد دو درہم یعنے سات ماشہ سقمونیا بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت اور استعمال اور منافع مثل نسخہ اول کے ہے۔

ایارج جالینوس بموجب نسخہ جمہور اور بعض منافع سے اسکے یہ ہے کہ بناد ریطوس اور لوغاذیا سے اسمین لطافت زیادہ ہے اور نفس بھی زیادہ کرتی ہے اور فالج اور لقوہ اور تشنج اور استرخا کو فائدہ کرتی ہے اور بدن سے فضول بالزوجت اور غلیظ کا تنقیہ کرتی ہے اور فضول مختلفہ کو بھی نکال دیتی ہے مثانہ اگر ڈھیلا ہوگیا ہو اسکو مضبوط کردیتی ہے پیشاب بدون ارادہ کے جو نکل جاتا ہو اسکے روکنے پر مثانہ کو قوی کرتی ہے **اخلاط اُسکے** شحم حنظل غاریقون بصل الفار بریان اشق سقمونیا خربق سیاہ ہیو فاریقون افربیون مکد سولہ درہم یعنے چار تولہ آٹھ ماشہ بسفائج مقل اور رق افتیمون سنڈی فراسیون سلیخہ مکد سات درہم یعنے دو تولہ چار سرخ مرکی سکبینج زراوند طویل تینون فلفل دار چینی جاؤشیر جندبیدستر فطراسالیون مکد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اور بعض آدمی اس مین چار درہم زعفران بھی ملاتے ہین یعنے ایک تولہ دو ماشہ سب دواؤن کو کوٹ پیس چھان کر اور بھگونے والی دواؤن کو شراب مثلث مین بھگو کر شہد کف گرفتہ سے معجون درست کریں اور بعد چھ مہینے کے بروقت حاجت استعمال کریں۔

ایارج جالینوس بہ نسخہ حکیم فولس سنڈی فلفل سپید دار فلفل غاریقون اسطوخودوس خربق سیاہ سقمونیا سنبل الطیب افتیمون بصل الفار بریان مکد چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ مرکی زعفران اشق ہیوفاریقون مکد آٹھ مثقال یعنے تین تولہ شہد بقدر کفایت۔

ایارج جالینوس بہ نسخہ ابن سرافیون شحم حنظل چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سنڈی بصل الفار بریان غاریقون سقمونیا خربق سیاہ اسطوخودوس اشق ہیوفاریقون مکد تین درہم اور ایک دانق یعنے سوا گیارہ ماشہ افتیمون جعدہ مقل کرد فراسیون

صبر سلیخہ بسفائج ہر ایک ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ تینوں فلفل مرکی دارچینی زعفران جاوشیر سکبینج جند بیدستر فطر اسالیون زراوند مدحرج جنطیانا افربیون ہر ایک نصف وثلث ایک درہم کا یعنے تین ماشہ تخمیناً شہد بقدر کفایت بنانے کی ترکیب اور کھلانے کی اور منافع اور مقدار شربت سب مثل ایارج لوغاذیا کے ہین۔

ایارج بقراط رطوبت معدہ کو فائدہ کرتی ہے اور بخار فاسد سے جو درد سر مین پیدا ہوں کو اور خوف دلانے والی چیزون کے غم سے نجات دیتی ہے **اخلاط اُسکے** جنطیانا سنبل الطیب زراوند مدحرج سلیخہ دارچینی ہر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ فطر اسالیون سنڈی اسطوخودوس جبلی اورکیا یعنے بلیجوش ہر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مرکی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ حب البان اور زعفران ہر ایک ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ صبر سُرخ ساڑھے اٹھارہ درہم یعنے پانچ تولہ پونے پانچ ماشہ شحم حنظل چھ درہم یعنے پونے دو تولہ شہد ملا کر معجون درست کرین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کی مقدار شربت ہے۔

ایارج بقراط کا دوسرا نسخہ جنون اور وسواس اور اُس گونی کو جو سر مین ہو اور درد سر شدید اور تشنج کو فائدہ کرتا ہے اور دونوں ہاتھون کے پھٹ جانے کو اور وجع مفاصل اور اختلاط عقل اور فساد ذہن اور انتشار طبیعت یا نگاہ اور ابتدائے نزول الماء چشم کو اور جذام اور برص اور فالج اور لقوہ اور داد کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** قثاء الحمار اور تینوں فلفل اور سنڈی ہر ایک پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ زعفران مرکی سقمونیا ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ اشق ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی کی ہے گرم پانی کے ساتھ۔

ایارج اندروماخس طبیب درد معدہ اور شکم کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** دارچینی سلیخہ سیاہ عود بلسان شگوفہ اذخر ہرفلیس یعنے جنگلی کاسنی ہر ایک ساڑھے تین اوقیہ یعنے نو تولہ دس ماشہ ایک رتی سب دواؤن کو کوٹ کر نئے برتن مین مٹی کے ڈالین اور آب باران چھ ارتی یعنے تین سیر چھوڑین اور اتنا جوش دین کہ آدھا پانی جلجائے بعد اُسکے صبر سرخ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ لیکر اس پر آب باران بقدر کفایت ڈال کر صبح سے دوپہر تک پیسین اور دھوتے جائین اور پانی بدلتے جائین تا اُسکی صاف ہوجائے پھر اسپر وہی پانی جسمین دواؤن کو پکایا ہے ڈالکر دھوپ مین اسقدر پیسین کہ خشک ہوجائے بعد اُس کے اُس پر زعفران اور مرادر کیا یعنے فیلجوش ہر ایک تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ اور ایک پرانی کتاب کے نسخہ مین ہے کہ ہر ایک دقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ چھ رتی ڈال کر خوب پیسین اور کسی شیشہ کے برتن مین یا مٹی کے روغن دار برتن مین رکھدین اور استعمال کرین۔ یہ ایارج تشنج اور صدمہ کو نشگی کو اور چوٹ لگنے کو اور ہڈی وغیرہ کے ٹوٹ جانے کو فائدہ کرتی ہے پہلو کے درد کو اور معدہ کے درد کو اور نفخ کو اور نفث الدم اور درد تہیگاہ کو مفید ہے مقدار شربت کی وزن کامل ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ نیمگرم پانی کے ہمراہ اور ہر ایک دمی کے واسطے بقدر اُس کی قوت کے دینی چاہیے اور ورام سخت سوداوی مین ہمراہ سکنجبین کے دیجاتی ہے اور آنکھ کے ورم مین پودینہ کا پانی نچوڑ کر خواہ ہری مکو کے پانی مین پیسکر لگائی جاتی ہے ورم مقعد مین روغن گل اور شراب جید مین پیسکر لگاتے ہین ناخونون مین جو قروح پیدا ہوتے ہین اُن پر سرکہ شراب مین گھول کر لگاتے ہین اور منھ کے جلجانے کے واسطے اسکا غرغرہ کیا جاتا ہے۔

ایارج اندروخوس احتباس حیض اور جذام اور فرزع یعنے ترسناکی کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** اسطوخودوس ہر ایک دو غاریقون خربق سیاہ فلفل سپید مازریون سقمونیا اسقیل بریان ہر ایک اٹھارہ درہم یعنے سوا پانچ تولہ زعفران افربیون اشق ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ مرکی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ داخل قثاء الحیہ یعنے اندرونی سب چیزین اس پھل کی سوائے پوست کے تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ شہد پانچ رطل یعنے آدھ پاؤ دو سیر تخمیناً مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ ہمراہ شہد اور پانی اور نمک کے۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایارج فیقرا غوراس مالیخولیا کو فائدہ کرتی ہے اور حجاب ہائے دماغی کا تنقیہ کر دیتی ہے جن کیموسات پر رطوبت غالب ہو کر انمیں غلاظت اور لزوجت پیدا کر دے انکو دماغ سے اُتار لاتی ہے۔

اخلاط اُسکے فراسیون اسطوخودوس خربق سیاہ لنگر وند استنڈی فطراسالیون قولیون اور وہ جعدہ بزر اونند مدحرج جنطیانا اور کتیا یعنے نیلوش کیترا ساذج ہندی اسارون حماما قسط دار چینی جیبتھ اور مومقل حب بلسان جنگلی لسن تخم ہیو فاریقون شگوفہ اذخر سنبل الطیب مکہ دو درہم یعنے سات ماشہ افتیمون غاریقون سکبینج شحم حنظل مکہ تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صبر سقوطری چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ دواؤن کو کوٹین اور شہد ملاکر درست کرین اور چھ مہینے تک مزاج پکڑنے دین مقدار شربت تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ یا تہائی اوقیہ کی جو مترجم کی راے مین درست ہے یعنے گیارہ ماشہ دورتی آب گرم کے ہمراہ۔

ایارج بوسطوس بصارت کو نفع کرتی ہے اور تقویت دیتی ہے اور سر کے کسی مقام پر جو ہمیشہ درد رہتا ہو اسمین سکون پیدا کرتی ہے معدہ اور جگر اور طحال کو مفید ہے اور جتنے درد مادہ سوداوی اور بلغمی سے بدن مین ہون انکو اور دوار یعنے گھومنی کو اور اس درد کو فائدہ مند ہے جسکا نام اکلیل رکھا گیا **اخلاط اُسکے** سنڈی بارہ اوقیہ یعنے تینتیس تولہ نو ماشہ غاریقون سولہ اوقیہ یعنے پینتالیس تولہ دوسرے نسخہ مین غاریقون سو اوقیہ یعنے ساڑھے تین سیر تخمیناً شحم حنظل تین اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ اسطوخودوس فلفل سیاہ فلفل سپید مکہ بارہ اوقیہ یعنے پونے چونتیس تولہ۔ مو تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ چار ماشہ ایک سرخ زعفران اٹھارہ اوقیہ یعنے ڈھائی پاؤ تخمیناً خربق سیاہ سقمونیا صبر سقوطری مکہ سولہ اوقیہ یعنے چونتیس تولہ اشق اٹھارہ اوقیہ یعنے ساڑھے بائیس تولہ فربیون اٹھارہ اوقیہ یعنے ڈھائی پاؤ تخمیناً اسقیل مشوی بارہ اوقیہ یعنے پونے چونتیس تولہ شہد ملاکر معجون تیار کرین مقدار شربت چار درہم کی یعنے ایک تولہ دو ماشہ ہے بعد چھ مہینے کے اور دوسرے نسخہ مین سنبل اور سلیخہ مکہ بارہ اوقیہ کی زیادتی ہے یعنے پونے چونتیس تولہ اور خیسانده افتیمون کے ہمراہ استعمال کیجاتی ہے بعد پرہیز کرانے کے۔

ایارج طمعولا نطاکی تشنج اور درد سر کو فائدہ کرتی ہے اور پرانا درد جو سر کے کسی مقام پر ہو اور جو خوف بسبب غلبۂ اخلاط سوداکے پیدا ہوتا ہے اُس کو اور جوڑبند مین بدن کے جو پھریری پڑتی ہو اسکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** شحم حنظل بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ سنڈی فطراسالیون غاریقون اسطوخودوس مکہ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ زراوند طویل فطراسالیون فلفل سپید سکبینج جاوشیر مکہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مرکی سنبل الطیب جعدہ زعفران دارچینی مکہ تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ جو دوائین گیلی ہون اُن کو شہد مین گھول کر دھیمی آنچ مین خفیف سا جوش دین اور خشک دواؤن کو کوٹ چھان کر گیلی دواؤن کے قوام پر چھوڑین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین۔

نسخہ ایارج جو بصارت مین زیادتی پیدا کرتا ہے اور درد سر اور ضربان جو سر مین ہو اور معدہ اور جگر کی بیماریون کو نفع کرتی ہے **اخلاط اُسکے** شحم حنظل دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سنڈی سلیخہ تینون فلفل مکہ دو درہم یعنے سات ماشہ صبر مرکی لبان نر زعفران مکہ ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سقمونیا بوزن چھ درہم یعنے پونے دو تولہ عصارہ افسنتین دو درہم یعنے سات ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ آب گرم کے ہمراہ۔

ایارج ہمارا تجویز کیا ہوا اور مجرب بھی ہے خربق ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ شحم حنظل ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ صبر پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ نمک ہندی ایک درہم اور ثلث ایک درہم کا یعنے چار ماشہ پانچ رتی غاریقون ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ حجر ارمنی نصف مثقال یعنے پونے دو ماشہ گل سرخ ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ فلفل سپید ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ زنجبیل دو مثقال یعنے نو ماشہ وج ترکی حماما اسارون حب بلسان حاشا صعتر تخم کرفس دو قو تخم گندنا مکہ تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ گاؤزبان دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تخم شاہسفرم یعنے تلسی کے بیج تخم فرنجمشک تخم بادرنجبویہ

تخم اترج پودینہ خشک کمدر دو درہم یعنے سات ماشہ افتیمون ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ دو چند شہد ملا کر چھ مہینے رکھ چھوڑین بعد اسکے استعمال کرین۔

تیسرا مقالہ جوارشات مسہلہ اور غیر مسہلہ کے بیان مین

ہمارا ارادہ ہے کہ اس جملہ مین اُن جوارشون کا ذکر کرین جو مشہور ہین اور اُن کا اثر مشابہ اثر عام یا کلّی کے ہے لیکن وہ جوارشات جنکے منافع جزئی ہین اُن کے ذکر کرنے کا مناسب مقام جملہ ثانیہ اس کتاب کا ہے۔

جوارش کمونی احشاء اندرونی کے درد کو جنکا تولد برودت سے ہوا ور رشاشح کو فائدہ کرتی ہے اور معدہ کو قوی کرتی ہے اور طعام کو ہضم کرتی ہے اور شہوت کلبی کو اور کھٹی ڈکار کو دور کرتی ہے مقدار شربت بقدر ایک چھوٹے دانہ مازو کے آب گرم کے ہمراہ ایضاً جو تین مادہ سرد سوداوی اور بلغمی سے ہون انکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** یہ ہون یعنے زیرہ کرمانی سرکہ شراب مین آٹھ پہر بھگو کر اور سکھلا کر بریان کیا ہوا برگ سداب سایہ مین خشک کیا ہوا فلفل اور زنجبیل نمک ہر ایک پانچ استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ بورہ ارمنی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ ان دواؤن کو جمع کرکے پیسنے اور چھاننے کے بعد شہد کف گرفتہ ملا کر معجون تیار کرین اور کسی برتن مین اٹھا رکھین اور استعمال کرین۔

معجون کمونی بہ نسخہ جالینوس ریاح بارده اور تخمہ کو فائدہ کرتی ہے محلل ریاح ہے اور جس شخص کو کھانا نا ہضم ہوتا ہو اُسکو نفع کرتی ہے **اخلاط اسکے** یہ ہین نصف جز زیرہ کرمانی سرکہ مین بھیگا اور بھونا ہوا فلفل سپید دار فلفل فلفل سیاہ نمک ایک جزیہ معجون برطبق دو نسخون کے بنائی جاتی ہے کبھی تمام اجزا کو مساوی الوزن لیتے ہین یعنے زیرہ دار فلفل اور سداب اور بورق کو اور اس طریق پر بنی ہوئی معجون قبض بہت کرتی ہے اور بعض سب دواؤن کو برابر لیتے ہین اور بورق کو نصف وزن ملاتے ہین اور زیرہ مین قسم کرمانی کو اختیار کرتے ہین کہ اسکو سرکہ تند مین بھگو کر توشہ دیتے ہین اور مرچ سیاہ کی جگہ مرچ سفید داخل کرتے ہین یہ اسواسطے کہ سپید مرچ

مقوی معدہ زیادہ ہے بہ نسبت دار فلفل اور فلفل سیاہ کے اور سپید مرچ وہ ہے کہ جسکے دانے چھوٹے ہوتے ہین اور نہ مثل مرچ سیاہ کے اسکے ظاہری سطح پر جھرّیان پڑے ہوتے اور نہ چھلکا اسکا موٹا ہو بلکہ وہ مرچ سپید ہے جسکو لوگ نگین اور دکنی کہتے ہین اور اس قسم مین جو مختار ہے وہ وہی ہے جسکے دانے بڑے ہون اور بوسے ہوئے ہون اور بورق جس سے یہ دوا بنائی جاتی ہے اگر اُس شخص کے واسطے بنائی جائے جسکی طبیعت بند ہو بس وہ بورق ڈالنی چاہیے جسکو لوگ نطرون ہرزو کہتے ہین کہ وہ سرخ رنگ ہوتی ہے اور اگر اُسکے لیے یہ دوا بنائی جائے جسکی طبیعت نرم ہو اور اعتدال سے زیادہ مجیب ہو سپید بورق ڈالنا چاہیے اور مقدار بورق کی جو ڈالی جائے مساوی نصف مقدار ہر ایک ادویہ کے چاہیے جس کا ذکر کیا ہے برگ سداب کو بھی کسیقدر خشک ہونا چاہیے اسلیے کہ اگر بہت خشک ہو جائے گی اسمین حرارت بڑھ جائے گی اور تلخی آجائیگی اور سخونت پیدا کرنے کی قوت اسمین مقدار سے زیادہ ہوگی اور اگر زیادہ خشک نہ ہوئی تو کسیقدر رطوبت فضلیہ اس مین باقی رہے گی کہ بجہت اسی رطوبت کے پورے درجہ ہضم کو یعنے ہضم کرانے طعام وغیرہ کو نہین پہونچتی ہے اور یہی سبب ہے کہ بالکل اسکے نفخ پیدا کرنا زائل نہین ہوتا یہ چارون قسم دواؤن کو کبھی شہد کف گرفتہ سے ملا دیجاتی ہین اور کبھی کسی چیز سے ملائی نہین جاتی ہین بلکہ علٰحدہ بدون آمیزش عسل کے بحفاظت رکھی جاتی ہین اُسوقت مناسب بحال اسکے یہ ہوتا ہے کہ نفخ کو بالکل دور کرتی ہین۔

یہ بھی سزاوار ہے کہ شہد بہت عمدہ ہو اور الاجائے اگر غرض استعمال سے یہ ہو کہ تحلیل ریاح بخوبی کرے اور بقوت استفراغ اخلاط کا بھی اس سے مطلب ہو۔ اور یہ بھی جاننا واجب ہے کہ اگر اس دوا سے غرض یہ ہو کہ استفراغ بکثرت کرے پس دوا مذکورہ کو دور رکھنا چاہیے اور یہ ترکیب اسواسطے ضروری ہے کہ مین نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے ان معجون کی دواؤن کو بہت باریک پیس ڈالا نتیجہ سبب اسکے اس فائدہ سے جسکو مین نے ابھی بیان کیا ہے وہ آگاہ نہ تھا پس استعمال کرنے کے بعد اس دوا نے قبض تحشی کی بالکل

نہین کی بلکہ بقوت اور ادرار کیا میرے پاس جب وہ شخص آیا تب مین نہایت
متعجب تھا اور اس دوا کے دفع قبض نکرنے اور ادرار کرنے کے سبب سے
استفسار کرتا تھا اور سبب اُسکے ذہن مین یہ آتا تھا کہ شاید اسکا بدن
خاص بنظر اپنی خصوصیت کے سبب انعکاس اثر اس دوا کا ہوتا ہو
جب ہم نے اس سے بیان کیا کہ یہ اثر بسبب اُس خراب ترکیب کے
ہوا ہے جو اس دوا کے بنانے مین تم نے کی ہے کہ دو دوائون کو
زیادہ جوش دیا ہے پھر دوبارہ جب اُس نے بنایا اور ہماری تعلیم
کے بموجب دوائون کو دور دراز کوٹا اور استعمال کیا اُسوقت عمل
اس دوا کا دفع قبض یا اسہال مین پورا ہوا لائق بحال دواساز کے
یہی ہے کہ اس طریقہ کو جو ہم نے بیان کیا ہے تمام ادویہ مسہلہ اور
دافع قبض کے بنانے مین یاد رکھے۔

جوارش جو حکیم دیسقوریطس کی ہے برودت شدید معدہ کو
مفید ہے اور کھٹی ڈکار آنے کو اور شہوت کلبی اور اُس ہچکی کو جو
بسبب تلے کیموسات غلیظہ دبغیہ کے آتی ہو اور ان پتون کو
جو پرانی ہو گئی ہون اور بسبب برودت و بدہضمی کے عارض ہون
اخلاط اُسکے زیرہ سرکہ مین بھگو کر خشک کیا ہوا پانچ استار
یعنے پچیس تولہ پونے چار ماشہ فلفل زنجبیل سداب خشک برگ ہر ایک
بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ دوائون کو کوٹ کر شہد
کف گرفتہ ملا کر استعمال کرین۔

جوارش نوتنبج شہری بر طبق نسخہ جالینوس کے نوتنبج شہری
نوتنبج صحرائی فطراسالیون ہر ایک بارہ درخمی یعنے ساڑھے تین تولہ فلفل
اڑتالیس درخمی یعنے چودہ تولہ زنجبیل چھ درخمی یعنے پونے دو تولہ
تخم کرفس حاشا گھنڈیان ہر ایک چار درخمی یعنے ایک تولہ دو ماشہ
کاشم سولہ درخمی یعنے چار تولہ آٹھ ماشہ فلفل اڑتالیس درخمی یعنے
۱۴ تولہ سیسالیوس پانچ درخمی یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ
دوائون کو کوٹ کر شہد کف گرفتہ ملائین۔

جوارش آس اگر طبیعت زیادہ نرم ہو اور بلغم اور رطوبت کا
اخراج ہوتا ہو یعنے بلغمی دست آتے ہون اور بدہضمی جو بسبب معدہ کے
ہو اسکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** حب الآس عمدہ خشک شدہ
کمون جو برابر آدھ سیر کے تخمیناً ہے ہلیلہ سیاہ بہیڑہ آملہ تالیسپتر ہر ایک
بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ فلفل زنجبیل ہر ایک دس درہم یعنے
دو تولہ گیارہ ماشہ مصطگی قردمانا کرویا زیرہ انیسون سنبل الطیب تج
الائچی کلان قسط ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ جوز بوا تخم کرفس
اجوائن ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ ساذج ہندی
حماما ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ دوائون کو کوٹ کر شہد
کف گرفتہ سے ملائین اور استعمال کرین مقدار شربت ایک درہم کی
ہے یعنے ساڑھے تین ماشہ۔

جوارش مثل معجون خوزی کے اور یہ نہایت عمدہ جوارش
ہے **اخلاط اُسکے** حب الآس ڈیڑھ کیلجہ یعنے ڈیڑھ چھٹانک کم ڈیڑھ
سیر سنبل الطیب تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ جوز بوا مع پوست کے
نصف رطل یعنے سترہ تولہ تخمیناً قرنفل الائچی کلان انیسون بریان
تخم کرفس بریان اشنہ ہر ایک دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ
جاوتری ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ سوا دو ماشہ پانچ مرغ ہلیلہ کابلی
بہیڑہ آملہ ہر ایک تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ ہلیلے سب دوائون کو
شراب ریحانی مین جوش دین بعد اُسکے خشک کرین پھر دوبارہ ابھی
کے پانی مین جوش دین اور رطوبت پونچھ ڈالین اور خشک کرنے کے
واسطے گرم توے پر رکھین جب خوب سوکھ جائے تو کوٹ کر بیختہ
یعنے شہد بہی مین لت کرین مقدار شربت اسکی تین مثقال یا
تین درہم کی ہے یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ یا ساڑھے دس ماشہ
ہمراہ شربت بہی کے۔

جوارش متوکل جو بلمونہ کی طرف منسوب ہے معدہ کو قوی
کرتی ہے اور بدہضمی کو فائدہ کرتی ہے اور یہ وہی جوارش ہے جسکو
اسرائیل متوکل استعمال کیا کرتا تھا اسلیے کہ یہ دوا سے جید و مجرب ہے
اخلاط اُسکے سنبل الطیب قرنفل دارچینی جوز بوا الائچی کلان
مسک قسم عمدہ ہر ایک ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ فلفل سپید
زنجبیل جند بیدستر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ لبان سپید
قسم نرچار درخمی یعنے ایک تولہ دو ماشہ شکر طبرزد ہموزن
ادویہ سب دوائون کو شکر ملا کر شہد کف گرفتہ سے معجون

بناٸین مقدار شربت تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ کی ہے۔

کمونی کا دوسرا نسخہ جو درد پیٹ مین سردی کی جہت سے ہیجان مین آتے ہون انکو فائدہ کرتی ہے اور جو قیا زہ بخار کو اور شہوت کلبی اور تپ ہاے بلغمی اور سوداوی کو مفید ہے اور جو زیادتی بلغم کی شائع ہو جاتی ہے اُسکو اور شدت برودت معدہ کو اور کھٹی ڈکار کو اور خوک جو زیادہ فضول بلغمیہ سے آتا ہو اُسکو فائدہ کرتی ہے مقدار شربت برابر دو ہے خرد ہمراہ آب گرم کے **اخلاط اُسکے** زیرہ کو لیکر ایک شبانہ روز سرکہ مین بھگو کر بھون لین یہ زیرہ اور سداب خشک زنجبیل فلفل ہر ایک دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ اور بورہ ارمنی دس درہم بارہ تولہ گیارہ ماشہ شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرین۔

جوارش کمونی کا اور نسخہ زیرہ کرمانی نیا قسم عمدہ سات اوقیہ یعنے تیئس تولہ سوا آٹھ ماشہ کو سرکہ شراب مین ایک شبانہ روز بھگو وین بعد اسکے نکالین اور کسی کھال یعنے چرسہ پر اسکو رکھین اور اُلٹتے پلٹتے رہین تا اینکہ خشک ہو جاے سب سوکھ جاے نرم آنچ سے اسکو خفیف سا بھونین یہ زیرہ اور فلفل چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ اور زنجبیل چینی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ بورہ ارمنی دو درہم یعنے سات ماشہ شہد ڈالکر معجون بناٸین۔

جوارش فلافلی برودت شکم اور ہضم خام کو مفید ہے اور خصوصاً خام اور درد معدہ اور نادرستی ہضم اور ریاح غلیظ آروغ ترش اور شہوت کلبی کو نفع کرتی ہے **اخلاط اسکے** فلفل سپید فلفل سیاہ دار فلفل ہر ایک تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ اور دوسرے نسخہ مین دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ عود بلسان ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ حماما اور سنبل ہر ایک سے چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تخم کرفس سیاہ لیوس سلیخہ راسن ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون بناٸین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ ہمراہ آب گرم کے نہار منہ۔

جوارش فنداد یقون درد ہاے معدہ اور جگر کو جو سردی اور ضعف سے انھین اعضا کے عارض ہو اور جو ریاح غلیظ سے پیدا ہو سب کو نفع کرتی ہے **اخلاط اُسکے** زنجبیل فلفل سنبل الطیب ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ مصطگی اجوائن ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تخم کرفس اور بیرانیا اور بودینہ ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ زیرہ کرمانی تج حب بلسان عاقرقرحا ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ ساذج ہندی ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ان دواؤن کو جمع کرکے پیس چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون بناٸین اور کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور بوقت حاجت استعمال کرین۔

جوارش خوزی روانی شکم اور نادرستی ہضم اور ضعف معدہ کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** قسط اور خرفہ سنبل الطیب حب بلسان اور تج ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ جوز بوا بسفائج دانہ الایچی کلان قرنفل افیون اکلیل الملک شیطرج ہندی ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ [illegible] تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ برنج تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ نارغیث یعنے نارمشک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زرنباد دارچینی اور اشنہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ سعد کوفی زنجبیل دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ جوز اُمتہ فلفل دار فلفل ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ ہلیلہ سیاہ ختہ برآوردہ دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ بہیڑہ گٹھلی نکالا ہوا دس دانہ حب الآس خشک نصف قفیز یعنے چار کمیال جید نیشاپوری کے ہون ان سب دواؤن کو کوٹ پیس کر چھان لین اور شیرہ مویز منقیٰ کے ذریعہ سے معجون درست کرین اور کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور دو مہینے کے بعد استعمال کرین۔

جوارش خوزی کا دوسرا نسخہ ضعف جگر اور ضعف معدہ اور دونون کی برودت اور روانی شکم اور نادرستی ہضم کو فائدہ کرتی ہے اور جن لوگون کی نسبت خوف زردآب پیدا ہونے کا ہو اُن کو فائدہ کرتی ہے

اور مرض طحال کے واسطے بھی اچھی دوا ہے بول کا ادرار کرتی ہی
اخلاط اسکے قسط اور قرفہ اور سنبل حب بلسان سلیخہ کمد
دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ جوزبوا پانچ دانہ الائچی کلان
قرنفل انیسون اکلیل الملک شیطرج ہندی نارمشک کمد چار درہم
یعنے ایک تولہ دو ماشہ لباسہ تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ
برنج کابلی آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ ریوند چینی زراوند طویل
اشنہ کمد دو درہم یعنے سات ماشہ سعد کوفی دس استار یعنے سولہ تولہ
ساڑھے دس ماشہ چرائتہ فلفل دار فلفل کمد پانچ درہم یعنے ایک
تولہ ساڑھے پانچ ماشہ بلیلہ سیاہ بلیلہ کابلی کمد دو استار یعنے تین تولہ
ساڑھے چار ماشہ بیٹرہ دس دانہ حب الآس ہموزن سب دواؤں کے
بہت باریک مثل سرمہ کے دواؤں کو پیسین اور شیرۂ قند طبرزدی
سے معجون درست کرین مقدار شربت برابر چھوٹے مازو کے آب سرد
کے ہمراہ ایک اور نسخہ مین زنجبیل دس استار یعنے سولہ تولہ
ساڑھے دس ماشہ زیادہ ہے۔

جوارش خسروی جو بنام جوارش عنبر مشہور ہے

اس جوارش کا بادشاہان عجم استعمال کرتے تھے سرد بیماریونکو فائدہ
کرتی ہے خصوصاً دونوں گردون مین جو سرد بیماریان پیدا ہون اور
باد کو بڑھاتی ہے فالج اور لقوہ اور رعشہ اور خفقان کو فائدہ کرتی ہے
اور حافظہ اور ذہن کو بڑھاتی ہے معدہ کی رطوبت کو جذب کر لیتی ہے
ہضم مین خوبی پیدا کرتی ہے شائخ یعنے بڈھون کو بھی بہت موافق
مزاج ہوتی ہے اخلاط اسکے الائچی کلان الائچی خورد جاوتری
کمد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زنجبیل دار فلفل کمد دو استار
یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ دار چینی چار درہم یعنے ایک تولہ
دو ماشہ اشنہ دو درہم یعنے سات ماشہ قرفہ ایک درہم یعنے ساڑھے
تین ماشہ قرنفل زعفران کمد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ
جوزبوا پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ اور بعض
نسخون مین جوزبوا پانچ دانہ سنبل الطیب مصطگی عنبر کمد دو درہم
یعنے سات ماشہ مشک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ
بزرالبنج افیون کمد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ
روغن بلسان چھ درہم یعنے پونے دو تولہ ان سب دواؤں کو
یکجا کرکے پیسین اور چھان لین اور افیون کو بقدر اسکرجہ
یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ شراب جید مین بھگو دین
اور شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرین اور بعد چھ
مہینے کے استعمال کرین اور عنبر کو اسقدر روغن بلسان مین
پگھلائین اور روغن بلسان سے اسکی امداد کرین جسمین سب
دوائین لت کری جا سکین۔

جوارش شہریاران

برودت جگر اور معدہ کو فائدہ
کرتی ہے اور زرد آب کو اور مرہ سودا کو اور اسہال شکم کرتی ہی
اخلاط اسکے شیطرج ہندی زنجبیل فلفل دار فلفل قرفہ
الائچی خرد قرنفل نارمیت یعنے نارمشک ساذج ہندی نشاستہ
آرد گندم مصطگی الائچی دار چینی سنبل الطیب سلیخہ تخم کرفس
اجوائن تخم رازیانہ انیسون کمد چھ درہم یعنے پونے دو تولہ افتیمون
افریطی تربد کمد بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ سقمونیا دس درہم
یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شکر طبرزد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ
ان سب دواؤن کو یکجا کرکے پیس چھان لین اور شہد کف گرفتہ
سے معجون بنائین اور بر وقت حاجت استعمال کرین۔

جوارش تمری

یہ جوارش خاص قولنج کو رفع کرتی ہے
کہ اس کو دور کردیتی ہے اور خام کو اور برودت شکم اور دشواری
بول کو نفع کرتی ہے اخلاط اسکے بورۂ ارمنی زیرہ کرمانی
نطرا سالیون زنجبیل فلفل سپید کمد ڈھائی درہم یعنے سوا آٹھ ماشہ
سقمونیا پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تمر ہیرون
خستہ برآوردہ بادام شیرین مقشر جسکے دونوں چھلکے سخت اور
نازک اتار ڈالے گئے ہون برگ سداب کمد دس درہم یعنے
دو تولہ گیارہ ماشہ سب دواؤن کو کوٹ چھان کر اور تمر کو
سرکہ شراب مین ایک شبانہ روز بھگو کر نرم نرم کوٹین اور باقی
دواؤن سے ملا دین پھر سب کو شہد کف گرفتہ کے ذریعہ سے معجون
بنالین اور بر وقت حاجت کے استعمال کرین چار مثقال یعنے
ڈیڑھ تولہ اسکا وزن شربت ہے۔

جوارش تمری کا دوسرا نسخہ تمر ہیرون خستہ برآوردہ سو دانہ لیکر ایک شبانہ روز سرکہ مین بھگو دین اور ملکر نچوڑلین اور صاف کرلین پھر سداب خشک وزنجبیل کمد تیرہ درہم یعنے تین تولہ ساڑھے نو ماشہ فلفل سپید تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ بورہ ارمنی پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ بادام تلخ مقشر جسکے دونون چھلکے اُتارلیے ہون ڈیڑھ سو دانہ سقمونیا پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ تربد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ باقی تدبیر بدستور۔

تمری کا اور نسخہ حمیات وغیرہ کو فائدہ کرتا ہے اور گرمی اور جاڑے دونون فصلون مین استعمال کیا جاتا ہے اسہال بنرمی بلا مشقت کرتا ہے **اخلاط اُسکے** زنجبیل فلفل سپید کمد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ سقمونیا ڈھائی اوقیہ یعنے سات تولہ تین رتی تمر ہیرون خستہ برآوردہ جو ایک قسم جداگانہ چھوہارے کی ہے یا تمر ہیرفان اور بادام شیرین مقشر اور برگ سداب کمد چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ الگ کوٹین اور تمر کو سرکہ شراب مین بھگو مین اور الگ کوٹین اور بادام بھی علیحدہ کوٹین اور پھر سب کو ملا کر شہد سے معجون درست کرین۔

معجون فیروز نوش ممسک ریاح بواسیر اور خلط خام کو نفع کرتی ہے معدہ کو قوی کرتی ہے اور باہ پر اعانت کرتی ہے اور رنگ کو صاف کرتی ہے گردہ مین گرمی پیدا کرتی ہے رحم کے ریاح کو مفید ہے بواسیر سے جو رطوبت وغیرہ جاری ہو اُسکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** ہلیلہ کابلی ہلیلہ زرد شیطرج ہندی تخم کرنس کمد چھ درہم یعنے پونے دو تولہ بسپایہ آملہ اجوائن تودری سپید تودری سرخ دارفلفل کنجد مقشر کمد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قرفہ سنبل الطیب زنجبیل جوزبوا فلفل موبہ کمد آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ قسط سلیخہ قرنفل بسباسہ خولنجان نارمشک کمد چھ درہم یعنے پونے دو تولہ سعد کوفی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ مشک دو مثقال یعنے نو ماشہ عنبر ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ خبث الحدید عربی یعنے پروردہ کیا ہوا ہموزن سب دواؤن کے روغن زرد

دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے اس خیر گاؤ خام کے ہمراہ جسکا مکھن نکال لیا ہو یا نبیذ مویز کلان جید کے ہمراہ دو ہفتہ تک۔

جوارش کندر کندر ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ فلفل دارفلفل کمد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شکر ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ زنجبیل خولنجان کمد بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ جوزبوا قرنفل خیربوا کمد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مشک عمدہ نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ سب دواؤن کو الگ الگ پیسین اور پارچہ بیز کرکے شہد ملا کر معجون تیار کرین۔

جوارش طالیسفر جو برودت معدہ اور ریاح غلیظ جگر اور معدہ کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** طالیسفر جسکو تالیسپر کہتے ہین پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ زنجبیل بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ فلفل بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ الائچی خرد اور قرفہ کمد چھ درہم یعنے پونے دو تولہ قند سپید پانچ رطل یعنے پونے دو سیر تخمیناً سب دواؤن کو جمع کرکے پیسین چھان کر جوارش تیار کرین اور ایک برتن مین اُٹھا رکھین اور استعمال کرین۔

جوارش اسقف سقمونیا ے انطاکی تربد سپید مجوف کمد پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ فلفل اور الائچی کلان کمد تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ زنجبیل دارچینی آملہ قرنفل بسباسہ جوزبوا کمد ڈھائی مثقال یعنے سوا گیارہ ماشہ اور ایک نسخہ مین سقمونیا اور تربد کمد تین مثقال ہے یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ دواؤن کو کوٹ چھان کر پا ہوا قند چھوڑ کین جسکا وزن ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ ہے اور شہد کے ذریعہ سے جوارش تیار کرین پوری مقدار شربت چار مثقال کی ہے یعنے ڈیڑھ تولہ کی۔

اطریفل خبث اکبر بواسیر کے درد اور استرخاء مثانہ اور

معدہ کو فائدہ کرتی ہے اور باہ کو زیادہ کرتی ہے اور معدہ کو گرم کرتی ہے **اخلاط اسکے** بلیلہ سیاہ ہبیرہ آملہ مختہ برآوردہ شیطرج ہندی تخم کرفس اجوائن صعتر فارسی ہر ایک اوقیہ یعنی دو تولہ پونے دس ماشہ سنبل الطیب حماما الائچی خرد دج ترکی ہر ایک تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ دارچینی چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ فلفل دارفلفل نارمشک یعنی نارمشک نمک ہندی ہر ایک نصف اوقیہ یعنی ایک تولہ چار ماشہ سات رتی رائی ڈیڑھ اوقیہ یعنی چار تولہ دو ماشہ پانچ رتی نوشادر نصف درہم یعنی پونے دو ماشہ خبث الحدید تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ دوائین یکجا کرکے پیس چھان کر شہد کف گرفتہ اور روغن گاؤ بقدر حاجت کے اطریفل بنائین اور اٹھا رکھین اور ہر وقت استعمال کرین۔

اطریفل صغیر استرخاء معدہ اور رطوبت معدہ اور ریاح بواسیر کو فائدہ کرتا ہے اور رنگ خوشنما کرتا ہے **اخلاط اسکے** بلیلہ کابلی ہبیرہ شیرہ آملہ مختہ برآوردہ سب اجزا برابر لیکر کوٹ چھان کر روغن گاؤ مین لت کرین اور شہد کف گرفتہ ملا کر کسی برتن مین اٹھا رکھین اور استعمال کرین۔

جوارش بلادر بڑھاپا درد معدہ اور سردی اور نسیان کو فائدہ کرتی ہو رنگ کو خوشنما کر دیتی ہے اور فکر اور ذہن کو لطیف کر دیتی ہے اور یہ جوارش حکما کی ایجاد کی ہوئی ہے اور کہا گیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایجاد سے ہے **اخلاط اسکے** فلفل دارفلفل ہلیلہ سیاہ بلیلہ آملہ جندبیدستر ہر ایک چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ قسط بلادر یعنی بھلانوان برنج قند سپید حب الغار ہر ایک بارہ درہم یعنی ساڑھے تین تولہ سعد کوفی آٹھ درہم یعنی دو تولہ چار ماشہ بھلانوان کو الگ خوب کوٹین اور باقی دواؤن کو کوٹ چھان کر روغن گاؤ اور شہد ہموزن مین جوش دیکر لیسی ہوئی دوائین آمیزہ الین اور قوام ایسا رکھین کہ بستگی پیدا ہوا اور بعد چھ مہینے کے استعمال کرین مقدار شربت دو درہم یعنی سات ماشہ کی ہے جو شاندہ کرفس کے اور رازیانہ کے ہمراہ اور جب آدمی اسکو استعمال کرے لازم ہے کہ تعب اور رنج اور غم سے اپنے تئین بچائے اور پینے والی چیزون کی

زیادتی نہ کرے اور جماع سے بچے کھانے کیلئے وہ شوربا جس کو اسفید باج کہتے ہین اور وہ بھی لطیف قسم کا استعمال کرین۔

جوارش فنجنوش - یہ معجون ایسی ہے جو استرخاء معدہ اور ریاح بواسیر اور فساد مزاج کو مفید ہے اور رنگ کے خراب ہو جانے کو دور کرتی ہے باہ کو زیادہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** بلیلہ ہلیلہ شیر آملہ مختہ برآوردہ فلفل دارفلفل زنجبیل سعد کوفی شیطرج ہندی سنبل الطیب ہر ایک دس درہم یعنی دو تولہ گیارہ ماشہ تخم شبت یعنی سویا کے بیج تخم گندنا ہر ایک چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ خبث الحدید پسا ہوا اور سرکہ شراب مین بارہ دن بھگویا ہوا اسکے بعد خشک کرکے بریان کیا ہوا سو درہم یعنی انیس تولہ دو ماشہ سب دواؤن کو جمع کرکے کوٹ چھان کر روغن گاؤ و شہد بقدر حاجت ملا کر کسی برتن مین اٹھا رکھین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین مقدار شربت اسکی دو درہم یعنی سات ماشہ کی ہے اور اس جوارش مین بوزن دو درہم یعنی سات ماشہ مشک بھی داخل کیجاتی ہے۔

فنجنوش کا دوسرا نسخہ جس مین مشک داخل کیجاتی ہے

معدہ کو قوی کرتی ہو اور اسمین گرمی پیدا کرتی ہے بواسیر کو نفع کرتی ہو اور باہ کو زیادہ کرتی ہے اور یہ مجرب بھی ہو **اخلاط اسکے** بلیلہ کابلی بلیلہ آملہ فلفل دارفلفل زنجبیل زیرہ تخم سویا تخم کرفس تخم گندنا تخم جرجیر تخم نفت تخم گندرا و افلنجہ یعنی پل برنگ درگل سرخ اوسج اور سعد کوفی دارچینی قرنفل جوزبوا ہر ایک ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ جاوتری الائچی خرد الائچی کلان اور سک اور عود خام اور مشک دو درہم یعنی سات ماشہ حب الرشاد سپید تین اوقیہ یعنی آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ خبث الحدید ہموزن سب دواؤن کے سب کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون بنالین۔

فنجنوش کا اور نسخہ مثل نسخہ سابق کے شیطرج ہندی زرنب تالیسپر چھوٹی الائچی ہلیلہ سیاہ ہبیرہ آملہ بلیلہ زرد تج لونگ حب بلسان حب محلب ہر ایک چھ مثقال یعنی سوا دو تولہ پودینہ افلنجہ نرکچور درونج دارفلفل ہر ایک چار مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ دارچینی قرفہ سنبل الطیب جوزبوا قسط زنجبیل

فلفل سویہ کمد تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ سعد کوفی دس مثقال یعنے پونے چار تولہ سولہ تولہ خبث الحدید یکمن برابر آدھ سیر کے مشک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون بنائیں۔

صفت خبث مطبوخ کی یہ خبث مطبوخ سردی شکم اور درد پشت اور فساد حیض اور بواسیر کو مفید ہے رنگ کو صاف کرتا ہے اور اشتہائے طعام بڑھاتی ہے خلط خام اور برودت شکم کو دور کرتی ہے اور معدہ اور رحم اور مثانہ کو قوی کردیتی ہے **اخلاط اسکے** تخم کرفس تخم رازیانہ انیسون فطراسالیون دوقو تخم گندر تخم گندنا تخم پیاز تخم نفت تخم ترب تخم طاب یعنے رطبہ کے بیج جسکو قست بھی کہتے ہیں اجوائن تخم آملکن حبہ خضرا انجدان سویا کے بیج فلفل تخم کتان زیرہ کشنیز ہمکمد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ زنجبیل درونج بہمن سپید بہمن سرخ تودری سرخ تودری سپید جوزبوا جاوتری دارچینی خولنجان زنجبیل سعد کوفی سنبل الطیب سیسبتر ہمکمد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ بلیلہ بلیلہ آملہ جفت بلوط پوست بیخ کبر دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شیطرج ہندی اشنہ اسارون اظفار الطیب یعنے نکھ چرائتہ لسان العصافیر بزر مشک صعتر فارسی راسن الائچی کلان خیربوا جو قسم چھوٹی الائچی کی ہے صندل خرفہ ہرنون یعنے پھل عود کے درخت کا پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ جوز گندم حرف بابلی کیا یعنے فیلگوش گل سرخ خشک شدہ مرماحوز قنتورکند پودینہ فوتنج ہمکمد سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی خبث البصری جو گرم کرکے نبیذ یا شراب ریحانی میں بکثرت بارہا بجھایا گیا ہو ہموزن سب دواؤن کے ان سب دواؤن کو مازو کی نبیذ میں اسقدر جوش دین کہ گاڑھی ہوجائے بعد اسکے آگ پر سے اتارلین اور ایک وقیہ نہار منھ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ نیم گرم کرکے اسکو کھلائین اور ٹھیک دوپہر کو اسفید باج بھیڑ کے گوشت کے ہمراہ تناول کرین اور خالی نبیذ اسکے اوپر ایک مرتبہ پئین اور یہی طریقہ ایک ہفتہ خواہ دو ہفتہ تک جاری رہے۔

دوسرا نسخہ خبث الحدید کا برودت معدہ اور بواسیر کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** بلیلہ کابلی بلیلہ آملہ بیخ سوسن زنجبیل عود خام جوزبوا سنبل گل سرخ سنبل الطیب اذخر مصطکی ہمکمد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ مشک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ برادہ سوزنہای آہنی جسکو شراب ریحانی میں سات دن بھگویا ہو لیکر پیسین اور لوہے کے توے پر بریان کرین اور سب دواؤن مین اسکو ملائین اور روغن بادام شیرین مین لت کرین اور شہد کف گرفتہ سے معجون بنالین مقدار شربت دو مثقال یعنے نو ماشہ کی ہمراہ شراب ریحانی کے یا ہمراہ طبیہ یعنے بہی کے شربت کے۔

دوسرا نسخہ خبث الحدید کا ضعف معدہ گرم کی اصلاح کرتا ہے **اخلاط اسکے** بلیلہ کابلی بلیلہ آملہ بیخ سوسن گل سرخ اذخر ہمکمد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ خبث الحدید ہموزن سب دواؤن کے سات دن خبث الحدید کو سرکہ مین بھگوئین اور صاف کرین اسکے بعد بریان کرلین اور قند کے شیرہ مین معجون درست کرین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہو شربت سیب کے ہمراہ۔

خبث الحدید کا مطبوخ ضعف معدہ اور حرارت مزاج کی اصلاح کرتا ہے **اخلاط اسکے** خبث الحدید البصری اور بلیلہ زرد بلیلہ سیاہ آملہ گل سرخ گلنار اذخر ہموزن لیکر شراب میں جوش دین اور تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ اس جوشاندے کو پلائین۔

جوارش سفرجل ممسک طبیعت مین جو روانی دستون کی ہو اسکو بند کرتی ہے اور ضعف معدہ اور قے اور نادرستی ہضم غذا کو دور کرتی ہے اور رنگ کو خوشنما کرتی ہے **اخلاط اسکے** بہی کے اندر کے بیج وغیرہ بھی نکال ڈالین اور شہد کف گرفتہ ان دونون کو بوزن دو دو رطل یعنے آدھ پاؤ کم سیر تخمیناً مین فلفل دار فلفل زنجبیل ہمکمد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ الائچی خرد آٹھ درہم یعنے ایک تولہ چار ماشہ الائچی کلان لونگ سنبل الطیب دارچینی زعفران ہمکمد دو دو درہم یعنے سات ماشہ سب دواؤن کو جمع کرکے پیسین اور چھانین اور بہی کو سرکہ شراب مین خوب جوش دین اور بعضے اطبا اسکو شراب مین جوش دیتے ہین اور اصلی جز نسخہ کا یہ ہے اسکے بعد آگ سے اتارلین اور چھانین اور صاف کرین اور بہی کو نکال کر الگ رکھین اور ایک گھنٹہ اسی طرح رہنے دین تاکہ

جو کچھ رطوبت اسمین جوش دیتے وقت آگئی ہے بہ کر نکل جائے پھر اُسکو
نرم نرم کوٹین اور شہد کو جداگانہ نرم آنچ پر پکائین اور پکاتے وقت
کسی چیز سے اُسکو تھوڑا تھوڑا ہلاتے جائین تاکہ قریب بستگی کے پہونچ جائے
اسکے بعد اسی شہد پر بہی کو ڈالین اور ہلائین تا اینکہ بہی شہد مین
بریان ہوجائے اور جو کچھ رطوبت بہی کی ہو سب جاتی رہے بعد
اسکے آگ پر سے اسکو اُتار لین اور پسی ہوئی دوائین اسپر چھڑکین اور
کفچہ سے خوب اُسکو گھوٹین تا اینکہ سب دوائین برابر ملجائین بعد اس کے
اسپر ایک سپید پتھر کا ٹکڑا یا سینی جو سطح برابر ہو روغن گل سے ملا ہوا
یا روغن کنجد اسمین لگایا ہوا اس دوا پر بند کردین تاکہ بخارات
اسکے باہر نکلنے نہ پائین مراد یہ ہے کہ اس برتن اور اُس پتھر کے
ٹکڑے کے لب پر لب بیٹھ جائے اور گگر سے گگر ملجائے اور سانس نکلنے
کی جگہ نرہے جس طرح دیگ کو دم پخت کرتے ہین اور اسی حال سے
دو دن یا تین دن اُسکو چھوڑ دین تا اینکہ خشک اور سخت ہوجائے
بعد اسکے چھری سے اُسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کہ ہر ایک ٹکڑا برابر
چار مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ کے ہو کاٹین اور اترج یعنی چکوترہ کے پتے
مین لپیٹ کر باندھین اور رکھ چھوڑین اور بر وقت حاجت کے
استعمال کرین اور بعض اطبا اسمین دو درہم یعنی سات ماشہ
مشک داخل کرتے ہین ۔

جوارش سفرجل ملین شکم ترنج کو فائدہ کرتی ہے اور فضول
بدنی کو خشک کردیتی ہے **اخلاط اسکے** بہی چھلی ہوئی اور اندر سے
صاف کی ہوئی ایک رطل یعنی پونے چونتیس تولہ شہد کف گرفتہ دو رطل
یعنی آدھ پاؤ کم سیر تخمیناً زنجبیل دار فلفل ہریک چار درہم یعنی ایک تولہ
دو ماشہ دارچینی دو درہم یعنی سات ماشہ الائچی خرد الائچی کلان
زعفران ہریک تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ مصطگی پانچ درہم
یعنی ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سقمونیا دس درہم یعنی دو تولہ
گیارہ ماشہ تربد سپید قسم عمدہ تیس درہم یعنی پونے نو تولہ دوا دُنکو
جمع کرکے پیسین اور چھان لین اور بہی کو شراب مین جوش دین
اور جو تدبیر خشک بہی کی کی جاتی ہے وہی اسکی بھی کرین اور مسلم
بہی کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور استعمال کرین مقدار شربت
چار مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ کی ہے آب گرم کے ہمراہ ۔

دوسرا نسخہ جوارش سفرجلی کا جو دست آور ہے جسکی بو پاکیزہ
ہو اُسکے اوپر خمیر کا لیپ کرکے بریان کرین بعد بھوننے کے مغز اُسکا
چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ فلفل اور زنجبیل دو دانق یعنی
ڈیڑھ ماشہ سقمونیا ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ کوٹ کر شہد
کف گرفتہ سے قوام درست کرین مقدار شربت ایک درہم یعنی
ساڑھے تین ماشہ کی شراب کے ہمراہ ۔

جوارش سفرجلی جو بہی کو نچوڑ کر اسی نچوڑے ہوے پانی سے
بنائی جاتی ہے یہ جوارش اُس شخص کو فائدہ کرتی ہے جسکی اشتہا
کم ہوگئی ہو اور اُس شخص کو جسکا کھانا نہ ہضم ہوتا ہو اور جسکا جگر
ضعیف ہو معدہ کو مضبوط کرتی ہے **اخلاط اُسکے** بہی کے بڑے
بڑے دانہ جو بسبب ناپختگی کے کھٹے مزے کے ہون لیکر اوپر سے
چھلکا اور اندر سے آلائش نکال کر صاف کرین اور بعد صاف کرنے
کے اسکو کوٹ کر نچوڑین اور اُسکا پانی بوزن دو قسط رومی کے
یعنی آدھ پاؤ کم دو سیر تخمیناً لین اور اس مین شہد کف گرفتہ سے
ہموزن ملائین اور سرکہ شراب ڈیڑھ قسط یعنی چھٹانک کم ڈیڑھ سیر
تخمیناً ڈالکر نرم آنچ پر جوش دین اور کف اسکا اُتار اُتار کر پھینکتے جائین
بعد اسکے زنجبیل تین اوقیہ یعنی آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ
فلفل سپید دو اوقیہ یعنی پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کوٹ کر
اُسپر ڈالین اور شہد کف گرفتہ مذکور کے ساتھ ایسا گاڑھا قوام کرین
کہ قریب بستگی کے پہونچ جائے جیسا لعوق ہوتا ہے پس یہ دوا
نافع ہے اسکو جسکا معدہ اور جگر ضعیف ہو پھر مناسب ہے کہ اکثر
اوقات اس دوا کو غذا سے پہلے دو گھنٹہ یا تین گھنٹہ کھائین اور
اگر بعد غذا کے تناول کرین جب بھی مضر نہین ہے پھر اگر یہ دوا
اُس شخص کے واسطے بنائی جائے کہ جسکے معدہ مین حرارت ہو یا
اُسکے معدہ مین مرہ کی موجودگی کے آثار پائے جائین کیسا ہی
مرہ کیون نہو واجب ہے کہ مرچ سیاہ اور زنجبیل کو اُس مین سے
نکال ڈالین اور فقط بہی کا پانی اور شہد اور سرکہ سے جوارش
تیار کرلین اسی مقدار اور پیمانہ پر جسکا ہمنے ذکر کیا ہے اور اگر یہ

جوارش ان لوگون کے واسطے بنائی جاے جن کے معدہ حرارت
اور برودت مین متوسط ہین کہ نہ اُس معدہ مین فضول صفراوی
جمع ہوتے ہین نہ بلغمی اس وقت نصف مقدار فلفل اور زنجبیل کی نسبت
مقدار مذکورہ بالا کے ڈالنی چاہیئے جیسے کہ فلفل ایک اوقیہ یعنے دو تولہ
پونے دس ماشہ اور زنجبیل ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ سرخ
اور اگر یہ جوارش ان لوگون کے واسطے بنائی جاے جن کے معدہ مین
بلغم ہو پھر زنجبیل اور فلفل کے دوچند مقدار ڈالی جای جیسے کہ زنجبیل
پندرہ تولہ ساڑھے چار ماشہ ڈالی جاے گی اور فلفل
چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ۔

جوارش سفرجلی اشتہاے طعام پیدا کرتی ہے اور معدہ کو
قوی کرتی ہے **اخلاط اُسکے** بہی کا نچوڑا ہوا پانی تین رطل یعنی سوا سیر
تخمیناً شہد تین رطل یعنے سوا سیر پُرانا سرکہ سخت تیز ہو دو رطل یعنے
آدھ پاؤ کم سیر تخمیناً کو لون کی آنچ پر جوش دین کف جسقدر اوپر آوے
اسکو نکالتے جائین اسکے بعد زنجبیل پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے
پانچ ماشہ فلفل سیاہ دار فلفل کمد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ
دارچینی دو درہم یعنے سات ماشہ عود خام تین درہم یعنے ساڑھے
دس ماشہ سب کو کوٹ کر شہد ایک درہم اور سرکہ ملا کر اتنا گاڑھا
قوام کرین کہ بستہ ہو جاے مقدار شربت ایک ملعقہ یعنے
ڈیڑھ تولہ غذا سے پہلے اور دو گھنٹہ صبر کرکے پھر غذا
کھانی چاہیئے۔

جوارش ہندی قولنج اور وجع مفاصل و نقرس اور درد پشت
کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** سقمونیا ایک شقال یعنے پونے چار تولہ
خیر بوا جو ایک قسم چھوٹی الائچی کی ہے اور الائچی کلان زنجبیل دارچینی
خرفہ ناردشک قرنفل اور فلفل سیاہ کمد پانچ شقال یعنے
ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ تربد سو شقال یعنے ساڑھے سینتیس تولہ
اور شکر سو شقال یعنے ساڑھے سینتیس تولہ دواؤن کو کوٹ کر
چھانین اور شہد کے ذریعہ سے معجون بنائین۔

جوارش جسکو دواء السنۃ الملوک کہتے ہین یعنے پورے
سال بھر بادشاہون کو کھلائی جاتی تھی لیس اسکے کھانے سے زندگانی
اور عمر کی خوبی پیدا ہوتی تھی اور جو شخص اس جوارش کو ہمیشہ کھاتا رہے
اسکے بدن مین کوئی بیماری ایسی باقی نہ رہے گی کہ جو نہ ہو جاے اور
بال سر اور داڑھی کے جسقدر کھچڑی ہو گئے ہین اس دوا کے کھانے
کے بعد اب زیادہ نہ ہون گے یہ دوا اُن بادشاہون کی ہے جو بنا بر
حکایت اطبا کے اس سے اپنی دوا کرتے تھے ناسور سیاہ اور سپید
اور سرخ اور دانتون کے گرجانے اور زردی جو بدن مین پھیل جاتی
ہے اسکو اور سردی شکم اور مفاصل کے ضربان کو فائدہ کرتی ہے
بصارت مین جلا اور رنگ مین صفائی پیدا کرتی ہے جماع کے بکثرت
کرنے پر قادر کرتی ہے کسی طرح کی اس مین مضرت نہین ہے اور دوا کا
کھانے والا کسی چیز سے پرہیز نہین کرتا **اخلاط اُسکے** بلیلہ سیاہ
بلیلہ آملہ کمد چھتیس شقال یعنے ساڑھے تیرہ تولہ کلونجی چوبیس شقال یعنے
نو تولہ فلفل سیاہ دار فلفل زنجبیل فلفل موبہ کمد بائیس شقال یعنے
سوا آٹھ تولہ ناردشک الائچی کلان سعد کوفی کمد دو شقال یعنے نو ماشہ
کبابہ اور بلادر یعنے بھلانوان کمد چھ شقال یعنے سوا دو تولہ ہر ایک دوا کو
جدا جدا کوٹ کر چھانین تاکہ کچھ پھوک باقی نہ رہے اور اگر پھوک نکل جاے تو
اوزان مین ہر ایک دوا کے وہی نسبت باقی رہے جو اوزان ابھی اوپر
بیان لکھے ہین **مترجم** مین جب اس جوارش کو کسی بیمار کے واسطے
تجویز کرتا ہون تو اسکو یہ کہدیتا ہون کہ دواؤن کے کوٹنے چھاننے
کے بعد وزن مندرجہ نسخہ پورا کر لینا چاہیئے تاکہ کثرت سے جیدگی سے
نجات ملے اور مناسب یہی ہے کہ نسخہ کے ادویہ کے اوزان کو اسی
طرح لحاظ رکھنا چاہیئے **ثمن** بعد پورا کرنے اوزان ادویہ کے سب کو
آپس مین ملا دین اگر مجموعہ سفوف ادویہ سوا نواسی تولہ ہو تو چھ سو
شقال یعنے دو سو پچیس تولہ قند سپید لیکر کسی پتیلے یا دیگ وغیرہ مین
ڈالین مگر اس پتیلے وغیرہ کو مانجکر خوب صاف کر لیا ہو اور ملائم
آنچ سے پکانا شروع کرین اور تھوڑا سا پانی بھی اسی قدر پر
ڈالین کہ پگھل جاے جب پگھل کر اس مین جوش آجاے سفوف
ادویہ مذکورہ قوام مین ڈال کر اس قدر ملائین کہ خوب دوائین
ملجائین مگر ملانے اور گھوٹنے مین بھی نرمی اور آہستگی کا لحاظ رکھین
بعد اُس کے آگ پر سے اُتار لین اور اتنی دیر ٹھہرے رہین کہ

خمیر ہو جائے پھر اس کی گولیاں بنانے شروع کریں ہر ایک گولی کا وزن سوا دو مثقال یعنے سوا گیارہ ماشہ اور گولیاں بناتے وقت اپنے ہاتھ میں روغن زیتون یا روغن گاؤ مل لیا کریں بعد اسکے ایک گولی روزانہ آب سرد کے ہمراہ تناول کریں یہ او واسب ادویہ مرکبہ کی سردار ہے **مترجم** اس دوا میں قند کا وزن ڈھائی گنا اوزان ادویہ سے یعنے بھی سبت سے بجاران فرنج وغیرہ کو اور اکثر مسن معمر آدمیوں کو کھلائے اجزا بھی اسکے کمیاب نہیں ہیں جب کبھی عمدہ اجزا بہم پہونچ گئے ہیں البتہ دس روز کے بعد اس دوا کے فوائد کا ظہور تجربہ میں آیا ہے۔

جوارش سقمونیا مسہل نقرس اور درد پشت اور تمام امراض باردہ کو نفع کرتی ہے **اخلاط اسکے** سقمونیا دار چینی شیطرج ہندی زنجبیل ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ فلفل سیاہ چھ درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تربد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ دار فلفل چھ درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ الائچی کلاں قرنفل تخم کرفس اجوائن ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ نوشادر نمک ہندی ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ قند سپید اور شکر ہر ایک اکیس درہم یعنے چھ تولہ ڈیڑھ ماشہ حلتیت یعنے ہینگ ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ سقمونیا جو ایک قسم کی مرکب دوا ہے جسکو فارسی میں کف آبگینہ کہتے ہیں تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد ملا کر معجون درست کریں مقدار شربت دو درہم یا چار درہم کی یعنے سات ماشہ یا ایک تولہ دو ماشہ ہمراہ نیم گرم پانی کے۔

جوارش سمسم کنجد مقشر زیرہ کرمانی زنجبیل ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ فلفل دار فلفل ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ دار چینی دو درہم یعنے سات ماشہ الائچی کلاں الائچی خرد ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ قند سپید اور راسم قند جو بہت سپید ہو ہر ایک ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ سب دواؤں کو جمع کر کے کسی برتن میں اٹھا رکھیں بعد اس کے کہ پیس کر چھان لیا ہو استعمال کریں۔

جوارش حب الخضرا جسکو بن کہتے ہیں بواسیر اور رطوبت معدہ کو اور نادرستی ہضم اور دردہائی شکم کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** حب الخضرا شیرہ بعلا نوان کا اور کنجد مقشر ہر ایک استار یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ شکر طبرزدی چوبیس استار یعنے ساڑھے چالیس تولہ بلیلہ کابلی بلیلہ آملہ خستہ بر آوردہ زنجبیل دار فلفل برنج ساذج ہندی شیطرج ہندی ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ فلفل مرزنجوش بباسہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ ان سب دواؤں کو جمع کر کے شہد کف گرفتہ اور گھی کے ذریعہ سے معجون بنائیں اور بعد چھ مہینے کے استعمال کریں مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے ہمراہ گائے کے دودھ کی چھاچھ کے اور غذا جب تک اس جوارش کا استعمال کرتا رہے چاول اور دودھ کی کھیر کھایا کرے۔

جوارش انجدان نفخ شکم اور معدہ اور قراقر اور ریح غلیظ کو مفید ہے **اخلاط اس کے** تخم کرفس ہر ایک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ انجدان یعنے بیخ اسکے سیاہ قسم کے چودہ درہم یعنے چار تولہ گیارہ ماشہ مرزنجوش یعنے پودینہ اور فودنج ماشاسیسالیوس ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ کاشم تیرہ درہم یعنے تین تولہ ساڑھے نو ماشہ دواؤں کو جمع کر کے پیس چھان کے شہد کف گرفتہ کے ذریعہ سے معجون بنائیں اور کسی برتن میں اٹھا رکھیں اور بروقت حاجت استعمال کریں۔

جوارش انجدان حسادت یعنے صلابت جگر اور برودت جگر اور زرد آب اور برودت معدہ اور گردہ کو مفید ہے **اخلاط اسکے** انجدان سیاہ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تخم جرجیر تخم گندنا ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ زنجبیل بلیلہ آملہ خستہ بر آوردہ ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی اجوائن تخم کرفس انیسون الائچی خرد زیرہ کرمانی دار چینی ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ قرنفل ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ قند سپید بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ ان سب دواؤں کو جمع کر کے پیس لیں اور شہد کف گرفتہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

ملا کے کسی برتن میں اٹھا رکھیں اور بر وقت حاجت کے استعمال کریں مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے انیسون اور مصطگی اور سنبل الطیب کے ہمراہ۔

جوارش کافور ضعف معدہ اور جگر کو فائدہ کرتی ہے اور ریاح غلیظہ کو اور ہضم پر اعانت کرتی ہے **اخلاط اسکے** کافور زعفران الائچی کلاں الائچی خرد خیر بوا کبابہ کاشم خرفہ قرنفل شنہ سنبل الطیب بسباسہ صندل سفید فلفل اور دار فلفل دارچینی شیطرج اور نار مشک شقاقل خولنجان جوزبوا زنجبیل سعد کوفی فلفل موبہ سب اجزا ہموزن اور شکر ہموزن سب دواؤں کے۔

جوارش کافور کا دوسرا نسخہ بدہضمی اور ضعف معدہ اور بلغم غلیظ کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اسکے** فلفل جوزبوا قرنفل بسباسہ دارچینی خرفہ نارغیث یعنے نارمشک فلفل موبہ اور ناردقیصر قرنفل بستانی کافور زعفران ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ سب دواؤں کو جمع کرکے پیس چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کریں اور کسی برتن میں اٹھا رکھیں اور بر وقت حاجت استعمال کریں۔

جوارش کافور کا نسخہ اول نسخہ سے زیادہ قوی ہے **اخلاط اسکے** زنجبیل فلفل دار فلفل دارچینی قرفہ ساذج ہندی سنبل الطیب شیطرج جوزبوا صندل زرد حب بلسان الائچی کلاں بسباسہ قرنفل نارغیث یعنے نارمشک تالیسپتر سعد کوفی طباشیر عود ہندی ہر ایک نصف اوقیہ ایک تولہ چار ماشہ سات رتی کافور اور مشک ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ شکر طبرزدی ساڑھے دس اوقیہ یعنے انیس تولہ چھ ماشہ تین سرخ شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرکے ایک برتن میں اٹھا رکھیں اور بر وقت حاجت استعمال کریں۔

جوارش عود معدہ کو قوی کرتی ہے اور بدون افراط حرارت معدہ کو گرم کرتی ہے طعام کو ہضم کرتی ہے بلغم کو خشک کر دیتی ہے **اخلاط اسکے** سنبل الطیب سنبل رومی تخم کرفس انیسون مصطگی ہر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ عود ساڑھے تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ قرنفل دو درہم یعنے سات ماشہ بسباسہ ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ قرفہ اور سک دو درہم یعنے سات ماشہ ہلیلہ کابلی جسکو شراب میں بھگو کر بریان کر لیا ہو اور فرنجمشک ہر ایک ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ جوزبوا ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ مرماخوز تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ گل سرخ چرایتہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ میبہ یعنے بہی شراب کے ذریعہ سے معجون تیار کریں مقدار شربت دو شقال یعنے نو ماشہ کی ہے۔

جوارش دارچینی ضعف معدہ اور جگر اور گردہ اور جگر کو فائدہ کرتی ہے اور اخلاط غلیظہ کو پاک کرتی ہے اور بدن سے نکال دیتی ہے ریاح کو ہٹا دیتی ہے **اخلاط اسکے** دارچینی عود اور راسن ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ قرنفل فلفل سیاہ دار فلفل سنبل الطیب اسارون ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ زنجبیل ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ پودینہ آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ خیربوا یعنے الائچی خرد کی ایک قسم قرفہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ کیئہ یعنے فیلجوش انیسون تخم بادیان ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کریں۔

جوارش ہندی قولنج اور برودت معدہ اور وجع مفاصل اور نقرس کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** شیطرج ہندی ساذج ہندی ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ جوزبوا جوائن ہر ایک دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ فلفل دار فلفل ہر ایک پانچ استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ زنجبیل پانچ استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ ہلیلہ سیاہ تیس استار یعنے پچاس تولہ آٹھ ماشہ نارمشک دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ قرنفل پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ بسباسہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قند دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ سب دواؤں کو پیس چھان کر سفوف بنا لیں اور بر وقت حاجت دو درہم یعنے سات ماشہ سفوف نبیذ کہنہ کے ہمراہ تناول کریں۔

جوارش زنجبیل ضعف معدہ اور امعا کو فائدہ کرتی ہے اور طعام کو ہضم کرتی ہے ریاح کو ہٹا دیتی ہے ہیضہ کو فائدہ کرتی ہے دستوں کو بند کر دیتی ہے **اخلاط اسکے**

زنجبیل بیس درہم یعنی پانچ تولہ دس ماشہ صمغ عربی خیربوا کمد دس درہم یعنی دو تولہ گیارہ ماشہ قرنفل دارچینی کمد پانچ درہم یعنی ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ جوزبوا ایک جوزہ یعنی ایک دانہ زعفران ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ نشاستہ بیالیس درہم یعنی سوا بارہ تولہ شکر طبرزدی ایک رطل یعنی پونے چونتیس تولہ۔

جوارش مشک ضعف معدہ اور نفخ معدہ اور ریاح بواسیر اور فم معدہ کے پھڑکنے اور دھڑکنے کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** مشک نصف مثقال یعنی سوا دو ماشہ خیربوا الائچی کلاں قرنفل زنجبیل دارفلفل کمد دس درہم یعنی دو تولہ گیارہ ماشہ دارچینی تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ عود ہندی ایک اوقیہ یعنی دو تولہ پونے دس ماشہ زعفران دو درہم یعنی سات ماشہ شکر ہموزن کل دواؤں کے سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد سے جوارش تیار کرلیں اور استعمال کریں۔

جوارش اترج ریاح کو ہٹادیتی ہے اور طعام کو ہضم کرتی ہے نکہت کو پاکیزہ اور خوشبو کرتی ہے **اخلاط اُسکے** پوست اترج زرد خشک شدہ تیس درہم یعنی پونے نو تولہ قرنفل جوزبوا دارفلفل فلفل خیربوا یعنی الائچی خرد دارچینی خولنجان زنجبیل ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ مشک ڈیڑھ دانق یعنی ایک ماشہ ایک رتی شہد ملاکر تیار کریں اور بر وقت حاجت استعمال کریں۔

جوارش قیصر قولنج اور سردی شکم اور خام کو نفع کرتی ہے فضل بلغمی بالزوجت کو نکال دیتی ہے نقرس کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** دارفلفل زنجبیل بلیلہ زرد سقمونیا تربد کمد بارہ درہم یعنی ساڑھے تین تولہ تخم کرفس اجوائن عاقرقرحا ملح طبرزدی کمد چھ درہم یعنی پونے دو تولہ شکر سولہ درہم یعنی چار تولہ آٹھ ماشہ شہد ملاکر جوارش بنائیں اور استعمال کریں۔

جوارش سقنقور باہ کو زیادہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** تخم بلیون تخم پیاز تخم لفت تخم سطاب یعنی رطبہ کی بیج تخم گندنا تخم گذر تخم جرجیر تخم انگلن تخم شاہسفرم یعنی تلسی کے بیج حبۃ الخضرا یعنی بُن لسان العصافیر کنجد مقشر تخم ترب یعنی مولی کے بیج تودری سپید تودری سرخ صنوبر حب الرشاد کمد تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ زنجبیل شقاقل خولنجان دارفلفل کمد پانچ درہم یعنی ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ دارچینی جوزبوا دونوں بہمن کمد دو درہم یعنی سات ماشہ ناف سقنقور جسکو نابجا کہتے ہیں پانچ درہم یعنی ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ اسقیل مشوی یعنی بھنے ہوئے تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ قند ہموزن سب دواؤں کے دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے جوارش تیار کریں مقدار شربت دو درہم یعنی سات ماشہ کی ہے ہمراہ شراب مثلث یا شیرتازہ دوشیدہ ماءالعسل کے ہمراہ مفید ہے۔

جوارش دوسری خفقان کو فائدہ کرتی ہے معدہ کو قوی کرتی ہے طعام کو ہضم کرتی ہے روانی شکم پیدا کرتی ہے **اخلاط اُسکے** بلیلہ کابلی پندرہ درہم یعنی چار تولہ ساڑھے چار ماشہ تالیسپتر پانچ درہم یعنی ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ زرنباد درونج اذخر کمد تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ تربد بیس درہم یعنی پانچ تولہ دس ماشہ سقمونیا تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ قند بیس درہم یعنی پانچ تولہ دس ماشہ شہد کے ذریعہ سے جوارش تیار کریں مقدار شربت تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ کی ہے۔

جوارش کا نسخہ ہمارے تجربے کا اور ہمارا تجویز کیا ہوا عود تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ کافور چہارم درہم کا یعنی سات رتی مشک ثلث درہم کا یعنی سوا نو رتی جادتری نارمشک سعد کوفی فرنجمشک زرنب زرنباد کمد ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ دارچینی مصطگی زنجبیل فلفل قرنفل کمد دو درہم یعنی سات ماشہ گاؤزبان پانچ درہم یعنی ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تخم رازیانہ تخم کرفس وج ترکی سنبل الطیب کمد تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ سب دواؤں کو شہد کے ذریعہ سے یکجا کریں۔

اطریفل کبیر استرخاء معدہ اور ریاح بواسیر جو اندرونی ہو اور بیرونی ہو اسکو فائدہ کرتی ہے اور باہ کو زیادہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** بلیلہ سیاہ بلیلہ آملہ دارفلفل فلفل ہر ایک تین جز زنجبیل بوزیدان

خیطرج ہندی شیرآملہ شقاقل اور ایک دوسرے نسخہ مین بسباسہ کی زیادتی پائی گئی ہے ان دواؤن مین سے ہرایک بقدر ایک جزکے تودری سپید تودری سرخ لسان العصافیر انار دانہ صحرائی اور وہ بید وانجخ ہے حب فلفل جسکو فارسی مین دار شیشعان کہتے ہین کنجد مقشر طرزدی ہر ایک دو جز بہمن سپید بہمن سرخ نصف جز خشک دانون کو کوٹین اور کنجد کو الگ اور پھر سب کو ملا کے روغن گاؤ سے لت کرین اور شہد کف گرفتہ سے معجون بنالین ۔

جوارش عود کا ہمارا نسخہ الائچی خرد زنجبیل دارچینی تج زعفران فلفل زرنباد خشک زرنباد ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ عود خام دو تولہ چار رتی عنبر ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ جوز و اور کافور ہر ایک دو دانق یعنے ڈیڑھ ماشہ ترید چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ نمک ہندی ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب کو پیس کر اس سفوف کو شہد یا شکر ملا کر جوارش تیار کرین ۔

چوتھا مقالہ سفوفات و رتماجیح یعنے جوارشات اور وجورات صبیان کے بیان مین

یعنے وہ دوائین جو لڑکون کے حلق مین ٹپکائی جاتی ہین ہم اس مقام پر سفوف کے وہی نسخے لکھتے ہین جیسے جوارشات کے لکھے ہین یعنے وہی سفوف جو عام فوائد پر شامل ہون اور خاص نسخہ ہائے سفوف کا بیان اسکے مقام پر آئیگا ۔

متقلیا ناپچش اور مروڑہ اور بواسیر اور اسہال کو مفید ہے **اخلاط اسکے** حب الرشاد بریان ڈیڑھ رطل یعنے ڈھائی پاؤ تخمینا زیرہ کرمانی ایک شبانہ روز سرکہ مین بھیگا ہوا تخم گندنا بریان ہر ایک دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ تخم کتان بریان چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ کیتہ یعنے فیلگوش ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ ہلیلہ کابلی جو گھی کے ذریعہ سے بریان کیا جاے تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ مقدار شربت تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ رب سفرجل کے ہمراہ ۔

دوسرا سفوف ریاح بواسیر اور اسہال اور پچش اور مروڑہ کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اسکے** حب الرشاد بریان ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ تخم کتان بریان اسبغول ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ تخم کرفس بریان طین مختوم تخم گنوچہ ہر ایک ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ صمغ ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ۔

سفوف جسکا نام کسیلا ہے روانی شکم کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اسکے** کسیلا حب الآس حرف بیض یعنے سپید بالم زرکچور جوز گندم کتیرا اسغات یعنے سیدہ لکڑی حضض یعنے رسوت فندق یعنے ریٹھ صاف کیا ہوا ہر ایک جز بادام شیرین مقشر دونون چھلکون سے دو تولہ گیارہ ماشہ سیدہ گندم بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ دواؤن کو پیسکر ملالین اور استعمال کرین ۔

دوسرا سفوف جو حاملہ عورتون کو فائدہ کرتا ہے اور ریاح کو نشاد دیتا ہے معدہ اور جگر کی تقویت کرتا ہے **اخلاط اسکے** چھوٹے موتی عاقرقرحا ہر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ زنجبیل علک رومی ہر چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زرنباد درونج تخم کرفس وج ترکی خیربوا جوز بوا فلفل دارچینی ہر دو شقال یعنے نو ماشہ تودری تخم رازیانہ ہر ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ شکر ہموزن ادویہ ۔

سفوف غبادہ جگر کے لاغر ہوجانے کو اور معدہ کے زم ہوجانے اور اسکی رطوبت کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اسکے** لک مغسول عود ملبسان حب الآس جو خشک شکر طرزدی مصطگی پوست انار اور مازو ہر ایک جز سماق زنجبیل ہر ربع جز بعد پیسنے اور چھاننے کے سب دواؤن کو ملا کر سفوف تیار کرین ۔ اور صبح کے وقت اور شب کو سوتے وقت ایک شقال سے دو شقال تک یعنے ساڑھے چار ماشہ سے نو ماشہ تک سات روز برابر استعمال کرین گوشت کا اتنا پرہیز ہے کہ چکھنے تک کی بھی اجازت نہین ہے ۔

سفوف بدن کی گرمی اور تپ اور حمرہ اور پتی اوچھلنے اور زیادہ **چھینک** آنے کو اور بستگی زبان جو برسام کے سبب سے ہو اسکو فائدہ کرتا ہے اور زبان پر اس سفوف کی مالش کی جاتی ہے **اخلاط اسکے** مشک دو دانق

یعنے ڈیڑھ ماشہ سک اور سوت ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کافور ایک درہم اور دو دانق یعنے پانچ ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ الائچی کلان قرنفل جوزبوا ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ گل سرخ گلنار طباشیر ہر ایک چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ قند سپید ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ سب دواؤنکو پیس چھان کر سفوف بنالین اور جس شخص کے مزاج مین گرمی زیادہ ہو اسکے علاج کرنے مین اس سفوف سے جوزبوا نکال ڈالین مقدار شربت بڑے سن کے آدمی کے واسطے نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ اور چھوٹے سن والے کے لیے دو مرخ سے ایک قیراط تک یعنے دو رتی سے لیکر تین رتی تک۔

قیحلانبے خربوزہ کا شاید مراد اس سے سردہ ہو جو کابل کے اطراف سے آتا ہے معدہ کمزور اور ڈھیلے کی تقویت کرتا ہے اور جس شخص کو مرض استرخاء معدہ کا ہو اُسکو قبض شکم پیدا کرتا ہے اور سانس جو کمزور ہو اُسکو قوی کرتا ہے **اخلاط اُسکے** لانب خربوزہ لیکر جس قدر بیج وغیرہ اسکے اندر ہون اسکو نکال ڈالے بعد اُسکے پیسے ہوے گوگل اور طراشیث اور عبیرا جو ایک قسم کی گھانس ہے کوٹ کر اور چاول کے آٹے سب جزون لے کر بھر دین اور اتنے دنون تک رکھ چھوڑین کہ رطوبت خربوزہ کی خشک ہو جاے بعد اُس کے ان سب چیزون کو نکال لین اور خشک کر کے خوب پیسین اور سفوف تیار کرین اور بقدر ایک کف دست کے جو چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ ہوا تناول کرین۔

سفوف اُن لڑکون کے واسطے بنایا جاتا ہے جن پر رطوبت غالب ہو مراد یہ ہے کہ جو مرض کے اقسام لڑکون کو بسبب غلبہ رطوبت کے پہونچتے ہین جنکا بیان کتاب اول فن کلیات مین ہو چکا ہے ان کے دفع کرنے کے واسطے یہ سفوف بنایا جاتا ہے **اخلاط اُسکے** ہلیلہ سیاہ زیرہ کرمانی ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مصطگی پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ زنجبیل دو درہم یعنے سات ماشہ ہر ایک دوا کو جُدا جُدا کوٹ کر چھانین بعد اُسکے گرہون کی فصل مین روغن کنجد اور جاڑے مین روغن زیتون سے لت کرین اور گرمیون مین شیرینی اسمین شکر طبرزد ملائین اور زنجبیل کو نکال ڈالین اور یہ سفوف اُسی مرض کے واسطے مناسب ہے جسپر رطوبت کا غلبہ ہوا ہو۔

سفوف ارسطوطالیس جسکو سکندر کے واسطے استعمال کرنے کے مرض مین تجویز کیا تھا اور فساد معدہ اور زردی رنگ اور گندہ دہنی اور وسواس اور نسیان کو بھی فائدہ کرتا ہے اور ہاضم اور مفرح بھی ہے **اخلاط اُسکے** قرفہ ساذج ہندی الائچی خرد عود ہندی بالچھڑ کہ یعنے فیلجوش ہلیلہ کابلی ختمہ بر آورده اکلیل الملک فرنجمشک نارمشک نارقیصر بیرہ دار چینی اشنہ فلفل دار فلفل زنجبیل قرنفل انار دانہ جوزبوا یعنے جاے پھل الائچی کلان ہر ایک دو جز مشک اور کافور ہر ایک ایک جز قند سپید چھ گنا اوزان ادویہ سے کوٹ چھان کر تیار کرین مقدار شربت ایک درہم سے یعنے ساڑھے تین ماشہ لغایت کم از تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کی ہے ہمراہ نیم گرم پانی کے ہمراہ اور جذام کے واسطے بھی بڑا نفع کرتا ہے۔

سفوف برکمین پیٹ کے اندر جو کیڑے پڑ جائین اُن کو اور ضعف معدہ کو مفید ہے **اخلاط اسکے** ہلیلہ آملہ برنج ہر ایک ایک جز لسان ثور بھی اسی قدر سبکو جمع کر کے قند سپید ملا کر تیار کرین مقدار شربت دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ کے ہے۔

سفوف اسفند اور یہ سفوف لڑکون کے حلق مین اور تالو مین لگا دیا جاتا ہے اسکا تجربہ ہو چکا ہے متلی پیدا کرتا ہے اور دست لاتا ہے اور جو خلط مراری اور بلغمی انکے بدن مین ہو اُسکو نکال دیتا ہے **اخلاط اُسکے** ہلیلہ بلیلہ آملہ عاقرقرحا گل سرخ گلنار سماق اور کوزدہ یعنے انزروت اور عروق یعنے ہلدی اور جوز القے حب الآس مازو اور حبق یعنے فودنج اور الائچی کلان قرنفل سب اجزا برابر لے کر کوٹ ڈالین اور استعمال کرین۔

وجع صبیان یعنے لڑکون کے تالو اور حلق مین ملنے اور ٹپکانے والی دوا لڑکون کے بدن کو بلغم اور مرار سے پاک کر دیتی ہے **اخلاط اُسکے** پانچ عدد ہلیلہ زرد اور عذبہ یعنے میٹھے پانی کی کائی

اور طباشیر اور عنبر صیدمانی اور مامیران اور حبق اور گلنار مازو اور رسوت اور شکر اور زعفران الائچی کلان اور تند ہر ایک دو ہموزن ہلیلہ زرد کے لیکر پیس چھان کر تیار کرین اور جس لڑکے کو پلانا منظور ہو اسکے چھٹائی بڑائی کے اندازہ سے وزن تجویز کرین۔

دوسرا نسخہ وجور کالڑکون کے واسطے گلنار اقلیمیا عاقرقرحا سماق رب السوس اور عذبہ یعنے میٹھے پانی کی کائی ہلیلہ بلیلہ مازو جادتری حب الآس طباشیر کبابہ الائچی کلان رسوت زعفران شکر اور عروق یعنے ہلدی تخم عنبر صیدمانی حبق دھان کی بھوسی سب اجزا پیس کر چھان لین اور ملا دین۔

وجورکا اور نسخہ لڑکون کے واسطے شکر طبرزدی گل سرخ رسوت زعفران سماق طباشیر مامیران حبق گلنار الائچی کلان عذبہ ہر ایک جز سب کو کوٹ پیس کر تیار کرین مقدار شربت چھوٹے لڑکے کے واسطے ایک قیراط یعنے تین رتی اور بڑے کے واسطے بقدر اسکے سن کے تجویز کرنا چاہیے۔

قمحہ واسطے خراش اور اسہال کے جس مین دست چھیلے اور زیادہ آتے ہون اور فساد معدہ اور ضعف معدہ کو بھی فائدہ کرتا ہے **اخلاط اسکے** قرظ یعنے کیکر خواہ ببول کی پھلی اور حرشیشت ہر ایک پانچ جز مشک ایک جز ہر ایک دوا کو جداگانہ کوٹ کر ملا دین اور صبح کو دو درہم یعنے سات ماشہ اور رات کو بھی اسیقدر تناول کرین

سفوف واسطے ورم طحال اور خرابی رنگ اور ہضم کے **اخلاط اسکے** ہاضم سپید چہار رم کیلیجہ یعنے پونے چار چھٹانک اُس پر روغن کنجد اسقدر ڈالین کہ اسکے اوپر آجاے اور دھیمی دھیمی آنچ سے اسکو جوش دیتے رہین تا اینکہ ہاضم گل کر پیسنے کے قابل ہوجاے بعد اسکے اُس پر سیدہ لکڑی کو ٹی ہوئی اکتیز درہم یعنے بیس تولہ آٹھ ماشہ چار رتی زیرہ کرمانی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اجوائن شامی دو درہم یعنے سات ماشہ ملا دین اب یہ سفوف تیار ہوگیا اور صبح کے وقت بقدر ایک کف دست یعنی ہوا دو تولہ کے سرد پانی کے ہمراہ تناول کرین سرکہ اور شور مچھلی اور تازہ مچھلی سے اور دودھ اور ترکاری اور نواکہ سب سے پرہیز کرنا چاہیے۔

سفوف اس شخص کے واسطے جسکو یرقان اور درد جگر اور قے صفراوی ہوتی ہو **اخلاط اُسکے** لک مغسول ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ طباشیر دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ریوند چینی ڈیڑھ دانق یعنے ایک ماشہ ایک رتی کافور ایک دانق یعنے چھ رتی مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے ہمراہ جوش ندہ آب آلو بخارا اور آب تمر ہندی جو بوزن نصف رطل یعنے قریب سترہ تولہ کے ہے۔

سفوف اُس شخص کے واسطے جسکو تپ اور درد جگر ہو اور صفراوی دست آتے ہون **اخلاط اُسکے** وردی شراب زراوند سنبل الطیب لک مغسول ہر ایک ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ جنث الحدید مصری سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی سب دواؤن کو کوٹ کر سفوف تیار کرین مقدار شربت ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ ہے ہمراہ آب کشنیز خشک بقدر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ کے۔

سفوف حرارت جگر اور یرقان اور سدہ ہاے جگر اور نفث الدم کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** سیدانہ مقشر نشاستہ تخم خیار مقشر ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ گل ارمنی لک مغسول گل سرخ سنبل الطیب سوسن ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ طباشیر نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ مصطگی دو دانق یعنے ڈیڑھ ماشہ مقدار شربت ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سرد پانی کے ہمراہ۔

نمک گرم مزاج والونکے واسطے مفید ہے اور ان لوگونکو جنھین اسہال مرہ صفرا یا سودا عارض ہو اور اشتہاے طعام پیدا کرتا ہے **اجزا اسکے** یہ ہین ملح اندرانی لیکر اُسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر ڈالین اور ان ٹکڑونکو لوہے یا سنگ کے دیگچے وغیرہ مین یا مٹی کی ہانڈی مین ڈالکر سرکہ شراب پرانا چند مرتبہ اس پر چھڑکین پھر اسکو نکالکر کوٹ ڈالین اور انار دانہ تھوڑا اسا بریان کرکے اور سماق دن آدھا

ہموزن اسی نمک کے دونون کا وزن ہو اور کشنیز خشک بریان
اور عصارہ زرشک یہ بھی دونون ہموزن نمک کے سب کو کوٹ کر
پیس کر ملادین اور استعمال کرین -

دوسرا نمک معدہ اور جگر کو نفع کرتا ہے اور درد مفاصل کو اور تمام
ایسے اورام کو جو فضول اخلاط سے پیدا ہون مفید ہے **اخلاط اُسکے**
نمک طعام ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ نوشادر دو اوقیہ یعنے
پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ فلفل سپید تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ
پانچ ماشہ دو رتی زنجبیل فلفل سیاہ مکد دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے
سات ماشہ انیسون تخم جرجیر اجوائن سنبل الطیب مکد ایک اوقیہ
یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ حتی حبی یعنے پودینہ کوہی دو اوقیہ
یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ تخم کرفس دشتی ڈیڑھ اوقیہ یعنے
چار تولہ دو ماشہ ایک رتی کوٹ پیس کر سب اجزا کو یکجا کرین مقدار
شربت ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ نیم گرم پانی کے ہمراہ -

پانچوان مقالہ لعوقات کے بیان مین

جسکو ہندی مین چٹنی کہتے ہین لعوق یا چٹنی کے نسبت ہمارا بیان بھی اس مقالہ مین ویسا ہی ہے
جس طرح اوپر کے ابواب مین ہو چکا ہے - لعوق اکثر اسی غرض سے
بنایا جاتاہے تاکہ منھ مین اجزاے دوا کسی قدر ٹھہرے رہین اور
پھیپھڑے تک ایک مقدار کے بعد دوسری مقدار پہونچتی رہے اور
دفعتاً ان دواؤن کی مقدار پوری معدہ تک نہ پہونچ جاے کہ
پھر معدہ سے ان ادویہ کے اثر آنے تک طول مسافت
طے کرنی پڑے -

لعوق خشک کھانسی کے واسطے السی کو بھون کر شہد کف گرفتہ سے
ملا کر کسی برتن مین رکھ چھوڑین اور بروقت حاجت استعمال کرین -

دوسرا لعوق حرارت اور یبوست سے جو کھانسی ہو اسکے واسطے تخم خیار
مقشر پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مغز بادام شیرین مقشر
چھ درہم یعنے پونے دو تولہ تخم خطمی تخم خبازی مکد پانچ درہم یعنے ایک تولہ
ساڑھے پانچ ماشہ صمغ عربی کتیرا نشاستہ سپیدانہ مقشر مکد
چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ رب السوس قند سپید مکد
ساڑھے چار درہم یعنے ایک تولہ پونے چار ماشہ ان سب اجزا کو
کوٹ چھان کر الگ رکھین اور مٹی صاف شدہ سپستان مویز کلان
دانہ بر آوردہ ان تینون کو پانی مین اس قدر جوش دین کہ
گاڑھا ہوجاے پھر اسپر سفنج ڈال کر سفوف ادویہ مذکورہ بالا
شامل کرکے لعوق تیار کرین یہ لعوق ہمراہ اس پانی کے پیا جاتا ہے
جس مین سبوس سیدہ گندم اور آرد باقلا بھگو کر قند اور روغن
بادام شیرین ملا کر تیار کیا ہو اور غذا مین بعد اس لعوق کے
آب جو پلایا جاتاہے -

لعوق اس کھانسی کے واسطے جو حرارت سے ہو سپستان تین قبضہ
یعنے دو پیمانہ خاص عناب دانہ کلان پچاس عدد اصل السوس مقشر
جسکو ریزہ ریزہ کر ڈالا ہو تیس درہم یعنے پونے نو تولہ مویز کلان
کی وہ قسم جسکو ستمانی کہتے ہین شیرین ہو اور دانہ برآوردہ چالیس
درہم یعنے گیارہ تولہ آٹھ ماشہ املتاس جسکی لکڑیان وغیرہ چن کر صاف
کر ڈالی ہون بیس درہم یعنے آٹھ تولہ دس ماشہ ان سب دواؤن کو
نو رطل یعنے ساڑھے تین سیر تخمیناً پانی مین جوش دین کہ ایک رطل یعنے
پونے چونتیس تولہ پانی رہ جاے تب اسکو چھان کر نصف رطل یعنے
سترہ تولہ تخمیناً سفنج اور ثلث رطل قند سپید ڈال کر اتنا پکائین کہ مثل
شہد کے گاڑھا ہوجاے بعد اسکے آرد باقلا بقدر کفایت ریشمی
کپڑے مین چھان کر ملادین -

لعوق خشخاش جو قذف الدم اور تپ گرم اور کھانسی اور درد سینہ
اور شوصہ کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ جسکی بونڈیان نکال ڈالی ہون
اور صمغ عربی مکد نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ نشاستہ گندم کتیرا
دانہ خشخاش ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ طباشیر زعفران مکد نصف درہم
یعنے پونے دو ماشہ رب السوس دو درہم یعنے سات ماشہ سب دواؤن کو
جمع کرکے پیس چھان کر یکجا کرین اور شراب خشخاش سے گوندھ کر کسی
برتن مین اٹھا رکھین اور بروقت حاجت کے استعمال کرین ہمراہ
ترنجبین یا جوشاندہ زوفا کے -

لعوق طباشیر نفث الدم اور کھانسی اور فضول غلیظہ اور درد سینہ
اور قرحہ ریہ یعنے پھیپھڑے کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** الائچی کلان چار درہم
یعنے ایک تولہ دو ماشہ صمغ عربی آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ

نشاستہ گندم دانہ خشخاش سپید زنجبیل ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ طباشیر چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ شکر طبرزدی چالیس درہم یعنے گیارہ تولہ آٹھ ماشہ تخم خیار مقشر یعنے دونون چھلکے نکال ڈالے ہون اور صنوبر مقشر ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ بادام تلخ مقشر دونون چھلکے سے رب السوس کتیرا ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تخم رازیانہ دو درہم یعنے سات ماشہ دانہ خشخاش سیاہ دو درہم یعنے سات ماشہ سب دواؤن کو پیس کر جو قابل چھاننے کے ہین انھین چھان لین اور شہد کف گرفتہ اور روغن گاؤ ملا کر آہستہ آہستہ گوندھین اور کسی برتن مین اٹھا رکھین اور بوقت حاجت استعمال کرین۔

معوق طباشیر سل کے مرض مین جو تپین ہوتی ہین ان کو مفید ہے اور پھیپھڑے کے قروح کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** صمغ عربی الائچی کلان ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ زنجبیل نشاستہ گندم ہر ایک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ طباشیر چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ شکر سپید ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ تخم خیار مقشر حب صنوبر ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی ان سب دواؤن کو پیسین اور جو قابل چھاننے کے ہین اون کو چھان کر روغن گاؤ اور شہد کف گرفتہ ملا کر نرم اور آہستہ سے خوب ملالین اور اسی کو چاٹین بدرقہ اسکا آب گرم یا شیر بادہ خر۔

معوق عنصل دشواری نفس کو اور دشواری نفث یعنے کھنکھار مین جو چیز بدشواری نکلتی ہو اُسکو اور دونون جانبین کے درد کو اور درد سینہ کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** عصارہ عنصل اور شہد کف گرفتہ دونون کو اسقدر پکائے کہ گاڑھا قوام بنالین اور قبل طعام کے اسکو چاٹین اور بعد طعام کے بھی۔

معوق ثوم جو کھانسی کہ ہیجان بلغم سے اٹھتی ہو اسکو مفید ہے اور سینہ کو صاف کر دیتا ہے اور رقیق مواد مین نضج پیدا کرتا ہے **اخلاط اُسکے** لسن پاک اور صاف ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ کو لیکر ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ روغن گاؤ مین اسقدر پکائین کہ تہرہ ہو جائے یعنے خوب گھل جائے بعد اسکے لسن کو چھان لین اور گھی کو الگ کردین اُسکے بعد لسن کو نرم نرم پیسین پیسنے کے بعد دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ شہد کف گرفتہ اُس پر ڈال کر نرم آنچ سے پکائین یہانتک کہ گاڑھا ہو جائے پھر آگ پر سے اُتار لین۔

دوسرا لعوق گرمی سے جو کھانسی آتی ہو اُسکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** بہدانہ اسبغول ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تخم خشخاش دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ اصل السوس سپستان ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی تین رطل یعنی سوا سیر تخمیناً۔ پانی ڈال کر نرم آنچ مین اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہو جائے بعد اُسکے بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ بنفشہ اور کتیرا اور صمغ عربی ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی قند سپید ایک استار یعنے ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ ڈال کر خوب ملائین اور کسی برتن مین اٹھا رکھین اور استعمال کرین۔

معوق نطم آواز کے بیٹھ جانے کو جسکو گلا پڑنا کہتے ہین اور سینہ کے قروح کو فائدہ کرتا ہے اور جو شخص نفث مدہ مین گرفتار ہو یعنے پیپ اُسکے کھنکھار مین آتی ہو اسکو فائدہ کرتا ہے سدون کی تفتیح کرتا ہے **اخلاط اُسکے** تخم کتان بریان مویز منقی ہر ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ نوز صنوبر بادام شیرین بادام تلخ صاف کیا ہوا چھلکے وغیرہ سے ہر ایک چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ بندق بریان علک البطم اصل السوس اجوائن صمغ عربی ہر ایک تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ پانچ ماشہ دو رتی فلفل سپید آرد باقلا آرد نخود نشاستہ بالم بیدسا ئو بیخ سوسن آسمان گونی ہر ایک ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ مرکی زعفران لبان نر ہر ایک نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی کوٹ چھان کر شیر بادہ خر مین گوندھین اور قرص بنا کر سایہ مین خشک کرین بعد اسکے پھر پیسین اور شہد ملا کر لعوق تیار کرین اور ایک ملعقہ یعنے ڈیڑھ تولہ صبح اور اسیقدر شام کو تناول کرین پھر تھوڑے دنون بعد اُسی کی پتلی پتلی بتیان اور چھوٹی چھوٹی ٹکیان بنا کر زبان کے نیچے رکھین۔

چھٹا مقالہ شربت اور ربوب کے بیان مین

شربت اور ربوب کا بیان بھی ہمارا اس مقام پر مثل بیانات سابقہ کے
عام طور پر ہے شربت اور رب مین فرق یہ ہے کہ رب اسکو کہتے ہین
کہ کسی چیز کا شیرہ نچوڑ کر اسی کا قوام بدون ملانے کسی شیرینی کے
گاڑھا کر لیا جاے اور شربت اُسکو کہتے ہین کہ کسی دواے خشک کو
اُبال کر اُس کا آبجوش یا کسی دواے تر کو اُس کا پانی نچوڑ کر
شیرینی سے قوام درست کیا جاے۔

سکنجبین بزوری کا تمام نسخہ تپون کی حرارت کو بجھاتا ہے اور معدہ
کی بھوک اور سوزش کو اور بلغم کی تقطیع کرتا ہے اور بذریعہ جلا کے
اُسکو صاف کر دیتا ہے صفرا کو جڑ سے اُکھاڑ دیتا ہے سدہ ہاے جگر
اور طحال کی تفتیح کرتا ہے اور ادرار بول کرتا ہے **اخلاط اُسکے** سرکہ
شراب کہنہ عمدہ دس رطل یعنے سوا چار سیر تخمیناً اور آب شیرین
بیس رطل یعنے ساڑھے آٹھ سیر تخمیناً یا زیادہ بیس رطل سے یا کم
جیسے ترشی سرکہ کی ہو اور جس قدر اسکی عمدگی ہو ڈالین اور اس
سرکہ آب آمیختہ مین پوست بیخ رازیانہ پوست بیخ کرفس کمتر دو اوقیہ
یعنے آٹھ تولہ پانچ ماشہ دو رتی تخم رازیانہ انیسون تخم کرفس کمتر
ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ ڈال کر ایک شبانہ روز بھیگا رہنے
دین بعد اسکے نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ چھٹا حصہ رطوبت کا جلجاے
پھر آگ سے اُتارلین اور سرد ہونے کے بعد اسکو چھانین اور جتنا
وزن اس سرکہ اور پانی کا جسمین اصول اور بزور کو جوش دیا ہی
ٹھہرے اسکا نصف وزن شکر یا قند طبرزد ایک پیمانہ یا شہد جسکا وزن
بہ نسبت اسی سرکہ اور پانی کے ڈھائی گنا کم ہو داخل کرکے نرم آنچ سے
اسقدر پکائین کہ نصف رطوبت باقی رہجاے اور پکاتے وقت جو
جھین اور کف اوپر آتا ہو اُسکو دور کرتے جائین بعد اسکے آگ پر سے
اُتار کر رکھ دین کہ سرد ہو جاے اور جو کثافت وغیرہ اوپر آتی ہو اسکو
صاف کرین اب قابل استعمال ہو گئی ہے اور جس شخص کو خواہش ہو
اسکے خوشبو کرنے کی بعد ایک جوش یا دو اُبال آنے کے جب
اُسکا جھین دور کرلیا ہو زعفران مسلم تین درہم یعنے ساڑھے
دس ماشہ ایک تھیلی مین باندھ کر دیگ مین لٹکا دین اور ساعت
بساعت اُسکو ملتے رہین تاکہ قوت زعفران کی اُسمین آجاے اور
بعض آدمی بعد طیاری اس سکنجبین کے پسی ہوئی زعفران اُسمین
ڈالتے ہین اور بعد زعفران ڈالنے کے پھر اسکو جوش نہین دیتے ہین۔

صفت سکنجبین یہ نسخہ جالینوس شہد قسم عمدہ کو کوئلے کی
نرم آنچ پر چڑھا دین اور کف اسکا دور کرین بعد اُسکے اس شہد پر
سرکہ ڈالین اور وہ سرکہ ایسا ہو کہ نہ ترشی اُسکی بہت تیز ہو اور نہ پھیکا ہو
اور پھر تھوڑا تھوڑا جوش اسکو آگ پر دیتے رہین تا اینکہ سرکہ اور
شہد بخوبی مل جاے اور سرکہ کی خامی باقی نرہے بعد اُسکے آگ پر سے
اُتارلین اور بحفاظت رکھ چھوڑین جب ارادہ اسکے استعمال کرنیکا ہو
پس پانی اور شراب ممزوج مین ملا کر اسکو استعمال کرین پھر اگر وہ شخص
جسکو اسکا پلانا منظور ہے بجہت ترشی یا شیرینی کے اسکو پینا اُسے
ناگوار ہو چاہیے کہ خالص پانی ملا کر پلائین اور اگر کسی کی یہ خواہش ہو
کہ کھلی ہوئی ترشی کی سکنجبین کا استعمال کرے وزن سرکہ کا زیادہ
کردینا چاہیے اسلیے کہ یہ بات اچھی نہین ہے کہ بمقدار واحد سکنجبین کا
استعمال کی جاے **مترجم** ایک یہ بھی معنی اس فقرے کے ہوسکتے
ہین کہ یہ بات اچھی نہین ہے کہ وزن سرکہ کا سکنجبین مین ایک ہی
مقدار پر رکھا جاے چاہے تیز سرکہ ہو یا پھیکا **تمت** مجھے یہ گمان ہے
کہ سکنجبین پلانے کا اور پسند ناپسند ہونے کا حال مثل شراب پینے
کے ہے کہ تمام شراب خوار لوگون کی کیفیت یہی ہے کہ جب شراب
پیتے ہین اُس مین پانی ضرور ملا لیتے ہین اور جسکو پلاتے ہیں وہی
پانی ملی ہوئی شراب پلاتے ہین بدون علم اسبات کے کہ اس جلسہ مین
کوئی ایسا ہی ہے جسکو عادت ایسی شراب پینے کی ہو جس مین پانی
بہت سا ملا ہو اور پھیکی ہو گئی ہو جب خالص شراب پیگا اسیوقت
زمین پر پھیک دیگا اور نہ یہ اسکو معلوم ہوتا ہے کہ ان مین کوئی ایسا بھی
ہے جسکی عادت شراب قوی پینے کی ہے کہ اگر وہ پانی ملی ہوئی
شراب پیگا اسکو خود بخود متلی شروع ہو جاے گی۔ جب یہ باتین
گوارا اور ناگوار ہونے کی شراب پینے سے عارض ہین
حالانکہ عادت آدمیون کی شراب خواری کی بہ نسبت استعمال
سکنجبین کے زیادہ جاری ہے پس کیونکر سکنجبین پینے مین زیادہ

یہ امور عارض ہون گے حالانکہ ہماری عادت سکنجبین پینے کی بہ نسبت
شراب پینے والون کے بہت کم ہے۔ اور باوجودیکہ سکنجبین
پینے کی عادت بہ نسبت شراب پینے کے کم تر ہے اسکی قوت بھی شراب
سے زیادہ ہے یہ دوسرا سبب ہے کہ اسکی خوش ذائقگی اور بدمزگی کا
اہتمام زیادہ کیا جاے لہذا مناسب ہے کہ ہم اسکے اعتدال ذائقہ کا
حکم بقدر کثرت عادت شراب خوارون کے کرین نہ بقدر اپنی کمی عادت
کے مراد یہ ہے کہ سکنجبین کے خوش ذائقہ ہونے کا لحاظ بہ نسبت شراب
کے زیادہ کرنا چاہیئے۔ اسباب کا بھی جاننا ضرور ہے کہ سکنجبین زیادہ تر
موافق اُسی پینے والے کو ہوتی ہے جسکو ہر وقت پینے کے زیادہ
لذیذ پلائی جاے یعنے جسکو جس درجہ کی ترش یا شیرین یا پھیکی پسند ہے
اسی سبب سے وہی سکنجبین اسکو نفع بھی زیادہ کرتی ہے اور جس کو
سکنجبین پینے سے ایذا ہوتی ہے اسکا سبب یہی ہے کہ ایسی سکنجبین
اُسے بدمزہ اور ناگوار طبع معلوم ہوتی ہے۔ اعتدال ان اقسام
سکنجبین کا یہ ہے کہ اسکی ساخت ایسی عمدہ ہو جو اکثر طبائع کو خوشگوار
معلوم ہو اور اسی طرح واجب ہے کہ ہر ایک جزو واحد سرکہ مین جب
شہد کف گرفتہ ملانا چاہین دو حصہ شہد ہو اور ایک حصہ سرکہ اور
نرم آنچ پر اسقدر دونون کو جوش دین کہ دونون کا مزہ ملکر
ایک ہو جاے یعنے قدرتی بیخوش چیزون کا مزہ اور سکنجبین کا
یکسان پیدا ہو اور سرکہ کا مزہ اپنی خامی پر باقی نرہے مگر شہد
ملانے سے پہلے سرکہ مین پانی ملاکر خوب پکا لینا چاہیئے اسیطرح
یہ بھی واجب ہے کہ ایک حصہ شہد مین جسکی سکنجبین بنائی جاے چار
حصہ صاف پانی ڈال کر نرم آنچ پر لگایا جاے اور اسقدر معتدل
آنچ کی جاے کہ شہد کا پھین اور کف جس قدر اسمین ہو وے
سب چھٹ جاے اسلیے کہ خراب شہد مین کف بہت نکلتا ہے اور اسی سبب سے
بعد زیادہ پکانے کے وہ درست ہوتا ہے اور عمدہ شہد مین کف
کم نکلتا ہے اس واسطے زیادہ جوش دینے کا محتاج نہین
ہوتا جس قدر حاجت جوش دینے کی خراب شہد مین ہوتی ہے
اکثر پہلی قسم کا شہد یعنے خراب قسم کا جب اس مین چوگنا
پانی ملایا جاتا ہے جلانے کے بعد نصف باقی رہتا ہے نہایت
معتدل پکانا اسکا یہی ہے کہ آمیزش سرکہ اور شہد مین بخوبی ہو جاے
اور سرکہ کچا باقی نرہے سکنجبین کے بنانے کا طریقہ تینون قسم
مین یہی ہے ایک جز سرکہ اور دو جز شہد ملاکر دوگنا پانی ڈالین
اور اتنا پکائین کہ چہارم باقی رہجاے اور کف چھنتے رہین اور
اگر اس سے زیادہ ترتوی سکنجبین بنانی منظور ہو سرکہ کہ بوزن
شہد کے ڈالین اور جس طرح شراب پانی ملاکر پلائی جاتی ہے سکنجبین
بھی اسی طرح پلانی چاہیے اور ہر روز سکنجبین کا پلانا اچھا نہین
بلکہ ایک دن پلانی چاہیے اور ایک دن ناغہ کیا جاے تاکہ فم معدہ
کو ضرر نہ پہونچے اسلیے کہ سکنجبین مفاصل مین در آتی ہے اور کیموس
کو نیچے کی آنتون سے اُتار دیتی ہے اور رطوبت بدن کی تحلیل کردیتی ہے
بعض آدمی سکنجبین بدون پانی کے اس غرض سے پیتے ہین کہ فم معدہ
کی رطوبت مین جلا پیدا کرتی ہے اور اس رطوبت کو نیچے کی طرف
اُتار دیتی ہے جو شخص سکنجبین صبح کو تناول کرے اُسکو چاہیے کہ
دو پہر تک کچھ نہ کھاے اور کچھ نہ پیے پھر اسکے بعد گوشت بچہ ہاے
مُرغ اور زیرباج کا استعمال کرے۔

سکنجبین کا ہمارا نسخہ شکر عمدہ لے کر کسی دیگچی وغیرہ مین
داب داب کر بھردین کہ اوپر سے ہموار اور برابر ہو جاے بعد
اسکے اس پر پڑا اتنا سرکہ شراب ڈالین کہ شکر پھیلنے لگے
اور بلبلے اُٹھتے نظر آوین اور نیچے سے اوپر تک جابجا سوراخ
پڑجائین اور اتنا سرکہ نہ ڈالین کہ شکر سے اوپر آجاے اور شکر
چھپ جاے اور اگر ہماری یہ خواہش ہو کہ سکنجبین ترش نہو
سرکہ اس مقدار سے بھی کم شکر پر ڈالتے ہین پھر اس پتیلی کو دہکتے
ہوے کوئلے یا نرم آنچ پر اتنی دیر رکھنا چاہیئے کہ شکر گھل جاے
اور جس قدر کف اٹھے اُسکو کفگیر وغیرہ سے نکالتے رہین یا نکال
نکال کر اُسکو کپڑے پر ڈالین تاکہ کف وغیرہ کپڑے پر رہجاے
اور مادہ ٹپک جاے اور کف نکالنے مین یہ طریقہ مناسب ہے
کہ اوپر اوپر سے اُٹھا لیا کرین کفگیر وغیرہ کو ڈبو کر نہ نکالین
جب سارا کف نکل کر صاف ہو جاے تب پھر پانی ڈالین گے
اس قدر رقیق ہو جاے پھر اسکو جوش کرکے

تو اُسے درست کرین۔

سکنجبین مسہل صفرا شہد کف گرفتہ یا شکر اور پُرانا سرکہ اسی قسم کا لین جسکا اوپر ذکر ہو چکا ہے اور اُسکو نرم آنچ سے پکائین بعد اُسکے عصارہ قثا والحمار اور سقمونیا یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ یا زیادہ یا کم بقدر حاجت لیکر پیسین اور اُسکو پارچہ کتان مین پوٹلی باندھکر دیگچے مین لٹکا دین اور ساعت بساعت اس پوٹلی کو ملتے رہین تا اینکہ گھل کر اُسمین ملجائے اور پوٹلی کے اندر کچھ باقی نرہے اور جس وقت پوٹلی خالی ہوجائے آگ سے اُتار لین ایک قوم بجائے سقمونیا کے سقمونیا کی جڑ کو مع بیخ کرفس اور بیخ رازیانہ کے اول جوش مین پکاتے ہین۔

دوسری سکنجبین جو بلغم کا اخراج کرتی ہے شہد اور سرکہ عنصل مع بیخہائے مذکورہ بالا کو جوش دین بعد اُسکے راوند چینی یعنے جمال گوٹہ اور لب قرطم اسقدر لینا چاہیئے جو مناسب قوت اُس مریض کے ہو جسکو اسکا پلانا منظور ہے کسی پوٹلی مین باندھکر دیگچے مین لٹکا دین اور مثل بیان نسخہ اول کے اسکو بھی پکائین اور استعمال کرین۔

دوسری سکنجبین جو سودا کا اخراج کرتی ہے شہد یا شکر اور سرکہ لیکر مثل سابق کے جوش دین بعد اُسکے افتیمون جتنے مطلوب ہون اور بسفائج اور خربق سیاہ لیکر پیسین اور کسی پوٹلی مین باندھکر دیگچی مین لٹکا دین اور مثل سابق کے جوش دین۔

عمل - خل اسقیل یعنے اسقیل کے سرکہ بنانے کی ترکیب اسقیل سپید صاف کیا ہوا لیکر لکڑی کی چھُری سے اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالین اور ٹکڑون مین سوراخ کرکے ڈورون کے ذریعہ سے اُسکو اس قدر لٹکائین کہ ایک ٹکڑا دوسرے سے ملنے نہ پائے اور نہ کوئی ٹکڑا قریب دوسرے ٹکڑے کے رہے بلکہ دور دور فاصلے سے لٹکتے رہین پھر ان ٹکڑون کو سایہ مین چالیس روز خشک کرین بعد خشک ہونے کے ایک من یعنے تخمیناً سیر بھر ٹکڑے اسقیل کے ان پر اٹھارہ رطل یعنے ڈیڑھ چھٹانک ساڑھے سات سیر سرکہ جید ڈالین اور ساٹھ دن اُسکو دھوپ مین رکھین اور برتن کا منھ بخوبی بند کردین بعد اسکے سرکہ سے اسقیل کے ٹکڑے نکال کر نچوڑ ڈالین اور پھر سرکہ کو چھان ڈالین اور ایک قوم فقط اسقیل بجائے مضمات رطل سرکہ یعنے آدھ پاؤ تین سیر ملاتے ہین اور کچھ لوگ اسقیل کو خشک نہین کرتے اور بعینہٖ اس وزن پر سرکہ اور اسقیل کو رہنے دیتے ہین اور چھ مہینے تک اسقیل کو سرکہ مین ڈالکر چھوڑ دیتے ہین ان کے طریقے سے جو سرکہ بنایا جاتا ہے درست اور زیادہ ہوتا ہے اور اگر اس سرکہ سے کلی کی جائے مسوڑھے کی جڑونکو اور جو خون مسوڑھون سے آتا ہو اُسکو فائدہ کرتا ہے اسلیئے کہ یہ سرکہ قبض کی وجہ سے خون کو بند کرتا ہے اور رطوبت کو مسوڑھے اور دانتون کی خشک کردیتا ہے اور جو دانت ہل گئے ہون ان کو سخت اور مضبوط کردیتا ہے اور مُنھ کو اور مُنھ کی بُو کو گندہ دہنی سے دور کرکے خوشبو کردیتا ہے اور اگر یہ سرکہ پلایا جائے قصبۂ ریہ مین جلا پیدا کرتا ہے اور اُسکو سخت کردیتا ہے اور آواز کو صاف کرتا ہے اور اسمین قوت پیدا کرتا ہے اور جس شخص کے معدہ مین درد ہو اُسکو بھی فائدہ کرتا ہے اور جس کا کھانا ہضم نہ ہوتا ہو یا جسے مرگی کا دورہ آتا ہو یا جسکی آنکھون کے آگے اندھیرا آجاتا ہو یا جسپر مرہ سودا کا غلبہ ہو یا جسکی عقل مین کمی ہوگئی ہو یا جسکو غم اور رنج رہتا ہو اسکو فائدہ کرتا ہے ایضاً جس عورت کو اختناق رحم ہو یا جسکی تلی بہت بڑھ گئی ہو یا جسکو عرق النسا کا درد لاحق ہو اسکو بھی فائدہ کرتا ہے اور جس شخص کا بدن ڈھیلا اور دُبلا ہوگیا ہو اُسکو مفید ہے رنگ کو بدن کے درست کرتا ہے بصارت مین تیزی پیدا کرتا ہے ضیق النفس کو فائدہ کرتا ہے اور اگر کان کے درد کے واسطے اسکا استعمال اس طرح پر کرین کہ اس سرکہ کو کان مین ٹپکائین درد مین سکون پیدا کرے گا اور بشرطیکہ کان کے اندر قرحہ نہو اور ہر ایک فائدہ کی اسمین صلاحیت ہے جسکو ہم اوپر لکھ چکے ہین اگر اسکو نہار مُنھ سیر دو سیر تھوڑا تھوڑا پلائین اور بتدریج اس کا وزن بڑھاتے جائین تا اینکہ ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ سرخ تک اسکا وزن پہونچ جائے۔

سکنجبین عنصلی مسہل جو دشواری بول اور دونون پہلو اور معدہ کے درد کو اور بخوبی ہضم نہونے کو اور کھٹی ڈکار آنے کو

سفید ہے **اخلاط اُسکے** پیاز عنصل کا چھلکا اُتار کر اندرونی گٹھا نرم بوزن دو رطل کے لین جو برابر ساڑھے سرسٹھ تولہ کے ہوا زنجبیل ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ مرچ سیاہ دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ سات ماشہ چار سرخ تخم گندر صحرائی نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات سرخ تخم رازیانہ افسون ملکہ ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ تخم کرفس دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ سات ماشہ چار سرخ اجوائن نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات سرخ زیرہ کرمانی ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ بیخ انجدان قرقرحا ملکہ ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ شگوفہ زوفا ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ فودنج اور پودینہ ملکہ ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ کاشم نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی قردمانا دو درہم یعنے سات ماشہ سداب چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ ساذج ہندی نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی سب دواؤن کو دردرا کوٹین کہ بہت باریک نہو جاے اور چھ قسط سرکہ عنصل جو برابر ڈیڑھ چھٹانک کم ساڑھے انیس سیر کے ہوا اور دو قسط شہد کف گرفتہ یعنے ڈیڑھ چھٹانک ساڑھے سات سیر تخمیناً اور ایک قسط شراب مثلث مین بھگوئین جو برابر پون پاؤ کم چار سیر کے ہے اور ایسے برتن مین کہ جو پاک اور صاف ہو اور سات روز کے بعد چھان کر جوش دین اور شیشہ کے برتن مین رکھ چھوڑین اور استعمال کرین یہ سکنجبین قبل طعام اور بعد طعام کے دونون وقت پلائی جاسکتی ہے۔

صفت جُلاب شکر ایک من جو برابر ایک سیر کے ہوئی اسپر چار اوقیہ پانی جو سوا گیارہ تولہ ہوا ڈالین اور نرم آنچ سے پکائین پھر اوسپر بارہ اوقیہ گلاب یعنے پانچ تولہ سات ماشہ ایک رتی ڈال کر آگ سے اُتار لین اور صاف کرکے استعمال کرین۔

صفت ماء العسل اور ماء السکر ماء العسل مین شہد پڑتا ہے اور ماء السکر مین شکر پڑتی ہے اور یہ دونون چیزین سرد امراض کو اور درد جگر اور درد سینہ کو فائدہ کرتی ہین طریقہ یہ ہے ایک حصہ شہد اور دو حصہ پانی کو لے کر نرم آنچ سے پکائین اور کف اُتارتے جائین اور اس قدر جوش دین کہ تہائی باقی رہجاے پھر آگ پر سے اُتار لین اور صاف کرین۔ اسیطرح ماء السکر بھی بنایا جاتا ہے۔ پھر اگر ہم کو یہ منظور ہو کہ اسکی گرمی اور تسخین کی قوت زیادہ ہو جاے اور اثر اُسکا قوی ہو تو بعد کف اُتارنے کے شہد سے مصطگی اور زعفران وغیرہ خوشبو کی چیزین جیسے دارچینی اور خولنجان اسمین ڈال دیتے ہین۔

ماء السکر کا دوسرا نسخہ کہ تپ کو اور حرارت کی بھڑک کو فائدہ کرتا ہے اور معدہ مین جو پیاس کی زیادتی ہو اور کھانسی جو گرمی سے اُٹھتی ہو اسکو اور شوصہ جو ایک سینہ کی بیماری ہے اُسکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ زیرہ برآورده چار رطل جو برابر سوا پاؤ کم دو سیر کے ہوتا ہے لیکر شیشہ کے برتن مین رکھین اور اسپر گرم پانی دس رطل یعنے ڈھائی چھٹانک چار سیر ڈالکر برتن کا منھ خوب بند کردین اور ایک شبانہ روز رہنے دین پھر اسکو نکالین اور خوب نچوڑین اور پانی کو چھانین پھر اسپر دس رطل شکر ڈال کر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہو جاے اور صاف کرکے رکھ چھوڑین اور استعمال کرین۔

جلاب جو گلاب کے ذریعہ سے بنایا جاتا ہے قند سپید لیا ہوا لے کر کسی پیمانے سے اسکو ناپین اور ہر ایک پیمانہ قند کے عوض تین پیمانے گلاب صاف عمدہ قسم کا ڈال کر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ تہائی باقی رہجاے اور کف اُتارتے جائین اور جسکا ارادہ یہ ہو کہ اس مین زعفران کسی قدر داخل کیجاے چاہیے کہ بعد کف نکالنے کے مسلم زعفران بے پسی ہوئی پوٹلی باندھ کر اُس مین ڈال دین اور ساعت بساعت اس پوٹلی کو نچوڑتے جائین تا اینکہ اسکے پکانے سے فراغت حاصل ہو یہ طریقہ اسوقت کرنا چاہیے کہ عین پکاتے وقت زعفران ڈالنی منظور ہو اور اگر بعد پکانے کے زعفران داخل کرنی منظور ہو جب اُسکو آگ پر سے اُتارین قبل سرد ہونے کے پسی ہوئی زعفران اس مین مل دین اور شیشے کے برتن مین اُٹھا رکھین اور استعمال کرین۔

شراب سفرجل یعنے بہی کا شربت جسکو میبہ کہتے ہین عمدہ کی

تقویت کرتا ہے اور طبیعت کو بستہ کرتا ہے درد جگر و ستقاء و تلی اور
تلی کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اسکے** کھٹی بہی کا عصارہ یعنے نچوڑا
ہوا پانی تیس رطل جو آدھی چھٹانک کم ساڑھے بارہ سیر ہوتا ہے
اور شراب کہنہ پاکیزہ پچیس رطل جو برابر ایک چھٹانک ساڑھے
دس سیر کے تخمیناً ہوتا ہے ملاکر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ آدھا
جلجائے پھر اسکا کف اُتار لین اور چھان کر کسی برتن مین اتنی
دیر تک رہنے دین کہ ٹھہر کر صاف ہوجائے پھر دوبارہ دیگچی مین
رکھکر آگ پر چڑھادین اور دس رطل یعنے ڈھائی چھٹانک چار سیر
شہد صاف کف گرفتہ اسمین ڈال کر جوش دین بعد اُس کے زنجبیل
اور مصطگی ہر ایک سات ماشہ چھوٹی اور بڑی الائچی اور دارچینی اور
بال جو ایک قسم عمدہ الائچی کی ہے ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ قرنفل
ساڑھے دس ماشہ زعفران سلم ایک تولہ دو ماشہ لیکر دوا کو مین
اور پارچہ کتان کی پوٹلی مین رکھکر دیگ مین ڈالدین مگر پوٹلی ڈھیلی
باندھنی چاہیے اور پکانا شروع کرین اور ساعت بساعت
پوٹلی کو ملتے رہین بعد اُسکے آگ پر سے اُتار لین اور تھوڑی دیر
رکھکر نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ مشک کو شراب کہنہ مین گھول کر
ملائین اور خوب طرح سے ملا کر اُٹھا رکھین جب تک استعمال کرنا
منظور ہے۔ پھر اگر اسکا بنانا بدون خوشبو چیزون کے منظور ہو
چاہیے کہ عصارہ سفرجل اور شراب اور شہد اسی پیمانے کے
برابر جو اوپر لکھا گیا ہے تیار کرین۔

میبہ کا دوسرا نسخہ منخوش بہی کا نچوڑا ہوا پانی لیکر نرم آنچ
سے اسقدر پکائین کہ نصف باقی رہجائے جس طرح اوپر کے طریقہ مین
جینے لکھی ہے بعد پکانے کے دو رطل یہ عصارہ جو ڈھائی چھٹانک کم
سیر بھر ہوتا ہے اور ایک رطل پہاڑی سیب تلخ کا عصارہ یعنے پونے
چونتیس تولہ کہ وہ بھی پکانے کے بعد نصف رہا ہو اور صاف کیا گیا
ہو اور شراب کہنہ قسم عمدہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ شہد
قسم عمدہ یا شکر ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ کو نرم آنچ مین
اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہوجائے اور کف نکالتے جائین بعد اسکے
عود خام سات ماشہ مصطگی اور سک اور ریشۂ زعفران

ہر ایک ساڑھے تین ماشہ جادو تری ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ
سنبل الطیب قرنفل جوزبوا بال اور الائچی کلان دارچینی زنجبیل
لمد نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ مشک دو دانق یعنے ایک ماشہ
سب کو ریزہ ریزہ کر ڈالین سواے مشک و سک کے اور
پارچہ کتان کی ڈھیلی پوٹلی باندھ کر اُس دیگ مین ڈال دین جسمین
عصارہ کو جوش دے رہے ہین اور مشک کو شراب مین پیس کر بعد
تیاری کے بموجب بیان بالا شریک کرین اور بخوبی سب دواؤن
مین ملادین اور استعمال کرین۔

خندلیقون۔ایک قسم کی شراب ہے برودت کی اصلاح کرتی ہے
اور ہضم کے قصور اور کمی کی اور اُس ضعف جگر کی جو برودت سے ہو
اور جو تھیا لرزہ بخار کو مفید ہے اور مشایخ جنکا مزاج بلغمی ہو انکو فائدہ
کرتی ہے **اخلاط اُسکے** شراب کہنہ پانچ رطل یعنے آدھ پاؤ دو سیر
تخمیناً شہد صاف ڈیڑھ رطل یعنے ساڑھے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ
زنجبیل پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ الائچی کلان
الائچی خرد ہر ایک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ قرنفل ایک دانق
یعنے چار رتی دارچینی ڈیڑھ دانق یعنے چھ رتی زعفران ایک دانق
یعنے چار رتی فلفل سیاہ اور مشک ڈیڑھ دانق یعنے چھ رتی
سب دواؤن کو اسقدر کوٹین کہ دردری ہوجائین سواے
مشک اور زعفران کے اور کُٹی ہوئی دواؤن کو پارچہ کتان مین
ڈھیلی پوٹلی مین باندھ کر مع زعفران کے دیگ مین چھوڑ دین اور
اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہوجائے آنچ کے اُتارنے سے پہلے مشک
اُس مین ڈالدین پھر چولھے پر سے اُتار لین اور کسی برتن مین
اُٹھا رکھین۔

خندلیقون کا دوسرا نسخہ سنبل الطیب قرنفل الائچی خرد
عود خام ہر ایک دو مثقال یعنے نو ماشہ زعفران ایک مثقال
یعنے ساڑھے چار ماشہ دارچینی زنجبیل فلفل سیاہ ہر ایک تین
مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ سک نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ
مشک چہارم مثقال یعنے ایک ماشہ ایک رتی سب دواؤن کو موٹا
دردرا کوٹ کر پارچہ کتان کی تھیلی مین باندھین سواے مشک

اور سک کے اور بارہ رطل یعنے آدھ پاؤ پانچ سیر تخمیناً شراب ریحانی کہنہ مین دو شبانہ روز بھگو مین پھر اسکو دیگ مین ڈالکر تین رطل یعنے آدھی چھٹانک سوا سیر تخمیناً شہد مصفا اور دو رطل شکر ڈالکر اسقدر جوش دین کہ قوام درست ہو جاے اب اسکو آگ پر سے اُتار کر مشک اور سک بدستور مذکورۂ بالا داخل کرین اور اُٹھا رکھین۔

شراب سلمویہ یہ معدہ کی تقویت کرتی ہے اور اشتہا بڑھاتی ہے اور خفقان معدہ کو باطل کرتی ہے **اخلاط اُسکے** پوست اترج ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ مرما حوز ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ قرنفل دو مثقال یعنے نو ماشہ عود خام ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ سب دواؤن کو ریزہ ریزہ کرکے تین شبانہ روز پانچ رطل یعنے تخمیناً آدھ پاؤ دو سیر شراب مین بھگو دین بعد اسکے تین رطل یعنے تخمیناً آدھی چھٹانک سوا سیر شکر سپید طبرزدی اور ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ مصطگی نصف درہم زعفران یعنے پونے دو ماشہ اور دو دانق یعنے ایک ماشہ سک قسم عمدہ داخل کرکے نرم آنچ پر چڑھا کر جوش دین تا اینکہ قوام درست ہو جاے اور سب اجزا کا اثر نکل آے بعد اُسکے صاف کرکے کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور مثل جلاب کے استعمال کرین۔

شراب حب الآس ضعف معدہ اور انحلال مفرط یعنے زیادہ طبیعت کے نرم ہونے کو فائدہ کرتی ہے اور حیض کو کھول دیتی ہے اور احشا یعنے اندرونی اعضا کو تقویت دیتی ہے **اخلاط اُسکے** عصارہ حب الآس جوش دیا ہوا صاف کرکے دس دورق جو برابر انیس سیر کے تخمیناً ہے اور شہد صاف شدہ ایک دورق یعنے آدھ پاؤ کم دو سیر دونون کو ملا کر جوش دین تا اینکہ غلیظ ہو جاے اور استعمال کرین۔

رب حب الآس آس کا عصارہ تھنڈے کرپکائین کہ گاڑھا ہو جاے اور استعمال کرین۔

شراب نعناع یعنے پودینہ کا شربت تصفّب جسکو اوچھال کہتے ہین اور متلی اور اُبکائی اور ہچکی اور خلفہ یعنے وہ اسہال جس مین کچی غذا نکلتی ہے ان سب کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** انار شیرین اور ترش دونون کو مع اندرونی چھلکون وغیرہ کے کوٹ کر نچوڑ ین اور اس پانی کو اتنا جوش دین کہ نصف باقی رہجاے پس دو رطل پانی یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ اور پودینہ کا عصارہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ اور شہد یا شکر ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ ملا کر اتنا پکائین کہ قوام گاڑھا بن جاے اور صاف کرکے اُٹھا رکھین۔

شراب کمثری یعنے امرود کا شربت خلفہ کو نفع کرتا ہے اور معدہ کو قوی کرتا ہے **صفت اسکی** امرود جو خوب پختہ گیا ہو لیکر اسقدر پکائین کہ گل کر حلوا ہو جاے بعد اُسکے چھانین اور پھر دیگ مین ڈال کر دوبارہ پکائین تا اینکہ گاڑھا ہو جاے اور استعمال کرین۔

شراب تفاح یعنے سیب کا شربت ضعف معدہ اور نو معدہ کے خفقان کو جو حرارت سے ہو فائدہ کرتا ہے اور قذف مراری یعنے کڑوی قے اور پیاس کو مفید ہے **صفت اُسکی** جنگلی سیب نیخوش لے کر کوٹ ڈالین بعد اسکے نچوڑین اور اُسکو جوش دین تا کہ نصف جل جاے اور رات بھر صاف کرکے رہنے دین پھر وہی پانی دیگ مین ڈال کر پکائین کہ قوام غلیظ ہو جاے اور صاف کرکے شیشے کے برتن مین رکھ چھوڑین اگر فصل گرمی کی ہو چند روز اُسکو دھوپ مین رکھین تا کہ مائیت اُسکی جاتی رہے بعد اُسکے بحفاظت رکھ چھوڑین اور استعمال کرین۔ اور اگر اُسکو میٹھا کرنا منظور ہو پس ہر ایک من عصارہ مین ایک رطل شکر یعنے فی سیر عصارہ پونے چونتیس تولہ شکر ڈال کر پکائین اور استعمال کرین۔

شراب حصرم یعنے انگور خام کا شربت حرارت معدہ اور انحلال مرارہ یعنے پتے کی رطوبت کے بہنے کو اور جو درد بسبب حرارت کے پیدا ہون اُنکو اور اقسام زہر کو فائدہ کرتی ہے پیاس کو دور کرتا ہے حاملہ عورتون کے معدہ کو اسقدر قوی کرتا ہے کہ اغذیۂ خراب کو قبول نکرین **اخلاط اُسکے** انگور خام کو نچوڑ کر عصارہ اسکا اسقدر پکائین کہ نصف باقی رہجاے اور صاف کرکے رات بھر رہنے دین بعد اُسکے پھر اُسکو دیگ مین ڈال کر دو درہم قرنفل یعنے سات ماشہ

اس پر ڈالین اور جوشش دین تاکہ اسکی ناگواری جاتی رہے اور قوام غلیظ ہو جاے اب اسکو صاف کرکے استعمال کرین پھر اگر اسکا میٹھا کرنا منظور ہو بعد پکانے کے جب نیم آنچ رہجاے اس پر شکر ڈال دین مقدار شکر کی اسی عصارہ کے رقیق اور غلیظ ہونے کے حساب پر ہے بعد اسکے استعمال کرین۔

شراب فاکہہ معدہ کی تقویت کرتی ہے اور احشا یعنے اندرونی اعضا کی اور قے کو دور کر دیتی ہے اور جو روانی شکم مرار اصفر کی ہو اور زرد و زرد دست آتے ہون اسکو بند کر دیتی ہے۔ اور حاملہ عورتون کو جو قے ہوتی ہے اسکو روکتی ہے **اخلاط اُسکے** بہی اور سیب اور انگور اور انار میخوش اور سماق زعرور کا پانی ہموزن لیکر نرم آنچ پر اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہو جاے اور اگر میٹھا بنانا منظور ہو جتنی شکر ڈالنی مناسب ہو ڈال کر جوش دین اور صاف کرکے استعمال کرین۔

شراب اترج یعنے چکوترہ کا شربت لذیذ اور مقوی معدہ ہے **اخلاط اُسکے** پوست اترج جو خوشبو ہو ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولے کر ڈیڑھ قسط پانی یعنے سوا پاؤ کم چھ سیر مین جوش دین تاکہ تہائی پانی رہجاے اور صاف کرکے شہد آدھ سیر ڈالین اور پھر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہو جاے مثل گلاب کے استعمال کرین۔

شراب خشخاش واجب ہے کہ نئی بونڈیان خشخاش کی ایسی جنکا حجم متوسط ہو اور اپنے درخت پر خشک ہو گئے ہون کہ نچوڑنے سے انکا پانی نچڑ نہ سکے اور بالکل خام نہون جنکے نچوڑنے سے سواے رقیق پانی کے اور کچھ نہ نکلے اور نہ خشخاش کی وہ قسم ہو جسکا ریقی نام ہے جو ترائی مین نہر یا تالاب کے کنارے پیدا ہوتی ہے جسکا عصارہ نہایت رقیق اور پتلا ہوتا ہے اور فضول یعنے پھوک اُسمین زیادہ نکلتا ہے الغرض عمدہ قسم خشخاش کی لیکر دس قسط آب باران یعنے آدھی چھٹانک کم اُنتیس سیر اگر بہم پہونچے اُسپر ڈالین اسلیے کہ آب باران مین عفونت نہین آنے پاتی ہے یا جاری چشمون کے پانی مین اسکو ایک شبانہ روز بھگوئین تاکہ نرم ہو جاے اور اگر نرم نہو زیادہ دیر تک بھیگا رہنے دین بعد اسکے اسقدر پکائین کہ تہائی ٹوٹ سکے پھر اسکے بعد خشخاش کو نچوڑین اور نصف کیلہ یعنے آدھی چھٹانک کم آدھ سیر شیرینی ڈال کر قوام درست کرین اور اگر سینہ کی رطوبت وغیرہ کے پاک کرنے کے واسطے اور اُسکی تلطیف کے غرض سے بنایا جاے شہد ڈالا جائے گا اور رب عنب ان دونون منفعت کا جامع ہے۔

شراب خشخاش کا دوسرا نسخہ نفع کرتا ہے اُس شخص کو جسکے دماغ وغیرہ سے مواد نیچے اُترتے ہون اور جن لوگون کو خون تھوکنے کا مرض ہو اُنکے خون کی آمد کو بند کرتا ہے **اخلاط اُسکے** بونڈی خشخاش پاک اور صاف دو سو عدد آب باران پندرہ رطل یعنے سوا پاؤ چھ سیر مین تین شبانہ روز بھگوئین پھر جوش دین کہ آدھا پانی جل جاے بونڈیون کو لیکر نچوڑین اور پھوک کو پھینک دین اور اسکو چھاننے سے ساڑھے چار رطل یعنے سوا پاؤ کم دو سیر وزن کرلین اور شہد اور سلاقہ یعنے باقی ہوئی خشخاش کا پانی ہر ایک ڈیڑھ رطل یعنے ساڑھے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ لیکر اسقدر پکائین کہ قوام درست ہو جاے بعد اسکے اقاقیا اور زعفران مرکی گلنار عصارہ لحیۃ التیس ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ لیکر کوٹ ڈالین اور خوب ملا دین اور کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور استعمال کرین۔

نسخہ شراب کا جو کھانسی کو اور شوصہ کو فائدہ کرتا ہے اور معدہ کی تقویت کرتا ہے **اخلاط اُسکے** آب انار شیرین چار رطل یعنے سوا پاؤ کم دو سیر آب سیب شامی ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ آب نیشکر قسم عمدہ جسے پونڈا یا گنا کہتے ہین کہ اس سے قند اور مصری بن سکتی ہے ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ اسقدر پکائین کہ قوام درست ہو جاے اور استعمال کرین۔

شراب شہد بہ ترکیب جالینوس یہ شربت بھی مثل نیگر شیاے مبردہ کے پیا جاتا ہے کہ گرمیون مین پیاس کو بجھا دیتا ہے جب سرد پانی ملاکر پلایا جاے اور اس شخص کو بھی فائدہ کرتا ہے جسکے بدن مین اخلاط خام ہضم ناشدہ جمع ہو گئے ہون خصوصاً اگر وہ اخلاط ترش ہو گئے ہون اور دلیل ایسے اخلاط کے مجتمع ہونے پر یہ ہوتی ہے کہ کبھی کبھی ایسے

شخص کو کم و بیش ایذا پہونچتی ہے یہ فائدہ شربت کا اُسوقت ہے
جب کسی پانی سے بنایا جائے جو آسانی مل سکے و آب باران سے
نہ بنایا جائے جیسے شراب العسل بنائی جاتی ہے ورنہ اسکے فوائد اور
زیادہ ہونگے **صفت اُسکی** شہد کو چھتے سے مکھی کے تازہ تازہ
نکالین اور ایک برتن جس مین صاف چشمہ شیرین کا پانی بھرا ہو ڈالین
اور اس قدر پکائین کہ تمام پانی جل جائے بعد اسکے نکال کر بحفاظت
رکھ چھوڑین اور استعمال کرین۔

شراب شہد کا دوسرا نسخہ ایک جز شہد پر دو جز آب باران
جو مدت کا رکھا ہوا ہو ڈالین اور دھوپ مین رکھ دین اور ایک
قوم شہد پر چشمہ ہاے شیرین کا پانی ڈال کر اس قدر پکاتے ہین
کہ تہائی باقی رہجاے اور بحفاظت رکھتے ہین۔

شراب افسنتین سقوط اشتہا اور ضعف معدہ کو فائدہ کرتی ہی
اخلاط اسکے شراب کہنہ چار قسط یعنے ایک چھٹانک کم سوا پندرہ
سیر شہد کف گرفتہ دو قسط یعنے ڈیڑھ چھٹانک ساڑھے سات سیر
اس پر مصطگی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اذخر سا ذج ہندی
سنبل الطیب گل سرخ سوکھا ہوا صبر سقوطری ہر ایک دو درہم یعنے
سات ماشہ قسط شیرین چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ گیاہ افسنتین
رومی سات درہم یعنے دو تولہ چار سرخ غاریقون دو درہم یعنے سات
ماشہ زعفران ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ دواؤن کو دردرا
کوٹ کر موٹا سفوف بنائین اور ایک پارچہ کتان مین باندھ کر شراب
مین ڈال دین اور سات روز تک گرمیون کی دھوپ مین رکھین
اور ہر روز چند مرتبہ پوٹلی کو ملا کرین بعد اُسکے استعمال کرین مقدار
شربت ایک اوقیہ جو برابر دو تولہ پونے دس ماشہ کے ہے
بنہار منھ پلانا چاہئے۔

شراب افسنتین کا ہمارا نسخہ جسکو بعد ترکیب دینے کے آزمایا ہی
اور تجربہ مین اسکا نفع نسخۂ سابق سے زیادہ پایا ہے **اخلاط اُسکے**
افسنتین رومی سو درہم یعنے اُنتیس تولہ دو ماشہ کو تین من صغیر جو برابر
ڈھائی سیر کے ہے پانی مین پکائین تاکہ چہارم باقی رہجائے مگر آنچ بہت
نرم کرنی چاہیے بعد اُسکے اسکو مل کر چھان لین پھر سہی کو خمیری شکیبہ

مین رکھکر جس طرح اوپر بیان ہو چکا ہے بیان کرین اور نچوڑ لین
یہ نچوڑا ہوا پانی تہائی اس پانی کا جو افسنتین سے بنایا گیا ہے
اور شہد چہارم اس کا اور شراب نصف اسکی ان سب کو
پکا کر قوام درست کرین۔

شراب مطفی پیاس کو فائدہ کرتی ہے۔ آب انار ترش ایک رطل
یعنے پونے چونتیس تولہ ترشہ ترنج نصف رطل تخمیناً سترہ تولہ آب
آلو بخارا ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ آب تمر ہندی ایک رطل
یعنے پونے چونتیس تولہ نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہو جائے
اور آب برف خواہ سرد پانی کے ہمراہ اسکو پلانا چاہیئے۔

شراب فواکہ اُن امراض کو نفع کرتی ہے جو مرۃ صفرا سے
پیدا ہوتے مین اور گرم مزاج والون کی اشتہاے طعام بڑھاتی ہے
اور معدہ کی تقویت کرتی ہے **اخلاط اُسکے** بہی اور سیب اور
ترشہ ترنج اور امرود اور انار دانہ اور انگور خام ان سب کا پانی نچوڑ لین
اور اُس پانی مین تھوڑا سماق اور زعرور اور ریباس اور حب الآس
اور زرشک ڈالکر ایک شبانہ روز بھگو رکھین بعد اُسکے نچوڑ کر
چھان لین اور شہد ڈالکر اسقدر پکائین کہ قوام درست ہو جائے
اور استعمال کرین۔

شراب آلو بخارا اُس شخص کو مفید ہے جسکو پیاس لگتی ہو اور قبض
طبیعت کو دور کرتی ہے **اخلاط اُسکے** آلو بخارا میٹھا بقدر حاجت جسکی
گٹھلیاں نکال ڈالین اور ایک پتھر کے برتن مین جو خوب صاف ہو
اُسکو ڈالکر اتنا پانی بھرین کہ آلو بخارا کے اوپر آجائے بعد اسکے
پکائین اسقدر کہ گل جائے پھر چھانین اور دوبارہ آگ پر چڑھائین
اور بقدر حاجت قند اس مین داخل کرین اور جوش دین تاکہ
گاڑھا ہو کر قوام شہد مین آجائے۔

شراب بقراطیس یہ وہ شربت ہی کہ اُسکو اس حکیم نے اپنی تمام عمر
جملہ امراض کے علاج کے واسطے بحفاظت رکھا تھا اور ضعف معدہ
اور طحال اور فساد مزاج کو فائدہ کرتا ہی **اخلاط اُسکے** ایرسا تخم رازیانہ
فلفل سپید کمد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سلیخہ چار درہم
یعنے ایک تولہ دو ماشہ مرکی تخم افسنتین کمد دو درہم یعنے سات ماشہ

دو دوائوں کو شیشہ کے برتن مین رکھین اور شراب سپید اسپر اتنی ڈالین کہ چار انگل دوائوں کے اوپر آجائے اور منہ اسکا باستواری بند کرین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین۔ اور بعض نسخون مین بلمہ ایک دورق ہے یعنے ساڑھے چار رطل جو برابر ڈیڑھ چھٹانک کم دو سیر کے ہے۔

شراب انگور یہ شربت حلق کے درد اور اس ورم حلق کو نفع کرتا ہے جو خاص حلق مین ہوتا ہے اور جو قروح معدہ مین ہوتے مین انکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** جوشاندہ انگور خام کا جو میٹھا ہو چھ رطل یعنے آدھی چھٹانک ڈھائی سیر لیکر اتنا پکائین کہ تہائی رہجائے اور اسپر ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ شہد ڈالین حلق پیچ سوسن مازو گلنار شگوفہ گل سرخ ہر ایک استار یعنے ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ مرکی پھٹکری ہر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ جوش دیکر چھان لین اور پلائین۔

رساطون یہ شراب جاڑون مین ست اور ہضم کرنے کے واسطے بنائی جاتی ہے **اخلاط اُسکے** دوشاب انگور قسم عمدہ دس ورق اور ایک دورق کا وزن ساڑھے چار رطل یعنے ڈیڑھ چھٹانک کم دو سیر کا ہے تخمیناً پس اس دوشاب کو نرم آنچ سے پکائین اور سارا کف نکال ڈالین بعد اُسکے شہد خالص جو گاڑھا ہو سے چہارم وزن شیرۂ انگور کے ڈال کر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ اسکا بھی کف نکل جائے اور نصف وزن کم ہوجائے اسکے بعد لائچی خرد اور لائچی کلان اور سنج اور لونگ دار فلفل ہر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب کو بہ نرمی پیسکر پارچہ کتان مین جو باریک ہو پوٹلی باندھکر پکاتے وقت بعد کف نکل جانے کے ڈال دین جب سکا پکانا پورا ہوجائے اور اتنا سرد ہوجائے کہ ہاتھ اُسمین ڈال سکین پوٹلی کو خوب اسی کے اندر مل دین بعد اسکے پوٹلی نکال ڈالین اور تین درہم زعفران یعنے ساڑھے دس ماشہ داخل کرکے بوتلون مین بھر دین اور کاگ وغیرہ کو مضبوط بند کر دین اور اگر کسیقدر پتلا قوام رہ گیا ہو دھوپ مین رکھین بعد اسکے استعمال کرین اور جس قدر پرانی ہوگی بہتر ہوگی۔

شراب فستقین معدہ کی تقویت کرتی ہے سدہ کی تفتیح کرتی ہے صفرا کا مسہل ہے **اخلاط اسکے** گل سرخ آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ غاریقون چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ صبر دو درہم یعنے سات ماشہ مصطگی تخم کرفس اذخر انیسون ہر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ پودینہ تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ فودنج ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ دونون جڑین کاسنی اور بادیان کی ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ فستقین تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ بیخ سوسن تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ حاشا تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سنبل الطیب اسارون سازج ہندی ہر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب کو آٹھ رطل یعنے ڈیڑھ پاؤ تین سیر شراب مین اس قدر جوش دین کہ نصف باقی رہجائے اور چھان کر ڈیڑھ رطل یعنے پچاس تولہ ساڑھے سات ماشہ شہد سے قوام درست کرین۔

رب سیب بہی وانار وغیرہ یہ سب رب اسی طرح بنائے جاتے مین جس طرح ان کے شربت بنانے کا اوپر بیان ہوا ہے مگر شربت اور رب مین فرق اتنا ہے کہ شربت مین مٹھائی پڑکے قوام درست ہوتا ہی اور رب ہر ایک چیز کا بدون مٹھائی کے بنایا جاتا ہے۔

شراب گندر ہماری ترکیب خاص سے تیار ہوتی ہے اس طرح پر کہ رب گندر و جزاو اگر موجود نہ ہو گاجر کو لیکر چھیلین اور تراشہ اسکا بجائے رب کے اختیار کرین یا گاجر کو کوٹ کر آٹا اسکا لین مع نصف وزن گاجر کا برادہ صندل ملا کر سرکہ مقطر یا آب انگور خام جیسے میل اور خالص ہو اس مین چند روز بھگو رکھین بعد اُسکے نرم آنچ سے اتنی دیر تک پکائین کہ گل جائے بعد اسکے نچوڑین اور اس پھٹنے ہوے پانی کو صاف کرلین خیال رہے کہ جسقدر سرکہ یا آب انگور زیادہ ہوگا اتنا ہی بہتر ہے بعد اسکے دہی کا توڑ جس مین سپیدی بالکل باقی نہو روق کرنے سے یا جوش دیکر پھاڑنے سے جس طرح ماء الجبن کی مائیت الگ ہوجاتی ہے اسی طرح سے دہی کے توڑ کا صاف پانی الگ کرلین اور جو کا آٹا ملا کر اسی توڑ سے فقاع یعنے در بہرہ بنائین اور اس در بہرہ کو خوب کھٹا ہونے دین

اور بعد اُسکے صاف پانی اُس کا لیکر پھر دوبارہ جو کا آٹا ڈال کر فقاع بنائیں اور جسقدر فقاع بنانے مین تکرار عمل کرین بہتر ہے اخیر کو اُس فقاع کے صاف پانی کو پگھلنا ذرا ن عصارہ مذکورہ سے اختیار کرین اور آب امرود جینی اور ترش بہی کہ پانی جو شاداب ہو اور آب انار ترش اور آب سیب ترش جسمین بوجہ تازگی اور شادابی کے پانی زیادہ نکلے اور آب زعرور اور آب لیمون اور آب آلو بخارا ترش اور آب خرمائے خام، ور آب کندش طبری اور آب توت شامی جو پختہ ہوا ہو اور آب کشمش خام جو ترش ہو اور عصارہ انگور خام اور عصارہ شاخہائے نرم انگور اور عصارۂ گل سُرخ فارسی اور عصارۂ نیلوفر اور عصارۂ بنفشہ ہر ایک تین جز اور عصارۂ ترشۂ ترنج اور عصارۂ ترشۂ نارنج ہر ایک ثلث ایک جز کے اور عصارۂ گشنیز سبز اور کاہوے سبز اور برگ خشخاش تازہ اور ہری کاسنی اور خرفہ کا عصارہ ہر ایک چہارم جز کا اور عصارہ برگ بید سادہ اور برگ سیب اور امرود اور برگ زعرور اور برگ گل سُرخ اور برگ عصی الراعی جسکو لال ساگ بھی کہتے ہین ہر ایک چہارم جز کا عصارۂ لحیۃ التیس اور سوکھا گل سُرخ اور سوکھا گل نیلوفر اور عصارہ زرشک خشک اور تخم کاہو اور تخم کاسنی اور گلنار ہر ایک بیسوان حصہ جز کا ہرے پودینہ کا عصارہ چھٹا حصہ جز کا ہری زرشک کا عصارہ نصف جز ان سب دواؤن کو اور عصارات کو جمع کر کے آگ پر چڑھا دین اور سماق چار جز اور جو سبوس بر آوردہ دو جز سماق تین جز انار دانہ تین جز داخل کر کے اتنا پکائین کہ نصف رطوبت باقی رہے بعد اُسکے آگ بجھا کر دیگ کو چولھے پر رہنے دین تا انکہ سرد ہوجائے سرد ہونے کے بعد خوب ملین اور مل کر چھان لین بعد اُسکے بعوض تین سو درہم یعنے ایک چھٹانک سوا سیر اس چھنے ہوے پانی کے ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کافور لیکر پیسین اور ایک قرع کے پیندے مین اس کافور کو چھڑکین بعد چھڑکنے کے اس چھنے ہوے پانی کو آہستہ آہستہ ڈالین اور قرع کا منھ کسی جوڑ سے مستحکم ایسا بند کرین کہ سانس نکلنے پاے اب اس قرع کو کوے کی آگ پر اتنی دیر تک رکھین جتنی دیر مین جوش آجانے کے قریب پہونچے بعد اُسکے اوتار کر کسی صراحی یا بستوقہ وغیرہ مین منھ بند کر کے رکھین تاکہ جرم کافور اُڑ نہ جاے اور ضایع ہو

مقدار شربت اسکی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تک ہے بعض آدمی اس نسخہ مین سنبل الطیب اور زنجبیل اور تخم رازیانہ انیسون، اور فلفل سیاہ اور سعد کوفی کے اجزا بھی بقدر اپنی تجویز کے داخل کرتے ہین۔

نسخۂ فقاع ہمارا مجوزہ کہ مفید ہو اور باہ کو زیادہ کرتا ہے فلفل زنجبیل سنبل الطیب جوزبوا لکمد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ خبث الحدید پسا ہوا دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تخم گندنا پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ تخم جرجیر تخم پیاز تخم اوٹنگن اور رائی لکمد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ لسان العصافیر حب فلفل حب الزلم مغز بن ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سب دواؤن کو کوٹین اور کسی برتن مین جیسا معلوم ہو چکا ہے رکھ کر پھر اسکو دوغ پانچ یا زدہ مین رکھکر ملائین اور اس دوغ کو روٹی کے فقاع مین جو نصف وزن دوغ کے ہو ملا کر فقاع مطلوب تیار کرین۔

شراب افسنتین کا ہمارا نسخہ افسنتین سو حصہ کو شراب تین سو حصہ اور بہی کے عصارہ تین سے حصہ مین تین دن بھگو دین اور صاف کرنے کے بعد سو حصہ شہد مین ڈالکر قوام درست کرین۔

ایک دوا ہمارے تجربہ کی قرحہ مثانہ اور مجرائے قضیب کے قرحہ کو درست کرتی ہے اور نائیزہ مین اسکی پچکاری دی جاتی ہے۔

اخلاط اُسکے جلا ہوا سیسہ اور تخم خربوزہ کا رب ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ طباشیر دو درہم صمغ عربی تخم خشخاش شاخ گوزن سوختہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ افیون نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ بھنگ دو دانق یعنے ایک ماشہ مر کی ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب دواؤن کو بہ نرمی پیسین اور آب کاسنی سے اُسکے شیاف یعنے بتیان ایسی بنائین جیسے شیاف آنکھ کے واسطے بنائے جاتے ہین اور قاثاطیر یعنے پچکاری مین اس دوا کو اس طرح بھرتے ہین کہ دودھ مین یا مغز تربوز کے روغن مین گھول کر تیار کرتے ہین۔

ساتوان مقالہ مربی اور انبجات کے بیان مین

صفت گلقند کی جو تپ اور درد معدہ کو مفید ہے اخلاط اُسکے گل سُرخ رسیدہ بر آوردہ

ٹکڑے ٹکڑے کیا ہوا جسکے پتے سے سپید ریشہ جو سخت ہوتا ہے نکال لیا گیا ہو اُسکو کسی کپڑے پر پھیلا دین تاکہ سوکھ جاے بعد خشک ہونے کے اسکو ایک لگن یا کڑاہی وغیرہ مین ڈال کر اسقدر ملین کہ چور چور ہو جاے پھر اس پر شہد کف گرفتہ اتنا ڈالین کہ جتنا آٹا گوندھنے مین پانی ڈالا جاتا ہے اور شیشہ کے برتن مین یا مٹی کے روغنی برتن مین بھر کر چالیس روز دھوپ مین رکھین اور صبح و شام ہلاتے رہین اور اگر خشک ہو جانے کے سبب سے اور شہد ملانے کی حاجت ہو ملا دین بعد چالیس روز کے دھوپ سے اُٹھا لین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین یہی ترکیب بنفشہ کے مربی کرنے کی ہے۔ اور اگر گلقند شکر سے بنانا منظور ہو یا بنفشہ کا مربی بذریعہ شکر کے بنانا ہو چاہیے کہ اس شکر کو اتنے میٹھے پانی مین گھول لین کہ اسکا شربت گاڑھا مثل شہد کے ہو جاے اور پھر وہی ترکیب کرین جو شہد سے گلقند بنانے کی لکھی گئی ہے۔

اترج کا مربی ضعف معدہ کی اصلاح کرتا ہے اور طعام کو ہضم کرتا ہے **اخلاط** اُسکے اترج یعنے بڑا نیبو تازہ لیکر چار پھانکین طول مین کرین جس طرح دھاریان پھانکون کی ہر ایک اترج مین ہوتی ہین بعد اُسکے اندر کا زیرہ جو ترش ہوتا ہے نکال ڈالین نکالنے کے بعد اترج کو مٹی کے گھڑے وغیرہ مین ڈال دین اور میٹھا پانی صاف کیا ہوا اور نمک دردرا پیسا ہوا اس مین ڈال کر سات دن تک رہنے دین تا اینکہ بدرنگ ہو جائین اور رنگ بدل جاے بعد اسکے اس پانی کو پھینک کر خالص پانی بے نمک ڈالین اور اتنے دنون تک رہنے دین کہ اسکا رنگ بدل جاے اور باہر سے بھی چھلکا مثل اندر کے سپید نظر آے اور پانی کو چکھین کہ اسمین نمک کی شوریت تو نہین ہے جب ایسا پانی نکلے شہد خالص ایک جز پانی دو جز ملا کر دیکھین کہ اترج مذکور اسمین ڈوب جاتا ہے یا نہین اسی انداز کا پانی ڈال کر ایک دیگ مین بھر کر آگ پر چڑھا دین اور دو گھنٹہ تک جوش دیتے رہین بعد اُسکے شہد اور پانی نکال لین اور دوسرے دن صبح کو فقط شہد کو جوش دین اور اسکا کف اُتار لین اور اترج کو اسمین ڈالدین اور ایک جوش پھر دین بعد جوش دینے کے اترج کو نکال لین اور کسی کونڈے یا ہانڈی مین رکھ کر اور دیبہ مندرجہ ذیل کا سفوف اس پر چھڑکین اس وزن سے کہ فی دو من یعنے دو سیر اترج کے زعفران الائچی خرد الائچی کلان ہر واحد ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ قرنفل دارچینی ہر ایک نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ مشک ڈیڑھ دانق یعنے چھ رتی سب دواؤن کو کوٹ کر اترج کے دونون رخ پر چھڑکین اور کسی برتن مین رکھکر شہد مذکور سابق اسپر ڈال دین اور استعمال کرین۔

دوسرا نسخہ اترج میانہ قد کہ بہت بڑا ہو نہ چھوٹا اور اپنی مراد کو پہونچ جاے چھلکا اسکا کھردرا نہ ہو اور کسی قدر مستطیل یعنے لانبا ہو اسکو طول مین قاشین بنا دین کہ ہر ایک نیبو کی چار قاشین ہون اور کسی مٹی کے مٹکے وغیرہ مین اُسکو رکھین اور اس ترکیب کا زمانہ کانون اول مین ہے جسوقت آفتاب جدی مین داخل ہوتا ہے مترجم ہمارے ہندوستان کے حساب سے مکر کی سنکرات ہوئی اور ہندی مہینون سے ماگھ کا مہینا ٹھہرے گا **متن** اس مربے کے بنانے کا وہی سال بہتر ہے جس مین سردی زیادہ پڑے اس لیے کہ جس قدر پانی بوجہ سردی کے اترج پر جم جایا کرے گا اسیقدر اس پھل مین سختی زیادہ ہوگی اور جس قدر سخت زیادہ ہوگا مربے کی قاشین کراری ہونگی اور دیر تک ٹھہرے گا بعد قاشین کرنے کے روزانہ دو مرتبہ قاشون پر دردرا نمک ملنا چاہیے اور صاف کر لینا چاہیے اور پھر سرد پانی مین ڈال کر دھوے جائین تین ہفتہ تک اسی طرح نمک ملنا اور دھونا چاہیے اور پانی مین بھگونا بعد اُسکے پانی سے نکال کر کسی خوان وغیرہ پر ایک گھنٹہ تک پھیلا دین کہ سوکھ جاے اور اگر کوئی قاش سڑ گئی ہو چھری سے اُسکو کاٹ ڈالین اور پھر میٹھے پانی سے صبح و شام بنرمی دھویا کرین تا اینکہ چالیس روز گذر جائین بعد اُس کے پانی سے نکالین اور جو کچھ پھپھوندہ وغیرہ بدبو کی چیز اُس پر لگ گئی ہو اسے دھو ڈالین اور ایک شبانہ روز ہوا مین پھیلا دین تاکہ تری اُسکی جاتی رہے بعد اُسکے صبح کو ایک چوڑے منھ کی دیگ مین یا لگن مین جو خوب مانجی اور صاف کی ہو اُسکو رکھکر اُس پر اتنا پانی گرائین کہ قاشون کے اوپر آجاے اُسکے بعد

کٹا ہوا قند سب چند وزن اترج ڈالکر نرم آنچ سے پکائین اور لکڑی کے ڈوئے سے چلاتے جائین اسکے بعد اترج کی قاشین نکال کر جس قدر شیرہ قند کا اسمین لگا ہو پونچھ ڈالین اور کسی سینی یا خوان پر اسکو پھیلا دین اور دو دن پے درپے پھیلا رہنے دین اور قاشون کو الٹتے پلٹتے رہین بعد اسکے پھر اس دیگچے یا لگن مین رکھکر نصف وزن اترج قند اور پانی اتنا کہ قاشون کے اوپر چار چار انگل آجائے ڈالین اور مثل پکانے پہلے وزن کے نرم آنچ سے پکائین اور اس بات کی بہت احتیاط رہے کہ قاشون مین داغ نہ لگ جائے اس لیے کہ مربے کے بنانے مین بڑا مشکل کام یہی ہے کہ داغ نہ لگنے پائے اور تمام نزاکت دستکاری کی اسمین ہے۔ رکابدار کو چاہیے کہ اسکا ذہن اور قوت فہم کی سب اسی طرف متوجہ رہے کہ جب سے آگ جلائی گئی ہے اور آنچ شروع ہوئی ہے اور جب تک آنچ رہے نرم رہے اور یک ہی تا دیر رہے بعد اسکے پھر قاشون کو نکال کے کسی خوانچہ پر پھیلائین اور تین شبانہ روز پے درپے ہوا مین رکھین چوتھے روز قاشون کی رطوبت پونچھ کر چھری کی نوک سے گود کر پھر دیگ مین ڈالین اور اوسپر اتنا شہد ڈالین کہ اگر قاشین ڈوب جائین چار چار انگل اوپر آجائے اور بعد اس کے نرم آنچ سے پانچ یا چھ گھنٹہ تک اسکو پکائین تا اینکہ شہد کے قطرے گول گول مثل موتی کی قاشون کے اوپر ان سوراخون سے دکھائی دین جو گودنے سے قاشون مین پڑ گئے ہون اور شہد کسی قدر گاڑھا بھی ہو جائے بعد اسکے آگ پر سے اتار لین اور سرد ہونے مین پر سنبل الطیب اور قرنفل دار چینی اور زنجبیل الائچی کلان دار فلفل خیر بوا ہر ایک جز واحد یعنے مساوی الوزن سے کر حساب کرین کہ مجموع وزن ان سب دواؤن کا بیسوان حصہ وزن اترج کا ہو جائے اور یہ اس طرح پر ہوگا کہ فی من یعنے ایک سیر اترج مین دو استار وزن دواؤن کا ہونا چاہیے **مترجم** اس مقام پر شیخ کی تصریح سے ایسا معلوم ہوا کہ ایک من برابر چالیس استار کے ہوتا ہے اور ہر ایک استار چونکہ ساڑھے چار مثقال کا ہے یعنے ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ پس دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ ہوا اور جو کہ دو استار کو بیسوان حصہ من کا شیخ لکھتا ہے لہذا ایک من برابر ساڑھے ستر تولہ کے ہوا اور ہم نے جا بجا اسی ترجمہ مین بموجب تصریح صاحب مخزن کے ایک من کو پورا سیر انگریزی قرار دیا ہے پس ناظرین کتاب ہذا کو چاہیے کہ کمی اور بیشی دونون وزن کا حساب کر کے ترکیب کتبات اس قرابادین کی کرین **متن** ان سب دواؤن کا درد سفوف بنا کر کسی سبز روغن کے برتن مین پہلے قاشون کو مربے کی رکھین اسپر تھوڑا سا سفوف چھڑکین پھر قاشون کو الٹ کر دوسری طرف بھی سفوف چھڑکین **مترجم** اس عبارت سے ایک یہ بھی معنی پیدا ہو سکتے ہین کہ پہلے سبز برتن کے پیندے مین سفوف کو چھڑک کر قاشین بچھا دین بعد اسکے قاشون پر سفوف چھڑکین جیسا پہلے مربے کی ترکیب مین بیان ہو چکا ہے **متن** اور جسقدر قاشین سفوف کو پیتی جائین اور ان مین جذب ہوتا جائے مگر اس سفوف کو چھڑکتے رہین تا اینکہ تمام سفوف جذب ہو جائے بعد اسکے کسی اچاری مین رکھ کر جس قدر شہد مین انکو پکایا تھا اس مین سے اتنا شہد ڈالین کہ چار انگل اوپر آجائے اور اسکا منھ اچھی طرح بند کر کے ایسی جگہ رکھین کہ سردی اور گرمی نہ پہونچنے پائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اترج کے پختہ ہو جانیکی اور رس پیلے ہونیکی علامت یہ ہے کہ کسی برتن مین پانی بھر کر اترج کو ڈالین تو اسمین ڈوب جائے **یہی کام مربے** معدہ کی تقویت کرتا ہے اور طبیعت کو بستہ کرتا ہے بدہضمی کی اصلاح کرتا ہے فم معدہ کی خرابی سے اگر قے ہوتی ہو اسکو بند کرتا ہے **اخلاط اسکے** بڑے دانہ کی بہی سے کر اندر سے اسکو صاف کرین اور چار رپچا نکین بدستور مذکورہ بالا کر کے شہد اور پانی مین جوش دین پانی کا وزن شہد سے دونا ہونا چاہیے اور ایک گروہ اسکو شہد اور شراب مین جوش دیتے ہین اور یہ طریقہ کار ریگر کے واسطے بہت اچھا ہے بعد جوش دینے کے اسکو ٹھنڈا کرین اور دوسرے جون تنہا شہد مین جوش دین پھر ان قاشون کو سینخ وغیرہ پر پھیلا دین اور سفوف انھین دواؤن کا جو اترج کے مربے مین لکھی گئی ہے قاشون پر چھڑکین اور وہی شہد خالص جسمین دوسرے دن جوش دیا ہے اوسپر ڈال کر بحفاظت رکھین۔

دوسرا نسخہ بہی کے مربے کا ضعف معدہ اور اسہال کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اسکے** بہی جو اپنی مراد کو پہونچ گئی ہو

اور خوب پک گئی ہو اُسکو لے کر چار قاشین کرین اور جتنے بیج اُسکے اندر ہون اُنکو نکال ڈالین اور اوپر سے اسکو پارچہ کتان کے رومال سے پونچھین بعد اُسکے ایک حصہ شہد چار حصہ پانی قاشون پر شہد اور پانی کی مقدار اتنی ہو کہ قاشین ڈوب جائین اور دو یا تین جوش دیکر قاشون کو صاف کرین اور پھر دیگ مین ڈال کر شہد کف گرفتہ ایک جزاور پانی بھی اسیقدر ڈال کر دو یا تین جوش پھر دین اور پھر صاف کرکے سینی یا خوان پر کھلی ہوا مین قاشون کو رکھین تا اینکہ تری قاشون کی خشک ہو جائے بعد اُس کے کپڑے سے پونچھ کر پھر دیگ مین ڈالین اور اتنا شہد ڈالین کہ چار چار انگل اوپر آجائے اور ایک جوش دین اور وہی دوائین جو مربائے اترج مین کی گئی ہین پیسکر قاشون پر چھڑکین اور کسی سبز برتن وغیرہ مین رکھکر منھ کو مضبوط بند کر دین بعض طبیبون کا یہ قاعدہ ہے کہ خوشبو دواؤن مین سے فقط الائچی کلان اور لونگ اور زعفران کوٹ کر قاشون پر چھڑکتے ہین۔

گاجر کا مربی بردہ بینے جو سردی پیٹ کے اندر معلوم ہوتی ہے اُسکو اور ضعف گردہ اور درد پشت کو فائدہ کرتا ہے اور باہ بڑھاتا ہے **اخلاط** **اُسکے** سخت گاجر جسکا رنگ صاف ہو اور ریشہ وغیرہ سے پاک ہو لیکر دونون طرف سے کاٹ ڈالین پھر سپر قند یا شکر ہموزن ڈال کر پانی اتنا ڈالین جس مین گاجرین ڈوب جائین اور نرم آنچ سے اتنا اوبالین کہ ملایم ہو جائے اور آگ پر سے اوتار لین اور نکالکر خوان وغیرہ مین چُن دین تا اینکہ خشک ہو جائے اور جو پھوندہ وغیرہ گاجرون پر آگئی ہو اُسکو پونچھ ڈالین اور پھر دیگ مین ڈال کر شہد کف گرفتہ چھوڑین چار انگل گاجرون کے اوپر آجائے اور نرم آنچ سے پکائین جب ایسا معلوم ہو کہ شہد گاجر کے اندر سرایت کر گیا ہے جسکو بازار اپنی اصطلاح مین قوام پر آجانا بولتے ہین۔ پھر آگ سے اُتار لین اور کسی چاندی یا اس طرح پر درست کرکے قاشون کو چنین کہ بیچ مین خانہ خانہ سے بن جائین جس طرح مربے کی اچاریان رکھا دار طیار کرتے ہین اور خوشبو کی دوائین اسپر چھڑکین بعد اُسکے شیرہ قوام کا اُسپر ڈالین جیسا اوپر مذکور ہوا ہے۔

ہڑ کا مربی تازہ ہڑ کا مربی چین اور ہندوستان مین بنایا جاتا ہے اور قسم اسکی ہمارے ملک مین وہان سے آتی ہے وہی اچھی ہوتی ہے ہمارے ملک مین جو مربی بنایا جاتا ہے اُسکا طریقہ یہ ہے ہلیلہ کابلی قسم عمدہ لے کر زمین مین ایک گڑھا کھود دین مگر وہ زمین ایسی ہو جس مین تری ہو اور رتیلی زمین ایسی ہو جس مین میٹھے پانی کی نمی ہو شور نہو اُس گڑھے مین ہلیلہ کو اس طور پر چنین جس طرح اچاری مین قاشین بیچکی چنی جاتی ہین اور اسکے اوپر گیلی بالو اور نیچے اسکے بھی گیلی بالو چن دین اور بعد اسکے اوسپر پانی چھڑکین اور دو دن کے بعد ہڑ کو نکالین اور پھر بالو بدلکر بدستور سابق چنین اور دو دن رہنے دین تا اینکہ ہڑ مین رطوبت آجائے یہ تدبیر دس دن تک کرنی چاہیے تاکہ ہڑ مین شادابی آجائے اور رطوبت پیدا کرے اور پھول جائے پھر اُسکو میٹھے پانی سے تین یا چار مرتبہ دُھوئین بعد اسکے مراد رسعد کوفی لے کر بہت سے پانی مین پکائین اور اس پانی مین ہڑون کو ڈال کر نرم آنچ پر تھوڑا تھوڑا جوش دین جب اُبل جائے ہڑون کو دھو کر صاف کرین بعد اُسکے شہد کو لے کر الگ جوش دین اور کف اُتار اُتار کر پھینک دیا کرین پھر ہڑ الگ جوش دین خالص پانی مین اور وہی خوشبو جنکو ہم نے مربائے اترج مین بیان کیا ہے لیکر پارچہ کتان باریک در صاف مین پوٹلی باندھ کر دیگ مین لٹکا دین اور ہر ایک گھنٹے کے بعد اس پوٹلی کو ملتے رہین تا اینکہ اثران خوشبو دواؤن کا ہمراہ اثر ہڑ کے نکل آئے جب ہڑ کو جوش دے چکین پھر اسکو ایک مٹی کے روغنی کونڈہ وغیرہ مین مع اس پانی کے انڈیل دین دو یا تین دن اسی پانی مین پڑی رہنے دین تاکہ ہڑون مین اثر خوشبو دواؤن کا بخوبی آجائے پھر اُنکو شیشہ کی اچاری مین چُن کر شہد کف گرفتہ مذکورہ بالا اُس مین بھرین اور مشک اور زعفران تھوڑا سا عنبر حسب خواہش دے کر برتن کا مُنھ مضبوط باندھین اور استعمال کرین اور جتنا پُرانا ہوگا عمدہ ہو جائے گا۔

ہڑ کے مربے کا دوسرا نسخہ ہلیلہ کابلی کے بڑے بڑے ستو دانے لے کر پانی مین بھگوئین اور پانچ دن تک دھوپ مین رکھ چھوڑین بعد اُسکے پانچ دن گیلے گوبر مین گاڑ دین اور روز اس پر پانی ڈالتے رہین پانچ دن کے بعد نکال کر ہڑ کو خوب دھوئین اور صاف کرین

پھر ہڑ کو لیکر بالو مین پانچ روز تک دفن کرین اور یہی ترکیب تین مرتبہ کرین بعد اسکے ہڑ کو خوب دھوئین کہ صاف ہوجاوے پھر چاول، در کشک جو اور چھوہارا ہر ایک تیس درہم یعنے تخمیناً ایک چھٹانک سوا لیکر ہڑون کو ان تینون کے ساتھ پانی مین نرم آنچ سے اسقدر جوش دین کہ پانی جل جاے بعد اسکے ہڑون کو نکال کر پارچہ کتان سے پونچھین اور سوئی سے ہڑون کو گودین اور اُس پر شہد عمدہ اسقدر ڈالین کہ ہڑون کے اوپر چار چار انگل آجاے اور اتنا پکائین کہ گاڑھا ہوجاے اور استعمال کرین۔

دوسرا طریقہ مربی بنانے کا ہلیلہ کابلی سو عدد لیکر اچھی طرح دھو ڈالین اور رات بھر بھنے دین تاکہ کسی قدر خشک ہوجاے پھر اس پر پانی یا آب کشک جو اتنا ڈالین کہ ہڑون کے اوپر چار چار انگل آجاے اور نرم آنچ سے پکائین تاکہ سب پانی جل جاے اور پھر اُسکو تنور مین رکھین تنور سے نکال کر سینی وغیرہ پر پھیلا دین اور کپڑے سے پونچھین اور سوئی سے گودین پھر اسپر سکنجبین ڈال کر اتنا پکائین کہ نرم ہوجاے اور آگ سے اُتار کر خوشبو دوائین اس پر چھڑکین اور بحفاظت اُٹھا رکھین اور استعمال کرین۔

شقاقل مربی شقاقل کی صورت یہ ہے کہ یہ موٹی موٹی جڑین مثل سونٹھ کے ہوتی ہین اور ہندوستان سے آتی ہے اور ہندی زبان مین اسکو ستاور کہتے ہین اور ہندوستان مین ہر وقت اسکے تر و تازہ ہونے کے مربی اسکا بنایا جاتا ہے وہ مربی بہت عمدہ ہوتا ہے لیکن ہمارے ملک مین اسکے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے شقاقل کو آب گرم مین تر کرتے ہین کہ اُسکے اوپر والا چھلکا نرم ہوجاے اور پھر چھری سے اس چھلکے کو اُتارتے ہین بعد اُسکے سات دن تک اُسکو ٹھنڈے پانی مین بھگوتے ہین اور ہر روز پانی بدل ڈالتے ہین یہ ترکیب جب تک کی جاتی ہے کہ اندر اور باہر دونون طرف تری پہونچ کر نرم ہوجاے پھر شہد اور پانی مین اسکو پکاتے ہین دو حصہ پانی اور ایک حصہ شہد ڈال کر پھر تنہا شہد مین اتنا پکاتے ہین کہ ایک جوش آجاے اسکے بعد شیشہ کے برتن مین نکال کر مع شہد کے رکھتے ہین جب شقاقل کی تری سے شہد پتلا ہوجاے اُسکو بدل کر اور نیا شہد کف گرفتہ مع اُن خوشبو دواؤن کے جو اوپر لکھی گئی ہین ملا کر بحفاظت رکھ چھوڑتے ہین۔

سونٹھ کا مربی اور ادرک کا مربی بھی یہی ہے سونٹھ بھی جڑ دوا کی قسم سے ہے جو زمین کے اندر سے نکلتی ہے جس طرح ہلدی گرہ دار ہوتی ہے اور اسکا عمدہ مربی چین مین بنایا جاتا ہے کہ وہان تر و تازہ ادرک ملتی ہے لیکن ہمارے ملک مین سونٹھ شہد یا چاول کر کے مین پرورده کر کے آتی ہے اور اسکا مربی اسی خشک حالت مین شہد اور خوشبو دوائین ڈال کر بنایا جاتا ہے بعد ازان ایک مہینہ سونٹھ کو پانی بن بے نمک کے بھگوئین اور ایک گرہ اسکو مثل ہلیلے کے ریگ مین دفن کرتے ہین بعد اسکے اسی طرح پکاتے ہین جیسا ہم نے ہڑ کے مربے مین بیان کیا ہے۔

آلو بخارا کا مربی اگر تر و تازہ ہو پہلے اُسکی گٹھلیان نکال ڈالین اسکے بعد شہد اور پانی مین جوش دین پھر تنہا شہد مین جوش دین اور وہی خوشبو دوائین بموجب بیان بالا ڈال کر مربی تیار کرین اور اگر خشک ہو پہلے تین دن پانی مین بھگوئین اسکے بعد مربی بنائین۔

لفت کا مربی عمدہ قسم لفت کی لے کر چار پھانکون سے چھ پھانکون تک تراشین بر طبق اسکے چھوٹے اور بڑے ہونے کے اور اوپر کا چھلکا چھیل ڈالین بعد اسکے نمک اور پانی مین چار دن بھگوئین اسکے بعد گرم پانی مین تین دن بھگوئین اور پھر شہد اور پانی مین پکائین اسکے بعد تنہا شہد مین پکائین اور خوشبو دوائین ڈال کر طیار کرین۔

بادام کا مربی تازہ بادام شیرین مع پوست کے لیکر بدون بھگونے کے جوش دین اور سوئی سے اُسکو گودنا چاہیے اور خوشبو دواؤن مین ڈال کر مربی تیار کرین۔

عود بلسان کا مربی عود بلسان تر و تازہ سے یعنے اچار بنایا جاتا ہے جب اسکو دو مرتبہ جوش دین اور پھر خوشبو دوائین ڈال کر بدستور سابق تیار کرین۔

آملہ کا مربی آملہ کی عمدہ قسم کسی جگہ سے ٹوٹا پھوٹا نہو سات دن

گشنیز سے پانی مین بھگو یا جاتا ہے تا اینکہ نرم ہو جائے اور پھول جائے
اور اسمین تری آجائے بعد اُسکے دو مرتبہ جوش دینا چاہیے جیسا کہ جینے
اور مربون کے بنانے مین کہا ہے اور پھر خوشبو دوائین ڈال کر دو مرتبہ
جوش دین اور پھر اُس پر شہد کف گرفتہ بہ ترکیب سابق داخل کرین
اور خوشبو دواؤن سے معطر کرین۔

سیب کا مربی تقذف یعنی اسہال یانے کو فائدہ کرتا ہے سیب شیرین کی
قسم شامی کو دو حصہ پانی اور ایک حصہ شہد مین جوش دین اور پھر دوبارہ
فقط شہد مین جوش دین اور اسپر شہد کف گرفتہ اور خوشبو دوائین
جو اترج کے مربے مین لکھی گئی ہین ڈال کر تیار کرین۔

آٹھوان مقالہ قرص کے بیان مین کلام ہمارا قرص کے بارہ
مین بھی ویسا ہی عام ہے جیسا اور ترکیبون مین گذر چکا ہے۔

اقراص کوکب قدماے اطبا نے بہت مبالغہ تعظیم مین اس قرص کے
کیا ہے کہ نام اسکا اقراص کوکب رکھا ہے یعنے یہ قرص منسوب ان کوکب
کی طرف ہے جنکی سعادت کے اوضاع مخصوصہ ایسے ہین کہ حیات انسانی پر
کسی مرض کے ضرر کو غالب نہین ہونے دیتے ہین گویا حیات باقی رکھنا
اس قرص کا فعل خاص ہے جس سے بڑھکر کوئی سعادت جسمانی نہین ہے
یہ قرص اصلاح اس معدہ ضعیف کی کرتا ہے جو قابل ان فضول کا
ہو جو تمام اعضا سے دفع ہو کر معدہ کی طرف آتے ہون اور کھٹی ڈکار
کو دور کر دیتا ہے اور پیشانی پر طلا کیا جاتا ہے تب درد سر مین
سکون پیدا کرتا ہے اور نزلہ کے اقسام اور دانتون کے درد کو فائدہ کرتا ہے
بیروزہ ملا کر سڑے ہوے اور کرم خوردہ دانت پر لگایا جاتا ہے اور
کان کے درد کو نفع کرتا ہے اور نفث الدم اور سیلان خون کو کسی
عضو سے کیون نہو اور پرانی کھانسی کو فائدہ کرتا ہے حمیات یعنے تپین
جو دورہ سے آتی ہون اُنکو آب مرزنجوش کے ساتھ اور اُن زہرون کو
جو حیوانات کے کاٹنے اور ڈنک مارنے سے اثر کرتے ہین دینز کھانے
پینے والے زہرون کو آب سداب کے ہمراہ مفید ہے۔ اس قرص مین
کوکب ارض یعنے ابرک داخل ہے اور **اکثر کا قول** یہ ہے
اور بعض کہتے ہین کہ وہ طین شاموش ہے اور شاید کہ ابرک معدہ مین
لپٹ جاتا ہے اور اسکے تہ معدہ پر جم جاتی ہے پس حار غریزی کی

حرارت معدہ مین نہین پہونچ سکتی تا کہ کسی دوسرے عضو مین فعل کر سکے
ہم اس نسخہ کے اخلاط اسی طرح بیان کرتے ہین جیسا طبیبون نے تجویز کیا ہے
مترجم یہ مذمت اور برائی اس قرص کی ہے جسکو شیخ نے بیان کیا ہے
اور بعض نقل کرنا نسخہ کا اس غرض سے ہے کہ ایسی مشہور دوا سے یہ
قرابادین خالی نرہے **اخلاط اُسکے** مرکی جند بیدستر سنبل الطیب
سلیخہ گل مختوم پوست بیخ مرج ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ
افیون زعفران قسط شیرین کوکب الارض یعنے ابرک ہر ایک پانچ درہم
یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ خشخاش سپید چھ درہم یعنے دو تولہ
دو قوانیسون سیسالیوس بزر البنج سپید سائلہ تخم کرفس ہر ایک آٹھ درہم
یعنے دو تولہ چار ماشہ گوند کے اقسام شراب ریحانی مین بھگوئین
اور باقی دواؤن کو کوٹ چھان کر اسی بھیگے ہوے گوند سے قرص
تیار کرین وزن ہر ایک قرص کا نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ
چاہیئے اور سایہ مین خشک کرین۔

اقراص ورد بہ نسخہ جمہور درد معدہ کو فائدہ کرتا ہے رطوبات
معدہ کی جلا کرتا ہے متلی اور پرانی تپون کو زائل کرتا ہے **اخلاط اُسکے**
گل سرخ زیرہ آوردہ بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ سنبل الطیب
بیخ سوسن ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ اور بعض اطبا
بجائے بیخ سوسن کے رب السوس ڈالتے ہین سب دواؤن کو جمع
کرکے پیس چھان کر شراب مثلث مین گوندھ کر قرص تیار کرین
اور سایہ مین خشک کرین۔

اقراص ورد کا نسخہ حکیم اسقلیبادس کا حرارت کو بجھاتا ہے
اور درد معدہ کو فائدہ کرتا ہے اور معدہ کی تقویت کرتا ہے اور ربوا اور
حرارت اور معدہ کی پھڑک اور رطوبت معدہ کے انقلاب یعنے پٹ جانے
کو اور پیاس کی گرمی کو اور احتراق مواد کو مفید ہے **اخلاط اُسکے**
گل سرخ تازہ چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ بیخ سوسن چار مثقال یعنے
ڈیڑھ تولہ سنبل ہندی دو مثقال یعنے نو ماشہ سمیع مین گوندھ کر
بوزن ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کے قرص تیار کرین
اور سایہ مین خشک کرین۔

اقراص ورد جس مین سقمونیا داخل ہے حمیات کو فائدہ کرتا ہے

اور پیشاب کے رک رک کے آنے کو **اخلاط اُسکے** گل سرخ زیرہ برآورد بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ سنبل الطیب بیخ سوسن ہر واحد آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ سقمونیا تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ ان دواؤن کو جمع کرکے پیس چھان کر قرص تیار کرین اور سایہ مین خشک کرین اور سرد پانی خواہ جلاب یا سکنجبین کے ہمراہ تناول کرین۔

اقراص ورد جن مین طباشیر داخل ہے حمیات مرکبہ جن مین اختلاط بلغم اور صفرا کا ہو اور کہنہ ہو گئی ہون انکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ زیرہ برآوردہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سنبل الطیب دو درہم یعنے سات ماشہ طباشیر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ عصارہ غافث آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ دواؤن کو جمع کرکے پیس چھان کر قرص تیار کرین اور سایہ مین خشک کرین اور بروقت حاجت استعمال کرین۔

اقراص ورد مسمی بہ دبید الورد سدہ ہاے جگر اور طحال اور سوداوی اور بلغمی تپون کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ عصارہ سوسن پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سنبل الطیب سلیخہ شگوفہ اذخر مکی زعفران مصطگی ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ دواؤن کو کوٹ کر چھانین اور مکی اور زعفران کو سرکہ مین بھگو کر قرص اسی سے طیار کرین اور اگر جی چاہے تو شہد مین گوندھ کر قرص بنائین۔

اقراص ورد جو حماے غب یعنے اس تپ کو جو ایک دن ناغہ کرکے آے فائدہ کرتا ہے گل سرخ پانچ جز سنبل الطیب زعفران مصطگی لک مغسول اور عود بلسان ہر ایک دس جز عصارہ غافث افسنتین ہر ایک دو جز شگوفہ اذخر بلیلہ زرد ہر واحد ایک جز اور ایک نسخہ مین گل سرخ کا وزن سنبل و مصطگی کے برابر ہے کوٹ چھانکر آب کرفس سے قرص تیار کرین ایک قرص کا وزن نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ ہے۔

اقراص ورد جس مین سنبل الطیب داخل ہے درد جگر کو فائدہ کرتا ہے سنبل الطیب لک مغسول بیخ سوسن ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ افسنتین کیا زعفران عصارہ غافث ریوند چینی ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ گل سرخ سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی سرخ کوٹ چھان کر پانی مین گوندھ کر قرص تیار کرین۔

اقراص کافور حرارت کی سوزش کو بجھاتا ہے تپون کی التہاب مین تسکین پیدا کرتا ہے دق اور سل کو نفع کرتا ہے پیاس اور کرب اور خونی قے کو دور کرتا ہے **اخلاط اُسکے** طباشیر چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ گل سرخ سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی تخم خیار تخم خرفہ تخم کدوے شیرین نار دین صمغ عربی رب السوس عود خام الائچی کلان ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ قند سپید ترنجبین ہر واحد سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی کافور ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ لعاب اسپغول مین گوندھ کر قرص تیار کرین۔

دوسرا نسخہ قرص کافور کا معدہ کی بھڑک اور جگر کی بھڑک کو فائدہ کرتا ہے اور اسہال یا خونی قے کو مفید ہے اور حمیات حادہ کو **اخلاط اُسکے** طباشیر چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ گل سرخ زیرہ برآوردہ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ عود خالص عمدہ الائچی کلان رب السوس ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ قند سپید ترنجبین تخم خیارزہ مقشر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران کافور ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب دواؤنکو پیس چھان کر لعاب اسپغول سے قرص تیار کرین وزن ہر ایک قرص کا ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ چاہیئے اور سایہ مین خشک کرکے استعمال کرین۔

قرص کافور کا تیسرا نسخہ حمیات حادہ کو نفع کرتا ہے اور سدہ ہاے جگر کو جو شدید ہون انکی تفتیح کرتا ہے **اخلاط اُسکے** خشک بنفشہ اور نیلوفر ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ تخم خیار اور ککڑی کے بیج طباشیر زعفران ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ گل سرخ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ راوند چینی اور لک ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کتیرا صمغ عربی طین کا عصارہ ہر ایک دو درہم

یعنے سات ماشہ کافور ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ ترنجبین اور
شکر ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ پیس کر
قرص تیار کریں۔

قرص کافور کا اور نسخہ کافور عود خام ہر واحد نصف درہم یعنے
پونے دو ماشہ زعفران طباشیر ہر واحد دو مثقال یعنے نو ماشہ
کھیرے کے بیج اور ککڑی کے بیج کتیرا اور لک ملیٹھی کا عصارہ الائچی
کلاں ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ گل سرخ سات درہم یعنے
دو تولہ چار رتی شکر اور ترنجبین ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ
گیارہ ماشہ دواؤں کو پیس کر اور گوندھ کر قرص بنا دیں۔

قرص کافور کا چوتھا نسخہ تخم کاسنی تخم کاہو تخم خرفہ ہر ایک
دو درہم یعنے سات ماشہ تخم کدو مقشر تخم خیار مقشر ہر ایک دو درہم
اور تہائی ایک درہم یعنے سوا آٹھ ماشہ رب گندنا اگر بہم پہونچے ورنہ
صندل مقاصیری تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سرطان سوختہ
زعفران رب السوس کافور ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ
گل سرخ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ بدستور قرص تیار کریں۔

قرص طباشیر ترنجبین ملاکر حمائے حادہ کو فائدہ کرتا ہے
اور حرارت کو بجھاتا ہے **اخلاط** اسکے گل سرخ چھ درہم
یعنے پونے دو تولہ ترنجبین چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ
نشاستہ تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صمغ عربی کتیرا زعفران
طباشیر ہر واحد دو درہم یعنے سات ماشہ آب ترنجبین اور لعاب
اسپغول سے قرص بنا دیں اور ایک قوم اس نسخہ میں تخم خیارین
اور تخم خرفہ اور تخم کدوئے شیرین ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ
بڑھا کر قرص تیار کرتے ہیں۔

قرص طباشیر جس میں حماض کی شرکت ہے حمیات صفراوی
اور غب کو نفع کرتا ہے خصوصاً اگر دست بھی آتے ہوں **اخلاط** اسکے
گل سرخ آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ صمغ عربی تخم حماض مقشر نشاستہ
بریان جو تھوڑا سا بریان کیا گیا ہو ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ
دو ماشہ طباشیر تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ زعفران دو درہم
یعنے سات ماشہ دواؤں کو کوٹ کر آب انار ترش یا انگور خام
سے قرص تیار کریں اور آب انگور خام سادہ یا شراب ریباس
کے ہمراہ تناول کریں اور ایک قوم گل ارمنی اور عصارہ زرشک
ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ شاہ بلوط بریان تین درہم
یعنے ساڑھے دس ماشہ اضافہ کرتے ہیں۔

قرص زرشک حمائے حادہ اور اورام جگر کے واسطے **اخلاط**
اسکے عصارہ زرشک یا جرم زرشک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ
تخم خیار مصطگی طباشیر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ لک اور چینی
ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ گل سرخ بارہ درہم یعنے
ساڑھے تین تولہ زعفران ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سنبل الطیب
عصارہ غافث اصل السوس ترنجبین ہر ایک دو درہم یعنے سات
ماشہ بدستور قرص تیار کریں ہر ایک قرص کا وزن ایک درہم
یعنے ساڑھے تین ماشہ چاہئے اور جس شربت وغیرہ کے ساتھ
مناسب ہو تناول کریں اور ایک قوم اس نسخہ میں عصارہ افسنتین
دو درہم یعنے سات ماشہ اسارون تخم کرفس تخم رازیانہ ہر واحد
ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مجیٹھ ڈھائی درہم یعنے پونے
نو ماشہ اضافہ کرتے ہیں۔

قرص زرشک کا دوسرا نسخہ اُن تپوں کو فائدہ کرتا ہے
جن میں التہاب ہو اور اورام جگر اور اورام معدہ کو فائدہ کرتا
ہے زرشک رب السوس گل سرخ تخم خیار تخم خربوزہ مقشر کوٹ
چھان کر ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ مصطگی سنبل الطیب
عصارہ غافث ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ مجیٹھ راوند چینی
زعفران ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ تخم کشوث
تخم کاسنی ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ طباشیر ڈیڑھ درہم
یعنے سوا پانچ ماشہ ترنجبین چھ درہم یعنے پونے دو تولہ کوٹ
چھان کر آب ترنجبین سے قرص تیار کریں وزن ہر ایک قرص کا
ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ ہونا چاہیئے۔

قرص زرشک کا اور نسخہ جو درد جگر ہمراہ تپ و پیاس اور
یرقان کے ہوں انکو مفید ہے **اخلاط** اسکے گل سرخ تازہ سات درہم
یعنے دو تولہ چار رتی زرشک ترنجبین ہر ایک تین درہم یعنے

ساڑھے دس ماشہ کشوث خشک یا تخم کشوث ڈیڑھ درہم یعنی سوا پانچ ماشہ طباشیر ناردین ہر واحد ڈیڑھ درہم یعنی سوا پانچ ماشہ زعفران لک راوند ہر ایک بوزن ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ لمبٹی کا عصارہ ڈھائی درہم یعنی پونے نو ماشہ کوٹ کر آب ترنجبین یا آب کاسنی سے قرص تیار کریں۔

قرص زرشک کا اور نسخہ زرشک تخم فرنج جو ایک قسم خرفہ کی ہی سنبل الطیب لمبٹی کا عصارہ کتیرا صمغ عربی نشاستہ ہر ایک ساڑھے تین درہم یعنی ایک تولہ دو رتی طباشیر کافور زعفران ہر ایک بوزن ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ کوٹ کر پانی کے ذریعہ سے قرص تیار کریں۔

قرص زرشک کا ہمارا نسخہ رب زرشک پانچ درہم یعنی ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ عصارہ غافث طباشیر ہر ایک دو درہم یعنی سات ماشہ لک مغسول اور کندر سنبل الطیب عصارہ افسنتین راوند چینی گاؤزبان ہر ایک ڈھائی درہم یعنی پونے نو ماشہ تخم کاسنی تخم کشوث ہر ایک تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ تخم خرفہ ڈیڑھ درہم یعنی سوا پانچ ماشہ زعفران ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ آب کاسنی میں قرص تیار کریں۔

قرص افسنتین یہ قرص مفید ان پتوں کو ہے جو زمانہ دراز سے آرہی ہوں اور تفتیح بخوبی کرتا ہے اور ادرار بھی کرتا ہے اور بھوک بھی بڑھاتا ہے **اخلاط اُسکے** انیسون افسنتین اسارون تخم کرفس بادام تلخ مقشر سب اجزا ہموزن لے کر قرص تیار کریں اور تناول کریں۔

قرص افسنتین کا دوسرا نسخہ جگر اور طحال اور معدہ کو فائدہ کرتا ہے اور اس تپ کو جو ایک روز درمیان دے کر آئے اور جو تپ تیسرے روز آتے اُسکو **اخلاط اُسکے** انیسون دو مثقال یعنی نو ماشہ اسارون افسنتین رومی تخم کرفس بادام تلخ مقشر جسکے دونوں چھلکے اُتار لیے ہوں مصطگی سنبل الطیب ہر واحد ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ صبر سقوطری ساذج ہندی ہر ایک ڈیڑھ مثقال یعنی پونے سات ماشہ عصارہ غافث ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ دواؤن کو گوندھ کر قرص تیار کریں۔

قرص غافث ان پُرانی تپون کو جنمیں التہاب ہو فائدہ کرتا ہی اور پیاس کو اور سدد یعنی آنکھون کے سامنے اندھیرا چھانے کو اور ورم جگر اور طحال اور یرقان کو **اخلاط اُسکے** عصارہ غافث چھ استار یعنی دس تولہ ڈیڑھ ماشہ گل سُرخ زیرہ برآوردہ سنبل الطیب ہر ایک دو استار یعنی تین تولہ ساڑھے چار ماشہ ترنجبین پاکیزہ چھ استار یعنی دس تولہ ڈیڑھ ماشہ طباشیر چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ سب دواؤن کو جمع کرکے قرص تیار کریں۔

قرص کبر طحال کے اقسام درد کو فائدہ کرتا ہے پوست بیخ کبر چار استار یعنی پونے سات تولہ اشق چار استار یعنی پونے سات تولہ زراوند طویل دو استار یعنی تین تولہ ساڑھے چار ماشہ تخم فنجنکشت فلفل سیاہ ہر ایک چھ استار یعنی دس تولہ ڈیڑھ ماشہ سب دواؤن کو جمع کرکے پیس چھان کر سرکہ انگوری مین اشق کو گھول کر قرص تیار کریں۔

قرص لک لک درعود بلسان مجیٹھ انیسون تخم کرفس افسنتین اسارون بادام تلخ مقشر قسط دارچینی زراوند طویل عصارۂ غافث ہر ایک پانچ درہم یعنی ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ دواؤن کو کوٹ چھانکر قرص تیار کریں۔

قرص کاکنج دردہائے گردہ اور مثانہ اور خون کے پیشاب کو اور پیشاب مین پیپ آنے کو فائدہ کرتا ہے اور جرب مثانہ یعنی مثانہ کی خارش کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** تخم خربوزہ چھتیس مثقال یعنی ساڑھے تیرہ تولہ افیون سات مثقال یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ اجوائن سپید تخم کرفس تخم حماض ہر ایک نو مثقال یعنی تین تولہ ساڑھے چار ماشہ تخم شوکران تخم کشنیز ہر ایک اٹھائیس مثقال یعنی گیارہ تولہ چار ماشہ تخم رازیانہ حب صنوبر بریان زعفران بادام تلخ ہر ایک نو مثقال یعنی تین تولہ ساڑھے چار ماشہ حب کاکنج کو بھی ہم وزن دواؤن کو کوٹ کر دوشاب انگور مین قرص طیار کریں مقدار شربت دو مثقال سے تین مثقال یعنی نو ماشہ سے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تک ہے۔

قرص کاکنج کا دوسرا نسخہ قرحہ گردہ اور مثانہ کو فائدہ کرتا ہے اور تقطیر البول کو اجزا اسکے یہ ہین تخم کرفس بزر البنج شدانج ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ تخم رازیانہ دو درہم یعنے سات ماشہ عنزوت جنگلی نیبو کے بیج نو رہنسو برا نیسون بادام تلخ مغشر ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کاکنج کے بڑے بڑے دانہ پچیس عدد تخم خیار بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ کوٹ کر کسی تر چیز مین گوندھین اور قرص بنائین۔

قرص ریوند جو پرانی بیماریون کو اور جگر کی سختی اور مادہ سوداوی سے ہو یا اورقسم کی سختی اور جگر کے اورام اور طحال کے درد کے اقسام اور جو چوٹ بدن مین لگی ہو اسکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اسکے** ریوند چینی آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ مجیٹھ عودبلسان لک مغسول ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تخم کرفس اور غافث انیسون ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سب دواؤن کو پیس کر یکجا کرین اور بدستور متعارف قرص بنا دین۔

قرص کا نسخہ جسکو حکیم ابنوبیس نے مرکب کیا ہے حرارت اور اسہال اور درد جگر کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اسکے** طباشیر اور زرشک اور عود اور تخم حماض اور مصطگی اسارون اور سک ہر واحد ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ صمغ عربی تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ گل سرخ پانچ مثقال یعنے ایک تولہ دس ماشہ گلاب مین گوندھ کر قرص بنائین۔

دوسرا نسخہ انیسون تخم کرفس ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اسارون بادام تلخ مصطگی سنبل سادج ہندی ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ عصارہ غافث درصبر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ گوندھ کر قرص بنائین۔

قرص کا اور نسخہ بادام تلخ انیسون افسنتین ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ اسارون ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب دواؤن کو کوٹ کر گوندھین اور قرص بنائین۔

قرص نیون جو ایک حکیم کا نام ہے **اخلاط اسکے** زعفران سرکی افیون بزر البنج پوست بیخ لفاح سب اجزا برابر لے کر کاسنی کی ہری پتی کا پانی نچوڑ کر گوندھین اور قرص بنائین اور بروقت حاجت کوٹ کر پانی مین گھولین اور کنپٹیون پر طلا کرین۔

قرص کا دوسرا نسخہ جراتہ اکلیل الملک ہر ایک تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ الائچی کلان ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ رتی سیوتی کی پتی نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی گل سرخ نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی کتک ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کوٹ چھان کر قرص تیار کرین۔

قرص کا اور نسخہ آنتون کے قرحہ اور خون کی روانی کو جو کسی مقام سے ہو فائدہ کرتا ہے شگوفہ گلاب افیون اقاقیا صمغ عربی ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ مازو نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی فیلزہرج ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ رتی شیرخرگوش مین گوندھ کر قرص بنائین۔

قرص اندروماخس نفث الدم کو مفید ہے **اخلاط اسکے** بزر البنج افیون بیخ مرجان ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ لبان آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ کوکب الارض جسکو ابرک خود شیخ لکھ چکا ہے اور نشاستہ اور گل رمنی ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ تخم خشخاش دو درہم یعنے سات ماشہ گلنار نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ گوندھین اور قرص بنائین۔

قرص اندروماخس کا دوسرا نسخہ درد معدہ اور عسر البول یعنے پیشاب کے بند ہو جانے کو اور رگ رگ کے آنے کو فائدہ کرتا ہے تخم کرفس چھ درہم یعنے پونے دو تولہ انیسون تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ ریوند چینی فلفل سپید شگوفہ اذخر جند بیدستر سنبل الطیب دار چینی افیون ہر ایک ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ افسنتین رومی تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صبر سقوطری مصطگی زعفران ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کوٹ چھان کر گوندھین اور قرص تیار کرین۔

اقراص کندی اس جگر کو فائدہ کرتے ہین جو خون کے پیدا کرنے مین

اسقدر ضعیف ہوگیا ہو کہ غذا کی خواہش اور جماع کی شہوت مین بھی
ضعف آگیا ہو اجزا اسکے عود بلسان پانچ جز زرشک تین جز ریوند چینی
گل سرخ عود ہندی ہر واحد ایک جز اسطوخودوس بیخ سوسن کبود ہر
واحد نصف جز زعفران انیسون تخم کرفس کاشم رومی فطراسالیون
ہر ایک چہارم جز کا کوٹ چھان کر قرص تیار کرین۔

اقراص برگی جلا زیادہ کرتا ہے بلغم خام اور صفرا کو مفید ہے قوت
اس قرص کی زیادہ ہے **اخلاط اُسکے** بلیلہ ہیڑہ آملہ ببنج کابلی
ہر واحد ایک جز جو بعد کوٹنے اور چھاننے کے وزن کیا جای لبان
تربد سپید کا ہموزن ان سب دواؤن کے اور قند سپید ہموزن
مجموع اجزا کے لین پہلے قند کو دیگچی مین رکھکر اُسپر پانی ڈالین اور
آگ پر چڑھائین جب اُبال آجائے آگ پر سے اُتار کر سفوف ادویہ
مذکورہ اُسپر چھڑکین مگر پہلے سفوف کے اجزا کو خوب ملالیا ہو اور
بعد چھڑکنے کے قند کے قوام مین بھی اُن دواؤن کو خوب ملائین
کہ آمیزش مستحکم ہوجائے بعد اُسکے ہر ایک قرص وزنی دو درہم
یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ کا تیار کرین مقدار شربت ایک قرص کی ہے
ہمراہ اُس پانی کے جس مین شبکو کشنیز خشک کو بھگو دیا ہو اور اُس کو
صبح کو بروقت کھلانے دوا کے صاف کیا ہو اور فقط زلال نکالا گیا ہو
اس ترکیب سے یہ قرص دس اجابت سے لیکر بیس تک کرتا ہے اور
غذا اس شخص کی جسکو یہ قرص کھلایا جاے بروقت عصر کے ثرید
یعنے روٹی کے چھوٹے ٹکڑے جو آب گوشت وغیرہ مین گوندھ کر پکائی
گئی ہو ہمراہ آب نخود اور روغن زیتون مغسول کے کھلانی چاہیئے
پھر اگر حاجت اسکی ہو کہ بلغم زجاجی بالزوجت کو اخراج کرا سمین
چہارم وزن بلیلہ کے شحم حنظل بڑھا دینا چاہیئے۔

قرص مازریون ستلی اور ہچکی اور پیچش کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط
اُسکے** انیسون تخم کرفس فودنج بستانی پودینہ فطراسالیون جوائن
ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ افیون جند بیدستر فلفل سپید فلفل
تمام یعنے پودینہ کوہی مرکی افسنتین ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ
دو ماشہ پوست سلیخہ بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ کوٹ کر
شہد ملا کر قرص تیار کرین۔

قرص مازریون کا دوسرا نسخہ جسکو مازریوس کہتے ہین۔
تخم کرفس انیسون دارچینی ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ افسنتین
چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ مرکی افیون فلفل جند بیدستر
ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ سب دواؤن کو جمع کرکے پیسین
اور شراب مثلث ملا کر قرص تیار کرین لو ضعف معدہ اور دست
اور قے کے واسطے استعمال کرین۔

قرص روزنیون جن پتون مین التہاب ہو ان کو اور جگر کے
ورم اور مرکب پتون اور صفرا اور بلغم کی پتونکو فائدہ کرتا ہے
گل سرخ زیرہ برآوردہ چھ درہم یعنے پونے دو تولہ سنبل الطیب زعفران
ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ رب السوس تخم خیار مقشر ترنجبین
صاف شدہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صمغ عربی
کتیرا ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب دواؤن کو
جمع کرکے پیسین اور آب شیرین مین گوندھ کر قرص تیار کرین۔

قرص وزنیون کا دوسرا نسخہ تخم خربوزہ تخم خیار ککڑی کے
بیج تخم کدوے شیرین مقشر ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ
رب السوس چھ درہم یعنے پونے دو تولہ کتیرا چار درہم یعنے
ایک تولہ دو ماشہ تخم رازیانہ گل سرخ ہر ایک دو درہم یعنے سات
ماشہ زعفران ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ دواؤن کو
کوٹ کر لعاب اسپغول سے قرص تیار کرین۔

قرص مافرونس اُس مریض کو مفید ہے جسکا مرض قولنج ایلاوس
تک پہونچا ہو اور قریب اسکے ہو کہ پاخانہ مُنھ کی طرف سے نکلے اور
نفخہ کو یہ قرص نفع کرتا ہے اور قے کو بھی روکتا ہے **اخلاط اُسکے**
تخم کرفس انیسون ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ افسنتین رومی
چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ مصطگی چار درہم یعنے ایک تولہ
دو ماشہ فلفل دو درہم یعنے سات ماشہ مرکی دو درہم یعنے سات ماشہ
دارچینی چھ درہم یعنے پونے دو تولہ افیون دو درہم یعنے سات ماشہ
جند بیدستر دو درہم یعنے سات ماشہ کوٹ چھان کر گوندھین اور
قرص تیار کرین۔

قرص خشخاش نزف الدم اور کھانسی اور تپ اور درد

سینہ کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سُرخ صمغ عربی ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ نشاستہ کتیرا ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ خشخاش سپید خشخاش سیاہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ طباشیر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ رب السوس دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران ایک دانق یعنے پون ماشہ کوٹ کر نیم کرین اور قرص بنائین۔

قرص گلنار اُس شخص کی اصلاح حال کرتا ہے جسکو خلفہ کا مرض ہو اور خون اور پیپ کے دست آتے ہون اور پیچش مین مبتلا ہو۔ **اخلاط اُسکے** گلنار بیول کی پھلی سماق اور رطوب بریان خشک بیر پسا ہوا حب الآس ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ مازو بریان جسکو سرکہ مین بجھایا ہو زیرہ جسکو سرکہ مین بھگو کر بریان کیا ہو ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ دواؤن کو کوٹین اور آب گل سُرخ تازہ اور عصارہ بارتنگ سبز یا عصارہ سیب مین بوزن ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کے قرص تیار کرین۔

قرص دیولندوس قروح گردہ اور مثانہ اور خون کے پیشاب اور دشواری بول کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** تخم کرفس بزر البنج شہدانج ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ تخم رازیانہ دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران حب صنوبر تخم حماض افیون بادام تلخ مقشر ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ حب کاکنج کو ہی پچیس عدد تخم خیار مقشر بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ کوٹ کے گوندھین اور قرص تیار کرین۔

قرص اندرون بہ نسخہ حکیم اسقلینادس انار کی بونڈیان دس درہم یعنے ساڑھے تین تولہ پھٹکری سپید چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قلقدیس یعنے سُرخ یا زرد پھٹکری بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ کتیرا بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ مرکی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ لبان آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ زراوند بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ ماء العسل کے ذریعہ سے قرص تیار کرین۔

دوسرا نسخہ زراوند مازو دسے سبز ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ اور باقی دوائین بر طبق نسخہ سابق کے شکر ہموزن سب دواؤن کے کوٹ کر باندھین اور قرص بنائین۔

قرص کا اور نسخہ امعاکے قروح کو اور جو خون سینہ سے آتا ہو اسکو فائدہ کرتا ہے جنین کی حفاظت کرتا ہے سرسا درشادنج دم الاخوین ہر ایک چھ استار یعنے دس تولہ سوا پانچ ماشہ سیاہ داروان جسکو فاشرستین بھی کہتے ہین ایک ستار یعنے ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ لادن اور شکر اور زعفران ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ گلنار مازو ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ رسوت شاخ گوزن سوختہ اقاقیا ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ آب بارتنگ سبز یا آب عصا الراعی مین جسکو لال ساگ کہتے ہین گوندھکر قرص تیار کرین تین طرح سے اسکا استعمال ہوتا ہے پہلا طریقہ یہ ہے کہ اگر نیچے کے منافذ سے خون آتا ہو اس قرص کا حقنہ دیا جاتا ہے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کسی کپڑے مین لپیٹ کر شرمگاہ عورت مین اسکا حمول کیا جاتا ہے تیسرا طریقہ یہ ہے کہ عصارہ اترج اور آب عصا الراعی کے ہمراہ پلایا جاتا ہے اور اگر سینہ سے خون آتا ہو آب خرفہ تازہ کے ہمراہ اور ذوسنطاریا کی بیماری مین رب بہی سادہ کے ہمراہ۔

قرص انیسون سدون کی تفتیح کرتا ہی جگر کی اصلاح طبیعت کی تلئین یعنے رفع قبض اور حمیات کہنہ کو زائل کرتا ہی **اخلاط اُسکے** انیسون تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ افسنتین ہارون تخم کرفس بادام تلخ مقشر سنبل الطیب مصطگی ساذج ہندی سویہ کے بیج ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ غافث تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صبر ساڑھے چار درہم یعنے ایک تولہ پونے چار ماشہ آب افسنتین مین گوندھ کر بوزن ایک درہم کے قرص تیار کرین اور ہمراہ سکنجبین کے تناول کرین۔

قرص ملین طبیعت کو نرم کرتا ہے کرب کو دور کرتا ہی ضیق النفس کو فائدہ کرتا ہی قے کو روکتا ہے **اخلاط اُسکے** تربد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ خشک بنفشہ دس درہم یعنے دو تولہ

گیارہ ماشہ رب السوس ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ پانی مین گوندھ کر تین درہم یا چار درہم تک ہر ایک قرص تیار کرین دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شکر کے ہمراہ استعمال کیا جاتا ہے۔

اقراص بزور طبیعت کی روانی اور دست آنے کو اور اُن قروح کو جو امعا مین ہون اور اس شخص کو جسکو اقسام غذاؤن کے ہضم ہوتے ہون اور جسکو شدید مرطوبہ ہوتا ہو اور متواتر خون جو عورتون کو آتا ہو ان سب امراض کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** حب الآس تخم بازیانہ انیسون اجواین تخم کرفس بزر البنج ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ افیون چھ درہم یعنے پونے دو تولہ کوٹ چھانکر شراب مین گوندھین وزن نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ ہر ایک قرص تیار کرین اور بعد چھ مہینے کے استعمال کرین۔

قرص ابتدائے نزول الماء شکمی اور صلابت جگر کے واسطے **اخلاط اُسکے** گل سرخ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زرشک چار درہم یعنے سات ماشہ سنبل الطیب دو درہم یعنے سات ماشہ مصطگی عصارہ غافث افسنتین اذخر اسارون انیسون تخم کرفس تخم بازیانہ اسقولوقندریون ثمرۃ الطرفا یعنے جھاؤ کا پھل بیخ کبر ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ریوند چینی لک رب السوس ہر ایک ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ زعفران نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ افشین دواؤن سے قرص تیار کرین۔

قرص ورد درد معدہ اور بلغمی تپ کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ سوکھا ہوا دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ سنبل الطیب ملٹھی ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ کہربا مصطگی ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی عود بلسان پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ کوٹ کر مفتح مین گوندھ کر قرص بنائین۔

قرص ورد لمین جو گرمیون مین کھلایا جاتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سنبل الطیب اصل السوس ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سقمونیا تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کوٹ کر سرد پانی مین گوندھ کر قرص تیار کرین۔

قرص رواوند غافث پُرانی تپون اور درد جگر اور یرقان کی اصلاح کرتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سنبل الطیب دو درہم یعنے سات ماشہ طباشیر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ عصارہ غافث آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ کوٹ کر آب ترنجبین ملا کر قرص بنا دین اور بعض شربت ہائے مناسب کے ساتھ پلائین۔

قرص لک سدہ ہائے جگر اور طحال اور جو تپ ہر وقت آتی ہو اُسکی اصلاح کرتا ہے بول کا ادرار کرتا ہے **اخلاط اُسکے** لک اور مجیٹھ انیسون تخم کرفس افسنتین رومی اسارون بادام تلخ مقشر قسط شیرین زراوند طویل اور زراوند ملٹھی کا عصارہ زرشک کا عصارہ ہر واحد ایک جزء کر قرص تیار کرین وزن ہر ایک قرص کا ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ہے اور کسی مناسب شربت کے ہمراہ تناول کرین۔

مجیٹھ کا قرص طحال کی سختی اور درد جگر اور کہنہ تپ کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** مجیٹھ بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ پوست بیخ کبر زراوند طویل بیخ سوسن ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سکنجبین مین گوندھ کر ہر ایک قرص دو درہم یعنے سات ماشہ کا تیار کرین اور مقدار شربت ایک قرص ہے جو خیساندہ افسنتین کے ہمراہ۔

قرص کشوث کہنہ تپون کی اصلاح کرتا ہے اور حرارت کو بجھاتا ہے **اخلاط اُسکے** تخم خیار تخم خرفہ تلسی کے بیج ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ شکاعی بادآورد شاہترہ ہر واحد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کتیرا نشاستہ صمغ عربی ہر واحد ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ طباشیر تربد کشوث ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ ترنجبین تیس درہم یعنے پونے نو تولہ سکر العشر تیس درہم یعنے پونے نو تولہ زعفران تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ

کوٹ چھان کر پانی مین گوندھ کر قرص تیار کر کے استعمال کرین۔

قرص اس **دواؤن کا** جو تھیا تپ جو پرانی ہو اُسکو اور درد جگر اور ترہل یعنی بدن کے ڈھیلے ہوجانے کو فائدہ کرتا ہی **اخلاط اُسکے** انیسون چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سارون سادج ہندی افسنتین تخم کرفس سنبل الطیب بادام تلخ مقشر مصطگی ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ صبر دو درہم یعنے سات ماشہ عصارۂ غافث چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ دواؤن کو کوٹ کر جوشاندۂ افسنتین مین گوندھ کر قرص بنائین وزن ہر ایک قرص کا ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کا ہے اور نیمگرم پانی کے ہمراہ پلایا جاتا ہے۔

قرص جو پرانی تپون کو فائدہ کرتا ہی اور گرمی کی بھڑک دور کرتا اور طبیعت کو نرم کرتا ہی **اخلاط اُسکے** گل سرخ زیرہ بر آوردہ چھ درہم یعنے پونے دو تولہ تخم خیار مقشر مصطگی راوند چینی عصارہ غافث ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ صبر سقوطری ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب دواؤن کو پیس کر چھانین اور میٹھے پانی کے ذریعہ سے قرص بنائین اور آب ہندبا یا خیار یا سکنجبین کے ہمراہ تناول کرین۔

نوان مقالہ سلاقات اور حبوب کے بیان مین

سلاقہ اُبالی ہوئی چیز کو کہتے ہین اور حبوب گولیون کو کہتے ہین پس سل کے جوشاندہ اور گولیون پر ہم کلام آخر کتاب مین کرینگے اور غرغرہ اور سعوط یعنے ناس اور عطوس یعنے چھینک لانے والی دوا اور ضماد اور طلا اور دوا نت اور آنکھ کی دوائین وغیرہ بھی آخر کتاب کے جملۂ دوم مین لکھین گے اور اس جملہ کو وہان اور مراہم کے بیان مین ختم کرین گے اور پہلے اس سے بیان پر چند نسخہ سلاقات اور حبوب کے ہم لکھتے ہین جنکا بیان قبل جملہ دوم کے ہم کو مناسب معلوم ہوا۔

مطبوخ ماء الاصول یہ جوشاندہ سدہ ون کو اور دشواری بول اور درد جگر و معدہ کو فائدہ کرتا ہی اور روغن وغیرہ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے **صفت اُسکی** پوست بیخ رازیانہ پوست بیخ کبر پوست بیخ کرفس بیخ اذخر تخم رازیانہ اور کرفس انیسون سنبل الطیب پرسیاوشان سنبل رومی مصطگی مویز کلان خستہ بر آوردہ ہر واحد بقدر حاجت لے کر جوش دین اور بقدر حاجت پلائین۔

مطبوخ ماء الاصول درد جگر کے واسطے حکیم کندی کا نسخہ۔ **اخلاط اُسکے** پوست بیخ رازیانہ اور کرفس ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ تخم رازیانہ تخم کرفس ہر واحد نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ گل سرخ پسا ہوا فو دنج اذخر ہر واحد نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ مویز خستہ بر آوردہ دو درہم یعنے سات ماشہ اسارون دو دانق یعنے ڈیڑھ ماشہ سنبل دو دانق یعنے ڈیڑھ ماشہ اسپر دو ثلث رطل پانی جو برابر بائیس تولہ چھ ماشہ کے ہے گرائین اور جوش دین تاکہ دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ سات ماشہ یا کچھ تھوڑا سا زیادہ باقی رہے پھر اُسکو چھان کر صاف کرین اور ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ روغن بادام شیرین ملا کر پی جائین۔

طبیخ افسنتین درد جگر اور معدہ کو مفید ہی اور جو تپین مختلف مواد باردہ بلغمیہ اور سوداویہ سے ہون اُنکو فائدہ کرتا ہی **اخلاط اُسکے** انیسون تخم کرفس افسنتین رومی اسارون تخم رازیانہ بیخ اذخر ہر ایک بقدر حاجت لیکر جوش دین اور چھان کر اُس جوشاندہ کو پیئین۔

طبیخ غافث جسکو چوتھیا تپ آتی ہو اور بلغمی تپ والے کو اور حمای مختلفہ اور حس طبیعت کو فائدہ کرتا ہی **اخلاط اُسکے** ہلیلہ سیاہ مویز منقی شہترہ بادآورد غافث شکاعی سب اجزا ہموزن لے کر جوش دین اور صاف کرین۔

فصل حبوب کے بیان مین

گولیان جس قسم کی اوپر لکھی گئی ہین وہی مذکور ہوتی ہین۔

حب اُس شخص کو مفید ہی جسکو ریاح غلیظ کی شکایت ہو اور نفخ اور ریحون کے تشنج اور انثیین کا پھول جانا جو بطور نفخ کے ہو اُسکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** تخم کرفس تخم حرمل جسکو سپند کہتے ہین انیسون مصطگی زعفران ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کالی ہڑ بہیڑہ ایک تولہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ سلیخہ نقل جسکو گوگل کہتے ہین ہر واحد ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ فودنج فطراسالیون شگوفہ اذخر اسارون اور قسط زرنباد عود الوج ہر ایک

نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ سب کو کوٹ کر گولیاں بنائیں۔

حب منتن اکبر جو اخلاط غلیظہ کو نکال دیتی ہے اور صدد کی تفتیح کرتی ہے اور درد مفاصل اور خاصرہ یعنے تہیگاہ اور برص اور بہق اور جذام اور داء الفیل جسکو پیل پا کہتے ہین ان سب کو مفید ہے اور یہ حب بنام ہامانی مشہور ہے **اخلاط اُسکے** اشق سکبینج جاوشیر صبر مقل حرمل بلیلہ شحم حنظل ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ شبرم افتیمون وافربیون شیطرج سورنجان ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تربد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ جند بیدستر دو درہم یعنے سات ماشہ سقمونیا تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ غاریقون دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران سنبل الانجی کلان سپید خطمی کی جڑ اور کتیرا دارچینی خولنجان ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ۔

حب منتن اکبر جو درد قولنج اور نقرس اور درد کو اُس ہڈی کے جس کا صلب نام ہے جو کوہان سے مقعد کے اوپر تک مخلوق ہوئی ہے اور درد کو اُس ہڈی کے جوڑ ان کے کنارے زیرین اور پنڈلی کے اوپر کے کنارے کے درمیان مین ہے مفید ہے اور خلط غلیظ بالزوجت کی بدن سے تحلیل کرتی ہے **مترجم** صلب بفتح صاد و لام اسی ہڈی کو کہتے ہین جسکا ترجمہ کر چکے ہین اور اگر صلب بضم صاد و سکون لام پڑھا جاے اسکا ترجمہ پشت سے کیا جائیگا مگر اس مقام پر بقرینہ تقابل لفظ رکب بضمتین کے احتمال اول قوی ہے **اخلاط اُسکے** مقل سکبینج اشنج اور جاوشیر تخم حنظل تخم حرمل صبر افتیمون ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سقمونیا چھ درہم یعنے پونے دو تولہ دارچینی سنبل زعفران جند بیدستر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ افربیون ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ گوند کے اقسام کو آب گندنا مین گھول کر اور دوائین ملا کر گولیان بنائین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے۔

حب منتن اصغر جو خلط غلیظ بالزوجت کو صلب اور رکب سے نکال دیتی ہے یہان بھی ان دونون لفظون کے وہی دونون معنے ہو سکتے ہین **اخلاط اُسکے** سکبینج اصفہانی اور اشنج اور جاوشیر مقل ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تربد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ شحم حنظل بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ گوند کے اقسام کو گھول کر باقی دواؤن کو اُسی مین گوندھین اور گولیان تیار کرین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے نیم گرم پانی کے ہمراہ۔

حب منتن بہ نسخہ حکیم کندی وجع مفاصل و نقرس کو فائدہ کرتی ہے اور ہر ایک درد کو جو خام اور سودا اور صفرا سے ہوا اور فالج کو **اخلاط اُسکے** صبر بلیلہ زرد خستہ برآوردہ اور حرمل افتیمون اقریطی مغز تربد اشنج اور جاوشیر سکبینج مقل الیہود ہر ایک چار جز شحم حنظل تین جز سقمونیا دو جز افربیون جند بیدستر دارچینی زعفران ہر واحد ایک جز گوند کے اقسام کو آب گندنا مین یا آب کرفس مین ایک شبانہ روز بھگو کر مین بعد اسکے خشک دواؤن کو کوٹین اور بھیگے ہوے گوند کو اتنا پیسین کہ مثل مرہم کے ہو جاے پھر ایسی ہوئی دواؤن کو چھڑکین اور خوب گوندھین تا کہ سب اجزا باہم لجائین اور برابر دانہ نخود کے گولیان بنا کر سایہ مین خشک کرین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے اول شب مین نیم گرم پانی کے ساتھ اور غذا اُس شخص کی بچہ ہاے طیور کا دو شوربا جسکو زیرباج کہتے ہین اور شراب یعنے پینے کی چیز نبیذ شہد اور منقی اور دو شاب تجویز کرنی چاہیئے۔

حب شیطرج اکبر دونون منکب یعنے کوے اور حقوین یعنے دونون کوے کی ہڈی کے درد اور عرق النسا کو فائدہ کرتی ہے اور خلط غلیظ بالزوجت کو براہ اسہال دفع کرتی ہے **اخلاط اُسکے** سکبینج اور اشنج اور مقل افربیون جاوشیر ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ صبر افتیمون غاریقون ہر ایک ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ زراوند مدحرج قنطوریون جند بیدستر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ دار فلفل زنجبیل زیرہ اجوائن تخم کرفس انیسون مرمکی زعفران ہر ایک چار دانق یعنے دو ماشہ ہلیلہ زرد سورنجان بیخ ماہیزہرج ہر ایک ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ خربق سیاہ دل شیطرج شحم حنظل عود اوج نمک ہندی ہر ایک چار دانق یعنے دو ماشہ

آب کاسنج مین گوندھ کر گولیان بنائین مقدار شربت دو درہم
یعنے سات ماشہ۔

حب شیطرج اصغر مفید ہے استرخاء شش کو جسکو ڈھرنگ کہتے ہین
اور فالج کو اور دونون کوہے کی ہڈیون کے درد کو اور اُس ہڈی
کے درد کو جسکا رکب نام ہے اور وجع مفاصل اور نقرس بارد کو
اور خلط خام غلیظ کا اسہال کرتی ہے **اخلاط اُسکے** ہلیلہ زرد دس
درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ صبر بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس
ماشہ زنجبیل دو درہم یعنے سات ماشہ فلفل دار فلفل ہر واحد
ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ خردل تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ
شیطرج ہندی نمک ہندی شحم حنظل ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ
قند سپید چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ آب کرنب سے گوندھ کر
گولیان بنائین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے
نیم گرم پانی کے ساتھ۔

حب شیطرج کا دوسرا نسخہ صبر اور تربد سورنجان ہر ایک
دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شیطرج اور وج ترکی لعل نفطی جس کو
لال نمک کہتے ہین شحم حنظل غاریقون دانہ اسپند اور مقل سکبینج
ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ زنجبیل دار فلفل اور فلفل مصطگی
خردل انیسون اور قسط اجوائن سرد ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے
تین ماشہ افتیمون ہلیلہ سیاہ ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ
ساڑھے پانچ ماشہ آب کرنب اور کاسنج مین گوندھ کے گولیان
بنائین مقدار شربت دو درہم یا تین درہم کی ہے نیم گرم پانی
کے ہمراہ۔

حب غافث درد جگر اور یرقان اور تپون کو مفید ہے
اخلاط اُسکے عصارہ غافث ہلیلہ زرد دونون برابر لیکر کوٹ
چھان کر آب کرفس مین گوندھین اور گولیان تیار کرین مقدار
شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے۔

حب النجاح فالج اور لقوہ اور درد زانو اور وہ اقسام وجع مفاصل
کے جو بلغمی ہون ان سب کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے**
ابر دہبارق جو ایک دوا ہے ہندی ہے اور ساطل اور
انتر بخین یہ دوسری دوا ہے ہندی ہے تربد حب النیل ہندی
گیاہ غافث ہر ایک بیس مثقال یعنے ساڑھے سترہ تولہ پچاس رطل
یعنے ڈیڑھ چھٹانک کیس سیر پانی مین جوش دین تاکہ نصف باقی رہے
بعد اُسکے مل کر چھانین پھر دوبارہ چھاننے ہے پانی کو آگ پر چڑھائین
اور جوش دین تا اینکہ بستگی آجاے اور اسپر ریوند چینی جس کے
اوپر کا چھلکا دور کر دیا ہوا اور اسکا مغز جو مثل لسان العصفور کے
اندر اس پوست کے ہوتا ہی لین اور اس مغز جمالگوٹہ سے سبز پردہ
جو اُسکے پیٹ مین ہوتا ہے بھی نکال ڈالین الغرض یہ جمالگوٹہ اور
غاریقون مصطگی صبر سقوطری ابرنج مقشر یعنے برنج کابلی عصارہ
لمیثی کا ہر ایک بیس مثقال یعنے ساڑھے سات تولہ لیکر کوٹین اور سواے
جمالگوٹہ کے ان اجزا کو ریشمی کپڑے سے چھانین بعد اُسکے جمالگوٹہ کو
جداگانہ کوٹین اور بے چھنا ہوا اُن دواؤن مین ملادین اس لیے
کہ جمال گوٹہ بسبب اپنی دھنیت کے کپڑے مین چھن نہین سکتا ہی پھر ان
دواؤن کو اس جوشاندہ پر جس مین بستگی آگئی ہے ڈالین کہ جس کا
قوام مثل شہد کے بنا لیا ہے اور خوب گوندھ کر گولیان بنالین یہ
گولی دو دانق سے نصف درہم تک یعنے ایک ماشہ سے پونے دو ماشہ
تک دینی چاہیے اور اگر زیادہ مقدار دینی ہو تو چار دانق یعنے
دو ماشہ تک جائز ہی گرم پانی کے ہمراہ شب کو۔

حب جالیق یہ گولی معدہ سے بلغم اور سودا اجلا دیتی ہے اور ان
دونون خلطون کو نکال دیتی ہے ان ریاح کو جن سے ضعف ہضم ہو
توڑ ڈالتی ہے جاڑے اور گرمی دونون فصل مین بکار آمد ہے **اخلاط اُسکے**
دار چینی زعفران قسط حماما سنبل کماذریوس حب البان محلب اور
قرفہ غاریقون ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ مرکی قرنفل ہر ایک
تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صبر سولہ درہم یعنے چار تولہ آٹھ ماشہ
گرمیون کی فصل مین گلاب تازہ کا پانی نچوڑ کر اُسکے ذریعہ سے
گولیان بنائین اور جاڑون مین کرنب کے پانی سے مقدار شربت
ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کی ہے کھلانا مے شراب کے ہمراہ
قبل غذا اُسکے اور جسوقت گولی کھلائین اُسی گھڑی آب نخود
کی غذا دینی چاہئے۔

حب دوری کتاب نعلمان سے منقول ہے نکہت کو پاکیزہ کرتی ہے اور منھ کو خوشبو کردیتی ہے بصارت مین جلا دیتی ہے بلغم کو دور کرتی ہے اشتہاے طعام بڑھاتی ہے جن داڑھون سے چبانے کا کام کیا جاتا ہے ان کو مضبوط کرتی ہے **اخلاط اُسکے** قرنفل قرنفل مجیٹھ کتنیر خشک سبل بوا تندید جو ایک قسم کی دوا مثل خلوق کے ہوتی ہے نوفل کیسر یوس ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ اور ایک قیراط یعنے چھ رتی شک کوٹ کر چھانین اور گوند کو پانی مین گھولکر اسکے ذریعے گولیان تیار کرین -

حب جوریاح کو اور پیٹ کے اندر جو سردی زیادہ معلوم ہو اسکو اور ضعف معدہ اور بواسیر کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** خبث الحدید سو شقال یعنے سینتیس تولہ چھ ماشہ کو آب گندنا مین سات شبانہ روز پے درپے بھگو دین اور ہر روز ایک مرتبہ پانی بدل دیا کرین اور حب الرشاد دو سو درہم یعنے اٹھاون تولہ چار ماشہ تخم گندنا تخم جرجیر حب فلفل جسکو ہندی مین کوار چکنہ کہتے ہین تخم کرفس گندنہ تخم ترب میتھی تخم پیاز ہر ایک پچیس درہم یعنے سات تولہ ساڑھے تین ماشہ دواؤنکو کوٹ کر آب گندنا مین گوندھین اور گولیان تیار کرین -

حب ونند یعنے جمالگوٹہ کی گولی جو لقوہ اور فالج اور درد ہاے پشت اور زانو کو مفید ہے اور جو درد کہ سبب اُس کا بلغم غلیظ بالزوجت ہو اور ہر ایک ریح غلیظ کو فایدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** ریوند چینی مقشر جنکے اوپر کا چھلکا دور کردیا ہو اور بعد اسکے دو ٹکڑے کرکے بیچ مین جو ہرا پردہ ہے بھی نکال ڈالا ہو کہ اُس مین سمیت ہوتی ہے اور سنئی کے بیج رب السوس غاریقون سپید ادرکیتہ گیاہ غافث افسنتین صبر سب اجزا ہموزن لیکر کوٹ چھان کر آب کرفس سے گوندھکر چھوٹی چھوٹی گولیان بنائین گولی بنانے والے کو چاہیے کہ اپنے دونون ہاتھون مین روغن بلسان تازہ چکنا ہوا مل لیا کرے مقدار شربت ایک درہم سے دو درہم تک یعنے ساڑھے تین ماشہ سے سات ماشہ تک ہے طعام اُس گولی کھلانے کے اوپر زیر باج تجویز کرنا چاہیے -

حب مسہل لقوہ کو مفید ہے بصارت مین جلا کرتا ہے سماعت کو تیز کرتا ہے طحال کے اقسام درد کو اور نقرس اور اوجاع مفاصل اور استرخا عضل درجو اُنتین بر رودت اور رطوبت سے پہونچین ان سب کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** لح ذرانی چھ اوقیہ یعنے سو تولہ ساڑھے دس ماشہ فلفل بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ زنجبیل تخم کرفس نیدو فا الجعدان فطراسالیون تخم رازیانہ انیسون سازج سندی غاریقون سقمونیا حرف بابلی اور قرنفل ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سب کو کوٹ چھان کر کسی برتن مین رکھ چھوڑین اور استعمال کرین

حب اصطمخیقون حکیم کندی کا نسخہ معدہ کو قوی کرتی ہے اشتہای طعام بڑھاتی ہے اور معدہ اور جگر اور طحال کو مفید ہے حواس کو اور آنتون کو پاک کرتی ہے تمام بدن سے فضول مرہ صفرا اور مرہ سودا اور بلغم کو نکال دیتی ہے **اخلاط اُسکے** ہلیلہ کابلی چھ جز نمک ہندی اور افسنتین رومی اور غاریقون جو نرم اور ملائم ہو سقمونیا سے کبود ہر ایک تین جز اسارون انیسون تخم کرفس ہر ایک دو جز لسان ترید سپید کا سترہ جز افتیمون اقریطی پاکیزہ اور ینی پانچ درہم ایارج فیقرا سات جز قرنفل ایک جز پہلے ان دواؤن کو کپڑے سے چھانین تاکہ ریگ وغیرہ جو کچھ ہو گر جاے اُسکے بعد کوٹنا شروع کرین کوٹتے وقت تھوڑا سا پانی جس مین چوگنا قند سپید سنجری ڈال کر ایسا قوام بنایا ہو کہ مثل شیرہ انگور کے ہو گیا ہو اُسکو ڈالتے جائین بعد اُسکے گولیان سیاہ مرچ کے برابر تیار کرین مقدار شربت دو شقال یعنے نو ماشہ کی ہے **مترجم** کوٹنے سے پہلے سلم دواؤن کو چھاننے کو جو یعنے لکھا ہے ظاہر عبارت کا یہی مطلب ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پہلے ان دواؤن کو جدا جدا کوٹ کر چھانین بعد اُسکے سب کو ملا دین اور ملانی کے بعد پھر کوٹنا شروع کرین اور قوام مذکور ڈالتے جائین -

حب برکی اعضاے سر کو اور اطراف بدن کا تنقیہ کرتی ہے اورام کو فائدہ کرتی ہے اگر اس گولی کو کھا کر مریض سو رہے جذب مادہ بدرجہ نہایت کرتی ہے **اخلاط اُسکے** صبر سقوطری شحم حنظل ہر ایک سات مثقال یعنے دو تولہ ساڑھے سات ماشہ زعفران سنبل دارچینی حب بلسان اسارون مصطگی افسنتین رومی سقمونیا تربد ہر واحد ایک مثقال

یعنے ساڑھے چار ماشہ سلیخ نصف شقال یعنے سوا دو ماشہ دواؤن کو
آہستہ آہستہ کوٹ کر چھانین اور نیم گرم پانی سے گولیان
بنائین گولی بنانے والے کو چاہیئے کہ اپنے ہاتھون مین روغن بادام
شیرین ملتا جاے یہ گولی بقدر تری اور خشکی طبیعت کے کھلائی جاتی ہے
کم سے کم تین گولیان اور زیادہ سے زیادہ گیارہ گولی اور مقدار
شربت اسکی دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے جسوقت فرش
خواب پر لیٹنے کا ارادہ ہو اسوقت کھلانی چاہیئے -

حب ابن الحارث اسکا تجربہ اُس بت پر کیا گیا ہے جو تمام بدن مین پھیل
گیا تھا کہ اُس کو تین دن مین زائل کردیا اور تپ اور ریاح اور اوجاع
مفاصل اور ہر ایک مرض بلغمی اور سوداوی کو نفع کرتی ہے **اخلاط**
اسکے ہلیلہ سیاہ ہلیلہ زرد صبر سقوطری انزروت مقل احمر سکبینج
صمغ انی تخم حنظل ہر ایک پانچ جز بالم سپید صعتر فارسی کلونجی
زیرہ کرمانی نمک درانی علک رومی ہر واحد ایک جز بعد کوٹنے اور چھاننے کے
ان دواؤن کو خوب ملادین اور گوند کے اقسام کو آب گندنا مین بھگوین
اُس برتن مین جو الکر چینی مثل یا بھرت کا ہو اور گندنا کا پانی اتنا ملادین کہ
وہ مین گند ھ جائین اور گوند کی اقسام کے گھولنے کا طریقہ یہ ہے کہ آب گندنا ڈالکر
دھوپ مین اتنی دیر تک رکھین کہ گوند گھل جاے اسکے بعد چھنی ہوئی دوائین
ملائین اور ملانے مین اہتمام زیادہ کرین اور اسقدر کوٹین کہ لبدی اتنی سخت
ہوجاے جس سے برابر سیاہ مرچ کے گولیان بندھ سکین پھر ان گولیون کو
سایہ مین خشک کرین مقدار شربت ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ
نیم گرم پانی کے ہمراہ ان گولیون کے کھانے سے پہلے دو دن کسی
چیز کا پرہیز نہین ہے سواے روٹی اور زیرہ کے کہ وہ نہ کھانا
چاہیئے -

حب ابن ہبیرہ جو ایک حکیم کا نام ہے اس گولی کا نفع بخوبی ظاہر
ہوتا ہے ریاح اور صفرا کے واسطے اور ریاح بواسیر اور خام اور بعض
اور خشک کھجلی کو بھی مفید ہے رات دن جاڑے گرمی ہر وقت اسکا استعمال
ہوتا ہے **اخلاط** اسکے ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ بہیڑہ جسکی گٹھلی نکال
ڈالی ہوں ہر ایک بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ آملہ چھ شقال
یعنے سوا دو تولہ شیطرج ہندی دار فلفل ہر ایک پانچ شقال
یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ جز بوا نمک درانی ہر واحد ایک
شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ تربد سپید اور صبر ہر ایک تین شقال یعنے
ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ سب دواؤن کو کوٹ چھان کر گولیان بنائین اور
اوپر اُن کے روغن بنفشہ مل دین اور سایہ مین خشک کرین مقدار
شربت چھ شقال یعنے سوا دو تولہ نصف شب کو آب نیم گرم کے ہمراہ
پلائی جاتی ہے اور بعد پلانے کے منفعت عجیب ان گولیون کی
نظر آے گی -

حب جامع جسکا موجد ابن جہم ہے یہ حب اُس فضلہ کو جو بدن مین
بلغم اور مرہ صفرا اور مرہ سوداے رہ جاتا ہے فائدہ کرتی ہے اور
اسی طرح اعضاے سر کو بھی مفید ہے اگر اسمین ان سب اخلاط کا فضلہ یا
فقط ایک خلط کا فضلہ موجود ہو اور جو کری گوش انھین فضول سے عارض
ہوتی ہو اسکو دور کردیتی ہے معدہ کو نفع کرتی ہے اور اسکو پاک کرتی
ہے جگر کو مفید ہے اور اسکی تقویت کرتی ہے طیہ یعنے ہر ہونٹ جو تپ سے
پیدا ہوتی ہے اسکو اور ہر ایک پرانی تپ کو نفع کرتی ہے تمام اخلاط کے
ہیجان مین سکون پیدا کرتی ہے اور خون کا جوش ٹھہرا دیتی ہے اور جملہ اقسام
کے قروح اور کھجلی کو نفع کرتی ہے اور جس شخص کو بواسیر ستاتی ہو اور
اس گولی کے کھانے کی اسکو حاجت ہو پس چاہیئے کہ پہلے اپنے ہاتھ کے انگوٹھے
اور انگشت شہادت مین تھوڑا سا روغن بادام شیرین ملے بعد اُسکے اس
گولی کو اپنی انگلی سے اسقدر ملے کہ روغن بادام کی دُھنیت پر چڑھ جاے
اور گولی پاکیزہ ہوجاے بعد اسکے اس گولی کو کھاے اس طریقہ کو اگر
کرے گا اس گولی کا ضرر مقعد کو نہ پہونچے گا **اخلاط** اسکے ایارج فیقرا
چوبیس درہم یعنے سات تولہ ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ ہر ایک چھ درہم یعنے پونے
دو تولہ مصطگی افسون عصارہ غافث عصارہ افسنتین ہر ایک دو درہم
یعنے سات ماشہ گل سرخ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کوٹ چھان کر پانی سے
گولیان برابر سیاہ مرچ کے بنائین مقدار شربت دو درہم سے ڈیڑھ درہم تک
یعنے سات ماشہ سے سوا پانچ ماشہ تک ہے اور سونے سے پہلے
اول شب کھلانی چاہیئے بعد اسکے کھانے کے مریض سو جاے
اور اتنی مقدار کھلانے سے کم سے کم دو دست اور زیادہ سے
زیادہ چار دست آئینگے مگر یہ عمل اس گولی کا دن کو ہوگا حالانکہ رات

کو کھلائی گئی ہو۔

حب جو افربیون سے بنائی جاتی ہے درد آب، درد پشت، درد کمر، درد اور نقرس اور اعضا کی استرخا کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** افربیون اور مصطگی ہر ایک چار درہم سقمونیا اور غاریقون ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ شحم حنظل تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صبر افتیمون ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ عصارہ افسنتین پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ نمک ہندی ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ دار فلفل دو درہم یعنے سات ماشہ انیسون چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ سنبل دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ دواؤن کو کوٹ چھان کر آب کرنب مین برابر سیاہ مرچ کے گولیان تیار کرین مقدار شربت اس دوا کی ایکس گولیون سے نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ تک ہے قبل طعام اور بعد طعام دونون وقت کھلا سکتے ہین اور اُس پر گرم پانی پینا چاہیئے۔

حب کا اور نسخہ تپ کہنہ اور ضعف جگر اور ضعف طحال اور ابتدائے آمد پانی کو جو پیٹ مین استسقی کے ہوتا ہے فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** گل منڈی اصل السوس زعفران لک افسنتین ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ عصارہ غافث گل سرخ راوند چینی ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ تخم کشوث پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ جعدہ اور زراوند ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی اگر مریض کو کھانسی ہو پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ رب السوس بڑھانے چاہیئے اور اگر طحال مین ورم ہو اسقولوقندریون دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ بیخ کبر اور کزمازج یعنے مائین ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ بڑھانی چاہیئے۔

حب کا اور نسخہ پرانی تپ جو اخلاط مختلفہ سے پیدا ہوئی ہو اور درد جگر اور ابتدائے استسقا کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** افسنتین یا عصارہ افسنتین کا اور عصارہ غافث بلیلہ زرد صبر اور مصطگی زعفران لک مغسول راوند چینی انیسون شاہترہ خشک ایارج فیقرا ہر واحد ایک جز کوٹ کر آب کوے سبز مین گوندھ کر گولیان بنائین مقدار شربت ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ ہے نیم گرم پانی کے ساتھ رات کے وقت اور اگر مریض کو کھانسی ہو رب السوس نصف وزن کل ادویہ کے داخل کرین۔

حب سدہ کی تفتیح کرتی ہے اخلاط غلیظہ کی تلطیف اور ان اخلاط کو جذب کرتی ہے جو غلیظ بالزوجت ہون **اخلاط اُسکے** سازج ہندی مرکی شگوفہ اذخر شگوفہ افسنتین رومی اور مصطگی زعفران ہر ایک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ تخم کرفس انیسون مقل سکبینج ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ صبر سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی تربد اور غاریقون ہر ایک ساڑھے تین درہم یعنے ایک تولہ دو رتی کوٹ چھان کر گولیان تیار کرین۔

حب سکبینج درد ورک یعنے اُس ہڈی کے درد کو جو ران کے کنارے زیرین اور پنڈلی کے اوپر کے کنارے کے درمیان مین ہے اور درد حقوین یعنے کولون کے سرون کی ہڈی کو اور پہلوؤن کے درد کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** تخم کرفس تخم حرمل یعنے اسپند ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سکبینج اور مقل ہر واحد دو درہم یعنے سات ماشہ ایارج فیقرا دو درہم یعنے سات ماشہ شحم حنظل غاریقون ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ تربد چھ درہم یعنے پونے دو تولہ دواؤن کو کوٹ چھان کر گولیان بنائین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے نیم گرم پانی کے ہمراہ۔

حب جاؤشیر حکیم سلمویہ کی درد زانو اور پیٹ اور فالج اور لقوہ کی اصلاح کرتی ہے زنجبیل اور فلفل دار فلفل شیطرج ہندی بلیلہ زرد بہیڑہ آملہ مرکی تربد اور سقمونیا زعفران جندبیدستر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ جاؤشیر سورنجان سکبینج مقل اشق شحم حنظل ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ صبر بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ گوند کے اقسام کو آب کرنب مین گھولین اور اُسی مین گوندھ کر گولیان تیار کرین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے۔

حب افربیون فالج اور استرخا کو فائدہ کرتی ہے اور اُن اخلاط خام کو جو پٹھون مین اتر آتے ہون **اخلاط اُسکے** غاریقون شحم حنظل افربیون سکبینج اور مقل ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ صبر دو درہم یعنے سات ماشہ دواؤن کو کوٹ کر آب کرنب مین گوندھیں اور

گولیان بنائین۔

حب ہندی جو شک سے بنائی جاتی ہے اور معدہ کو مفید ہے اور گندہ دہنی کو دور کرتی ہے شراب کے پینے سے جو سانس لینے مین بو آتی ہے اُسکو زائل کرتی ہے اور رطوبت کو ان اعضائی خشک کردیتی ہے **اخلاط اُسکے** رامک جو ایک دوا ہے مرکب ہے اور کبر ہر واحد ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولے کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرین اور پانی سے انکو دھوئین اور دیگ مین ڈال کر چالیس رطل یعنے پونے سترہ سیر ڈالین اور جوش دین تا اینکہ پانچ رطل یعنے ڈیڑھ چھٹانک دو سیر رہ جاے تب اسکو چھان کر صاف کرین اور ایک صاف دیگ مین ڈال کر پھر پکائین تا اینکہ قریب بستگی کے پہونچے اور دوبارہ پکاتے وقت چمچے سے اسکو چلاتے جائین تاکہ دیگ کے پیندے مین نہ لگ جاے اور تاکہ جل نہ جاے بعد اسکے ایک سبز روغن کے برتن مین نکالین اور اس طرح پر خشک کرین جس طرح صبر مینوں کو سکھاتے ہین بعد خشک ہو جانے کے جب اسکی گولیان بنانی منظور ہون بیس مثقال یعنے ساڑھے سات تولہ اس مین سے کرمین اور چھانکر الگ رکھین پھر ہال جو ایک قسم چھوٹی الائچی کی ہے اور قرنفل جوز بوا لبا سہ عود ہندی ساذج اور قفطیعان اور صندل سپید اور ہرنون یعنے عود کا بعض اور کبابہ ہر واحد ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ مشک پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ کافور دس مثقال یعنے پونے چار تولہ سب کو لے کر جدا جدا کوٹین اور سب دواؤن کو ملا دین بعد اسکے تنہا رامک کو جداگانہ پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ لے کر اُسپر چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ پانی ڈالین اور اتنا پکائین کہ دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ رہ جاے اب اُسکو صاف چھان کر سفوف ادویہ مذکورہ کو اسمین گوندھ کر گولیان بنائین برابر دانہ نخود کے اور خشک کرین اور بر وقت حاجت کے استعمال کرین۔

دسوان مقالہ روغن کے بیان مین ہمارا کلام روغنون کے بیان مین اس جملہ مین بھی اسی ترتیب پر ہے جو اوپر لکھی گئی۔

روغن ناردین ناردین کو سنبل رومی بھی بعض لوگون نے کہا ہی یہ روغن منفعت کثیر رکھتا ہے اور روغن کی اشرف اقسام سے ہے جو درد اندرونی اعضا مین برودت سے ہو اسکو فائدہ کرتا ہے اور ریاح اندرونی کو فائدہ کرتا ہے اور کان مین جو سردی سے درد ہو اس مین سکون پیدا کرتا ہے اور اُسکو دور کردیتا ہے اور درد سر اور شقیقہ جسکو آدھا سیسی کا درد کہتے ہین اُسکو بطور سعوط کے زائل کرتا ہے رنگ کو خوشنما کرتا ہے ریحی قولنج اور مروڑہ کو دور کرتا ہے اور ان دونون مرض سے جو درد ہو اسکو رفع کرتا ہے جگر کے اقسام درد کو اور پیٹ کے درد کو مٹا دیتا ہے رحم کو گرم کرتا ہے احلیل مین اسکی پچکاری دینے سے گردہ اور مثانہ کو نفع ہوتا ہے اور استرخا مثانہ کو بھی مفید ہے **اخلاط اُسکے** چراتہ اور سعد یعنے موتھا برگ غار عود بلسان ساذج ہندی راسن اذخر ابہل اور آس قردمانا مرزنجوش ہر ایک دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ سب دواؤن کو درردرا کوٹین اور شراب اور پانی اُس پر ڈال کر بھگو دین پھر اسپر روغن کنجد پانچ قسط یعنے آدھی چھٹانک کم تین سیر ڈالین اور نرم آنچ پر کسی دوہرے برتن مین رکھکر چھ گھنٹہ پکائین بعد اسکے آگ بجھا دین جب برتن سرد ہو جاے تیل کو صاف کر کے نکال لین۔

دوسرا جوش اُسی روغن کا گل سُرخ سلیخہ آس تر تازہ کا عصارہ مرکی ہر ایک دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ دواؤن کو دردرا کوٹ کر اسپر پانی یا شراب ڈالین اسقدر کہ روغن مذکور سابق اُس مین بھیگ جاے اور پھر نرم آنچ سے تین گھنٹہ پکائین اور سرد کر کے روغن کو صاف کر لین۔

تیسرا جوش اُسی روغن کا اجزا اُسکے یہ ہین سنبل قرنفل میعہ ہر ایک تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ جوز بوا پانچ اوقیہ یعنے چودہ تولہ چھ رتی روغن بلسان چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ کوٹنے والی دواؤن کو دردرا کوٹین اور اُسپر پانی ڈالین جب گرم ہو جاے اسپر وہ روغن جو دو مرتبہ پکا چکے ہین روغن بلسان اور میعہ سائلہ ڈال کر پکائین اور ہلاتے رہین تا اینکہ خوب ملجاے اور اتنا جوش دین کہ پانی جل جاے اور روغن باقی رہے پھر صاف کر کے شیشہ کے برتن مین رکھین اور تھوڑا تھوڑا استعمال کرین۔

روغن سیعہ جن مفاصل پر مادہ گرتا ہو اُنکی اصلاح کرتا ہے عضل کو گرم کرتا ہے اور سرد ورم اور رحم کو اور گردہ اور مثانہ کو بھی گرم کرتا ہے **اخلاط اُسکے**، روغن کنجد ایک قسط یعنی ڈیڑھ چھٹانک چار سیر سیعہ یابسہ تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ نرم آنچ مین اسقدر پکائین کہ روغن کنجد مین اثر سیعہ کا آجاے بعد اُسکے چھانکر شیشہ کے برتن مین رکھین۔

روغن بابونہ تل کا تیل ایک قسط لیکر جو برابر ڈیڑھ چھٹانک چار سیر ہوتا ہے اُسمین مینقی اور شگوفہ بابونہ جسکو پہلے دھو کر سایہ مین خشک کر لیا ہو ہر ایک دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ ان دونون کو شیشے کے برتن مین بھگوئین اور دُھوپ مین چالیس روز رکھ چھوڑین اور استعمال کرین۔

روغن مصطگی ضعف معدہ اور ورم معدہ کی اصلاح کرتا ہے اور صلابت کو نرم کرتا ہے **اخلاط اُسکے** روغن دو قسط یعنے پون پاؤ آٹھ سیر مصطگی چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ مصطگی کو کوٹ کر روغن پر ڈالین اور دوسرے برتن مین رکھ چھوڑین۔

روغن افسنتین مشمس یعنے دھوپ کا بنا یا ہوا تسخین پیدا کرتا ہے اور سرد اعضا کی تقویت کرتا ہے **اخلاط اُسکے** روغن کنجد ایک دو رتل یعنے ڈیڑھ چھٹانک کم دو سیر اسکو شیشہ کے برتن مین رکھین اور افسنتین دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ اُسپر ڈالین اور چالیس روز دُھوپ مین رکھین بعد اُسکے صاف کرکے الگ نتھار لین اور بروقت حاجت استعمال کرین۔

روغن شبت یعنے سویہ کا تیل روغن کنجد ایک قسط یعنے ڈیڑھ چھٹانک چار سیر سویہ کے بیج سایہ مین خشک کئے ہوے ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ ڈال کر بیس روز دھوپ مین رکھین اور استعمال کرین

روغن سوسن رحم کی برودت اور اختناق رحم کو اور قولنج کو فایدہ کرتا ہے اور گردہ اور مثانہ کو گرم کرتا ہے **اخلاط اُسکے** سلیخہ اور قسط حب بلسان اور مصطگی ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ قرنفل قرفہ ہر ایک نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی زعفران ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ دواؤن کو کوٹ کر شیشہ کے برتن مین ہمراہ ڈیڑھ رطل یعنے پچاس تولہ ساڑھے سات ماشہ روغن کنجد اور تیس دانہ سوسن آزاد کے اسمین ڈالین مگر پہلے ان دانون مین جو زردی اور جڑین اور پتیان ہون اسکو نکال ڈالین اور سایہ مین خشک کرین بعد اسکے دواؤن کو تیل مین ملا کر کسی معتدل مقام پر اتنے زمانہ تک رکھین کہ روغن مین اثر دواؤن کا آجاے پھر چھان کر صاف کرین اور استعمال مین لاوین۔

روغن سوسن ساذہ سوسن سپید پاکیزہ دو درہم یعنے سات ماشہ روغن کنجد ایک قسط یعنے ڈیڑھ چھٹانک چار سیر شیشے کے برتن مین اتنے دنون تک رکھین کہ روغن مین دوا کا اثر آجاے اور استعمال کرین۔

روغن حسک یعنے گوکھرو کا تیل دشواری بول کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** روغن کنجد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ پانی سوا رطل یعنے آدھی چھٹانک آدھ سیر زنجبیل ہا درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ گوکھرو دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ دواؤن کو دردرا کوٹ کر پانی اور روغن ملا کر دیگ مین چڑھائین اور اتنا پکائین کہ پانی جل جاے اور تیل رہ جاے یہ تیل نائزہ مین ٹپکایا جاتا ہے۔

گوکھرو کے تیل کا اور نسخہ مفاصل کی اصلاح کرتا ہے اور رنگ مین خوبی پیدا کرتا ہے باہ زیادہ کرتا ہے جماع کی قوت برانگیختہ کرتا ہے گردہ اور مثانہ اور پشت کی اصلاح کرتا ہے جسوقت ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ ہر روز ہمراہ سکنجبین یا نبیذ کے پیا جاے اور حقنون مین بھی استعمال کیا جاتا ہے **اخلاط اُسکے** تل کا تیل اور گاے کا دودھ مگر ایسی گاے کا دودھ ہو کہ اُسمین شوریت نہو کہے گئے ہیر گوکھرو کا نچوڑا ہوا پانی ہر ایک گیارہ رطل یعنے ڈھائی پاؤ چار سیر قند سپید پانچ رطل یعنے آدھ پاؤ دو سیر زنجبیل ڈھائی رطل یعنے چھٹانک کم سیر پھر قند کو کوٹ کر چھان لین اور سب چیزون کو مٹی کی ہانڈی مین بھر کر آگ پر چڑھائین اور نیچے اُسکے دھیمی آنچ اتنی دیر تک کرین کہ گوکھرو کا پانی اور دودھ جل جاے فقط تیل رہ جاے بعد اُسکے آگ پر سے اُتار لین جس طریقہ سے پہلے نسخہ کے استعمال کو لکھا ہے اسیطرح استعمال کرین یہ روغن ضعف گردہ کو فائدہ کرتا ہے اور باہ اور منی کو زیادہ

کرتا ہے۔

گوکھرو کے تیل کا اور نسخہ پیشاب کے رُک رُک کے آنے کو اور درد تہیگاہ اور گردہ کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** آب شیرین پندرہ اسکرجہ یعنے ڈیڑھ چھٹانک کم دو سیر، زنجبیل جوکوب چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ گوکھرو جوکوب دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ، روغن کنجد ایک سکرجہ یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ کسی دیگ مین جو صاف کی ہو ڈالکر اس قدر نرم آنچ سے جوش دین کہ پانی جل جاے اور تیل رہ جاے اور آگ پر سے اُتارلین جب سرد ہو جاے چھان کر الگ رکھین اس روغن سے مقعد کی طرف حقنہ دیا جاتا ہے اور آگے کی طرف تایزہ مین ٹپکایا جاتا ہے۔

روغن حیات یعنے سانپ کا تیل یہ داد کے جملہ اقسام کو اور استرخاء مقعد کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** روغن کنجد تین قسط یعنے سوا گیارہ سیر کو مٹی کے برتن مین بھرین اور اسمین کالے سانپ زندہ پانچ سے دس تک کے درمیانی اعداد کے شمار سے ڈال دین اور برتن کا منھ باستواری خوب بند کردین جوڑ ایسا لگائین کہ سانس باہر نہ نکلنے پاے اور چولھے پر چڑھا کے نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ سانپ گل کر ہمرا ہو جائین پھر آگ سے اُتارلین اور سرد ہونیکے بعد ہانڈی کا منھ کھولین اور منھ کھولتے وقت احتیاط کرین کہ بخار اُسکا دماغ تک کھولنے والے کے نہ پہونچے اور کھلا ہوا برتن اتنی دیر تک رکھا رہے کہ بقیہ گرمی سب نکل جاے اور خوب سرد ہوے اور سانس جسقدر رہو سب نکل جاے اور بخارات اُسکے اُٹھتے اُٹھتے مٹ جائین اب اسکو شیشے کے برتن مین رکھ چھوڑین یہ روغن نقط لگانے کے کام کا ہے جسوقت حاجت ہو پر کے ذریعہ سے طلا کیا جاتا ہے۔

روغن رامشں داد فالج اور لقوہ اور نقرس اور رعشہ کو مفید ہے اور درد ہاے مفاصل درد پشت کو اور ناسور اور باسور یعنے مسّہ اور درد تونج اور داء الفیل کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** مقل دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ اشق سکبینج جاوشیر حب بلسان فیون بسفائج خربق سپید زرنب افلنجہ جسکو ہندی مین پل ہرنگ کہتے ہین شیطرج بادام شیرین مقشر ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ قرنفل جوزبوا زنجبیل دارچینی خولنجان لاذن جندبیدستر ہر ایک تین درہم یعنے ڈیڑھ ماشہ کیسلا بزرالبنج سیسالیوس لبان کلونجی تخم جرجیر تخم گندنا اجوائن قسط شیرین ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سعد کوفی حب بل آس حبۃ الخضرا یعنے بن غوز تخم بیدانجیر مرزنجوش ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ برگ غافث اشنہ ہر ایک پانچ درہم یعنے ایکتولہ ساڑھے پانچ ماشہ سب دواؤن کو درد را کوٹ کر اُن پر چھ رطل یعنے آدھی چھٹانک ڈھائی سیر نچوڑا ہوا پانی کرنب کا ڈالین اور نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ دو رطل یعنے ساڑھے سترہ تولہ پانی رہ جاے پھر آگ سے اُتار کر صاف کرین اور خوب نچورین تاکہ پانی مین اثر دوا کا باقی نہ رہے پھر اس پانی کو آگ پر چڑھائین اور اُسپر روغن زیتون چھ رطل یعنے آدھی چھٹانک کم ڈھائی سیر، روغن گاؤ، روغن رازقی، روغن تخم بیدانجیر، روغن دہمشت جو خوشبو دواؤن مین پکایا گیا ہو اور یہ روغن مصر سے آتا ہے ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سفوف بادام تلخ دو درہم یعنے سات ماشہ حب الغار حب صنوبر ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ روغن سوسن روغن جرجیر ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ روغن حبۃ الخضرا دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ روغن کنجد یا روغن رازقی جس مین سداب تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ جوش دیا ہوا اشنہ تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ روغن حنا پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ خیرہ بلادر تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سب روغن کے اقسام کو دیگ مین ڈال کر اسمین تھوڑا سا پانی جسمین دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سنجرینا کو گھولا ہو نرم آنچ پر چڑھا دین اور اتنا جوش دین کہ ایک سکرجہ یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ پانی رہے پھر آگ پر سے اُتارلین اور موٹے کپڑے کے رومال سے چھانین اور پھر دیگ مین ڈالین اور چھ درہم یعنے پونے دو تولہ بیروزہ اور دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شہد ڈال کر کوے کی آنچ پر اتنا پکائین کہ گھل جاے اور آگ پر سے اُتارلین پھر اسمین بنی سائلہ اور نفط سپید اور روغن بلسان ہر ایک دس درہم ڈال کر بوتل مین رکھین اور ڈاٹ سے منھ اُسکا خوب بند کردین مقدار شربت اسکی چہارم درہم اور ایک مثقال یعنے ساتہ رتی سے ساڑھے چار ماشہ تک کے بیچ مین ہے آب نخود

کے ہمراہ ۔

روغن قسط جسکے کھانے سے برودت اعضا خصوصاً معدہ اور جگر کی برودت کو فائدہ ہوتا ہے سدون کی تفتیح کرتا ہے پٹھے کو مضبوط کرتا ہے اور اُسکی تقویت کرتا ہے رنگ کو خوشنما کرتا ہے بالون کی سیاہی کو محفوظ رکھتا ہے **اخلاط اُسکے** قسط تلخ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سلیخہ چھ درہم یعنے پونے دو تولہ برگ مرماحوز دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ دواؤن کو دردرا کوٹ کر رات بھر شراب مین بھگوئین اور اُس پر صبح کو روغن کنجد ڈیڑھ رطل ڈال کر دوہرے برتن مین پکائین کہ شراب جل جائے اور تیل رہ جائے

روغن قسط کا اور نسخہ درد جگر اور درد معدہ اور وجع مفاصل جو سردی سے ہو اور استرخا شق یعنے نصف دھڑ کے استرخا کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** قرنفل ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ چرائتہ سنبل ساذج ہندی سیعہ بیخ سوسن آسمان گونی قرفہ اشنہ قسط ہر ایک دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ اسن اور سلیخہ ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ مرکی نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی دواؤن کو درد را کوٹ کر سرکہ مین ایک شبانہ روز بھگوئین اور اس پر روغن اور پانی ہر ایک پانچ رطل یعنے آدھ پاؤ دو سیر ڈالکر نرم آنچ سے اتنا پکائین کہ پانی جل جائے اور روغن باقی رہے صاف کر کے بنسخہ اول کا روغن اسعین ملائین ۔

روغن نارکیسر یہ ہندی دوا ہے ریاح غلیظ اور درد رحم کو جو سردی سے ہو مفید ہے **اخلاط اُسکے** سکبینج اور بیروزہ موقل اور پیپلی رائی ہر ایک پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ علک الانباط آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ جاؤشیر چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قرفہ اور قسط شیرین زراوند طویل یا زراوند مدحرج ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ وج اور اشق اور سبر یہ دوا ہے ہندی ہے اور مترجم کے نزدیک شاید بھانگ سے مراد ہے اور مقل عقرقرحا ہر ایک ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ زرنباد درونج عقربی خندبید ستر سداب کوکھرو تیسرا حصہ بیخ سوسن سداب کوہی اور موا ورآرد شیران کرنب مرزنجوش شیلبنبر قرنفل بستانی ہر ایک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ مرکی بیرسنگ جو سپید اور پاکیزہ ہوتی ہے اور رسی ہینگ جو بدبو ہوتی ہے اور انجدان ہر ایک چہارم درہم یعنے سات رتی روغن زیت سات رطل یعنے چھٹانک کم تین سیر پانی اٹھارہ رطل یعنے ڈیڑھ چھٹانک ساڑھے سات سیر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ پانی جل جائے اور تیل رہ جائے مقدار شربت درمیان نصف درہم کے دو درہم تک یعنے درمیان پونے دو ماشہ کے سات ماشہ تک ہے سویہ کے پانی کے ہمراہ ۔

روغن سندی جسکا نام ابوسماد ہے کھانسی اور ریاح غلیظ کو نفع کرتا ہے اور اخلاط غلیظ کو جذب کرتا ہے بواسیر کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** فلفل دار فلفل کاشم زنجبیل شیطرج ہندی نمک سرخ زیرہ ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ سوکھا بیر لپا ہوا ایک قفیز یعنے اُنیس تولہ سوا آٹھ ماشہ اور انار دانہ ایک قفیز یعنے اُنیس تولہ سوا آٹھ ماشہ پانی مین بھگو کر سب دواؤن کو چھان لین اور بدستور روغن طیار کرین ۔

روغن بیدانجیر کا بڑا نسخہ استرخا اور فالج اور لقوہ کو فائدہ کرتا ہے سدہ ہاے جگر اور طحال کی تفتیح کرتا ہے قولنج کے حقنون مین پڑتا ہے **اخلاط اُسکے** اجوائن سعتر فودنج کوہی مرکی مرماحوز تخم کرفس تخم رازیانہ انیسون بکھڑا کے بیج مصطگی اسارون میتھی ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی خس اور بل اور مقل یعنے بیل اور بیخ نیلوفر ہندی اور فلفل جو ایک پھل ہندی ہے اور وج ترکی شیطرج ہندی اور مقل ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سکبینج جاؤشیر اشق ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ بیخ کرفس پوست بیخ رازیانہ اذخر بیخ سوسن اور اسن خشک اور گوکھرو ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ ہزارچشان اور شنبندان ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ زنجبیل دار چینی کلان الائچی خرد کبابہ اور دار فلفل جوز بوا بسباسہ کلونجی قسط کردیا ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زرنباد درونج ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ دواؤن کو دردرا کوٹ کر پھر اتنا پانی ڈالین کہ دواؤن سے اوپر آ جائے اب جوش دین کہ تہائی ہو جائے پھر چھان کر علیحدہ اسپر سنڈی کا تیل جو بچھو زکرنا چاہتا ہے

سات رطل یعنے چھٹانک کم تین سیر ڈال کر نرم آنچ سے پکائین کہ پانی جل جاے اور تیل رہ جاے اور بروقت حاجت استعمال کرین دو مثقال سے تین مثقال تک یعنے نو ماشہ سے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تک ماء الاصول کے ہمراہ ۔

روغن بیدانجیر سادہ فقط رینڈی کو پانی مین جوش دین کہ تیل اوپر آجاے جس وقت تنہا رینڈی پانی مین اس طرح پکائی جاتی ہے اسکی گرمی بہت کم ہوجاتی ہے اور بمنزلہ زیت رکابی کے ہو جاتی ہے اگر تنہا پانی سے دھویا جاے ۔

روغن کدو ۔ جوہر ایک حرارت اور حدت کو تمام بدنکی مفید ہی اگر عضو ظاہر مین حرارت ہو اس تیل کو ملنا چاہیئے اور اگر شانہ اور گردہ مین ہو ملنا بھی چاہیئے اور پلانا بھی چاہیئے اور پچکاری وغیرہ کے ذریعہ سے بھی پہونچانا چاہیئے اور اگر گرمی سر مین ہو سر کی مالش کرے اور ناک کی طرف سے اسی تیل کی ناس لے اور اگر آنتون مین صفرا کی حدت ہو اسکو پلانا چاہیئے یہ روغن ان سب باتونکے واسطے فایدہ کرتا ہی **صفت اسکی** لانبا کدو بہت بڑا جب پورا بڑھ چکا ہو لیکر چھلکا اسکا چھیل ڈالین اور نچوڑ کر پانی نکالین چار حصہ یہ پانی اور ایک حصہ روغن کنجد تازہ لے کر نرم آنچ سے پانی جلا ڈالین جب تیل باقی رہ جاے اسکو چھان کر شیشہ کے برتن مین رکھین اور استعمال کرین ۔

روغن شاہسفرم گھٹنے مین جو ریح ٹھہر گئی ہو اور مفاصل بدن اور تمام بدن کی ریح کو فائدہ کرتا ہی **صفت اسکی** شاہسفرم یعنی ہری تلسی کا پانی نچوڑکے ایک جزو اور تل کا تیل ایک جزو دونون کو ملا کر اتنا پکائین کہ سب پانی جل جاے اور تیل باقی رہ جاے اس تیل کو چھان کر شیشہ کے برتن مین اٹھا رکھین اور منھ برتن کا باستواری بند کرین مقدار شربت ایک مثقال سے نصف اوقیہ تک یعنے ساڑھے چار ماشہ سے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی تک ہی اس مرض کے واسطے جسکا ہم نے ذکر کیا ہے اور اسکے اوپر دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ آب نخود پلایا جاتا ہے جس مین چنے کے ساتھ کسی قدر زیرہ بھی ڈال کر جوش دیا ہو غذا اسکے اوپر زیر باج کھلانا چاہیئے اور اگر بدن مین اسکی مالش کی جاے جب بھی نفع کرے گا ۔

روغن لاذن ۔ روغن کنجد دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ سعتر پندرہ درہم یعنے دو تولہ ساڑھے چار ماشہ مجیٹھ دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ جاؤشیر سکبینج مرکی مقل اشنج صبر لبان ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ دواؤن کو کوٹ کر لگن مین ڈالین اور اسپر تھوڑا سا پانی ڈالکر ہاتھ سے خوب ملین پھر اسپر روغن ڈالکر نرم آنچ سے اتنا پکائین کہ گرم ہوجاے اور استعمال کرین ۔

روغن لاذن کا دوسرا نسخہ تیلنج جو ایک یونانی دوا ہے دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ لیکر اسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرین روغن زیت ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ آب مرزنجوش نصف رطل یعنے سترہ تولہ سب کو لوہے کے برتن مین رکھکر نرم آنچ سے پکائین اور صاف کرین یہ روغن کان مین ٹپکایا جاتا ہے ۔

روغن فلفلاو یعنے جس مین فل اور شل اور بل داخل ہے وجع مفاصل و تشنج اور استرخاے اعضا کو فائدہ کرتا ہی **اخلاط اسکے** شل و فل و بل وج ترکی شیطرج ہندی راسن زرنب فلفل جوز القی بیخ سوسن تخم رازیانہ قسط مرکی وجیدار جو ایک ہندی بوٹی ہی زرنباد درونج ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سب کو دردرا کوٹ کر دیگ مین ڈالین اور اس پر روغن کنجد اور دودھ اور پانی ہر ایک دو من یعنے دو دو سیر ڈال کر دوسرے برتن مین پکائین تاکہ پانی اور دودھ جل جاے اور تیل باقی رہے ۔

دوسرا نسخہ مثانہ کے درد اور درد رحم بارد اور عرق النسا اور دونون گردون کی سردی اور استرخاء اعضا اور قولنج اور لقوہ اور فالج اور ریاح بارد جو غلیظ ہون اور پٹھے مین بھر گئے ہون انکو اور درد پشت اور جو درد سردی اور غلاظت مادہ سے ہو اسکو نفع کرتا ہے اور یہ روغن ہندی ہی **اخلاط اسکے** شل یعنے بیل فل یعنے بیخ نیلوفر ہندی اور بل جو ایک پھل ہندی ہی اور وج اور شیطرج ہندی اور بیخ سوسن آسمان گونی راسن دار فلفل جوز القی جوز السرو جوز صنوبر قسط تخم رازیانہ زرنباد ریوند درونج ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سب کو دردرا کوٹ کر دودھ گھی نکالا ہوا اور پانی ہر ایک دس رطل یعنے آدھی چھٹانک کم سوا چار سیر روغن کنجد پانچ رطل یعنے آدھ پاؤ دو سیر دو درجے کی دیگ

مین بھر کر جوش دین کہ پانی اور دودھ جل جاے اور تیل رہ جاے۔

روغن بیضہ انڈے کا تیل یا اس طرح پر نکالا جاتا ہے کہ پہلے اُسکی زردی کو پانی مین اُبالین بعد اُسکے قارورہ ملا مین بھر کے بطور چتال جنتر کے ٹپکائین لیکن ابالی زردی کو بطور آٹے کے پیس لینا چاہیے یہ طریقہ وہی ہے جس طرح طلا کرنے کے روغن ٹپکائے جاتے ہین تو دوسرا طریقہ تقطیر تصعیدی کا ہے یعنے قرع انبیق مین وہی زردی بھر کے پسی ہوئی ٹپکائی جاتی ہے

مترجم انڈے کے روغن نکالنے کی ترکیب چونکہ بہت دشوار ہے اسیواسطے شاید مصنف نے اسکی زیادہ تفصیل نہین کی ہمارے تجربہ مین تو ایسا آیا ہے کہ خاص روغن بیدانجیر یا اور قسم کے تیل کو جب قرع انبیق مین تقطیر تصعیدی کرتے ہین تیل کی دہنیت باطل ہو جاتی ہے اور فقط پانی ٹپکتا ہے عاملان فن اکسیر انڈے کے روغن نکالنے کی عمدہ عمدہ تدبیرین کرتے ہین اسلیے کہ اس روغن سے تلیین اجساد منطرقہ بخوبی ہوتی ہے اور قوت باہ بھی خوب پیدا کرتا ہے گندھک کا تیل جسکو کبریت احمر کہتے ہین بھی اسکے ضامن دینے سے باسانی نکل سکتا ہی جاننے والا سب کچھ کر سکتا ہے۔

روغن کلکلانج یہ روغن سکتہ اور فالج اور استرخا اور بردوت اور تشنج اور ضعف معدہ اور عرق النسا اور وجع مفاصل اور درد پشت کے امراض مین قابل استعمال ہے قولنج کو فائدہ کرتا ہی اور حیض کا ادرار کرتا ہی رحم کو گرم کرتا ہی پتھری کو پگھلا دیتا ہی درد مقعد مین سکون پیدا کرتا ہے سدہ ہاے بدن کی تفتیح کرتا ہی **اخلاط اُسکے** زنجبیل بہیڑہ آملہ بلیلہ کابلی ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ بیخ کرفس بیخ رازیانہ ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی دار فلفل فلفل زنجبیل ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ جاؤشیر اور بیخ اور سکبینج ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تربد چار استار یعنے پونے سات تولہ کرنب تازہ اور سداب تازہ ہرا گو کھرو ہر ایک واحد ایک مٹھی خشک دواؤن کو درردا کوٹین اور ہری پتیون کو باریک کتر کر سب دوا مین دیگ مین ڈالین پھر اُس پر چوبیس رطل پانی یعنے آدھ پاؤ دس سیر ڈال کر پکائین کہ آدھا پانی رہ جاے اور چھان لین اب اُس پر روغن بیدانجیر چار من یعنے تخمیناً چار سیر ڈال کر پانی کو جلا دین

اور ایک قوم اسمین بیخ سوسن دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ شیطرج چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ انیسون اور ادنیس اور اسفید یعنے خردل اور قرقربان ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ بڑھاتے ہین۔

روغن زعفران پٹھے کو نرم کرتا ہے تشنج کو دور کرتا ہی رحم کی صلابت کو نفع کرتا ہے رنگ کو خوشنما کرتا ہے **اخلاط اُسکے** زعفران چھ درہم یعنے پونے دو تولہ چرائتہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مرکی نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ قردمانا چھ درہم یعنے پونے دو تولہ ان سب دواؤن کو الگ بھگوئین اور مرکی کو علٰحدہ بھگو دین اور قردمانا کو نہ بھگوئین اور پانچ روز تک بھیگا رہنے دین چھٹے دن تنہا قردمانا کو سرکہ مین بھگوئین اور ایک دن بھیگنے دین اور ساتوین روز سب دواؤن پر تیل پانچ استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ ڈال کر اتنا پکائین کہ سرکہ جل جاے اور تیل باقی رہے۔

روغن اشنہ اشنہ پانچ استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ قسط شیرین دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سلیخہ چرائتہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ فرماحونہ دو درہم یعنے سات ماشہ سعد بیخ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ روغن آس ڈیڑھ رطل یعنے ڈھائی پاؤ دواؤن کو کوٹ کر سرکہ مین بھگو دین اور تین شبانہ روز بھیگنے دین بعد اسکے چھان کر روغن ڈال کر پکائین کہ سرکہ جل جاے اور تیل رہ جاے۔

روغن افربیون کا ہمارا نسخہ دردہاے بارد کو خصوصاً پٹھے کے درد اور عرق النسا اور درد پشت اور پاؤن کے درد کو فائدہ کرتا ہی **صفت اُسکی** قسط تلخ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ جندبیدستر پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ فودنج خشک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ عاقرقرحا سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی نکچھکنی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ مویزج تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سب دواؤن کو کوٹ کر چار سو درہم یعنے تخمیناً ڈیڑھ سیر شراب ریحانی مین ایک شبانہ روز بھگو کر اتنا جوش دین کہ ایک تہائی

باقی رہ جاے بعد اسکے سرد کرکے خوب ملین اور نصف دانق اسکا روغن کنجد یا روغن زنبق یا روغن خیری ڈالکر پکائین کہ شراب جلجاے اور تیل رہ جاے بعد اسکے فی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تیل مین دو درہم یعنے سات ماشہ افربیون سپید مثل غبار کے باریک پیس کر ملائین اور آگ پر رکھین تاکہ ایک جوش آجاے پس اوتار کر رکھ چھوڑین۔

روغن جسکو رومی زبان مین داماسون کہتے ہین جسکے معنے یہ ہین کہ مرکب دس اجزا سے ہی برودت کو معدہ اور پٹھے کی فائدہ کرتا ہی اور اعضا کی تقویت کرتا ہے فضول بدنی کی دفع کرتا ہے یعنی اپنی جگہ سے ہٹا دیتا ہی پٹھے کو نرم کرتا ہے **اخلاط اسکے** سیعہ چار اوقیہ یعنے گیارہ تولہ تین ماشہ مصطگی بارہ اوقیہ یعنے پونے چونتیس تولہ سادج ہندی اور سنبل ہر ایک چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ افربیون تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ دارچینی چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ موم سپید بارہ اوقیہ یعنے پونے چونتیس تولہ روغن بان اڑتالیس اوقیہ یعنے سوا پاؤ کم دو سیر روغن بلسان بارہ اوقیہ یعنے پونے چونتیس تولہ نفط یک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ خشک دواؤن کو کوٹ کر اور سب دواؤن کو پگھلائین اور بدستور متعارف روغن تیار کرین اور اوسکو رکھین۔

روغن شقایق النعمان سرد معدہ کو گرم کرتا ہے اور نفخ اور ورم کی تحلیل کرتا ہے جسوقت مرغابی یا مرغ کی چربی اسمین ملائی جاے اخلاط اسکے زیت عمدہ ایک من یعنے پونے چونتیس تولہ گل لالہ دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کسی برتن مین ڈال کر دس دن دھوپ مین رکھین اور بعد اسکے نکالین مگر اس روغن مین کسی قسم کی بو نہین ہوتی ہے۔

سادہ روغن سوسن اور یہی روغن سیب ورائی او قثاء الحمار کے اسیطرح بنائے جاتے ہین روغن کنجد ایک جز پانی تین جز ڈال کر چالیس روز دھوپ مین رکھین۔

روغن مرزنجوش جسکو دونا مروا کہتے ہین بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ مرزنجوش کو بہ نسبت کوٹین اور کسی صاف پاکیزہ دیگ مین بھر کر اسپر شراب ریحانی اتنی ڈالین کہ چار چار انگل اوپر آجاے بعد اسکے نرم آنچ سے پکائین جب نصف شراب جلجاے خوب مل کر چھان لین پھر اسکو دیگ مین ڈالکر نصف وزن اسکے روغن ڈالین اور پکائین تاکہ شراب جل جاے اور روغن باقی رہے یہ روغن بہت قوی ہی اور تسخین اور تلطیف کرتا ہی حرارت کو برانگیختہ کرتا ہے پلایا جاے یا ملا جاے حرارت اور خشکی اسکی تیسرے درجہ مین ہی ٹپکانے سے کان کے درد کو فائدہ کرتا ہی دسوان مقالہ تمام ہوا اور حمد و ثنا اس خدا کی کرتا ہون جس نے ہر چیز کو ایجاد کیا ہی ایسی حمد جسکے وہ لایق ہی۔

گیارھوان مقالہ مرہم اور ضماد کے بیان مین

مرہم سپیدہ آگ سے جلنے اور کھال اودھڑ جانے کو فائدہ کرتا ہی مرداسنگ ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ سپیدہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ موم سپید سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی گل سرخ دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ موم اور تیل کو پگھلا کر اسپر سپیدہ اور مرداسنگ کسی ہاون دستہ مین ڈال کر خوب گھوٹین قبل سرد ہو جانے کے اور ایک انڈے کی سپیدی اسمین ملا دین اور استعمال کرین۔

دوسرا نسخہ سپیدہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مرداسنگ دو درہم یعنے سات ماشہ چرک نقرہ ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کتیرا ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کوٹ کر ریشمی کپڑے مین چھانین اور ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ موم سپید کو تین اوقیہ یعنے چھٹانک سوا سیر روغن گل مین پگھلا کر دوائین اسپر ڈالین اور ہاون دستہ مین خوب پیس کر ملائین۔

مرہم باسلیقون کبیر جو قروح کو فائدہ کرتا ہے اور انمین گوشت بھر لاتا ہے اور جو مقامات بدن مین عصبانی ہین یعنے جن مقامات پر پٹھے آئے ہین اور پٹھون کے مزاج مین ہین اور جو زخم ایسے ہون کہ ان مین حرارت نہو سب کی اصلاح کرتا ہے **اخلاط اسکے** موم ایک من یعنے پونے چونتیس تولہ زفت آٹھ اوقیہ یعنے ساڑھے بائیس تولہ مرکی اور راتینج ہر ایک چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ علک الانباط چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ زیت پانچ رطل تخمیناً آدھ پاؤ دو سیر موم اور زفت زیت مین پگھلائین مرکی اور راتینج کو پیس کر اس مین ملا دین اور ہاون دستہ مین گھوٹ کر مرہم

درست کرین۔

مرہم باسلیقون صغیر راتینج پسا ہوا ایک من یعنے ایک سیر اور زفت اور موم ہموزن ملاکر روغن زیت داخل کرکے استعمال کرین۔

مرہم سپیدہ جو سرکہ سے بنایا جاتا ہی سپیدہ پسا اور چھنا ہوا ایک من یعنے ایک سیر دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ روغن زیتون کو ملاکر خوب گھسین بعد اسکے بارہ رطل یعنے ایک چھٹانک پانچ سیر سرکہ اسپر تھوڑا تھوڑا ڈالین اور گھسیٹے جائین تا اینکہ بستہ ہوجاے اور کسی برتن مین اوٹھار کھین بوقت حاجت استعمال کرین۔

مرہم مرداسنگ جو سرکہ سے بنایا جاتا ہی مرداسنگ جسقدر چاہیے لیکر پیس چھان کر طشت مین ڈالین اور اُسپر سرکہ اور روغن زیتون گراکر ہاتھ سے خوب ملادین اور استعمال کرین۔

مرہم زنگار پُرانے قروح کو فائدہ کرتا ہے زنگار دو درہم یعنے سات ماشہ موم اور راتینج صنوبر کا گوند ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ پہلے زنگار کو پیسین اور باقی دواؤن کو زیت مین گھولین جتنی زیت کی حاجت ہو اور اُسپر زنگار کو ڈال کر اسقدر گھسین کہ مرہم درست ہوجاے اور استعمال کرین۔

مرہم قلقدیس جسکا نام جالینوس نوسقی رکھتا ہے طاعون کو نفع کرتا ہے اور جو قروح بدشواری بند ہوتے ہون اور جن قروح مین خون کی آمد زیادہ ہو اُنکا اندمال کرتا ہی اور حصر یعنے دھونس جانے اور کسر یعنے ٹوٹ جانے کو اور رض یعنی کوفتہ ہوجانے کو اور تمام اورام کو فائدہ کرتا ہی **اخلاط اُسکے** پُرانی نیلی چربی جو معدہ اور آنت وغیرہ سے نکلتی ہی دو رطل یعنے ڈھائی چھٹانک کم سیر بھر زیت کہنہ تین رطل یعنے سوا سیر قلقدیس یعنے سبز پھٹکری چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ پہلے چربی کو گھلائین اور قلقدیس کو پیس کر شہد مین ملائین اور تین رطل یعنے سوا سیر مرداسنگ پیس کر ان سب کو مع چربی کے ہاون دستہ مین رکھکر خوب گھوٹین بعد اسکے ایک صاف اور پاک لگن مین ڈالکر ایک سونٹا چھوہارے کی لکڑی کا بناکر اس سے خوب رگڑدین تاکہ اجزا برابر مِلجائین اور استعمال کرین۔

مرہم سیاہ مرداسنگ ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ سرکہ پُرانا تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ سب کو ایسی احتیاط سے رکھین کہ جل نجاے اور گھوٹتے گھوٹتے گاڑھا کردین۔

مرہم دیا فیلون تبوڑی اور کنٹھ مالے کو فائدہ کرتا ہی اور سخت ورم سوداوی کو **اخلاط اُسکے** میتھی اور السی سپید خطمی ہر واحد ایک کیلچہ یعنے چھٹانک سیر بھر ہر ایک کو الگ الگ ایک شبانہ روز بھگوئین ان تینون کا لعاب سوا رطل یعنے آدھی چھٹانک آدھ سیر مرداسنگ ڈیڑھ رطل یعنے ڈھائی پاؤ زیت دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ لیکر پہلے لعابون کو ایک جوش دین پھر آگ سے اُتارین بعد اسکے مرداسنگ کو پیس کر زیت مین اسقدر جوش دین کہ بستگی کے قریب پہونچے اور رنگ اُسکا بدل جاے اب اسپر لعاب کو آہستہ آہستہ ڈالتے جائین اور نرم آنچ سے قوام درست کرین۔

مرہم کا اور نسخہ مرداسنگ کُٹا ہوا اور چھنا ایک من یعنے ایک سیر روغن زیتون دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ سرکہ دس رطل یعنے آدھی چھٹانک کم ساڑھے چار سیر سب کو اسقدر گھسین کہ بستہ ہوجاے اور بعد بستگی کے ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ ہلدی چھنی ہوئی اس مین ملادین۔

مرہم رسل اسکو ذسلیخا بھی کہتے ہین یعنے مرہم حوارین کا ہی اور مرہم زبرہ کے نام سے مشہور ہی یہ ایسا مرہم ہی کہ بآسانی نواصیر سخت اور خنازیر سخت کی اصلاح کرتا ہی کوئی دوا مثل اسکے نہین ہے اور بیہودہ ڈنکے مردار گوشت اور پیپ کو نکال ڈالتا ہی اور اندمال کرتا ہی لوگ کہتے ہین کہ یہ بارہ دوائین بارہ حواریان کی طرف منسوب ہین **اخلاط اُسکے** موم سپید اور راتینج ہر ایک بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ زنگار جاوشیر ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اشق چودہ درہم یعنے چار تولہ ایک ماشہ زراوند طویل اور کندر نر ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ مرکی بیروزہ ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشے مقل چھ درہم یعنے پونے دو تولہ مرداسنگ چھ درہم یعنے دو تولہ ساڑھے سات ماشہ مقل کو سرکہ شراب مین بھگوئین اور گرمیون مین زیت دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ ڈال کر پکائین اور جاڑون مین تین رطل یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ۔

مرہم شنجرف خنازیر اور سرطان اور دونون خصیون کی ورم کو فائدہ کرتا ہی

اخلاط اُسکے مرداسنگ اور بیروزہ ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ لبان اور اشق ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ علک الانباط چھ درہم یعنے پونے دو تولہ موم دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ تنجرف آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ زیت بقدر کفایت۔

مرہم مرقون قرمز درد مقعد کو اور نار فارسی کو فایدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** شحم حنظل اور تمجھکنی اور اشنان یعنی سجی گھانس اور گندھک ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ فرتک یعنی مرداسنگ اور شیاف ماشیا ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ حرمل اور مرقون قرمز اور یہ وہی کیڑا ہے جو قرمز میں ہوتا ہے ہر ایک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ بارہ دو درہم یعنے سات ماشہ زفت دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ مرقون کو روغن میں گھولین اور بدستور مرہم بناکر استعمال کرین۔

مرہم کی زرد یا سرخ پھٹکری بھنی ہوئی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ آہک آب نارسیدہ اور یعنی ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ اس مرہم سے داغ دیا جاتا ہے۔

مرہم زرنیخی مامیران اور اشق اور بیروزہ اور انزروت اور گوندہ دم الاخوین ہر واحد ایک جزو اور مرتک ہموزن ان سب دواؤن کے روغن کنجد روغن زیتون ہر واحد نصف وزن سب دواؤن کے موم بقدر کفایت موم کو روغن میں مٹی کے نئے برتن میں گھلائین اور سب دوائین پیس چھان کر اسمین ملادین اور استعمال کرین۔

ضماد بہ نسخۂ حکیم اندروماخس جس شخص کو تلی کا مرض ہو اسکو اور جسکو استسقا ہو اسکو اور جسکے دونون پہلو بغل کے نیچے کھنچ رہے ہون اسکو اور وجع مفاصل اور عرق النسا اور پرانی بیماریونکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** موم اور زفت ہر واحد ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ صنوبر کا گوند ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ روغن زیتون آٹھ اوقیہ یعنی چار تولہ دو ماشہ پانچ رتی تخم حرتال سہری اور پھٹکری آہک آب نارسیدہ ہر ایک دو اوقیہ یعنے ساڑھے سترسٹھ تولہ بنانے کا وہی طریقہ ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

ضماد عجیب یہ بھی حکیم اندروماخس کی طرف منسوب ہے یہ ضماد اس قابل ہے کہ اگر کسی مقام مین جسم کے پھوڑا ہوا اور شگافتہ کرنا اُسکا منظور ہو اسکی تھوڑی مقدار چوپڑنے سے شگافتہ ہو جائیگا اور جو ہڈیان سڑگئی ہون زخم کے اندر کی اُنکو باہر کھینچ لاتا ہے کانٹا جو بدن مین پیوست ہوگیا ہو یا تیر کی نوک ٹوٹ کر رہ گئی ہو یا گوکھرو چبھ گیا ہو سب نکال دیتا ہے عرق النسا کو فائدہ کرتا ہے جسکی کھنکھار مین پیپ آتی ہو اُسکو مفید ہے اندرونی اعضا کی سختی کو اور ایک عضو کو دوسرے عضو پر پیٹ جانے کو فائدہ کرتا ہے زخم کے منھ پر پپڑی ڈال دیتا ہے **صفت اُسکی** بیج اس پھل کا جسکی گھانس کو بوبالا کہتے ہین اور بورہ سرخ اور نوشادر قشا والحمار کی جڑ زراوند قریطی ہر ایک بیس مثقال یعنے ساڑھے سات تولہ فلفل دار فلفل اشق حماما عود بلسان ہر ایک دس مثقال یعنے پونے چار تولہ کندر کی راتیانج خشک اور روبق بنایا ہوا ہر ایک دس مثقال یعنے پونے چار تولہ توت کے درخت کا دودھ دس مثقال یعنے پونے چار تولہ موم تیس مثقال یعنے سوا گیارہ تولہ بکری کی چربی پندرہ مثقال یعنے ڈھائی چھٹانک کم سیر بھر روغن سوسن کا دُرد جسقدر دواؤن کے گوندھ جانے کو کافی ہو پہلے خشک دواؤن کو کوٹ کر چھانین اور جتنی پگھلنے والی دوائین ہین انکو الگ اچھی طرح پگھلائین اور نرم کر ڈالین بعد اسکے سب دواؤن کو ملادین اور خوب ملتے ملتے نرم کر ڈالین اور ملنے والے کو چاہیے کہ اپنے ہاتھ مین روغن سوسن کا دُرد چپڑ لیا کرے تا انکہ جب سب دوائین اچھی طرح ملجائین اُٹھا کر بحفاظت رکھ چھوڑین اگر بدن کی ماندگی دور کرنیکے واسطے اسکے استعمال کی حاجت ہو چاہیے کہ تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ دواے مرکب اور تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ بط کی چربی اور تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ روغن حنا ملاکر استعمال کرین۔

ضماد وجع مفاصل و نقرس یہ دوا بہت بر آمد کار کرنے والی ہے تخم شوکران ایک قسط یعنے پونے چار سیر غاریقون اور بورق اور میتھی ایک ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ راتینج پکایا ہوا ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ زیت کہنہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ مغز استخوان گوزن چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ بیخ سوسن چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ خشک دواؤن کو کوٹ کر چھانین اور پگھلنے والی دواؤنکو پگھلائین اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

اتنی دیر تک رہنے دین کہ سرد ہو جاے پھر خشک دواؤن مین ان پگھلی ہوئی دواؤن کو ڈال کر خوب ملائین اور اُتار رکھین۔

ضماد حکیم فیلغریوس کا درد معدہ اور درد ہاے رحم اور ورام کو فائدہ کرتا ہے جسوقت خارج مین طلا کیا جاے اور کسی کپڑے مین لگا کر عورتون کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے کہ اُنکے رحم مین اسکو طلا کرتے ہین **اخلاط اُسکے** زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ اور ایک نسخہ مین بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ ہے مقل اور مصطگی اور اشنج اور صبر اور رسیعہ تر ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ موم تین استار یعنے پانچ تولہ چھ رتی مرغابی کی چربی دو درہم یعنے ساڑھے تین تولہ زوفاے خشک یا تر تیس درہم یعنے پونے نو تولہ روغن ناردین بقدر کفایت۔

مرہم شدت ضعف جگر اور معدہ کو فائدہ کرتا ہے اور صلابت کو نرم کرتا ہے اور اسہال کبدی کو بند کر دیتا ہے **اخلاط اُسکے** کعک شامی یعنے جلی ہوئی یا سوکھی روٹی کہ ٹوٹنے سے مثل آٹے کے ہوجاے چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کیتہ اور افسنتین اور لبان ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ صبر حرا لیتہ اور عود اور اقاقیا ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ لاذن دو درہم یعنے سات ماشہ بہی چھلی ہوئی اور بیج نکالی ہوئی اور پکائی ہوئی چھ درہم یعنے پونے دو تولہ کچا چھوہارا جو سوکھ کے گر پڑے پچاس عدد موم اور روغن ناردین اور روغن گل اتنا جس سے مرہم بن سکے چھوہارے اور کعک کو سایہ مین بھگو کر رکھدین اور بہی کو لیکر اُسکے بیج اور چھلکے کو دور کرین بعد اُسکے طلا نامی شراب مین اُسکو جوش دین جب خوب پک جاے اُسکو کوٹ کر چھوہارے اور کعک مین ملا کر پیسین تا اینکہ ملجاے اور موم کو روغن سے پگھلا کر سب دوائین کوٹ چھان کر پگھلے ہوے موم پر چھڑکین بعد اُسکے سب ہاون دستہ مین جمع کرین اور دستہ سے ہاون کے خوب اُلٹ پلٹ کر ملائین تاکہ خوب ملجاے پھر اُس کو کسی پتر پر یا کاغذ پر طلا کر کے جگر یا معدہ پر رکھین۔

مرہم جو شحم حنظل سے بنایا جاتا ہے وہی فائدہ کرتا ہے جو ابھی نسخہ سابق مین بیان ہوا **اخلاط اُسکے** شحم حنظل چودہ درہم یعنے چار تولہ ایک ماشہ تربد سقمونیا فربیون ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ تخم شبت اور نمک اندرانی اور صبر تلخ گاؤ نمک ہندی کلونجی سویزج کوہی فلفل زنجبیل بلیلہ زرد مازریون سبزہ ہر ایک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ کو یعنے شہد کی مکھی کا میلا چھتہ یا مقل اور اشنج فلفل اور جاؤشیر سکبینج ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی بورق کبریت زرد ہر ایک سولہ درہم یعنے چار تولہ آٹھ ماشہ میعتی اور بابونہ آسی ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ لبنی اور موم ہر ایک دس استار یعنی آدھی چھٹانک کم سوا چار سیر پگھلنے والی دواؤن کو روغن گاؤ مین پگھلائین اور بھگونے والی دواؤن کو طلا نامی شراب مین بھگو دین اور خشک دواؤن کو کوٹ کر چھانین بعد اُسکے کل دوائین پگھلی ہوئی اور پسی ہوئی ملا کر مرہم تیار کرین اور معدہ اور جگر پر اسکو لگائین کہ یہ دوا زرد آب کو گرا دیتی ہے اور جو شخص احتیاج چلنے کی رکھتا ہو اس بات کی استطاعت اُسکو نہوے کہ دواے مسہل کو پیئے اُسکے معدہ پر اس مرہم کو طلا کرین کہ چلنے پھرنے مین ہرج بھی نہ ہوگا اور دست بھی آتے جائین گے۔

مرہم جو قردمانا سے بنایا جاتا ہے معدہ کے درد ہاے کہنہ کو اور جگر اور طحال کے درد کو فائدہ کرتا ہے اور جو سختی طحال مین بسبب برودت کے عارض ہوتی ہے اُسکو مفید ہے **اخلاط اُسکے** قردمانا سنبل اور حماما فلفل دار فلفل قسط اور سلیخہ یا کتیرہ اور لبان غاریقون اور کور یعنے شہد کی مکھی کا میلا چھتہ یا مقل اشنج اور کیتہ مرکی دلبنی جب لبان تدرا وند طویل زراوند مدحرج اور سعد اکلیل الملک اور لاذن قسط فلفل ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ ایرسا اور بیروزہ روغن لبسان پیہ گاؤ یا بط کی چربی ہر واحد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے سات ماشہ بادام تلخ کا گوند پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ موم کو روغن ناردین مین پگھلا کر جس طرح پہلے بیان کیا ہے مرہم تیار کرین۔

معجون اور جوارش کا بیان

اور دیگر مرکبات جو ہر عضو کی بیماریون کی اصلاح کرتے ہین۔

سر کی برودت اسکو ثلیثا اور انقروقا اور کمونی فائدہ کرتی ہے اور

سکا سعوط بھی فائدہ کرتا ہے۔
سر گرانی ایارج کا فیقرا فائدہ اُسکو فائدہ کرتا ہے حب برکی بھی سر کا تنقیہ کرتی ہے۔
درد سر پُرانا جو سردی سے ہو سوطیرا اور شلیثا بنا بر قول اطبا کے مفید ہے ایارج ہومقراطیس اور فیقرا ایارج ارکاغانیس بنادریطوس ایارج طغموا اقراص کوکب پیشانی پر طلا کیا جاتا ہے سفنہ کو بھی فائدہ کرتا ہے روغن ناردین بھی مفید ہے۔
شقیقہ اقراص کوکب پیشانی پر طلا کیا جاتا ہے روغن ناردین سفوف نفوع ایارج معجون مورہوس بطور سعوط کے
دُوار یعنے گھومنی کو سوطیرا مخلص معجون ہرمس انقرویا ایارج ارکاغانیس بنادریطوس جوارش عنبر۔
نسیان اور حفظ اور ذہن کو انقرویا جوارش بلادر شلیثا جیسا لوگ کہتے ہیں سعوط ارسطوطالیس سفوف جوارش عنبر فرودنوش ایارج فیقرا۔
وسواس اور جنون تریاق مثرودیطوس تریاق غزرہ شلیثا جیسا لوگ کہتے ہیں تریاق یحییٰ زامیران ایارج طغموا دواء المسک خصوصاً وہ نسخہ جو سوداء صفراوی کے واسطے بنایا جاتا ہے انقرویا جسکو اُسکے بنانے میں اعتدال مزاج کی رعایت ہے معجون یاقوت کا ہمارا نسخہ۔
جو چیز حواس کی تقویت کرتی ہے تریاق مثرودیطوس حب عصفیقون حکیم کندی کی ہے۔
مرگی کی دوا میں تریاق مثرودیطوس تریاق غزرہ تریاق اربعہ سوطیرا شلیثا تریاق کا ہمارا نسخہ معجون قیصر کا سکنجبین خصوصاً لڑکوں کے واسطے بنادریطوس ایارج فیلغریوس کا ہمارا نسخہ دواء المسک شیرین دواء المسک تلخ ایارج فیقرا سرکہ عنصل سکنجبین عنصل کی۔
سکتہ تریاق مثرودیطوس تریاق غزرہ روغن کلکلانج۔
فالج اور استرخاء اعضا تریاق مثرودیطوس تریاق غزرہ تریاق اربعہ دواء المسک تلخ اور شیرین انقرویا و حمر تا بادھرہ ایارج کا ہمارا نسخہ جوارش عنبر حب النجاح روغن رشاد ایارج جالینوس سقفی حب افرجیون معجون ضمیری سعوط عباس ایارج فیقرا اور حقنہ۔

انقرہ شلیثا دواء المسک شیرین اور تلخ انقرویا جوارش عنبر حب النجاح حجامت گوشہ کی گولی اور نمک۔
رعشہ تریاق فرودیطوس تریاق غزرہ سوطیرا جوارش کا ہمارا نسخہ ایارج طغموا۔
تشنج سوطیرا روغن کلکلانج روغن زعفران جس گولی میں پڑتا ہے ایارج جالینوس ایارج طغموا۔
درد چشم سوطیرا ایارج فیقرا دواء قباد الملک۔
رتوندھی ایارج ارکاغانیس ابتدا میں۔
کان کا درد۔ اقراص کوکب روغن ناردین اُس کان کے درد کے واسطے جو سردی سے ہوا اور سرکہ عنصل اور سکنجبین عنصلی اُس کان کے واسطے جس میں قرحہ ہو۔
دانتوں کا درد سوطیرا اسخر بینا معجون خبث الحدید اقراص کوکب اُس دانت کے واسطے جس میں تاکل پیدا ہوا ہوا اور سڑ جاتا ہو معجون فلاسفہ سکنجبین عنصلی سرکہ عنصل خون کو بند کرتا ہے اور مسوڑھے کی جڑوں کو جو پھول گئی ہوں اُنکو برابر کر دیتا ہے۔
علاج لکنت زبان کا اور استرخاء زبان شلیثا اس غرض میں دواء مختار ہے معجون فلاسفہ ایارج فیقرا۔
اورام حلق اور حلق کے درد کا علاج معجون مسک دواء قباد الملک دواء جالینوس امراض قصبہ ریہ کو مفید ہے۔
دواء مقوی قلب تریاق مثرودیطوس تریاق غزرہ تریاق اربعہ بزرگ دارو نوش دارو معجون کندی تریاق کا ہمارا نسخہ معجون یاقوت کا ہمارا نسخہ معجون جالینوس جوارش عنبر جوارش کا دوسرا نسخہ۔
خفقان تریاق مثرودیطوس شلیثا تریاق کا ہمارا نسخہ معجون قیصر یہ کا نسخہ شربت سیب کا جس میں حرارت ہے معجون المسک دواء المسک شیرین اور تلخ۔
غشی کی دوا دواء المسک مثرودیطوس کلکلانج۔
جو دوا قصبۂ ریہ اور سینہ کو پاک کرتی ہے دواء جالینوس اور وہ گولی جو سیاسیر میں ہے اور دوا ئیں اور لعوق بسن کا قرص اسطوماخس

HAKEEM SHOUKAT ALI

عجیب دوا ہے اور شربت زوفا۔

گرفتگی آواز اور آواز کا بند ہو جانا اسکو سوق لطبیخ اور سرکہ عنصل اور سکنجبین عنصلی اور وہ گولی جو میامرین ہے انقطاع آواز کے واسطے اور تریاق کے اقسام اور مثرودیطوس۔

عسر النفس یعنے سانس بدشواری آنے کو معجون قیصر دوا المسک کے نسخہ اور جو گولی میامرین ہے اور دحمرثاد دوا الکرکم دوا الکبریت دوا وقیا دملک فلونیا۔

ربو اور نفس انتصاب یعنے دمہ اور بدون سیدھے ہوئے سانس نہ آنے کو سوق عنصل اور سکنجبین عنصلی اور سرکہ عنصل۔

عسر اور ضیق نفس قرص خشخاش۔

پھیپھڑے کا درد اور سینہ کا اور کوسے کی سرے کی ہڈیون کا سوجا قوی تریاق اور مثرودیطوس اور تریاق غرہ معجون پرانی کھانسی کے واسطے تریاق کے اقسام اور مثرودیطوس ثیلثا جیسا طبیب کہتے ہین دوا الکبریت روغن سندی۔

خبس کھانسی کے مادہ مین تیزی اور حدت ہوا سکے واسطے لعوق خشخاش اور قرص خشخاش۔

خون تھوکنا یا خون کا ناک وغیرہ کی طرف سے گرنا یا خون کی قے ہونے یا پیپ کی قرص جالینوس خصوصاً اگر کھانسی مین پیپ گرتی ہو قرص اسطوماخس عجیب ہے لعوق خشخاش۔

خونی قے اور خون تھوکنے کے واسطے دوا سے اسرون لعوق بنطیخ لعوق طباشیر۔

برودت جگر جوارش خوزی سویا کا تیل معجون شہر یاران گوکھرو کا تیل وہ گولی جو میامرین ہے۔

درد جگر معجون بزور دوا ےجنطیانا مرہم قرد مانا پرانے درد کے واسطے قرص غافث ماء الاصول قرص عشرہ معجون مسک ہمراہ آب فودنج کے اثانا سیا معجون حورموس ہمراہ آب گلقند کے دوا ے کرکم اور دوا ے قسط فلونیا کلکلانج وہ سفوف جو درد مادہ حار کے واسطے لکھا گیا ہے قرص اور حب غافث بنادریطوس نمک جو اوپر لکھا گیا ہو سرکہ عنصل۔

ضعف جگر کی دوا اور وہ دوا کہ جگر کو قوت دیوے دوا ے لک حب ضعف تحقیقون جو حکیم کندی کی ہے مرہم شحم حنظل نمک مرہم وہ دوا جو لاذن کی ہے دوا کرکم وہ دوا جسکو کندی وغیرہ نے جالینوس کی طرف نسبت دی ہے جوارش خوزی معجون خبث الحدید جوارش جالینوس جوارش دار چینی سفوف عبادہ۔

لاغری جگر کو نوش دارو زیادہ مقوی ہو تریاق کا سہارا نسخہ معجون جو کندی سے نقل کی گئی ہو معجون مسک سنجرنیا القربیا اور تمام وہ دوائین جو درد جگر کو مفید ہین۔

ورم جگر دوا فیومانامی طبیب کی قرص زرشک قرص ونذ قرص امیرباریس۔

صلابت جگر قرص ریوند جوارش انجدان۔

صلابت جگر و تحلل تریاق مثرودیطوس تریاق غرہ دوا ے کرکم دوا ے لک۔

استسقا اور ابتدا اسکی تریاق مثرودیطوس معجون حورموس دوا فیومانامے طبیب کی ایارج ارکاغانیس۔

سوء مزاج روغن افربیون حب افربیون سفوف کلکلانج حکیم بختیشوع دوا ے کبریت۔

ابتداء سوء مزاج امروسیا دوا کرکم دوا ے لک قرص زرشک دوا فیوما کی ماء الاصول حب کلکلانج اور قوی سوء مزاج کے واسطے بھی یہی دوا ہے جوارش لوازی معجون شہر یاران نخنوش اور خون کی بھی اصلاح کرتی ہے اور وہ نسخہ جسکو ہمنے جوارش آخر کی سرخی میں لکھا ہو۔

ضعف معدہ دوا فیوما طبیب کی مرہم جو ضعف جگر اور ضعف معدہ کے واسطے لکھا گیا ہے جوارش عود باعتدال معدہ کو گرم کرتی ہو نمک جو اوپر لکھا گیا ہے سفوف جس کو ہمنے بہ نشان علیت اللہ لکھوا ہے۔

ضعف معدہ اور فساد معدہ کو جوارش خوزی ایک قمحہ یعنے ایک کف دست یا ایک لقمہ فساد معدہ کی بھی اصلاح کرتی ہے۔

فساد معدہ اور استرخاء معدہ روغن ابو سماد معجون حورموس دوا کرکم وہ روغن جسکو آخر کے پتہ سے ہمنے لکھا ہو ماء الاصول تریاق مثرودیطوس روغن خیری تریاق کا سہارا نسخہ جوارش عنبر قرص کوکب جمع معدہ کے

نفضوں کو بھی دور کرتا ہے حب کلکلانج ایارج فیقرا معجون کمونی وہ معجون
جو حکیم کندی سے منقول ہوئی خصاندہ کا نسخہ جو اوپر لکھا گیا ہے جسمین ایارج کو
بھگوتے ہین سفوف بزر کی سرکہ عنصل سکنجبین عنصلی میبہ شربت سیب جسکا مزاج
گرم اوپر لکھا گیا ہے اسی طرح امرود کا شربت اور چکوترے اور بہی کا مربی
منجملہ اُن دواؤن کے جو فساد اور استرخاء معدہ کو مفید ہین جوارش
جالینوس حب اصطمخیقون یہ سب دوائین اور اطریفل جسمین خبث الحدید
داخل ہے وغیرہ۔

استرخاء معدہ اطریفل کبیر اطریفل جسمین خبث الحدید داخل ہے
سفوف عبادہ روغن حیاۃ۔

حرارت معدہ کو شراب انگور خام مفید ہے۔

برودت معدہ جوارش عود معتدل روغن داماموں روغن قسط
روغن شقائق حب کا نسخہ جوارش بلخدان جوارش فنجنوش فندا بدلیقون
یہ نسخہ خوزی معجون شہریاران اطریفل جسمین خبث الحدید داخل ہے
وہ جوارش جسمین تالیسپتر پڑتا ہے۔

بلۃ المعدہ یعنے معدہ کا تر اور نرم ہو جانا ایارج فیقرا حب ہندی
ایارج ہو تقراطیس اطریفل سفوف جو حکیم عبادہ سے
منقول ہوا ہے۔

درد معدہ معجون بزور جوارش تمری دوا جنطیانا ماء الاصول
ایارج امرزدماخس جوارش فلافلی معجون شہریاران مرہم قرومانا
حب ہندی روغن گل دوائے قسط جوارش جالینوس معجون
جوریوس وہ گونی جسکو ہم نے درد شکم کے واسطے عمدہ تجویز کیا ہے
ضماد حکیم فیلغریوس کا ارسطون کبیر دوائے کرکم فلونیا معجون فودنج۔

ریاح معدہ سوطیرا بزرگ دارو جوارش خوزی اطریفل کبیر
روغن ناردین۔

ورم معدہ قرص زرشک قرص غافث روغن مصطگی۔

صلابت معدہ روغن مصطگی۔

سقوط شہوت یعنے بھوک نہ لگنے کو جوارش کے اقسام اور کلکلانج
فائدہ کرتی ہے اور بھوک پیدا کرتی ہے۔

شہوت کلبی منجملہ اسکی دواؤن کے معجون کمونی ہے۔

فساد ہضم تریاق مثرودیطوس معجون فلاسفہ معجون قیصر جوارش خوزی
جوارش سفرجلی خصوصاً وہ نسخہ سفرجلی کا جسکو ہمنے ممسک لکھا ہے
اطریفل کبیر معجون مسک سنجرنیا کمونی جوارش عنبر سفوف ارسطاطالیس
جوارش کا نسخہ سفوف کا نسخہ جوارش جنۃ الخضرا معجون یاقوت جو
ہمارا نسخہ ہے جوارش کا دوسرا نسخہ اترج کا مربی جوارش کا اور
نسخہ اور جوارش کا ہمارا نسخہ۔

فواق یعنے ہچکی کی دوا معجون قیصر اسکے واسطے سب سے اچھی دوا ہے
شراب میبہ پودینہ کا شربت قرص مازریون۔

قے اور متلی قرص ارسطوماخس معجون کا نسخہ نمک ہندی خصوصاً بلغمی
اور سوداوی قے کے واسطے شراب فاکہہ خصوصاً صفراوی قے کے واسطے قرص
میبہ شراب نعناع شربت سیب اور شربت آلو بخارا غشی اور پیاس کو
بھی فائدہ کرتا ہے شربت انگور خام قرص کافور قرص طباشیر
بشرطیکہ دست بھی آتے ہوں۔

کھٹی ڈکار کو کمونی قرص کوکب معجون فلاسفی۔

ورم طحال سوطیرا امروسیا کلکلانج معجون الفرو یا خوزی دحمرثا اور صدون
کی بھی تفتیح کرتا ہے باد زہر دوائے کرکم دوائے کبریت روغن ابوسماد
معجون یاقوت کا ہمارا نسخہ بنادریطوس ایارج کا ہمارا نسخہ نمک کا نسخہ
مرہم قرومانا سفوف کا نسخہ قرص عشرہ۔

برد امعا یعنے آنتون مین سردی کا خلل آجانا وہ گونی کہ آنتون کا
تنقیہ کرتی ہے حب اصطمخیقون جو حکیم کندی سے منقول ہے۔

قولنج اور یبس طبیعت ارسطون کلکلانج روغن رشاد روغن
بیدانجیر فیروز نوش شہریاران اور تمری اور جب قولنج کا درد پیدا ہو
فلونیا استقفی سفرجلی جو مسہل ہے جوارش ہندی جوارش قیصر اور اسی قولنج
کے درد مین جو چیز کہ طبیعت کو نرم کرتی ہے ایارج فیقرا معجون ہندی
شربت آلو بخارا بمقدار قلیل اور جیسے حب شبطرج اور قرص کا نسخہ
اور معجون لعس اور مسہلات غلیظہ جو مادہ غلیظہ کو نکال دین جیسے
حب اصطمخیقون حکیم کندی کا دوسرا نسخہ جو خلط سودا کے واسطے
لکھا گیا ہے حب شبطرج ایارج جالینوس حب فربیون جو دور کے
مادہ کو جذب کرتی ہے اور چیتے کی کھال سے مادہ کو کھینچ لاتی ہے۔

ایاریج فیلغریوس جوارش قیصر شہریاران حب بن الحارث حبس اسہال کے واسطے تریاق مثرودیطوس سفرجلی ممسک مرہم کندی شراب انگور خام صفراوی مزاج کے واسطے سفوف کا نسخہ نمک کا نسخہ صفراوی مزاج کے واسطے ایک قمیحہ یعنی ایک کف دست نسخہ فنجنوش کا سفوف ارسطاطالیس شراب میہ شراب سیب پودینہ کا شربت امرود کا شربت بہی کا مربی قرص گلنار قرص طباشیر قرص بزور قرص دیاسقراماطون عشرہ۔

خون اور پیپ کے دست آنے کو قرص دیاسقراماطون قرص گلنار۔

قروح امعا اور خراش امعا کو مثرودیطوس تریاق غرہ معجون ہرسس قرص کا ہمارا نسخہ قرص کا دوسرا نسخہ اثاناسیا دواے قباد ملک قرص گلنار قرص دیاسقراماطون قرص بزور۔

مغص یعنے مروڑ کو قرص بزور بہت سخت مروڑہ کو فائدہ کرتا ہے مقلیاثا فیروزنوش روغن ناردین سفوف

پیچش کو مقلیاثا معجون خوربوس قرص بزور قرص گلنار سفوف

ہیضہ کو تریاق جوارش ابی سلمہ جوارش حبۃ الخضرا۔

درد مقعد کو روغن کلکلانج۔

بواسیر کو جوارش مسک معجون ہندی حب کا نسخہ حب ابی ہبیرہ اور وہ دوا جسکا عطیۃ اللہ نام ہے سفوف مقلیاثا روغن سندی۔

درد گردہ اور درد مثانہ تریاق مثرودیطوس تریاق غرہ ہمارا نسخہ تریاق کا ایاریج کا ہمارا نسخہ معجون کا کنج جوارش انجدان گردہ اور مثانہ کی برودت کے واسطے۔

گردہ اور مثانہ کی نفع کرنے والی دوا کل دوائیں جو انکو قوت دیتی ہیں قرص کا کنج رینڈی کا تیل وہ گولی جو گردہ کی برودت کے واسطے مفید ہیں قرص امیری اور جوارش اور ان دونوں کے درد کے واسطے معجون خوربوس دواے کرکم معجون کا کنج بادام کا مربی روغن میعہ ان دونوں کو گرم کرتا ہے۔

گردہ اور مثانہ کی پاک کرنے والی دوا ب دریطوس مثرودیطوس انقرودیا ایاریج کا ہمارا نسخہ جوارش عنبر دونو کی برودت کو بھی فائدہ کرتی ہے قرص کا کنج۔

استرخاء مثانہ ایاریج جالینوس اطریفل جسمین خبث الحدید داخل ہے اور دوسری اقسام کے اطریفل۔

درد مثانہ وہ گولی جو خون اور پیپ کے پیشاب کے واسطے لکھی گئی ہے معجون کا کنج قرص کا کنج۔

سلس البول اور تقطیر البول معجون فلاسفہ شلیثا جیسا لوگ کہتے ہیں ایاریج جالینوس سنگ مثانہ تریاق مثرودیطوس تریاق غرہ امروسیا دوا الملک دوا الکبریت جو گولی کا نسخہ بیامرین ہے۔

پیشاب میں اگر ریگ آتی ہو اسکو قرص بسطوباخس نکال دیتا ہے۔

برودت رحم روغن میعہ روغن نار کیمر روغن ناردین روغن کلکلانج دحمرثا۔

ریاح رحم کا سکبینج۔

درد رحم شلیثا جیسا لوگ کہتے ہیں انقرودیا دحمرثا بادحیرہ فلونیا جو حاملہ عورتون کے درد رحم کے واسطے خصوصیت رکھتا ہے فیروزنوش ایاریج ارکاغانیس حب کا نسخہ ضماد فیلغوریوس دوا الکرکم فرزجہ کا نسخہ

اختناق رحم کلکلانج سرکہ عنصل اور سکنجبین عنصلی۔

صلابت رحم حب کا نسخہ دوا الکرکم روغن زعفران۔

فساد حیض کی اصلاح بنادریطوس کلکلانج اقراص بزور معجون خبث الحدید سے ہوتی ہے۔

حاملہ عورتین اور جنین کی حفاظت کی دوا سفوف کا نسخہ تریاق حفظ جنین کا مثرودیطوس شلیثا جیسا لوگ کہتے ہین قنطارغان فیروزنوش اقراص کا نسخہ۔

وجع مفاصل اور نقرس اور عرق النسا سوطیراشلیثا جیسا کہا گیا ہے معجون فلاسفہ معجون ہرسس انقرودیا معجون بزور ایارج ارکاغانیس بنادریطوس جوارش سحقونیا ضماد کا نسخہ جوارش ہندی جوارش قیصر خصوصاً نقرس کے واسطے روغن میعہ مفاصل کو گرم کر دیتا ہے اور فضول کو مفاصل سے دفع کرتا ہے حقنہ کا نسخہ۔

عرق النسا کے واسطے جوارش کا نسخہ جو امراض بلغمی کے واسطے

لکھا گیا ہے دوا وقبا دملک ایارج فیقرا دہن اشاد روغن قنفلاو روغن
کلکلانج خصوصاً عرق النسا کے واسطے معجون کلکلانج خصوصاً ریاح
مفاصل کے واسطے ایارج لوغاذیا خصوصاً ارتعاش مفاصل یعنی جوڑون
مین تھرتھری پڑنے کے واسطے حب شیطرج کا نمک۔

درد پشت جوکمر کے پاس ہوا ایارج ارکاغانیس حب النجاح جمالگوٹہ
کی گولی روغن اشادر دغن کلکلانج روغن فربیون حب شیطرج
حب آخر کلکلانج جوارش ہندی معجون خبث الحدید اخروٹ کا مربی
تمام پیٹھ کا درد حقنہ کا نسخہ۔

درد حقوین یعنی دونون کولون کا درد حب **شیطرج** کا چار نسخہ
روغن افربیون معجون مرسی۔

دوسرا جملہ قرابادین کا ان مرکب دواؤن کے بیان مین جن کا
تجربہ ہر مرض مین جداگانہ ہوا ہے۔ اس جملہ مین ہم اُن مرکب دواؤن کا
ذکر کرینگے جنکو خصوصیت ایک ایک مرض سے ہے اور اس بیان سے
پہلے اُن نسخون کو بھی یاد دلائینگے جنکا بیان پہلے جملہ مین ہوچکا ہے
تاکہ اس کتاب کے پڑھنے والے کو تمام معالجات پر احاطہ ہوجائے یا بہت
زائد مقدار معالجات کی اُسکو معلوم ہو اور یہ ہماری یاددہی اس
طور پر ہے کہ مثلاً ناظر کتاب ہذا کا اگر ترکھجلی کے علاج کرنے کا ارادہ ہو
پہلے اُسکو چاہیے کہ دوسری کتاب قانون کی جسمین ادویہ مفردہ کا
بیان ہے دیکھے کہ ایک ہی ساعت مین تمام ادویہ جزئیہ یعنی ترکھجلی کی
دوائین جداول مین کتاب دوم کے پائیگا پھر جب اُس کتاب کے
دیکھنے کے بعد امراض جزئیہ کتاب سوم اور چہارم کا مطالعہ کرے گا
اور اسمین باب جرب یعنی ترکھجلی کا تلاش کریگا وہان پر بھی جو معالجات
اس مرض کے مرقوم ہوئے ہین اُسکے نزدیک حاضر ہوجاوینگے
پھر جب دونون کتابون کے مطالعہ سے فارغ ہوکر پانچوین کتاب
قرابادین کو دیکھے گا اسوقت ہم معالجات مرکبہ کو اسی مرض کے
محصور کردینگے اس سبب سے ناظر کتاب ہذا کو ایک راہ معالجات جزئیہ کے
محصور کرنے کی ایسی مل گئی جسمین تمام معالجات یا اکثر کا احصار
ہوگا۔ اس جملہ کو ہمنے چند مقالات پر منقسم کیا ہے۔

پہلا مقالہ۔ سر کے حالات کے بیان مین اور جو کچھ سر مین ہے دماغ
اون کا بیان۔

صداع یعنی درد سر کے واسطے ایک مخدر دوا ہے حکیم انطوبیس کی
اقراص اُسکے شیر قافادانون جو ایک تیوع ہے سولہ مثقال یعنی چھ تولہ
تخم خشخاش جسکو افیون کہتے ہین چار مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ زعفران
چار مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ انیسون چار مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ بزرالبنج چار
مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ مرکی چار مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ سقمونیا چار مثقال
یعنی ڈیڑھ تولہ سب دواؤن کو کوٹ کر سرکہ مین گوندھ کر قرص تیار کرین اور
سایہ مین خشک کرین جب حاجت ہو سرکہ مین بھگو کر پیشانی پر لگائین جسکی
حد ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک ہے اور اگر بیمار کو ہمراہ درد سر کے
تپ بھی ہو عوض سرکہ کے پانی مین گھول کر طلا کرنا چاہیے۔

قرص کا نسخہ جسکو حکیم انطونوس استعمال کرتا تھا حب الغار چار مثقال
یعنی ڈیڑھ تولہ سقمونیا افیون مرکی عصارہ آب انگور خام ہر ایک چار
مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ تخم کرفس زعفران اور نخام ہر ایک آٹھ مثقال
یعنی تین تولہ سب کو بقدر کفایت سرکہ مین گوندھ کر قرص بنالین اور
پیشانی پر لگائین۔

سعوط جسکو ناس کہتے ہین سر کا تنقیہ کرتا ہے اور جو شخص زمانہ دراز سے
آشوب چشم مین گرفتار ہو اُسکو اور جس شخص کو مرگی آتی ہو فائدہ کرتا ہے
اور سبب ہی رطوبت سر سے گراتا ہے **اقراص اُسکے** کلونجی دو مثقال
یعنی نو ماشہ نوشادر ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ عصارہ قثاء الحمار
ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ سب کو نرم نرم پیس کر اُس زیت مین
گوندھین جسکو صفوادیون کہتے ہین یا روغن سوسن یا روغن حنا مین
اتنا گوندھین کہ اُس پگھلے ہوئے موم کے قوام مین ہوجاوے جسکو
روغن مین پگھلاتے ہین پھر اُسکو ایک برتن مین رکھ تھوڑین استعمال
اس کا اس طرح پر کیا جاتا ہے کہ دونون نتھنون کے اندر
اُسکو لگا دیتے ہین اور یہ رسے کہتے ہین کہ ہوا کو دماغ کی
طرف کھینچے۔

سعوط کا دوسرا نسخہ بدون اذیت کے دماغ کو پاک کرتا ہے اور
کسی قسم کا درد اعضاے سر مین ہو اور درد سر کو فوراً ٹھہرا دیتا ہے یعنی
سکون پیدا کرتا ہے **اقراص اُسکے** بخور مریم آٹھ مثقال یعنی تین تولہ

بیخ سوسن دو شقال یعنے نو ماشہ تودہ سرخ ایک شقال یعنے ساڑھے
چار ماشہ سبکو ملا کر استعمال کرین۔

سعوط کا اور نسخہ بخور مریم تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ
عصارہ برگ لبلاب ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ سوا پانچ ماشہ قاقاذ نون
چھٹا حصہ شقال کا یعنے چھ رتی عصارہ قثاء الحمار چھٹا حصہ شقال کا یعنے
چھ رتی سب دواؤن کو ملا کر کسی شیشہ کے برتن مین باحتیاط
اٹھا رکھین اور جب احتیاج ہو تھوڑی سی دوا ایک عورت کے
دودھ مین گھول کر ناس دلائین۔

سعوط فالج اور لقوہ اور استرخاء اعضا اور عقر بحری اور تمام درد کے
اقسام جو سرد تر ہون اور جو سدہ برودت اور رطوبت سے عضل و عصب
مین پڑ جائین انکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** بیخ حنظل کا نچوڑا ہوا پانی
اور چقندر کا نچوڑا ہوا پانی اور [illegible] رطبہ کا نچوڑا ہوا پانی ہر ایک بوزن
ایک ملعقہ یعنے آٹھ ماشہ کلونجی اور اسپند ہر ایک دو درم یعنے سات
ماشہ پہلے کلونجی اور اسپند کو خوب پیس کر انھین نچوڑے ہوے
پانیون مین اچھی طرح سے ملائین پھر ان دونون کو اسی نچوڑے
ہوے پانی سے ملا کر یکجا کرین بعد اُسکے اُٹھا رکھین جب احتیاج ہو
اُس عورت کے دودھ مین جسکی گود مین لڑکی ہو گھول کر مریض کو
ناس دین یہ ناس سددون کی تفتیح کرتا ہے اور دماغ کو گرم کرتا
ہے اور سر مین جسقدر فضول جمع ہون اُن کا اخراج کر کے
دماغ کو پاک کر دیتا ہے۔

سعوط کا دوسرا نسخہ جو درد اعضاے سر مین زمانہ دراز سے ہون
اون کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** موسیائی جوز بوا عنبر کافور اور مشک
ایک ایک درم یعنے ساڑھے تین ماشہ لیکر جدا جدا پیسین پھر اُن سب کو
روغن زنبق اور تھوڑے روغن بلسان مین ملا کر اس مین سے بوزن
چھ حبہ یعنے چھ سرخ لیکر بقدر مناسب عرق مین گھول کر سعوط کرائین۔

صفت ایارج تنقیہ دماغ کرتا ہے اور مجرب ہے کہ سر کو پاک کر دیتا ہے
اور جو فضول سر مین ہون اور جو بیماریان خراب سر کی ہین
اُن سب کو دور کرتا ہے **اخلاط اُسکے** شحم حنظل جسکو بیج اور چھلکہ
سے پاک کر لیا ہو دس شقال یعنے پونے چار تولہ کندر فلفل سپید فلفل سیاہ
چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ زعفران ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ
مر کی اور صبر اور اشق اور حاشا ہر واحد ایک شقال یعنے ساڑھے
چار ماشہ سقمونیاے بریان چھ شقال یعنے سوا دو تولہ عصارہ افسنتین
دو شقال یعنے نو ماشہ پہلے دواؤن کو کوٹ چھان کر سفوف بنائین
بعد اُسکے پانی مین گوندھ کر رکھ چھوڑین مقدار شربت اسکی چار
شقال یعنے ڈیڑھ تولہ۔

ایارج جونطوس کی طرف منسوب ہے درد سر اور غشاوہ یعنے جو آنکھ
مین جھلی پڑتی ہے اور درد معدہ اور طحال اور جگر کو مفید ہے
اخلاط اُسکے کندر صاف شدہ اور غاریقون ہر ایک سولہ شقال یعنے
چھ تولہ شحم حنظل جسکو چھلکہ اور دانہ سے صاف کر لیا ہو دو شقال یعنے
نو ماشہ اسطوخودوس اور فلفل سپید اور فلفل سیاہ ہر ایک سولہ شقال
یعنے چھ تولہ مر کی تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ زعفران چھ شقال
یعنے سوا دو تولہ پوست خربق سیاہ اور صبر اور سقمونیا اور اسقیل بریان
اور سنبل سلیخہ ہر ایک سولہ شقال یعنے چھ تولہ سندروس افربیون ہر ایک
آٹھ شقال یعنے تین تولہ خشک دواؤن کو پیسین اور گوند کے اقسام کو
بھگو کر سب دواؤن کو ملا دین مقدار شربت چار شقال یعنے
ڈیڑھ تولہ کی ہے۔

صفت ایارج جو منسوب دیوس حکیم کی طرف ہے شحم حنظل جسکو
پوست اور دانہ سے صاف کر لیا ہو اور کندر ہر ایک بیس درم یعنے
پانچ تولہ دس ماشہ زراوند مدحرج تخم کرفس جبلی فلفل سپید ہر ایک
پانچ درم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سکبینج جاؤشیر ہر ایک آٹھ درم
یعنے دو تولہ چار ماشہ سنبل الطیب لسان العصافیر دارچینی سلیخہ زعفران
زنجبیل جعدہ ہر ایک چار درم یعنے ایک تولہ دو ماشہ خشک دواؤن کو کوٹ
کر اور گھولکر ملا دین اور گولیان بنا کر استعمال کرین۔

حب سلیم سر کا تنقیہ کرتی ہے تربد اور صبر ہر ایک دس درم یعنے
دو تولہ گیارہ ماشہ شحم حنظل سقمونیا ہر ایک تین درم یعنے ساڑھے
دس ماشہ انیسون اور نمک ہر ایک دو درم یعنے سات ماشہ مقدار
شربت قوی اسکی دو درم یعنے سات ماشہ ہے اور ضعیف ایک
شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ۔

حب نافع سوداوی دردسر کو فائدہ کرتی ہے افتیمون اور غاریقون ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ بسفائج تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ ایارج سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی نمک ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ ہلیلہ سیاہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ حجر لاجورد دو درہم یعنے سات ماشہ مقدار شربت ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ کی ہے۔

حب نافع دردسر کے واسطے جو بلغم اور سوداسے ہو ہلیلہ کابلی بہیرہ اور آنولہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ اسطوخودوس دو درہم یعنے سات ماشہ ایارج فیقرا آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ شحم حنظل چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ افسنتین دو درہم یعنے سات ماشہ غاریقون آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ تربد افتیمون ہر ایک پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ خربق سیاہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مقدار شربت ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ کی ہے۔

جینیٰ ماء الاصول ہنڈی کے تیل کے ساتھ بلغمی دردسر اور گھومنی اور مرگی کے واسطے دیا جاتا ہے **اخلاط اسکے** پوست بیخ کرفس پوست بیخ بادیانہ ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ بیخ اذخر تودریؔ کوہی سنبل الطیب زراوند مدحرج ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ شاہترہ سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی ہلیلہ زرد آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ نقیمون چار درہم یعنے ایک تولہ چار ماشہ مصطگی ساڑھے تین درہم یعنے ایک تولہ دو رتی جعدہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سب کو چار رطل یعنے سوا پاؤ کم دو سیر پانی مین جوش دین تاکہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ باقی رہ جاے اسمین ایارج فیقرا چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ بھگو دین اور ہر روز تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ یہ جوشاندہ اور ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ہنڈی کا تیل ملاکر پیا کرین۔

مطبوخ جامع اخلاط کو باسہال دفع کرتا ہے ہلیلہ سیاہ ہلیلہ زرد ہلیلہ کابلی ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ آلو بخارا انیس دانہ الی پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ شاہترہ سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی افسنتین تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ تین رطل یعنے تخمیناً آدھی چھٹانک سوا سیر پانی مین جوش دین تاکہ ڈیڑھ رطل رہ جاے اسمین سے دو ثلث رطل یعنے بائیس تولہ لیکر اسمین ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ تربد اور چار دانق یعنے دو ماشہ صبر اور غاریقون دو دانق یعنے ایک ماشہ ملاکر خوب ملین اور چھانکر پی جائین اور جو شخص ضعیف ہو اسکو چاہیے کہ پسی ہوئی دوائین نہ ڈالے مگر دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ املتاس کے بیچ نکال کر مل دین اور پی جائین۔

شقیقہ جسکو آدھا سیسی کہتے ہین یہ قرص ہے جو اس درد کو نفع کرتا ہے اور پورا عمل کرتا ہے جسوقت دو تین مرتبہ کنپٹی پر ایک پیشانی سے دوسری پیشانی تک طلا کیا جاے **اخلاط اسکے** زعفران پندرہ مثقال یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ اور فنجنکشت یعنے سبز عطری دس مثقال یعنے پونے چار تولہ مرکی اور سوریا اور افیون عصارہ انگور خام خشک شدہ قلقطار یعنے زرد پھٹکری ہر ایک تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ صمغ عربی پندرہ مثقال یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ سب کو پیس کر اسپر شراب قابض بقدر کفایت ڈالین اور اتنا پیسین جیسے شیاف پیسا جاتا ہے اور اسکے قرص بنا ڈالین جب حاجت ہو سرکہ پانی مین ملاکر اسمین قرص گھول کر پیشانی پر لگائین۔

دواے شقیقہ کہنہ فلفل سپید دو مثقال یعنے نو ماشہ قلط زعفران یعنے قرص زعفران دو مثقال یعنے نو ماشہ فرفیون نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ کبوتر کی بیٹ نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ حجر الواقین یعنے ایک قسم خاص کی مار نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ سب دواؤنکو پیس کر ملائین اور سرکہ مین گھول کر کنپٹی کا عضلہ اور آدھی کنپٹی پر جس طرف درد ہو طلا کرین۔

دوسرا مقالہ آنکھ کی بیماریون کی دوا کا بیان آشوب چشم اور دیگر مواد کا آنکھ کی طرف کھنچ کر آنا۔

شیاف جسکو ایک کحال نے باشندگان تافلوس سے بنایا ہی نسخہ اسکا یہ ہی ماشیثا اڑتالیس مثقال یعنے اٹھارہ تولہ انزروت چوبیس مثقال یعنے نو تولہ سانذج بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ

عصارہ بیبرونج آٹھ شقال یعنے تین تولہ گوندا نیس شقال یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ کتیرا بارہ شقال یعنے چار تولہ چھ ماشہ پانی مین گھول کر استعمال کرین۔

نسخہ شیاف جسکا نام جالب النوم رکھا ہے یعنے نیند پیدا کرتا ہے آنکھ کے درد شدید اور ہر ایک ورم کو فائدہ کرتا ہے اور اگر مواد قوی کی بطرف آنکھ کے کشش ہو اسکو روکتا ہے ماشیاچہ میں شقال یعنے نو تولہ انزروت آٹھ شقال یعنے تین تولہ زعفران اور مرکی افیون سرخ پھٹکری جلی ہوئی ہر ایک آٹھ شقال یعنے تین تولہ گوند بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ دواؤن کو آب باران سے گوندھ کر رکھ چھوڑین اور استعمال کے وقت انڈے کی سپیدی ملا کر استعمال کرین۔

صفت دوائے اسطراطس آنکھ کی تر کھجلی اور پرانے آشوب چشم کو فائدہ کرتی ہے اور جس کان سے پیپ بہتی ہو اور جن قروح کا مندمل ہونا دشوار ہو انکو اور جو آنکھ منہ مین پیدا ہوتا ہے اسکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** جلا ہوا تانبا دو شقال یعنے نو ماشہ مرکی ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ پھٹکری سرخ جلی ہوئی ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ فلفل سیاہ ثلث شقال یعنے ڈیڑھ ماشہ زعفران نصف شقال یعنے سوا دو ماشہ شراب نو اوقیہ یعنے پچیس تولہ چھ رتی دوشاب انگور ساڑھے چار اوقیہ یعنے ساڑھے بارہ تولہ تین رتی خشک دواؤن کو شراب مین پیسکر جب خشک ہو جائین دوشاب انگور ملا کر پھر پیسین اور کسی برتن مین اٹھا رکھین اور کسی برتن مین رکھکر نرم آنچ سے جوش دین بعد جوش دینے کے کسی تانبے کے برتن مین اٹھا رکھین اور استعمال کرین۔

طلا کا نسخہ جسکو حکیم نیوکانس نے تیار کیا ہے مادہ کثیر اور درد شدید کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ تازہ دو شقال یعنے نو ماشہ بزرالبنج آٹھ شقال یعنے تین تولہ کندر چھ شقال یعنے سوا دو تولہ مرکی چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ جو کے ستو اٹھارہ درہم یعنے پانچ تولہ تین ماشہ بھنی ہوئی ایک انڈے کی زردی عصارہ بیبرونج چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ زعفران دو شقال یعنے نو ماشہ افیون چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ شراب قابض بقدر کفایت ملا کر قرص تیار کرین اُسکے بعد استعمال کرین۔

دوسرا نسخہ جسکو تخفی کہتے ہین تانبا جلا ہوا اور دھلا ہوا بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ زعفران چھ شقال یعنے سوا دو تولہ فلفل سپید چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ مرکی افیون ہر ایک چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ گوند بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ شراب مین گوندھ کر استعمال کرین۔

شیاف کا اور نسخہ حمام مین نہانے سے پہلے استعمال کیا جاتا ہے مواد کثیرہ جو آنکھون مین بہہ کر آتے ہین اون کو خصوصاً جبکہ تت کہ آنکھ مین تری بدشواری آتی ہو اور ورم کی رنگت سپیدی مائل ہو اس طرح پر کہ آشوب چشم کے آثار مین سے نشانی دہی ورم ہو جس مین سپیدی چشم سیاہی شدید پر آگئی ہو اس شیاف کا استعمال اسوقت مفید ہے جس وقت بیمار کو حمام مین داخل ہونے کا حکم دیا جائے اُسی کے بعد اس شیاف کو لگانا چاہیئے **اخلاط اُسکے** وہ پتھر جسکا نام مخسوس ہے آٹھ شقال یعنی تین تولہ کندر سات شقال یعنے دو تولہ چھ ماشہ تانبا جلا ہوا اور دھویا ہوا اور افیون اور گوند ہر ایک آٹھ شقال یعنے تین تولہ مرکی چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ شراب مین بقدر کفایت گوندھ کر اُٹھا رکھین اور استعمال کے وقت انڈے کی سپیدی مین پتلا پتلا گھول کر آنکھ مین ٹپکائین اور کئی مرتبہ اسیطرح ٹپکاتے رہین۔

دوسرا نسخہ کہ یہ بھی قبل حمام کے استعمال کیا جاتا ہے اس نسخہ کو ریاس نامی کحال نے مرکب کیا ہے آنکھ کے درد سے شدیدہ کو نفع کرتا ہے آنکھ کے درد ہمروزہ مین بہت سی تسکین دیتا ہے اور پرانے آشوب چشم کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** صبر آٹھ شقال یعنے تین تولہ تانبا جلا ہوا اور دھویا ہوا اور افیون اور گوند ہر ایک سولہ شقال یعنے چھ تولہ زعفران آٹھ شقال یعنے تین تولہ قلیمیا چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ کندر تین شقال یعنے چودہ ماشہ ان دواؤن کو اس شراب مین گوندھین جسکا نام قندلیسون ہے اور انڈے کی سپیدی ملا کر خوب باریک پیسین اسطرح پر استعمال کرین کہ بیدار ہونے پاسے اور مناسب ہے کہ سلائی مین لگا کر اس دوا کو آنکھ مین تین تین یا چار چار گھنٹے کے بعد لگایا کرین اور اتنے زمانہ تک آنکھ کو تعب اور حرکت سے بچائین اور

بعد استعمال اس دوا کے مریض کو حمام جانے کی اجازت دین۔

شیاف منبج جو ہر وزہ آنکھ کے درد مین سکون پیدا کرتا ہے اور اسکا نام کحیب بھی ہے یعنے ورم کی تحلیل کرتا ہے اور اسکو فوراً شگافتہ کر دیتا ہے **اخلاط اُسکے** سنگ سرمہ اقاقیا ہر ایک چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ اقلیمیا چھ شقال یعنے سوا دو تولہ جلا ہوا تانبا اور دھویا ہوا چودہ شقال یعنے سوا پانچ تولہ سپیدہ قلعی آٹھ شقال یعنے تین تولہ سنبل اور رسوت ہر ایک چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ جندبیدستر صبر اور افیون سبز ٹھکری جلی ہوئی ہر ایک دو شقال یعنے نو ماشہ گوند چالیس شقال یعنے پندرہ تولہ اس پانی سے ان دواؤن کو گوندھین جسمین گلاب کا پھول جوش دیا ہوا اور انڈے کی سپیدی مین ملاکر استعمال کرین مگر کسی قدر گاڑھا قوام رہے۔

شیاف جسکو جالینوس نے مرکب کیا ہے اُسکو موبھنا نج بھی کہتے ہین بہت شدید درد کو فائدہ کرتا ہے اور آنکھونکی بیماری کو بروقت انحطاط کے اسکا استعمال فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** اقلیمیا بھنی ہوئی سولہ شقال یعنے چھ تولہ اقاقیا چالیس شقال یعنے پندرہ تولہ تانبا جلا ہوا اور دھویا ہوا چودہ شقال یعنے سوا پانچ تولہ افیون اور رسوت ساذج ہندی سنبل الطیب زعفران صبر جندبیدستر ہر ایک دو شقال یعنے نو ماشہ مرکی سپیدہ قلعی سنگ سرمہ دُھلا ہوا ہر ایک آٹھ شقال یعنے تین تولہ گوند چالیس شقال یعنے پندرہ تولہ یعنے سب دواؤن کو پانی مین گوندھ کر رکھ چھوڑین اور انڈے کی سپیدی مین ملاکر استعمال کرین اس دوا کا استعمال ابتداء مرض مین بھی ہوتا ہے۔

شیاف جسکا نام تعفس ہے اس شیاف کو ایک شاہزادی کی عورت نے بنایا تھا سخت اقسام کے درد جو آنکھ مین ہون اُنکو فائدہ کرتا ہے اقلیمیا سولہ شقال یعنے چھ تولہ سپیدہ دُھلا ہوا چالیس درہم یعنے پندرہ تولہ نشاستہ کتیرا اقاقیا افیون ہر ایک دو شقال یعنے نو ماشہ گوند بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ آب باران مین گوندھکر رکھ چھوڑین جب وہ وقت آئے اس شیاف کے لگانیکی حاجت ہو چار انڈے دن کی سپیدی اسمین ملاکر استعمال کرین مگر انڈے تازہ ہون۔

شیاف جو بہ لقب صفی مشہور ہے اقلیمیا سوختہ بجھی ہوئی اور طین شاموس سپیدہ قلعی ہر ایک بیس شقال تانبے کا چھیلن دُھلا ہوا اقاقیا قشار کندر ہر ایک دو شقال یعنے نو ماشہ کتیرا پانچ شقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ صمغ عربی پندرہ شقال یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ پانی مین گوندھ کر رکھ چھوڑین اور انڈے کی سپیدی ملاکر استعمال کرین۔

شیاف جسکا نام کوکب ہے ایسا ستارہ ہے جسکی قوت کبھی مغلوب نہین ہوتی سخت اقسام کے درد اور شبور اور موسرج جو ایک فرزنی آنکھ مین جوشی کے سر کے برابر سیاہ رنگ کی جسمین سُرخی اور کبودی طبقہ عنبیہ کی ہو نکلتی ہے اُسکو اور قروح چرک آلودہ قروح جن مین تاکل ہو اور پُرانی بیماریون کو آنکھ کے فائدہ کرتا ہے اور جلا دیتا ہے نشانات کو بھی دور کرتا ہے **اخلاط اُسکے** اقلیمیا سوختہ اور دُھلی ہوئی سپیدہ قلعی دُھلا ہوا ہر ایک سولہ شقال یعنے چھ تولہ سنگ سرمہ اور نشاستہ ہر ایک بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ اکھاڑن بھٹیون کی جسمین تانبے کو معدنی چرک وغیرہ سے خالص کرتے ہین اور جلا ہوا سیسہ دھلا ہوا اور طین شاموش ہر واحد آٹھ شقال یعنے تین تولہ مرکی دو شقال یعنے نو ماشہ افیون دو شقال یعنے نو ماشہ کتیرا آٹھ شقال یعنے تین تولہ آب باران سے گوندھ کر تیار کرین۔

شیاف باسفرطس یہ شیاف بہت بکار آمد ہے اقلیمیا اور زعفران ہر ایک بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ افیون اور تانبے کا چھیلن ہر ایک چھ شقال یعنے سوا دو تولہ شابورقان کا چھیلن صاف کیا ہوا اور آبا یعنے رنگ جلا ہوا اور دُھلا ہوا ہر ایک پانچ شقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ مرکی تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ سنبل الطیب دو شقال یعنے نو ماشہ اقاقیا دو شقال یعنے نو ماشہ عصارۂ گل سُرخ اور صمغ عربی ہر ایک بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ آب باران سے گوندھا جاتا ہے۔

شیاف جسکا لقب دبردی ہے حکیم اقلیس نے اسکو بنایا ہے درد شدید کو اور لطیف مواد جو بکثرت آنکھ کی طرف کھنچتے ہون ان کو اور شوراور

سورسرج کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ تازہ زیرہ برآوردہ چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ زعفران چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ افیون سدس شقال یعنے چھ رتی سنبل الطیب سدس شقال یعنے چھ رتی صمغ عربی تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ آب باران مین گوندھ کر اسکا استعمال انڈے کی سپیدی ملاکر کیا جاتا ہے۔

شیاف وردی کا اور نسخہ جسکا لقب حسن کیا گیا ہے بعین امراض مذکورہُ بالا کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ تازہ زیرہ برآوردہ چوبیس شقال یعنے نو تولہ زعفران بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ نشاستہ چھ شقال یعنے ڈیڑھ تولہ افیون چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ کتیرا آٹھ شقال یعنے تین تولہ عصارہ برگ مرو مین گوندھ کر تیار کیا جاتا ہے۔

شیاف وردی جسکو حکیم طاد انطینوس نے بنایا ہے گل سرخ تازہ بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ خاکستر اوس بھٹی کی جسمین تانبے کی تخلیص کی جاتی ہے اور سنبل ورد زعفران اور افیون اور گوند ہر ایک چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ آب باران مین گوندھ کر تیار کرین

شیاف وردی کا اور **نسخہ** جسکو حکیم دیاغوراس نے بنایا ہے اور اُسکو شیاف اکبر بھی کہتے ہین درد شدید اور ان مقامات کو جسمین دانہ ہون اور اُن گہرے زخم جرک آلودہ کو جو طبقہ قرنیہ مین ہون اور سورسرج کو اور اُس مادہ کو جو زمانہ دراز سے آنکھ مین کھنچ رہا ہو اور اُس آشوب چشم کہنہ کو جسکا دور ہونا دشوار ہو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ تازہ زیرہ برآوردہ بہتر شقال یعنے ستائیس تولہ اقلیمیا سوختہ اور دُھلی ہوئی چوبیس شقال یعنے نو تولہ زعفران چھ شقال یعنے سوا دو تولہ افیون تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ سنگ سرمہ تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ اور بعض لوگ اسمین چھ شقال یعنے سوا دو تولہ تانبے کا چھیلن دو شقال یعنے نو ماشہ سنبل الطیب دو شقال یعنے نو ماشہ مرکی چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ اور بعض آدمی چھ شقال مرکی یعنے سوا دو تولہ زنگار دو شقال یعنے نو ماشہ اور ایک قوم تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ زنگار اور چوبیس شقال صمغ عربی ملاتے ہین یہ دوائین آب باران سے گندھ کر شیاف تیار ہوتا ہے اور دودھ کے ذریعہ سے استعمال کیا جاتا ہے۔

شیاف منجح یاسمین ملاکر بنایا جاتا ہے آنکھ مین جو کشش مواد کی ہو اُسکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** اقاقیا عصارہ یاسمین ہر ایک اڑتالیس شقال یعنی اٹھارہ تولہ راکھ اُن بھٹیون کی جسمین تانبا معدنی چرک سے صاف کیا جاتا ہے اور زعفران ہر ایک چوبیس شقال یعنے نو تولہ افیون چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ اور ایک نسخہ مین چھ شقال یعنے سوا دو تولہ مرکی چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ بنگ چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ تانبا جلا ہوا اور دُھلا ہوا چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ چالیس شقال یعنے پندرہ تولہ شراب مین گوندھ کر تیار کرین۔

شیاف جسکو تفاحی کہتے ہین اُس شخص کے لائق ہے جسکی آنکھ کسی دوا کی برداشت نکر سکتی ہو پھنسی اور گہرے زخم جو آنکھ مین ہون اور آنکھ مین تھوڑے دن سے چرک آتا ہو طبقہ قرنیہ سے اُسکو اور سورسرج یعنے پروال کو اور جو مادہ بکثرت آنکھ مین آیا ہو اُسکو اور جو بیماریان تھوڑے دنون سے پیدا ہوئی ہون اُنکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** اقلیمیا سوختہ جسکو دودھ مین بجھایا ہو دسے سولہ شقال یعنے چھ تولہ سپیدہ قلعی دُھلا ہوا آٹھ شقال یعنے تین تولہ زعفران چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ کتیرا دو شقال یعنے نو ماشہ آب خرفہ یعنے کماہ مین گوندھ کر سپیدی بیضہ کے ہمراہ استعمال کرین۔

شیاف جسکا نام شتق اُس حکیم کے نام سے ہے جس نے اسکو مرکب کیا ہے اور اُسکو سوریاس حکیم کہتے ہین یہ شیاف بہت بکار آمد ہے آنکھون کے پرانے درد کو اور بڑے کو یعنے آنکھ کے منجلہ دونون گوشہ چشم کے جو گوشت جاتا رہا ہو اسکو فائدہ کرتا ہے اور یہی مرض آنکھ کا وہ ہے جسکا نام دمعہ ہے اور جو خراج یعنے پھوڑا کہ اسی کو یہ مین نکلتا ہے اور وہی ناسور ہو جاتا ہے اُسکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** اقلیمیا بھنی ہوئی اور شادنج سوختہ اور شستہ ہر ایک اٹھائیس شقال یعنے ساڑھے دس تولہ راکھ اُس بھٹی کی جسمین تانبا صاف کیا جاتا ہے چوبیس شقال یعنے نو تولہ مرکی اڑتالیس شقال یعنے اٹھارہ تولہ زعفران چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ افیون آٹھ شقال یعنے تین تولہ فلفل سپید تین دانہ صمغ عربی چھ شقال یعنے سوا دو تولہ شراب مین گوندھا جاتا ہے اور سپیدی بیضہ ملاکر ان

مقامات پر لگایا جاتا ہے جن میں یہ امراض تھوڑے دنوں سے پیدا ہوئے ہون اور قوام اسکا رقیق بنانا چاہیئے بعض آدمی بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ زعفران بھی اسمین ڈالتے ہین۔

شیاف ہوائی اسکا نام شیاف ہندی بھی ہے اسکی خاصیت یہ ہے کہ ہر قسم کے آشوب چشم کو روکتا اور فساد چشم اور خشک کھجلی کو جو آنکھ مین ہو اور جو چیز آنکھ مین پڑ گئی ہو اسکو اور جو نشان آنکھ مین پڑ گئے ہون انکو فائدہ کرتا ہے اور جب آنکھ مین بطور سرمہ کے لگایا جائے اُسکی ایسی حفاظت کرتا ہے کہ بر وقت لگانے کے اور بعد لگانے کے پھر کبھی اس آنکھ مین کدورت نہین آتی **اخلاط اُسکے** سپیدہ قلعی اڑتالیس شقال یعنے اٹھارہ تولہ قلیمیائے قبرسی چوبیس شقال یعنے نو تولہ ہندوستان کی بنی ہوئی روشنی پانچ شقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ اور مامیران وہ دوا جسکو فوریقون کہتے ہین جسکا ترجمہ عربی زبان مین خزی کیا جاتا ہے اور عصارہ انگور خام خشک شدہ اور افیون ہر ایک پانچ شقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ فلفل سپید چھ شقال اور دھن بلسان آٹھ شقال یعنے تین تولہ اور ایک نسخہ مین چھ شقال یعنے سوا دو تولہ گوند سولہ شقال یعنے چھ تولہ دارچینی دو شقال یعنے نو ماشہ کوٹ کر آب فطر مین گوندھ کر استعمال کرین۔

یہ دوا ورم شدید کو فائدہ کرتی ہے اور آنکھ کے اُس ورم کو جو غلبہ حرارت سے ہیجان مین آتا ہے افیون کتیرا فیلزہرہ سپیدہ ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ صمغ عربی بلدہ درم یعنے ساڑھے تین تولہ سب کو کوٹ کر پیسکر درست کرین اسکے بعد تازہ تلسی لیکر ایک طل یعنے پونے چونتیس تولہ آب باران مین جوش دین تا اینکہ تہائی پانی باقی رہجائے بعد اُسکے پانی کو چھان لین اسی پانی مین پسی ہوئی دوائین گوندھ کر شیاف برابر دانہ نخود کے بنائین اور سایہ مین خشک کرین جب آنکھ مین اسکا لگانا منظور ہو سرد پانی یا عورت کا دودھ یا سپیدی بیضہ مین گھسکر لگائین یا سیپی کو سیپ کے ٹکڑے یا تانبے کے برتن مین پانی ڈالکر جوش دین اور اُسی پانی مین گھسکر آنکھ مین لگائین صبح کے وقت گیارہ یا سات سلائی پھیرنی چاہیئے اور اسی قدر رات کو اسکے لگانے سے جو تری اور رطوبت آنکھ مین کھنچکر آتی ہے دور ہو جاتی ہے اور آنکھ کو قوت دیتی ہے ورم کو دور کرتی ہے۔

یہ دوا سخت آشوب چشم کو فائدہ کرتی ہے اور ورم مین سکون پیدا کرتی ہے اور جو تری آنکھ مین آتی ہے اسکو دور کرتی ہے اور حرارت چشم مین سکون پیدا کرتی ہے **اخلاط اُسکے** شیاف مامیثا اڑتالیس درہم یعنے اٹھارہ تولہ زعفران چوبیس شقال یعنے سات تولہ افیون بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ فیلزہرہ اور قرص عصارہ ونگ سپید جو خشک کیا گیا ہو ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ تازہ گلاب سپید پھول کی پنکھڑیان جنگلی جڑین کاٹ ڈالی ہون چالیس درہم یعنے گیارہ تولہ آٹھ ماشہ گوند اڑتالیس درہم یعنے چودہ تولہ سب دواؤن کو کوٹ پیسکر آب باران اور آب اکلیل الملک مین گوندھ کر تیار کرین اگر اکلیل الملک تازہ ملجائے پتیون سے پانی نچوڑین اور اگر خشک ہو اسکو جوش دیکر پانی کو صاف کر لین اور دواؤن کو پیسکر اسی پانی مین گوندھین اور چھوٹی چھوٹی گولیان برابر دانہ نخود کے بناوین اور خشک کرین جب آنکھ مین لگانا منظور ہو تانبے کے پتر یا سیپی مین سرد پانی یا عورت کے دودھ یا انڈے کی سپیدی مین گھسکر صبح و شام لگا دین۔

دوا جسکا نام اکثیر من احمر ہے ان قروح کو فائدہ کرتی ہے جو آنکھ مین ہون اور حرارت شدید چشم کو مفید ہے اور جو رطوبت اور تری کثرت فضول سے آنکھ مین کھنچ کر آتی ہو اُسکو دور کر دیتی ہے اور پردہ چشم کو قوی کرتی ہے **اخلاط اُسکے** افیون اور شادنج صغر یعنے زرد اور کانسی جلایا ہوا اور گیہون کا ماوا ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ گوند اڑتالیس درہم یعنے چودہ تولہ سپیدہ چونسٹھ درہم یعنے اٹھارہ تولہ آٹھ ماشہ قلیمیا اٹھائیس درہم یعنے آٹھ تولہ دو ماشہ پہلے شادنج اور کانسی جلی ہوئی کو پانی مین جدا گانہ اچھی طرح پیسین بعد اُسکے سب دواؤن کو ملا کر پیسین جبکہ مرہ کے مثل باریک ہو جائے اُسکو آنکھ مین بطور سنگ سرمہ کے لگائین۔

صفت ایک مرہم کی جو آنکھ پر رکھا جاتا ہے شدت کو اُس حرارت کی فائدہ کرتی ہے جسکا آنکھ مین ہیجان ہوتا ہے اور جو رطوبت آنکھ مین کھنچ کر آتی ہے اُسکو قطع کرتا ہے اور آنکھ کو قوت دیتا ہے درد مین سکون پیدا کرتا ہے برگ خشک شدہ اور

پوست انار شیرین تر و تازہ اور مسور ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک
تولہ ساڑھے پانچ ماشے کر ایک طل پانی یعنے چونتیس تولہ اس پر
ڈالیں اور اچھی طرح جوش دیں اور صاف کرکے خوب کوٹیں اور
تھوڑا سا پانی اور روغن گل ملا کر آنکھ پر لگائیں۔

یہ دوا آنکھ کے ہر قسم کے درد کو فائدہ کرتی ہے بشرطیکہ درد حرارت
سے ہو زعفران اور لبان اور صبر اور مرکی افیون انزروت جسکو
ہندی میں لاے کہتے ہیں پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ
لیکر کوٹیں اور پیسیں اور ابتداء زمانہ میں درد کے سرکہ یا آب کاسنی
تازہ یا آب نوفیرا جو دوا سے مشہور ہے یا بھنگ کا پانی یا آب کشنیز تازہ
میں ملا کر لگائیں اور جب زمانہ درد کا زیادہ گذر جائے پھر اُس دوا کو
آنکھ اور پیشانی اور جبین یعنے جہاں تک طول اور عرض کل پیشانی
کا ہے طلا نامی شراب ملا کر کسی قدر گرم کرکے اُن مقامات پر لگائیں یا جو کے
ستو چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ جنگلی کسم دو درہم یعنے سات ماشہ
افیون ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب کو پیسکر روغن گل میں
گھیپ کر جس آنکھ میں آشوب یا ورم گرم ہو اُسپر رکھیں۔

سرمہ جسکا نام اسطاطیفون ہے آنکھ کے پیلے بدرنگ ہونے اور اسکی
سرخی کو فائدہ کرتا ہے جسوقت آنکھ میں ٹپکایا جائے اور جسوقت ابتدای
اقسام نزدل میں آنکھوں میں لگایا جائے اور جسوقت کحل وردی
آمین ملایا جائے **اخلاط اُسکے** اقلیمیا اور جلا ہوا تانبا اور صبر ہر واحد
ایک جز سنبل و مرکی ہر واحد پانچ جز زعفران اور افیون ہر واحد
نصف جز اقاقیا صاف چار جز رسوت پانچ جز گوند چار جز پہلے اقلیمیا
اور تانبے اور صبر اور اقاقیا کو آب شیرین میں چار مہینے پیسیں بعد
اُسکے رسوت اور زعفران و افیون کو دوسرے کھرل میں پانچ دن پیسیں
اُسکے بعد جو دوائیں پہلے چار مہینے پس چکی ہیں انہیں اسکو ملائیں اور گوند
کو پانی میں اتنا بھگوئیں کہ گھل جائے اور بعد گھلنے کے دوائوں کو
اسپر ڈالیں اور پیسکر خوب ملا دیں پھر اسکے بعد قرص یا گولیان
بنالیں اور پھر بطور سرمہ کے لگائیں انشاءاللہ فائدہ کریگا۔

سرمہ جملہ اقسام درد چشم کو جو نزلہ سے پیدا ہوں مفید ہے **اخلاط
اُسکے** برگ علیق جسکو توت سہ گل کہتے ہیں لیکر نچوڑیں اور صاف
کریں اور کھرل میں اُسکو پیسیں یہاں تک کہ گاڑھا ہو جائے گاڑھے
ہونے کے بعد پھر تھوڑا سا پیسیں بعد اُسکے ہموزن اُسکے گوند لیکر پانی
میں اتنی دیر بھگوئیں کہ گھل جائے اور مثل شہد کے ہو جائے پھر اُسکو
علیق کے پانی میں ملا دیں اور چند روز پڑا رہنے دیں تا اینکہ
خشک ہو جائے اور گولیاں بندھ سکیں بعد اُسکے گولی بنا کر
سایہ میں خشک کریں اور بطور سرمہ کے لگائیں۔

آنکھ کے قروح اور آنکھ کے دانہ اور پھنسیاں اور آنکھ میں جو ریم
پڑ جائے **جاننا چاہیئے** کہ شیاف کوکب جو اوپر مذکور ہو چکا ہے ان
امراض کو بہت مفید ہے اسی طرح وہ شیاف جسکو شیاف منبج کی سرخی
سے لکھا ہے اور شیاف تفاحی نہایت درجہ کی دوا ہے۔

شیاف جو منسوب طرف ماہور کے ہے پُرانی بیماریوں کو اور وہ پیپ
جو آنکھ میں ہوتی ہے اسکو مفید ہے **اخلاط اُسکے** توتیا بتیس مثقال
یعنے بارہ تولہ اور تانبا جلا ہوا بائیس مثقال یعنے سوا آٹھ تولہ زعفران
سولہ مثقال یعنے چھ تولہ مرکی سولہ مثقال یعنے چھ تولہ شادنہ دس مثقال
یعنے پونے چار تولہ فلفل سپید چالیس عدد صمغ عربی چالیس
مثقال یعنے پندرہ تولہ شراب میں گوندھ کر تیار کریں اور دوسرے
نسخے میں ہے کہ دس مثقال یعنے پونے چار تولہ افیون اُس میں
بڑھا دیں۔

قروق قرنیہ یعنے طبقہ قرنیہ کے شگاف شیاف وردی تمام
مود سرج کو مفید ہے۔

ذرور جو طبقہ قرنیہ کے گڑھوں کو بھر دیتا ہے بڑی سیپی جلی
ہوئی اور شادنہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ کوٹ
چھان کر آنکھ پر چھڑکیں۔

غرب جس شیاف کو حکیم سورباف نے مرکب کیا ہے غرب یعنے
ناسور گوشہ چشم کو مفید ہے اور اوپر مذکور ہو چکا ہے۔

سپیدی چشم اور قروح کے نشانات سپیدی چشم کو دوائے
قبطی مصری اور شیاف ہندی فائدہ کرتی ہے اور چھپکلی کی بیٹ
سے سرمہ لگانا بھی مفید ہے۔

شیاف زرد شیاف اصفر جو مشہور بنام خلاف مکتدر ہے چھپکلی جو آنکھ میں

اُترجاسے اور تاریکی چشم اور پُرانی بیماریونکو فائدہ کرتا ہے اور نشانات کو اور صلابت کے اقسام آنکھ مین ہون انکو بھی فائدہ کرتا ہے اقلیمیا چوبیس مثقال یعنی نو تولہ خصارہ انگور خام جو خشک ہو گیا ہو بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ نوسادر بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ افیون آٹھ مثقال یعنے تین تولہ صمغ عربی چوبیس مثقال یعنے نو تولہ سپیدہ قلعی چوبیس مثقال یعنے نو تولہ زعفران سولہ مثقال یعنے چھ تولہ فلفل سپید چوبیس مثقال یعنے نو تولہ آب باران مین گوندھ کر تیار کرین۔

کحل عجیب اسکا تجربہ کرکے بڑی تعریف کی ہے کہ سپیدی چشم اور جو حلقہ کے مرض مین بہت فائدہ کرتا ہے یہ نسخہ مسیح نامی طبیب کا ہے اور آنکھ کی جھلی کو دور کر دیتا ہے جس قسم کی گندگی پلکون مین آگئی ہو اُسکو زائل کرتا ہے بصارت کو تیز کرتا ہے **اخلاط** اسکے توتیاے ہندی ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ سنگ سرمہ صفہانی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قشیشا ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ جلا ہوا تانبا دو درہم اور دو ثلث درہم کا یعنے آٹھ ماشہ اور ایک رتی آبگینہ سے جو رطوبت ٹپکتی ہے بروقت اسکے بنانے کے جب چینی وغیرہ سے بنایا جاتا ہے نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ زجاج فرعونی نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ اقلیمیا ذہبی و اقلیمیا فضی ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ شادنج ایکدرہم لبد اور مروارید کو جک اور تانبا کا چھیلن ہر ایک دو دانق شیح ارمنی سوختہ دو درہم اور دو ثلث درہم کا یعنے آٹھ ماشہ اور ایک رتی سب دوائین آب باران سے پیسکر جب خوب پس جائین ایک دانق کافور اور ایک قیراط مشک اُن پر بڑھاوین اور ملا کر پھر پیسین اور سایہ مین خشک کرین اور بروقت استعمال کے سیپی مین پانی ملا کر گھسکر بطور سرمہ کے لگائین۔

دوسرا نسخہ سپیدی چشم کو مفید ہے اور مجرب ہے اور عجیب دوا ہے۔ برادہ ابر یعنے سوہن بوزن ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ پارہ ساڑھے تین ماشہ دونون کو ملا کر پیسین اور نرسل کے نلے مین بھر کر اُسکے منھ کو آٹا گوندھ کر بند کر دین اور سارے نلی کو بھی آٹا گوندھ کر لگائین اور اسکا جرم چھپ جاے پھر اسپر مٹی جسمین بال منقرض کرکے ملائے ہون اور گوندھا ہو لگا دین اور پھر اسپر سلوک کو ڈالین اور پھر اُسپر تھوپی مٹی کی اور چڑھائین اب اسکی گل حکمت سے فراغت ہوئی بعد خشک ہو جانے کے اسکو کوئلہ کی آنچ پہ لگائین اسقدر کہ مثل پتھر کے سخت ہو جاے اور مثل اینٹ کے سرخ سرخ پک جاے اب اسکو آگ سے نکال کر سرد ہونے کے بعد دوا کو الگ نکال لین اور اقلیمیاے سپید کو پیسکر اسی دواے سوختہ مین ملا دین بوزن تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کے اور پھر دوسرے نلے مین اُسکو بھر دین اور اسی طرح کپڑ ونی اور گل حکمت اور آنچ کرین جس طرح ابھی مذکور ہو چکا ہے جب پھر متحجر اور سخت ہو جاے دوا کو نکال کر کتان یعنے السی کی پتیان جنکو گندہ بہار کے بارش سے پہلے توڑ لیا ہو اور آسمانی پانی کی ایک بوند بھی اُنپر نہ پڑی ہو اُن خشک پتیون کو بوزن ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ اور مروارید ناسفتہ نصف درہم یعنے سوا دو ماشہ اُن دونون دواؤن کو نرم پیس کر ہمراہ سب ادویہ کے پھر اچھی طرح سے پیسین کہ مثل غبار کے باریک ہو جاے جب اس سرمہ سے علاج کرنا منظور ہو بیخ سوسن کے خصارہ یعنے اُسکا پانی نچوڑ کر تین دن مریض کی آنکھ مین بطور سرمہ کے لسی خصارہ کے جیسے لگائین اور پے در پے اسکا استعمال تین روز کرکے پھر اس سرمہ کو چوتھے روز لگائین اور پھر یہ طریقہ جاری رکھین کہ ایک دن خصارہ بیخ سوسن آنکھ مین لگایا جاے اور ایک روز یہ سرمہ۔

ذرور واسطے سپیدی چشم کے یہ سوکھی دوا آنکھ مین چھڑکی جاتی ہے زنگار اور راشق اور سرطان بحری یعنے دریائی گینگڑہ جلا ہوا ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ شحم حنظل یعنی اندرائن کے پھل کا مغز یعنے سات ماشہ تلخہ گاؤ اور بورہ ارمنی ہر ایک سات ماشہ ملح اندرانی یعنے سیاہ نمک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سپید مرچ بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ سمندر پھین چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ انڈے کے چھلکے جو بچہ نکلنے کے بعد رہجاتے ہین تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ برادہ مسن یعنے اُس مرکب پتھر کا برادہ جس سے باڑھ رکھی جاتی ہے اور جسکو باڑھیے سان کہتے ہین پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ ضب یعنے سوسمار کی مینگنی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ مروارید ناسفتہ جو چھوٹے قسم کے ہین چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ۔

سبل کی دوا آنکھ مین ایک پردہ جھلی خشک یا تر پڑتی ہے اور کھجلاتی ہے اُس کو سبل کہتے ہین۔

سرمہ جو واسطے سبل کے تجربہ کیا گیا ہے اور اُسکی بہت سی تعریف کی گئی ہے **اخلاط اُسکے** مرغی کے انڈون کے چھلکے اُسی وقت فوراً لیے جائین جسوقت ان سے بچہ برآمد ہوا ہو اُن کو دس دن پرانے سرکہ مین جوش دین اور بعد اُسکے انکو صاف کیکے کانچ کے شیشے خواہ مٹی کے برتن مین جو پکا ہوا ہو رکھین یعنے کچا برتن نہو اُس برتن کو کسی ایسے کھلی ہوئی جگہ مین رکھین جو دھوئین اور چرکٹ کالے اور سیاہ ہو گئی ہو اور دُھوپ کا بھی گذر اسمین بخوبی ہوتا ہو کہ رطوبت سرکہ کی سوکھ جاے بعد خشک ہونے کے اسکو پیسین اور بطور سرمہ کے آنکھ مین لگائین۔

دمعہ کی دوا اسی بیماری کو ڈھلکہ کہتے ہین وہ شیاف منجح جس کو حکیم سوریاس نے مرکب کیا ہے اور اسکا نسخہ اوپر مذکور ہوچکا دمعہ کو مفید ہے اور شیاف حکیم انطوساموں جسکو اب ہم لکھتے ہین وہ بھی اور جس شیاف کو حکیم مسیح نے سپیدی چشم کے واسطے بنایا ہے جس مین توتیا یعنے جست داخل ہے وہ بھی مفید ہے۔

پلکون کا موٹا ہونا اور اُن کا سخت اور درشت ہوجانا اس مرض کو وہ سرمہ مفید ہے جسکا نام بوساندروس مشہور ہے اور ہم اُسکو جرب یعنے تر کھجلی کے باب مین لکھین گے اور جو دوا حکیم ارسطواطس کی ایجاد سے لکھی گئی وہ بھی اور شیاف توتیا سے حکیم مسیح والا جو سپیدی چشم مین مذکور ہوا وہ بھی مفید ہے۔

شیاف قبطی مصری یہ شیاف صلابات یعنے آنکھون کی ہر ایک چیز کی سختی اور سپیدی کو مفید ہے اور جو پردہ خواہ جھلی سخت آنکھ مین پڑگئی ہو اُسکو فوراً دور کردیتا ہے **اخلاط اُسکے** زنگار اور راشق ہر ایک چھ شقال یعنے دو تولہ تین ماشہ محتحفر یعنے نمک کھرا ہوا ایک تولہ چھ ماشہ شحم حنظل یعنے اندرائن کا پچ تین شقال اور دو ثلث ایک شقال کی جو برابر ایک تولہ ساڑھے چار ماشہ کی ہے تحقیقاً دو شقال جو برابر نو ماشہ کے ہے بورہ سیاہ ڈیڑھ شقال یعنی پونے سات ماشہ فلفل سپید چالیس دانہ شہد قسم عمدہ ایک قوانوش جو برابر چار تولہ دو ماشہ ایک رتی کے ہے کہ یہ سب ادویہ برابر سات وقیہ کے یعنی انیس تولہ آٹھ ماشہ دو رتی کے ہے پھر سب اجزا ملا کر کسی برتن مین اُٹھا رکھین

شیاف کہ جسکا نام ارسطوشاموں رکھا ہے یہ شیاف مفید ہے پرانے مادہ کی کھینچ کرنے کو آنکھ مین اور پلکون کی گرانی اور بوجھل ہونے کو اور سبز پلکون کی خشونت اور درشتی کو اور دونون گوشہ کے کھجلانے اور آنکھ کی سپیدی اور اسکا آکل یعنے کسی مادہ کی سڑ جانے کو آنکھ مین فائدہ کرتا ہے اور جو رطوبت بہت سی آنکھ مین آجاے اُسکو اور جھلی کے سخت ہوجانے کو مفید ہے اور درشتیہاے چشم اور صلابتہاے چشم کو دور کردیتا ہے **اخلاط اُسکے** شدنج یعنے سنگ سرمہ چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ تانبا جلا ہوا اور سپیدہ قلعی ہر ایک دو شقال یعنے نو ماشہ زعفران اور مر مکی اور قشار کندر اور زنگار اور سبز مسو ہر واحد ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ فلفل سپید نصف شقال یعنے سوا دو ماشہ صمغ عربی دو شقال یعنے نو ماشہ کوٹ چھان کر شراب مین ملا کر استعمال کرین اس طرح پر کہ اُسکو پیسے پانی مین گھولین۔

شیاف زرد جسکا نام بجرلیطس ہے اور یہ شیاف منجح یعنے کار آمد ہو کہ آنکھ کی تر کھجلی اور دونون کوے کے سڑ جانے کو اور زیادہ کھجلی جو آنکھ مین ہوا اور پلکون کے بھاری ہونے کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** اقلیمیا اسّی شقال یعنے بیس تولہ سپیدہ کاشغری چالیس شقال یعنے پندرہ تولہ آب باران مین گوندھ کر گولیان بنائین اور سایہ مین خشک کرین۔

آنکھ کی تر و خشک کھجلی شیاف سندی خشک کھجلی کو فائدہ کرتا ہے اور ایک سرمہ بی خطاء جسکو افریطن نامی کحال نے بنایا ہے جو سوکھی کھجلی اور پلکون کے موٹے ہوجانے کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** اقلیمیاے قبرسی چوبیس شقال یعنے نو تولہ شادنج چھ شقال یعنے ڈھائی تولہ اور ایک نسخہ مین سولہ شقال جسکے چھ تولہ ہوے سب کو اتنا کوٹین کہ شل ستو کے ہوجاے اور شہد مین گوندھ کر بحفاظت رکھ چھوڑین اور تھوڑی شراب اُسپر ڈالین بعد اسکے خشک کپڑے مین چھانین اور شل غبار کے باریک پیسین اور پھر آنکھ مین بطور سرمہ کے لگائین۔

کحل فاقیطون حکیم کا جو آنکھ کی کھجلی اور رطوبت اور دونون کوئے کے سڑ جانے کو اور تر کھجلی جو پلکون مین بشدت ہو اُسکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** اقلیمیا کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے

شہد مین ڈال کر مٹی کے کوزے مین رکھکر منہ اسکا بند کر دے اور
بیچ مین اسکے ایک سوراخ کرے تاکہ دُھوان نکلنے کی راہ بن جاے بعد
اسکے اُس برتن کو بیچ مین کوئلون کے آگ مین رکھنے کہ سوراخ اوپر رہے
جب قلیمیا جلنے لگے دھوان اُس مین سے اُٹھنے دھوئین کی رنگت
دیکھنا چاہئے جب تک سیاہ دھوان رہے دوا جلنے دے جب دھوان
سپید نکلنے لگے جاننا چاہئے کہ دوا خوب جل گئی اب برتن کو آگ پر سے
اتار لین اور قلیمیا کو برتن سے نکالین بعد اسپر اتنی شراب ڈالین
کہ سرد ہو جاے پھر اسکو کھرل مین رکھکر پیسین اور خشک کر کے
بحفاظت رکھ چھوڑین جب آنکھ مین لگانا منظور ہو سلائی مین لگا کر
آنکھ مین پھیرین جو سرمہ کہ ہمین بیان ہی قلیمیا پڑتی ہے اسکا نسخہ
یہ ہے قلیمیا مذکور آٹھ مثقال یعنے تین تولہ تانبا جلا ہوا آٹھ مثقال
یعنے تین تولہ سنگ سرمہ آٹھ مثقال یعنے تین تولہ سب پیس کر بحفاظت رکھ
چھوڑین اور صبح اور شام سلائی اسکی پلکون پر پھیرا کرین -

شیاف توتونیوس آنکھ کے جلجانے کو اور پلکون کے گرجانے کو
اور آنکھ کی بیماریون کو فائدہ کرتا ہی **اخلاط اُسکے** شادنج جلا یا ہوا
اور دھویا ہوا بتیس مثقال یعنے بارہ تولہ تانبا جلا ہوا اور دھویا ہوا
سولہ مثقال یعنے چھ تولہ وہ پتھر جسکا نام تکلسفوس ہے جلایا ہوا اور
دھویا ہوا بتیس مثقال یعنے بارہ تولہ زنگار جلا ہوا سولہ مثقال یعنے
چھ تولہ افیون تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ اور ایک نسخہ مین
افیون چھ مثقال یعنے سوا تین تولہ قلیمیا چار مثقال یعنے ایک تولہ
دو ماشہ صمغ قطا یعنے بھٹکری بریان چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ
گوند سولہ مثقال یعنے چھ تولہ کوٹ چھان کر آب باران
سے تیار کرین -

پانی کا اُترنا اور شبیرہ آنکھ مین پیدا ہونا اس دوا کو حکیم فاسیوس
نے ابتدا نزول چشم کے واسطے مرکب کیا ہی **اخلاط اُسکے** تخم گاؤ اور تانبے
کے برتن مین دس روز تک رکھ چھوڑین بعد اسکے بارہ مثقال یعنے
ساڑھے چار تولہ زعفران اور روغن بلسان اور جاؤشیر ہر ایک دو
مثقال یعنے نو ماشہ فلفل بارہ دانہ شہد خالص دوچند وزن تخم گاؤ
کے یکسر سب کو ملائین اور تانبے کے برتن مین رکھکر اسکو کھائین پھر اسکو تانبے کی

ظرف یا سرمہ دانی مین بحفاظت اُٹھا رکھین -

دوسری دوا جسکو حکیم لوسیوس نے مرکب کیا ہی سمندر کف کو لاکر
اُسکو جلائین کسی اینٹ پر رکھکر اور جلی ہوئی راکھ اسکی پیسین اور پھر
اسکو سربستان حیوان کے خون سے تر کرین درشاخ یعنے سینگ کی سرمہ دانی
مین اسکو اُٹھا رکھین جب بال پلکون وغیرہ سے اکھاڑین تب اس
دوا کو اُسی اکھڑے ہوے بال کے مقام پر لگائین -

طلا جسکو فیلوکسانس نے بنایا ہے جو مادہ کہ کثرت سے ہو اور آنکھ کے درد
شدید کو نافع ہی **اخلاط اُسکے** گل سرخ تازہ اور بزر البنج ہر ایک آٹھ مثقال
یعنے تین تولہ جوکے ستو اٹھارہ مثقال یعنے پونے سات تولہ اصفر بند تہ احدہ
عصارہ یبروج بوزن چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ زعفران ایک مثقال
یعنے نو ماشہ افیون چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ کوٹ چھان کر شراب قابض
مین گوندھین اور اتنی شراب ڈالین جو کافی ہو اور پھر اُسکے قرص
تیار کرین اور استعمال کرین -

شیاف جو بلقب ہندی مشہور ہی ابتدا نزول الماء کو فائدہ کرتا ہی
اور جو جھلی کہ تر اور تازہ آنکھ مین پڑجاتی ہی اور قرحہ چشم کو مفید ہے
اخلاط اُسکے اقلیمیا سوختہ اور دُھوئی ہوئی سولہ اوقیہ یعنے پینتالیس تولہ
مداد یعنے روشنائی ہندوستان کی بنی ہوئی سولہ تولہ ساڑھے
دس ماشہ سپیدہ قلعی چار اوقیہ یعنے گیارہ تولہ سات ماشہ روغن بلسان
دو اوقیہ یعنے پانچ ماشہ جاؤشیر سکبینج ہر واحد دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ
ساڑھے پانچ ماشہ صمغ عربی بارہ اوقیہ یعنے تینتیس تولہ نو ماشہ
ان سب دواؤن کو عصارہ رازیانہ خواہ عصارہ مین اس
گیاہ کے جسکو ایرفلیوس کہتے ہین گوندھکر تیار کرین -

سرمہ جو تاریکی چشم کو مفید ہی اور ابتداء نزول الماء کو بھی فائدہ کرتا ہی
ریچھ کا پتہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ جاؤشیر اور فلفل ہر واحد
تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ روغن زیتون کہنہ اور روغن بلسان اور
عصارہ رازیانہ تازہ کا ہر واحد دو درہم یعنے سات ماشہ اقلیمیا ایک درہم
یعنے ساڑھے تین ماشہ دوا کو کوٹ کر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ
چھرتی شہد مین گوندھین اور خوب طرح سے ملا کر شیشہ کے برتن مین
خوب صاف کر کے رکھین اور اسی ظرف کو دھوپ مین رکھین سات روز تک

بعد ازان سلائی کے کنارے سے دوا لگا کر آنکھ مین پھیرین اور صبح وشام اسی طرح لگایا کرین۔

دوا جو آنکھ کی جھلی کو مفید ہے اور اس بیمار کو مفید ہے جسکو دور سے نظر آتا ہو اور نزدیک سے نظر نہ آتا ہو اور پانی نزول کا جو آنکھ مین فراہم ہو گیا ہو اسکو مفید ہے **اخلاط اُسکے** سیاہ کوے کا پتہ اور کرکے کا پتہ اور سوسمار کا پتہ اور بکری کا پتہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ اور شہد صاف شفاف تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ دہن بلسان ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ سب کو پیس کر ملا دین اور اسی کو صبح اور شام آنکھ مین لگایا کرین۔

بطلان بصر شیاف اصغر جو آنکھ کے اس ضعف کو مفید ہے جو بافراط ہو اور شیاف توتیا جسکو حکیم مسیح نے بیاض یعنے سپیدی چشم کے واسطے ذکر کیا ہے وہ بھی نافع ہے۔

شیاف جسکا استعمال حکیم تووس کرتا تھا۔ اقاقیا گل سرخ خشک شدہ اکلیل الملک ہر ایک اڑتالیس مثقال یعنے اٹھارہ تولہ رکھوان بعضے جو نکی جسمین تانبا معدنی خاک وغیرہ سے صاف کیا جاتا ہے چوبیس مثقال یعنے نو تولہ تفاح جسکو شیا نیرک بھی کہتے ہین بارہ مثقال یعنے ساڑھے چھ تولہ بزر البنج جسکو خراسانی اجوائن کہتے ہین اٹھارہ درہم یعنے سوا پانچ تولہ افیون چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ صمغ عربی چالیس مثقال یعنے پندرہ تولہ شراب نو اوقیہ یعنے پچیس تولہ تین ماشہ چھ رتی آب باران نو اوقیہ یعنے پچیس تولہ تین ماشہ چھ رتی پانی کو شراب مین ملا کر اسپر گل سرخ اکلیل الملک اور اجوائن اور تفاح اور قشور حیبر وج سب ڈال کر کسی برتن مین چھوڑ دین کہ تین روز تک بھیگا کرے خواہ پانچ روز تک بعد ازان اسکو خوب سا نچوڑین اور نچوڑا ہوا عصارہ لیکر ادویہ باقیماندہ کو اس سے ملائین پھر اسکا شیاف تیار کرین اور اس شیاف کو استعمال مین لائین۔

دواے باسلیقون ملک کی یہ دوا آنکھ کی جلا کرتی ہے اور حالت صحت مین اسکا استعمال ہو سکتا ہے ہر روز ایک مرتبہ یا دو دن مین ایک بار اگر آنکھ مین اسکا سرمہ لگایا جائے بصارت مین جلا پیدا کرتی ہے اور صحیح آنکھ کو اپنی حالت صحت پر حفاظت کرتی ہے **اخلاط اُسکے** اقلیمیا اور سمندر کف ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سپیدہ اور نمک درانی ہر ایک تین درہم جسکے ساڑھے دس ماشہ ہوے نوشادر دار فلفل ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ لونگ اور اشنہ جسکو بھی گھانس کہتے ہین ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مرچ سیاہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کافور نصف درہم جسکے پونے دو ماشہ ہوے سبکو کوٹ پیسکر سرمہ تیار کرین اور آنکھ مین لگائین۔

باسلیقون کا دوسرا نسخہ یہ بھی وہی فائدہ رکھتا ہے جو پہلے نسخہ کا مذکور ہوا اقلیمیا سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی قثاء الحمار جس کو جنگلی کریلہ کہتے ہین اور دار فلفل ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ نوشادر دو درہم یعنے سات ماشہ صفر یعنے زرد تانبا معدنی جلایا ہوا اور مرچ سیاہ اور سپیدہ اور نمک درانی ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سمندر کف چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ نمک ہندی اور لونگ اور ہیل یعنے چھوٹی الائچی اور اشنہ اور سنبل الطیب ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کوٹ پیس کر آنکھ مین بطور سرمہ کے لگائین۔

دوا جو بصر کی تقویت کرتی ہے اور اُسکے صحت کو محفوظ رکھتی ہے اور جو زیادہ آنکھ سے آنسو بہتے ہین انکو بند کرتی ہے **اخلاط اُسکے** سنگ سرمہ لیکر گیارہ شب آب باران مین یا اُس پانی مین جو بڑے گہرے کنوین کے سوا خون سے ٹپکتا ہے بھگوئین بعد اُسکے اسمین سے بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ لین اور مارقیشا یعنے سونا مکھی آٹھ درم یعنے ڈھائی تولہ توتیا اور اقلیمیا ہر ایک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ چھوٹے موتی بے بدھے ہوے دو درہم یعنے سات ماشہ مشک دو دانگ یعنے ڈیڑھ ماشہ کافور ایک دانگ یعنے چھ رتی ساذج جسکو تیزپات کہتے ہین اور زعفران ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ پانی مین ہر ایک کو جدا جدا کوٹین بعد اسکے سنگ سرمہ اور سونا مکھی اور توتیا اور موتی کو ایک جا کر کے ہر روز پانی ملا کر چند مرتبہ پیسین کہ پیستے پیستے پانی خشک ہو جاے بعد اُسکے تیزپات اور زعفران کو لیکر ان دواؤن مین ملا کر کھرل مین خوب پیسین اُسکے بعد مشک اور کافور ملا کر خوب پیسین بعد اس کے شیشہ کے برتن مین اُٹھا رکھین اور صبح وشام حالت صحت مین آنکھ مین لگائین کہ اسکے لگانے سے چشم ضعیف کی تقویت ہوتی ہے اور بصارت کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

حفاظت کرتی ہے۔

برود مصاص یہ دوا بخوبی جلا کرتی ہے اور آنکھ کی تقویت کرتی ہے تیز پات دُھلا ہوا اور تانبا جلا ہوا ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ صبر سقوطری جو ایلوہ کی عمدہ قسم ہے اور بورہ ارمنی ہر واحد ایک درہم زنگار مرچ سفید دار فلفل جسکو پیپل کہتے ہین شحم حنظل زعفران ہر ایک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ کوٹ چھان کر استعمال کرین۔

تیسرا مقالہ کان کی بیماریون کی دوا جیسے کان کا درد یا خون اور پیپ کا نکلنا اور کان کا بھاری ہونا جو دوا حکیم ارسطاطیس کی امراض چشم کی دواؤن مین مذکور ہو چکے اس کان کو فائدہ کرتی ہے جس سے پیپ بہتی ہو۔

دوائے نافع تمام دردہاے گوش کو اور تمام قروح اور زخمون کو جو کان سے پیدا ہون **اخلاط** اُسکے مرکی ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کندر تین شقال جو ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ہو انظرون تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ زعفران چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ عصارۂ خشخاش یعنے خشخاش کے پھل اور پتی کا نچوڑا ہوا پانی دو شقال یعنے نو ماشہ بارزد یعنے بیروزہ دو شقال یعنے نو ماشہ بادام مقشر بیس دانہ سب کو پیسکر سرکہ مین گوندھین اور قرص تیار کرین جسوقت احتیاج ہو مثلاً اگر کان مین درد ہو روغن گل مین اُسکو گھو لکر ٹپکائین اور اگر گرانی کان مین ہو سرکہ مین گھو لکر ٹپکائین۔

صفت دواے حاکیس حکیم کی مرکی چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ کندر تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ایک نسخہ مین زعفران تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ نطرون تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ عصارۂ خشخاش تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ بادام تلخ تیس دانہ بارزد یعنے بیروزہ دو شقال جسکے نو ماشہ ہوے سرکہ بقدر کفایت یعنے اسقدر کہ ان ادویہ کو ملانے سے قوام شہد کا پیدا ہو۔

دوا کان کی جو منجملہ مجوزہ حکیم علیتس ہے ورم اور اُن دردہاے گوش کو فائدہ کرتی ہے جو شدید ہون اور ہر وقت رہتے ہون **اخلاط** اُسکے قنہ جسکو بیروزہ کہتے ہین ایک شقال یعنی ساڑھے چار ماشہ دارچینی بوزن دو شقال یعنے نو ماشہ مرکی آٹھ شقال یعنے تین تولہ زعفران آٹھ شقال یعنی تین تولہ نطرون تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ کندر چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ سرکہ اس مین اسقدر کہ شہد کے قوام کے برابر تمام دوا کا درست ہو جاے۔

دوسری دوا کان کے ورم اور سدہ اور قیح کو مفید ہے اور کانون کے دردہاے کہنہ کو دور کرتی ہے **اخلاط** اُسکے مغز اندرونی باقلاے مصری کا جو مزہ مین تلخ ہوتا ہے اور پھٹکری اور فلفل سپید اور نطرون اور زعفران اور افیون اور پوست انار اور مرکی اور کندر اور سنبل الطیب ہر واحد دو شقال جسکے نو ماشہ ہوے جندبیدستر ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ سرکہ اور شہد بقدر یکہ دوا اسمین گندھ جاے۔ اور بعض آدمی اسمین شہد چھ شقال یعنے سوا دو تولہ ملاتے ہین۔

دوسری دوا جو حکیم بروطالیس کے ادویہ سے ہے زعفران اور مرکی سنبل الطیب جسکو بالچھڑ کہتے ہین ہر واحد نصف شقال یعنے سوا دو ماشہ تانبا جلا ہوا ثلث اور نصف شقال جسکا پونے چار ماشہ افیون نصف شقال یعنی سوا دو ماشہ جندبیدستر ثلث شقال یعنے ڈیڑھ ماشہ افیون نصف شقال یعنے سوا دو ماشہ پھٹکری ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ شب مدور یعنے ایک شقال جسکے ساڑھے چار ماشہ ہوے اگر کان مین صدید اور پیپ پڑ گئی ہو بس اسی دوا سے علاج اسکا کرین مطبوخ مثلث یعنے ایک جوشاندہ مخصوص کے ہمراہ اور اگر کان مین کیڑے پڑ گئے ہون تو اس دوا مین خربق سیاہ ملا کر استعمال کرین اور وزن خربق کا دو شقال یعنے نو ماشہ ہونا چاہیئے۔

دوا اس کان کی جسمین سے قیح یعنے ریم بہتی ہو شگوفہ انار اور پوست انار اور زردادغرا اور تلقطار جسکو سبز پھٹکری کہتے ہین اور زاج قبرسی یعنے سرخ پھٹکری اور مازو اور توبال النحاس جو تانبے کا ایک مصنوعی رخان ہے ہر واحد ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ مرکی اور کندر اور قلقند یعنے زرد پھٹکری بریان اور سپید پھٹکری ہر واحد نصف شقال سرکہ مین پیسکر قرص بنائین اور استعمال کرین۔

دوا حکیم انطیفا طرس کی نہایت شدید اور سخت درد جو کان مین ہو اُسکو فائدہ کرتی ہے۔ زعفران دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ

سات ماشہ اور چار رتی اور بعض لوگ مین ایک اوقیہ مرکی ڈالتے ہین جسکا وزن دو تولہ نو ماشہ چھ رتی کے ہے نوشادر ایک اوقیہ پھٹکری اور اشق ہر واحد نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ اور سات رتی اور روغن سوسن کا خواہ روغن زیتون بستانی کا دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ سات ماشہ چار رتی ایسی شراب مین اُسکو پیسین جو ملا کر بنائی گئی ہو خواہ شراب شیرین مین جو کسی اور میٹھی چیز سے تیار ہوئی ہو اور مقدار شراب کی اسیقدر ہے کہ قوام شہد کا سا گاڑھا ہو جاے بعد ازان استعمال کرین -

گرانی گوش کی دوا اور ددی اور طنین یعنے کان کی آواز اور بہرے پن کی **اخلاط اُسکے** سپیدکشکی ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ جند بیدستر نصف شقال یعنے سوا دو ماشہ نطرون چہارم شقال یعنے نو رتی سب کو ملا کر سرکہ ملا کر استعمال کرین اور لازم ہے کہ اُس دوا کا استعمال کرنے والا احتیاط کرتا رہے اسلیے کہ اگر اس کو با احتیاط استعمال کرے گا یہ دوا ے منجح ہے کہ اسی سے برآمد کار بخوبی ہوتا ہے -

دوسری دوا جسکا نام جلمرونی ہے کہ امراض گوش کو مفید ہے سپید کشکی اور مرکی اور کندر اور زعفران اور جند بیدستر افیون ہر ایک چار شقال یعنے ساڑھے چار تولہ قلقند یعنے سبز پھٹکری چھ شقال یعنے سوا دو تولہ فلفل سیاہ ایک شقال یعنے نو ماشہ مرکی اور افیون اور کندر اور جند بیدستر کو سرکہ مین بھگوئین ایسے سرکہ مین جسمین انار کے چھلکے پہلے جوش پا کر بھرا ہو گئے ہون بعد ازان اس پر خربق اور زعفران اور فلفل اور قلقند کو پیس کر کے ڈالین اور سب کو اچھی طرح سے پیسین اور نرمی پیسنے مین ملحوظ رہے جب پس کر سب اجزا ایک ذات ہو جائین اُن پر شراب معسل یعنے جس شراب مین شہد کی شرکت ہو ڈالین اسقدر کہ قوام اسکا مثل شہد رقیق کے غلیظ ہو جاے - جب اسکے لگانے کی حاجت ہو نیمگرم کر کے کان مین ٹپکائین - یہ دوا ے عجیب ہے -

صفت دواے خبث الحدید کی یہ دوا قوی الاثر ہے خبث الحدید یعنے لوہے کا چرک ملا کر اسکو باریک کر ڈالین اور پھر اُسکو سرکہ سے دُھوئین کسی لگن وغیرہ مین رکھکر اور دُھونے کے بعد اُسکو خشک کرین پھر اسپر دو بارا سہ بارا سرکہ ڈالین اور یہی عمل دُھونے کا جاری رکھین تا اینکہ سات مرتبہ دُھوئین اور سکھلائین بعد اسکے پڑا نے سرکہ مین اسکو اسقدر جوش دین کہ قوام مین شہد کے آجاے اور اُٹھا رکھین اور بر وقت حاجت اسکو کان مین ٹپکائین -

ناک کے قروح کی ادویہ صفت سفوسوس کی یہ دوا ایسی ہے کہ ہر ایک زیادتی گوشت وغیرہ کو جو بدن مین پیدا ہو کاٹ ڈالتی ہے **اخلاط اُسکے** گلابی پھٹکری جلائی ہوئی سبز پھٹکری جلائی ہوئی اور زرد پھٹکری بھی جلائی ہوئی اور نہایت سرخ پھٹکری جلائی ہوئی اور توبال نحاس جو تانبے کا ایک مصنوعی دخان ہے سب کو ہموزن لیکر پیس ڈالین اور اسی دوا کو خشک ہی استعمال کرین - واجب ہے کہ پہلے فرزونی کو بخوبی مالش کرین اور دوا مذکور کے لگانے سے لیکن پہلے اُس فرزونی و مالش کر کے پھر دوسرے دن صبح کو اس دوا کا استعمال ایسے وقت کرین کہ مریض اپنے طعام اور غذاے معمولی سے فارغ ہو چکا ہو - اگر ناک کے ناسور کا علاج اس دوا سے کرنا منظور ہو اس دوا کے لگانے سے پہلے ناک مین تفل کو خواہ زفت تازہ کو طلا کرین خواہ اور کوئی چکنی شے جیسے مرکی سے جو چکنائی نکلتی ہے -

چوتھا مقالہ دانتون کے ادویہ کا بیان دانتون کے درد مین یہ دوا سکون پیدا کرتی ہے خواہ درد ہاے شدیدہ دندان کی اصلاح کرتی ہے خواہ دانتون کو سڑ جانے اور گر جانے کی دوا اور کھانسی کو بھی یہ دوا مفید ہے **اخلاط اُسکے** افیون دو شقال یعنے نو ماشہ مرکی نو ماشہ فلفل سپید ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ بارزد یعنے بیروزہ ساڑھے چار ماشہ سب کو دوشاب انگور مین اسی مقدار پر ملائین کہ جو اسکے نکانے کو کافی ہو پھر اسکے قرص تیار کر کے رکھ چھوڑین اور دانتون پر اُسکو طلا کرین اور جو مقام دانتون مین کرم خوردہ خواہ سڑ گیا ہو اس مقام پر اسکو رکھین -

دوا جسکا ذکر اندروماخس طبیب نے کیا ہے کہ جملہ درد ہاے دندان کو اور جملہ امراض کو جو دانتون مین پیدا ہون مفید ہے اور ضرس جو ایک خاص قسم کا درد دانتون کا ہے اسے بھی فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** فلفل اور عاقرقرحا اور دودھ تیوعی کا جو ایک زہریلا دودھ ہے اور بیروزہ ہر واحد ایک جزو سب کو پیس کر سیہ سائر سے گوندھ کر موضع ماؤف پر رکھین

یہ دوا مفید ہے ضربان یعنے دانتوں کی ٹیس کو۔ شحم حنظل ایک جزء صبر یعنے ایلوا ایک جزء کو کسی پتھر کی ہانڈی میں یا لوہے کے کرچھے میں سرکہ اور شراب اور روغن زیتون ڈال کر جوش دیں جب خوب جوش آجائے بعد اُسکے آگ پر سے اتار لیں اور پھر اُس کان میں ٹپکائیں جدھر کی داڑھ میں ٹیس ہو رہی ہے اور قطرہ قطرہ اسی کو ٹپکایا کریں۔

ضرس کی دوا جس ٹیس میں ضربان یعنے تپک زیادہ ہو اور کوئی دوا اُس میں کارگر نہوتی ہو چاہیے کہ روغن زیتون بقدر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ چھ رتی لے کر اور دونا مرواکے پانی میں خواہ سوکھا دونا مرزنجوش اور حرمل یعنے اسپند ہر ایک ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ سب کو کوٹ کر روغن زیتون میں ڈالیں اور جوش دیں بعد اسکے دو سلے یعنے دوال دوز کو لا کر دونوں کو اسی مقام پر جہاں گڑھا خواہ سوراخ پڑ گیا ہے رکھیں اور بیمار کا منھ کھولیں اور جس داڑھ کو داغنا منظور ہے اُسکو نظر سے دیکھیں اگر اُسمیں کوئی شے از قسم چھیچھڑے وغیرہ کے ہو اُسکو پاک کریں پھر ایک انبوبہ یعنے نل لوہے کا رکھیں خواہ پیتل یا چاندی کا نل ہو اور ایک دوال دوز کو اُسی زیت مرکب میں سرا ڈبو کر اسی نل میں داخل کریں اور اب اسکو اُسی ٹیس والے دانت پر لگائیں جب یہ آلہ سرد اور ٹھنڈا ہو جائے دوسرا دوال دوز لیکر پھر وہی عمل کریں جو اوپر لکھا گیا اسی طرح سے چھ مرتبہ عمل کریں کہ درد میں سکون پیدا ہوگا اور بیماری ضرس کی جاتی رہے گی۔

دوا جو دانتوں کو خوشرنگ کرتی ہے منجن کہ دانتوں میں ملا جاتا ہے اسکی صفت حکیم دیمقراطیس نے کی ہے اپنی کتاب میں **اخلاط اُسکے** شاخ گوزن سوختہ جسکو چار مرتبہ جلایا ہو سولہ اوقیہ یعنے پینتالیس تولہ نمک دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ سات ماشہ اور چار رتی اشق یعنے کاندر سوکھی ہوئی اگر اُسمیں تلخی نہو اُسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ مصطگی شامی رطل کے جو برابر گیارہ تولہ تین ماشہ کے ہوا اور قسط شامی رطل کی یعنے سوا گیارہ تولہ خواہ تھوڑا زیادہ اذخر یعنے گندھیل سپید اُسی قدر حنظل سپید ایک اوقیہ یعنے دو تولہ اور نو ماشہ چھ رتی تیز پات دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ سات ماشہ اور چھ رتی سب کو کوٹ چھان ڈالیں اور منجن کو دانتوں پر ملیں۔

دوا جسکا نام سورنجان ہے سوڑھے کے ورم اور ادسی کے استرخاء یعنے ڈھیلے ہونے کو مفید ہے اور دانتوں کو چرک سے پاک کرتی ہے پوست انار دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ سات ماشہ اور چھ رتی اور عروق یعنے ہلدی اور گلنار اور سماق ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ اور چھ رتی پھٹکری اور مازو ہر ایک پانچ تولہ نو ماشہ چھ رتی سب کو اچھی طرح کوٹ کر پیسیں اور پھر ایک انگلی بھر کر مقام درد پر دانت کے ملیں بعد اسکے کتان کپڑے کا ایک ٹکڑا لیکر اُسپر رکھیں۔

سنون یعنے منجن کا نسخہ یہ منجن دانتوں کو صاف کر دیتا ہے اور سوڑھے مضبوط کرتا ہے اور نکہت کو دانتوں کی پاکیزہ کرتا ہے نمک درانی کو لیکر خوب کوٹیں اور شہد ملا کر کسی کاغذ پر اسکو لگائیں اور اسی کاغذ کو کوئلے کی آگ پر رکھیں جب مثل کوئلے کے سرخ ہو جائے پھر اسکو آگ پر سے اتار لیں اور قطران خواہ نصوح پاکیزہ خوشبو کی ایک دوا یا میسوس میں بجھائیں اور اتنی دیر ٹھہر جائیں کہ سرد ہو جائے پھر اُسکو کوٹ کر باریک کریں اب ایک جزو دوا اور ایک جزو اسمندر کف اور اُسکے ہمراہ دارچینی ایک جزو اور مر کی ایک جزو اور خاکستر شیح ارمنی کی ایک جزو اور شگوفہ اذخر سے چھٹا حصہ ایک جزو کا اور قتات عود یعنے باریک لکڑیاں عود کی نصف جزو اور شکر تین جزو اور کافور دس جزو سب کو کوٹیں اور ملا کر منجن تیار کریں اور پھر صبح کو اسی کی دانتوں پر مالش کریں۔

یہ دوا دانتوں کو قوی کرتی ہے اور اضراس یعنے اگلے دانت کو بھی اگر اُسمیں کسی طرح جنبش ہو بوجہ ضعف کے خواہ دانت کی جڑ کو **اخلاط اُسکے** موم اور شہد ہر ایک دو جزو دھوپ میں موم کو پگھلا کر بذریعہ گرم پانی کے اسمیں زفت کو ملائیں جو ایک جزو ہو اور مثل مرہم کے اسکا قوام ہو جائے اور مریض کو دیکھ لے کہ اسکو جا ہے اور جب یہ دوا سوکھ جائے اسمیں تھوڑا سا روغن زیتون ملائیں مصطگی تنہا بھی اس مرض میں بدرجہ غایت اثر کرتی ہے اگر چبائی جائے۔

دوسری دوا جو دانتوں کو اور سوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے شاخ گوزن سوختہ دس درہم جو برابر دو تولہ گیارہ ماشہ کے ہے برگ مورد سوختہ پانچ درہم جو برابر ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ کے ہے اور گل سرخ زیرہ برآوردہ اور بانجھڑ ہر ایک تین درہم جو برابر ساڑھے دس ماشہ کے ہے جوز السرو پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ فلفل کی جڑ دو درہم یعنے

یعنے

دو تولہ اور گیارہ ماشہ پرسیاوشان سوختہ ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ گلسرخ شگوفہ برآوردہ ساڑھے دس ماشہ دواؤن کو کوٹ کر ریشمی کپڑے مین چھانین اور استعمال کرین۔

پانچوان مقالہ منھ اور حلق اور جوف اعلی یعنے حلق کے نیچے جو خالی جگہ ہے انکی بیماریونکی دواؤن کے بیان مین۔

ذبح اور خوانیق جالینوس کا قول ہے کہ ایک قوم اطبا نے کہا ہی کہ بچہ پرستک کا جو تروتازہ ہو خواہ نمک ملاکر اسکو بطور کباب کے بریان کیا ہو اُسکے استعمال سے خناق کے اقسام مین فوراً سکون پیدا ہوتا ہی اور چھوٹے بچون کے اور مشایخ کے خناق کے واسطے اسمین بیخ سوسن کو ملا دیتے ہین۔

لہات اور لوزتین کے امراض یعنے جو بیماریان کوّے اور دونون فرزونی جو حلق کے دونون طرف ہین اُنکی بیماریونکی دوا۔ ایک سوکھی دوا کوّے کے استرخا اور ڈھیلی ہونے کو کہ اسمین ورم بھی آگیا ہو ملنے سے فائدہ کرتی ہے مرچ سپید ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ مرکی ایک شقال جو برابر ساڑھے چار ماشہ کے ہے پھٹکری دو شقال یعنے نو ماشہ مازوے سبز دو شقال جو نو ماشہ ہوا سب کو پیس کر استعمال کرین۔

رطوبت سینہ کی یہ دوا مفید ہے رطوبت کو سینہ کی اخلاط اُسکے بیروزہ اور میعہ سائلہ ہر ایک دو اوقیہ جو برابر پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کے ہے سوسن کی جڑ سوکھی ہوئی دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ افیون چہارم اوقیہ جو برابر ساڑھے آٹھ ماشہ کے ہے جو چیز انمین سے پینے کے لایق ہے اسکو پیس لین اور میعہ اور بیروزہ کے ذریعہ سے سب کو ملائین اور تھوڑا سا شہد بھی شریک کرین جسکا کف دور کر دیا ہو اور مقدار مناسب اسمین سے بطور لعوق کے چاٹین۔

کھانسی کی ادویہ ایک دواے حلقومی جسکو جالینوس نے لکھا ہے کہ اسی دواے خود جالینوس کھانسی کا علاج کرتا تھا **اخلاط اُسکے** کندر ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ اور دوسرے نسخہ مین چار شقال جو ڈیڑھ تولہ ہوا مرکی ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ اور دوسرے نسخہ مین اسکا وزن بھی چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ ہے زعفران ایک شقال اور دوسرے نسخہ مین اسکا وزن بھی چار شقال ہے عنصل دو شقال جو برابر نو ماشہ کے ہے شراب شیرین تین قسط یعنے ایک سو پانچ تولہ جو تخمیناً ایک چھٹانک سوا سیر کے ہوئی پہلے عنصل کو شراب مین جوش دین اس قدر کہ شراب گاڑھی ہو جاے پھر عنصل کو نکال کر پھینک دین اور سب ادویہ باقی ماندہ کو شراب مذکور مین ڈالین اور استعمال کرین۔

دواے حلقومی جو حکیم بادریطوس کی طرف منسوب ہے جالینوس نے بیان کیا ہی کہ وہ حکیم اسی دواسے علاج کیا کرتا تھا اُس بیمار کا جسکے پھیپھڑے مین قرحہ پڑگیا ہو۔ یہ دوا بہت نافع ہے سنبل قلیطی چار شقال جو برابر ڈیڑھ تولہ کے ہوا حماما آٹھ شقال یعنے تین تولہ ساذج ہندی جسکو تیزپات کہتے ہین چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ سنبل ہندی تین شقال جو برابر ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ کے عنصل دو شقال جسکے پونے تولہ ہوے سلیخہ جسکو تج کہتے ہین آٹھ شقال یعنے تین تولہ دارچینی دس شقال یعنے پونے چار تولہ کندر تین شقال جو ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ہوا مرکی چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ قسط چار شقال جو برابر ڈیڑھ تولہ کے ہوا تیزپات چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ رب السوس تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ عصارۂ ہیبرورج پانچ شقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ مصطگی تین شقال جو ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ہوا زعفران چھ شقال یعنے سوا دو تولہ یہ سب دوائین ملاکر یکجا کرین بعد اسکے مریض کو لیکر ماءالعسل یعنے شہد کے پانی مین جوش دین خواہ شراب شیرین مین اسکو پکائین اور شیرہ یعنے گاڑھا قوام اسکا لیکر اسمین بیس دانہ حب صنوبر کبار جسکو چلغوزہ کہتے ہین پیسکر چھڑکین اور ادویہ مذکورۂ سابق سے بقدر ایک بندقہ کے جو برابر ساڑھے تین ماشہ کے ہے ملاکر چند روز تناول کرین پھر بعد اسی دوا کو دو دن خواہ تین روز تنہا استعمال کرین مراد یہ ہے کہ حب صنوبر کو نہ داخل کرین۔ پھر اسکے بعد وہ ایارج جو ایلوے کے شربت سے تیار کیا جاے اُسکو بوزن ایک ملعقہ کے جو برابر نو ماشہ کے ہے تناول کرین ایک دن پانی کے ہمراہ۔ اور جسکے قصبہ ریہ مین کوئی مرض ہو اسکا علاج اس دواسے ہمراہ شیر مادہ خر کے کرین اور وہ علاج اس طور پر ہے کہ بیمار کو حکم دین کہ اُنثی دواسے

غرغرہ کرین بعد ازان چند روز اسکو چھوڑ دین کہ دوا کچھ نہ کرے اور پھر
اسی کا علاج اسی دوا سے بشرکت ان ادویہ کے جو درد مین سکون پیدا
کرتی ہین کرنا چاہیے۔ پھر اگر سیلان مادہ کا قوت ہوتا ہے اسی دوا مین افیون
اور جند بید ستر ملا کر استعمال کرین۔

دوسرا نسخہ جو ادویہ جالینوس سے ہے جو امراض قصبہ ریہ اور قروح ریہ
یعنی پھیپھڑے کے قرحون کو اور نفث الدم یعنی خون تھوکنا وپیپ تھوکنے
اور اس مادہ کو جو سینہ کی طرف کھنچ کر آیا ہو اور اس مادہ کو جسکا نفث
یعنی تھوک کر نکالنا دشوار ہو فایدہ کرتی ہے اور یہ دوا سب قوی ہے۔
صمغ البطم چار شقال جو ڈیڑھ تولہ ہوا زعفران ڈیڑھ تولہ کندر ڈیڑھ تولہ
مرکی ڈیڑھ تولہ دارچینی ڈیڑھ تولہ حماما تین شقال جو ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ
ہوا حب صنوبر کبار چار شقال جسکے ڈیڑھ تولہ ہوے مٹی چھلی ہوئی پوست
جدا کرکے ڈیڑھ تولہ سنبل شامی جو ایک قسم کا بالچھڑ ہے ڈھائی شقال یعنی گیارہ
ماشہ تج سیاہ ایک شقال جو برابر نو ماشہ کے ہوا کتیرا تین شقال یعنی ایک تولہ
ڈیڑھ ماشہ شامی چھوہارے کا مغز تین شقال جو ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ہوا طین
شاموس کی وہ قسم جسکو کوکب کہتے ہین یہ ایک قسم کی مٹی ہے چار شقال یعنی
ڈیڑھ تولہ میویزہ صاف اور پاکیزہ دو ثلث شقال کا یعنی تین ماشہ قسط
چار شقال جسکے ڈیڑھ تولہ ہوے اور بعضے ایک نسخہ مین ایک شقال بھی
اسکا وزن پایا ہے شہد عمدہ قسم چار طولے یعنی ستتر تولہ اور پانچ
ماشہ اور صمغ البطم کو جوش دین دوہرے برتن مین جب قریب گاڑھے
ہونے کے پہونچے اسمین میویزہ ملا کر پھر جوش دین ایکی مرتبہ اسقدر
غلیظ کرین کہ اگر ایک قطرہ اسمین سے ٹپکایا جاے پھیلنے نہ پاے اب اسکو
سرد کرین اور سرد ہونے کے بعد باقی ادویہ کو پیس کر چھڑکین
اور استعمال کرین۔

یہ گولی زبان کے نیچے رکھی جاتی ہے خشونت قصبۂ ریہ کو اور
انقطاع آواز کو اور تمامی امراض کو جو قصبۂ ریہ مین ہوتے ہین مفید ہے
کتیرا اور گوند ہر واحد تین شقال یعنی ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ مرکی اور کندر
ہر ایک ڈیڑھ شقال یعنی پونے سات ماشہ زعفران ایک شقال یعنی ساڑھے
چار ماشہ مٹی کا عصارہ نصف شقال یعنی سوا دو ماشہ تخم یعنی ایک قسم کی
مچھلی تین قیراط شراب شیرین بقدر کفایت مین گولی بنالین اس
گولی کو جو برابر باقلات یعنی پونے دو ماشہ ہو زبان کے نیچے رکھین اور
بیمار کو اجازت دین کہ جتنی جتنی گھلتی جائے اسکو نگل جایا کرے۔

ریوڑی کھانسی کے مریض کے واسطے۔ تخم کتان بریان اور
گٹی ہوے اور مویز کلان خستہ برآوردہ ہر واحد پینتیس تولہ حب صنوبر
کبار مقشر بریان اور بندق مقشر یعنی ریٹھہ چھیلا ہوا ہر واحد پینتیس تولہ
فلفل سپید دو اوقیہ جو برابر پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کے ہے
زعفران ایک اوقیہ یعنی دو تولہ نو ماشہ اور چھتی شہد قسم عمدہ چار رطل
یعنی تخمیناً ایکسو اکتیس تولہ سب کو کوٹ چھان کر درست کرین اور اسی
اور شہد کو اتنا پکائین کہ غلیظ ہو جاے پھر اسمین سفوف ادویہ مذکورہ
ڈال کر ریوڑیان تیار کرین اور بقدر کفایت مریض کو کھلائین۔

دوا کاہن نامی طبیب کی جو کھانسی کو فائدہ کرتی ہے اُسکو
دوائے نفیس کہنا چاہیے۔ جالینوس نے لکھا ہے کہ وہ حکیم اسی دوا سے
کھانسی کا علاج کرتا تھا اخلاط اسکے افیون دس شقال جسکے پونے چار
تولہ ہوے تخم کاہو بیس شقال یعنی ساڑھے سات تولہ جند بید ستر اٹھارہ
شقال یعنی چھ تولہ اور نو ماشہ سداب بستانی جو خشک ہو گئی ہو چودہ
شقال یعنی سوا پانچ تولہ تخم کتان سولہ شقال یعنی چھ تولہ جاؤشیر
کی جڑین چھتیس شقال جسکے ساڑھے تیرہ تولہ ہوے مرکی چودہ
شقال یعنی سوا پانچ تولہ زعفران سات شقال یعنی دو تولہ ساڑھے
سات ماشہ ان سب کو شہد سے ملا کر تیار کرین اور بقدر باقلا کے جو
برابر پونے دو ماشہ کے ہے کھلائین۔ اور جسکو کھانسی کے ہمراہ تپ
بھی ہو اسے پانی کے ہمراہ دوا کھلائین۔ اور اگر تپ نہو اسکو
شراب کے ساتھ دیجاے اور وقت استعمال کا رات کو
تجویز کرین۔

کھانسی کی گولیان مرکی اور میعہ اور افیون ہر واحد چار شقال
یعنی ڈیڑھ تولہ روغن بلسان اور زعفران ہر ایک دو شقال یعنی
نو ماشہ ہوے سب کو پیس کر بطور معجون کے ملا کر گولیان تیار کرین
اور پھر استعمال کیا جاے۔

ہر قسم کی کھانسی کو مفید ہے اور جو مادہ اندرونی پھوڑون سے بہ کر
آتا ہو اُسے بھی فائدہ کرتی ہے اسکی صفت ابو لوقیوس حکیم نے کی ہے

اخلاط اُسکے سکبینج اور خنطیانا جسکو کچھان بیدکہتے ہیں مرکی دجاد شیر فلفل سپید ہر واحد ایک مثقال یعنے نو ماشہ حب الغار صاف کیا ہوا چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ کتیرا ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ پانی سے گوندھ کر اسکے قرص تیار کریں اور وزن ہر ٹکیہ کا ساڑھے چار ماشہ رہے اور آب باران کے ہمراہ کھلانا چاہئیے۔

دوسری جو اقسام کو کھانسی کے نفع کرتی ہے اور آواز کے انقطاع یعنے بند ہو جانے کو بھی مفید ہے اور نسخہ اسکا یہ ہے کہ خشخاش کی بونڈیان چھلکے سمیت ڈیڑھ سو عدد اور کرفس کوہی پسی ہوئی تین رطل جو برابر ایک سو ایک تولہ کے ہے اور سبق صاف اور پاکیزہ اور ریوند چینی اور گل سرخ سوکھا ہوا اور بیخ سوسن اور گلنار ہر ایک تین اوقیہ جو برابر آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ کے ہے اور دار چینی بوزن دو درہم یعنے سات ماشہ اور بالچھڑ ڈیڑھ درہم جسکے سوا پانچ ماشہ ہوے ان سب دواؤن کو ریزہ ریزہ کرین اور آب باران مین جو بوزن ایک سو چھتر تولہ ہو بھگوئین اور بھگا رہنے دین تین دن بعد اسکے نرم نرم آنچ پر اسکو پکائین تا اینکہ تہائی پانی رہجاے پھر نچوڑ کر صاف کرین اور پھوک کو پھینک دین پھر گوندا اور کتیرا ہر ایک بوزن ایک رطل یعنے چونتیس تولہ اور زعفران اور مصطگی ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ملا کر سب کو پیسین جب خوب خشک پس چکین اُسکے بعد پھر اسی پانی کو جو ابھی تیار ہوا ہے پسی ہوئی ادویہ مین ڈالتے جائین اور دوا کو پیستے رہین اور پھر پانی ڈالین اور پھر پیسین تا اینکہ سارا پانی جذب ہو جاے اور اُسکے بعد میں رطل سفنج یعنے آدھ پاؤ اور دس سیر پختہ میفختج ڈال کر نرم نرم آنچ سے اس قدر پکائین کہ بستہ ہو جاے اور شیشہ کے برتن مین اُٹھا رکھین اور ہر قسم کی کھانسی کا اس سے علاج کرین۔

لعوق صنوبر کا یہ ایسا لعوق ہے کہ جسکو شدید کھانسی آتی ہو انھین فائدہ کرتا ہے یہانتک کہ اگر کھانسی مین بجاے بلغم کے پیپ یا دوسری طرح کے فضلات برآمد ہوتے ہون جب بھی یہ لعوق مفید ہوتا ہے۔ تخم کتان بریان اور بادام شیرین چھلا ہوا اور حب صنوبر اور گوندا اور کتیرا ہر ایک چار اوقیہ جسکے سوا گیارہ تولہ ہوے تمر میرون جو چھوہارے کی ایک قسم ہے دس عدد دواؤن کو مع چھوہارے کے کوٹین اور کوٹنے کے بعد ا سیر شہد اور مسکہ بقدر کفایت ڈالین پھر اسکو ایسا پیسین کہ مثل شہد کے نرم اور گاڑھا ہو جاے مقدار شربت اسکی بقدر ایک عفصہ کے ہے بطور پابندی کے صبح و شام تناول کرین۔

یہ لعوق علک الانباط ملا کر بنتا ہے خشونت حلق اور انقطاع آواز اور خون تھوکنے خواہ بلغم اور پیپ تھوکنے سے فائدہ کرتا ہے اور یہ دہ ہاے مجاری حلق کے تفتیح کرتا ہے **اخلاط اُسکے** تخم کتان بریان اور مویز کلان مقشر اور آردہ ہر واحد ایک رطل جو برابر ہونے چونتیس تولہ کے ہے حب صنوبر اور بادام شیرین مقشر ہر واحد چھ اوقیہ جسکے سولہ تولہ اور ساڑھے دس ماشہ ہوے ایرسا یعنے بیخ سوسن بریان اور علک الانباط اور ریشہ ہاے سوسن یعنے ملٹھی کے ریشے اور گوند ہر واحد چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ اور میتھی جوش دی ہوئی اور کتیرا ہر واحد چار اوقیہ جسکے سوا گیارہ تولہ ہوے اور فلفل سپید اور جرجیر یعنے بالون پسی ہوئی اور چینی پسی ہوئی اور زراوند اور نشاستہ گندم اور اجوائن اور حرف یعنے سرسون اور ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ چھ رتی مرکی اور زعفران اور لبان ہر واحد نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ سوا پانچ ماشہ ان سب کو کوٹ کر اور اچھی طرح سے پیسکر شہد اور رطلا مین جو ایک قسم کی شراب ہے گوندھ کر تیار کرین اور صبح کو اسے چاٹنا چاہیے برابر ایک عفصہ کے اور شام کو اسی قدر اور جب سونے لگے اپنی زبان کے نیچے اسکو رکھ لیا کرین۔

یہ دوا کھانسی اور شدت سے جو خشکی سینہ مین ہو اسکو فائدہ کرتی ہے بادام شیرین اور بادام تلخ اور مرکی اور تخم کتان بریان اور حب صنوبر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ انیسون اور کتیرا اور گوند ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ ملٹھی خواہ اسکی جڑ دن کا نچوڑا ہوا پانی ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ شکر اور قند ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ کوٹ کر اور پیس کر آب رازیانہ تر مین ملائین اور پھر گولیان بنائین اور زبان کے نیچے بروقت سونے کے ایک خواہ دو گولیان رکھین۔

لعوق کھانسی کے واسطے اگر وہ کھانسی کیموس بارد مزاج سے بالزوجت پیدا ہوئی ہو **اخلاط اُسکے** دار چینی تخم رازیانہ ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سعد سائکہ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ

ماشہ پستہ اور بادام مغز ہر واحد دس درہم جسکے دو تولہ گیارہ ماشہ
ہوے کندرا اور گوندا اور علک بطم ہر واحد پانچ درہم جسکے ایکتولہ ساڑھے
پانچ ماشہ ہوے کشمش یعنے چھوٹا انگور بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس
ماشہ غاریقون پانچ درہم یعنے ایک تولہ اور ساڑھے پانچ ماشہ میعہ کو
شہد مین بھگوئین اور کندرا اور گوند کو سفنج مین اور باقی ادویہ کو
اچھی طرح کوٹ کر میعہ کے شیرہ مین لت کرین مقدار شربت اسکی ایک
درہم کی ہے۔

نفث الدم یعنے خون تھوکنے کی بیماری کے واسطے ایک قرص ہے
جسکو ایک طبیب باشندگان ناموس نے جمع کیا ہے یہ قرص بیماران نفث الدم
کو فائدہ کرتا ہے اور اُن لوگون کو جنکے پھیپھڑے مین قرحہ پڑگیا ہو اور
جنکے سینہ مین پیپ اور مدہ فراہم ہوگیا ہو اور ان بیمارون کو جنکے
سینہ وغیرہ مین مدہ کھنچ کر رک گیا ہو **اخلاط اُسکے** بزر البنج سپید اور پوست
بیخ مہر ہر ایک پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ کندر تر اور
میعہ جسکو سلارس کہتے مین اور افیون اور انفحہ جسکو چیتہ خواہ پنیر مایہ
کہتے مین مگر یہ انفحہ کا ذکوہ کا ہو جسکو بارہ سنگھا بھی کہتے مین ہر ایک
دس مثقال یعنے پونے چار تولہ مصطگی بیس مثقال جسکے ساڑھے سات
تولہ ہوے کہربا اور بیخ سوسن اور زعفران ہر ایک تیس مثقال جسکے
سو گیارہ تولہ ہوے اسپغول چنتالیس مثقال یعنے سواسترہ تولہ
آب شیرین تین قسط جسکے ایک سو پانچ تولہ ہوے سب کو ملاکر قرص
تیار کرین اور استعمال کرین۔

قرص کا دوسرا نسخہ جسکا نام قرص فلفلی رکھا گیا ہے اور بیماران نفث الدم
کو اور جنکو خلفہ کا مرض ہو کہ اوسنے کچھ کھایا اور فوراً پاخانہ کی طرف سے گر گیا اُنکو
اور جنکی آنتون مین قروح پڑ گئے ہون اُنکو اور جس شخص کے معدہ کی طرف
کوئی مادہ کھنچ کر آتا ہو اسکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** انار کے عرق کا
گاڑھا کیا ہوا شیرہ اور شوک مصری جسکو ہندی مین کیکر کہتے ہین اور
انار صحرائی اور عصارہ لحیۃ التیس اور عصارہ اقاقیا ہر واحد چھ مثقال
یعنے سوا دو تولہ رسوت اور ریوند اور افیون ہر ایک چار مثقال یعنے
ڈیڑھ تولہ مرکی دو مثقال یعنے جسکے نو ماشہ ہوے بہ نرمی اسکو کوٹین اور
گوندھنے کے بعد ایسے پانی مین ملائین جس مین حب الآس کو جوش دیا ہو خواہ

آب سرد سے ملاکر استعمال کرین۔

معجون جو حکیم ارسطوماخس کی طرف منسوب ہے یہ ایک دوائے عجیب ہے
بیماران سرفہ کو اور جسکے پھیپھڑے مین قرحہ ہو اُسکو اور جسکے سینہ مین مدہ
فراہم ہو اور جو سوختگی یا شگاف عضل مین حادث ہو اُسکو اور معدہ سے
طعام کے نکل آنے کو یعنے طعام معدہ مین نہ ٹھہر سکے اُسکو اور سیفہ اور خلفہ
اور آنتون کے قروح کو اور مثانہ کے امراض اور اختناق رحم کو اور اُن
تپون کو جو باری سے آتی ہون اگر قبل نوبت کے اسکو گھنٹہ بھر پہلے
کھلائین اور مزاج کی رداءت اور زبون حالی کسی قسم کی ہو اور لاغری
بدن کو اور ادویہ قتالہ کے ضرر سے اور ہوام یعنے حشرات الارض کے
کاٹنے اور ڈسنے سے فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** دارچینی اور قسط اور
بیرزہ اور جند بیدستر اور افیون اور سیاہ مرچ اور دار فلفل جسکو پیپل
کہتے ہین اور میعہ جسکو سلارس کہتے ہین ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ
نو ماشہ اور چھ رتی شہد ایک سو قسط یعنے پینتیس تولہ دواؤن کو کوٹ چھانکے
الگ رکھین اور بیرزہ کو شہد مین گھلائین آگ پر چڑھا کرکے اُسکو
چھانین بعد ازان سفوف ادویہ اُسپر ڈالین اور اچھی طرح ملاکر کانچ
خواہ چاندی کے برتن مین اُٹھا رکھین اور بقدر ایک باقلا کے جو
برابر پونے دو ماشہ کے ہے اُسکی خوراک ہے ماء العسل کے ہمراہ
اور ماء العسل مین تین قطرہ روغن کنجد سیاہ ٹپکائین۔

شراب کا نسخہ جو حکیم حارثیفلانس کی طرف منسوب ہے سانس کی دشواری
سے آنے کو فائدہ کرتی ہے اور یہ دوائے منجح یعنے بکار آمد ہے مویز کلان
دانہ بر آوردہ ایک سو نافن جو برابر پونے نو تولے کے ہے اور یہ مویز اس
نسخہ کا ایک جزو واحد ہوا اور میتھی دھوئی ہوئی ہموزن مویز اور آب
باران ایک قسط یعنے پینتیس تولہ سب کو جوش دین اسقدر کہ تھوڑا ہو جاے
اور پانی اسکا صاف کرکے چھان لین اور بحفاظت رکھ چھوڑین اور خندہ بار
پے در پے اسکو پیا کرین مگر بعد از آنکہ اُسکو مس لیا کرین۔

دوا جو نفث الدم کو مفید ہے اور پیپ کے تھوکنے کو بھی فائدہ
کرتی ہے اور جو فضول کہ سینہ سے کھنچکر آئے ہون بنگ سپید کے بیج اور
پوست بیخ مہر اور رطلا نام شراب سے جو قسم عمدہ ہو اور لبان سپید اور
لبنی اور افیون اور حب صنوبر اور حب الآس ہر واحد بوزن دس درہم یعنے

دو تولہ گیارہ ماشہ مصطگی اور کہربا اور اسپغول جسکو سفیوس کہتے ہین ہر ایک تیس درہم جسکے پونے نو تولہ ہوے پہلے اسپغول کو ایک رات گرم پانی مین بھگوئین بعد اُسکے اسکا لعاب نچوڑ لیین اور باقی سب ادویہ کو پیسین اور خوب پیسنے کے بعد ایک دوا کو دوسری دوا سے ملائین اور ایک ذات ہوجانے کے بعد قرص تیار کرین ہر ایک قرص کا وزن نصف درہم کا ہونا چاہیے یعنے پونے دو ماشہ کا اور بروقت خواب کے ایک قرص تناول کیا جاے آب سرد کے ہمراہ۔

یہ دوا نفث الدم کو مفید ہے افیون ایک درہم دارچینی ایک درہم یعنے ساڑھے تین تین ماشہ جند بیدستر ایک درہم فلفل اور دار فلفل اور مرکی سب کا وزن ایک درہم کا ہے زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ کہربا نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ گلنار اور صمغ عربی اور انیسون ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ دواؤن کو پیس کر عصارۂ بار تنگ مین جو بڑی قسم کی ہوتی ہے قرص تیار کرین ہر ایک قرص پونے دو ماشہ کا ہونا چاہیے اور سایہ مین خشک کرین اور نیم گرم پانی کے ہمراہ قرص کو استعمال کرین۔

قرص کا دوسرا نسخہ کہربا اور بسد یعنے مونگا ہر ایک تین درہم جسکے ساڑھے دس ماشہ ہوے اقاقیا اور عصارہ لحیۃ التیس ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ گلنار سات ماشہ تخم خرفہ سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی تخم خشخاش سپید اور سیاہ او گلسرخ اور طباشیر ہر واحد دو درہم یعنے سات ماشہ شاخ گوزن سوختہ ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ ریوند ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ گھونگھا جلا ہوا دو درہم اور طین یعنے مٹی چار درہم جسکے ایک تولہ دو ماشہ ہوے مقدار ایک مثقال کے قرص بنا کر استعمال کرین۔

دوسرا قرص نفث الدم کا قشور کندر اور کندر ہر واحد پانچ درہم یخ اذخر یعنے گندھیس کی جڑ سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی ریوند اور مصطگی ہر واحد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زیرہ کرمانی زرد اور خشخاش اور فودنج کوہی پانچ درہم مرکی اور زعفران ہر واحد سات درہم یعنے دو تولہ اور چار رتی قنقدیس یعنے پھٹکری اور بالچھڑ اور جند بیدستر اور عصارہ لحیۃ التیس اور اقاقیا ہر واحد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سب کو کوٹ کر مطبوخ مازو مین بوزن ایک مثقال کے قرص تیار کرین۔

خون کا بستہ ہونا سینے مین اسکے واسطے یہ دوا مفید ہے اخلاط اُسکے سیٹھی کا آٹا سات ماشہ ریوند ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مرکی آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ انیسون اور گل سرخ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ مٹی کی رگین اور مرج سیاہ اور نمک ہر ایک ساڑھے تین ماشہ کوٹ پیسکر ٹھنڈھا پانی ملا کر قرص بنائین وزن ہر قرص کا ساڑھے تین ماشہ ہے اور سایہ مین خشک کرین اور بیخ رازیانہ اور بیخ کرفس کو پانی مین جوش دیکر بوزن ایک سکرجہ جو برابر ایک تولہ سوا چار ماشہ کے ہے اس پانی کو لیکر قرص اسمین بھگو کر پیسین اور پی جائین یہ دوا بہت اچھی ہے کہ خون بستہ کو پگھلا دیتی ہے اور اُسکو سینہ سے باہر نکال دیتی ہے اور جس جگہ خون جم گیا ہو اس جگہ کو صاف کردیتی ہے۔

سل اور قروح ریہ یعنے پھیپھڑے مین جو قرحہ پڑجاے اسکی دوا یہ ہے سینے کے اور پھیپھڑے کے قروح کو فائدہ کرتی ہے اور ان زخمو نکو گوشت پیدا کرکے درست کردیتی ہے اور زخمون کو اچھا کردیتی ہے اخلاط اُسکے گلنار اور گل سرخ سوکھا ہوا ہر واحد چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ دم الاخوین اور نشاستہ گندم اور لبان ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ گوند ببول اور کتیرا اور مصطگی ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ اقاقیا اور زعفران ہر ایک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ مرکی اور کہربا ہر ایک ساڑھے تین ماشہ نارکیو پانچ درہم یعنے ایکتولہ ساڑھے پانچ ماشہ دواؤن کو کوٹ کر بہی کے رب اور حب الآس مین گوندھ کر قرص بنائین ہر ایک قرص ساڑھے چار ماشہ کا ہو اور سایہ مین خشک کرین اور استعمال کرین۔

قلب اور ادویہ قلبیہ کا بیان جو معجون کہ اسمین حرمل یعنے ہیند پڑتی ہو اُسکا نسخہ یہ ہے حرمل اور کلونجی اور کافور اور جند بیدستر اور بزر البنج یعنے اجواین اور زرا وند اور سعد جسکو ناگرموتھا کہتے ہین اور فاشرا جسکو ہزار چشان کہتے ہین اور فاشرستین اور عاقرقرحا اور فلفل اور صعتر اور حنظل اور سنبل یعنے بالچھڑ اور تخم کرفس اور تخم سداب اور کرویا اور افیون زعفران اور جوزبوا اور ریج اور قسط ہر واحد نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ شہد بقدر حاجت مقدار شربت اسکی قوی آدمیون کے

واسطے ساڑھے تین ماشہ اور کمزور آدمیون کے واسطے پونے دو ماشہ۔

دوسری دوا مفید ہی واسطے خفقان اور ڈرنے اور مرگی کے بالچھڑ اور چینی زرنباد جسکو نرکچور کہتے ہین اور درونج ہر ایک دو درہم یعنے ساتھ ماشہ سوسے کے بیج ڈیڑھ درہم جسکے سوا پانچ ماشہ ہوئے دوا ؤن کو کوٹ کر ملادین اور ڈیڑھ درہم یہ سفوف یعنے دو تولہ نو ماشہ چھاتی شراب کے ہمراہ استعمال کرین کبھی اسمین گاؤزبان اور سکبینج اور جاؤشیر ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اور شکر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ بھی پڑتی ہے اور ہر مہینے مین تین دن پے درپے استعمال کیجاتی ہے۔

چھٹا مقالہ جوف اسفل کی بیماریونکی دوا یعنے سینہ سے نیچے پیٹ کے جو بیماریان ہین اُنکی دوا ضعف معدہ کو یہ روغن فائدہ کرتا ہے اور استرخاء معدہ کو بھی مفید ہی **اخلاط اُسکے** مصطگی اور ایلوہ اور عصارۂ افسنتین اور انیسون اور روغن ناردین یا روغن بہی بقدر کفایت سب کو ملا کر کسی اون کے نرم پارچہ مین لگا کر معدہ کو اس سے تدہین کرین اور جب منظور رہو کہ اس دوا مین کسی قدر حرارت اور بڑھ جاے علاذن ایک جزو اور میعہ دو جز اضافہ کرین اور اگر منظور ہو کہ اسکو قابض اور مقوی معدہ کر دین تو پھر اسمین عصارہ انگور خام یا عصارۂ ہیوفا قسطید اس کو بڑھائین۔

یہ دوا ضعف معدہ اور بدہضمی کو نفع کرتی ہے۔ ہلیلہ کابلی کو بہی کے پانی مین جوش دین اور چار درہم ہلیلہ یعنے بہیڑہ کو اور آملہ اور زیرہ کو سرکہ مین بھگو کر اور سعد کوفی اور مصطگی ہر واحد دو درہم یعنے سات ماشہ کو اور انیسون اور تخم کرفس سرکہ مین بھگوے ہوے کو کہ ہر ایک کا وزن ایک درہم ہو اور عود اور مشک ہر واحد ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ اور پودینہ تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ فطراسالیون ڈیڑھ درہم یعنے سوا ماشہ گل سرخ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ دانہ انار آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ سماق چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ ترفہ جسکو کچ کہتے ہین اور قشور کندر اور سنبل الطیب ہر واحد ایک درہم۔

لخلخہ مقوی معدہ ایلوے کا زلال اور گلاب اور سیب کا نچوڑا ہوا پانی اور بہی کا پانی اور بید سادہ کا پانی ہر واحد ایک حصہ صندل سپید اور صندل سرخ اور گلسرخ اور زعفران اور کافور اور لادن اور گلنار اور رامک اور عود اور مشک ہر واحد نصف حصہ سب کو ملا کر لخلخہ تیار کرین۔

ضماد ورم صلب معدہ کا افسنتین اور سنبل الطیب اور تج ہر واحد آٹھ درہم یعنے سوا دو تولہ ایلوا اور میعہ یعنے سلارس ہر واحد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ اور عود البلسان اور بیج اُسکے اور مرکی ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مصطگی دو درہم یعنے سات ماشہ روغن ناردین بقدر حاجت۔

ممعودین کی دوا یعنے جو لوگ کہ ضعف معدہ خواہ اور قسم کے فساد معدہ مین مبتلا ہون اُنکی دوا مین سے ایارج ہی جو حکیم فلاذس یا حکیم الطیاتس کی طرف منسوب ہے کہ یہ ایارج ممعودین کو نفع کرتا ہی **اخلاط اُسکے** ایلوہ چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ مصطگی دو مثقال یعنے نو ماشہ اسارون نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ اور سات رتی گلسرخ خشکیدہ اور شگوفہ اذخر جسکو مجیٹھ کہتے ہین اور تج ہر واحد نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی اس ایارج کا سفوف سوکھا ہوا استعمال کرین۔

یہ قرص ہے جسکو قرص امارونس کہتے ہین معدہ کے اولٹ پلٹ کو جو ایلادس کے قریب پہونچے اور ہر ایک قسم کا نفخ جو معدہ مین ہو اور ہر طرح کا التہاب جو معدہ کا ہو اسکو فائدہ کرتا ہی اور جو شخص کھانا کھانیکے بعد مسلسل غذا کو قے کر دے اُسکی اصلاح کرتا ہی اور امراض باطنی کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** تخم کرفس چھ مثقال یعنے سوا تولہ انیسون چھ مثقال جسکے سوا دو تولہ ہوے افسنتین چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ اور بعض نسخون مین مصطگی بھی ڈیڑھ تولہ لکھی ہے فلفل نو ماشہ مرکی نو ماشہ دارچینی سوا دو تولہ افیون دو مثقال یعنے جسکے نو ماشہ ہوے پانی مین گوندھ کر چند بید ستر نو ماشہ قرص بنائین اور استعمال کرین مقدار شربت میانہ اسکی ساڑھے چار ماشہ کی ہے بیماران معدہ کے واسطے پانی ملی ہوئی شراب کے ہمراہ۔

ایارج جو حکیم ماسیون کی طرف منسوب ہے معدہ کے تقلب یعنے الٹ پلٹ کو فائدہ کرتا ہے اور اُس شخص کو مفید ہے جو اپنے معدہ مین التہاب یعنے سوزش پاتا ہو اور ہر قسم کے نفخ کو دور کر دیتا ہی اور جس شخص کو استمراء یعنے ہضم کامل دیر مین ہوتا ہو اُسکو فائدہ کرتی ہی رحم کی بیماریونکو بھی مفید ہے پیشاب کا ادرار کرتا ہے اور یہ عجیب دوا ہے ان لوگون کے واسطے جو امراض جگر مین گرفتار ہون اور جس شخص کے معدہ مین درد ہوتا ہو اور

چپ

خون حیض کو نیچے اتارتا ہے **اخلاط اُسکے** ایلوہ ہو مثقال جسکے ساڑھے
سینتیس تولہ ہوئے مصطگی ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ چھ رتی زعفران
بھی اسیقدر سنبل الطیب دارچینی حب بلسان اسارون ہر واحد ایک اوقیہ
کوٹ چھان کر خشک سفوف اُتار کھیں اور اس طرح پر استعمال کرین کہ جس شخص
کو ہضم کامل دیر مین ہوتا ہو اُسکو ساڑھے چار ماشہ آب سرد کے ہمراہ اور
جسکو کڑوی قے مرہ صفرہ کی ہوتی ہو اُسکو سوا دو ماشہ اور جسکے معدہ پر
کوئی مادہ ریزش ہوتا ہو اُسکو سوا دو ماشہ اور جس شخص کے بعض اعضاے
اندرونی مین ورم ہو اُسکو نفع کرتا ہے اگر ماء العسل کے ہمراہ پلایا جاے
اور جس شخص کو ادرار بول کی حاجت ہو یا خون حیض کے نیچے اُتارنے
کی حاجت ہو اُسکو رازیانہ کے ہمراہ پینا چاہیئے اس طرح پر کہ رازیانہ کو
کوٹ کے جوش دین اور صاف کر لین۔

ضماد جو حکیم بولواہیس کی طرف منسوب ہے تمام امراض باطنی کو فائدہ
کرتا ہے سعد کوفی جسکو ناگر موتھا کہتے ہین قردمانا دقاق کندر ہر واحد ایکمین
جو برابر سوا باون تولہ کے ہے صمغ البطم ڈیڑھ من روغن حنا بقدر کفایت
اور کبھی اس مین مقل یہودی ایک من بڑھائی جاتی ہے۔

دوا جسکو دید ابوسا کہتے ہین فساد مزاج اور معدہ مین پانی کی رطوبت
جمع ہونے اور شکم کے نرم ہونے کو حبس سے پتلا پاخانہ ہو فائدہ کرتی ہے **اخلاط
اُسکے** ایرسا یعنے سوسن کی جڑ جو بیس درہم یعنے ساڑھے تین تولہ فلفل
پانچ تولہ دس ماشہ زنجبیل اور انجدان ہر واحد سوا تین تولہ انیسون
اور مصطگی اور تخم رازیانہ ہر ایک چار درہم جسکے ایک تولہ دو ماشہ ہوے
اجوائن اور تخم کرفس ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ دواؤن کو کوٹ کر
شہد ملا کر تیار کرین اور چنے کے برابر پانی کے ہمراہ تناول کرین۔

جوارش کرویا درد معدہ کو فائدہ کرتی ہے اور جو سدہ معدہ مین ہو یا
جگر مین اُسکو مفید ہے اور کمی ہضم غذا کو فائدہ کرتی ہے کرویا یعنے شاہ زیرہ اور اجوائن
اور تخم کرفس زنجبیل سوپرختہ بآوردہ اور سیسالیوس اور تخم گندر ہر واحد
تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ بادام تلخ صاف کیا ہوا دونون چھلکے سے
چھ درہم یعنے پونے دو تولہ کوٹ کر شہد سے ملا کر تیار کرین مقدار شربت
ایک بندقہ ہے جو برابر ساڑھے تین ماشہ کے ہے نیم گرم پانی کے ہمراہ۔

جوارش خولنجان شدت برودت جگر کو مفید ہے اور طعام کو ہضم کر دیتی ہے
اور ریاح کو مٹا دیتی ہے اور معدہ کو خوشبو کرتی ہے۔ خولنجان اور
قرفہ یعنے تج کی عمدہ قسم اور فلفل سپید ہر واحد دو درہم الائچی خرد اور
دارچینی اور نارمشک ہر واحد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ دار فلفل
چھ درہم یعنے اکیس ماشہ زنجبیل آٹھ درہم یعنے سوا دو تولہ تخم کرفس
اور انیسون اور کرویا اور طالیسفر ہر واحد ایک درہم قند سپید اور
شکر سہ چند وزن ادویہ سب کو اچھی طرح کوٹ کر ملا دین اور مقدار
شربت اسکی سات ماشہ کی ہے۔

شہوت یعنے اشتہا کے ادویہ۔ یہ دوا مٹی کھانے کی خواہش کو قطع
کر دیتی ہے **اخلاط اُسکے** ایارج چھ درہم جسکے اکیس ماشہ ہوے
ہلیلہ سیاہ اور بہیڑہ اور آملہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ
جوز گندم پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ شہد کف گرفتہ سے
معجون بنائین اور تین درہم کی مقدار شربت ہے ایسے جوشاندہ کے
ہمراہ جسمین مصطگی اور انیسون اور پودینہ کو جوش دیا ہو اور خبث الحدید
کو جو مطبوخ ہو یعنے جوش دیا ہوا ہو اور خام نہو۔

قے اور متلی کی دوا یہ شراب بلغمی قے کو قطع کر دیتی ہے **اخلاط اُسکے**
زیرہ کرمانی چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ مصطگی تین درہم جسکے ساڑھے دس
ماشہ ہوئے انار دانہ بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ پودینہ اور خام جو ایک قسم
پودینہ کی ہے پانچ پانچ گڈیان سب کو چار رطل پانی مین جو تخمیناً سوا پاؤ کم
دو سیر ہوا جوش دین تاکہ چہارم باقی رہ جاے پھر صاف کر کے اُسپر
ایک درہم مشک ڈالین اور صبح و شام اسمین سے تناول کرین۔

ہچکی کی دوا یہ دوا ہچکی کے واسطے عجیب الاثر ہے اور قوی بھی ہے
اخلاط اُسکے نبیذ طیب ریحانی آٹھ رطل جسکے ڈیڑھ پاؤ تین سیر پختہ ہوے
شہد کف گرفتہ دو رطل یعنے آدھ پاؤ کم سیر ان دونون کو اس قدر جوش
دین کہ چھٹا حصہ جلجاے بعد ازان آگ پر سے اُتار لین اور اسمین قسط
اور مصطگی ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ ہوے افسنتین
سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی اذخر اور سنبل الطیب اور ایلوہ اور
تیزپات اور گل سرخ اور غاریقون اور زعفران ہر ایک دو درہم
یعنے سات ماشہ اور اسارون اور عود ہندی اور تج ہر واحد چار درہم
یعنے ایکتولہ دو ماشہ سکرچہ مکین مقدار شربت اسکی ایک ملعقہ یعنے نو ماشہ کی ہے۔

کبد یعنے جگر کی بیماریونکی دوا اور ورام جگر کے واسطے یہ مرہم ہے ۔ مورد اسفرم نفع کرتا ہے اس ورم کو جو وثی یعنے ہڈی کے ہلجانے اور اپنی جگہ سے ہٹ جانے کو فائدہ کرتا ہے یا اور قسم کے ورم کو **اخلاط اُسکے** مورد اسفرم چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ عود ہندی اور زعفران حب الغار جراتیہ مرکی اور کیۃ جسکو پیلجوش کہتے ہین ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ موم چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ سب دواؤنکو کوٹ پیس کر جمع کرے اور موم کو بقدر مناسب پگھلا کر روغن سوسن اور روغن رازقی تین درہم ملاکر مرہم تیار کرین ۔

صلابت جگر یہ معجون جو بھیڑئے کے جگر سے بنائی جاتی ہے درد ہائے جگر اور تلی اور معدہ کے درد کو اور ان اعضا کے ریاح اور ذوسنطاریا جو دستون کی ایک بیماری ہے اُسکو اور پرانی کھانسی کو فائدہ کرتی ہے اور جن لوگون کو خونی قے ہوتی ہے اُسکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** زعفران مرکی افیون جند بیدستر بزرالبنج جسکو اجوائن کہتے ہین اور قسط اور قرفہ مانا خشخاش اور سنبل الطیب اور غافث اور بھیڑئے کا جگر اور بکری کا داہنا سینگ جلا ہوا سب دوائین ہموزن لیکر جو قابل کوٹنے کے ہون اُسے کوٹین اور پگھلانی والی چیزون کو پگھلائین شراب ملاکر اور شہد کف گرفتہ ڈالکر معجون درست کرین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین برابر ایک چنے کے مقدار شربت ہے ہمراہ ان پینے والی چیزون کے جو مناسب ہون ۔

سوء مزاج یعنے جگر کی خرابی مزاج کے واسطے روغن ماذریون کا **اخلاط اُسکے** ماذریون دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ لیکر ایک رطل پانی مین جو برابر پونے چونتیس تولہ کے ہوگا ایک شبانہ روز بھگوئین پھر اُسکو کسی دیگچی مین رکھکر [illegible] ماشہ ریوند سوا پانچ ماشہ شگوفہ اذخر ساڑھے تین ماشہ زعفران سوا پانچ ماشہ نرم آنچ سے جوش دین جب آدھا پانی رہجائے آگ پر سے اتار لین پھر اُسکو چھانکر دیگچی مین رکھین اور اُسپر چار رطل روغن بادام شیرین جو تخمیناً ایکسو اکتیس تولہ ہوا ڈالکر جوش دین کہ پانی جل جائے اور روغن باقی رہے اور دوائین کٹی ہوئی اور چھنی ہوئی اس روغن مین ملائین وہ دوائین یہ ہین ۔ ہلیلہ زرد اور بہیڑہ اور آملہ ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ قسط ہندی تین درہم جسکے پونے نو تولہ

ہوے آلوے بخارا تیس عدد عناب تیس دانہ املتاس کا مغز ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ مویز کلان نصف رطل سب دواؤن کو سوا املتاس کے یکجا کرکے ایک دیگ مین چھوڑ دین اور اُسپر دس رطل پانی ڈالکر اسقدر جوش دین کہ تہائی پانی باقی رہجائے اس پانی کو املتاس پر چھوڑین صاف کرکے پھر املتاس کو اس پانی مین ملین اور صاف کرکے اُسپر ایکمن قند سپید جو برابر سوا باون تولہ کے ہے ڈالین اور جوش دین کہ اُسکا قوام گاڑھا مثل شہد کے ہوجائے پھر اُسپر روغن بادام نصف رطل ڈالکر اسقدر جوش دین کہ پانی جلجائے اور روغن باقی رہے اور پھر ادویہ سائیدہ کو ملاکر جوش دین کہ بستہ ہوجائے اور آگ پر سے اُتار کر کانچ کے برتن مین رکھ چھوڑین مقدار شربت اسکی چھ درہم یعنے پونے دو تولہ کی ہے ۔

سفوف ابتداے استسقاے مائی کے واسطے اسکا استعمال شیر مادہ شتر خواہ ماء الجبن کے ساتھ کیا جاتا ہے **اخلاط اُسکے** عصارہ غافث ڈیڑھ درہم جسکے سوا پانچ ماشہ ہوے لک یعنے لاکھ دو درہم جسکے سات ماشہ ہوے ریوند ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ شگوفہ اذخر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ زعفران ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ تخم کشوث ایک درہم تخم خیار تخم خرفہ ہر واحد ایک درہم سقمونیا ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مقدار شربت ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کی ہے ۔

طحال یعنے تلی کی بیماریون کے واسطے تریاقی دوائین اور خاص ادویہ جو مرض طحال کے واسطے مقرر ہین ۔ از آنجملہ ایک دوا بہت بکار آمد ہے جو بنام دبقی مشہور ہے **اخلاط اُسکے** دبق بلوط یعنے بلوط کا لسدار اور چپکتا ہوا شیرہ دو رطل جو برابر ساڑھے سڑسٹھ تولہ کے ہے اور چونا ایک رطل یعنے تخمیناً چونتیس تولہ دبق کو مٹی کے برتن مین رکھکر کوئلے کی چنگاریون پر رکھین کہ پگھل جائے اور گیلا ہوجاے چونہ پسا ہوا اُسپر چھڑکین اور خوب ملائین اور گرما گرم بھیڑئے کی کھال پر اسکو طلا کرین اور رکھ چھوڑین ۔ جب اسکا استعمال کرنا منظور ہو مریض کو حمام مین داخل کرین اسی جگہ اسکا پھایا مریض کے شکم پر لگادین اور پھر اس پھایے کو نہ چھڑائین تا اینکہ خود چھوٹ کر گر پڑے اور جس قدر پیٹ کی سوجن گھٹتی جائے اور ورم استسقا گھٹتا جائے اس پھایے کو اسیقدر کترتے رہین اور مقراض سے کاٹ کاٹ کر تنگ کردیا کرین ۔

دوائے دیگر جسکا اثر بیماران طحال پر اُسی روز ظاہر ہوجاتا ہے جس دن استعمال کی جائے اور مناسب ہے کہ اس دوا کے استعمال سے پہلے تین روز اس مریض کی تدبیر مناسب کر لیجائے یعنے دوا اور غذا جو اسکے حال کے مناسب ہو تین روز پہلے کرکے پھر اس دوا کا استعمال کرین **اخلاط اُسکے** مرکی تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ اور سوا پانچ ماشہ دقاق کندر کا برادہ جو جھڑ جاتا ہے آٹھ تولہ اور سوا پانچ ماشہ فرفل اسکندرانی جو رائی کی ایک قسم عمدہ ہے اور قردمانا ہر واحد دو دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ سرکہ عنصل بقدر کفایت رائی اور قردمانا کو کوٹین اور چھانین اور دقاق کندر اور مرکی کو پیسین اور سوکھی دوا جو پہلے سے چھنی ہوئی رکھی ہے اسکو اُسپر چھڑکین اور خوب ملانے کے بعد بذریعہ سرکہ کے مثل مرہم کے بنالین اور زمانہ اس دوا کا پھاہا وغیرہ دو گھنٹہ کے زمانہ سے لیکر نو گھنٹہ تک رکھنے کا ہے جسقدر برداشت اور تحمل یا جسقدر کمی اور زیادتی ورم کی ہو - بعد رکھنے دوا کے زمانہ مذکورہ تک پھر مریض کو حمام مین داخل کرنا چاہیئے اور یہ ضماد اُسکے طحال پر لگا ہوا ہو جب حمام مین ٹھہرنے سے اُسکے جوڑ بند ڈھیلے ہونے لگین اور پسینا بھی آجائے - اب اسکو آبزن مین بٹھانا چاہیئے اور آبزن کرانے سے پہلے اُسکو سمجھا دیجئے کہ دیر تک آبزن مین ٹھہرنا ہوگا اور جسقدر پانی طحال مین بھر گیا ہے سب نکل جائے - غشی کے روکنے کی تدبیر یہ ہے کہ مریض کی ناک مین سرکہ اور جنگلی پودینہ لیجائین کہ اسکو سونگھے اور جن پٹیون سے ضماد کی بندش کی ہے اُنکو کھول ڈالین اور تھوڑی مقدار پٹیون کی کھولنی چاہیئے - جسوقت حمام سے اُسکو باہر لائین شوربہ مچھلی اُسکو ہر دن روٹی کے کھلائین - اور پانی وغیرہ اُسے پہ روز اول اور پھر تیسرے دن پلانا چاہیئے اور اس تدبیر سے پہلے اُسکو اجازت دینی چاہیئے کہ ریاضت اور محنت کسی قسم کی جو مریض سے ہوسکتی ہو اور اعضائے اسفل کی ریاضت ہائے مخصوصہ سے بھی ہو جیسا کہ فن اول کلیات مین بیان ہو چکا ہے بقدر طاقت کرے کہ سانس اُسکی متواتر ہونے لگے اور ورم بھول جائے -

دوسری دوا جو مصاص قوی ہے کہ رطوبت کو بقوت چوس لیتی ہے یہ دوا نضج یعنے بکار آمد ہے کہ مجنون اور بیماران طحال کو اور جن لوگون کو پرانی بیماریان ہون فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** راتینج جوش دیا ہوا چار رطل یعنے ایک سو پینتیس تولہ موم دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ گندھک جسکو آگ کی گرمی نہ پہونچی ہو ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ دقاق کندر اور بھٹکٹری زفت پھر اسی قدر بورہ سرخ بھی ایک رطل ریوند تین اوقیہ جو برابر آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ کے ہے قثاء الحمار یعنے جنگلی کریلے کی جڑ بھی اسی قدر ایلوہ چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ عاقرقرحا بھی اسیقدر توت کا دودھ تین اوقیہ سرکہ ایک قسط جسکے پینتیس تولہ ہوتے ہے شراب لطا کی نصف قسط یعنے ساڑھے سترہ تولہ اور مرہم بجائے سرکہ کے روغن زیتون بوزن تین قوطولے جو برابر اٹھاون تولہ اور چھ رتی کے ہے داخل کرتے ہین اور سب سامان اور طریقہ سابق کا اور استعمال کرانے کا بر طبق دوائے سابق کے ہے -

دوسری دوا جو پورا فعل کرتی ہے **اخلاط اُسکے** سرطان نہری کو لیکر اُسکے پاؤن اور سرتانیہ یعنے دونون فرزونی بشکل سینگ کو ٹکڑے ٹکڑے کرے پھر اُسکو خشک کرے اور پیسے اور اسمین سے ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ چھٹا حصہ مثقال کا یعنے چھ رتی افیون پانی مین گھولے یہ پانی بھی اسی نہر کا ہو جسمین سے کیکڑا لیا ہے اور ان سب اجزا کو مریض کو کھلائین اور بعض اوقات بجائے افیون کے روغن بلسان کو ملانا چاہیئے ہموزن افیون کے اور مناسب مرض کے بھی ہونا چاہیئے -

صلابت طحال یعنے تلی کی سختی خواہ ورم سوداوی طحال کی دوا - یہ مرہم اس صلابت کو مفید ہے جو تلی مین ہوتی ہے **اخلاط اُسکے** قردمانا اور رائی اور عاقرقرحا اور میعتی جوش دی ہوئی ہر واحد ایک جز کو خوب باریک کوٹین اور پھر سرکہ ملا کر پیسین اور پھر اُسپر روغن زیتون کو ڈالکر طحال پر طلا کرین - دوا کا لگانے والا پہلے حمام مین نہانے کے بعد اُسکے یہ مرہم اُسکی تلی پر رکھا جائے -

حقنہ اندرونی شکم کے قروح کو فائدہ کرتا ہے اور مراد ان قروح سے وہ زخم آنتون وغیرہ کے ہین جسکے پڑ جانے سے مریض کو خون کے دست آتے ہین اور روم کے آدمی اس مرض کا نام ذوسنطاریا رکھتے ہین - **اخلاط اُسکے** گوسفند کے گردے کی چربی تازہ لیکر کشک جو کے ہمراہ اُسکے جوش دین اور پکائین پھر کشک جو کا پانی مع چربی کی چکنائی کے بوزن

اور سکرجہ یعنی نوے تولہ اور پونے آٹھ ماشہ کا دو چند جسکے لیکر کیاسی تولہ اور ساڑھے تین ماشہ ہوئے اور چاول کی بیج اور روغن گل ہر واحد ایک سکرجہ یعنی نوے تولہ پونے آٹھ ماشہ اور اقاقیا پسی بوزن نصف درہم یعنی پونے دو ماشہ اور گوند پسا ہوا اور سپیدہ پسا ہوا ہر واحد ایک درہم زردی بیضہ بریان مین سب کو ملا کر مثل مرہم کے تیار کرین اور اسی کا حقنہ دیا جاے۔ تا اینکہ ایک سکرجہ جو برابر نوے تولہ پونے آٹھ ماشہ کے ہے پانی عصی الراعی یعنی لال ساگ کا ہین اور نصف سکرجہ یعنی پینتالیس تولہ اور تین ماشہ سات رتی روغن گل کو ملیکر حقنہ کرین۔ اور غذا اُس مریض کی شوربا حماض روغن بادام اور انار دانہ ملا کر اور حسبقدر ممکن ہو شوربا سے مذکورہ خوشبو کرین اور فواکہ مین سے بھی اُسکو کھلانی چاہیے۔

استطلاق بطن جسکو پیٹ چھوٹنا کہتے ہین یہ سفوف مفید ہے خلفہ کے مرض کو جسمین غذا بکفسہ دستون کی راہ گرجاتی ہے جسکو خلفہ کا مرض کہنہ ہو جاے **اخلاط اُسکے** گلنار اور بلوط سرکہ مین بھگویا ہوا اور بریان کیا ہوا اور سماق اور حب الآس اور قرظ یعنے سینگری ببول کی اور طراثیث من کل واحد دو درہم یعنے سات ماشہ زیرہ اور رماز دجسکو یعنے سرکہ مین بھگویا ہوا اور بریان کیا ہوا اور شگوفہ انار شیرین اور ثمرۃ الطرفا یعنے جھاؤ کا پھل اور رامک اور سک درمصطگی اور باجھڑ ہر واحد ایک درہم تخم حماض یعنے چوکا کے بیج اور گوند اور طین ارمنی اور عصارہ لحیۃ التیس اور منقے کے بیج بریان کیے ہوے اور خرنوب اور حصت بلوط ہر واحد ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ۔

جوارش اُس خلفہ کو دور کرتی ہے جو برودت سے عارض ہوا ہو اور ریاح سے پیدا ہوا ہو۔ تخم کرفس اور جرایتہ اور سعد کوفی یعنے ناگرموتھا اور اجوائن اور عود بلسان اور لادن اور جادتری ہر واحد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ الائچی کلان اور سک ہر واحد چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ گلسرخ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ ماشنہ جسکو ججی کہتے ہین اور انیسون ہر واحد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ قرفہ سوا پانچ ماشہ اظفار الطیب جسکو نکھ کہتے ہین سوا بارہ ماشہ زعفران سات درہم یعنے دو تولہ اور چار رتی کافور ساڑھے دس ماشہ بیخ اذخر ایکتولہ دو ماشہ قردمانا دو درہم یعنے سات ماشہ فلفل سپید سات ماشہ صندل سپید چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ دو تو ساڑھے دس ماشہ دارچینی اور سونٹھ بھی اسیقدر حب الآس سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی ان سب کو سیب کے رب مین ملا کر جوارش تیار کرین۔

شراب فاکہہ اسہال کو روکتی ہے اور صفرا کو ہٹا دیتی ہے **اخلاط اُسکے** حماض اترج یعنے چوکا اور زرشک اور ریباس ہر واحد ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ (زعرور) اور انار دانہ اور سماق ہر واحد تین رطل جسکے ایک سو ایکتولہ تین ماشہ ہوے بہی بیخوش اور سیب اور انار اور امرود ہر واحد چار رطل جسکے ایک سو پینتیس تولہ ہوے پانی برابر اسکے دو روز انکو بھگونا چاہیے پھر جوش اسقدر دین کہ خامی جاتی رہے اور چھان لین اور دوبارہ جوش دین اور شکر اُسپر ڈالین۔

سحج اور قروح امعا یعنے خراش پڑجانے اور آنتون مین زخم پڑجانے کی دوا۔ ایک دوا ہے جسکو علق کہتے ہین قروح امعا کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** اقاقیا پچیس شقال جسکے نو تولہ ساڑھے چار ماشہ ہوے پوست انار پچیس شقال جسکے اٹھائیس تولہ اور چھ ماشہ ہوے مازو پچیس شقال افیون پچیس شقال بزرالبنج چھبیس شقال یعنے نو تولہ سات ماشہ ہوے باجرا کٹا ہوا ایک سو ساٹھ شقال جسکے ساٹھ تولہ ہوے سماق شامی ستر شقال یعنے پچیس تولہ پانچ ماشہ عصارہ سماق شامی ڈھائی شقال یعنے سوا گیارہ ماشہ کندر پچیس شقال جسکے نو تولہ ساڑھے چار ماشہ ہوے سب کو پیسکر یکجا کرین اور شراب سیاہ مین ملا کر تیار کرین پوری مقدار شربت اسکی ساڑھے چار ماشہ کی ہے۔

دوا یہ دوا حکیم ابو قیوس طرسوسی کی طرف منسوب ہے اور یہ مفید ہے ہر ایک مادہ کو جو اندرونی اعضاے زیرین پر ریزش کرتا ہو اور ہر قسم کا نفخہ اور پھولا پن جو اندرونی اعضا مین ہو اُسکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** انیسون اور تخم کرفس ہر واحد دو شقال یعنے نو ماشہ تخم رازیانہ اور تخم گاجر صحرائی اور تخم دطرو سلیون جسکو سیساليوس کہتے ہین ہر ایک چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ افیون اور بزرالبنج یعنے اجوائن ہر ایک پونے سات ماشہ کوٹ چھان کر پانی مین گوندھ کر تیار کرین اور استعمال کرین۔

اس حقنہ کو جالینوس استعمال کیا کرتا تھا اور یہ حقنہ سیلوس حکیم کا ہے اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

بہت سے نسخہ ہائے متقدمین کے مطابق ہے **اخلاط اُسکے** عصارۂ
انگور خام سوکھا ہوا چھ مثقال یعنے دو تولہ تین ماشہ پھٹکری بھی اسیقدر
انگ آب نار سیدہ اور تانبے کے چھلکے اور چھیلن جلائی ہوئی ہر ایک
چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ سرخ ہرتال تین مثقال یعنے ایکتولہ ڈیڑھ ماشہ
ہرتال زرد آٹھ مثقال یعنے تین تولہ کاغذ سوختہ پندرہ مثقال یعنے
پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کوٹ کر شراب حبلاتس میں گوندھ کر قرص
تیار کریں ہر ایک قرص کا وزن تین خواہ چار مثقال کا ہو یعنے ایکتولہ
ڈیڑھ ماشہ سے ڈیڑھ تولہ تک۔ اور اس قرص کو شراب آب آمیختہ
میں کہ مجموعہ شراب اور پانی کا وزن دو قوانوس ہو جو برابر آٹھ تولہ
اور ساڑھے دس ماشہ کے ہوا گھول کر حقنہ کریں اور بعض اوقات فقط آب
باران میں گھول کر یہ حقنہ کیا جاتا ہے۔

اقراص اغاویہ خوشبو دواؤں سے یہ قرص بنایا جاتا ہے خلفہ کو
قائم کرتا ہے اور قروح امعا یعنے آنتوں کے قرحہ کو اور اسکا نام اقراص
سوورطیسوس ہے یہ اودیہ مجربہ سے ہے جو بہت بکار آمد ہے اور اسہال میں
جسوقت استعمال کی جائے بند کر دیتی ہے **اخلاط اُسکے** زعفران اور
سنبل ہندی اور انیسون ہر واحد چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ مر کی دو مثقال
یعنے نو ماشہ صبر ہندی یعنے ہندوستان کا بنا ہوا ایلوا اور عصارۂ لحیۃ التیس
اور رسوت اور عصارۂ اقاقیا اور افیون اور کتیرا اور فلفل سپید ہر واحد
دو مثقال یعنے نو ماشہ شراب میں گوندھ کر قرص تیار کریں ہر ایک قرص کا
وزن نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ کا ہے۔

سفوف جو خارش بلغمی کو مفید ہے کہ بلغم شور سے پیدا ہوا ہو حرف
یعنے ہالم بریان کیے ہوئے دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تلسی کے
بیج سات درہم یعنے دو تولہ اور چار رتی مصطگی پانچ درہم یعنے ایک
تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تخم کنوچہ اور گل ارمنی ہر واحد دس درہم یعنے
دو تولہ گیارہ ماشہ گوند بریان سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی تخم
گندنا اور نشاستہ بریان ہر واحد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے
پانچ ماشہ مقدار شربت اسکی تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کی ہے۔
حقنہ جو جب یعنے کہ خارش پیدا ہوئی ہو لازم ہے کہ دفعتہً دوا اور دم الاخوین کا حقنہ کریں
حقنہ بند آور زخم کے واسطے اور صفرادی خراش اور دفع مادہ کو مفید ہے

اخلاط اُسکے سور چھلکے نکالی ہوئی دس درہم یعنے دو تولہ اور چار رتی
بہی دانہ اور بیج نکالے ہوئے اور امرود پندرہ درہم مانند پانچ درہم سب کو
پانچ رطل پانی جو برابر آدھ پاؤ دو سیر کے ہوا اور چار اوقیہ آب انار یعنے
سوا گیارہ تولہ میخوش انار کا پانی اور انگور خام کا پانی ملا کر جوش دیں کہ
ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ باقی رہ جائے اور اس میں سے ایک ستائی
لے کر گل ارمنی ساڑھے چار ماشہ اسمیں ملائیں اور گوند بھی اسیقدر اور
کاغذ سوختہ اور اقاقیا اور سپیدہ ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین
ماشہ داخل کریں۔

صفت دوائے قولنج کی جو عجیب ہے کہ جالینوس اسکا استعمال کیا
کرتا تھا اس بیمار کے علاج میں جسکو ایلاوس کا خلل ہوتا تھا یعنے اسکے تے
کی راہ سے فضلہ براز نکلتا تھا۔ اس دوا کو بقدر ایک باقلا کے جو کہ برابر
پونے دو ماشہ کے ہے اسکو دینا چاہیئے جبکہ درد شدید ہو ہمراہ تین حواصا
قوانوس پانی کے جو برابر چودہ تولہ سات ماشہ اور سات رتی کے ہو
برابر اٹھارہ تولہ اور سوا پانچ ماشہ کے ہے سرد پانی کا ہونا چاہیئے **اخلاط
اُسکے** بزر البنج جسکو اجواین کہتے ہیں اور فلفل سپید ہر واحد چالیس
مثقال یعنے پندرہ تولہ افیون بیس مثقال جسکے ساڑھے سات تولہ ہے
زعفران دس مثقال یعنے پونے چار تولہ سنبل الطیب جسکو بالچھڑ کہتے
ہیں افربیون عاقرقرحا ہر واحد دو مثقال یعنے نو ماشہ کوٹ چھان کر
شہد جوش کیے ہوئے میں معجون بنائیں۔

صفت دوائے قولنج کی تابر قول جالینوس کے جو کتاب قراطیس
میں جالینوس نے لکھا ہے اور اسکا نام اسوادس ہے اور یہ دوا اسعدہ
کی بیماری کے واسطے بھی نافع ہے اور جن لوگوں کو آشوب چشم ہو اور درد
انکی آنکھ میں زیادہ ہوتا ہو اور رحم کے اقسام درد کو بھی مفید ہے
جب ماء العسل میں سداب کو جوش دیکر اسکے ہمراہ یہ دوا کھلائیں
اخلاط اُسکے زعفران سوا چھ ماشہ سنبل الطیب نو ماشہ قسط اور فلفل سپید
دار فلفل اور زیرہ ہر واحد نو ماشہ روغن بلسان چار مثقال یعنے ڈیڑھ
تولہ دار چینی اور پوست بیخ اور ایک نسخہ میں عصارۂ بیخ بھی دیکھا گیا
ہے اور جند بیدستر ہر واحد نو ماشہ تخم دو قو ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ سکبینج ایکتولہ
ڈیڑھ ماشہ بنج ڈیڑھ تولہ کوٹ چھان کر شہد سے معجون درست کریں۔

استرخاے مقعد اور خروج مقعد کا ۔ اسکی ایک دوا جالینوس سے منقول ہے کہ مقعد کے باہر نکل آنے کو فائدہ کرتی ہے اخلاط اُسکے بعض اُس گھانس کا جسکو رتقی کہتے ہین اور مازو اور سپیدہ قلعی اور اقاقیا عصارہ لحیۃ التیس کے چھلکے صنوبر اور کندر اور مرکی ہر واحد ڈیڑھ تولہ سبکو پیسکر سوکھی دوا بناکر مقعد پر چھڑکین اور پہلے اُسکے مقعد کو شراب قابض سے دھو ڈالین۔

گردہ کی پتھری میرا قول تو یہ ہے کہ جو چیز مثانہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کردے ضرور وہی دوا گردہ کی پتھری کو بھی ٹکڑے ٹکڑے کردیگی اور برعکس اسکے یہ بات ضروری نہین ہے کہ جو دوا گردہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کردے مثانہ کی پتھری کو ٹکڑے کردے گی۔

معجون اُسکو فائدہ کرتی ہے جو پتھری کی بیماری مین گرفتار ہو اور یہ فائدہ اسلیے ہے کہ پتھری کو یہ معجون ریزہ ریزہ کردیتی ہے اور آیندہ پتھری کی پیدایش کو روکتی ہے **اخلاط اُسکے** تخم نو ماشہ تخم کرفس ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ مرکی چار شقال جسکے ڈیڑھ تولہ ہوے فلفل سپید دو شقال یعنے نو ماشہ کندر تین شقال جسکے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ہوے حجر شامی کی قسم زرینہ ایک شقال یعنی ساڑھے چار ماشہ تخم گندر اور انیسون ہر واحد دو شقال جسکے نو ماشہ ہوے سعد تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ بیخ سوسن سوسن بری ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تخم خشخاش سپید دو شقال یعنے نو ماشہ سنبل اسیقدر بادام چھلے ہوے اسارون ہر واحد تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تخم سوسن اور سعد جسکو ناگرموتھا کہتے ہین ہر واحد دو شقال یعنے نو ماشہ شہد خالص بقدر کفایت اسمین سے ہر روز کھلائی جاے۔

دوسری دوا جو منجح ہے جالینوس کہتا ہے مین ایک قوم کو جانتا ہون جنکے گردے مین مرض تھا اور اسی دوا سے اسکا علاج کیا گیا پس اُنکی بیماری جاتی رہی مناسب ہے کہ اس دوا کا استعمال بہت دنون تک کیا جاے۔ اور یہ دوا اسکو بھی اچھا کردیتی ہے جسکو پتھری کا مرض ہو اور جسکو قولنج کی بیماری ہو اور مثانہ کے امراض کو دور کردیتی ہے اسکے بنانیکی صورت یہ ہے بندق مقشر اور بادام مقشر اور تخم خیار بستانی مقشر تخم کردیا صاف کیا ہوا ہر واحد تین شقال یعنے ایکتولہ ڈیڑھ ماشہ تخم شوکران اور زعفران تخم خیازبون ہر ایک چھ شقال جسکے سوا دو تولہ ہوے تخم ہنگ سپید تخم کرفس ہر واحد بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ شہد سے گوندھ کر قرص تیار کرین اور نصف شقال یعنے سوا دو ماشہ استعمال کرین نیمگرم ماء العسل کے ہمراہ جو صاف کیا ہو بمقدار تین قوانو جو برابر تیرہ تولہ پانچ ماشہ سات رتی کے ہے اور دوسرے نسخہ مین دیکھا ہے کہ اسمین حرمل چھ شقال بھی پڑتی ہے اور استعمال کرتے ہین۔

مثانہ کی پتھری جو کچھ کہ اس مرض کے ادویہ لوگون نے بیان کئے ہین اور جسکی شہادت معتبر ہمکو پہونچی ہے از انجملہ یہ بھی ہے کہ خرگوش کو اگر نرم آنچ سے جلائین جیسے کہ آنچ کا اندازہ ناظر کتاب ہذا او مقالات کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے اور جلنے کے بعد اسکا جلا ہوا جسد بحفاظت رکھ چھوڑین اور چند روز اسی کو نیمگرم پانی کے ہمراہ تناول کرین پتھری کو توڑ دیگا اور ریزہ ریزہ کردیگا۔

صفحۃ دوائی کی جو بچھوؤن کی شرکت سے بنائی جاتی ہے یہ دوا اُس پتھری کو ریزہ ریزہ کرکے گرا دیتی ہے جو دونون گردون مین سے کسی گردہ کی پتھری ہو۔ اور جو شخص اس دوا کا استعمال کرے آیندہ اپنے بدن مین پتھری کے پیدا ہونے سے سلامت رہتا ہے۔ یہ دوا اس فعل کو بنظر خاصیت خاص کے کرتی ہے مزاج دوائے ہذا کا یہ فعل نہین ہے مراد یہ ہے کہ قاعدہ طبی سے جو مزاج اس دوا کا ہے اُسکی رو سے پتھری کا اخراج یہ دوا نہین کرتی ہے بلکہ ایک خاصیت خدا نے اسمین ایسی دی ہے کہ اسی جہت سے یہ اثر کرتی ہے) زندہ بچھو دس عدد پکڑ کے ایک کورے برتن مین اُنکو ڈالین جو پاک صاف ہو اور اسپر گل حکمت کردین پھر ایک مٹی کا برتن تلاش کرین جیسے ماہی توا ہوتا ہے اور اسکے نیچے چوب انگور جلائین کہ وہ توا سرخ ہو جاے۔ پھر اس گل حکمت کے برتن کو اسی توے کے اندر رکھین اور تمام رات رہنے دین بعد ازان صبح کو نکالین اور جس قدر اسمین راکھ بچھوؤن کی ملے اُسکو بعد سرد ہو جانے راکھ کے لین اور کسی برتن مین راکھ کو اُٹھا رکھین اور بروقت علاج کے استعمال کرین دونون گردون کے درد مین پورے دو قیراط یعنے آٹھ جو برابر ہمراہ اُس شراب کے جسکا نام خندریقون ہے کہ اسکے پینے سے پتھری کے ٹکڑے ہو جاوینگے اور پیشاب کے ہمراہ نوکدار کیلون کی شکل پر خارج ہو جاے گی اور یہ فائدہ اس سبب سے ہوتا ہے کہ بچھو اپنی طبیعت مین ضد مخالف اُس پتھری کے ہے جو گردہ مین پیدا ہوتی ہے جیسے کہ سانپ کا

گوشت جملہ ہوام اور حشرات زہردار کی ضد ہے۔

قرص اُس پتھری کو ریزہ ریزہ کرتا ہے جو مثانہ اور دونوں گردون مین پیدا ہوتی ہے۔ تخم گاجر صحرائی اور تخم قثاء ریتی اور انیسون اور مرکی تخم کرفس کوہی اور تخم کرفس بستانی اور تج اور دارچینی اور سنبل ہر واحد ایک جزو سب کو کوٹ چھانکر پانی مین گوندھ کر قرص تیار کرین ہر ایک قرص کا وزن ساڑھے تین ماشہ کا ہوگا خواہ ساڑھے چار ماشہ کا۔ خواہ چنے کے برابر گولیان بنائین اور دس گولیان بنار شخوذآب گرم کے ہمراہ تنلول کرین

معجون جو پتھری کو ریزہ ریزہ کردیتی ہے سنبل ہندی تین درخمی یعنے ایکتولہ ڈیڑھ ماشہ زنجبیل چار درخمی یعنے ڈیڑھ تولہ دار فلفل ڈیڑھ تولہ تج بارہ قیراط دارچینی ڈیڑھ تولہ جعدہ ڈیڑھ تولہ اسارون ساڑھے تین ماشہ دو تو ساڑھے تین ماشہ زعفران نو ماشہ جندبیدستر ڈیڑھ تولہ شگوفہ اذخر ڈیڑھ تولہ سعد کوفی ہر یون قسط سات ماشہ فلفل سپید سات ماشہ فطراسالیون سات ماشہ حب لبان ڈیڑھ تولہ وج ترکی نو ماشہ شہد ملاکر معجون درست کرین اور استعمال کرین۔

تقطیر البول یعنے قطرہ قطرہ پیشاب کا ہونا۔ یہ قرص قطرہ قطرہ پیشاب کے ہونے کو اور ذرب کو فایدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** جندبیدستر سات ماشہ دونا مروا اور سداب جسکو تعلی کہتے ہین اور بزرالبنج یعنے اجوائن اور انیسون ہر ایک ساڑھے تین ماشہ انار دانہ پندرہ عدد سب کو کوٹ کر قرص تیار کرین مقدار شربت ساڑھے تین ماشہ کی ہے اسکو کھا کر کھیرے کے بیج چھلے ہوے اور انڈے کی سپیدی رقیق تناول کرین۔

ضعف انتشار اور شہوت یعنے ہندی مین ضعف آنے کی دوا۔ اس بیماری کو یہ دوا فائدہ کرتی ہے تخم پیاز دو درہم یعنے سات ماشہ تخم جرجیر چار درہم یعنے چودہ ماشہ تخم شلغم اور بوزیدان اور تج اسارون اور اسقیل بریان ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ شقاقل تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کنجد مقشر پانچ درہم جسکے ایکتولہ ساڑھے پانچ ماشہ ہوے تخم انجدان اور انار کیو سفید ہر ایک چار درہم جسکے ایکتولہ دو ماشہ ہوے قند چھ درہم جسکے پونے دو تولہ سب کو کوٹ کر ملائین اور سات ماشہ اس سفوف کو ہمراہ طلا جو ایک شراب خاص ہے پانی مین ملاکر پلائین۔

یہ دوا بھی اسی بیماری کو فائدہ کرتی ہے وہ یہ ہے کہ جڑین فارسونج کی جسکو بلیون کہتے ہین اور گاے کا دودھ اور گاے کا گھی یعنی تین رطل جو برابر ایک سو ایک تولہ کے ہوا تخم جرجیر اور تخم گندنا اور تخم شلغم ہر ایک تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا سات ماشہ ہوے سب دواؤن کو سوکھی سوکھی کوٹین اور پھر دودھ اور گھی کو ملائین مقدار شربت پانچ استار یا دس استار کی ہے جو برابر چھتیس تولہ کے ہے یا بہتر تولہ کے بعد اُسکے کہ دودھ کو جلادین اور گھی فقط باقی رہے اور صاف کرکے اسکو تناول کرین۔

صفت دوسری دوا کی جسکا نام جوارش ہندی ہے باہ کو زیادہ کرتی ہے اور شہوت جماع کو برانگیختہ کرتی ہے زنجبیل دار فلفل دار فلفل دارچینی اور قرفہ جو تج کی عمدہ قسم ہے اور تیزپات اور بالچھڑ اور صینی بھی اور شیطرج ہندی جسکو چیت لکڑی کہتے ہین اور جوزبوا صندل سرخ بڑی الائچی جادتری ناگیسر تالیسپتر اور لونگ اور ناگرموتھا اور جوز ہندی اور طباشیر ہر واحد تین اوقیہ جسکے آٹھ تولہ سوا سات ماشہ ہوے مشک اور کافور ہر ایک دس مثقال جسکے تین تولہ نو ماشہ ہوے قند سپید ہموزن سب دواؤن کے دواؤن کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ ملاکر معجون تیار کرین مقدار شربت اسکی سات ماشہ ہے۔

صفت دوسری دوا کی جو باہ کو زیادہ کرتی ہے اور بادشاہون کے واسطے پکائی جاتی ہے ماہی سقنقور کی دم ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ اور تین ماشہ پانچ رتی تخم شلغم تخم گندنا تخم لفت تخم پیاز سفید شیرین تخم اذخر تخم جرجیر ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ چھ رتی فلفل سیاہ فلفل سپید دار فلفل ہر واحد پانچ درہم یعنے ایکتولہ ساڑھے پانچ ماشہ بصل الفار جو پیاز دشتی کی ایک قسم ہے چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ صنوبر مقشر ڈھائی اوقیہ جسکے سات تولہ تین رتی ہوے عاقرقرحا چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ ہوے لسان العصافیر چھ درہم یعنے پونے دو تولہ مغز تخم خربزہ جو دیوار رومین جھوج لگا تا ہے چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ خصیہ مرغ خانگی ایک اوقیہ جسکے دو تولہ نو ماشہ چھ رتی ہوے ان سب دواؤن کو کوٹ کر گاے کے مسکہ اور شہد مین خوب ملائین اس طرح پر کہ جتنی شہد اور مسکہ مین دوائین مل سکین اسمین سے ایک تہائی مسکہ اور دو تہائی شہد ہو وہ کسی برتن مین اُٹھا رکھین مقدار شربت پونے

دو ماشہ کی ہے بعد غذا کے اور اس دوا کو کسی شربت شیرین کے
ہمراہ کھانی چاہیئے۔
صفت روغن کی یہ روغن پیڑو پر ملا جاتا ہے اور اُس مقام پر جو
مقابل دونون گردون کے ہے پس شہوت کو جگا دیتا ہے اور اُسمین زیادتی
کرتا ہے **اخلاط اُسکے** فربیون اور بیروزہ ہر ایک دو درہم یعنے سات
ماشہ جادتری ساڑھے تین ماشہ دارفلفل سوا پانچ ماشہ عاقرقرحا ڈھائی درہم
جسکے پونے نو ماشہ ہوے **تخم جرجیر** جندبیدستر ہر ایک پونے دو ماشہ روغن
نرگس دو اوقیہ جسکے چار تولہ دو ماشہ پانچ رتی ہوے اور موم پونے
دو ماشہ خشک دواؤن کو پیس کر موم کو تیل مین پگھلائین اور پسی
ہوئی دوائین اسمین چھوڑ کر خوب ملائین اور مالش کرین۔
برد رحم یعنے رحم مین سردی کا پہونچنا۔ یہ فرزجہ یعنے رکھنے کی دوا
اُس رحم کو فائدہ کرتی ہے جسمین سردی پہونچ گئی ہو **اخلاط اُسکے**
مرہم دیاخلیون ایک اوقیہ اور مرہم باسلیقون اور بیل کی چربی اور
بادام کے درخت کا گوند اور مرغ کی چربی اور بط کی چربی اور بارہ سنگھے
کی نلی کا مغز اور بھیڑی کا مسکہ اور رنگنے انار اور روغن ناردین ہر واحد
ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ چھ رتی مرکی صاف کی ہوئی نصف اوقیہ
یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی زعفران سات ماشہ چربیون کو روغن
مین پگھلا کر سب دواؤن کو یکجا کرین اور خوب ملا کر بقدر مناسب کسی
کپڑے مین لگا کر بتی بنا کر استعمال کرین۔
صلابت رحم یعنے رحم کا سخت ہو جانا یہ فرزجہ جو رطوبت رحم کے
واسطے لکھا گیا ورم صلب رحم کو بھی فایدہ کرتا ہے۔
ساتوان مقالہ دردہائے مفاصل اور نقرس اور عرق النساء کی
دوائین۔ یہ ضماد وجع مفاصل اور نقرس کو فائدہ کرتا ہے جو غاریقون
اور شوکران سے بنایا جاتا ہے اور یہ دوا دوائے سنج اور بکار آمد ہے
اخلاط اُسکے تخم شوکران ایک قسط یعنے پینتیس تولہ غاریقون ایک قسط یعنے
پینتیس تولہ اور میتھی ایک قسط یعنے پینتیس تولہ بورہ ایک اوقیہ یعنے
دو تولہ نو ماشہ اور چھ رتی موم ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ انیخ جوش دیا
ہوا ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ ستی ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ
روغن ریت کہنہ ایک رطل بارہ سنگھے کی نلی کا گودا چار اوقیہ جسکے گیارہ تولہ

تین ماشہ ہوے بیخ سوسن اور لیقی چار اوقیہ جسکے گیارہ تولہ نو ماشہ ہوے
خشک دواؤن کو کوٹ کر چھلنی مین چھانین اور پگھلنے والی دواؤن کو
پگھلائین اتنی دیر تک ہوا مین رہنے دین کہ سرد ہو جائین پھر اسپر سوکھی
دوائین ڈال کر خوب ملائین اور اُٹھا رکھین در بروقت استعمال کرین۔
یہ دوا بھی اس مرض کو فائدہ کرتی ہے سورنجان شیرین بارہ درہم یعنے
ساڑھے تین تولہ جبق سنہری تین درہم جسکے ساڑھے دس ماشہ ہوے۔
سیاہ مرچ اور زیرہ ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ دواؤن کو کوٹ کر پیسین
اور ایک خوراک ساڑھے تین ماشہ کی ہے پانی اور شہد کے ساتھ۔
مرہم اس ضعف کو فائدہ کرتا ہے جو دونون پاؤن مین ہوتا ہے **اخلاط
اُسکے** اسارون اور ایلوہ اور شیاف ماہیثا اور شیطرج اور کشنیز اور
انزروت اور مرکی ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ جندبیدستر
چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کوٹ کر پیسین اور حلانہ کی شراب جو
خوشبو ہو اُسمین ملا کر پاؤن پر لگائین۔
صفت گولی کی جو فاشرا ڈال کر بنائی جاتی ہے اور یہ دوا بنام
ہزارچشان مشہور ہے نقرس کو اور دونون کولون کے درد کو اور مفاصل کے
درد کو فائدہ کرتی ہے۔ اس دوا کو جسکا نام فاشرا ہے ایک درہم لین اور
سورنجان بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ زیرہ کرمانی ساڑھے
تین ماشہ دارچینی اور صعتر فارسی اور زراوند مدحرج زنجبیل اور
برگ کبر اور خاکستر بچہ ہاے پرستک ہر واحد ایک درہم سب دواؤن کو
کوٹ کر پیسین اور شراب مین ملا کر چھوٹی چھوٹی گولیان بنائین اور
سایہ مین خشک کرین ایک خوراک اسکی پونے دو ماشہ کی ہے اس جوشاندہ
کے ساتھ جسمین سوئے کو جوش دیا ہو یا نصف درہم گولیان ہمراہ شہد کے
پانی کے جو گرم ہو اور اُس مین سوئے کو جوش دیا ہو اور پانی سے تین تولہ
اور روغن زیتون ڈیڑھ تولہ ملا کر تناول کرین۔
دوسری گولی کا نسخہ جو منڈی ملا کر بنائی جاتی ہے جب نقرس پر
اسکا تجربہ کیا گیا تو اُسکی بڑی تعریف کی گئی۔ ہلیلہ سیاہ دختہ برآوردہ دو تولہ
گیارہ ماشہ بہیڑہ اور آملہ چیت لکڑی زنجبیل دارفلفل نمک ہندی ہر ایک
ساڑھے دس ماشہ ایلوہ تیس درہم یعنے پونے نو تولہ سعتر فارسی بیخ کبر اور گوگل
اور منڈی ہر ایک سات ماشہ سورنجان ہموزن سب دواؤن کے ان سب دواؤن کو

کوٹ کر چھانین اور گوگل شراب مین بھگو کر اچھی طرح ملائین پھر سب دوائین ڈال کر چھوٹی چھوٹی گولیان تیار کرین مقدار شربت سات ماشہ کی ہے۔

عرق النسا یہ دوا اس بیماری کو اتنا فائدہ کرتی ہے کہ درد مین سکون بخوبی پیدا کرتی ہے **اخلاط اُسکے** زفت دو جز گندھک جسکو آگ کی گرمی نہ پہونچی ہو ایک جزو دونون کو پیسکر خوب ملائین اور مقام درد پر اسکو چھوڑ دین مگر پہلے بیمار کو حمام مین داخل کرین تاکہ پسینہ اُسکے بدن مین نکل آئے اور دوا چھڑکنے سے بدن مین چپٹ جائے پھر اس دوا پر ایک کاغذ کا ٹکڑا چپٹا دین یہ دوا اُسوقت تک لگی رہے کہ خود بخود چھوٹ کر گر پڑے

نقرس دوائے شوکران جو باب وجع مفاصل مین مذکور ہو چکی اس سے بڑھکے نقرس کے واسطے کوئی دوا نہین ہے۔

آٹھوان مقالہ بالخورہ کی دوا یہ لطوخ یعنے تھوپنے کی دوا ہے اور فربیون اور ثافسیا اور دہن الغار ہر ایک نو ماشہ گندھک جسکو آگ کی گرمی نہ پہونچی ہو اور کنگی سیاہ ملے یا سپید ہر ایک ساڑھے چار ماشہ ان دواؤن کو یکجا کر کے کوٹے اور چھانے پھر اسمین نو درہم یعنے دو تولہ ساڑھے سات ماشہ موم کو دہن الغار یا زیتون کہنہ یا رینڈی کے تیل مین گھلا کر سب دوائین ملائے اور بالخورہ کے مقام پر لگائے۔ علاوہ یہ ہے کہ یہ دوا قوی ہے اُس بالخورہ کو بھی دور کر دیتی ہے جو مدت کا ہو اور علاج اُسکا دشوار ہو۔ جالینوس کہتا ہے کہ مین اس دوا مین بعض اوقات بالم ساڑھے چار ماشہ اور سمندر کف ساڑھے چار ماشہ ملا لیتا تھا۔

خضاب سیاہ کرنیوالا بالون کا جالینوس نے کہا ہے کہ اگر کتے کا پیشاب لیکر پانچ دن یا چھ دن اُسکو سڑائین پھر اس سے بالون کو دھوئین سیاہ کر دے گا اور سیاہ بالون کو سفید ہونے نہ دیگا۔

پیمانہ اور وزن کا بیان کناش ساہر سے اُس نے کہا ہے کہ قسط کا وزن روغن زیتون سے اٹھارہ اوقیہ ہے جو برابر پچاس تولہ ساڑھے سات ماشہ کے اور شراب سے اسی رطل جسکے دو ہزار سات سو تولہ ہوے اور شہد سے ایک سو اسی رطل جو برابر چھ ہزار چھ تولہ کے ہوے۔

جنوش کا وزن زیت سے نو رطل جو برابر تین سو پونے چار تولہ کے ہوے اور شراب سے دس رطل جو برابر تین سو ساڑھے سینتیس تولہ کے ہوے اور شہد سے ساڑھے تیئیس رطل جو برابر سات سو تراسی تولہ ڈیڑھ ماشہ کے ہے۔

قوسوی روغن زیتون سے نو اوقیہ جو برابر پچیس تولہ تین ماشہ چھ رتی کے ہے اور شراب سے دس اوقیہ جو برابر اٹھائیس تولہ ڈیڑھ ماشہ کے ہے اور شہد سے ساڑھے تیرہ اوقیہ جو برابر سینتیس تولہ گیارہ ماشہ پانچ رتی کے ہے۔

سطرون کبیر زیت سے تین اوقیہ جو برابر آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ کے ہے اور شراب سے تین اوقیہ اور آٹھ غرامی جو برابر نو تولہ دو رتی کے ہے اور شہد سے ساڑھے چار اوقیہ جو برابر بارہ تولہ سات ماشہ سات رتی کے ہے تخمینًا سب کے۔

اکسونافن زیت سے سولہ درخمی جو برابر چھ تولہ کے ہے اور شراب سے دو اوقیہ اور چہارم درخمی جو برابر چھ تولہ پانچ رتی کے ہے اور شہد سے تین اوقیہ اور چہارم اور آٹھوان حصہ اوقیہ کا برابر نو تولہ پانچ ماشہ سات رتی کے ہے۔

قواطوس زیت سے بارہ درخمی جو برابر ساڑھے چار تولہ کے ہے اور شراب سے ایک اوقیہ اور نصف درخمی اور ثلث درخمی جو برابر تین تولہ ڈیڑھ ماشہ کے ہے اور شہد سے سوا دو اوقیہ جو برابر چھ تولہ تین ماشہ ساڑھے سات رتی کے ہے۔

سطرون صغیر زیت سے چھ درخمی جو برابر سوا دو تولہ کے ہے اور شراب سے بیس غرامی جو برابر ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ کے ہے اور شہد سے نو درخمی جو برابر تین تولہ ساڑھے چار ماشہ کے ہوے۔

بیان وزن اور پیمانہ کا مطابق کناش یوحنا بن سرافیون کے اس حکیم نے کہا ہے کہ اس مجموعہ مین تفصیل اوزان اور پیمانہ کے بیان کرنے سے استغنا ہے اسلیے کہ مین نے ایک پیمانہ اور وزن کو جو میری کتاب مین ہین اُسی حساب سے ذکر کیا جو زبان عربی کی کتابون مین مشہور ہے اور ارباب لغت اُنکو پہچانتے ہین۔ لیکن ایک قوم نے ان لوگون مین جو میرے نقل اوزان اور پیمانون پر مطلع ہوے مجھ سے درخواست کی کہ اُنکو اس کتاب مین بھی نقل کر دون تاکہ اس نقل کا ذکر سوائے اس میری کتاب کے اور کتابون مین بھی ہو

قسط کا وزن اُن لوگون کے نزدیک جو زمانہ یونانی ہوتے تھے مشہور ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایسین پیمانہ یا لفظ ایس کی اسمین سب کا اتفاق نہین ہے ایسے کہ ایک آدمی
اس کا جسطرح استعمال کرتا ہے دوسرا اُسکے خلاف کرتا ہے قسط اہل روم
کے نزدیک ایک رطل اور پانچ سدس رطل کا ہے پس برابر بیس
اوقیہ کے ہوگا جو برابر چھتیس تولہ تین ماشہ کے ہے اور قسط انطالیقی
ڈیڑھ رطل کا ہے۔

اور رطل بارہ اوقیہ کا ہوتا ہے جو برابر تینتیس تولہ نو ماشہ کے ہے۔
اور من رومی بیس اوقیہ جو برابر چھپن تولہ تین ماشہ کے ہوگا اور من
انطالیقی اور مصری سو اوقیہ کا ہوتا ہے جو برابر چالیس تولہ سوا دو ماشہ
کے ہے اور من کے چالیس استار ہوتے ہین اس حساب سے لیکن استار کا
وزن بحساب رومی نصف اوقیہ کا ہوا جو ایک تولہ چار ماشہ سات
رتی کے برابر ہوا اور انطالیقی اور مصری استار کا وزن ایک تولہ سوا پانچ رتی ہے۔
اور رطل بیس استار کا ہے اور استار چھ درہم اور دو دانگ جسکے چار
مثقال ہوتے یعنے ڈیڑھ تولہ۔

اور درخمی ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کی
اور درق انطالیقی آٹھ جو بین کی اور ایک جو بین چھ قسط رومی کی ہے
جو برابر تین سو ساڑھے سینتیس تولہ کے ہے۔
قوطولی سات اوقیہ کی جسکے انیس تولہ سوا آٹھ ماشہ ہوے۔
مسطرون کبیر تین اوقیہ کی جو برابر ۸ تولہ سوا پانچ ماشہ کے ہے۔
مسطرون صغیر چھ درخمی جسکے سوا دو تولہ ہوے۔
اکسوبافن اٹھارہ درخمی جو برابر پونے سات تولہ کے ہے۔
قرالوس ڈیڑھ اوقیہ کا ہے جسکے دو ماشہ پانچ رتی ہوے۔
عوبا درمیان چہار درہم کے دو دانگ تک اور اس سے کم ہے۔
ونقوس ایک اوقیہ اور ہر ایک انمین سے سات مثقال ہے
وزن ایک اوقیہ۔
نایبہ شہد کا ڈھائی رطل اور روغن کا ڈیڑھ من۔
دورق مشہور تین رطل کا ہے۔ قسط شہد کا ڈھائی رطل ہے۔
بامین پانچ استار اور بیس درہم اور چار اوبولوا سہ ہونا غزی
اور نصف [illegible] کا۔
باقلا سنغا مصریہ چار سامونات۔

اوبولوا ڈیڑھ دانگ کا۔
لماد خس اسکندرانی تین اوبولوا کا۔
ایک بندقہ ایک درخمی کا۔
جوزا ایک جوزا چودہ سامونات کا۔
صدفہ صغیر سات سامونات کا اور صدفہ کبیر چودہ سامونہ کا۔
باقلہ یونانیہ دو سامونہ اور دو اوتولین کا۔
سکرجہ سوا چھ استار کا۔
ملعقہ شہد کا چار مثقال یعنے بکبر ڈیڑھ تولہ کے ہو اور ملعقہ دواؤن کا
ایک مثقال اور ایک درہم کا جو آٹھ ماشہ ہوا
سیطل ولبہ دو استار کی۔
درخمی چھ ابولات کی اور ہر ایک ابولوا تین قیراط کا اور ہر قیراط
چار جو کا ثلث ابولو نو قیراط کا۔
قوانطوس ڈیڑھ اوقیہ کا۔
قوابوسین تین اوقیہ کا۔
اٹھ اوبولوا جو بیس قیراط کا۔

تمام ہوئی کتاب قرابادین کتابہاے قانون سے اور حمد ہے خدا کو اول اور
آخر اور ظاہر اور باطن مین اور درود خدا کا اسکے مقرب فرشتون پر اور تمام انبیاء
اور مرسلین خصوصاً ہمارے سید اور آقا محمدؐ جو نبی ہین ان پر اور انکی سب آل پر
نازل ہو **مترجم کہتا ہے** کہ اوزان مندرجہ بالا کا حساب جہانتک ممکن تھا درست
کر دیا اور جو نا ممکن تھا یعنی اصل کتاب مین تحویل ایک وزن کی دوسرے وزن
سے ناقص تھی ہم اسکی تحویل نہین کی اور بجنسہ وہی الفاظ لکھ دیے
جو اصل قانون مین تھے اور چونکہ ان اوزان کا استعمال اب ہمارے ملک مین
متروک ہے لہذا کچھ ہمکو انکی زیادہ تحقیق اپنی کاربراری کے واسطے بھی ضروری
نہ تھی تمام کتاب کے ترجمہ مین جہان اور ہزارون طرح کی خرابیان
مترجم کی نادانی اور کم فہمی سے ہوئی ہین انکو ناظرین معاف کر کے اصلاح
کرین گے اسیطرح معاملہ اوزان کا بھی ہے جو بوجہ پابندی اصل کتاب کے کسی
طرح انکی درستی پر مجھے قدرت نہ تھی اور اگر کوئی اور ابنائے جنس کو اسکی
اصلاح پر قدرت ہوگی یہ خرابی ترجمہ سے ضرور دور ہو جاے گی جسطرح
دیگر اغلاط اور سہو کی درستی کی امید قوی توقع ہے مجھے ہے فقط

خاتمہ ازطرف مُترجم

خدا کا شکر ہزار زبان سے کرتا ہون اور اُسکے اتمام نعمت پر نازان ہون کہ اُس نے مجھ ایسے نادان اور
کم رتبہ کو اپنے انعام اور اکرام سے اس مرتبہ کو پہونچایا کہ مین نے اعلےٰ درجہ کی کتاب علم طب کو جس کا
نام قانون ہے ایسے زمانہ مین ترجمہ کیا جس زمانہ مین ہمارے علوم کی کساد بازاری کا کچھ
بیان ہی نہین ہوسکتا ہے اور یہ اُسی کا احسان اور فضل ہے کہ عالی دماغ ہنرور
قدردان علم وفیض رسان ارباب علم وکمال رتبہ دان بے ہمتا اعنی
منشی نول کشور مالک مطبع اودھ اخبار نے مجھے اس کتاب کے
ترجمہ پر ایسا مجبور کیا کہ آخر ترجمہ پورا ہو ہی گیا۔ ورنہ مین اور
یہ ترجمہ۔ اور ہزار ہزار شکر خدا کا کہ قبل ازآنکہ تمام
مجلدات ترجمہ کرکے چھپ کر شائع ہون فقط جلد اوّل
اور چہارم کے ترجمہ سے مین نے سیکڑون طلبہ
کو اور اطبّا کو مستفید ہوتے دیکھ لیا ہے
اور میری مراد پوری ہوگئی۔ زیادہ تر
مجھ کو خداوند عالم کی شکرگزاری کا یہ
موقع حاصل ہے کہ بفضلہ تعالےٰ
کامل الصناعۃ ابوالعباس مجوسی کا
ترجمہ بھی بخیر وخوبی ختم ہوا اور
اسی مطبع مین چھپ گیا
والحمد للہ رب العالمین
والصلوٰۃ والسلام
علی رسولہ محمد
و اہلبیتہ
الطاہرینا

قطعۂ تاریخ طبع سابق کتاب ہذا از نتیجۂ فکر رسا آسمان پیما مورخ کامل سخنور عدیم المثال منشی بھگوان دیال صاحب عاقل الخبث مطبع بکڈپو کلکتہ

از فضل خدا اکنون شد طبع عجب موزون	از سعی خرد عیاران این ترجمۂ بہتر	در بزم سخن سنجان ای عاقلِ خوش الحان	از فرط ادب برخوان - این ترجمۂ بہتر

سنہ ۱۳۱۶ھ

ایضاً

کیا سریع الفہم تازی سے ہوا اُردو میں یہ	شائقون کے واسطے لفظی برابر ترجمہ	سالِ ہجری کی جستجو کرتے ہو عاقل جستجو	صفحۂ دل پر لکھو - ہے کیا ہی بہتر ترجمہ

تاریخ طبع سابق از نتیجۂ طبع والای مولانا محمد حامد علی خان حامد شاہ آبادی افسر صیغۂ تصحیح مطبع ہذا

سنہ ۱۳۱۹ھ

شافیِ مطلق کے فیض عام سے ہی آجکل	خاص لوگون کی زبان پر تذکرہ قانون کا	لائق و فائق مترجم نے عرق ریزی کے ساتھ	خوب اُردو میں کیا ہے تکملہ قانون کا
صاف یہ جو سالکانِ جادۂ طب کے لیے	ہو گا آسانی سے طے ہر مرحلہ قانون کا	عام فہمون کو بھی آسانی بہت کچھ ہو گئی	اُردو خوانون میں بھی ہے شورہ قانون کا
جو کہ استعداد میں کم ہیں خدا کے فضل سے	رات دن رکھیں گے وہ بھی شغلہ قانون کا	اصطلاحیں جو تازی کی سمجھتے جو نہ تھے	شوق سے پڑھیں وہ اب ہر مسئلہ قانون کا
کیا مترجم نے مسلسل ترجمہ فرما دیا	حشر تک قائم رہیگا سلسلہ قانون کا	بے سر افکار تھا حامد نے لکھا مصرع طبع	چھپ گیا اُردو میں بالکل ترجمہ قانون کا

خاتمۃ الطبع

ہزاران حمد او رسپاس کارساز عالم و درود نامحدود حضرت بہترین نسل آدم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ یہ کتاب یعنی ترجمۂ قانون جلد پنجم مطبع نامی گرامی مشہور عالم ہزاروں علم کی اشاعت میں بے نظیر بلکہ اگر سچ پوچھیے قومی ترقی علوم وہنر کے واسطے ملک کی رفاہ کا متکفل نفیر وقطمیر اور مروج مبانی علیہ مشید مزون عملیہ جسکو مطبع منشی نولکشور کہتے ہیں اور جسمیں ایسے ایسے تراجم بے بہا چھپتے ہیں اسی مطبع میں حسب ایماء مالک مطبع باہتمام بلیغ محمد علی صاحب کنتوری خلف الصدق عالی جناب مستطاب مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب کنتوری مترجم کتاب ہذا اس کتاب کی کل مجلدات بعنایت ایزدی ترجمہ بھی ہو چکے اور چھپ کر تمام ہوئے - اس ترجمہ کی سلاست بیانی کا آج ہندوستان میں وہ اثر ہوا جس کا اندازہ شہرت ہموزن اسی خیر سگالی قوم کے ہے جس سے نیت بخیر مالک مطبع کی متصف ہے - صدہا برس کا زمانہ قانون کی تصنیف کا گذرا آج تک اسکا ترجمہ بلفظہ کسی زبان میں کیا گیا ہو چنانچہ ابھی تک کوئی ترجمہ مشتہر نہیں ہوا - چہ جائکہ زبان اُردو میں - اور ایسی مشکل اور مغلق کتاب کا ترجمہ جسکے درس اکابر اطبا اور اعاظم علما زمانہ کے نامور رہے ہیں - خدا کی عنایت سے یہ ترجمہ جو ساعی جمیلہ سے جناب مترجم کے پورا ہوا اور اُس میں ضمیمہ خیر طلبی ملک کی جناب مالک کی ایک بڑی مددگار چیز ہے بلکہ سچ پوچھو تو یہی سبب اشاعت اس ترجمہ کا ہے - آج سیکڑوں طلبہ علوم بلکہ اکثر اطبا سے فارسی دان اور بعض کم استعداد عربی خوان سے اس ترجمہ کی حسن عبارت سے بہرہ اندوز لیاقت علمی ہو رہے ہیں - علی الخصوص اسکے فیض سے بہرہ اندوزی کی قوت اسی کو مل رہی ہے جو کبھی کبھی ایک نظر سرسری بھی اس پر ڈالتا ہے - میں زیادہ توصیف اسکی نہیں کرتا ہوں - بلکہ بجائے توصیف کے ایک تازہ خوشخبری یہ دیتا ہوں کہ اشارات کا ترجمہ کامل الصناعۃ کا بھی اسی مترجم علام نے پورا کیا اور کامل طور پر اسی مطبع میں چھپا اور موجود ہے - المختصر یہ جلد پنجم ترجمۂ قانون شیخ الرئیس رحمہ اللہ کی اس سے پہلے چند بار مطبع نامی گرامی **منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوئی اور اب حسب اصرار شائقین با تمکین مطبع منشی نولکشور** واقع لکھنؤ میں بسرپرستی ارسطو فطرت جالینوس طبیعت مزیل امراض افلاس دافع عوارض فلاکت دلیر بازو بلند اقبال ستودہ خصال عالی جناب معلے القاب خورشید **منشی بشن نراین صاحب** بھارگو مالک مطبع دام اقبالہ بتصحیح تمام وتنقیح مالاکلام

بصد حسن وخوبی ہزاران خوش اسلوبی باہتمام سیٹھ کیسری داس سپرنٹنڈنٹ بماہ مئی ۱۹۲۶ع **بار دوم چھپی**

قطعۂ تاریخ طبع سابق کتاب ہذا از نتیجۂ فکر رسا آسمان پیما مورخ کامل سخنور عدیم المثال منشی بھگوندیال صاحب المتخلص بہ عاقل ایجنٹ مطبع ہذا بکڈپو کلکتہ

از فضل خدا اکنون شد طبع عجب موزون　　از سعی خریداران این ترجمہ بہتر
در بزم سخن سنجان ای عاقل خوش الحان　　از فرط ادب برخوان - این ترجمہ بہتر

سنہ ۱۳۱۶ھ

ایضاً

زیا سریع الفہم تازی سے ہوا اردو میں یہ　　شائقوں کے واسطے لفظی برابر ترجمہ
سال ہجری کی جو بحث کرتے ہو عاقل جستجو　　صفحۂ دل پر لکھو - ہے کیا ہی بہتر ترجمہ

سنہ ۱۳۱۹ھ

تاریخ طبع سابق از نتیجہ طبع والای مولانا محمد حامد علی خان حامد شاہ آبادی افسر صیغۂ تصحیح مطبع ہذا

شافیِ مطلق کے فیض عام سے ہو آجکل　　خاص لوگوں کی زبان پر تذکرہ قانون کا
لائق و فائق مترجم نے عرق ریزی کے ساتھ　　خوب اردو میں کیا ہے ترجمہ قانون کا
صاف یہ تر سالکان جادۂ طب کے لیے　　ہو گا آسانی سے طے ہر مرحلہ قانون کا
عام فہمون کو بھی آسانی سب کچھ ہو گئی　　اردو خوانوں میں بھی ہے اب مشورہ قانون کا
جو کہ استعداد میں کم ہیں خدا کے فضل سے　　رات دن رکھیں گے وہ بھی مشغلہ قانون کا
اصطلاحیں طب تازی کی سمجھتے جو نہ تھے　　شوق سے پڑھیں وہ اب ہر سلسلہ قانون کا
کیا مترجم نے مسلسل ترجمہ فرما دیا　　حشر تک قائم رہے گا سلسلہ قانون کا
بے سر افکار حامد نے لکھا مصرع طبع　　چھپ گیا اردو میں بالکل ترجمہ قانون کا

خاتمۃ الطبع

ہزاران حمد اور سپاس کارساز عالم و درود نا محدود حضرت بہترین نسل آدم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ یہ کتاب یعنی ترجمۂ قانون جلد پنجم مطبع نامی گرامی مشہور عالم سزاوار علم کی اشاعت میں بے نظیر بلکہ اگر سچ پوچھئے تو می ترقی علم و ہنر کے واسطے ملک کی رفاہ کا متکفل نفیرو قطمیر اور مروج مبانی علیہ مشید فنون عملیہ جسکو مطبع منشی نولکشور کہتے ہیں اور جسمیں ایسے ایسے ترجم بے بہا چھپتے رہتے ہیں اسی مطبع میں حسب ایمائے مالک مطبع باہتمام منیجر محمد علی صاحب کنتوری خلف اصغر عالیجناب مستطاب مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب کنتوری مترجم کتاب ہذا اس کتاب کی کل مجلدات بعنایت ایزدی ترجمہ بھی ہو چکے اور چھپ کر تمام ہوئے - اس ترجمہ کی سلاست بیانی کا آج ہندوستان میں وہ اثر ہوا جس کا اندازہ شہرت ہو رہا اسی خیرسگالی قوم کے ہے جس سے نیت بخیر مالک مطبع کی متصف ہے - صد ہا برس کا زمانہ قانون کی تصنیف کا گذرا آج تک اسکا ترجمہ لفظ بلفظ کسی زبان میں کیا گیا ہو چنانچہ ابھی تک کوئی ترجمہ مشتہر نہیں ہوا - چہ جائیکہ زبان اردو میں - اور ایسی مشکل اور مغلق کتاب کا ترجمہ جسکے درس اکابر اطبا اور اعاظم علماء زمانہ کے نامور رہے ہیں - حالانکہ عنایت سے یہ ترجمہ جو ساعی جمیلہ سے جناب مترجم کے پورا ہوا اور اس میں ضمیمہ خیر طلبی ملک کی جناب مالک کی ایک بڑی مددگار چیز ہے بلکہ سچ پوچھو تو یہی سبب اشاعت اس ترجمہ کا ہے - آج سیکڑوں طلبہ علوم بلکہ اکثر اطبائے فارسی دان اور بعض کم استعداد عربی خوان سے اس ترجمہ کی حسن عبارت سے بہرہ اندوز لیاقت علمی ہو رہے ہیں - علی الخصوص اسکے فیض سے بہرہ اندوزی کی قوت اسی کو مل رہی ہے جو کبھی کبھی ایک نظر سرسری بھی اس پر ڈالتا ہے - میں زیادہ توصیف اسکی نہیں کرتا ہوں - بلکہ بجائے توصیف کے ایک تازہ خوشخبری یہ دیتا ہوں کہ اشارات ترجمہ کامل الصناعۃ کا بھی اسی مترجم علام نے پورا کیا اور کامل طور پر اسی مطبع میں چھپا اور موجود ہے - المختصر یہ جلد پنجم ترجمۂ قانون شیخ الرئیس رحمۃ اللہ کی اس سے پہلے چند بار مطبع نامی گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوئی اور اب حسب اصرار شائقین باتمکین مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بسرپرستی ارسطو فطرت جالینوس طینت مزیل امراض افلاس دافع عوارض فلاکت دلیر بازو بلند اقبال ستودہ خصال عالی جناب معلے القاب خوشخو منشی بشن نراین صاحب بھارگو مالک مطبع دام اقبالہ بتصحیح تمام و تنقیح مالاکلام بعد حسن و خوبی ہزاران خوش اسلوبی باہتمام سیٹھ کسری داس سپرنٹنڈنٹ بماہ مئی ۱۹۲۳ء بار دوم چھپی

ملنے کا پتہ: ندیم بک ہاؤس: میاں چیمبر نمبر ۳، ٹمپل روڈ۔ لاہور فون ۶۳۶۲۶۰۶
۸ - ۶ مرکز۔ اسلام آباد ---- فون ۲۱۶۳۱۸

قیمت ۴ جلدیں (۱ سے مکمل) ۱۲۵/- روپے

ISBN 969-479-000-X